

ذخیرۃ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات العربیہ

عربی - اُردو



جلد: اوّل

حضرت علامہ حمید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

نعمانی مکتبہ خزانہ

ذخیرۃ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحديث

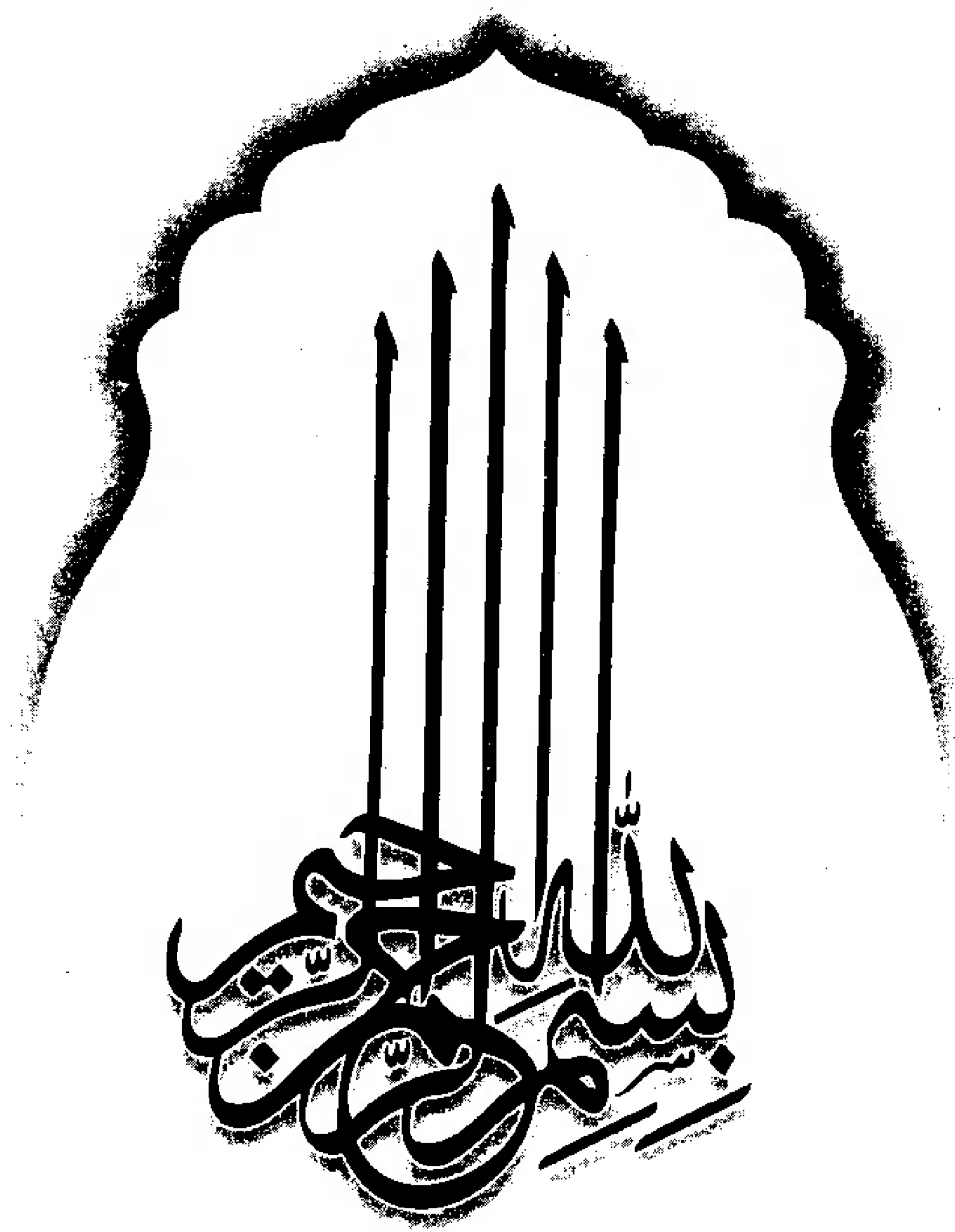
عربی - اُردو جلد اول

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جملہ احادیث، اہل سنت و امامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حضرت علامہ حمید الزماں رحمۃ اللہ علیہ



نعمانی لکچر خانہ



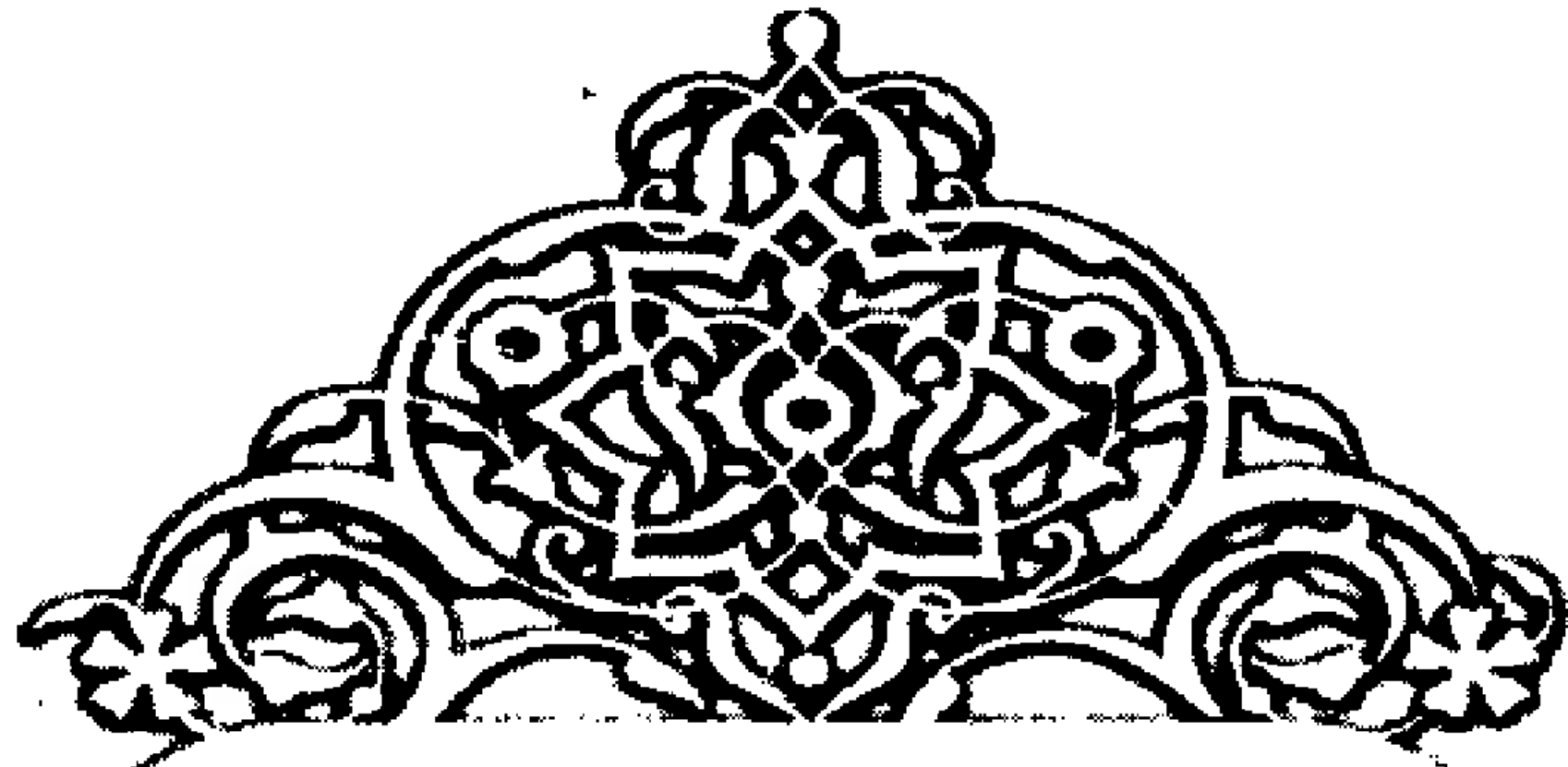
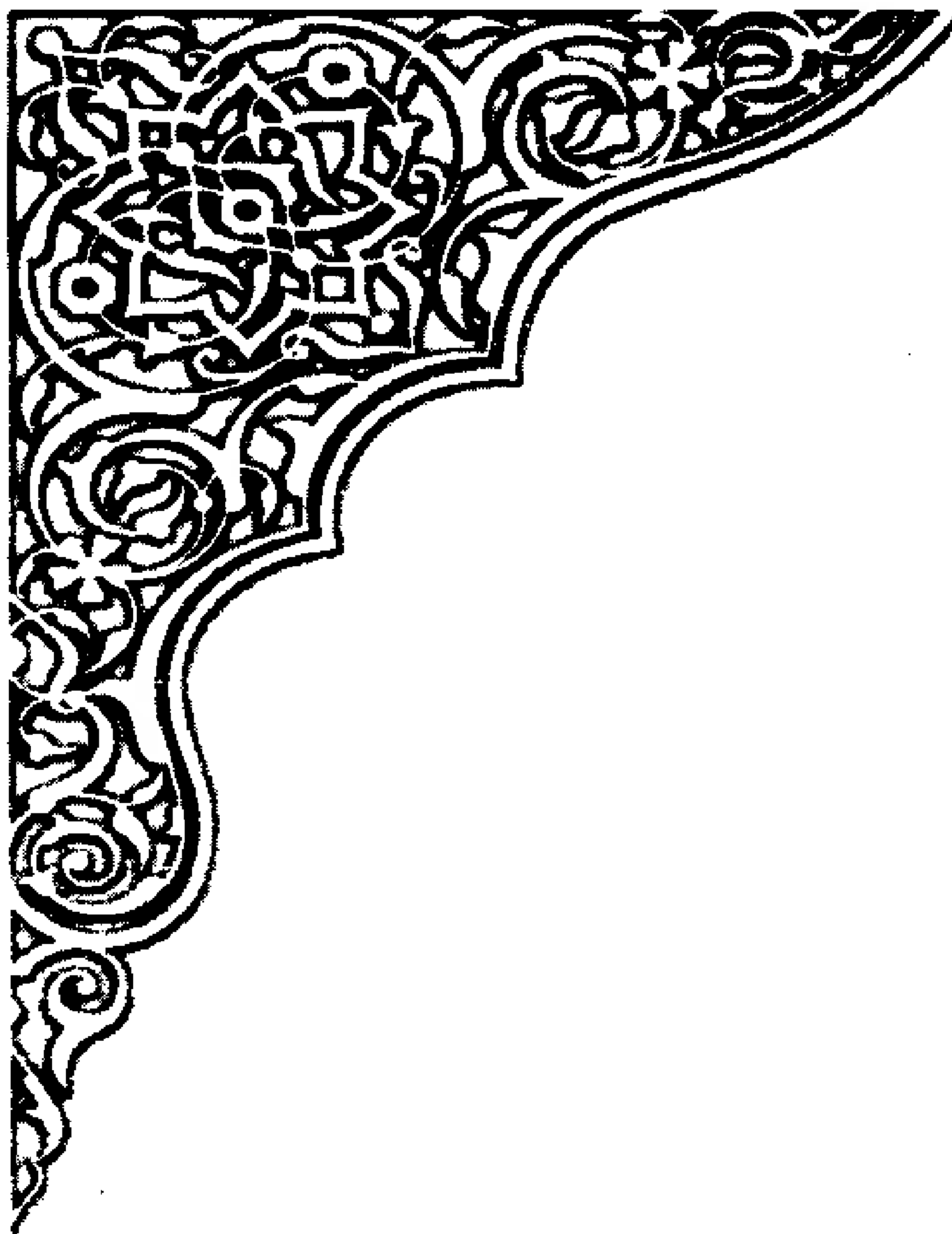
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے



لغات الحریث

عربی - اُردو





نام کتاب

لُغَاتُ الْحَدِيثِ

عربی - اُردو

حضرت علامہ حمید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

جلد: اول

سرورق

رحم لاهور

تاریخ اشاعت

اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ

چاچا حمید پرنٹرز

ناشر



e-mail: nomania2000@hotmail.com



COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by Nomania Kutab Khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.



سخن ناشر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔ اَمَّا
بَعْدُ!

سرور کائنات ﷺ کے آفاقی پیغام کو انسانیت تک پہنچانے اور امت مسلمہ کے ایمانی، روحانی اور عملی تعلق کو، آپ ﷺ کے ساتھ بڑھانے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے دورِ حاضر تک ہزاروں علمائے کرام نے اپنی زندگیوں کو علوم دینیہ کی خدمات میں صرف کر دیا۔ انہی میں سے ایک علم حدیث بھی ہے۔
جمہور محدثین کی اصطلاح میں نبی ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے بعد حدیث دوسرے
ماخذ قانون ہے۔

نیز قرآن مجید سمجھنے کے لئے سب سے زیادہ سیدھی راہ حدیث ہی ہے۔ حدیث ہی مشکلات قرآن کی وضاحت، اس کے اجمال کی تفصیل، اطلاق کی تقید اور عموم کی تخصیص کرتی ہے۔ مگر کلام نبوی ﷺ کی فصاحت و بلاغت اور گیرائی اور گہرائی کو سمجھنا خود عربوں سے عربی زبان کے اعلیٰ شعور کا متقاضی ہے۔ چنانچہ غیر عرب افراد کے لئے احادیث کی لسانی قدر و منزلت اور اہمیت کا اندازہ کرنا چنداں دشوار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں عربی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی لغات الحدیث پر کتابیں مدون کی گئیں۔

اردو زبان میں لغات الحدیث پر ہندوستان اور پاکستان میں جو سب سے منفرد اور جامع کام ہوا وہ ”علامہ وحید الزماں“ کی ”اسرار اللغة مع انوار اللغة“ الملقب ”وحید اللغات“ ہے۔

علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ نے تراجم احادیث رسول ﷺ کے سلسلہ میں اور بھی کئی بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔
بحمد اللہ ”نعمانی کتب خانہ لاہور“ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قیام پاکستان کے بعد سے آپ کی کئی علمی خدمات کو از سر نو نئی آب و تاب کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کر کے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔

اب قارئین کی ایک کثیر تعداد اردو زبان میں حدیث نبوی ﷺ کے اس عظیم لغوی ذخیرے کو جدید اسلوب میں دیکھنے کی متمنی تھی۔ چنانچہ دو سال قبل ”لغات الحدیث“ کی جدید کمپوزنگ اور نظر ثانی کیے کام کا آغاز کر دیا گیا۔

لغات کی کسی بھی کتاب کو مرتب کرنا جس قدر مشکل اور کٹھن کام ہے اسی قدر اس کی اشاعت کا کام بھی توجہ اور لگن کا متقاضی تھا۔ الحمد للہ ہم نے اپنی طباعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس کتاب کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی

کوشش کی ہے۔ خاص طور سے پروف ریڈنگ اور کمپوزنگ کے دوران قدیم نسخوں میں موجود سقم اور تساہل کو محسوس کرتے ہوئے از سر نو ماہرین فن سے نظر ثانی کرائی گئی اور جا بجا پُرانی اُردو کے الفاظ کو جدید اُردو کے مطابق ڈھالا گیا ہے۔

مختلف جگہوں پر جدید دور کی ضروریات کے مطابق وضاحتی نوٹ لگائے گئے ہیں۔ اور انتہائی نفیس کاغذ، معیار پر ننگ، عمدہ جلد بندی، خوبصورت ٹائٹل سے اس کتاب کے ظاہری جمال و کمال کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تاہم تمام تر بشری کمزوری کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی بھی قسم کی غلطی کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا قارئین اس کتاب میں کسی قسم کا کوئی سقم پائیں تو ہماری راہنمائی فرمائیں۔ ہم آئندہ ایڈیشن کو مزید بہتری کے ساتھ شائع کرنے میں آپ کی اس علمی معاونت پر دل و جان سے آپ کے مشکور ہوں گے۔

اس کتاب کی جدید ترتیب تراجم و اضافہ جات کے ساتھ موجودہ ایڈیشن کے جملہ حقوق طباعت اب بحق ”نعمانی کتب خانہ“ محفوظ ہیں۔

لغات الحدیث کے اس جدید ایڈیشن کی کمپوزنگ، ایڈیٹنگ، پروف ریڈنگ و نظر ثانی کی خدمات کے لیے دن رات کاوشوں پر ہم جناب حافظ مبشر حسین رحمۃ اللہ علیہ، حافظ محمد انور زاہد رحمۃ اللہ علیہ، حافظ محمد عمران اور رشید سبحانی اور دیگر احباب کے بھی شکر گزار ہیں۔

آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری ان حقیر کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں درجہ قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے والدین اساتذہ کے لیے روز محشر سامان نجات بنائے۔ آمین

محمد ضیاء الحق نعمانی

نعمانی کتاب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان

0333 4229127



پیش لفظ

حضور نبی اکرمؐ سے صدق دل سے محبت کرنا ہر مسلمان کے دین و ایمان کا بنیادی تقاضا ہے اور آپؐ سے اظہار محبت کا طریقہ یہ ہے کہ آپؐ کے تمام اقوال و فرمودات (احادیث) سے محبت کی جائے جب کہ آپؐ کی احادیث اور فرمودات سے محبت کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں خلوص دل سے سچا و منزل من اللہ (وحی خفی) تسلیم کیا جائے۔ ان کی کامل اتباع و اطاعت کی جائے، انہیں اپنا اوڑھنا، بچھونا اور حرز جان بنالیا جائے، انہیں پڑھا لکھا اور یاد کیا جائے اور انہیں دوسرے لوگوں تک ہر ممکنہ ذریعے سے منتقل کیا جائے۔ علامہ وحید الزمانؒ کا نام ان خوش قسمت لوگوں کی فہرست میں شامل ہے۔ جنہوں نے آنحضرتؐ کے ارشادات و فرمودات سے اظہار محبت کرتے ہوئے علم حدیث کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ اس کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ صحاح ستہ و موطا کے وہ تراجم جو گزشتہ سو سال سے تاحال ہر دینی و علمی لاہری کی زینت بنے ہوئے ہیں، مولانا مرحوم ہی کے فیضانِ قلم کا نتیجہ ہیں۔

علامہ مرحوم ۱۲۶۷ھ میں کانپور میں پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار مسیح الزمان کے علاوہ دیگر علمائے کانپور سے دینی علوم حاصل کیے اور چھوٹی ہی عمر میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یاد رہے کہ مرحوم نے حجاز کے کبار علما سے بھی دینی علوم حاصل کیے جب کہ شیخ الکل سید نذیر حسین دہلویؒ سے سند حدیث حاصل کی۔ (دیکھئے نزہۃ الخواطر از عبدالحی لکھنویؒ ۵۱۴/۸)

موصوف کے مسلک و مذہب کے حوالہ سے لوگوں میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض لوگ آپؐ کو حنفی و مقلد اور بعض اہلحدیث قرار دیتے ہیں جب کہ بعض نے آپؐ کے شیعہ ہونے کا بھی گمان ظاہر کیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپؐ پہلے حنفی المذہب تھے پھر احادیث کے تراجم کے دوران آپؐ مسلک اہلحدیث ہو گئے۔ (ملاحظہ ہو تراجم مشاہیر از بھوجیانی بذیل ترجمہ وحید الزمانؒ) موصوف کی مختلف کتابیں اور تراجم دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کتاب میں تو وہ تقلید کی بھرپور حمایت کر رہے ہیں اور کہیں دوسری کتاب میں اس سے زیادہ شدت سے تقلید کی تردید کر رہے ہیں۔ بعض اقتباسات سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرحوم شیعہ فکر کے حامل ہیں جب کہ اکثر و بیشتر مقامات پر موصوف شیعہ حضرات کی تردید و ابطال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح کہیں یہ شک پڑتا ہے کہ موصوف حنبلی یا پھر اہلحدیث ہیں جب کہ ان کے بعض اقوال سے یہ

۱۔ ان تراجم احادیث میں سے پیش تر ”نعمانی کتب خانہ لاہور“ سے جدید آب و تاب کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔

شک بھی زائل ہو جاتا ہے۔ گویا ان کے مسلک کی نشاندہی کرنا خاصا الجھا ہوا مسئلہ ہے۔ علامہ وحید الزماں مرحوم کے مختلف الجبہ افکار و خیالات سے ایک اور الجھن بھی پیدا ہوتی ہے کہ جب ان کی خدمات حدیث اور علم دوستی کو دیکھا جاتا ہے تو ہر مسلک کے لوگ انہیں اپنا ہم مسلک وہم مشرب قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جب ان کے تفردات و شذوذ پر نظر پڑتی ہے تو پھر ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان سے برات کر کے دوسرے مسلک کو بدنام کیا جائے اور ان کے تفردات سے بھی اس طرح فائدہ اٹھایا جائے۔ ان ہی الاقسامہ ضیزی! مرحوم کی لغات الحدیث (کتاب ہذا) کی روشنی میں ان کے مسلک و مذہب پر حتمی روشنی ڈالی جاسکتی ہے کیونکہ یہ وہ ضخیم اور قیمتی کتاب ہے جو موصوف نے اپنی زندگی کے آخری حصہ میں تالیف کی تھی۔ جیسا کہ اسی کتاب کے مقدمہ میں مصنف رقمطراز ہیں کہ ”اب شروع ۱۳۲۴ ہجری سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گزارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث میں بزبان اردو مرتب کر اور اس میں جہاں تک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کرتا کہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے“

(دیکھئے طبع قدیم ج ۱ ص ۴)

یاد رہے کہ موصوف ۱۳۳۸ھ میں فوت ہوئے جب کہ مذکورہ کتاب کی تالیف ۱۳۲۴ھ میں انہوں نے شروع کی اور ظاہر ہے اتنی ضخیم کتاب کی تیاری میں بھی چند سال لگے ہوں گے۔ موصوف کے اپنے ہی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی وفات سے چند سال پہلے اس کی تکمیل کر لی تھی البتہ اس کی اشاعت میں موصوف کو مختلف مشکلات کا سامنا رہا جیسا کہ موصوف کے اس دعائیہ جملے سے ظاہر ہوتا ہے: ”یا اللہ! تو اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے فضل و کرم سے اس کو میری زندگی میں تمام اور شائع کرادے۔“ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو کتاب مذکور کا مقدمہ از مصنف)

موصوف کی اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شروع میں حنفی المذہب تھے مگر بعد میں انہوں نے اس سے رجوع کر لیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں کہ ”میں نے وجوب تقلید مذہب معین میں جو ابتدائے طالب علمی میں لکھا تھا اس سے بعد میں رجوع کر لیا۔ اسی طرح صفات اللہ میں متکلمین کی تاویلات اور تسویلات سے جن میں ’میں عفوان شباب میں گرفتار تھا‘ (سے بھی رجوع کر لیا ہے) اور اب بھی اللہ تعالیٰ شانہ خوب جانتا ہے کہ مجھے دین کے مسائل میں کوئی نفسانیت یا تعصب نہیں ہے اور نہ اپنے قول سے اگر وہ غلط نکلے رجوع کرنے میں کوئی شرم ہے۔“ (لغات الحدیث بذیل کلمہ شطن)

اسی طرح موصوف تقلید شخص کی تردید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ”مسلمانوں نے بھی انہی (یہود و نصاریٰ) کا شیوہ ۴۰۰ھ کے بعد اختیار کیا۔ ابو حنیفہ اور شافعی کو گویا پیغمبر کی طرح معصوم سمجھ لیا۔ بس انہوں نے جو کہہ دیا اس کو آنکھ بند کر کے وحی سمجھتے ہیں اور اللہ اور رسول کے کلام کو طاق نسیان پر رکھ دیا۔۔۔۔۔ سچے مسلمان وہ ہیں جو قرآن کو سمجھ کر اس کے معانی اور مطالب میں غور کرتے ہیں اور اس کے اوامر اور نواہی پر عمل کرتے ہیں۔ اسی طرح صحیح بخاری اور دوسری حدیث کی تمام کتابوں کو سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہیں اور حدیث یا آیت کی موجودگی ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی کا قول نہیں مانتے ابو حنیفہ ہوں یا شافعی یا ان سے بھی کوئی بڑے غوث ہوں یا قطب۔ سب آنحضرتؐ کے ایک ادنیٰ غلام کفش بردار ہیں

اور سب نے بالاتفاق یہی وصیت کی ہے کہ قرآن اور حدیث پر چلو اور ہماری پیروی ہرگز نہ کرنا۔ جو قول ہمارا قرآن و حدیث کے خلاف پاؤ اس کو دیوار پر پھینک مارو۔“ (لغات بذیل کلمہ سنن)

موصوف کے سامنے اگر کسی بڑے امام یا فقیہ کا کوئی ایسا قول آتا ہے جو واضح طور پر قرآن و حدیث سے متعارض ہو تو موصوف اس قول کی تائید و تصحیح کرنے کے لیے قرآن و حدیث میں تاویل و تفسیر کا سہارا لینے کی بجائے برملا قرآن و حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور اس قول کو باطل، غلط اور قابل تردید قرار دیتے ہیں۔ مثلاً امام ابو حنیفہؒ کے حوالہ سے ”اشعار بدن“ کو مکروہ سمجھنے کو خلاف حدیث قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ”ابو حنیفہؒ کا قول صحیح حدیثوں کے برخلاف ہے اور خود انہی (امام صاحب) کی وصیت کے موافق چھوڑ دینے کے لائق ہے۔“

(لغات الحدیث بذیل کلمہ اشعار نیز دیکھئے بذیل مادہ سکر اور سواد)

مذکورہ اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کسی بھی مذہب معین کی تقلید کے موقف کے سخت مخالف تھے اور اس کے برعکس قرآن و حدیث کی براہ راست پیروی کے قائل تھے۔ چونکہ اہلحدیث مکتب فکر کا بھی یہی نکتہ نظر ہے اس لئے مولانا مرحوم اپنے تئیں اہلحدیث ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”جو لوگ مکہ میں رہتے ہیں یا مکہ میں آگئے ہوں وہ حرم ہی سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں۔ ان کو حرم کی حد سے باہر جا کر جیسے تنعمیم یا جعرانہ جا کر وہاں سے احرام باندھنا ضروری نہیں۔ اکثر اہلحدیث کا یہی قول ہے اور ہمارے اصحاب میں سے صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے۔“ (لغات بذیل کلمہ عمرہ) صاحب سبل محمد بن اسماعیل امیر صنعانیؒ چونکہ اہلحدیث مکتب فکر کے ممتاز فرزند تھے اس لیے مولانا مرحوم کا ان کی طرف اپنی نسبت کرنا اور دیگر مقامات پر بھی قرآن و حدیث سے براہ راست مسائل اخذ کرنے کا نکتہ نظر بیان کرنا اس بات کی تقریباً تصدیق کر دیتے ہیں کہ مرحوم اہلحدیث تھے اور آخر تک اہلحدیث ہی رہے مگر اہلحدیث ہونے کے باوجود موصوف آزاد خیال شخصیت کے مالک تھے اور بے شمار مقامات پر ان کے افکار اہلحدیث مکتب فکر کی ترجمانی نہیں کرتے مثلاً لغات ہی میں ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ ”مجھے میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ہدیۃ المحدثی تالیف کی ہے تو اہلحدیث کا ایک بڑا گروہ جیسے مولوی شمس الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہور اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم تم سے بددل ہو گئے ہیں اور عامہ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا الحمد للہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے نہ میرا مرید ہو نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدی جانے نہ میرا ہاتھ چومے نہ میری تعظیم و تکریم کرے۔ میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو۔ ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرائیے جو پبلک کے قلوب اپنی طرف مائل کرانا اپنے مقتدیوں کی جماعت بڑھانا ان سے نفع کمانا ان کی دعوتیں کھانا ان سے نذریں لینا چندہ کرانا چاہتے ہیں۔“

فقط“ (لغات بذیل مادہ شر)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف آزادانہ طور پر کتاب و سنت کی پیروی کے مدعی تھے اور انہیں جو حق معلوم ہوتا تھا وہ برملا اس کا اظہار کر دیتے قطع نظر اس کے کہ کون سا گروہ کیا کہتا اور کیا کرتا ہے۔ اس کی تائید موصوف کے درج

ذیل اقتباس سے بھی ہوتی ہے۔ ”فاعتزل الفرق کھالینی ان سب فرقوں سے الگ رہ۔ یہی ہمارا زمانہ ہے جس فرقہ کو دیکھو وہ یا افراط میں مبتلا ہے یا تفریط میں۔ ایک طرف تو مقلدوں کا گروہ ہے جو تقلید کی بدعت میں گرفتار اور حدیث پر چلنے والوں کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف غیر مقلدوں کا گروہ ہے جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں۔ انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ نہ سلف صالحین، صحابہ اور تابعین کی۔ قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی سے کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔ بعض عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع الیدین اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لیے کافی سمجھا ہے۔ باقی اور آداب و سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں۔ غیبت، جھوٹ، افتراء سے پاک نہیں کرتے۔ ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات پر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔ شرک اکبر کی شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔ ایک طرف خارجیوں اور ناصبیوں کا زور ہے جو حضرات اہل بیت کرام کے جن کی محبت اور تعظیم مایہ ایمان ہے دشمن بنے ہوئے ہیں اور اہل بیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی طرف داری اور حمایت پر اڑے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف تبرائی رافضیوں کا شور ہے جو آنحضرتؐ کے جاں نثار اور مخلصین صحابہ اور خلفائے راشدین اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کو برا کہتے ہیں اور حق تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتے۔ ایک طرف ڈھیلا سکھاؤ ظاہر پرست کٹھ ملاؤں کا زور ہے جو حضرات صوفیا کی تحقیر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بالکل محبت اور اعتقاد نہیں رکھتے۔ نہ اصلاح باطن کی کوشش کرتے ہیں۔ یہودیوں کی طرح صرف ظاہری اصلاح پر زور دیتے ہیں۔ دوسری طرف گور پرستوں اور پیر پرستوں کا شور ہے جو شرک و بدعت میں گرفتار ہیں۔ اولیاء اللہ کی قبروں کا بوسہ اور طواف کرتے ہیں۔ وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں، نذریں چڑھاتے ہیں، ان کی منت مانتے ہیں، قبروں پر میلے جماتے ہیں، وہاں عرس صندل مالی روشنی چراغاں کرتے ہیں اور نماز روزہ سے زیادہ ان کاموں کا اہتمام کرتے ہیں۔ سچے متبعین سنت کو جو قبر کی زیارت سنت کے موافق کرتے ہیں وہابی، منکر اولیاء قرار دیتے ہیں۔ یا الہ العالمین! کیا فساد کا زمانہ آگیا ہے۔ تو ہی اس زمانہ میں ایمان کا بچانے والا ہے۔ ہم کو صراط مستقیم پر جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط قائم رکھ۔ آمین یا رب العالمین“ (لغات الحدیث بذیل مادہ ضعف)

مذکورہ اقتباس موصوف کی آزادی فکر کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ علاوہ ازیں مرحوم کے دیگر اقتباسات کی روشنی میں ان کے مسلک کی نشاندہی کے حوالہ سے راقم الحروف جس نتیجہ پر پہنچا ہے وہ انہی کے معاصر مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی مرحوم اپنی کتاب نزہۃ الخواطر میں ان الفاظ کے ساتھ تحریر فرما چکے ہیں کہ

”کان شدیداً فی التقليد لی ہدایۃ امرہ ثم رفضه و تحرر و اختیار مذهب اهل الحدیث مع

شدوذ عنہم فی بعض المسائل“ (ص ۵۱۵ ج ۸)

”یعنی موصوف ابتدائی دور میں تقلید کے پر زور حامی تھے پھر تقلید سے تائب ہو کر اہلحدیث ہو گئے لیکن اس کے

باوجود بعض مسائل میں یہ اہلحدیث سے بھی جدا گانہ نکتہ نظر رکھتے تھے۔“

وحید الزمان مرحوم کم و بیش (۱۰۰) کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں جب کہ لغات الحدیث کے حوالہ سے یہ بات یاد

رہے کہ وہ بیک وقت اس کتاب کے مصنف و مترجم ہیں۔ مصنف اس لیے کہ یہ مکمل کتاب موصوف ہی کی تصنیف کردہ ہے جب کہ مترجم اس لحاظ سے ہیں کہ انہوں نے اس موضوع کی تمام معروف و مسند کتابوں کو سامنے رکھ الفبائی ترتیب سے ان کا اردو ترجمہ کر دیا ہے۔ موصوف نے اس کتاب میں شیعہ و سنی دونوں مکتب فکر کی احادیث کو بھی مد نظر رکھا ہے۔ اس لیے عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی اور وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف اس کا ترجمہ مذکورہ لغات میں ضرور ملتا ہے حتیٰ کہ خیر القرون کے معروف لوگوں عالموں حاکموں شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔ جب کہ اکثر و بیشتر اقوال اور احادیث کا پس منظر بھی موصوف تحریر کر دیتے ہیں اور بعض مقامات پر لغت نویسی کے حوالہ سے پیشتر لغویوں پر ناقدانہ تبصرہ بھی فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں جہاں کہیں ضرب الامثال بیان کرتے ہیں وہاں ان کی توضیح و تشریح بھی سپرد قلم فرمادیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اس کتاب کی بہت سی خوبیاں ہیں جن کا احاطہ فی الوقت ممکن نہیں۔ مولانا عبدالحی لکھنوی موصوف کی مذکورہ کتاب کی تعریف و توصیف میں رقمطراز ہیں کہ ”ومن احسن کتبہ وحید اللغات فی غریب الحدیث و مفرداتہ و هو کتاب جلیل جمع الفوائد فی ثمانیۃ و عشرين مجلدا“ (نزہۃ الخواطر ۵۱۶/۸) موصوف کی کتاب ”وحید اللغات فی غریب الحدیث“ ان کی نمایاں ترین کتاب ہے جو ۲۸ جلدوں میں اپنے قیمتی فوائد سمیٹے ہوئے ہیں۔

یاد رہے کہ موصوف نے کتاب ہذا کے بعض مقامات پر حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے بیٹے یزید کے حوالہ سے نہایت ترش اور ناشائستہ الفاظ میں تنقیدی تبصرہ بھی کیا ہے۔ جنہیں زیادہ سے زیادہ ان کا تسامح قرار دیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں کتاب ہذا میں موصوف کے شذوذ و تفردات بھی دیکھنے میں ملتے ہیں مگر راقم نے ان مسائل پر حاشیہ آرائی کرنے کی بجائے صرف لفظی اصلاح اور کتابت کی اغلاط دور کرنے پر توجہ دی ہے۔ اس کتاب میں لفظی غلطیوں کی بھرمار تھی جب کہ اردو بھی سو سالہ پرانی تھی۔ جس کی وجہ سے انتہائی قیمتی کتاب ظلمات بعضہا فوق بعض کا مصداق بنی ہوئی تھی۔ بہر صورت حتیٰ المقدور کوشش کی گئی ہے کہ کمپوزنگ شدہ ایڈیشن سے استفادہ ممکن ہو سکے۔ تصحیح کے سلسلہ میں اگرچہ اردو موصوف ہی کی برقرار رکھی گئی ہے تاہم بعض قدیم الفاظ کو رائج الوقت الفاظ کے ساتھ تبدیل کر کے آسانی اور روانی قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً میٹ کی جگہ مٹا، بانہ کی جگہ بازو، مونڈھے کی جگہ کندھا، بعضوں کی جگہ بعض، گھانس کی جگہ گھاس، طیار کی جگہ تیار، سوچنے کی جگہ سوچنے، پہونچانا کی جگہ پہنچانا وغیرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح بعض جملوں کی تصحیح بھی کی گئی ہے مثلاً اگر کہیں یہ جملہ تھا کہ ”تم میں کا بیمار شخص“ تو اس کی جگہ یہ لکھ دیا ہے ”تم میں کوئی بیمار شخص“ اسی طرح اکثر مقامات پر اس طرح کا جملہ تھا ”وہ کھانے کا“ اسے درست کر کے اس طرح لکھا گیا ہے ”وہ کھائے گا“ اسی طرح ”وہ جانے کا“ کی جگہ ”وہ جائے گا“ لکھ دیا ہے۔

شاذ و نادر مقامات پر بعض حواشی کا بھی اضافہ کیا گیا ہے جب کہ کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے تاکہ فارسی نہ سمجھنے والے حضرات کے لیے ان اشعار سے استفادہ ممکن ہو جائے۔ البتہ اگر کہیں سیاق عبارت میں فارسی شعر کا مفہوم موجود تھا یا وہ شعر نہایت آسان تھا تو وہاں اس کا ترجمہ ذکر نہیں کیا گیا۔ بعض قرآنی آیات کا

ترجمہ مع حوالہ بھی حاشیہ میں رقم کر دیا گیا ہے البتہ عمومی طور پر آیات کو من وعن سابقہ حالت ہی پر برقرار رکھا گیا ہے جب کہ کتاب ہذا میں مذکور عربی اشعار کا مصنف نے خود ہی ترجمہ کر دیا ہے۔
’کمی‘ کوتاہی اور سہو و نسیان ہر بشر کا خاصا ہے اس لیے اگر کہیں نظر ثانی میں کمی کوتاہی رہ گئی ہو تو قارئین مطلع فرمائیں تاکہ نئے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی طرف توجہ دی جاسکے۔

حافظ مبشر حسین لاہوری

۲۰/۷ / ۲۰۰۵

لغات الحدیث پر ایک نظر

ڈاکٹر محمد جنید

”اسلامی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد“

یہ ایک حقیقت ہے کہ لغت نویسی ایک مشکل اور کٹھن کام ہے۔ لغت نویس کے کام کا سب سے دُشوار پہلو یہ ہے کہ اُسے خیالات اور معنی جیسی غیر مرئی چیزوں کی لفظی تصویریں پیش کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر الفاظ کے معنی مترادفات سے بیان کر دئے جاتے ہیں۔ یہ دراصل معنی نہیں بلکہ وہ آلات ہیں جن کے ذریعے معانی تک ذہن کی رسائی کرائی جاتی ہے، پھر الفاظ کے مختلف معنی میں اتنا خفی و دقیق فرق ہوتا ہے کہ تحریر ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔[❖]

عربی زبان کی لغت نویسی اپنی وسعت اور گہرائی کے حوالے سے بذاتِ خود ایک مشکل کام ہے۔ یہ کام اس وقت ور بھی مشکل اور نازک حیثیت اختیار کر جاتا ہے جب مقصود رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی لغت تیار کرنا ہو۔ امام شافعیؒ جو بے مثال عالم اور فقیہ ہونے کے علاوہ زبردست ادیب اور لغوی تھے اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ ”عربی وسیع ترین زبان ہے اور اس کی تمام لغات کا احاطہ نبی ﷺ کے سوا کسی عام آدمی کے بس کا کام نہیں ہے۔“[❖]

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے علوم الحدیث کی جو خدمت سرانجام دی ہے۔ وہ عالم آشکارا ہے۔ اس خدمت کا اعتراف اور تحسین خود عرب علماء نے کی ہے۔ مثال کے طور پر چند حضرات کے تاثرات ملاحظہ کیجئے۔

علامہ رشید رضا مصری فرماتے ہیں ”اگر اس زمانے (بیسویں صدی) میں ہمارے ہندی بھائی علم حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ علم مشرقی ممالک میں زوال سے دو چار ہو جاتا۔“ ماضی قریب کے نامور محدث علامہ ناصر الدین البانی نے مولانا عبدالوہاب خلیجی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا ”میرا (علمی) وجود علمائے اہل حدیث ہند کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔“ معروف مصری محقق علامہ عبدالعزیز الخولی نے اپنی کتاب ”مفتاح السنة“ میں ہندوستان کے علماء کی خدمات حدیث کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا ”ملت اسلامیہ کی کثرت اور مختلف وطنیت ہونے کے باوجود ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے ہندوستانی مسلمانوں کی طرح حدیث سے تعلق کے تقاضے کو پورا کیا ہو۔“[❖]

❖ وپی چند نارنگ ”لغت نویسی کے مسائل“ ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر نئی دہلی، جلد ۲۵، ضمیمہ شمارہ نمبر ۹، ستمبر ۱۹۸۵ء، ص ۲۰۔

❖ مولانا مفتی محمد شفیع، ”المعجم“، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۷۴ء، ص ۱۷۔

❖ ارشاد الحق اثری، ”پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات“، ادارۃ العلوم الاثریہ، فیصل آباد، طباعت دوم، نومبر ۲۰۰۱ء، ص ۶۶۔

تعارف مؤلف (علامہ وحید الزمان)

برصغیر پاک و ہند کے علمائے حدیث میں علامہ وحید الزمان (متوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء) نے کئی جہتوں سے حدیث کی خدمت کی ہے۔ ان کی ایک بے مثال خدمت اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت کی تالیف ہے۔ سطور ذیل میں ہم اس عظیم شخصیت کی مختصر سوانح حیات علمی کارناموں اور خصوصاً ان کی کتاب ”لغات الحدیث“ کا تعارف پیش کریں گے۔

حالات زندگی

علامہ وحید الزمان کے آباؤ اجداد بیرون ہند غالباً موجودہ افغانستان سے ہجرت کر کے ملتان میں آباد ہو گئے تھے۔ آپ کے پردادا مولانا احمد ملتانی اپنے دور کے ممتاز علماء اور اساتذہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ آپ کے دادا مولانا نور محمد بھی جید عالم تھے۔ وہ درس و تدریس کے سلسلے میں لکھنؤ آئے اور مستقلاً قیام پذیر ہو گئے۔ آپ کے والد مسیح الزماں درس نظامی کی تکمیل کے بعد تجارت و طباعت کتب کے شعبے کی طرف مائل ہوئے اور اسی کاروبار کے سلسلے میں کانپور منتقل ہو گئے۔ علامہ وحید الزمان کی ولادت ۱۲۶۶ھ/۱۸۵۰ء میں بمقام کانپور ہوئی اور وفات شعبان ۱۳۳۸ھ/مئی ۱۹۲۰ء میں بمقام وقار آباد ہوئی۔^❶

تعلیم و تربیت

علامہ وحید الزمان نے علوم مروجہ کی تعلیم و تربیت اپنے دور کے ممتاز علماء اور اساتذہ سے حاصل کی۔ علم صرف و نحو مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی مصنف ”تاریخ حبیب الہ“ اور مولودی سید حسین شاہ بخاری مصنف ”خلعة الہنود“ سے حاصل کیا۔ منطق مولانا لطف اللہ علیگڑھی سے اور فقہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی سے پڑھی۔ طب کی تعلیم حکیم احمد علی خان شاگرد حکیم مرزا محمد علی سے لی۔ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل محمد سلامت اللہ کانپوری مصنف ”مولد شریف“ و ”تحریر الشہادتین“ محمد عادل کانپوری مصنف ”تحقیق الکلام فی التداوی بالشئی الحرام“ مولانا نیاز محمد بخاری اور عبدالحق نیوتوی سے کی۔ حدیث کا درس مولانا محمد بشیر الدین قنوجی مصنف ”غایۃ الکلام فی امر المولد والقیام“ ”کشف المبہم“ (شرح مسلم الثبوت) حافظ عبدالعزیز محدث لکھنوی، مولانا فضل رحمن گنج مراد آبادی سے لیا۔ سند حدیث میاں نذیر حسین دہلوی، شیخ حسین بن محسن انصاری یمنی، شیخ احمد بن عیسیٰ ابن ابراہیم الشرقی الحنبلی مکی اور مولانا بدر الدین مدنی سے حاصل کی۔^❷

❶ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی ”حیات وحید الزمان“ ناشر: نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی، ت ۱۱ دیکھئے: ص ۱۱۵

❷ دیکھئے حوالہ بالا: ص ۱۴، ۱۵، ۲۱، ۲۳۔

مسلک

علامہ وحید الزمان خاندانی طور پر حنفی المسلک تھے اس لیے اوائل عمر میں حنفی مسلک سے بڑا شغف تھا۔ اسی بنا پر فقہ حنفی کی مشہور کتاب ”شرح الوقایہ“ کا ترجمہ اور نہایت مبسوط شرح لکھی۔ اصول فقہ کی مشہور کتاب ”نور الانوار“ کی حدیثوں کی تخریج پر ایک رسالہ لکھا۔ علامہ تفتازانی کی ”شرح العقائد النسفیہ“ کی احادیث کی تخریج کی۔ مگر بعد کے دور میں اپنے برادر بزرگ مولانا بدیع الزماں کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمہ کے بعد غیر مقلد ہو گئے تھے۔ لیکن بعض مسائل میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔[❖] ان کے بعض تفردات سے شیعہ عقائد کے ساتھی ہم آہنگی بھی ظاہر ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے اکابر علمائے اہل حدیث نے ان سے پر زور بے زاری کا اظہار کیا۔[❖]

تصنیفات و تالیفات

علامہ وحید الزمان کی علمی خدمات کا اندازہ ان کی تصنیفات اور تالیفات سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ان کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

- (۱) علامات الموت: حکیم بقراط کے رسالہ قبریہ کا اردو ترجمہ ہے جو طبع ہو گیا تھا مگر اب نہیں ملتا ہے۔
- (۲) نور الہدایہ: فقہ حنفی کی معروف کتاب شرح الوقایہ کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کی طباعت اول ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۷ء میں مطبع نظامی کانپور سے اور طباعت پنجم ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۸ء میں مطبع مجیدی کانپور سے ہوئی۔
- (۳) احسن الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد: علم العقائد کی مشہور کتاب شرح العقائد النسفیہ کی حدیثوں کی تخریج پر مشتمل یہ کتاب عربی میں ہے جو مطبع علوی کانپور سے ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۸ء میں شائع ہوئی۔
- (۴) اشراق الابصار فی تخریج احادیث نور الانوار: اصول فقہ کی مشہور درسی کتاب نور الانوار کی حدیثوں کی تخریج پر مشتمل یہ کتاب عربی زبان میں ہے جو مطبع مصطفائی لکھنؤ سے ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء میں شائع ہوئی۔
- (۵) فتاویٰ بے نظیر در نفی مثل آنحضرتؐ بشیروندیر: یہ مشاہیر اہل علم کے مختصر و مدلل اردو اور فارسی فتوؤں پر مشتمل مجموعہ ہے جس میں علامہ وحید الزماں کا فتویٰ بھی شامل ہے۔ اسے مطبع اسدی نے ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء میں شائع کیا۔
- (۶) تشریح الحج والزیارہ: اردو زبان کی یہ تالیف حج کے ضروری مسائل اور روضہ اقدس کی زیارت کے فضائل پر مشتمل ہے جو قاضی محمد ابراہیم کے زیر اہتمام ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء میں ممبئی سے شائع ہوئی۔

❖ دیکھئے حوالہ بالا: ص ۱۰۱

❖ ارشاد الحق اثری ”پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات“ ادارۃ العلوم الاثریہ فیصل آباد نومبر ۲۰۰۱ء ص ۸۰۔

- (۷) الحاشية الوحيدة على الحاشية الزهادية: یہ کتاب شرح المواقف پر میرزا ہد کی حواشی پر علامہ وحید الزماں کی ان عربی تعلیقات پر مشتمل ہے جو مطبع علوی لکھنؤ سے ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں شائع ہوئی۔
- (۸) الانتہاء فی الاستواء: عربی زبان میں استواء علی العرش کی بحث میں لکھی جانے والی جامع اور مبسوط کتاب ہے جو ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں شائع ہوئی۔
- (۹) قواعد محمدی: اردو زبان میں حرف شناسی اور عقائد کی ابتدائی اسلامی تعلیم کا ایک جدید قاعدہ سے جو ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۳ء میں شائع ہوا۔
- (۱۰) عقیدہ اہل سنت: یہ اردو میں استواء علی العرش کی بحث پر ایک مختصر رسالہ جو مطبع بحر الاسلام بنگلور سے ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء میں شائع ہوا۔
- (۱۱) کشف المغطا عن الموطا: حدیث کی مشہور کتاب موطا امام مالک کا اردو ترجمہ اور مختصر شرح ہے جو پہلے بار مطبع مرتضوی دہلی سے ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء میں اور پھر متعدد مطابع سے شائع ہوئی۔ اب ”اصح المطابع کراچی“ نے جدید طرز پر شائع کی ہے۔
- (۱۲) الہدی المحمود لترجمہ سنن ابی داود: یہ سنن ابی داود کا اردو ترجمہ ہے جو مطبع صدیقی لاہور سے ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۴ء میں شائع ہوا۔
- (۱۳) روض الربی من ترجمة المجتبی: امام نسائی کی کتاب سنن المجتبی کا اردو ترجمہ ہے جسے ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء میں مطبع صدیقی لاہور نے شائع کیا۔
- (۱۴) المعلم لترجمة صحيح مسلم: صحیح مسلم کا اردو ترجمہ اور مختصر شرح ہے جسے مطبع صدیقی لاہور نے ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء میں شائع کیا۔
- (۱۵) تسهیل القاری ترجمہ اردو صحیح البخاری: صحیح بخاری کے اردو ترجمہ اور جامع تشریح کا یہ کام علامہ کے انتقال کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ اس کا پہلا حصہ ۱۳۰۷ھ/۱۸۹۰ء میں مطبع صدیقی لاہور سے شائع ہوا تھا۔
- (۱۶) رفع العجاجة عن ترجمة سنن ابن ماجه: سنن ابن ماجہ کا اردو ترجمہ ہے جو مطبع صدیقی لاہور سے ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء میں شائع ہوا۔
- (۱۷) موضحة الفرقان مع تفسیر وحیدی: قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور تفسیر ہے جس کے آخری حصے میں لغات القرآن کے عنوان سے مشکل الفاظ کی فرہنگ بھی شامل ہے۔ یہ کتاب مطبعة القرآن والنسبة امرتسر سے ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں شائع ہوئی۔
- (۱۸) تیسیر الباری لترجمة صحيح البخاری: صحیح بخاری کا اردو ترجمہ اور نہایت مختصر فوائد پر مشتمل کتاب ہے جسے تیس اجزاء کی شکل میں مطبع احمدی لاہور نے شائع کیا۔

- (۱۹) تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع حواشی تفسیر وحیدی: قرآن مجید کے مضامین کی اردو زبان میں تفصیلی فہرست ہے جسے مطبع احمدی لاہور نے شائع کیا۔
- (۲۰) ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی: عربی زبان کی یہ کتاب ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی۔ اہل حدیث حضرات نے شرک و بدعت کے دائرہ کو نہایت وسیع کر دیا تھا اور ایسی چیزوں کو جو کفر اور بدعت کی تعریف میں نہیں آتی ہیں، کفر و بدعت سے تعبیر کر دیا تھا۔ اس کتاب میں علامہ وحید الزمان نے انہی امور کی وضاحت کرتے ہوئے غلو اور تشدد سے بچنے اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔
- (۲۱) تذکرۃ الوحید: یہ کتاب علامہ کی خود نوشت سوانح عمری ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء میں اور دوسرا محرم ۱۳۳۸ھ/اکتوبر ۱۹۱۹ء میں مطبع عثمانی شاہی، حیدرآباد دکن سے شائع ہوا۔
- (۲۲) کنز الحقائق فی فقہ خیر الخلائق: یہ عربی زبان میں فقہ کی کتاب ہے۔ غالباً ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مسلک اہل حدیث کے مطابق ضروری مسائل کو احادیث سے مستنبط کر کے مرتب کیا گیا ہے۔
- (۲۳) الہدیۃ، الملقب بہ اصلاح الہدایۃ وتصحیح الروایۃ: عربی زبان کی یہ کتاب ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء میں مطبع شوکت الاسلام بنگلور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں علامہ وحید الزمان نے محدثانہ نقطہ نگاہ سے فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ کی اصلاح اور تصحیح کرنے کی کوشش کی ہے۔
- (۲۴) انوار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات: اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت ہے۔ پہلے ۲۸ جلدوں پر مشتمل تھی۔ اس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں مطبع احمدی لاہور سے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں شائع ہوئیں۔ پھر مؤلف نے نظر ثانی کے بعد اس کتاب کو اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات کے نام سے ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور سے شائع کیا۔ ”اب لغات الحدیث“ کے مختصر نام سے چار جلدوں میں ”کتب خانہ مرکز علم و ادب“ کراچی نے شائع کیا ہے۔
- (۲۵) وظیفہ نبی باوراد وحیدی: یہ کتاب متقدمین و متاخرین کے احزاب اور وظائف کی مدد سے اصلاح و ترمیم اور ضروریات زمانہ کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔ حیدرآباد دکن سے ۱۳۳۶ھ/۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی۔
- (۲۶) تصحیح کنز العمال: دائرہ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن نے ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء میں ہندوستان کے معروف محدث شیخ علاؤ الدین علی الممتقی (متوفی ۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء) کی مشہور تالیف کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کی طباعت سے قبل علامہ وحید الزمان سے اس کتاب کی تصحیح کروائی۔[❖]

❖ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی ”حیات وحید الزمان“ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب کراچی، باب ہفتم: تصنیفات و تالیفات۔

کتاب ”لغات الحدیث“

ہماری تحقیق کے مطابق اردو زبان میں لغات الحدیث پر کیا جانے والا منفرد جامع اور مبسوط کام علامہ وحید الزماں کی تالیف اسرار اللغة مع انوار اللغة الملقب بہ وحید اللغات ہے۔ یہ کتاب اس وقت ”لغات الحدیث“ کے مختصر نام سے منظر عام پر ہے۔ لہذا سطور قادمہ میں اس کتاب کا مفصل تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

کتاب ”لغات الحدیث“ کی اشاعت

اس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں مطبع احمدی لاہور نے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں انوار اللغة الملقب بہ وحید اللغات کے نام سے شائع کیں۔^❶ پھر علامہ وحید الزماں نے نظر ثانی کے دوران اس میں اضافے کئے اور ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور سے اسرار اللغة الملقب بہ وحید اللغات کے نام سے اسے شائع کیا۔^❷ موجودہ ناشر نے اس کتاب کو ”لغات الحدیث“ کے مختصر نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے وہ مقامات جہاں موضوع تشنہ رہ گیا تھا یا سہوا بعض الفاظ کے معنی و تشریحات نہ ہو سکی تھیں ان کی ممکنہ تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے۔^❸ مولانا عبدالحلیم چشتی کی تحقیق کے مطابق یہ لغت پانچ سال میں مکمل ہوئی۔

کتاب ”لغات الحدیث“ کا سبب تالیف

علامہ وحید الزماں کتاب ”لغات الحدیث“ کی تالیف کا سبب اور مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”اب شروع ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۶ء سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گزارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث بزبان اردو مرتب کر اور اس میں جہاں تک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کر تا کہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے اور جس لفظ کے معنی میں ان کو اشکال پیدا ہو وہ اس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کریں۔“

کتاب ”لغات الحدیث“ میں اہل سنت اور اہل امامیہ کی احادیث کو جمع کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ وحید الزماں مسلمانوں کے دونوں گروہوں کا احترام کرتے تھے اور اتحاد بین المسلمین کے خواہاں تھے۔ ہمارے اس موقف کو مزید تقویت علامہ کی ایک اور کتاب ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی سے ملتی ہے جس میں علامہ نے اہل حدیث حضرات کے بنائے ہوئے شرک و بدعت کے وسیع دائرے پر تنقید کی ہے اور انہیں غلو اور تشدد سے بچنے اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ یہاں اس امر کی تذکیر بھی ضروری ہے کہ علامہ وحید الزماں مسلکاً غیر مقلد

❶ علامہ وحید الزماں ”لغات الحدیث“ میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ، کراچی، ت ۱۰ دیکھئے: مقدمہ مؤلف۔

❷ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی ”حیات وحید الزماں“ ناشر: نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، کراچی، ص ۱۴۹۔

❸ علامہ وحید الزماں ”لغات الحدیث“ میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب، کراچی، عرض ناشر، ص ۵۔

تھے لیکن بعض امور میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔

کتاب ”لغات الحدیث“ کے مصادر

کتاب ”لغات الحدیث“ کی تالیف میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے۔

- (۱) نہایۃ ابن الاثیر
- (۲) مجمع البحار
- (۳) قاموس المحيط
- (۴) صحاح جوہری
- (۵) محیط المحيط
- (۶) منتهی الارب
- (۷) مجمع البحرین
- (۸) الدر الثیر فی تلخیص النہایۃ
- (۹) الغریبین
- (۱۰) الفائق
- (۱۱) المغرب
- (۱۲) شرح النہج العجیب
- (۱۳) لسان العرب وغیرہ

کتاب ”لغات الحدیث“ کا منہج تدوین

اس لغت میں علامہ وحید الزماں نے اہل لغت کے مروجہ طریقے کے مطابق مادوں کو حروف تہجی پر ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب میں ہر لغت کو شروع سطر سے لکھا گیا ہے اور اس پر اعراب بھی دے دیے گئے ہیں تاکہ کم استعداد لوگوں کو مزید آسانی ہو اور ابواب کی تنقیح اس لیے نہیں کی گئی کہ یہ لغت عربی دانوں کے لیے نہیں ہے۔ ترتیب لغات اس طرح رکھی گئی ہے کہ حرف اول کو باب اول اور حرف ثانی کو فصل مقرر کیا گیا ہے۔

اس لغت میں مولف نے ایک لفظ کے جتنے معنی ائمہ لغت نے دئے ہیں ان سب کو نقل کیا ہے۔ حدیث میں جہاں وہ لفظ آیا ہے پورے فقرے کو نقل کیا ہے اور اس کا ترجمہ اور تشریح بھی کی ہے۔ الفاظ کی صرفی تعلیل بھی کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر حدیث کی تاویل اور توجیہ بھی ملتی ہے۔ اختلافی مسائل میں ائمہ اربعہ کے مذاہب کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اہل لغت کی فروگزاشت اور تسامح کا بیان اور ان پر نقد بھی کی گئی ہے جس کی مثال کتاب کے مقدمے میں بھی ملتی ہے۔ اس منہج کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

ہلمہ: اس لفظ کی صرفی اور نحوی تحلیل کی گئی ہے۔ (جلد ۴، کتاب ”ہ“)
 خبث: اس لفظ کی تاویل میں حلال و حرام کی بحث کی گئی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”خ“)
 بدع: یہاں بدعت کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”ب“)
 بدا: یہاں طلاق کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”ب“)

اس کتاب میں علامہ نے لغت کے عام الفاظ محیط محیط سے نقل کئے ہیں۔ حدیث کی لغوی تشریح مجمع بحار الانوار مؤلفہ محمد بن طاہر پٹنی (متوفی ۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء) سے لی ہے۔ الدر النثیر میں کی گئی نہایۃ ابن الاثیر کی تلخیص بلام و کاست اس لغت میں سمودی ہے۔ الفائق زختری کا بیشتر حصہ اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ ائمہ لغت نے چونکہ احادیث امامیہ کی لغات کے نقل کرنے کا التزام نہیں کیا ہے اس لیے اہل امامیہ کی احادیث کی لغات کو ان ہی کی کتابوں خصوصاً مجمع البحرین و مطلع النیرین مؤلفہ فخر الدین الطویحی النجفی (متوفی ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۳ء) سے لیا ہے۔

کتاب ”لغات الحدیث“ کی خصوصیات

کسی بھی لغت کو مرتب کرنا بہت سخت اور کٹھن کام ہے۔ خصوصاً حدیث کی لغت تیار کرنے کے لیے ایک مصنف کو کیسی مشقت کرنی پڑی ہوگی اس کا اندازہ اس کتاب کو دیکھ کر بخوبی ہو جاتا ہے۔ ذیل میں کتاب ”لغات الحدیث“ کی چند خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔
 یہ لغت حالانکہ متوسط افراد کے لیے لکھی گئی ہے لیکن اعراب لگ جانے کی باعث مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے مفید ہے۔

لغت کا ترجمہ عالمانہ اور با محاورہ اردو میں کیا گیا ہے جس سے عربی لفظ کا اردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے جو ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔

الفاظ کی صرفی تعلیلات اور حدیث کی شرح نے کتاب کے معیار کو مزید بڑھا دیا ہے۔

کتاب ”لغات الحدیث“ میں حدیث کے لفظ کو سمجھانے کے لیے مولف نے قدیم و جدید الفاظ محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ الفاظ حدیث کو سمجھانے کے لیے مولف کتاب نے احادیث تاریخی واقعات ذاتی تجربات و مشاہدات سے کام لیا ہے۔ اس انداز کو اختیار کرنے کے نتیجے میں بلاد عرب اور ہندوستان کے بعض سماجی و معاشرتی تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات اور مقامات کی تاریخ بھی محفوظ ہو گئی ہے۔ ذیل میں ان خصوصیات کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:

ابلی: مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”الف“)
 ابوآء: مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پہاڑ کا نام: (جلد ۱، کتاب ”الف“)
 ابن: ایک گاؤں کا نام۔ (جلد ۱، کتاب ”الف“)

بابل: سرزمین عراق اور اس کے شہروں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”ب“)
 بحر: سود کے حوالے سے سماجی اور معاشی مسائل پر گفتگو کی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”ب“)
 زرب: حیدر آباد دکن کے شاہی (سیاسی) اور سماجی نظام کے منظر نامہ پر تبصرہ۔ (جلد ۲، کتاب ”ز“)
 کاظمین: بغداد اور کربلا کے درمیان ایک بستی۔ (جلد ۲، کتاب ”ک“)
 ختر: برصغیر (۱۸۵۷ء) کے تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ (جلد ۱، کتاب ”خ“)
 نزول: حجاج بن یوسف اور عبداللہ بن زبیر کی جنگ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ (جلد ۲، کتاب ”ن“)
 یہ لغت نہ صرف عام اردو داں طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استغناء کا باعث بن گئی ہے۔ اس لحاظ سے علامہ وحید الزماں کا یہ اردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔
 کتاب ”لغات الحدیث“ کے سقم

اس لغت میں ایسی غیر متعلق باتیں بھی آگئی ہیں جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالیہ اشاعت میں ان غیر ضروری باتوں کو حذف کر دیا گیا ہے۔ جس سے کتاب کی افادیت میں تو کوئی کمی نہیں آئی البتہ ضخامت اور حجم کتاب میں کمی واقع ہوگئی جو طباعتی نقطہ نظر سے بہت مفید ہے۔ لیکن ہماری نظر میں اب بھی لغت کی اس کتاب میں خاصی چیزیں غیر متعلق ہیں۔ اگر ان کو بھی حذف کر دیا جائے۔ تو کتاب کی افادیت کو نقصان پہنچے بغیر ضخامت میں مزید کمی واقع ہو سکتی ہے۔ ♦

ذیل میں اس سقم کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:
 ثلث: مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ھو اللہ احد کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ (جلد ۱، کتاب ”ت و ث“)
 جن: یہاں جنوں کے حوالے سے طویل بحث کی ہے۔ مثلاً ناقل ہیں میرے بھائی نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث سنی تھی جس نے وہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی تھی ہمارے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی بیان کرتے تھے کہ ان کے پاس ایک جن حدیث پڑھنے کو آیا کرتے تھے (جلد ۱، کتاب ”ج“)



♦ ہمارے خیال میں کتاب کی افادیت کو نقصان پہنچے بغیر محض ضخامت میں کمی کی خاطر ان دل چسپ باتوں کو حذف کرنا مناسب نہیں۔ اسی لیے موجودہ ایڈیشن میں انہیں کتاب سے حذف نہیں کیا گیا۔ (ناشر)

الف

کتاب الف

اَنْتَبَّ - تیار ہوا - مشتاق ہوا -

اَبَدٌ - زمانہ - ہمیشہ

اَلْعَامِنَا هَذَا اَمْ لِلْاَبَدِ قَال لَا بَلْ لِّلْاَبَدِ اَلْاَبَدُ - کیا خاص اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے - آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے -

اِبْدَةٌ - وہ جانور جو بدک کر بھاگ نکلے - اس کی جمع ہے اَوَابِدُ -

مِنْ كُلِّ اِبْدَةٍ اِثْنَتَيْنِ - ہر جنگلی جانور میں سے ایک ایک جوڑا -

اَبْرٌ - یا اِبَارٌ - یا اِبَارَةٌ - کھجور کا پیوند کرنا -
سِكَّةٌ مَّا بُورَةٌ - وہ راستہ جس پر سب پیوندی کھجور کے درخت ہوں -

مَنْ اَتْبَاعَ نَحْلًا بَعْدَ اَنْ يُؤَبَّرَ - جو شخص کھجور کے درخت پیوند لگانے کے بعد خریدے -

اُبْرَثَ - پیوند کئے ہوئے -

يَأْبُرُونَ - پیوند کرتے ہیں -

اَبْرٌ - کھجور کا پیوند کرنے والا - [ایک روایت میں اَبْرٌ ہے (یعنی کوئی خبر دینے والا تم میں باقی نہ رہے) -]

تَأْبَرَتْ - پھٹ گئی -

اِبْرَةٌ - سوئی -

اَبْرَتُهُ الْعُقْرُبُ - یعنی بچھونے اپنا ڈنگ اس کو مار دیا جو سوئی کی طرح ہوتا ہے -

لَسْتُ بِمَا بُورَ فِي دِينِي - مجھ پر کوئی دینی تہمت نہیں ہے -
الشَّاةُ الْمَابُورَةُ - جو بکری چارے میں سوئی کھا گئی ہو

الف :- حروف تہجی میں سے پہلا حرف ہے - اس کا عدد حساب جمل میں ایک ہے اور زبان عرب میں مختلف اغراض کے لیے آتا ہے - جیسے استفہام، تسویہ، نذہ، تانیث اور جمع وغیرہ -

أ - حرف نداء ہے قریب کے لئے -

باب الالف مع الالف

آ - حرف نداء ہے - بعید کے لیے -

آءٌ - ایک درخت ہے -

باب الهمزة مع الباء

اَبَاءٌ - نرکل - سرکنڈے -

اَبٌ - چارہ - رمنہ یا سبزہ - ہریالی - بعض نے کہا ہے اَبٌ جانوروں کے لیے ہے جیسے میوہ انسان کے لیے -

يُرْقَعُ اَبًا وَاَصِيدُ ضَبًّا - وہ خوب چارہ چرتا ہے اور میں گھوڑ پھوڑ (گوہ) کا شکار کرتا ہوں -

اَبَابٌ - تیاری - طیاری -

اُبُوبٌ - چلنا -

تَأَبَّبٌ - تعجب کرنا -

اَبَابَةٌ - طریقہ -

اَبَابٌ - بڑے زور کا پانی کا سیلاب یا بہاؤ -

اَبٌ اِلَيْهِ - اس کا مشتاق ہوا -

اَبٌ الشَّيْءِ - اس چیز کو بلایا -

اَبَبٌ - چلایا - فریاد کی -

اس کو چین نہیں پڑتا۔

الْكَلْبُ الْمَبُورُ - جو کتا سوئی کھا گیا ہو۔

اَبْرُنَا عِثْرَتَهُ - ہم اس کی آل اولاد سب مار ڈالیں۔

تَوْبَرُوا اَثَارَكُمْ - اپنے نشان سب مٹا دو گے۔

اِبْرَدَةٌ - ایک بیماری ہے جو سردی اور رطوبت (بلغم) سے

پیٹ میں ہو جاتی ہے اور جماع میں کوتاہی ڈالتی ہے۔

اِنَّ الْبَطِيخَ يَقْلَعُ الْاِبْرَدَةَ - خربوزہ ابردہ کو جڑ سے

اکھاڑ دیتا ہے۔

اِبْرِيْزْ - کھرا (خالص) سونا۔

اَبْسُ - لعنت ملامت کرنا - غصہ دلانا - ڈرانا۔

يُوَبِّسُوْنَ - یعنی ڈرانے لگے۔ دھمکانے لگے۔

اَبْضُ - گھٹنے کی اندر کی جانب۔

مَأْبِضُ اَبَاضِيَه - ایک فرقہ ہے خارجیوں کا عبداللہ

ابن اباض کے لوگ۔

اِبْطُ - بغل۔

يَتَابَطُهَا - یعنی اپنا مطلب بغل میں لے کر نکلے۔ اس کا

سوال پورا ہو۔

تَابُطٌ - چادر کو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لے جا کر بائیں

کندھے پر ڈالنا۔

مَا تَابَطْتَنِيْ اِلَّا مَاءٌ - مجھ کو چھو کر یوں (لونڈیوں) نے

نہیں کہلایا۔

يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ - بلال کی بغل اس کو چھپا لیتی تھی

(یعنی تھوڑا سا کھانا تھا)۔

اَبْقُ - بھاگ جانا۔

اِنَّ بَنِيْ تَغْلِبُ اَبَقُوا مِنَ الْجَزِيَّةِ - بنی تغلب کے

لوگ جزیہ سے بھاگے۔

اَبَقَ اُبَيٌّ - یعنی ابی بن کعب بھاگ گئے نماز کے لئے

نہیں آئے۔

تَابَقَ - چھپ رہا۔

اِبْلٌ - معمولی اونٹ۔

كِبَابِلُ مَائِيَّةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً - یعنی سوا اونٹوں میں

سواری کے لائق عمدہ ایک اونٹ بھی نہیں ملتا۔

یہی حال آدمیوں کا ہے کہ سو آدمیوں میں اچھا اور نیک

کامل عاقل زاہد خدا پرست ایک بھی نظر نہیں آتا۔

اِبْلٌ مُّوَبَّلَةٌ - چنے ہوئے اونٹ (جو پکے کشی یا دودھ کے

لئے انتخاب کئے جائیں)۔

اِبْلٌ اُكْلٌ - چھٹے ہوئے اونٹ۔

اَبَابِلٌ - جھنڈ کے جھنڈ گروہ کے گروہ الگ الگ یا پے

درپے ایک کے بعد ایک۔

حَتَّى تَأْمَنَ الْاَبْلَةُ - جب آفت ارضی اور سماوی سے

بے ڈر ہو جائے۔

ذَهَبْتُ اَبْلَتُهُ - اس کا وبال جاتا رہا، نحوست اور بلا دفع

ہو گئی۔

تَابَلَ اَدَمُ عَلٰى حَوَّاءَ - یعنی آدم نے حوا سے صحبت

کرنی چھوڑ دی۔

اِبْلٌ اِبْلَةٌ - اس کے اونٹ بہت ہو گئے۔

رَجُلٌ اِبْلٌ - وہ شخص جو اونٹ کی اچھی خبر گیری کرے۔

اِبَالُهُ - لکڑی کا گٹھا (یا بڑا گٹھا)۔

اِبْلِيٌّ - مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اَبِيْلُ الْاَبْيَلِيْنَ - جو شخص عورتوں سے غرض نہ رکھے مراد

حضرت عیسیٰ ہیں۔

فَاَبْلُنَا - ہم پر موسلا دھار مینہ برسا۔

اَبْلَةٌ - بصرہ میں ایک خوش گوار مقام ہے۔ یا ایک شہر ہے

بصرہ کے قریب۔

اِبْلٌ - ایک مقام کا نام ہے اسکو آبل الزیت بھی کہتے ہیں۔

اِبْلَمَةٌ - گوگل کی چھال اس کو جدھر سے چیریں برابر

۱۔ یہ لفظ برد یعنی باب الباء مع اراء میں ذکر کرنا چاہیے تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ذکر کر دیا ہے ہم نے اس واسطے یہاں لکھ دیا کہ عام لوگ اس باب

میں بھی اس کی تلاش کریں۔ م

۲۔ یہ لفظ بلم باب الباء مع اللام میں ذکر کرنا تھا جیسے صاحب قاموس اور محیط اور صحاح نے کیا ہے مگر صاحب مجمع نے اس باب میں ذکر کر دیا۔ م

آدھی ہو جاتی ہے۔

كَفَلَهُ الْاُبْلُمَةَ۔ یعنی ہم تم حکومت میں برابر ہونے چاہئیں جیسے گوگل کے پوسٹ کا چراؤ۔

اَبْنُ۔ تہمت لگانا۔ منہ پر عیب کرنا۔

لَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحَرَمُ۔ یعنی آنحضرت کی مجلس میں عورتوں کی بدگوئی نہیں ہوتی تھی۔

اُبْنَةُ۔ وہ جو گرہ لکڑی میں ہو یا جو کمان میں ہو اور کمان کو خراب کرے۔

اَبْنَتْهُ۔ میں نے اس پر عیب لگایا۔

مَأْبُونٌ۔ وہ شخص جس میں مفعولیت کی بیماری ہو۔

اَبْسُوا اَهْلِيْ۔ انھوں نے میرے گھر والوں پر تہمت لگائی۔

مَا نَابَتْهُ بَرُوقِيَّةٌ۔ ہم کو معلوم نہیں تھا کہ وہ منتر بھی کیا کرتے ہیں تو یہ عیب ان پر لگاتے۔

اِنْ نُّؤْبِنُ بِمَا لَيْسَ فِينَا فَرُوبَمَا زُكِّنَا بِمَا لَيْسَ فِينَا۔ اگر ہم پر وہ عیب لگایا گیا جو ہم میں نہیں ہے تو کیا ہوا اکثر یا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ہماری تعریف ایسی صفت سے کی گئی ہے جو ہم میں نہ تھی۔

مَا سَبَّهُ وَلَا اَبْنَهُ۔ نہ تو اس کو گالی دی اور نہ اس کا عیب بیان کیا۔

حَتَّى يَأْتِيَ اِبَانُ اَجَلِهِ۔ یہاں تک کہ اس کی میعاد کا وقت آجائے۔

هَذَا اِبَانُ نُجُومِهِ۔ یہ اس کے ظاہر ہونے کا وقت ہے۔

اَبْنٌ۔ بکسر ہمزہ۔ بیٹا۔

اُبَيْسِي لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ میرے چھوٹے بیٹوں کھریاں سورج نکلنے تک نہ مارو۔

كَانَ مِنَ الْاَبْنَاءِ۔ یعنی ان لوگوں کی اولاد میں سے تھا جنہوں نے ایران سے آکر عرب کے ملک میں شادیاں کر لی تھیں (یہ واقعہ کسرے کے وقت کا ہے جب اس نے سیف ذی یزن کی کمک کے لئے فارس کی فوجیں بھیجی تھیں اور سیف

نے ان کی مدد سے حبشیوں کو یمن کے ملک سے نکالا تھا)

اَغْرَ عَلِيَّ اُبْنِيْ اُسَامَهَ۔ تو اپنی کولوٹ کر غارت کرو۔ وہیں اسامہ کے باپ زید بن حارثہ شہید ہوئے تھے۔

اَبْنِيْنُ۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔

اَبُو۔ باپ۔

يَا بَاهِيَّ۔ اصل میں یا ابا تھا ہمزہ حذف کیا گیا۔

لَا اَبَالَكَ يَا لَا اَبَاكَ۔ تعریف اور وجود دونوں میں بولا جاتا ہے۔

لِلّٰهِ اَبُوْكَ۔ تعریف میں بولتے ہیں یعنی تیرا باپ خالص اللہ والا تھا جب ہی تو اس نے تیرا سا بیٹا بنا۔

اَفْلَحَ وَ اَبِيْهِ۔ یعنی قسم اس کے باپ کی وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا (مترجم)۔ عرب لوگ عادتاً ایسی قسم کھایا کرتے ہیں بعض نے کہا تاکید مقصود ہے قسم نہیں ہے۔ بعض نے کہا یہ کلام آنحضرت نے اس وقت فرمایا جب سوائے خدا کے دوسرے کی قسم کھانا منع نہیں ہوا تھا بہر حال اس حدیث سے دو باتیں نکلیں ایک یہ کہ غیر اللہ کی قسم کھانا اگر بر سبیل عادت ہو تو وہ شرک اکبر نہیں ہے۔ دوسری یہ کہ شرک اصغر کی معافی بدون عذاب کے ہو سکتی ہے۔ اہل حدیث کا ان دونوں باتوں پر اتفاق ہے۔

بَابَا۔ ام عطیہ کا قول ہے اصل میں بابی تھا یعنی میرا باپ آپ پر قربان۔

ایک حدیث میں ہے اِلَى الْمُهَاجِرَيْنِ اَبُو اُمَيَّةَ چاہئے تھا کہ اَبِيْ اُمَيَّةَ ہوتا مگر چونکہ ابوامیہ نام کی طرح ہو گیا تھا تو جر نہیں دیا جیسے کہتے ہیں عَلِيَّ اَبْنِ اَبُو طَالِبٍ۔

كَانَتْ بِنْتُ اَبِيْهَا۔ یعنی اپنے باپ کی طرح دلیر بہادر چالاک اور چست تھیں۔ (یہ ام المؤمنین حفصہؓ کو حضرت عائشہؓ نے کہا)۔

اَبُو زَيْدٍ۔ اسامہ بن زید کی کنیت ہے۔

حَتَّى يَأْتِيَ اَبُو مَنْزِلَنَا۔ جب تک ہمارے مکان کا مالک آئے۔

اَبُو آء۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے وہاں ایک بستی بھی ہے اس کو بھی اَبُو آء کہتے ہیں۔

آبَةُ - بھول جانے کے بعد پھر یاد کرنا۔

لَا يُؤْبَهُ لَهُ - اس کو کوئی یاد نہیں کرتا اس کی پرواہ نہیں کرتا (کیونکہ وہ حقیر ہے)۔

أَشْيَاءٌ أَوْ هَمَّتْهُ لَمْ آبَهُ لَهُ أَوْ شَيْءٌ ذَكَرْتُهُ إِيَّاهُ - یعنی مجھ کو معلوم نہیں کہ عذاب قبر کا حال آپ نے بیان کیا تھا اور میں بھول گئی اور مجھ کو یاد نہیں آیا یا آنحضرتؐ اس کو بھول گئے تھے اور میں نے آپ کو یاد دلایا۔

أُبْهَةٌ - بزرگی، بڑائی، عظمت، تکبر، نخوت۔ اسی سے ہے كَمْ مِنْ ذِي أُبْهَةٍ جَعَلَتْهُ حَقِيرًا كَتَنَ عِزَّتِ وَالْوَلُوكِ مِثْلُ ذَلِيلٍ بَنَادِيَا۔

إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَخْزُومِيُّ ذَا أُبْهَةٍ لَمْ يُشْبِهْ قَوْمَهُ - اگر مخزوم قبیلے والا بڑائی نہ رکھتا ہو تو اپنی قوم کے مشابہ نہ ہوگا۔ (یعنی اکثر مخزوم قبیلے کے لوگ متکبر ہوتے ہیں۔ تو اگر کوئی مخزومی بڑائی نہ رکھتا ہو تو سمجھو کہ وہ مخزومی نہیں)۔

أَبْهَرُ - پیٹھ۔ ایک رگ ہے بعض نے کہا ہاتھ میں۔ بعض نے کہا وہ دل کے اندر گئی ہے سر سے پاؤں تک سب رگیں اس سے ملی ہوئی ہیں اس کے کٹنے سے آدمی مر جاتا ہے (شر رگ) إِبَاءٌ - یا إِبَاءَةٌ - انکار کرنا۔

إِلَّا مِنْ أَبِي - مگر جو اللہ کا حکم نہ مانے میرا کہنا نہ سنے یعنی کافر رہے۔ انکار کرے۔

قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ - یعنی میں نہیں کہہ سکتا کہ چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس برس (یہ ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے)۔

أَبَيْتُ اللَّعْنَ - یعنی تم کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس سے لوگ تم پر لعنت کریں۔ عرب لوگ بادشاہوں کو سلام کے وقت جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے۔

يَا أَبَى اللَّهِ ذَلِكَ وَالْمُؤْمِنُونَ - یعنی ابو بکرؓ کے سوا اور کسی کی امامت نہ اللہ مانتا ہے نہ مسلمان مانتے ہیں (یہ اشارہ ہے ان کی خلافت کی طرف)۔

أَبَى اللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ سِوَا - اللہ کو یہ برا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عبادت چھپ کر کی جائے (یعنی ظلم اور کفر کی حکومت اللہ

کو پسند نہیں ہے جہاں اللہ کی عبادت علانیہ نہ ہو سکے)۔

أَبَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةً - اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ مومن کے قاتل کی توبہ قبول کرے۔

أَبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ فِي سُنَّةٍ مِّنْ يَّعْقُوبَ - اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے (اس کے خلاف سے انکار کرتا ہے) کہ یعقوب پینمبر کی سنت مجھ میں کرے (بارہ بیٹے مجھ کو بھی دے جیسے یعقوب کو دیئے تھے یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)

الْمَلَأُ أَبَوَا عَلَيْنَا - ان لوگوں نے ہمارا کہنا نہ سنا (اسلام قبول نہیں کیا)۔

فَلَمَّا أَبَوَا - جب صحابہؓ نے آپ کے حکم اور نبی پر عمل نہیں کیا (وہ سمجھے کہ آپ کا حکم وجوب کے طور پر نہیں ہے یا نبی تنزیہی ہے)۔

رُمِيَ أَبِي يَوْمَ الْأَحْزَابِ - ابی بن کعب کو جنگ احزاب میں ایک تیر لگا۔ (جس نے ابی پڑھا ہے اس نے غلطی کی)

إِذَا صِيحَ بِنَا أَبِينَا - یعنی جب جنگ کے لئے آواز دی جائے تو ہم بھاگنے والے نہیں (ایک روایت میں اتینا ہے ہم آن پہنچتے ہیں ایک روایت میں مَا اتَّقِينَا ہے ہم بیٹھ نہیں رہتے)۔

نَحْنُ نَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ أَبِي - ہم ابی بن کعب کی قرأت پڑھتے ہیں۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ التَّاءِ

أَتَاءٌ - ایک عورت کا نام یا ایک پہاڑی۔

إِتْبٌ - چادر جس میں نہ آستین ہونہ گریبان عرب کی عورتیں اس کو چاک کر کے پہنتی ہیں۔ بے آستین والی قمیص۔

أَتٌ - دلیل میں غالب آنا۔

أَتْرُنْجَةٌ - یا أَتْرُجَّةٌ - ترنج مشہور میوہ ہے۔ لیموں۔

أَتَمٌ - پھٹنا۔ کاٹنا۔ ایک جگہ اقامت کرنا۔

مَاتَمٌ - جہاں مرد عورت یا خاص عورتیں جمع ہوں خواہ

رہیں۔

فَيَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي عَرَفُوهَا۔
اللہ ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ
نہیں پہچانتے ہوں گے۔

ثُمَّ يَأْتِيَهُمُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي رَأَوْهَا۔ پھر ایسی
صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ دیکھ چکے ہوں گے (اس حدیث
سے اللہ جل جلالہ کا آنا اور جس صورت میں وہ چاہے تجلی کرنا
ثابت ہوتا ہے جہمہ اور معتزلہ اور پچھلے اہل کلام نے نادانی سے
ان صفات کا انکار کیا)۔

يَأْتِيَنِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ۔ میرے پاس سچی اور جھوٹی
دونوں قسم کی خبریں آتی ہیں۔ یا کبھی میرا خواب سچ ہوتا ہے کبھی
جھوٹ۔

مِنْ أَيْنَ تُؤْتِي الْجُمُعَةُ۔ کتنی دور تک سے جمعہ کی نماز
کے لئے آنا چاہئے۔

أَتَتَكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ۔ پوری حدیث صحیح
طور سے ٹھیک ٹھیک انھوں نے بیان کی۔

قَدْ أَتَتَكَ۔ وہ تمہاری طرف آرہی ہے۔

فَإِذَا هِيَ أَتَتَكَ۔ جب وہ تمہارے پاس آن پہنچے۔

فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ۔ ابوبکر کے پاس آیا۔

لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ۔ اگر مجھ کو بھی
وہ دیا جاتا جو اس کو دیا گیا ہے یعنی قرآن یاد ہوتا تو راتوں کو
پڑھا کرتا۔

فَيُؤْتِيَنِي عَلَيْهِ۔ نذر کی وجہ سے مجھ کو وہ بات عطا
فرمائے۔

أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔ اس کام کو کر لیتا ہوں جو بہتر ہے۔
أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ۔ مجھ کو زمین کے خزانے
دیئے گئے یعنی زمین کی حکومت۔

فَيَأْتُونَكَ أَدَمَ۔ پھر وہ حضرت آدم کے پاس آئیں گے۔
لَمْ يُؤْتَهُمَا۔ یعنی ان کا خاص ثواب اور پیغمبروں کو نہیں
ملا۔

إِلَّا أُتِيتُ۔ مگر تجھ کو اس کا ثواب مل جائے گا یعنی دس

خوشی کے لئے خواہ رنج کے لئے لیکن یہ اب عرب میں عورتوں
کے اس اجتماع سے خاص ہو گیا ہے جو کسی کی حادثہ موت پر ہو۔
ماتم۔

أَتَانُ۔ گدھی اس کی جمع اُتُن اور اُتُن ہے کبھی اَتَانُ
بیوی کو بھی کہتے ہیں۔

أَتَوْا۔ اُتِی۔ پردیسی مسافر اَتَاوِی کے بھی یہی معنی ہے۔ اِنَّا
رَجُلَانِ اَتَاوِیَانِ یا اَتَاوِیَانِ یعنی ہم دونوں پردیسی ہیں۔

سَيْلٌ اُتِیٌّ وَ اَتَاوِیٌّ۔ جو سیلاب یکا یک آجائے بارش
وغیرہ نہ ہو۔

أَطْعَمْتُمْ اَتَاوِیَّ مِنْ غَيْرِ كُمْ۔ یعنی تم نے ایک پردیسی
کی اطاعت قبول کی (ایک عورت نے انصار کی ہجو میں یہ مصرعہ
کہا تھا اس مردودہ نے پردیسی سے آنحضرت کو مراد لیا)۔

كُنَّا نُرْمِي الْأَتَوَّ وَالْأَتَوَيْنِ۔ یعنی مغرب کی نماز کے
بعد ہم تیر کی ایک مار دیا دو مار کر لیتے تھے۔

وَ اَتَوْا جَدَّاهُ لَهَا۔ یعنی پانی جانے کی نالیاں انھوں
نے درست کیں۔

يُؤْتِي الْمَاءَ فِي الْأَرْضِ۔ پانی آنے کا رستہ زمین
میں بنا رہا تھا۔

الْمُؤَاتِيَةُ لِزَوْجِهَا۔ اپنے خاوند کی فرمانبردار۔

أُوتِيتُ۔ تو دیوانہ ہو گیا ہے تیرے حواس پریشان ہو
گئے ہیں۔

مِنْ هُنَا أُتِيتُ۔ یہاں سے تجھ پر بلا آئی۔

مَاتَنِي الْأَمْرُ۔ ایک کام کا رخ، میرا شروع۔

أَحَدُ الْمَمَاتِيَيْنِ الدُّبُورِ۔ دونوں رستوں میں سے ایک
دبر بھی ہے (اگر اس میں بھی جماع کر لیا تو غسل لازم ہے)۔

كَمْ إِتَاءُ أَرْضِكَ۔ تیری زمین کی آمدنی (مال
گزاری) کیا ہے۔

أَتَى۔ یا اُتِیَانِ آنا۔

أَتَى فُلَانٌ مِّنْ مَّامِنِهِ۔ جہاں سے اس کو ڈرنہ تھا وہیں
سے اس پر آفت آئی۔

طَرِيقٌ مِّتَاءٌ۔ وہ رستہ جدھر سے لوگ آتے جاتے

نکیاں۔

وَلَا يَأْتِ مَعَكَ أَحَدٌ - تمہارے ساتھ اور کوئی نہ آئے (حضرت علیؓ کو ڈر ہوا کہیں عمرؓ کو ساتھ لائیں کیونکہ ان کے مزاج میں ذرا سختی اور دلیری ہے لہذا بات بڑھ جائے گی اور فساد اٹھ کھڑا ہوگا)۔

أَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُونَ - جس چیز کا تم سے وعدہ تھا (یعنی بہشت) وہ تم کو مل گئی۔

فَاتَى - پھر آنحضرت کے پاس کوئی فرشتہ یا جن آیا (بعض نے کہا خواب میں دیکھنا مراد ہے)۔

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمِّي كَمَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ - میری امت کو بھی وہی ضرور پیش آئے گا جو بنی اسرائیل کو پیش آیا (مراد امت اجابت ہے اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ ایک مدت تک عذاب پائیں گے پھر اگر ان کی بدعت کفر تک نہیں پہنچی تو نجات حاصل ہوگی)۔

إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ - جب کوئی تم میں سے جانوروں پر پہنچے۔

يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ - یعنی عذاب کے فرشتے آدمی کے پاس اس کی قبر میں آتے ہیں۔

فَتُؤْتَى رِجْلَاهُ - اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں۔

لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِقُرُونِهَا وَ أَشْعَارِهَا - قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بالوں سمیت آئے گا (یعنی نیکیوں کے پلڑے میں اس کی سب چیزیں چڑھائی جائیں گی)۔

أُوتِيَتْ الْقُرْآنَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ - مجھ کو قرآن ملا اور ایک

اور چیز ملی قرآن کی طرح (یعنی حدیث شریف وہ بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے)۔ مترجم:- اور صحیح حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہوتی بلکہ قرآن کی تفسیر اور تشریح ہوتی ہے جس کے بغیر نہ قرآن سمجھ میں آ سکتا ہے نہ اس پر عمل ہو سکتا ہے اور یہ جو لوگوں میں حدیث مشہور ہے کہ جب تم کو میری حدیث پہنچے تو اس کو اللہ کی کتاب پر پیش کرو۔ موضوع اور باطل ہے اس کو بے دینوں نے بنایا ہے اب اگر کوئی شخص صحیح یا حسن حدیثوں کو نہ مانے اور ان کو قابل عمل نہ سمجھے تو وہ کافر ہے۔

أتى - کیا کے معنی میں بھی آیا ہے۔

فَإِنَّمَا يَأْتِيَكُمْ الْإِن - اب تمہارا امیر آن پہنچے گا (یعنی زیاد جس کو معاویہ نے مغیرہ کے بعد کوفہ کی حکومت پر مامور کیا تھا)۔

فَاتَى ذَكَوَرٌ دَجَاجَةٌ - یعنی ابن عباسؓ کے پاس کچھ کھانا آیا (راوی کو شک ہے وہ کیا کھانا تھا پر) اتنا یاد ہے کہ اس میں مرغی کا گوشت تھا۔

مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةٌ - جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے (مسلم کی روایت میں یوں ہے لیکن مصابیح والے نے یوں نقل کیا ہے مَا لَمْ يَأْتِ بِكَبِيرَةٍ اس صورت میں معنی صاف ہیں)۔

تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ - جس امام سے تو نے بیعت کی ہے اسی کے پاس چلا جا۔

الْصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ - نماز جب اس کا وقت آن پہنچے (اور صحیح اتت ہے معنی وہی ہیں)۔

أتى أمه - اپنی ماں سے زنا کیا۔

۱۔ یعنی جیسے بنی اسرائیل کچھ عرصہ بعد گمراہ ہو گئے اسی طرح میری امت بھی گمراہ ہو جائے گی۔ (م)

۲۔ حضور نے فرمایا کل بدعة ضلالة و کل ضلالة في النار۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں (لے جاتی) ہے۔ (م)

۳۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ صحیح اور مزین عقل ہے کہ عمل اسی حدیث پر کرنا چاہئے جو قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق ہو مخالف نہ ہو کیونکہ وہی ایک آخری معیار اسلام ہے۔ اب اگر کوئی حدیث قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے تو وہ حدیث رسول نہیں یا تو وہ موضوع ہے یا راوی اور سامع کی غلط فہمی ہے یا اسی طرح کی کوئی اور بات ہے۔ لیکن اس حدیث کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ قرآن کے خلاف بھی ہے یا نہیں محض ظاہری تعارض یا خاص و مقید قرار دے کر اسے قرآن کے خلاف قرار دینا بہت بڑا دھوکہ و غلط فہمی ہے۔ (م)

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الشَّاءِ

اَثَاءٌ - یا اَثَاءَةٌ - پھینک مارنا -

اِثْتَاءٌ - بھوک نہ ہونا -

اَثَرَةٌ - یا اَثَرَةٌ یا اَثَرَةٌ - حق تلفی اور بلا استحقاق دوسرے کسی شخص کو عہدہ یا منصب یا عطا میں فضیلت دینا (یہ لفظ انصار کی حدیث میں ہے) -

اَنْتُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةَ فَاَصْبِرُوا - تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر بلا استحقاق فضیلت دی جائے گی تو تم صبر کئے رہنا یعنی حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا -

اِذَا سَتَاثَرَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ فَالَهُ عَنْهُ - جب اللہ تعالیٰ کسی کو اٹھالے یعنی مار ڈالے تو اس کو بھول جا (ہر گھڑی مصیبت کو تازہ نہ کر) -

مَا اسْتَاثَرَ بِهَا عَلَيَّكُمْ - آنحضرتؐ نے ان مالوں کو خاص اپنے نفس پر خرچ نہیں کیا -

اَخْشَى حَفْدَهُ وَاَثَرَتَهُ - مجھے ان کی نسبت یہ ڈر ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کی بہت پاس داری کرتے ہیں بلا استحقاق ان کو دوسروں پر مقدم رکھتے ہیں -

سَتَرُونَ اَثَرَةَ - تم دیکھو گے بلا استحقاق دوسروں کو تم پر فضیلت دی جائے گی -

وَعَلَى اَثَرَةِ عَلَيْنَا - گوہم پر بلا استحقاق دوسروں کو فضیلت دی جائے (تب بھی ہم صبر کریں گے) -

لَا بَقِيَّ مِنْكُمْ اَثَرٌ - تم میں سے کوئی خبر دینے والا باقی نہ رہے (یہ حضرت علیؑ نے خارجیوں کے لئے بد دعا کی اور صحیح ابوؑ (چغلی و فساد انگیزی کرنے والا) ہے جیسے اوپر گزر چکا) -

لَسْتُ بِمَا تُورِ فِي دِينِي - میں وہ شخص نہیں ہوں جس کی دروغ گوئی اور بے ایمانی کا حال لوگ بیان کرتے رہیں (اور صحیح بُوْر (تہمت زدہ) ہے جیسے اوپر گزر چکا) -

اَوْ اسْتَاثَرْتُ بِهِ - جس چیز کو تو نے پردہ غیب میں رکھ

چھوڑا -

لَوْلَا اَنْ يَّاثَرُوا عَنِّي الْكَذْبُ يَا لَوْلَا مُحَاوَةُ اَنْ يُّثَرُ عَلَيَّ الْكَذْبُ يَا لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَّاثَرُوا عَلَيَّ كِذْبًا - (یہ تینوں قول ابوسفیان کے منقول ہیں مطلب یہ ہے کہ) اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا یا یہ شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا بنائیں گے یا لوگ مجھ کو جھوٹا کہتے رہیں گے (تو میں آنحضرتؐ کی نسبت قیصر روم سے جھوٹی باتیں لگا دیتا) -

اَتَاثَرُهُ عَنْ اَحَدٍ - کیا تو یہ بات کسی سے نقل کرتا ہے -

مَا حَلَفْتُ بِاَبِيْ ذَاكِرًا وَّلَا اَثَرًا - میں نے اپنے باپ کی قسم نہ خود کھائی نہ دوسرے کسی شخص سے بطور حکایت نقل کی -

وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وہ باتیں جو (نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور) نہ آنحضرتؐ سے روایت کی جاتی ہیں -

اَثَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ کی حدیثیں یا سنتیں -

حَدِيثٌ مَّا ثُوْرٌ - مشہور حدیث جس کو لوگ ہر زمانہ میں نقل کرتے آئیں -

لَا اَوْثَرُ هُمْ - (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے) جب حضرت عمرؓ کے بعد کوئی اور صحابی ان سے کہلا بھیجتا کہ مجھ کو بھی اپنے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت دیجئے تو وہ یہ کہتیں ”میں صحابہ میں سے اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دے سکتی“ (یعنی اس حجرے میں آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ کے پاس دفن ہونے کی اجازت دے کر)

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّسْطَ اللّٰهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ فِيْ اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَتَهُ - ایک روایت میں یوں ہے مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّنْسَرِ فِيْ اَثَرِهِ جس کو یہ بھلا لگے کہ اللہ اس کی روزی کشادہ کرے اور اس کی عمر دراز کرے تو وہ اپنا ناطہ جوڑے - (اصل میں اثر کہتے ہیں پاؤں کے نشان کو جو چلنے میں زمین پر پڑتا ہے جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے پاؤں کا نشان نہیں رہتا اس لئے عمر کو بھی اثر کہنے لگے)

قَطَعَ اللّٰهُ اَثَرَهُ - (یہ نمازی کے سامنے سے نکل جانے

والے کے لئے بد دعا ہے) یعنی اللہ اس کو لنگڑا لولا لنگا کر دے وہ زمین پر چل ہی نہ سکے گا تو پاؤں کا نشان کٹ گیا۔

آلَا تَحْتَسِبُونَ اَثَارَ كُمْ۔ کیا تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (ان کا ثواب نہیں چاہتے یعنی ہر قدم پر جو مسجد کو جانے میں اٹھے ثواب ملے گا اور جتنی مسجد گھر سے دور ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا)۔

فَبَعَثَ فِي اَثَارِهِمْ۔ آنحضرتؐ نے ان لیروں کے قدموں کے نشانوں پر یا ان کے تعاقب میں فوج بھیجی)۔
يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ اَثَرُ السُّجُودِ۔ دوزخ پر سجدے کے مقام حرام ہیں (کہ وہ انہیں جلانے) یعنی ساتوں اعضا یا صرف پیشانی۔

غَسَلَ الْجَنَابَةَ فَلَمْ يَذْهَبِ اَثَرُهُ۔ منی کو دھو ڈالا لیکن اس کا نشان نہیں گیا (بعض نے کہا پانی کا نشان مراد ہے)۔
وَ اَثَرُ الْغَسْلِ فِيهِ بَقْعُ الْمَاءِ۔ دھونے کا نشان یعنی پانی کے دھبے اس میں موجود تھے۔

عَلَى اَثَرِ سَمَاءٍ يَا اَثَرِ سَمَاءٍ۔ رات کی بارش کے بعد۔
عَلَى اَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔ ہر نماز کے بعد۔

فُرِغَ اِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهِ مِّنْ خَمْسٍ مِّنْ مَّضْجِعِهِ وَ اَثَرِهِ وَ رِزْقِهِ وَ عَمَلِهِ وَ اَجَلِهِ۔ یعنی مخلوق میں سے ہر بندے کی پانچ باتوں سے فراغت ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہیں) سکون اور حرکت۔

دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ اَثَارُكُمْ۔ اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔

وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ اور ہم تمہارے پیچھے ہیں (یعنی تمہارے بعد مرنے والے اور تم سے ملنے والے ہیں)۔

كُتِبَتِ الْاَثَارُ۔ تو نے اپنے بندوں کے سب افعال اور اقوال لکھ لئے ہیں۔

مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ۔ جو شخص اللہ سے ملے اور اس میں جہاد کا کوئی نشان نہ ہو (یعنی زخم یا مار یا اور کوئی صدمہ یا تکلیف جو جہاد کے لئے اٹھائے یا مال جو مجاہدین پر خرچ کرے یا مجاہدین کا سامان تیار کر دینا ان کی خدمت کرنا)۔

لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللَّهِ مِنْ اَثَرَيْنِ اَثَرٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ اَثَرٍ فِي فَرِيضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللَّهِ۔ اللہ کو دو نشانوں سے زیادہ کوئی نشان پسند نہیں ہے۔ ایک تو جہاد کا نشان دوسرا اس کے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدے کا گھٹھ جو پیشانی میں پڑ جاتا ہے یا ہاتھ پاؤں کی تڑخ جو سردی میں وضو کرنے سے ہو جاتی ہے یا اسی طرح کا کوئی اور نشان)۔

فَيُسَّ لَهُ مِنْ مَّوْلِدِهِ اِلَى مُنْقَطِعِ اَثَرِهِ۔ یعنی مقام پیدائش سے مقام مرگ تک جتنا فاصلہ ہے اتنی کشادگی اس کی قبر میں ہوتی ہے۔

مَا كُنْتُ لِاَوْثَرٍ بِفَضْلِ مَنْكَ۔ میں آپ کا جھوٹا دوسرے کسی کو نہیں دے سکتا (یہ ایثار سے ہے یعنی دوسرے کا آرام اپنے آرام پر مقدم رکھنا اپنے کو سوخت غیر کو لذت)۔
وَ دُنْيَا مُؤَثَّرَةٌ۔ وہ دنیا جس کی تحصیل آخرت پر مقدم رکھی جائے۔

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ الْمَأْثُورُ۔ جب رمضان آجائے تو وہ سب مہینوں سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

اَثَرُنَا وَ لَا تُؤَثِّرُ عَلَيْنَا۔ ہم کو اپنے فضل اور احسان میں دوسروں پر مقدم رکھ ان کو ہم پر مقدم نہ کر (مطلب یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب نہ کر اور دشمنوں کو ہم سے بڑھ چڑھ کر نہ رکھ)۔
اَلَا اِنَّ كُلَّ دَمٍ وَ مَأْثُورَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهَا تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ۔ سن لو جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون اور فخر میرے ان دونوں پاؤں تلے ہے (یعنی نیست نابود ہو گیا اب اس کا ذکر یا مطالبہ نہیں ہو سکتا)۔

۱۔ بقیہ تین یہ ہیں۔ رزق، عمل اور موت کا وقت لیکن ایک روایت میں وہ بقیہ تین یہ ہیں۔ نیک بختی یا بد بختی رزق اور موت کا وقت، مطاب دونوں کا

ایک ہے جبکہ بعض روایتوں میں صرف چار چیزوں کا ذکر آیا ہے وہ یہ کہ پیدا ہونا مرنا رزق اور اخلاق و عادات۔ (م)

۲۔ یہ حضورؐ نے فتح مکہ کے موقع پر آپس میں جھگڑنے والوں سے جو کہ نو مسلم تھے خطاب کر کے فرمایا تھا۔ (م)

لَا يَتَأْتُمْ وَلَا يَتَحَرَّجُ - اپنی تئیں (آنحضرت پر جھوٹ باندھ کر) گنہگار نہیں کرتا۔

صُرْبَةٌ بِصُرْبَةٍ وَلَا تَأْتُمْ يَا وَلَا تَأْتُمْ - (یہ حضرت علیؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا ابن مجہم ملعون کے باب میں) مار کے بدل مار رہے تھے پر کوئی گناہ نہیں (یعنی قصاص لے سکتا ہے)۔

لَا يَنْزِلُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ - کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے پاس اتنا نہ ٹھہرے کہ اس کو گناہ میں ڈالے (لوگوں نے عرض کیا گناہ میں کیونکر ڈالے فرمایا اس طرح کہ اس کے پاس خرچ کو نہ ہو وہ مہمانی نہ کر سکے)۔

تَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ تَأْتُمًا - گناہ سے بچنے کے لئے اہل قبلہ پر کسی نے نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا ہو۔

لَمْ يَأْتُمْ - ایک لغت ہے یعنی صرف مضارع کو کسرہ دینا اور مشہور لَمْ يَأْتُمْ ہے یعنی میں گنہگار نہ ہوں گا۔

تَأْتُمُوا مِنَ التَّجَارَةِ - سوداگری سے بخیاں گناہ بچے رہے۔ كَرِهْتُ أَنْ أُؤْتِمَكُم - مجھ کو تمہارا گناہ میں ڈالنا برا معلوم ہوا۔

حَتَّى يُؤْتِمَهُ - یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے (کیونکہ جب مہمان زیادہ ٹھہرا رہے گا اور میزبان اس کی مہمانی نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا)

شَرِبْتُ الْإِثْمَ - میں نے شراب پی۔ فَإِنَّهُ إِثْمٌ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكُفَّارَةِ - کفارے سے زیادہ قسم پراڑے رہنے میں گناہ ہے۔

إِثْمٌ - سرمہ کا پتھر (اس کو باب الشاء مع الميم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہم نے یہاں بھی ذکر کر دیا ہے) اِثْوُ - یا اِثَاوَةُ یا اِثْنِي یا اِثَايَةَ - چغلی کھانا۔

انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ ابْنِ عَلِيٍّ ابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ - میں ابو موسیٰ اشعری کی چغلی کھانے کو حضرت عمرؓ کے پاس چلا۔

إِثَايَةَ - ایک مقام کا نام ہے جو جحفہ کے رستے میں ہے۔ اِثِيلُ - ایک موضع جو مدینہ کے قریب ہے اور وہاں جعفر بن ابی طالب کی آل کا ایک چشمہ ہے۔

اُتْفِيهِ - وہ پتھر جس پر دیگ رکھی جاتی ہے اس کی جمع اُتْفِي اور اُتْفِ آئی ہے۔

الْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَتْفِي - دیگ تینوں پتھروں پر تھی۔ اُتْفِي الْإِسْلَامَ ثَلَاثَةً - اسلام کے چولہے کے تین پتھر ہیں۔

اُتْكُولُ - یا اُتْكُلْ - کھجور کی ڈلی۔ فَجُلِدَ بِاُتْكُولٍ - کھجور کی ایک ڈالی سے مارا گیا (اس میں سوٹھنیاں تھیں گویا سو کوڑے پڑ گئے)۔

اُتْلُ - جھاؤ کا درخت یا جھاؤ سے بڑا اس کے مشابہ ایک درخت اصراح میں ہے درخت شورگڑ، قسطلانی نے کہا ایک درخت ہے اس میں کانٹے نہیں ہوتے اور اس کی لکڑی عمدہ ہوتی ہے اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں)

مِنْبَرُهُ مِنْ اُتْلٍ الْغَابَةِ - آنحضرت ﷺ کا منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا تھا۔ (غابہ ایک جھاڑی ہے مدینہ سے نو میل کے فاصلہ پر)۔

غَيْرِ مُتَاثِلٍ يَا غَيْرِ مُبَادِرٍ وَلَا مُتَاثِلٍ - یعنی یتیم کے مال میں سے اپنے لئے دولت نہ جوڑے۔

لَاوُلُ مَالٍ تَأْتُلُهُ - یہ پہلا مال تھا جو میں نے جوڑا۔ مُجَدُّ اِثِيلٌ - موروٹی بزرگی۔ اسی طرح مُجَدُّ مُوْتَلٌ ہے اُثْلَةٌ - جڑ۔

نَحَتِ اُثْلَتُهُ - اس کی ذات اور خاندان پر عیب رکھا۔ اِثْلَبُ - یا اِثْلَبُ - پتھر یا سنگریزہ یا مٹی۔

وَلِلْعَاہِرِ الْاِثْلَبُ - زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے۔ (یعنی سنگسار کیا جائے گا یا اس کو کچھ نہیں ملے گا خاک و پتھر کے سوا)۔

اِثْمٌ - یا اِثْمٌ یا اِثْمٌ یا مَأْثَمٌ - گناہ۔ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ - گناہ سے اور گناہ کی بات سے تیری پناہ۔

طَعَامُ الْاِثْمِ - گنہگار کا کھانا۔ اَخْبَرَ بِهَا عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتُمًا - علم چھپانے کے گناہ سے بچنے کے لئے معاذ نے مرتے وقت لوگوں کو اس کی خبر کر دی۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْجِيمِ

أَجَاءَ - ایک پہاڑ کا نام ہے۔

أَجَاءَةٌ - ایک موضع (جگہ) ہے۔

أَجَّ - دوڑنا۔

فَخَرَجَ يُوْجُ - حضرت علیؑ دوڑتے ہوئے نکلے۔

طَرَفٌ سَوَاطِئُهُ يَتَأَجَّجُ - ان کے کوڑے کا کنارہ چمک

رہا تھا۔

وَعَذْبُهَا أَجَاجٌ - اس کا میٹھا پانی بھی بہت کھاری

ہے۔

وَطَرَفٌ لَهَا بِالْبَحْرِ الْأَجَاجِ - ایک کنارہ اس کا

بہت کھاری سمندر میں تھا۔

أَجِيجُ النَّارِ - آگ کی لپٹ اور چمک۔

يَأْجُوجُ وَ مَاْجُوجُ - دو قومیں ہیں ترکوں کی یافث ابن

نوح کی اولاد میں سے^۱۔

تَأَجَّجَ - شعلہ مارنا۔ چمکنا۔ بھڑکنا۔

أَجْدٌ - زوردار مضبوط اونٹنی۔

وَجَدْتُ أَجْدًا يَخْشُهَا - میں نے ایک زوردار گٹھے

ہوئے بدن کی اونٹنی پائی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَجَدَنِي بَعْدَ ضَعْفٍ - شکر اس

خدا کا جس نے مجھ کو کمزوری کے بعد زور آور کیا۔

أَجْدَبٌ - اس کی جمع ہے أَجَادِبُ بَابِ الْجِيمِ مَعَ الدَّالِ میں

مذکور ہوگا (اس لغت کو باب الْجِيمِ مَعَ الدَّالِ میں ذکر کرنا تھا مگر

صاحب مجمع اور در نے یہیں بیان کر دیا ہم نے بھی ان کی

متابعت کی)۔

أَجْدَلٌ - باز۔

نَهْوَى هُوَى الْأَجَادِلِ - اس طرح گرتا ہے جیسے باز

شکار پر گرتا ہے (اس کو باب الْجِيمِ مَعَ الدَّالِ میں ذکر کرنا تھا۔ مگر

صاحب نہایہ نے یہیں بیان کر دیا ہم نے بھی ان کی متابعت کی)۔

أَجْرٌ - مزدوری دینا۔

كُلُّوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا - کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور

خیرات کرو ثواب کمانے کو (وَ اتَّجِرُوا پڑھنا صحیح نہیں ہے

کیونکہ وہ تجارت سے نکلا ہے اور قربانی کے گوشت میں تجارت

درست نہیں ہے۔ بعض نے کہا صحیح ہے جیسے دوسری حدیث میں

ہے) مَنْ يَتَّجِرْ فَيَقُومْ فَيُصَلِّيْ مَعَهُ - ابن اثیر نے کہا اس

حدیث میں بھی يَتَّجِرْ ہے یعنی کون اجر حاصل کرتا ہے اگر

يَتَّجِرْ کی روایت صحیح ہو تو وہ تجارت سے ہو گا نہ کہ اجر سے)

مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا - جو شخص ثواب حاصل

کرنے کے لئے زکوٰۃ دے۔

أَجْرُنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ يَا أُوْجُرُنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ

--- أَجْرُ يُؤْجِرُ سے یا أَجْرُ يَأْجُرُ - سے دونوں کے معنی

ایک ہیں یعنی میری مصیبت میں مجھ کو اجر و ثواب دے۔

أَجْرُهُ اللَّهُ اور أَجْرُهُ اللَّهُ - اللہ اس کو ثواب دے اور

أَجْرَكَ اللَّهُ اور أَجْرَكَ اللَّهُ - اللہ تجھ کو ثواب دے الّا

أَجْرُوتِ بھا۔ مگر تجھ کو اس کا ثواب ملے گا۔

مَنْ زَادَ عَلَى اثْنَيْنِ لَمْ يُؤْجَرْ - دوبار سے زیادہ

دھونے میں (یعنی وضو میں) ثواب نہ ملے گا (یہ امامیہ کی

روایت ہے)۔

فَإِنَّ الْمَرَضَ لَا أَجْرَ فِيْهِ وَلَكِنْ يَّحْطُ السَّيِّئَاتِ -

بیماری میں کچھ ثواب نہیں مگر وہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

اشْفَعُوا فَلَتُؤْجَرُوا - سفارش کرو تو تم کو ثواب ملے گا

(اس لئے ثواب حاصل کرو)۔

لَهَا نَصْفُ أَجْرِهِ - عورت کو خاوند کا آدھا ثواب ملے

گا۔

قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجْرُوتِ - جس کو تم نے امان دی ہم نے

۱۔ یا جوج ماجوج کی تعین نہیں کی جاسکتی اس لئے کہ وہ موجودہ تمام اقوام و مل کے علاوہ کوئی اور قوم ہے جسے اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب ظاہر کریں گے۔ واللہ اعلم (م)

بھی امان دی (اے ام ہانی)۔

فَإِنْ كَانَ فِيهَا أَجُورٌ فَارْبَعَةُ أْبَعْرَةٍ - اگر کوئی ہنسی کی ہڈی توڑ ڈالے اور اس میں گرہ رہ جائے (سیدھی صاف اپنی اصلی حالت پر نہ جڑے) تو توڑنے والے کو چار اونٹ دیت کے دینے ہوں گے۔

عَلَى مَنَبَرٍ مِّنَ الْجَوْرِ - ایک منبر پر جو پکی اینٹ سے بنا ہوا تھا (اس میں کئی لغتیں آئی ہی ہیں أَجْرٌ أَجُورٌ يَا جُورُ أَجْرٌ أَجْرَةٌ وَغَيْرَهَا)

مَنْ بَاتَ عَلَى إِجَارٍ - جو شخص رات کو ایسی چھت پر رہے (سوئے) جس پر روک (کٹھرہ یا منڈیر) نہ ہو۔

فَإِذَا جَارِيَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى إِجَارٍ لَهُمْ - دیکھا تو ایک انصار کی چھو کری ان کی ایک چھت پر ہے جس پر روک نہ تھی۔ إِجَارٌ کو انجار بھی کہتے ہیں جمع کا صیغہ أَجَاجِيرُ اور أَنَا جِيرٌ ہے۔

فَتَلَقَّى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ فِي السُّوقِ وَعَلَى الْأَجَا جِيرٍ وَالْأَنَاجِيرِ - مدینہ کے لوگوں نے آنحضرت کو بازار اور چھتوں پر سے دیکھا۔

أَجُطٌ - بکریوں کو ڈانٹنے کے لیے یہ کلمہ کہا جاتا ہے۔

أَجَلٌ - مدت، مہلت، میعاد، عمر۔

تَأَجَّلٌ - دیر کرنا، مہلت چاہنا۔

الْقُرَاءُ يَتَعَجَّلُونَ وَلَا يَتَأَجَّلُونَ - قاری لوگ قرآن پر عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس میں دیر نہیں کرتے۔

كُنَّا بِالسَّاحِلِ مُرَابِطِينَ فَتَأَجَّلَ مُتَأَجِّلٌ مِّنَّا - ہم سمندر کے کنارے مورچہ لگائے ہوئے تھے۔ (دشمن کا انتظار کر رہے تھے) اتنے میں ہم میں سے کسی نے رخصت مانگی (اپنے گھر جانے کے لیے) اور ایک مدت مقرر کرانی چاہی۔ مہلت مانگی۔

أُتْلِقُوا بِهِ إِلَى أَخْرِ الْأَجَلِ - اس کو آخری عمل تک لیجاؤ

(پہلی اجل موت ہے جہاں پر روحوں کا مقام ہے۔ نیکوں کا سدرۃ المنتہیٰ اور بدوں کا تحجین)۔

أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا أَجَلَ لَهُ دُونَ لِقَائِكَ - میں ایسا ایمان تجھ سے مانگتا ہوں جس کی انتہا تجھ سے ملنے پر ہو۔

إِنَّا كُفُّمَ مَا تُوْعَدُونَ غَدًا مُّوَجِّلُونَ - جس امر کا کل کے لئے تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور تم کو اس کے لئے مہلت دی گئی تھی وہ آج پہنچا۔

أَجَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت ﷺ کی وفات مراد ہے، نصريح سے سورۃ اذا جاء نصرُ اللہ میں۔

أَجَلٌ أَوْ مَثَلٌ ضَرْبُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یہ ایک مدت ہے جو آنحضرت ﷺ کے لئے مقرر کی گئی یا ایک مثل ہے جو آپ کے لئے بیان کی گئی۔

بَعْدَ الْأَجَلِ - میعاد کے بعد (یعنی مدت ایلاء کے بعد جو چار مہینے ہے)۔

أَبْعَدُ الْأَجَلَيْنِ - دونوں مدتوں میں دور والی مدت یعنی جس میں زیادہ عرصہ ہو (چار مہینے دس دن یا وضع حمل)۔

مِنْ أَجَلٍ أَنْ يُجْزَنَ - اس لئے کہ اس کو رنجیدہ کرے۔ (یہ اجل تعلیلیہ ہے بہ سکون لام اس میں کئی لغتیں آئی ہیں اجل، اجلا، جَلَلٌ سب کے معنی ایک ہیں)

أَنْ تُقْتَلَ وَلِذَلِكَ مِنْ أَجَلٍ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ - تو اپنے بچہ کو اس لئے مار ڈالے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہو گا۔

أَجَلٌ - یہ فتح ہمزہ وجیم کلمہ ایجاب بھی ہے جیسے نَعَمْ یعنی ہاں۔ بعض نے کہا تصدیق اور وجہ میں أَجَلٌ بولنا اچھا ہے اور استفہام میں نَعَمْ مناسب تر ہے۔

أَجَلٌ - بکسر ہمزہ نیل گائے یا ہرن کا گلہ اجمال جمع۔

۱۔ کچھ لوگ کہتے ہیں فتح مکہ میں جو تائید الہی حاصل ہوئی وہ مراد ہے یعنی حضورؐ بغیر کسی ایسی جنگ کے فاتحانہ طریقے سے مکہ میں داخل ہوئے اور فتح

مکہ کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام لائے۔ (م)

۲۔ منجملہ اور حرام باتوں کے یہ بھی حرام ہے (م)

فِي يَوْمٍ تَرْمِضُ فِيهِ الْأَجَالُ - ایسے دن جس میں
میں جنگلی گائیں یا برنیں گرمی کے مارے جل جائیں۔
أُجْمٌ - قلعہ یا محفوظ بلند مکان۔

حَتَّى تَوَارِثَ بِأَحْجَامِ الْمَدِينَةِ - مدینہ کے محلوں میں
چھپ گئی۔

فَنَزَلْتُ فِي أُجْمٍ بَنِي سَاعِدَةَ - میں بنی ساعدہ کے
قلعہ میں اترا۔

أَجْمَةٌ - جھاڑی۔
الْوَجُلُ دَخَلَ الْأَجْمَ لَيْسَ فِيهَا مَاءٌ - ایک شخص
جھاڑی میں گیا جہاں پانی نہ تھا۔

أَجْمُ النِّسَاءِ - عورتوں سے نفرت کی۔
أَجْمُ الطَّعَامِ - کھانے سے نفرت کی۔
أَجْمٌ أَوْ أَجِيمٌ - سخت گرم ہونا۔ بدل جانا۔
تَأَجَّمَ - غصہ ہونا۔

أَجْنٌ - پانی کا رنگ مزہ بدل جانا۔
لَا بَأْسَ بِالْوَضُوءِ مِنَ الْمَاءِ الْأَجْنِ - رنگ یا مزہ
بدلے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں قباحت نہیں (یہ امام حسن
بصری کا قول ہے۔ مراد وہ پانی ہے جس کا رنگ یا مزہ رکھے رکھے
یا تھمے رہے یا کسی پاک چیز کے مل جانے سے بدل جائے۔ اگر
نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بد ہو بدل جائے تو اس سے
وضو درست نہیں۔)

أَجْنَكٌ - مخفف ہے مِنْ أَجْلِ أَنْكَ كَالْعَيْنِ اس وجہ
سے کہ تم۔

نَهَى عَنِ الْوَضُوءِ فِي الْمَاءِ الْأَجْنِ - رنگ یا مزہ
بدلے ہوئے پانی میں وضو کرنے سے منع کیا۔

قَدْ ارْتَوَى مِنْ أَجْنٍ - جس شخص نے دین کا علم رائے
اور قیاس سے حاصل کیا (قرآنی آیات و احادیث کو چھوڑ دیا)
تو وہ سڑے ہوئے پانی سے سیراب ہوا (یہ حضرت علی کا قول

ہے)۔

أَجَانَةٌ - کترہ گنگال کپڑے دھونے کا ٹپ۔ تسلہ۔
تھالہ۔ أَجَاجِينُ اس کی جمع ہے۔
أَجْنَادٌ - جند کی جمع ہے بمعنی لشکر۔ (اس کو باب الجیم مع
النون میں ذکر کرنا تھا)۔

أَمْرَاءُ الْأَجْنَادِ - سرداران فوج۔ سپہ سالار۔
أَجْنَادِيْنِ يَا أَجْنَادِيْنِ - ایک موضع اطراف دمشق میں
ہے وہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔
أَجْيَادٌ - ایک پہاڑ جو مکہ میں ہے۔ بعض نے کہا جِيَادٌ۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْحَاءِ

أَحٌ - کھانسنہ۔
أَحَاحٌ - پیاس، غصہ، درد دل جیسے أَحْيَعَةٌ اور أَحْيُخٌ
ہے۔

أَحَدٌ - خدا کا نام ہے یعنی اکیلا جو ہمیشہ سے اکیلا ہی رہا ہے۔
أَحَدٌ أَحَدٌ - ایک انگلی سے اشارہ کر ایک سے (یہ آپ نے
سعد سے فرمایا جب وہ دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ کر رہے
تھے)۔

أَحْدَى مِنْ سَبْعٍ - یقیناً یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے
سات سالوں میں سے ایک سال ہے (یہ ابن عباس نے اس
شخص کے لئے کہا جس پر دو رمضان کے روزے لگا تار آگے)
بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ یہ ایک رات ہے ان سات
راتوں میں سے جن میں قوم عاد پر عذاب بھیجا گیا تھا۔

أَحَدُ الثَّلَاثَةِ - تم جس کے ڈھونڈھنے کے لئے بھیجے گئے
تھے وہ ان تین میں سے ایک ہے۔

أَحَدٌ - ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جہاں پر آنحضرت ﷺ
کے زمانہ میں مشرکوں سے جنگ ہوئی تھی حضرت حمزہ اسی جنگ
میں شہید ہوئے۔

۱۔ مذکورہ رائے اور قیاس سے بے تحقیق گمان بازی یا یہ تنہا نفس کے خلاف رائے زنی مراد ہے ورنہ عقل اور سمجھ کو دین کے امور اور ان کی حکمت میں
تفقد حاصل کرنے کی ممانعت تو کیا بلکہ دعوت گئی ہے۔ (م)

اسباب سب لوٹ لیں گے اور ان کو کُہک (لٹا ہوا خالی ہاتھ) بنادیں گے۔

أَخَوَاذُ - ایک پرانے کنوئیں کا نام ہے جو مکہ میں ہے۔
إِحْنَةٌ - حسد اور کینہ اور دشمنی۔ اس کی جمع إِحْنٌ اور اِحْنَاتٌ ہے۔

وَفِي صَدْرِهِ عَلَيْهِ إِحْنَةٌ - وہ دل میں اس سے حسد رکھتا ہے۔

وَفِي قُلُوبِكُمُ الْبُغْضَاءُ وَالْإِحْنُ - تمہارے دلوں میں دشمنی اور کینے ہیں۔ حِنَّةٌ اور حِنَاتٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
لَقَدْ مَنَعْتَنِي الْقُدْرَةَ مِنْ ذَوِي الْإِحْنَاتِ - میری قدرت مجھ کو روکتی ہے کہ میں کینہ والوں سے بدالوں۔ (یہ معاویہ کا قول ہے)

كُلُّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ إِحْنَةً فَهِيَ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ - جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون کینہ میرے اس پاؤں کے تلے ہے یعنی لغو اور کالعدم ہو گیا۔
أَحْيَا - ایک چشمہ ہے۔

بَابُ الْهَمَزَةِ مَعَ الْخَاءِ

أَخِيخَةٌ - ایک قسم کا آٹا جس میں دودھ اور تیل ملایا جاتا ہے۔

أُخْيٌ - ایک مقام جو بصرہ میں دجلہ کے مشرق کی جانب واقع ہے۔

أَخٌ - ایک لفظ ہے جو عرب لوگ اونٹ کو بٹھانے کے لئے بولتے ہیں۔

أَخَذَ غُ - (اس کو باب الحاء مع الدال میں ذکر کرنا تھا۔ مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی بیان کر دیا ہے) گردن کی رگ۔
يَحْتَجِمُ فِي الْأَخَذِ عَيْنٌ - گردن کی دونوں رگوں میں کچھے لگاتے تھے۔ (یہ درد سر کو جو غلبہ خون سے ہو مفید ہے۔)

أُتِبْتُ أَحَدٌ - ارے احد پہاڑ تمہارے (تیرے اوپر نبی ہے اور صدیق یا شہید۔ یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب آپؐ مع ابوبکرؓ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر تھے وہ ہلنے لگا اور دو شخص شہید تھے مگر فعیل واحد اور جمع سب کے لئے یکساں آتا ہے یا شہید اس لئے فرمایا کہ شہادت اس وقت تک حاصل نہیں ہوئی تھی اور نبوت اور صدیقیت حاصل ہو چکی تھی ایک روایت میں وشہیدان ہے۔ یعنی دو شہید۔ مراد حضرت عمر اور حضرت عثمان ہیں۔)

فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى - مقتدیوں کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے یعنی ایک ساتھ دونوں کہے جائیں۔

إِسْمُهُ فِي التَّوْرَةِ أَحْيَدٌ - آنحضرت کا نام توراۃ شریف میں أَحْيَدٌ مذکور ہے کیونکہ آپؐ اپنی امت کو دوزخ سے ہٹادیں گے۔

أَحَابِيشُ - (اس کو باب الحاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی اس کو ذکر کیا ہے اس لئے ہم نے بھی یہاں لکھ دیا) یہ اجبوش کی جمع ہے یعنی مختلف قبیلوں کے لوگ۔

جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ - قریش کے لوگوں نے آپؐ سے لڑنے کے لئے مختلف قبیلوں کی جماعتیں اکٹھی کی ہیں (یہ سن کر آپؐ نے فرمایا اچھا تو پہلے ان قبیلوں ہی پر حملہ کر دو)۔

إِنْ يَأْتُونَنَا كَانَ اللَّهُ قَدْ قَطَعَ مِنْهُمْ عَيْنًا وَ إِنْ لَمْ يَأْتُونَا نَهَبْنَا عَيْنَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَ تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ - دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ قبیلے والے اپنے بال بچوں کو بچانے کے لئے ہمارے مقابلے پر آئیں گے تب تو یہ فائدہ ہوگا کہ اللہ ان قریش کے کافروں کا ایک جاسوس کم کر دے گا (کیونکہ یہ قبیلے والے قریش کے کافروں کو خبریں دیا کرتے تھے) ایک روایت میں عَيْنًا کے بدل عُقْنًا ہے یعنی ایک گروہ ان کا کم کر دے گا۔ یا نہ آئیں گے وہیں قریش کے کافروں کے پاس پڑے رہیں گے تب بھی ہمارا فائدہ ہے ہم ان کے بال بچے

أَخَذَ - پکڑنا - لینا -

كُنْ خَيْرَ أَخِيذٍ - اچھے قید کرنے والے ہو -

مَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا أَخَذَهُ - جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام کرے گا اس کو سزا ملے گی -

أَخِذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ - اگر ان کو اس کام سے باز رکھیں -

أَيُّوْ أَخِذٌ عَلَى يَدَيَّ - (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے) کیا میں اپنے مال میں تصرف کرنے سے روکی جاؤں گی -

أَخِذْ جَمَلِي - کیا میں اپنے اونٹ پر ٹونا ٹونکا کروں (یعنی خاوند پر کہ وہ دوسری عورتوں سے کچھ نہ کر سکے یہ حضرت

عائشہ سے ایک عورت نے پوچھا وہ نہیں سمجھیں کہ اونٹ سے خاوند مراد ہے اس وجہ سے انھوں نے اجازت دے دی)

أَوْ يُؤْخَذُ عَنْهَا - اس سے جماع نہ کر سکے -

أَخِذَةُ - اس افسون (منتر) کو کہتے ہیں جو عورتیں مردوں پر کر دیتی ہیں وہ دوسری عورتوں سے صحبت نہیں کر سکتے -

أَخِيذٌ - قیدی - أَخِذْ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ اسْتَبْرَقٍ فَأَخَذَهَا - حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی کپڑے کا چغہ چکا یا پھر اس کو لے لیا -

فَأَخِذْ فَقَالَ ادْعِ اللَّهَ - پھر اس ظالم کا گلا گھونٹا گیا اور (حضرت سارہ) سے کہنے لگا اللہ سے دعا کر -

فَأَخِذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا - میں نے ایک دن ان کی قرأت خوب یاد کر لی -

أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقْبَةِ أُوثَيْيَةَ - آنحضرت ﷺ ایک گھائی کی طرف چلے -

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخِذِ الْقُرُونِ - قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری امت

اگلی امتوں کی چال پر نہ چلے گی (ان کی روش اور سیرت اختیار نہ کرے گی)

الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذَ لِلْقَوْمِ - ایک عورت اپنی قوم والوں

کے لئے امان لے سکتی ہے -

مَا أَخَذْتُ سُيُوفَ اللَّهِ مَا أَخَذَهَا - اللہ کی تلواریں ابھی تک اپنے مارنے کی جگہوں میں نہیں پہنچیں (یعنی جن

کافروں کو مار ڈالنا چاہئے تھا ان میں سے بعض ابھی تک زندہ ہیں یہ قول ابوسفیان کے حق میں کہا گیا ہے -)

مَنْ تَخَطَّى اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ - جو شخص (جمعہ کے دن) لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا (اگلی صفوں میں) جائے

اس نے جہنم تک ایک پل بنا لیا (ایک روایت میں اتَّخَذَ ہے بصیغہ مجہول یعنی اس کے لئے ایک پل جہنم تک بنا دیا جائے گا) -

لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَتَخَذَهُ - کاش ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو وہ ہم اپنے لئے جوڑ رکھیں -

فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ - تو وہ اپنے بال نہ کتروائے -

كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ - آنحضرتؐ اپنی ڈاڑھی کے بال کترواتے تھے - (ادھر ادھر سے کتروا کر برابر کرتے تھے) -

أَنَا أَخِذٌ بِحُجَزِكُمْ - میں پیچھے سے تمہاری کمریں تھام رہا ہوں (اور تم دوزخ میں گرتے پڑتے ہو) -

أَخِذُوا أَخِذَاتِهِمْ - اپنے اپنے ٹھکانوں پر اتر پڑے -

فَلْيَأْخُذْ بَأَنْفِهِ - تو وہ اپنی ناک تھام لے (تاکہ دوسرے لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ ایک ادب اور تہذیب کی تعلیم ہے -

وَكَانَتْ فِيهَا إِخَاذَاتٌ - اس زمین میں گڑھے تھے (جن میں پانی جمع ہو جاتا ہے) - یہ اخاذۃ کی جمع ہے - یعنی گڑھا کندہ -

فَوَجَدْتُهُمْ كَالْإِخَاذِ - میں نے آنحضرت ﷺ کے اصحاب کو گڑھوں کی طرح پایا (کوئی بڑا کوئی چھوٹا کوئی زیادہ علم والا

کوئی کم علم والا) إِخَاذٌ بھی اخاذۃ کی جمع ہے (بعض نے کہا إِخَاذٌ مفرد ہے اس کی جمع أَخِذٌ ہے) -

وَأَمْتَلَاتِ الْإِخَاذَ - گڑھے بھر گئے -

لَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا - (یعنی فرات میں سے) قیامت کے قریب (جو سونے کا خزانہ نکلا گا) اس میں سے کچھ مت لینا

یعنی یہ یقینی بات ہے کہ قیامت کے آنے سے پہلے میری امت کفار کی تقلید کرنے لگے گی - (م)

(وہاں لاکھوں آدمی مارے جائیں گے)۔

فَاَخَذَ بِيَدِي وَاَنَا جُنُبٌ - (یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے)
(یعنی آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما یا مجھ سے مصافحہ کیا)
حالانکہ میں جنبی تھا (یعنی غسل کی حاجت تھی)۔

اخِر - خدا کا نام ہے یعنی مخلوق کے فنا ہونے پر وہی باقی رہے گا۔
مُؤَخَّرٌ - پیچھے کرنے والا جیسے مقدم آگے کرنے والا۔
كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِاخِرَةٍ -
آنحضرت ﷺ جب مجلس سے اٹھنے لگتے تو اخیر میں یوں فرماتے
(گویا یہ کفارہ مجلس تھا)۔

لَمَّا كَانَ بِاخِرَةٍ - جب کہ وہ اخیر تھا۔

إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى - اس کم بخت نے زنا کیا۔ اخیر سے
اپنی تئیں مراد لیا۔ (یعنی دور از رحمت الہی راندہ بارگاہِ خدائی)۔
الْمَسْئَلَةُ اخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ - سوال کرنا آدمی کے
لئے ذلیل پیشہ ہے (ایک روایت میں اخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ ہے
یعنی سوال کرنا آدمی کا آخری پیشہ ہے جب دوسری کمائیوں سے
عاجز ہو جاتا ہے)۔

مِثْلُ اخِرَةِ الرَّحْلِ يَمْشِي بِمُؤَخَّرَتِهِ - پالان کی پچھلی لکڑی
کے برابر جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے۔

اخِرُ عَنِّي يَا عُمَرُ - چلو عمر پرے ہو۔ یا اپنی رائے رہنے

دو۔

مَنْ كَانَ اخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - جس شخص کا
آخری کلام یہ ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (محمد رسول اللہ) (خدا کے سوا کسی کی
بندگی نہیں) (کروں گا) (یعنی توحید اور رسالت پر یقین رکھتا ہو گو
زبان سے نہ کہہ سکے)۔

أَمَّا الْآخِرُ فَجَلَسَ - لیکن دوسرا شخص تو وہ بیٹھ گیا۔
نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ - ہم دنیا میں تو دوسری
امتوں کے بعد آئے لیکن آخرت میں ان کے آگے ہوں گے
(درجہ یا مرتبہ یا دخول جنت یا حساب و کتاب میں)۔

فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ - اخیر کی دس راتوں میں۔

اخِرُ مَا كَلَّمَهُمْ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - ابو طالب
نے (مرتے وقت) آخری بات جو کہی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب
کے دین پر دنیا سے جاتا ہوں۔

اخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَقْتُونَكَ - آخری آیت جو
آنحضرت ﷺ پر اتری يَسْتَقْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِكُمْ فِي
الْكَلَالَةِ سے آخر تک ہے۔ (یہ براء کا قول ہے ابن عباس نے کہا
آخری آیت ربوا کی آیت ہے اور صحیح یہ ہے کہ آخری آیت وَ
اتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ہے)۔^۱

ذَلِكَ الْآخِرُ إِنَّمَا بَيْنَا لِاخْتِلَافِهِمْ - یہ امام بخاری کا
قول ہے صحیح میں یعنی آنحضرت کا آخری فعل یہ ہے کہ دخول سے
غسل کرتے تھے (بعض نے ذَلِكَ الْآخِرَ پڑھا ہے یعنی ہم
نے دوسری حدیث جس سے عدم وجوب غسل نکلتا ہے یا دوسرا قول
عدم وجوب غسل کا اس لئے بیان کر دیا کہ محدثین کا اس حدیث کی
صحت میں یا صحابہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے)۔

سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ - یعنی عمر کا دوسرا خطبہ سنا (جو
انھوں نے آنحضرت کی وفات کے بعد سنایا تھا پہلے خطبہ میں
انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت ﷺ کی وفات نہیں ہوئی
آپ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے دوسرے خطبے میں انھوں نے
اپنی غلطی کا اقرار کیا اور معذرت کی)۔

يُغْفَرُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى - یعنی اس جمعہ اور
اگلے گزرے ہوئے جمعہ یا آئندہ جمعہ کے بیچ میں جو گناہ ہیں کیا
ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے۔

لَوْلَا اخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا
لِكُنْ أَهْلِهَا - (یہ حضرت عمر کا قول ہے) یعنی اگر دوسرے
مسلمان جو آخر میں آنے والے ہیں نہ ہوتے تو میں ہر بستی کو جو
فتح ہوتی فتح کرنے والوں پر بطور جاگیروں کے تقسیم کر دیتا۔

إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَغُودُوا اخِرَ مَا عَلَيْهِمْ يَا اخِرُ مَا

۱۔ اس میں اختلاف ہے کہ آخری آیت کون سی تھی جب کہ کچھ لوگ اس آیت کو آخری بتاتے ہیں۔ اليوم اكملت لكم دينكم واتممت

عليكم نعمتي الخ. (م)

۲۔ مراد گناہ صغیرہ ہیں ورنہ کبائر بغیر توبہ و تلافی کے معاف نہیں ہوتے۔ (م)

عَلَيْهِمْ - وہ فرشتے جو وہاں آتے ہیں جب وہاں سے چلے جاتے پھر نہیں آتے یہی آنا ان کا آخری آنا ہوتا ہے (سبحان اللہ کتنے بے شمار فرشتے ہیں)۔

عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَاكُمْ - (یہ شیطان نے جنگ احد میں پکار دیا تھا) یعنی خدا کے بندو! ان لوگوں سے بچو جو تمہارے پیچھے ہیں (مسلمانوں کو مردود نے دھوکا دیا پچھلے گروہ کو کافر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے اور مسلمان آپس ہی میں لڑ پڑے)۔

فَجَزَاءُ هُ جَهَنَّمَ أَخْرَمَا نَزَلَتْ - (یعنی یہ آیت وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا - آخر میں اتری ہے) (یہ مطلب نہیں ہے کہ سب آیتوں کے آخر میں اتری)۔

انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْآخِرِ الْأَجَلِ - اس کو اپنے آخری ٹھکانے میں لے جاؤ - (سدرۃ المنتہی یا تحکیم میں یا دنیا تمام ہونے تک اس کو وہاں لے جا کر رکھو)۔

لَمْ يَظْمَأْ أَخْرَمَا عَلَيْهِ - کبھی آخری سے آخری موقع پر بھی پیاسا نہ ہوگا۔

تُؤْمِنُ بِالْبُعْثِ الْآخِرِ - آخری اٹھنے پر یقین کرے (یعنی قیامت یا حساب کے وقت پر اور خدا سے ملنا تو مرنے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اس لئے حدیث میں تکرار نہیں ہے)۔

يَوْمَ النَّفْرِ الْآخِرِ - (تیرہویں تاریخ ذی الحجہ کی) وہ آخری کوچ کا دن ہے (پہلا کوچ بارہویں تاریخ کو ہوتا ہے)۔

فَإِنَّ مِنْزِلَتَكَ أَخْرَايَةً - تیرا مقام (قرآن کی اس) آخری آیت پر ہے۔ جہاں تک تو پڑھ سکے (بہشت کی سیڑھیاں قرآن کی آیتوں کے شمار میں ہیں جو شخص جتنی آیتیں زیادہ پڑھ سکے گا اتنا ہی اس کا مرتبہ بلند ہوگا)۔

الْتَمِسُوا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ يَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ - آخر کی سات یا دس راتوں میں شب قدر کو ڈھونڈو (یعنی مہینہ کے آخر سے شروع کر کے سات راتوں میں یا بیسویں شب کے بعد سے سات راتوں میں)۔

اَخْرَمَا كَلَّمَهُمْ بِهِ - آخر میں یہ بات کی۔
اَخْرِيَاث - آخری کی جمع ہے جیسے اَوَاخِرُ آخر کی جمع ہے۔

كَلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَهَا رُذَّ عَلَيْهِ أَخْرَاهَا - ہر بار جب اگلا جانور (اس کو روند کر) اس پر سے گزر جائے گا تو پھر پچھلا اس پر آن پہنچے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ اس پر سے گزرنے کا سلسلہ برابر جاری رہے گا ہر اگلے کے بعد ایک پچھلا اور آئے گا یہ نہ ہوگا کہ کہیں سلسلہ ختم ہو جائے۔ بعض نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی ہے اور صحیح یوں ہے كَلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَخْرَاهَا رُذَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا - یعنی سارے ریوڑ (گلے) میں سے جب آخری جانور اس پر سے گزر لے گا تو پھر پہلا جانور لایا جائے گا وہ اس پر سے گزرے گا اسی طرح سلسلہ قائم رہے گا اس صورت میں مطلب صاف ہے)۔

أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ الظُّهْرِ - آنحضرت ﷺ عرفات سے ظہر اور عصر پڑھ کر وقوف کر کے جب دن آخر ہوا اس وقت لوٹے۔

رَأَى تَأَخُّرًا فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَا يَزَالُونَ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ - آنحضرت نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب (پہلی صف کو چھوڑ کر) پچھلی صفوں میں رہنے لگے تو فرمایا کچھ لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ بھی ان کو پیچھے ڈال دے گا۔ (اپنی رحمت اور توجہ سے محروم کر دے گا)۔

لَا تُؤَخَّرُوا الصَّلَاةَ لَطَعَامٍ وَلَا لَغَيْرِهِ - نماز میں دیر نہ کرو نہ کھانے کے انتظار میں نہ اور کسی کام کے لیے۔ (یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ جب رات کا کھانا رکھا جائے ادھر عشاء کی نماز تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لو کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کھانا ابھی سامنے نہ رکھا گیا ہو لیکن اس کے انتظار میں نماز میں دیر کریں یہ منع ہے)۔

اَخْرَوْهُنَّ حَيْثُ اَخْرَهُنَّ اللَّهُ - چونکہ اللہ تعالیٰ نے

۱ (ترجمہ) جس نے مسلمان کو نماز قتل کیا تو وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم میں رہے گا۔ (م)

۲ اور اس دن وہ اتنی ہی آیات پڑھ سکے گا جتنی کہ اس نے دنیا میں پڑھی ہوں گی۔ پڑھنے سے یہ مراد نہیں کہ چاہے کوئی پڑھے اور کسی طرح بھی پڑھے بلکہ وہ شخص مراد ہے جو ان آیات پر ماحقہ ایمان رکھتا ہو عملاً کار بند ہو اور سمجھ کہ پڑھتا ہو اور پھر ان پر عمل کرتا ہو۔ (م)

میں اپنی بیٹیوں کو جانور باندھنے کے کندوں کی طرح ٹیڑھا مت کیا کرو۔

أَنْتَ أَخِيَّةُ أَبَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
(یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) انھوں نے حضرت عباس سے کہا کہ تم ہی آنحضرتؐ کے بزرگوں میں ایک باقی ہو اور سب گزر گئے۔
يَتَاخَى مُتَاخٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
پیروی کرنے والا آنحضرت ﷺ کی پیروی کرے۔

الرَّجُلُ يُؤَخِّي وَالْمَرْأَةُ تَحْتَفِزُ -^۱ مرد بائیں پاؤں پر بیٹھے داہنا پاؤں کھڑا رکھے اور عورت سمٹ جائے یا سمٹ کر سرین کے بل بیٹھے (اکثر روایتوں میں الرَّجُلُ يُخَوِّي ہے یعنی مرد اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھے)۔

إِنَّ أَهْلَ الْإِخْوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ - میز پر کھانے والے اکٹھے ہوتے ہیں۔

إِذَا أَخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ - جب ایک مرد دوسرے مرد کو اپنا بھائی بنائے۔

الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ - ایک مومن دوسرے مومن کا سگا بھائی ہے۔ (امام ابوالحسن نے فرمایا اللہ نے مومنوں کو اپنے نور سے پیدا کیا اور اپنی رحمت سے ان کو رنگا تو ہر مومن کا باپ نور ہے اور ماں رحمت ہے)۔

لَمْ تَتَوَّخَوْا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ وَلَكِنْ تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ - تم اس اسلام کی وجہ سے بھائی بھائی نہیں بنے (بھائی پنا تو ازل سے تھا) بلکہ جان پہچان ہوئی۔

أَخِي بَيْنَ أَصْحَابِهِ - آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا۔

اعْبُدُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ - عبادت خدا ہی کی کرو جو تمہارا مالک ہے اور اپنے بھائی کی یعنی میری عزت کرو۔
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَخِي - زید نے کہا یہ میری بھتیجی ہے (کیونکہ آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ اور حمزہؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا)۔

وَدِدْتُ إِنَّا رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا - مجھ کو آرزو ہے کہ ہم اپنے

عورتوں کو مردوں کے بعد رکھا (یعنی ذکر اور مرتبہ میں) تو تم بھی ان کو مردوں کے بعد رکھو (ان کی صف مردوں کے پیچھے رہے)۔

بِعْتُهُ بِالْخَوَّةِ - میں نے اس کو ادھار پر بیچا۔
حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ الطَّوَّافِ - جب طواف ختم ہونے کو تھا۔

وَأَمَانَتِكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ - یعنی میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔

وَاعْفُرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ - میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے۔

أَخْشَبِينَ - (اس لغت کو باب الخاء مع الشين میں بیان کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ہی ذکر کیا) مکہ کے دونوں پہاڑ بوقیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ (جبل النور)۔

إِنِّي أَطْبِقُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ - اگر آپ فرمائیں میں ان قریش کے کافروں پر مکہ کے دونوں پہاڑوں کو ملا دوں (یہ ان کے درمیان پس کر رہ جائیں گے)

أَخْضَرُ - ایک مقام کا نام جو تبوک کے قریب ہے۔
آنحضرتؐ سفر تبوک میں وہاں اترے تھے۔

أَخْمَصُ - تلوے کا وہ حصہ جو چلنے میں زمین سے نہیں لگتا (اس کو باب الخاء مع الميم میں ذکر کرنا تھا)۔
اخ - بھائی دوست ہم نشین۔

أَخِيَّةُ يَا أَخِيَّةُ - وہ رسی یا لکڑی جس کو جھکا کر اس کے دونوں کنارے زمین میں گاڑ دیتے ہیں وہ کندے کی طرح ہو جاتی ہے جانور کو اس سے باندھ دیتے ہیں۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي أَخِيَّتِهِ - مومن کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو کندے میں بندھا ہو (کبھی اس سے نزدیک ہو جاتا ہے کبھی دور مگر اس سے بالکل جدا نہیں ہو سکتا اسی طرح مومن کو کبھی قرب الہی حاصل ہوتا ہے کبھی گناہوں کی وجہ سے بعد ہو جاتا ہے مگر اصل ایمان سے جدا نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے)۔

لَا تَجْعَلُوا ظُهُورَكُمْ كَأَخْيَا الدَّوَابِّ - یعنی نماز

بھائیوں کو دیکھتے (مراد آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو آپ کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے اور قیامت تک ہوں گے) مترجم۔ ان حدیثوں میں تصریح ہے اخوت رسول کریم کی مومنین کے ساتھ اس صورت میں جس نے آنحضرت کو بڑا بھائی کہا تو اس پر کچھ الزام نہیں مگر بھائی سے مراد دین کا اتحاد رکھنے نہ یہ کہ مرتبہ اور منزلت میں آپ بڑے بھائی کی طرح ہیں۔ قرآن میں ایک قرأت وَ هُوَ أَبُوهُمْ ہے یعنی آنحضرت سب مسلمانوں کے باپ ہیں قدر و منزلت میں تو آپ باپ دادا تمام بزرگوں سے بڑھ کر ہیں اگر کوئی آپ کو بڑا بھائی کہہ کر توہین کی نیت کرے تو وہ کافر ہو جائے گا پیغمبروں کی ذرا سی توہین بھی کفر ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أُخَيَّ - میرے چھوٹے بھائی اللہ تجھ کو بخشنے۔

أَشْرِكْنَا فِي دُعَايِكَ يَا أُخَيَّ - اے میرے چھوٹے بھائی ہم کو بھی اپنی دعا میں شریک کر لے۔ (یہ آنحضرت نے حضرت عمرؓ سے فرمایا)۔

وَآخَاهُ - ہائے میرے بھائی۔
فَرَّقَ بَيْنَ أَخَوَيْ الْعَجَلَانِ - عجلانی جو دو مرد میں آپ نے جدائی کرادی۔

بَيْنَ هَذَا الْخَيِّ إِخَاءٍ - اس قبیلے سے بھائی چارہ ہے۔
أَخْنُوخ - حضرت ادریسؑ کا نام ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الدَّالِ

اَذْب - کھانے کے لئے بلانا۔

أَمَّا إِخْوَانُنَا بَنُو أُمَيَّةَ فَقَادَةُ أَدْبَةٍ - ہمارے بھائی بنی امیہ تو رئیس ہیں (مزاج میں امارت ہے) کھانے کے لئے بلانے والے ہیں (بڑے کھلانے پلانے والے ضیافت کرنے والے اسی سخاوت اور سیرچشمی اور حسن سلوک کی وجہ سے تو لوگ معاویہؓ کی طرف مائل ہو گئے۔ دنیا داروں کی یہی روش ہوتی ہے)

اِذْأَب - مہمانی کے لئے بلانا۔

الْقُرْآنُ مَادَّبَةُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ - قرآن زمین میں اللہ کی دعوت ہے۔

إِنَّ لِلَّهِ مَادَّبَةً مِنَ لُحُومِ الرُّؤْمِ - اللہ تعالیٰ نصرانیوں کے گوشت سے (درندوں کی) دعوت کرنے والا ہے (یعنی عکہ کی چراگاہوں میں وہ مارے جائیں گے اور درندے ان کا گوشت اڑائیں گے)۔

أَدَبٌ - عقل مندی ہر بات کو درستی کے ساتھ اپنے موقع پر کہنا ہر کام کو احتیاط اور دوراندیشی کے ساتھ بجالانا بزرگوں کی عزت اور عظمت کرنا۔

رَكَ بِالْأَدَبِ قَلْبَكَ فَنِعْمَ الْعَوْنُ الْأَدَبُ - ادب سے اپنا دل پاک کر ادب کیا اچھا مددگار ہے۔

وَاعْلَمْ أَنَّكَ مَسْنُونٌ عَمَّا وَلَّيْتَهُ مِنْ حُسْنِ الْأَدَبِ - یہ سمجھ لے (آپ سے خطاب ہے) قیامت کے دن تجھ سے پرسش ہوگی تو نے اپنے بیٹے کو جو اچھا ادب سکھلایا (اس کو ادبی اور اخلاقی اور دینی اور اقتصادی تعلیم دی یا نہیں۔ جو لوگ اپنے بچوں کو بغیر تعلیم کے یوں ہی آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان سے سخت باز پرس ہوگی)۔

أَحْسَنَ تَادِيْبَهَا - نرمی اور محبت اور پیار کے ساتھ اس کو ادب سکھلایا۔

خَيْرُ مَا وَرَثَ الْأَبَاءُ لِابْنَائِهِمُ الْأَدَبُ - بہتر ترکہ جو باپوں نے بیٹوں کے لئے چھوڑا وہ ادب ہے۔ (یہ ہر ایک علم و ہنر پر مشتمل ہے جس سے آخرت کی تکمیل یا دنیا کا فائدہ ہوا اگر اولاد کو علم و ہنر کھا جاو تو یہ لاکھوں روپیہ کا مال و اسباب چھوڑ جانے سے بہتر ہے)۔

كَانَ عَلِيٌّ يُؤَدِّبُ أَصْحَابَهُ - حضرت علیؑ اپنے ساتھیوں کو ادب سکھلاتے (یعنی تعلیم و تربیت کرتے اخلاق حسنہ سکھلاتے)۔

تَأْدَبٌ - ادب سیکھنا۔

اِسْتِيدَابٌ - ادب حاصل کرنا۔

۱۔ یہ حضرت علیؑ کا قول ہے۔ (م)

اِدَّة - مصیبت بلاختی - اِدَّة - اس کی جمع ہے -

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ مَا لَقِيتُ مِنْ أُمَّتِكَ بَعْدَكَ مِنَ الْإِدَّةِ وَالْأَوْدِ - میں نے آنحضرت کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کے بعد آپ کی امت سے کیا کیا سختیاں اور خرابیاں اٹھائیں - (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے -)

أُدْرَةٌ - يَأْدُرَةُ يَا أَدْرُ - فتن کی بیماری یعنی خبیث پھول جانا - إِنَّ رَجُلًا أَتَاهُ وَبِهِ أُدْرَةٌ - ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اس کے خبیث پھول گئے تھے -

إِنَّ مُوسَى أَدْرُ - بنی اسرائیل کہتے تھے موسیٰ کے خبیث بڑھ گئے ہیں (جب ہی تو اکیلے لوگوں سے آڑ کر کے نہاتے ہیں) -

فَإِنْ أَدْرَتْ خُصْيَتَاهُ - اگر اس کے خبیث پھول جائیں - أَدَافٌ - عضو تناسل -

فِي الْأَدَافِ الدِّيَّةُ - یعنی ذکر کے کاٹ ڈالنے میں پوری دیت دینی ہوگی - (بعض نے أَدَافٌ ذال معجمہ سے پڑھا ہے) -

أُدْمٌ - يَا إِدَامٌ يَا أَدَامٌ - سالن جس سے روٹی لگا کر کھائیں جیسے سرکہ نمک وغیرہ -

نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ - سرکہ کیا اچھا سالن ہے - يَا نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ - أُدْمٌ إِدَامٌ - کی جمع ہے اور اِدَامٌ اور اِدِمٌ بھی آئی ہے -

سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْخَلُّ - تمہارے سالنوں کا سردار سرکہ ہے -

سَيِّدُ إِدَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّحْمُ - دنیا اور آخرت والوں کے سالنوں کا سردار گوشت ہے - (اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو گوشت کو سالن نہیں کہتے) -

وَ إِنَّهَا لَتَأْدِمُهَا - وہ اس کا سالن بناتی تھی -

وَ عَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ يَا فَأَدَمَتْهُ - اور ام سلیم نے اپنی ایک کچی اس پر نچوڑ دی اور اس کو سالن دار بنا دیا -

إِنَّكُمْ تَأْتِدُمُونَ عَلَى أَصْحَابِكُمْ - تم اپنے ساتھیوں میں سالن دار ہو - (یعنی مال دار ہو بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح إِنَّكُمْ قَادِمُونَ ہے) -

أَدَمٌ يَا أَدَمَ - محبت اور الفت ڈالی -

فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤَدِمَ يَا يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا - جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اس کو دیکھ لینے سے امید ہوتی ہے کہ تم دونوں میں محبت اور الفت رہے گی یا اس کا دیکھ لینا تم دونوں میں محبت اور الفت ڈالے گا (سبحان اللہ شریعت محمدی کے قربان جو بات بھی اس میں ہے وہ حکمت اور مصلحت پر ہے لیکن مسلمانوں نے قبیح رسمیں اختیار کر کے شریعت کے احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے - بن دیکھے عورتوں سے شادیاں کرتے ہیں پھر جھگڑے اور فساد پیدا ہوتے ہیں) -

فَإِذَا بَا دَمَ - ناگاہ حضرت آدمؑ نظر آئے (اور ان کو آدم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ گندم گون تھے) -

أُدْمَةٌ - گندم گونی -

وَلَا بِالْأَدَمَ - اور نہ وہ گندم گون ہیں -

إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ النِّسَاءَ الْبَيْضَ وَ النَّوْقَ الْأَدَمَ - اگر آپ کو گورے رنگ کی عورتیں اور خاکی رنگ کی یا سفید کالی آنکھ والی اونٹنیاں درکار ہیں -

إِبْنَتُكَ الْمُؤَدِمَةُ الْمُبَشِّرَةُ - تیری بیٹی عقل مند اور تجربہ کار -

أَدِيمٌ - چمڑا - اس کی جمع اِدِمَّةٌ اور اُدْمٌ اور اِدَمٌ آئی ہے -

وَ اِدِمَّةٌ فِي الْمَنِينَةِ - اور چند چمڑے جو دباغت کے لئے پڑے ہیں -

قُبَّةٌ حُمْرَاءُ مِنْ أَدَمٍ - ایک لال ڈیرہ نری (چمڑے) کا - وَ شَاخٌ مِنْ أَدَمٍ - چمڑے کا کمرپٹہ -

عُنْمَاؤُهُمْ شَرٌّ مِنْ تَحْتَ اِدِيمِ السَّمَاءِ - اس زمانہ کے عالم (مولوی) لوگ تمام سطح آسمان کے نیچے رہنے والوں میں برے ہوں گے (تمام فسادات انہی سے نکلیں گے) -

اِدِيمُ الْأَرْضِ - روئے زمین -

اداء۔ کسی کا حق پورا دینا۔

اِيْدَاءٌ۔ قوت پکڑنا۔ اور قوت دینا۔ (مدر کرنا)۔

تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ جَيْشٌ اَدَى شَيْءٍ وَ
اَعْدَهُ۔ پورب (مشرق) کی طرف سے ایک لشکر نکلے گا جو سب
سے زیادہ زوردار اور با سامان ہوگا۔

اَرَأَيْتَ رَجُلًا خَرَجَ مُؤَدِّيًا نَشِيطًا۔ بھلا بتاؤ ایک
شخص پورے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر خوشی خوشی نکلا۔

مُقَوُّونَ مُؤَدُّونَ۔ زوردار با ہتھیار۔

لَا تَشْرَبُوا اِلَّا مِنْ ذِي اِدَاءٍ۔ اسی مشک سے پانی پیو
جس پر سر بند ہوں۔

فَاَخَذْتُ الْاَدَاوَةَ۔ میں نے پانی کی چھاگل لی۔ (یا لوٹا
یا مشکیزہ لیا)۔

وَاللّٰهُ لَا سِتَادِيْنَهُ عَلَيْكُمْ۔ قسم خدا کی میں اس سے
تمہاری شکایت کر کے تمہارے مقابلہ میں مدد کا خواستگار ہوں
گا۔

لَتُوَدَّنَ الْحُقُوقُ يَا لَتُوَدَّنَ الْحُقُوقُ۔ قیامت کے
دن حقوق دلائے جائیں گے۔ یا تم کو حقوق ادا کرنے ہوں
گے۔

اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رَزَقِكَ مَا اُوْدِيْ بِهٖ اَمَانَتِيْ۔ اتنی
روزی مجھ پر کشادہ کر کہ میں جو حقوق مجھ پر ہیں (بیوی بچوں
عزیز و اقرباء کے) ان کو ادا کر سکوں۔

نُؤَدِّبُكَ اِلَى حُفْرَتِكَ۔ ہم تجھ کو تیری قبر تک پہنچا
دیں گے۔

مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا وَاَذَى فِيْهِ الْاَمَانَةَ۔ جس نے میت کو
غسل دیا اور اس میں امانت ادا کی (یعنی جو عیب اس میں دیکھا
بیان نہیں کیا)۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَافِظِ الْمُؤَدِّيْ۔ شکر اللہ کا جو نگہبان
ہے قوت دینے والا ہے۔

يَسْتَعِيْرُ اَدَاةً۔ لڑائی کا ہتھیار مانگتا ہے۔

وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ۔ اور نہ جو حق ہمارا ان پر
ہے اس کو ادا کرتے ہیں (یعنی نہ کھانا کھلاتے ہیں نہ مہمانی کا نقد

پیہہ حوالے کرتے ہیں)۔

اِذَاهُمْ۔ سب سے اچھا کرنے والا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الدَّالِ

اَيْدُجُ۔ ایک شہر جو کردستان میں ہے۔

اَذُّ۔ کاٹنا۔

سَيْفٌ اَذُوْدٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

اِذَاقُ۔ (اوپر گزر چکا) عضو تناسل۔

اِذْخِرُ۔ ایک خوشبودار گھاس۔

اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِبُيُوتِنَا وَ قُبُورِنَا۔ مگر اذخر وہ
ہمارے گھروں اور قبروں کے لئے کام میں آتی ہے۔

وَ اَعْدَقُ اِذْخِرُهُمَا۔ مکہ کی اذخر میں کلیاں پھوٹ
آئیں۔

اِذَاخِرُ۔ ایک مقام کا نام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان
واقع ہے۔

اَذْرَبِيْ۔ آذر بیجان کی طرف نسبت ہے جو ولایت ایران
میں ایک ملک ہے۔

لَتَأْلَمَنَّ النَّوْمَ عَلَى الصُّوفِ الْاَذْرَبِيِّ كَمَا يَأْلَمُ
اَحَدُكُمْ النَّوْمَ عَلَى حَسَكِ السَّعْدَانِ۔ تم کو آذر بیجان
کے کھل پر (جو بہت نرم اور عمدہ ہوتا ہے) سونے میں ایسی
تکلیف ہوگی جیسے سعدان کے کانٹوں پر سونے میں ہوتی ہے۔
(سعدان بہت کٹائی جو ایک کانٹے دار جنگلی گھاس ہے اونٹ
اس کو بہت مزے سے کھاتا ہے)۔

اَذْرُخُ۔ ایک بستی کا نام جو ملک شام میں ہے۔
كَمَا بَيْنَ جَرُبِيْ وَ اَذْرُخَ۔ جتنا جربی اور اذرخ کے
درمیان فاصلہ ہے۔

اَذْنُ۔ سننا۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لَشَيْءٍ كَاَذْنِهٖ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ۔
اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جتنا کہ پیغمبر کی آواز کو
سنتا ہے جب کہ وہ قرآن (اللہ کی کتاب کو) پکار کر پڑھے۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِیْ شَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَّكَعَتَيْنِ۔

اللہ تعالیٰ بندے کی کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے دور کعتیں پڑھنا سنتا ہے۔

أَذَانٌ - يَا إِذْنَانُ يَا تَأْدِينٌ - آگاہ کرنا - شرعی معنی نماز کے لئے پکارنا -

مِثْلُذَنَّةٌ - اذان کا مینار -

فَرَسُوا الْمَاءَ فِي الشَّيْءِ وَ صُبُّهُ عَلَيْهِمْ فِيمَا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ - ایسا کرو پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور صبح کی اذان اور اقامت کے بیچ میں ان پر یہ پانی ڈالو -

بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَوةٌ - ہر ایک اذان اور اقامت کے درمیان سنت نماز ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مغرب اور عشاء کی اذان اور اقامت کے بیچ میں بھی سنت کا دو گنا نہ پڑھ سکتے ہیں لیکن عشاء کی فرض سے پہلے چار رکعت سنت پڑھنا آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہے، معلوم نہیں فقہاء نے اس کو کہاں سے لکھا ہے) -

إِذَا خَرَجْتُمَا لِلسَّفَرِ فَأَذْنَا - جب دونوں تم سفر کے لئے نکلو تو دونوں اذان کہو (یعنی ایک اذان کہے دوسرا اس کا جواب دے تو گویا دونوں نے اذان دی بعض نے کہا تشبیہ سے مراد یہاں واحد ہے جیسے يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان میں -

أَذْنٌ وَ عَلَى الْبَلَاغِ - (ابراہیم) تو لوگوں کو پکار دے ان کو سنا دینا میرا کام ہے (ابراہیم نے پکارا لوگو اللہ نے تم پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا جن روحوں نے جتنی بار لبیک کہا اتنے ہی بار ان کو حج نصیب ہوں گے) -

بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَاجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ - ابو بکر صدیقؓ نے اس حج میں مجھ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے گئے تھے -

أَذْنٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ - آنحضرتؐ نے لوگوں کو جہاد کے لئے چلنے کی خبر کر دی -

أَذْنٌ بَتَوْبَتِنَا - ہماری توبہ قبول ہونے کی خبر کر دی -
وَ إِنَّ الدُّنْيَا أَذْنٌ بِضُرْمٍ يَا أَذْنٌ بِضُرْمٍ - دنیا

نے خبر دے دی کہ اب وہ ختم ہونے والی ہے - (یعنی اس کا زمانہ بہ نسبت گزشتہ زمانہ کے قلیل رہ گیا ہے گو ہزاروں برس باقی ہوں) -

فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ - آنحضرتؐ کو نماز کے لئے آگاہ کیا -
أَلَا أَذْنَتُمُونِي - تم نے مجھ کو خبر کیوں نہ دی -
فَإِذَا فَرَعْتُ فَأَذْنَنِي - جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر دو -

فَأَذَنَ هِرْقُلٌ - ہرقل کو خبر دے دی -
أَذْنٌ لَيْلَةٌ بِالرَّحِيلِ يَا أَذْنٌ - ایک رات آنحضرتؐ نے لوگوں کو کوچ کرنے کے لئے خبردار کیا -
أَذْنْتُ بِهِمْ شَجَرَةً - ایک درخت نے آنحضرتؐ کو خبر کر دی کہ جنات آئے ہیں -

فَأَذْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ - تین دن تک اس کو خبردار کرو (حضرت سلیمان کی عہد کی قسم اب نہ نکلنا ہم کو نہ ستانا - کہتے ہیں یہ حکم خاص ہے مدینہ کے سانپوں سے - بعض نے کہا ہر ملک کے سانپوں سے جو گھر میں نکلیں) -

يُؤَذِّنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ - ان کو خبر دی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان سے لڑنے والا ہے -

أَذْنٌ - اجازت دینا -
قَدْ أَذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ - عورتوں تم کو حاجت ضروری (جیسے پیشاب پانچخانہ) کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے (اسی طرح ضروری سامان خوراک اور پوشاک کے لانے کے لئے اگر کوئی مرد لانے والا نہ ہو تو) -

مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مُوَالِيَهُ - جو غلام بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے دوسرے کسی کو مولیٰ (مالک) بنائے -

نَحْنُ وَاللَّهُ الْمَادُّونَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالْقَائِلُونَ صَوَابًا - (امام ابو عبد اللہ نے فرمایا) قسم خدا کی قیامت کے دن ہم کو بات کرنے کی اجازت ملے گی اور ہم ٹھیک بات کہیں گے اس آیت کی تفسیر کی اَلَا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا -

ترجمہ: صرف اس کی شفاعت قبول ہوگی جس کو خداوند تعالیٰ (شفاعت کرنے کی) اجازت دے اور وہ (یعنی شافع) ٹھیک و موزوں و مناسب شفاعت کرے (یعنی جس کا حق ہے اس کی شفاعت کرے) - (م)

فَلَا يَكُونُونَ اخِذِينَ وَلَا تَارِكِينَ إِلَّا بِإِذْنٍ -
بندے کوئی کام نہ کر سکیں گے نہ چھوڑ سکیں گے جب تک میرا اذن نہ ہو تو ہر ایک کام اذن الہی پر موقوف ہے۔

إِهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ بِإِذْنِكَ - جن باتوں میں اختلاف ہے ان میں اپنے حکم سے مجھ کو حق بات سمجھا دے۔

لَا تَأْذُنْ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ - اس کے گھر میں کسی غیر مرد کو آنے کی اجازت نہ دے۔ مگر اس کے اذن سے۔

لَا تَأْذُنْ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ - جب خاوند موجود ہو تو کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دے۔

إِسْتِئْذَانٌ - اجازت چاہنا۔ اذن مانگنا۔
إِذَا اسْتَأْذَنُوكُمْ يَا اسْتَأْذَنُوكُمْ - جب عورتیں تم سے

باہر جانے کی اجازت مانگیں (یعنی مسجد میں یا عید یا عبادت یا کسی دنیاوی یا دینی ضرورت کے لئے) تو ان کو اذن دو (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ خاوند کو عورت کا ہمیشہ ایک گھر میں قید رکھنا اور باہر جانے کی اجازت نہ دینا صریح ظلم ہے)۔

إِذَا - جب تو یا ناگاہ یکا یک۔

فَإِذَا ذَاكَ صِيَامُ الدَّهْرِ - جب تو وہ ہمیشہ کے روزے ہو گئے اِذْنُ کے بھی یہی معنی ہے۔

أُذُنٌ - کان۔

صَعَّ الْقَلَمُ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمَالِ - قلم اپنے کانوں پر رکھ لیا کر۔ ایسا کرنے سے جو بات لکھنا چاہتا ہے وہ خوب یاد آئے گی۔

هَذَا الَّذِي أَوْفَى اللَّهُ بِأُذُنِهِ - یہ وہ شخص ہے جس کا کان اللہ نے سچا کر دیا۔

يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ - آنحضرتؐ نے انسؓ کو فرمایا دو کان والے یہ بطور مذاق کے فرمایا یا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح سنو اور یاد رکھو کیونکہ ایک چھوڑ دو کان اللہ نے دیئے ہیں۔

الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ - دونوں کان سر میں داخل ہیں (مطلب یہ ہے کہ سر کے ساتھ ان پر بھی مسح کرنا چاہئے)۔

كَأَنَّ الْأُذَانَ بِأُذُنِهِ - گویا فجر کی تکبیر آپ کانوں سے سن رہے ہیں (مطلب یہی کہ فجر کی سنتیں آپ بہت ہلکی پھلکی پڑھتے تھے)۔

أُذُنُهُ اور أُذُنٌ - اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہر بات سن کر یقین کر لے (یعنی کانوں کا کچا)۔

صُمٌّ إِذَا سَمِعُوا خَيْرًا ذَكَّرْتُ بِهِ وَ إِنْ ذَكَّرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَهُمْ أُذُنٌ - اگر میری تعریف کوئی ان کے سامنے کرے تو وہ بہرے ہو جاتے ہیں۔ اگر برائی کرے تو سننے لگتے ہیں (ہمارے زمانہ میں عموماً اکثر مسلمانوں کے یہی اخلاق ہیں کسی کی محنت اور عمدہ کاموں کو تو داد نہیں دیتے اور ذرا سی غلطی یا خطا کو الم نشرح (بیان) کر دیتے ہیں)۔

أَذَى - نجاست اور پلیدی اور ہر ایک تکلیف دینے والی چیز (جیسے کوڑا کرکٹ کچرا کا نسا وغیرہ اور بچہ کے سر کے بال اور نجاست وغیرہ)۔

أَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى - بچہ کے سر کے بال نجاست وغیرہ اس سے دور کرو۔ (یعنی عقیقہ میں ساتوں دن)۔

أَذْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ - کم سے کم ایمان کی شاخ یہ ہے کہ راستہ میں سے ایذا دینے والی چیز (جیسے پتھر کا نسا نجاست کوڑا کچرا) ہٹا دے۔

كُلُّ مُؤَذٍ فِي النَّارِ - جو شخص خلق اللہ کو ایذا دے وہ دوزخ میں جائے گا۔ یا ہر ایک ایذا دینے والے جانور کو آگ میں جھونکنا چاہئے۔

كَانَتْهُمْ الذَّرُّ فِي إِذْيِ الْمَاءِ - گویا وہ چیونٹیاں ہیں پانی کی سخت موج میں۔

تَلْتَضُّمُ أَوَازِي أَمْوَاجِهَا - آوازی کی جمع ہے (یہ حضرت علیؓ کے خطبہ میں ہے)۔

مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ - جب تک فرشتوں کو وہاں ایذا نہ دی (یعنی حدیث (گندگی) کی بدبو سے) یا کسی مسلمان کو ہاتھ یا زبان سے ایذا نہ پہنچائے۔

مَنْ خَشِيَ إِرْبَهُنَّ - جو کوئی سانپوں کی بدی (شر) سے ڈر کر ان کو چھوڑ دے (مارے نہیں)۔

يَسْجُدُ عَلَى سَبْعَةِ أَرَابٍ - یا اَرَاب - سات اعضا کے بل سجدہ کرے اَرَب بھی حاجت کو کہتے ہیں۔

كَانَ أَمْلَكُكُمْ لِأَرِبِهِ - یعنی آنحضرتؐ اپنی خواہش اور احتیاج پر تم سب سے زیادہ اختیار و قدرت رکھتے تھے (بعض نے لِأَرِبِهِ روایت کیا ہے یعنی اپنی حاجت یا عضو تناسل پر پوری قدرت رکھتے تھے)

هَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ - کیا وہ شخص بھی نکاح کرے جن کو عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

لَا أَرَبَ لِي - مجھ کو کوئی احتیاج نہیں ہے۔
كَانُوا يُعَدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولَى الْأَرَبَةِ - منٹ کو غیر اولی الاربہ یعنی ان لوگوں میں سے جن کو عورتوں کی خواہش نہیں ہے سمجھتے تھے۔

فَارَبْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ - میں نے ابو ہریرہ کو چمہ دیا (یہ عمرو بن عاص کا قول ہے)۔

لَا يَأْرَبُ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ وَ أَصْحَابُهُ - ایسا نہ ہو کہ محمدؐ اور ان کے ساتھی تم پر سختی کریں (بہاری فدیہ مانگیں)۔

لَا تَتَأَرَبُ عَلَيَّ بَنَاتِي - میری بیٹیوں پر سختی نہ کر (یہ سعید بن عاص کا قول ہے)۔

أَتَى بِكَتِفِ مُؤَرَبَةٍ - سالم کندھا لایا گیا۔
مُؤَرَبَةُ الْأَرَبِ جَهْلٌ وَعَنَاءٌ - عقل مند کو فریب دینا

نادانی اور رنج اٹھانا ہے (وہ فریب نہیں کھائے گا)
خَوَجَ بِرَجُلٍ أَرَابٍ - ایک شخص کے بدن میں

پھوڑے نکل آئے یا اَرَاب ایک پھوڑا نکل آیا۔
أَرَبْتُ عَنْ يَدِيكَ - تیرے ہاتھ گر جائیں۔

أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ إِرَبٍ - ہر عضو کے بدل اللہ آزاد کرے گا۔

أَرَبْتُ يَا أَرَبْتُ عَلَى الْقَوْمِ - میں ان پر غالب ہوا ان پر فتح پائی۔

كَفُّ الْأَذَى - رستے میں ایذا دہی سے باز رہنا (مثلاً راستہ تنگ کرے یا عورتوں کو چھیرے یا ٹوہ لگائے یا گھروں میں جھانکے)۔

فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَى مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ الْإِنْسُ يَا تَأَذَى مِمَّا يَأَذَى مِنْهُ الْإِنْسُ - فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے ایذا ہوتی ہے جن سے آدمیوں کو ایذا ہوتی ہے۔

فَلَا يُؤَذَى جَارُهُ - تو وہ (جو شخص قیامت پر ایمان رکھتا ہے) اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الرَّاءِ

إِرَبٌ - حاجت، عضو عقل، دین، شر اور بدی اس کی جمع اَرَابٌ اور اَرَابٌ ہے۔ اَرَبٌ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان کا فاصلہ۔
أَرَبَةٌ - گرہ جو بن کھولے نہ کھلے۔

دَعُو الرِّجُلَ أَرَبَ مَالَهُ يَا إِرَبَ مَالَهُ يَا أَرَبَ مَالَهُ - یعنی چھوڑ واس کو اس کے اعضا گر جائیں (یہ بددعا نہیں ہے بلکہ تعجب کے طور پر ہے جیسے کہتے ہیں تَرَبْتُ يَدَاهُ اور اردو میں کہتے ہیں اجی کہنے دو مواءگلوڑا کیا کہتا ہے۔ اگر بددعا بھی ہو تو دوسری حدیث میں ہے جس کے لئے میں نے بددعا کی تو اس پر رحمت کر۔ بعض نے کہا یہ اَرَبُ يَأْرَبُ سے ہے۔ یعنی اس کو احتیاج ہوئی تو اس نے پوچھا اچھا کہتا کیا ہے) چاہتا کیا ہے۔ یا اس کو کوئی ذرا سی احتیاج ہے اچھا کیا کہتا ہے یا یہ آدمی تو عقل مند معلوم ہوتا ہے اچھا کہتا کیا ہے۔ آخری معنی پر یہ اَرَبُ إِرَبًا وَ أَرَابَةً سے نکلا ہے یعنی عقل مند ہوا۔

الْأَرَبُ الْأَرَبُ - یعنی ادب والا عقل مند (دوسری حدیث میں ہے اَرَبَ مَالَهُ - یعنی عقل مند ہے کیا کہتا ہے۔ بعض نے اس میں بھی یوں روایت کیا ہے اَرَبَ مَالَهُ - معنی وہی ہے)۔

أَرَبْتُ عَنْ ذِي يَدِيكَ - تیرے ہاتھ گر جائیں۔ یا تو محتاج ہو جائے۔ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)۔

مَارِبُ - ایک مقام کا نام جو ملک یمن میں ہے وہاں نمک پیدا ہوتا ہے اور قوم سبا کے محل کا بھی نام تھا۔

أَرْبَى - سختی - بلا - آفت -

أَرْبَع - چار (مؤنث)

أَرْبَعَةٌ - چار (مذکر)

خُذُوا الْقُرْآنَ عَنْ أَرْبَعَةٍ - چار مردوں سے قرآن سیکھو (اس لغت کو باب الرامع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا)۔

أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ - میں تم کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں (اس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا اور پانچویں بات یعنی خمس مال غنیمت کا ادا کرنا یہ حکم خاص عبدالقیس قبیلے والوں کے لئے ہے کیونکہ وہ جنگی لوگ تھے تو وَأَنْ تُؤْذُوا کا عطف اربع پر ہے اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ باتیں پانچ ہوئیں نہ کہ چار)۔

يَوْمُ الْأَرْبَعَاءِ - چہار شنبہ کا دن بدھ کا روز۔

وَقَتَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْلُقَ الرَّجُلُ عَانَتَهُ كُلَّ أَرْبَعِينَ - آنحضرت ﷺ نے زیر ناف کے بال مونڈنے (یا نورہ لگانے) کے لئے ہر چالیس روز میں ایک بار مدت مقرر کی ہے (یعنی زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور کم کی کوئی حد مقرر نہیں)۔ مستحب یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک بار مونڈ لے (کذا فی مجمع البحار)۔

إِنْ لَمْ أَتِكَ الْأَرْبَعَاءِ - اگر میں چار شنبہ (بدھ) کو تیرے پاس نہ آؤں یا کھیت کی نالی پر۔

كُنْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ - کعبہ اور بیت المقدس (دونوں کے بننے میں) کتنا فاصلہ ہے فرمایا چالیس برس کا (یعنی بیت المقدس کعبہ کے چالیس برس بعد بنا حالانکہ کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور بیت المقدس کو حضرت داؤد نے بنایا اور دونوں میں بڑا فاصلہ تھا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت داؤد سے پیشتر بیت المقدس بنا ہوا ہو ویران ہو گیا ہو اور حضرت داؤد نے دوبارہ بنایا ہو)۔

فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ -

حضرت عمرؓ نے ہر ایک مہاجر کے لئے سالانہ چار ہزار درہم مقرر کئے یا چار ہزار چار قسطوں میں۔

يَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ - جس مسلمان کے جنازے پر چالیس آدمی نماز پڑھیں (دوسری روایت میں سو آدمی مذکور ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو ہر طرح اختیار ہے کہ چاہے تو چالیس میں سو کا ثواب دے)۔

إِزْث - میراث ترکہ۔

إِنَّكُمْ عَلَى إِزْثٍ مِّنْ إِزْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ - تم اپنے باپ ابراہیم کی میراث کے وارث ہو (یعنی ان کے طریق پر ہو)۔

كُنْتُ مَعَ عُمَرَ وَ إِذَا نَارٌ تُوَزَّتْ بِصَرَارٍ - اسلم نے کہا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا اکیلا صرار میں تھا (جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے) کہ آگ روشن دکھائی دی۔

تَارِيْثٌ - آگ روشن کرنا۔

إِرَاثٌ - اور اَرِيْثٌ - آگ۔

أَرْتَدَّ - ایک مقام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے اس کو ابواء بھی کہتے ہیں۔

أَرَجٌ - خوشبو پھوٹ نکلنا - یا پھوٹ کر آواز سے رونا۔

لَمَّا جَاءَ نَعْيُ عُمَرَ إِلَى الْمَدَائِنِ أَرَجَ النَّاسُ - جب مدائن میں حضرت عمرؓ کے موت کے خبر آئی تو لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ (سبحان اللہ خلافت ہو تو ایسی ہو جس حاکم سے رعایا کو محبت ہو وہ حاکم کا ہے کو ہے وہ تو ماں باپ سے بڑھ کر ہے)۔

أَرْجُوَان - نہایت سرخ (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا)۔

لَا أَرَكِبُ الْأَرْجُوَانَ - میں سرخ زین پوش پر سوار نہیں ہوتا (یعنی ریشمی زین پوش پر)۔

نَهَى عَنِ الْقَزْوِ الْأَرْجُوَانَ - آپ نے ریشم اور ارجوان سے منع کیا۔

أَرْجُوْحَةٌ - (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا) جھولا

رَجُلٌ مَارٌّ - بہت زیادہ جماع کرنے والا مرد۔

أَرَزَّ - سمٹ جانا۔

إِنَّ الْإِسْلَامَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا - (بتقدیم انجیم علی الحاء) اسلام سمٹ کر مدینہ میں اس طرح آ جائے گا (جیسے پہلے مدینہ ہی سے پھیلا تھا) جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔ (امامیہ کی روایت میں یوں ہے اَلْعِلْمُ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا - یعنی قیامت کے قریب سب ملکوں میں کفر پھیل جائے گا اور سچے مسلمان مدینہ طیبہ میں جا کر پناہ لیں گے)۔

لَيَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ - دونوں مسجدوں میں (مکہ اور مدینہ کے) سمٹ جائے گا۔ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔
حَتَّى يَأْرِزُ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِكُمْ - یہاں تک کہ حکومت تمہارے سوا دوسروں کی طرف سمٹ جائے یعنی ان کو ملے۔
وَأَرَزَّ يَا أَرَزَّ فِيهَا أَوْتَاذًا - اور زمین میں میخیں گاڑیں۔

إِنْ سُبِلَ أَرَزَّ وَإِنْ دُعِيَ اهْتَزَّ - اگر اس سے کوئی کچھ مانگے تو سمٹ کر رہ جائے (جذبہ ہو جائے چڑچڑا کر) اور جو اس کو کوئی کھانے کے لئے بلائے تو خوش ہو جائے (یہ بخیل کی صفت ہے)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ - منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (جہاں گرا پھر نہیں اٹھتا) (صنوبر ایک بڑا درخت ہے بعض نے کہا جیز کا درخت)۔

وَلَمْ يَنْظُرُوا فِي أَرَزِ الْكَلَامِ - اس نے اپنے کلام کی درستی اور جامعیت پر نظر نہیں ڈالی۔

الْمَارُّ - جائے پناہ۔

لَا يَأْرِزُ مِنْ ثَمَرِهَا شَيْئًا - اس کے میوے میں سے کچھ کم نہ کرے۔

أَرَسَ - کاشت کار ہونا۔

بعض نے کہا لکڑی جس کو اونچے مقام پر رکھتے ہیں اس کے دونوں کنارے پر بچے بیٹھتے ہیں اور ہلاتے ہیں۔ ایک طرف سے اونچی ہوتی ہے تو دوسری طرف سے جھک جاتی ہے۔

كَانَتْ عَلَى أَرْجُوْحَةٍ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جھولے پر تھیں۔

إِرْدَبْتُ - مصر والوں کا ناپ جس میں چوبیس صاع سماتے ہیں (۲۴ سیر)۔

مَنَعْتُ مَضْرُورَ دَبَّهَا - مصر اپنا اردب روک دے گا۔ (اس کو باب الرءاء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)۔

إِرْدَخُلْتُ - موٹا۔ فربہ۔

إِنْتَخَبَهَا رَجُلٌ إِرْدَخُلٌ - ان حدیثوں کو ایک موٹے آدمی نے (یعنی اچھے عالم اور یاد رکھنے والے نے) منتخب کیا (چنا) (یہ ابو بکر بن عیاش کا قول ہے)۔

أَرِيدُ - ایک قسم کی گھاس ہے (اس کو باب الرءاء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)۔

أَرْدُنُ - مشہور نہر جو طبریہ میں ہے یا ایک شہر جو شام میں ہے۔

أَرَذَلُ - خراب اور بدتر۔ (اس کو باب الرءاء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَرَذَلَ إِلَى الْعُمُرِ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدترین عمر تک پھیرے جانے سے یعنی جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آ جاتا ہے اتنا بوڑھا ہو جاتا ہے۔ (یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں طول عمر کی فضیلت مذکور ہے کیونکہ فضیلت اس طول عمر کی ہے جس میں علم و عقل اور ہوش و حواس باقی رہیں)۔

أَرَّ - جماع کرنا۔

يُؤَرُّ بِمَلَأَقِحِهِ - وہ جماع کر کے عورتوں کو حاملہ بناتا ہے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

۱ حضرت علیؓ سے یہ ۵۷ سال کی منقول ہے اور بعض روایتوں میں سو سال کی وارد ہے۔ (م)

۲ علم مدینہ میں اس طرح سمٹ کر آ جائے گا جیسے کہ سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں آ جاتا ہے۔ (م)

فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّنَ يَا اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّنَ يا اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّنَ - یعنی تجھی پر تیرے نوکر چا کرتا بعد اوروں کا یا کاشت کاروں کا (رعیت کا) یا تیرے ماتحت رئیسوں کا گناہ پڑے گا۔ (یہ حضورؐ نے ہر قل بادشاہ روم کو لکھا تھا)۔

وَلَا نُزِعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاِصْطَفَلِيَّةِ وَ لَا رَدَّ نَكَ اَرِيْسًا مِّنَ الْاَرَارِسَةِ نَزْعَى الدَّوَابِلِ - میں تجھ کو گاجر کی طرح بادشاہت سے اکھڑ کر پھینک دوں گا اور ایک کنہی کی طرح بنا دوں گا اور تو سور کے بچے چراتا پھرے گا (یہ معاویہ نے شاہ روم کو لکھا تھا)۔

فَسَقَطَتْ مِنْ يَدِ عُثْمَانَ فِي بَنِي اَرِيْسٍ - یعنی آنحضرت ﷺ کی انگشتی حضرت عثمانؓ کی ہاتھ سے بیراریس میں گر گئی (بیراریس ایک کنویں کا نام ہے جو مسجد قبا کے قریب تھا) یہ انگشتی خاتم سلیمانی کا اثر رکھتی تھی اسی روز سے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ضعف پیدا ہوا اور طرح طرح کے فساد اٹھ کھڑے ہوئے)۔

اَرْضٌ - خون بہا یا وہ نقصان جو خریدار بیچنے والے سے لیتا ہے جب خریدی ہوئی چیز میں کوئی عیب نکلے۔

اَرَشْتُ بَيْنَ الْقَوْمِ - میں نے ان لوگوں میں فساد کرا دیا۔

اَرْضٌ - زمین اور لرزہ۔

تَارِيضٌ - درست کرنا - تیاری طیاری کرنا۔

لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُؤْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ - جو شخص رات سے روزہ کی تیاری (نیت و ارادہ) نہ کرے تو اس کا روزہ درست نہ ہوگا۔

فَشَرِبُوا حَتَّى اَرَاضُوا - انھوں نے دودھ پیا یہاں تک کہ سیر ہو گئے (سیراب ہو گئے) یا بچھونے پر سو گئے یا زمین پر دودھ لٹھا دیا (یہاں صاحب نہایہ اور صاحب مجمع دونوں سے سہو ہوا ہے اراض روض سے نکلا ہے نہ کہ اراض سے اس لئے اس کو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

اَزْلَزْتُ الْاَرْضَ اَمْ بِيْ اَرْضٌ - کیا زمین کو زلزلہ ہو رہا ہے یا میں کانپ رہا ہوں۔

اَمِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ - کیا ذمی کافروں میں سے ہے جو اپنی زمین پر بحال اور برقرار رکھے گئے۔

الْاَرْضَةُ - دیمک جو کڑی کھاتی ہے۔

سَتَفْتَحُ اَرْضُونَ - یا اَرْضُونَ - قریب میں کچھ زمینیں فتح ہوں گی۔

كَانَ يُكْرِجِيْ اَرْضِيْهِ - اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے۔

اَرِطٌ - ایک قسم کا رنگ۔

كَانَهَا عُرُوْقُ الْاَرْضِطِ - گویا وہ اونٹ کیا تھے۔ ارطی کی جڑیں۔ ارطی ایک درخت ہے جس کی جڑیں سرخ ہوتی ہیں اور پھل بھی عناب کے مانند سرخ ہوتا ہے۔

اُرْفَةٌ - حد فاصل دو زمینوں میں (باڑ پتھر وغیرہ جو کہ سرحد پر لگاتے ہیں)۔

اَيُّ مَالٍ اُقْتَسِمَ وَ اَرَفَ عَلَيْهِ فَلَا شَفْعَةَ فِيْهِ - جس جائداد کا بٹوارہ ہو جائے اس کی حدیں باندھ دی جائیں اب اس میں شفعہ کا حق نہیں رہے گا۔

وَ اَعْلِمُوا اَرْفَهَا - اور اس کی حدیں بتلا دو۔

الْاَرَفُ تُقَطَّعُ الشُّفْعَةُ - حدیں شفعہ کو مٹا دیتی ہیں۔

قَضَى اللّٰهُ بِالْشُّفْعَةِ مَالَمْ تُؤَرَفْ - اللہ نے شفعہ کا حکم دیا جب تک کہ جائداد کی تقسیم نہ ہو۔

مَا اَجَدُ لِهَذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اُرْفَةٍ اَجَلٍ بَعْدَ السَّبْعِيْنَ - اس امت کے لئے ستر برس کے بعد میں موت کی کوئی حد نہیں پاتا۔

لِحَدِيثٍ مِّنْ فِيْ الْعَاقِلِ اَشْهَرُ اِلَى مِنَ الشَّهَدِ بِمَاءٍ رَّصْفَةٍ بِمَخْصِ الْاَرْفِي - عقل مند اور دانا کے منہ سے ایک بات مجھ کو چشمہ کے اس پانی سے اچھی لگتی ہے۔ جس میں شہد اور بالکل خالص دودھ ملا ہوا ہو۔

اَرْفِدَةٌ - (یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الراء مع الفاء میں ذکر کرنا تھا)۔ بنی اَرْفِدَةٌ - حبشیوں کو کہتے ہیں (شاید اَرْفِدَةٌ ان کے جد اعلیٰ کا نام ہوگا۔

اَمْنَا بَنِيْ اَرْفِدَةٌ - ان حبشیوں کو امن کے ساتھ کھیلنے

دے یا حبشی لوگو تم بے فکری کے ساتھ کھیلو۔

دُونَكُمْ بَنِي أَرْفَدَةَ - حبشیو کھیلو کھیلو۔

أَرْق - رات کو نیند اچاٹ ہو جانا کسی خیال یا خوف کی وجہ

سے۔

أَرْق صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ - ایک

رات آنحضرت ﷺ کی نیند اچاٹ ہو گئی۔

أَرْكَ - اونٹوں کو اراک چرنے کے لئے چھوڑ دینا۔

أَرَاكَ - ایک کھاری کڑوی گھاس ہے اس کو اونٹ کھاتا

ہے اور پیلو کے درخت کو بھی کہتے ہیں جس کی شاخوں سے

سواکیں بناتے ہیں۔

أَتَى بِلَبْنِ إِبِلٍ أَوَارِكَ - ایسے اونٹوں کا دودھ لے کر

آئے جو اراک کھاتے تھے۔ کہتے ہیں أُرْكُتِ الْإِبِلُ أُرُوكَا

فَهِيَ أَرْكَةٌ - یعنی اونٹوں نے اراک چری۔

أَوَارِكَ، أَرْكَةٌ - کی جمع ہے۔

مُتَكِيٌّ عَلَى أَرِيكَتِهِ - اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے

ہوئے۔

وَعَنْبُهُمُ الْأَرَاكِ - ان کا انگور پیلو کا درخت ہے۔

أَصْحَابُ الْأَرَاكِ لَا حَجَّ لَهُمْ - جو لوگ اراک میں

ٹھہریں ان کا حج درست نہ ہوگا (کیونکہ اراک (ایک موضع

ہے) عرفات سے خارج ہے اور اس کی حد شام کی طرف

ہے)۔

أَرُمٌ - فنا ہو جانا، گل ہو جانا، کھا جانا، تمام کر دینا۔

كَيْفَ تَبْلُغُكَ صَلَوَتُنَا وَقَدْ أَرُمْتَ - ہماری دعا

آپ تک کیونکر پہنچے گی آپ تو (قبر میں) گل گئے ہوں گے۔

(بعض نے أَرُمْتَ پڑھا ہے یعنی آپ فنا ہو گئے ہوں گے بعض

نے أَرُمْتَ پڑھا ہے یعنی زمین آپ کو کھا گئی ہوگی، بعض نے

أَرُمْتَ پڑھا ہے یعنی آپ گل گئے ہوں گے۔ یہ بکر بن وائل

کا محاورہ ہے وہ ضمیر فاعل کے ساتھ فک ادغام نہیں کرتے۔

اکثر کا محاورہ أَرُمَمْتُ ہے بہ فک ادغام۔ خطاب نے کہا أَرُمْتُ

اصل میں أَرُمَمْتُ تھا ایک میم کو حذف کر دیا تخفیف کے

لئے)۔

مَا يُوجَدُ فِي أَرَامِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ حَرَدَلَهَا - جاہلیت

کے زمانہ کے نشانوں اور کھنڈروں میں جو مال ملے۔ (جاہلیت

والوں کا قاعدہ تھا جس مال کو ساتھ نہ لے جاسکتے تو اس پر ایک

نشان رکھ کر چل دیتے۔ مثلاً پتھروں کا ڈھیر کر دیتے پھر آ کر اسی

نشان سے وہ مال نکال لیتے)۔

لَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ أَرَامًا - وہ جو

چیز پھینکتے تھے میں اس پر نشان کے لئے ایک پتھر رکھ دیتا۔

أَنَا مِنَ الْعَرَبِ فِي أَرْدَمَةِ بَنَائِهَا - میں عرب کی

عمارت کی جڑ و بنیاد میں ہوں۔

أَرَمٌ - ایک موضع جو جذام کے ملک میں ہے جو

آنحضرت ﷺ نے مقطعہ کے طور پر جمال بن ربیعہ کی اولاد کو

دیا تھا۔

أَرَمَ ذَاتُ الْعِمَادِ - دمشق ہے یا اسکندریہ یا ملک فارس

میں کوئی مقام تھا۔

مَا فِيهَا أَرَمٌ أَرِيْمٌ - وہاں تو کوئی نہیں ہے۔

وَيُنْقَضُ بِهِمُ طِيُّ الْجَنَادِلِ مِنْ أَرَمٍ - یہ لوگ جا کر

وہاں کے تہہ برتہ پتھروں کو توڑیں گے (یعنی دمشق اور اس کے

حوالی پر غالب ہو جائیں گے بنی امیہ کو مغلوب کریں گے)۔

أَرْمَلٌ - (اس لغت کو باب الراء مع الميم میں ذکر کرنا

تھا)۔ ارمل کہتے ہیں مجرد مرد کو (یا جس مرد کی بیوی مر گئی ہو) اور

محتاج درویش کو۔

أَرْمَلَةٌ - بے خاوند والی عورت خواہ اس کا نکاح ہوا ہو یا نہ

ہوا ہو (بعض نے کہا بیوہ)۔

السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ - بیوہ اور یتیم کے

لئے کوشش کرنے والا ان کا بار پرورش اٹھانے والا ان کے لئے

روپیہ کمانے والا۔

لَا دَعْنَ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ - میں عراق کی بیواؤں کو

یا عراق کے محتاجوں کو چھوڑ دوں گا۔

يُثْمَلُ الْيَتِيمُ عِصْمَةً لِلْأَرَامِلِ - یتیموں کے پشت

پناہ بیواؤں کے بچانے والے۔

أَرَنْ - یا اِرَانِ یا اَرِينِ - خوش ہونا، ہلکا ہونا، دانت سے کاٹنا۔

أَرْنُ أَوْ إَعْجَلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ - مار ڈال اور جلدی کاٹ ڈال اس چیز سے خون بہا دے۔ (بعض نے اِءِ رَنْ پڑھا ہے یعنی پھرتی کر ہلکا پھلکا ہوا ایسا نہ ہو کہ وہ گلا گھٹ کر مر جائے۔ بعض نے اِرْنِ پڑھا ہے یعنی اس کو دیکھتا رہ نظر جمائے رہ ایسا نہ ہو کہ دوسرا مقام کاٹ ڈالے یا برابر مستعدی سے کاٹتا رہ سستی نہ کر۔ بعض نے اَرْنِ پڑھا ہے۔ بعض نے اَرْنِی مگر لغت سے آخری دونوں لفظوں کی تائید نہیں ہوتی)۔

اجْتَمَعَ جَوَارِ فَارِنٍ - کئی چھوکر یاں (لونڈیاں) اکٹھی ہوئیں تو انھوں نے خوشیاں منائیں اور وہ اتر آئیں۔

حَتَّى زَايَتْ الْأَرِيْنَةَ تَأْكُلُهَا صِغَارُ الْإِبِلِ - میں نے دیکھا کہ اَرِيْنَةُ (جو ایک گھاس ہے) اس کو چھوٹے چھوٹے اونٹ کھا رہے ہیں (بعض نے اس کو ارینے پڑھا ہے جس کے معنی خرگوش کے ہیں۔ مطلب یہ کہ طغیانی آئی اور اس خرگوش کو جو درخت سے لٹکا ہوا ہے اونٹ پتوں کے ساتھ اس کو بھی کھا گیا حالانکہ اونٹ گوشت نہیں کھاتا)۔

أَرْنَبَةٌ - (اس لغت کو باب الراء مع النون میں ذکر کرنا تھا) ناک کی نوک۔ اور مادہ خرگوش۔

فَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَرْنَبَتِهِ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ - میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ناک اور ناک کی نوک پر کیچڑ پانی کا نشان دیکھا۔

إِرَّةٌ - سکھایا ہوا گوشت جس کو قَدِيدٌ بھی کہتے ہیں یا سرکہ میں جوش کیا ہوا گوشت جو سفر میں ساتھ لے جاتے ہیں اور آگ یا تندور یا گڑھا جس کے گرد پتھر رکھ کر اس میں آگ سلگاتے ہیں۔

أَمَعَكُمْ شَيْءٌ مِّنَ الْإِرَّةِ - تمہارے پاس کچھ سکھایا ہوا گوشت ہے۔

أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرَّةً -

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سکھایا ہوا گوشت تحفہ بھیجا۔

ذُبِحَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ ثُمَّ وَضِعَتْ فِي الْإِرَّةِ - آنحضرت ﷺ کے لئے ایک بکری کاٹی گئی پھر تندور میں یا آگ میں رکھی گئی۔

اللَّهُمَّ اَرْبِنَهُمَا - یا اللہ ان دونوں خاوند و بیوی کے درمیان محبت ڈال دے۔ بعض نے اَرْبِنَهُمَا پڑھا ہے یعنی ایک دوسرے پر روک دے اس کا دل اور طرف مائل نہ ہو۔

أَرٌّ - (یہ لفظ حضرت صدیق کی حدیث میں ہے جو انھوں نے تلوار پکڑتے وقت کہا) تلوار مجھے مضبوط تھام لینے دیجئے۔ (بعض نے اَرِ بہ تخفیف را پڑھا ہے یعنی دیجئے)۔

أَرِيَّ خَوَاسَانَ - خراسان کے جانوروں کا طویلہ۔ (یہ جھوٹ موٹ اپنے طیلوں کا نام رکھتے تھے تاکہ خریداروں کو دھوکا ہو وہ سمجھیں کہ نئے جانور خراسان سے آئے ہیں)۔

أَرَوَى - پہاڑی بکریاں۔ یہ جمع یا اسم جمع ہے اس کا مفرد اُرْوِيَّةُ ہے (اس لغت کو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

أَهْدَى لَهُ أَرَوَى وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَزَدَهَا - آنحضرت کو احرام کی حالت میں پہاڑی بکری تحفہ میں بھیجی گئی آپ نے واپس پھیر دی۔

جَمَعَ بَيْنَ الْأَرَوَى وَالنَّعَامِ - اس شخص نے پہاڑی بکری اور شتر مرغ کو ملا دیا (یہ ایک مثل ہے جو عرب میں اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص ایک بات دوسری بات کے مخالف کہے یعنی اپنی بات کو آپ ہی توڑے اور مناسبت یہ ہے کہ پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر رہتی ہے اور شتر مرغ صاف میدان میں رہتا ہے تو دونوں کبھی جمع نہیں ہوتے)۔

وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأَرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ - البتہ دین حجاز کے ملک سے اس طرح پناہ لے گا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی سے۔

۱۔ کاٹا ہوا اور خشک کیا ہوا گوشت۔ (م)

۲۔ یعنی اصطل۔ (م)

هَيَّأْلَهُ أُرْوِيَّةٌ - ۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کے لئے ایک پہاڑی بکری کو مانوس کر دیا (وہ روز آ کر ان کو دودھ پلا جاتی)۔

أَرْيَان - خراج، محصول، لگان۔

مَا أَدَّى الْأَرْيَانُ - خراج ادا نہ ہوتا (خطابی نے اس کو اُربان بہ بائے موحده نقل کیا ہے یعنی بیعانہ۔
أَرْيَحًا - ایک بستی جو بیت المقدس کے قریب ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الزَّاءِ

أَزَّةٌ - سیر کرنا۔ نامرد ہونا۔ لوٹ جانا۔

أَزَبٌ - (اس کو باب الزاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع دونوں نے یہیں بیان کر دیا ہے) بہت بال والا اور ایک جن کا نام ہے۔

فَوَضَعَهُ فِي رَأْسِ أَرَبٍ - عبداللہ بن زبیر نے ازب کے سر پر ایک کوڑا جمایا (جو جنوں میں سے ایک شخص تھا)۔
هُوَ شَيْطَانٌ اِسْمُهُ أَرَبُ الْعَقَبَةِ - وہ شیطان ہے جس کا نام ازب العقبہ ہے یعنی سانپ۔

تَسْبِيْحَةٌ فِي طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِّنْ لَّقُوحٍ صَيْفِي فِي عَامِ أَرْبَةِ أَوْ لَرْبَةٍ - کسی ضرورت کے وقت سبحان اللہ کہنا دو ہیل اونٹنی سے جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی ہو اور کال (قحط و خشک سالی) کے سال میں ملے بہتر ہے۔

أَزْدٌ - ایک قبیلے کا جد اعلیٰ ہے یمن میں انصار اسی کی اولاد میں سے تھے۔

الْأَزْدُ أَزْدُ اللَّهِ - ازد قبیلہ اللہ کا ازد ہے۔

أَتَتْهُمْ الْأَزْدُ أَرْقَاقُهَا قُلُوبًا وَ أَعَذَّبَهَا أَفْوَاهًا - ازد قبیلہ ان کے پاس آیا جس کے دل بہت نرم اور منہ و دہان بہت شیریں تھے۔

أَزْدٌ - زور قوت اور مدد۔

أَنْصُرُكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا - میں تمھاری بہت زور کی مدد کروں گا۔

لَقَدْ نَصَرْتُكُمْ وَ أَزَرْتُكُمْ يَا أَزْدُ تُمْ - تم نے بے شک (اسلام کی) مدد کی اور بہت زور کی مدد کی۔

الْعَظْمَةُ إِزَارِيٌّ - بڑائی اور بزرگی میری ازار ہے (یعنی اس صفت سے میرے سوا اور کوئی موصوف نہیں)۔

تَأَزَّرَ بِالْعَظْمَةِ - اس نے بڑائی کی ازار پہنی ہے۔

مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ - ٹخنے سے نیچے جو ازار ہو وہ دوزخ میں جلے گا اتنی ازار نیچی رکھنا دوزخیوں کا کام ہے۔ ۲

إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ - مسلمان کی ازار پوشی آدھی پنڈلی (نصف ساق) تک ہوتی ہے (اور ٹخنوں تک لٹکانے میں کوئی گناہ نہیں)۔

هَكَذَا إِزْرَةُ صَاحِبِنَا - ہمارے صاحب یعنی پیغمبر کی ازار پوشی اسی طرح کی تھی۔

إِذَا كَانَ الْغُلَامُ شَدِيدَ الْإِزْرَةِ كَبِيرَ الذَّكَرِ حَادَّ النَّظَرِ فَمِمَّنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ - جب لڑکے کی پیٹھ سخت ہے (یا زوردار ہو) اس کا عضو تناسل بڑا ہو عورتوں کو بہت گھورتا ہو تو اس سے بھلائی کی امید نہ رکھنا چاہئے (یعنی احتیاط لازم ہے)

وَشَدَّ الْمِنْزَرَ - ازار مضبوط باندھی یعنی عورتوں سے علیحدہ ہوئے یا عبادت کے لئے کمر ہمت مضبوط باندھی ہے۔

كَانَ يُبَاشِرُ وَ هِيَ مُؤْتَزَّرَةٌ فِي حَالَةِ الْحَيْضِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی کسی بیوی سے حالت حیض میں مباشرت کرتے اور وہ ازار باندھے ہوتی (بعض روایتوں میں مُتَزَرَّةٌ ہے یہ غلط ہے کیونکہ ہمزہ کا ادغام تا میں نہیں ہوتا)۔

كَانَ يَأْمُرُنِي فَاتَزَرْتُ - (صحیح فائز ہے دو ہمزوں سے)

۱۔ بہت دودھ دینے والی اونٹنی۔ (م)

۲۔ اوڑھنا، بچھونا، شعار۔ (م)

۳۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر تکبر سے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں حالانکہ ایک حدیث میں ہے کہ ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہی تکبر ہے۔ ابوداؤد۔ (م)

یعنی آپ مجھ کو حکم دیتے ہیں تہبند باندھ لیتی۔

أَمَرَهَا بِالْإِئْتِزَارِ فَاتَّزَرَتْ - آپ نے ان کو (اپنی بیوی کو) تہبند باندھنے کا حکم دیا انھوں نے باندھ لیا۔

وَأَنْ تُشَعَّرَ وَلَا تُؤْتَزَرَ - کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیا جائے اس کی ازار نہ بنائی جائے۔

لَنَمْنَعَنَّكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أُزْرًا - ہم آپ کو ان سب چیزوں سے بچائیں گے جن سے اپنی عورتوں کو یا اپنی جانوں کو بچاتے ہیں (یعنی آپ کی حفاظت اپنے اہل و عیال اور اپنی جان کی طرح کریں گے)۔

فَدَا لَكَ مِنْ أَخِي ثَقَّةٍ إِزَارِي - میرے اعتباری (قابل اعتماد اور بھروسے کے لائق) بھائی تجھ پر میرے بال بچے یا جان صدقے۔

تَأَزَّرَ - تہبند باندھنا۔

كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّ يُؤْمَرْنَ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ قَبْلَ الرِّجَالِ لِضِيقِ الْأُزْرِ - عورتیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ (مسجد میں آکر نماز پڑھا کرتیں ان کو یہ حکم دیا جاتا کہ مردوں سے پہلے سر نہ اٹھائیں کیونکہ مردوں کی ازاریں چھوٹی تھیں (ایسا نہ ہو کہ پہلے سر اٹھانے میں پیچھے سے مردوں کے ستر کی طرف نظر پڑے)۔

مترجم :- اب اس (عورتوں کے مسجد میں آنے کی) سنت پر ہندوستان میں کہیں عمل نہیں ہوتا ہر جگہ عورتیں مسجد میں آکر نماز پڑھنے سے روکی جاتی ہیں۔ صرف حرمین شریفین میں ابھی تک یہ سنت جاری ہے عورتیں برابر مسجد میں آکر جماعت کی نماز میں شریک ہوتی ہیں۔

أَزَّرَ - ہجوم جوش مارنا، سنسانا، بھڑکانا، برا بیچتہ کرنا، اژدحام مجلس کا بھرا ہوا ہونا۔

فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بَازِرٌ - میں مسجد میں پہنچا دیکھا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی ہے (بعض روایتوں میں

فَإِذَا هُوَ بَازِرٌ ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

كَانَ يُصَلِّي وَ لِحُجُوفِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْجِ الْمَرْجُلِ - آنحضرت نماز پڑھتے تو آپ کے سینے سے ایسی آواز آتی جیسے ہانڈی کے جوش کی آواز ہوتی ہے۔

فَنَحَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا تَحَنَّى لَهُ أَزِيْزٌ - آنحضرت ﷺ نے جابر کے اونٹ کو (جو بالکل ست تھا) چھڑی سے اکسا دیا (جابر کہتے ہیں) یکا یک وہ میری سواری میں چالاک اور تیز ہو گیا (یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)۔

فَإِذَا الْمَسْجِدُ يَتَأَزَّرُ - دیکھا تو مسجد اہل رہی تھی (یعنی لوگوں کا اس میں ہجوم ہو گیا تھا)۔

كَانَ الَّذِي أَرَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْخُرُوجِ ابْنُ الزُّبَيْرِ - حضرت عائشہؓ کو بصرے کی طرف نکلنے کے لئے عبداللہ بن زبیر نے بھڑکایا (ایک روایت میں ہے کہ طلحہ اور زبیر نے اکسایا)۔

أَزَّ قَدْرَكَ - ہانڈی تلے آنچ کر۔

أَزَفَ - آن پہنچنا، قریب آ جانا۔

أَزْفَةٌ - قیامت (آنے والی)۔

أَزَفَ الْوَقْتُ - وقت آن پہنچا نزدیک آ لگا۔

أَزْفَلَةٌ - (اس لغت کو باب الزاء مع الفاء میں ذکر کرنا تھا)۔ جماعت۔

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِي أَزْفَلَةٍ - میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ ایک جماعت میں بیٹھے تھے۔

إِنَّمَا أُرْسِلْتُ أَزْفَلَةً مِنَ النَّاسِ - حضرت عائشہؓ نے لوگوں کی ایک جماعت بھیجی۔

جَاءَ وَأَبَازَفْتَهُمْ وَ أَحْفَلْتَهُمْ - وہ اپنی جماعت کو لے کر آئے۔ (یہ عرب گنوار لوگ کہتے ہیں)۔

أَزْلٌ - سختی، قحط سالی اور تنگی۔

لیکن حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ خدا کی قسم آج کل حضور زندہ ہوتے تو ان عورتوں کو مسجدوں میں نماز کے لئے آنے سے منع فرما دیتے کیونکہ آج کل یہ عورتیں ان شرائط کو پورا نہیں کرتیں جو مسجد میں آنے کی ہیں بلکہ آرائش کی نمائش، خوشبو کا استعمال اور اسی طرح کی دیگر بے ہودہ باتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ البتہ اگر ستر و حجاب کے آداب کا عمل خیال رکھا جائے اور کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو اس سنت کو زندہ کرنا چاہیے۔ (م)

میں گھس گیا تھا) سامنے کے دانت سے پکڑا اور آہستگی سے کھینچ کر نکال لیا۔

فَإِذَا أَخَذَهُ أَرَمَ فِي يَدِهِ - جب وہ اس کو پکڑے گا تو وہ اس کے ہاتھ میں کاٹ کھائے گا۔

اِسْتَدَى أَرَمَةً تَنْفَرُ جِي - اے قحط کے سال خوب سخت ہو جا ایک کے بعد ایک آتا جا آخر آپ ہی دور ہو جائے گا (کبھی نہ کبھی قحط ضرور رفع ہوگا)۔

أَصَابَتْ قُرَيْشًا أَرَمَةٌ - قریش پر قحط سالی آئی۔
فَيُونَسُ بَيَاتُوتِهِ فِي الْأَرَمَاتِ - قحط سالیوں میں اس کے پڑھنے سے تسلی ہوتی ہے۔

حَرَمَتِ الْمَدِينَةُ مَا بَيْنَ مَازْمِيهَا - مدینہ کی زمین جو دونوں تنگ رستوں کے درمیان ہے حرم ہے۔

إِذَاءَ - مقابل برابر سامنے اور حوض کا وہ جانب جدھر سے پانی یا ڈول اس میں ڈالا جاتا ہے۔ (عَقْرُ اس کا آخر کا جانب عَصْدُ بیچ کا حصہ)۔

إِنَّهُ وَقَفَ بِإِذَاءِ الْحَوْضِ - حضرت موسیٰ علیہ السلام حوض کے اس طرف کھڑے ہوئے جدھر سے اس میں پانی ڈالا جاتا تھا۔

حَتَّى أَرَاتَا شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ - (اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے) یہاں تک کہ دونوں کان کے لو کے برابر ہو گئے (ایک روایت میں وَأَرَاتَا ہے معنی وہی ہے)۔

فَوَازِنَا الْعُدُوَّ - ہم دشمن کے مقابل ہوئے۔
قَدْ أَرَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ - عمر میں زبیر کے بعض بیٹوں کے برابر تھے۔ (یعنی چچا بھتیجے ہم سن تھے)۔

فَرَقَّةُ أَرَبِ الْمُلُوكِ - ایک گروہ نے بادشاہوں کا مقابلہ کیا (اللہ کے دین پران سے لڑے)۔
هَاشِمِيٌّ لَا يُوَارِي - ہاشمی شخص کے مقابل کوئی نہیں آتا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ السَّيْنِ

أَسْ أَسْ - ایک کلمہ ہے جو بکری کو ڈانٹنے کے لئے کہا جاتا ہے۔
أَسْبَ - یہ عبرانی لغت ہے بمعنی أَنْتَ (یعنی تو)۔

اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْاَزْلَ - یا اللہ مجھ سے تنگی اور پریشانی پھیر دے (ہٹا دے)۔

عَجَبَ رَبُّكُمْ مِنْ اَزْلِكُمْ وَ قُنُوطِكُمْ - پروردگار نے تمہاری ناامیدی اور یاس پر تعجب کیا۔

أَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَاءُ مُؤَزَّلَةٌ يَا مُؤَزَّلَةَ - ہم پر ایک کٹھن قحط کا سال آن پہنچا۔

إِنَّهُ يَحْضُرُ النَّاسَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَنُوزِلُونُ اَزْلًا شَدِيدًا - دجال لوگوں کو بیت المقدس میں گھیرے گا تو ان پر سخت قحط کی تکلیف گزرے گی۔

الْاَبْعَدُ اَزْلٍ وَبَلَاءٍ - سختی اور مصیبت کے بعد دوستی اور عہد۔
اَزْلٌ - ہمیشگی اور زمانہ گزشتہ کی بے انتہائی۔

اَزْلِيٌّ - ہمیشہ سے ہونے والا یعنی زمانہ ماضی میں جس کی ابتدا نہ ہو (یہ خداوند کریم کی ذات ہے باقی سب چیزیں حادث ہیں اور جو کوئی خداوند کریم کے سوا مادہ یا عقل یا روح کو بھی ازلی کہے وہ اسلام سے خارج ہے)۔

اِخْتِطَافُ الذَّنْبِ الْاَزْلِ - جیسے چھوٹا یا ہلکا بھیڑیا اچک لیتا ہے۔

اَرَمٌ - دانت سے کاٹنا، چپ رہنا، کھانے سے باز رہنا، قحط ہونا، سمٹ جانا۔

اَيْنَكُمْ الْمُتَكَلِّمُ فَارَمَ الْقَوْمُ - تم میں کون بولا تھا وہ سن کر لوگ (ڈر کر) خاموش ہو رہے (مشہور روایت فَارَمَ الْقَوْمُ ہے یعنی لوگ چپ رہے)۔

ثُمَّ اَرَمَ سَاكِتًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ - پھر بڑی دیر تک چپ رہے بے حرکت پھر اپنا سر اٹھایا۔

السَّوَاكُ عِنْدَ تَغْيِيرِ الْفَمِ مِنَ الْاَرَمِ - مسواک کرنا چاہئے اس وقت جب منہ بند رہنے سے اس میں تغیر پیدا ہو (یعنی خاموش رہنے یا کھانا کھانے سے ایک قسم کی بدبو پیدا ہو)۔

مَا الدَّوَاءُ قَالَ الْاَرَمُ - کیا دوا ہے کہا پرہیز کرنا۔ (یعنی کھانا نہ کھانا)۔

فَارَمَ بِهَا بَشِيْنَهُ فَجَذَبَهَا جَذْبًا رَفِيْقًا - ابو عبیدہ ابن جراح نے اس (زرہ کے چھلے) کو (جو آنحضرت کی مبارک پیشانی

اَسْبَ حَبِيبُ الرَّحْمَنِ - تو پروردگار کا چہیتا ہے (یہ جملہ توراۃ میں ہے)۔

اَسْب - بالکسر شرمگاہ کے بال۔

اَسْبَذَيْنَ - گھوڑا پوجنے والے۔ (یہ ایک معرب لفظ ہے مرکب ہے اسپ اور زین سے۔ اسپ فارسی میں گھوڑے کو کہتے ہیں)۔

كُتِبَ لِعِبَادِ اللَّهِ الْاَسْبَذَيْنَ - (یہ حدیث کے الفاظ ہیں) اس میں عمان کے بادشاہ مراد ہیں جو گھوڑے کی پرستش کیا کرتے تھے۔

اَسْبَرْنَج - شطرنج کا گھوڑا۔ (یہ بھی معرب اور مرکب لفظ ہے)۔

مَنْ لَعِبَ بِالْاَسْبَرْنَجِ وَالنَّرْدِ فَقَدْ غَمَسَ يَدَهُ فِي دَمِ خَنْزِيرٍ - جو شخص شطرنج اور چوسر کھیلے اس نے اپنا ہاتھ سور کے خون میں ڈبو دیا۔

اِسْت - بنیاد سرین، چوتھر، جز، دبر۔

عَطُّوا عَنَّا اِسْتًا قَارِئُكُمْ - اپنی قاری کے چوتھر ہم سے چھپاؤ (اس لغت کو باب السین مع التاء میں ذکر کرنا تھا)۔

غَدَرْتُهُ خَلْفَ اِسْتِهِ - اس کی دغا بازی کا جھنڈا اس کے سرین کے پیچھے لگا ہوگا۔ (تاکہ محشر والے سب دیکھیں)۔
يَزْحَفُونَ عَلَى اَسْتَاهِمُ - اپنی چوتھروں کے بل چلیں گے۔

فَخَرَزَتْ لَاسْتِي - میں چوتھروں کے بل گر پڑا۔

اُسْتَان - بغداد میں چار قطعہ ہیں۔

اِسْتَان - سمرقند کی ایک بستی۔

اِسْتَانَةُ - خراسان یا بلخ کے گرد و نواح میں ایک بستی۔

اِسْتَبْرَقَ - (اس لغت کو باب الباء مع الراء میں ذکر کرنا تھا) (یہ ایک معرب لفظ ہے) موٹا ریشمی کپڑا دیباچ نہیں ریشمی کپڑا (حریر دونوں کو کہیں گے یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے)۔

اِسْحَاق - حضرت ابراہیم کے صاحب زادے کا نام جو بی بی سارہ کے بطن سے تھے۔

يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ اَلْفًا مِنْ بَنِي اِسْحَاقَ - قسطنطنیہ پر ستر ہزار شخص حضرت اسحاق کی اولاد میں سے جہاد کریں گے (مراد شام کے گروہ ہیں جو حضرت اسحاق کی اولاد ہیں، بعض نے کہا صحیح مِنْ بَنِي اِسْمَاعِيلَ ہے یعنی ستر ہزار عرب جو حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں)۔

اَسَد - شیر نر اور بہادری کرنا۔

اِنْ خَرَجَ اَسَدٌ - جب باہر نکلتا ہے تو شیر کی طرح بہادر ہوتا ہے۔

خُذْنِي مِثْلِي اَخِي ذَا اَلْاَسَدِ - میری طرف سے میرے بھائی کو لے جو شیر کی طرح زور رکھتا ہے۔

اُسْدِي - ایک گھاس ہے۔

اِيسَادٌ - فساد کرانا۔

اَسْرٌ - تسمہ رسی زرہ زور و قوت اور قید کرنا، باندھنا۔

لَا يُؤْسَرُ اَحَدٌ بِشَهَادَةِ الزُّورِ اِنَّا لَا نَقْبَلُ اِلَّا الْعُدُولَ - جھوٹی گواہی پر کوئی قید نہیں کیا جائے گا۔ ہم انہی لوگوں کی گواہی قبول کریں گے جو عادل ہوں۔

اِذَا ذَكَرَ عِقَابَ اللَّهِ تَخَلَّعْتُ اَوْصَالُهُ لَا يَشُدُّهَا اِلَّا الْاَسْرُ - حضرت داؤد جب اللہ کا عذاب یاد کرتے تو ان کے بند بند جدا ہو جاتے بغیر باندھے درست نہ ہوتے۔

تَجْفُو الْقَبِيلَةَ بِاَسْرِهَا - سارا قبیلہ سنگ دل ہو جاتا ہے۔
فَاَصْبَحَ طَلِيقٌ عَفْرَكَ مِنْ اِسَاءِ غَضَبِكَ - تیرے غصہ کے بند سے تیرے معافی کار ہائی یافتہ ہوا۔

اَسِيرٌ - قیدی۔

الْاَسِيرُ عِيَالُ الرَّجُلِ - آدمی کے بال بچے گویا اس کے قیدی ہیں (جب اللہ زیادہ دے تو ان سے زیادہ سلوک کرے)۔
كَانَ يُؤْتِي بِالْاَسِيرِ فَيُدْفَعُهُ اِلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ -

۱۔ یہ ترجمہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیدی آدمی کے عیال میں سے ہے (یعنی جب کسی کے پاس کوئی قیدی ہو تو اس کو چاہئے کہ جیسے اپنے بال بچوں کو کھانا و پوشاک دیتا ہے اسے بھی دے)۔ (م)

آنحضرتؐ کے پاس جب کوئی قیدی لایا جاتا تو آپ اس کو کسی مسلمان کے حوالہ کر دیتے۔

مَأْسُورٌ بِذَيْنِهِ - قرض داری میں گرفتار ہے۔

أَسَارِيرُ وَجْهٍ - آپ کے چہرے کی بیٹیں اور خطوط (یہ صاحبِ مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الراء میں ذکر کرنا تھا)۔

أُسْرٌ - پیشاب بند ہونا۔

إِنَّ أَبِي أَخَذَهُ الْأُسْرُ - میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا۔ (اور پانچخانہ بند ہونے کو حَضَر کہتے ہیں)۔

زَنَى رَجُلٌ فِي أُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ - ایک شخص نے اپنے بال بچوں گھر والوں میں رہ کر زنا کیا۔

أُسْرَةُ الرَّجُلِ - آدمی کے عیال و اطفال کنبے والے خاندان۔

أَسُسٌ - صیغہ امر کا ہے سَاسٌ يَسُوسُ سے ہمراہ زائد ہے۔ (اس کو باب السین مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

أَسُسٌ بَيْنَ النَّاسِ فِي وَجْهِكَ وَعَذْلِكَ - سب لوگوں کو اپنے توجہ اور انصاف میں برابر رکھ۔ یہ حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ کو لکھا۔ (بعض نے اس پڑھا ہے اساء سے یعنی غم خواری اور دل جوئی سے توجہ اور انصاف کر)۔

رَبِّ أَسْنِي لِمَا أَفْضَيْتَ - جو فرمان تو نافذ کرے اس پر مجھ کو صبر اور تسلی عنایت فرما۔ (یہ صاحبِ مجمع کا مسامحہ ہے اس کو اسی میں ذکر کرنا تھا کہ اسس میں)

تَأْسِيسٌ - پایہ رکھنا۔

أَسَاسٌ - پایہ بنیاد نیو جڑ۔

إِذَا قَامَ الْقَائِمُ رُدَّ الْبَيْتُ إِلَى أَسَاسِهِ - (جب امام مہدی علیہ السلام نکلیں گے) تو خانہ کعبہ اپنی قدیم بنیاد پر کر دیا جائے گا۔ (جس بنیاد پر حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور عبد اللہ بن زبیر نے اسی بنیاد پر کر دیا تھا۔ لیکن حجاج مردود نے تعصب اور

عدادت سے پھر جاہلیت کی بنیاد پر کر دیا)۔

الْإِمَامَةُ أَسُّ الْإِسْلَامِ - امامت اسلام کی جڑ ہے (یعنی امام کا پہچانا بھی تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے) (یہ امامیہ کے مذہب پر ہے)۔

أُسْطُوَازٌ - جمع ہے اسطوانہ کی بمعنی ستون۔

أَسْفٌ - غم غصہ۔

لَا تَقْتُلُوا عَسِيفًا وَلَا أَسِيفًا - مزدور اور بوڑھے پھولس کو مت قتل کرو۔ (بعض نے کہا اسیف سے غلام یا قیدی مراد ہے)۔

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ - ابو بکر جلدی سے رو دینے والے آدمی ہیں یا کچلے ہیں۔

مَوْتُ الْفَجَائَةِ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَأَخْذَةُ أَسْفٍ لِلْكَافِرِ - ناگہانی موت مومن کے لئے تو راحت ہے اور کافر کے لئے غضب کی پکڑ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْسِفُ كَمَا سَفِنَا - اللہ تعالیٰ کا غصہ ہمارے غصہ کی طرح نہیں ہے (اس کو تو سب قدرت حاصل ہے اس کی کوئی صفت مخلوقات کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتی)۔

إِنْ كَانُوا لَيَكْرَهُونَ أَخْذَةَ كَمَا أَخْذَةُ الْأَسْفِ - صحابہ ایسی پکڑ کو برا سمجھتے تھے جیسے غضب کی پکڑ ہوتی ہے (یعنی مرگ ناگہانی کو مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں توبہ کی فرصت نہیں ملتی اور نہ بیماری کی تکلیف سے گناہوں کی معافی ہوتی ہے) (بعض نے اس روایت میں اسف بکسر سین پڑھا ہے یعنی غصہ والے کی پکڑ)۔

أَسْفٌ كَمَا يَأْسَفُونَ - جیسے آدمی غصہ ہوتے ہیں میں بھی غصہ ہوتا ہوں۔

فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَلَكِنْ صَكَّكْتُهَا - میں اس لوٹدی پر غصہ ہوا (اس کو سخت سزا دینا چاہتا تھا) مگر میں نے اس کو ایک گھونسہ لگا دیا یا تھپڑ۔

فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ - جو اس کو نہیں ملا اس پر غمگین

۱ یہ بھی صاحبِ مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الطاء میں ذکر کرنا تھا۔ (م)

۲ کچے نرم دل والے۔ (م)

ہوا۔

وَ امْرَأَتَانِ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَ نَائِلَةً۔ دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں۔ (اساف اور نائلہ دو بت تھے صفا مروہ پر عرب کے مشرک سمجھتے تھے کہ یہ دونوں ایک زمانہ میں مرد اور عورت تھے کعبہ کے اندر انھوں نے زنا کیا تو پتھر بن گئے) (بائے بیوقوفی ان مشرکوں کی اول تو خدا کے سوا کسی کو پکارنے سے ہوتا ہی کیا ہے دوسرے ایسے زانیوں کو پکارتے تھے جنہوں نے کعبہ میں زنا کیا۔ ایک تو کڑوا کر یلا دوسرا نیم چڑباواہ کیا کہنا۔) اُسْكُفْہ۔ (اس لغت کو باب السین مع الکاف میں ذکر کرنا تھا)۔ دروازے کے نیچے کی چوکھٹ یعنی دہلیز (اوپر کی چوکھٹ کو عَتَبَہ کہتے ہیں۔ بعض نے کہا اُسْكُفْہ پر کی لکڑی)۔ اِسْكَنْدَرِيَّہ۔ مصر کا ایک مشہور شہر اور ایک گاؤں جو دجلہ پر ہے)۔

اَسْلُ۔ نیزے تیز نرم ہموار برابر ہونا۔

كَانَ اَسْبِلَ النَّحْدِ۔ آنحضرتؐ کے رخسار ہموار اور دراز تھے (یہ نہیں کہ گال پھولے ہوئے یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے چہرے میں گولائی تھی اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کا چہرہ بالکل بدنما لمبا اور غیر مطبوع نہ تھا بلکہ فی الجملہ گولائی بھی تھی مگر نہ ایسی گولائی کہ گال پھولے ہوئے ہوں جسے تھوڑا کہتے ہیں)۔ لِيَذُلَّ لَكُمْ اَلْاَسْلُ الرِّمَاحُ وَ النَّبْلُ۔ تاکہ نیزے اور تیرتہمارے لئے رام ہو جائیں (رماح اور نبل اسل کی تفسیر ہیں)۔

عَلَى اِكْتِنَافِهَا اَلْاَسْلُ الظُّمَاءُ۔ ان کے کاندھوں پر باریک یا خون کے پیاسے برچھے ہیں۔

لَا قُوْدَ اِلَّا بِالْاَسْلِ۔ قصاص ہمیشہ دھاردار لوہے سے لیا جائے گا (جیسے تلوار برچھے چہرے) سے اصل میں اسل ایک گھاس ہے جس میں باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں اور پتے نہیں ہوتے اس سے بورے بنتے ہیں)۔

لَمْ تَجَفْ لَطُوْلُ الْمُنَاجَاةِ اَسْلَاثُ السِّنِّہُمْ۔ مناجات (سرگوشی) کرتے کرتے ابھی تک ان کی زبانوں کے کنارے نہیں سوکھے۔

اِنْ قُطِعَتْ اَلْاَسْلَةُ يُحْسَبُ بِالْحُرُوْفِ۔ اگر زبان کا کنارہ کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کو حرفوں پر تقسیم کر کے جو حرف نہ نکل سکیں ان کے حصہ کی دیت دینی ہوگی۔

اِسْمُ۔ (اس کو باب السین مع المیم میں ذکر کرنا تھا کیونکہ اسم اصل میں سَمُو تھا) نام (خواہ ذاتی ہو جیسے اللہ یا وصفی ہو جیسے خالق رازق قادر قدوس وغیرہ تو اسم صفت کو بھی شامل ہے)۔

اِنْ لِّیْ اَسْمَاءَ۔ میرے کئی نام ہیں کئی صفتیں ہیں۔

بِاسْمِکَ اَحْيٰی وَ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ۔ تیرا ہی نام

لے کر جیتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر مروں گا۔

اَسْنُ۔ پانی کا مزہ یا بوبدل جاننا بے ہوش ہونا۔

رَمِیْتُ ظَبْیًا فَاَسْنُ۔ میں نے ایک ہرن کو تیر مارا وہ بے

ہوش ہو کر مر گیا۔

مِنْ مَّاءٍ غَیْرِ اَسْنٍ اَوْ یَاسِنٍ۔ بہشت میں غیر آسن یا غیر

یاسن پانی کی نہریں ہیں (یعنی صاف ستھرے پانی کی جو بدبودار و

بدمزہ نہ ہوگا)۔ (اجن کے بھی یہی معنی ہیں)

خَلَّ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ صَاحِبِنَا فَانَّهُ یَاسِنٌ کَمَا یَاسِنُ

النَّاسُ۔ (حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) اجی ہمارے

صاحب کو چھوڑو بھی (ان کو دفن کرنے دو) آخر جیسے مردے بگڑ

جاتے ہیں آپ بھی بگڑ جائیں گے (گل سڑ جائیں گے)۔ (یہ

عباسؓ نے اس وقت کہا جب حضرت عمرؓ کہنے لگے آنحضرتؐ مرے

نہیں ہیں بلکہ حضرت موسیٰ کی طرح بے ہوش ہو گئے ہیں اس لئے

آپ کو دفن نہ کرو)۔

مترجم:- یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے پیغمبروں کے جسم زمین پر حرام کر دیئے ہیں (کہ وہ انہیں کھا

جائے) کیونکہ بونا یا بدل جانا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ بدن فنا ہو

جائے)۔

اَسَا۔ غم زنج افسوس۔

وَاللّٰہُ مَا عَلَیْہُمْ اَسٰی وَلٰکِنْ اَسٰی عَلٰی مَا اَضَلُّوْا۔

خدا کی قسم ان پر کچھ افسوس نہیں ہے افسوس ان لوگوں پر ہے جنہوں

نے گمراہ کیا۔

اُسُوۃ۔ پیشوا سردار نمونہ مثال برابر والا اقتداء پیروی۔

(کی) پیروی کرتا ہے۔

اِسْوَار - (مغرب ہے سوار کا) کنگن۔

فِي يَدِهِ اِسْوَارَان - (مشہور روایت میں سِوَارَان ہے) یعنی دو کنگن اس کے ہاتھ میں تھے۔

اِسْمَاعِيل - عرب کے جدِ اعلیٰ حضرت ابراہیم کے صاحبزادے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الشَّيْنِ

اَشَاءَ - (جمع ہے اَشَاءَةٌ کی) کھجور کا چھوٹا درخت۔

اِنَّتِ هَاتَيْنِ الْاَشَاءَ تَيْنِ فَقُلْ لَهُمَا حَتَّى تَجْتَمِعَا فَاجْتَمَعَتَا فَقَضَى حَاجَتَهُ - یہ جو کھجور کے دو چھوٹے چھوٹے درخت ہیں ان کے پاس جا ان سے کہہ دونوں مل جاؤ پھر وہ دونوں مل گئے آنحضرتؐ نے اپنی حاجت (ان کی آڑ میں) پوری کی۔ (اس کا ہمزه بقول سیبویہ اصلی ہے اور صاحب قاموس نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن جوہری اور ابن اثیر نے کہا کہ یہ ہمزه اصل میں یا تھا کیونکہ تصغیر اُشْیٰ آتی ہے اگر ہمزه اصلی ہوتا تو تصغیر اُشْیٰ ہوتی)۔

(مترجم :- کہتا ہے یہ واقعہ ایک معجزہ تھا اور فعل الہی تھا دوسرے معجزوں کی طرح یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ تصرف فی الکائنات کا اختیار آپ کو دے دیا تھا کہ آپ جیسا چاہیں اور جس وقت چاہیں کائنات میں تصرف کریں اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ شرک میں گرفتار ہو گیا نعوذ باللہ منہ)۔

اَشْبَ - کھجور کا بن (گھنا جنگل یا باغ) یعنی جہاں کھجور کی انتہا درخت جو باہم چسپیدہ ہوں اور ان سے گذارنا دشوار ہو۔ اِنِّیْ رَجُلٌ ضَرِیْرٌ بَيْنِیْ وَ بَيْنَکَ اَشْبَ - میں اندھا آدمی ہوں اور میرے اور آپ کے بیچ میں کھجور کے گنجان درخت ہیں (یہ ابن ام مکتوم کی حدیث میں ہے)۔

فَتَأَشَّبَ اصْحَابُهُ حَوْلَهُ - آپ کے اصحاب آپ کے گرد جمع ہو گئے۔

حَتَّى تَأَشَّبُوا حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - یہاں تک کہ آنحضرتؐ کے اصحاب آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ یا مل کراٹ گئے۔ (ایک روایت میں حتی تَنَاشَبُوا ہے

لَکَ بِرَسُولِ اللّٰهِ اُسُوَّةٌ - تم کو آنحضرتؐ کی پیروی کرنا

ضروری ہے۔

اُسُوَّةُ الْغُرَمَاءِ - سب قرض خواہوں کے برابر اس کو بھی حصہ ملے گا۔

مُوَاسَاةٌ - غم خواری کرنا، معاش اور روزی میں اپنے برابر رکھنا۔

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَسْوَنَ الصُّلَحِ - (اصل میں اَسْوَنَ الصُّلَحِ تھا) یعنی مشرکوں نے ہمارے ساتھ برابر کی صلح کرنا چاہی۔ مَا اَحَدٌ عِنْدِیْ اَعْظَمَ يَدًا مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ اَسَانِیْ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ - کسی شخص کا احسان مجھ پر ابو بکرؓ سے زیادہ نہیں ہے۔ انھوں نے اپنی جان اور مال میں مجھ کو برابر کا شریک رکھا۔ مُوَاسَاةُ الْاِخْوَانِ - بھائیوں کو ہر چیز میں اپنے برابر رکھنا۔ اِسْ بَيْنَهُمْ فِی اللَّحْظَةِ وَ النَّظَرَةِ - توجہ اور نظر میں ان کو برابر رکھ۔

اِسْ بَيْنَ النَّاسِ فِی وَجْهِکَ وَ عَذْلَکَ - اپنا منہ (رضا مندی) ان کی طرف اور انصاف کرنے میں لوگوں کو برابر رکھ۔

رَبِّ اَسْنِیْ لِمَا اَمْضِیْتُ وَ اَعْنِیْ عَلٰی مَا اَبْقِیْتُ - پروردگار جو حکم تو نافذ کر چکا اس پر میرے دل کو تسلی دے اور جو ابھی باقی ہے اس پر میری مدد کر (ایک روایت میں اَسْنِیْ ہے اَسَاہُ تَاسِیَةً سے یعنی صبر دے اور تسلی دے ایک روایت میں اَسْنِیْ ہے اَوْس سے یعنی اس کا بدل عنایت فرما)۔

یُوشِکُ اَنْ تَرْمِیَ الْاَرْضَ بِاَفْلَاحِ کِبْدِهَا اَمْثَالُ الْاَوَاسِی - قریب ہے وہ زمانہ جب زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کی طرح نکال کر پھینک دے گی۔ (یعنی سونا، چاندی، جواہرات اگل دے گی)۔

اَوْثَنَ نَفْسَهُ اِلٰی اَسِیَةٍ مِّنْ اَوَاسِی الْمَسْجِدِ - اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون (کعبے) سے باندھ دیا۔

تَاسِیَ بِهِ - اس کی پیروی کی۔ لَقُلْتُ رَجُلٌ یَّانَسِی - میں کہتا کہ یہ شخص (اپنے بزرگوں

معنی وہی ہے)۔

بَلْدَةُ أَشْيَبَةٍ - بہت گنجان درختوں والا شہر۔

وَ قَدْ فَتَنَنِي بَيْنَ عَيْصٍ مُّؤْتَشَبٍ - مجھ کو لے جا کر گنجان درختوں کی جڑوں میں پھینک دیا۔

أَشْرٌ - تکبر اور غرور۔

رَجُلٌ اتَّخَذَهَا أَشْرًا وَ بَذَخًا - ایک وہ شخص جس نے گھوڑے غرور اور فخر کے لئے باندھے۔

كَأَغَذَ مَا كَانَتْ وَ أَسْمَنِهِ وَ أَشْرِهِ - نہایت عمدہ کھاتے پیتے موئے تازے خگے شوخ مست۔ (ایک روایت میں و اشره ہے)۔

اجْتَمَعَ جَوَارِ فَارِنٍ وَ أَشْرُونَ - کئی چھوکریاں (لوئیاں) اکٹھی ہو کر خوش ہوئیں اترائیں۔

فَوُضِعَ الْمُنْشَارُ عَلَى مَفْرَقِ رَأْسِهِ - آ رہ ان کے سر کی مانگ پر رکھا گیا (یہ أَشْرُثُ الْخَشْبَةِ سے نکلا ہے میں نے لکڑی کو چیر ڈالا۔ بعض روایتوں میں مِنْشَارُ ہے منشار بھی آ رہے کو کہتے ہیں یہ نَشْرُثُ الْخَشْبَةِ سے نکلا ہے معنی وہی ہیں وَ نَشْرُثُ بھی نَشْرُثُ کے معنی میں ہے)۔

فَقَطَّعُوهُمُ بِالْمَآشِيرِ - ان کو آروں سے چیر ڈالا۔

أَشَاشٌ - یا أَشَاشَةٌ خوشی اور نشاط - هَشَاشٌ ، بَشَاشٌ اور أَشَاشٌ - سب کے معنی ایک ہیں یعنی خوش اور پھولا ہوا لگن۔

إِذَا رَأَى مِنْ أَصْحَابِهِ أَشَاشًا حَدَّثَهُمْ - جب آنحضرت اپنے اصحاب میں خوشی اور بشاشت پاتے تو ان سے حدیث بیان کرتے (باتیں کرتے)۔

إِشْفَى - ستالی (آری) چڑا سنے کی۔

أَنْفَذَتْ بِالْإِشْفَافِي كَفَّهَا - اس کی ہتھیلی میں آری چلا دی گئی تھی۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الصَّادِ

أَصْبَعٌ - یا أَصْبُوْعٌ انگلی۔

يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إصْبَعٍ - آسمانوں کو ایک

ایک قسم کا باریک کپڑا۔ (م)

انگلی سے روک لے گا۔

بَيْنَ إصْبَعَيْنِ مِنَ الرُّحْمَانِ - پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں۔

مترجم:- ان حدیثوں سے پروردگار کی انگلیاں ہونا ثابت ہے لیکن جہمیہ اور معتزلہ نے ان کا انکار کیا ہے اور مجسمہ اور مشبہ نے پروردگار کی انگلیوں کو مخلوق کی انگلیوں کے طرح سمجھا ہے یہ دونوں گمراہ ہیں۔

أَصَابَ - قصد کیا، ارادہ کیا۔

أَصَابَ اللَّهُ - اللہ نے ارادہ کیا۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

إِضْرٌ - گناہ و بال اور عہد و پیمان۔

كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْإِضْرِ - اس پر گناہ کے دو حصے پڑیں گے۔

مَنْ كَسَبَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ فَأَعْتَقَ مِنْهُ كَانَ ذَلِكَ عَلَيْهِ إِضْرًا - جو شخص حرام طریق سے مال کمائے اس میں سے پھر وہ آزاد کرے تو (بجائے ثواب کے اور) اس پر گناہ ہوگا (معلوم ہوا کہ مال حرام میں سے کوئی نیک کام بھی کیا جائے جب بھی ثواب نہ ملے گا بلکہ العذاب ہوگا)۔

إِذَا آسَاءَ فَعَلَيْهِ الْإِضْرُ - بادشاہ اگر برے کام کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔

مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فِيهَا إِضْرٌ - جو شخص بوجہ والی قسم کھائے (مثلاً طلاق، عناق وغیرہ کی)۔

مَاصِرٌ - قید، روک، زندان، جیل، قید خانہ۔

أَصْطَبَةٌ - کتان کا کوڑا کچرہ جو گر جاتا ہے۔

قَدْ خَيَّطَهُ بِالْأَصْطَبَةِ - اس کو کتان کے ٹکڑوں سے سی لیا تھا۔

إِصْطَفَيْتَهُ - گا جر۔

لَا نَزَرَ عَنْكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعُ الْإِصْطَفَلِيَّةِ -

میں تجھ کو سلطنت سے اس طرح اکھیڑ دوں گا جیسے گاجرا کھینچ لیتے ہیں (اور وہ جلدی اور آسانی سے نکل آتی ہے)۔ (یہ معاویہ

نے شاہ روم کو لکھا تھا)۔

كَمَا تَنْحَثُ الْقُدُومُ الْإِصْطَفَلِيَّةُ - جیسے بسولا
گا جر کو تراش دیتا ہے (بہت آسانی سے)۔

أَصْلٌ - بنیاد جڑ۔

كَأَنَّهُ فِي أَصْلِ جَبَلٍ - جیسے وہ ایک پہاڑ کے دامن
میں ہے۔

أَصْلَةٌ - چھوٹے سرو والا سانپ۔

كَأَنَّ رَأْسَهُ أَصْلَةٌ - اس کا سر جیسے سانپ (افعی) کا سر۔
نہی عَنِ الْمُسْتَأْصِلَةِ - قربانی میں ایسی بکری سے منع
فرمایا جس کا سینگ جڑ سے اکھاڑ لیا گیا ہو یا جو مرنے کے قریب
ہو (دبلیو مر جھوڑی)۔

أَصِيلٌ - عصر سے لے کر مغرب تک کا وقت یا عشاء کے
بعد جو وقت ہوتا ہے (أَصَال اور أَصْل اور أَصَائِل اس کی
جمع ہے)۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَظْهَرُوا هُمْ عَلَى أَصُولِ دِينِ
اللَّهِ - تم کو اپنے دین کے اصول سے ان کو واقف کرانا درست
نہیں۔

إِسْتَأْصَلَ شَعْرَكَ - جڑ سے بال نکال ڈال۔

إِذَا اسْتُؤْصِلَ اللِّسَانُ فَفِيهِ الدِّيَّةُ - جب زبان جڑ
سے کاٹ لی جائے تو اس میں پوری دیت دینی ہوگی۔

إِسْتَأْصَلَ اللَّهُ الْكُفَّارَ - اللہ نے کافروں کو جڑ سے
اکھیر دیا۔

أَمْسَتْ أَصْلَةٌ أَمْ مُجْحَجَةٌ - کیا یہ آفت نابود کرنے
والی ہے یا رک جانے والی ہے (موقوف ہو جانے والی ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الضَّادِ

أَضْبَعٌ - (اس لغت کو باب الضاد مع الباء میں ذکر کرنا تھا
یہ صاحب مجمع کا تسامح ہے) جس کا بازو چھوٹا ہو۔ (مراد ضعیف
اور ناتوان ہے)۔

لَا تُعْطَى أَضْبَعٌ - (اس میں اَضْبَع تصغیر ہے اَضْبَع کی

بمعنی بجو اشارہ ہے اس کی حقارت کی طرف)۔ (بعض نے
أَضْبَع پڑھا ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے یعنی کالے کلوٹے کو
مت دو)۔

أَضْحَى - اس کو باب الضاد مع الحاء میں ذکر کرنا تھا (ذی
الحجہ کا دسواں دن)۔

خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أَضْحَى - آنحضرت ﷺ (گھر میں سے یا مسجد میں سے)
عید اضحیٰ کے دن نکلے۔

شَهِدْتُ الْأَضْحَى يَوْمَ النَّحْرِ - میں اضحیٰ یعنی یوم
النحر میں موجود تھا۔

الْأَضْحَى يَوْمَانِ - قربانیاں یوم النحر کے بعد دو دن
تک ہو سکتی ہیں (یعنی ۱۱-۱۲-تاریخ تک)۔

لَيْلَةُ إِضْحِيَّانٍ - چاندنی رات (مجمع میں یوں ہی ہے
لغت کے رو سے لَيْلَةُ إِضْحِيَّاءٍ یا إِضْحِيَّةٍ کہنا چاہئے البتہ
یوم اضحیان کہہ سکتے ہیں)۔

ذَبَعَ إِضْحِيَّةٌ - قربانی کی بکری کاٹی۔ (اس کی جمع
ضحایا ہے ضحیہ بھی بمعنی اضحیہ ہے)۔

ضَحَى - اور أَضْحَى قربانی کی۔

سَمِنُوا ضَحَايَاكُمْ - قربانی موٹے جانوروں پر کیا
کرو (وہ آخرت میں تمہاری سواریاں ہوں گی)۔

أَضَمَ - کینہ حسد غصہ۔

وَأَضَمَ عَلَيْهَا - دل میں اس سے جلتا رہا۔

فَأَضَمُوا عَلَيْهِ - اس پر غصہ ہوئے۔

إِضْمٌ - ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے۔

أَضَاةٌ - گڑھا، تالاب، جوہڑ۔

عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غَفَارٍ - آنحضرتؐ سے جبریلؑ بنی
غفار کی گڑھیا (نہر تالاب جوہڑ) پر ملے۔

أَيْضٌ - لوٹنا، ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا۔ (اس
لغت کو باب الالف مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہا یہ
نے اس کو اسی باب میں ذکر کر دیا ہے اور وجہ یہ بتلائی ہے کہ

ایض مستعمل نہیں ہے صرف اس کا ماضی اض مستعمل ہے۔
 حَتَّى أَصْبَتِ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا تَنْوُمَةٌ - سورج رنگ
 بدل کر تَنْوُمَةٌ کی طرح ہو گیا (تَنْوُمَةٌ ایک درخت ہے جس کا
 رنگ کالا ہوتا ہے۔ بعض نے کہا شاہدانہ کا درخت ہے یعنی کلونجی
 کا)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الطَّاءِ

أَطَا - جما دیا، مضبوط کر دیا۔ (اصل میں وَطَا تھا اس کو باب
 الواو مع الطاء میں ذکر کرنا تھا)۔

وَقَدْ أَطَا اللَّهُ الْإِسْلَامَ - اللہ تعالیٰ نے اسلام کو جما
 دیا۔ مضبوط کر دیا۔

أَطَرٌ - جھکانا، موڑنا۔
 وَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا - اور اس کو حق کی طرف
 جھکا دو (ماکل کر دو موڑ دو)۔
 إِطَارٌ - گھیرا - کنارہ۔

يَقْصُ الشَّارِبَ حَتَّى يَبْذُو الْإِطَارَ - مونچھ اتنی
 کترے کہ اوپر کے ہونٹ کا گھیر (یعنی کنارہ) کھل جائے۔
 إِنَّمَا كَانَ لَهُ إِطَارٌ - حضرت علیؑ کے سر پر بالوں کا گھیرا
 تھا بچ میں چند یا پر بال نہ تھے۔

فَاطَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ - اس کو زمین کی طرف جھکا دیا۔
 فَاطَرَ اللَّهُ مِنْهُ - اللہ تعالیٰ نے ان کو موڑ دیا، جھکا دیا
 چھوٹا کر دیا۔

فَاطَرُتُهَا بَيْنَ نِسَائِي - میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی
 عورتوں کو بانٹ دیا۔

مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْخُذَ الشَّارِبَ حَتَّى تَبْلُغَ
 الْإِطَارَ - مونچھ اتنی کترنا کہ اوپر کے ہونٹ کا کنارہ کھل جائے
 یہ سنت ہے (بعض نے کہا مونچھ کے بالوں کو جڑ سے کترنا اولیٰ
 ہے)۔

أَطَّ - آواز کرنا۔ یا اونٹ کو بڑبڑانا، بلبلانا، رونا، چلانا۔
 أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ يَأْطَ - آسمان (بوجہ
 سے) چرچر کرنے لگا اور اس کو چرچر کرنا چاہئے ہی تھا۔

الْعَوْشُ عَلَى مُنْكَبِ اسْرَافِيلَ وَ إِنَّهُ لَيَبْطُ
 أَطِيطُ الرَّحْلِ الْجَدِيدِ - عرش حضرت اسرافیل علیہ السلام
 کے کندھے پر ہے اور وہ پروردگار کی عظمت سے اس طرح
 چرچر کرتا ہے جیسے نئی زین پر کوئی سوار ہو تو وہ چرچر کرتی ہے۔
 وَ إِنَّهُ لَيَبْطُ بِهِ أَطِيطُ الرَّحْلِ بِالْوَرَاكِبِ - عرش
 پروردگار کے اس پر بیٹھنے سے ایسا چرچر کرتا ہے جیسے زین سوار
 کے تلے چرچر کرتی ہے۔

يَوْمَ يَنْزِلُ اللَّهُ عَلَى كُرْسِيِّهِ فَيَأْطُ كَمَا يَأْطُ
 الرَّحْلُ - جس دن اللہ تعالیٰ (اپنے عرش پر سے) کرسی پر اتر
 آئے گا وہ زین کی طرح چرچر کرے گی۔

مترجم:- ان حدیثوں سے جمیوں کی جان نکلتی ہے۔ اس
 حدیث کے بعد یہ ہے پھر میں اللہ جل شانہ کے داہنے طرف
 کھڑا ہوں گا سبحان اللہ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی عظمت
 اور ہمارے پیغمبر کی فضیلت ایسی نکلتی ہے کہ مخالفین کے دانت
 کھٹے ہو جاتے ہیں اس روایت میں یہ بھی ہے کہ کرسی تنگی کی وجہ
 سے چرچر کرے گی حالانکہ قرآن میں ہے کہ اس کی کرسی نے
 آسمانوں اور زمین کو گھیر لیا ہے اب یہ جو انجیل شریف میں ہے
 کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰؑ پروردگار کی دائیں طرف
 بیٹھے ہوئے آئیں گے یہ ایک دوسرا موقع ہے)۔

فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ أَطِيطٍ وَ صَهِيلٍ - اس نے مجھ کو
 ان لوگوں میں کر دیا جو اونٹ اور گھوڑے رکھتے ہیں۔
 وَمَا لَنَا بَعِيرٌ يَأْطُ - ہمارے پاس ایک اونٹ بھی نہ تھا
 جو آواز کرتا چلاتا۔

يَكُونُ لَهُ فِيهِ أَطِيطٌ - ایک وقت ایسا آئے گا کہ بہشت
 کا دروازہ چرچر کرے گا۔ (اس قدر بہشتیوں کا ہجوم ہوگا)۔
 حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَطِيطٍ وَ الْأَرْضِ فَضْفَاضٍ - جب
 ہم اطمیط میں پہنچے (جو ایک مقام ہے کوفہ اور بصرے کے
 درمیان حالانکہ اس کی زمین بارش کے پانی سے پر تھی)۔

أَطَمٌ - یا أَطَمٌ عالیشان محل (اس کی جمع اطام اور اطوم آئی
 ہے اور کرمانی نے جو کہا کہ أَطَمٌ جمع ہے أَطْمَةٌ کی اس کی تائید
 لغت سے نہیں ہوتی، اسی طرح کرمانی نے جو کہا کہ إِطَامٌ

بالکسر جمع ہے اَطْمَةُ کی یہ بھی صحیح نہیں ہے۔

اِطَام - بالکسر پیشاب رک جانا۔

اَطِمَ الْبَعِيرُ - اونٹ کا پیشاب پانچا نہ رک گیا۔

كَانَ يُؤَذِّنُ عَلَى اَطَمِ الْمَدِينَةِ - بلالؓ مدینہ کے اونچے محل پر اذان دیتے۔

حَتَّى تَوَارَتْ بِاَطَامِ الْمَدِينَةِ - مدینہ کے عالیشان محلوں میں چھپ گئی۔

اَطُومٌ - کچھوا یا وہ مچھلی جس کی کھال سخت اور موٹی ہو۔ (اور صاحب نہایہ نے جو اَطُوم کے معنی زرافہ لکھے ہیں اور صاحب مجمع نے ان کی تقلید کی ہے یہ وہم ہے زرافہ تو ایک جنگلی جانور ہے جو افریقہ میں بہت ہوتا ہے)۔

وَجِلْدُهَا مِنْ اَطُومٍ لَا يُؤَلْسُ - اس کی کھال اطموم کی ہے اس پر اثر نہیں کرتا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الظَّاءِ

اَظْفَارٌ - ایک قسم کی خوشبو ہے (ہندی میں اس کو باگ نک کہتے ہیں اس کو ظْفَار بھی کہتے ہیں)۔

مِنْ كُسْبِ اَظْفَارٍ - (یہ راوی کی غلطی ہے صحیح مِنْ كُسْبِ وَ اَظْفَارٍ ہے) کست عود کو کہتے ہیں۔ (اور بعض نے کہا صحیح مِنْ كُسْبِ ظْفَارٍ ہے) ظْفَارِ یمن میں ایک بستی ہے وہاں ہندوستان سے عود جایا کرتا۔ پھر وہاں سے حجاز میں آتا تھا۔

كَانَ ثَوْبًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الَّذَانِ أَحْرَمَ فِيهِمَا يَمَانِيَيْنِ - آنحضرتؐ نے دو یمن کے کپڑوں میں احرام باندھا (ایک اظفار کا تھا ایک غیر کا)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْعَيْنِ

أُعْ أُعْ - یہ آنحضرتؐ کے آواز کی حکایت ہے جو مسواک کرتے وقت نکلتی تھی۔

أَعْمَاقٌ - (اس کو باب العین مع المیم میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے) ایک مقام کا نام ہے جو شام میں

حلب اور انطاکیہ کے درمیان واقع ہے۔

تَنْزِيلُ الرُّومِ بِالْأَعْمَاقِ - نصاری (روم) اعماق میں آ کر اتریں گے۔

أَعْوَابِيٌّ - (اس کو باب العین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) گاؤں کا رہنے والا دیہاتی - گنوار۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْغَيْنِ

أُغْلُوطَةٌ - اس کو باب الغین مع اللام میں ذکر کرنا تھا) غلط بات اٹکل پچو جس سے لوگ دھوکا کھا جائیں (أَغْلِيْطٌ اور أُغْلُوطَاتُ اس کی جمع ہے)۔

نَهَى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ - آنحضرتؐ نے مغالطہ دینے والی باتوں سے منع فرمایا (یعنی صرف امتحان کے لئے خواہ مخواہ مشکل سوالات کرنے سے جیسے کج بحث طالبین علم کی عادت ہوتی ہے یا کٹ ملاؤں کی)۔

لَيْسَ بِالْأَغْلِيْطِ - ایسی بات جو اٹکل پچو نہیں ہے بلکہ صحیح اور راست ہے (مجمع البحار میں ہے یعنی اپنی رائے سے نہیں کہی گئی اور نہ ہی ادھر ادھر کی واہیات کتابوں سے نکالی گئی ہے بلکہ خاص آنحضرتؐ سے سنی ہوئی ہے)۔

مترجم:- معلوم ہوا کہ حدیث شریف کے خلاف کسی امام یا مجتہد کی یا ادھر ادھر کے صوفیوں اور درویشوں کی رائے اغالیط میں داخل ہے یعنی زلل قافیہ اٹکل پچو ان پر کوئی بھروسہ نہ کرنا چاہیے بلکہ حدیث پر عمل کرنا لازم ہے یہی سچا اسلام ہے اور سچا مسلمان بھی وہی ہے جو آنحضرتؐ کے ارشاد کو سب سے مقدم سمجھے اور آپ کے ارشاد کے خلاف ہر ایک بات کو گوزشتہ سے بھی زیادہ بے وقعت اور لغو جانے گو وہ کسی کی بات ہو۔ یوں تو ہر ایک مسلمان ڈینگ مارتا ہے دم بھرتا ہے کہ میں آنحضرتؐ کا عاشق زار ہوں۔ آپ کی محبت کی بڑ مارتا ہے۔ قصائد نعتیہ اور مجلس میلاد پر جان دیتا ہے لیکن اس کسوٹی سے ہم سچے اور جھوٹے کی تمیز کر سکتے ہیں قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِيْ أَلَايَةً۔^۱

۱ ترجمہ:- (اے محمد!) کہہ دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو (چاہئے کہ) میری پیروی کرو خدا تم کو محبوب رکھے گا۔ (م)

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْفَاءِ

أَفَدَّ - جلدی کرنا، دیر کرنا، نزدیک وقت پہنچنا

أَفَدَّ الْحَجَّ - حج کا وقت نزدیک آ پہنچا۔

رَجُلٌ أَفَدَّ - جلد باز شخص۔

أَفْعُوْ - ایک قسم کا زہریلا سانپ جس کے کاٹنے کا منتر

نہیں۔ (اصل میں افعی تھا حالت وقف میں الف کو واو سے بدل دیا اس کو فعی میں بیان کرنا تھا)۔

لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْأَفْعُوْ - افعی کو (حالت احرام میں)

مار ڈالنے میں کوئی قباحیت نہیں۔

لَا تُطْرِقُ اطْرَاقَ الْأَفْعُوَانِ - (عبداللہ بن زبیر نے

معاویہ سے کہا) افعی سانپ کی طرح سر مت جھکاؤ۔

أَفَفَّ - رنج، افسوس اور تھوڑی چیز۔

أَفِ أَفٍ اور ثَفِ ثَفٍ - دونوں کلمے کراہت اور نفرت

کے ہیں۔ یا تحقیر کے لئے کہے جاتے ہیں۔

فَالْقَمِي طَرَفٌ ثَوْبُهُ عَلَى أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ أَفِ أَفٍ -

اپنے کپڑے کا کنارہ ناک پر ڈالا پھر کہنے لگا چھی چھی۔

نَعَمَ الْفَارِسُ عُؤِيْمَرٌ غَيْرُ أَفَةٍ - عویر اچھا سوار ہے

بودا نہیں ہے یا بھاری بھر کم نہیں ہے (بلکہ ہلکا ہے) (بعض

نے کہا افہ کے معنی محتاج نادار) (أَفِ أَفٍ میں صاحب

قاموس نے چالیس لغتیں لکھی ہیں)۔

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ أَفٍ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ

الْوَلَايَةِ - جب کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کو اف کہے تو

دونوں میں جو محبت ہے وہ کٹ جاتی ہے۔

أَفَقَّ - بے دباغت کیا ہوا چمڑا۔

وَ عِنْدَهُ أَفِيْقٌ - آپ کے پاس ایک چمڑا تھا جس کی

دباغت پوری نہیں ہوئی تھی۔

فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ أَفِيْقَةً - میں نے چمڑے کی ایک مشک

خریدی۔

فَإِذَا أَفِيْقٌ - ایک چمڑا دکھائی دیا۔ (افیق چمڑے کے

ڈول کو بھی کہتے ہیں)۔

أَفُقَّ - آسمان کا کنارہ۔

صَفَاقٌ أُنَاقٌ - بڑا بیوپار کرنے والا، ملکوں میں پھرنے

والا۔

وَصَاءٌ ثَبَنُورٌ كَ الْأَفُقِّ - تیرے نور سے آسمان کا

کنارہ روشن ہو گیا۔ (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی

تعریف میں کہا)۔

أَفِقَ الرَّجُلُ - بڑا سخی آدمی ہے یا بڑی فضیلت یا علم والا

آدمی ہے۔

رَجُلٌ أَفِقٌ اور أَفِيْقٌ اور أَفِقَ كَيْبُوحٍ - بھی وہی معنی ہیں۔

الْأَفُقُّ مِنَ النَّاسِ - ایک لاکھ آدمی یا زیادہ۔

أَفَكٌ - جھوٹ، بہتان، تہمت۔

أَفَكٌ - پھیر دینا، الٹا کر دینا، الٹ دینا۔

لَقَدْ أَفَكَ قَوْمٌ كَذَبُوكَ - جن لوگوں نے آپ کو

جھٹلایا وہ حق کی طرف سے پھیر دیئے گئے۔

فَمَنْ أَصَابَتْهُ تِلْكَ الْأَفَكَةُ - جس کو یہ عذاب آ

لگا۔

وَقَدْ انْتَفَكْتَ بِأَهْلِيهَا مَرَّتَيْنِ - بصرہ اپنے لوگوں کو

لے کر دوبارہ الٹ گیا۔

الْبَصْرَةُ إِحْدَى الْمُؤْتَفَكَةِ - بصرہ بھی ان بستیوں

میں سے ہے جو الٹ دی گئیں (یعنی ڈوب گئیں)۔

لَوْلَا رَبِيعَةُ لَانْتَفَكْتَ الْأَرْضُ بِمَنْ عَلَيْهَا - اگر

ربیعہ کا قبیلہ نہ ہوتا تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت الٹ جاتی

(یا لوٹ جاتی)۔

أَفَكُلٌ - رعشہ، لرزہ اور کپکپی۔

فَبَاتَ وَلَهُ أَفَكُلٌ - وہ رات بھر کپکپاتا۔

فَإِخْدَنِیْ أَفَكُلٌ - مجھ کو لرزہ چڑھ آیا۔ (اس لغت کو

باب الفاء مع الکاف میں بیان کرنا تھا۔ مگر صاحب نہایہ اور مجمع

نے اس باب میں اس لئے بیان کر دیا کہ اس کا فعل مستعمل نہیں

ہے اگرچہ مَفْكُولٌ بمعنی لرزہ آیا ہے)۔

أَفُولٌ - ڈوبنا، غائب ہو جانا۔

وَ كَادَتْ تَأْفُلُ - اور ڈوبنے کے قریب ہو گیا۔

القاف مع اللام میں ذکر کرنا تھا)۔ (مَفَاتِيح اور أَغَالِيق سے بھی یہی مراد ہے)۔

ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَدِّ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ -
پھر کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں میں نے اٹھ کر ان کو لے لیا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْكَافِ

اَكْحَلُ - (اس کو باب الکاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) وہ رگ جو ہاتھ کے بیچ میں ہوتی ہے کہتے ہیں وہ زندگی کی رگ ہے شہ رگ ہاتھ کی رگ۔

رُمِيْ اُبَيُّ عَلٰى اَكْحَلِهٖ - ابی کو اکل کی رگ پر تیراگا۔
اَكْبَدُرُ - دومہ کے حاکم کا لقب ہے (دومہ ایک قلعہ تھا تبوک کے پاس)۔

اَكْرُ - گڑھا کھودنا۔
اَكَاَرُ - کسان۔ کبھی۔

فَلَوْ غَيْرَ اَكَاَرٍ قَتَلْنِيْ - کاش کسان کے سوا اور کوئی میرا قاتل ہوتا۔ (یہ ابو جہل نے مرتے وقت کہا تھا۔ مدینہ کے انصاریوں کو کسان قرار دیا)۔

وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ - یعنی جتنے لوگوں کو تم نے مارا ان میں کوئی بھی مجھ سے بالاتر عالی مرتبہ ہے۔

نَهَى عَنِ الْمُوَاكِرَةِ - آپ نے زمین کو بٹائی (کرایہ) پر دینے سے منع فرمایا۔

اِكَاَفُ - یا (رکاف) خوگیر۔ گدھے کی پالان جیسے گھوڑے کی زین ہوتی ہے۔

اَكْلُ - کھانا نیست نابود کرنا۔
اُكْلَةٌ - ایک لقمہ۔

اُكْلَةٌ - ایک بار سیر ہو کر کھانا۔

مَا زَالَتْ اُكْلَةٌ خَيَّبَتْ تَعَاذُبِيْ - خیبر میں جو میں نے (زہر آلود گوشت کا) ایک لقمہ کھالیا تھا وہ بار بار مجھ کو تکلیف دیتا ہے۔

فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهِ يَافِلُنَا وَلَهُ اُكْلَةٌ اَوْ اُكْلَتَيْنِ - ایک لقمہ یا دو لقمے اس کے ہاتھ میں رکھ دے یا اس کو دے دے۔

اِفَالُ - جمع ہے اِفیل کی معنی شتر بچہ جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو۔ (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ افال چھوٹی بکریاں اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔
اَفْنُ - بیوقوفی، کم عقلی۔

اِيَّاكَ وَ مُشَاوَرَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّ رَايَهُنَّ اِلٰى اَفْنٍ - عورتوں کی رائے لینے سے بچے رہو ان کی رائے ناقص ہوتی ہے۔ (یہ حکم اکثری ہے اکثر عورتیں بیوقوف اور ناقص العقل ہوتی ہیں مگر کلی نہیں ہے بعض عورتیں مردوں سے زیادہ عاقلہ اور قابلہ ہوتی ہیں۔ نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد خدا بیخ انگشت یکسان نہ کرد)۔

عَلَيْكُمْ السَّامُ وَ اللَّعْنَةُ وَ الْاَفْنُ - تم ہی پر موت پڑے اور لعنت اور کم عقلی آئے۔

اَفْنٌ مَا فِى الصُّرْعِ - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں جتنا دودھ تھن میں تھا سب تمام کر دیا)۔

اِنَّ الرِّقِيْنَ يُغَطِّيْ اَفْنَ الْاَفِيْنِ - روپیہ احمق کی حماقت کو چھپا لیتا ہے (دولت کی وجہ سے اس کا عیب ڈھنکار ہتا ہے)۔ (یہ ایک مشہور مثل ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْقَافِ

اُقْبَالُ - سرے شروع۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامح ہے اس کو باب القاف مع الباء میں ذکر کرنا تھا)۔

اُقْبَالُ الْجَدِّ اَوَّلُ - اول نالیوں کے سرے یا دبانے۔
اُقْحُوَانُ - بابونہ اسے بابونج بھی کہتے ہیں ایک خوشبودار بوٹی ہے جس کے اور گرد کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے (اس سے دانتوں کو تشبیہ دیتے ہیں)۔

بَوَاسِقُ اُقْحُوَانٍ - لمبی اونچی اونچی شاخیں بابونہ کی۔
اس کی جمع اَقَاحِیُّ اور اَقَاح ہے (اس کو باب القاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا)۔

اَقِطُ - جما ہوا دودھ جو پک کر سوکھ کر پتھر کی طرح ہو جائے یعنی قروت یا پنیر۔

اَقَالِيدُ - (جمع ہے اِقْلِيد کی)۔ یعنی کنجیاں (اس کو باب

بکری کو بھی کہیں گے جو گوشت کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہو۔

فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ تَكُونَ أَكِيلَهُ وَ شَرِيبَهُ۔ یہ بات اس کو ہم نوالہ اور ہم پیالہ کرنے سے نہ روکے۔

مَا كُولُ حَمِيرٍ خَيْرٌ مِّنْ أَكِيلِهَا۔ یمن کی رعیت! وہاں کے حاکموں سے بہتر ہے یا جو لوگ یمن والے مر گئے (ان کو زمین کھا گئی) وہ ان سے بہتر ہیں جو وہاں زندہ ہیں۔

أَمَرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى۔ مجھ کو ایسی بستی میں جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی ان پر غالب ہوگی) حکومت کرے گی مراد مدینہ طیبہ ہے۔

أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمِدَهُ۔ جب وہ (صبح یا شام) کا کھانا کھائے تو اس کا شکر بجالائے۔

أَكْلَةُ السَّحُورِ۔ سحری کا کھانا (ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں یہی فرق ہے کہ ان کے ہاں سحری کا کھانا نہیں ہے اور ہمارے ہاں ہے)۔

لَا تَتَعَاطَى زَوَالِ مَلِكٍ لَّمْ يَنْقُضْ أَكْلَهُ۔ کسی بادشاہ کو دور کرنے پر جرأت مت کرو جب تک کہ اس کا کھانا پانی باقی ہو (یعنی اس کی قسمت میں ابھی حکومت کرنا لکھا ہو)۔

أَوْ يُوَكَّلُ مِنْهُ۔ وہ کھانے کے لائق ہو جائے۔

لَيْسَ الْمِسْكِينُ مَنْ يَرُدُّهُ الْأَكْلَةُ۔ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک لقمہ لے کر چل دیتا ہے۔

لَا أَكُلُ مُتَكِنًا۔ میں تکیہ لگا کر یا تو شک پر آرام سے بیٹھ کر نہیں کھاتا (یا ٹیک لگا کر یا ایک جانب جھک کر)۔

أَفْعَدُ مُسْتَوْفِزًا وَ أَكُلُ لُعْقَةً مِّنَ الطَّعَامِ۔ میں جلد باز کی طرح (اٹروں یا گھٹنے ٹیک کر) بیٹھتا ہوں اور انگلیوں سے تھوڑا سا کھانا کھا لیتا ہوں۔

مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ۔ کوئی کھانا اس سے بہتر کسی نے نہیں کھایا جو اپنے

مَنْ أَكَلَ بِأَخِيهِ أَكْلَةً يَأْكُلُهُ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی برائی کر کے ایک لقمہ کھائے یا ایک بار کھانا کھائے (مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دشمن کے پاس جا کر اس کی برائی کرے اور اس سے کچھ فائدہ کمائے جیسے منافقوں اور رکابی مذہبوں کا شیوہ ہوتا ہے)۔

أَخْرَجَ لَنَا ثَلَاثَ أَكَلٍ۔ ہمارے لئے تین روٹیاں نکالیں۔

بَعَجَ الْأَرْضِ فَقَاءُ ثَأْكُلَهَا۔ حضرت عمرؓ نے زمین کو پھاڑ ڈالا اس نے اپنے میوے اور پھل قے کر دیئے (اگل دیئے) باہر نکالے۔ مطلب یہ ہے کہ بہت سے ملکوں کو فتح کیا خوب روپیہ کمایا۔

لَعْنُ اللَّهِ الْكِلَ الرَّبْوَا وَ مُؤَكِّلَهُ۔ اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی بائع اور مشتری اور سودی قرض دینے والے اور لینے والے) دونوں پر لعنت کی۔

نَهَى عَنِ الْمُؤَاكَلَةِ۔ آنحضرتؐ نے مواکلت سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ قرض دار قرض خواہ کے پاس کچھ تحفہ اس نیت سے بھیجے کہ وہ اپنے قرض کا تقاضا نہ کرے)۔

لِيَضْرِبَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ بِمِثْلِ الْكَلَةِ اللَّحْمِ۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو چھری یا کانسی وغیرہ سے مارے۔

دَعِ الرَّبْنَ وَ الْمَاخِضَ وَ الْأَكُولَةَ۔ دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہے اس طرح جو بکری عنقریب بیانے والی ہو (گا بھن ہونے والی ہو) اسی طرح جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہو یا خسی ہو تو اسے چھوڑ دے (زکوٰۃ میں نہ لے)۔

لَا تَأْخُذْ الْأَكُولَةَ۔ زکوٰۃ میں بوڑھی بکری نہ لیں۔

أَكِيلَةُ الْأَسَدِ أَوْ الذَّنْبِ۔ جس بکری میں سے شیر یا بھیڑیے نے کھایا ہو یا جو بکری شیر یا بھیڑیے کے شکار کے لئے رکھی جائے یعنی گارنے کی بکری (بعض نے کہا اکیلۃ اس

۱۔ ماکول سے رعیت مراد لی جن کا مال کھایا جاتا ہے اکل سے حکمران مراد لئے جو رعیت کا مال کھا جاتے ہیں۔ (م)

۲۔ یعنی کھاتے پیتے ہیں۔ (م)

۳۔ ایک نسخہ میں لُعْقَةُ کے بجائے عُلْقَةُ ہے جس کے معنی ہیں وہ تھوڑی سی چیز جو کھانے سے پہلے دل بہلاوے کے طور پر کھائی جائے۔ (م)

ہاتھوں سے محنت کر کے کھائے (یعنی حلال کمائی)۔

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ - کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ - اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا چلا جائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَاكُلُ بِهِ - جو شخص قرآن اپنا پیٹ بھرنے کے لئے پڑھے (جیسے ہمارے زمانہ کے حافظ اجرت ٹھہرا کر تراویح میں ختم کرتے ہیں یا قبروں پر پڑھتے ہیں)۔

يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ - پانخانہ سے نکل کر پھر ہم کو قرآن پڑھاتے تھے اور ہمارے ساتھ مل کر گوشت کھاتے تھے (معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے یا پڑھانے کے لئے با وضو ہونا ضروری نہیں ہے)۔

لَا كَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا - جب تک دنیا قائم ہے تب تک تم اس میں سے کھاتے رہتے وہ خوشہ تمام نہ ہوتا کیونکہ بہشت کے میوے تمام نہیں ہوتے)۔

حَتَّى وَجَدُوا مَا كُلُّهُمْ التَّمَر - یہاں تک کہ ان کھانے کی جگہ میں کھجور پائی۔

إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ - حضرت محمدؐ کی آل اسی مال میں سے کھائے گی۔

الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَا وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ - مسلمان ایک آنت میں کھانا بھرتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں بھرتا ہے (یعنی کافر پر خوار اور حریص ہوتے ہیں اور مسلمان کم خوار اور قانع)۔

فَوَقَعَتِ الْأَكْلَةُ فِي رُكْبَتِهِ - اس کے گھٹنے میں آکھ لیکن جذام کی بیماری ہوگئی۔

يَأْكُلُ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ - تمہارا کھانا نیک لوگ کھا رہے ہیں یا نیک لوگ کھائیں (یہ دعا ہے یا حکم ہے)۔

لَا يَأْكُلُ طَعَامُكَ إِلَّا تَقِيٌّ - تیرا ہم نوالہ وہی شخص

ہو جو پرہیزگار ہے (یعنی بدکاروں کو اپنا ہم نوالہ ہم پیالہ مت بناؤ یا حلال کا کھانا کما جس کو پرہیزگار شخص کھا سکے)۔

نَأْكُلُ وَ نَخْنُ نَمُشِي - ہم چلتے چلتے کھاتے جاتے تھے (معلوم ہوا چلتے میں کھاتے جانا یا کھڑے ہو کر کھانا یا پینا یا سوار رہ کر کچھ کھانا یا پینا منع نہیں)۔

مَنْ أَكَلَ بِمُسْلِمٍ أَكْلَةً أَوْ كَسَى بِهِ ثَوْبًا أَوْ قَامَ بِهِ مَقَامَ سَمْعَةٍ وَ رِيَاءٍ - جو شخص کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے کھانا کمائے یا کپڑا پہنے یا کسی مسلمان کو (جو نیک نہ ہو) نیک ظاہر کر کے اس کو شہرت اور ریا کے مقام میں کھڑا کرے (بقول شخصے پیران نمی پرند مریدان سے پرانند)۔

يَأْكُلُونَ بِالسِّنْتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ - اپنی زبان سے کھائیں گے (جھوٹی خوشامد شاعرانہ تعریف اور ہجو یا سخرہ پن کر کے) جیسے گائے زبان سے کھاتی ہے (اور سب جانور دانت سے کھاتے ہیں)۔

أَكَلَتِ النَّارُ مَا فِيهِ - اس میں جو کچھ تھا وہ آگ کھا گئی (یعنی جلا ڈالا)۔

أَكْلَاتُ يُقْمَنُ صُلْبُهُ - آدمی کو چند لقمہ کافی ہیں جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھیں یعنی اٹھ بیٹھ سکے۔

فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ - کیونکہ حسد آدمیوں کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ - روزہ دار کے سامنے جب لوگ کھانا کھائیں (اور وہ روزے کی وجہ سے نہ کھا سکے) تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

رَجُلٌ أَكُولٌ - بہت کھانے والا آدمی پیٹو۔

إِكْلِيلٌ - سر پہنچ، عمامہ، گپڑی، جواہر سے مزین پنکا، تاج، ناخن کے ارد گرد کا گوشت، ہر وہ گول چیز جو کسی چیز کو گھیرے۔ (اس کو باب الکاف مع اللام میں بیان کرنا تھا)۔

پیر پرندوں کی طرح پرواز نہیں کر سکتے مگر مریدان نہیں پرواز کرواتے ہیں یعنی خوب بڑھا چڑھا کر اس کی تعریفات کرتے ہیں اور پیر صاحب سمجھتے ہیں کہ شاید مجھ میں یہ ساری خوبیاں موجود ہیں۔ (م)

اور ابو مسلم خراسانی کے ہاتھوں ۳۳ء میں بنی امیہ کی دولت مٹی۔ یہ سب ۹۲ سال ہوتے ہیں ان میں سے آٹھ برس آٹھ مہینے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے نکال ڈالو تو وہی تراسی برس چار مہینے رہتے ہیں)۔

أَلْقُ - دیوانگی، باؤلا پن، جنون۔

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْاَلْقُ - اللہ کی پناہ دیوانگی سے (مگر لغت میں أَلْقُ بمعنی جنون کے نہیں آیا ہے) بعض نے کہا یہ اصل میں أَوْلَقُ تھا و ا وحذف کردی گئی اس کے معنی جنون کے ہیں بعضوں نے کہا أَلْقُ کے معنی جھوٹ بولنا بہت باتیں بنانا بعضوں نے کہا اصل میں وَلَقُ تھا یعنی جھوٹ۔

إِءْلَقُ دَوَاتِك - اپنی دوات درست کر۔

الْوَكَّةُ - يَا مَالِكَةَ - پیغام پہنچانا (اسی سے ملائکہ نکلے ہیں۔ یعنی فرشتے جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں)۔

إِلَّ - عہد، پیمان، قسم، قرابت، رشتہ داری، کینہ اور دشمنی، پکار کر رونا، چلانا، نا امید ہونا۔

عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ اِلْكُمُ وَ قُنُوطِكُمْ - پروردگار نے تمہارے نالہ و فریاد اور ناامیدی پر تعجب کیا (بعض نے اِلْكُمُ بہ فتح ہمزہ پڑھا ہے از رے لغت یہی مناسب ہے لیکن اکثر محدثین نے بکسرہ ہمزہ پڑھا ہے) اِلَّ - اللہ کا بھی نام ہے۔

إِنَّ هَذَا لَمْ يَخْرُجْ مِنْ اِلَّ - یعنی یہ کلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے نہیں آیا بلکہ مسلمہ نے بنایا ہے (ابو بکر صدیق نے مسلمہ کذاب کا کلام سن کر یہ جملہ کہا تھا) (بعض نے کہا اِلَّ کے معنی یہاں عمدہ اصل کے ہیں)۔

فِي اِلَّ اللّٰهِ - اللہ تعالیٰ کی ربوبیت الوہیت اور قدرت میں یا اس کے عہد اور پیمان میں۔

وَفِي الْاِلَّ - اقرار کا پورا۔

يَخُونُ الْعَهْدَ وَ يَقْطَعُ الْاِلَّ - عہد میں دغا کرتا ہے اور رشتہ ناط کاٹتا ہے۔

چیزیں دے کر ان کو ملاتے (تالیف قلوب کرتے)۔

وَقَدْ عَلِمْتُ قُرَيْشٌ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ اخَذَ لَهَا الْاِيْلَافَ لَهَا شِمٌ - قریش جانتے ہیں کہ پہلے پہل جس نے ان کے فائدے کے لئے عہد لیا وہ ہاشم بن عبد مناف تھے (ہاشم نے شام کے بادشاہ سے اور عبد شمس نے حبش کے بادشاہ سے اور مطلب نے یمن کے بادشاہ سے اور نوفل نے ایران کے بادشاہ سے عہد لیا تھا کہ قریش کے سودا گروں کو ان کے لوگ نہ ستائیں اور قریش کے تمام لوگ ان چاروں بھائیوں کے امن میں سودا گریاں کیا کرتے اور خوب فائدے کھاتے)۔

اقْرءُوا الْقُرْآنَ مَا اَنْتَلَفْتُمْ قُلُوبُكُمْ - قرآن وہیں تک پڑھو جہاں تک تمہارا دل لگے (جب دل اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا موقوف کر)۔

الْمُؤْمِنُ مَالَفٌ - مسلمان الفت کا مسکن ہے یا سراسر الفت ہے۔

فَرَجَعَ اِلَى مَالِفِهَا - وہ اپنے مقام مالوف میں لوٹ آیا۔

عَلَى تَالِيفِ بْنِ مَسْعُودٍ - ابن مسعود کی تالیف پر (ان کی تالیف جمہور کے مخالف تھی، مفصل میں انھوں نے ساتوں حم داخل کئے تھے اور معوذتین کو مصحف سے نکال دیا تھا)۔

كَمَا اَلَفَهُ جَبْرَيْلُ - جیسے جبریل نے تالیف کی تھی (مراد آیتوں کی ترتیب ہے وہ باجماع علماء توقیفی ہے لیکن سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے اس لئے ان میں تقدیم اور تاخیر درست ہے)۔

أَلَفٌ - ہزار۔

فَاِذَا هُوَ اَلَفٌ شَهْرٍ - حساب کیا تو وہ (بنی امیہ کی حکومت) ہزار مہینے ہی رہی (یعنی تراسی برس چار مہینے کیونکہ معاویہ کی حکومت امام حسن کی بیعت کے بعد ۴۰ ہجری میں جمی

۱۔ مترجم کا مطلب یہ ہے کہ سورتوں میں اختلاف ہو سکتا ہے کہ کون سی پہلے ہے اور کون سی بعد میں لیکن سورتوں کی آیتوں کی ترتیب میں اختلاف نہیں ہو سکتا اور یہ کہ حدیث شریف میں جس ترتیب کا ذکر ہے وہ آیتوں ہی کی ترتیب ہے نہ کہ سورتوں کی واللہ اعلم۔ (م)

اَللّٰهُمَّ (اصل میں یا اللہ تھا یا اللہ اُمَّنَا) یعنی اے اللہ ہم پر متوجہ ہو۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ يَ حَتّٰی يُقَالَ فِی الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ یَا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ دیکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین میں کوئی اللہ اللہ یا لا الہ الا اللہ کہنے والا باقی رہے گا۔

مترجم :- کہتا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ اللہ کہنا بھی ذکر الہی میں داخل ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے اس کو اس حدیث سے غفلت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ ابھی قیامت آنے میں ایک مدت دراز باقی ہے جس کا علم بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے کیونکہ ابھی کروڑوں اللہ کو یاد کرنے والے موجود ہیں اور ایک مدت دراز تک ہیں گے۔

سُئِلَ عَنْ مَعْنٰی اللّٰهِ فَقَالَ اِسْتَوْلٰی عَلٰی مَا دَقَّ وَحَلَّ۔ اللہ کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا ہر چھوٹی اور بڑی چیز پر قادر اور غالب۔

یَا هِشَامُ اللّٰهُ مُشْتَقٌّ مِنْ اِلٰهِ وَالْاِلٰهُ یَقْتَضِیْ مَا لَوْهَا کَانَ اِلٰہًا اِذْ لَا مَا لَوْہُ۔ اے ہشام! اللہ الہ سے نکلا ہے اور الہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ پوجا جائے اور وہ تو پوجے جانے سے پیشتر بھی الہ تھا (یعنی جب کوئی اس کا پوجنے والا نہ تھا اس وقت بھی وہ الہ تھا تو اللہ اسم ذات ہے اور الہ اسم صفت تو مخلوقات کے وجود سے پہلے وہ اللہ تھا پھر جب مخلوق کو پیدا کیا تو الہ بھی ہوا)۔

یَا لَهْوَنَ اِلٰہِ۔ لوگ اس کی طرف شوق سے چلے جاتے ہیں (جیسے کبوتر شوق سے اپنی کابک کی طرف آتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ وَلَہْ یَلُّہُ سے مشتق ہے یعنی دل بے اختیار اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اس کی محبت میں دیوانے ہو جاتے ہیں عاشقان راز و محشر با قیامت کا رنیت بہ کار عاشق جز تماشا کی جمال یا رنیت)۔

فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرَبَّثْ یٰذَاکِ وَاَلَّتْ۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے اور اس پر چلائیں۔

اَلْاَلُ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جو میدان عرفات میں ہے (بعض نے اس کو اِلِلْ پڑھا ہے)

مَا اِسْمُ جَبَلٍ عَرَفَہَ فَقَالَ الْاَلَالُ۔ عرفات کے پہاڑ کا نام کیا ہے فرمایا اَلَالُ۔

اَلنُّجُوْجُ۔ (اس کو باب اللام مع الجیم میں ذکر کرنا تھا)۔ عود لوبان۔

مَجَامِرُہُمْ اَلنُّجُوْجُ۔ ان کی انگیٹھیا لوبان کی ہوں گی اسے اُنُّجُوْج بھی کہتے ہیں اور بَلَنُّجُوْج اور اَلنَّجَجُ یَلَنُّجَجُ بھی اس معنی میں ہیں۔

اَللّٰہُ۔ حیران ہونا۔

اِلٰہَہُ، اَلْوِہَہُ، اَلْوِہِیۃُ اور اَلْہَانِیۃُ۔ پوجنا، پرستش کرنا، پوجا جانا، معبود ہونا، بندگی کرنا۔

اِذْ وَقَعَ فِی الْہَانِیۃِ الرَّبِّ لَمْ یَجِدْ اَحَدًا یَّاخُذْ بِقَلْبِہِ۔ جب بندہ اللہ کی عظمت میں غرق ہو جاتا ہے تو پھر (ما سوائے اللہ) کسی شخص سے اس کی تسلی نہیں ہوتی۔

مترجم :- حضرات صوفیہ کے نزدیک یہ مقام قلب ہے اس میں طالب کو بڑا جوش و خروش ہوتا ہے چیخیں مارتا ہے نعرے لگاتا ہے، کبھی اَنَا الْحَقُّ لے بھی کہہ بیٹھتا ہے اگر اس مقام سے اوپر چڑھانے والا اس کو کوئی نہ ملا تو اسی مقام میں رہ کر دنیا سے گذر جاتا ہے جیسے حسین بن منصور حلاج کا حال ہوا۔ حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ حسین بن منصور کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی اس کو نہ ملا جو اس مقام سے اس کو نکال کو اوپر چڑھاتا تب اس کا جوش و خروش بالکل جاتا رہتا اور ہوش میں آ کر پابندی شرع شریف، سکوت اور اطمینان حاصل کرتا۔

تَالّٰہُ۔ پوجنا بندگی کرنا۔

۱۔ میں خدا ہوں۔ (م)

۲۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں۔ (م)

۳۔ عاشقوں کو روز محشر قیامت سے کچھ سروکار نہ ہوگا عاشق کو تو صرف دوست کا جمال دیکھنے کا ہی مشغلہ ہوگا۔

الٰہی مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا - آنحضرتؐ نے اپنی عورتوں سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا (یعنی یہ کہ ایک مہینہ تک ان سے صحبت نہ کریں گے)۔

لَيْسَ فِي الْإِضْلَاحِ إِيلَاءٌ - صلح اور محبت میں جو قسم کھائی جائے وہ ایلاء نہیں ہے (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے یعنی ایلاء شرعی جب ہوگا جب غصہ میں عورت کو نقصان پہنچانے کے لئے قسم کھائی جائے)۔

فَإِنَّ لِلَّهِ عَلَى الْيَتَةِ - مجھ کو خدا کی قسم ہے۔ لَا دَرِيْتٌ وَلَا اِئْتِلَافٌ - تو تو خود سمجھنا نہ سمجھ سکا۔ ایک روایت میں یوں ہے وَلَا تَلَيْتُ یعنی نہ خود سمجھنا نہ سمجھنے والے کی تقلید کی۔ (جیسے پیغمبر یا مجتہد کی بلکہ تقلید بھی کی تو جاہل گمراہ باپ دادوں کی) لیکن پہلی روایت صحیح ہے (یہ منکر نکیر کی بات چیت ہے)۔

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ لَا صَامَ وَلَا آلِي - جس نے سدا روزے رکھے اس نے نہ روزہ رکھا نہ روزہ رکھ سکا یا نہ روزہ رکھا نہ روزے میں کوتاہی کی (ایک روایت میں وَلَا آلِ ہے بروزن قال یعنی نہ روزے سے پھرا۔ ایک روایت میں وَلَا الٰہی ہے بہ تخفیف لام معنی وہی جو الٰہی کے ہیں)۔

وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا - اور ایک رازدار ساتھی جو اس کی خرابی میں کمی نہیں کرتا۔

فَمَا الْوَتَكِ وَنَفْسِي - میں نے نہ تیرے بارے میں کوئی کوتاہی کی نہ اپنے بارے میں (یہ آپؐ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا۔ یعنی تیرے لئے عمدہ خاوند تجویز کیا روتی کیوں ہے؟)۔

وَلَمْ أَلْ - میں نے کوتاہی نہیں کی۔ وَمَا أَلُو - میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ وَمُجَامِرُهُمُ الْاَلْوَةُ - ان کی رہنیاں عود (لوبان) کی ہوں گی۔

كَانَ يَسْتَجْمِرُ بِالْاَلْوَةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ - آپ عود کا دھواں (دھونی) لیتے جو دوسری خوشبو کے ساتھ نہ ملا ہوتا یعنی خالص عود کا)۔

اللَّهُ إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ أَمَرَكَ بِهَذَا - سچ کہو تم اللہ کی قسم کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تم کو اس بات کا حکم دیا۔

اللَّهُ قَالَ اللَّهُ - قسم اللہ کی فرمایا قسم اللہ کی۔ اللَّهُ أَرْسَلَكَ - کیا (درحقیقت) اللہ نے آپ کو بھیجا ہے فرمایا اللَّهُ نَعَمْ - ہاں اے خدا (یہاں اللہ کا نام آپ نے برکت کے لئے لیا)۔

اللَّهُ أَكْبَرُ - تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے (جیسے حضرت عثمانؓ نے باغیوں سے کہا تھا)۔

لَا هُمْ إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا - خدایا ان کافروں نے ہم پر ظلم کیا ہے۔ (لَا هُمْ مخفف ہے اللَّهُمَّ کا ایک روایت میں اللَّهُمَّ بھی ہے مگر اس میں وزن ٹوٹ جاتا ہے)۔ اللَّهُ سَمَائِيٌّ - کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا (یہ ابی ابن کعب کا قول ہے جو تعجب سے انھوں نے اپنے تئیں حقیر سمجھ کر کہا)۔

اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ - تم کو خدا کی قسم تم کس غرض سے بیٹھے۔ اللَّهُ مَا أَجْلَسْنَا غَيْرُهُ - خدا کی قسم ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔

أَلُو - يَا أَلُو يَا أَلِي - قصور کرنا، تکبر کرنا۔ تَأَلَّى - اِئْتِلَافٌ اور اِيلَاءٌ - یعنی قسم کھانا۔ اَلِيَّہ - قسم۔

مَنْ يَتَالَ عَلَى اللَّهِ يُكَذِّبُهُ - جو شخص اللہ پر قسم کھائے گا (خواہ مخواہ قطعی حکم کرے گا کہ اللہ ضرور ایسا کرے گا کہ فلاں شخص بہشت میں جائے گا فلاں دوزخ میں) تو اللہ اس کو جھوٹا کرے گا۔

الٰہی اَہْلُ الْمَدِيْنَةِ - مدینہ والوں نے قسم کھائی۔ وَيَلٌ لِّلْمُتَالِيْنَ مِنْ اُمَّتِي - جو لوگ میری امت کے قسمیں کھایا کرتے ہیں (قطعی احکام لگاتے ہیں کہ یہ کام ہوگا یا فلاں دوزخی ہے فلاں بہشتی ہے) ان کی خرابی ہوگی۔

فَمِنْ الْمُتَالِيِّ عَلَى اللَّهِ - اللہ پر قسم کھانے والا (حکم لگانے والا) کون ہے؟

(کرتی تھیں)۔

اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ قبر کا طواف کرنا ناجائز اور حرام ہے اور جس نے اس کو جائز رکھا ہے اس کا قول غلط ہے۔

لَا يُقَامُ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ الْيَةِ نَفْسِهِ۔ کوئی آدمی اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا ہوا اٹھایا نہ جائے گا جب تک اپنے آپ وہاں سے نہ اٹھے۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُومُ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ الْيَةِ يَابُن لَيْتِهِ فَمَا يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ۔ عبد اللہ بن عمر کے لئے کوئی شخص اپنے آپ اپنی جگہ سے اٹھتا (اور وہ یہ چاہتا کہ عبد اللہ وہاں بیٹھ جائیں) لیکن وہ اس جگہ نہ بیٹھتے۔

وَلَيْسَ ثَمَّ طَرْدٌ وَلَا إِلِيكَ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سواری میں) نہ کسی کو ہکانا ہوتا تھا نہ یہ کہنا ہوتا تھا کہ ہٹو بچو سرکو۔

إِنِّي قَائِلٌ لَكَ قَوْلًا وَهُوَ إِلَيْكَ۔ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں لیکن وہ بھید ہے دل میں رکھیو۔

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ۔ یا اللہ میں تجھ سے اپنا شکوہ بیان کرتا ہوں یا مجھ کو اپنے پاس بلا لے (یہ امام حسن بصری نے کچھ لوگوں کو برا کام کرتے دیکھا تو کہا)۔

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ۔ یعنی اب مجھ کو اپنے پاس بلا لے۔
وَالشُّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ۔ برائی تیرے پاس نہیں پہنچتی یا برائی سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی۔

إِنَّ الْأَلَى بَغُوا عَلَيْنَا۔ ان لوگوں نے ہم سے سرکشی کی۔
وَلَيْسَ قِيلَ إِلَيْكَ۔ الیک نہیں کہا گیا یعنی یہ کہ ہٹو بچو۔

أَنَا مِنْكَ وَ إِلَيْكَ۔ میری پیدائش بھی تجھی سے ہے

وَلَا حَمَلْتُنِي الْبَغَايَا فِي غَبَرَاتِ الْمَالِي۔ اور نہ مجھ کو چھنالوں (فاحشہ عورتوں) نے حیض کے چیتھڑوں میں اٹھایا (مالی جمع ہے مثلاً کی حیض کی پٹی یا وہ پٹی جو نوحہ کے وقت عورتیں اپنی کمر پر باندھ لیتی ہیں)۔

الْيَّ۔ یا الیَّ یا الیَّ یا الیَّ۔ نعمت (اس کی جمع آلاء ہے)۔
تَفَكَّرُوا فِي آلاءِ اللَّهِ وَلَا تَتَفَكَّرُوا فِي اللَّهِ۔ اللہ کی نعمتوں میں غور کرو اور اس کی ذات (حقیقت اور ماہیت میں غور نہ کرو) کیونکہ اس کی ذات تک کسی کے فہم کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم۔ وز ہر چہ گفتہ اند شنیدہ ایم خواندہ ایم۔

الْيَةِ۔ انگوٹھے کی جڑ۔
وَمَسَحَهَا بِالْيَةِ ابْنَاهِ۔ اپنے انگوٹھے کی جڑ اس پر پھیری۔

السُّجُودُ عَلَى الْيَتِي الْكَفِّ۔ ہتھیلی کے دونوں الیوں (یعنی انگوٹھے اور چھنگلیا کی جڑوں پر سجدہ کرنا) ان کو زمین سے لگانا (یہ تغلیب ہے کیونکہ چھنگل کی جڑ کو ضرر کہتے ہیں جیسے عمرین اور قمرین اور شمسین وغیرہ)۔

كَانُوا يَجْتَبُونَ الْيَاتِ الْغَنَمِ أَحْيَاءَ۔ وہ زندہ بکریوں کے ٹکڑے (چکی) کاٹ لیتے (معاذ اللہ جانوروں پر کیسا ظلم کرتے)۔

حَتَّى تَضْطَرَّ الْيَاتِ نِسَاءِ دُوسِ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دوس قبیلے کی عورتوں کے چوڑے ذی الخلصہ پر نہ بلیں گے۔ (یعنی اسلام سے پھر کر پھر بت پرستی اختیار کریں گے۔ ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا اس کو پھر بنالیں گی اس کا طواف کریں گی اس کے گرد چوڑے پھڑ کائیں، مٹکائیں گی۔) جیسا کہ جاہلیت میں کیا

۱ (اے خدا!) تو وہم و گمان اور قیاس و خیال سے بلند و بالا ہے۔ تو ہر اس چیز سے بھی عالی ہے جو تیری شان میں کہی گئی یا ہم نے سنی یا پڑھی۔ (م)

۲ اس سے یہ مراد ہے کہ اب اسلام کے بعد جاہلیت کا زمانہ پھر اہل اسلام میں عود کر آئے گا اور وہ بالکل ویسے ہی افعال کریں گے جو جاہلیت کے زمانہ کے ہوتے ہیں اور اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ سب باتیں قیامت سے پہلے پہلے واقع ہوں گی۔ آج ذرا اہل اسلام اپنے گریبان میں منہ ڈالیں اور دیکھیں کہ وہ اس وقت کس دور میں ہیں آیا اب بھی کوئی کسر باقی ہے۔ (م)

۳ یعنی تیرے حکم سے ہے۔ (م)

کی غلطی ہے)۔

إِلَّا أَنْ يَكُونَنَّ كَمَا قَالَ - مگر جب کہ جس کو تہمت لگائی وہ ویسا ہی ہو جیسا اس نے کہا (یعنی اس صورت میں قذف کی حد اس کو قیامت میں نہ پڑے گی)۔

إِلَّا أَنْ يَشَاءُ رَبُّهَا - مگر جب جانوروں کا مالک خوشی سے دینا چاہے۔

لَا كَفَّارَةَ لَهُ إِلَّا ذَلِكَ - جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس کو پڑھ لے بس یہی اس کا کفارہ ہے (اس سے زیادہ کوئی اور تاوان اس کو نہ دینا ہوگا)۔

لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَع - اور کوئی نماز یا روزہ تجھ پر لازم نہیں البتہ اگر نفل نماز یا روزہ شروع کر دے تو اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ (بعض نے کہا مطلب یہ ہے اس سے زیادہ جو ہے وہ نفل ہے یعنی مستحب ہے فرض نہیں ہے)۔

مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي - تم کو تو اور کچھ غرض نہیں بس مجھ سے اختلاف کرنا منظور ہے۔

مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَوةً إِلَّا لَوْقَتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ - میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر مزدلفہ اور عرفات میں وہاں ظہر عصر اور عشاء میں جمع کیا۔

مترجم :- صاحب جمع نے کہا اس میں حنفیہ کی حجت ہے میں کہتا ہوں کوئی حجت نہیں کیونکہ راوی نے اپنا نہ دیکھنا بیان کیا ہے اور نہ دیکھنے سے نفی جمع لازم نہیں آتی جب کہ دوسری صحیح روایتوں سے اور مقاموں میں بھی جمع آپ سے ثابت ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ بہ عذر بیماری یا سفر جمع درست ہے جیسے کہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مستحاضہ کو جمع کی اجازت دی اور سفر میں جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں آنحضرت نے کئے۔ مجھ کو بوا سیر اور ریح کی شکایت ہے میں ہمیشہ ظہر اور عصر اور مغرب عشاء کو جمع کیا کرتا ہوں۔ بعض اہل حدیث نے بلا عذر بھی جمع درست رکھا ہے بشرطیکہ اہل شیعہ کی طرح اس کی

اور میری انتہا بھی تیری ہی طرف ہے۔ یا یہ کہ میری التجائیں اور تمنائیں تیری طرف ہیں۔

إِلَيْكَ عَنِّي - میرے پاس سے سرک جا (اور یہ حضرت علیؑ نے دنیا سے فرمایا)۔

إِلَّا - حرف استثناء ہے بمعنی مگر۔ بجز۔ سوائے۔

كُلُّ بِنَاءٍ وَبَنَاءٍ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَالًا إِلَّا مَالًا - ہر عمارت (قیامت کے دن) اس کے بنانے والے پر وبال ہو گی مگر جو ضروری ہے مگر جو ضروری ہے (وہ نہیں) یعنی بہ قدر حاجت سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے۔

إِلَّا آلَ فُلَانٍ - مگر فلاں لوگوں پر نوحہ ہو سکتا ہے (یہ خاص ام عطیہ کو آپ نے اجازت دی تھی اس سے مطلق نوحہ کی اباحت نہیں نکلتی جیسے مالکیہ نے گمان کیا ہے۔ شیعہ امامیہ کے نزدیک بھی نوحہ جائز ہے)۔

إِلَّا إِنِّي سَمِعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میرے اس اعتقاد کی وجہ یہ ہے کہ میں نے آنحضرت سے اس کو سنا ہے۔

إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔ صرف اس سے عہد لیا (مگر ہمارے زمانہ کے بعض بد نظر درویش (پیر) عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں ان کو اپنے سے بے پردہ کراتے ہیں۔ اللہ ان کو ہدایت دے)۔

إِلَّا الدِّينَ - (شہید کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں) مگر قرضہ معاف نہیں ہوتا (اور اسی طرح کے تمام حقوق الناس)۔

لَا يُخَوِّجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِّنْهُ - تم کو بھاگنے کی نیت کے سوا اور کوئی ضرورت نہ نکالے (یعنی ضرورت اور حاجت کے لئے وبائی یا طاعونی مقام سے نکل جانا درست ہے لیکن بھاگنے کی نیت سے نکلنا حرام ہے یا مکروہ تحریمی ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ بعض نے کہا إِلَّا کا حذف ٹھیک ہے اور یہ راوی

عادت نہ بنالے۔

وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمُتَةُ -
اور دسویں بات میں بھول گیا میرے خیال میں وہ دسویں بات
اور کچھ نہیں تو کلی کرنا ہی ہوگی۔

الطَّوَّافُ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْتُمْ تَتَكَلَّمُونَ -
طواف نماز کی طرح ہے صرف فرق یہ ہے کہ طواف میں باتیں
کرتے ہو اور نماز میں باتیں کرنا درست نہیں (جب طواف نماز
کی طرح عبادت ہو تو قبر کا طواف شرک ہوگا اور اگر بہ نیت
عبادت کرے اور اگر بطور تحیت ہو تو حرام ہوگا)۔
إِلَّا - کبھی اِنْ لَا کا مخفف آتا ہے۔ اگر نہیں۔

وَالَا كَانَتْ نَافِلَةً - یعنی اگر تو لوگوں کو اس حال میں
پائے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہوں اور ان کے ساتھ دوبارہ شریک
ہو جائے تو تجھ کو نفل کا ثواب ملے گا۔

الْيُونُ - ایک شہر جو مصر میں تھا مسلمانوں نے اس کو فتح کر
کے فسطاط نام رکھا ہے۔ (اور البون بائے موحده سے یمن میں
ایک شہر ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْمِيمِ

آم - مخفف ہے اَمَّا کایا۔

اَمْ وَاللَّهِ لَا سَتَغْفِرَنَّ - (اس میں اَمْ یا کے معنوں
میں آتا ہے)۔

اَيَقْتُلُهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ - یعنی اس کو مار ڈالے یا صبر
کرے کیا کرے۔

اَمْتُ - ٹیلہ بلندی، شک، عیب، کجی، سختی۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا اَمْتُ فِيْهَا - اللہ نے

شراب کو حرام کیا اس میں کچھ شک نہیں یا شراب کی حرمت سخت
ہے اس میں نرمی نہیں ہو سکتی یا شراب میں فی ذاتہ کوئی عیب نہیں
بلکہ نشہ کی وجہ سے حرام ہوئی ہے۔

مترجم :- یعنی شراب فی ذاتہ کوئی ناپاک گندی غلیظ چیز
نہیں ہے وہ تو انگور یا کھجور یا دوسری پاکیزہ میوؤں اور اناجوں
وغیرہ کا شیرہ یا عرق ہوتا ہے بلکہ اس کی حرمت نشہ کی وجہ سے
ہے تو جو چیز نشہ کرے وہ حرام ہے اس حدیث میں خود شارع
علیہ السلام نے حرمت خمر کی علت بیان کر دی اور دوسری صحیح
حدیث میں ارشاد ہوا کل مسکر خمر تو خفیفہ کا مذہب رد ہو گیا کہ
شراب انگور سے خاص ہے یا شراب فی ذاتہ نجس اور ناپاک
ہے ناپاکی کی کوئی وجہ نہیں تو جو روٹی شراب ملا کر پکائی جائے
اس کا کھانا درست ہوگا۔ اسی طرح جن ادویہ میں شراب کی
روح یعنی الکحل شریک ہوتی ہے ان کا بھی استعمال درست ہوگا
کیونکہ دوسری دواؤں میں ملنے سے وہ شراب نہ رہی اور نہ اس
میں نشہ رہا تو حرمت کی علت جاتی رہی اسی طرح ان انگریزی
عطروں (سینٹ لونڈر) کا بھی استعمال درست ہوگا اور وہ پاک
سمجھے جائیں گے جن میں اسپرٹ شریک ہوتی ہے۔ ہمارے
علمائے اہل حدیث میں سے مفتی مصر شیخ محمد عبدہ نور اللہ مرقدہ
نے صراحتہ ایسا ہی فتویٰ دیا ہے۔

اَمْج - ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان
واقع ہے۔

حَتَّىٰ اِذَا كَانَ بِالْكَدِيدِ مَا بَيْنَ عُسْفَانَ وَ اَمْج -
جب آپ کدید میں پہنچے جو عسفان اور امج کے درمیان ہے۔

اِصْطَادَ النِّسَاءُ قُمْرِيَّةً مِّنْ قِمَارِى اَمْج - عورتوں
نے امج کی ایک قمری کا شکار کیا۔

۱۔ اللہ کی قسم میں ضرور استغفار کروں گا۔ (م)

۲۔ خفیفہ کا یہ مذہب ہے کہ شراب وہ (حرام) ہے جو انگور سے بنی ہو آگ پر پکی ہو اور اس میں نشہ ہو حالانکہ جب شراب حرام ہوئی تھی تو مدینہ میں
انگور کی شراب کا وجود بھی نہیں تھا اور دوسرے جب احادیث صحیحہ اور قرآنی آیات سے یہ واضح ہو گیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے تو ان باریکیوں کی ضرورت ہی
نہیں رہتی۔ دوسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ شراب کا استعمال اندرونی یا بیرونی دوا کے طور پر بھی حرام ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں اور وہ دلیل یہ دیتے کہ وہ
نجس کلی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں دیکھئے اونٹ کا پیشاب نجس ہے لیکن حضور نے وہ چند بیماریوں کو لگوانا تو کیا بلکہ پلویا تھا اور دیکھیے! زہر حرام ہے لیکن اس کا جسم
پر لگانا حرام نہیں۔ (م)

أَمْرٌ - حد غایت انتہا۔

مَا أَمَدَكَ - تیری عمر کیا ہے (یہ حجاج ظالم نے امام حسن بصریؒ سے پوچھا)۔

أَمْرٌ - یا أَمْرٌ بہت ہونا بلند ہونا شاندار ہو جانا۔

خَيْرُ الْمَالِ مُهْرَةٌ مَّامُورَةٌ أَوْ سَكَّةٌ مَّابُورَةٌ - بہتر جائیداد اور مال مادہ گھوڑی ہے جو بہت جھننے والی یا پیوندی کھجور کی قطار۔

أَمْرٌ هُمْ اللَّهُ فَأَمْرُوا - یعنی اللہ نے ان کے نسل اور جانوروں میں برکت دی وہ بہت ہو گئے (یہ عرب (گنوار) لوگ کہتے ہیں) لغت والوں نے کہا ہے کہ فصیح یوں ہے أَمْرُهُمُ اللَّهُ فَأَمْرُوا - پہلی صورت میں یوں کہیں گے أَمْرَهَا فَهِيَ مَّامُورَةٌ اور دوسری صورت میں أَمْرَهَا فَهِيَ مُؤَمَّرَةٌ۔

ذِي أَمْرٍ - ایک مقام کا نام جو غطفان کے ملک میں ہے۔

لَقَدْ أَمَرَ أَمْرُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ - ابوکبشہ کے بیٹے کا مرتبہ بہت بڑھ گیا (یعنی روم کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے ابوکبشہ آنحضرتؐ کے رضاعی باپ تھے (یہ جملہ ابوسفیان نے حضورؐ کی نسبت کہا تھا)۔

تُسَبَّرُ كُنُونًا فِي الْأَمْرِ - ہم کو نفع میں شریک کر لو۔
مَالِي أَرَى أَمْرَكَ يَا أَمْرٌ - میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا کام بڑھتا جاتا ہے (روز افزوں ترقی ہو رہی ہے)۔

فَقَالَ وَاللَّهِ لَيَأْمُرَنَّ عَلِيٌّ مَا تَمَرِي - آپ نے فرمایا خدا کی قسم جو تو دیکھ رہا ہے اس سے بھی بڑھ جائے گا۔

قَدْ أَمَرَ بَنُو فُلَانٍ - فلان کے اولاد بہت بڑھ گئی۔

أَمِيرِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ جِبْرِئِيلُ - میرے مشیر فرشتوں میں جبریل ہیں۔

يَكُونُ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ - میری امت میں بارہ امیر ہوں گے جو سب قریش میں سے ہوں گے۔

مترجم:- مراد ان بارہ امیروں سے وہ امرا ہیں جو امام مہدی کے بعد امام حسن اور امام حسین کی اولاد میں سے حکومت

کریں گے جیسے حضرت دانیال پیغمبر کی کتاب میں ہے اور جن لوگوں نے مصداق اس حدیث کا خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کو ٹھہرایا ہے انھوں نے غلطی کی ہے چونکہ بنی امیہ اکثر ظالم غاصب اور جابر تھے اور عباسیہ کا عدد بارہ سے زیادہ تھا اہل سنت کے علماء ان میں تراش خراش کرتے ہیں اور خلفائے راشدین کے بعد کچھ لوگوں کو بنی امیہ میں سے لیتے ہیں کچھ عباسیہ میں سے جو ذرا اچھے اور عادل گزرے اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں یہ لکھا ہے کہ ان بارہ امیروں سے ائمہ اثنا عشر (بارہ امام) مراد ہیں اور امارت سے دینی پیشوائی اور سرداری مراد ہے نہ کہ حکومت ظاہری واللہ اعلم۔

أَمْرٌ - کام اور حکم۔

فَيُحْمَنُ يَكُونُ الْأَمْرُ - کون خلیفہ ہوگا۔

هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ - یہ امر یعنی خلافت قریش میں رہے گی (غیر قریشی خلیفہ اور امیر المومنین نہیں ہو سکتا۔ اور حنفیہ نے مغلوب کی خلافت صحیح رکھی ہے۔)

إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأْمُرْتُمْ - جب کوئی امیر مر جاتا ہے تو تم دوسرا امیر مقرر کرنے کے لئے مشورہ کرتے ہو۔

فَلَنَسْأَلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ - ہم آپ سے اس امر میں دریافت کر لیں (یعنی یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا)۔

فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ - جس حج میں ان کو امیر بنایا تھا۔
إِذَا وَبَسَدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ - جب حکومت نالائق کو دی جائے۔

مَا أَخَذَ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ - اس خلافت کا زیادہ حق دار ان لوگوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے (چھ آدمیوں کا نام حضرت عمرؓ نے لیا)۔

إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً - یہ دین و دنیا کے اصلاح کا کام پہلے نبوت سے شروع ہوا تھا (یعنی آنحضرتؐ کی ذات با برکات سے)۔

أَمْرَةٌ أَبِي بَكْرٍ - ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اور امارت۔

وَإِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْأَمْرِ - بیشک اسامہ کا باپ

(زید) امارت اور سرداری کے لائق تھا۔^۱

لَعَلَّكَ سَاءَ تِلْكَ اِمْرَةٌ بِنَ عَمَلِكَ - شاید تم کو تمہارے چچا زاد بھائی کی سرداری ناگوار ہوئی۔

اَمَّا اِنَّ لَهٗ اِمْرَةً كَلَعَقَہِ الْكَلْبِ اِبْنُہٗ - دیکھو اس کو اتنی دیر سرداری ملیگی جتنی دیر میں کتا اپنے بچے (پلے کو) چاٹ لیتا ہے۔

وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِہٖ - اور عثمان کے ساتھ بھی ان کی خلافت کے شروع میں۔

اِنْ تَأْمُرُوْا اَبَابَكُرٍ تَجِدُوْہُ اَمِيْنًا - اگر تم ابو بکرؓ کو خلیفہ بناؤ تو ان کو ایمان دار امانت دار سردار پاؤ گے (مطلب یہ ہے کہ خلافت کا انتخاب تمہاری رائے پر ہے) اور حضرت علیؓ کے نسبت یہ بھی فرمایا۔

وَلَا اَرَاكُمْ فَاَعِلِيْنَ - میں نہیں سمجھتا کہ تم علیؓ کو خلیفہ بناؤ گے کیونکہ آپؐ کو معلوم ہو گیا تھا کہ صحابہؓ آپؐ کے متصل ہی ان کو خلیفہ نہیں بنائیں گے اور حضرت عثمانؓ کا ذکر یا تو راوی کے سہو سے رہ گیا یا خود آپؐ نے ان کا ذکر نہیں فرمایا۔

تَعَوَّذُوا بِاللّٰہِ مِنْ رَّاسِ السَّبْعِيْنَ وَ اِمَارَةِ الصَّبِيَانِ - اللہ کی پناہ مانگو اس وقت سے جب (ہجرت سے یا وفات سے) ستر و اسی سال شرع ہو اور بچوں کی حکومت سے (مراد بنی امیہ کے چھوکرے ہیں جن کو آنحضرتؐ نے خواب میں اپنے منبر پر اچھلتے کودتے دیکھا اور آپؐ کو بہت ملال ہوا)۔

لَا عَادِرَ اَعْظَمَ مِنْ اَمِيْرٍ عَامَّةٍ - اس شخص سے زیادہ کوئی دغا باز نہیں جو عام لوگوں کی مدد سے (بلا استحقاق حاکم بن بیٹھے) اور خاص لوگ علماء و صلحاء اور اشراف کی رائے اور مشورے سے حاکم نہ ہوا ہو۔

مَنْ يُطِيعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ - جس نے (میرے متعین کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت۔

کی۔

سَلِّمُوْا عَلٰی عَلِيٍّ بِاَمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ - علیؓ کے لئے مسلمانوں کی سرداری تسلیم کرو۔

كَمَا سَمَّیْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اللّٰہُ سَمَآہُ وَ هَكَذَا اَنْزَلَ عَلَيْنَا - امام محمد باقرؑ نے حضرت علیؓ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ نام رکھا ہے اور اسی طرح ہم پر اتارا ہے۔

مترجم کہتا ہے حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیشک امیر المؤمنین تھے ایک بار میں نے جناب امیر کہہ کر آپؐ کو مراد لیا تو ایک سنی صاحب بگڑ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے شاید تم شیعہ ہو میں نے کہا دریں چہ شک۔ میں بیشک شیعہ علیؓ ہوں اللہ ہم کو دنیا میں اسی گروہ میں رکھے اور آخرت میں بھی اسی گروہ میں ہمارا حشر کرے۔

لَا تَأْمُرَنَّ عَلٰی اِثْنَيْنِ - دو آدمیوں کا بھی حاکم نہ بن (حکومت بڑے مواخذہ کی چیز ہے) (ایک روایت میں لَا تَأْمُرَنَّ ہے)۔

مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يُبْعَثُ اَمِيْرًا وَ حُدَّہٗ - جو شخص لوگوں کو اچھی باتیں سکھاتا ہے (جیسے دین کا علم پڑھاتا ہے یا دین کی کتابیں تالیف اور شایع کرتا ہے) وہ قیامت کے دن ایک امیر ہو کر اٹھے گا (حالانکہ اکیلا ہوگا ایسا معلوم ہوگا کہ بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہیں)۔

اَمْرُنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَّلَاكَ اللّٰہُ - اللہ نے جو تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ حکومت ہم کو بھی دو۔

اَمْرُہٗ فِیْہَا - وہاں کا حاکم اس کو بنایا۔

لَا مَرْتٌ بِنِ اُمِّ مَكْتُومٍ - البتہ میں عبد اللہ بن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے) حاکم بناتا۔

اِنْتَمَرَوْ رَاۤیَہٗ - اپنی عقل سے مشورہ لیا۔

۱۔ اسامہ اور زید کو لوگ مجہول النسب اور غلام وغیرہ تصور کر کے امارت و سرداری کے قابل نہ سمجھتے تھے لیکن حضورؐ نے انہی کو اس کے لئے چنا۔ (م)

۲۔ یا خود اپنی عمر کا ستر ہواں سال یا ساٹھواں جب کہ تمام بیماریاں اور مصیبتیں ٹوٹ پڑتی ہیں۔ (م) ایک روایت میں من راس الستین ہے یعنی ساٹھویں سال سے ابو ہریرہ اس سال سے پناہ مانگا کرتے تھے آخر اس سے پیشتر گزر گئے اسی سال میں امام حسینؑ کی شہادت ہوئی۔ (م)

۳۔ اخلاق سکھاتا ہے برائی سے روکتا ہے نیک کاموں کی ترغیب دیتا ہے۔ (م)

لَا يَأْتِمُرُ رُشْدًا - وہ نیک بات کی پیروی نہیں کرتا -
(بلکہ جو دل میں آتا ہے کر بیٹھتا ہے) -

أَمُرُوا النِّسَاءَ فِي أَنْفُسِهِنَّ - جن عورتوں کا نکاح کرو
ان سے بھی مشورہ کو (ان کی رضامندی دریافت کر لو یہ بہتر ہے
جبراً قہراً نکاح کر دینے سے اس کا انجام بد ہوتا ہے بعض نے کہا یہ
حکم استجابا ہے بعض نے کہا شوہر دیدہ عورتیں مراد ہیں) -

أَمُرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ - بیٹیوں کی شادی میں ان
کی ماؤں سے بھی مشورہ لو -

فَأَمَرَتْ نَفْسَهَا - اس نے اپنے جی سے صلاح لی -
مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا - ہم عورتوں کا (جاہلیت کے
زمانہ میں) کچھ شمار ہی نہیں کرتے تھے (کسی مقدمہ میں ان کی
راے ہی نہیں لیتے تھے) -

فِي أَمْرٍ تَأْمُرُهُ - ایک کام میں جس میں فکر کر رہا تھا -
أَمْرُنَاؤُہم نے آپ سے حکومت ملنے کی خواہش کی -
يَسْتَأْمُرُ هُمَا - ان سے مشورہ لیتا تھا -

ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدٌ مِّنْ غَيْرِ أَمْرَةٍ - پھر وہ (سرداری کا
جھنڈا خالد نے سنبھال لیا حالانکہ آنحضرتؐ نے ان کو سردار
نہیں بنایا تھا) مگر جن جن کو آنحضرتؐ نے سردار بنایا تھا وہ
سب یکے بعد دیگرے شہید ہوئے تب خالد نے جھنڈا لے لیا
اور کافروں کو شکست دی (یعنی غزوہ موتہ میں) -

لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا أَمْرًا - تو نے ایک بہت بڑا یا بہت
برا کام کیا -

ابْعَثُوا بِالْهَدْيِ وَاجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُ يَوْمَ
أَمَارٍ - قربانی کا جانور مکہ میں بھیج دو اور اپنے اور اس کے
درمیان ایک نشانی کا دن مقرر کر لو -

فَهَلْ لِلْسَّفَرِ أَمَارَةٌ - سفر کی کیا کوئی نشانی ہے -

مَنْ يُطِيعِ امْرَأَةً لَا يَأْكُلْ ثَمْرَةً - جو شخص نادان عورت
(یا نادان مرد) کا کہا مانے گا اس کو اچھا پھل نہیں ملے گا (بلکہ
برا نتیجہ دیکھنا ہوگا) امْرَأَةٌ دُني کو بھی کہتے ہیں - اگر نیک بودے
سرا انجام زن زنان را مزن نام بودے نہ زن^۱ -

فَأَنِمَّةٌ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ - اللہ کے سچے دین پر قائم رہے
گا -

حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ - یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے
گا - (قیامت یا وہ ہوا جس کے چلنے سے ایمان دار سب مر
جائیں گے) -

وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ - اس وقت ہمارا چال
چلن اگلے عربوں کی چال چلن کی طرح تھا - (پانچ خانہ کے لئے
جنگل جاتے گھر میں بیت الخلاء نہ بناتے) -

فَإِنَّهُ حَدَّثَ بَعْدَكَ أَمْرًا - تمہارے بعد ایک نیا حکم
آیا (قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے کی اجازت
ہوئی) -

أَذْكُرُكُمْ بِالْأَمْرِ - میں تم کو (حکم احکام دے کر) یاد
رکھوں گا -

أَمْرَبَانٍ يَقْتَدِي بِهِمْ - آنحضرتؐ کو اگلے پیغمبروں کی
پیروی کرنے کا حکم ہوا -

مَا أَمْرُ هُمَا - (یہ دونوں آیتیں قاتل مومن کے باب
میں ایک سورہ فرقان کی دوسری سورہ نسا کی ایک دوسرے کے
مخالف ہیں) ان میں جمع (تطابق) کیونکر ہو سکتا ہے -^۲

مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ - جب تک ہم
اس اچھے کام یعنی اسلام پر قائم رہیں گے -

لَنَسْأَلَنَّ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ - ہم یہ پوچھیں گے کہ
عالم کی خلقت کیونکر شروع ہوئی -

۱ جب عورتوں کے معاملات نیک ہوتے تو تب ان کا نام مزن (نہ مارو) ہوتا نہ کہ زن (یعنی مارو) (م)

۲ اس کی بحث کافی طویل ہے مختصر طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ ان دونوں آیتوں میں سے نہ کوئی ناجائز ہے نہ منسوخ اسلام لانے سے پہلے اگر کوئی چاہے
جتنے کفر، قتل، زنا، چوری کر چکا ہو تو اس کی نجات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے تمام سابقہ اعمال سے تائب ہو اور پھر ایمان لائے اور اس کے بعد نیک اعمال
کرنے شروع کر دے - اور اسلام کے بعد اگر اس فعل کا مرتکب ہو گا تو اس کی نجات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس فعل سے تائب ہو کہ آئندہ نہ کرے گا پھر
اس کی سزا یا حد قبول کرے تو خدا اس کے اس فعل کو بخش دے ورنہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہوگا - (م)

فَمُرْنَا بِأَمْرِ فَضْلِ - ہم کو ایک خلاصہ قطعی بات بتلا دیجئے۔

رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ - دین کی چوٹی اسلام ہے۔
وَ كَذَا مِنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ - اسی طرح جو شخص یہ دین قبول کرے۔

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا - جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے۔ (صاحب مجمع نے کہا مراد وہ کام ہے جس کی کتاب و سنت سے کوئی سند واضح یا پوشیدہ نہ ہو)۔

قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ - اس سے پہلے کہ ہم آپ سے پوچھ لیتے اس آفت سے کیونکر چھٹکارا ہوگا (آخرت کے عذاب سے کیونکر محفوظ رہیں گے)۔

يَقُولُ مَا أَمَرَ اللَّهُ - اللہ نے جو حکم زیادہ کہے (یعنی اِنَّا لِلَّهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ)۔

نَقُولُ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ - اللہ نے جیسا حکم دیا ویسا ہی ہم کہتے ہیں (اس کا شکر ادا کرتے ہیں)۔

أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتُكَ فِي السَّمَاءِ - تیرا حکم آسمان اور زمین میں دونوں جگہ چلتا ہے جیسی تیری مہربانی آسمان والوں پر ہے۔

إِنَّ الْأَمْرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ كَقَطْرِ الْمَطَرِ - اللہ تعالیٰ کے احکام آسمان سے زمین پر اس طرح اترتے ہیں جیسے بارش کے قطرے۔

أَمْرُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ - ہماری امامت کا مقدمہ بہت سخت ہے (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے)۔

إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ لَيَحْضُرُ الْمَوْسِمَ كُلَّ سَنَةٍ - اس امر کا متولی (یعنی امامت کا) ہر سال موسم میں حاضر ہوگا۔

لَيْسَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ - ہم کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا مگر جو تو نے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔

ذَكَرْتُ الَّذِي مِنْ أَمْرِنَا - ہم نے اپنا حال یاد کیا۔

رَجُلٌ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ - جس شخص نے اس بات کو پہچانا (کہ تم لوگ آنحضرتؐ کے وصی ہو)۔

يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ وَ يُؤْمِنُنَا بِالصَّافَاتِ - آنحضرتؐ ہم کو ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیتے اور آپ امام ہو کر سورہ والصفات پڑھتے تھے۔

كَانَ عَبْدًا مَأْمُورًا - آنحضرتؐ تو اللہ کے بندے تھے حکم کے تابع۔

رَأَيْتُ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ - تو ایسا کام دیکھے گا جو تجھ کو ضرور کرنا پڑے گا (نفس کی خواہش سے اس میں مبتلا ہو جائے گا) یا لوگوں کو گناہ کرتے دیکھے گا اور بجز خموشی کے چارہ نہ ہوگا اس لئے ہر حال میں گوشہ نشینی اور تنہائی تیرے لئے بہتر ہے۔

فَالْمُؤْمِنُ يُوجَرُ فِي كُلِّ أَمْرٍ حَتَّى فِي اللَّقْمَةِ - مومن کو ہر کام میں ثواب ملے گا یہاں تک کہ کھانا کھانے میں بھی (یا اپنی بیوی کو کھلانے میں بھی)۔

وَ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً - تم عمدہ مسلمان اس کو پاؤ گے جو اسلام لانے سے پہلے اسلام کو بہت ہی برا سمجھتا تھا (یعنی اپنے مذہب اور اعتقاد میں مضبوط تھا وہی اسلام کی حالت میں بھی مضبوط ہوگا اور جس شخص کو دین اور مذہب کی پرواہ نہ ہوگی وہ نہ کفر کی حالت میں اپنے اعتقاد پر راسخ اور ثابت قدم ہوگا نہ اسلام کی حالت میں)۔

أَفْتَتِحُ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ - میں ایسی بات کو کھولوں جس کا سب سے پہلا کھولنے والا بننا میں پسند نہیں کرتا (یعنی فتنے کا دروازہ کھولنا)۔

فَأَمْرُهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ - حضرت عمرؓ نے مؤذن کو حکم دیا کہ الصلوة خیر من النوم صبح کی اذان میں کہا کرے (نہ کہ اذان کے باہر اس کے بعد جیسے مؤذن نے کیا تھا)۔

أَمْرُنَا إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ - ہم کو مسجد سے نہ نکلنے کا

۱ ہم اسی (اللہ) کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر واپس جائیں گے۔ (م)

۲ نماز نیند سے بہتر ہے۔ (م)

حدیث کا عالم بن یا طالب علم یہ نہیں کہ مقلد بن جائے انداد ہندہ دوسرے کی رائے پر عمل کرے (ابن اشیر نے کہا مقلد کی کوئی رائے ہی نہیں ہوتی وہ تو اپنے دین میں دوسرے کی رائے کا تابع ہوتا ہے ابن قیم نے کہا مقلد نہ عالم ہے نہ طالب علم نہ اِلَّا الَّذِي نَهَ اِلَّا الَّذِي خُذَ مَحْفُوظًا رَكْعَةً)۔

لَا يَكُونَنَّ أَحَدُكُمْ إِمْعَةً قِيلَ وَمَا الْإِمْعَةُ قَالَ الَّذِي يَقُولُ أَنَا مَعَ النَّاسِ - کوئی تم میں سے امعہ نہ بنے لوگوں نے عرض کیا امعہ کیا ہے؟ فرمایا جو کہے میں لوگوں کے ساتھ ہوں (جو ہمارے خاندان والوں یا قوم والوں یا زمانے والوں یا ہمارے مولویوں، مشائخ اور پیروں کا طریق ہے بس اسی پر میں چلوں گا جیسے مشرک کہا کرتے تھے ہم تو اپنے باپ دادا کے طریق پر چلیں گے اس کو لاکھ دلیلیں بتاؤ لیکن وہ غور ہی نہیں کرتا، تقلید نہیں چھوڑتا - یہ بیوقوفوں کا شیوہ ہے اور سارا قرآن ایسی تقلید کی مذمت سے بھرا ہوا ہے)۔

مترجم :- کہتا ہے کہ حنفی اور شافعی تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے امعہ ہو گئے ہیں ان سے کوئی حدیث بیان کرے تو وہ ہرگز نہیں سنتے اور اپنے اماموں کا قول جو حدیث کے خلاف ہو نہیں چھوڑتے ان سے یہ امر کچھ باعث تعجب نہیں ہے کیونکہ انھوں نے تقلید کا برقعہ اپنے منہ پر ڈال لیا ہے لیکن تعجب تو ان لوگوں پر ہوتا ہے جو تقلید چھوڑ دینے کا اور اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں باوجود اس کے مولوی اسماعیل صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شوکانی وغیرہ کے ایسے سخت مقلد بن گئے ہیں کہ ان کے اقوال کے خلاف کسی کی نہیں سنتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

أَمَلٌ - امید۔
وَ أَنْتَ صَاحِبُ تَأْمُلِ الْغِنَى - تو بھلا چنگا ہو مال دار ہو جانے کی امید رکھتا ہو۔

فَابْشُرُوا وَأْمَلُوا وَأْمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ - خوش ہو

حکم ہوا اور آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم مسجد میں ہو (اخیر تک)۔
فِي رَهْطٍ أَمْرُهُ يُؤْذَنُ فِي النَّاسِ - ایک جماعت میں جس کو یہ حکم دیا کہ لوگوں کو خبردار کر دے۔

يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِّنْ أَمْرِي - اس کو میری حدیثوں میں سے کوئی حدیث پہنچے (یہ کہے میں تو بس قرآن کے سوا اور کچھ نہیں مانتا) میں صرف قرآن پر چلوں گا۔

مترجم :- جیسے ہمارے زمانہ میں چکڑ الوی مولوی نے یہ ڈھونگ نکالا ہے اور اپنے گروہ کا نام اہل القرآن رکھا ہے اس کو اتنی سمجھ نہیں کہ قرآن شریف مجمل ہے اس کی تفسیر اور تفصیل بغیر حدیث شریف کے ممکن نہیں ہے اور حدیث بھی اسی کا کلام ہے جس نے ہم کو اللہ کا کلام پہنچایا پھر اگر حدیث کا اعتبار نہ ہو تو قرآن شریف پر بھی اعتماد نہ ہوگا اور قرآن میں خود حکم ہے کہ اے رسول جو حکم دین ہے اس کو تمہارا اس پر عمل کرو)۔

لَا مَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَ بِالسَّوَاكِ - میں ان کو عشاء کی نماز میں دیر کرنے کا اور (ہر نماز کے لئے) مسواک کرنے کا حکم دیتا - اس حدیث سے یہ نکالا کہ امر مستحب مامور بہ نہیں ہے)۔

بِهَذَا أَمْرُثُ يَا أَمْرُثُ - پہلی صورت میں حضرت جبریلؑ نے یوں کہا مجھ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے یعنی تم کو یہ پہنچا دینے کا اور دوسری صورت میں معنی یہ ہے کہ تم کو پروردگار کی طرف سے ایسا ہی حکم ہوا ہے۔

أَمْسٍ - گزشتہ کل کا دن یعنی دیروز۔

إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَمَّا جَلَسْتُ إِلَيْهِ أَمْسٍ - ابھی کل کی بات ہے جب میں امیر المؤمنین عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا (یہاں اس سے گزشتہ زمانہ مراد ہے اردو محاورہ بھی ایسا ہی ہے)۔

إِمْعٌ - یا امعہ - جو شخص بے سمجھے ہو جیسے کسی کی تقلید کرے (پیر من خس است اعتقاد من بس است)۔

أَعْدُ غَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَكُنْ إِمْعَةً - قرآن اور

۱۔ کیونکہ آنحضرتؐ کے بتانے سے ہی ہم نے قرآن کو کتاب اللہ تسلیم کیا ہے پھر آپ کی احادیث ماننے میں شک و تردد چہ معنی دارد؟ (م)

۲۔ تقلید کا قلاوہ (پتہ) اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ (م)

جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔

طُولُ الْأَمَلِ يُنْسِي الْأَخِرَةَ - آرزو کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے (ساری عمر دنیا کی ترقی اور بہبودی کی فکر میں گزر جاتی ہے)۔

إِنَّ أَسَامَةَ لَطَوِيلُ الْأَمَلِ - اسامہ بن زید لمبی آرزوئے عمر والا ہے (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب اسامہ نے ایک لونڈی اور ہار ایک مہینے کے وعدے پر خریدی تھی)۔

هَذَا أَمَلُهُ - یہ لکیر جو باہر نکل گئی ہے اس کی آرزو ہے۔ اُمّ - گروہ - ماں - جز - اصل - رہنے کی جگہ - خادم۔

اتَّقُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ - شراب سے بچے رہو وہ تو تمام خرابیوں کا مجموعہ ہے (شراب جہاں پی اور عقل جاتی رہے اب زنا، حرام کاری اور چوری، مار پیٹ، جھگڑا اور فساد سب کرنے لگتا ہے)۔

الْقَبْضُ أُمُّ الْأَمْرَاضِ - قبض یعنی پانچناہ معمول کے مطابق کھل کر نہ آنا تمام بیماریوں کا مجموعہ ہے (اسی سے تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں)۔

إِنَّهُ أَتَى أُمَّ مَنَزِلِهِ - وہ اپنے گھر کی سنبھالنے والی کے پاس آیا (یعنی بیوی یا دوسری کسی عورت کے پاس جو اس کا گھر چلاتی تھی)۔

نَعَمْ فَتَىٰ إِنْ نَجَّامُنْ أُمَّ كَلْبَةٍ - کیا ہی اچھا جوان ہے بشرط یہ کہ بخار سے بچ جائے۔

لَمْ تَضُرَّهُ أُمُّ الصَّبِيَّانِ - اس کو بدلی کی بیماری (جو سردی اور قبض سے بچوں کو ہو جاتی ہے اور بچے بے ہوش بھی ہو جاتا ہے) ضرر نہ کرے گی۔

إِنْ أَطَاعُوا هُمَا فَقَدْ رَشِدُوا وَرَشِدَتْ أُمُّهُم - اگر یہ لوگ ابو بکر اور عمرؓ کا کہنا مانیں گے تب تو ہدایت پائیں گے اور ان کا گروہ بھی ہدایت پائے گا۔ یا تب تو وہ زندہ رہیں گے ان کی ماں بھی زندہ رہے گی۔ (رَشِدَتْ أُمُّهُمْ ضد ہے هَوَتْ أُمُّهُمْ کی یعنی ان کی ماں مری)۔

لَا أُمَّ لَكَ - گالی ہے یعنی تیری ماں کا پتہ نہیں (تو

راستہ میں پڑا ہوا ملا۔ بعض نے کہا تعریف کے مقام پر کہا جاتا ہے)۔

أُمُّ الْكِتَابِ - جہاں سے کتاب شروع ہو جیسے سورہ فاتحہ قرآن کے لئے یا کتاب کی جزو اصل ماخذ یا اعلیٰ مطالب اور اصول و مقاصد۔

أُمُّ الْقُرَى - مکہ معظمہ یا تمام بستیوں کا صدر مقام۔ اُمُّ الشَّيْءِ - ہر چیز کا زبردست اور موٹا مقام یا اہم حصہ۔

أُمُّ الدِّمَاغِ - کھوپری یا دماغ کی جز یا بھیجے کے اوپر کی جھلی یا تیسری گولی بھیجے کی تیسری پرت جس میں جان رہتی ہے (اس کو ذرا سا چھیڑ دو تو آدمی فوراً مر جاتا ہے)۔

أَمَرْتُكَ أُمُّكَ بِهَذَا - کیا تیری ماں نے تجھے اس کے پہننے کا حکم دیا ہے۔

أُمَّهَاتِي يَحْتَشِنُنِي عَلَى خِدْمَتِهِ - (انس نے کہا) میری مائیں (ماں نانی خالہ وغیرہ) آنحضرتؐ کی خدمت کرنے کے لئے مجھ کو ابھارتی تھیں۔

عُقُوقُ الْأُمَّهَاتِ - ماؤں کی نافرمانی کرنا۔ إِنَّهُ يُنْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةٌ وَحْدَهُ - وہ قیامت کے دن اکیلا ہوگا مگر جماعت کی طرح دکھلائی دے گا۔

لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ تُسَبِّحُ لِأَمْرٍ بِقَتْلِهَا - اگر کتے ایک ایسی خلقت نہ ہوتے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے تو میں ان کو مار ڈالنے کا حکم دیتا۔

يَهُودُ بَنِي عَوْفٍ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ - بنی عوف کے یہودی گویا مسلمانوں کے ایک گروہ ہیں (کیونکہ انہوں سے صلح اور محبت کر لی تھی)۔

أَنَا أُمَّةٌ أَمِيَّةٌ لَا تَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ - ہم لوگ (عرب کے مسلمان) امی گروہ ہیں (تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے) نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا (یعنی نجوم اور ریاضی کے فنون و حساب وغیرہ)۔

مترجم:- کہتا ہے آنحضرتؐ کے ارشاد کا یہ اثر اب تک

لوگوں سے علم اور فضیلت میں بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ بعض نے اس حدیث کو موضوعات میں داخل کر دیا ہے۔

أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ لَهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ۔
میری امت پر پروردگار کا رحم ہے آخرت میں اس پر عذاب نہیں ہوگا۔ (یعنی دائمی عذاب یا سخت عذاب جو کفار اور مشرکوں کے لئے ہے)۔

عَنْ أُمِّهِ الْعُلْيَا۔ اپنی اوپر والی ماں (یعنی نانی دادی سے)۔

و تَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ مِائَةً۔ میری امت (دعوت) تہتر فرقوں میں پھوٹ جائے گی۔ (بعض نے کہا مراد امت اجابت ہے یعنی اہل قبلہ۔ اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ بد اعتقادی کی وجہ سے ایک مدت کے لئے دوزخ میں جائیں گے اور اہل سنت کا دوزخ میں جانا گناہوں کی وجہ سے ہو سکتا ہے نہ کہ بد اعتقادی کی وجہ سے)۔

لَا يَسْمَعُ بَنِي أَخِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ۔ اس امت یعنی امت دعوت میں سے جو کوئی میرا حال سنے (اس کو میرا دین پہنچے میری خبر پہنچے) لیکن وہ ایمان نہ لائے تو وہ دوزخ میں جائے گا (معلوم ہوا کہ جس کو دین حق کی خبر نہ پہنچے اور وہ توحید پر مرے خواہ یہودی ہو یا نصرانی یا ہندو یا چینی جین یا بودہ تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا یعنی عذاب دائمی نہیں پائے گا کیونکہ وہ معذور ہے)۔

فِي الْأُمَّةِ ثَلَاثُ الدِّيَةِ يَأْتِي الْمَأْمُومَةُ ثَلَاثُ الدِّيَةِ۔ جو زخم سر کا بھیجے کی جھلی تک پہنچے اس میں تہائی دیت لازم ہوگی۔

مَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى سُنَّةٍ فَلَا مَآهُوَ۔ جو شخص حدیث پر جا کر ٹھہرے (یعنی سنت نبوی سے دلیل لے اس پر

مسلمانوں کی قوم میں باقی ہے ان کا دماغ ہندسہ حساب اور ریاضی کے شعبوں کے اتنا مناسب نہیں ہے جتنا ہندو اور پارسیوں کا ہے اکثر مدارس میں مسلمان ریاضی میں ہندوؤں سے کم تر رہتے ہیں۔ البتہ ادب اور شعر شاعری وغیرہ میں سبقت لے جاتے ہیں۔

بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ۔ میں امی قوم (یعنی عرب کی قوم کی طرف جہاں تعلیم کا زیادہ رواج نہ تھا بھیجا گیا ہوں)۔
إِنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ۔ تم امیوں (ان پڑھوں) کے پیغمبر ہو (یہ ابن صیاد نے آنحضرت سے کہا)۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً۔ ابراہیم پیغمبر بن تھا اپنے دین پر قائم تھے یا لوگوں کے پیشوا تھے یا نیکوں اور بھلائیوں کے مجموعہ تھے یا اکیلے تھے مگر ایک جماعت کی طرح تھے۔

وَإِذْ كُنَّا بَعْدَ أُمَّةٍ۔ ایک مدت کے بعد اس نے یاد کیا (بعض نے اُمّة پڑھا ہے یعنی بھولنے کے بعد یاد کیا)۔

إِنَّ لِلَّهِ أَلْفَ أُمَّةٍ مِنْهَا الْجَرَادُ۔ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں طرح کی خلقتیں پیدا کی ہیں مٹی بھی ان میں سے ایک ہے (سب سے پہلے وہ دنیا سے اٹھ جائے گی)۔

لَا يَزَالُونَ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللَّهِ۔ میری امت میں سے ایک گروہ برابر (قیامت تک) اللہ کے حکم پر قائم رہے گا (شریعت کی پیروی کرتا رہے گا معاویہ نے کہا وہ اہل حدیث کا گروہ ہے)۔

مَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا يُدْرِي أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ۔ میری امت کی مثال مینہ (بارش) کی سی مثال ہے معلوم نہیں شروع اچھا ہوتا ہے یا آخر (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگلوں کا مرتبہ پچھلوں سے بڑھ کر نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ پچھلوں میں بھی بعض ایسا شخص پیدا ہوگا جو اگلے بہت سے

۱۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ بس اپنے آپ کو اس امت سے منسوب کر لو تو نجات یافتہ ہو جاؤ گے جیسے کہ یہود و نصاریٰ کا زعم ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ جو کوئی خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہو اگر ایسا نہیں تو وہ امت سے خارج ہے جیسے کہ تمام آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے ظاہر ہے۔ (م)

۲۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ صرف ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ وہ فرقہ وہ ہوگا جو خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہوگا۔ (یعنی اعمال صالحہ کرتا ہوگا) ورنہ برخلاف اس کے جن کے اعمال (صالحہ) کا پلڑا ہلکا ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے۔ (سورہ مومنون: ۱۰۳) (م)

عمل کرے) اس نے سیدھے راستہ کا قصد کیا یا وہ ایسا راستہ پر ہے جس پر لوگوں کو چلنا چاہئے۔

كَانُوا اِيْتَامًا مُؤْن شَرَارَ ثَمَارِ هُمْ فِي الصَّدَقَةِ - لوگ زکوٰۃ میں برائے امیوہ نکالتے تھے (ایک روایت میں يَتِمُّونَ ہے۔ مطلب وہی ہے لفظی ترجمہ یوں ہے کہ اپنے برے میوؤں کی طرف قصد کرتے تھے)۔

اَتَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں آنحضرتؐ کے پاس جانے کا قصد کر رہا تھا۔

ثُمَّ يَوْمَ بِأَمِّ الْبَابِ عَلَى أَهْلِ النَّارِ - پھر دروازے کی جڑ کی طرف قصد کیا جائے گا (وہ دوزخ والوں پر بند کر دیا جائے گا)۔

لَا يَزَالُ أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَمَمًا - اس امت کا حال ہمیشہ آسان اور اچھا رہے گا۔

لَيَأْمَنَنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ - اس خانہ کعبہ کے قصد سے ایک لشکر آئے گا (یعنی اس کو گرانے اور تباہ کرنے کے لئے)۔
مَنْ أَمَّ هَذَا الْبَيْتَ - جو شخص اس گھر یعنی خانہ کعبہ کا قصد کرے۔

يَنْزِلُ إِمَامًا - حضرت عیسیٰؑ امام بن کر اتریں گے (یعنی حاکم اور خلیفہ ہو کر)۔

وَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ - تمہارا امام تم میں سے یعنی قریش میں سے ہوگا (یعنی نماز امام مہدی پڑھائیں گے بعض نے کہا مِنْكُمْ سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قرآن شریف پر عمل کریں گے مذہب اسلام پر چلیں گے)۔

فَأَمَّاكُمْ بَكِتَابِ رَبِّكُمْ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ - حضرت عیسیٰؑ تمہاری امامت اللہ کی کتاب اور تمہارے پیغمبرؐ کی حدیث کے موافق کریں گے (اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ حنفی مذہب پر چلیں گے)۔

كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ - میں پیغمبروں کا پیشوا ہوں گا (بعض نے امام بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی پیغمبروں کے آگے ہوں گا مگر یہ صحیح نہیں ہے)۔

النَّصِيحَةُ لِأَنْمَةِ الْمُسْلِمِينَ - مسلمانوں کے

حاکموں کی خیر خواہی یا مسلمانوں کے عالموں کی خیر خواہی۔

إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ إِمَامٌ وَجَمَاعَةٌ فَأَعْتَزِلِ الْفِرْقَ - اگر لوگوں کا کوئی امام نہ ہو اور ان میں پھوٹ ہو تو سب فرقوں سے الگ رہ (جب وہ سب مل کر اما پر متفق ہو جائیں اس وقت اس سے بیعت کر لے)۔

مترجم :- اسی حدیث پر عبد اللہ بن عمرؓ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ سے بیعت کی نہ معاویہؓ سے نہ یزیدؓ سے (لیکن ایک روایت تو یوں ہے کہ انھوں نے یزید سے بیعت کر لی تھی) نہ عبد اللہ بن زبیرؓ سے اور نہ مردانؓ سے یہاں تک کہ عبد الملک بن مردان کی خلافت پر سب نے اتفاق کر لیا تو اس وقت انھوں نے اس سے بیعت کر لی ہر حال میں عبد اللہ بن عمرؓ کا حضرت علیؓ کے ساتھ بیعت نہ کرنا ان کی رائے اور اجتہاد پر مبنی تھا جو قابل ملامت نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت علیؓ کی فضیلت میں ان کو کوئی اختلاف نہ تھا جیسے دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک خارجی پر ملامت کی اور کہا تو نہیں جانتا کہ علی مرتضیٰؓ کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا۔

وَاكْتُبُ فِي الْمَصْحَفِ فِي أَوَّلِ الْإِمَامِ - بسم اللہ مصحف میں صرف قرآن شریف کے شروع میں لکھ (پھر جب سورت ختم ہو تو ایک لکیر کھینچ دے اور دوسری سورت لکھ - حمزہ قاری کا یہی قول ہے)۔

إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ - امام نماز میں اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے (یعنی ہر فعل مقتدی کا امام کے فعل کے بعد شروع ہو اور امام کے فارغ ہونے سے پہلے مقتدی کا فعل شروع ہو جائے)۔

نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلَّى إِمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حضرت جبریلؑ اترے انہوں نے آنحضرتؐ کے امام بن کر نماز پڑھی۔ (بعض نے امام بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی آنحضرتؐ کے آگے ہو کر)۔

وَالَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ - جو چیز تو چاہتا ہے وہ تیرے سامنے (آگے) ہے۔

فَلَا يَبْصُقُ أَمَامَهُ - اپنے سامنے نہ تھو کے۔

أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ فِي أَمَّا أَنْتَ (اصل میں
اِنْ كُنْتَ تَهَكُّنْتَ كَوَحْذَفْ كَرَكِ اس كے بدلہ مالا لائے اِنْ
مَا هُوَا اب هَمْزہ كو دفتہ دے ديا اور نون كو حذف كر ديا تو معنى يه
هوں گے) اگر تو نے اپنى عورت كو طلاق دى ہے۔

أَمِنْ - بے ڈر هونا، دين، خلق، عادت، اللہ تعالى كا ايک
نام مومن بهى ہے يعنى اپنا وعده سچ كرنے والا يا اپنے نيک
بندوں كو عذاب سے بے ڈر كرنے والا - (صاحب مجمع نے
غلطى سے اس بات ميں امنيہ كو ذکر كيا ہے حالانكه اس كا مادہ م
نون ي ہے)۔

نَهْرَانِ مُؤْمِنَانِ وَ نَهْرَانِ كَافِرَانِ - دونہريں ايمان
والى هيں (نيل اور فرات) اور دونہريں كافر هيں (دجلہ اور بلخ
كى نہر) ايمان والى سے يه مطلب ہے كه اس سے كھيتى هوتى ہے
لوگ پيتے هيں فائدہ اٹھاتے هيں اور كافر سے يه مطلب ہے كه وہ
كام نہيں آتى۔

لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ - مومن كو زنا نہ كرنا چاہئے
يا زنا كے وقت ايمان نہيں رھتا يا زانى كا ايمان كامل نہيں رھتا يا
نفس كى خواهش ايمان پر غالب آتى ہے گويا ايمان نہيں رها۔
ايمان سے حيا اور شرم مراد ہے۔ مطلب يه ہے كه زنا كرتے
وقت وہ بے حيا هوجاتا ہے۔^۱

إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ
رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا أَقْلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ - آدمى جب
زنا كرتا ہے تو ايمان اس ميں سے باہر نكل كر چھترى كى طرح اس
كے سر كے اوپر آ جاتا ہے پھر جب زنا چھوڑ ديتا ہے تو ايمان اس
كے پاس لوٹ آتا ہے۔^۲

فَأَمَّمْتُ مَنْزِلِي - ميں نے اپنے مكان (جانے) كا
قصد كيا۔

فَأَمَّمْتُ مَسْجِدِي - ميں نے اپنى مسجد (جانے) كا
قصد كيا۔ (امام كے معنى رستہ كے بهى آئے هيں - جيسے وَ
إِنَّهُمَا لِبِأَمَامٍ مُّبِينٍ ميں)^۱

فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ - جبريل نے ميرى امامت كى
ميں نے ان كے ساتھ نماز پڑھى۔

فَأَمَّمْتُهُمْ - ميں نے پيغمبروں كى امامت كى۔
إِمَّا لَا فَلَا تَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ التَّمْرِ - اگر يه
نہيں هوسكتا تو كھجور اس وقت تك مت بيچو جب تك اس كے
اچھے اترنے كا نشان ظاھر نہ هوجائے۔

إِمَّا لَا فَادْهَبِي حَتَّى تَلِدِي - اگر تو اپنا (عيب چھپانا)
نہيں چاہتى (اور يهى چاہتى ہے كه زنا كى سزا ميں سگسار كى
جائے) تو خير جا بچہ جن كر پھر آ۔

إِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ - اگر نہيں تو فُلَانِي عورت سے پوچھ۔
إِمَّا - ترديد كے لئے بهى آتا ہے جيسے جَاءَ بَنِي زَيْدٍ وَ
إِمَّا عَمُرُو - اَمَّا كے بدلہ كہي اِيْمَا بهى كہتے هيں۔

أَمَّا - بفتح همزه حرف شرط اور تفصيل ہے جيسے أَمَّا
السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينٍ -^۲ آخير تك - اما كے بدلہ كہي
اِيْمَا بهى كہتے هيں۔

أَمْ - حرف عطف ہے بمعنى يا اور كہي بل كے معنى ميں آتا
ہے۔

أَمَّا - حرف تنبيه ہے جيسے أَمَّا وَ اللَّهُ حَتَّى تَمُوتَ -
خبردار رہ ميں تو تيرے مرنے تك بهى كفر اختيار نہيں كروں گا۔

۱۔ يہ دونوں شہر کھلے (عام) راستے پر هيں۔ (م)

۲۔ کشتى تو چند مسکينوں كى تھى۔ (م)

۳۔ اصل حديث يوں ہے لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ يعنى كوئى زانى زنا نہيں كرتا كه وہ زنا كرتے وقت مومن هو يعنى ہر زانى زنا
كرتے وقت غير مومن هوجاتا ہے اس كے بعد اس حديث كے معنى بالكل واضح هوجاتے هيں اور يهاں غير مومن كے معنى بے حيا كے بهى نہيں هوسكتے كيونكه اسى
حديث ميں آگے چل كر چور خائن شرابى لثيرے قاتل سب كے لئے يہى الفاظ آئے ميں جن كا بے حيائى يا حيا سے كوئى تعلق نہيں۔ (م)

۴۔ يہ كيسے معلوم هو كه اس ميں ايمان لوٹ آيا ہے؟ تو اگر اس ميں آگيا هوگا تو وہ اس كو گھيٹ كر حالم وقت كے پاس حد (سزا) كے لئے لے آئے گا
جيسے كه ماعز بن مالك اور جنگل والى عورت كا ايمان اس كو حضور كے پاس لے آيا۔ (م)

اَعْتَقَهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔ اس لونڈی کو آزاد کر دے کیونکہ وہ مومنہ ہے (آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا اللہ کہاں ہے اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر یہ پوچھا میں کون ہوں اس نے آپ کی طرف اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ حالانکہ صرف اس قدر اشارہ ایمان کے لئے کافی نہیں ہے۔ جب تک شہادتین کا اقرار نہ کرے اور اسلام کے سوا باقی سب دینوں سے بیزار نہ ہو مگر چونکہ وہ مسلمان کی لونڈی تھی اور اسلام کی علامتیں اس پر ظاہر تھیں۔ اس لئے آپ نے اس کو مسلمان فرمایا اگر کوئی کافر صرف اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کہنے سے وہ مسلمان نہیں سمجھا جائے گا جب تک پورا اسلام شرائط کے ساتھ بیان نہ کرے البتہ جس شخص کا حال معلوم نہ ہو اور وہ اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کا کہنا قبول کر لیں گے)۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ اَمِنْ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَ اِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْهُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللَّهُ اِلَيْ۔ ہر ایک پیغمبر کو ایسی نشانیاں ملیں کہ ان نشانیوں پر لوگ اس سے پہلے ایمان لا چکے تھے (یعنی اگلے پیغمبروں کو بھی اس قسم کی نشانیاں مل چکی تھیں) مگر مجھ کو جو نشانی ملی وہ خدا کی وحی ہے جو اس نے میری طرف بھیجی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کی طرح کوئی معجز کتاب اگلے پیغمبروں کو نہیں ملی تو معجز کتاب یہ خاص نشانی مجھ ہی کو دی گئی)۔

اَنْ تُوْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ كُتُبِهٖ۔ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کے پیغمبروں پر اس کی کتابوں پر ایمان لائے۔ (اگر ایک پیغمبر کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہے)۔

اَمِنْ بِنَبِيِّهِ وَ اَمِنْ بِمُحَمَّدٍ۔ اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور حضرت محمدؐ پر بھی۔ (مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے یا دعوت اسلام پہنچنے سے پہلے وہ یہودی یا نصرانی ہو پھر مسلمان ہو جائے)۔

سُئِلَ عَنْ اَذْنٰى مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ بِهٖ مُؤْمِنًا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کم سے کم آدمی کتنی باتوں سے مومن ہوتا ہے۔

اَلْوَسَائِلُ اِلٰى اللّٰهِ اَلْاِيْمَانُ الْكَامِلُ۔ اللہ کے قریب کے وسیلوں میں سے کامل ایمان ہے۔
لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ۔ جس میں امانتداری نہیں اس کا کچھ ایمان نہیں۔

مَنْ صَامَ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان رکھ کر خالص خدا کے لئے روزہ رکھے۔

لَمْ سَمِّى الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا۔ مومن کو مومن کیوں کہتے ہیں۔

لَاِنَّهُ يُؤْمِنُ عَلٰى اللّٰهِ۔ کیونکہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے۔

اٰخِرُ جَنَّتِيْ مِنَ الدُّنْيَا اِيْمَانًا۔ مجھ کو دنیا سے بیدر (مطمئن) کر کے اٹھا (یعنی گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد)
لَا تُؤْمِنُنِيْ مَكْرُكٌ۔ مجھ کو اپنے مکر سے بیدر مت کر (بلکہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں)۔

مُحَمَّدٌ اَمِيْنُ اللّٰهُ عَلٰى رِسَالَاتِهٖ۔ محمدؐ اللہ کے پیغاموں کے امانت دار ہیں۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جُنْتُ بِهٖ۔ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کی خواہش ان احکام کے تابع نہ ہو جائے جن کو میں نے کر آیا ہوں (مطلب یہ ہے کہ نفس امارہ مضطرب ہو کر احکام شرعیہ بغیر کلفت کے اس سے ادا ہونے لگیں اور ان احکام کو بوجھ سمجھ کر ادا نہ کرے بلکہ اتنی ہی اہمیت اور رغبت کے ساتھ ادا کرے جیسے کہ دوسری حاجات جسمانی مثلاً کھانا پینا وغیرہ دل لگا کر پوری کرتا ہے)۔

لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا اِيْمَانًا بِئِی۔ اس کو ایمان کے سوا اور کوئی چیز نہ نکالے (ایک روایت میں اِلَّا اِيْمَانًا بِئِی ہے تو تقدیر عبارت کی یوں ہو گی اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ قَائِلًا لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا اِيْمَانًا بِئِی یعنی اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا اس کو کوئی چیز ایمان کے سوا (گھر سے) نہ نکالے۔

لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَخَابُوْا۔ تم اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو گے (اگر تمہاری

النُّجُومُ أَمْنَةُ السَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى
السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَ أَنَا أَمْنَةُ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبَتْ أَتَى
أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَ أَصْحَابِي أَمْنَةُ لِأُمَّتِي فَإِذَا
ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا تُوعَدُ - ستارے آسمان کے
محافظ اور امین ہیں جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان کے
لئے بھی جو وعدہ ہے (پھٹنے اور خراب ہونے کا) وہ آن پہنچے گا۔
(اس حدیث سے یہ نکلا کہ آسمان ستاروں سے علیحدہ ایک الگ
جسم ہے اور ان کا قول باطل ہوا جو آسمان کو صرف منتہائے نظر
کہتے ہیں اور اس کے وجود کے منکر ہیں ان لوگوں کے کفر میں
کوئی شک نہیں کیونکہ وہ قرآن کی اور ان احادیث متواترہ کی
تکذیب کرتے ہیں جن سے آسمان کا وجود ثابت ہے) اور میں
اپنے اصحاب کا محافظ ہوں جب میں دنیا سے چل دوں گا تو میرے
اصحاب کے لئے جو وعدہ ہے (آپس میں پھوٹ ہونے کا) وہ
آن پہنچے گا اور میرے اصحاب میری امت کے امین اور محافظ
ہیں (ان کو دین کے احکام بتاتے ہیں) جب میرے اصحاب دنیا
سے رخصت ہو جائیں گے تو میری امت کے لئے جو وعدہ ہے
(طرح طرح کی بدعتیں ان میں ظاہر ہونے کا اور فتنے اور
فسادات نمودار ہونے کا اور اس طرح گمراہ ہو جانے کا) وہ آن
پہنچے گا۔ (بعض نے اس حدیث میں أَمْنَةُ بِسُكُونِ مِيمٍ پڑھا ہے
اور مشہور روایت أَمْنَةُ ہے مفتحة ميم اور نون اور یہ امین یا آمن کی
جمع ہے۔

میں۔ کہتا ہوں أَمْنَةُ بھی بمعنی آمن آیا ہے جیسے اس آیت
میں اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسُ أَمْنَةً مِّنْهُ تَوَاصَوْا بِأَمَانٍ اور آمَنُ
اور أَمْنَةُ سب کے معنی ایک ہیں یعنی بیڈر اور بے خوف ہونا چھین
اور اطمینان سے بسر کرنا۔)

وَتَقَعُ الْأَمْنَةُ فِي الْأَرْضِ - اور زمین میں امن وامان
پھیل جائے گا (فتنہ اور خون ریزی کا دروازہ بند ہو جائے گا)۔
الْمُؤَذِّنُونَ أَمْنَاءُ الْمُسْلِمِينَ - مؤذن مسلمانوں کے
امانتدار ہیں (نماز روزے گوشت خون پر)۔

الْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ - مؤذن لوگوں کا امانتدار ہے۔ (وقت
پراذان دے تاکہ لوگوں کے نماز روزے میں خلل نہ آئے)۔

آپس میں محبت نہ ہو بلکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا دشمن ہو
تو دونوں میں ایمان نہیں ہوگا۔)

اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَذَّبْتُ نَفْسِيْ - میں اللہ پر ایمان لایا
اور اپنے آپ کو جھٹلایا (یہ حضرت عیسیٰ کا قول ہے جب انہوں
نے اپنی آنکھوں سے ایک شخص کو برا کام کرتے دیکھا پوچھا تو وہ
اللہ کی قسم کھا گیا کہ میں نے ایسا کام نہیں کیا سبحان اللہ پیغمبروں
کی پاک نفسی پر تصدق ہونے کو جی چاہتا ہے)۔

اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً - ذرا ہمارے پاس بیٹھو ایک
گھڑی دین کی باتیں کریں۔

مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا أَمْنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ - نفاق کا ڈر
ہر مسلمان کو رہتا ہے۔ منافق کو نہیں رہتا (نودی نے کہا اللہ کا ڈر
مراد ہے)۔

میں کہتا ہوں حدیث کو اپنے ظاہر پر کیوں نہ رکھیں اور
مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو ہر ایک عمل میں ڈر رہتا ہے کہ شاید
خلوص کے ساتھ نہ ہوا ہو بلکہ اس میں نمائش یا مروت کا کچھ دخل
ہو گیا ہو اور منافق کو یہ ڈر نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو ہر ایک نیک عمل
لوگوں کو دکھلانے ہی کے لئے کرتا ہے۔

مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا - جو شخص
ایمان رکھ کر (یعنی یقین کر کے کہ شب قدر میں عبادت کرنا حق
اور موجب ثواب عظیم ہے خالص خدا کے لئے (نماز میں) کھڑا
رہے۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا - جو شخص ایمان
رکھ کر خالص خدا کے لئے رمضان میں قیام کرے (تراویح اور
تہجد پڑھے)۔

لَوْ آمَنَ بَنِي عَشْرَةَ مِنَ الْيَهُودِ لِأَمْنِ الْيَهُودِ - اگر
دس یہودی بھی (ہجرت سے پہلے یا مدینہ میں آنے کے وقت)
مجھ پر ایمان لاتے تو سب یہودی ایمان لے آتے (بعض نے
کہا مراد معین دس یہودی ہیں جو اپنی قوم کے سردار تھے)

أَسْلَمَ النَّاسُ وَ آمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - لوگ تو
(ڈر کے مارے) مسلمان ہو گئے اور عمرو بن عاص (دل سے)
ایمان لائے۔

يَخُونُونَ وَلَا يَتَّقُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ - خیانت کریں گے امانتداری کا ان میں نام نہ ہوگا یا کسی کو ان پر بھروسہ نہ ہوگا۔^۱

الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ - جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہے (اس کو اخفائے راز اور نیک مشورہ دینا ضروری ہے۔)

مترجم:- یہ حدیث اہل قانون کی رہنما ہے قانون والوں نے اسی بناء پر یہ تجویز کیا ہے کہ وکیل پر اپنے موکل کا راز چھپانے میں کوئی جرم نہیں نہ وہ شہادت میں ان واقعات کے اظہار پر مجبور کیا جاسکتا ہے جو اس کے موکل نے اس سے بیان کئے ہوں نہ وہ ایک فریق کا وکیل یا مشیر ہونے کے بعد دوسرے فریق کی وکالت قبول کر سکتا ہے۔

وَيْلٌ لِلْأَمْنَاءِ - تحصیلداروں اور امینوں کے لئے خرابی ہے اگر وہ ایمانداری نہ کریں۔

الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ - مجلسوں میں امانت داری ضروری ہے (جو باتیں جس مجلس میں ہوں اہل مجلس کو ان کا اخفا مناسب ہے مگر وہ بات افشا کر سکتے ہیں جس میں کسی مسلمان کی ناحق نقصان رسائی تجویز کی جائے مثلاً اس کے ناحق قتل کی فکر کی جائے یا کسی عورت سے زنا کرنے کی یا کسی کا مال چرانے لوٹنے یا ہضم کر جانے کی اسی طرح اس بات کا افشا کرنا جائز ہے جس میں دین، ملت اور قوم کا نقصان تجویز ہوا ہو۔)

فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ - تم نے عورتوں کو اللہ سے اقرار کر کے اپنی خدمت میں رکھا ہے (کہ ان کو ناحق نہ ستائیں گے)۔

مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا - جو شخص امانت (ایمان و ہرم) کی قسم کھائے وہ ہم میں سے (مسلمانوں میں سے نہیں ہے) اس لئے کہ یہ کافروں کا شیوہ ہے یا اللہ کی ذات

اور صفات کے سوا کسی دوسری چیزوں کی قسم کھانا اسلام کا طریق نہیں ہے۔)

أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَ أَمَانَتَكَ - میں تیرا دین اور تیرا ایمان اللہ کے سپرد کرتا ہوں یا تیری امانت یعنی اہل و عیال مال و اسباب (جن کو آدمی سفر میں جاتے وقت پیچھے چھوڑ جاتا ہے) اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

الْأَمَانَةُ غِنَى - امانتداری سے آدمی مالدار بن جاتا ہے (لوگ اس کا بھروسہ کرتے ہیں اس سے معاملات کرتے ہیں اس کو کام کاج تجارت سوداگری کے لئے روپیہ دیتے ہیں)۔

الزُّدْعُ أَمَانَةٌ وَالتَّاجِرُ فَاجِرٌ - کھیتی باڑی میں امن ہے اور سوداگر (اکثر) فاسق ہوتے ہیں (جھوٹ بولتے ہیں) جھوٹی قسم کھاتے ہیں بد عہدی کرتے ہیں البتہ راست باز ایماندار سوداگر قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہوگا جیسے دوسری حدیث میں ہے۔)

مترجم:- کہتا ہے کہ اگرچہ جھوٹ اور بد عہدی اکثر شہروں میں تاجروں اور سوداگروں میں دیکھی گئی مگر بنگلور کے تاجر سوداگر اور معاملہ کرنے والے اس امر میں نمبر اول ہیں۔ میں جب سے بنگلور آیا مجھ کو باستثناء ایک یا دو شخصوں کے کوئی راست باز ایماندار اور وعدہ کا لحاظ کرنے والا سوداگر نہ ملا اور تو اور یہاں کے عوام اور خواص دونوں جھوٹ اور وعدہ خلافی کو کوئی چیز نہیں سمجھتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان باتوں کو گناہ ہی نہیں جانتے معاذ اللہ۔^۲

لَقَدْ آمَنَ أَبُو بَكْرٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ بُحَيْرَاءَ - ابو بکر صدیقؓ کو تو آنحضرتؐ کی پیغمبری کا اسی وقت سے یقین ہو گیا تھا جب سے بحیراء راہب نے آپ کو بشارت دی تھی۔

الْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ - مومن وہی ہے جس کے شر

۱ یہ امت مرحومہ کے زوال اور گمراہی کی طرف پشین گوئی ہے۔ (م)

۲ یہ صرف بنگلور ہی کا حال نہیں بلکہ ہر شہر کا اب یہی حال ہے حضور کی پشتگوٹیاں حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں ایسے مواقع پر وہ حدیث یاد رکھنی چاہیے کہ ہر نبی کی امت میں ناخلف پیدا ہوتے ہیں (تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا) تو جو شخص ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے لیکن جو یہ بھی نہ کرے اس میں رائی برابر بھی ایمان نہیں (عن ابن مسعود) (م)

فَمَنْ أَظْهَرَ خَيْرًا أَمْنًا وَ قَرْنًا - جو شخص بھلائی ظاہر کرے گا اس کو ہم امن دیں گے اس کی تعظیم و تکریم کریں گے۔

مَا أَمِنْ يَهُودَ عَلَى كِتَابٍ - میں تو کسی خط کے لکھنے یا پڑھنے میں یہودی پر بھروسہ نہیں کرتا (کیونکہ یہودی دل سے مسلمان کا دشمن ہوتا ہے اسی طرح مجوسی بھی یہ لوگ ہر حال میں مسلمانوں کی تباہی چاہتے ہیں)۔

فَمِنْهُمْ الْمُؤْمِنُ بَقِيَّ بَعْمَلِهِ - پل صراط پر گزرنے والوں میں کوئی ایماندار بھی ہوگا جو اپنے (برے) اعمال کی وجہ سے وہاں رہ جائے گا (گزر نہ سکے گا) (ایک روایت میں مؤمن کے بدل موثق ہے دوسری میں موبق - ایک روایت میں بقی کے بدل یقی ہے یعنی نیک عمل کی وجہ سے (اپنے آپ کو) بچالے گا)۔

الْعُلَمَاءُ أَمْنَاءٌ - عالم لوگ بھی امانتدار ہیں۔
كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ حُلُلِ الْإِيمَانِ - اللہ نے آپ کو ایمان کے جوڑے پہنائے۔ (بعض نے کہا ایمان سے مراد بے خوف رکھنا ہے یعنی آپ کو اپنی امت میں مطمئن بے خوف کر دیا مغفرت کا وعدہ کر کے)۔

أَمَةٌ - بھول جانا۔ اقرار کرنا (ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قرأت میں یوں ہے وَادَّكَرَ بَعْدَ أَمَةٍ یعنی بھول جانے کے بعد یاد کیا)۔

مَنْ امْتَحَنَ فِي حَدِّ فَاَمَةٍ ثُمَّ تَبَرَّأَ فَلَيْسَتْ عَلَيْهِ عُقُوبَةٌ - ایک شخص کو کسی جرم میں تکلیف دی گئی (مارا پینا دھمکایا) اس نے اقرار کیا پھر انکار کیا تو اس کو سزا نہ ملے گی (کیونکہ وہ اقرار صالح نہیں ہے جو زور زبردستی سے کیا گیا اور باطل اور لغو ہے)۔

مترجم:- یہ حدیث بھی قانون والوں کی رہنما ہے قانون کے رو سے اقرار بے جا کا عدم ہے اور اسی لئے پولیس کے سامنے مجرم کا اقرار قانوناً لغو سمجھا جاتا ہے کیونکہ پولیس اپنی حسین کارگزاری ظاہر کرنے کے لئے اکثر مجرموں کو ڈرا دھمکا کر اور تکلیفیں دے کر اقرار کرا لیتی ہے۔ یہ جو شریعت کا مسئلہ ہے

سے لوگ امن میں ہوں (کسی کو اس سے بُرائی پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو بلکہ خلق خدا اس سے امن اور فائدہ حاصل کریں)۔

أَمْنَا بَنِي أَرْفَدَةَ - حبشیو! تم کو کچھ ڈر نہیں ہے (تم بے خطر کسرت اور مشق کرتے رہو۔ ایک روایت میں اَمْنَا ہے معنی وہی ہیں)۔

أَبُو عُبَيْدَةَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ - ابو عبیدہ اس امت کے امین ہیں (یہی لفظ عبدالرحمن بن عوف کے حق میں بھی آیا ہے ہر چند صحابہ مہاجرین اور انصار سب امین تھے مگر کسی میں کوئی صفت غالب تھی کسی میں کوئی صفت جیسے أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ - ایماندار بھی کیسے پکے ایماندار اور امانتدار)۔

الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينُ نَفْسِهِ - روزہ نفل رکھنے والا اپنا آپ امانتدار ہے (اس کو اپنی امانت میں پورا اختیار ہے چاہے روزہ پورا کرے چاہے کھول ڈالے)۔

ثُمَّ التَفَّتْ فِيهِ أَمَانَةٌ - ایک شخص نے ایک بات کہی اور ادھر ادھر دیکھا (کوئی سنتا تو نہیں یا پیٹھ موڑ کر چل دیا) تو وہ بات امانت ہے (تجھ کو اس کا فاش کرنا درست نہیں)۔

الْأَمَانَةُ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ - ایمانداری لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اتری ہے۔

إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ أَمِينًا - فلاں قوم کے لوگوں میں ایک شخص امانتدار ہے (ایسی امانتداری کی قلت ہوگی)۔

مترجم:- کہتا ہے ہمارے زمانہ میں یہ مشاہدہ ہو رہا ہے سو آدمیوں میں سے ایک آدمی بھی معاملہ کا صاف اور راست باز نہیں ملتا بڑے عابد زاہد نمازی تہجد گزار ریش دراز جبہ دربر و دستار بر سر مگر جہاں ان کو روپیہ دیا یا ان سے کوئی معاملہ کیا بس پر ایسا مال ہضم کر کے بیٹھ گئے۔

أَمِنْ مَا كَانَ بِمَنَى - ہم منیٰ میں سب زمانوں سے زیادہ بہت امن کی حالت میں تھے (دشمن کا کوئی ڈر نہ تھا)۔

لَا أَمْنَهَا أَنْ تُصَدَّ - مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس سال تم حج سے نہ روکے جاؤ۔

فَأَمْنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ - دونوں نے اس کا بھروسہ کیا اور اس کو دے دی۔

المراء يؤخذ باقراره^۱۔ تو اس سے مراد اقرار صالح ہے نہ کہ اقرار بے جا یعنی جو اقرار کسی غرض سے کیا گیا ہو مثلاً مریض وارثوں کا حق تلف کرنے کے لئے کسی کے قرض کا اقرار کر لے یا ایک شخص جو زندگی سے تنگ اور خودکشی کا طالب ہو وہ کسی کے قتل کا اقرار کر لے اور قرآن سے معلوم ہو کہ وہ اقرار جھوٹ ہے۔
اَمَّةٌ - لونڈی۔ (اس کی تصغیر اُمِيَّةٌ ہے)

لَا تَضْرِبْ طَعْنَتَكَ كَضْرِبِ اُمِّيَّتِكَ - اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مار۔

اَمِيْنٌ - قبول کر (اسم فعل ہے، بعض نے کہا اللہ کا نام ہے۔)
تَاْمِيْنٌ - آمین کہنا (ماضی اَمَّنَ مضارع يُؤْمِنُ امر اَمِنْ آیا ہے)

وَقَدْ اَمَّنَ مِنَ الْمَوَاحِدَةِ - وہ شخص مواخذہ سے بے ڈر و بے خوف کیا گیا (لیکن صحیح یہ ہے کہ اَمَّنَ تشدید میم راوی کی غلطی ہے اَوْمِنَ ہونا چاہئے کیونکہ تَاْمِيْن کے معنی بے ڈر و بے خوف کرنا نہیں ہیں)۔

اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاْمِنُوْا - جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔

اَمِيْنٌ خَاتَمُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - آمین پروردگار کی مہر ہے۔ (جیسے مہر خط کے آخر میں کی جاتی ہے اسی طرح آمین بھی دعا کے آخر میں کہی جاتی ہے)۔

اَمِيْنٌ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ - آمین کے کہنے سے بہشت کا ایک درجہ ملے گا۔

لَا تَسْبِقُنِيْ بِاَمِيْنٍ -^۲ (یہ بلال نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ ہوتا یہ تھا کہ آنحضرتؐ بلالؓ کے سورہ فاتحہ پڑھنے سے پہلے سورہ فاتحہ پڑھ لیتے اور آمین کہہ لیتے تو بلالؓ نے آپ سے یہ درخواست کی کہ) سورہ فاتحہ پڑھ کر ذرا ٹھہر جایا کیجئے تا کہ میں بھی سورہ فاتحہ ختم کر لیا کروں اور آپ کی آمین کے ساتھ آمین کہوں۔

مترجم:- اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور یہ بھی نکلا کہ امام آمین پکار کر کہے تا کہ مقتدی اس کے ساتھ آمین کہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ اتنے زور سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج جاتی تھی۔ بعض حنفی جن کو احادیث سے کچھ غرض نہیں ہے زور سے آمین کہنے پر ناراض ہوتے ہیں کہیے اس میں ناراضگی کی کون سی بات ہے؟ آمین کے معنی یا اللہ قبول کر۔ کیا یہ کوئی گالی ہے یا وہ اپنی دعاؤں کا قبول ہونا پسند نہیں کرتے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ النُّونِ

اِنَّ - اور اَنَّ دونوں کے معنی تحقیق اور تاکید۔ اور کبھی اِنَّ ہاں کے معنی میں بھی آتا ہے (اور کبھی اِنَّ اور اَنَّ کو اِنْ اور اُنْ بہ تخفیف نون بھی استعمال کرتے ہیں جیسے وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ -) اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں (پڑے ہوئے) تھے۔ اور اِنْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ - بیشک سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے)

اِنَّ وَ رَا كِبَهَا - ہاں اور اس کے سوار پر بھی لعنت ہے۔
قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ - آپ نے فرمایا بس یہ (تمہارا کہنا کہ انصار نے ہم پر بڑے بڑے احسان کئے ہیں یہی ان کے احسانوں کا بدلہ ہے)۔

فَلْيُظْهِرْ ثَنَاءً حَسَنًا فَاِنَّ ذٰلِكَ - اگر احسان کا بدلہ نہ ہو سکے تو محسن کی تعریف کرے یہی اس کا بدلہ ہے۔

و يَقُوْلُ رَبُّكَ وَ اِنَّهُ - تیرا پروردگار فرماتا ہے اور حقیقت میں ایسا ہی ہے۔

مَنْنَةُ فَقْهٍ - نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر آدمی کے سمجھدار اور ذی علم ہونے کی دلیل ہے (جیسے خطبہ لمبا پڑھنا اور نماز مختصر جہالت اور بے وقوفی اور کم علمی کی دلیل ہے)۔

يَسْمَعُ لَهٗ اٰنِيْنٌ - اس لکڑی میں سے باریک آواز سنائی

۱ ترجمہ: آدمی اپنے اقرار پر پکڑا جائے گا۔ (م)

۲ آپ مجھ سے پہلے آمین مت کہا کیجئے۔ (م)

دیتی تھی۔

يَا أَيُّهَا الصَّبِيُّ - بچہ کی طرح گن گن رونے کی آواز نکال رہی تھی۔

لَا أَفْعَلُهُ مَا أَنَّ فِي السَّمَاءِ نَجْمٌ - میں تو یہ کام نہیں کروں گا جب تک کہ آسمان میں ایک ستارہ بھی رہے (یہاں اَنَّ كَانَ کے معنی میں ہے۔)

اِنْ - کبھی شرط کے لئے آتا ہے بہ معنی اگر اور جب لا کے ساتھ ملتا ہے تو نون کو لام کے ساتھ بدل کر لام کو لام میں ادغام کر دیتے ہیں مثلاً اِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ اگر تم اس کی مدد نہیں کرو گے تو دیکھو (اس سے پہلے) اللہ نے (خود) اس کی مدد کی تھی (اب پھر کر دے گا۔) اور کبھی نہیں کے معنی میں آتا ہے اور کبھی مخفف ہوتا ہے اِنْ کا۔ اور کبھی اِذَا کے معنی میں آتا ہے جیسے وَ اِمَّا اِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَقِّقُونَ - یعنی اللہ جب چاہے گا ہم تم سے مل جائیں گے۔

اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ - اگر تو بہشت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

الْجَلِيبُ اِنِّهٖ لَا لَعَمْرُ اللَّهِ - بھلا جلیب کو (اپنی بیٹی دوں) یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اللہ کے بقا کی قسم (ایک روایت میں اِبْنَةُ ہے ایک میں اِلْبَنَةُ ہے ایک میں اَلْاَمَةُ ہے یعنی جلیب کو کہیں لڑکی یا چھوکری مل سکتی ہے۔ ایک میں اُمِّيَّة۔ ایک میں اَمِنَہ ہے امیہ اور امنہ شاید اس لڑکی کا نام ہوگا)

فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ - اگر میں خیرات کروں تو اس کو ثواب ملے گا۔

اِنْ تَذَرُ وَ رَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ - اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے (تو یہ تیرے لئے بہتر ہے)

فَلْيَقُلْ اِنِّي اَحْسِبُ كَذًا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ - اگر وہ اس کا حال جانتا ہو (کہ وہ اچھا نیک شخص ہے) تو یوں کہے میں ایسا سمجھتا ہوں مگر قطعی طور پر کسی کو جنتی نہیں کہنا چاہئے۔

اِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمَضِّهِ - اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا (ضرور یہ میرے نکاح میں آئے گی)۔

اِنْ اللّٰهُ يَقْدِرُ يُعَذِّبُنِي - اگر اللہ مجھ پر قدرت پائے گا تو مجھ کو عذاب دے گا (ایک روایت میں یوں ہے اِنَّ اللّٰهَ يَقْدِرُ عَلٰی اَنْ يُعَذِّبَنِي - اس صورت میں یہ عبارت محذوف ہوگی۔ اِنْ دَفَنْتُمُونِيْ بِلَا اِخْرَاقٍ - یعنی اگر بن جلائے اور میری راکھ اوڑائے تم مجھ کو گاڑ دو گے تو اللہ کو میرے عذاب کرنے کی قدرت حاصل ہوگی)۔

اِنْ يُّذَرِّحِيْ يَظُلُّ - وہ نہیں جانتا کہ کیا ہوتا ہے۔
فَوَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا - خدا کی قسم میں نے تو (عصر کی نماز) ابھی تک نہیں پڑھی (تم نے تو خیر آخر وقت میں پڑھ بھی لی)۔

لَبِنٌ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْهُ - حضرت عائشہ نے جب ایسا سنا ہے (یہاں ان شک کے لئے نہیں ہے)۔
اِرْكَبْهَا وَ اِنْ - اس پر سوار ہوا اگر چہ وہ قربانی کا جانور ہی کیوں نہ ہو۔

اِنْ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ - اگر اللہ تجھ کو بہشت میں لے گیا۔

مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ كَعَابِدٍ وَ ثَنٍ - جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہے وہ اگر اسی حال میں مر جائے (توبہ نہ کرے) تو اللہ سے اس طرح ملے گا جیسے بت پوجنے والا ملے گا۔

اَوْ اَمْلِكُ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ - بھلا میں کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ تیرے دل سے رحم چھین لے (ایک روایت میں اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ - ہے یعنی میں اللہ تعالیٰ کے چھیننے کو روک نہیں سکتا)۔

اَنْ - کبھی اسم ہوتا ہے جب کہ انا کا مخفف ہو جیسے اَنْ فَعَلْتُ یعنی انا فعلت - یا ضمیر مخاطب ہو جیسے اَنْتَ اَنْتَ اور کبھی حرف جیسے اَنْ مصدر یہ جو فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اَنْ مخففہ اَنْ کا اور اَنْ تفسیر یہ اور اَنْ زائدہ اور اَنْ تاکید یہ اور اَنْ شرطیہ اور تعلیلیہ اور اَنْ نافیہ اور بمعنی اِذَا اور لَبَلًا وغیرہ۔

اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ - جو مال ضرورت سے زیادہ ہو اس کا

خرچ کر ڈالنا۔

اَنْ كَانَ مِنْ عَمَّتِكَ - یہ فیصلہ آپ کا اس وجہ سے ہے کہ زیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

اَنْ كَانَ جَارَتُكَ اَوْ سَمَ - تیری سوکن کا تجھ سے زیادہ خوبصورت ہونا کہیں تجھ کو دھوکہ نہ دے (تو اس کی طرح ناز کرنے لگے پھر اس کا خمیازہ بھگتے)۔

اَنْ كَمَا كُنْتُمْ - جس حال میں ہو اسی میں رہو (جیسے کھڑے ہو ویسے ہی کھڑے رہو)

اَنْ كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا - یہ ایک ہاتھ ہوئے پر (جب سایہ ایک ہاتھ بڑا ہو جائے)۔

اَنَا - میں۔

اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى (جو کوئی یوں کہے) میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں یعنی اپنے آپ کو یا مجھ کو یونس پیغمبر سے بہتر کہے (جب آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مجھ کو حضرت یونس سے افضل کہے تو مرزائی قادیانی کا یہ قول کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ کس قدر مکروہ اور قبیح ہوگا! اللہ اس کے معتقدوں کو سمجھ عطا فرمائے)۔

اَنَا اَنَا - میں تو میں بھی ہوں (مطلب یہ ہے کہ جب کوئی گھر میں سے پوچھے کون تو اپنا نام بیان کرے یوں نہ کہے کہ میں ہوں جیسے جاہلوں کی عادت ہے اس سے کیسے پتہ چلے گا کہ کون آیا ہے)۔

اَنَا وَلَا وِیَاسِیَ اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ - کوئی یہ نہ کہے کہ خلافت کا حقدار میں ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابو بکرؓ کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں کرتے۔ (ایک روایت میں اَنَا اُولٰی ہے یعنی میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ ایک روایت میں اَنَا وَلِیّی میں خلافت کا حقدار ہوں۔ ایک میں اَنَا وَلَاہُ مجھ کو آنحضرتؐ نے خلافت دی۔ ایک میں انی ولاہ ہے یعنی اس کو کب خلافت دی) اَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ - مجھ کو امید ہے وہ شخص میں ہوں گا۔

اَنَا بَکْ وَالْبَکْ - میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تجھ ہی تک میری دور ہے۔

وَاَنَا وَ اَنَا - اور میں بھی اور میں بھی یہی (گواہی دیتا ہوں جو مؤذن گواہی دیتا ہے)

اَنْتَ - بیگن۔

تَانِیْبُ - جھڑکنا ملامت کرنا۔ قائل کرنا۔

لَا تُؤَنِّبْنِیْ - مجھ کو شرمندہ مت کر (لامت کر کے) یہ حضرت عمرؓ نے طلحہؓ سے کہا اور امام حسنؓ نے جب معاویہ سے صلح کی تو لوگوں نے کہا تم نے مسلمانوں کا منہ کالا کیا تو آپ نے یہی کلمہ کہا)۔

مَا زَالُوْا یُؤَنِّبُوْنِیْ - مجھ کو برابر ملامت کرتے رہے۔
مَنْ اَنْتَ مُؤْمِنًا اَنْتَ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ - جو کوئی مومن کو (ناحق) جھڑکے گا تو اللہ بھی اس کو دنیا اور آخرت میں جھڑکے گا۔

اَهْلُ الْاَنَابِیْبِ - برچھے والے۔

اَنْبُوبُ - برچھان کی جوف دار کھوکھلا۔

اَنْبِجَانُ - ایک مقام کا نام ہے وہاں کبل بنے جاتے ہیں۔
وَاَنْتَوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ - مجھ کو ابو جہم کی سادی کملی (انجان کی) لادو (اور نقش چادر جو ابو جہم نے آپ کو تحفہً پیش کی تھی وہ آپ نے اس کو واپس کر دی چونکہ نماز میں آپ کا خیال اس کے نقش و نگار کی طرف گیا اور اس کے بدل مساوی کملی ابو جہم ہی کی منگوالی تاکہ اس کو تحفہ واپس کرنے کا رنج نہ ہو)۔

مترجم :- اس حدیث سے یہ نکلا کہ نقش و نگار کے بورے یا کپڑے یا جائے نماز پر نماز پڑھنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نماز کا خیال اس طرف جائے اور خشوع میں خلل آئے۔
اَنْتَ - تو۔

نِعَمَ اَنْتَ - تو میرے سب ایلچیوں میں بہت اچھا ہے (یہ شیطان کا قول ہے)۔

اَنْثٰی - مادہ۔ مونث عورتوں کی خوشبو جس میں رنگ ہو جیسے زعفران کسم مہندی وغیرہ (ذکورہ مردوں کی خوشبو جیسے مشک کا فورعود وغیرہ جس میں رنگ نہ ہو)۔

كَانُوا یَكْرَهُوْنَ الْمُؤَنَّتْ مِنَ الطِّیْبِ وَلَا یَرَوْنَ

بِذُكُورَتِهِ بَأْسًا - صحابہ عورتوں کی خوشبو لگانا برا سمجھتے تھے اور مردوں کی خوشبو میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

الشَّيْطَانُ أَنَّى قَوْمَ لُوطٍ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ فِيهَا تَأْيِیْتُ - شیطان ایک ایسی اچھی صورت میں حضرت لوط کی قوم کے پاس آیا جس میں زنانہ پن تھا۔^۱

رَأَيْتُ التَّائِبِ فِي وَلَدِ الْعَبَّاسِ - میں نے عباس کے لڑکے میں زنانہ پن پایا۔

فَضْلٌ مِّنْ ثَابِتٍ - مَنَاسِبُ کی فضیلت یعنی اس عورت کی جو لڑکیاں بہت جنتی ہو (مذکور وہ عورت جو نر اولاد بہت جنتی ہو)۔

أَذْكُرًا بِأَذْنِ اللَّهِ وَ إِنثًا - مرد بچہ یا عورت بچی اللہ کے حکم سے۔

الْجُوجُ - يَا الْجُوجُ - عود لوبان (اس کا بیان اوپر گزر چکا الجوج میں)

أَنْجَشَةُ - آنحضرت کا کالا غلام تھا یا أَنْجَشَةُ الْقَوَارِيرُ اے انجشہ! شیشوں کا خیال رکھ یعنی عورتوں کا جوشیشوں کی طرح نازک ہوتی ہیں۔

أَنْحَ - يَا أَنْحَ - دم چڑھنے کی آواز یا دمہ کی آواز۔
رَأَى رَجُلًا يَأْنَحُ بِبَطْنِهِ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا پیٹ مشکل سے اٹھاتا تھا اس کا دم چڑھ رہا تھا (بہت بڑی توند والا تھا)۔ (آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا اللہ کی برکت آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کا عذاب ہے)۔

أَنْدَرُ - کھلیان یا اناج کا ڈھیر۔

كَانَ لَا يُؤَبُّ أَنْدَرَانِ - حضرت ایوب علیہ السلام کے دو کھلیان تھے۔ (اناج کے گودام)

أَنْدَرُورٌ دِيَّةٌ - چھوٹی ازار جو گھٹنوں تک ہوتی ہے یا جا نگیا۔ اندرورد ایک مقام کا نام ہے۔

إِنَّهُ أَقْبَلَ وَ عَلَيْهِ أَنْدَرُورٌ دِيَّةٌ - حضرت علیؓ اندروردی

ازار پہنے ہوئے آئے۔

وَ عَلَيْهِ كِسَاءٌ أَنْدَرُورٌ - سلمان فارسیؓ اندروردی ایک کملی اوڑھے ہوئے (مدائن سے شام کو آئے)۔

قُلْ أَنْدَرُورٌ أَيْمٌ - (عبدالرحمن بن یزید سے پوچھا ذمی کافروں کو جب ان کے گھروں پر جائیں کیوں کر سلام کریں انھوں نے کہا بس) یوں کہو میں اندر آؤں (یعنی سلام کرنا ضروری نہیں ہے)۔

أَنْسٌ - يَا أَنْسُ يَا أَنْسَةَ - الفت اور دل لگی۔
كَأَنَّهُ أَنْسٌ شَيْنًا - جیسے انھوں نے ایک نئی بات دیکھی جو پہلے نہ تھی (یہ حضرت ابراہیمؑ کی تشریف آوری کی برکت اور روشنی تھی جو گھر میں پھیل گئی تھی)۔

كَانَ إِذَا دَخَلَ دَارَهُ اسْتَأْنَسَ - آپ جب بھی اپنے گھر میں جاتے تو خبر لیتے (خیریت دریافت کرتے باتیں کرتے یا اندر آنے کی اجازت لیتے)۔

مَا الْإِسْتِئْنَاسُ قَالَ يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ بِالتَّسْبِيحَةِ وَ التَّحْمِيدَةِ وَ التَّكْبِيرَةِ وَ يَتَسَخَّخُ وَ يُؤْذِنُ أَهْلَ الْبَيْتِ - استیناس کس کو کہتے ہیں (جس کا ذکر قرآن میں ہے حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا) فرمایا کچھ بات کرنا سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنا۔ کھنکھارنا گھر والوں کو خبردار کر دینا (شاید ننگے کھلے پڑے ہوں یا کوئی اور ایسی بات ہو)۔

أَلَمْ تَرَ الْجَنِّ وَ ابْنِهَا وَ يَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِيْنَاسِهَا - کیا تو نے جنوں کو نہیں دیکھا اور ان کے دہشت اور حیرانی کو اور دل لگی کے بعد ان کی ناامیدی کو (یعنی پہلے فرشتوں کی باتیں چرانے میں جو ان کی دل لگی تھی اب وہ جاتی رہی اور امید مایوسی میں تبدیل ہو گئی)۔

حَتَّى بُوْنَسَ مِنْهُ الرَّشْدُ - جب تک اس کی سلامت روی اور عقلمندی معلوم نہ ہو جائے (آدمی کو بھی اِنْسُ (انسان) اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس سے الفت ہوتی ہے اور وہ دکھائی

۱ یعنی پہلے پہلے جب قوم لوط نے لواطت شروع کی تو وہ وہاں کے ان حسین لڑکوں سے شروع کی جن میں نسوانیت اور نزاکت پائی جاتی تھی پھر عام ہو گئی وہی مذکورہ شیطان آج کل ہماری مسلمان قوم میں آیا ہوا ہے۔ اللہ ہمیں شیطان مردود سے محفوظ فرمائے۔ (م)

دیتا ہے)۔

اَسْتَانِسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ میں آپ کا دل بہلانے کے لئے بیٹھ کر باتیں کرنے اور آپ کو خوش کرنے کی فکر میں ہوں۔

وَ اَنَا قَانِمٌ اَسْتَانِسُ۔ میں کھڑا ہوا اس فکر میں تھا کہ آنحضرت کو کیوں کر خوش کروں (اور آپ کا رنج دور ہو)۔ اَنَسَ بِالْعَفْوِ۔ آپ قصور معاف کر کے دوست بنا لیتے تھے۔

عَنِ الْحُمُرِ الْاُنْسِيَّةِ۔ پالتو (گھریلو) گدھوں سے جو آدمیوں میں رہتے ہیں (جنگل کا گدھا گور خر حرام نہیں ہے)۔ لَوْ اطَاعَ اللّٰهُ النَّاسُ فِي النَّاسِ لَمْ يَكُنْ نَاسٌ۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے بارے میں انہی لوگوں کی خواہش پر چلتا تو پھر لوگ ہی دنیا میں نہ رہتے (ہر ایک دوسرے کی تباہی چاہتا یا ہر ایک بیٹے کی خواہش کرتا بیٹی کوئی نہیں پسند کرتا پھر نسل انسانی مٹ جاتی)۔

اِنطَلِقُوا بِنَا اِلَى اُنَيْسِيَانٍ۔ چلو ایک چھوٹے آدمی کے پاس چلیں (برخلاف قیاس انسان کی تصغیر ہے قیاس کے رو سے تصغیر اُنَيْسَانِ ہے)۔

اِنْ اَوْ حَشْتُهُمُ الْغُرَبَةُ اَنَسَهُمْ ذِكْرُكَ۔ اگر تنہائی اور مسافرت کی ان کو وحشت ہوتی ہے تو تیری یاد میں ان کا دل لگ جاتا ہے۔ اَنَفٌ۔ ناک۔

اَلْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ۔ مسلمان اس اونٹ کی طرح ہیں جس کی ناک میں زخم ہو گیا ہو وہ درد کی وجہ سے مہار کھینچنے والے کا تابع رہتا ہے (بعض نے کہا غریب اونٹ کی طرح۔ ایک روایت میں كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلْيَاخُذْ بِاَنْفِهِ۔ اپنی ناک تھام کر نکلے۔ (تا کہ دوسرے لوگوں کو یہ گمان ہو کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ بُری بات کا چھپانا حسن ادب ہے اور کذب و ریا میں داخل نہیں ہے)۔

لِكُلِّ شَيْءٍ اَنْفَةٌ وَ اَنْفَةُ الصَّلَاةِ التَّكْبِيْرَةُ الْاُولٰی۔

ہر چیز کی ایک ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا پہلی تکبیر ہے یعنی تکبیر تحریرہ۔ (بعض نے اَنْفَةٌ بضمہ ہمزہ پڑھا ہے)۔

اِنَّمَا الْاَمْرُ اَنْفٌ۔ دنیا کا معاملہ تیرے اختیار میں ہے (تو چاہے اچھا کام کرے چاہے برا تقدیر کوئی چیز نہیں ہے)۔ اُنزِلْتُ عَلٰی سُوْرَةِ اِنْفَا۔ مجھ پر ابھی ایک سورت اتری ہے۔

سَأَلْتُهُ عَنْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنْفَةٌ۔ میں نے پوچھا سبحان اللہ کیا ہے فرمایا اللہ کی پاکی کرنا ہے۔

وَ اِنَّ عَهْدِيْ بِهَا اِنْفَا وَ هِيَ خَصْرَاءُ۔ ابھی ابھی میں نے اس کو دیکھا وہ سبز تھی (ہری بھری) (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

وَ ضَعَهَا فِيْ اَنْفٍ مِّنَ الْكَلَاءِ وَ صَفُوْا مِّنَ الْمَاءِ۔ اس کو ایسی گھاس پر رکھا جس کو کسی جانور نے نہیں چرا اور ایسے پانی پر جو صاف ستھرا تھا۔

رَوْضَةٌ اَنْفٌ۔ ایسا چمن جس کو کسی جانور نے نہیں چرا۔ فَحَمِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنْفَا۔ اس کام کو برا جان کر اس کو غیرت اور حمیت آ گئی (بعض نے اَنْفَا بسکون نون پڑھا ہے یعنی اس کو سخت غصہ آیا جیسے کہتے ہیں)۔

وَرِمَ اَنْفُهُ۔ اس کی ناک پھول گئی (یعنی اس کو بہت غصہ آیا)۔

فَكُلُّكُمْ وَرِمَ اَنْفُهُ۔ تم سب کو غصہ آیا (ناک پھول گئی)۔

اَمَّا اِنَّكَ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَجَعَلْتُ اَنْفَكَ فِيْ فَقَاكٍ۔ اگر تو ایسا کرے گا تو اپنی ناک گدی میں کرے گا (یعنی سچا سیدھا راستہ چھوڑ کر جھوٹا راستہ اختیار کرے گا)۔

مَنْ اَحَدَتْ فِيْ الصَّلَاةِ فَلْيَاخُذْ بِاَنْفِهِ۔ جس کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وہ ناک تھام کر نکلے (تا کہ لوگ سمجھیں کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے)۔

فَاتْتَبِ الْعَمَلِ۔ اب نئے سرے سے عمل شروع کر (پچھلے بُرے کام سب بخش دیئے گئے)۔

اَنُوفُ النَّاسِ۔ سردار اور اشراف لوگ۔

شُجَاعَةُ الْمَرْءِ عَلَى قَدْرِ أَنْفَتِهِ - آدمی کی بہادری اتنی ہوگی جتنی اس میں غیرت اور حمیت ہوگی۔
 أَنْقَ - خوشی اور سرور۔

شَيْءٌ أَيْقُنُ - وہ چیز جس کو دیکھ کر تعجب ہو (یعنی نادار اور عمدہ چیز)۔

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارْبَعٍ فَأَنْقَنِي - آنحضرتؐ سے چار حدیثیں روایت کرتے تھے وہ مجھ کو بہت اچھی لگیں (بعض نے اَيْقَنِي - روایت کیا ہے یہ غلط ہے اور صحیح مسلم میں ہے لَا أَيْقُنُ بِحَدِيثِهِ - میں اس کی حدیث کو پسند نہیں کرتا)۔

إِذَا وَقَعْتُ فِي آلِ حِمٍّ وَقَعْتُ فِي رَوْضَاتٍ أَتَانَقُّ فِيهِنَّ - جب میں ان سورتوں کو پڑھتا ہوں جن کے شروع میں حم ہے گویا میں ایسے چمنوں میں جاتا ہوں جن کی بہار دیکھ کر خوش ہو رہا ہوں (مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کی فصیح اور بلیغ آیات سے مجھ کو بے حد لذت حاصل ہوتی ہے)۔

مَا مِنْ غَاشِيَةٍ أَطْوَلَ أَنْقًا وَلَا أَبْعَدَ شَبَعًا مِنْ طَالِبِ الْعِلْمِ - کوئی جانور رات کو چرنے والا طالب علم سے بڑھ کر مزہ اٹھانے والا اور دیر میں سیر ہونے والا نہیں ہے (طالب علم کبھی تحصیل علم سے سیر نہیں ہوتا ہمیشہ ”هَلْ مِنْ مَزِيدٍ“ - کہتا رہتا ہے)۔

تَرَقَّيْتُ إِلَى مِرْقَاةٍ يَقْصُرُ دُونَهَا الْأُنُوقُ - میں ایسے پایہ پر چڑھ گیا ہوں کہ عقاب بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکا حالانکہ عقاب بڑا بلند پرواز ہوتا ہے اور اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر اُٹھ دیتا ہے یہ حضرت علیؑ کا قول ہے۔

طَلَبَ الْأَبْلَقَ الْعُقُوقَ فَلَمَّا لَمْ يَجِدْ أَرَادَ بَيْضَ الْأُنُوقِ - اس شخص نے تراا بلاق اونٹ پیٹ والا ڈھونڈا جب وہ نہ ملا تو عقاب کے انڈے لینے چاہے (حالانکہ دونوں نایاب ہیں

نر کو تو حمل ہونا ناممکن اور عقاب کے انڈوں تک رسائی دشوار ہے اور اسی کا ایک مثل مشہور ہے کہ أَعَزُّ مِنْ بَيْضِ الْأُنُوقِ - یعنی عقاب کے انڈوں سے زیادہ کمیاب۔ جب ایک شخص نے اپنی اولاد اور کنبہ والوں کے لئے وظیفہ کی درخواست کی تو یہ شعر معاویہ بن ابی سفیان نے پڑھا)۔

أَنْكُ - سیسہ۔
 مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ تَكَارِهُونَ صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَنْكُ - جو شخص ایسے لوگوں کے بات کی طرف کان لگائے جو اس کو سنانا برا جانتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کان میں سیسہ پلایا جائے گا۔

مَنْ جَلَسَ إِلَى قَيْنَةٍ لَيْسَمَعَ مِنْهَا صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَنْكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - جو شخص رنڈی کے پاس اس کا گانا سننے کے لئے بیٹھے قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ پلایا جائے گا۔

أَنْكَلِيسَ - یا أَنْقَلِيسَ - بام مچھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے۔

لَا تَأْكُلُوا لَا أَنْكَلِيسَ - یعنی بام مچھلی نہ کھاؤ (بام مچھلی حلال ہے مگر حضرت علیؑ نے اس لئے اس کو کھانے سے منع کیا کہ اس کا گوشت خراب مادہ پیدا کرتا ہے)۔

أَنْمَلَةٌ - پورا یا انگلی کا سرا (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب النون مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔
 أَنْى - وقت آ جانا۔

أَنْى - جہاں، کہاں، کب، کیوں کر، کیسے کہاں سے۔
 نُورٌ أَنْى أَرَاهُ - اللہ تعالیٰ کا حجاب نور ہے میں اس کو کیسے دیکھ سکتا ہوں (حجاب تک پہنچتے ہی آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں سورج کی چمک سے ہزار ہا حصہ زیادہ چمک ہے پھر اس کی ذات کو کیوں کر دیکھ سکیں گے)۔

۱۔ یہ بات صرف رنڈی سے مخصوص نہیں بلکہ جس کسی گانے والی کا گانا سننے یا رنڈی کا نام اس لئے لیا کہ اس زمانہ میں صرف رنڈیاں ہی اس قسم کے گانوں کے لئے مخصوص و مشہور تھیں شریف زاد یوں کا یہ کام نہ تھا لیکن آج کل تو اس قسم کی کوئی تخصیص اور تمیز نہیں ہے اور ٹی۔وی۔ریڈیو۔کمپیوٹر وغیرہ نے ساری کسر نکال دی ہے! اللہ ہمیں محفوظ رکھے (م)

أَنِّي بِأَرْضِكَ السَّلَامُ - تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا -
أَنِّي عَلِقَهَا - اس کو کہاں سے لیا - اَنِیۃُ الْجَنَّةِ: بہشت کے برتن -

أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ - کیا کوچ کا وقت نہیں آیا -
وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ - میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا -

أَذِيتٌ وَ اَنِيتٌ - تو نے لوگوں کو ستایا اور دیر میں بھی آیا -

هَلْ أَتَى الرَّحِيلُ - کیا کوچ کا وقت آ گیا (ایک روایت میں ان الرَّحِيلُ ہے) -

غَيْرَ نَاطِرِينَ إِيَّاهُ - کھانا پکتے وقت تاک کر نہ آؤ (بلکہ جب بلاوا ہو اس وقت آؤ)

الْأُسْتَيْنَاءُ بِالسَّحُورِ - سحری کھانے میں دیر کرنا -
كَانَتْ لَهُمْ فِيهِمْ أَنَاةٌ - ان کو ان کے بارے میں مہلت تھی -

فِيكَ أَنَاةٌ - تجھ میں سنجیدگی اور وقار ہے -
الْأَنَاةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ - آہستگی اور بردباری اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی اور بے قراری شیطان کی طرف سے ہے -

رَجُلٌ اِنْ - بردبار آدمی -

أَنَّى - ساعت وقت -

أَنَاءُ اللَّيْلِ - رات کی گھڑیاں -

إِنَاءٌ - برتن (اَنِیۃُ اس کی جمع ہے) -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْوَاوِ

أَوْ - حرف عطف ہے بمعنی یا اور کبھی بمعنی واو کے آتا ہے کبھی بل کے معنی میں - کبھی الیٰ کے معنی میں کبھی اَنْ شرطیہ کے معنی

میں -

إِلَّا إِيْمَانٌ بِي أَوْ تَصْدِيقٌ بِرُسُلِي - بجز مجھ پر ایمان کے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کے یہاں اُو واو کے معنی میں ہے چنانچہ ایک روایت میں واو بھی منقول ہے) -

قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا - (یہ راوی کا شک ہے یعنی) آپ نے یوں فرمایا اے اللہ مجھ کو بخش دے یا اور کوئی دعا کی -

أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ - یا جیسے کالے بال - (یہ راوی کا شک ہے بعض نے کہا آنحضرت ہی نے دونوں مثالیں بیان کی ہیں) -

مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرِّ قَطْرَ الْمَاءِ - پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری دفعہ گرنے کے ساتھ - (یہ راوی کا شک ہے)
أَوْ خَيْرٌ - اور اَوْ اِنْ جَبْرِيلُ اور اَوْ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ - اور اَوْ غَيْرُ ذَلِكَ - ان سب میں ہمزہ استفہام ہے اور واو عطف ہے اور معطوف علیہ محذوف ہے) -

عُصْفُورٌ مِّنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ -
میں بھی وہی حال ہے اور تقدیر عبارت یوں ہے اَوْ قَعَ هَذَا أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ صَحِيحٌ - (بعضوں نے اَوْ بسکون واو پڑھا ہے اور اَوْ کو بمعنی نل رکھا ہے) -

أَوْ مُسْلِمٌ - (اس میں او شک کے لئے ہے یعنی تجھ کو دل کا حال کیا معلوم تو قطعی مومن اس کو کیسے کہہ سکتا ہے) البتہ مسلم کہہ سکتے ہیں -

مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ - یعنی اجر کے ساتھ یا لوٹ کا مال اور اجر کے ساتھ - (تو غَنِيمَةٍ کے بعد مَعَ أَجْرٍ محذوف ہے بعض نے کہا اُو واو کے معنی میں ہے) -

أَوْ كَمَا قَالَ - (یہ راوی کا شک ہوتا ہے) یعنی آنحضرت نے ایسا فرمایا یا اس کے مثل دوسرا کوئی کلام فرمایا -
أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ -

۱۔ ترجمہ: جنت کی چیزوں میں سے ایک چیز یا کیا اور اس کے علاوہ - (م)

۲۔ ترجمہ: کیا ایسا واقع ہو گیا اور اس کے علاوہ جو تھا وہ صحیح تھا - (م)

اَبُ زَنْ - وہ برتن جس میں آدمی کو بٹھا کر ایک سرپوش اوپر سے ڈھانپ دیتے ہیں سراس کا سرپوش کے باہر رہتا ہے باقی سارا بدن اندر رہتا ہے اور دواؤں کا جو شانہ اسکے بدن کو لگتا ہے۔ (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ زَنْ اس لفظ میں بمعنی عورت ہے شاید یہ برتن خاص عورتوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہوگا تو یہ غلط ہے بلکہ زن یہاں زدن سے نکلا ہے اور یہ برتن عورت اور مرد دونوں کے استعمال میں آتا ہے۔)

مَآب - لوٹنے کا مقام یعنی مرجع۔

تَاوِیْب - دن کو چلنا، تسبیح کہنا۔

اَب - ایک فصل جو تموز (جولائی) کے بعد ہوتی ہے ماہ اگست (رومی مہینہ کا نام)۔

اَوْدَ - گراں بار کرنا، تھکانا۔

اَوْدَ - کچی، ٹیڑھا پن۔

اَقَامَ اَوْدَهُ بِثِقَافِهِ - اس کی کچی سیدھی کر کے رفع کی۔

وَ اَعْمَرَاهُ اَقَامَ الْاَوْدَ وَ شَفَى الْعَمَدَ - ہائے عمر جس نے ٹیڑھے کو سیدھا کیا اور بیمار کو چنگا کیا۔ (یہ صہیبؓ نے حضرت عمرؓ کی وفات پر کہا)۔

اَوَارَ - گرمی اور پیاس آگ کا شعلہ دھواں۔

فَإِنَّ طَاعَةَ اللَّهِ جُرُزٌ مِّنْ اَوَارٍ نِّيرَانٍ مُّوقَدَةٍ - اللہ کی عبادت جلتی ہوئی آگوں کی گرمی کا بچاؤ ہے۔

اَبْشِرِيْ اَوْرِيْ سَلَّمَ بِرَاكِبِ الْحِمَارِ - اے بیت المقدس خوش ہو جا گدھے کا سوار آتا ہے (حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہے۔ بعض نے اَوْرِيْ سَلَّمَ پڑھا ہے یہ لفظ عبرانی ہے یعنی سلامتی کا گھر)۔

اَوْسَ - عوض دینا۔

رَبِّ اُسْنِيْ لِمَا اَمْضَيْتَ - اے پروردگار جو تیرا حکم ہے اس کا بدل مجھ کو عنایت فرما (ایک روایت میں اُسْنِيْ ہے ایک میں اَثْبِنِيْ ہے معنی وہی ہے)

اَوْطَاسَ - ایک مقام کا نام جو طائف کے پاس ہے۔

یعنی اور کوئی سوال کر (بعض نے اَوْ غَيْرَ ذَلِكَ پڑھا ہے یعنی اَتَسْأَلُ هَذَا اَوْ تَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ - تو یہ مانگتا ہے اور اسکے سوا کچھ اور مانگتا ہے)۔

اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ اَوْ الْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ - اس پر گرمی اور پیاس کی شدت ہوئی یا جو اللہ نے چاہا (اس میں او شک کے لئے ہے یا یہ مراد ہے کہ وہ سخت گرمی اور پیاس کی سختی تھی یا دوسری قسم کی سختی تھی)۔

اَوْتُ - لوٹنا، رجوع کرنا اور ابر، اور ہوا، اور سرعت، اور قصد اور استقامت اور طرف جانب وغیرہ صَلَوةُ الْاَوَّابِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفِصَالُ - اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے جب گائے یا اونٹ کے بچے گرمی سے جلنے لگیں (مراد چاشت کی نماز ہے یہی صَلَوةُ الْاَوَّابِينَ ہے)۔

ثَمَانُ رَكَعَاتِ الزَّوَالِ تُسَمَّى صَلَوةُ الْاَوَّابِينَ - سورج ڈھلنے پر آٹھ رکعتوں کا نام صَلَوةُ الْاَوَّابِينَ ہے (اس کو صَلَوةُ فِي الزَّوَالِ بھی کہتے ہیں یہ روایت شاذ ہے اور آنحضرتؐ سے اس نماز کا پڑھنا ثابت نہیں ہے اور شاید آٹھ رکعتوں سے ظہر کے فرض اور سنت مراد ہوں)۔

تَوْبًا تَوْبًا لِوَبْنَا اَوْبًا - پروردگار کی درگاہ میں توبہ توبہ پھر توبہ۔

اَيُّوْنَ تَاَيُّوْنَ - لوٹنے والے توبہ کرنے والے۔

جَاءَ وَاَمِنْ كُلِّ اَوْبٍ - ہر طرف سے آن پہنچے۔

فَاَبَ اِلَيْهِ النَّاسُ - ہر طرف سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔

شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَوةِ حَتَّى اَبَتِ الشَّمْسُ - انہوں نے نماز سے ہم کو روکا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔

لَا تُصَلِّ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَتَوَوَّبَ الشَّمْسُ - عصر کے بعد نفل نماز مت پڑھ یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے۔

طُوبَى لِعَبْدٍ نُّومَةٍ لَا يُؤْبَهُ لَهُ - مبارک ہے وہ گناہ بندہ جس کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

اَوْق - گرانی اور شامت -

اَوْقِيَّةٌ يَوْقِيَّةٌ - ایک وزن ہے چالیس درہم کا (اس کی جمع اَوَاقِي ہے) -

لَا صَدَقَةٌ فِيْ اَقْلٍ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ - پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے -

اَوَّلٌ - پہلا (اس کی جمع اَوَّلٌ ہے)

وَ اَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاَوَّلِ - ہمارا طریق اگلے عربوں کا طریق تھا -

الرُّؤْيَا لِاَوَّلِ غَايِرٍ - جو کوئی خواب کی پہلے تعبیر دے اسی کے موافق تعبیر ہوگی (اس لئے خواب اس شخص سے بیان کرنا چاہئے جو فن تعبیر جانتا ہو اور نیک صالح اور خدا ترس متقی ہو خواب دیکھنے والے کا دل سے دوست اور خیر خواہ ہو) -^۱

بِسْمِ اللّٰهِ الْاَوَّلِ لِلشَّيْطٰنِ - (یہ ابو بکر صدیق کا قول ہے) یعنی میں نے جو پہلے قسم کھالی تھی (کہ یہ کھانا نہ کھاؤں گا) وہ شیطان کا اغوا تھا -

وَ كَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ فِي الْاِسْلَامِ - یعنی مہاجرین کی اولاد جو ہجرت کے بعد مدینہ میں پیدا ہوئی ان سب میں وہ پہلے پیدا ہوئے -^۲

اَوَّلُ مَا نَزَلَ بِآيٰهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ - یعنی (وحی بند ہو جانے کے بعد) سب سورتوں میں پہلے سورۃ مدثر اتری (ورنہ سورہ اقرأ شروع میں اتر چکی تھی) -

اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ - (یعنی اس امت میں) سب سے پہلے پروردگار کا تابعدار میں ہوں -

اَوَّلُ مَا يُقْضٰ بَيْنَ الدِّمَآءِ - (یعنی حقوق الناس میں) سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا (اور حقوق اللہ میں تو سب سے پہلے نماز کی پرورش ہوگی) -

سُئِلَ عَلِيٌّ اَهُوَ اَوَّلُ بَيْتٍ قَالَ لَا قَدْ كَانَ قَبْلَهُ بَيُوْتُ لَكِنَّهُ اَوَّلُ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ - حضرت علیؑ سے

پوچھا گیا خانہ کعبہ کیا دنیا میں پہلا گھر ہے اس سے پہلے کوئی گھر دنیا میں نہ تھا (انہوں نے کہا نہیں اس سے پہلے بھی گھر تھے مگر خانہ کعبہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا (یعنی پہلا مندر ہے جو پوجا پاٹ کے لئے تیار کیا گیا) -

اَوَّلُ بَيْتٍ حُجَّ بَعْدَ الطُّوفَانِ - (ابن عباسؓ نے کہا طوفان نوح کے بعد خانہ کعبہ) پہلا گھر ہے جس کا حج کیا گیا -

اَوَّلُ مَا يُكْسَى اِبْرَاهِيْمُ - سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے - معلوم ہوا کہ پیغمبر بھی ننگے کھلے انھیں گے) -

اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰی بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ - سب سے پہلے جو حیض بھیجا گیا وہ بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا (ان سے پہلے عورتوں کو حیض نہیں آتا تھا ابن مسعود اور حضرت عائشہؓ کا یہی قول ہے لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ حیض وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دی ہے اس سے صاف نکلتا ہے کہ حیض ابتدائے آفرینش سے عورتوں کو ہوتا آیا ہے اور یہی صحیح ہے اور اس حدیث اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰی بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ کا مطلب یہ ہے کہ حیض عذاب کے طور پر پہلے بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا یعنی معمول سے زیادہ ان کو خون آنے لگا اور استحاضہ کی بیماری میں گرفتار ہو گئیں) -

اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلٌ - کون اس کو پہلے لکھتا ہے - (یعنی ہر ایک فرشتہ چاہتا ہے کہ پہلے وہ اس کو لکھے) -

الصَّلٰوةُ اَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَمَعَتَانِ - شروع شروع میں ہر ایک نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئیں -

مَا تِ غَامَا اَوَّلٌ - وہ ایک سال پہلے گذر گئے -

بَايَعْتُ فِي الْاَوَّلِ يَافِي الْاَوَّلٰى - میں نے پہلے زمانہ میں یا پہلے گروہ میں بیعت کی -

فَلْيَكُنْ اَوَّلُ مَا تَدْعُوهُمْ اَنْ يُّوْحِدُوْا يَ اَوَّلُ مَا تَدْعُوهُمْ اِلٰى اَنْ يُّوْحِدُوْا - یعنی پہلے توحید کی ان کو دعوت

^۱ یہ ضروری نہیں امام نے کتاب التعمیر (بخاری) میں اس موقف کی تردید ثابت کی ہے - (م)

^۲ یعنی سعید بن جبیر جن کو جاج ظالم نے بعد میں شہید کیا - (م)

دے (پھر رفتہ رفتہ اسلام کی دوسری باتیں بتلا)۔

مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا أَبِي بَكْرٍ - اے ابو بکرؓ کے خاندان یہ یتیم کی رخصت تمہاری پہلی برکت تھوڑی ہے (بلکہ اس سے پہلے کئی برکتیں تمہارے خاندان سے مسلمانوں کو حاصل ہو چکی ہیں)۔

أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ يَا أَوَّلُ - میں سمجھا تھا کہ تم سے پہلے یہ حدیث مجھ سے کوئی نہ پوچھے گا۔
يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَأَلَاوُلُ يَا الْأَوَّلُ فَأَلَاوُلُ - نیک لوگ دنیا سے اٹھالے جائیں گے پہلا پھر پہلا (یعنی تیسرے کی نسبت اسی طرح تیسرا چوتھے کی نسبت پہلا ہوگا)۔

أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ - پہلی نشانی قیامت کی جو نمودار ہوگی وہ سورج کا پچھم (مغرب) کی طرف سے نکلنا ہے (یعنی قیامت کے وجود کی لیکن قیامت کے قرب کی نشانیوں میں پہلی نشانی امام مہدیؑ کا نکلنا ہے پھر دجال کا پھر حضرت عیسیٰؑ کا اترنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا پھر دابة الارض کا اس کے بعد کہیں جا کر سورج پچھم سے نکلے گا)۔

مترجم:- سورج کا پچھم سے نمودار ہونا کچھ خلاف عقل نہیں ہے زمین کی حرکت جو مغرب سے مشرق کی طرف پھرتی ہے اگر الٹی کر دی جائے یعنی مشرق سے مغرب کی طرف پھرنے لگے تو سورج ڈوبنے کے بعد پھر پچھم سے دکھائی دینے لگے گا۔ اگر سورج حرکت کرتا ہو جیسے احادیث کی ظاہر عبارات سے نکلتا ہے تب بھی اس میں کیا تعجب ہے کہ وہ قادر کریم اس کو مغرب سے مشرق کی طرف پھر دے۔ بہر حال جن کم علموں نے ان امور کا انکار کیا ہے یہ ان کی بیوقوفی ہے۔ پروردگار عالم ہر ایک امر پر قادر ہے۔

اِنتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيِّ بَعَثَهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ - (لوگ قیامت کے دن جب پریشان ہو جائیں گے تو کہیں گے) نوح پیغمبر کے پاس چلو وہ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جن کو

اللہ تعالیٰ نے زمین والوں (کافروں) کی طرف بھیجا۔

مترجم:- معلوم ہوا کہ ادریسؑ حضرت نوحؑ کے بعد بھیجے گئے ہیں تو وہ نوح کے دادا نہ تھے۔ بعض نے کہا کہ نوح کے دادا تھے مگر وہ نبی تھے رسول نہ تھے حضرت نوح سب سے پہلے رسول ہیں اور آدم اور شیث علیہما السلام گو حضرت نوحؑ سے پہلے تھے مگر وہ زمین والوں (کافروں) کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ اپنی اولاد کو تعلیم اور تلقین کرتے رہے جو مومن تھے۔ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ - کھانے کے شروع اور اخیر دونوں میں اللہ کی مدد سے میں کھاتا ہوں۔

كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ - جیسے حضرت عثمانؓ نے تاویل کی (کہ منیٰ میں باوجود سفر کے نماز پوری پڑھنے لگے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ سفر میں قصر اور اتمام دونوں جائز سمجھتے تھے کیونکہ قرآن میں یوں ہے۔ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ - یعنی قصر کرنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بعض نے کہا انھوں نے منیٰ میں اقامت کی نیت کر لی تھی)

يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ - آنحضرتؐ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ کلمہ بہت فرماتے۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ - قرآن کی تفسیر کرتے اس کی پیروی کرتے (قرآن میں یہ ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ)۔
اللَّهُمَّ فَفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمَهُ التَّأْوِيلَ - یا اللہ ابن عباسؓ کو دین کی سمجھ عطا فرما اور اس کو تاویل سکھلا دے۔ (تاویل کے کئی معنی آئے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ تاویل کہتے ہیں ظاہری معنی کو چھوڑ کر کسی دلیل کی وجہ سے دوسرے معنی اختیار کرنے کو اگر وہ دلیل نہ ہوتی تو ظاہری معنی کو ضرور لیا جاتا اور بلا دلیل جو تاویل کی جائے وہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے۔ کبھی تاویل ایک بات کی حقیقت ظاہر ہونے کو بھی کہتے ہیں جیسے هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ - کبھی تاویل تفسیر کو کہتے ہیں اور اس

۱۔ الہی! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔ (م)

۲۔ (اے نبی!) اللہ کی حمد کے ساتھ پاکیزگی بیان کرو اور اس سے بخشش مانگو۔ (م)

۳۔ ترجمہ: وہ اس کے انجام اور حقیقت کے انتظار میں ہیں۔ (م)

حدیث میں یہی معنی مراد ہے۔ کبھی خواب کی تعبیر کو کہتے ہیں)۔
تَاوَلْتُ قُبُورَ هُمْ۔ میں نے اس کی یہ تعبیر سمجھی کہ ان
تینوں صاحبوں کی قبریں ایک ہی جگہ ہوں گی۔

أَوَلَوْهَا يَفْقَهُهَا۔ اس کی تفسیر کرو تا کہ وہ سمجھ لے۔

مَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَ عَلَّمَنِي تَاوِيلَهَا۔ حضرت علیؑ نے کہا
قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر آنحضرتؐ نے مجھ کو
نہیں سکھائی۔

كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا۔ آنحضرتؐ پہلی
صف والوں کے لئے تین بار دعا کرتے تھے۔ (پہلی صف وہی
ہے جو امام سے قریب ہو خواہ پوری صف ہو مسجد کے ایک
کنارے سے دوسرے کنارے تک یا تھوڑی جگہ پر مثلاً
چبوترے پر محراب یا منی میں)۔

الْقَبْرِ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ۔ قبر آخرت کی
منزلوں میں پہلی منزل ہے۔

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ فَلَا صَامَ وَلَا آلَ۔ جو شخص ہمیشہ
روزہ رکھے اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ وہ بھلائی کی طرف لوٹا۔
الْعَالِمُ الَّذِي لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ يَسْتَغْمِلُ آلَةَ الدِّينِ
فِي الدُّنْيَا۔ جو عالم اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا (بلکہ دنیا کماتا
ہے) تو وہ دین کا ہتھیار دنیا میں چلاتا ہے۔

حَتَّى آلَ السُّلَامَى۔ یہاں تک کہ ہڈی میں مغز لوٹ
آیا۔

لَا تَجِلُّ الصَّدَقَةُ لِمُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ۔ زکوٰۃ
حضرت محمدؐ اور آپ کی آل کے لئے حلال نہیں ہے (آل سے
آپ کے اہل بیت مراد ہیں۔ امام شافعیؒ نے کہا بنی ہاشم اور بنی
عبدالطلب، بعض نے کہا آل سے آپ کے تابعدار مراد ہیں تو
اصحاب بھی اس میں داخل ہوں گے۔ ایک حدیث میں ہے مَنْ
سَلَكَ طَرِيقِي فَهُوَ آلِي۔ جو شخص میرے طریق پر چلے وہ
میری آل ہے)۔

سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْأُلِّ فَقَالَ ذُرِّيَّةُ
مُحَمَّدٍ فَقِيلَ لَهُ مِنَ الْأَهْلِ فَقَالَ الْأَئِمَّةُ۔ امام جعفر صادقؑ
سے پوچھا گیا کہ آل سے کیا مراد ہے؟ فرمایا حضرت محمدؐ کی اولاد

پوچھا اہل کون ہیں؟ فرمایا امام۔

لَقَدْ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِّوَامِيرِ آلِ دَاوُدَ۔ ابوموسیٰ
اشعری کو تو داؤد پیغمبر کے باجوں میں سے ایک باجہ دیا گیا ہے
(یہاں آل داؤد سے خود داؤد مراد ہیں)۔

قَطَعْتُ مَهْمَهَا وَالْأُ۔ میں تو ایک اجازت جنگل اور ریتی
پر سے گذرا (آل اس ریتی کو بھی کہتے ہیں جو دور سے پانی کی
طرح چمکتی ہے یعنی سراب)۔

وَ إِنَّ آلَ أَبِي لَيْسُوأَ أَوْلِيَاءَ۔ فلاں شخص کی آل حاکم
نہیں ہے (ابی کے بعد خالی سفیدی کتاب میں چھٹی ہوئی تھی
مراد ابی امیہ ہے۔ مسلم کی روایت میں یَعْنِي فُلَانًا۔ زیادہ
ہے۔ آپؐ نے حکم بن عاص (مردان کے باپ) کی طرف
اشارہ کیا)۔

الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ عِمْرَانَ وَ آلِ يَاسِينَ
وَ آلِ مُحَمَّدٍ۔ مسلمان ابراہیمؑ، عمرانؑ، یاسینؑ اور حضرت محمدؐ کی
اولاد ہیں۔

مِنْ آلِ حَمَ۔ ان سورتوں میں سے جن کے شروع میں حم
ہے۔

أَوْمِي۔ (اس کو باب الواو مع المیم میں ذکر کرنا تھا) اشارہ
کیا (مصدر ایماء ہے)۔

كَانَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ يَوْمِي إِيْمَاءَ۔ آنحضرتؐ
(نفل) نماز گدھے پر سوار رہ کر پڑھتے (سجدے اور رکوع
میں) اشارہ کرتے۔

أَوْمِي لِلرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ۔ رکوع اور سجدے کے
لئے اشارہ کیا۔

أَوَانٌ۔ وقت۔

يَحْتَلِبُ شَاةَ أَوْنَةٍ۔ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو وہ
بکری کا دودھ بار بار دوہتا تھا (اس کے تھن میں کچھ نہ چھوڑتا تھا
فرمایا اتنا دودھ چھوڑ دے جو دوسرا دودھ لے کر آئے)۔

هَذَا أَوَانٌ قَطَعْتُ أَبْهَرِي۔ یہ وہ وقت ہے کہ میری
زندگی کی رگ کٹ گئی۔

أَوْهَ۔ یا آہ یا آوہ یا آو یا آوہ۔ کلمہ درد اور رنج ہے۔ أَوْهَ عَيْنُ

الرَّبُّوا - افسوس یہ تو بالکل سود ہے۔

أَوْهُ لِفَرَاخٍ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَلِيفَةٍ يُسْتَخْلَفُ - افسوس ہے محمدؐ کی آل کو ایک خلیفہ سے (کیسا صدمہ پہنچے گا) جو خلیفہ بنایا جائے گا (مراد یزید ہے جس کی وجہ سے امام حسین اور آپ کی آل کو کیسا صدمہ پہنچا)۔

أَوَاهَا مُنِيبًا - بہت آہ کرنے والا اللہ کی طرف رجوع کرنے والا۔

أَوْهُ عَلَى إِخْوَانِي الَّذِينَ تَلَّوْا الْقُرْآنَ فَأَحْكُمُوهُ - افسوس میرے ان بھائیوں پر جنہوں نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے)۔

أَوْى - یا او آء - پناہ لینا - جگہ پکڑنا - جگہ دینا - جھکنا - مائل ہونا۔

أَوِيَّةٌ اور اِيَّةٌ اور مَأْوِيَّةٌ اور مَأْوَاةٌ - بخشایا کرنا۔

اِيْوَاةٌ - پناہ دینا - جگہ دینا۔

لَا يَأْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ - گے ہوئے جانور کو وہی جگہ دیتا ہے جو خود گمراہ ہو (جو پر ایامال مار لینا چاہے)۔

مَنْ تَطَهَّرَ ثُمَّ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ بَاتَ فِرَاشُهُ كَمَسَجِدِهِ - جو شخص وضو کر کے اپنے بستر پر جگہ لے اس کا بستر اس کی مسجد کی طرح ہوگا (عبادت کا ثواب اس کو ملتا رہے گا)۔
يُخَوِّي فِي سُجُودِهِ حَتَّى كُنَّا نَأْوِي لَهُ - آنحضرتؐ سجدے میں اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھتے (اور ہاتھوں کو پسلیوں سے الگ) یہاں تک کہ ہم کو آپ پر ترس آ جاتا (کہ بڑھاپے میں اتنی مشقت)۔

كَانَ يُصَلِّي حَتَّى كُنْتُ أَوِي لَهُ - آنحضرتؐ اتنی نماز پڑھتے کہ مجھ کو آپ پر ترس آتا - (آپ کی محنت دیکھ کر)۔
لَا تَأْوِي مِنْ قِلَّةٍ - اپنے خاوند پر اس کی مفلسی کے باوجود رحم نہیں کرتی۔

أَبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ تَأْوُونِي وَ تَنْصُرُونِي - میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ تم مجھ کو پناہ دو گے اپنے گھیرے میں کر لو گے اور میری مدد کرو گے - (اوی اور اوی دونوں کے معنی ایک ہیں اور لازم اور متعدی دونوں آئے

(ہیں)۔

لَا قَطَعَ فِي ثَمَرٍ حَتَّى يَأْوِيَهُ الْجَرِينُ - میوہ چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جب تک کہ کھلیان اس کو جگہ نہ دے (یعنی وہ توڑ کر کھلیان میں جمع نہ کیا جائے)۔

أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ - ان میں سے ایک نے تو اللہ کی طرف جگہ لی اللہ نے اس کو جگہ دی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَّانَا وَ أَوَانَا - شکر خدا کا جو ہم کو کافی ہوا اور جس نے ہم کو ایک ٹھکانا دیا رہنے کی جگہ دی۔
مَنْ أَوَى مُخِدَّثًا - جو شخص بدعت نکالنے والے کو جگہ دے (اس کی حمایت کرے)

وَلَا أُؤْوِيكَ - میں تجھ کو اب جگہ نہیں دوں گا (یعنی تجھ سے رجعت نہیں کروں گا)۔

إِنِّي أَوَيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ أَذْكَرَ مَنْ ذَكَرَنِي - میں نے اپنے اوپر یہ قرار دیا کہ جو کوئی میری یاد کرے گا میں اس کی یاد کروں گا اور صحیح یوں ہے إِنِّي وَ أَيْتُ عَلَى نَفْسِي - یعنی میں نے اوپر یہ وعدہ کر لیا ہے ٹھہرا لیا ہے لازم کر لیا ہے۔ تو راوی نے غلطی سے وَ أَيْتُ کو الٹ کر أَوَيْتُ کر دیا۔

فَاسْتَأَى لَهَا يَا فَاسْتَأَى لَهَا - (مُسَاءةٌ سے بروزن اِسْتَقَى یا اِسْتَأَى) یعنی یہ خواب آپ کو بڑا معلوم ہوا (بعض نے فَاسْتَأَى لَهَا - پڑھا ہے یعنی اس کی تعبیر چاہی۔ تاویل سے کذا فی النہایہ اور طبیبی نے اس پر اعتراض کیا کہ مساءة معتل العین مہموز اللام ہے اور جب فَاسْتَأَى فَاسْتَقَى کے وزن پر ہو تو اس کا معتل اللام ہونا لازم آتا ہے اسی طرح اگر فَاسْتَأَى فَاسْتَأَى کے وزن پر ہو تو سین اصلی ہوگا اور سَأَلَ سے مشتق ہوگا نہ کہ اول سے اور تاویل سے - صاحب مجمع نے کہا طبیبی کا اعتراض صحیح ہے اور نہایہ میں جو لکھا ہے وہ کاتب کی غلطی ہو گی)۔

بَيْنَ نَخْلَةٍ وَأَآءَةٍ - درمیان کھجور کے درخت اور آءہ کے درخت کے (آءہ ایک درخت ہے اصل میں أَوَاةٌ تھا)۔

الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ أَوَاهُ اللَّيْلُ - جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا اس شخص پر فرض ہے جو نماز پڑھ کر رات تک اپنے گھر پہنچ

سکے (اگر مسجد اتنی دور ہو کر جمعہ پڑھ کر رات تک اپنے گھر پہنچ سکے تب جمعہ میں حاضر ہونا فرض نہ ہوگا)۔

بَالَ حَتَّى كُنْتُ اَوْى لَه مِنْ فَكِّ وَرَكِيَه۔
آنحضرتؐ نے پیشاب کیا تو دونوں رانوں کو ایسا ملایا کہ مجھ کو آپ پر رحم آ گیا کہ کہیں آپ کے سرینوں میں موج نہ آ جائے۔ جب بیٹھ کر پیشاب کرتے تو رانوں کو ملا لینا بہتر ہے اور جب کھڑے ہو کر کرے تو جدار کھنا بہتر ہے)

فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَه وَلَا مُؤْوَى۔ کتنے لوگ (یعنی کافر) ایسے ہیں (جو اللہ کو نہیں پہچانتے) جن کا نہ کوئی کام بنانے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا۔

مَنْ اَوْى يَا اَوْى يَتِيْمًا اِلَى طَعَامٍ۔ جو کوئی یتیم کو کھانے کے لئے جگہ دے (یعنی اس کو کھانا کھلائے)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُنْشِدُكَ بِاَيِّوَانِكَ عَلَى نَفْسِكَ۔ یا اللہ میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تو نے اپنے اوپر کیا ہے۔

بَابُ الْهَمَزَةِ مَعَ الْهَاءِ

اِهَابٌ۔ کچا چمڑا جس کی دباغت نہیں کی گئی۔ (اس کی جمع اُهْبٌ ہے)۔

وَ فِى الْبَيْتِ اُهْبٌ عَطْنَةٌ۔ گھر میں کئی بدبودار کچے چمڑے پڑے تھے۔

لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِى اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِىَ فِى النَّارِ مَا اخْتَرَقَ۔ اگر قرآن ایک چمڑے میں رکھا جائے پھر وہ چمڑا آگ میں ڈالا جائے تو نہیں جلے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن کو دوزخ کی آگ نہیں جلائے گی)۔

اَيُّمًا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ۔ جو چمڑا دباغت کر لیا جائے وہ پاک ہو چکا (یہ حدیث ہر چمڑے کو شامل ہے۔ بعض نے کہا سور اور آدمی کو مستثنیٰ رکھا ہے اور اہل حدیث کا رائج مذہب یہ ہے کہ ہر ایک چمڑا دباغت سے پاک ہو جائے گا اور سور کا چمڑا علیحدہ نہیں ہو سکتا لیکن سور کے بال پاک ہیں جن سے موزہ وغیرہ سیا جاتا ہے البتہ سور کی چربی نجس ہے کیونکہ وہ گوشت ہے اور سور کا گوشت بنص قرآنی پلید رجس ہے اسی طرح دم

مسفوح (بہتا ہوا خون) نجس ہے)۔

حَقَّنَ الدِّمَاءَ فِىْ اُهْبِهَا۔ خونوں کو بدنوں میں محفوظ رکھا اور یعنی خونریزی نہ ہونے دی یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

اِلَّا اُهْبَةً ثَلَاثَةً يَّا اِلَّا اُهْبَةً ثَلَاثَةً۔ یعنی گھر میں کوئی سامان نہ تھا مگر تین کچے چمڑے پڑے تھے۔

اِهَابٌ يَّا يَهَابٌ۔ ایک مقام کا نام جو مدینہ کے اطراف میں ہے۔

حَتَّى يَبْلُغَ الْمَسَاكِيْنُ اِهَابَ يَّا يَهَابٌ۔ یہاں تک کہ مدینہ کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچے۔

لِيَتَاهَبُوا اُهْبَةً غَزَوْهُمْ۔ تاکہ اپنے جہاد کے سامان کی تیاری کریں۔

اَلْمَيِّتُ لَا يُفْلَحُ فِىْ قَبْرِهٖ حَتَّى يَأْخُذَ اُهْبَتُهُ۔ مردہ فوراً اپنی قبر میں نہ گھیٹ دیا جائے اس کا سامان کر لینے دیا جائے۔

اَهْلٌ۔ لائق، سزاوار، بیوی، کنبہ والے۔

نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ اَلْخ۔ یعنی آنحضرتؐ کی بیویاں آپ کے اہل بیت میں داخل ہیں (یعنی ان کی تعظیم اور محبت بھی دوسرے اہل بیت نبویؐ کی طرح لازم ہے) مگر اصلی اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے (یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد)۔

سُئِلَ الصَّادِقُ مَنْ اَهْلُ بَيْتِهِ قَالَ الْاَنْمَةُ۔ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا اہل بیت کون ہیں؟ فرمایا امام۔ پھر پوچھا گیا عترت کون ہیں؟ فرمایا کملی والے (یعنی حضرت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ علیہم السلام)۔

اَهْلُ الشَّاءِ وَالْمَجْدِ۔ تعریف اور بزرگی کے لائق۔
اِنَّهُ لَيْسَ بِكَ عَلَى اَهْلِكَ هَوَانٌ اِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ وَ اِنْ شِئْتَ ثَلَاثُ ثُمَّ دُرْتُ۔ تیرے خاوند کی نگاہ میں تجھ کو کوئی ذلت نہیں (بلکہ تو ہر دلعزیز ہے) تیری مرضی اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے ہی پاس رہتا ہوں مگر پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا اور اگر تو

اِذْهَنْ بِسَمَنِ اَوْ اِهَالَةٍ - گھی یا چربی لگائی -
نَهَى عَنِ الْحُمْرِ الْاَهْلِيَّةِ - آنحضرتؐ نے پالتو
گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا (یعنی جو بستی میں رہتے ہیں
البتہ جنگلی گدھا حلال ہے) -

يُدْعَى اِلَى خُبْرِ الشَّعْبِ وَالْاِهَالَةِ السَّخْنَةِ فَيُجِيبُ -
آنحضرتؐ کو اگر جو کی روٹی اور بد بودار تیل یا چربی کی بھی کوئی
دعوت دیتا تو آپ قبول کر لیتے اور کسی کی دل آزاری گوارا نہ
فرماتے -

مترجم :- سبحان اللہ صدقے آپ کے اخلاق اور عادات
کریمانہ کے کہ اب ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ بعض لوگ
اپنے آپ کو اہل حدیث گنتے ہیں لیکن ذرا ذرا سی باتوں پر اپنے
بھائیوں کی ضیافت میں نہیں جاتے جب تک اپنے پیغمبر کے
اخلاق اور عادات اختیار نہ کریں گے انکار شمار اہل حدیث میں
کبھی نہیں ہو سکتا -

كَانَهَا مَتْنُ اِهَالَةٍ - جہنم ایسی ہے جیسی پگھلی ہوئی چربی
کی پشت -

اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ - آپ کے گھر والوں یعنی
مردوں میں سے آپ کس کو زیادہ چاہتے ہیں -

اِذَا اَنْفَقَ عَلَى اَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا - جب کوئی شخص اللہ کی
رضا مندی کے لئے اپنے گھر والوں (یعنی بال بچوں بیوی کنے
والوں) پر خرچ کرے تو اس میں بھی خیرات کا جیسا ثواب ملے
گا (یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں
ڈالے) -

فَلَمَّا رَاى شَوْقَنَا اِلَى اِهَالِنَا - جب آپ نے دیکھا
کہ ہم اپنے عزیزوں کنے والوں میں جانے کے لئے مشتاق
ہیں -

اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتُ اَهْلَكَ - اگر تو چاہتی ہے تو میں
تیرے مالکوں کو یک مشت تیرا بدل کتابت ادا کر دیتی ہوں (یہ
حضرت عائشہؓ نے بریرہ سے کہا) -

فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ هَؤُلَاءِ اَقْلُ عَمَلًا مِنَّا - اہل
کتاب یعنی یہودی کہنے لگے ان لوگوں نے یعنی مسلمانوں نے

چاہتی ہے تو تین دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر ایک ایک
دن دوسری بیبیوں کے پاس گھوم کر آتا ہوں (کیونکہ نئی بی بی
اگر شبیہ ہو تو خاوند تین روز تک اگر باکرہ ہو تو سات روز تک اس
کے پاس رہ سکتا ہے پھر برابر برابر تقسیم اور دورہ کرنا چاہئے) -

اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ - یہ جنازہ ملکی لوگوں میں سے
کسی کا ہے (یعنی کافر کا جنازہ ہے) -

اَنَا اَهْلُ التَّقْوَى - میں اس لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے
ڈریں (کیونکہ مجھ کو سب قدرت ہے) -

اَعْطَى الْاَهْلَ حَظَّيْنِ وَالْاَغْزَبَ حَظًّا - بیوی بچے
والے کو آپ نے دو حصے دیئے اور اکیلے مجرد مرد کو ایک حصہ دیا -
لَقَدْ اَمْسَتْ نِيرَانُ بَنِي كَعْبٍ اِهْلَةً - بنی کعب کی
آگیں بال بچے والی ہو گئیں -

اَقُولُ لَهُ اِذَا لَقِيْتُهُ اسْتَعْمَلْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ
اَهْلِكَ - میں جب پروردگار سے ملوں گا تو یہ عرض کروں گا کہ
میں نے تیرے بندوں میں سے اس شخص کو لوگوں پر حاکم کیا جو
ان سب میں بہتر تھا (یہ ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا جب لوگوں نے
مرتے وقت ان سے کہا کہ تم نے عمر کو خلیفہ بنایا ہے تو قیامت کے
دن خدا کو کیا جواب دو گے) -

مترجم :- بات یہ ہے کہ ان کی نظر میں اس وقت سب
لوگوں سے زیادہ خلافت کے لائق حضرت عمرؓ تھے انھوں نے
انہی کو خلافت دی اور سچ بھی یہ ہے کہ عمرؓ کو خلیفہ بنانا مسلمانوں
کے لئے ایک نعمت ہوئی - آپ نے کمال عدل و انصاف سے
حکومت کی اسلام کو وہ رونق دی کہ باید و شاید - مکہ والوں کو اہل
اللہ کہتے ہیں جیسے کعبہ کو بیت اللہ -

اَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَ خَاصَّتُهُ - قرآن کے
حافظ اور اس پر عمل کرنے والے خاص خدا کے لوگ ہیں
(قرآن والے اللہ والے اور اس کے خاص مقرب بندے
ہیں) -

اَهْلًا وَ سَهْلًا - تو اپنے لوگوں میں اور اچھی نرم ہموار
زمین میں آگیا (یہ محاورہ ہے جو عرب لوگ آنے والے سے
خوش آمدید کے طور پر کہتے ہیں) -

کام تو ہم سے کم کیا (تو اہل کتاب سے یہاں یہودی مراد ہیں اس لئے کہ نصاریٰ نے جتنی دیر کام کیا وہ مسلمانوں سے زیادہ نہیں ہے)۔

إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ - وہ دوزخ کا مستحق ہو گیا (اگر اللہ تعالیٰ معاف کر دے تو وہ دوسری بات ہے)۔

إِنَّ لِلْمَاءِ أَهْلًا - ہر پانی کے کچھ لوگ ہیں جو وہاں بستے اور رہتے ہیں (یا پانی کی بھی ایک مخلوق ہے جو اس میں رہتی ہے)۔

أَهْوَاؤُ - نو گاؤں جو بصرے اور ایران کے درمیان ہیں رامہرمز، عسکر مکرم، تستر، جند سیا، بوزسوس، سوق، نہر تیرا، ایدج اور مناظر (مجمع میں سات لکھے ہیں)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْيَاءِ

أَيُّبَةُ - يَا أَيُّبُ - لوننا۔

سَرِيعُ الْآيِبَةِ - جلدی لوٹنے والا - دشمنی کے بعد پھر جلدی سے دوست بن جانے والا۔

كَانَ طَالُوْتُ أَيَّابًا - طالوت بادشاہ قوم کا سقا (بہشتی) تھا۔

أَيُّدُ - زور قوت طاقت۔

إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ - جبریل برابر تیری مدد کرتے رہیں گے۔

وَ أَمْسَكْهَا مِنْ أَنْ تَمُورَ بِأَيْدِهِ - اپنے زور سے اس کو تھمائے رکھا کہ ہلنے نہ پائے۔

أَيُّرُ - ذکر، عضو تناسل۔

مَنْ يَطْلُ أَيُّرُ أَبِيهِ يَنْتَطِقُ بِهِ - جس کے باپ کا ذکر لبا ہو (اس کے باپ کی اولاد بہت ہو) تو وہ اس کا کمر بند بنائے (یہ ایک مثل ہے مطلب یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کی کثرت پر وہ پھولا رہے زور جتلائے)۔

أَيَّارُ - ایک رومی مہینہ کا نام ہے خریزان سے پہلے نیرسان

کے بعد - ماہ مئی۔

أَيُّسُ - قہر اور غلبہ۔

أَيَّاسُ - ناامیدی۔

قَائِيْسُ - نرم کرنا، اثر کرنا۔

أَلَا يَاسُ غَنِي - ناامیدی بھی تو نگری ہے (آدمی جب ناامید ہو جاتا ہے تو مستغنی رہتا ہے امید ہی انسان کو محتاج بناتی ہے)۔

أَلَا يَاسُ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ - لوگوں کے پاس جو مال و متاع ہے اس سے ناامید ہونا۔

أَيْسَةُ - وہ عورت جو حیض سے ناامید ہو گئی ہو۔ (بوڑھی ہو کر)۔

قَدْ أَيْسَ الشَّيْطَانُ مِنْ أَنْ يُعْبَدَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ - شیطان اس سے تو ناامید ہو گیا کہ لوگ عرب کے جزیرہ میں اس کی پوجا کریں (بت پرستی کریں یعنی قیامت کے قریب تک عرب میں بت پرستی نہ ہوگی البتہ قیامت کے قریب پھر بت پرستی جاری ہوگی جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ دوس کی عورتیں ذی الخصرہ کے گرد چوڑاڑیاں لگیں گی)۔

وَجَلْدُهَا مِنْ أَطْوَمٍ لَا يُؤَيِّسُهُ - اس کی کھال اطوم کی ہے اس کو کوئی چیز نرم نہیں کرتی (یعنی) اس میں اثر نہیں کرتی۔

أَيْضُ - لوننا۔

حَتَّى اضْطَبَّ الشَّمْسُ - یہاں تک کہ سورج لوٹ گیا (یعنی اپنی اصلی حالت پر آ گیا پھر روشن ہو گیا)۔

وَ أَيْضًا - ابھی اور ایمان تیرے دل میں جنے گا اور میری محبت تجھ کو زیادہ ہوگی یا مجھ کو بھی تجھ سے ایسی ہی الفت ہے۔

أَفْعَلُ كَذَا أَيْضًا - پھر ایسا ہی کر جیسے کہ کر چکا ہے۔

أَيْكَةُ - بن، جہاں گنجان درخت ہوں، جنگل یا ایک مقام کا نام ہے (بعض نے لیکہ پڑھا ہے۔ بعض نے کہا ایک ایک بستی کا نام ہے اور لیکہ ایک نہر کا نام ہے جہاں حضرت شعیب کی قوم آباد تھی)۔

ایئل - عبرانی یا سریانی زبان میں اللہ کا نام ہے۔

إِئِيلِي إِيْلِي لِمَ سَبَّحْنَانِي - اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھ کو (دشمنوں کے ہاتھوں میں) کیوں چھوڑ دیا (یہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا)۔

إِيَالَة - سیاست اور حکمرانی۔

قَدْ بَلَوْنَا فَلَانًا فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَهُ إِيَالَة - ہم نے فلاں شخص کو آزمایا لیکن اس میں حکومت اور ملک رانی کی لیاقت نہیں پائی۔

صَاحِبُ إِيْلِيَاء - ایلیا کا حاکم (یہ بیت المقدس کے شہر کو کہتے ہیں)۔

إِبْنُ عُمَرَ أَهْلٌ بِحُجَّةٍ مِّنْ إِيْلِيَاء - ابن عمر نے ایلیا (بیت المقدس) حج کا احرام باندھا۔

إِنَّ أَوَّلَ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُوسَى وَ أَخْرَهُمْ عِيسَى - بنی اسرائیل کے سب سے پہلے پیغمبر حضرت موسیٰ تھے اور بس سے آخری حضرت عیسیٰ تھے (اور ان دونوں کے درمیان بہت سے پیغمبر گزرے ہیں اور حضرت یوسف گو بنی اسرائیلی تھے مگر انہوں نے بادشاہت کی اور صرف پیغمبری کے طور پر نہیں رہے)۔

أَيْلَة - ایک شہر جو مصر اور شام کے درمیان ہے۔

عَرَضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى أَيْلَة - حوض کوثر کا عرض اتنا ہے جتنا صنعاء سے ایلہ تک کا فاصلہ ہے۔

إِيَالَة - سیاست اور حکمرانی۔

أَلِ الْمَلِكِ رَعِيَّتَهُ - بادشاہ نے اپنی رعیت کی خوب سیاست کی۔

أَيْمٌ - بے خاوند والی عورت، کنواری ہو یا شوہر دیدہ (شبہ) مطلقہ ہو یا اس کا خاوند مر گیا ہو اور بغیر بیوی والا مرد۔

الْأَيْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا - بے خاوند والی عورت (یعنی شبہ) اپنی ذات پر زیادہ اختیار رکھتی ہے (اس کا نکاح ولی بغیر اس کی رضامندی کے نہیں کر سکتا)۔

تَأَيَّمْتُ الْمَرْأَةُ وَامْتُ - جب عورت بے خاوند کے رہ جائے تو نکاح نہ کرے (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)۔

امْرَأَةٌ امْتُ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتَ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ - وہ عورت جو اپنے شریف اور خوبصورت خاوند کو کھودے (مر جائے یا طلاق دے دے)۔

تَأَيَّمْتُ مِنْ زَوْجِهَا بَنِ خُنَيْسٍ - حضرت حفصہؓ اپنے خاوند ابن حنیس کو کھو بیٹھیں (یعنی آنحضرتؐ سے پہلے ان کے نکاح میں تھیں)۔

مَاتَ قَيْمُهَا وَ طَالَ تَأَيَّمُهَا - اس عورت کا کام چلانے والا (یعنی خاوند) مر گیا اور مدت سے بے خاوند بیٹھی ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

تَطُولُ أَيْمَةُ إِحْدَاكُنَّ - تم میں سے کوئی مدت تک بے خاوند بیٹھی رہتی ہے۔

كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْأَيْمَةِ وَ الْعَيْمَةِ - آنحضرتؐ مجردی اور پیاس سے یا دودھ پینے کی خواہش سے پناہ مانگتے تھے۔

أَتَى عَلَى أَرْضٍ جُرُزٍ مُّجْدَبَةٍ مِثْلَ الْأَيْمِ - ایک بخر اور خشک زمین پر آئے جو سانپ کی طرح (چکنی صاف) تھی۔

أَيْمٌ اور أَيْنٌ - باریک ملائم سانپ۔

أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَيْمِ - سانپ کے مارنے کا حکم دیا۔

وَ أَيْمُ اللَّهِ لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ لَشَغَلَ مُحْسِنٌ بِأَخْسَانِهِ - قسم خدا کی اگر پردہ اٹھ جائے تو نیک اپنی نیکی میں مصروف رہے گا۔

قِيلَ أَيْمٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے (یہ اَیْمٌ اصل میں اَیٌّ ما ہو تھا)۔

وَ أَيْمٌ هَذَا - یہ شخص کون ہے (جس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے) اَیْمٌ تَقُولُ - تو کیا کہتا ہے۔

أَيْمَنُ - داہنا ہاتھ، دہنی طرف، مبارک، خوش نصیب (اس کو باب الیاء مع الیم میں ذکر کرنا تھا)۔

الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ - داہنا پھر داہنا (یعنی جو اس کے بعد داہنے جانب میں ہو)۔

أَيْمَنَ وَ أَشَامَ - دہنی طرف اور بائیں طرف (أَيْمَنَ کے معنی یمن میں گیا اور أَشَامَ کے معنی شام میں گیا بھی آیا ہے)۔

لَا أَيْمَنُ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ - مجھ کو ڈر ہے

کہیں لوگوں میں لڑائی نہ پڑ جائے (یہ اس قوم کی لغت ہے جو علامت مضارع کو مکسور پڑھتے ہیں مثلاً نَعْلَمُ نَعْلَمُ کہتے ہیں اصل میں لَا اِءْ مِنْ تھامزہ ثانیہ بوجہ کسرہ ماقبل یا سے بدل گیا)۔

اَيْنَ - تھکن، ماندگی، سانپ، مرد، اونٹ اور وقت ہنگامہ۔

فِيهَا عَلَى الْاَيْنِ اِرْقَاوْ وَ تَبْعِلْ - وہاں تھکاوٹ کے ساتھ بہگانا اور نچر کی طرح دوڑانا ہے۔

اَيْنَ - کہاں۔

اَيَّانَ - کب، کس وقت۔

اَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ - کہاں جاتا ہے پہلے نماز پڑھنا چاہئے (پھر خطبہ) یا پہلے نماز پڑھنا کدھر گیا۔

أَمَّا إِنْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْرِفَ مَنْزِلَهُ - کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا جب یہ شخص (ابو ذرؓ) اپنا ٹھکانا پہچان لیتا۔

اَيْنَ اللّٰهُ - اللہ تعالیٰ کہاں ہے۔

مترجم :- یہ آنحضرتؐ نے ایک لونڈی سے پوچھا۔ اب جس نے ایسا پوچھنے سے منع کیا ہے وہ جاہل ہے کیا وہ پروردگار کی صفات کو پیغمبر سے بھی زیادہ جانتا ہے؟ اپنی منطق اور حکمت خاک میں جھونک اور طبعی نے جو کہا کہ آنحضرتؐ کا مقصود اس سوال سے یہ نہ تھا کہ اللہ کا مکان کہا ہے بلکہ الہ ارضیہ کی نفی منظور تھی یعنی ان بتوں کی جن کی عرب لوگ پرستش کرتے تھے یہ خواہ مخواہ کا مکابرہ ہے۔ اَيْنَ لغت میں سوال مکانی کے لئے موضوع ہے اور مکان کا لفظ شرع میں اللہ تعالیٰ کے لئے وارد ہے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے وارتفاع مکانی اور عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کے سامنے یہ شعر پڑھا اور آپؐ نے سکوت فرمایا۔
تَعَالَىٰ غُلُوًّا فَوْقَ الْعَرْشِ الْهَنَاءِ - وَكَانَ مَكَانُ الْحَقِّ أَعْلَىٰ وَ أَعْظَمًا

فَإَيْنَ صَلَوةٌ بَعْدَ صَلَوتِهِ - پھر اس کے مرنے کے بعد جو اس نے نماز پڑھی وہ کہاں گئی (یعنی اس کا ثواب ضرور اس کو ملے گا)۔

اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ - نماز کا وقت پوچھنے والا کہاں ہے؟

لَا يَثْبُتُ الشَّيْءُ إِلَّا بِاَيِّنِيَّةٍ وَمَاهِيَّةٍ - کوئی چیز بغیر اینیت (یعنی مکان) اور ماہیت (شکل) کے ثابت نہیں ہو سکتی (تو متکلمین کا یہ کہنا کہ اللہ کسی جہت اور مکان میں نہیں ہے نہ اوپر نہ نیچے نہ داہنے نہ بائیں اس کے وجود کی نفی کرنا ہے کیونکہ یہ معدوم کی صفت ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ إِنْ اللّٰهُ اَيْنَ الْاَيْنِ وَ كَيْفَ الْكَيْفِ (اللہ تعالیٰ نے مکان بنایا اور کیف کیسے بنایا)۔ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز قدیم نہیں ہے وہ اس وقت بھی موجود تھا جب نہ اَيْنَ تھا نہ مکان نہ کیف وہ اپنے عرش پر ہے۔ لیکن عرش کا محتاج نہیں۔ عرش بنانے سے پہلے بھی موجود تھا)۔

اَيُّوَانُ - محل۔

مِنْ اِرْتِحَاجِ اَيُّوَانِ كِسْرَى - کسریٰ کا محل لرز جاتا۔
اِيْهِ - ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں جب کسی سے یہ خواہش کرتے ہیں کہ وہ اور زیادہ گفتگو کرے (گویا اردو میں اور فرمائیے اور ہوں کی جگہ بولا جاتا ہے)

اِيْهِ - تنوین کے ساتھ بھی حالت وصل میں کہتے ہیں۔
اِيْهَآ - نصب کے ساتھ خاموش کرنے کے لئے بولتے ہیں۔

قَالَ عِنْدَ كُلِّ بَيْتٍ اِيْهِ - (آنحضرتؐ امیہ بن ابی الصلت کے اشعار سن رہے تھے) اور ہر شعر پر فرماتے۔
اِيْهِ - یعنی اور پڑھو اور پڑھو۔

اِيْهَآ اَصِيْلُ - اصیل خاموش رہ بس کر۔
اِيْهَآ وَ اللّٰهُ - یہ لفظ کبھی تصدیق اور اظہار رضا مندی کے لئے بھی بولتے ہیں یعنی ہاں اَيُّو حال کے محاورہ میں عرب لوگ اچھا کے معنی میں ہاں کی جگہ بولتے ہیں جو اَيُّ وَ اللّٰهُ کا مخفف ہے اِيْهَآ وَ الْاِلَٰهَ - (یہ عبد اللہ بن زبیر کا قول ہے جب لوگوں نے طعن کی راہ سے ان کو کہا دو کمر بند والی کے بیٹے ان کا مطلب یہ تھا کہ یہ تو میری عین تعریف اور منقبت ہے) پھر کہو پھر کہو۔

مترجم:- ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر دو ٹکڑے کر کے ایک میں تو آپؐ کا توشہ باندھ دیا تھا اور دوسرے سے مشکیزہ پھروہ غار میں لٹکا دیا تھا تا کہ وہ دونوں لے لیں۔ حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے بھی تحقیر کی غرض سے عبداللہ بن زبیر کو یہی کہا تھا: ابْنُ ذَاتِ النُّطَاقَيْنِ یہ قصہ مشہور ہے حالانکہ یہ ایسی فضیلت اور منقبت تھی کہ حجاج کی ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی تھی۔

إِيَّاهُ يَأْبَانَجِيدٍ - ابو نجید اور کچھ کہہ اور کچھ کہہ۔

إِنِّي أَنَا بَهَا كَمَا يُؤَيَّةُ بِالْخَيْلِ فَتَجِيْبُنِي - (یہ ملک الموت کا قول ہے) یعنی میں روحوں کو اس طرح پکارتا ہوں جیسے گھوڑوں کو پکارتے ہیں وہ میرا پکارنا سن لیتی ہیں۔ (بدنوں سے نکل آتی ہیں)۔

أَهَا أَبَا حَفْصٍ - ہائے ابو حفص (یہ حضرت عمر کی کنیت ہے)۔

أَيُّهَا لَا مَاءَ لَكُمْ يَا أَيُّهَا لَا مَاءَ لَكُمْ - پانی تم سے بہت دور ہے یہاں پانی نہیں مل سکتا۔

إِيَّاهُ يَأْبَانُ الْخَطَّابِ - خطاب کے بیٹے اور کچھ کہہ۔

أَيُّهَا اور وَيُّهَا اور أَيُّهَا اور وَيُّهَا - تحریض (شوق دلانے) اور اغرار (ابھارنے) کے لئے بولا جاتا ہے۔

وَاهَا - تعجب کے لئے اردو میں واہ واہ تعجب کے مقام پر بولتے ہیں اور تعریف کے مقام پر یہ عربی سے نکلا ہے۔

إِيَّاهُ عَنَّا - ہم کو مت چھیرو۔

آیۃ - شخص، جسم، نشانی، پسند و نصیحت، عبرت، قرآن کا ایک جملہ جس پر یہ نشانی (o) بنی ہوئی ہے (اور یہ آیۃ اصل میں آویۃ یا آیۃ تھا) (اور آیات اور آوایا جمع اور آیاء جمع الجمع)

أَحَلَّتْهُمَا آيَةً وَ حَرَّمَتْهُمَا آيَةً - دو لونڈیوں (کو اپنے پاس لونڈی رکھنا جو آپس میں بہنیں ہوں) ایک آیت (أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) کی رو سے درست ہے اور دوسری آیت (وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ) کی رو سے نا درست ہے (یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے)۔

لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ - اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی - إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا آخِرَتِكَ تَوَيْسَتْ لَكَ مِنْ قَبْلُ - انزلنا آخرتک تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔

يَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ - تجھ کو گرمی کے دنوں میں جو آیت اتری یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ - آخرتک کافی ہے۔ (دوسری آیت جو کلالہ کے باب میں ہے وَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ يُؤْرَثُ كَلَالَةً ۖ وَهُوَ جَارٌّ فِي الْكَلَالَةِ اتری ہے)۔

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً - میری باتیں لوگوں کو پہنچاؤ ایک ہی بات سہی (تو آیت سے یہاں حدیث مراد ہے) ۛ آيَةً لِمَنْ قَوَّسَمَ - اسلام بہبودی کی نشانی ہے اس کے لئے جو بھلائی کا طالب ہو۔

نَزَلَ جِبْرِيلُ بِآيٍ مِنَ الْقُرْآنِ - جبریل قرآن کی کئی آیتیں لے کر اترے۔

الْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ - قیامت کی نشانیاں دو سو برس کے بعد ظاہر ہوں گی۔

مترجم:- اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیاں ہجرت کے دو سو برس کے بعد ہیں اور دو سو برس تک کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی اب دو سو کے بعد یہ بعدیت زمانی ہے ہزاروں لاکھوں برس کو شامل ہے اور آنحضرتؐ نے یہ فرما کر

۱ ترجمہ: جو لوگ ہمارے نازل کردہ کھلے دلائل اور ہدایات کو ہمارے کتاب میں لوگوں کے سامنے کھول دینے کے بعد چھپاتے ہیں تو ان پر اللہ لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں الخ (البقرة: ۱۵۹-۱۶۰)

۲ (سورة النساء: ۱۷۶) (م)

۳ (سورة النساء: ۱۲) (م)

۴ بعض لوگ ظاہر کلام سے قرآنی آیت مراد لیتے ہیں۔ (م)

آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ - ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے۔

نَسَخْتُهَا آيَةً مَدَنِيَّةً - سورۃ فرقان کی اس آیت إِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ کو مدینہ میں جو آیت اتری وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا نے منسوخ کر دیا۔ (یہ ابن عباس کا قول ہے ان کے نزدیک قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں یعنی جو عداوت کا حق کسی مومن کو مارے اس کو دوزخ کا عذاب ضرور ہوگا۔)

قَرَأَ آيَةَ النَّسَاءِ - آپ نے سورۃ نساء کی آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ پڑھی۔

آيَةُ الرَّجْمِ - رجم کی آیت یعنی الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنِيَا فَأَرْجُمُوهُمَا آخر تک۔

كَمَا نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ - جب سورہ بقرہ کی آیتیں (یعنی سود کی حرمت کی آیتیں) اتریں۔

كَانُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْآيَاتِ - وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نشانیاں (یعنی معجزے) مانگتے تھے (مثلاً کہتے تھے صفا پہاڑ سونے کا ہو جاوے یا آسمان سے ہمارے سامنے ایک کتاب اترے)۔

مترجم :- ہر چند اللہ تعالیٰ ایسی صاف نشانیاں بھی دکھلا سکتا ہے مگر اس کو یہ منظور ہے کہ ایمان بالغیب قائم رہے اور دنیا میں کفر اور ایمان دونوں چلتے رہیں اگر ایسی صاف نشانیاں اتریں تو سب کے سب مومن ہو جائیں گے اور ایمان بالغیب نہ رہے گا۔ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ - یہود نے آپ سے ان نو نشانوں کو پوچھا (جو حضرت موسیٰ کو دی گئی تھیں اور دسویں نشانی جو یہودیوں سے خاص تھی وہ آپ نے زیادہ بیان کر دی کیونکہ انھوں نے اس کو امتحاناً چھپا رکھا تھا اسی لئے جب آپ نے برابر جواب دیا تو انھوں نے آپ کے ہاتھ چومے)۔

إِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ آيَةٌ - ہم کو اپنے پروردگار کی ایک نشانی معلوم ہے (وہ یہ کہ پروردگار کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے جس

صحابہ کو مطمئن کر دیا کہ دو سو برس تک ابھی قیامت کی کوئی بڑی نشانی ظاہر ہونے کا فکر نہ کرو۔ بعض نے کہا ہزار کے بعد دو سو برس مراد ہیں یہ جو دوسری حدیث میں ہے اگر دجال میرے سامنے نکلا تو میں اس سے بحث کروں گا شاید اس سے پہلے آپ نے فرمائی ہو اس کے بعد آپ کو معلوم کرایا گیا ہو گا کہ دو سو برس تک قیامت کے علامات کبریٰ ظاہر نہیں ہوں گی۔ واللہ اعلم۔

اِثْنَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ - سورج گہن اور چاند گہن اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں (کسی کے مرنے یا جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا)۔

قُلْتُ آيَةً - (اسماء کہتی ہیں) میں نے کہا کیا یہ کوئی عذاب یا قیامت کی نشانی ہے (حضرت عائشہؓ نے اشارہ سے جواب دیا ہاں)۔

آيَةُ الْحِجَابِ - حجاب کی آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ آخِرُكُمْ ۚ

أَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِهِ - آپ کی بیویوں کے گزر جانے سے بڑھ کر کون سی نشانی ہوگی۔ (یعنی آنحضرتؐ کی بیویوں کی وفات قیامت کی نشانی ہے کیونکہ آپ کی بیبیاں صحابیت کے ساتھ زوجیت کا بھی شرف رکھتی تھیں اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابی میری امت کے لئے باعث امن ہیں)۔

فَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ - (اللہ کا دیدار جو قیامت میں بے اڑچن اور بے تکلیف ہوگا) اس کا نمونہ مخلوقات میں کیا ہے۔

وَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً - ہم تو نبوت کے نشانوں (یعنی معجزوں کو یا قرآن کی آیتوں) کو باعث برکت سمجھتے تھے۔

فِي آيَاتِ آرَاهُ اللَّهُ - ان نشانوں میں جو اللہ نے دکھلائیں (جن کا ذکر سورہ نجم میں ہے لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) ۚ

كَذًا أَيُّهَا الرَّجُلُ اور أَيُّهُمَا الرَّجُلُ سے خود متکلم اپنے آپ کو مراد لیتا ہے)

أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ - بھلا ابوسلمہ سے بڑھ کر کون مسلمان بہتر ہوگا۔

مترجم:- بی بی ام سلمہ کو آنحضرتؐ کے نکاح میں آنے کی توقع نہ تھی تو باقی مسلمانوں میں وہ ابوسلمہ کو بہتر سمجھتی تھیں، ان سے افضل کسی کو نہیں جانتی تھیں اور حضرت صدیق اکبر ان صحابہ سے افضل ہیں جن کی وفات آنحضرتؐ کے بعد ہوئی اور جو صحابہ آنحضرتؐ کے سامنے گذر گئے جیسے حضرت حمزہؓ سعد بن معاذ وغیرہ ان سے بھی ابوبکر صدیقؓ افضل ہیں یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور شاید بی بی ام سلمہ ان لوگوں پر صدیق اکبر کے افضل ہونے کی قائل نہیں ہوں گی۔

أَيْتُكُمْ سَمِعَ - تم میں سے کس نے آنحضرتؐ سے فتوں کے باب میں سنا ہے (یہ استفہام ہے اگر حضرت عمرؓ بھول گئے ہوں یا امتحان ہے اگر ان کو یاد ہو تو)۔

أَيْشٌ - مخفف ہے أَيْ شَيْءٍ کا حال کے عرب أَيْ شَيْءٍ کی جگہ یہی اور لَا تَيْ شَيْءٍ کی جگہ لَيْش بولتے ہیں۔

أَيْ سَاعَةٍ هَذِهِ - بھلا یہ کون سا وقت آنے کا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا تھا جب وہ جمعہ کی نماز میں دیر سے آئے تھے)۔

أَيْ شَيْءٍ كَمَرِ الْبَرْقِ أَلَمْ تَرَوْا - بھلا بجلی کے برابر کون سی چیز (جلد) گذرنے والی ہے تم نہیں دیکھتے۔

لَا يَ ذَلِكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ - آپ نے کس وجہ سے ایسا فرمایا۔

أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا أَقِمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَ أَيْ قَرْيَةٍ عَصَبَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ فَإِنَّ خُمُسَهُ لِلَّهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ - یعنی جو ملک بدون جنگ کے فتح ہو تو امام کو اختیار ہے اس میں سے جتنا چاہے مجاہدین کو دے اور جو ملک جنگ سے فتح ہو وہ سب مجاہدین کا حق ہے صرف پانچواں حصہ امام لے۔

إِي - حرف ایجاب ہے بمعنی ہاں۔

إِيو - مخفف ہے إِي وَاللَّهِ کا یعنی ہاں اچھا۔

میں یہ بات ہو وہ سچا پروردگار ہے)۔

أَيْهَقَانٌ - ایک گھاس ہے خوشبودار جس کو جریر بری بھی کہتے ہیں۔ (ہالون کی بھاجی) (Cress) یہ حرف رشاد بری وغیرہ سے مشابہ ہوتی ہے۔

رَضِيعُ أَيْهَقَانٍ - ایہقان کو (دودھ کی طرح) چوسنے والا (مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تر و تازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں۔ ایک روایت میں رَضِيعُ أَيْهَقَانٍ صادمہلہ سے ہے یعنی ایہقان نامی بوٹی سے آراستہ)۔

إِيَّا - ایک اسم مبہم ہے تمام ضمائر منصوبہ اس سے یہ متصل ہوتے ہیں جیسے إِيَّائِي إِيَّانَا إِيَّاكَ إِيَّاهُ وغیرہ۔

إِنِّي أَوْ إِيَّاكَ فِرْعَوْنُ هَذِهِ الْأُمَّةُ - (یہ آنحضرتؐ نے ابو جہل سے فرمایا) یعنی میں یا تو دونوں میں سے کوئی ایک اس امت کا فرعون ہے (مطلب یہ ہے کہ تو فرعون ہے اور ابہام تعریض کے لئے ہے جیسے کہتے ہیں یا تو میں جھوٹا ہوں یا تو جھوٹا ہے حالانکہ کہنے والے کو اپنے صدق کا یقین ہوتا ہے اور اس طرح کہنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ مخاطب جھوٹا ہے)۔

كَانَ مُعَاوِيَةُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ كَانَتْ إِيَّاهَا - معاویہؓ جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بس یہی سجدے سے سر اٹھانا ہوتا (یعنی سیدھے کھڑے ہو جاتے جلسہ استراحت نہ کرتے)۔

إِيَّائِي وَ كَذًا - اس کو مجھ سے الگ رکھ اور مجھ کو اس سے الگ رکھ۔

وَ إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - اور آپ یا رسول اللہ (یہاں إِيَّاكَ بمعنی أَنْتَ ہے)

أَيُّ - اسم ہے معرب، کبھی شرط کے لئے آتا ہے کبھی استفہام کے لئے کبھی زائد ہوتا ہے جیسے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ (أَيُّ کا تشبیہ آيَانٍ اور جمع آيُونَ یہ مذکر کے لئے ہے اور مؤنث کے لئے آيَّةٌ آيَتَانِ آيَاتٌ) - فَتَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ - ہم تینوں آدمی پیچھے رہ گئے۔ (یعنی غزوہ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ نہیں گئے آيَتُهَا الثَّلَاثَةُ سے خود اپنے آپ کو مراد لیا جیسے أَنَا أَنَا فَافْعَلْ

الْقِيَمَةُ^۱ يَا أَيَّانَ مُوْسَاهَا^۲ - اور بمعنی متی کے بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ^۳ - اور کبھی شرط کے معنی کا متضمن ہوتا ہے جیسے أَيَّانَ تَأْتِنَا نَحْدِثُكَ - (یعنی جب تو ہمارے پاس آئے گا تو ہم تجھ سے باتیں کریں گے) -
 أَيَّانَ - بکسر ہمزہ بھی اسی معنی میں آیا ہے۔

آئی - حرف ندا ہے اور حرف تفسیر - بمعنی یعنی -
 آیا - اور ہیا دونوں حرف ندا ہیں -
 آیاؤ - سورج کی روشنی -
 أَيَّانَ - کس وقت کب (محیط میں ہے کہ أَيَّانَ ظُفْر ہے وہ زمانہ مستقبل سے سوال کے لئے آتا ہے اور اکثر اس کا استعمال بڑی شان والے امر میں کیا جاتا ہے جیسے أَيَّانَ يَوْمُ



- ۱ ترجمہ: قیامت کا دن کب ہوگا - (م)
- ۲ ترجمہ: وہ (قیامت) کب واقع ہوگی - (م)
- ۳ ترجمہ: اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے - (م)

کتاب الباء

بَابُ الرَّجُلِ: - آدمی دوڑا۔

بَابُوس: اونٹنی کا بچہ شیر خوار بچہ یا ہر بچہ دودھ پیتا بچہ۔
 إِنَّهُ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ وَقَالَ يَا بَابُوسَ مَنْ
 أَبُوكَ: - جرتج عابد نے اس بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ
 اے دودھ پیتے بچے ”تیرا باپ کون ہے؟“ (اللہ تعالیٰ نے اس
 بچے کو گویا کر دیا اور اس طرح جرتج عابد پر جو تہمت لگائی گئی تھی
 وہ دور ہو گئی)

بَابُونُج: یہ فارسی سے گل بابونہ کا معرب ہے جو ایک
 خوشبودار مشہور زرد پھولوں والی بوٹی ہے۔ اس کی چاروں
 طرف کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے اسے
 أَفْحُوَانُ یَافْحُوَانُ بھی کہتے ہیں۔
 بَآج: چیخنا چلانا۔ بدل دینا۔ پھیر دینا۔
 بَآخَة: طرح طرح کے کھانے۔
 بَآج: برابر طریقہ قسم۔

لَا جَعَلَنَّ النَّاسَ بَآجًا وَاحِدًا: - حضرت عمرؓ نے کہا میں
 لوگوں کو ایک ہی روش طریق پر کر دوں گا (تنخواہ وغیرہ میں
 برابر)۔

بَادُورُج: مشہور بوٹی ہے اس کو حوک اور ریحان روحانی
 بھی کہتے ہیں اور عام لوگ حَبَقْ کہتے ہیں۔ (یعنی جنگلی تلسی یا
 بابونہ)

بَادِرْهُو: (معرب ہے فادر ہرکا) زہر مہرہ۔ زہر کا اثر دور
 کرنے والا۔

بَادُنْجَان: بگین (مشہور ترکاری ہے)

ب: - حروف تہجی کا دوسرا حرف ہے اور اس کا عدد حساب جمل
 میں دو ہے۔ یہ حرف جر ہے اور چودہ معانی میں مستعمل ہے۔
 الصاق حقیقی و مجازی جیسے اَمْسَكْتُ بَزِيدٍ اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ
 تعدیہ جیسے ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ استعانت جیسے كَتَبْتُ
 بِالْقَلَمِ سِیَہ جیسے ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمْ الْعِجْلَ
 مصاحبت جیسے إِذْهَبْ بِسَلَامٍ ائِیَّیْ مع سلام ظرفیہ جیسے
 نَصَرَکُمْ اللَّهُ بِبَذْرِیْہ مقابلہ مجاوزہ استعلاء تبعیض قسم غایۃ
 توکید اور تفصیل کتب نحو میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَآئِیَّة: - زیتون کی عید۔

بِئْرَ بَآئِیَّة (بہ یائے خفیفہ) فراخ منہ والا کنواں۔
 بَابَا: بچوں کی زبان میں باپ کو کہتے ہیں۔ کسی کو بابی اَنْتَ
 وَ اُمِّی کہنا (یعنی تجھ پر میرے ماں باپ صدقے ہو جائیں)
 اس کی جمع ہے بَابَاوَاٹ۔

بَابَا الْوَلَدُ: - بچہ نے بابا کہا۔
 بَابَا بِہ: - اس سے یوں کہا میرے ماں باپ تجھ پر
 صدقے۔

بُؤْبُو: اصل۔ سردار ظریف۔ زیرک۔ عقلمند۔ سرمہ دانی کا سر۔
 ٹڈی کا بدن۔ آنکھ کی پتلی۔ ہر چیز کا درمیانی حصہ۔ وسط۔
 هُوَا بَنُ بُجْدَتِہَا وَ بُؤْبُوہَا: - وہ اس کا خوب جاننے
 والا اور پہچاننے والا ہے (یہ ایک محاورہ ہے)۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بَابَا الْحَسَنَ وَ
 الْحُسَيْنَ: - آنحضرت ﷺ نے امام حسن اور امام حسین علیہما
 السلام سے فرمایا۔ تم پر میرے ماں باپ صدقے جائیں۔

اَلْبَاذُنَجَانُ لِمَا اُكِلَ لَهُ:۔ بگین جس مطلب کے لئے کھایا جائے وہ مطلب پورا ہوگا (یہ حدیث موضوع ہے) (بَاذُنَجَانُ يَابَاذُنَجَانُ بھی پڑھا جاتا ہے)۔

بَارٌ: (کنواں) کھودنا جمع کرنا۔ چھپا کر نیکی کرنا، آگے بھیجنا چھپانا۔ جمع رکھنا تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ اللّٰهُ مَا لَا فَلَـمْ يَبْتَرِ خَيْرًا:۔ ایک شخص کو اللہ نے دولت دی لیکن اس نے کوئی نیکی کا کام آگے نہیں بھیجا (بعض نے لَمْ يَبْتَرِ زَائٍ معجمہ سے بعض نے لَمْ يَبْتَرِ پڑھا ہے)۔

فَاسْتَقَوْا مِنْ اِبَارِهَا:۔ وہاں کے کنوؤں سے پانی پلایا (اَبَارٌ، بِنْرٌ کی جمع ہے)۔

اِغْتَسَلِي مِنْ ثَلَاثَةِ اَبَارٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا:۔ تین کنوؤں کے پانی سے جن کا پانی ایک دوسرے میں آتا ہو غسل کر۔

اَلْبِنْرُ جُبَارٌ:۔ کنویں سے جو نقصان پہنچے اس کا تاوان نہیں (مثلاً ایک پرانا لاوارث کنواں ہو اس میں کوئی گر کر مر جائے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کنوئیں میں مزدوری ٹھہرا کر اترے پھر اس کو صاف کرنے یا کوئی چیز نکالنے میں وہ ہلاک ہو جائے تو کنوئیں کے مالک پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)۔

يُجْعَلُ قَبْرُهَا فِي بِنْرٍ:۔ کنوئیں میں اس کی قبر ہوگی۔

بِنْرُ حَاءَ:۔ ابو طلحہ کا ایک باغ تھا یا کنواں بِنْرُ حَاءِ نامی (اس کا ذکر باب الباء مع الراء میں آئے گا مادہ بَوْرُح میں)

بَأْسٌ: ذُرْعَابٌ، قُوْتٌ، خَتِي، بہادری، لڑنا۔

بُؤْسٌ:۔ خَتِي، مصیبت، بلا، حرج، مضائقہ، بد قسمتی، نقصان، افسوس، محتاج، عاجزی۔

تُقْنَعُ يَدَيْكَ وَتَبَأْسٌ:۔ تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عاجزی دکھلائے۔

بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ:۔ ہائے عمار کی مصیبت (کیسی رحم کے قابل ہے سمیہ ان کی والدہ کا نام تھا بڑے جلیل القدر محبت

اہل بیت صحابی تھے، جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے شہید ہوئے، آنحضرتؐ نے یہی پیشگوئی فرمائی تھی کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا)۔

اَنْ تَبَاسٍ وَ تَمْسِكَنَّ:۔ اپنی عاجزی اور محتاجی دکھلائے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَالتَّجَمُّلَ وَ يُبْغِضُ الْبُؤْسَ وَ التَّبَاسَ:۔ اللہ تعالیٰ خوب روئی اور آراستگی کو پسند کرتا ہے اور تکلیف اور رنج ظاہر کرنے کو برا جانتا ہے۔

كَانَ يَكْرَهُ الْبُؤْسَ وَ التَّبَاسَ يَا وَ التَّبُؤْسَ:۔

آنحضرتؐ (لوگوں کے سامنے) اپنی مصیبت اور محتاجی ظاہر کرنے کو برا جانتے تھے (کیونکہ یہ بے صبری ہے۔ البتہ پروردگار کے سامنے ظاہر کرنے میں کوئی برائی نہیں جیسے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا اِنَّمَا اَشْكُوْا بَشِيٍّ وَ حُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ) اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبُؤْسُوْا:۔ (بہشت والو) اب تم کو یہ ملا کہ مزے سے چین و آرام کرتے رہو کبھی کوئی رنج و تکلیف نہ ہوگی۔

اِذَا اشْتَدَّ الْبَأْسُ اتَّقَيْنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم:۔ جب جنگ سخت ہو جاتی اور ڈر ہوتا تو ہم آنحضرتؐ کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ کا آسرا لیتے سبحان اللہ! آنحضرتؐ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا)۔

الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَ عِنْدَ الْبَأْسِ:۔ اذان اور جنگ کے وقت جو دعا کی جائے۔

نَهَى عَنْ كَسْرِ السِّكَّةِ الْجَانِزَةِ اِلَّا مِنْ بَأْسٍ:۔ جو سکہ چلتا ہوا ہو اس کے توڑنے سے آپ نے منع فرمایا (اس لئے کہ اس پر اللہ کا نام ہوتا ہے یا اس لئے کہ یہ مال کا تلف کرنا ہے۔ بعض نے کہا توڑنے سے یہ مراد ہے کہ اس کو کتر کر یا تیزاب میں ڈال کر اس کا وزن کم کر ڈالے) مگر ضرورت کے وقت توڑ سکتا ہے۔ (جیسے وہ کھوٹا ہو یا اور کوئی خرابی ہو)

بِئْسَ اَخُو الْعَشِيرَةِ:۔ یہ اپنے قبیلے (خاندان) کا برا

آدمی ہے۔

عَسَى الْغَوِيُّرُ أَبُو سَا: - عجب نہیں کہ غویر آفتیں ہو جائے۔ (غویر ایک پانی کا نام ہے یا چھوٹا غار وہاں کچھ لوگ اترے تھے دشمن نے یکا یک آکر ان کو مار ڈالا اس روز سے یہ مثل مشہور ہو گئی)۔

بَنَسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ: - مسلمان کی یہ خوابگاہ یعنی قبر بری ہے۔ (یہ ایک شخص نے قبر میں جھانک کر کہا آنحضرتؐ نے فرمایا بنس ماضعت تو نے بری بات کہی تب وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس طرح مرنے سے بہتر ہے

لكن البائس سعد بن خولة البته مصيبت کا مارا سعد بن خولہ ہے (جو مکہ سے ہجرت کر چکا تھا لیکن پھر وہیں جا کر مرا)

الْبَائِسُ هُوَ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَخْرُجَ لِزِمَانَتِهِ: - بئس وہ ہے جو لٹے ہوئے کی وجہ سے نکل نہ سکے (کہیں نہ جا سکے)۔ (مغرب میں ہے بئس وہ محتاج ہے جو معذور ہو اور فقیر وہ محتاج ہے جو دروازوں پر نہ پھرے اور مسکین وہ محتاج جو دروازوں پر پھرے)۔

مَا أَقْرَبَ الْبُؤْسَ مِنَ النَّعِيمِ (دنیا کی) تکلیف (آخرت کی) راحت سے کیسی نزدیک ہے۔

وَمِنَ الْمَكَارِمِ صِدْقُ الْبَائِسِ: - سچا خشوع و خضوع اور خوفِ الہی عمدہ اخلاق میں سے ہے۔

أَيُّوِي بِي بَائِسٍ: - کیا مجھ میں کوئی روگ معلوم ہوتا ہے (کیا میں دیوانہ ہوں)

الْبِائِسَاءُ: - محتاجی۔

الضَّرَاءُ: - جان کا نقصان۔

بَنَسَ مَا لَأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيْتُ: - آدمی کا یہ کہنا برا ہے کہ میں بھول گیا (حالانکہ بھلانے والا اور یاد دلانے والا بھی وہی ہے)۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی برا ہے جو اچھا

کلام یاد کر کے پھر اس کو بھول جائے)۔

بَنَسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ: - تو برا دماغ ہے (کیونکہ اس نے اختصار کے لئے اللہ اور رسول کو ایک ہی ضمیر میں شریک کر دیا کہنے لگا وَمَنْ يَعَصِيهِمَا بَهْتَرِيوں کہنا تھا وَمَنْ يَعَصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ)۔

بَنَسَ مَطِيئَةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا: - آدمی کا یہ تکیہ کلام بھی کیا برا ہے کہ ”لوگ کہتے ہیں“ (اکثر یہ کلمہ ان باتوں کی نسبت کہا جاتا ہے جن کی سچائی کا یقین نہیں ہوتا تو آنحضرتؐ نے ایسی باتوں کے بیان کرنے ہی سے روک دیا)۔

سَأَلْتُ طَلَقًا مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ: - جو عورت (ناحق) بلا کسی تکلیف کے طلاق چاہے (تو ما کا لفظ زائد ہے)۔

عِنْدَ الْبَأْسِ: - لڑائی کے وقت۔

نَحْنُ النَّاعِمَاتُ لَا نَبُؤُسُ: - ہم چین و عیش اڑانے والیاں ہیں کبھی رنجیدہ نہیں ہوتیں۔

وَحِينَ الْبَأْسِ: - لڑائی کے وقت۔

بَابِلُ: عراق کی سرزمین (جس میں کوفہ، بصرہ، کربلا، کاظمین، نجف، موصل، بغداد، کت العمارہ واقع ہیں) فرات کے کنارے کا وہ مشہور شہر جو کلدانیوں کا دارالسلطنت تھا جس کو نمرود نے بسایا تھا۔ شععار کی سرزمین میں بنی نوح کا شہر جس میں انہوں نے ایک بلند برج بنایا تو اللہ نے ان کی زبان میں اختلاف ڈال دیا۔

إِنْ حُبِّي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانِي أَنْ أَصَلِّيَ فِي أَرْضِ بَابِلَ فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ: - میرے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بابل کی سرزمین میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے کیونکہ وہ سرزمین ملعون ہے۔ (خطابی نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اور کسی بھی عالم نے بابل کے ملک میں نماز پڑھنا حرام نہیں رکھا اور شاید آنحضرتؐ کا مطلب یہ ہے کہ بابل کی سرزمین میں اپنا وطن نہ بنائے نہ وہاں اقامت

۱ ترجمہ: اور جس کسی نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔ (م)

۲ جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (م)

کرے اور احتمال ہے کہ یہ ممانعت خاص حضرت علیؑ کے لئے ہو کیونکہ آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ حضرت علیؑ اور ان کی اولاد پر اس سرزمین میں بڑے بڑے ظلم ہونے والے ہیں اور اسی لئے اس کو ملعون فرمایا۔

مترجم:- کہتا ہے جب یہ سرزمین بموجب نص حدیث ملعون ہوتی تو وہاں اقامت کرنا بہتر نہیں اور سرزمین کے ملعون ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا ہر ٹکڑا ملعون ہو کیونکہ جس مقام میں امام حسین علیہ السلام کا جسد مبارک مدفون ہے اس کے متبرک اور مقدس ہونے میں کوئی شک نہیں۔

بَابِلِي: اور بَابِلِيَّة: - جادو شراب، جادوگر، زہر۔ (یہ شہر بابل کی طرف منسوب ہے)۔

عِيُونُ بَابِلِيَّة: - جادو کی آنکھیں۔

بَابُوسُ: شیرخوار بچہ (جیسے ابھی گذرا بعض نے کہا یہ لفظ عربی نہیں ہے)۔

يَا بَابُوسُ مَنْ أَبُوكَ: - ارے بچے تیرا باپ کون ہے (اللہ تعالیٰ نے اس کو گویا کر دیا کسی نے جرتج عابد پر جو تہمت لگائی تھی اس کو صاف کر دیا)۔

بَاءَةٌ: (اس لفظ کو صاحب مجمع البحار نے یہاں ذکر کیا ہے حالانکہ اس کو باب الباء مع الواو میں ذکر کرنا تھا) عورت کا خرچہ، جماع، نکاح، رہنے کی جگہ۔

مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ: - جس کو عورت کا خرچہ اٹھانے کا مقدور ہو یا جو عورت سے صحبت کرنے پر قادر ہو۔

بَاهَةٌ: - (کے بھی یہی معنی ہیں)

فَوَجَدْتُهُ قَدْ بَاهَى: - میں نے ان کو اس حال میں پایا کہ وہ جماع کر چکے تھے۔

بَالَامُ: (عبرانی لفظ ہے) یعنی بیل۔

إِذَا مُهُمْ بِالَامِ وَالنُّونِ قَالُوا مَا هَذَا قَالَ لَوْذُ وَنُونُ: - بہشتیوں کا سالن بیل اور مچھلی کا ہو گا (بعض نے کہا

اصل میں یہ لائی تھا یعنی جنگلی بیل (جس کو ہندی میں نیل گائے کہتے ہیں) (یہودی نے چھپانے کے لئے يَالَامُ کہا بہ حروف تہجی اور مقدم موخر کر دیا پھر راوی نے يَا کو غلطی سے بائے موحدہ کر دیا واللہ اعلم)

بَلَمُ: - سمندری چھوٹی مچھلیاں۔

بَاؤُ: غرور تکبر۔

لَوْلَا بَاؤُ فِيهِ: - اگر طلحہ میں (بس) ذرا غرور نہ ہوتا (تو وہ خلافت کے لائق تھے۔ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)

فَبَاوْتُ بِنَفْسِي وَ لَمْ أَرْضَ بِالْهَوَانِ: - میں نے اپنے نفس کو بڑا سمجھا اور ذلت پر راضی نہیں ہوا۔

امْرَأَةٌ سُوءٌ إِنْ أُعْطِيَتْهَا بَاثٌ: - بری عورت کہ اگر تو اس کو کچھ دے گا تو ضرور شیخی کرے گی (کہنے لگے گی نوج بھلا یہ میرے لائق ہے جاؤ کسی فقیرنی کو دو)۔

بَاَةٌ: سمجھ جانا۔

مَا بَاَهُتُ: میں نہیں سمجھا۔

باب الباء مع الباء

بَبْتُ: موٹا لڑکا۔

بَيْتَةٌ: - جوان، موٹا ہٹا کٹا اور بچہ کا پہلا بول، نادان، بھاری بھر کم۔

الْبَسْتُ بَيْتَهُ: - کیا توبہ نہیں ہے (یہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب کا لقب ہے جو بصرے کے والی تھے ان کی ماں بچپن میں ان کو نچاتی تھیں اور کہتی تھیں لَا نُنْكِحَنَّ بَيْتَهُ جَارِيَةً حَدَبَهُ مِثْلَ بَيْتِهِ کی شادی ایک موٹی ہٹی کٹی چھو کری سے کروں گی)۔

كَانَ يَقُولُ إِذَا أَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ: - جَاءَ بَيْتُهُ: - جب عبد اللہ بن حارث سامنے آتے تو ابن عمر فرماتے بے آگیا (بطور لقب)۔

۱۔ حدیث کا لفظی ترجمہ: (حضورؐ نے فرمایا) (جنتیوں) کا سالن بالام اور مچھلی ہوگی۔ لوگوں نے کہا (حضورؐ) بالام کیا ہوتا ہے فرمایا (ان کا سالن) بیل اور مچھلی ہوگی۔ (م)

۲۔ ہند بنت ابی سفیان۔ (م)

بَيَان: طریقہ روش قسم۔

بَيَان: (بہ تخفیف کے بھی یہی معنی ہیں)

إِنْ عِشْتُ فَسَأَجْعَلُ النَّاسَ بَيَانًا وَاحِدًا
(حضرت عمرؓ نے کہا) اگر میں جیا تو عنقریب لوگوں کو ایک طریق روش پر کر دوں گا (یعنی سب کا معاش اور ماہوار تنخواہ برابر کر دوں گا پہلے وہ مہاجرین اور اہل بدر کو زیادہ معاش دیا کرتے تھے)۔

لَوْلَا أَنْ أَتْرَكَ الْآخِرَ النَّاسَ بَيَانًا وَاحِدًا مَا
فَتَحْتُ عَلَى قَرْيَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا: (اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ
پچھلے لوگ (جو آئندہ مسلمان ہوں گے) یک لخت مفلس اور
محتاج رہیں گے تو جو ملک فتح ہوتا میں اس کو (جاگیر کے طور پر)
فتح کرنے والوں کو بانٹ دیتا (بعض نے اس کو بَيَانِ بَاءِ
تحتانیہ سے پڑھا ہے)۔

لَنْ عِشْتُ إِلَى قَابِلٍ لِأَلْحَقَنَّ الْآخِرَ النَّاسَ بِأَوَّلِهِمْ
حَتَّى يَكُونُوا بَيَانًا: (اگر میں آئندہ اور زندہ رہا تو پچھلے
لوگوں کو ان کے اگلوں سے ملا دوں گا یہاں تک کہ وہ بالکل
ایک قسم کے ہو جائیں گے (یعنی سب کو برابر وظیفہ وغیرہ دینا
شروع کر دوں گا)

بَيَاجُ يَابَاجُ: ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے۔

بَبْرُ يَابِرُ: شیرببر (اس کی جمع بُور ہے۔ یہ معرب ہے)

بَبْغَاءُ يَابَبْغَاءُ يَابَبْغَاءُ يَابَبْغَاءُ: طوطا (عام لوگ اس کو
دُرَّةً اور بَبْغَال کہتے ہیں) یہ جانور انسان سے کلام سن کر اس کو
سیکھ لیتا ہے لیکن اس کے معنی نہیں سمجھتا اور جو شخص الفاظ یاد کر
لے اور اس کے معنی نہ سمجھے اس کو جانور سے تشبیہ دیتے ہیں کہتے
ہیں طوطے کی طرح اس کو قرآن یاد ہے۔

باب الباء مع التاء

بَتًّا يَابَتًّا (بائی مثلثہ سے) اقامت کرنا، بھہرنا، رہنا، مقیم
ہونا۔

بَتَّ: پورا کرنا، فیصلہ کرنا، چھوڑ دینا، حاصل کرنا، انکار کر دینا۔
کسی کو قافلہ میں پہنچنے سے عاجز کر دینا، عاجز رہ جانا، کاٹنا، اعضا

کرنا، تھکا دینا۔

الْبَتَّةُ: تین طلاق جو قطعی جدا کر دے۔ یقینی۔

بُتُوتُ: دبلا ہو جانا۔

تَبَيُّتُ: کاٹنا، توشہ دینا، قطعی وعدہ کرنا۔

إِبْتَاتُ: کاٹنا۔

تَبَّتْ: کٹ جانا، زاد سفر لینا۔

إِبْتَاتُ: منی موقوف ہو جانا۔

بَاتُ: منقطع، کاٹنے والا، دبلا، کمزور، احمق، مست۔

بَتَاتُ: توشہ زاد سفر سامان، گھر کا مال و متاع جہیز

اسباب۔

بَتَّ: موٹی کملی بالوں کی یا اون کی (بعض نے کہا چوکور

کملی)۔

فَاغْتَرَضَهُمُ ابْلِيسُ فِي صُورَةِ شَيْخٍ جَلِيلٍ

عَلَيْهِ بَتَّ: (کافر لوگ دارالندوة میں آنحضرتؐ کے

بارے میں مشورہ کر رہے تھے) اتنے میں ابلیس ایک بوڑھے

بزرگ کی صورت میں آن پہنچا ایک چوکور کملی اوڑھے ہوئے۔

كَانَهُمُ الْجَرَادُ الصُّفْرُ عَلَيْهِمُ الْبُتُوتُ: گویا وہ

(یعنی جن) زرد مڈیاں تھے جو کملیاں یا پشمی چادریں پہنے

تھے۔

أَيُّنَ الَّذِينَ طَرَحُوا الْخُرُوزَ وَ الْحَبْرَاتِ وَ

لَبَسُوا الْبُتُوتَ وَ الثَّمَرَاتِ: وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں

نے ریشمی کپڑوں اور یمنی چادروں کو پھینک دیا اور کملیوں اور

ریشمی چادروں کو پہن لیا۔

إِنَّ طَائِفَةً جَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ لِقُبْرِ بَتَّتِهِمْ: کچھ

لوگ حضرت علیؓ کے پاس آئے آپ نے قبر (اپنے غلام)

سے فرمایا ان کو کملیاں اوڑھا دے یا ان کو توشہ اور خرچ دے

دے۔

أَجِدُ قَلْبِي بَيْنَ بُتُوتٍ وَ عَبَاءٍ: میں اپنے دل کو

کملیوں اور چادریں مشغول پاتا ہوں۔

وَلَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ عَشْرُ الْبَتَاتِ: جس مال میں

زکوٰۃ نہیں (یعنی سوداگری کا مال نہیں ہے) اس میں سے

دسواں حصہ نہیں لیا جائے گا (یعنی گھر کے سامان اور استعمال کی اشیاء میں سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی)۔

فَإِنَّ الْمُنْبِتَّ يَأْتِي الْمُبْتَتَّ لَا أَرْضًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا أَبْقَرَ (عبادت میں طاقت سے زیادہ محنت مت اٹھاؤ) کیونکہ جو شخص تیزی سے سفر میں چلے گا نہ تو وہ منزل مقصود کو پہنچے گا اور نہ سواری ہی اس کے پاس رہے گی (سواری کا جانور گر کرنا کارہ ہو جائے گا)۔

الْمُبْتَتُّ الْمَفْرُطُ: سفر میں تھک جانے والا (بہت تیز چلنے والا) افراط کرنے والا۔

صِيَامٌ لِمَنْ لَمْ يَبْتَ الصِّيَامَ (بِتَّ يَبْتُ اور بَتَّ باب ضَرْبٍ اور نَصَرَ دونوں سے مستعمل ہے) یعنی جو شخص روزے کی نیت نہ کرے (یوں ہی فاقہ سے رہے) اس کا روزہ نہ ہوگا (گودن بھر کچھ نہ کھائے نہ پئے) (یہ بت سے نکلا ہے جس کے معنی کاٹنا، قطعی فیصلہ کرنا اسی سے ہے اَلْبَتَّةَ جو مشہور ہے)۔

أَبْتُوا نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاءِ: ان عورتوں سے نکاح قطعی طور سے کیا کرو (بعض نے کہا اس میں اشارہ ہے متعہ کی ممانعت کی طرف کیونکہ وہ قطعی نکاح نہیں ہے بلکہ ایک مدت کے لئے محدود ہے) طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بَتَّةً: اس کو تین طلاق دیں جو قطعی جدا کرنے والی ہیں۔ (پھر رجعت کی گنجائش نہیں)۔
صَدَقَةٌ بَتَّةً: قطعی صدقہ جس سے ملک بالکل زائل ہو جائے۔

يَمِينٌ بَاتٌ: سچی قسم پوری ہونے والی۔
بَتَّ شَهَادَتَهُ وَابْتَهَا: قطعی اور یقینی طور سے اس نے گواہی دی۔

أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ: اللہ اس کو یقیناً بہشت میں لے جائے گا۔

أَحْسِبُهُ قَالَ جَوِيرِيَّةً أَوْ الْبَتَّةَ: میں گمان کرتا ہوں کہ جویریہ کا نام لیا۔ نہیں نہیں بلکہ میں قطعاً کہتا ہوں کہ جویریہ کا نام لیا۔

أَظْنُّهُ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ أَوْ الْبَتَّةَ: میں سمجھتا

ہوں کہ میں نے یہ حدیث امام مالک کو پڑھ کر سنائی۔ نہیں نہیں بلکہ قطعاً کہتا ہوں کہ پڑھ کر سنائی۔

طَلَّقَ الْبَتَّةَ: طلاق بائن یا تین طلاق اس نے دے دیں۔

فَابَتْ طَلَاقُهَا: اس نے تین طلاقیں دے دیں۔

لَا تَبِيتُ الْمُبْتُوتَةَ إِلَّا فِي بَيْتِهَا: جس عورت کو طلاق بائن دی جائے (جس کے بعد رجعت نہ ہو سکے) وہ اپنے گھر میں عدت کرے (خاوند کے گھر میں نہ رہے)۔

مَنْ قَطَعَهَا بَتَّةً: جو شخص ناطہ کاٹے گا میں اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹ دوں گا۔

كَأَنَّ يَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الْإِبَاقِ الْبَاتِ: (شرح قاضی یہ کیا کرتے تھے) کہ اگر غلام میں بھاگ جانے کا قطعی طور سے عیب ہوتا تو مشتری کو پھیر دینے کا اختیار دے دیتے۔ (مشتری یعنی خریدار)

الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً أَيْحِلُّ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا بَتَاتًا: ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اب اس کی بیٹی سے دائمی نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔
بَتَرٌ: کاٹنا۔

بَتَرٌ: کٹ جانا۔

إِبْتَارٌ: دینا اور نہ دینا۔ نسل کاٹ دینا۔ دم کٹا کر دینا۔
بَاتِرٌ اور بُتَارٌ اور بَتَارٌ: کاٹنے والی تلوار۔

أَبْتَرٌ: دم کٹا اور جس کا کوئی وارث نہ ہو جس کی یادگار قائم رکھنے والی کوئی چیز نہ ہو۔ نامراد بے برکت و بے خیر کام اور ایک قسم کا زہریلا سانپ۔

بُسْتُرٌ آتٍ: آفتاب۔ نام تمام۔ ناقص۔ نامکمل۔ دم کٹی۔

كُلُّ أَمْرٍ يَخْتَلِي بَالٍ لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ فَهُوَ أَبْتَرٌ: ہر ایک شان والا (بڑا) کام جس کے شروع میں اللہ کی تعریف نہ کی جائے وہ ناقص اور نام تمام رہے گا۔

الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ أَحَقُّ مِمَّا عَلَيْهِ هَذَا الضُّبُورُ الْمُنْبِتَرُ: (قریش کے کافروں نے کہا) جس دین پر ہم ہیں وہ اس دین سے زیادہ سچا ہے جس پر ٹوڑا ناٹھا ہے یعنی لا ولد

حِينَ تَبْهَرُ الْبَشَرَ آءُ الْأَرْضِ: - جب سورج کی روشنی زمین پر پھیل جائے (چاشت کی نماز کا وقت یہ حضرت علیؑ نے بیان کیا)۔

أَبْتَرُ الرَّجُلُ: - آدمی نے چاشت کی نماز پڑھی۔
أَقْتُلُوا الْأَبْتَرُ: - ابتر سانپ کو مار ڈالو (جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے)۔

بُشْرِيَّةٌ: - زید یہ کا ایک فرقہ ہے۔

بَتَكُ: - کاٹنا، چیر ڈالنا، اکھیڑ ڈالنا۔

سَيْفٌ بَاتِكٌ: - کاٹنے والی تلوار۔ براں د۔

بَتَعَ: - شہد کی شراب جو یمن میں بہت رائج ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْبَتَعِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ: -
آنحضرتؐ سے پوچھا گیا بتع کا پینا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو شہاب نشہ کرے وہ حرام ہے (جو کی ہو یا جوار کی، کھجور کی ہو یا انگور کی، قلیل ہو یا کثیر)۔

بَتَلُ: - کاٹنا، جدا کرنا، ممتاز کرنا، الگ کرنا۔

تَبَتَّلُ: - اللہ کی طرف مائل ہونا، دنیا سے جدا ہونا، تجرد اختیار کرنا۔

بَتْلَةٌ: - تاکید، قطعی نہ ٹلنے والی۔

بَتُولُ: - مجرد عورت جو شادی شدہ نہ ہو اور اسی حالت میں خدا کی عبادت کرنے والی راہبہ۔ لقب سیدہ فاطمہ اور مریم علیہما السلام۔

بَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمُرَى: - جب کوئی کسی کو عمر بھر رہنے کے لئے مکان دے تو آنحضرتؐ نے فرمایا وہ قطعی اسی کی ملک ہو جاتا ہے (یعنی جس کو دیا اس کی ملک)۔

فَهِيَ لَهُ بَتْلَةٌ: - عمری قطعی اس کا ہے جس کو عمری دیا جائے۔

الْعُمْرَةُ الْمَبْتُوْلَةُ عَلَى صَاحِبِهَا طَوَافُ النِّسَاءِ: - جو

ہے (کمبختوں نے گھوڑے ناٹھے سے آنحضرتؐ کو مراد لیا کیونکہ آپؐ کی اولاد زینہ کوئی زندہ نہیں رہی تھی)۔

إِنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ هَذَا الْأَبْتَرُ: - عاص بن وائل آنحضرتؐ کے پاس پہنچا آپؐ بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا یہی ابتر ہے، دم کٹا (جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا فرمایا) (إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْأَبْتَرُ)۔

نَهَى عَنِ الْمَبْتُورَةِ: - آپؐ نے قربانی میں دم کٹی بکری (ذبح کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ زِيَادٌ فِي خُطْبَتِهِ الْبُشْرَاءِ: - زیاد نے اپنے دم بریدہ (ناقص) خطبہ میں کہا (یعنی جس کے شروع میں اللہ کی تعریف نہیں کی نہ آنحضرتؐ پر درود بھیجا)۔

مَنْ صَدَّ طَرِيقًا بَتَرَ اللَّهُ عُمُرَهُ: - جو شخص رستہ بند کرے گا (لوگوں کو تکلیف دے گا) اللہ تعالیٰ اس کی عمر کاٹ دے گا (کم کر دے گا)۔

كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعٌ يُقَالُ لَهَا الْبُشْرَاءُ: - آنحضرتؐ کی ایک زرہ تھی جس کو بتراء کہا کرتے تھے (یعنی چھوٹی اور تنگ ہونے کی وجہ سے)۔

نَهَى عَنِ الْبُشْرِ آءِ: - آپؐ نے دم بریدہ نماز سے منع کیا (یعنی دو گانہ شروع کر کے ایک ہی رکعت پڑھ کر چھوڑ دینے سے اور جن لوگوں نے کہا کہ مراد وتر کی ایک رکعت ہے انہوں نے غلطی کی، وتر کی ایک رکعت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے، ان کے معارضہ کے لائق نہیں ہے)۔

إِنَّ سَعْدًا أَوْتَرَ بِرُكْعَةٍ فَأَنْكَرَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ مَا هَذِهِ الْبُشْرِ آءِ: - سعد نے وتر کی ایک رکعت پڑھی تو ابن مسعود نے ان پر انکار کیا کہنے لگے یہ دم کٹی نماز کیسی؟ (شاید ابن مسعود کو وہ حدیثیں نہ پہنچی ہوں گی جن سے آنحضرتؐ کا ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہے)۔

۱ ترجمہ: بیشک تیرا دشمن ہی دم کٹا ابتر ہے۔ (م)

۲ عمری اس مکان یا زمین کو کہتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے کسی کو دے دیا جائے۔ (م)

تَبْتُلُ: - دعا میں یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کر کے دعا کرے یا ایک بار انگلیوں کو اٹھائے پھر رکھ دے پھر اٹھائے یا بائیں ہاتھ کی کلمہ کی انگلی ہلائے۔

باب الباء مع الشاء

بَتَّ: پھیلانا، جدا کرنا، اڑانا، کھول دینا، ظاہر کرنا، بیان کرنا، پراگندہ کرنا، پیدا کرنا، خبر پھیلانا، بکھیرنا۔
اِبْشَاتُ اور تَبْشِیْتُ: - کھولنا، ظاہر کرنا،
تَبَاتُ: - رنجیدہ ہونا، غم کرنا، پریشان ہونا۔
اِبْشَاتُ: - پھیلنا، متفرق ہونا، پراگندہ ہونا، منتشر ہونا، جدا ہونا۔

اِسْتَبْشَاتُ: - ظاہر کرنے کی درخواست کرنا، خبر پوچھنا۔
بَتَّ: - حال، شدید غم و رنج، پراگندگی، پریشانی، انتشار۔
رُوحِی لَا اَبْتُ خَبْرَهُ: - میں اپنے خاوند کا حال فاش نہیں کرتی (کیونکہ اس کے حالات بہت برے ہیں) اور پھر کہا اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ (مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اس کے حالات چھوڑ نہ دوں) (یعنی اس قدر طویل حالات ہیں کہ ان کا پورا بیان کرنا مشکل ہے بیان کروں تو بہت سے چھوٹ نہ جائیں۔) یہ ذرتی ہوں یا مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں اس کو یعنی خاوند کو چھوڑ نہ بیٹھوں خاوند کو خبر پہنچ جائے کہ میں نے اس کی بدگوئی کی تو وہ مجھ کو طلاق دے دے گا (اس صورت میں لازماً ہوگا)۔

لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا تَبْشِیْنَا: - وہ ہماری باتیں فاش نہیں کرتی (بڑی محرم راز ہے) (ایک روایت میں وَلَا تَنْتُ حَدِيثَنَا تَنْشِیْنَا ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ اِبْلِیْسَ یُبْتُ جُنُودَهُ: - ابلیس اپنے لشکر والوں کو پھیلاتا ہے۔

بَتَّ اللّٰهُ الْخُلُقَ بَشًا: - اللہ نے خلقت کو پیدا کیا (پھیلا دیا)۔

وَلَمْ یُبْتُ شَكْوٰی: - اس نے شکایت نہیں پھیلائی (بیان نہیں کی، ظاہر نہیں کی)۔

لَا یُؤَلِّجُ الْکَفَّ لِیَعْلَمَ الْبَتَّ: - اور بیماری دیکھنے

عمرہ الگ کیا جائے (یعنی بغیر حج کے) اس میں عورتوں کی طرح طواف کرے (رمل ضروری نہیں)

لَا رَهْبَانِیَّةَ وَلَا تَبْتُلُ فِی الْاِسْلَامِ: - اسلام میں ترک دنیا اور عورتوں سے الگ رہنا نہیں ہے (بلکہ اس قسم کی درویشی حضرت عیسیٰ کے تابعداروں نے نکالی تھی)۔

بَتُولُ: - وہ عورت جس کو مرد کی خواہش نہ ہو جو سب عورتوں سے فضیلت میں بڑھ کر ہو (اسی لئے حضرت مریم اور حضرت فاطمہؑ کو بتول کہتے ہیں بعض نے کہا بتول وہ عورت ہے جو دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھے)۔

اِنَّا سَمِعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَقُولُ اِنَّ مَرْیَمَ بَتُولٌ وَّ اِنَّ فَاطِمَةَ بَتُولٌ مَا الْبَتُولُ فَقَالَ الْبَتُولُ الَّتِیْ لَمْ تَرَحْمَرَةً قَطُّ: - حضور ہم نے آپ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ مریم بتول ہے اور فاطمہ بتول ہے بتول کے کیا معنی؟ فرمایا وہ عورت جس نے حیض کی سرخی کبھی نہیں دیکھی۔

فَاتَنَّبِیْ عَزِیْمَةً مِّنَ اللّٰهِ بَتْلَةً اَوْ عَدْنِیْ اِنْ لَّمْ اُبْلَغْ اَنْ یُّعَذِّبْنِیْ: - اللہ کی طرف سے میرے پاس ایک تاکید قطعی حکم آیا ہے اللہ نے مجھ کو ڈرایا ہے کہ اگر میں اس کا پیغام نہ پہنچاؤں گا تو وہ مجھ کو عذاب دے گا۔

رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ التَّبْتُ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ: - آنحضرتؐ نے عثمان بن مظعون کے اس ارادے کو کہ وہ عورتوں سے نکاح نہ کریں گے رد کر دیا (پلٹوا دیا)

لَقَدْ نَزَلَ بِكُمْ اَمْرٌ مَا ابْتَلْتُمْ بَتْلَةً: - تم پر ایسی آفت آئی جس کے لئے تم نے کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی (خطابی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے مَا ابْتَلْتُمْ بَتْلَةً: یعنی جس کا حال تم کو معلوم نہ تھا یا جس کے لئے تم نے کوئی بندوبست نہیں کیا)

لَتَبْتُلَنَّ لَهَا اِمَامًا اَوْ لَتَصْلُنَّ وَحْدَانًا: - یا تو تم نماز کے لئے قطعی طور سے کوئی امام مقرر کر لو نہیں تو اکیسے اکیسے نماز پڑھنی ہوگی (یہ حدیفہ صحابی کا قول ہے جب کہ لوگوں نے ان کو امامت کے لئے مجبور کیا)

بَشَعٌ: ہونٹوں پر یا جسم کی کسی اور جگہ خون نمودار ہونا۔ (اور بَشَعٌ ہونٹوں کے لئے خاص ہے)۔

بَشَقٌ یا بَشَقٌ: پانی بہہ جانے کے لئے نہر کی منڈیر توڑ دینا، سوراخ کرنا، آنکھوں سے جلد آنسو نکل آنا، بھر جانا، ابلنا، سیلاب کا جگہ کو پھاڑنا، رواں ہونا۔

إِنْبَاقٌ: بہنا، نکلنا، نہر کے کنارے سے پانی جاری ہونا، پھوٹ پڑنا۔

فَغَمَزَ بِعَقِبِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَانْبَقَ الْمَاءُ: حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو پانی پھوٹ کر بہ نکلا وَ بَشَقًا عَلَيْنَا بَشَقًا فِي الْإِسْلَامِ لَا يُسْكَرُ ان دونوں نے اسلام میں ایسا رخ نہ ڈالا جو کبھی بند نہ ہوگا۔

بَشَنٌ: کیاریاں، چمن، مرغزار، باغات۔

بَشْنَةٌ: مسکہ (مکھن) موٹی، نرم، خوبصورت عورت (پتلے پوست اور بھرے گوشت کی) نرم زمین، ریتلی زمین۔

بَشْنَةٌ: ایک مقام جو دمشق (شام) کے اطراف میں ہے وہاں کے گیلوں بہت نرم اور ملائم ہوتے ہیں۔

فَلَمَّا أَلَقَ الشَّامُ بَوَانِيَهُ وَ صَارَ بَشْنِيَّةً وَ عَسَلًا عَزَلْنِي وَ اسْتَغْمَلَ غَيْرِي: جب شام کے ملک نے اپنی پسلیاں ڈال دیں (مطیع و منقاد ہو گیا) اور مسکہ (مکھن) اور شہد بن گیا یا بَشْنہ کے گیلوں اور شہد کی طرح ہو گیا یا نرم ریتی اور شہد کی طرح بن گیا (حلوائے بے دودھ) تو اس وقت حضرت عمرؓ نے مجھ کو معزول کیا اور دوسرے کو وہاں کا حاکم بنایا (یہ خالد بن ولید نے اس وقت کہا جب حضرت عمرؓ نے ان کو شام کی گوزری سے معزول کیا)۔

بَشَوٌ: پسینہ آنا۔

بَشَاءٌ: نرم، ہموار زمین۔

بَشَّةٌ: راکھ۔

باب الباء مع الجيم

بَجِيجَةٌ: کھلانا (کھیل کرنا) گا کرنا ک سے گن گن کر کے بچہ کو سلانا، بچے کو بہلانا، لوری دے کر سلانا، اچھالنا، خاموش

کے لئے ہاتھ اندر نہیں ڈالتا (ایسا نہ ہو کہ کہیں ہاتھ لگنے سے مجھ کو تکلیف ہو۔ بعض نے کہا یہ خاوند کی برائی ہے یعنی میرا حال نہیں پوچھتا ہاتھ تک نہیں لگاتا)۔

حَضَرَ نَبِيٌّ بَشِيٌّ: میرا رخ پھر آن موجود ہوا۔

لَمَّا حَضَرَ الْيَهُودِيُّ الْمَوْتَ قَالَ بَشِيثُوهُ: جب یہودی کی موت آن پہنچی تو کہنے لگا اب اس کو کھول دو (بیان کر دو)۔

بَشِيثُوهُ: اصل میں بَشِيثُوهُ تھا۔ دوسری ٹا کو تخفیف کے لئے با سے بدل دیا جیسے حَشَّتْ میں حَشْحَشَّتْ کہتے ہیں)

أَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَشِيثُهُ: ایک علم کو تو میں نے پھیلا دیا (لوگوں کو سکھلا دیا) اور دوسرے کو اگر پھیلاؤں گا تو زرخرہ (گلا) کاٹ ڈالا جائے گا۔ (یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے)۔

بَشَأٌ: اقامت کرنا، ٹھہرنا، رہنا، مقیم ہونا۔

بَشَرٌ: یا بَشَرًا بَشُورٌ: پھنسی (آبلہ، پھوڑا نکلنا)۔

تَبَشَّرٌ: پھول جانا۔

إِبْشَارٌ: دوڑنا۔

بَاشِرٌ: حاسد، رسنے والا پانی۔

بَشِيرٌ: بہت، کثیر و قلیل۔

مَبْشُورٌ: محسود، بہت مال دار۔

بَشْرَةٌ: چھوٹی پھنسی، چھالہ، آبلہ (اس کی جمع بَشُورٌ ہے)۔

وَ عَصَرَ بَشْرَةً: انہوں نے ایک پھنسی کو دبایا (یا چہرے پر ایک زخم کو)

الْمُحْرَمُ يَكُونُ بِهِ الْبَشْرَةُ وَ الدَّمَامِيلُ: اگر احرام والے شخص کے پھنسی نکل آئے یا دُمْل (پھوڑے)

بَشَطٌ: سوچ جانا، ورم کرنا، پھول جانا (لب کا)

بَشَعٌ: ہونٹوں پر خون نمودار ہونا، ہنسی کے وقت ہونٹ الٹ جانا۔ خون کی سرخی سے ہونٹ سرخ ہو جانا، پھول جانا اور معلوم ہو کہ وہ ابھی پھٹ پڑیں گے۔

(بَشَعٌ: نین کے ساتھ جسم کے اور حصوں کی سرخی کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے)

تَبَشِيعٌ: دانتوں کی طرح گوشت کے ٹکڑے نکل آنا۔

کرنا۔

تَبَجُّجٌ: گوشت بہت ہونا، گوشت لٹک آنا، ڈھیلا ہونا،
ڈھلک آنا۔

بَجْبَاجٌ اور بَجْبَاجَةٌ: مضطرب اللحم (ہلتے ہوئے
گوشت کا)۔

رَمَلٌ بَجَاجٌ: ریتی بہت ضخیم، موٹا تودہ۔

إِنَّ هَذَا الْبَجْبَاجَ النَّفَاجَ لَا يَذَرِي أَيْنَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ: یہ بکی موٹا یا احمق معزور کیا جائے کہ اللہ کہاں ہے۔
بَجٌّ: چیرنا، پھاڑنا، فصد کھولنا، غالب ہونا، کونچا مارنا، نیزہ
مارنا، موٹا کرنا۔

مُبَاجَّةٌ: مبارزہ، مقابلہ۔

بُجٌّ: پرندے کا چوزہ۔

بَجَّةٌ: ہلکا زخم لگا کر خون نکالنا (عرب لوگ جاہلیت
کے زمانے میں جب قحط ہوتا تو اونٹ کو زخم مار کر اس کا خون پی
جاتے) بعض نے کہا بجمہ ایک بت کا نام تھا)۔ ایک پھنسی جو
آنکھ میں نکلتی ہے، گواگنی وغیرہ۔

قَدْ أَرَاكُمْ اللَّهَ مِنَ الْبَجَّةِ وَالسَّجَّةِ: اللہ
تعالیٰ نے تم کو کونچا مارنے اور پانی ملے ہوئے دودھ سے
نجات بخشی (یعنی قحط اور تنگی کو رفع کیا اسلام کی بدولت دولت
اور حکومت عنایت کی بعض نے کہا سجمہ بھی ایک بت کا نام تھا یعنی
بجمہ اور سجمہ کی پرستش سے نجات دلوائی)۔

بَجَجٌ: خوشی اور شادمانی۔

تَبَجُّجٌ: فخر کرنا، تکبر کرنا، بزرگی کرنا، برا بننا، شادماں
ہونا۔

وَبَجَجْنِي فَبَجَجْتُ: اس نے مجھ کو خوش کیا تو میں
خوش ہو گئی یا اس نے میری بڑائی بیان کی تو میں بھی اپنے آپ کو
بڑا سمجھی (فخر کرنا)۔

بَجَّجْتُهُ تَبَجُّجًا: میں نے اس کی تعظیم اور تکریم کی
(بیسے عَظُمَتُهُ تَعْظِيمًا) یا میں نے اس کو خوش کیا فَبَجَّجْتُ تو

وہ خوش ہو گیا۔

فِي خَيْرَاتِهَا يَتَبَجَّجُونَ: وہ بہشت کی نعمتوں میں
خوش رہیں گے (ایک روایت میں يَتَبَجَّجُونَ ہے دوحائی حطی
سے یعنی بہشت میں جگہ پکڑیں گے اچھی طرح ٹھہریں گے)۔
بَجَادٌ: دھاری دار کھل۔

بَجْدٌ: اقامت کی۔ ٹھہرا۔

بَجْدٌ: ایک جماعت (آدمیوں کی یا سو اور سو سے
زائد گھوڑوں کی)۔

بُجْدَةُ الْأَمْرِ: اندر کا حال، اصلیت و حقیقت حال۔
بُجْدَةٌ: علم۔

نَظَرْتُ وَالنَّاسُ يَقْتَتِلُونَ يَوْمَ حُنَيْنٍ إِلَى مِثْلِ
الْبَجَادِ الْأَسْوَدِ يَهْوِي مِنَ السَّمَاءِ: لوگ جنگ حنین
میں لڑ رہے تھے میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک چیز دھاری
دار کھل کی طرح اتر رہی ہے (یہ فرشتے تھے)۔

ذَ الْبَجَادَيْنِ: دو کھل والے (یہ آپ نے عبداللہ بن
عبدنہم کا لقب رکھا تھا کیونکہ وہ جب اپنے ملک سے آنحضرتؐ
کے پاس آنے لگے تو ان کی ماں نے ایک کھل پھاڑ کر اس کے
دو ٹکڑے کئے ایک کی چادر بنائی اور دوسرے کی ازار)۔

مَا الشَّيْءُ الْمُلَفَّفُ فِي الْبَجَادِ: کھل میں لپیٹی
ہوئی کیا چیز ہے (یہ معاویہ نے احنف بن قیس سے دل لگی کی
ان کی قوم والے بن تمیم دودھ کو مشک میں بھر کر اور مشک کو ایک
کھل میں لپیٹ کر لے جایا کرتے تھے)۔ احنف نے بھی اس
کے جواب میں معاویہ سے دل لگی کی کہنے لگے هُوَ السَّخِينَةُ
یا امیر المؤمنین حریرہ^۱ ہے یہ حریرہ قریش کے لوگ قحط کے دنوں
میں کھایا کرتے)۔

تَعْلَمُوا تَفْسِيرَ ابْجَدَ: ابجد کے حروف کی تفسیر سیکھو
(ان کی خاصیات اور آثار معلوم کرو جیسے علم التفسیر میں بیان
ہوئے ہیں)۔

بُجْدَةُ الْأَمْرِ: کسی کی اندرونی حقیقت و اصلیت اس

^۱ سخینہ اس حریرہ کو کہتے ہیں جو گھی اور مونے آئے سے بنایا جاتا ہے اہل عرب اسے قحط کے ایام میں استعمال کرتے تھے۔ (م)

کاراز۔

إِبْنُ بُجْدَتِهَا: اس کا واقف حال، ماہر معاملے کی حقیقت جاننے والا۔

كَبِيرُ أَنْاسٍ فِي بَجَادٍ مُزْمَلٍ: سب آدمیوں میں بزرگ اور عالی شان ایک کملی میں لپٹا ہوا ہے۔

بُجْرٌ: حال زار، سانحہ بلا، مصیبت، بدی، برائی، برا کام۔

بَجْرٌ: ناف نکل آنا، پیٹ بڑا ہو جانا، دودھ پانی سے پیٹ بھر جانا اور سیراب نہ ہونا، لٹک جانا، بھاری ہونا، تسلی نہ پانا، سست ہو جانا۔

تَبَجْرٌ: الحاح کرنا، گڑگڑانا، منت کر کے مانگنا، کسی عمل میں بہتات کرنا۔

إِبْجِيرَازٌ: بمعنی بَجْر ہے۔

بَجْرَآءٌ: بنجر یا اونچی سخت زمین۔

فَأَصْبَحُوا بِأَرْضِ بَجْرَآءٍ: صبح کو ایک اونچی سخت زمین پر پہنچے۔

أَبْجَرٌ اور بَاجِرٌ: اونچی ناف والا، بڑے پیٹ والا، ابھرا ہوا، توندل۔

أَصْبَحْنَا فِي أَرْضٍ عَزُوبَةٍ بَجْرَآءٍ: ہم صبح کو ایک دور دراز سخت بنجر زمین پر پہنچے۔

أَشْكُوا إِلَى اللَّهِ عُجْرِي^۱ وَ بُجْرِي: میں اپنی مصیبتوں اور رنجوں کا شکوہ اللہ سے کرتا ہوں۔

إِنْ أَذْكُرُهُ أَذْكُرُ عُجْرَهُ وَ بُجْرَهُ: اگر میں اس کا ذکر کروں تو اس کے سب عیب یا بھید کھلے اور چھپے بیان کر دوں گی۔

أَشْحَةُ بُجْرَةٍ: قریش کے لوگ بڑے بخیل اور بڑے پیٹ والے ہیں (یا بہت روپیہ جمع کرنے والے ہیں)۔

إِنَّمَا هُوَ الْفَجْرُ أَوْ الْبَجْرُ: یا تو فجر کی روشنی ہے (اگر ٹھہرا رہے گا اور انتظار کرے گا) یا مصیبت کا سامنا ہے (اگر اندھیرے میں چل پڑے گا)۔

(أَوِ الْبَحْرُ: کے معنی یہ ہیں کہ یاد دہا رہے یعنی دنیا کی مکروہات میں گرفتار ہوگا)۔

لَمْ أَتِ لَا أَبَاكُمْ بُجْرًا: بن باپ والو (یا تمہارا باپ مرے) میں تمہارے پاس کوئی بری بات نہیں لایا (یا میں تمہارے پاس روپیہ جوڑنے کو نہیں آیا (یا پیٹ بڑھانے کو) (یہ حضرت علیؑ کا کلام ہے)۔

كَانَ لَهُمْ صَنْمٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ بَاجِرٌ يَاحِرٌ: جاہلیت کے زمانہ میں ان کا ایک بت تھا جس کو باجریا بَاحِرٌ کہتے تھے۔

دِيَّةُ الْبُجْرَةِ إِذَا كَانَ فَوْقَ الْعَانَةِ عَشْرُ دِيَّةِ النَّفْسِ مِائَةً دِينَارٍ: ناف کی دیت جب پیڑو کے اوپر آ جائے جان کی دیت کا دسواں حصہ ہے (یعنی سو دینار)۔

أَفْضَيْتُ إِلَيْكَ بِعُجْرِي وَ بُجْرِي: میں نے تجھ سے اپنا حال کہہ دیا، اچھی بری باتیں سب کھول دیں۔

خَضَعْتُ لَهُ بُجْرَةَ التَّكْبِيرِ: تکبر کی گردن اس کے سامنے جھک گئی۔

بَجَسٌ: بہنایا بہانا، جاری کرنا (پانی) بہہ نکالنا چیرنا (زخم کو)۔

بُجُوسٌ: گالی دینا۔

تَبَجَسٌ: بہانا۔

تَبَجَسَ اور إِنْبَجَسَ: جاری ہونا، پھوٹ نکلنا۔

مَا مِنَّا رَجُلٌ بِهِ أَمَةٌ يَبْجُسُهَا الظُّفْرُ غَيْرُ الْمَرْجُلَيْنِ: ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس میں ایک ایسا زخم نہ ہو جو ناخن لگانے سے بہہ نکلتا ہے (اتنی ساری پیپ اس میں بھری ہے کہ نشتر کی ضرورت نہیں) دو شخصوں کے سوا حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کہ ان کا کوئی عیب نظر نہیں آتا (یہ حدیفہ کا کلام ہے یعنی ہر ایک میں کچھ نہ کچھ عیب نمایاں ہے سوائے ان دونوں صاحبوں کے)۔

كَأَنَّهُ قَزَعَةُ تَبَجَسٍ: گویا وہ ابر کا ایک ٹکڑا ہے جو

۱۔ عُجْرٌ پیٹھ میں رگوں کے ایک گچھے کو کہتے ہیں پھر اس کو مصیبت اور غم و رنج سے تشبیہ دی مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ سے اپنی پوشیدہ اور عیاں تمام باتوں کا شکوہ کرتا ہے۔ (م)

برس رہا ہے۔

فَأَنْبَجَسْتُ: - تو وہ بہہ نکلا، پھوٹ نکلا، جاری ہو گیا۔

بَجَلٌ: بہتان، تعجب، کم ہمتی

بَجَلٌ يَابُجُولٌ اور بَجَالَةٌ اور بَجَلَةٌ: - خوشحال ہونا،

معزز ہونا، عزت دار ہونا۔

تَبَجَّلٌ: - تعظیم کرنا، عزت کرنا۔

بَجَلٌ: - کافی، خاطر خواہ، ہاں، ضرور۔

إِبْجَالٌ: - کافی ہونا۔

بَاجِلٌ: - خوشحال۔

بَجَالٌ: - موٹا بوڑھا بڑا سردار۔

خُذِي مِنِّي أَخِي ذَا الْبَجَلِ (لقمان بن عادنہ نے کہا)

تو مجھ سے میرے کم ہمت بھائی کو لے لے (یہ اس بھائی کی

مذمت ہے یعنی وہ خسیس کاموں سے راضی ہوتا ہے اور اعلیٰ

کاموں میں رغبت نہیں کرتا ہے اور یوں کہتا ہے جس حال میں

ہوں وہ مجھ کو کافی ہے)۔

بَجَلَةٌ: - چھوٹا درخت۔

خُذِي مِنِّي أَخِي ذَا الْبَجَلَةِ: - تو مجھ سے میرے

خوبی والے بھائی کو لے لے (یہ اس بھائی کی تعریف ہے)۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَصَبْتُمْ خَيْرًا بَجِيلًا: - قبر والو تم پر

سلام تم نے بڑی خوبی کمائی۔

فَالْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ وَقَالَ بَجَلِي مِنَ الدُّنْيَا: -

اس نے کچھ کھجوریں جو ہاتھ میں تھیں پھینک دیں اور کہنے لگا

بس دنیا میں سے مجھے یہی کام ہیں۔

فَقَطَعُوا أَبْجَلَهُ: - سعد بن معاذ کے ہاتھ کی رگ

انھوں نے کاٹ ڈالی۔

أَمَّا الْوَلِيدُ بْنُ الْمَغِيرَةِ فَأَوْمَى جَبْرَيْلُ إِلَى

أَبْجَلِهِ: - ولید بن مغیرہ کی رگ کی طرف جبریل نے اشارہ کیا

(اس کی رگ کٹ گئی اور واصل جہنم ہوا)۔

بَجِيلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ وَغْلٍ وَ ذُكْوَانٌ: - بَجِيلہ کا قبیلہ وغل

اور ذکوان قبیلوں سے بہتر ہے۔

الْمُؤْمِنُ لَا يَبْجَلُ وَلَا يَعْجَلُ: - مسلمان نہ تو بہتان

لگاتا ہے اور نہ جلدی کرتا ہے۔

نَحْنُ بَنَى ضَبَّةَ أَصْحَابِ الْجَمَلِ رُدُّوا عَلَيْنَا

شَيْخَنَا ثُمَّ بَجَلُ: - (شاعر کہتا ہے) ہم بنی ضبہ والے

اصحابِ جمل ہیں ہمیں ہمارے بڑے کو واپس دے دو پھر ہم

بس کرتے ہیں۔

بَجَمٌ يَابُجُومٌ: - خاموش ہو جانا (زبان کی رکاوٹ سے

گھبراہٹ سے یا عاجزی سے ڈر سے یا ہیبت سے) دیر کرنا،

منقبض ہونا۔

تَبَجِيمٌ: - دیر کرنا، منقبض ہونا، تیز نظر کرنا۔

الْبَجْمُ: - بڑی جماعت، جھاؤ کا پھل۔

بَجْنٌ: - ایک قسم کی چھوٹی سفید مچھلی۔

بُجَاوَةٌ: - حبشیوں کی ایک قسم ہے یا ایک ملک ہے جہاں

کے لوگ کالے ہوتے ہیں۔

كَانَ أَسْلَمُ مَوْلَى غَمَوِ بُجَاوِيًّا: - اسلم حضرت عمر کا

غلام بجاوہ والا تھا (بجاوی تھا)

باب الباء مع الحاء

بَحْبَحَةٌ: - اترنا، قرار لینا، آرام سے ٹھہرنا۔

تَبَحْبُحٌ: - بیچ میں ہو جانا۔

بَحْبَاحٌ: - جس کا طول و عرض برابر ہو۔

بُحْبُوحٌ: - بیچوں بیچ، درمیان میں۔

مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَسْكُنَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمْ

الْجَمَاعَةَ: - جس کو یہ اچھا لگے کہ بہشت کے بیچوں بیچ وہ رہے

تو جماعت کے ساتھ رہے (جماعت سے مراد اہل حق کا گروہ

ہے اگر ایک ہی شخص حق پر قائم ہو تو وہ بھی ایک جماعت ہے)

غَزَاهُمْ فِي بُحْبُوحَةٍ: - ان کے بیچ مقام میں جا کر

جہاد کیا۔

أَهْدَى لَهَا أَكْبَشًا تَبَحْبُحُ فِي الْمَرْبِدِ: - اس نے

اس کو مینڈھے تحفہ میں بھیجے جو باڑے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

تَقَطَّرَ اللَّحَاءُ تَبَحْبُحَ الْحَيَاءِ: - درخت کی چھال

سے پانی پکا اور پانی زمین میں پھیل گیا۔

بَحْتُ: سادہ خالص (اس کا مَوْنَت بَحْتٌ ہے)

خُبْرٌ بَحْتُ: - سادی روکھی روٹی

عَرَبِيٌّ بَحْتُ: - خالص عرب کا۔ (یعنی ماں باپ دونوں عرب جیسے قُحَّ ہے)۔

اِخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَاءِ بَحْتًا: - حضرت عمرؓ نے نری مہندی کا خضاب لگایا (یعنی بسمہ وغیرہ اور کوئی چیز اس میں نہیں ملائی اس سے بال سرخ ہو جاتے ہیں) اس روایت سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جنہوں نے مرد کے لئے مہندی لگانا منع رکھا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ جہاں کوئی درد پھوڑا وغیرہ ہوتا تو اس پر مہندی لگاتے اور شادی کے دنوں میں زردی کا استعمال قدیم زمانے سے رائج ہے۔ عبدالرحمن بن عوف آئے تو آپ نے زردی کا نشان ان پر دیکھ کر فرمایا کہ عبدالرحمن یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے شادی کی ہے الی آخرہ بعض نے کہا یہ زردی عبدالرحمن نے قصداً نہیں لگائی تھی بلکہ عورت نے جو زردی لگائی تھی وہ اختلاط کی وجہ سے ان کے بدن یا کپڑے پر لگ گئی تھی اور دوسری حدیث میں مردوں کو زعفران لگانے کی ممانعت وارد ہے لیکن حافظ صاحب نے کہا کہ اس ممانعت میں سے دولہا دلہن کی تخصیص کر لی گئی ہے۔ ان کو زعفران وغیرہ لگانا درست ہے)۔

وَكَوْرُهُ لِلْمُسْلِمِينَ مُبَاحَتَةُ الْمَاءِ: - نرا پانی (جس میں شہد دودھ وغیرہ کچھ نہ ہو) پینا مسلمانوں کے لئے برا سمجھا (تاکہ ان کی قوت قائم رہے)۔

ثُمَّ اغْسَلَهُ بِمَاءٍ بَحْتٍ: - پھر اس کو خالص پانی سے (جس میں بیری کا نور وغیرہ نہ ہو) نہلا۔ (الْمَاءُ الْقَرَاخُ بھی خالص پانی کو کہتے ہیں) بَحْتُرٌ: - ایک قبیلہ ہے۔

بُحْتَرَةٌ: - ایک کھانا جو بیگن اور انڈے سے بنایا جاتا ہے۔ بُحْتُرٌ اور بُحْتُرِيٌّ: - پست قد ٹھوس اعضا والا گٹھے ہوئے بدن والا۔

بَحْتُ: کھودنا، تفتیش کرنا، ایک بات کے پیچھے لگنا ڈھونڈنا۔

مُبَاحَتَةٌ: - جھگڑنا، لڑنا، اپنے مطلوب پر دلیل لانا، دوسرے کی دلیل کو توڑنا (جیسے تَبَاحُثٌ ہے) مَبْحَثَةٌ: - بحث اور تحقیق۔

مَبَاحِثُ الْبَقْرِ: - خالی اجاڑ مکان یا نامعلوم مکان۔ تَرَكْتُهُ مَبَاحِثَ الْبَقْرِ: - (ایک مثل ہے یعنی) ایک نامعلوم جگہ میں میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

بَحَاتٌ اور بَحُوْتُ: - بہت بحث کرنے والا بحثی۔ سُورَةُ الْبَحُوْتُ: - سورہ براءۃ کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں منافقوں کے حالات سے بہت بحث کی گئی ہے (بعض نے سُورَةُ الْبَحُوْتُ بہ ضمہ بالقل کیا ہے جب بحوث بہ فتح با ہوگا تو یہ موصوف کی اضافت ہے صفت کی طرف جیسے مَسْجِدُ الْجَامِعِ)۔

إِنَّ غُلَامَيْنِ كَانَا يَلْعَبَانِ الْبَحْثَةَ: - دو لڑکے مٹی کے کھلونے سے کھیل رہے تھے۔

فَبَحَثَ بَعْقِبِهِ: - حضرت جبریل نے اپنی ایڑی سے زمین کھودی۔

لَيْسَ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَبْحَثُوا: - لوگوں پر یہ لازم نہیں کہ وہ کھوج لگائیں۔ (جو پانی دیکھیں اس سے وضو کر لیں جو بچھونا پائیں اس پر نماز پڑھ لیں) بَحْثَرَةٌ: - کھوج لگانا، جدا جدا کرنا، الٹ پلٹ کرنا، نکالنا، کھولنا، بکھیرنا۔

بَحَّ: یا بَحَحَّ یا بُحُوخَ یا بَحَاخَ یا بَحَاخَةً آواز بھاری ہونا، گلابیٹھ جانا۔

إِبْحَاخَ: - گلابیٹھا دینا، آواز بھاری کر دینا۔ اِبْتِحَاخَ: - ارزانی اور کشادگی میں ہونا۔ بُحَّةٌ: - ٹھکا، خشونت، آواز میں بھاری پن۔ رَجُلٌ شَحِيحٌ بِحِيحٍ: - بخیل آدمی۔

أَبْحُ: - دینار، مونہ، موٹی لکڑی، بھاری آواز والا، قال کھولنے کا پانسہ۔

فَأَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُحَّةً: - آنحضرت کو ٹھکالگا (گلابند ہو گیا)۔

مَا بَلَّغْنَا الرُّوحَاءَ حَتَّى بَحَثَ أَصْوَاتُنَا: - ہم روحا تک نہیں پہنچے تھے کہ ہماری آوازیں بھاری ہو گئیں (لبیک پکارتے پکارتے گلے بینھ گئے)۔

بَحْدَلَةٌ: - کندھا جھک جانا، جلد چلنا، ہلکی دوڑ۔

بَحْرٌ: - چیرنا، کان چیرنا، پھاڑنا، سمندر، دریا، بڑا علم، بڑا سخی، وہ گھوڑا جو بے لگام خوب دوڑتا ہو۔

بَحْرٌ: - ڈر کر حیران ہونا، بہت پیاسا ہونا، گوشت جاتے رہنا، اونٹ کا دوڑتے دوڑتے ناتواں ہو کر منہ کالا ہو جانا۔

إِبْحَارٌ: - سمندر میں سوار ہونا، سل کی بیماری میں مبتلا ہونا، ناک سرخ ہو جانا، پانی نمکین ہونا، زمین کے منافع بہت ہونا۔

تَبْحُرٌ: - علم یا مال میں وسعت اور کثرت
بَاحِرٌ: - احمق، مبہوت، خالص سرخ خون، جھوٹا، فصولی، رحم کا خون۔

بَاحِرٌ: - (فحہ حاء) ایک بت کا نام۔
بَاحُورٌ: - چاند، سخت گرمی، ماہ تموز (جولائی) کی۔
بَاحَارٌ: - ملاح۔

بَاحِرٌ: - جس کو سل کی بیماری ہو۔
بُحْرَانٌ: - بیماری میں تغیر کی حالت۔

بَحْرَوَيْنِ: - بصرے اور عمان کے درمیان ایک مقام ہے۔

أَتَتَوْضًا بِمَاءِ الْبَحْرِ: - کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں۔

فَاعْمَلْ مِنْ وِرَآءِ الْبَحَارِ: - سمندروں کے اس پار ہی نیک اعمال کرتا رہ (یعنی اللہ کے فرض نہیں بھی رہ کر ادا کرے تو کافی ہے)

مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ: - جہاں دو سمندر ملے ہیں یعنی بحر فارس اور بحر روم اور ایک مشہور لغت کی کتاب کا نام ہے۔ جیسے مجمع البحار از شیخ محمد طاہر۔

بَحْرَانِ اور بَحْرَوَيْنِ: - ایک شہر ہے بصرے اور عمان کے درمیان (جیسے ابھی بیان ہوا، بعض نے بہ ضمہ با پڑھا ہے ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ ملک حجاز میں ایک موضع ہے اس کا ذکر عبداللہ بن جحش کے لشکر کے بیان میں ہے)۔

وَكُتِبَ لَهُمْ بِبَحْرِهِمْ: - ان کا ملک انہی کو لکھ دیا (یعنی ان کی حکومت قائم رکھی)۔

إِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا: - یہ ان مخف ہے ان کا (یعنی ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا) (جیسے دریا کا بہاؤ ختم نہیں ہوتا ویسے ہی اس گھوڑے کی دوڑ ختم نہیں ہوتی یا بے تھکان چلتا ہے جیسے دریا بہتا ہے)۔

لَا تَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا: - سمندر کا سفر نہ کر مگر حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے۔ (یہ نبی تنزیہی ہے اور سب علماء نے ہنص قرآنی تجارت، سیاحت اور تحصیل علوم کے لئے سمندر کا سفر جائز رکھا ہے)۔

أَبَى ذَلِكَ الْبَحْرُ: - اس دریائے علم (یعنی ابن عباس) نے اس کا انکار کیا۔

حَتَّى تَرَى الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ: - جب تک خوب سرخ غلیظ خون نہ دیکھے یعنی رحم کا خون (بحر رحم کے قعر (گڑھے) کو بھی کہتے ہیں) (بعض نے کہا دریا کی طرح بہتا ہوا خون)۔

ثُمَّ بَحْرُهَا: - پھر اس کو یعنی زمزم کے کنوئیں کو چیر دیا اور کشادہ کر دیا (اس لئے کہ وہ خشک نہ ہو)

قَتَلَ رَجُلًا بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ: - ایک شخص کو بحرہ رغا میں مار ڈالا (بحرہ رغا ایک بستی کا نام ہے)۔

وَلَقَدْ اضْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ عَلَى أَنْ يُعْصَبُوهُ بِالْعَصَابَةِ: - اس شہر (یعنی مدینہ طیبہ) کے لوگوں نے یہ ٹھہرا لیا تھا کہ عبداللہ بن ابی (منافق) پر سرداری کا پگڑ (عمامہ) باندھیں (ایک روایت میں ان یَتَوَجَّوْهُ ہے یعنی اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھیں)۔

بَحِيرَةٌ:- وہ اونٹنی جو دس مادہ بچے جنتی تو اسے بتوں کے نام پر یونہی چھوڑ دیتے نہ تو اس پر سواری کرتے اور نہ مہمان کے سوا کوئی اور اس کا دودھ پیتا اور اس کا نام سائبہ رکھتے اور اس کے بعد اگر وہ کوئی اور مادہ بچہ جنتی تو اس کے کان چیر دیتے اور جو باتیں اس کی ماں کے ساتھ حرام ہوتیں وہی اسی کے ساتھ حرام ہوتیں اور اس کو بحیرہ کہتے ہیں۔ (اس کی جمع بَحْرٌ اور بَحَائِرُ ہے)۔

بُحَيْرَةُ طَبْرِية:- ایک دریا جو شام میں ہے اس کو نہر اردن بھی کہتے ہیں اس کا پانی شیرین ہے۔

بَاحِرٌ:- ایک بت کا نام ہے (جیسے اوپر گزر چکا)۔
هَلْ تُنْتَجُ اِبْلَكَ وَ اَفِيَّةً اَذَانَهَا فَتَشُقُّ فِيْهَا وَ تَقُوْلُ بُحْرٌ:- تیرے اونٹ پورے کان والے پیدا ہوتے ہیں پھر تو ان کے کان چیرتا ہے اور کہتا ہے وہ بحیرہ ہیں (یہ حضور نے ابی الاحوص کے والد سے فرمایا)۔

بَحْشٌ:- جمع ہونا یا کھودنا (جیسے تَحْبُشٌ ہے)
بَحْظَلَّةٌ:- کودنا (چوہے کی طرح) اچھلنا۔
بَحْنَانَةٌ:- آگ کا شعلہ۔

بَحْوَانَةٌ:- ٹھنی عورت بڑے پیٹ کی مشک۔
اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَخْرُجُ بَحْنَانَةٌ مِّنْ جَهَنَّمَ فَتَلْقُطُ الْمُنَافِقِينَ لَقَطُ الْحَمَامَةِ الْقُرْطُم:- قیامت کے دن دوزخ سے ایک شعلہ نکلے گا اور منافقوں کو اس طرح چن لے گا جیسے کبوتر (کسم) کے بیج چن لیتا ہے۔

باب الباء مع الخاء

بَخ: (اسم فعل ہے یعنی) یہ کام بڑا ہوا (یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب تعریف اور تحسین اور تعجب کرنا مقصود ہوتا ہے یا فخر اور مدح کے لئے جیسے واہ واہ اردو زبان میں اور جب مبالغہ کرنا مقصود ہوتا ہے تو دوبار کہتے ہیں بَخْ بَخْ یا بَخْ بَخْ بَخْ)

بَخَبَخْتُ الرَّجُلَ:- یعنی میں نے فلاں شخص کے لیے بخ بخ کہا (آفرین شاباش یا واہ واہ کہا) (یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے)۔

قَرَأَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ سَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَبِّكُمْ قَالَ رَجُلٌ بَخْ بَخ:- آپ نے یہ آیت پڑھی وَ سَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَبِّكُمْ:- ایک شخص بولان بخ بخ (یعنی واہ واہ کیا عمدہ نعمت ہے)۔

بَخْبَخَةٌ:- اونٹ کا آواز کرنا، بلبلا نا، بڑبڑانا۔ گرمی کی تیزی کم ہو جانا۔

بَخْبَخُوا:- یعنی ٹھنڈا کرو۔
بَخْتُ:- مارنا۔

بُخْتُ:- نامرد یا بزدل ہوا۔
تَبْخِيْتُ:- لا جواب کر دینا خاموش کر دینا (جیسے تَبْكِيْتُ ہے)۔

بَخْتُ:- خط، نصیب، قسمت، تقدیر۔
بُخْتِيَّة:- لمبی گردن والی اونٹنی یا وہ اونٹنی جو عربی نژاد عجمی مادہ یا عجمی نژاد عربی مادہ سے پیدا ہو۔

بُخْتِي:- ایسا نژاد اونٹ جو عربی نژاد عجمی مادہ یا عجمی نژاد عربی مادہ سے پیدا ہو (یہ بخت نصر کی طرف منسوب ہے)۔
(بُخْتُ اور بَخَاتِي جمع ہے)۔

بَخِيْتُ:- محفوظ مقدر والا بالنصیب خوش قسمت (جیسے مَبْخُوثٌ ہے)۔

فَأَوْتِي بِسَارِقٍ قَدْ سَوَّقَ بُخْتِيَّةً:- ایک چور آنحضرت کے پاس لایا گیا جس نے ”بختی“ اونٹنی چرائی تھی۔

رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ:- ان کے سر بختی اونٹوں کے کوبانوں کی طرح ہوں گے (بڑے بڑے جوڑے) دوپٹے اوڑھنیاں) اور موباف سر پر لگائیں گی)۔

فِي الْاِبِلِ الْبُخْتِ السَّائِمَةِ مِثْلُ مَا فِي الْاِبِلِ

۱۔ باحو کے بجائے بحر بھی مروی ہے ملاحظہ ہو مادہ بحر۔ (م)

۲۔ ترجمہ: (اے لوگو! اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہے) جیسے زمین و آسمان کا پھیلاؤ) (تج سبائی) ان

پر ہیزگاروں کے لئے تیار ہے جو..... (آل عمران: ۱۳۳) (م)

الْعَرَبِيَّةُ: - بختی چرنے والے اونٹوں میں ویسی ہی زکوٰۃ ہے جیسے عربی اونٹوں میں ہے۔

إِنَّ لِلَّهِ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ حَمَاهُ بِأَضْعَفِ خَلْقِهِ النَّمْلِ فَلَوْ رَأَىٰ مِنَ الْبَخَاتِي لَمْ تَصِلْ إِلَيْهِ: - اللہ کا ایک سونے کا میدان ہے اور اس پر اس نے اپنی ایک نانو مخلوق چیونٹیوں کا پہرہ رکھا ہے اگر بختی اونٹ وہاں تک پہنچنا چاہیں تو (وہ بھی وہاں) پہنچ نہ سکیں گے (یعنی اتنی بھاری بھر کم مخلوق ہوتے ہوئے خدا کی مقرر کردہ پہرہ دار چیونٹیوں سے بچ کر نہیں نکل سکتے وہ انہیں روک لیں گی)۔

بُخْتَجَ: - پکایا ہوا شیرہ (کھجور یا انگور کا) یا وہ شیرہ جس کا تھائی حصہ جل گیا ہو (یہ پختہ کلمہ فارسی کا معرب ہے) أَهْدَىٰ إِلَيْهِ بُخْتَجٌ فَكَانَ يَشْرَبُهُ مَعَ الْعَكْرِ: - آپ کے پاس شیرہ تحفہ بھیجا گیا آپ تلچھٹ سمیت اس کو پیتے (ایسا نہ ہو کہ صاف کرنے سے اس میں تیزی یا نشہ آجائے)۔

سَأَلَتْهُ عَنِ الْبُخْتَجِ فَقَالَ إِذَا كَانَ حُلُوًّا يَبْخَضُ الْإِنَاءَ فَاشْرَبْهُ: - میں نے آپ سے پوچھا کچھ پینا کیسا ہے؟ فرمایا اگر شیرین ہو برتن کو رنگین کر دے تو اس کو پی سکتے ہو۔

بَخْتَرَةٌ: - یا بَخْتَرُ: - اکڑ کر ناز و انداز سے چلنا تکبر اور غرور کے ساتھ چلنا۔

بَخْتِيرُ: - اکڑ کر غرور کے ساتھ ناز و انداز سے چلنے والا یا جس کا جسم خوبصورت ہو۔

جَمِيلُ الْمُحْيَا بَخْتَرِي إِذَا مَشَى: - خوب رو اور حسین جب چلے تو اکڑ کر چلے۔ (بَخْتَرِي بمعنی بَخْتِيرُ ہے) (جب یزید بن مہلب قید ہو کر حجاج کے پاس آیا تو حجاج نے یہ کہا یزید نے جواب دیا وَفِي الدَّرْعِ ضَخْمُ الْمُنْكَبَيْنِ شَنَاقٌ - یعنی جب زرہ پہنے تو اس کے کندھے بھاری بھر کم اور قد لمبا)

بَخْشَرَةٌ: - جدا جدا کر دینا۔

تَبَخْشَرُ: - جدا جدا ہو جانا۔

بَخْشَنَةٌ: - دیر کرنا۔

بَخَّ: - تعجب اور غرور کرنا، غصہ کھم جانا، خراٹے لینا۔ غصہ ٹھنڈا

کرنا۔

بَخْنَدَاةٌ: - وہ عورت جس کی پنڈلی پر گوشت اور ابھری ہوئی ہو۔

قَامَتْ تُرَيْكُ خَشِيَّةٌ أَنْ تَصْرِ مَا سَاقًا بَخْنَدَاةٌ وَ كَعْبًا أَذْرَمًا: - وہ عورت کھڑی ہو کر اس ڈر سے کہ کہیں تو اس کو چھوڑ نہ دے اپنی ابھری ہوئی پر گوشت پنڈلی اور برابر اور ہموار ٹخنہ تجھ کو دکھانے لگی (یہ شعر ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے اور یہ عجاج نے گایا ہے۔ عرب لوگ موٹی اور پر گوشت عورتوں کو پسند کرتے ہیں)۔

ابْخَنْدَى الْبَعِيرُ: - اونٹ بڑا اور پر گوشت ہوا۔

بَخْرُ: - بھاپ نکلتا دھواں بلند ہونا۔

بَخْرُ: - گندہ دہن ہونا، منہ میں بد بو ہونا۔

تَبَخِيرُ: - بھاپ نکلتا دھواں دینا۔

ابْخَارُ: - گندہ دہن کرنا۔

بُخَارُ: - بھاپ جو گرم چیز سے نکلے۔

بَخُورُ: - جس کا دھواں (دھونی) لیا جائے جیسے عود و عنبر

لوبان وغیرہ۔

بَخُورٌ مَرِيْمَ: - ایک بوٹی ہے اس کا پھول سرخ گلاب کی

طرح ہوتا ہے اور کبھی سفید بھی ہوتا ہے۔ (Cyclamen)

مِبْخَرَةٌ: - انگلیٹھی، عود دان، عود سوز۔

إِيَّاكُمْ وَ نَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَإِنَّهَا مِبْخَرَةٌ مَّجْفَرَةٌ

مَّجْفَرَةٌ: - صبح کے وقت سونے سے بچے رہو اس سے گندہ دہنی (منہ کی بد بو) اور بے شہوتی اور خشکی پیدا ہوتی ہے۔

إِيَّاكَ وَ كُلَّ مَجْفَرَةٍ مِّبْخَرَةٍ: - ایسی ہر عورت سے

بچا رہ جس کے جسم سے اور منہ سے بد بو آتی ہو۔ (بعض نے مَجْفَرَةٌ یا مَجْفَرَةٌ سے موٹی عورت مراد لی ہے)۔

لَا جَعْلَنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ الْبَحْرَاءُ حُتْمَةً سَوْدَاءَ

(یہ معاویہ کا قول ہے) یعنی میں بھاپ والے قسطنطنیہ کو جلا کر کالا

کونکہ کر دوں گا (بھاپ والے سے یہ غرض ہے کہ سمندر کی

بھاپ وہاں نکلتی ہے)۔

بَخُورُ: - وہ چیز جس کو جلا کر اس کا دھواں لیں (بعض

نے کہا خوشبو کو جلا کر اس کا دھواں لینا)۔

بِالْبَيْعِ وَ الْخَمْرِ بِالنَّبِيذِ وَ الْبَخْسِ بِالزَّكَاةِ :- ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب لوگ سود کو بیع اور شراب کو نبیذ اور بخش کو زکوٰۃ کہہ کر حلال کر لیں گے (نا جائز محصولات رعایا سے لے کر اس کو زکوٰۃ کہیں گے)۔

بَخْسَتْ صَلَوَتُهُ :- اس کی نماز ناقص ہو گئی۔

بَخْسٌ : سوراخ کرنا۔

بُخْشٌ :- سوراخ۔

بَخْشِيشٌ :- عطیہ انعام۔

بَخْصٌ : اکھیر لینا نکال لینا۔

بَخْصٌ :- تلوے اور ایڑی کا کم گوشت ہونا۔

تَبَخَّصٌ :- تیز نظر کرنا آنکھ لگانا پلک الٹ جانا۔

كَانَ مُبْخُوصَ الْقَدَمَيْنِ :- آنحضرتؐ کے پاؤں کم گوشت تھے۔

كَانَ مُبْخُوصَ الْعَقَبَيْنِ :- آپؐ کی ایڑیاں کم گوشت

تھیں (بعض نے مُبْخُوصُ نون اور حائے ہلی اور ضاد معجمہ سے روایت کیا ہے یہ بخش سے نکلا ہے بخش کہتے ہیں ہڈی پر سے گوشت اتار لینے کو)۔

لَوْ سَكَّتْ عَنْهَا لَتَبَخَّصَ لَهَا رَجَالٌ فَقَالُوا مَا

صَمَدٌ :- اگر اللہ تعالیٰ (سورہ اخلاص میں) صمد کے معنی خود

بیان نہ کر دیتا (لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُولَدْ) تو لوگوں کی آنکھیں

(حیرت سے) ادھر لگ جاتیں اور کہتے صمد کے کیا معنی (یہ

بخص سے نکلا ہے بخش اس گوشت کو بھی کہتے ہی جو نیچے

والی پلک کے تلے اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب آدمی تعجب یا

انکار سے تیز نگاہ کرے ٹکٹکی باندھے اور پاؤں کے گوشت کو بھی

اور اونٹ کے کھر کو اور انگلیوں کی جڑوں کے اس گوشت کو جو

ہتھیلی سے متصل ہوں اور اس گوشت کو بھی کہتے ہیں جو بگڑ کر اس

میں سفیدی آ گئی ہو)۔

بَخْعٌ : غم یا غصہ سے مار ڈالنا ہلکان میں ڈالنا کنواں اتنا کھودنا

أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ :- (کوئی اس زمانے میں سود نہ کھائے گا) تو سود کی بھاپ ہی اس کو لگ جائے گی (مثلاً دوسرے کو سود کھلائے یا سود کا فیصلہ کرے گا یا سود کا وکیل یا گواہ بنے گا وغیرہ وغیرہ)۔

مترجم :- کہتا ہے یہ ہمارا زمانہ ہے جس میں سود سے بچنا

ایسا دشوار ہو گیا ہے کہ ہزاروں لاکھوں آدمیوں میں شاید ہی کوئی

خدا کا بندہ سود سے بچا ہو۔ اگر خود سود نہیں کھاتا تو دوسرے کو سود

کھلاتا ہے یا سود کے مقدموں میں حاکم شاہد یا وکیل ہوتا ہے اور

ہمارے زمانہ میں بعض مولویوں نے غضب کیا ہے انہوں نے یہ

لکھ مارا ہے کہ حرام سود وہ ہے جو اصل سے زیادہ لیا جائے دو گنا

تکنا (یعنی سود در سود) اور ہلکا سود حرام نہیں ہے مثلاً آٹھ آنے

سینکڑا یا روپیہ سینکڑا جس کا مجموعی حصہ اصل رقم سے نہ بڑھے

حالانکہ یہ صراحتاً باطل ہے سود مطلقاً حرام ہے ہلکا ہو یا بھاری اور

بعض بے دین مولوی جو نیچریت پر دلدادہ ہیں یوں لکھتے ہیں کہ

اسلام کو تباہ کرنے والا اور بدنام کرنے والا سود کا مسئلہ ہے یعنی

سود کی حرمت کی وجہ سے مسلمان نہ تجارت میں ترقی کر سکتے ہیں

نہ مال و دولت میں لیکن وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ جو مسلمان سود

نہیں کھاتے تھے مثلاً صحابہ تابعین سلف صالحین وغیرہ انہوں نے

مال دولت حکومت عزت و شوکت وغیرہ میں سود خوار مسلمانوں

سے کہیں زیادہ ترقی کی تھی جب سے سود کھانے لگے تو پینے بن

گئے اور ساری عزت اور حکومت خاک میں مل گئی۔

بَخْرٌ : پھوڑ دینا۔

أَبْخَارٌ :- ایک گروہ کا نام ہے۔

بَخْسٌ : کم کرنا ظلم کرنا پھوڑ دینا زکوٰۃ کے سوا ظلم سے

کوئی محصول لینا ماپ تول میں کمی کرنا۔

تَبَخَّيْتُ اور تَبَخَّسْتُ :- کم ہونا۔

تَبَاخُسٌ :- ایک دوسرے کو نقصان دینا۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُسْتَحَلُّ فِيهِ الرِّبَا

۱ اور بعض بے دین مولوی دار الحرب میں سود کھانے اور کھلانے کو حلال کہتے ہیں حالانکہ یہ بھی صریح حرام ہے۔ اس مسئلہ (سود) پر بہت سی

کتا ہیں لکھی جا چکی ہیں اس سلسلہ میں ان کا مطالعہ مفید ہوگا۔ (م)

۲ بیع بمعنی خرید و فروخت تجارت اور نبیذ بمعنی شیرہ (کھجور یا انگور کا پکا ہوا) اور بخش بمعنی ظالمانہ ٹیکس۔ (م)

کہ پانی نکل آئے، نصیحت اخلاص اور مبالغہ سے کرنا، خالص خیر خواہی کرنا، ہر سال برابر زمین میں کھیتی کرنا، اس کو خالی نہ چھوڑنا، تصدیق کرنا، ذبح کرنے میں مبالغہ کرنا، یعنی گدی تک کاٹ ڈالنا۔
بَخَاعَةٌ اور بُخُوعٌ: - اقرار کرنا، حق کے سامنے جھک جانا، عاجزی کرنا، نامراد پھیر دینا۔

بَخَاعٌ: - ایک رگ جو پشت میں ہے اور جو گردن میں بھی آتی ہے۔

أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ قُلُوبًا وَ أَنْجَعُ طَاعَةً: - یمن والے تمہارے پاس آئیں گے ان کے دل نرم ہیں اور بڑے اطاعت گزار لوگ ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ يَبْخَعُ لَنَا بِطَاعَةٍ: - وہ بھی جو پہلے اچھی طرح ہمارا مطیع نہ تھا۔

بَخَعَ الْأَرْضَ فَقَاءَ ثَأْنُهَا: - حضرت عمرؓ نے روئے زمین کے رہنے والوں کو مغلوب کیا تو اس نے اپنے سب میوے اگل دیئے۔ (یعنی خزانے اور ملک سب حوالے کر دیئے)۔

بَخَعْتُ الْأَرْضَ بِالزَّرَاعَةِ: - میں نے زمین میں پے درپے کھیتی کی (یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے)۔

بَخَعَ الذَّبِيحَةَ: - جانور کا گلا اتنا کاٹا کہ بخاع تک پہنچ گیا (بخاع کے معنی ابھی بیان ہوئے) (ایک دوسرا لفظ ہے نَخَعَ الذَّبِيحَةَ جانور کو اتنا کاٹا کہ حرام مغز تک پہنچ گیا (یعنی پہلے سے کم)۔

بَاخَعَ نَفْسِكَ: - تو غم سے اپنی جان کو ہلکان میں ڈالنے والا ہے۔

بَخَقٌ: - کاننا کرنا۔

بَخَقٌ: - بینائی جاتی رہنا اور آنکھ قائم رہنا، کاننا ہونا اکیڑنا۔

إِبْخَاقٌ: - آنکھ پھوڑنا۔

إِبْخَاقٌ: - باہر نکل آنا۔

بُخَاقٌ: - زربھیر یا (لائڈکا)

فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةُ إِذَا بَخَقَتْ مِائَةَ دِينَارٍ: - اگر آنکھ قائم رہے اور اس کی بینائی کھودی جائے (کاننا کر دیا جائے) تو سودینار (دیت کے) دینے ہوں گے (بعض نے کہا

مطلب یہ ہے کہ کسی کی آنکھ ظاہر میں صحیح و سالم ہو لیکن اس میں بینائی نہ ہو ایسی آنکھ کو اگر کوئی نکال لے تو دیت کے سودینار دینے ہوں گے)۔

نَهَى عَنِ الْبَخَقَاءِ فِي الْأَضَاحِيِّ: - قربانی میں کافی بکری دینے سے آپ نے منع فرمایا۔

كَانَ نَاتِيًا الْوَجَنَةَ بِاخِقِ الْعَيْنِ: - احنف کے رخسار پھولے ہوئے تھے آنکھ کافی تھی۔

بُخَقٌ: - کپڑے کا وہ ٹکڑا جو دوپٹہ کو تیل سے بچانے کے لئے عورتیں سر پر ڈالتی ہیں۔ زنا نہ سر بند (بعض نے کہا چھوٹی ٹوپی۔ کنٹوپ)

بُخَلٌ يَابُخَلٌ: - امساک کرنا روکنا، کنجوسی و بخیلی کرنا (اس کی ضد کرم (سخاوت) ہے)

تَبْخِيلٌ: - بخیل کہنا بخل کی نسبت کرنا۔

إِبْخَالٌ: - کسی کو بخیل پانا۔

بَاخِلٌ: - بخیل، کنجوس (اس کی جمع بُخُلٌ ہے) بُخُلٌ اور بُخُلٌ اور بُخُلٌ اور بُخُلٌ اور بُخُلٌ: - (سب کے ایک معنی ہیں یعنی بخیلی امساک اور کنجوسی) (اس کی ضد جود اور کرم اور سخاوت ہے)۔

الْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ: - اولاد آدمی کو بخیل کر دیتی ہے نامرد کر دیتی ہے (اولاد کی محبت سے مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے، جنگ میں مارے جانے سے ڈرتا ہے)۔

إِنْكُمْ لَتَبْخُلُونَ وَ تَجْبُنُونَ: - تم بخیلی اور نامردی کرتے ہو۔
فَمَا أَنْ تُعْطِيَنِي أَوْ تَبْخَلَ عَنِّي: - یا تو تم مجھ کو دو یا مجھ کو نہ دینے کی وجہ سے بخیل بنو۔

الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَى: - بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے (میرا نام اس کے سامنے لیا جائے) اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ایسا شخص بڑا بخیل ہے کیونکہ درود بھیجنے میں گرہ سے کچھ خرچ نہیں ہوتا صرف زبان کو ہلانا پڑتا ہے اس میں بھی وہ بخل کرتا ہے) ایک روایت میں ہے کہ بڑا بخیل وہ ہے جو اس سے بھی خوش نہ ہو کہ کوئی اس پر سخاوت کرے اور دوسرے پر سخاوت کرنے سے

جو خوش نہ ہو وہ چھوٹا بخیل ہے۔

أَوْ لَا تَذَرِي فَلَعَلَّهُ بَحْلٌ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ: - تجھ کو کیا معلوم شاید اس نے اس بات میں بخیلی کی ہو جس میں اس کی گھر سے کچھ نہیں جاتا تھا (یعنی کسی کے لئے کلمۃ الخیر کہنے میں یا دین کی بات بتلانے میں یا دین کا علم سکھانے میں یا حدیث یا تفسیر کی کتاب بکوا دینے میں اس کو شائع کر دینے میں)

باب الباء مع الدال

بَدَأُ: شروع کرنا، پیدا کرنا، ایجاد کرنا، ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جانا۔

تَبْدِئُ: - شروع کرنا، مقدم کرنا، فضیلت دینا۔

إِبْدَاءُ: - نادر بات لانا، ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جانا، پیدا کرنا، ابتدا۔

إِبْتِدَاءُ: - شروع کرنا۔

الْمُبْدِئُ: - اللہ کا ایک نام ہے یعنی خلقت کا شروع کرنے والا جس کا نمونہ پہلے سے کچھ نہ تھا۔

الْمُعِيدُ: - پھیلانے والا دوبارہ پیدا کرنے والا۔

إِنَّهُ نَقَلَ فِي الْبَدَاةِ الرَّبْعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثَّلَاثَ: - آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ جو لشکر کی ٹکڑی دشمن پر شروع میں حملہ کرے اور لوٹ کا مال کمائے تو اس کو چوتھائی مال (علاوہ تقسیم کے) بطور انعام کے ملے گا اور جو ٹکڑی لوٹے وقت (گھر کو آتے وقت) دشمن پر حملہ کرے اور لوٹ کا مال کمائے تو اس کو تہائی مال بطور انعام کے ملے گا (کیونکہ لوٹے وقت آدمی کو گھر بار میں آنے کا شوق ہوتا ہے۔ ہمت اور قوت میں فتور آ جاتا ہے ایسے وقت میں دشمن پر حملہ کرنا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے اس لئے اس کا صلہ زیادہ مقرر کیا)۔

لَيَضْرِبَنَّكُمْ عَلَى الدِّينِ عَوْدًا كَمَا ضَرَبْتُمُوهُمْ عَلَيْهِ بَدَأُ: - عرب لوگو! ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ عجم کے لوگ تم کو مار کر دوبارہ اسلام کی طرف پھیریں گے جیسے شروع اسلام میں تم نے ان کو مار کر مسلمان بنایا۔

يَكُونُ لَهُمْ بَدَأُ الْفُجُورِ وَ ثُنْيَاہُ يَأْتَاہُ: - گناہ کا

شروع اور آخر وہی کریں یعنی ماہ حرام میں وہ بھی کعبہ کے پاس لڑنے کا جو گناہ ہے ابتدا سے آخر تک انہی پر پڑے۔

مَنْعَتِ الْعِرَاقَ دِرْهَمَهَا وَ قَفِيزَهَا وَ مَنْعَتِ الشَّامَ مُدِّيَهَا وَ دِينَارَهَا وَ مَنْعَتِ مِصْرَ اِرْدَبَّهَا وَ غَدَتُمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ: - عراق والوں نے اپنا روپیہ اور قفیز (قفیز اور مد اور اردب یہ سب ماپ ہیں) روک دیا اور شام نے اپنا مد اور دینار روک دیا اور مصر نے اپنا اردب روک دیا (یعنی ایک زمانہ آئے گا کہ عراق اور شام اور مصر سب اسلامی حکومت کے قبضہ سے نکل جائیں گے اور یہ سب ملک اپنا مال اور غلہ حجاز میں لے جانا بند کر دیں گے) یا تو مسلمان ہونے کی وجہ سے جو جزیہ ان پر مقرر ہو گا وہ موقوف ہو جائے گا یا حاکم اسلام سے باغی ہو جائیں گے) اور جہاں سے تم نے ابتدا کی تھی وہیں پھر لوٹ کر جا رہو گے (مکہ اور مدینہ میں اسلام رہ جائے گا یہیں سے اسلام کی ابتدا ہوئی تھی)۔

الْخَيْلُ مَبْدَاةُ يَوْمِ الْوَرْدِ: - جس دن جانوروں کو پانی پلایا جائے پہلے گھوڑوں کو پانی پلایا جائے۔

فِي الْيَوْمِ الَّذِي بُدِئَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: - جس دن آنحضرتؐ کی بیماری شروع ہوئی۔

فَانْطَلَقَ اِلَى اَحَدِهِمْ بِادَى الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ: - حضرت خضر بن سوچے سمجھے ایک بچے کی طرف گئے اس کو مار ڈالا۔

خَوَيْمُ الْبَيْرِ الْبَدِئُ خَمْسٌ وَ عَشْرُونَ: - جو کنواں تازہ اسلام کے زمانہ میں کھودا گیا ہو اس کا احاطہ پچیس ہوتا ہوگا۔

بَدَأُ لِلَّهِ أَنْ يَتْلِيَهُمْ: - اللہ تعالیٰ نے ان کے آ زمانے کا ارادہ فرمایا (بعض نے بدا الف سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے کیونکہ بدا کے معنی ایک چیز کا حال ٹھیک اب معلوم ہونا پہلے معلوم نہ ہونا اور یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے اور گمراہ فرقوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے جائز رکھا ہے)۔

كَيْفَ كَانَ بَدَأُ الْوَحْيِ: - آنحضرتؐ پر وحی اترنا کیونکر شروع ہوا۔

بَدَأُ الْاَذَانَ: - اذان شروع ہونے کا بیان (بعض نے

بَدُوُ الْأَذَانِ رَوَايَتُ كَيْفَا هِيَ لَعْنِي اَذَانُ مَعْلُومُ هُوْنِ كَابِيَانِ)

نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرَةِ قَبْلَ بُدُوِ صَلَاحِهَا :- مِيوے کو اس کی پختگی معلوم ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ۔

أَوَّلُ مَا بُدِيَ :- پہلے جو شروع ہوا ۔

إِذَا بَدَأَ بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ :- اگر کوئی پہلے ”انت طالق“ کہے پھر ”ان دخلت الدار“ تب بھی طلاق مشروط ہوگی جیسے یوں کہے ”ان دخلت الدار فانت طالق“

بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ أَخَوُ :- طلاق کو مقدم کرے اور شرط کو بعد (یا طلاق کو بعد بیان کرے اور شرط کو پہلے دونوں صورتیں برابر ہیں) ۔

مترجم :- یعنی طلاق شرط پر معلق رہے گی یہ فقہاء کا مذہب ہے اور اہل حدیث کا رائج مذہب یہ ہے کہ طلاق اسی صورت میں پڑتی ہے جب سنت کے موافق ایسے طہر میں طلاق دے جس میں وطی نہ کی ہو اور جو شخص خلاف سنت طلاق دے یا تینوں طلاق ایک ہی بار دے دے یا سخت غصہ کی حالت میں جس میں ہوش و حواس نہ رہے ہوں یا مشروطی طلاق دے مثلاً یوں کہے اگر تو ایسا کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت وہ کام کرے تو ان سب صورتوں میں طلاق واقع نہ ہوگی اسی طرح اگر نشہ کی حالت میں یا زبردستی سے مجبور ہو کر طلاق دے یا سوتے میں تو بھی طلاق نہ پڑے گی ۔ بعض اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ اگر تینوں طلاق ایک ہی بار یا ایک ہی طہر میں دے دے تو صرف ایک طلاق پڑے گی اور یہی قول مرجح ہے اور اسی کو محققین اہل حدیث نے اختیار کیا ہے اور امام ابن تیمیہ نے کہا اگر طلاق کو ایسی شرط پر معلق کرے جس سے طلاق کو مناسبت ہو مثلاً اگر فلاں شخص سے بات کرے گی یا اس کو گھر میں آنے دے گی یا اس کے گھر میں جائے گی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس صورت میں جب شرط پائی جائے تو طلاق پڑ جائے گی اور اگر ایسی شرط پر معلق کرے جس سے طلاق کو کچھ مناسبت نہ ہو مثلاً کہے اگر تو انا رکھائے گی تو تجھ کو طلاق ہے تو یہ تعلیق باطل ہوگی اور طلاق نہ پڑے گی ۔

بَدَأَ الْخَلْقُ :- خلقت کیونکر شروع ہوئی ۔

يَبْدَأُ عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ :- غسل میں پہلے سر اور منہ سے شروع کرتے (یہاں اتنی عبارت محذوف ہے اور بدن کے نیچے کے حصے کو اخیر میں دھوتے) ۔

فَارَدْتُ أَنْ أَبَادِيَهُ :- میں نے قصد کیا کہ گفتگو شروع کروں (ایک روایت میں فَأَنَادِيَهُ ہے یعنی اس کو پکاروں) أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ :- پہلے جس نے شروع کیا ۔

بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا :- شروع میں اسلام کمزور تھا (اس میں غریب لوگ شریک ہوتے تھے) ۔

بَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحَلِيفَةِ مَبْدَأَهُ يَأْمُبْدَأُهُ :- آنحضرت حج شروع کرتے وقت رات کو مدینہ سے نکل کر ذوالحلیفہ میں رہے ۔

أَيَّنَ الْإِبْتِدَاءَ بِالصَّلَاةِ :- پہلے نماز شروع کرنا (جو) آنحضرت اور خلفاء کا طریق تھا (کہاں گیا) ۔

بَدْءُ اور بَدْءَةٌ :- اونٹ کے ایک حصے کو بھی کہتے ہیں جس کو کاٹیں (اور جس پر مشرکین قمار بازی کیا کرتے ہیں) ۔

إِفْعَلْ بَادِي بَدْءٍ يَابَادِي بَدْءٍ :- تو ہی اس کام کی ابتدا کر (ایک محاورہ ہے) ۔

نَسِيَ الْمَبْدَأَ وَالْمُنْتَهَى :- شروع اور اخیر دونوں کو بھول گیا ۔

وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ :- اور جیسے تم شروع (یعنی علم الہی) میں تھے ویسے ہی ہو گئے (اسلام لائے) یا کچھ عرصہ بعد کفر میں لوٹ جاؤ گے ۔

رَجَعَ عَوْدُهُ عَلَى بَدْءِهِ :- جدھر سے آیا ادھر ہی گیا ۔ فَلَانٌ مَا يُبْدِي وَمَا يُعْيِدُ :- فلاں شخص نہ شروع میں کوئی بات کرتا ہے نہ بات کا جواب دیتا ہے ۔

بَدْءٌ :- پہلے سردار کو اور ثُنْيَانٌ :- دوسرے سردار کو (جس کا اس کے بعد ہو سیکنڈ ان کمانڈ کو کہتے ہیں) ۔

بَادِيَهُ :- جنگل ۔

بَدْوِي: - جنگل کا رہنے والا گنوار۔

أَبْدُوْج: - نمدہ جوزین کے تلے رکھتے ہیں تاکہ گھوڑے کی پیٹھ زخمی نہ ہو۔

وَقَطَعَ أَبْدُوْجَ سَرْجِهِ: - زبیر نے دن خندق کے نوافل بن عبد اللہ پر تلوار سے حملہ کیا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اس کی زین کا نمدہ بھی کاٹ ڈالا۔

بَذَخ: - کھول دینا، کشادہ کرنا۔

بَذَخ: کاٹنا پھاڑنا، پیش آنا، فاش کرنا، کشادہ کرنا، تھک جانا، اچھی چال سے چلنا۔

بَذَاح: - کشادہ اور نرم زمین۔

قَدْ جَمَعَ الْقُرْآنُ ذِيْلَكَ فَلَا تَبْدَحِيْهِ: - بی بی ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے کہا قرآن نے تمہارا دامن سمیٹ دیا ہے (وقرن فی بیوتکن) تو اس کو مت پھیلاؤ (لڑائی جھگڑے کے لئے باہر نہ نکلوا) ایک روایت میں فَلَا تَبْدَحِيْهِ ہے معنی وہی ہیں۔ مجمع البحرین میں فَلَا تَبْدَحِيْهِ ہے۔

بَذَخ: - نجیم معجم عرب لوگ کہتے ہیں۔

بَذَجَ بِهِ: - جب کوئی شخص کسی بات کو کھول دے۔

كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَارَحُونَ وَيَتَبَاذَحُونَ بِالْبَطِيْخِ: - آنحضرت کے اصحاب آپس میں دل لگی کرتے تھے ایک دوسرے کو خربوزہ سے مارتے تھے۔

بَذَّ: پریشان کرنا، دور رکھنا، جدا کرنا۔

أَبْدَاذ: - لمبا کرنا، پھیلا نا، دینا، بانٹنا۔

بَذَّ: - برابر والا جیسے نڈ ہے۔

بَذَّة: - قوت اور طاقت۔

بُذَّة: - حصہ۔

بُذَّ: - چارہ اور علاج۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدَّ يَدَهُ إِلَى الْأَرْضِ فَأَخَذَ قُبْضَةً: - آنحضرت نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف لمبا کیا اور ایک مٹھی خاک اٹھائی (یعنی حنین کے دن)۔

كَانَ يَبْدُ ضَبْعِيْهِ فِي السُّجُودِ: - آپ اپنے دونوں

بازوؤں کو سجدے میں (پیٹ سے) دور رکھتے تھے۔

فَأَبَدَّ بَصَرَهُ إِلَى السَّوَاكِ: - آپ نے اپنی نگاہ مسواک کی طرف لگائی۔

دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ وَهُوَ يُبْدِي النِّظَرَ: - ابن عباس نے کہا میں حضرت عمر کے پاس گیا وہ میری طرف نگاہ لگائے ہوئے تھے (جس کام کو انہوں نے مجھ کو بھیجا تھا اس کا حال دریافت کرنے کے لئے ہوئے)۔

اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا اللَّهُ ان کا شمار پورا کر لے اور ان کو حصے حصے کر کے یا ایک ایک کر کے مار ڈال۔

فَتَبَدَّ ذُوْهُ بَيْنَهُمْ: - انہوں نے اس کو برابر بانٹ لیا۔

بَدَّأَ بَدًّا: - الگ ہوا الگ ہو (یہ خالد بن سنان کا قول ہے جب انہوں نے دوزخ کو دیکھا)

بَدَّدَ اللَّهُ عِظَامَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: - اللہ اس کی ہڈیاں قیامت کے دن جدا جدا کر دے۔

وَأَقْتُلْ أَعْدَانَهُمْ بَدَدًا: - ان کے دشمنوں کو حصے حصے کر کے مار ڈال (ایک روایت بَدَدًا بہ فتحہ ہے یعنی ایک ایک کر کے ایک کے بعد دوسرے کو۔ یا جَارِيَةً أَبْدِيَهُمْ تَمْرَةً تَمْرَةً چھو کر ان کو ایک ایک کھجور بانٹ دے۔

أَبَدَّ: - دیتا ہوں۔

فَأَسْتَبَدَّدْتُمْ عَلَيْنَا: - تم نے اکیلے اکیلے الگ ہی خلافت کا انتظام کر لیا۔ (ہم کو صلاح و مشورے میں بھی شریک نہیں کیا)۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے)

فَلَا تَبْدُ عِيَالَهُ عَظْمًا: - اس کے بال بچوں کو ایک ہڈی بھی نہیں ملتی (گوساری بکری ان میں بانٹ دی جائے)

فَبَدَّ ذَلِي عَطَاءً: - انہوں نے کچھ عطیہ میرے لئے جدا کیا۔

فَبَدَّدَهُمْ: - ان کو تتر بتر کر ڈالا۔

بُذَّ مَنْ قَضَاءً: - بھلا تقدیر سے بھی کوئی چارہ ہے۔

لَا بُدَّ مِنْ كَذَا: - اس کے سوا کیا چارہ ہے۔

لَمْ نَجِدْ لَكَ بُدًّا مِنْ كَذَا: - ہم نے تیرے لئے اس امر کا کوئی علاج نہیں پایا۔

كَانَ حَسَنَ الْبَادِ إِذَا رَكِبَ: - عبداللہ بن زبیر کی ران سواری میں خوب جمتی تھی۔

بَدْرٌ: پورا چاند پورا جوان طباق ایک مقام یا کنواں جہاں پر کافروں سے پہلی جنگ ہوئی تھی۔

فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُہ: - آنحضرتؐ یہ آیتیں سیکھ کر لوٹے آپ کے کندھے اور گردن کے بیچ میں جو گوشت کے ٹکڑے ہوتے ہیں وہ پھڑک رہے تھے یعنی ڈر اور رعب کی وجہ سے بَوَادِرُ جمع ہے بَادِرہ کی بَادِرہ اس کلام کو بھی کہتے ہیں جو غصہ میں بے اختیار منہ سے نکل جائے اور وہ گوشت جو کندھے اور گردن کے درمیان ہے۔

فَابْتَدَرْتُ عَيْنَايَ: - میری آنکھیں بہ نکلیں یعنی آنسو رواں ہو گئے۔

كُنَّا لَا نَبِيعُ التَّمْرَ حَتَّى يَبْدُرَ: - ہم کھجور کو اس وقت تک نہ بیچتے جب تک وہ پک نہ جاتی۔

يَبْدُرُ: - کھلیاں جہاں پر کھجور توڑ کر اکٹھا کی جاتی ہے۔
فَيَبْدُرُ كُلُّ تَمْرٍ: - ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ کھتہ لگا۔
فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا: - اللہ تعالیٰ نے سب کھیتوں کو سلامت رکھا (بچا دیا اور قرضہ ادا کر دیا)

إِلَى كَمْ تَدُوْ سُوْنٌ هَذَا الْبَيْدَرُ: - (یہ ابن ابی العوجا مردود نے کہا) تم اس کھلیاں کو (کھلے کو) کہاں تک روندو گے۔
(یعنی کعبہ کا طواف کب تک کرتے رہو گے)

فَاتَى بِبَدْرٍ فِيهِ بُقُولٌ: - آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں ترکاریاں تھیں۔

يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ: - ستونوں کی طرف پکتے تھے۔
يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُ أَوَّلَ: - اس کے لکھنے پر پکتے ہیں کون پہلے لکھتا ہے۔

بَدْرَةُ الْبِرَاقِ: - تھوک نے غلبہ کیا۔
تُبَادِرُ إِنْبَاءُ لَهَا: - اپنے ایک بیٹے کے لئے لپکی آ رہی تھی۔

فَإِنْ عَجَلْتُ بِهِ بَادِرَةً: - اگر کوئی ضرورت جلدی سے اس پر آن پڑے (مثلاً تھوکنے یا شکنے کی حاجت پڑ جائے)

عَزُوَّةٌ بَدْرٌ: - بدر کی لڑائی (بدر ایک آباد موضع ہے مدینہ سے چار منزل پر)

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا: - نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو فتنے ظاہر ہونے سے پہلے (کیونکہ جب فتنے اور فساد پیدا ہو جائیں گے اس وقت شاید نیک اعمال نہ کر سکو)۔

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: - قیامت کی چھ نشانیاں نمودار ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو (کیونکہ اس وقت نہ توبہ قبول ہوگی نہ نیک اعمال کچھ فائدہ دیں گے)۔

لَيْلَةُ الْبَدْرِ: - چودھویں رات چاند کی۔
وَلَا يَبْدُرُ لَهُمْ إِمَامٌ: - اور ان کے لئے کوئی امام ظاہر نہ ہوگا۔

الْمُبَادَرَةُ الْيَمِينُ عِنْدَ الْغَضَبِ: - غصہ کے وقت قسم کھانا مبادرہ ہے۔

بَدْرَتْ مِنْهُ بَوَادِرُ غَضَبٍ: - اس سے غصے کی کئی خطائیں ظاہر ہوئیں۔

تَبْتَدِرُهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ: - جنت کے داروغہ اس کی طرف لپکیں گے۔

بَدْرَةٌ: - دس ہزار درہم۔

كُلُّ مَنْ مَالٍ يَتِيْمُكَ غَيْرَ مُبَادِرٍ: - یتیم کے مال میں سے (بقدر ضرورت کے) کھا اسراف نہ کر (اللہ تلے)

بَدْرُ الْعَاطِسِ يَابَادِرُ الْعَاطِسِ إِلَى الْحَمْدِ: - الحمد للہ کہنے میں چھینکنے والے پر بھی سبقت کی۔

بَدْرِي: - وہ صحابی جو جنگ بدر میں شریک تھا اور وہ مدینہ جو جاڑے سے پہلے برے۔

بَدْعٌ: شروع کرنا ایک نئی چیز نکالنا یا پیدا کرنا جس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو۔ کنواں کھودنا۔

بَدْعٌ: - موٹا ہونا۔
تَبْدِيعٌ: - کسی کو بدعتی کہنا۔

إِبْدَاعٌ: - شروع کرنا نئی چیز نکالنا پیدا کرنا نادربات یا نادشعر لانا اونٹنی کا تھک جانا سقط ہونا یا لنگڑی ہو جانا۔
أَبْدَعُ دَلِيلُهُ: - اس کی حجت باطل ہو گئی۔

أُبْدِعَ بِيْ - میری سواری ہلاک ہوگئی۔

تَبْدُعُ - بدعتی ہو جانا۔

اِبْتِدَاعُ - بدعت نکالنا۔

اِسْتِبْدَاعُ - نادریا نئی سمجھنا۔

بِدْعُ - نئی چیز جس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو۔ بِدْعَةُ

اس کا مونث اور بِدْعُ جمع ہے۔

لَا بِدْعَ مِنْ وَ لَا يَتَك - تیری مدد اور اعانت سے

کوئی چیز عجیب نہیں (تو سب کچھ دے سکتا ہے)۔

بِدْيَعُ - اللہ تعالیٰ کا نام ہے کیونکہ اس نے عالم کو نئے طور

سے پیدا کیا پہلے اس کا کوئی نمونہ نہ تھا یا وہ خود ایسا ہے جس کا جوڑ کوئی دوسرا نہیں۔

رَوْحُوا أَنْفُسَكُمْ بِبِدْيَعِ الْحِكْمَةِ فَإِنَّهَا تَكْمُلُ

كَمَا تَكْمُلُ الْأَبْدَانُ - حکمت کی عجیب اور غریب باتوں سے

اپنی جانوں کو راحت دو جان اس طرح سے پوری ہوتی ہے جیسے بدن پورا ہوتا ہے۔

إِنَّ تَهَامَةَ كَبْدِيْعِ الْعَسَلِ حُلُوٌّ أَوَّلُهُ حُلُوٌّ آخِرُهُ -

تہامہ کا ملک (جس میں مکہ طائف وغیرہ واقع ہیں) شہد کی نئی مشک کی طرح ہے اس کا اول اور آخر سب میٹھا ہی میٹھا ہے۔

نِعَمَتِ الْبِدْعَةِ - (یہ حضرت عمرؓ نے تراویح کی ایک

جماعت کر دینے کی نسبت کہا) یعنی یہ بدعت اچھی ہے۔ بدعت

دو قسم کی ہے ایک بدعت ضلالت جس کو سیئہ بھی کہتے ہیں دوسری

بدعت ہدایت جس کو بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں۔ جو بدعت اللہ

اور رسول کے احکام کے موافق ہو گو اس کی کوئی مثال پہلے سے نہ

ہو مثلاً سخاوت کی نئی شکلیں یا عمدہ اور بہتر کاموں کی نئی صورتیں

(جیسے کوئی یتیم خانہ یا بیوہ گھریا بیت المساکین یا بیت المعذورین

یا کتب خانہ یا قرض حسنہ کا بینک یا مدرسہ صنعت و حرفت و تجارت

اور وزراعت و علوم دینیہ یا مدرسہ تعلیم طب و علاج ادویہ قائم

کرے) وہ بدعت حسنہ ہے اور اس پر ثواب کی امید ہے بدلیل

دوسری حدیث کے مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهُ أَجْرُهَا

وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ

وِزْرُهَا وَ وَزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اور حضرت علیؓ نے جو تراویح کو

بدعت فرمایا وہ اسی معنی میں ہے یعنی بدعت حسنہ ہے کیونکہ افعال خیر میں داخل ہے اور اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہے اور بدعت اس کو اس لئے کہا کہ آنحضرتؐ نے تراویح اس انتظام کے ساتھ نہیں پڑھی تھی جو انتظام حضرت عمرؓ نے کیا تھا بلکہ کئی راتیں پڑھ کر اس کو چھوڑ دیا تھا ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی رہا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں سب لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کیا اور روزانہ تراویح پڑھنے کے لئے رغبت دلائی اسی لئے اس کو بدعت کہا فی الحقیقت وہ سنت ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدين من بعدی اور فرمایا: اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ: اس سے یہی مراد ہے کہ جو بدعت سیئہ ہو اور مخالف اصول شرع ہو وہ گمراہی ہے تمام ہوا کلام ابن اثیرؒ کا۔

مترجم:- کہتا ہے کہ بدعت کی تحقیق اور تنقیح میں علماء نے بہت گفتگو کی ہے اور اس باب میں جداگانہ مستقل رسالے تالیف ہوئے ہیں اور قول محقق یہ ہے کہ بدعت لغوی کی دو قسمیں ہیں حسنہ اور سیئہ لیکن بدعت شرعی ہمیشہ سیئہ ہوتی ہے جیسے حدیث میں ہے كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اب بدعت شرعی کی تعریف علماء نے یہ کی ہے کہ دین میں جو کوئی نئی بات بغرض ثواب اور اجر نکالی جائے جس کی دلیل کتاب و سنت سے نہ ہو اور قرونِ ثلاثہ میں اس کی نظیر نہ ملے جیسے کوئی شخص ایک نئی طرح کی نماز یا اذان یا اور کوئی عبادت نکالے مثلاً صلوٰۃ معکوس، صلوٰۃ الرغائب، صلوٰۃ غوثیہ وغیرہ وغیرہ طرح طرح کے چلے اور عملیات تسخیرات جو آنحضرتؐ اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے ماثر نہیں ہیں یا جو عبادت کا طرز اور محل اور موقع آنحضرتؐ سے ثابت ہے اس کو بدل کر نئی شکل کر دے مثلاً نماز پڑھ کر اذان دیا کرے یا عید کی نماز سے پہلے خطبہ سنائے یا ایک رکوع کے بدلے ہر رکعت میں دو رکوع کرے یا ایک ہی سجدے پر اکتفا کرے فجر کی چار رکعتیں پڑھے مغرب کی دو رکعتیں اذان کے بعد پھر غویب یا ترجیم کرے۔ لوگوں کو پکارے الصلوٰۃ ایہا المؤمنون کہہ کر یا نماز کے بعد مصافحہ یا معافقہ شروع کرے (حالانکہ مصافحہ ایک

نکالے۔

مَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَقَدْ أَبْدَعَ:۔ جس نے تین تین بار وضو کیا اس نے سنت کے خلاف کیا (بدعت نکالی) یہ امامیہ کی روایت ہے جن کے نزدیک دو بار سے زیادہ اعضائے وضو کا دھونا مکروہ ہے لیکن اہل سنت و جماعت نے آنحضرتؐ سے ایک ایک بار دو دو بار اور تین تین بار اعضاء کا دھونا نقل کیا ہے البتہ تین بار سے زیادہ دھونا ان کے نزدیک بھی بدعت اور مکروہ ہے۔
بَدَّلْ يَابَدِيلُ:۔ بدل دینا، عوض لینا، کپڑے کا نصرانی جوڑا پہننا۔

بَدَّلْ:۔ جوڑوں کا بیمار ہونا۔

مُبَادَلَةٌ:۔ بدل کرنا۔

تَبَدُّلُ:۔ عوض لینا، کسی چیز میں تغیر اور تحریف کر دینا۔
جیسے اِبْدَالُ ہے۔

تَبَدُّلُ:۔ بدل جانا، تغیر جوڑا پہننا۔

اِسْتِبْدَالُ:۔ بدل لینا۔

بَدْلُهُ:۔ جوڑا کپڑوں کا۔

اِبْدَالُ:۔ اولیاء اللہ کا ایک گروہ۔

بَدِيلَةٌ:۔ جوڑو۔ بیوی۔

اَلْاِبْدَالُ بِالشَّامِ وَالنَّجَبَاءِ بِمِصْرَ وَالْعَصَائِبُ بِالْعِرَاقِ:۔ ابدال شام کے ملک میں رہتے ہیں (کہتے ہیں کہ کل ابدال دنیا میں ستر ہوتے ہیں ان میں سے چالیس شام میں رہتے اور تیس باقی ملکوں میں) اور عصائب عراق میں اور نجبا مصر میں (یہ سب اولیاء اللہ کی قسمیں ہیں) اوتاذا قطاب اور غوث بھی غوث تمام اولیاء اللہ کا سردار اور مرجع ہوتا ہے۔ جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے عہد کے غوث تھے) ابدال سے وہ اولیاء اللہ مراد ہیں جن کی ادلی بدلی ہوتی رہتی ہے یعنی جب ان میں سے کوئی مرجع ہوتا ہے تو اس کے بدلے دوسرا مقرر کیا جاتا ہے۔

اِنْ جَامَعَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاُخْرَى فَانَّهُ يُرْجَى اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَدُ مِنَ الْاِبْدَالِ:۔ اگر تو شب جمعہ کو عشاء کی نماز کے بعد جماع کرے تو امید ہے کہ لڑکا ابدال میں سے ہوگا۔

ہاتھ سے صرف ملاقات کے وقت مسنون ہے) یا مجلس میلاد یا سماع یا عرس یا چراغاں یا صندل یا گیارہویں یا سوم دہم چہلم، مجلس مرثیہ خوانی اور ماتم قائم کرے اور ان کاموں کو بغرض ثواب اور اجر بجالائے تو یہ سب گمراہی ہوں گے اور ان کا کرنے والا بدعتی گمراہ گنا جائے گا۔ اب رہیں رسوم شادی کی (مثلاً شادی میں ہلدی یا مہندی یا زعفران لگانا، زرد کپڑے پہننا، پھولوں کے ہار پہنانا یا گلے میں ڈالنا) اور غمی کے اور کھانے پینے پہننے کے اوضاع اور اشکال جب نیت تشبہ بالکفار کی نہ ہو بدعت شرعی نہیں ہو سکتے اس لئے کہ یہ رسوم اور اوضاع بغرض ثواب اور اجر نہیں کی جاتیں نہ ان کا کرنے والا ان کو عبادت سمجھتا ہے اور مدارس اور ریاضات اور سرائیں اور پل وغیرہ یہ بھی بدعت شرعیہ نہ ہوں گے کیوں کہ اس کی دلیل کتاب و سنت سے موجود ہے۔ بعض نے مجلس میلاد کو بھی بدعت شرعیہ سے خارج کیا ہے اور اس کو بدعت حسنہ قرار دیا ہے بشرطیکہ دوسرے منکرات شرعیہ سے خالی ہو۔ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ہر بدعت گمراہی ہے۔ نووی نے کہا اس میں سے وہ بدعت خاص کر لی گئی ہے جو واجب ہے جیسے علم کلام کے دلائل کو مضبوط کرنا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب دینا یا مستحب ہے جیسے علم کی کتابیں تصنیف اور تالیف کرنا، مدرسوں اور تعلیم گاہوں کا بنانا، تراویح جماعت سے روزانہ ادا کرنا یا مباح ہے جیسے طرح طرح کے کھانے تیار کرنا۔ انتہی

اُبْدَعَ بَنِي فَاخْمِلْنِي يَابَدُعُ بَنِي فَاخْمِلْنِي:۔ میرا سفر رک گیا (سواری کا اونٹ مر گیا یا لنگڑا ہو گیا) تو مجھ کو سواری دیجئے۔

فَعَيَّ بِشَانِهَا اِنْ هِيَ اُبْدَعَتْ:۔ اس جانور کے بارے میں حیران ہوا اگر وہ گر جائے یعنی ہدی کا جانور اگر رستے میں سقط ہو جائے تو کیا کرے بعض نے اُبْدَعَتْ پڑھا ہے۔

كَيْفَ اصْنَعُ بِمَا اُبْدَعَ عَلَيَّ مِنْهَا:۔ ان جانوروں میں سے جو مکہ میں قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں) اگر کوئی سقط ہو جائے تو اس کو کیا کروں؟

مَنْ اَبْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالٍ:۔ جو شخص گمراہی کی نئی بات

بدبودار) تو اس کو پی جائے استغفر اللہ کیسے پیا جائے گا ذکر کرنے سے قے آتی ہے)۔

إِنَّمَا كُنْتُ جَارًا لَّكُمْ جَاوَرَ كُمْ بَدَنِي أَيَّامًا:-
(یہ حضرت علی کا قول ہے) میں تمہارا پڑوسی تھا میرا جسم کئی دنوں تک تمہارے ساتھ رہا)۔

مَا عِنْدَكَ قَالَ فَرَسِي وَ بَدَنِي:- حضرت علی سے
(جب انہوں نے حضرت فاطمہ کا پیغام دیا) پوچھا تمہارے پلے کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک میرا گھوڑا ہے ایک زرہ اور کچھ نہیں۔

أَبْيَضُ فَضْفَاضُ الرِّدَاءِ وَ الْبَدَن:- سفید رنگ
کشادہ چادر اور کشادہ زرہ والے (یعنی خنی حاتم تن)

فَأَخْرَجَ بَدَهُ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهِ:- اپنا پاتھ آپ نے
چنے کے تلے سے نکال لیا (کیونکہ آستین تنگ تھی وہ چڑھ نہ سکی)۔

أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ
بَدَنَاتٍ:- آنحضرت کے پاس پانچ بدن لائے گئے۔ بدنہ
اونٹ اونٹنی گائے بیل سب کو کہتے ہیں اکثر اس کا اطلاق اونٹ
پر ہوتا ہے جو قربانی کے لئے مکہ میں بھیجا جاتا ہے۔ اس کی جمع
بُذُن اور بُذُن ہے۔

تُجْزَى الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ:-
اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی
طرف سے قربانی میں کافی ہے۔ مجمع البحرین میں اس حدیث کو
یوں نقل کیا ہے: تُجْزَى الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعِينَ شَيْءٍ
کاتب ہے مَنْ أَعْتَقَ أَمْتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا كَانَ كَمَنْ
يُرْكَبُ بَدَنَتَهُ:- شععی سے کسی نے کہا عراق کے لوگ یہ کہتے
ہیں اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا پھر اس سے نکاح کیا تو
اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی قربانی کے جانور پر سوار ہوا
(جس پر بغیر ضرورت کے سواری کرنا مکروہ ہے حالانکہ عراق
والوں کا یہ قول غلط ہے اور لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر

أَمْرَ أَصْحَابِهِ أَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ:- آپ نے اپنے
اصحاب کو یہ حکم دیا کہ سال آئندہ اس قربانی کا بدلہ دیں (یعنی
دوسری قربانی حرم میں پہنچا کر کیونکہ یہ قربانی مشرکوں کی مزاحمت
کی وجہ سے اپنے مقام یعنی حرم تک نہ پہنچ سکی)۔

لَا يَدْعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَالَ اللَّهُ:- جو کوئی
مدینہ سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دے گا تو اللہ اس کے بدلے
الح (اکثر علما نے یوں کہا ہے کہ یہ حکم آنحضرت کی حیات تک
تھا۔ بعض نے کہا ہمیشہ کے لئے ہے)۔

بَدَنٌ يَابُدُنٌ يَابَدَانٌ يَابَدَانَةٌ:- بڑا بھاری بھر کم ہونا۔
بَادِنٌ اور بَدِينٌ:- موٹا۔

تَبْدِينٌ:- عمر زیادہ اور ضعیف ہو جانا بھاری ہو جانا ڈھیلا
ہو جانا۔

بَدَنٌ:- سر کے سوا باقی تمام جسم اور بوڑھا آدمی اور چھوٹی
تنگ زرہ اور بے آستین کا چھوٹا چغہ اور پہاڑی بکرا۔

لَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ إِنِّي قَدْ
بَدَنْتُ:- رکوع اور سجدے میں جلدی مجھ سے پہلے مت جایا کرو
کیونکہ میں موٹا ہو گیا ہوں (جسم بھاری ہونے کی وجہ سے
تمہاری طرح جلدی جلدی ارکان ادا نہیں کر سکتا۔ بعض نے
بَدَنْتُ روایت کیا ہے یعنی میں بوڑھا اور عمر رسیدہ ہو گیا
ہوں)۔

بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ:- آنحضرت پر گوشت گھٹے ہوئے
جسم کے تھے (یعنی معتدل نہ بہت موٹے تھل تھل نہ بالکل دبے
سوکھی ہڈیاں)۔

إِنَّهُ كَانَ بَادِنًا:- حضرت علی موٹے آدمی تھے۔

أَتَجِبُ أَنْ رَجُلًا بَادِنًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ غَسَلَ مَا
تَحْتَ إِزَارِهِ ثُمَّ أَعْطَاكَهُ فَشَرِبْتَهُ:- کیا تجھ کو اچھا لگتا ہے
کہ ایک موٹا آدمی جس کو پسینہ بہت آتا ہے اور میل کچیل نکلتا
رہتا ہے (گرمی کے دن اپنے ازار کے تلے کا بدن دھوئے پھر وہ
پانی جس سے بدن دھویا تجھ کو دے دے) (معاذ اللہ غلیظ کبخت

لینے میں بے حد ثواب اور اجر ہے۔)

بَدُوْ: ناگاہ آنا استقبال کرنا شروع کرنا۔

مُبَادَاهَةٌ اور بَدَاهَةٌ: ناگاہ آنا۔

تَبَادُؤُ: بن سوچے فی البدیہہ کہنا جس کو اِدْرَتَجَالُ بھی

کہتے ہیں۔

بُدَاهَةٌ: ہر چیز کا شروع اور جونا گاہ آئے۔

بَدَاهَةٌ: وہ معرفت جس میں نظر اور فکر کی حاجت نہ

پڑے۔

اَجَابَ بَدِيْهَا يَاعَلَى الْبَدِيْهِ يَاعَلَى الْبَدِيْهِ: فوراً

بن سوچے اور غور کئے جواب دیا۔

بَدِيْهِ: وہ امر جس میں غور اور فکر کی ضرورت نہ ہو جیسے

(دو چار کا نصف ہے یا انگارہ گرم ہے)۔

بَدَاهَةٌ اور بُدَاهَةٌ اور بَدِيْهِ: بے سوچے سمجھے ایک

بات کہنا۔

مَنْ رَأَاهُ بَدِيْهَةً يَابَدِيْهَا هَابَةً: جو شخص یکا یک آپ کو

دیکھتا وہ ڈر جاتا (آپ کا چہرہ بہت باہمت اور پر جلال تھا)۔

بَدُوْ: اور بُدُوْ اور بَدَاءُ اور بَدَاءَةٌ: ظاہر ہونا ایک نیا خیال

پیدا ہونا نئی رائے قائم ہونا جنگل میں جا کر رہنا۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صِلَاحِهَا: میوے کی

بیع سے اس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے منع فرمایا۔

بَدَاوَةٌ: جنگل اور گاؤں کھڑے میں رہنا۔

اِبْدَاءُ: ظاہر کرنا۔

صَبَادَاةٌ: ظاہر کرنا کھولنا۔

كَانَ إِذَا اهْتَمَّ لِشَيْءٍ بَدَاءً: آنحضرتؐ کو جب کسی

مقدمہ میں بہت فکر ہوتی تو آپ جنگل کو تشریف لے جاتے (یہ

عین حکمت ہے جنگل میں ہوا پاکیزہ اور تنہائی ہوتی ہے اس میں

سوچ بچار اچھی طرح ہوتی ہے)۔

كَانَ يَبْدُوْ اِلَى هَذِهِ التَّلَاعِ: آپ ان ٹیلوں کی

طرف جنگل میں جاتے۔

مَنْ بَدَا جَفَاً: جو شخص جنگل میں جا کر رہے وہ اکھڑ ہو

جائے گا (گنواروں کی طرح سخت دل بے مروت)

فَبَدُوْتُ: میں جنگل کو نکلا (ایک روایت میں فَبَدَيْْتُ

ہے یہ غلط ہے)۔

اَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً: ایک بار جنگل میں جانے کا قصد

کیا۔

سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ: میں نے حضرت عائشہؓ

سے پوچھا جنگل میں جا کر رہنا کیسا ہے؟

تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ: تو بکریوں اور جنگل کو پسند

کرتا ہے۔

فَإِنَّ جَارَ الْبَادِي يَتَحَوَّلُ: جنگل کا ہمسایہ تو سرک

جاتا ہے (ہمیشہ اس کا ساتھ نہیں رہتا ایک روایت میں جَارَ

النَّادِي ہے یعنی کسی مجلس یا صحبت کا ہمسایہ)۔

لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ: بستی والا جنگل والے کا مال نہ

بیچے (اس کو خود بیچنے دے اس کی شرح کتاب الحاء میں ان شاء

اللہ آئے گی)۔

ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَا اَفْعَلَهُ: پھر مجھ کو خیال آیا یہ کام نہ

کروں (بہشت کے میوے کا ایک گچھا توڑ لینا)۔

بَدَا لِلّٰهِ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ: اللہ کو یہی منظور ہوا ان کی

آزمائش کرے (یعنی اس کی تقدیر و مشیت یوں ہی واقع ہوئی

یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ کو ایسا مناسب معلوم ہوا یا اللہ کو ایسا

خیال آیا کیونکہ اس پاک پروردگار کو ازل سے ابد تک جو ہوتا ہے

وہ سب ہمیشہ سے معلوم ہے اس کے علم میں تجد نہیں ہو سکتا یعنی

یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک بات پیشتر سے معلوم نہ تھی اب معلوم ہوئی

اور مخالف فرقوں جیسے بعض شیعہ وغیرہ نے اس پاک پروردگار کی

نسبت یہ امر جائز رکھا ہے یعنی بداحالانکہ یہ ایک بڑا نقص ہے جو

اس ذات پاک کے شایان نہیں ہے) مجمع البحرین میں ہے کہ

بَدَا لَهُ فِيْ الْأَمْرِ اس وقت کہتے ہیں جب ایک شخص کو ایک امر کا

ٹھیک ٹھیک علم نہ ہو پھر علم ہو جائے اور اس معنی میں بد اللہ تعالیٰ پر

محال ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْدَلْهُ مِنْ جَهْلٍ: اللہ کو کوئی بات ایسی

معلوم نہیں ہوئی جو پہلے سے معلوم نہ تھی۔

مَا بَدَا لِلّٰهِ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا كَانَ فِيْ عِلْمِهِ قَبْلَ اَنْ

يُبْدُو لَهُ: - اللہ تعالیٰ کو جو بات کرنی منظور ہوئی وہ اس کے علم میں پہلے ہی سے تھی۔

مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا حَتَّى يَقْرَأَهُ بِالْبَدَاءِ: - اللہ نے جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کے لئے نئے نئے احکام اتارے (زمانہ کی مصلحت کے موافق)۔

مَا بَدَا لِلَّهِ فِي شَيْءٍ كَمَا بَدَا لَهُ فِي إِسْمَاعِيلَ ابْنِي: - (یہ امام جعفر صادق کا قول ہے) یعنی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کسی امر میں ایسی نہیں چلی جیسے اسماعیل میرے بیٹے کے باب میں چلی (باوجودیکہ میں چاہتا تھا کہ وہ میرے بعد امام ہو مگر حق تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی وہ میرے سامنے ہی گذر گیا)۔

السُّلْطَانُ ذُو عُدْوَانٍ وَ ذُو بُدْوَانٍ: - دنیا کے بادشاہ ظالم ہوتے ہیں (ہر گھڑی ان کو نئی بات سوجھتی ہے) (ایک حال پر قیام نہیں)۔

ذُو بَدَوَاتٍ: - مختلف رائے رکھنے والا (یعنی جس میں قوت فیصلہ نہ ہو)۔

وَمَعِيَ فَرَسٌ أَبِي طَلْحَةَ أَبْدِيَهُ مَعَ الْإِبِلِ: - میرے ساتھ ابو طلحہ کا گھوڑا تھا میں اس کو اونٹوں کے ساتھ چرانے کے لئے باہر نکالتا۔

أَمَرَ أَنْ يُبَادِيَ النَّاسَ بِأَمْرِهِ: - آپ کو حکم ہوا کہ لوگوں کو اللہ کا حکم کھول کر سنا دیں (علانیہ کوئی بات نہ چھپائیں)۔

مَنْ يُبَدِّلُنَا صَفْحَتَهُ نُقِمُ عَلَيْهِ كِتَابَ اللَّهِ: - جو شخص اپنا جرم ہم پر کھول دے گا ہم اللہ کی کتاب اس پر جاری کر دیں گے۔ (یعنی اللہ کی کتاب کے موافق اس کو سزا دیں گے)۔

بِسْمِ الْإِلَهِ وَ بِهِ بَدَيْنَا لَوْ عَبْدُنَا غَيْرَهُ شَقِينَا: - اللہ کے نام سے ہم شروع کرتے ہیں اگر ہم اللہ کے سوا اور کسی کو پوچھیں تو بد بخت ہو چکے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ بَدِيًّا۔ پہلے اللہ کی تعریف کرتا ہوں بَادِي بَدِي۔ سب سے پہلے سب سے اول۔

لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ: - جنگل والے کی گواہی بستی والے کے خلاف قبول نہ ہوگی (امام مالک کا یہی قول ہے)۔

بَدَا: - ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وادی القریٰ کے قریب (علی بن عبد اللہ بن عباس اور ان کی اولاد وہیں مقیم تھی)۔

يُبْدِي ضَبْعِيهِ: - آنحضرتؐ (سجدے میں) اپنے دونوں بازو (پیٹ سے) جدا رکھتے۔

بَدَالِي أَنْ أَجَاوِرَ هَذَا الْعَشْرَ: - مجھ کو یہ مناسب معلوم ہوا (رائے سے یا وحی سے) کہ میں ان دس دنوں میں اعتکاف کر لوں۔

أَذِنَ لِي فِي الْبُدْوِ: - آنحضرتؐ نے مجھ کو جنگل میں رہنے کی اجازت دی۔

مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ: - انہوں نے تبسم تک نہیں دیکھا۔ (نہی کا دانت تک نہیں کھولا)۔

وَالنُّجُومُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ: - اور ستارے نمایاں اور گھنے ہوں (اس وقت صبح کی نماز پڑھ)۔

قَرْيَةٌ وَلَا بَدْوٍ: - بستی ہے جنگل نہیں ہے۔

إِنَّ زَاهِرًا بَادِيًّا: - زاہر ہمارا جنگل ہے (یعنی جنگل سے جو چیزیں آتی ہیں وہ زاہر ہمارے لئے لے کر آتا ہے)۔

يُبْرِؤْ لَهُمْ عَرُوشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ: - اپنا عرش ان پر ظاہر کر دے گا اور ان کو اپنا جمال مبارک دکھلائے گا۔

أَفْعَلُ ذَلِكَ بَدِيًّا: - پہلے میں یہ کام کرتا ہوں یا کروں گا۔

بُدِي: - وہ کنواں جو اسلام کے زمانہ میں کھودا گیا۔

باب الباء مع الذا

بَذَا: کسی کا حال ناپسند کرنا، حقیر جاننا، برائی کرنا۔

بَذَاءٌ يَابِذَاءٌ يَابِذَاءٌ: - گالی دینا، فحش بکنا۔

أَرْضٌ بَذِيئَةٌ: - جہاں گھاس چارہ نہ ہو۔

إِذَا عَظُمَتِ الْحَلَقَةُ فَإِنَّمَا هِيَ بَذَاءٌ وَ نَجَاءٌ: - جب

حلقہ بڑا ہو جائے (بہت لوگ جمع ہوں) تو وہاں گالی گلوچ فحش

گوئی سرگوشی ہوگی (یعنی جہاں لوگوں کا جماؤ زیادہ ہو وہاں گالی

گلوچ اور وہی باتیں بک بک سرگوشیاں ضرور شروع ہوں گی)۔

بَذَاءٌ: اس کو برا سمجھا حقیر جانا۔

بَذَاتُهُ عَيْنِي: میری آنکھ نے اس کو نا پسند کیا۔

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِي: اللہ تعالیٰ نے بہشت ہر گالی باز کی پر حرام کر دی ہے۔

الْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ: فحش بکنا گنوار پنا اور جفا ہے۔

بَذًا يَبْذُو أَبْذَى يُبْذِي: دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔

بَذَجٌ: بکری کا ایک سال کا بچہ۔

يُوتَى بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ مِّنَ الدَّلِّ: قیامت کے دن آدمی بکری کے بچہ کی طرح ذلت کے ساتھ حاضر کیا جائے گا۔

بَذْرَجٌ: بَقْلَةٌ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْبَاذِرُوجُ: حضرت علیؑ کی ترکاری باذروج تھی (مجمع البحرین میں ہے کہ باذروج ایک بھاجی ہے جو کھائی جاتی ہے۔ بعض نے کہا وہ ایک پہاڑی ریحان کی قسم ہے)۔

بَذَخٌ: چیرنا، پوست اتارنا۔

تَبَذَخٌ: برسنا۔

لَوْ سَأَلْتَهُمْ مَا بَذَحُوا بِشَيْءٍ: اگر تو ان سے مانگے تو وہ کچھ نہ دیں۔

بَذَخٌ: گردن کشی، بلندی، غرور، فخر۔

وَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشْرًا وَ بَطْوًا وَ بَذَخًا: جو شخص گھوڑے شرارت، غرور اور فخر کی راہ سے باندھے۔

تَبَذَخٌ: تعظم، تکبر، اتارنا۔

بَاذِخٌ: عالی بلند۔

بُذَاخِي: بڑا۔

بُذَخٌ اور بَوَاذِخٌ جمع ہے بَاذِخ کی۔

جِبَالٌ بَوَاذِخٌ: بلند پہاڑ۔

وَحَمَلَ الْجِبَالُ الْبُذَخَ عَلَى اكْتَاِفِهَا: اس نے اونچے پہاڑوں کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا۔

الْبُذَخُ لَهُنَّ لَا زِمٌ وَ إِن كُيْرُنَ: عورتوں میں خود پسندی اور اپنی بڑائی ضرور ہوگی، گو بڑھی ہو جائیں (ایک روایت میں الْبُرُجُ ہے یعنی تختی ایک میں۔ الْبُرُجُ یعنی اپنی

آراستگی دکھلانا)۔

سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْبَاذِخِ: پاک ہے وہ خداوند بڑا بزرگی والا۔

ذُو الشَّرَفِ الشَّافِعِ وَالْفَضْلِ الْبَاذِخِ: بڑے بلند شرف والا اور بلند فضیلت والا۔

بَذٌّ: يَا بَذِيذَةً: غالب ہونا۔

بَذْذُ يَا بَذْذُ يَا بَذْذَةً يَا بَذْذُذَةً: مونا چھوٹا پرانا کپڑا پہننا۔ برے حال میں رہنا۔

الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيْمَانِ: لباس کی سادگی ایمان میں داخل ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو لباس میں زیادہ تکلف کرنا عورتوں کی طرح اپنے تئیں سنوارنا، ہر وقت زیب و زینت کا خیال رکھنا شایان شان نہیں ہے کبھی پرانا کپڑا بھی پیوند لگا کر پہن لینا بہتر ہے)۔

بِهَيَاةٍ بَذَّةٍ: پھٹے پرانے حال میں جیسے مفلس غریب لوگ ہوتے ہیں۔

إِذَا قَالَ بَذٌّ الْقَائِلِينَ: جب بات کرے تو بات کرنے والوں سے سبقت لے جائے۔

إِذَا قَالَ بَذٌّ: جب گفتگو کرے تو سب پر غالب آ جائے۔ (یہ مومن کی صفت ہے)

يَمْشِي الْهَوَيْنَا يَبْذُ الْقَوْمَ: آپ بہت سہولت اور آسانی کے ساتھ چلتے جب بھی لوگوں سے آگے بڑھ جاتے (یعنی نیک کام کی طرف)

بَذْرٌ: مول کا نکلنا، کھیتی کرنا، جدا جدا کر دینا، پھیلا دینا۔

تَبَذِيرٌ: بمعنی بَذْر ہے۔ خراب کر دینا، خرچ کر ڈالنا اسراف کے ساتھ۔

تَبَذَّرٌ: متغیر ہو جانا، زرد ہو جانا۔

إِنْبِذَارٌ: متفرق ہو جانا۔

بُذَارَةٌ: برکت۔

بَذْرٌ: تخم۔

بَذْرٌ: کئی بہت باتیں کرنے والا۔

شَذَرٌ بَذْرٌ: ادھر ادھر۔

بَذَرٌ:- پریشان اور پراگندہ ہونا، راز فاش کرنا بَذَارَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
بَذَرٌ اور بَذُورٌ:- وہ مرد جو راز فاش کر دے، بکی مَوْنُث بَذَرَةٌ ہے۔

إِنِّي إِذَا لَبَذَرَةٌ:- تب تو میں پیٹ کی ہلکی (راز فاش کرنے والی) ٹھہری۔ (یہ حضرت فاطمہ نے حضرت عائشہ سے کہا)۔

لَيْسُوا بِالْمَذَايِبِ الْبَذَرِ:- اولیاء اللہ پیٹ کے ہلکے راز فاش کرنے والے نہیں ہوتے۔

بَذُورٌ جمع ہے بَذُورٌ کی یعنی راز فاش کرنے والا۔
بَذَرْتُ الْأَرْضَ:- میں نے زمین پر تخم ڈال دیا، پھیلا دیا۔
فَبَذَرٌ:- پھر اس نے زمین پر بیج ڈالا۔

وَلَوْلِيهِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ غَيْرَ مُبَاذٍ:- یتیم کے ولی کو اس کے مال میں سے کھانا درست ہے بشرطیکہ اسراف نہ کرے۔

مُبَاذَرَةٌ اور تَبَذِيرٌ:- اسراف کرنا، مال بیکار اڑانا۔ (بعض نے کہا تَبَذِيرٌ بیجا کاموں میں مال اڑانا اور اسراف جائز کاموں میں ضرورت سے زائد اڑانا)۔

كَانَ يُعْجَبُ رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْبُقُولِ الْبَاذِرُوجُ:- آنحضرت کو ترکاریوں میں بازروج پسند تھی۔ (بازروج ایک بھاجی ہے)۔

إِبْدَ عَوَارَ:- پراگندہ ہونا، پھیل جانا، جدا ہونا۔

إِبْدَعُوْا التَّفَاقُ:- نفاق پھیل گیا۔

بَذَقٌ:- راہ بتلانے والا، چھوٹا ہلکا۔

بَاذِقٌ:- انگور کا شیرہ جو تھوڑا سا پکا لیا جائے۔

مُبَذَقٌ:- جس کا کلام اس کے فعل سے بہتر ہو۔

سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقُ:- آنحضرت باذق شراب نکلنے سے پہلے گذر گئے (یعنی آپ کے زمانہ میں یہ شراب نہ تھی یا آپ نے اس کے حرام ہونے کا پہلے ہی حکم دے دیا)۔

بَذَلٌ:- دینا، سخاوت کرنا، گھوڑے کا دوڑنا۔

بَذَلٌ جُهْدُهُ:- مقدور بھر کوشش کی۔

إِبْتَذَالٌ اور تَبَذُّلٌ:- موٹے جھوٹے، میلے کھیلے، پھٹے

پرانے کپڑے پہننا، بناؤ سنگار نہ کرنا۔

فَخَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَخَضِّعًا يَامُتَخَشِّعًا:- آنحضرت استسقا کے لئے یوں ہی بنائے عاجزی اور خشوع کے ساتھ نکلے۔

فَوَإِى أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةٌ يَامُتَبَذِّلَةَ (حضرت سلمان فارسی اور ابوالدرداء کو آنحضرت نے بھائی بھائی بنا دیا تھا) تو سلمان نے ام الدرداء (ابوالدرداء کی جورو) کو متبذل حالت میں (یعنی پھٹے پرانے میلے کھیلے کپڑوں میں) دیکھا۔

بَذْلَةٌ:- وہ کپڑا جو آدمی کام کاج، محنت مزدوری کے وقت پہن لیتا ہے۔

إِبْتَذَالٌ نِعَمَ اللَّهِ بِالْفَعَالِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ إِبْتَذَالِهَا بِالْمَقَالِ:- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کاموں سے متبذل رکھنا (کسی زیب و زینت کا پابند نہ ہونا) اس کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ زبان سے ان کو متبذل کرے (ناشکری کرے اللہ کی نعمتوں کی تحقیر کرے)۔

مترجم:- کہتا ہے زبان کو ہمیشہ اللہ کی شکر گزاری میں تر رہنا چاہئے۔ میں اکثر تنہائی میں جب اللہ تعالیٰ کے احسانات کو دیکھتا ہوں تو بے اختیار یہ کہتا ہوں پروردگار تو نے مجھ کو اتنا دیا کہ سلیمان اور سکندر کو بھی نہیں دیا اور یہ جھوٹ نہیں ہے کیونکہ سلیمان گو پیغمبر اور بادشاہ تھے مگر انہوں نے دعا کر کے سلطنت مانگی تھی اور سکندر کا حال معلوم نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بن مانگے مجھ کو میری ضرورت سے بہت زیادہ دیا، دوسرا سلیمان اور سکندر دونوں ملکوں کے فتح کرنے کی آرزو رکھتے تھے مجھ کو حکومت اور بادشاہت سے نفرت ہے۔ میں گوشہ نشینی، یاد الہی، عزلت گزینی اور گم نامی پر ساری دنیا کی بادشاہت کو تصدق کرتا ہوں، غم نہ داری، بزخیر میں بادشاہت کو لے کر کیا کروں گا، اپنی جان کے لئے بلامول لوں غم مانے کے بدلہ غم جہانے میں پھنسوں۔

عَلَيْكُمْ بِالتَّوَّاصِلِ وَ التَّبَاذُلِ:- ناٹھ جوڑنا اور روپیہ خرچ کرنا اپنے اوپر لازم کر لو (کھاؤ اور عزیزوں دوستوں کو کھلاؤ)

شِيعَتُنَا الْمُتَبَاذِلُونَ فِي وَلَا يَتَنَا:- ہمارے گروہ میں

وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت میں ہیں۔

مَنْ زَارَ أَخَاهُ لَا يَأْتِيهِ خِذَاعًا وَلَا اسْتِئْذَانًا: جو شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو آئے نہ فریب کی نیت ہو نہ مانگنے کی (بلکہ خالص اسلامی محبت کی وجہ سے ملاقات کرے کوئی دنیوی غرض نہ ہو)۔

مترجم:- کہتا ہے اس قسم کی ملاقات ہمارے زمانہ میں مفقود ہے الا ماشاء اللہ شاذ و نادر کوئی کسی عالم یا درویش سے محض خداوند کی رضا مندی کے لئے ملتا ہے جہاں دیکھو ملاقات کسی دنیاوی غرض سے ہوتی ہے اور غرض نکل جانے کے بعد پھر پوچھ کر بھی نہیں دیکھتے۔ احسان فراموشی اور خود مطلبی تو اس زمانہ میں مسلمانوں پر ختم ہے اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کرے۔

خَيْرُ نِسَاءٍ كُمْ الْمَرْأَةُ إِذَا خَلَابَهَا زَوْجُهَا بَذَلَتْ لَهُ مَا أَرَادَ مِنْهَا: تمہاری عورتوں میں بہتر وہ عورت ہے جب خاوند اس سے چاہے وہ بخوشی خاوند کو دے (ہر طرح سے اس کی خواہش پوری کرے)۔

بَذَاءٌ: فحش بکنا، گالیاں دینا، زبان درازی کرنا۔

الْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ: فحش بکنا سنگ دلی اور ستم ہے۔
بَذَتْ عَلَى أَحْمَائِهَا وَكَانَ فِي لِسَانِهَا بَعْضُ الْبَذَاءِ: فاطمہ بنت قیس نے اپنے خاوند کے رشتہ داروں سے بدزبانی کی ذرا وہ زبان دراز تھیں۔

أَوْ يَبْذُو عَلَى أَهْلِهَا: یا عورت کے رشتہ داروں سے بدزبانی کرے۔

إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ: اللہ تعالیٰ فحش گو زبان دراز کا دشمن ہے۔

باب الباء مع الراء

بَرَّءٌ: یا بُرُوءٌ: پیدا کرنا اسی سے اللہ کا نام ہے

الْبَارِي: یعنی بن نمونہ کے پیدا کرنے والا۔

بَرَاءٌ: پاک اور بیزار۔

بَرِيٌّ: کے معنی بھی وہی اس کی جمع بُرُوءٌ بروزن سُفْهَاءٌ اور بُرُوءٌ اور أَبْرَاءٌ اور أَبْرَاءٌ اور بُرُوءٌ بھی آئی ہے۔

بُرُوءٌ اور بُرُوءٌ اور بُرُوءٌ: بیماری سے چنگا ہونا۔

بَرَاءٌ اور بَرَاءٌ اور بُرُوءٌ: پاک ہونا، بیزار ہونا، قرض سے ہلکا ہونا۔

أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا: اللہ کے فضل سے آج تو آپ کا مزاج اچھا ہے۔

أَرَاكَ بَارِئًا: میں تم کو تندرست دیکھتا ہوں۔

كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ: اس کے لئے دوزخ سے رہائی نامہ لکھا جائے گا۔

فَلْيَطْلُبْ مِنْ وَلِيِّهِ الْبَرَاءَ: وہ اس کے ولی سے معافی اور براءت مانگے۔

بَرَّءٌ: بیماری سے چنگا ہوا۔

بَرِيٌّ: قرضہ سے سبکدوش ہوا۔

لَا يَمَسُّهَا حَتَّى يَبْرَأَ رَحِمُهَا: لونڈی سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک اس کا رحم پاک نہ ہو جائے (یا تو حیض آئے یا بچہ جنے)

اسْتَبْرَأَ: لونڈی کا رحم پاک کرنا یا استنجایا یعنی جو پیشاب ذکر میں باقی ہو اس کو نکال ڈالنا۔ اور ذکر کا منہ دھو کر پاک اور صاف کرنا یا حیض سے استبرا (وہ یہ ہے کہ حائضہ عورت اپنا پیٹ دیوار سے لگائے اور بایاں پاؤں اٹھائے جیسے کتا پیشاب کرتا ہے اور ایک روٹی کا پھایہ شرمگاد میں ڈالے اگر خون نکلے تو وہ حیض ہے۔ جلل یعنی نجاست خوری سے استبراء۔ امامیہ کی کتابوں میں ہے اگر اونٹنی نجاست خور ہو تو چالیس دن گائے ہو تو بیس دن بکری ہو تو دس دن بٹخ ہو تو پانچ دن یا تین دن یا چھ دن مرغی وغیرہ کو تین دن مچھلی کو ایک دن رات بندھا رکھے (نجاست نہ کھانے دے) یہی اس کا استبراء ہے اب اس کا گوشت کھا سکتا ہے)۔

فَإِنَّهُ أَرَوَى وَ أَبْرَأَ: تین سانسوں میں پانی پینا آدمی کو خوب سیراب کرتا ہے اور بیماری سے بچاتا ہے (یا اس تکلیف سے جو غٹا غٹ ایک سانس میں پینے سے ہوتی ہے)۔

أَبْرَأَ: بالف مقصورہ اس حدیث میں یوں ہی مروی ہے اصل میں أَبْرَأَ ہے فعل التفضیل۔

جرم لوگوں کو آفت میں پھنسا چاہتے ہیں یا پاک دامن لوگوں سے گناہ کرانا چاہتے ہیں۔

بَرَبْرَةٌ: غصے میں بڑبڑانا۔

قَامُوا وَلَهُمْ تَغْزُمٌ وَ بَرَبْرَةٌ (طائف والوں نے آنحضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ سود اور شراب کو ان کے لئے حلال کر دیں۔ آپ نے قبول نہ کیا) تب وہ چیختے چلاتے بڑبڑاتے اٹھے۔

أَخَذَا لِلْوَاءِ غُلَامٌ أَسْوَدُ فَنَصَبَهُ وَ بَرَبْرًا: ایک کالے غلام نے جھنڈا لے کر کھڑا کیا اور بڑبڑایا۔ (بَرَبْرًا ایک قوم ہے حبشیوں کی یہ نام ان کا افریقیس بادشاہ نے رکھا تھا جب اس سرزمین کو اس نے فتح کیا تھا اسی وجہ سے اس ملک کو افریقہ کہتے ہیں)۔

الْبَاهُ فِي أَهْلِ بَرَبْرًا: باہ بربر والوں میں ہے۔
مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْبَرَبْرًا: ہمارے پاس پیلو کے پھل کے سوا اور کوئی کھانا نہ تھا۔
بَرَبْرًا: ستار طنبورہ۔

لَا قَدَسَتْ أُمَّةٌ فِيهَا الْبَرَبْرًا: وہ امت پاک نہ ہوگی جو ستار رکھے (بجایا کرے) (بعض نے کہا بربط ایک باجہ ہے عجمی لوگوں کا جو بطن کے سینہ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ لفظ معرب ہے بر فارسی میں سینہ کو کہتے ہیں اور بطن کو بعض نے کہا بجانے والا اس کو اپنے سینہ پر رکھ کر بجاتا ہے)۔
بَرَثٌ: نرم ریتی یا زمین۔

يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْهَا سَبْعِينَ أَلْفًا لِحِسَابِ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ فِيمَا بَيْنَ الْبَرَثِ الْأَحْمَرِ وَ بَيْنَ كَذَا: اللہ تعالیٰ اس میں سے ستر ہزار آدمی لال نرم زمین اور فلاں مقام کے درمیان سے اٹھائے گا جن سے نہ حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا۔ (مراد وہ زمین ہے جو شام کے ملک حمص کے قریب واقع ہے وہاں بہت سے مسلمان شہید ہوئے ہیں) بَيْنَ الزَّيْتُونِ إِلَى كَذَا بَرَثِ أَحْمَرٍ: زیتون سے لے کر فلاں مقام تک لال نرم زمین ہے۔

مَسْجِدُ بَرَاثِي: ایک مشہور مسجد ہے بغداد میں (جب

بَارَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ: مرد نے اپنی عورت کو چھوڑ دیا۔

مُبَارَاةٌ: یہ ہے کہ عورت مرد سے کہے جو رز زور میں پہنے ہوں وہ تولے لے مجھ کو چھوڑ دے۔

إِنَّ يُوسُفَ مِثْلِي بَرِيءٌ وَ أَنَا مِنْهُ بَرَاءٌ: حضرت یوسف کو مجھ سے کیا نسبت اور مجھ کو ان سے کیا نسبت (یعنی ان کی بات اور تھی میرا قیاس ان پر کہاں ہو سکتا ہے وہ پیغمبر میں گنہگار۔ یہ ابو ہریرہؓ نے اس وقت کہا جب حضرت عمرؓ نے ان کو خدمت دینا چاہی انہوں نے انکار کیا حضرت عمرؓ نے کہا حضرت یوسف نے تو وزیر کی خدمت طلب کی تھی فرمایا تھا اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ اور تم انکار کرتے ہو)۔

أَنَا مِنْكَ بَرَاءٌ: میں تجھ سے تنگ ہوں۔
مَنْ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَ عَرَضِهِ: جو شخص اپنا دین اور اپنی عزت بچانے کے گناہ سے الگ رہے۔

حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ اسْتَبْرَأَ: جب یہ سمجھے کہ وہ پاک ہو گیا پانی سب جگہ پہنچ گیا۔

أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ: میں تو چاہتا ہوں اللہ کرے تم میں سے کوئی میرا دوست نہ ہو۔

فَتَبَرَّئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانٍ: یہودی لوگ بچاؤ قسمیں کھا کر تم کو قسموں سے بچائیں گے۔ (یعنی اب تم کو قسم کھانے کی حاجت نہ رہے گی)۔

اسْتَبْرَأَ الْخَبْرَ: خبر کو اچھی طرح اخیر تک دریافت کیا۔
اسْتَبْرَأَ مِنَ الْبَوْلِ: پیشاب سے استبرا کیا (یعنی ذکر میں جو پیشاب باقی رہ گیا تھا وہ سونت کر نکال ڈالا اور پیشاب کا مقام صاف کیا)۔

إِذَا دَخَلْتُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهُ: جب طلاق والی عورت کو تیسرا حیض آجائے تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہوگئی (اس کی مدت ختم ہوگئی)۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ سے مراد تین طہر ہیں)۔

شِرَارُكُمْ الْبَاغُونَ الْبُرَاءَ الْعَنَتِ: تم میں برے وہ لوگ ہیں جو پاک لوگوں سے زنا کرانا چاہتے ہیں یا بے خطا بے

حضرت علی نہروان والوں کی لڑائی سے فارغ ہو کر آئے تو وہیں نماز پڑھی۔

بُؤْتُمْ: شوکت اور قوت ایک پہاڑ کا نام بھی ہے (بعض نے کہا یہ اصل میں بُؤْتُن تھا نون کو میم کر دیا)۔

تَمِيمٌ بُؤْتُمْنَهَا وَ جُرْتُمْنَهَا: مضر قبیلے کی ساری طاقت اور شوکت بنی تمیم کے لوگ ہیں۔

بُؤْتُن: پنچہ اور درندے کی انگلیاں اسی طرح پرندے کی انگلیاں۔

كَانَ الذَّهَبَ أَفْرَغَ عَلَى بَوَائِنِهِ: گویا سونا آپ کے پنجوں پر ڈالا گیا ہے۔

بَرْفَان: ایک وادی کا نام ہے بدر کے رستہ میں۔

بَرْج: خوب صورت (ابن اثیر نے کہا برج یہ ہے کہ آنکھ کی سفیدی بالکل سیاہی سے گھری ہوئی ہو)۔

طَوَالَ أَذْلَمُ أَبْرُج: حضرت عمر لمبے قد کے سانولے رنگ کے خوب صورت یا بڑی یا کالی آنکھ والے آدمی تھے۔

كَانَ يَكْرَهُ لِلنِّسَاءِ عَشْرَ خِلَالٍ مِّنْهَا التَّبْرُجُ بِالزَّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا: آنحضرت عورتوں کے لئے دس باتیں مکروہ جانتے تھے ان میں سے ایک یہ کہ بے محل یعنی خاوند کے سوا اور کسی کو اپنا بناؤ سنگار بتلانا۔

بُؤْج: آسمان کے بارہ حصوں میں سے ایک حصہ اس کی جمع بُؤُج اور أَبْرَاج ہے۔ برج بارہ ہیں اور منزلیں اٹھائیس۔ لِلشَّمْسِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَ سِتُّونَ بُؤُجًا: آفتاب کے تین سو ساٹھ برج ہیں۔

أَمَّا السَّمَاءُ فَآنَا وَ أَمَّا الْبُرُوجُ فَلَا نَمَّةَ بَعْدِي أَوَّلَهُمْ عَلِيٌّ وَ آخِرُهُمُ الْمَهْدِيُّ (والسماوات ذات البروج میں سماء سے مراد میں ہوں (یعنی آنحضرت اور برج سے (بارہ) امام مراد ہیں پہلے امام علی ہیں اور اخیر امام مہدی علیہ السلام)۔

بَرْجِيسٌ: مشتری تارہ (جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے)۔

سُئِلَ عَنِ الْكَوَاكِبِ الْخُنُسِ فَقَالَ هِيَ الْبَرْجِيسُ وَ زُحْلُ وَ عُطَارِدُ وَ بَهْرَامُ وَ الزُّهْرَةُ: آنحضرت سے پوچھا گیا فلا اُفْسِمُ بِالْخُنُسِ الْجَوَارِ الْكُنُسِ سے کون

سے تارے مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا برجیس (مشتری) اور زحل اور عطارد اور بہرام (مرخ) اور زہرہ (یہ پانچ ہوئے اور دوزمین اور چاند اگلے مہندس انہی کو سب سے سیارہ لکھا کرتے تھے حال کے مہندسوں نے آلات رصد یہ سے اور بھی کئی سیارے دریافت کئے ہیں جو ہمارے نظام شمسی میں ہیں وہ بغیر عمدہ دوربین کے نظر نہیں آتے اس لئے اگلے مہندسوں کو ان کا علم نہ ہوا)۔

بُرْجُمَة: انگلی کی گرہ یا بچ کی گرہ۔

مِنَ الْفِطْرَةِ غَسْلُ الْبَرَاجم: انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا (جہاں پر میل کچیل جمتا ہے) پیدائشی سنت ہے۔ اسی طرح کان کے سوراخ اور ناک کے سوراخ کا اور بغلوں اور چڑھوں کا دھونا)۔

قَطَعَ بَرَاجمَة: اس کے انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے۔

أَمِنْ أَهْلِ الرَّهْمَسَةِ وَ الْبُرْجَمَةِ: کیا چھپ کر فساد کرانے والوں اور سخت کہنے والوں میں ہے۔

بَرْخ: غصہ ہونا۔

بَرْخٌ اور بَرَاخ ہٹ جانا۔

مَا بَرَّخ: ہمیشہ رہا۔

تَبْرِیْخ: ایذا دینا، تکلیف، سختی۔

ضَرْبٌ مُّبَرَّخ: سخت مار تکلیف دینے والی۔

إِبْرَاح: پسند کرنا، مبالغہ کرنا، تعظیم کرنا، اکرام کرنا۔

بَارِحَة: گزشتہ رات نزدیک والی۔

تَبَارِیْخ: سختیاں۔

بَرَاخ: صراحت۔

بُرْخَة: عمدہ اونٹنی۔

بَرْخ: کہتے ہیں جب تیر نشانہ پر نہ لگے اور مَرَّخ جب نشانہ پر لگے۔ مَرَّخ بمعنی فَرَّخ ہے یعنی خوشی۔

بَرْخ: سختی، تکلیف

نَهَى عَنِ التَّوْلِيَةِ وَ التَّبْرِیْخِ: آنحضرت نے تولیہ (جانور کا بچہ اس کے سامنے کاٹنے) سے منع فرمایا اور جانور کو

تکلیف دینے سے (مثلاً زندہ مچھلی کو آگ پر رکھ دینے سے یا زندہ مرغی کو جلتے پانی میں ڈال دینے سے)۔

مترجم:- کہتا ہے اسلام کی بنا رحم و کرم اور شفقت پر ہے حتیٰ کہ جانوروں کو بھی تکلیف دینا اس دین میں منع ہے۔ اب کہاں ہیں وہ اعتراض کرنے والے جو مسلمانوں کو بے رحم بتلاتے ہیں اور خود زندہ جانوروں کو کھولتے پانی میں ڈال کر چٹ کر جاتے ہیں۔

بَرَّحَ بِهِ الْأَمْرُ تَبْرِيحًا:- یہ کام اس پر بہت سخت ہوا۔
ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّح:- ایسی مار جو سخت تکلیف دہندہ نہ ہو۔

لَقِينَا مِنْهُ الْبَرَّح:- ہم نے اس سے سختی اور مصیبت اٹھائی۔

لَقُوا بَرَّحًا:- انہوں نے سختی اٹھائی۔
بَرَّحْتُ بِي الْحُمَى:- مجھ کو بہت سخت بخار آیا یا بخار نے مجھ کو سخت تکلیف دی۔

لَقِيتُ مِنْهُ الْبَرَّحِينَ:- مجھ کو اس کی طرف سے بلائیں اور تکلیفیں پہنچیں۔

فَأَخَذَهُ الْبَرَّحَاءُ:- آنحضرتؐ پر وحی کی سختی شروع ہوئی۔
بَرَّحْتُ بِنَا أَمْرًا تَهُ بِالْصِّيَاح:- اس کی عورت نے چیخ و پکار کر کے ہم کو تکلیف میں ڈال دیا (پریشان کر دیا)۔

جَاءَ بِالْكَفْرِ بَرَّاحًا:- اس نے کھلم کھلا کفر کیا۔
جِئْتُ دَلَكْتُ بَرَّاح:- جب سورج ڈوب گیا یا ڈھل گیا۔

بَرَّاح:- سورج کا ایک نام ہے۔
أَحَبُّ أَمْوَالِي بَيْرُ حَى يَابِيرُ حَاءَ يَابِيرُ حَى يَابِيرُ حَاءَ:- سب میرے مالوں میں مجھ کو بیر حئی زیادہ پسند ہے۔
(یہ ابو طلحہ کا ایک باغ تھا)۔

بَرَّحَ ظَبْيٌ:- ایک ہرن نکلا داہنے طرف سے بائیں طرف جاتے ہوئے (عرب لوگ بَارِح کو منحوس سمجھتے ہیں یعنی شکار کے اس جانور کو جو داہنے طرف سے بائیں طرف جا رہا ہو کیونکہ اس کو بندوق یا تیر بے مڑے ہوئے نہیں مار سکتے برخلاف

اس کے سَانِح کو مبارک سمجھتے ہیں یعنی اس جانور کو جو سامنے سے نمودار ہو کر بائیں طرف سے داہنے طرف جا رہا ہو)۔

بَارِحَةٌ:- وہ گزشتہ رات جو قریب کی ہے (عرب لوگ زوال سے پہلے گزشتہ رات کو اللَّيْلَةُ کہتے ہیں اور زوال کے بعد بَارِحَةٌ کہتے ہیں)۔

لَا أَبْرُحُ:- میں ہمیشہ پے در پے۔
لَا تَبْرُحُ:- اس جگہ سے مت سرک۔

بُرُودٌ: ٹھنڈا ہونا، ٹھنڈا کرنا، برف ملانا، سو جانا، مرجانا۔
بُرُودٌ اور بُرُودٌ:- ست ہونا، کند ہو جانا، ثابت ہو جانا، واجب ہو جانا۔

تَبْرِيْدٌ:- ٹھنڈا کرنا۔
إِبْرَادٌ (اس معنی میں ضعیف لغت ہے) ناتوان کر دینا۔

إِبْرَادٌ:- ٹھنڈا کر کے لانا، ٹھنڈا پلانا، قاصد بھیجنا، ناتوان کر دینا، ٹھنڈے وقت میں داخل ہونا۔
إِبْتِرَادٌ:- ٹھنڈے پانی میں غسل کرنا۔

تَبَارُدٌ:- ٹھنڈا ہونا۔
بَرْدَانٌ:- صبح اور شام

مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ:- جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھا کرے (یعنی فجر اور عصر کی) وہ بہشت میں جائے گا۔

كَانَ يَسِيرُ بِنَا الْبُرْدَيْنِ:- وہ ہم کو صبح اور شام لے کر چلتے۔

وَسَرِبَهَا الْبُرْدَيْنِ:- اس کو صبح اور شام (ٹھنڈے ٹھنڈے) لے جا۔

صَلَّى فِي بَيْتِهِ لَيْلَةً ذَاتَ بُرْدٍ:- ایک سردی کی رات میں آپؐ نے گھر میں نماز پڑھ لی (دوسری روایت میں ہے کہ موزن نے ٹھنڈی ہوا، سردی اور بارش میں اذان دی۔ آپؐ نے فرمایا یہ بھی پکار دے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو)۔

بِمَاءِ الثَّلَجِ وَ الْبُرْدِ:- برف کے پانی اور اُولے کے پانی سے۔

أَبْرَدُوا بِالصَّلَاةِ:- ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھو

(یعنی زوال کے بعد جب ذرا گرمی کی شدت کم ہو جائے۔ بعض نے کہا اس کے معنی ہی ہیں کہ ظہر کی نماز اول وقت پڑھو۔ یہ برد النہار سے نکلا ہے یعنی شروع دن مجمع البحرین میں ہے کہ یہی مطلب زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ دوسری حدیثوں کے خلاف یہ حدیث نہیں ہو سکتی جن میں اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ بعض نے کہا کہ گرمی دوزخ کی بھاپ سے ہے اس کو ظہر کی نماز پڑھ کر ٹھنڈی کرو)۔

اَبْرَدُ اَبْرَدًا: یعنی جلدی کر (کیونکہ جو شخص اول وقت ظہر کی نماز پڑھ لے گا وہ گرمی کی شدت سے محفوظ رہے گا۔ گرمی کی شدت دو بجے پر ہوتی ہے جیسے تجربہ سے معلوم ہوا ہے)۔
فَاَبْرَدُوْهَا بِالْمَاءِ: بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو (مراد صفراوی بخار ہے)۔

الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ: جاڑے کا روزہ مفت کی لوٹ ہے۔ (جس میں جنگ اور تکلیف کی ضرورت نہیں یا وہ لوٹ ہے جو قائم ہو گئی۔ یہ ماخوذ ہے بَرَدٌ لِيْ عَلٰی فُلَانٍ حَقٌّ سے۔ میرا حق فلاں شخص پر ثابت ہو گیا)۔
بَرَّ اللّٰهُ مَضْجَعَهُ: اللہ اس کی خواب گاہ ٹھنڈی کرے۔

وَدِدْتُ اَنَّهُ بَرَدٌ لَّنَا عَمَلُنَا: میری آرزو یہ ہے کاش ہمارا عمل قائم ہو جائے (یعنی قبول ہو جائے)۔ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے ساتھ جو اعمال خیر ہم نے کئے ہیں وہی قبول ہو جائیں اور خلافت سے ہم برابر برابر چھوٹ جائیں نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو)۔

حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُهُ (میں نے اس دودھ پر اتنا پانی ڈالا کہ) وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا (یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قول ہے)۔

فَاِنَّ ذٰلِكَ بَرَدٌ مَّا فِيْ نَفْسِهِ: جو کوئی شخص بیگانہ عورت کو دیکھے تو اپنی بی بی کے پاس آئے اس سے صحبت کرے اس سے اس کی دل کی خواہش ٹھنڈی پڑ جائے گی (شہوت کا جوش جاتا رہے گا)۔

اِنَّهُ شَرِبَ النَّبِيْدَ بَعْدَ مَا بَرَدَ: حضرت عمرؓ نے نبید

اس وقت پیا جب وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ (اس کی تیزی جاتی رہی)
جَدُّ فِي الْاَمْرِ ثُمَّ بَرَدَ: ایک کام میں اس نے کوشش کی پھر ست پڑ گیا۔

بَرَدَ اَمْرُنَا وَ صَلَحَ: (حضرت ابو بکر صدیقؓ سے جب بیعت ہو گئی اور سقیفہ سے باہر نکلے تو رستہ میں ایک شخص ملا اس سے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگا بریدہ اسلمی۔ اس وقت عمرؓ نے کہا) (فال نیک لیا) فرمایا ہمارا کام جم گیا اور درست ہو گیا۔
لَا تُبْرَدُوا عَنِ الظَّالِمِ: ظالم کا گناہ اس کو گالی گلوچ دے کر ہلکا نہ کرو۔ (بلکہ صبر کرو اور خاموش رہو تو اس پر پورا وبال پڑے گا)۔

فَهَبْرَهُ بِالسَّيْفِ حَتّٰی بَرَدَ: اس کو تلوار سے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ (مر گیا)

قَدْ ضَرَبَهُ اِنْبَاءُ عَفْرَاءٍ حَتّٰی بَرَدَ: ابو جہل مردود کو عفراء کے بیٹوں (معاذ اور معوذ نے) یہاں تک (تلواروں سے) مارا کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (ایک روایت میں حَتّٰی تَرَكَ ہے یہاں تک کہ وہ گر گیا)۔

بَرَدَ الْعَيْشُ بَعْدَ الْمَوْتِ: مرنے کے بعد ٹھنڈی زندگی۔

اَللّٰهُمَّ اَجْمَعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ فِيْ بَرَدِ الْعَيْشِ: یا اللہ ہم کو حضرت محمدؐ کے ساتھ رکھ ٹھنڈی زندگی میں۔
بَرُوْدُ الظِّلِّ: اچھی زندگی گزاری کرنے والا حسن المعاشرہ۔
كَانَ يَكْتَحِلُ بِالْبَرُوْدِ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ: آنحضرتؐ احرام کی حالت میں ٹھنڈا سرمہ لگایا کرتے۔

بَرَدْتُ غَيْبِيْ: میں نے اپنی آنکھ میں ٹھنڈا سرمہ لگایا۔
اَصْلُ كُلِّ دَاءٍ الْبَرَدَةُ: ہر بیماری کی جڑ معدے کی ٹھنڈک (بد ہضمی ہے)۔

اِنِّیْ لَا اَحِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحِیْسُ الْبُرْدَ: میں عہد نہیں توڑتا اور پیغام لانے والوں کو قید نہیں کرتا۔

لَا تُقْصِرُ الصَّلٰوةُ فِيْ اَقْلَ مِنْ اَرْبَعَةِ بُرْدٍ: چار برید سے کم مسافت میں نماز کا قصر نہ ہوگا (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا ہوتا ہے اور فرسخ تین میل کا اور میل چار ہزار ہاتھ کا)۔

مال جمع کر کے چھوڑ جائے وہ نیک کاموں میں خرچ کرے)۔
 أَخْرُ الْعَقِيقِ بَرِيدُ أَوْطَاسٍ: - عقیق کا اخیر برید
 اوطاس ہے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

بَرْدَانُ: - ایک مقام کا نام ہے۔
 مَبْرَدُ سَوَاهِنَ: - بُرْدِی ایک بھاجی ہے عراق میں۔
 بَرَادَةُ: سقاییہ۔

مُبَرَّدٌ: مشہور نحوی ہے۔
 بُرْدُونُ: جانور اور تاتاری (ترکی) گھوڑا۔
 بَرَادِیْنُ: جمع بُرْدُونُ کی۔

لَا تَرْكَبُوا بُرْدُونًا: - ترکی گھوڑے پر مت چڑھو
 (کیونکہ وہ مٹھا ہوتا ہے جنگ کے لائق نہیں ہوتا۔ یہ بھی کراہت
 کے لئے ہے یعنی غرور کی راہ سے فخر کی نیت سے)۔
 بَرٌّ: قہر کرنا، قول یا فعل سے سچ بولنا، سچا ہونا، احسان کرنا، نیکی
 کرنا، ہانکنا، مقبول ہونا، قبول کرنا، اطاعت کرنا۔
 تَبَرُّوْ: - نیک کہنا۔

إِبْرَارٌ: - خشکی میں سفر کرنا، اولاد بہت ہونا، قبول کرنا،
 غالب ہونا۔

مُبَارَّةٌ: - نیکی کرنا، اچھا سلوک کرنا۔
 تَبَرُّدٌ: - نیک ہونا، اطاعت کرنا۔
 إِبْتِرَارٌ: - اپنے لوگوں سے جدا ہو کر الگ رہنا۔
 بَارٌّ: - نیک، اطاعت گزار، سچا، اچھا سلوک کرنے والا۔
 (یہ ضد ہے عَاقِ کی۔ بَرُّ اللہ کا ایک نام بھی ہے)۔

بَرٌّ: خشکی جیسے بَحْرٌ دریا۔
 بَرَارِیٌّ اور بُرُورٌ: جمع ہے۔
 بَرَّانِیٌّ: گھر کے باہر۔
 جَوَّانِیٌّ: گھر کے اندر۔
 بَرٌّ یا بُرُورٌ: - قسم کا سچ ہونا۔

بَرٌّ: ماں باپ کی اطاعت کرنا، نیکی کرنا، قبول ہونا،
 مغلوب کرنا (اللہ کا نام بَرٌّ ہے بہ فتح بانہ بَارٌّ اگرچہ بَارٌّ کے معنی
 بھی وہی ہیں اس کی جمع اِبْرَارٌ اور بُرُورَةٌ ہے) بَرٌّ بہ ضمہ
 باگیہوں۔

الْبَرِيدُ مَا بَيْنَ ظِلِّ عَيْرٍ إِلَى وَعَيْرٍ: - برید ظل عیر
 سے لے کر وعیر تک کا ہوتا ہے (دونوں مقاموں کے نام ہیں
 یعنی بارہ میل کا ہر میل پندرہ سو ہاتھ کا)۔

حَرَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
 الْمَدِينَةِ بَرِيدٌ فِي بَرِيدٍ: - مدینہ کا حرم ایک برید در برید منکسر
 ہے۔

الْحَرَمُ بَرِيدٌ فِي بَرِيدٍ: - مکہ کا حرم بھی برید در برید ہے۔
 الْحُمَى بَرِيدُ الْمَوْتِ: - بخار موت کا قاصد (ایچی)۔

إِذَا أَبْرَدْتُ تُمَّ إِلَى بَرِيدًا: - جب تم میرے پاس کوئی
 ایچی بھیجو۔

حَمَى كُلِّ نَاحِيَةٍ بَرِيدًا: - ہر جانب حفاظت کے لئے
 ایک ایک منجر رکھا۔

خَيْلُ الْبَرِيدِ: - وہ سوار جو دشمن کی خبر رکھتے ہیں۔
 بَرِيدُ الرُّوَيْثَةِ: - ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے
 درمیان۔

بُرْدٌ: - ایک قسم کی دھاری دار چادر یا کالی کالی مربع۔
 عَلَيْهِ بُرْدٌ يَمَانِيَّةٌ: - وہ یمنی چادر اوڑھے تھے۔
 الْكَفَنُ يَكُونُ بُرْدًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَاجْعَلْهُ كُكْلَهُ
 قُطْنًا: - کفن دھاری دار چادر کا ہونا چاہئے اگر ایسی چادر نہ ملے
 تو سارا کفن روئی کے کپڑے کا کر دے۔

يُؤْخَذُ الْبُرْدِيُّ فِي الصَّدَقَةِ: - زکوٰۃ میں بردی (جو
 ایک قسم کی اچھی کھجور ہے) لی جائے گی۔
 بَرْدَةٌ: - اس کو ٹھنڈا کر دیا، مار ڈالا۔

أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ إِبْرَادُ كَبِدِ حَرَى: - بہتر صدقہ جلتے
 کلیجے کا ٹھنڈا کرنا ہے۔

مَنْ وَجَدَ بُرْدَ حُبِّنَا عَلَى قَلْبِهِ فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ: - جو
 شخص ہم اہل بیت کی محبت کی ٹھنڈک اپنے دل پر پائے وہ اللہ کا
 شکر کرے۔

لَا تَبْرُدُ لِلْوَارِثِ عَلَى ظَهْرِكَ: - ایسا مت کر کہ تیرا
 وارث تو ہلکا رہے (ثواب کمائے) اور تیری پیٹھ پر بوجھ رہے (تو

فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفِطْرَةَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ - آنحضرتؐ نے صدقہ فطر ایک صاع
گیہوں کا مقرر کیا۔

اجْعَلْ قَلْبِي بَارًا وَعَمَلِي سَارًا - میرا دل نیک کر
دے میرا عمل خوش کرنے والا کر دے (تیری درگاہ میں قبول
ہو)۔

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ - ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا (یعنی
ان کی اطاعت اور فرمانبرداری بشرطیکہ گناہ کا حکم نہ کریں)
تَمَسَّحُوا بِالْأَرْضِ فَإِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ - زمین پر ہاتھ
پھیرو وہ تم پر ماں کی طرح مہربان ہے۔

الْأَنْثَمَةُ مِنْ قُرَيْشٍ أَبْرَارُهَا أَمْوَاءُ أَبْرَارِهَا وَ
فُجَّارُهَا أَمْوَاءُ فُجَّارِهَا - بادشاہ اور خلیفہ قریش میں سے
ہوں گے ان میں جو نیک ہیں وہ نیکوں کے سردار ہوں گے اور
جو بدکار ہیں وہ بدکاروں کے سردار ہوں گے (یعنی جیسے رعیت
کے لوگ ہوں گے ویسے ہی حاکم اللہ ان پر مسلط کرے گا۔ نیکوں
پر نیک بادشاہ حکومت کریں گے اور بدوں پر بد جیسے کہتے ہیں
زشتی اعمال ماصورت نادر گرفت بعض نے کہا قریش کے لوگ
دوسرے لوگوں سے ہر بات میں بڑھ چڑھ کر ہیں ان سے میں
نیک ایسے نیک ہوں گے گویا نیکوں کے سردار اور ان میں سے
بد ایسے بد ہوں گے گویا بدوں کے سردار یہ فرمانا آپ کا بالکل
صحیح نکلا۔ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور امام حسن اور
عمر بن عبدالعزیز ایسے نیک حاکم ہوئے کہ آج تک نیکوں کے
سردار گئے جاتے ہیں اور یزید اور ولید اور ابن زیاد اور مروان
وغیرہ ایسے بد حکام ہوئے کہ آج تک بدوں کے سردار گئے
جاتے ہیں)۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا
بُرٌّ وَلَا فَاجِرٌ - میں تیرے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں
جن سے نہ کوئی نیک بڑھ سکتا ہے نہ بد۔

أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتَ أَتَبَرُّ بِهَا - بتلائیے وہ کام جن
کی وجہ سے میں اللہ کا تقرب چاہتا تھا۔

الْبِرُّ يُرَدُّنَ - کیا انہوں نے نیکی اور عبادت کی نیت کی

ہے (جو مسجد میں اعتکاف کرنے کے لئے سب نے ڈیرے جما
دیئے)۔

لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ - سفر میں روزہ
رکھنا کچھ اچھی بات نہیں ہے (جب روزے سے ضعف ناتوانی
اور تکلیف کا اندیشہ ہو) (ایک روایت میں لَيْسَ مِنَ اِمْبِرٍ
اِمْصِيَامٌ فِي اِمْسَفَرٍ ہے۔ یہ ایک لغت ہے بعض عربوں کی جو
لام تعریف کو میم سے بدل دیتے ہیں)۔

وَ اِنَّ الْبِرَّ دُونَ الْاِثْمِ: اپنی منت پورا کرنا نہ توڑنا۔
فَوْقَ كُلِّ ذِي بُرٍّ حَتَّى يُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -
ہر نیکی سے بڑھ چڑھ کر دوسری نیکی ہے یہاں تک کہ اللہ کی راہ
میں مارا جائے (بس یہ نیکی سب سے بڑھ کر ہے)۔

الْمُصَلِّيُ يَتَنَازَرُ عَلَيْهِ الْبِرُّ مِنْ مَفْرَقِ رَأْسِهِ إِلَى
أَعْنَانِ السَّمَاءِ - نمازی پر نیکیاں پڑتی ہیں اس کی سر کی مانگ
سے لے کر آسمان کے کناروں تک۔

الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ - جو
شخص قرآن کو بے تکلف پڑھتا ہے (اس میں ماہر ہے) وہ تو
قیامت کے دن پیغام لانے والے عزت دار نیک فرشتوں کے
ساتھ ہوگا۔

الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ - جس
حج میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اس کا بدلہ بہشت کے سوا اور کچھ نہیں
ہے (بعض نے کہا حج مبرور سے مقبول مراد ہے جس میں کوئی خطا
نہ ہو۔ بعض نے کہا جس کے بعد آدمی گناہوں سے توبہ کرے
نیک کاموں میں مصروف رہے)۔

أَبْرَأَ اللَّهُ حَبْجَكَ - اللہ تیرا حج قبول کرے۔
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا - یا اللہ اس حج کو مبرور
کر۔

بُرِّ حَبْجِكَ يَا آدَمُ - تیرا حج قبول کیا گیا اے آدم!
بَرَّ اللَّهُ قَسَمَهُ وَ أَبْرَأَ - اللہ نے اس کی قسم سچی کی۔
الْبَيْعُ الْمَبْرُورُ - جس بیع میں کوئی شبہ کراہت یا
حرمت کا نہ ہو۔

بَرَّ حَجَّهُ وَ أَبْرَأَ - اللہ تعالیٰ اس کا حج قبول کرے۔

کے ظاہر کو بھی درست کر دے گا (حال عربوں کا محاورہ ہے بُرّ
اَبْرًا یعنی باہر جاؤ جوّا اندر جاؤ)۔

خَالِطُوهُمْ بِالْبَرَانِيَّةِ وَلَا تُخَالِطُوهُمْ بِالْجَوَانِيَّةِ:-
دین کے دشمنوں سے ظاہر داری کرو پردل سے ان سے نہ ملو۔

وَنَسْتَعِضُّدُ الْبَرِيرُ:- ہم پیلو کے کپے پھل چن رہے
تھے۔

مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْبَرِيرُ:- ہمارے پاس کھانے کو پیلو
کے پھل کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

بُرْبُورَةُ:- آواز سے بڑبڑانا اس طرح کہ سمجھ میں نہ
آئے۔

بَرِيرَةُ:- حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام تھا۔
لَبِيرُ:- یعنی کفارہ دے دے اور ایسی قسم پر اصرار نہ

کرے جس سے بندگان خدا کو ضرر پہنچے۔
بُرُزُ:- خالی اور کشادہ زمین۔

بُرُوزُ:- جنگل کو جانا، چھپنے کے بعد ظاہر ہونا، دہن کو
آراستہ کرنا۔

بُرُزُ:- پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا۔
بَرَاةُ:- اپنے ساتھیوں پر فضیلت یا شجاعت میں فائق

ہونا۔
تَبْرِيرُ:- ظاہر کرنا۔

اَبْرَا:- سفر کا قصد کرنا۔
اَبْرَزَ الْكِتَابُ:- کتاب کو پھیلا یا باہر نکالا۔

مُبَارَاةُ اور بَرَاةُ: جنگ کے لئے اپنے حریف کے
سامنے نکلنا۔

تَبْرُزُ:- پانچخانہ کے لئے جنگل کو جانا۔
بَرَاةُ:- میدان اور پانچخانہ (گو)

تَبَارَزُ بمعنی بَرَاةُ ہے۔
وَكَانَتْ بَرُوزَةً تَحْتَبِي بِفَنَاءِ الْقُبَّةِ:- ام معبد ایک

پکی عمر کی پاک دامن عورت تھیں (جوان نہ تھیں) قبہ کے صحن میں
اکڑوں بیٹھتیں (مردوں سے باتیں کرتیں)۔

كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَاةَ أَبْعَدَ:- آنحضرت جب پانچخانہ

لَمْ يَخْرُجْ مِنْ آلٍ وَلَا بَرٍ:- یہ کلام (یعنی مسیلمہ
کذاب نے جو بنایا تھا) اللہ کی طرف سے نہیں نکلا ہے نہ سچائی
سے (بلکہ جھوٹ بٹا ہوا ہے) اس کا مضمون ہی رکیک کہے دیتا
ہے کہ وہ اللہ کا کلام نہیں ہے)۔

أَمْرُنَا بِسَبْعٍ مِنْهَا إِبْرَارُ الْمُقْسِمِ:- ہم کو سات
باتوں کا حکم ہوا۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ قسم دینے والے کی
قسم کو سچا کریں (یعنی قسم دے کر جس کام کی وہ درخواست کرے
اس کو کر دیں یا قسم کھانے والے کی قسم کو سچا کر دیں)۔ (بشرطیکہ وہ
امر کوئی گناہ نہ ہو اور آدمی اس کو کر سکتا ہو)۔

يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ:- آپ کی بیبیوں سے اچھے
اور برے سب قسم کے لوگ بات کرتے ہیں۔

وَزُنُّ بُرَّةَ:- ایک گیہوں کے دانہ کے برابر ہم وزن۔
لَوْلَا الْحَيَاءُ وَبُرُّ أُمِّي:- اگر دنیا کی شرم و حیا کا اور

اپنی ماں کی خدمت کا مجھ کو خیال نہ ہوتا (تو میں کسی کا غلام ہونا
پسند کرتا)۔

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بُرَّةَ:- اگر اللہ کے بھروسے پر
قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے۔

الصَّدَقُ يَهْدِي إِلَى الْبَرِّ:- سچائی آدمی کو نیکی کی
طرف لے جاتی ہے۔

الْغَنِيمَةُ مِنْ كُلِّ بَرٍ:- ہر نیکی میں سے لوٹ۔
بُرُؤًا وَحَنُوتًا:- ان کی قسم سچی ہوئی میری جھوٹی۔

إِنَّ نَاصِحَ الْفُلَانِ قَدْ أَبْرَّ عَلَيْهِمُ:- فلاں لوگوں کا
پانی لانے کا اونٹ شریر ہو گیا ان کو تھکا مارا۔

أُخْفِرُ بُرَّةَ:- ایک کنواں کھود (جس کے پانی سے لوگوں
کو بھلائی ہو)۔

إِنَّهُ غَيْرَ اسْمِ امْرَأَةٍ كَانَتْ تُسَمَّى بُرَّةَ فَسَمَّاهَا
زَيْنَبَ وَقَالَ تَزَكِّيْ نَفْسَهَا:- آنحضرت نے ایک عورت کا

نام جو برہ (نیک) تھا بدل کر اس کا نام زینب رکھ دیا فرمایا یہ
اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے منہ میاں مٹھو)۔

مَنْ أَصْلَحَ جَوَانِيئَهُ أَصْلَحَ اللَّهُ بَرَانِيَّةَ:- جو شخص
اپنے باطن کو درست کرے (دل صاف رکھے) اللہ تعالیٰ اس

کے لئے میدان میں جانا چاہتے تو دور جاتے۔ (بعض نے براؤ بہ کسر باروایت کیا ہے خطابی نے کہا یہ خطا ہے حالانکہ براؤ بہ کسرہ با بھی پانچخانہ کے معنی میں آیا ہے لیکن مشہور معنی اس کا جنگ کے لئے میدان میں نکلنا ہے)۔

الْبَوْلُ مِثْلُ الْبَرَا:۔ پیشاب بھی پانچخانہ (گواہ) کی طرح ہے۔

تَبَرَّزَ:۔ حاجت کے لئے نکلا۔

رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَا:۔ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کھلی جگہ میں سب کے سامنے نہار ہاتھا۔

مُتَبَرِّزًا:۔ ہمارے پیشاب پانچخانہ کا مقام ہے۔

هَذَا هُوَ الْبَارِزُ:۔ یہ بارز ہے یعنی ایران کا ملک (بعض نے بہ کسر را پڑھا ہے یعنی مُبَارِزُ مسلمانوں سے لڑنے کے لئے)۔

تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ:۔ بدر کے دن لڑنے کے لئے صفوں سے باہر نکلے۔

مَنْ عَادَى لِيٍّ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ:۔ جو شخص میرے کسی ولی (دوست سے) دشمنی رکھے وہ لڑنے کے لئے میرے مقابل ہوا۔ (معاذ اللہ اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا گویا اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہے)۔

مترجم:۔ اللہ کے سب ولیوں اور اماموں اور مجتہدوں اور دین کے عالموں سے محبت رکھنا چاہئے اور کسی ولی یا امام یا مجتہد یا دین کے عالم کی توہین نہ کرنا چاہئے۔ اگرچہ انہوں نے کسی مسئلہ میں خطا بھی کی ہو تو یوں کہنا چاہئے غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مِنْهُ پھٹ اور زبان دراز لوگ بے ساختہ کلمات ناشائستہ علماء کی نسبت نکال دیتے ہیں اس کا انجام بہت برا ہے ہم کو شیخ ابن عربیؒ سے بھی محبت ہے اور ابن تیمیہ اور شوکانی سے بھی ابن جوزی سے بھی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے بھی ہم کسی اگلے عالم کو برا نہیں کہتے۔ اگر ان سے خطا ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے یہی طریقہ اسلم ہے۔

حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يُتَبَرَّزُ بِهِ:۔ یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچیں جہاں لوگ میدان میں ٹھہرتے ہیں (بعض

نے يُتَبَرَّزُ پڑھا ہے یعنی جہاں نیکی کی جاتی ہے)۔

فَاخِرُوا حَتَّى تَبْرُزَ:۔ ٹھہرو یہاں تک کہ سورج نمایاں ہو جائے۔

فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ:۔ اس وقت آپ سامنے علانیہ بیٹھے تھے (خطابی نے بَارِزِ روایت کیا ہے۔ یعنی جھنڈ لوگوں میں)۔

الْبَرَارُ فِي الْمَوَارِدِ:۔ پانی بہنے کے مقامات میں پانچخانہ پھرنا۔

اتَّقُوا الْمَلَا عَنِ الْبَرَا:۔ ایسے مقاموں میں پانچخانہ کرنے سے بچے رہو جہاں پانچخانہ کرنے سے لوگ تم پر لعنت کریں (مثلاً سایہ دار درختوں کے تلے یا عین سڑک پر آرام و آسائش کے مقاموں میں)۔

الْبُرَيْزُ:۔ خالص سونا کندن۔

بَرْزَخٌ:۔ آڑ پرده۔

فِي بَرْزَخٍ مَّا بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ:۔ دنیا اور آخرت کے بیچ والے پردے میں۔

صَلَّى بِقَوْمٍ فَاسْوَى بَرْزَخًا:۔ حضرت علیؑ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کچھ قرآن چھوڑ دیا (اول اور آخر حصہ پڑھا)۔

تِلْكَ بَرَاذِخُ الْإِيمَانِ:۔ یہ دوسو سے آنا تو ایمان کے بیچ کے حصے ہیں (شروع ایمان کا اللہ اور رسول پر یقین کرنا ہے اور آخری حصہ راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا۔ بیچ میں باقی حصے ہیں۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ دوسو سے آنا یقین اور شک کے بیچ کے حصے ہیں تو دوسو والا کافر نہیں ہوتا مگر شک کرنے والا کافر ہے)۔

نَخَافُ عَلَيْكُمْ هَوْلَ الْبَرْزَخِ:۔ ہم تم پر برزخ کے ہول سے ڈرتے ہیں (برزخ وہ عالم ہے جو دنیا اور آخرت کے بیچ میں ہے جہاں آدمی موت کے بعد حشر تک رہے گا)۔

كُلُّكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِي الْبَرْزَخِ:۔ تم سب بہشت میں جاؤ گے لیکن میں قسم خدا کی تم پر برزخ میں ڈرتا ہوں۔

قُلْتُ وَمَا الْبَرْزَخُ قَالَ مُنْذَحِينُ مَوْتِهِ إِلَى يَوْمِ

بَرُشْمَةٌ: تیز نظر سے دیکھنا، غصہ سے خاموش رہنا، منہ پھیر لینا، رنگ برنگ کے نقطے لگانا۔

فَبَرُ شَمُوْا لَهُ: لوگوں نے ان کو گھور کر دیکھا۔
بَرَضٌ: کوڑھ، سفید داغ جو جسم پر نمود ہو، سفید داغوں کا نمود ہونا۔

تَبْرِيضٌ: کوڑھی بنانا، منڈانا، پہنچنا۔
اِبْرَاضٌ: کوڑھی لڑکا پیدا ہونا، کوڑھی کرنا۔
تَبْرِضٌ: زمین کی سب گھاس چر جانا۔
بِرَاضٌ: جنوں کے مکانات۔
سَامُ اَبْرَضٌ: گرگٹ۔
بَرَضٌ: ایک کیڑا ہے جو کنوئیں میں پیدا ہوتا ہے۔
اَبْرَضٌ: کوڑھی مرد۔
بَرَضَاءُ: کوڑھی عورت۔

فائدہ: ایک ہندوستانی مولوی صاحب نے قرآن کی تفسیر لکھی ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں يَدْ مَبْرُوضَةً حالانکہ مبروضہ زبان عرب میں صحیح نہیں ہے بَرَضَاءُ کہنا چاہئے جن لوگوں کی عربیت کا یہ حال ہو ان کی تفسیر پر کہاں تک اعتماد ہو سکتا ہے۔

بَرَضٌ: تھوڑا۔

بَرِاضٌ اور بُرُوضٌ اور اَبْرَاضٌ جمع ہے بَرَضٌ ماءٌ قَلِيلٌ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبْرِضًا: تھوڑا سا پانی جس کو لوگ چلو چلو لے رہے تھے۔

اَيَّسَتْ بَارِضُ الْوَدِيسِ: ذرا ذرا ہریالی جس نے زمین چھپائی تھی اس کو بھی سکھا دیا۔

بَارِضٌ: اس سبزی کو کہتے ہیں جو زمین پر پہلے پہل نمودار ہوئی ہو، ابھی یہ معلوم نہ ہو کون سی قسم ہے۔

بَرَطْشَةٌ: يَابَرُطْشَةٌ: سین مہملہ سے بمعنی دلالی میانجی گری۔
كَانَ عُمَرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَبْرُطْشًا: حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں دلالی کا پیشہ کرتے تھے (یعنی بالیع اور مشتری کے درمیان معاملہ کراتے اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے ان کو دلائل علیہ الاسلام بنایا)۔

الْقِيَامَةُ: میں نے کہا برزخ کیا ہے؟ فرمایا موت کے بعد سے قیامت تک۔

الْبُرُزْخُ الْقَبْرِ: برزخ قبر ہے۔

بَرُزْقٌ: ایک گھاس ہے۔

بِرُزِيقٌ: گروہ۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ النَّاسُ بِرَازِيقٍ يَابَرِازِقٍ: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ لوگ پھوٹ کر الگ الگ گروہ نہ ہو جائیں (صاحب نہایہ نے کہا برازیق جمع ہے برزاق کی یا برزق کی)۔

بُرْسٌ: ایک گاؤں کا نام ہے عراق میں۔

هُوَ اَحْلَى مِنْ مَّاءِ بُرْسٍ: وہ برس کے پانی سے زیادہ شیریں ہے۔

بِرُسَامٌ: سینہ کی بیماری جیسے سرسام سر کی بیماری جس سے ہڈیاں پیدا ہو۔

خَرَجَ الْحُسَيْنُ مُعْتَمِرًا وَقَدْ سَاقَ بَدَنَهُ حَتَّى انْتَهَى اِلَى السَّقِيَا فَبَرُسَمَ: امام حسین علیہ السلام عمرے کے لئے نکلے قربانی ساتھ لائے جب سقیا میں پہنچے تو ان کو برسام ہو گیا۔

وَلَكِنْ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِيمَ نَزَلَ اللَّهُ الْمُؤْمَ وَهُوَ الْبِرُسَامُ: (پہلے لوگ یوں ہی اچھے خاصے چنگے بھلے مر جاتے تھے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے اللہ نے موم یعنی برسام کی بیماری اتاری (نیومونیا) (پھر اس کے بعد دوسری بیماریاں اتاریں)۔

بَرَشٌ: سفید یا سیاہ داغ جو گھوڑے پر ہوں۔

رَأَيْتُ جَذِيْمَةَ الْاَبْرَشِ قَصِيْرًا اَبْيَرَشَ: میں نے جذیمہ بادشاہ کو دیکھا بونا تھا، چھوٹا داغ دار (یعنی کوڑھی کہتے ہیں عرب لوگ اس کو ابرض کہنے سے ڈرے تو ابرش کہنے لگے)۔

اَرْضٌ بَرَشَاءُ: زمین بہت گھاس والی طرح بہ طرح کی۔

فِي حَدِيثٍ اخَذَ حَصَى الْجِمَارِ الْبَرَشِ: کنکریاں مارنے کی رنگ برنگ لیں۔

بَرْطِيلٌ: لمبا بڑا پتھر (کعب بن زہیر نے اپنے قصیدے میں اونٹنی کے سر کو اس سے تشبیہ دی ہے)۔

اِنَّهُ كَرِهَ لِبَاسِ الْبُرْطُلَّةِ: آنحضرتؐ نے برطلہ کا پہننا مکروہ جانا۔

بُرْطَلَهْ يَابُرْطُلَّةَ (بہ تشدید لام) ایک قسم کی ٹوپی ہے۔
بُرْطَمَّةٌ: غصہ سے پھول جانا۔

مُبْرُطَمٌ: متکبر مغرور (مجاہد نے کہا وَ اَنْتُمْ سَامِدُونَ کی تفسیر میں هِيَ الْبُرْطَمَةُ۔ بعض نے کہا برطمہ ایک قسم کا کھیل ہے)۔

بِرَاعَةٌ: يَابُرُوعٌ: غالب ہونا فائق ہونا، فضیلت میں یا جمال میں کامل ہونا، فصاحت۔

أَمْرٌ بَارِعٌ: اچھا امر۔

إِمْرَأَةٌ بَرِيعَةٌ: حسن و جمال یا عقل میں فائق عورت۔

بَرْقٌ: بجلی کی چمک۔

بَرْقَةٌ: دہشت۔

بَرْقٌ: بکری کا بچہ دہشت حیرت۔

بُرْقَةٌ: حاجت کام اور وہ مٹی جس میں پتھر اور ریت ملی ہو اور ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں جہاں آنحضرتؐ کے صدقات جمع رہتے تھے (منتہی الارب میں ہے کہ عرب کے ملک میں ایک سو سے زیادہ برقے ہیں جیسے بُرْقَةُ الْأَثْمَادِ اور بُرْقَةُ الْأَجَاوِلِ اور بُرْقَةُ الْأَجْدَادِ وغیرہ)

أَبْرِقُوا فَإِنَّ دَمَ عَفْرَاءٍ أَرْكَى عِنْدَ اللَّهِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوِينَ: چپت کبری بکری قربانی کرو کیونکہ ایک سفید بکری کا خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو کالی بکریوں کے خون سے بہتر ہے (بعض نے کہا أَبْرِقُوا کے معنی یہ ہیں کہ موٹی چربی دار بکری ڈھونڈ کر قربانی کرو)۔

إِنَّ صَاحِبَ رَأْيِهِ فِي عَجَبِ ذَنْبِهِ مِثْلُ أَلْيَةِ الْبَرْقِ وَفِيهِ هُلْبَاتٌ كَهُلْبَاتِ الْفَرَسِ: اس کے جھنڈے بردار کی ریڑھ کی ہڈی میں بکری کے بچہ کی چمکی کی طرح ایک چیز ہوگی اس پر گھوڑے کے بالوں کی طرح بال ہوں گے۔

تَسُوقُهُمُ النَّارُ سَوْقَ الْبَرْقِ الْكَسِيرِ: ان کو

آگ اس طرح سے ہانک لے جائے گی (آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ) جیسے لنگڑے بکری کے بچہ کو ہانکتے ہیں۔

إِنَّ الْبَحْرَ خَلَقَ عَظِيمٌ يَرْكَبُهُ خَلْقٌ ضَعِيفٌ دُوْدٌ عَلَى عُودٍ بَيْنَ غَرَقٍ وَبَرَقٍ (عمر و بن عاص نے حضرت عمرؓ کو لکھا) سمندر اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے اس پر وہ مخلوق سوار ہوتی ہے جو ضعیف (نا توان) ہے یعنی آدمی اس کی مثال کیا ہے جیسے ایک کیرا ایک لکڑی پر بیٹھا ہو اب ڈوبا اب ڈوبا دہشت زدہ۔

لِكُلِّ دَاخِلٍ بَرْقَةٌ: جو شخص (نیا) اندر آئے گا اس کو دہشت ہوگی۔

إِذَا بَرَقَتِ الْأَبْصَارُ: جب آنکھیں مارے حیرت کے کھلی کی کھلی رہ جائیں (اگر بَرَقَتْ بہ فتح راہ پڑھو تو معنی یہ ہوں گے جب آنکھیں چکا چوند ہو جائیں)۔

كَفَى بَبَارِقَةِ السُّيُوفِ عَلَى رَأْسِهِ فِتْنَةً: یہ فتنہ (امتحان) کیا کم ہے کہ اس کے سر پر تلواریں چمک چکی ہیں (اب دوسرے امتحان کی کیا ضرورت ہے۔ یہ شہید کے لئے فرمایا۔ جب لوگوں نے پوچھا کیا شہید کا بھی قبر میں امتحان ہو گا)۔

الْجَنَّةُ تَحْتَ الْبَارِقَةِ يَتَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ: بہشت تلواروں کے تلے یا تلواروں کی چمک کے تلے ہے۔

فَإِذَا فَتَى بَرَّاقُ الشَّيَا: ناگہاں ایک جوان دکھلائی دیا جس کے دانت تبسم کے وقت بجلی کی طرح چمک رہے تھے۔

تَبْرِقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ: آپ کے چہرے کی شکنیں بجلی کی طرح چمک رہی تھیں۔

بُرَاقٌ: وہ جانور جس پر آنحضرتؐ شب معراج میں سوار ہوئے تھے وہ خچر سے کم اور گدھے سے اونچا تھا اس کا رنگ نقرہ بہت چمک دار تھا اس لئے براق اس کا لقب ہوا بعض نے کہا اس لئے کہ وہ برق کی طرح تیز رفتار تھا۔

فَاخْتَمَلَهُ حَتَّى إِذَا بَرَقَتْ قَدَمَاهُ رَمَى بِهِ: اس نے اس کو اٹھا لیا جب پاؤں تھک گئے تو پھینک دیا۔

بَرْقُ الْفَجْرِ: صبح کی روشنی ہونی۔

الْبَرَقُ مَخَارِيقُ الْمَلَائِكَةِ:- بجلی فرشتوں کے کوڑے ہیں۔

اَبْرَقَ:- بھی ایک جانور تھا جس کو حضرت جبریل لے کر آئے تھے اور ایک کپڑے کا ٹکڑا جو کمر پر باندھا جاتا تھا (یہ ٹکڑا بہشت سے آیا تھا اور آنحضرتؐ نے وفات کے بعد حضرت علیؓ کو دیا فرمایا یہ جبریل لے کر آئے تھے انہوں نے کہا محمدؐ اس کو زرہ کے چھلے میں رکھو اور پیٹی کے بجائے کمر پر باندھو)۔

بَرْقَةٌ:- وہ باغ سات باغوں میں سے جو حضرت فاطمہؓ پر وقف کئے گئے تھے۔

اَبْرَقَ:- وہ گھوڑا جو چیت کبرا ہو۔

وَلَعَمْرِي فَلْيَبْرِقُوا وَلْيُرْعِدُوا:- قسم میری عمر کی وہ ڈرائیں اور دھمکائیں۔

بَرْكَةٌ: ایک بارود دھوہنا، صبح کے وقت سینہ اونٹ کا جوزمین سے لگتا ہے۔

بُرُوكٌ اور تَبْرَاكٌ بیٹھنا۔

بَرْكَةٌ:- کسی چیز میں زیادتی ہونا۔

بَرَكَ:- جم گیا، ٹھہر گیا، بیٹھ گیا، گر گیا۔

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ يَا فَيْيُكَ يَا عَلِيَّكَ يَا بَارَكَكَ:- سب کے معنی یہ ہیں اللہ تجھ کو برکت دے۔

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ:- یا اللہ حضرت محمدؐ کو اور ان کی آل کو جو تو نے بزرگی دی ہے وہ ہمیشہ قائم اور دائم رکھ۔

تَبَرَّكَ بِهِ:- برکت لی اس سے۔

تَبَارَكَ:- برکت طلب کی یا حاصل کی، قال لیا، پاکیزہ اور منزہ ہوا۔

اِبْتَرَاكَ:- گھٹنوں پر ٹیکادے کر لڑنا۔

بَرَاكَ بَرَاكَ:- بیٹھ جاؤ۔

بَرْكَةٌ:- حوض

اَبْرَكَ:- بہادر شجاع۔

بُرُوكٌ:- وہ عورت جس کا لڑکا جوان ہو اور وہ نکاح کرے۔

فَحَنَّاكَ وَبَرَكَ عَلَيْهِ:- آنحضرتؐ نے کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔

بَرْكَةُ السُّحُورِ:- سحری کھانے کی برکت یا اس وقت کے ذکر اور دعا کا ثواب۔

بَارَكَ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمِدْنَا:- ہمارے صاع اور مد میں برکت دے (مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں ایک مد یا ایک صاع اناج اتنے آدمیوں کو کفایت کرے جو اور شہروں میں ان کو کفایت نہ کرتا یا ان کی تجارت یا سوداگری میں ترقی ہو غلہ کی آمد بہت ہو رات دن صاع اور مد کا استعمال ہوا کرے یا مد اور صاع کا مقدار بڑھا دے جیسے بعد کے زمانہ میں ہوا)۔

مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ:- اس تعریف میں برکت ہو (وہ خود بڑھ جائے) اس پر برکت ہو (باہر سے اور آئے اور اس کی مقدار بڑھ جائے)۔

بَرْكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ:- کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرے (یعنی ہاتھ دھوئے صاف پاک کرے)۔

فَإِنَّ الْبَرْكََةَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهَا:- برکت کھانے کے پیچوں پیچ میں اترتی ہے (اس وجہ سے کناروں سے کھانا چاہئے نہ کہ پیچ میں سے)۔

فَيَبَارَكَ لَهُ فِيهِ:- پھر اس کو اس میں برکت ہو (ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خوشی سے میں نے اس کو نہیں دیا)۔

مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ:- زمین کی پیداوار پھل پھول وغیرہ میں سے۔

وَأَنْزِلُ عَلَى مِنْ بَرَكَاتِكَ:- اپنی برکتوں یعنی فضل و کرم میں سے مجھ پر کچھ اتار۔

مَا يَتَبَرَّكُ أَصْحَابُهُ:- جس چیز سے آپ کے اصحاب برکت لیتے تھے (آنحضرتؐ کی کل چیزیں متبرک تھیں اور صحابہ اور تابعین نے ان سے برکت لی ہے اور اسی حکم میں ہیں آثار صالحین اور قبور اولیاء اللہ اور جن لوگوں نے ان سے برکت لینے کو شرک کہا انہوں نے صریح غلطی کی ہے)۔

بَرْكَةُ بَدْعُوَةِ إِبْرَاهِيمَ:- زمزم میں یا مکہ کے کھانے

پینے میں حضرت ابراہیم کی دعا کی وجہ سے برکت ہے۔

اَكْثَرُ مَالِهِ وَبَارِكْ لَهُ: - یا اللہ انس کو بہت مال دے اور اس کو برکت عطا فرما۔ (یہ دعا آنحضرتؐ کی قبول ہوئی۔ انس کا باغ بصرے میں دوبار میوہ دیتا آل اولاد ستر سے زیادہ ہوئی)

فَيَبْرِكْ عَلَيْهِمْ: - آپ بچوں کو سلام کرتے ان کو برکت کی دعا دیتے۔

لَا تَذَرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَهَ: - تجھ کو کیا معلوم ان میں سے کس میں برکت ہے (یعنی جو کھا چکا اس میں یا جو بیچ گیا اس میں یا جو گر پڑا اس میں یا جو انگلیوں میں لگا رہ گیا اس میں)۔
أَلَا بَرَكْتُ: - تو نے برکت کی دعا کیوں نہ کی (الٹی نظر بد لگائی)۔

تَبَارَكَ اللَّهُ: - بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ یا پاک ہے اور منزہ ہے۔

بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا: - ہمارے شہر میں برکت دے۔
بَرَكْ عَلَى رُكْبَتَيْهِ: - اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

يَعْمِدُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحَدُكُمْ فَيَبْرِكُ فِي صَلَوتِهِ بَرَكَ الْجَمَلِ: - ابو ہریرہ تم میں سے کوئی کیا کرتا ہے اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھتا ہے۔ (پہلے گھٹنے زمین پر ٹیکتا ہے پھر ہاتھ رکھتا ہے ایسا نہ چاہئے بلکہ پہلے ہاتھوں کو زمین پر ٹیکنا چاہئے۔ امام مالکؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن دوسرے اماموں نے کہا ہے کہ اونٹ کا بیٹھنا یہی ہے کہ پہلے نمازی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک دے حالانکہ حدیث میں اس کی صراحت ہے) وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ یعنی گھٹنے ٹیکنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ ٹیکے (اور اونٹ کے گھٹنے وہی ہیں جو انسان میں ہاتھ کہے جاتے ہیں)۔ دوسرے امام کہتے ہیں کہ وائل کی حدیث میں اس کو صراحت ہے کہ آنحضرتؐ سجدہ کرتے وقت پہلے اپنے گھٹنے زمین پر ٹیکتے اور ابو ہریرہ کی حدیث منسوخ ہے مگر اس کا دعویٰ بے دلیل ہے اور حق یہ ہے کہ نمازی کا اختیار ہے چاہے پہلے گھٹنے ٹیکے چاہے پہلے ہاتھ لیکن اکثر محدثین نے

پہلے امر کو ترجیح دی ہے)۔

أَلْقَتِ السَّحَابُ بَرَكًا بَوَانِيهَا: - ابر نے اپنے اعضا کے سینے کو ڈال دیا (یعنی خوب جم کر برسا)۔

فَإِنَّ عَلَى أَبْوَالِهِمْ فِتْنًا كَمَبَارَكِ الْإِبِلِ: - ان کے دروازوں پر ایسی خرابیاں ہیں جیسے اونٹوں کے تھانوں میں ہوتی ہیں (اگر اچھے تندرست اونٹ بیمار اونٹوں کے تھان میں بٹھائے جائیں تو ان کو بھی بیماری لگ جاتی ہے)۔

لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْلُغَ مَعَكَ بَرَكَ الْغُمَادِ: - بدر تو کیا چیز ہے (بالکل قریب ہے) اگر آپ ہم کو برک الغماد تک چلنے کا حکم دیں تو ہم حاضر ہیں۔ (برک الغماد ایک موضع ہے یمن میں، بعض نے کہا مکہ سے بھی پانچ منزل ورے)۔

اِبْتَرَكَ النَّاسُ فِي عُثْمَانَ: - لوگوں نے حضرت عثمان کو برا کہا۔

كَثِيرَاتُ الْمَبَارَكِ: - یہ اونٹ اکثر اپنے تھانوں میں بیٹھے رہتے ہیں (جنگل کو چرنے نہیں جاتے اس خیال سے کہ شاید مہمان آجائیں اونٹ کاٹنے کی ضرورت پڑے یا اس کا دودھ دہنے کی)۔

ضَرْبُهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَكَ: - عفرہ کے بیٹوں معاذ اور معوذ نے ابو جہل مردود کو اتنا تلواروں سے مارا کہ وہ گر گیا، بعض روایتوں میں حَتَّى بَرَدَ ہے یعنی وہ ٹھنڈا ہو گیا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ گر جانے کے بعد عبد اللہ بن مسعود سے اس نے باتیں کیں اور انہوں نے اس کا سر کاٹا)۔

بَرَكَةٌ: - چھوٹا تالاب جہاں برسات کا پانی جمع ہو۔
بَرَمٌ: - بخیل، پگھلا ہوا سیسہ بے قراری۔

مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُمْ كَارِهُونَ صَبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْبَرَمُ: - جو شخص ایسے لوگوں کو باتیں سنے (یعنی قصداً ادھر کان لگا کر) جو اس کو یہ باتیں سنانا پسند نہ کرتے ہوں تو (قیامت کے دن) اس کے دونوں کانوں میں سیسہ (یا سرمہ) گلا کر ڈالا جائے گا (تاکہ وہاں بہا رہے کچھ نہ سنے) ایک روایت میں برم کے بدل بَرَمٌ ہے معنی وہی ہیں۔
بَرَمٌ: - مضبوط کرنا، بٹنا، گھومنا۔

تَبَرُّمٌ بِمَعْنَى بَرِّمٌ -

اِبْرَامُ: - انگور کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آنا رنجیدہ کرنا، جوڑنا، بننا -

بَرَامٌ: - دھاگا -

بَرِيْمَةٌ: - برہ، سوراخ کرنے کا آلہ -

كِرَامٌ غَيْرُ اِبْرَامٍ: - خچی ہیں بخیل نہیں ہیں (عمرو بن

معدی کرب نے حضرت عمرو سے کہا: -

اَبْرَامُ بَنُو الْمُغِيْرَةِ: - کیا بنی مغیرہ کے لوگ بخیل ہیں

(انہوں نے کہا کیوں) عمرہ نے کہا: -

نَزَلْتُ فِيْهِمْ فَمَا قَرَوْنِيْ غَيْرَ قَوْسٍ وَ ثَوْرٍ وَ

كَعْبٍ: - میں ان کے پاس مہمان اتر انہوں نے بس یہی میری

ضیافت کی تھیلی میں کچھ بچی ہوئی کھجور تھی ایک پیڑ کا ٹکڑا تھوڑا سا

گھی - حضرت عمر نے کہا اِنَّ فِيْ ذَلِكَ لَشِبْعًا - یہ تو پیٹ

بھرنے کے لئے کافی ہے (اور کیا چاہئے کچھ پلاؤ تو رومہ پراٹھے

گوشت حلوے مٹھائی پیش کرتے تب تو ان کو بخچی کہتا) -

اَيْنَعَتِ الْعَنْمَةُ وَ سَقَطَتِ الْبَرَمَةُ: - ایسی خشک سالی

ہوئی کہ عناب پک گئی اور کیلے کی کلی گر پڑی (خشکی سے جھڑ گئی)

بعض نے کہا بَرَمَةٌ سے پیلو کا پھل مراد ہے) -

السَّلَامُ عَلَيْكَ غَيْرَ مُؤَدَّعٍ بَرَمًا: - تجھ پر سلام تو

ایسا شخص نہیں ہے جس سے ملول ہو کر اس کو رخصت کریں (یہ ماہ

رمضان کے حق میں فرمایا اس حدیث سے خطبہ الوداع کی اصل

نکلتی ہے اور جس نے اس کو بدعت کہا ہے اس سے غفلت ہوئی یہ

بَرَمٌ بہ بَرَمًا سے نکلا ہے یعنی اس کی صحبت سے اکتا گیا ناک

میں دم آ گیا اور بَرَمٌ اَلْأَمْرَ بَرَمًا کے معنی ایک کام کو مضبوط کیا

اسی سے ہے) -

اِبْرَامٌ: - مضبوط اور استوار کرنا اسی سے ہے قضائے مہرم

جو ٹل نہیں سکتی -

رَأَى بُرْمَةً تَفُوْرُ: - ہانڈی دیکھی وہ اہل رہی تھی (اس

میں گوشت پک رہا تھا) -

فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَةً: - جب دیکھا وہ ملول ہو رہا ہے -

سُوْقُ الْبُرْمِ: - ہانڈیوں کے بازار -

بُرْمَةٌ: - کی جمع بُرْمٌ اور بُرْمٌ اور بُرَامٌ آئی ہے -

اَلْمُؤْمِنُ لَا يَتَبَرَّمُ وَلَا يَتَسَخَطُ: - مومن خیر کے

کاموں سے نہ ملول ہوتا ہے نہ غصے ہوتا ہے یا مُدَبِّرُ الْاِبْرَامِ

وَالنَّقْصِ اے جوڑنے اور توڑنے کی تدبیر کرنے والے -

بُرْنِيَّةٌ: - ایک قسم کی کھجور جو گول اور بہت عمدہ مزیدار ہوتی ہے -

بُرْنِيَّةٌ: - ایک برتن مٹی کا -

بُرْنَامَجٌ: - مال کی بیچک جس میں ہر چیز کی قیمت لکھی ہوتی ہے -

بُرْنَسٌ: - ہر وہ کپڑا جس میں ٹوپی لگی ہو جبہ ہو یا قمیض یا

باران کوٹ وغیرہ (بعض نے کہا لمبی ٹوپی جس کو لوگ شروع

زمانہ اسلام میں پہنا کرتے تھے) -

اَلْعَالِمُ الْمَرَضِيُّ قَدْ تَحَنَّنَ فِيْ بُرْنِسِهِ وَقَامَ

اَللَّيْلَ فِيْ حَنْدَسِهِ: - اچھا عالم وہ ہے جو اپنے برنس کا ڈھانڈہ کر

کے رات کی تاریکی میں عبادت کے لئے کھڑا ہوا -

كَانَ لَهُ بُرْنَسٌ يَتَبَرَّنُسُ بِهِ: - آنحضرتؐ کا ایک برنس

تھا آپ اس کو اوڑھ لیتے (مجمع البحرین میں ہے برنس نصاریٰ کی

ٹوپی ہے جو وہ سر پر رکھتے ہیں) -

بُرْهَةٌ: - ایک حصہ زمانے کا -

كَانَ بُرْهَةٌ نَصْرَانِيًّا: - ابرہہ بادشاہ نصرانی تھا (جس

نے کعبہ شریفہ کو گرانا چاہا تھا) -

اَبْرَهَةٌ: - یمن کا بادشاہ تھا -

اَتَى عَلَيْهِ بُرْهَةٌ مِّنَ الدَّهْرِ: - ایک لمبا زمانہ اس پر

گذرا -

بَرْهَوْتُ: - ایک گہرا تیر و تاریک کنواں ہے حضر موت میں

(بعض نے بُرْهَوْتُ پڑھا ہے - طبرانی نے ابن عباس سے

مرفوعاً نکالا) -

شَرِيْبِرٌ فِيْ الْاَرْضِ بُرْهَوْتُ: - تمام زمین میں بدتر

کنواں برہوت ہے -

تَرْدُهُ اَرْوَاحُ الْكُفَّارِ: - وہاں کافروں کی روہیں جاتی

ہیں (اور مروی نے اس کو حضرت علی سے نکالا کہتے ہیں کافروں

کی روہیں اسی کنوے میں رہتی ہیں) -

بُرْهَانٌ: - دلیل، حجت، ثبوت -

الصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ: - خیرات کرنا (سچے ایمان کی) دلیل ہے یا آخرت میں وہ دلیل ہوگی عذاب الہی سے بچائے گی۔
بُرَّةٌ: اونٹ کی ناک کا چھلہ۔

أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي أَنْفِهِ بُرَّةٌ مِّنْ فِصَّةٍ يَغِيظُ بِذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ: - آنحضرتؐ نے قربانی کے لئے مکہ میں ابو جہل کا اونٹ بھیجا (اس کی خاص سواری کا جو بدر کی لوٹ میں ہاتھ آیا تھا) جس کی ناک میں چاندی کا چھلہ پڑا ہوا تھا آپؐ نے یہ اونٹ اس لئے بھیجا کہ مشرکوں کا دل جلے (ان کے سردار کا اونٹ مسلمانوں کے قبضے میں ہے)۔

رَكِبَ نَاقَةً لَّيْسَتْ بِمَرْأَةٍ: - ایسی اونٹنی پر سوار ہوا جس کی ناک میں چھلہ نہ تھا۔

كَانَتْ بُرَّةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنْ فِصَّةٍ: - آنحضرتؐ کی اونٹنی کی ناک کا چھلہ چاندی کا تھا۔
بَرْهَرَهَةٌ: سفید چمکتی ہوئی چھری۔

فَأَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ ادْخَلَ فِيهِ الْبَرْهَرَهَةَ: - فرشتہ نے آنحضرتؐ کے سینہ سے ایک کالے خون کی پھٹکی نکال لی پھر سفید چمکتی چھری اس میں ڈالی۔

بَرِيَّةٌ: مخلوق یا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ: - اے وہ شخص جو ساری مخلوق میں بہتر ہے۔ اس کی جمع بَرَايَا اور بَرَايَاتٌ ہے۔

أُولَئِكَ هُمُ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ: - یہ لوگ سب مخلوق میں بہتر ہیں (ابن عباس نے کہا یہ آیت حضرت علیؑ اور ان کے اہل بیت کے حق میں اتری)۔
بَرَّى: - خاک مٹی۔

صَلَّ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ عَدَدَ الشَّرَائِ وَالْبَرَايِ وَالْوَرَى: - یا اللہ حضرت محمدؐ پر گیلی مٹی اور خاک اور مخلوق کے شمار پر اپنی رحمت اتار۔

إِنَّهَا خَرَجَتْ فِي سَنَةِ حُمْرَاءَ فَقَدْ بَرَّتِ الْمَالَ: - حلیمہ سعدیہ اپنے گھر سے ایسے قحط کے سال میں نکلیں جس نے اونٹوں کو دبا کر دیا تھا (چارے پانی کی کمی سے)۔

أَبْرَى النَّيْلَ وَارْيَشَهَا: - میں تیر تراش رہا تھا ان میں

پر لگا رہا تھا۔

مَنْ نَامَ عَلَى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرَّتْ مِنْهُ الدِّمَّةُ: - جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر روک نہ ہو تو اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھ گیا۔

مَنْ يُطِيقُكَ وَ أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ: - تجھ سے کون برابری کر سکتا ہے تو تو ہوا سے مقابلہ کرتا ہے۔

كَانَتْ بُرَّةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنْ فِصَّةٍ: - (اس کا ترجمہ ابھی گزر چکا)۔

نَهَى عَنْ بَرَى النَّبْلِ فِي الْمَسَاجِدِ: - مسجدوں میں تیر تراشنے سے آپؐ نے منع فرمایا بَرَايَةٌ اور بَارِيَةٌ یعنی بھیر چٹائی۔

نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ: - آپؐ نے ایسے دو آدمیوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا جو ایک دوسرے سے (بڑائی جتانے کے لئے) مقابلہ کر رہے ہوں (ہر ایک اپنی فوقیت، فخر اور مباہاتہ کے لئے کھانا کھلاتے ہوں دوسرے کو ذلیل اور شرمندہ کرنے کے لئے)

يُبَارَيْنِ الْأَعْنَةَ مُضْعِدَاتٍ: - ایسی اونٹنیاں جو چڑھتے وقت اپنی باگوں کا مقابلہ کرتی ہیں (بڑی شہ زور ہیں باگ کو کچھ نہیں مانتیں)۔ ایک روایت میں يُبَارَيْنِ الْأَسِنَّةُ ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدھی چڑھ رہی ہیں)۔

باب الباء مع الزاء

بَزُجٌ: فخر کرنا، برا بیختہ کرنا، ابھارنا، آراستہ کرنا۔
مُبَارَاةٌ: بمعنی بَزُجٌ ہے۔

تَبَارُجٌ: - ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

بَزِيحٌ: - جو احسان کا بدلہ احسان کرے۔

بَزُخٌ: سینہ باہر نکل آنا اور پیٹھ سکڑ جانا۔

إِنَّ عُمَرَ دَعَا بِفَرَسَيْنِ هَجِينٍ وَ عَرَبِيٍّ إِلَى الشُّرْبِ فَتَطَاوَلَ الْعَتِيقُ فَشَرِبَ بِطُولٍ غُنْفَهُ وَ تَبَارَخَ الْهَجِينُ: - حضرت عمرؓ نے دو گھوڑوں کو پانی پلانے کے لئے بلایا ایک مجنس تھا (یعنی اصیل نہ تھا)۔ مثلاً باپ عربی ماں دکنی یا

ہوئی ہے۔ آپ کا رنگ گندمی تھا اور داڑھی گول آنکھیں بڑی بڑی، توند نکلی ہوئی، ناک اونچی اور بلند بدن فرہ متوسط القامت۔ یا اللہ قیامت کے دن ہمارا حشر حضرت علی کے خادموں میں کر اور بہشت میں بھی ہم کو آپ کے خدمت گاروں میں رکھ لے ہم آپ کی کفشن برداری کیا کریں۔

بَزْر: کپڑا گھر کا سامان غالب ہونا، لوٹ کھسوٹ کرنا۔

قَدِمَ بَزْرٌ مِنَ الْيَمَنِ:۔ یمن سے کچھ کپڑا آیا۔

فَارْسَل إِلَى الْيَهُودِيَّيْنِ يَسْتَسْلِفُ بَزْرًا إِلَى الْمَيْسَرَةِ:۔

آپ نے ایک یہودی کے پاس (جو بزاز تھا) کسی کو بھیجا کہ پیسہ آنے تک اس سے کچھ کپڑا ادھار لیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَزَّازًا:۔

آنحضرت (نبوت سے پہلے) بزاز تھے کپڑا بیچا کرتے تھے (بزازی نہایت عمدہ اور صاف پاک پیشہ ہے اس حدیث سے تجارت کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی خصوصاً تجارت پارچہ کی اور جو کوئی شخص نوکری کو تجارت پر ترجیح دیتا ہے وہ عقل سے خالی ہے)۔

اِشْتَرَوْا بَزْرًا فَاشْتَرَوْا كُفًّا: کپڑا خریدا اس میں ساجھا کر

لیا۔

سَتَكُونُ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ كَذًا وَكَذَا ثُمَّ تَكُونُ

بَزْرِيًّا:۔ قریب میں نبوت اور رحمت کا زمانہ آئے گا (یعنی خلافت راشدہ کا جو نبوت کے قدم بہ قدم ہوگی) پھر ایسا زمانہ آئے گا پھر ایسا پھر لوٹ کھسوٹ کا زمانہ (رعایا بادشاہ کو بادشاہ رعیت کو لوٹنا چاہیں گے۔ ایک روایت میں ثُمَّ تَكُونُ بَزْرِيًّا ہے یعنی بے آرا می اور تکلیف کا زمانہ) کہتے ہیں۔

بَزْرُ الرَّجُلِ:۔ اس کو تکلیف میں ڈالنا بے قرار کیا (بعض

نے کہا بَزْرُ الشَّيْءِ سے ماخوذ ہے یعنی اس چیز کو اچک لیا۔ بعض نے کہا بَزْرُةٌ سے جس کے معنی جلد ہانکنا، دوڑنا، بھاگنا، بہت ہلنا ہیں۔ مطلب وہی ہے کہ ظالم حاکموں کا زمانہ)۔

فَيَبْتَزُّ ثِيَابِي وَمَتَاعِي:۔ وہ میرے کپڑے سامان

چھین لے مجھ کو ننگا کر دے۔

مَنْ أَخْرَجَ ضَيْفَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِلَّا بَزْرِيًّا فَيَرُدُّهَا:۔

ترکی یا آسٹریلیا یا کانٹھیا واڑی یا ماں عربن ہو اور باپ دکنی یا ترکی وغیرہ) ایک عربی اصیل (اچھی ذات والا) اصیل نے تو لمبا ہو کر گردن بڑھا کر پانی پیا اور مجنس نے کیا کیا اپنے سم اندر کی طرف موڑ کر گردن چھوٹی کر لی۔

تَبَاَزَخَ فُلَانٌ عَنِ الْأَمْرِ:۔ وہ شخص اس کام سے پیچھے ہٹ گیا (باز آ گیا)۔

بُرَاخَةُ:۔ ایک مقام کا نام ہے وہاں حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں مسلمانوں نے جنگ کی تھی۔

بَزْرٌ: بیج، ناک سکننا، بیج ڈالنا، لکڑی سے مارنا، بھرنا، دیگ میں مصالح ڈالنا۔

بَيَّزَرَةً:۔ موٹی لاکھی۔ اس کی جمع: بَيَّازِرٌ۔

مَا شَبَّهْتُ وَقَعَ السُّيُوفِ عَلَى الْهَامِ إِلَّا بِوَقَعِ الْبَيَّازِي عَلَى الْمَوَاجِنِ:۔ تلواریں جو سروں پر پڑتی ہیں ان کی تشبیہ یہی ہے جیسے دھوبی کی گدیوں (گدی وہ موٹی لکڑی یا پتھر جس پر دھوبی کپڑا مارتے ہیں) پر لکڑیاں پڑ رہی ہوں۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَهُمْ الْبَازِرُ:۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے یہ بازار کے لوگ ہیں (باز ایک پہاڑی ملک ہے کرمان کے قریب بعض روایتوں میں یوں ہے یہ کردی لوگ ہیں۔ صحیح بخاری میں یوں ہے وَهُوَ هَذَا الْبَازِرُ وہ ملک یہی بارز ہے یعنی ایران کا ملک اصل میں پارس تھا پے کو بے سے اور سین کو زاسے بدل دیا)۔

فَإِذَا رَأَيْنَا عَلِيًّا قُلْنَا بُزْرُكُ أَشْكُمُ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَقُولُونَ قَالَ نَقُولُ عَظِيمُ الْبَطْنِ قَالَ أَجَلُ أَغْلَاهُ عِلْمٌ وَاسْفَلُهُ طَعَامٌ:۔ جب ہم حضرت علیؓ کو دیکھتے تو (فارسی میں) بزرگ شکم (بڑے پیٹ والے) کہتے انہوں نے پوچھا کیا کہتے ہو ہم نے (عربی میں اس کا ترجمہ کیا اور) کہا عظیم البطن انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے میرا پیٹ بڑا ہے مگر اس پیٹ میں اوپر تو علم ہے اور نیچے کھانا ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے میں نے جناب امیر کو کئی بار خواب میں دیکھا ہے اور آپ سے دیر تک شرف ہم کلامی اور صحبت حاصل

جو شخص اپنے مہمان کو نکال دے (اس کو کھانا نہ کھلائے) پھر بغیر بھاگے اور دوڑے اس کو نہ پاسکے تو بھاگ کر اور دوڑ کر اس کو پھیر کر لائے۔

إِنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا عَلَى صَاحِبِكَ بَزَّةً قَوْمٌ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ (حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم سے کہا جب شام کے قریب پہنچے) ان شام والوں نے تیرے صاحب پر عمدہ لباس نہیں دیکھا یہ تو وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اپنا غضب اتارا۔

بَزَاعَةٌ: ظرافت بچہ کا بے حجابانہ باتیں کرنا۔
مَوْرَتْ بِقَصْرِ مَشِيدٍ بَزِيعٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: - میں نے بہشت میں ایک عالیشان نہایت لطیف محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا ہے۔

بَزُغٌ: يَا بَزُؤُغْ - نشتر مارنا، خون رواں کرنا، نکلنا یا چمک دار ہونا۔

بَزَغَتِ الشَّمْسُ: - سورج نکلا۔

بَزَغَ الْقَمَرُ: - چاند نکلا۔

حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَاذِعَةً: - یہاں تک کہ سورج صاف نمایاں ہو جائے (نہ یہ کہ صرف شعاع اس کی نکلے)۔

إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شِفَاءٌ فَفِي بَزْغَةِ الْحَجَّامِ: - اگر کسی دوا میں تندرستی ہے تو فساد کے نشتر لگانے میں ہوگی۔

مِبْزُغٌ: - نشتر جس کو مشروط بھی کہتے ہیں۔

بَزُقٌ: تھوکنے، روشن ہونا۔

أَتَيْنَا أَهْلَ خَيْبَرَ حِينَ بَزَقَتِ الشَّمْسُ: - ہم خیبر والوں کے پاس اس وقت پہنچے جب سورج نکل آیا۔

بُزَاقٌ اور بُصَاقٌ اور بُسَاقٌ: - تینوں کے معنی تھوک جو منہ سے نکلے۔

لَيَبْزُقَنَّ تَحْتَ قَدَمِهِ: - اپنے پاؤں کے تلے تھوک لے (فتنی نے کہا یعنی جب مسجد میں نماز نہ پڑھتا ہوا اگر مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو اور تھوک کا غلبہ ہو تو کپڑے میں تھوک لے۔ میں کہتا ہوں اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں ہے اور مسجد میں زمین اگر کچی

ہو یا کنکریاں کچھی ہوئی ہو تو پاؤں کے تلے تھوک لینا اور مٹی پر رگڑ دینا یا کنکریوں میں دبا دینا وہاں بھی ہو سکتا ہے خصوصاً جب جوتوں سمیت نماز پڑھ رہا ہو جیسے سنت ہے)۔

نَهَى عَنْ مَحْيِ كِتَابِ اللَّهِ بِالْبُزَاقِ: - آپ نے اللہ کی کتاب (قرآن کو) تھوک لگا کر مٹانے سے منع فرمایا۔
بَزُلٌ: سختی، زور۔

بَاذِلٌ: - وہ اونٹ جو آٹھ برس کا ہو کرنویں میں لگا ہو (پھر جب دسویں میں لگے تو اس کو بَاذِلٌ عام اور گیارہویں میں لگے تو بَاذِلٌ عامین کہتے ہیں)۔

أَرْبَعٌ وَ ثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَاذِلٍ عَامِهَا كُلُّهَا خِلْفَاتٌ: - چونتیس چھٹے سال میں لگی ہوئی اونٹنیاں باذل عام تک اور سب حاملہ باذل عامین حدیث سننی میں باذل عامین تازہ عمر کا ہوں (یعنی پورا جوان شدہ زور ہوں)۔

أَسْلِمُوا تَسْلِمُوا فَقَدْ اسْتَبْطَنْتُمْ بِأَشْهَبِ بَاذِلٍ (آنحضرتؐ نے جس دن مکہ فتح ہوا کافروں سے فرمایا) اب مسلمان ہو جاؤ تو بیچ جاؤ گے کیونکہ تم پر ایک شدہ زور باذل آن پڑا ہے (یعنی تم پر ایسا سخت وقت آ گیا ہے کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے)۔

قَضَى فِي الْبَاذِلَةِ بِثَلَاثَةِ أَبْعَرَةٍ: - جس زخم سے گوشت چر جائے ہڈی پر صدمہ نہ آئے اس میں آپ نے تین اونٹ دیت کے دلائے۔

بَزَوَانٌ: غلبہ کرنا، پکڑ دھکڑ کرنا۔

كَذَبْتُمْ وَ بَيَّتِ اللَّهُ يُبْزَى مُحَمَّدٌ وَلَمَّا نَطَاعِنُ دُونَهُ وَ نَصِصْلُ: - (یہ حضرت ابوطالب کا شعر ہے انہوں نے قریش کے لوگوں سے خطاب کیا یعنی) قسم خدا کے گھر کی تم جھوٹے ہو کیا محمدؐ کو تم پکڑ لو گے اور ابھی ہم نے ان کے بچانے کے لئے نہ برچھے چلائے نہ تیر مارے۔

لَا تُبَارِ كِتَبَاذِي الْمَرْأَةِ: - عورت کی طرح چوڑا ہلاتے ہوئے مت چل (یہ بَزَاءٌ سے نکلا ہے جس کے معنی سینہ باہر نکل آنا اور پیٹھ اندر گھس جانا۔ عرب لوگ کہتے ہیں ابْزَى الرَّجُلُ جب چوڑا اٹھائے۔ بعض نے کہا لَا تُبَارِ كِتَبَاذِي الْمَرْأَةِ کا

وَكَانَ مَبْسُورًا: - اس کو بواسیر کی بیماری تھی۔
الْإِسْتِجَاءُ بِالْمَاءِ يَذْهَبُ الْبَاسُورَ: - پانی سے استنجا کرنا باسور کو دور کرتا ہے (باسور وہ مسے (دل) جو مقعد پر ہوتے ہیں اس کی جمع بواسیر)۔

الْإِسْتِجَاءُ مُطَهَّرَةٌ لِلْحَوَاشِي وَمُذْهَبَةٌ لِلْبَوَاسِيرِ: - پانی سے استنجا کر مقعد (گانڈ) کے کناروں کو پاک کرتا ہے بواسیر کو دور کرتا ہے۔

بَسْرٌ: - گدر کھجور (عرب لوگ جب کھجور کا خوشہ شروع میں نکلے تو اس کو طلع کہتے ہیں اور جب بستہ ہو جائے تو سَيَّابٌ جب سبز ہو جائے تو جَدَّالٌ اور سَرَّادٌ اور خَلَّالٌ جب ذرا اور بڑا ہو جائے تو بَغْوٌ یا بَلَّحٌ جب پکا کچا ہو جائے (گدر) تو بُسْرٌ جب اور پک جائے تو مُخَطَّمٌ پھر مُوَكَّتٌ پر تَذْنُوبٌ پھر جُمُوسَةٌ پھر ثَعْدَةٌ اور خَالِجٌ خَالِجَةٌ جب خوب پک جائے تو اس کو رُطْبٌ جب پک کر سوکھ جائے تو اس کو تَمَرٌ کہتے ہیں)۔
رَوْضَاتُ بَاسِرَاتٍ: - تازے ہرے بھرے باغیچے۔

بَسٌّ: اونٹ کو آہستہ ہانکتا ریزہ ریزہ کرنا اونٹ کو بَسٌّ بَسٌّ کہہ کر ڈانٹنا جھڑکنا۔

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْعِرَاقِ وَالشَّامِ يَبْسُونُ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ: - کچھ لوگ مدینہ سے اپنے اونٹ آہستہ ہانکتے ہوئے عراق اور شام کی طرف جائیں گے کاش وہ جانتے ہوتے مدینہ میں رہنا ان کے حق میں بہتر ہے۔

وَمَعِيَ بُرْدَةٌ قَدْ بُسَّ مِنْهَا: - میرے پاس ایک چادر ہے جو کچھ گل گئی ہے۔

مِنْ أَسْمَاءٍ مَكَّةَ الْبَاسَةِ: - مکہ کا ایک نام باسہ بھی ہے یعنی گناہوں کو ریزہ ریزہ کرنے والا میٹنے والا (ایک روایت میں النَّاسَةُ ہے نون سے یعنی گناہوں کو ہانکنے والا)۔

أَشْأَمُ مِنَ الْبُسُوسِ: - بسوس سے زیادہ منحوس (یہ ایک مثل ہے کہتے ہیں بسوس ایک عورت تھی بنی اسرائیل میں اس کے خاوند کو حق تعالیٰ نے یہ بشارت دی کہ تیری تین دعائیں ہم قبول کریں گے۔ بسوس نے اس سے درخواست کی ایک دعا

مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے سامنے مت جھک)۔
الْبَازِيُّ بِازْبُزَاةٍ: - اس کی جمع ہے اسی طرح أَبَوَازٌ اور بَيَزَانٌ۔

باب الباء مع السين

بَسًا: يَابَسَاءُ يَابَسُوءٌ - ٹھہرنا آرام لینا انس پکڑنا۔

لَوْ كَانَ أَبُو طَالِبٍ حَيًّا لَرَأَى سُيُوفَنَا بَسَاتٍ بِالْمِيَاثِلِ: - اگر ابو طالب زندہ ہوتے تو (آج) دیکھ لیتے ہماری تلواریں بڑے بڑے شریف لوگوں پر جا کر ٹھہریں (یعنی قریش کے عمائد مارے گئے یہ آپ نے جنگ بدر کے بعد فرمایا)۔

بَسْبَسٌ: چٹیل میدان جہاں گھاس پانی نہ ہو۔

فَبَيْنَا أَجُولُ بَسْبَسَهَا: - میں اس کے صاف میدان میں گھوم رہا تھا (ایک روایت میں سَبْسَبَهَا ہے معنی وہی ہیں اس کی جمع: سَبَاسِسُ)۔

بَسْرٌ: يَابَسُورٌ - تر کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانا جلدی کرنا وقت سے پہلے کوئی کام کرنا غلبہ کرنا ترش رو ہونا۔

لَا تَشْجُرُوا وَلَا تَبْسُرُوا: - یعنی پکی اور کچی کھجور ملا کر مت بھگوؤ (اس سے جلدی نشہ آ جاتا ہے)۔

لَيْسَ لَهُ مَبْسَارٌ: - یعنی خریدار نے اگر بائع سے یہ شرط کر لی کہ بائع اپنی کھجور جو درختوں پر ہے توڑ لے گا پکنے تک اس کو درختوں پر نہ رہنے دے گا تو یہ ہو سکتا ہے۔

اللَّهُمَّ بِكَ ابْتَسَرْتُ: - یا اللہ میں تیری مدد سے سفر شروع کرتا ہوں (ایک روایت میں ابْتَسَرْتُ ہے یعنی حرکت کرتا ہوں)۔

لَمَّا أَسْلَمْتُ رَاغَمْتَنِي أُمِّي فَكَانَتْ تَلْقَانِي مَرَّةً بِالْبِشْرِ وَمَرَّةً بِالْبَسْرِ: - سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں (جب میں مسلمان ہو گیا تو میری ماں مجھ سے چڑ گئی کبھی تو خوشی کے ساتھ مجھ سے ملتی کبھی تیوری بدل کر ناک بھوں چڑھا کر۔

لَا تَبْسُرُ: - نر کو مادہ پر مادہ کی خواہش سے پہلے مت کدا (یہ حسن نے ولید سے کہا جو نر کدا کرتا تھا)۔

میرے لئے کر کہ میں سب عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہو جاؤں اس نے دعا کی پھر وہ عورت بدکار ہو گئی خاوند نے دوسری دعا کی کہ وہ کتی بن جائے کتی ہو گئی تب اس کے بیٹے باپ کے پاس آئے اور یہ دعا کرائی کہ پھر سے وہ آدمی ہو جائے۔ غرض خاوند کی تینوں دعائیں اس عورت پر خرچ ہو گئیں۔ اس روز سے یہ مثل ہو گئی۔ بعض کہتے ہیں۔

بَسُوسٌ :- جس اس بن مرہ کی خالہ تھی اس کی ایک اونٹنی سراب نامی کلیف کے رمنہ میں گھس گئی کلیف نے اس کے تھن پر تیر مارا یہ حال دیکھ کر جس اس نے کلیف پر حملہ کیا اس کو قتل کر ڈالا اور اس پر بنی بکر اور بنی تغلب میں چالیس برس تک جنگ رہی اس پر یہ مثل ہو گئی اب تک عرب میں حَوْبُ بَسُوسِ مشہور ہے۔ ابن اشیر نے کہا بَسُوسِ اصل میں اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دودھ نہ دیتی ہو۔ جب تک اس سے بَسُوسِ نہ کہیں۔

أَمِنْ أَهْلِ الرَّسِّ وَالْبَسِّ أَنْتَ :- کیا تو فساد یوں چغل خوروں میں سے ہے (کہتے ہیں بَسِّ بَيْنَ النَّاسِ بَسًا وَبَيْسَةً۔ یعنی اس نے لوگوں میں فساد کرا دیا چغلی کھائی۔)

أَبَسَّ النَّاقَةُ :- اونٹنی سے بس بس کہا۔
السَّوِيقُ الْمَبْسُوسُ :- ستوتر کیا ہوا۔
مَكَّةُ :- کو بَسَّہ کہتے ہیں اور بَسَّاسَةٌ یعنی ہلاک کرنے والا جو کوئی وہاں گناہ کرے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔

بَسَّ :- بسیہ بنانا، بسیہ وہ ستو یا آٹا جو پنیر اور گھی یا زیتون کے تیل کے ساتھ ملا کر لت کیا جائے اور بن پکائے اس کو کھا جائیں (بعض نے کہا بَسَّسَتْ ہر چیز جو دوسری چیز کے ساتھ ملائی جائے۔) مثلاً ستو پنیر کے ساتھ یا جو کھجور کی گٹھلی کے ساتھ۔

بَسَطَ :- پھیلانا، دراز کرنا، خوش کرنا، جرأت دلانا، عذر ظاہر کرنا اور قبول کرنا۔

بَسَطَ الْيَدَ :- ہاتھ دراز کرنا، فضیلت دینا، سمائی ہو جانا۔
بَسَاطَةٌ :- شیریں زبانی۔
تَبَسَّطَ :- پھیلانا۔

تَبَسَّطَ :- پھرتا، سیر کرنا، طول اور عرض میں۔
إِنْبَسَاطٌ :- پھیلنا، جرأت کرنا، کشادہ روئی سے ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَسَاطٌ ہے یعنی روزی پھیلانے والا، کشادہ کرنے والا یا جسموں میں روحیں پھیلانے والا۔

فِي الْهَمُوءِ الرَّاعِيَةِ الْبَسَاطِ الظُّوَارِ :- (آنحضرتؐ نے کلب قبیلے کو ایک پروانہ لکھا اس میں زکوٰۃ کے احکام تھے) آپ نے یوں لکھوایا چھٹی ہوئی اونٹنیوں میں جو جنگل میں چرتی پھریں ان کی اولاد ان کے ساتھ ہو وہ خود ان کو دودھ پلاتی ہوں (تو بَسَاطٌ بہ کسر یا یا بَسَاطٌ بہ ضمہ بَسَاطٌ کی جمع ہے بَسَاطٌ کہتے ہیں اس اونٹنی کو جس کا بچہ اس کے پاس چھوڑ دیا گیا ہو۔ وہ فراغت سے اس کو دودھ پلاتی ہو بعض نے بَسَاطٌ بہ فتح با روایت کیا ہے۔ بَسَاطٌ کہتے ہیں کشادہ زمین کو اگر یہ روایت صحیح ہو تو بَسَاطٌ کی طا کو منصوب پڑھنا چاہئے، وہ راعیہ کا مفعول ہوگا یعنی کشادہ زمین پر چرنے والیاں۔)

فَوَقَعَ بَسِيطًا مُتَدَارِكًا :- پانی خوب پھیل کر پے در پے پڑا۔

يَدُ اللَّهِ بُسْطَانٌ :- اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کھلا ہوا ہے (قیاس یہ ہے کہ بُسْطَانٌ بہ فتح با ہو جیسے رَحْمَانٌ اور غَضْبَانٌ۔ زھری نے کہا يَدُ اللَّهِ بُسْطَانٌ ہے یعنی اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں تو بُسْطَانٌ بُسْطٌ کا تشبیہ ہے۔ عبد اللہ بن مسعود نے قرآن شریف میں بھی یوں ہی پڑھا ہے۔)

بَلْ يَدَاهُ بُسْطَانٌ يَابُسْطَانٌ بَسْطٌ :- بالکسر کے بھی معنی کھلا ہوا۔

لِيَكُنْ وَجْهُكَ بَسْطًا :- تیرا منہ کشادہ ہنستا ہوا رہنا چاہئے۔

يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا :- جو فاطمہ کو خوش کرتا ہے وہ مجھ کو بھی خوش کرتا ہے۔

لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ إِنْبَسَاطَ الْكَلْبِ :- نماز میں کتے کی طرح اپنی بائیں زمین پر مت بچھا۔

فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطٌ :- ایک شخص لمبے ہاتھوں والا کھڑا ہوا۔

بُسُوقٌ: بلند ہونا۔

بَسُقٌ: تھوکتا۔

وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ: اور بلند بلند کھجور کے درختوں کو۔
كَيْفَ تَرَوْنَ بَوَاسِقَهَا وَ قَوَاعِدَهَا وَ جُؤْنَهَا وَ
رَحَاهَا وَ جَفْوَهَا وَ وَمِصْطَهَا: تم ابر کے لمبے لمبے ٹکڑوں کو
اور اس کی جڑوں کو (جو آسمان کے کناروں میں پھیلتی ہیں) اور
اس کے کالے کالے ٹکڑوں کو اور گول گول ٹکڑوں کو اور اس کے
کناروں میں بجلی کے چمکنے کو اور ہلکی چمک کو کیسے دیکھ رہے ہو۔
مِنْ بَوَاسِقِ أَفْحُوَانٍ: بابونہ کی بلند بلند شاخوں سے۔
وَارْحَجَنَ بَعْدَ تَبْسُقٍ: اونچا ہونے کے بعد بھاری
ہو گیا اور جھک گیا۔

كَيْفَ بَسَقَ أَبُو بَكْرٍ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابو بکرؓ آنحضرتؐ کے اصحاب میں کیونکر
بلند اور نامور ہو گئے۔

فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آنحضرتؐ
کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے (جہاں پانی نکالنے والا کھڑا ہوتا ہے) یا
تو آپ نے دعا کی یا اپنا تھوک اس میں ڈالا۔

بَسُلٌ: سخت ہو جانا، ملامت کرنا، جلدی میں ڈالنا، چھلنی
سے چھاننا، قید کرنا، حلال کرنا، مباح کرنا۔

بُسُولٌ: بسل ہونا (بسل کہتے ہیں اس نبیؐ کو جو برتن
میں بچ رہے یا جس پر رات گزر جائے)۔

بَسَالَةٌ اور بَسَالٌ: جری ہونا، بہادر ہونا۔

إِبْسَالٌ: پکانا، سوکھانا، موت کے لئے تیار ہونا یا ہلاکت
میں ڈال دیا جانا، سپرد کرنا، حرام کرنا۔

أَسَدٌ بَاسِلٌ: میں بسل اور ابسال کے معنی روکنے کے
ہیں چونکہ شیر اپنا شکار دوسروں سے روکتا ہے اور کسی کو کھانے نہیں
دیتا۔

رَجُلٌ بَاسِلٌ: بہادر مرد (یہ بھی اسی باب سے ہے
چونکہ بہادر آدمی ہر ایک کو اپنے اوپر سے روکتا ہے)۔

إِبْتِسَالٌ: موت کے لئے آمادہ ہونا جیسے إِبْتِسَالٌ ہے۔
تَبَسُّلٌ: تیوری چڑھانا غصے یا شجاعت سے۔

بَاسِلٌ: شیر کو بھی کہتے ہیں۔

بَسْلٌ: حرام اور حلال اور اسم فعل بھی ہے بمعنی امین
یعنی قبول کر اور عذاب۔

كَانَ يَقُولُ لِي دُعَائِهِ آمِينَ وَ بَسْلًا: حضرت عمرؓ
اپنی دعا میں آمین کہتے تھے اور بَسْلًا بَسْلًا یعنی یا اللہ قبول کر۔
مَاتَ أَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَ أُبَيْسَلُ مَالُهُ: اسید بن
حضیر (صحابی) مر گئے ان کا سارا مال قرضہ میں ڈوب گیا (سب
دے دیا گیا) حضرت عمرؓ نے وہ مال پھیر لیا اور تین برس میں اس
کی آمدنی سے قرضہ ادا کیا۔

أَمَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ هَمْدَانٍ فَأَنْجَاذٌ بُسْلٌ:
ہمدان کے یہ قبیلے والے تو شریف اور بہادر ہیں۔

بُسْلٌ بَاسِلٌ: کی جمع ہے (کہتے ہیں):

أَسَدٌ بَاسِلٌ: یعنی شیر بند صورت اور کریمہ منظر اور بہادر
اور جری ترش رو غصے سے یا شجاعت سے)۔

لَا تُبَسِّلُنِي: مجھ کو ہلاکت میں مت ڈال۔

إِسْتَبَسَّلَ عَبْدِي لَأَمْرِي: میرا بندہ میرے حکم کے
تابع ہو گیا۔

بَسْمٌ: دانت سپید کرنا (یعنی ہلکی ہنسی جس میں فقط سامنے کے
دانت نمودار ہوتے ہیں آواز نہیں آتی)۔

إِبْتِسَامٌ اور تَبَسُّمٌ: کے بھی وہی معنی ہیں۔

ثُمَّ تَبَسَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آنحضرتؐ نے
مرض موت میں جب صحابہ کو دیکھا وہ صفیں باندھے ہوئے نماز
پڑھ رہے ہیں تو تبسم فرمایا آپ خوش ہوئے۔

فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ:
دیکھا تو آنحضرتؐ تبسم فرما رہے ہیں۔

بَسَامٌ اور مِبْسَامٌ: بہت ہنسنے والا۔

بَسَنٌ: (حَسَنٌ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے اس کے اتباع میں
سے ہے)۔

نَزَلَ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ بِالْبَاسِنَةِ: آدم علیہ السلام
بہشت سے کاریگری یا کھیتی کے ہتھیار لے کر اترے۔
أَبْسَنَ الرَّجُلُ: خوش ہو۔

عَنْ نَخْلٍ بَيْسَانَ: - بيسان کے کھجور کے درخت کا حال بیان کرو۔

(بيسان ایک موضع ہے ملک شام میں)

باب الباء مع الشين

بَشْرًا: کشادہ روئی اور چہرہ۔

بَشْرًا: آدمی۔

بَشْرًا يَبْشُرُ يَا تَبَشِيرًا: خوش خبری دینا چہرہ کھول دینا، مال نکال کر۔

بَشْرَةً: آدمی کی کھال اوپر کی طرف سے (اس کی جمع أَبْشَارٌ)۔

إِبْشَارًا: خوش ہونا۔

كَأَكْثَرِ مَا كَانَتْ وَ أَبْشَرَهُ: وہ جانور جب دنیا میں زیادہ سے زیادہ تھے اتنی تعداد کے اور جس وقت خوش مزاج اور خوب تندرست تھے ویسی حالت میں دلائے جائیں گے اور زکوٰۃ نہ دینے والے کو چکیں گے روندیں گے۔

فَأَعْطِيَتْهُ ثَوْبِي بَشَارَةً: میں نے خوش خبری دینے والے کو اپنا کپڑا نیگ کے طور پر دے دیا۔ بَشَارَةً بہ ضمہ باوہ نیگ جو اچھی خبر دینے والے کو دیا جاتا ہے اور بَشَارَةً اور بَشْرًا اور بَشَارَةً اور بَشْرًا: کشادہ روئی سرور ہونا۔

بَشَارَةً: کے معنی خوب روئی بھی آئے ہیں۔

أَلْقُوا النَّاسَ بِطَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَ حُسْنِ الْبَشْرِ: لوگوں سے ہنس مکھ اور کشادہ پیشانی رہ کر ملو۔

حُسْنُ الْبَشْرِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ: کشادہ روئی سے کینہ دور ہو جاتا ہے۔

بَشْرَةً فِي وَجْهِهِ وَ حُزْنَةً فِي قَلْبِهِ (مومن کی صفت یہ ہے) ظاہر میں کشادہ روئی خوشخوئی دل میں رنج (یعنی عام خلق خدا سے ہنس مکھ رہ کر ملے اور آخرت کے رنج اور فکر کو دل میں چھپائے رکھے)۔

أَبْشَرًا: خوش ہوا۔

مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ فَلْيُبَشِّرْ: جس شخص کو قرآن سے

محبت ہے وہ خوش ہو جائے۔ (اس کو بہشت ملے گی)۔ ایک روایت میں فَلْيُبَشِّرْ بہ ضمہ شین ہے یہ بَشْرًا الْأَدِيمِ أَبْشُرُهُ سے نکلا ہے یعنی میں نے چہرے کو چھیل ڈالا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے تئیں کو کم کھلا کر دبلا کرے اس لئے کہ بہت کھانے سے نسیان پیدا ہوگا قرآن بھول جائے گا)۔

أَمْرُنَا أَنْ نَبْشُرَ الشَّوَارِبَ بَشْرًا: ہم کو حکم ہوا مونچھیں اتنی کترانے کا کہ چہرہ کھل جائے۔

لَمْ أُبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ: میں نے اپنے تحصیل داروں کو اس لئے نہیں بھیجا کہ تمہارے چہروں پر ماریں۔

كَانَ يَقْبَلُ وَ يُبَشِّرُ وَهُوَ صَائِمٌ: آنحضرتؐ روزے میں بوسہ اور مساس کرتے تھے۔

مُبَاشَرَةً: کے معنی عورت کے بدن سے بدن لگانا چمٹانا اور کبھی جماع کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

إِبْنَتُكَ الْمُؤَدَّمَةُ الْمُبَشَّرَةُ: تیری بیٹی عاقلہ فرزانہ۔ كَيْفَ كَانَ الْمَطَرُ وَ تَبَشِيرُهُ: پانی کیسا برسا کیسے شروع ہوا۔

تَبَشِيرًا: ہر چیز کا شروع اور فجر کا شروع اس کی جمع تَبَاشِيرٌ ہے۔

أَبْشَرُوا: خوش ہو جاؤ۔

قَارِبُوا وَ أَبْشَرُوا: اعتدال سے نیک کام کرتے رہو (نہ مبالغہ نہ تقصیر اور خوش ہو جاؤ)۔

أَرْوَى بَشْرَتَهُ: آپ کے جسم کو اس نے تروتازہ کر دیا (یعنی کھال پر تازگی اور شادابی نمودار ہوتی)۔

لَا تَبَاشِرُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا: ایک عورت دوسری عورت سے نہ چمٹے اس کا حال اپنے خاوند سے بیان نہ کرے۔

لَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقْبَلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا: امام حسن بھری نے کہا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں اگر اپنی لونڈی کو بوسہ دے یا اس کو چمٹائے۔ (یعنی استبرا سے پہلے صرف جماع منع ہے)۔

مسجدوں کو اپنا اڈہ ٹھہرا لے (ہر پہر کے پانچوں وقت وہاں آیا کرے) نماز کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کے آنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جو (ایک مدت سے) غائب ہو۔

إِذَا اجْتَمَعَ الْمُسْلِمَانِ فَتَذَاكُرَ غَفَرَ اللَّهُ لَابَشِهِمَا بِصَاحِبِهِ: جب دو مسلمان مل کر بات چیت شرع کریں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں جو اپنے ساتھی سے بڑھ کر ہنس مکھ ہو اس کو بخش دیتا ہے۔

وَ كَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَةَ الْقُلُوبِ: ایمان کا بھی یہی حال ہے جب وہ دلوں کی خوشی اور تازگی سے مل جاتا ہے (بعض نے یوں پڑھا ہے إِذَا خَالَطَ بِشَاشَتُهُ الْقُلُوبُ یعنی جب ایمان کی خوشی دلوں میں سما جاتی ہے)۔

بِشَاشَةِ الْعُرْسِ: شادی کی خوشی۔

هَشَّ بَشٌّ: خوش خرم۔

بَشَعٌ: بدمزہ بد ذائقہ گندہ دہن بد خلق ترش رو۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْبَشَعِ: آنحضرت بدمزہ کھانا بھی کھا لیتے (کسی کھانے کی برائی بیان نہ کرتے)۔

فَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيْ الْقَوْمِ وَ هِيَ بَشَعَةٌ فِي الْحَلْقِ: وہ لوگوں کے سامنے رکھا گیا حالانکہ حلق میں بدمزہ تھا۔

بَشَقٌ: مارنا، گھور کر دیکھنا۔

بَشَقَ الْمَسْفُورُ: مسافر رک گیا یا پیچھے رہ گیا یا عاجز ہو گیا یا کمزور ہو گیا (یعنی کثرت بارش کی وجہ سے بعض نے کہا صَحِجْ لَشَقٌ ہے یعنی کیچڑ میں لتھڑ گیا یا مَشَقٌ یعنی پھسل گیا یا نَشَقٌ یعنی لٹک رہا)۔

بَشَكٌ: جلدی کرنا، جھوٹ، بٹنا، دوڑنا، کاٹنا، دور دور ٹانگے مار کر سینا، گرہ کھولنا، ملا دینا، جلد ہانکنا۔

إِنَّ مَرَوَانَ كَسَاهُ مِطْرَفٌ خَزَفًا فَكَانَ يُثْنِيهِ عَلَيْهِ إِثْنَاءً مِّنْ سَعَتِهِ فَانْشَقَّ فَبَشَكَهُ بَشَكًا: مروان نے ابو ہریرہ کو ایک ریشمی چادر اڑھائی وہ بہت بڑی تھی تو ابو ہریرہ نے دور دور سے اس میں ٹانگے مارے۔

بَشَمَ: اکتا جانا، بدمضمی ہونا۔

وَ أَرَادَ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا يَمَسُّ مِنْ شَعْرِهِ وَ بَشَرِهِ: اور قربانی کا قصد رکھتا ہوتا اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

أَنْقُوا الْبَشَرَةَ: شرمگاہ کو صاف پاک کرو۔

فَرَجَعَ بِبَشَارَةٍ عَظِيمَةٍ: بڑی خوش خبری لے کر لوٹا (بعض نے بکسر با بعض نے بہ ضمہ پڑھا ہے)

بَشَرُوا وَلَا تُنْفَرُوا: خوش رکھو (ڈراؤ نہیں، نفرت مت دلاؤ) (رغبت دلاؤ)۔

تِلْكَ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ عَاجِلًا (دنیا میں نیک آدمی کی تعریف ہونا کچھ برا نہیں جب اس کی نیت ریا کی نہ ہو بلکہ) یہ مومن کے لئے نقد خوشی ہے (اور ایک ادھار خوشی وہ آخرت میں ملے گی)۔

بُجُوهٌ مُّبَشِّرَةٌ: تروتازہ خوش مونہوں کے ساتھ۔

فَإِنْ رَأَى حَسَنَةً فَلْيُبَشِّرْ: اگر اچھی بات دیکھے تو خوش ہو جائے (ایک روایت میں فَلْيُنَشِّرْ ہے اس کو بیان کرے ایک میں فَلْيُسْتُرْ ہے یعنی اس کو چھپائے)۔

أَمَّا ابْنُ شُرَكَ بَكْدَا: کیا میں تجھ کو یہ خوش خبری نہ دوں۔

وَسِعَ النَّاسَ بَشْرُهُ: سب لوگوں سے وہ بہ کشادہ پیشانی ملتا ہے۔

وَرَأَى بَشْرُ ذَلِكِ: اس کی خوشی ان پر دیکھی گئی۔

فَلْيُبَشِّرْ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ: اپنی ہتھیلیاں زمین سے لگائے۔

فَيُبَشِّرُنِي وَ أَنَا حَائِضٌ: آنحضرت مجھ سے مباشرت کرتے (بدن سے بدن لگاتے) اور میں حائضہ ہوتی۔ یعنی مافوق الازار بعض نے کہا مادون القرج)۔

وَالْبَشْرُ فِي وَجْهِهِ: آپ کے چہرے پر خوشی نمایاں تھی۔

تَبَاشِيرُ الْفَجْرِ: صبح کے شروع کے حصے۔

بَشٌّ: خوشی اور تازہ روئی اسی طرح بِشَاشَةٌ اسی طرح تَبَشُّشٌ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَا يُوطِنُ الرَّجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ إِلَّا تَبَشُّشَ اللَّهِ بِهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْبَيْتِ بِغَائِبِهِمْ: جو شخص

بَشِيمٌ: - وہ شخص جس کو بہت کھانے پینے سے تھم ہو گیا ہو
ایسا ہی بَشِيمٌ اور مَبْشُومٌ۔

إِنَّ ابْنَكَ لَمْ يَنْمِ الْبَارِحَةَ بَشِمًا قَالَ لَوَمَاتِ
مَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ (سمرہ بن جندب سے کسی نے کہا) رات کو
تمہارا بیٹا بد ہضمی کی وجہ سے نہیں سویا انہوں نے کہا اگر (کم
بخت) مر جاتا تو میں اس پر نماز تک نہ پڑھتا (کیونکہ اس نے
خودکشی کی اور آنحضرت کی سنت کا کچھ خیال نہ رکھا کہ ہمیشہ پیٹ
سے کم کھانا چاہئے)۔

وَ أَنْتَ تَتَجَشَّأُ مِنَ الشَّيْبِ بَشِمًا: - تو تو خوب
پیٹ بھر کر بد ہضمی کی ڈکاریں لیتا ہے۔

خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ شَاءَ تَأْكُلُ مِنْ وَرَقِ الْقَتَادِ وَ
الْبَشَامِ: - مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہیں جو قناد اور بشام کے
پتے کھا لیتی ہیں۔ (قناد ایک کانٹے دار درخت ہے اور بشام بھی
ایک درخت ہے خوشبودار جس کی مسواکیں بناتے ہیں اس کی جمع
بَشَامٌ ہے کنہل بھی ایک جنگلی درخت ہے)۔

لَا بَاسَ بِنَزْعِ السِّوَاكِ مِنَ الْبَشَامَةِ: - بشامہ کی
مسواک بنانے میں کوئی قباحت نہیں۔

مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْبَشَامِ: - ہمارے کھانے کے
لئے بشام کے پتوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

باب الباء مع الصاد

بَضْبَصَةٌ: دم ہلانا نکالنا

حِينَ أُلْقِيَ فِي الْجَبِّ وَ أُلْقِيَ عَلَيْهِ السَّبَاعُ
فَجَعَلَن يَلْحَسَنَهُ وَ يُضْبِضُنَ إِلَيْهِ: - حضرت دانیال پیغمبر
علیہ السلام جب اندھے کنوئیں میں ڈالے گئے اور ان پر کتے
چھوڑے گئے (اس لئے کہ آپ کو پھاڑ کر کھا جائیں) کتوں نے
کیا کیا آپ کو چاٹنے لگے اور ذم میں ہلانے لگے۔

يَا عَيْسَى سُرُورِي أَنْ تُضْبِضَ إِلَيَّ: - عیسیٰ میں
اس سے خوش ہوتا ہوں کہ تو میرا ڈر رکھ کر اور میرے رحم کی امید
رکھ کر میرے پاس آئے۔

بَضْبَصَةٌ: - دعا میں دونوں شہادت کی انگلیاں آسمان کی

طرف اٹھانا ان کو ہلانا۔

بَصْرٌ: بینائی اور آنکھ اس کی جمع أَبْصَارٌ ہے۔

(بعض نے کہا بَصِيرَةٌ دل کی بینائی اور بَصَارَةٌ آنکھ کی)
اور یقین اور دلیل بَصَائِرُ جمع ہے بَصِيرَةٌ یا بَصَارَةٌ کی۔

بَصْرٌ: - کاٹنا۔

بُصْرٌ: - کنارہ عمق۔

بُصْرٌ: - سفید نرم پتھر۔

أَبْصَرَ اور بَصُرٌ: - دیکھا۔

بَصِيرٌ: - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ سب چیزوں
کو دیکھ رہا ہے۔

فَأَمَرَ بِهِ فَبَصَرَ رَأْسَهُ: - حکم دیا اس کا سر کاٹا گیا۔

فَارْسَلْتُ إِلَيْهِ شَاةً فَرَأَى فِيهَا بُصْرَةً مِنْ لَبَنِ: -
میں نے آنحضرت کے پاس ایک بکری بھیجی آپ نے دیکھا اس
میں دودھ کا ذرا سا نشان ہے۔

كَانَ يُصَلِّي بِنَا صَلَوةِ الْبَصْرِ حَتَّى لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا
رَمَى بِنَبْلَةٍ أَبْصَرَهَا: - آنحضرت (مغرب کی) نماز ہم کو اس
وقت پڑھاتے اگر کوئی آدمی اس وقت تیر مارے تو اپنا تیر دیکھ
لے (وہ کہاں جا کر گرے گا)۔

لِيُبْصِرَ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ: - وہ اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ
لے۔

فَبَصُرَ أَصْحَابِي: - میرے یاروں نے دیکھ لیا۔

يُبْصِرُهُمُ النَّاطِرُ: - دیکھنے والا ان کو دیکھ سکتا ہے۔

لَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ: - اگر میں دیکھتا ہوتا (کیونکہ وہ اخیر عمر
میں اندھے ہو گئے تھے)۔

بَصْرَ عَيْنِي وَ سَمِعَ أُذُنِي: - میری آنکھ نے دیکھا اور
میرے کان نے سنا (ایک روایت میں بَصْرَ عَيْنِي وَ سَمِعَ
أُذُنِي ہے۔ ایک میں بَصْرَ عَيْنِي وَ سَمِعَ أُذُنِي ایک میں
بَصْرَ عَيْنَيَّ وَ سَمِعَ أُذُنَايَ ایک میں بَصْرَ عَيْنِي وَ سَمِعَ
أُذُنِي ہے)۔

وَفِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَ الْمَجْبُورُ وَ ابْنُ السَّبِيلِ: -
ان میں کوئی تو اپنی گمراہی کو جان بوجھ کر عدا اس پر قائم ہے کوئی

بُصْرُ جُلْدِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا:-
دوزخ میں کافر کی کھال کا ذل چالیس ہاتھ کا ہوگا۔ (جب کھال
کا اتنا دل ہوا تو اعضا کتنے بڑے بڑے) ہوں گے۔ دوسری
حدیث میں ہے کہ اس کی کچلی اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی۔
وَجَعَلَهُ تَبَصُّرَةً لِّمَنْ عَزَمَ:- اس کو ہدایت کیا عزم
کرنے والے کے لئے۔

بَصْرُهُ:- ایک مشہور شہر ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں
بنایا گیا۔ (غرض حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ خلیج فارس میں سے ہو کر
ہندوستان اور چین پر حملہ کریں مگر افسوس کہ آپس کے فتنوں کی
وجہ سے جو حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد پڑ گئے اس کا موقع نہ ملا
اور بعد کے زمانوں میں سلاطین عثمانیہ نے ایسی اہم اور کارآمد
بندر سے کچھ کام نہ لیا اور برٹش گورنمنٹ نے جو نہایت ذی علم
اور باہمت گورنمنٹ ہے دور و دراز ملک سے آ کر ہند پر قبضہ کر
لیا اسی میں پروردگار کی حکمت تھی۔ اگر برٹش گورنمنٹ ہند پر قبضہ
نہ کرتی تو ہند کے راجہ اور نواب ایک دوسرے سے لڑ کر کٹ
جاتے اور رعایا کو چین اور اطمینان نصیب نہ ہوتا۔ اب ۱۹۱۵ء
میں تو برٹش گورنمنٹ نے بصرہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے لیکن آئندہ
معلوم نہیں کیا ہوتا ہے)۔

الْبَصْرَةُ مَهْبَطُ ابْلِيسَ:- (یہ حضرت علیؓ سے امامیہ نے
روایت کیا ہے) بصرہ ابلیس کے اترنے کا مقام ہے (کیونکہ
خلیفہ برحق سے بغاوت بصرے ہی سے شروع ہوئی تھی)۔
بَصِيصٌ: لرزہ چمک۔

تُمْسِكُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهَا مَتْنُ إِهَالَةٍ:-
دوزخ قیامت کے دن ٹھہرائی جائے گی یہاں تک کہ چربی کی
پشت کی طرح چمکنے لگے گی۔
بَصُقٌ: تھوکنا۔

بُصَاقٌ:- وہ تھوک جو منہ سے نکلے۔
فَلَا يَبْصُقُ أَمَامَهُ (نماز میں) اپنے آگے سامنے نہ
تھو کے۔

فَلَا يَبْصُقُ قَبْلَ قِبْلَتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ:-
قبلہ کی طرف نہ تھو کے اللہ (کی رحمت) اس کے اور اس کے

بے چارہ مجبور ہے (زبردستی سے ساتھ ہو گیا ہے) کوئی راہ چلتا
مسافر ہے۔

الْيَسَّ الطَّرِيقُ يَجْمَعُ التَّاجِرَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَ
الْمُسْتَبْصِرَ وَ الْمَجْبُورَ:- کیا رستہ میں سوداگر مسافر عدا
گمراہی پر قائم رہنے والا مجبور اکٹھے نہیں ہو جاتے (مطلب یہ
ہے کہ اس جماعت میں اچھے برے سب طرح کے لوگ ہوں
گے)۔

إِنِّي لَا أَبْصُرُ مِنْ وَرَائِي:- میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا
ہوں (جیسے آگے دیکھتا ہوں) اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں
ہے کہ پیچھے کے بدن میں بھی بینائی کی قوت عطا فرمائے۔ بعض
نے کہا پیچھے بھی آپ کی دو آنکھیں تھیں۔ بعض نے کہا دیکھنے
سے علم مراد ہے اور یہ سب تاویلیں بے ضرورت ہیں۔

إِنِّي لَا أَبْصُرُ مِنْ بَعْدِي:- میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا
ہوں۔

وَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً:- پھر پیکان
دیکھے اس میں بھی کچھ خون کا نشان نہ پائے (یا کوئی دلیل اس کی
نہ پائے کہ تیر شکار کے جانور کو لگاؤ)۔

لَتَخْتَلِفَنَّ عَلَيَّ بَصِيرَةٌ:- تم حق بات کو جان بوجھ کر
بھی اختلاف کرو گے۔

مَنْ أَبْصَرَ بِهَا بَصَرَتَهُ وَمَنْ أَبْصَرَ إِلَيْهَا أَعْمَتُهُ:-
جو شخص دنیا کے حالات دیکھ کر عقل حاصل کرے گا دنیا اس کو بینا
بنائے گی اور جو شخص خود دنیا کی طرف دیکھے گا (اس سے محبت
کرے گا) دنیا اس کو اندھا کر دے گی۔

بَصْرُهُ غَيْبُ الدُّنْيَا:- اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے عیب
خوب دکھائے گا۔

بَصْرُثٌ اور أَبْصْرُثٌ:- میں نے دیکھا۔
بُصْرُ كُلِّ سَمَاءٍ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ:- ہر
ایک آسمان کا دل پان سو برس کی راہ ہے (اس حدیث سے اور نیز
آیت قرآنی و بنینا فوقکم سباعشدا داسے یہ نکلتا ہے کہ
آسمان ایک سخت مضبوط ٹھوس جرم ہے نہ یہ کہ ہوا کی طرح لطیف
ہے)۔

قبلے کے بیچ میں ہے (نہ یہ کہ ذات الہی نمازی اور قبلہ کے درمیان ہے جیسے جہموں کا اعتقاد ہے ذات الہی تو فوق العرش ہے تمام ائمہ اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے)۔

فَلْيَبْصُقْ عَلَى يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ: - بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھو کے۔

باب الباء مع الضاد

بَضٌّ: يَابُضٌ ضٌّ يَابِضٌ: پانی کا آہستہ آہستہ بہنا، رشنا۔
مَا تَبْصُ بِلَالٍ: ذرا بھی تری اس میں سے نہیں پھوٹی تھی یعنی بالکل دودھ نہیں دیتی تھی۔

وَالْعَيْنُ تَبْصُ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّاءٍ: چشمہ سے ذرا ذرا سا پانی رس رہا تھا۔

بَضَّتِ الْحَلْمَةُ: تھن کی بھٹی سے دودھ بنے لگا۔
إِنَّهُ سَقَطَ مِنَ الْفَرَسِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَ عَوْضٌ وَجْهَهُ يَبْصُ مَاءً أَصْفَرًا: آپ گھوڑے پر سے گرے دیکھا تو آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے منہ کے اندر سے ایک کونے سے زرد زرد پانی رس رہا ہے۔

الشَّيْطَانُ يَجْرِي فِي الْإِخْلِيلِ وَ يَبْصُ فِي الذُّبُرِ: شیطان ذکر کے سوراخ میں چلتا رہتا ہے اور در (گانڈ) میں بھی ریگلتا رہتا ہے (آدمی کو وہم دلاتا ہے کہ ذکر سے قطرہ نکلا اور در سے باؤسری)۔

هَلْ يَنْتَظِرُ أَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ إِلَّا كَذَا: جوانی کی چمک اور صفائی والے اسی کے منتظر رہتے ہیں۔

قَدِيمٌ عَمُرٌ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَهُوَ أَبْصُ النَّاسِ: عمرو بن عاص معاویہ کے پاس پہنچے دیکھا تو وہ سب لوگوں میں خوش رنگ اور اچھے بشرے والے ہیں۔

أَلَا فَانْظُرُوا رَجُلًا أَبْيَضَ بَضًّا: اپنے لوگوں میں کوئی اچھا سرخ سفید شخص دیکھو۔

تَلَقَّى أَحَدَهُمُ أَبْيَضَ بَضًّا: تو ان میں سے کسی کو اچھا سفید رنگ پائے گا۔

بَضْعٌ: تین سے نو تک اور رات کا ایک ٹکڑا۔

أُهِدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَرِيْسَةٌ مِّنْ هَرَائِسِ الْجَنَّةِ فَوَازَتْ فِي قُوَّتِهِ بَضْعَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا: آنحضرتؐ کو بہشت کے ہریسوں سے ایک ہریسہ تحفہ بھیجا گیا اس نے آپ کی قوت کچھ اوپر چالیس مردوں کی قوت کے برابر کر دی (تو پھر جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے چالیس مردوں کی قوت دے دی ہو وہ نویسیوں پر قیامت کرے تو کیا اس کو عیاش اور شہوت پرست کہہ سکتے ہیں جیسے بعض بے وقوف پادری ہمارے پیغمبر پر طعنہ کرتے ہیں)۔

بَضْعَةٌ: گوشت کا ٹکڑا۔

بَضْعٌ: فرج، جماع، مہر، طلاق، نکاح۔

بَضْعٌ: سیراب ہونا، کاٹنا، جماع کرنا، کد خدا ہونا، ظاہر کرنا۔

مُبَاضَعَةٌ أَوْ بِضَاعٌ: جماع کرنا۔

الْكُحْلُ يَزِيدُ فِي الْمُبَاضَعَةِ: سرمہ لگانا قوت جماع کو بڑھاتا ہے۔

تَبْضِيعٌ: کاٹنا۔

إِبْضَاعٌ: نکاح کرنا۔

إِسْتِبْضَاعٌ: پونجی بنانا، عورت کا مرد سے نطفہ لینا جیسے جاہلیت میں رائج تھا کہ جس مرد کو خوب صورت شریف بہادر دیکھتے تو اپنی جو رو یا بیٹی کو اس کے پاس بھیج کر اس کا نطفہ لیتے)۔
تُسْتَامَرُ النِّسَاءُ فِي إِبْضَاعِهِنَّ: عورتوں سے ان کا نکاح کرتے وقت اجازت لی جائے۔

إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَبَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَرْأَةٍ فَدَعَتْهُ إِلَى أَنْ يَسْتَبْضِعَ مِنْهَا: آنحضرتؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ایک عورت پر سے گزرے وہ (نور محمدی آپ کی پشت میں دیکھ کر) آپ سے طالب جماع ہوئی۔

وَلَهُ حَصْنَتِي رَبِّي مِنْ كُلِّ بَضْعٍ: اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے لئے مجھ کو ہر نکاح سے بچایا (کسی دوسرے کے نکاح میں نہیں آئی یہ حضرت عائشہ کا قول ہے)۔

أَلَا مَنْ أَصَابَ حُبْلَى فَلَا يَقْرَبْنَهَا فَإِنَّ الْبَضْعَ

تھل کر رہا ہوگا۔

وَفِي الْبَاضِعَةِ بَعِيرَانِ:۔ جس زخم سے گوشت چر جائے۔ (لیکن ہڈی کو صدمہ نہ پہنچے) اس کی دیت ڈواونٹ ہیں۔

هَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ:۔ ذکر کیا ہے وہ بھی آدمی کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْوَاحِدِ بِبَضْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً:۔ جماعت کی نماز اکیلے نماز سے بیس پر گنی درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

الْبَاضِعَةُ:۔ وہ زخم جو گوشت کو چیر دے (ہڈی کو صدمہ نہ پہنچائے)۔

اِنَّهُ ضَرَبَ رَجُلًا ثَلَاثِينَ سَوْطًا كُلُّهَا تَبْضَعُ وَتَحْدَرُ:۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے لگائے ہر کوڑہ کھال کو کاٹتا تھا اور نیچے اتر جاتا تھا۔

الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثِهَا وَتَبْضَعُ طَبِيبَهَا:۔ مدینہ بھٹی کی طرح ہے میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور کھرے کندن کو رکھ لیتا ہے (ایک روایت میں وَ تَنْصَعُ طَبِيبَهَا ہے یعنی کھرے کندن کو ٹھہرا لیتا ہے ایک میں وَ تَنْصَعُ طَبِيبَهَا یعنی کھرے کندن کو پیدا کرتا ہے ایک میں وَ تَنْصَعُ ہے)۔

سُئِلَ عَنْ بَيْرٍ بَضَاعَةٍ:۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا بضاعہ کا کنواں کیسا ہے۔ (وہ ایک کنواں تھا مدینہ میں یعنی اس کا پانی پاک ہے یا ناپاک)۔

أَبْضَعَهُ: کندہ کے ایک بادشاہ کا نام تھا۔
لَعْنُ اللَّهِ الْمُلُوكَ الْأَرْبَعَةَ وَ ذَكَرَ مِنْهُمْ أَبْضَعَةَ:۔
اللہ نے چار بادشاہوں پر لعنت کی ان میں ایک ابضعہ کا بھی نام لیا۔

بِضَاعَةٌ:۔ پونجی سرمایہ (اور اصطلاح فقہ میں بضاعت اور ابضاع اس کو کہتے ہیں کہ کوئی اپنا روپیہ دوسرے کو سوداگری کرنے کے لئے دے سارا نفع مالک مال کا ہو اگر نفع میں دونوں شریک ہوں تو وہ مضاربہ ہے)۔

يَزِيدُ فِي السَّمْعِ وَالْبَصَرِ:۔ جو شخص قیدیوں میں پیٹ والی عورت پائے تو اس سے صحبت نہ کرے اس لئے کہ جماع سے سماعت اور بینائی (بچہ کی) زیادہ ہوتی ہے (تو بچہ میں دونوں کی شرکت ہو جائے گی)۔

بُضْعُ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ:۔ تم میں سے کسی کا جماع کرنا (اپنی عورت سے) صدقہ ہے یعنی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔ اگر بہ نیت ادائے حقوق زن و شوئی یا طلب اولاد صالح یا زنا سے بچنے کے لئے کیا جائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح میں بھی ثواب ملتا ہے جب نیت بخیر ہو مثلاً کھانا اس نیت سے کھائے کہ قوت ہو کسب حلال پرورش اہل و عیال کی طاقت ہو)۔

بُضْعُهُ أَهْلُهُ صَدَقَةٌ يَابِضِيْعَتُهُ أَهْلُهُ صَدَقَةٌ:۔ آدمی کا اپنی جوڑو سے جماع کرنا صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

عَتَقَ بُضْعُكَ فَاخْتَارِي:۔ تیری فرج بھی آزاد ہوگئی اب تجھ کو اختیار ہے (خواہ اگلے خاوند کے پاس رہے جس سے لونڈی بننے کی حالت میں نکاح ہوا تھا یا اس سے جدا ہو جائے)۔
هَذَا الْبُضْعُ الَّذِي لَا يُفْرَعُ أَنْفُهُ:۔ (یہ عمرو بن اسید نے کہا جب وہ حضرت خدیجہ کے نکاح کے جلسہ میں گئے اور آنحضرتؐ کو دیکھا) یہ تو ایسا جوڑہ ہے جس کی ناک پر مار نہیں لگائی جاتی (عرب کا قاعدہ تھا اگر شریف اور ذات والی انٹیوں پر کوئی کم ذات نہ چڑھنا چاہتا تو اس کی ناک پر لکڑی وغیرہ مار کر اس کو ہٹا دیتے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ حضرت خدیجہ کے جوڑہ ہیں جیسے دلہن خوبصورت شریف زادی تھیں ویسے ہی دولہا بھی بلکہ ان سے ہزار درجہ بڑھ کر ماشاء اللہ اشرف الاشرف اور حسین اور جمیل نو جوان پچیس برس کی عمر کے تھے ایسے دولہا تو حضرت خدیجہ کو سارے ملک عرب میں نہ ملتے یہ ان کی خوش نصیبی تھی)۔

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي:۔ فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے (ایک روایت میں مُضْعَةٌ مِّنِّي ہے معنی وہی ہیں) ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ:۔ پھر آپ نے ہر ایک قربانی کے اونٹ میں سے ایک ایک پار چمکاٹ کر لانے کا حکم دیا۔
مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَذَرُ ذَرًّا:۔ گوشت کے مچہ کی طرح تھل

باب الباء مع الطاء

بُطًا: یا بَطَاءَ دیر کرنا۔

بَطُوٌّ اور أَبْطَاءُ: دونوں کے معنی دیر کی۔

بَطِیئٌ: سست دیر کرنے والا۔

تَبْطِیئُ: دیر کرنا۔

بُطَانٌ اور بَطَّانٌ: دونوں اسم فعل ہیں بمعنی ماضی یعنی دیر کی۔

مَا أَرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَاكَ: میں سمجھتی ہوں

اب جبریل نے تمہارے پاس آنے میں دیر لگائی (تم کو چھوڑ

بیٹھے یہ ام جمیل ابولہب کی جو روئے آنحضرتؐ سے کہا۔ دوسری

روایت میں یوں ہے اس کم بخت عورت نے کہا میں سمجھتی ہوں

تمہارا شیطان تم کو چھوڑ بیٹھا)۔

مَنْ بَطَّابِهِ عَمَلُهُ لَمْ يَنْفَعُهُ نَسَبُهُ: جس شخص کو

قیامت کے دن اس کے (برے) اعمال پیچھے ڈال دیں (وہ

بہشت میں نہ جاسکے) تو اس کا خاندان اس کے کچھ کام نہ آئے

گا (کسی بزرگ یا ولی یا شریف کی اولاد ہونا اس کو کچھ فائدہ نہ

دے گا)۔

وَكَانَ قَرَسًا يَبْطَأُ: وہ گھوڑا مٹھا کہلاتا تھا۔

بَاطِیٌ: یہود کا ایک عالم تھا۔

أَبْطِئْتُ: ایک لغت ہے۔ أَبْطِئْتُ کی بعض نے کہا غلط

ہے۔

مُبَاطَنَةٌ: ٹالنا دیر لگانا۔

تَبْطَأُ اور تَبْطَأُو: چلتے میں پیچھے رہ جانا۔

إِسْتَبْطَاءٌ: کسی کو دیر کیا ہوا پانا۔

الْبَطُوٌّ اور الْبَطَّاءُ: زمانہ۔

بَطَّحَ: اوندھا لٹانا ایسا ہی اِنْطَاحٌ بَطَّحَ۔ چپکے ہوئے اوندھا

پڑنا۔

تَبْطِیْحٌ: کنکر پتھر بچھا کر زمین برابر کرنا۔

بَطْحَةٌ: خصلت۔

بَطْحَةٌ: قد و قامت۔

بَطَّحَ لَهَا بَقَاعَ قُرْقُرٍ: زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت

کے دن ایک صاف چکنے میدان میں اوندھا لٹایا جائے گا (اور یہ جانور جن کی زکوٰۃ اس نے نہیں دی تھی اس کو روندیں گے)۔

وَبَنَى الْبَيْتَ فَأَهَابَ بِالنَّاسِ إِلَى بَطْحِهِ:۔

عبداللہ بن زبیر نے خانہ کعبہ بنایا اور لوگوں کو وہاں کنکر پتھر بچھا

کر جگہ برابر کرنے کی ترغیب دی۔

إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ بَطَّحَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ أَبْطَحُهُ مِنَ

الْوَادِي الْمُبَارَكِ: حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے مسجد نبوی

میں سنگریزے بچھائے اور کہا میں برکت والے نالے کے پتھر

اس میں بچھاتا ہوں۔

بَطْحَاءٌ اور أَبْطَحُ اور بَطَّحُ اور بَطِیْحَةٌ: نرم پتھریاں

نالے کی۔

صَلَّى بِالْأَبْطَحِ: آنحضرتؐ نے ابطح میں نماز پڑھی

یعنی مکہ کے ابطح میں جس کو محصب کہتے ہیں وہ ایک وادی ہے

جنتہ المعلیٰ کے قریب)۔

أَبْطَحُ: کی جمع بَطَاحٌ اور بَطَائِحُ اور أَبَاطِحُ آئی ہے۔

قریش کو قریش البطاح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مکہ کے پتھر لے

مقاموں میں رہتے تھے۔

كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْحًا: آنحضرتؐ کے اصحاب کی ٹوپیاں

سروں سے چپکی رہتیں (یہ نہیں کہ ہوا میں اوپر اٹھی ہوئیں جیسے

اس زمانے میں ترکی اور ایرانی ٹوپیاں ہوتی ہیں)۔

لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ مِنْ بَطْحَانَ يَا بَطْحَانَ يَا بَطْحَانَ

مَا زِدْتُكُمْ: اگر تم روپیہ اشرفیاں بطحان سے لب بھر بھر کر لیتے

تب بھی میں مہر زیادہ نہ کرتا (بطحان ایک نالہ کا نام ہے مدینہ

میں)

بَطَاح: ایک پانی کا نام ہے بنی اسد کے ملک میں یا بنی

یربوع کے ملک میں ایک مقام کا نام ہے۔

نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ مُسْتَلْقِيًا عَلَى

ظَهْرِهِ أَوْ مُنْبَطِحًا عَلَى بَطْنِهِ: آپ نے بائیں ہاتھ سے

کھانے سے یا چپٹ لیٹ کر یا اوندھے پڑ کر کھانے سے منع

فرمایا۔

بِمَكَانٍ بَطُحَ يَابُطَحَ: - کشادہ جگہ میں۔
خَرَجَ إِلَى الْبُطْحَاءِ: - صاف سطح زمین کی طرف
نکلے۔

بَطُحَ: لپٹنا۔

بَطِيخٌ: - خرپڑے خر بوزہ۔

كَانَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطْبِ: - آنحضرت خر بوزہ تر
کھجور کے ساتھ کھاتے (دوسری روایت میں یوں ہے کہ ککڑی
کھجور ملا کر کھاتے اس میں بڑی حکمت ہے ایک سرد دوسری گرم
دونوں ملا کر معتدل غذا ہوگئی)۔

بَطِيخَةٌ: - ایک خرپڑہ خر بوزہ۔

بَطْرٌ: اترانا، بہت پھولنا، تکبر کرنا۔

بَطْرٌ: - چیرنا۔

بَطْرٌ: - راکگاہ، بیکار۔

بَطْرٌ: - اترانے والا، مغرور۔

لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ أِزَارَهُ
بَطْرًا: - اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف دیکھے گا
بھی نہیں جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکائے۔

الْكِبْرُ بَطْرٌ الْحَقُّ: - تکبر کیا ہے حق بات کو ہٹ دھرمی
سے نہ ماننا، اپنی بات کی سچ کئے جانا گونا حق ہو۔

بَطْرُثٌ بَطْنَةٌ: - میں نے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔

بَيْطَرُ يَبْطَارُ: - مواشی کا علاج کرنے والا۔

بَيْطَرَةٌ: - مواشی کا علاج معالجہ۔

بَطْرِيْقٌ: فوج کا وہ افسر جس کے ماتحت دس ہزار سپاہی
ہوں (انگریزی میں بریگیڈیر میجر جنرل)۔

بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ: - اس کے بعض فوجی آفیسرز یا عمائد
ملک۔

وَعِنْدَهُ بَطَارِقَتُهُ: - اس کے پاس اس کے افسر

سرداران ملک (ومصاحبین وامرائے شاہی) موجود تھے۔

وَعِنْدَهُ بَطَارِقَةُ الرُّومِ: - اس کے پاس روم کے

سردار تھے۔

بَطْشٌ: حملہ کرنا، زور سے تھامنا۔

فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ: - کیا دیکھوں
گا کہ موسیٰ پیغمبر (مجھ سے بھی پہلے اٹھ کر) عرش کا کونا تھامے
ہوئے ہیں (سبحان اللہ یہ تو بڑے بڑے پیغمبروں اور مقرب
بندوں کا درجہ ہوگا کہ ان کی رسائی عرش خداوندی تک ہو جائے
گی لیکن ہم گناہ گاروں کو اگر ان نیک بندوں کی کفش برداری
بھی نصیب ہو جائے تو غنیمت ہے)۔

الْبَطْشُ مِنْ خُمْسٍ قَدْ مَضَيْنَ: - بطش ان پانچ
باتوں میں سے ہے جو گذر چکیں (یعنی جس کا اس آیت میں
ذکر ہے یوم نبطش البطشة الكبرى اس سے مراد بدر کی جنگ
ہے)۔

يَبْطِشُ يَبْطِشُ: - حملہ کرے گا یا پکڑے گا۔

كُنْتُ يَدُهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا: - میں اس کا ہاتھ ہو جاتا
ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔

كَيْفَ أَنْتَ إِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَةُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ: -
تیرا حال کیا ہوگا جب دونوں مسجدوں کے درمیان جنگ ہوگی
(يَبْطِشُ کے بھی وہی معنی ہیں)۔

وَفِيهَا الْبَطْشَةُ: - جمعہ ہی کے دن قیامت بھی آئے
گی۔

بَطٌّ: چیرنا، پھاڑنا، مرغابی۔

إِنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ بِهِ وَرَمٌ فَمَا بَرَّحَ بِهِ حَتَّى
بُطَّ: - آپ ایک شخص کے پاس گئے جس کا کوئی عضو سوج گیا تھا
پھر آپ وہاں سے سر کے نہیں کہ وہ چیرا گیا۔

إِنَّهُ أَتَى بَطَّةً فِيهَا زَيْتٌ فَصَبَّهُ فِي السِّرَاجِ: -
ایک کپے کے پاس آئے جس میں تیل تھا انہوں نے اس کو
چراغ میں ڈال دیا (یہ کپہ مرغابی کی شکل کا بناتے ہیں اس لئے
اس کو بطہ کہتے ہیں)۔

بَطَاقَةٌ: پرچہ، چھوٹا رقعہ۔

يُوتَى بِرَجُلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتُخْرَجُ لَهُ بَطَاقَةٌ فِيهَا
شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: - ایک شخص کو قیامت کے دن لے
کر آئیں گے اور ایک پرچہ اس کے لئے نکالا جائے گا جس میں
لا الہ الا اللہ کی گواہی ہوگی۔

مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ بِهَذِهِ السَّجَلَاتِ: - بھلا یہ پرچہ ان بھاری دفتروں کا کیا مقابلہ کرے گا (یعنی تولنے سے فائدہ ہی کیا ہے کہاں ایک چھوٹا پرچہ اور کہاں یہ گناہوں کے دفتر) اُكْتَبِيهَا فِي بَطَاقَةٍ: - اس کو ایک پرچے پر لکھ لے۔ بَطْلٌ يَابُطْلَانٌ يَابُطُولٌ: - ناچیز ہونا، بیکار ہونا، لغو ہونا، نیست ہونا۔

بَاطِلٌ: - لغو، ناچیز، غلط، جادوگر، ابلیس، اس کے مقابل حق ہے۔

لَا تُبْطِلُوْهَا بِالرِّيَاءِ وَ السَّمْعَةِ: - اپنے اعمال کو ریا اور شہرت کی نیت کر کے ضائع مت کرو۔

لَا يَسْتَطِيعُهُ الْبَطْلَةُ: - جادوگر اس پر قدرت نہیں پا سکتے (اس کو یاد نہیں کر سکتے یا پڑھ نہیں سکتے)۔

لَا يُبْطِلُهُ جَوْرٌ جَائِرٌ: - جہاد کو کسی ظالم بادشاہ کا ظلم باطل نہیں کر سکتا (یعنی ظالم بادشاہ اگر مسلمان ہو تو اس کی ماتحتی میں بھی جہاد ہو سکتا ہے)۔

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ: - جو عورت ولی کے بے اذن نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے (اہل حدیث کا یہ قول ہے مگر حنفیہ کہتے ہیں مراد وہ عورت ہے جو نابالغ ہو یا غیر کفو سے نکاح کرے اور کبھی اس حدیث کی صحت میں کلام کرتے ہیں حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے)۔

كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ: - اللہ کی ذات و صفات اور نیک اعمال کے سوا ہر چیز فانی ہے یا بے فائدہ ہے۔ اُسُكْتُ اِنْ عُمَرَ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ: - اسودؓ آنحضرتؐ کو شمرنا رہے تھے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے آپ نے فرمایا چپ رہ! عمر لغو باتوں کو پسند نہیں کرتا۔

شَاكِيَ السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبٌ: - ہتھیار بند بہادر کا آزمودہ۔

إِنِّي أَكْثَرُهُ الْبَطَالَ: - میں بیکار شخص کو برا سمجھتا ہوں (جو نہ دنیا کا کام کرے نہ آخرت کا یہ بطالۃ سے نکلا ہے جس کے معنی بیکاری، بے شغلی ہیں)۔

بَاطِلٌ: - شرک کو بھی کہتے ہیں۔

ذَهَبَ دُمُهُ بَطْلًا: - اس کا خون بیکار گیا۔

بُطْمٌ: بن قہوہ ایک لغت بُطْمٌ بھی ہے۔

بَطْنٌ: پیٹ اندر کی جانب

بَطْنٌ: - پیٹ کی بیماری۔

بَطْنٌ: - مالدار مغرور بہت کھانے والا۔

بَطْنٌ: - بڑے پیٹ والا۔

بَطْنَانَةٌ: - راز، بھید، دلی دوست۔

بَطْنٌ: - چھپ گیا۔

بَطْنٌ: - اس کے پیٹ میں درد ہے۔

مَبْطُونٌ: - پیٹ کی بیماری والا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام

باطن بھی ہے کیونکہ وہ خلقت کی آنکھوں اور خیال اور وہم سے پوشیدہ ہے۔ اے برتر از خیال و قیاس و گمان وہ ہم بعض نے کہا اس لئے کہ وہ ہر چیز کے اندرونی حال سے خبردار ہے۔ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ۔ تو ایسا پوشیدہ ہے کہ تجھ سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(دُونُ کے معنی یہاں تحت کے نہیں ہیں جیسے بعض جاہلوں نے خیال کیا ہے تحت کا لفظ اللہ تعالیٰ کی نسبت کہیں وارد نہیں ہوا بلکہ وہ فوق الفوق ہر چیز کے اوپر ہے بعض نے کہا دونک کے معنی یہ ہیں کہ تیرے لگ بھگ نزدیک والی بھی کوئی چیز نہیں ہے یعنی جو تجھ سے صرف ایک ہی درجہ اتر کر ہے یعنی انیس بیس)۔

مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ: - اللہ نے کوئی پیغمبر یا پیغمبر کا خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے دونوں طرح کے صلاح کار اور مشیر نہ ہوں (کچھ اچھے کچھ برے) بعض نے کہا بطانتان سے نفس آمارہ اور نفس لواہ مراد ہیں یا قوت ملکیت اور قوت حیوانیہ۔ ان جاءت بَیِّنَةٌ مِنْ بَطَانَةِ اَهْلِهَا: - اگر وہ خاص اپنے گھر والوں میں سے گواہ لائے۔ كَانُوا كَلْفُوا نِسْوَةً مِّنْ بَطَانَتِهَا: - چند عورتوں کو جو اس کی رازدار ہوتیں تکلیف دیتی تھیں۔

اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَطَانَةِ: - تیری پناہ ہو بری چھپی خصلت سے۔

فَانْهَآ بِسَبِّ الْبَطَانَةِ: - چوری (یا خیانت) بری

پیت بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیت بھرے لوٹ کر جاتے ہیں۔
حَفَلًا بِطَانًا: تھن دودھ سے بھرے ہوئے پیت
پھولے ہوئے۔

أَبِيتُ مِبْطَانًا وَ حَوْلِي بُطُونٌ غَوْثِي: میں شکم سیر
خوب کھا کر پیت بڑا کر کے رات گزاروں اور میرے گردا گرد
بھوکے پیت رہیں (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے یعنی یہ مجھ سے نہیں
ہو سکتا کہ میں اپنا پیت تو بھریوں اور دوسرے مسلمان بھوکے
رہیں)۔

إِنْ أَفْرَطَ فِي الشَّيْبِ كَظَنَةِ الْبُطْنَةِ: اگر اتنا سیر ہو
کر کھائے کہ بطنہ کا گمان ہو (بطنہ ابتلا کی بیماری)
بِحَسْبِكَ دَاءٌ أَنْ تَبِيتَ بِبُطْنَةٍ وَ حَوْلِكَ أَكْبَادُ
تَحْنُ إِلَى الْقَدِّ: یہ بیماری تیرے لئے بس ہے کہ تورات کو شکم
سیر رہے اور تیرے گردا گرد وہ کلیجے ہوں جو کھال تک کھا جانا
چاہیں۔

الْبُطْنُ الْأَنْزَعُ (یہ حضرت علیؑ کی صفت ہے) بڑے
پیت والے۔

أَنْزَعٌ: جس کی چند یا پر بال نہ ہوں (بعض نے کہا
بڑے پیت والے سے یہ مراد ہے کہ ان کا پیت معدن علم و حکمت
تھا اور انزع سے یہ مراد ہے کہ شرک اور کفر سے بالکل دور تھے۔
بَطْنْتُ بِكَ الْحُمَى: بخار تیرے اندر سا گیا
(عرب لوگ کہتے ہیں: بَطْنَةُ الدَّاءِ: بیماری اس کے اندر بیٹھ
گئی)۔

ارْتَبَطَ فَرَسًا لَيْسَتْ طَنْهَا: اس نے گھوڑی اس لئے
باندھی کہ اس کا بچہ لے۔

هَيْنًا لَكَ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا بِبُطْنَتِكَ لَمْ
تَتَغَضَّضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ: (یہ عمرو بن عاصؓ کا قول ہے۔
انہوں نے عبدالرحمن بن عوفؓ کو مخاطب کر کے کہا جب وہ مر
گئے) مبارک ہو تم کو تم دنیا سے شکم سیر ہو کر گئے (اللہ نے تم کو
بہت مال و دولت دیا) اور پھر دنیا کو تم نے کچھ نقصان نہیں پہنچایا
(خلافت یا حکومت کی آفتوں سے محفوظ رہے۔ کبھی یہ جملہ ہجو

خصلت ہے چھپی ہوئی) اصل میں بَطَانَةُ اسٹر کو کہتے ہیں اور
ظَهَارَةُ برے کو پھر ہر چھپی بات کو بَطَانَةُ کہنے لگے۔
بَطْنُ الشَّاةِ: کلیجی دل وغیرہ۔

وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَضْجُونَ: مدینہ کے باہر
رہنے والے لوگ روتے چلاتے آئے۔
لَا بُدَّ أَنْ تَكُونَ فِتْنَةً يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بَطَانَةٍ وَ
وَلِيَجِبَ: ایک فتنہ ایسا ہونا ضروری ہے جس میں ہر ایک راز
دار دوست اور جانی یا رگر جائے گا۔

لِكُلِّ آيَةٍ ظَهَرَ وَ بَطْنٌ: ہر آیت کا ایک کھلا مضمون
ہے اور ایک پوشیدہ ہے۔ بعض نے کہا ظہر سے لفظ اور بطن سے
معنی مراد ہیں بعض نے ظہر سے ظاہری قصہ اور بطن سے اس کا
اصل مقصود بعضوں نے ظہر سے تلاوت اور بطن سے اس کا
مطلب سمجھنا مراد لیا ہے۔

الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ: جو شخص پیت کے عارضہ سے مر
جائے (مثلاً اسہال، پچیش، استسقا وغیرہ سے وہ شہید ہے) اس کو
قبر کا عذاب نہ ہوگا۔

بعض نے کہا مبطون سے مراد یہ ہے جس نے اپنے پیت
کو حرام اور شبہ کے لقمہ سے بچایا۔

الْمَبْطُونُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي الْقَبْرِ يَأْمَنْ قَتْلَهُ بَطْنُهُ لَمْ
يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ: جس شخص کو پیت کا عارضہ ہو اور وہ اس
عارضہ سے مر جائے اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا۔

الْبُطْنَةُ تَذْهَبُ الْفِطْنَةُ يَأْتَا فَنُ الْفِطْنَةُ: شکم پری
دائمی کو میٹ دیتی ہے (اور کم خوری سے عقل بڑھتی ہے)۔

إِيَّاكُمْ وَالْبُطْنَةَ فَإِنَّهَا مُكْسِلَةٌ عَنِ الصَّلَاةِ
مُفْسِدَةٌ لِلْجِسْمِ مُورِثَةٌ لِلْسَّقَمِ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)
لوگو پر خواری سے (پیت بھر کر کھانے سے) بچے رہو اس سے نماز
ادا کرنے میں سستی بدن میں خرابی اور بیماری پیدا ہوتی ہے۔

اسْتَسْقَى بَطْنُهُ: اس کے پیت میں زرد پانی بھر گیا۔

إِنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ: ایک عورت پیت کے
عارضہ سے مر گئی (بعضوں نے کہا بَطْنٌ سے نفاس مراد ہے)۔

تَغْدُوا خِمَاسًا وَ تَرُوْحُ بِطَانًا: پرندے صبح کو خالی

کے مقام میں بھی کہا جاتا ہے یعنی اس بخیل کی شان میں جس نے ساری عمر مال جوڑا ایک پیسہ خرچ نہیں کیا مگر یہاں عبدالرحمن کی تعریف مقصود ہے)۔

فَإِذَا رَجُلٌ مُبْطِنٌ مِثْلُ السَّيْفِ: - ناگہاں ایک شخص دیکھا باریک پیٹ والا تلوار کی طرح (یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے)۔

الشُّوْطُ بَطِيْنٌ: - پھیرا دور کا ہے (ہنوز دہلی دور است)۔
كَتَبَ عَلَى بَطْنِ عُقُولَهُ: - ہرطن (قبیلہ کی شاخ) پر اس کی دیتیں لکھ دیں۔

بَطْنٌ: - قبیلے سے کم اور فِخْدُ سے زیادہ ہوتا ہے اس کی جمع أَبْطُنٌ اور بُطُونٌ آئی ہے۔

يُنَادِي مُنَادٍ مِّنْ بَطْنَانِ الْعُرُشِ: - عرش کے بچوں بچ (یا جڑ) میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا۔

الشَّمْسُ إِذَا غَابَتْ انْتَهَتْ إِلَى حَدِّ بَطْنَانِ الْعُرُشِ: - سورج جب ڈوب جاتا ہے تو عرش کے بچوں بچ تک پہنچتا ہے (یعنی دائرہ نصف النہار تک)۔

تَرَوِي بِهِ الْقَيْعَانَ: - یا اللہ ایسا پانی برسا جس سے میدان سیراب ہو جائیں اور نالے بہہ نکلیں۔

إِنَّهُ كَانَ يُبْطِنُ لِحَيْتِهِ: - وہ داڑھی کے بال جوتا لو اور ٹھڈی کے تلے ہوتے ہیں ان کو صاف کرتے تھے۔

غَسَلَ الْبُطْنَةَ: - گانڈ دھونا۔

حَتَّى يَقْتُلَهُ ذُو الْبَطْنِ: - یہاں تک کہ اس کو پیٹ والا (اسامہ بن زید) مار ڈالے (ان کا پیٹ بڑا تھا اس لئے ان کو ذوالبطین کہتے تھے)۔

إِنَّ عَلِيًّا مَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ وَلَمْ يَسْتَبْطِنِ الشِّرَآكَيْنِ: - حضرت علیؑ نے جوتیوں پر مسح کیا اور تسموں کے اندر کی جانب مسح نہیں کیا۔

باب الباء مع الظاء

بُظْرٌ: - منہ۔

بُظْرٌ: - رائیگاں تلف۔

بُظْرَةٌ: - وہ تندی اور بلندی جو اوپر کے ہونٹ میں ہوتی ہے۔

بُظْرِيْرَةٌ: - بے شرم زبان دراز عورت۔

أَمْضَصُ بَظَرَ اللَّاتِ (یہ ابو بکر صدیقؓ نے عروہ بن مسعود

ثقفی سے کہا) ابے جالات کا منہ چوس (اس کو بوسہ دے اس کو پونج کیا ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے)۔

يَا ابْنَ مَقْطَعَةِ الْبُظُورِ: - اونٹنے کاٹنے والی کے بیٹے

(یہ حضرت حمزہؓ نے سباع بن عبدالغری سے کہا اس کی ماں یہی پیشہ کرتی تھی عورتوں کا ختنہ کیا کرتی تھی۔ معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ایسے اعضا کا نام لینا تہذیب کے خلاف نہیں ہے)۔

مَا تَقُولُ أَيُّهَا الْعَبْدُ الْآبُظُرُ (یہ حضرت علیؑ نے شریح سے کہا یعنی) اے غلام اونچے ہونٹ والے تو اس مسئلہ میں کیا کہتا ہے۔

بَظٌّ: ستار کے تاروں کو ہلانا تیار کرنے کے لئے۔

أَبْظٌ: - موٹا ہوا

فَظٌّ بَظٌّ: - غلیظ بد خلق۔

بَظْوٌ: يَابُظُوْ: ٹھونس ہونا۔

باب الباء مع العين

بَعْبَعَةٌ: جلدی جلدی باتیں کرنا۔ مقابلہ سے بھاگنا۔

بَعَابَعَةٌ: محتاج لوگ۔

بَعَثٌ: جگانا، جلانا، بھیجنا، اٹھانا، لشکر، گروہ۔

بُعُوثٌ جمع ہے بَعَثٌ کی۔

يَوْمُ الْبَعَثِ: - قیامت کا دن۔

بَاعَثٌ: - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی جلا کر اٹھانے والا۔

بَعِيْشَكَ نِعْمَةٌ (یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے) یعنی جس کو تو نے خلقت پر احسان کر کے بھیجا۔

وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا: - قسم اس کی جس نے مجھ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا۔

لِلْفِتْنَةِ بَعَثَاتٌ: - فساد کے بار بار اٹھان ہوتے ہیں (گھڑی گھڑی اس کے غبار اٹھتے ہیں)۔

فَبَعَثْتُ الْبَعِيرَ يَابِعَعْنَا الْبَعِيرَ: - پھر جو میں نے یا ہم

نے اونٹ اٹھایا (تو ہار کو اس کے تلے پایا)۔

آتَانِي اللَّيْلَةَ اِتِّيانَ فَاَبْتَعَنَانِي: - رات کو میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے انہوں نے مجھ کو جگایا۔

يَا اَدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ: - آدم دوزخ کا گروہ (اپنی اولاد میں سے) نکال۔

اَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيَسْأَلُ الْمُخَاطَبُونَ مِنْكُمْ كُمْ (فرشتوں کو حکم ہوگا) دوزخ کا لشکر نکالو وہ عرض کریں گے کتنے کتنوں میں سے (یعنی فی ہزار یا فی سو کتنے آدمی نکالیں)

اِذَا نُبِعْتُ اَشْقَاهَا: - جب ان میں کا بد بخت اٹھ کھڑا ہوا۔

اَلْبَاغُوثُ: - پانی کی دعا (یہ لفظ سریانی ہے جیسے استقاء مسلمانوں میں)۔

وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَغْنِيَانِ بِمَا قِيلَ يَوْمَ بُعَاثٍ: - حضرت عائشہ کے پاس اس وقت دو چھوکریاں وہ اشعار گارہی تھیں جو بُعَاث کے دن کہے گئے تھے۔

بُعَاثُ: - ایک قلعہ تھا قبیلہ اوس کا وہاں پر اوس اور خزرج انصار کے دونوں قبیلوں میں جنگ عظیم ہوئی تھی جو ایک سو بیس برس تک برابر جاری رہی پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی برکت سے ان دونوں فریق میں صبح اور محبت کرا دی۔

بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً: - میں (دنیا کے) سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا (عربی ہوں یا عجمی)۔

يُبْعَثُ عَلَى رَاسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا: - اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے اخیر پر ایک ایسے (عالم فاضل لائق صالح) شخص کو پیدا کرے گا جو دین کو از سر نو حیات تازہ بخشنے کا اور شریعت کے سچے مسائل جن کو لوگوں نے بھلا دیا ہوگا پھر شائع اور مشہور کرے گا (ہر ایک گروہ نے اپنے پیشواؤں کو مجددی کا مرتبہ عطا کیا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ حدیث کسی فرقہ سے خاص نہیں ہے بلکہ فقہاء، محدثین اور صوفیہ ہر ایک زمرہ میں جو مشہور لوگ صدی کے آخر پر گزرے ہیں وہ سب مجدد ہو سکتے ہیں۔ محدثین میں امام بخاری علیہ الرحمۃ اور فقہاء میں امام شافعی اور متاخرین میں امام ابن تیمیہ قاضی شوکانی شاہ ولی

اللہ صاحب اور نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم و مغفور کو اگر مجدد کہا جائے تو بجا ہے)۔

اَوَّلًا تَبْعُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ: - تم ایک شخص کو کیوں مقرر نہیں کرتے جو نماز کے لئے لوگوں کو پکار دیا کرے۔

وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ اِلَى مَكَّةَ: - عمرو بن سعید یزید کا عامل جو مدینہ کا حاکم تھا مکہ میں فوجیں روانہ کر رہا تھا (عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لئے)۔

ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا: - پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے (شاید یہ فرشتہ اس فرشتہ کے سوا ہے جو ماں کے رحم پر معین ہوتا ہے)۔

حَتَّى تَبْعَثَ رَاحِلَتُهُ: - جب تک آپ کی اونٹنی اٹھ کر سیدھی ہوتی (رستہ چلنا شروع کرتی)۔

فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى: - اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو بھیجے گا (یعنی آسمان سے ان کو اتارے گا اور وہ شریعت محمدی کے پیرو ہوں گے۔ بعض معتزلہ نے حضرت عیسیٰ کے اترنے اور دجال کے قتل کرنے کا انکار کیا ہے)۔

بُعِثْتُ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ: - یہ ہوا ایک منافق کے مرنے پر بھیجی گئی ہے (تاکہ لوگوں کے لئے ایک نشانی ہو اور اس کے لئے عذاب ہو)۔

فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَتًى شَاءَ: - اللہ جب چاہے گا اس کو اٹھائے گا (یعنی بیدار کرے گا)۔

لَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: - اللہ تعالیٰ عز و جل حجر اسود کو قیامت کے دن زندہ کرے گا اس کو زبان دے گا وہ اپنے چومنے والوں پر گواہی دے گا۔ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں بیان کی جب انھوں نے کہا تو ایک پتھر ہے نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں امیر المؤمنین یہ فائدہ اور نقصان پہنچا سکتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو زندہ کرے گا (آخر حدیث تک)۔

يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ التِّي يَمُوتُ فِيهَا: - آدمی انہی

کپڑوں میں غصے گا جن میں وہ مرے گا (اس لئے میت کو اچھا پاک ساف کفن دینا چاہئے بعضوں نے کہا یہاں کپڑوں سے اعمال مراد ہیں کیونکہ آدمی کفن پہن کر نہیں مرتا بلکہ مرنے کے بعد اس کو کفن دیا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ حشر تو ننگے بدن ننگے پاؤں ہوگا جیسے دوسری حدیث میں ہے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ حشر اور ہے اور بعث اور ہے ممکن ہے کہ قبر سے اٹھتے وقت آدمی اپنے کفن میں انھیں پھر حشر کے وقت برہنہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جیسے گلی سڑی خاک شدہ ہڈیوں کا اعادہ کرے گا ویسے ہی کفن کے بھی کپڑے کا اعادہ کر سکتا ہے۔

بَعَثَ بَعْثًا فَقَالَ لِيَنْبَعِثَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا:-
آنحضرتؐ نے ایک فوج بھیجنا چاہی تو فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے (ایک گھر میں رہے یعنی آدھے آدمی جائیں آدھے گھروں میں رہیں)۔

اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً:- اونٹوں کو نحر کے وقت کھڑا رکھ ان کا بایاں ہاتھ بندھا ہوا ہو۔

قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ:- کیا محمد ﷺ بلوائے گئے ہیں (یہ فرشتوں نے شب معراج میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تھا)۔

بَعَثَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِي:- آپ نے چند آدمیوں کو ابورافع یہودی کے پاس بھیجا (جو ملک حجاز کا بڑا تاجر تھا اس کو مار ڈالنے کے لئے کیونکہ یہ مردود پیغمبر صاحب کی ہجو کرتا اور لوگوں کو آپ سے لڑنے کے لئے ابھارتا اسلام لانے سے ان کو روکتا)۔

بَعَثْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنُغْنِمَ عَلَى أَقْدَامِنَا:- آنحضرتؐ نے ہم کو لوٹ کا مال کمانے کے لئے یا پیادہ بھیجا۔

مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخَلًا مِنْ حِينَ اِبْعَثَهُ اللَّهُ:- آنحضرتؐ جب سے پیغمبر ہوئے آپ نے چھلنی نہیں دیکھی (ہمیشہ بے چھنا آٹا کھایا کرتے)۔

هَذَا مَقْعِدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ:- تیرا ٹھکانا جب تک اللہ تجھ کو نہ اٹھائے (یعنی حشر نہ ہو) یہی ہے۔

أَوَّلُ الْعَقِيقِ بَرِيدُ الْبُعْثِ:- برید البعث ایک مقام کا نام ہے۔

بُعْثَرَةٌ:- دیکھنا، تلاش کرنا، کھودنا، الٹ پلٹ کرنا، باہر لانا۔
إِذَا لَمْ أَرَكَ تَبْعَثَرْتُ نَفْسِي:- جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو پریشان خاطر ہو جاتا ہوں۔
بُعْطُ:- ناف، پیچوں بیچ۔

أَنَا ابْنُ بُعْطِهَا (یہ معاویہ کا قول ہے جب ان سے پوچھا گیا قریش میں تمہارا نسب کیا ہے) میں تو قریش کی ناف ہوں (یعنی میرا نسب بہت اعلیٰ ہے قریش کے افضل ترین خاندان سے ہوں)۔

بَعِجْ:- چیرنا، پھاڑنا، کھولنا۔

إِذَا رَأَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَطَائِمَ:- جب تو دیکھے مکہ میں زمین پھاڑ کر برابر برابر کنوئیں بنا دیئے جائیں جن کو قنوات کہتے ہیں یعنی کاریزین۔

بَعِجَ الْأَرْضَ وَ نَجَعَلَهَا:- حضرت عمرؓ نے زمین پھاڑ ڈالی اس کو چیر دیا۔ (یعنی ان کے زمانے میں بہت فتوحات ہوئیں)۔

إِنَّ ابْنَ حَنْتَمَةَ بَعِجَتْ لَهُ الدُّنْيَا مَعَاهَا:- حنتمہ کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) کے لئے (ان کی والدہ کا نام حنتمہ تھا) دنیا نے اپنی آنتیں کھول کر رکھ دیں (سب خزانے حوالے کر دیئے) یہ عمرو بن عاص کا قول ہے۔

إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ أَبْعَجْ بَطْنَهُ بِالْخَنْجَرِ:- اگر میرے پاس کوئی آیا میں اس کا پیٹ خنجر سے پھاڑ ڈالوں گی (یہ ام سلیم کا قول ہے)۔

بَعْدُ:- پچھلا (یہ قبل کی ضد ہے)۔

بُعْدُ:- دوری، موت، لعنت۔

أَبْعَدُ أَوْ بُعَادُ:- دورتر، ذلیل، خوار، تباہ حال، خائن۔

كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَارَ أَبْعَدُ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت ضروری کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

كَانَ يَتْبَعُهُ فِي الْمَذْهَبِ:- وہی معنی ہیں۔

إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ قَضَاءَ الْحَاجَةِ لِيُبْعِدُ:- جب

کوئی تم میں سے حاجت کے لئے جانا چاہے تو دور جائے۔
إِنَّ الْأَبْعَدَ قَدْ زَنَى:۔ اس نیکی سے دور یا تباہی زدہ شخص
نے زنا کیا (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

كَبَّ اللَّهُ الْأَبْعَدَ لِفِيهِ:۔ اللہ تعالیٰ نے خائن شخص کو
اوندھے منہ گرا دیا۔

بُعْدًا لَكُنَّ وَسُخْفًا:۔ کھٹو! دور ہو تم پر پھٹکار (یہ آدمی
قیامت کے دن اپنے اعضا سے کہے گا جب وہ اس کے خلاف
گواہی دیں گے)۔

هَلْ أَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ:۔ کیا اس شخص سے بھی
کوئی دور تر (یعنی عالی شان ہے) جس کو تم نے مار ڈالا یا میرے
قتل ہونے کو تم نے بعید سمجھا حالانکہ اس سے بھی بعید تر یہ ہے کہ
میں اپنی قوم کے ہاتھ سے مارا گیا (صحیح روایت میں اَعْمَدُ ہے
جیسے آگے آئے گا)۔

وَجِئْنَا إِلَى أَرْضِ الْبُعْدَاءِ:۔ ہم غیر لوگوں کے ملک
میں آ گئے (جن سے ہماری کوئی قرابت نہیں ہے)۔

أَمَّا بَعْدُ:۔ خدا کی حمد و ثنا کے بعد مطلب یہ ہے۔
فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ:۔ اس کے سوا کوئی چیز (ایک وقت میں
نہ ہوگی یعنی جب اللہ کے سوا سب چیزیں فنا ہو جائیں گی)۔

وَإِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَأَبْعُدْ وَ أَبْعُدْ:۔ اگر تو جھوٹا ہے
جب تو تجھے کچھ نہ ملنا چاہئے کچھ نہ ملنا چاہئے (یہ آپ نے لعان
کرنے والے سے فرمایا جب اس نے جو رو سے اپنے مال کی
واپسی چاہی)۔

إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ أَنْ يُلْقَاهُ بَعْدَ الْكَبَائِرِ أَنْ
يَمُوتَ مَذْيُونًا:۔ کبیرہ گناہوں کے بعد پھر بڑا گناہ یہ ہے کہ
آدمی پروردگار سے مقروض رہ کر ملے۔

فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا:۔ اگر تو اس کے بعد
کوئی نیک عمل (سوا فرضوں کے) نہ کرے تب بھی تیرا کچھ
نقصان نہ ہوگا۔

بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّينِ وَ الدَّارِ:۔ باوجود اختلاف دین
اور دار کے (کہ ایک دارالاسلام میں اور دوسرا دارالحرب میں)۔
وَ كَانَ صَلَوَتُهُ بَعْدَ تَخْفِيفِ:۔ صبح کی نماز کے بعد

دوسری نمازیں آنحضرتؐ کی ہلکی ہوتیں تھیں (ان میں مختصر
قرأت کرتے اور صبح کی نماز میں لمبی سورتیں پڑھتے)۔

أَحَبُّ الدِّيَارِ بَعْدَ يَوْمَيْهِ:۔ اس دن کے بعد سے پھر
تمام ملکوں میں زیادہ محبوب۔

يَهْوَى بِهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ:۔
اس کی وجہ سے اتنے نیچے گڑھے میں گر جاتا ہے جس کا گہراؤ اس
سے بھی زیادہ ہے جتنا مشرق اور مغرب میں فاصلہ ہے۔

مَنْ قَضَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَخْطَا سَقَطَ أَبْعَدُ مِنَ
السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ:۔ جو شخص دو آدمیوں کا قضیہ چکائے اور
اس میں عدا غلطی کرے (غلط فیصلہ کرے جان بوجھ کر) تو وہ اس
سے بھی زیادہ گر جائے گا جتنا آسمان سے زمین کا فاصلہ ہے۔

تَبَاعَدَتْ عَنْهُ النَّارُ مَسِيرَةَ سَنَةٍ:۔ آگ اس سے
ایک سال کی راہ پر دور ہو جائے گی۔

إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةٍ إِلَى عَدَنَ:۔ میرا حوض
اس سے بھی بڑا ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے (جو ملک شام میں ہے)
عدن تک ہے۔ (عدن یمن کا بندر ہے)۔

لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ:۔ برابر دور ہوتا جاتا ہے (صف اول
میں شریک نہیں ہوتا)۔

بَاعِدْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَايَ:۔ میری خطاؤں کو مجھ سے
دور کر دے (کہ میں ان خطاؤں کو نہ کروں یا جو خطا میں کر چکا
ہوں ان کو بخش دے میرے نامہ اعمال سے محو کر دے)۔

كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ مِنْ مَوْقِفِ
الْإِمَامِ جِدًّا:۔ ہم عرفات میں ایسے مقام میں ٹھہرے ہوئے
تھے جو امام کے مقام سے بہت دور تھا۔

فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ:۔ کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا کہ وہ
لوٹ کر آیا۔

بَعْدَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرَخٌ
حَتَّى مَاتَ:۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے اتنا دور کر دے گا جتنی
دور کو واجب وہ پٹھا ہو اس وقت سے لے کر مرنے تک اڑتا رہے
(حالانکہ کوئے کی عمر بڑی ہوتی ہے کہتے ہیں پانچ سو برس تک
جیتا ہے)۔

لَا أَسْأَلُ أَحَدًا بَعْدَكَ: - اب جو میں نے آپ سے سوال کیا ہے اس کے بعد کسی سے سوال نہیں کروں گا۔

كَذَّابَانِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي: - دو جھوٹے جو میرے بعد نکلیں گے (یعنی ان کی رونق میرے بعد ہوگی کیونکہ اسود عینی آپ کے سامنے ظاہر ہو چکا تھا البتہ مسلمانوں نے آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا)۔

وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ: - اسلام کے بعد قصاص ہو گیا (کفر کے زمانہ کی خوں ریزی موقوف ہوئی)

بَعْرٌ: يَابَعْرَةٌ يَابَعْرَةٌ: - میٹنی۔

بَعْرَةٌ: - غصہ۔

بَعِيرٌ: - چار برس یا اس سے زیادہ کا اونٹ۔

اسْتَغْفِرُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً: - آنحضرتؐ نے جس رات کو میرا اونٹ خریدا میرے لئے پچیس بار بخشش کی دعا کی (یہ جابر بن عبد اللہ انصاری کا قول ہے۔ اس رات کو لیلۃ البعیر کہتے ہیں)۔

تُرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْخَوْلِ: - سال آخر ہونے پر ایک میٹنی پھینکتی (اس کو پھینک کر نکل آتی عدت پوری کرتی یہ جاہلیت کی رسم تھی)۔

بَعْضٌ: نکلنا۔

أَبْعَاضٌ: - جمع۔

بَعُوضٌ: - مچھر (یہ جمع ہے)۔

بَعُوضَةٌ: - ایک مچھر۔

أَصَابَنِي بَعْضُ الشَّيْءِ: - مجھ کو کچھ ہو گیا (یعنی ضعف بصر) امام بخاری نے اپنی صحیح میں کئی مقاموں میں یوں کہا ہے۔ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ اور اس سے حنفیہ یا امام ابو حنیفہ یا امام محمد یا امام شافعی کو مراد لیا ہے۔ بعض الناس کوئی تحقیر کا کلمہ نہیں ہے مگر حنفیہ امام بخاری کے اس لفظ پر بڑے ناراض ہیں۔ حیدر آباد میں مولانا حسن الزماں محدث مرحوم نے اپنی کتاب میں امام ابو حنیفہ کو امام الفقہاء کہا تو اس پر ایک کشمیری حنفی صاحب سخت ناراض ہوئے۔ کہتے اس میں کیا قباحت ہوئی؟ امام ابو حنیفہ نے

بہت کم حدیثیں روایت کی ہیں۔ یہاں تک کہ خطیب نے کہا انہوں نے صرف پچاس حدیثیں روایت کیں اور ان میں بھی نصف سے زیادہ میں غلطی کی اور دارقطنی وغیرہ نے ان کو حدیث کے ضعیف راویوں میں لکھا اس لئے وہ امام احمد شین نہیں ہو سکتے البتہ فقہ استنباط اور قیاس میں تو وہ امام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کمال و کثرت اور تیز فہمی عطا فرمائی تھی ان کی فضیلت یہی کیا کم ہے کہ ایک جم غفیر مسلمانوں کا ان کے مذہب کی پیروی کرتا ہے۔ (رضی اللہ عنہ وغفر لنا ولہ)

لَا تَتَّبِعْ بَعْضَ بَعْضٍ فِي الْعَدَدِ فِي كَمَالِهِ: - اپنے اوصاف کمال کی وجہ سے پروردگار میں حصے نہیں ہوتے (کیونکہ وہ تجزیہ اور تبعیض سے پاک ہے)۔

أَلَا تُخْبِرُنِي مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ وَ قُلْتَ إِنَّ الْمَسْحَ بِبَعْضِ الرَّاسِ وَ بَعْضِ الرِّجْلَيْنِ: - زرارہ بن انیس نے امام محمد باقر سے پوچھا مجھ سے بیان کر دے تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ وضو میں سر اور پاؤں کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے۔ (امام یہ سن کر ہنس دیئے) فرمایا اے زرارہ! آنحضرتؐ نے ایسا ہی فرمایا (اور قرآن میں بھی یہی مضمون ہے کیونکہ پہلے فرمایا فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ مَعْلُوم ہوا سارا منہ دھونا فرض ہے پھر فرمایا وَ أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ تو ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا فرض ہے۔ پھر کلام کو جدا کیا فرمایا وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ تو جب پاؤں کو سر سے ملا لیا تو ہم نے جان لیا کہ پاؤں کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے جیسے سر کے ایک حصے کا اور آنحضرتؐ نے اس کو بیان فرما دیا مگر لوگوں نے اس کو بھلا دیا اس پر عمل نہیں کیا۔

بَعٌّ: - بے انداز بہانا ابر کا متواتر برسنہ۔

بَعَاغٌ: - سب کا سب۔

بُعَّةٌ: - اونٹ کا درمیانی بچہ پہلے بچہ کو رُبْع اور آخری کو هُبْع کہتے ہیں۔

أَخَذَهَا فَبَعَّهَا فِي الْبَطْحَاءِ: - شراب لے کر اس کو پتھر یلے میدان میں بہا دیا (ایک روایت میں فَشَعَّهَا ہے یعنی پھینک دیا الٹ دیا)۔

اسباب کی نگرانی اور حفاظت کرے)۔

أَنَّ تِلْدَ الْأَمَةِ بَعْلُهَا:۔ لونڈی اپنے مالک کو جنے یعنی لونڈیا بہت ہوں ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہو وہ بھی گویا مالک ہوئی (ایک روایت میں أَنَّ تِلْدَ الْأَمَةِ رَبَّتْهَا ہے۔ ایک میں رَبَّتْهَا ہے)۔

أَنَا بَعْلُهَا:۔ میں اس اونٹنی کا مالک ہوں۔

هَلْ لَكَ مِنْ بَعْلٍ:۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد پر بیعت کی آپ نے فرمایا کیا تیرے اوپر کچھ بوجھ ہے یعنی بال بچے ہیں یا نہیں (بعض نے کہا وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت تجھ پر واجب ہے یعنی ماں باپ)۔

مَا سُقِيَ بَعْلًا فَفِيهِ الْعُشْرُ:۔ جو پیداوار جڑوں سے پانی گھیٹ لے (اس کو کنوئیں یا ندی یا تالاب سے پانی دینے کی ضرورت نہ ہو) اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔

وَإِنَّ لَنَا الصَّاحِيَةَ مِنَ الْبَعْلِ:۔ ان درختوں میں سے جو پیداوار ہو وہ ہم لیں گے۔

الْعَجْوَةُ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ وَ نَزَلَ بَعْلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ:۔ عجوہ کھجور ہر کا علاج ہے اور اس کی جڑ بہشت سے اتری ہے۔

فَمَا زَالَ وَارِثُهُ بَعْلِيًّا حَتَّى مَاتَ:۔ اس کا وارث بہت درختوں والا (یا بہت مالدار اور مالک اور رئیس) رہا یہاں تک کہ مر گیا۔

قَوْمُوا فَتَشَاوَرُوا فَمَنْ بَعْلٌ عَلَيْكُمْ أَمْرُكُمْ فَاقْتُلُوهُ (یہ حضرت عمر کا قول ہے) اٹھو خلافت کے باب میں مشورہ کرو پھر جو کوئی تمہاری رائے سے سرتابی اور سرکشی کرے اس کو قتل کر ڈالو۔

مَنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ أَوْ بَعْلٌ عَلَيْكُمْ أَمْرًا فَاقْتُلُوهُ:۔ جو شخص بن صلاح اور مشورہ (زبردستی) بادشاہ بن بیٹھے یا تمہاری رائے سے سرکشی کرے (خواہ مخواہ فساد کرانا چاہے) اس کو مار ڈالو (مہذب ممالک میں حضرت عمر کی اسی بیش بہا نصیحت پر عمل ہو رہا ہے۔ انگلستان میں جس بادشاہ (چارلس) نے مجلس شوریٰ کی مخالفت کی تھی وہ قتل کر دیا گیا۔ سارے کام انگلستان، فرانس، امریکہ اور مہذب ممالک کے مجلس شوریٰ ہی پر چلتے ہیں لیکن افسوس ہے تو مسلمانوں پر کہ انہوں

أَلْقَتِ السَّحَابُ بَعَاعَ مَا اسْتَقْلَتْ بِهِ مِنَ الْحَمْلِ:۔ ابر جتنا پانی کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھا اس نے سب کا سب ڈال دیا۔

بَعَقُ: مارنا، خون بہانا، کھولنا، سخت آواز کرنا، کھودنا۔

جَمُّ الْبُعَاقِ:۔ بہت زور کا مینہ۔

السَّحَابُ الْمُنْبَعِقُ:۔ ابر بہت زور سے برسنے والا۔
كَانَ يَكْرَهُ التَّبَعُ فِي الْكَلَامِ:۔ آنحضرتؐ زبان درازی اور لفاظی پر گوئی کو برا سمجھتے تھے۔

فَإِنَّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُبْعِقُونَ لِقَاحِنَا:۔ پھر یہ لوگ کہاں ہیں جو ہمارے اونٹوں کو کاٹتے تھے ان کا خون بہاتے تھے۔

إِنْبِعَاقُ:۔ ابر کا بہت برسنے، دفعتاً ایک بات کہنا یا وہ گوئی۔
إِنَّ اللَّهَ يَكْرَهُ الْإِنْبِعَاقَ فِي الْكَلَامِ:۔ اللہ تعالیٰ بک بک کو ناپسند کرتا ہے۔ (کثرت کلام کو)۔

بَعْلٌ: اونچی زمین اور وہ درخت جو جڑ سے پانی گھیٹ لے اس کو آب پاشی کی ضرورت نہ ہو اور ایک بت اور ایک بادشاہ کا بھی نام تھا اور شوہر اور مالک اور عیال و اطفال۔

بِعَالٌ:۔ عورت مرد کا آپس میں کھیلنا، جماع کرنا۔

بُعَالٌ:۔ ایک پہاڑ کا نام ہے۔

بِعَالٌ:۔ ایک زمین ہے۔

بُعْلَبُكُ:۔ ایک شہر کا نام ہے۔

إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَ شُرْبٍ وَ بَعَالٍ:۔ ایام تشریق یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ کھانے پینے جماع کرنے کے دن ہیں (ان دنوں میں روزہ نہ رکھو)۔

إِذَا أَحْسَنْتُنَّ تَبْعُلَ أَزْوَاجَكُنَّ:۔ جب تم اپنے خاوندوں کی اچھی طرح فرمانبرداری کرو گی یا ان کے ساتھ عمدہ معاشرت کرو گی ان کے لئے بناؤ سنگار کرو گی۔

إِلَّا امْرَأَةٌ يَنْسِتُ مِنَ الْبُعُولَةِ:۔ مگر جو عورت خاوندوں سے مایوس ہو گیا خاوند کرنے سے۔

جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنَ التَّبَعْلِ:۔ عورت کا جہاد یہی ہے کہ اپنے خاوند کے ساتھ اچھی طرح گذران کرے (اس کو خوش رکھے اس کی ہر بات کی اور ضرورت کی خبر رکھے، اس کے مال و

نے اپنے بزرگوں کے بیش بہا ارشادات کی کچھ پرواہ نہ کی اور دوسری قومیں ان پر چل کر ساری دنیا کی بادشاہ بن گئیں۔ مسلمانوں نے حضرت عمر کا تو قول چھوڑ دیا اور ایک شاعر کے شعر پر عمل کرنے لگے۔ اگر شہ روز را گوید شب است این باید گفت ایک ماہ و پروین)

فَإِنْ بَعَلَ أَحَدٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ يُرِيدُ تَشْتِئَ أَمْرَهُمْ فَقَدْ مَوَّهُ فَاضْرِبُوا عُقَّةَ:۔ اگر کوئی شخص مسلمانوں سے یعنی ان کی جماعت سے سرکشی کر کے ان میں پھوٹ ڈالنا چاہے اس کو آگے لاؤ اور اس کی گردن مارو۔

لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْهَيَاطِلَةُ وَهُمْ قَوْمٌ مِنَ الْهِنْدِ بَعَلَ بِالْأَمْرِ:۔ جب ہیاطلہ جو ہند (انڈیا) کی ایک قوم ہے اس پر آن کر اترے تو وہ حیران اور دہشت زدہ ہو گیا۔ اسْتَبْعَلَ النَّخْلُ:۔ کھجور کا درخت شوہر ہو گیا۔ بَعَلَ بِأَمْرِهِ:۔ اپنے کام میں حیران اور دہشت زدہ ہو گیا۔

باب الباء مع الغين

بَغْتُ يَا بَغْتَةَ: ناگہاں، یکا یک (اس کی جمع بَغَاتٌ) عرب لوگ کہتے ہیں بَغْتَهُ يَبْغْتُهُ. بَغْتًا یعنی ناگہاں اس پر آن پہنچا۔ وَلَا نُظْهَرُ بَاغُوتًا:۔ ہم باغوت (جو نصاریٰ کی ایک عید ہے) کھلم کھلا نہیں منائیں گے (ایک روایت میں بَاغُوتًا ہے جس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔ بَغْتُ: تیرہ رنگ ہونا مائل بہ سفیدی۔

بُغَاةٌ:۔ ایک چڑیا ہے سفید تیرہ رنگ کی جو دیر میں اڑتی ہے اور ناتواں (عرب لوگوں میں ایک مثل ہے إِنَّ الْبُغَاةَ بِأَرْضِنَا تَسْتَنْسِرُ یعنی ہمارے ملک میں جو لوگ آتے ہیں وہ عزت حاصل کر لیتے ہیں پہلے بغاث کی طرح ناتواں تھے۔ ہمارے ملک میں آ کر کرگس (گد) کی طرح زور آور اور قوی ہو جاتے ہیں)۔

رَأَيْتُ وَحْشِيًّا فَإِذَا شَيْخٌ مِثْلَ الْبُغَاةِ:۔ میں نے وحشی کو دیکھا (جس نے حضرت امیر حمزہؓ کو شہید کیا تھا کیا دیکھتا ہوں) کہ ایک بوڑھا ہے بغاث چڑیا کی طرح سفید یا ضعیف

اور ناتواں۔ فِئِ بُغَاةِ الطَّيْرِ مُذًا اگر محرم (احرام والا) بغاث چڑیا مارے تو ایک مدانا ج صدقہ دے۔

كَأَنَّهَا بُغَاةٌ:۔ وہ عورت بغاث کی طرح تھی (بوڑھی ناتواں)۔

بَغْشَرٌ: احمق، ست، مجھول، میلا کچھلا، مونٹا اونٹ۔

بَغْشَرَةٌ:۔ تردد پریشانی، حیران کرنا۔

تَبْغْشَرٌ:۔ پریشان ہونا۔

إِذَا لَمْ أَرَكَ تَبْغْشَرْتُ نَفْسِي:۔ جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو میرا دل پریشان ہو جاتا ہے۔

بَغْدَاذٌ يَابْغْدَاذٌ يَابْغْدَاذٌ يَابْغْدَاذٌ:۔ ایک مشہور شہر ہے۔ بَغْشٌ: ہلکا منہ۔

فَأَصَابَنَا بَغْيُشٌ:۔ ہم پر تھوڑا سا مینہ برسا (یہ تصغیر ہے بَغْشٌ کی کہتے ہیں ہلکے سے ہلکا مینہ طَلَّ ہے یعنی پھوہار پھر رَذَاذ پھر بَغْش)۔

بُغْضٌ: (باب سمع یسمع اور نصر ینصر اور کرم یکرم تینوں باب سے آیا ہے) دشمن ہونا۔

إِبْغَاضٌ اور تَبْغِيضٌ:۔ دشمن بنانا، دشمن سمجھنا۔

تَبْغُضٌ:۔ دشمن رکھنا، یہ ضد ہے تَحَبُّبٌ کی۔

تَبَاغُضٌ:۔ ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا یہ ضد ہے تَحَابُّبٌ کی بُغْضٌ محبوب کی ضد ہے اور مَبْغُوضٌ نصیح نہیں ہے۔ بَغِيضٌ:۔ بڑا بغض رکھنے والا۔

بَغْضَاءٌ اور بَغْضَةٌ:۔ سخت بغض۔

أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ:۔ سب حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسند طلاق ہے (کیونکہ شیطان کو وہ بہت پسند ہے مرد عورت کا جدا ہو جانا)۔

هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ:۔ دوا ناپسند ہے مگر فائدہ کرنے والی ہے (یعنی بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے مگر وہ اس کے حق میں مفید ہے)۔

أَبْغَضُ الْبِلَادِ أَسْوَاقُهَا:۔ سب جگہوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسند بازار ہیں (کیونکہ بازار میں ہر ایک دوسرے کو چکمہ دینا چاہتا ہے اور اپنے فائدہ کا طالب رہتا ہے ایک حکیم کا قول

تلاش کر میں ان سے استنجا کروں (یہ معنی اس وقت ہوتے ہیں جب کہ ابْغِیْ ہمزہ وصل سے پڑھو اور اگر ابْغِیْ بہ ہمزہ قطع ہو تو معنی یہ ہوں گے میری مدد کر۔ ایسا ہی اس حدیث میں ابْغُوْنِیْ حَدِیْذَةُ اسْتَطَبْتُ بِهَا ہمزہ وصل اور ہمزہ قطع دونوں ہو سکتے ہیں)۔

اِنَّهُ خَرَجَ فِیْ بُغَاءِ اِبْلِ:۔ ابو بکرؓ اونٹ کی تلاش میں نکلے۔

اَبْغِیْ خُبَّیًّا:۔ مجھ کو خبیث دے دو۔

اِنْطَلَقُوا بُغِیَانًا:۔ ڈھونڈتے ہوئے چلے جاؤ۔ (بُغِیَانُ باغی کی جمع ہے اور بُغَاةٌ بھی آئی ہے)۔

لَقِیْهُمَا رَجُلٌ بِكُرَاعِ الْغَمِیْمِ فَقَالَ مِنْ اَنْتُمْ فَقَالَ ابُوْبَكْرٌ بَاغٌ وَ هَادٍ (جب آنحضرتؐ اور ابو بکر صدیقؓ دونوں ہجرت کی نیت سے مدینہ جا رہے تھے) تو رستہ میں ایک شخص ان سے ملا پوچھنے لگا تم کون ہو؟ ابو بکر نے کہا ایک ڈھونڈھنے والا ہے اور ایک رستہ بتانے والا ہے (وہ آنحضرتؐ کو نہیں پہچانتا تھا جو ابو بکر کے پیچھے ایک ہی اونٹ پر سوار تھے) ابو بکر نے کمال دانائی سے یہاں تو یہ کیا باغ سے اپنے تئیں مراد لیا یعنی میں طالب ہوں اور مرید اور رستہ بتانے والے سے آنحضرتؐ صلعم کو یعنی آپ میرے پیر اور مرشد ہیں دین کا رستہ بتاتے ہیں پوچھنے والا کچھ اور سمجھا کہ یہ کسی گمی ہوئی چیز کی تلاش میں جا رہے ہیں)۔

تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَّةُ:۔ عمارؓ کو باغی گروہ قتل کرے گا (معلوم ہوا کہ معاویہ کا گروہ باغی تھا جو امام برحق سے منحرف ہو گیا تھا اسی کے ہاتھوں حضرت عمارؓ شہید ہوئے)۔ معاویہ نے اس حدیث کی یہ تاویل کی کہ باغیہ بغی سے یہاں مشتق نہیں ہے بلکہ بغاء سے اور مطلب یہ ہے کہ جو گروہ عثمانؓ کے خون کا طالب ہوگا وہ عمارؓ کو قتل کرے گا اور انہوں نے حدیث کا آخری فقرہ لوگوں سے پوشیدہ رکھا کہ عمارؓ تو اس گروہ کو بہشت کی طرف بلائے گا یعنی امام برحق کی اطاعت اور انقیاد کی طرف اور یہ گروہ عمارؓ کو دوزخ کی طرف بلائے گا یعنی سرکشی اور بغاوت کی طرف)۔

فَلَا تَبْغُوا عَلَیْھِمْ سَبِیْلًا:۔ اگر عورتیں تمہاری

ہے بازار لوگوں نے اسی لئے قائم کیے ہیں کہ ایک دوسرے کو چکمہ (دھوکا) دیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ بازار میں جا کر آدمی دنیا کے دھندوں میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ خدا کو بالکل بھول جاتا ہے۔ سارا دل مال و زر کے کمانے میں لگ جاتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَیُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِیْفَ:۔ اللہ تعالیٰ ناتواں مومن کو ناپسند کرتا ہے۔

قُلْتُ وَمَا الْمُؤْمِنُ الضَّعِیْفُ قَالَ هُوَ الَّذِیْ یَرِی الْمُنْكَرَ وَلَا یُنْکِرُ عَلَیْ فَاعِلِهٖ (راوی نے کہا) میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا ناتواں مومن کون ہے؟ فرمایا جو بری بات (خلاف شرع) دیکھتا ہے پھر کرنے والے پر (ڈر سے) انکار نہیں کرتا (ہمارے زمانہ میں اکثر مومنوں کا یہی حال ہے اللہ رحم کرے ہزار باتیں خلاف شرع دیکھتے ہیں اور زبان سے بھی منع کرنے میں ڈرتے ہیں کہتے ہیں لوگ ہم کو وہابی کہیں گے ہمارے دشمن ہو جائیں گے۔ جو بکے مومن ہیں وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے)۔

بَغْلٌ: خچر۔

تَبْغِیْلٌ اور تَبْغُلٌ:۔ اونٹ کی ایک تیز چال۔

اَهْدِیْ لَہٗ بَغْلَةً بَیْضَاءَ:۔ اس نے آنحضرتؐ کو ایک نقرہ خچر (دل) تحفہ بھیجا۔

فِیْہَا عَلَی الْعِیْنِ اِرْقَالٌ وَ تَبْغِیْلٌ:۔ وہ اونٹنی ایسی ہے کہ تھکن اور ماندگی پر بھی دوڑتی ہے اور خچر کی طرح تیز چلتی ہے (یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے)۔

بُغَامٌ: یا بُغُوْمٌ۔ نیل گائے یا ہرن یا پہاڑی بکری یا اونٹ کی آواز۔

كَانَتْ اِذَا وَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ اَوْ عَجْزِهِ رَفَعَ بُغَامَةً:۔ وہ جب اونٹ کی کوہان یا اس کے پٹھے پر ہاتھ رکھتی تو آواز کرتا۔

بَغْیٌ: نافرمانی، سرکشی، شرارت، زنا کرنا، سو جانا۔

بَغِیَّةٌ اور بَغِیَّةٌ:۔ مقصد، مطلب۔

بُغَاءٌ اور بَغِیَّةٌ اور بَغْیٌ:۔ ڈھونڈھنا۔

اَبْغِیْ اَحْجَارًا اسْتَطَبْتُ بِهَا:۔ میرے لئے چند پتھر

اطاعت کریں تو اب ان کو ستانے کا کوئی رستہ نہیں رہا (بجز اس کے کہ تم ان پر ظلم کرو یہ اور بات ہے)۔

اَنَا أَبْغُضُكَ لِأَنَّكَ تَبْغِي فِي أَذَانِكَ: - عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک شخص سے کہا میں تو تجھ سے بغض رکھتا ہوں کیونکہ تو اپنی اذان میں حد سے بڑھتا ہے (یعنی اذان کے الفاظ کو گانے کی طرح لمبا کرتا ہے یہ فعل خلاف سنت ہے)۔

مترجم: - کہتا ہے دیکھو صحابہ کا طریقہ ایک ذرا سی سنت کی مخالفت پر کس قدر ناخوش ہوتے تھے کہ سنت کے خلاف کرنے والے سے بغض رکھتے وائے ہم لوگوں کے حال پر کہ دین کے فرائض اور اصول عقائد کے منکروں سے بھی الفت اور صحبت رکھتے ہیں۔

فَدَمَلْ عَلَى بَغْيٍ وَلَا يَذَرِي بِهِ: - ان کا زخم اچھا تو ہو گیا مگر اندر فساد رہ گیا ان کو خبر نہیں ہوئی۔

امْرَأَةٌ بَغِيٌّ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ فِي كَلْبٍ: - ایک بدکار عورت کتے کے سبب سے بہشت میں گئی (رحم کر کے اس کو پانی پلایا تھا مگر ابن زیاد کے ساتھیوں نے آنحضرتؐ کے جگر گوشوں پر رحم نہ کیا ان کو پیاسا شہید کیا بھلا یہ بہشت میں کیونکر جا سکتے ہیں)۔

مَهْرُ الْبَغِيِّ: - رنڈی کی خرچی۔
رَعِيَتْ بَغْوَتَهَا وَ بَرَمَتَهَا وَ حَبَلَتَهَا وَ بَلَّتَهَا وَ فُتِلَتْهَا ثُمَّ تَقَطَّعُهَا: - ارے تو نے اس درخت کے کچے پھلوں کو چرایا اور گدر۔ پھلوں کو اور شاخوں کو اور تیار پھلوں کو اور پختہ پھلوں کو پھر تو اس کو کاٹتا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے ایک پھل دار جنگلی درخت کاٹ ڈالا۔ ایک روایت میں مَغْوَتَهَا ہے یہ غلط ہے صحیح بَغْوَتَهَا ہے)۔

مَا بَغِي لَه: - یہ ان کے لئے اچھا نہیں ہوا (یہ نخعی نے ابراہیم بن مہاجر کی نسبت کہا جب وہ بیت المال کے خزانچی مقرر ہوئے)۔
ابْنُ رَسْلَا: - ہمارے لئے دودھ تلاش کر۔

لَا تَبْتَغِي لَهْمًا ثَالِثًا (اگر آدمی کے پاس دو میدان بھر سونا ہو تو تیسرے کی تلاش میں رہے گا) قناعت نہیں کرے گا جتنا مال زیادہ ہوتا جائے گا اتنی ہی طمع اور حرص اور بڑھتی جائے

(گی)۔

وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ: - کسی کو یہ سزاوار نہیں یا کسی کو یہ نہیں چاہئے۔

رَجُلٌ اسْتَعَارَ جَارِيَةً لَمْ يَبْعَهَا غَائِلَةً: - ایک شخص نے ایک لونڈی عاریتاً اور اس کی نیت اس کو ہلاک کرنے کی نہ تھی لیکن وہ ہلاک ہو گئی تو اس پر تاوان نہ ہوگا (امامیہ کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ عاریتاً لینا درست ہے)۔

تَبْتَغِي امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ: - ایک عورت قیدیوں میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی (ایک روایت میں تَسْعِي ہے یعنی دوڑ رہی تھی)۔

يَتَغَوَّنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ: - ذکر الہی کی مجلسیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔

يَا بَاغِي الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِي الشَّرِّ أَقْصِرْ: - نیکی کے ڈھونڈنے والے آ (اب تجھ کو اس کا ثواب ملے گا) برائی کے ڈھونڈنے والے اب برائی سے باز رہ تو بہ کر (اس وقت تیری تو بہ قبول ہوگی)۔

ابْغُونِي فِي ضَعْفَانِكُمْ: - مجھ کو ناتوان کمزور غریب لوگوں میں تلاش کرنا (میں انہی کے ساتھ رہتا ہوں)۔

شِرَارُكُمْ الْبَاغُونَ الْبُرَاءَ الْعَنَتِ (اس کے معنی باب الباء مع الراء میں گذر چکے)۔

أَهْلَكَهُمْ الْبَغْيُ: - ان کو ظلم اور سرکشی نے تباہ کیا۔
خَوْرَجَ يَبْتَغِي لَنَا: - وہ ہمارے واسطے پچھ روٹی کمانے گئے ہیں۔

بَغْيُ الْجُرُخِ: - زخم سوج گیا۔
أَلَا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ: - جان لو اللہ تعالیٰ علم ڈھونڈنے والوں سے یعنی طالبین علم سے محبت رکھتا ہے۔

باب الباء مع القاف

بَقْرٌ: کھولنا، چیرنا، کشادہ کرنا، دریافت کرنا۔
تَبَقَّرَ: - فراخ اور کشادہ ہونا۔
بَقْرَةٌ: - گائے۔

بَقْرٌ وَبَقْرَاتٌ وَبُقْرٌ: جمع

نہی عَنِ التَّبَقُّرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ: آنحضرتؐ نے مال و دولت عیال اطفال میں بہت پھیلاؤ سے منع فرمایا (اس لئے کہ بہت پھیلاؤ سے آدمی پریشان ہو جاتا ہے زندگی کا لطف مٹ جاتا ہے عبادت اچھی طرح ادا نہیں ہوتی)۔

سَيَأْتِي فِتْنَةٌ بَاقِرَةٌ تَذْغُ الْحَلِيمَ حَيْرَانَ: قریب میں ایک بڑا فساد پیدا ہوگا۔ فساد جو تفرقہ انداز ہوگا جس میں عقلمند علم والا شخص بھی حیران رہ جائے گا (کیونکہ اس فساد سے بچے)۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ: امام محمد باقر یعنی تبحر دریائی علم۔

إِنَّ هَذِهِ الْفِتْنَةَ بَاقِرَةٌ كَذَاءِ الْبَطْنِ لَا يُدْرِي أَنَّى يُوتَى لَهُ: یہ فتنہ (یعنی حضرت عثمان کا قتل) ایک بڑا فتنہ ہے جیسے پیٹ کا مرض اس کی دوا کیونکر کریں معلوم نہیں۔

فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَبْقُرُونَ بُيُوتَنَا: ان لوگوں کو کیا ہوا ہے جو ہمارے گھروں کو کھول رہے ہیں کشادہ کر رہے ہیں۔ (بعض نے یَبْقُرُونَ روایت کیا ہے مگر لغت کی رو سے یہ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ تَبْقِيرُ کے معنی بُقْیَرِی کھیلنے کے ہیں جو مٹی سے لڑکے کھیلا کرتے ہیں)۔

وَبَقْرٌ خَوَاصِرُهَا: حضرت حمزہؓ نے ان اونٹنیوں کی کوکھیں چیر ڈالیں (گانے والیوں کا گانا سن کر اس وقت حضرت امیر حمزہؓ نشہ میں تھے یہ قصہ مشہور ہے)۔

فَبَقَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ: میں نے کچا چٹھہ ان پر کھول دیا (ساری باتیں ان سے بیان کر دیں)۔

إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بَطْنَهُ: اگر کوئی مشرک میرے نزدیک آیا تو اس کا پیٹ (اس خنجر سے) پھاڑ ڈالوں گی (یہ ام سلیم نے آنحضرتؐ سے کہا جیسے اوپر گذر چکا)۔

فَبَقَرَ الْأَرْضَ: ہد ہد نے زمین کے نیچے پانی دیکھ لیا۔ فَاَمَرَ بِبَقْرَةٍ مِّنْ نَّحَاسٍ: تانبے کی ایک گاڑی بنانے کا حکم دے دیا۔ (یعنی ایک دیگ بصورت گائے کے)۔

فِي ثَلَاثِينَ بَاقُورَةً بَقْرَةٌ: تیس گایوں میں ایک گائے زکوٰۃ کی دینا ہوگی (یمن والے بَقْرَةٌ کو بَاقُورَةٌ کہتے ہیں)۔

رَأَيْتُ بَقْرًا تُنَحَّرُ: میں نے خواب میں دیکھا گا میں کاٹی جا رہی ہیں (اور اللہ کا کرنا بہتر ہے اور جو اس نے دوسری بدر کے بعد عطا فرمایا (یعنی مسلمانوں کا دل مضبوط کر دیا وہ کافروں کے جماد کی خبر سے کچھ پریشان نہیں ہوئے بلکہ یوں کہا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ)

يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ: گایوں کی جماعت میں گھس آتا ہے۔ بَقِطٌ: توشہ خانہ جدا کرنا اسباب کا اکٹھا کرنا۔

بَقِطٌ: جماعت گروہ ایک ٹکڑا۔

تَبْقِيطٌ: چڑھنا دور کرنا جلدی کرنا۔

إِنَّ عَلِيًّا حَمَلَ عَلَى عَسْكَرِ الْمُشْرِكِينَ فَمَا زَالُوا يُبْقِطُونَ: حضرت علیؑ نے مشرکوں کی فوج پر حملہ کیا وہ برابر الگ الگ ہو کر پہاڑ کی طرف بھاگتے رہے۔

مَا اخْتَلَفُوا فِي بُقْطَةٍ: انہوں نے زمین کے کسی قطعہ میں اختلاف نہیں کیا یا الگ ہو کر ایک گروہ نہیں بنایا۔

بُقْطَةٌ: گروہ اور زمین کا ایک قطعہ (ایک روایت میں فِي نُقْطَةٍ ہے)۔

لَا يَصْلُحُ بَقِطُ الْجَنَانِ: باغ کا بٹائی پر دینا درست نہیں (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کھجور تراشنے میں جو کھجور گر پڑے اس کا لینا درست نہیں)۔

بَاقُطَانِي: عباسیہ کا ایک وزیر تھا۔

بُقْعٌ: سپیدی۔

بُقْعٌ: ایک کنواں ہے مدینہ میں اور ایک مقام ہے شام میں اور پانی بھرنے والے جن کا بدن جا بجا پانی سے تر ہو اور وہ لوگ جو پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنے ہوں۔

بُقْعَةٌ: جگہ اور دھبہ (اس کی جمع بُقْعٌ اور بُقَاعٌ ہے)۔

فَاَمَرْنَا بِذُودٍ بُقْعٍ الذُّرَى: آپ نے ہم کو چند اونٹ سفید کوہان والے دلوائے۔

أَمَرَ بِقَتْلِ خُمْسٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَعَدَمِهَا الْغُرَابَ الْأَبْقَعَ: آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں پانچ جانوروں

کے مارنے کی اجازت دی ان میں ایک سفید کو ابھی ہے (جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہوتی ہے)۔

يُوشِكُ أَنْ يُسْتَعْمَرَ عَلَيْكُمْ بُقْعَانُ الشَّامِ: - قریب ہے وہ زمانہ جب تم پر شام کے سفید لوگ یا سفید اور سیاہ کے بیچ میں دوغلے حاکم بنیں گے (عرب لوگ شام اور روم کی سفید عورتوں سے نکاح کریں گے ان کی دوغلی اولاد حکومت حاصل کرے گی)۔
رَأَى رَجُلًا مُبَقَّعَ الرَّجُلَيْنِ وَقَدْ تَوَضَّأَ: - ابو ہریرہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وضو کیا تھا اور اس کے پاؤں پر سوکھے داغ رہ گئے تھے۔

بُقْعَ الْغُسْلِ يَبُقُّعُ الْمَاءُ فِي ثَوْبِهِ: - میں دھونے کے پانی کے دھبے (نشان) آپ کے کپڑے میں دیکھتی۔
ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةٌ أَوْ بُقْعَانِ: - پھر میں اس کپڑے میں ایک دھبہ یا کئی دھبے دیکھتی یعنی دھونے کے نشان۔
رَأَيْتُ قَوْمًا مُبَقَّعًا: - میں نے چند لوگوں کو دیکھا جو پیوند لگے کپڑے پہنے تھے (یعنی مفلس پریشان حال)۔

لَقَدْ عَثَرْتُ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى بَاقِعَةٍ: - میں نے اعرابی سے آفت کی خبر سنی (باقعہ اصل میں ایک ہوشیار چڑیا ہے جو پانی پیتے وقت داہنے بائیں دیکھتی جاتی ہے کہیں شکاری نہ آتا ہو یہ آنحضرتؐ نے یا حضرت علیؑ نے ابو بکرؓ سے فرمایا)۔
فَفَاتَحْتُهُ فَإِذَا هُوَ بَاقِعَةٌ: - میں نے اس سے جھگڑا کیا وہ بڑا ہوشیار عقلمند نکلا۔

بَقِيعُ الْغُرُقْدِ: - ایک مقام ہے مدینہ میں (وہیں مدینہ والوں کی قبریں ہیں اصل میں بَقِيعُ اس کشادہ میدان کو کہتے ہیں جس میں درخت ہوں اور غُرُقْدُ ایک قسم کا درخت ہے وہاں یہ درخت ہوں گے اس لئے اس کو بَقِيعُ الْغُرُقْدِ کہنے لگے)۔
بُقْعَ الرَّجُلِ: - اس کو سخت کہا گیا اس پر بہتان رکھا گیا۔

إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَكَتْ عَلَيْهِ بَقَاعُ الْأَرْضِ الَّتِي كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَيْهَا: - جب مومن مرجاتا ہے تو زمین کے وہ سب ٹکڑے اس پر روتے ہیں جن پر وہ اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔

بُقٌّ: کشادہ کرنا، پراگندہ کرنا، چیرنا، پھاڑنا، بک بک لگانا اور جمع ہے بَقْعَةٌ کی یعنی مچھریا جوں۔

لَا بُاسَ بِقَتْلِ الْبُقِّ: - مچھر کے مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں۔

إِنَّكَ مَلَأْتَ الْأَرْضَ بِقَاقًا وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَقْبَلْ مِنْ بَقَاقِكَ شَيْئًا (بنی اسرائیل کے ایک عالم نے ستر کتابیں احکام شرعیہ میں تصنیف کیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے پیغمبر کے پاس وحی بھیجی اس عالم سے کہہ) تو نے ساری زمین اپنی بک بک سے بھر دی مگر اللہ تعالیٰ نے تیری بک بک میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں بُقٌّ بَقًا وَبَقَاقًا يَابُقُّ اِبْقَاقًا اس نے بک بک لگائی)۔

رَجُلٌ لُئِي بُقٌّ: - بیہودہ بکی آدمی۔ اسی طرح لُقْلُقٌ بَقْبَاقٌ اور بَقْبَاقٌ بَقَاقَةٌ بَقْبَقُ الرَّجُلُ اور بَقْبَقُ عَلَيْنَا الْكَلَامُ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مترجم:- کہتا ہے ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ آپ نے بہت سی کتابیں حدیث اور فقہ کی ترجمہ اور تالیف کیں مجھ کو اسی حدیث کا خیال آیا اور میں نے کہا باری خدایا اگر تو قبول کرے تو ایک حدیث کی خدمت نجات کے لئے کافی ہے اگر قبول نہ کرے تو یہ سب محنت بے نتیجہ ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

مَالِي أَرَاكَ كَقَا بَقًا كَيْفَ بَكَ إِذَا أَخْرَجُوكَ (آنحضرتؐ نے ابوذرؓ سے کہا) ابوذر کیا بات ہے میں تجھ کو بڑا باتونی پاتا ہوں اس وقت تیرا حال کیا ہوگا جب لوگ تجھ کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے (ایک روایت میں لَقَا بَقًا ہے بہ تخفیف قاف یعنی پھینکا گیا نکالا گیا۔ اس حدیث میں ایک صریح معجزہ ہے آنحضرتؐ کا ابوذرؓ کا یہی انجام ہوا۔ لوگ ان کی حق گوئی سے ناراض ہو گئے یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں ان کو مدینہ سے نکل جانے کی صلاح دی اور وہ ربذہ میں جا کر رہے وہیں وفات پائی رضی اللہ عنہ وارضاه)۔

بَقْلٌ: سبزی، ترکاری جو بیج سے اگے۔
بَقْلَةٌ: ایک بقول جمع۔

بَقْلَةٌ: - ایک بُقُولُ جمع۔

وَ أَبْقَلَ حَمَضُهَا: نہ مکہ کی زمین نے اپنی خواہش نکالی (یعنی ہریالی سبزی عرب لوگ کہتے ہیں أَبْقَلَ الْمَكَانُ: یہ مکان سبزہ زار ہو گیا فَهُوَ بِاقِلٌ وہ سبز ہے فَهُوَ مُبْقِلٌ نہیں کہیں گے جیسے أَوْرَسَ الشَّجَرُ فَهُوَ وَارِسٌ اور فَهُوَ مُؤَرِّسٌ نہیں کہیں گے)۔

بَاقِلٌ: - ایک شخص تھا جو کلام میں عاجز تھا اس کی مثال لاتے ہیں کلام نہ کر سکنے میں۔ کہتے ہیں: أَعْيَى مِنْ بَاقِلٍ: باقل سے بھی زیادہ عاجز کلام کرنے میں۔

فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي شَيْبَانَ حِينَ بَقَلَ وَجْهُهُ: - بنی شیبان کا ایک شخص ان کی طرف اٹھا جب اس کے منہ پر جوانی کا سبزہ آ گیا تھا۔

بَقَلَ الصَّبِيُّ: - بچہ کے منہ پر جوانی کی سبزی آ گئی۔

بَاقِلًا: - ایک مشہور بھاجی ہے یعنی لوبیا یا چولائی (حدیث میں أَكُلَ الْبَاقِلَا يُمَحِّجُ السَّاقِينَ - باقلا کا کھانا پنڈلیوں میں مغز پیدا کرتا ہے)۔

بَقْلَةُ الْحَمَقَاءِ: - خرفہ کی بھاجی۔

بَقِيَ يَبْقَاوَةٌ يَبْقَوَةٌ: - انتظار کرنا دیکھنا کسی کی طرف۔

بَقَاءٌ: - زندگی، زیست، باقی رہنا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاقِي بھی ہے یعنی ابدی جس کی کوئی انتہا نہیں۔

بَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ تَأَخَّرَ لِصَلَاةِ الْعَتَمَةِ: - ہم آنحضرت کے انتظار میں رہے، آپ کو تکتے رہے، آپ نے عشا کی نماز میں دیر کی۔

فَبَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: - میں دیکھتا رہا آنحضرت کیونکر نماز پڑھتے رہیں۔

كَرَاهَةً أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَبْقِيهِ: - میں یہ برا سمجھا آنحضرت مجھ کو دیکھیں کہ میں آپ کو تک رہا ہوں (ایک روایت میں أَبْقِيهِ کے بدل اَنْقَبُہ ہے یعنی میں آپ کی کھوج میں ہوں)۔

وَ كَانَ أَبْقَى الرَّجُلَيْنِ فِينَا: - وہ ان دو مردوں میں ہم

پر زیادہ رحم کرنے والے تھے (یا زیادہ اصلاح کرنے والے) ایک روایت میں أَتَقَى الرَّجُلَيْنِ ہے یعنی دونوں میں زیادہ پرہیزگار تھے)۔

تَبَقَّهْ وَ تَوَقَّهْ: - اپنی جان باقی رکھ اس کو ہلاکت سے بچا۔ لَا تَبْقَى عَلَى مَنْ يَضْرَعُ إِلَيْهَا: - دوزخ کے سامنے کتنی ہی عاجزی کرو وہ رحم نہیں کرے گی (وہ تو قہر الہی کا مظہر ہے ہمارا مالک رحم کرے گا دوزخ کیا رحم کرے گی وہ تو عذاب کے لئے مامور ہے)۔

إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ: - آپ کا مطلب ان پر شفقت اور مہربانی کا۔

لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَخَذَ: - جو لوگ اس وقت پشت زمین پر ہیں ان میں سے کوئی (سو برس کے بعد) باقی نہ رہے گا (اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے کہ حضرت خضر بھی گزر گئے)۔

مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقَى: - تو کیا سمجھتا ہے یہ پانچ بار ہر روز نہانا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل چھوڑے گا۔

لَا يُبْقِينَ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ: - مسجد کی طرف (اندر آنے کے لئے) جتنے دروازے ہیں کوئی نہ چھوڑا جائے سب بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکر کا دروازہ (اس کو قائم رہنے دو۔ پٹنی نے کہا یہ حدیث ابوبکر صدیق کی خلافت کی دلیل ہے۔ میں کہتا ہوں یہ حدیث خلافت کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ یہی مضمون دوسری حدیث میں حضرت علی کے لئے بھی وارد ہے)۔

أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ: - البتہ یہ دونوں حدیثیں جناب صدیق اکبر اور جناب علی مرتضیٰ کے کمال قرب اور اتحاد اور خصوصیت پر دلالت کرتی ہیں۔

فَلَمْ تَبْقَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ: - اس نے بدر والوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا (مطلب یہ ہے کہ اکثر بدر والے صحابہ اس میں رخصت ہوئے)۔

وَاسْتَبَقُوا نَبْلَكُمْ: - اپنے تیر باقی رکھو (جلدی میں سب نہ چلا دو ایک روایت میں وَاسْتَبَقُوا نَبْلَكُمْ ہے اپنے

تیروں کو آگے بڑھاؤ۔

فَإِنَّكَ مَا أَبْقَيْنَا:۔ جب تک ہم زندہ رہیں آپ پر سے تصدق ہوں۔

فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اِثْنَيْ عَشَرَ:۔ آنحضرت کے پاس (جنگ احد میں) بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہیں رہا (وہ عشرہ مبشرہ اور جابر اور عمارؓ تھے بعض نے کہا طلحہ اور بارہ انصاری یہ سب باری باری شہید ہوئے اور آنحضرتؐ اور طلحہ پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے اوپر کا قصد کیا تو سعد بن ابی وقاص نے تیر مار مار کر ان کو اوپر آنے نہ دیا)۔

أَبْقَى اللَّهُ سَفِينَتَهُ حَتَّى أَدْرَكَهَا أَوَانِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ:۔ قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کی کشتی باقی رکھی (یعنی اس کے کچھ ٹکڑے یہاں تک کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے ان کو پالیا)۔

كَانَ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةٍ:۔ حذیفہ میں رنج و غم کا کچھ اثر باقی رہ گیا تھا (ان کے والد کو مسلمانوں نے کافر سمجھ کر مار ڈالا حذیفہ کہتے بھی رہے ارے میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں کسی نے نہیں سنا بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے حذیفہ میں اس فضیلت اور رحم کا اثر باقی تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں فِي فَلَانٍ بَقِيَّةٌ۔ یعنی فلاں شخص میں فضیلت اور بزرگی باقی ہے یا رحم و کرم باقی ہے)۔

أَنْتُمْ بَقِيَّةُ اللَّهِ فِي عِبَادِهِ:۔ تم لوگ اللہ کی رحمت ہو اس کے بندوں پر۔

النَّارُ لَا تَبْقَى عَلَى مَنْ تَضَرَّعَ إِلَيْهَا:۔ آگ کے سامنے کوئی عاجزی کرے تو آگ اس پر رحم نہیں کرتی۔

إِنَّ لَنَا فِيكُمْ بَقِيَّةً:۔ ابھی ہمارا تمہارے اوپر کچھ باقی ہے (فاضل ہے)۔

حَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِهِ:۔ اس بے تمیز گنوار نے آپ کی چادر پکڑ کر اس زور سے گھسیٹی کہ چادر پھٹ کر اس کا

حاشیہ آپ کے گلے میں رہ گیا (یا حاشیہ کا نشان آپ کے گلے مبارک میں پڑ گیا جیسے دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے)۔

وَيَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُونَهَا:۔ یہ امت اپنے مقام پر کھڑی رہ جائے گی (جب ہر امت اپنے اپنے معبود کے ساتھ چلی جائے گی) اور منافق لوگ بھی جو ظاہر میں مسلمان تھے اس میں شریک رہیں گے (جیسے دنیا میں مسلمانوں کی جماعت میں چھپے رہتے تھے)۔

إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ:۔ مگر چند اہل کتاب کے بچے کھچے (جو اپنے اصلی دین پر قائم ہیں)۔

فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى فِي ثَالِثَةٍ وَعِشْرِينَ:۔ یعنی بائیسویں اور چوبیسویں اور چھبیسویں رات (بعضوں نے کہا مہینہ انتیس دن کا حساب کیا ہے تو اکیسویں اور تیسویں اور پچیسویں راتیں مراد ہوں گی)۔

فِي تِسْعٍ بَقِيْنِ أَوْ خَمْسٍ أَوْ ثَلَاثٍ:۔ یعنی اکیسویں اور تیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں راتیں۔

لَا يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ فَلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ أَوْ فَلَادَةٌ:۔ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا طوق یا طوق نہ رہے (یہ راوی کا شک ہے کہ فَلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ کہا یا صرف فَلَادَةٌ)۔

فِي فَلَانٍ بَقِيَّةٌ:۔ فلاں شخص میں ابھی بہتری ہے۔

الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ:۔ قائم رہنے والی نیکیاں (سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بھی انہی نیکیوں میں سے ہیں)۔

لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ:۔ اس کا میل کچیل کچھ باقی نہ رہے گا۔

لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ:۔ اس کا میل کچیل کچھ باقی نہیں رکھے گا (پانچویں نمازیں تمام صغیرہ گناہوں سے صاف کر دیں گی بعض نے کہا کبیرہ سے بھی)۔

ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا إِلَّا

حَسَنَاتٍ غَزَرَتْ أَوْ بَكَاتٍ: جو شخص دودھ کا جانور کسی کو اللہ دودھ پینے کے لئے دے اس کے لئے ہر بار دودھ نچوڑنے پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی خواہ اس کا دودھ بہت ہو یا کم ہو۔

بَكَّتْ: تلوار یا لٹھی سے مارنا، بری طرح پیش آنا۔

تَبَكُّيْتُ: کے بھی یہی معنی اور تنبیہ کرنا، الزام دینا، خاموش کرنا۔

إِنَّهُ أَتَى بِشَارِبٍ فَقَالَ بَكْتُوهُ: آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص کو لائے جو شراب پیتا تھا آپؐ نے فرمایا اس کو سزا دو (ڈانٹو جوتی لکڑی سے مارو یوں کہو ارے بے شرم بے حیاء بے غیرت)۔

بَكْتُوهُ وَلَا تَقُولُوا هَكَذَا: اس کو برا بھلا کہو لیکن یوں نہ کہو اللہ تجھ کو ذلیل کرے (کیونکہ گنہگار مسلمان کے لئے حسن عاقبت کی دعا کرنا بہتر ہے یوں کہنا چاہئے اللہ اس کو نیک توفیق دے اس کو توبہ نصیب کرے)۔

بُكَرٌ: صبح سویرے جلدی کرنا۔

بُكُورٌ: صبح سویرے آنا، ایسے ہی تَبَكُّيْتُ اور جلدی آنا نماز کے لئے ایسے ہی مُبَاكَرَةٌ اور اِبْكَارٌ اور اِبْتِكَارٌ۔

بَاكُورَةٌ: فصل کا نیا میوہ۔

بُكَرَةٌ: صبح اس کی جمع بُكَرٌ اور بُكَرَاتٌ ہے۔

بَكَارَةٌ: کنوارا پن۔

بُكَرٌ: زُور، جوان اونٹ۔

مَنْ بُكَرَ وَابْتَكَرَ: جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے اول وقت آئے اور سرے سے خطبہ پائے۔

تُبَكِّرُ لِبُصْلَةِ الْجُمُعَةِ: ہم جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتے (یعنی قیلولہ اس کے بعد کرتے، حنابلہ اور بعض محدثین کے نزدیک جمعہ کی نماز زوال سے پہلے بھی درست ہے کیونکہ جمعہ مومنین کی عید ہے، خلفائے راشدین سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ابن مسعودؓ نے چاشت کے وقت جمعہ پڑھ لیا اور کہا میں گرمی سے ڈرا۔ حنفیہ تمام مسائل میں ابن مسعودؓ کا قول لیتے ہیں پھر اس مسئلہ میں کیوں نہیں لیتے اور اگر کوئی جمعہ زوال سے پہلے کسی عذر سے پڑھ لے تو اس کو کیوں مطعون کرتے ہیں)۔

لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَا بُكَّرُوا بِبُصْلَةِ

كَيْفُهَا: ایک بکری کاٹی (اس کا سب گوشت خیرات کر دیا) آنحضرتؐ نے پوچھا کہو کیا بچا؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں ایک کندھا فقط بچا ہے آپؐ نے فرمایا واہ! سب بچا فقط کندھا نہیں بچا (اللہ کی راہ میں جو دیا گیا وہی درحقیقت بچا باقی سب فنا ہوا) گیا گذرا ہوا)۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا وَصِيٍّ يَبْقَى فِي الْأَرْضِ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتَّى يُرْفَعَ بِرُوحِهِ وَعَظْمِهِ وَلَحْمِهِ إِلَى السَّمَاءِ: کوئی پیغمبر یا اس کا وصی زمین میں (مرنے کے بعد) تین دن سے زیادہ نہیں رہتا اس کی روح، ہڈی گوشت سب آسمان پر اٹھالیا جاتا ہے (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے خلاف وارد ہیں تو یہ حدیث یا تو ماوّل ہے یا موضوع ہے)۔

باب الباء مع الكاف

بُكَاءٌ: کم خن، دودھ کی کمی۔

نَحْنُ مَعَاشِرُ الْأَنْبِيَاءِ فِينَا بُكَاءٌ: ہم پیغمبر لوگ ہیں بے ضرورت بات نہیں کرتے (عرب لوگ کہتے ہیں بَكَاتِ النَّاقَةُ اَوْتَمَى کا دودھ کم ہو گیا)۔

شَاةٌ بَكِيَّةٌ يَابِكِيَّةٌ: کم دودھ والی بکری۔

مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً لَبَنٍ بَكِيَّةً كَانَتْ أَوْ غَزِيرَةً: جس نے دودھ والا جانور کسی (مسکین شخص کو) دودھ پینے کے لئے دیا خواہ وہ جانور کم دودھ والا ہو یا بہت دودھ والا۔

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فَقَامَ إِلَيَّ شَاةٌ بَكِيَّةٌ فَحَلَبْتُهَا: آنحضرتؐ تشریف لائے میں خواب گاہ پر تھا (سونا چاہتا تھا) آپ ایک بکری کی طرف اٹھے جو بالکل کم دودھ دیتی تھی اس کا دودھ دوبا۔

هَلْ ثَبَتَ لَكُمْ الْعَدُوُّ وَقَدْ رَحَلَبَ شَاةٌ بَكِيَّةٌ: کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر جمارہا جتنی دیر میں کم دودھ والی بکیر کا دودھ دوبا جاتا ہے۔

مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً لَبَنٍ فَلَهُ بِكُلِّ حَلْبَةٍ عَشْرُ

الْمَغْرِبِ:- میری امت ہمیشہ میرے طریق پر رہے گی جب تک مغرب کی نماز سویرے (سورج ڈوبتے ہی) پڑھتی رہے گی۔

بَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمٍ غَيْمٍ فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ حَبِطَ عَمَلُهُ:- ابر کے دن نماز جلدی پڑھ لو (اس کا خیال رکھو) کیونکہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی (عمدانہ پڑھی) اس کا سارا عمل اکارت ہو گیا (اس دن کا کیونکہ عصر دن کا آخری حصہ ہے اور اس پر سارے دن کے اعمال کا خاتمہ ہوتا ہے اور خاتمہ ہی کے اچھا ہونے پر نجات کا دار و مدار ہے۔ بعض نے کہا ساری عمر کے نیک اعمال اکارت ہو جائیں گے)۔

لَا تُعَلِّمُوا أَبْكَارًا أَوْلَادَكُمْ كُتِبَ النَّصَارَى:- اپنی کم عمر اولاد کو نصاریٰ کی کتابیں مت پڑھایا کرو ایسا نہ ہو ان کا ایمان بگڑ جائے توحید کے بدل تثلیث دل میں سما جائے۔

مترجم:- کہتا ہے اس حدیث سے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہئے چھوٹے کم عمر بچوں کو نصاریٰ کے مذہبی مدارس (مشن اسکولز) میں جانے کی یا نصاریٰ کی مذہبی کتابیں دیکھنے کی اجازت دینا زہر قاتل ہے۔ میں نے اپنے ایک بچے کو جو ابھی کم عمر تھا لیکن مذہبی اعتقادات سیکھ چکا تھا ایک انگریزی اسکول میں بھیجا وہاں کے مدرس نے مذکر مونث کا سبق اس کو پڑھایا جب گھر میں آیا تو میں نے سنا وہ اپنا سبق یاد کر رہا تھا کیا کہہ رہا تھا گاڈ خدا گاڈ تمھ خدا کی جو رو۔ میں نے کہا معاذ اللہ تو بہ کر کفر کا کلمہ زبان سے نہ نکال خدا کی نہ کوئی جو رو ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ ایسے پڑھانے والے مدرس پر لعنت کر۔

اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا:- آنحضرتؐ نے ایک شخص سے ایک جوان زر اونٹ قرض لیا۔

كَانَهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ:- گویا وہ ایک جوان چھوڑی لمبی گردن والی ہے۔

وَسَقَطَ الْأُمْلُوحُ مِنَ الْبَكَارَةِ:- جوان نر اونٹوں کے بدن سے املوج گر گیا (املوج ایک درخت ہے جس کے کھانے سے اونٹ بہت موٹے ہو جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کا موٹاپا جاتا رہا دبلے ہو گئے)۔

جَاءَتْ هَوَازْنٌ عَلَى بَكْرَةٍ أَبِيهِمْ يَا أَيُّهَا:- یہ ایک محاورہ ہے عرب کا مطلب یہ ہے کہ ہوازن قبیلے کے بے شمار لوگ آن پہنچے یا کوئی ان میں کا باقی نہ رہا سب آ گئے۔

جَاؤْا عَلَى بَكْرَةٍ أَبِيهِمْ:- یعنی فلاں لوگ سب کے سب آ گئے۔

كَانَتْ ضَرْبَاتٍ عَلَيَّ مُبْتَكِرَاتٍ لَا عُونًا:- حضرت علی کی ماریں ایک ہی بار ہوتیں (ایک ہی وار میں دشمن کا کام تمام ہو جاتا) دوبار نہ ہوتیں)۔

كَانَتْ ضَرْبَاتٍ عَلَيَّ أَبْكَارًا إِذَا اغْتَلَا قَدْوَ إِذَا اعْتَرَضَ قَطٌّ:- حضرت علی کی ماریں ایک ہی بار میں کام تمام کرنے والی ہوتیں۔ اگر اوپر سے مارتے تو لمبے دو ٹکڑے کر دیتے اگر عرض میں سے مارتے تو بیچ میں سے دو کر دیتے۔ عربی میں قَدْوَ کہتے ہیں طول میں برابر دو کر دینے کو اور قَطٌّ عرض میں دو کر دینے کو حجاج ظالم نے اپنے عامل کو جو فارس میں تھا یہ لکھا ابْعَثْ إِلَيَّ مِنْ عَسَلٍ خُلَّارٍ مِنَ النُّخْلِ الْأَبْكَارِ مِنَ الدُّسْتَفْشَارِ الَّذِي لَمْ تَمْسُهُ النَّارُ۔ مجھ کو خلار کا (جو ایک مقام کا نام ہے) شہد بھیج جو کوئی (کم عمر) مکھیوں سے نکلا ہو ہاتھ کا نچوڑا ہو اس کو آگ نہ لگی ہو۔

سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا:- صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔

بِالْأَصَالِ وَالْبُكَارَاتِ:- شام صبح۔
أَدَارِيكُمْ كَمَا تُدَارِي الْبَكَارُ الْعَمْدَةُ وَالْثِيَابُ الْمُتَدَاعِبَةُ:- (یہ حضرت کا قول ہے) میں تمہاری ایسی خاطر داری اور نگہبانی کرتا ہوں جیسے جوان اونٹنیوں کی کرتے ہیں جب ان کے کوہان بہت بوجھ لادنے سے پھٹ جاتے ہیں یا جیسے پرانے کپڑوں کی نگہبانی کرتے ہیں جن کو ایک طرف سے سیتے ہیں تو دوسری طرف سے پھٹ جاتے ہیں۔

بَكْعٌ: بری طرح پیش آنا، قائل کرنا، کاٹنا، غالب آنا، ہرجہ پے در پے مارنا۔

تَبْكِيْعٌ:- غالب آنا، خوب کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْكِعَنِي بِهَا:- میں ڈرا کہیں ایسا

فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُكَاءَ فَتَبَاكُوا: - اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔

فَلَمَّا رَأَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى: - جب آنحضرتؐ نے مصعب بن عمیر کو دیکھا (جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے) تو آپؐ رو دیئے (وہ اپنے گھر کے مال دار تھے مگر ہجرت کر کے سب مال دولت کو دھتتا بتایا، شہادت کے بعد کفن کے لئے بھی کچھ نہ تھا، ایک چادر وہ بھی پھٹی پیوند لگی ہوئی)۔

بَكَى عَلَيْهِ: - آسمان اور زمین اس پر روتے ہیں۔
رَجُلٌ بَكَاءٌ: - بہت رونے والے آدمی ہیں۔ ایسا ہی رَجُلٌ بَكَى ہے۔

إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِي: - اگر وہ (یعنی ابوبکر صدیق) آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے (امامت کریں گے) تو رونے لگیں گے (آپ کو یاد کر کے)۔

لَمْ تَبْكِي أَوْلَا تَبْكِي (یہ راوی کا شک ہے) (یعنی آپ نے یوں فرمایا کسی اور سے) یہ کیوں روتی ہے (یا خود اسی سے) مت رو۔

فَبَكَى مُوسَى: - حضرت موسیٰ علیہ السلام رو دیئے (ان کا رونا حسد کی راہ سے نہ تھا بلکہ اپنی امت کا حال دیکھ کر باوصف اتنی کوشش کے ان کی امت آنحضرتؐ کی امت سے بہت کم رہی یا اپنے حال پر روئے کہ میں بھی آنحضرتؐ کی امت میں کیوں نہ پیدا ہوا آنحضرتؐ کا درجہ اور مرتبہ دیکھ کر کہ ایک نو عمر ان سے بڑھ گیا)۔

الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ: - مردے کو اس کے عزیزوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے (یعنی جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کے عزیز ادھر روتے ہیں اور ادھر اس کو عذاب شروع ہوتا ہے یعنی کافر اور منافق کو)۔

قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى (ابی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا پروردگار نے میرا نام لیا۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی ابی رو دیئے) کہاں میں ایک قطرہ ناچیز اور کہاں وہ شاہنشاہ عالی جاہ مالک زمین و آسمان)۔

کرنے سے تم مجھ سے بری طرح نہ پیش آؤ۔

فَبَكَى بِهِ فَزُخٌّ فِي أَقْفَانِنَا: - وہ ان سے بری طرح پیش آئے پھر ہم گردنیاں دے کر نکالے گئے۔

فَبَكَى بِالسَّيْفِ: - تلوار سے پے درپے اس پر وار کئے۔
بَكَى: - بہت سامال (یہ عام محاورہ ہے)۔

بَكَى: محتاج ہونا، بدن کا سخت ہونا، بہادری سے پھاڑنا، جدا کرنا، فتح کرنا، مزاحمت کرنا، رحم کرنا، کچل ڈالنا، خوب زور سے جماع کرنا۔

فَتَبَاكَ النَّاسُ عَلَيْهِ: - لوگوں نے اس پر ہجوم کیا۔
مِنْ أَسْمَاءٍ مَكَّةَ بَكَّةَ: - مکہ کا ایک نام بکہ بھی ہے کیونکہ وہ ظالموں مغروروں کی گردن کچل دیتا ہے (بعض نے کہا بَكَّةَ خاص خانہ کعبہ اور مکہ سارا شہر)۔

إِنَّمَا سُمِّيَتْ بَكَّةَ لِأَنَّهَا تَبْكُ فِيهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ: - مکہ کا نام بکہ اس لئے ہوا کہ وہاں مرد اور عورتوں میں مڈ بھیر ہوتی ہے۔

بَكَلٌ: ملوئی، آمیزش، لپیٹ کی باتیں۔
بَكِيلَةٌ اور بَكَالَةٌ: - آنا اور گھی ملا ہوا یا ستوا اور گھی اور کھجور ملا ہوا۔

أَبْكَلْتُ يَا بَكْلُتْ عَلِيٌّ: - (امام حسن بصری نے کہا جب ایک شخص نے الٹ کر وہی سوال کیا) تو نے سب گڈمڈ کر دیا عرب لوگ کہتے ہیں۔ بَكَلٌ عَلَيْنَا حَدِيثُهُ يَا تَبْكُلُ فِي كَلَامِهِ: - جب کوئی الٹی سیدھی باتیں کرے (خلط ملط گڈمڈ) نَوْفٌ بَكَالِي: - حضرت علیؑ کا ساتھی تھا۔

بَكَمٌ: گونگا ہونا۔
أَبْكَمٌ: گونگا۔

الضَّمُّ الْبَكْمُ: - بہرے گونگے مراد جاہل گنوار ہیں۔
سَتَكُونُ فِتْنَةً صَمَاءُ بَكْمَاءُ عَمِيَاءُ: - قریب میں ایک

فتنہ ایسا نمودار ہوگا جو بہرا گونگا اندھا ہو۔ (یعنی لوگ ایسے بدحواس ہو جائیں گے نہ حق بات سنیں گے نہ کہیں گے نہ دیکھیں گے)۔

بُكَىَّ يَا بُكَاءُ: - رونا (بعض نے کہا بکی بالقصر صرف آنسوؤں سے رونا اور بکاء بلمد آواز سے رونا)۔

(رنجوں میں خوب مبتلا ہو گے) اور خوب چھانے جاؤ گے
(اچھے برے الگ کرنے کے لئے یہ حضرت علیؑ کا خطبہ ہے)۔
بُلْبُلُ: ایک مشہور چڑیا ہے۔

بَلْتُ: کاٹنا، کٹ جانا۔

بُلْتُ: ایک قسم کی چڑیا ہے جس کا پر جلتا رہتا ہے اگر اس
کا ایک پر دوسری کسی چڑیا پر پڑے تو وہ جل کر رہ جائے۔
أَحْشَرُوا الطَّيْرَ إِلَّا الشَّنْقَاءَ وَالرَّنْقَاءَ وَالْبُلْتُ:۔
سب پرندوں کو جمع کر واس کو چھوڑ دو جو اپنے بچہ کو دانہ دے رہا
ہو یا انڈوں پر بیٹھا ہو اور بُلْتُ کو بھی چھوڑ دو (یہ حضرت سلیمان
علیہ السلام کا قول ہے)۔

بَلَجُ: خوش ہونا۔

بُلُوجُ: روشن ہونا۔

أَبْلَجُ الْوَجْهِ: آنحضرتؐ ہنس مکھ تھے یا آپ کا چہرہ
روشن اور چمک دار تھا۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ بِلَجَةٍ: شب قدر روشن ہوتی ہے۔

بُلَجَةٌ: بے ضمیمہ با صبح کی روشنی۔

تَبْلَجُ: خوش ہوا۔

إِنْبَلَجَ الصُّبْحُ: فجر کی روشنی ہو گئی۔

بَلَجَ الْحَقُّ: حق ظاہر ہو گیا۔

لَوْ أَنَّ الْمَوْتَ يُشْتَرَى لَأَشْتَرَاهُ الْكَرِيمُ الْأَبْلَجُ وَالْكَرِيمُ الْمَلْهُوَجُ: اگر موت مولیٰ ملتی تو خنّی روشن منہ والا اور
بخیل لالچ والا دونوں اس کو مول لیتے (کیونکہ دنیا میں راحت
کسی کو نہیں ہے ایک شاعر کہتا ہے لَا مَوْتَ يُبَاعُ فَأَشْتَرِيهِ
وَلَوْ أَنْفَقْتُ كُلَّ الْمَالِ فِيهِ) کہیں موت بکتی ہو تو میں اس کو
خرید لوں اپنا سارا مال اس کے بدل دے دوں۔

الْإِسْلَامُ أَبْلَجُ الْمِنْهَاجِ: اسلام کا رستہ روشن ہے۔

بُلُوحُ: عاجز اور در ماندہ ہونا، پانی کا خشک ہو جانا۔

تَبْلِيحُ: عاجز ہونا، انکار کرنا۔

إِبْلَاحُ: عاجز کرنا، تھکانا۔

تَبَالُحُ: ایک دوسرے سے انکار کرنا۔

لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعِينًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا

فَبُكِي وَبُكِي: ابوبکر روئے اور خوب روئے (وہ سمجھ
گئے کہ بندے سے مراد خود آنحضرتؐ ہیں مگر دوسرے لوگ نہ
سمجھے انہوں نے ابوبکر کے بے محل رونے پر تعجب کیا)۔

فَبُكِي وَابْكِي: آنحضرتؐ اپنی والدہ کو یاد کر کے
روئے اور حاضرین کو بھی رلایا۔

فَبُكِي فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ: آنحضرتؐ روئے
(اپنی امت پر شفقت کی راہ سے کہ وہ ان فتنوں میں مبتلا ہوں
گے) اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو (وہ ہر آفت سے محفوظ
رکھے)۔

وَأَبْلِكَ عَلَى خَطِيبَتِكَ (یہ حضرت علیؑ نے امام حسن
علیہ السلام سے فرمایا) اپنی خطاؤں پر روؤ۔

بَلَكُ: تیرے ساتھ یا تیری وجہ سے یا تیری مدد سے یا
تیرے طویل سے۔

بَلَكُ أَمْرُتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ: آپ ہی کی وجہ
سے مجھ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے اور کسی کے لئے نہ
کھولوں یا مجھ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ کے سوا اور کسی کے لئے نہ
کھولوں۔

وَبَلَكُ خَاصَمْتُ: تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے
جھگڑتا ہوں، لڑتا ہوں یا خاص تیری ہی رضا مندی کے لئے میں
لڑتا ہوں۔

أَنَا بَلَكُ وَإِلَيْكَ: میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور
تیرے ہی پاس لوٹ آنے والا ہوں۔

باب الباء مع اللام

بَلْبَلُ يَابَلْبَالُ: رنج اور غم۔

بَلْبَلَةُ الصَّدْرِ: سینہ کا وسوسہ۔

دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ: زلزلے اور رنج و غم نزدیک
آن پہنچے۔

إِنَّمَا عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْبَلَابِلُ وَالْفِتْنُ: دنیا میں
اس امت کا عذاب یہ ہے رنج اور صدے فتنہ و فساد۔

لَتُبْلَلَنَّ بَلْبَلَةً وَ لَتَغْرُبَنَّ بَلَنٌ غَرْبَلَةً: تم بلبلاؤ گے

إِنَّ التَّجَلُّدَ قَبْلَ التَّبَلُّدِ: - چستی اور چالاکی سستی اور آرام طلبی سے پہلے ہونا چاہئے۔
بَلِيدٌ: - عجمی، کند ذہن۔

بَلَدُ الرَّجُلِ بِلَادَةٌ: - وہ ست ایدی ہو گیا۔
بَلَدُخٌ: ایک مقام ہے مکہ کے قریب یا ایک پہاڑ ہے جدہ کے رستہ میں۔

لَقِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلَدُخٍ وَكَانَ يَتَعَبَّدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ: - آنحضرت عمرو بن نفیل سے بلدخ کے نیچے ملے وہ جاہلیت کے زمانے میں بھی حضرت ابراہیم کے دین پر چلتے تھے (آنحضرتؐ نے ان کو کھانے کے لئے بلایا مگر انہوں نے اس ڈر سے کہیں بتوں کو ذبیحہ نہ ہونہ کھایا)۔
بَلَسٌ: ناامید۔

إِبْلَاسٌ: - خیر اور بھلائی کم ہونا، ٹوٹ جانا، حیران ہونا، غمگین ہونا، غم سے خاموش ہو جانا، ناامید ہونا۔
بَلَسٌ: - جس کے پاس بھلائی نہ ہو اور ایک پھل ہے انجیر کی طرح جو یمن میں بہت ہوتا ہے۔ بُلَسٌ مسور۔
بَلَّاسٌ: اس کا بیچنے والا۔

فَتَأَشَّبَ أَصْحَابُهُ حَوْلَهُ وَابْتَلَسُوا حَتَّى مَا أَوْضَحُوا بِضَاحِكَةٍ: - آپ کے اصحاب آپ کے گرد جمع ہو گئے اور خاموش رہے یہاں تک کہ ہنسی کا ایک دانت بھی نہیں کھولا۔

مُبْلَسٌ: - خاموش اور حیران اور ناامید اسی سے ہے ابلیس یعنی حیران اور متحیر اور اللہ کی رحمت سے ناامید۔ بعض نے کہا ابلیس اصل میں یونانی لفظ فو لیس سے ماخوذ ہے جس کے معنی تہمت لگانے والا یا تجربہ کار۔

بُولَسٌ: - اصل میں ترکی کا لفظ ہے یعنی تنگ قید خانہ جس میں آدمی لیٹ نہ سکے پھر بولس حاکم کے سپاہیوں کو کہنے لگے۔ (یعنی پولیس کو جس کو ضبطیہ بھی کہتے ہیں)۔

أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَابْتَلَسَهَا: - کیا تو نے جنوں کو ان کی حیرانی، پریشانی، دہشت زدگی کو نہیں دیکھا۔
وَ أَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا ابْتَلَسُوا: - میں ان کا خوش خبری

خبر آتا: - مسلمان برابر ثواب کے کاموں میں جلدی کرنے والا مستعد رہتا ہے جب تک ناحق خون نہ کرے (جہاں ناحق خون کیا بس تھک گیا) اب نیکی کے کام اس سے نہیں ہو سکتے۔

اسْتَنْعَرْتَهُمْ فَبَكَحُوا عَلَيَّ: - میں نے ان سے یہ چاہا کہ جہاد کے لئے نکلیں مگر انہوں نے نہ مانا تھک کر رہ گئے (فتنی نے غلطی کی جو اس باب میں یہ لکھا:۔

الْحَقُّ أَبْلَجُ بَيْنَ: - حالانکہ وہ أَبْلَجُ بَيْنَ ہے بہ جیم معمر عرب لوگ کہتے ہیں:۔

الْحَقُّ أَبْلَجٌ وَالْبَاطِلُ لَجْلَجٌ: - حق بات صاف اور روشن ہوتی ہے اور جھوٹ بات پیچیدہ مشتبہ (بھی ہوئی)۔

يُقَالُ لَهُ أُعْذِمَا بَلَغَتْ قَدَمَاكَ فَيَعْبُدُوا حَتَّى إِذَا بَلَغَ: - جو شخص سب کے بعد بہشت میں جائے گا اس سے کہیں گے جہاں تک تیرے پاؤں پہنچ سکیں دوڑو دوڑے گا جب تھک کر رہ جائے گا۔

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتْنًا وَبَلَاءً مُكَلِّحًا مُبِلِّحًا: - تمہارے پیچھے طرح طرح کے فساد ہیں اور ایسی بلا ہے جو لوگوں کو چڑچڑا (ترش رو) بنادے گی تھکا دے گی۔

إِزْجَعُوا فَقَدْ طَابَ الْبَلْعُ: - اب لوٹ چلو کھجور پک گئی (جمع السجار میں ہے کہ پہلے کھجور جب نکلتی ہے اس کو طلع کہتے ہیں پھر خلال پھر بلع پھر برطوب پھر تمر)۔

بَلَدٌ يَابِلْدَةٌ: - شہر اور مکہ معظمہ اور جانوروں کے رہنے کی جگہ اور خاک اور قبر اور قبرستان اور گھر اور نشان۔ بِلَادٌ جمع ہے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَاكِنِي الْبَلَدِ: - میں جنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

فَهِيَ لَهُمْ تَالِدَةٌ بِالِدَةٌ: - خلافت عباس کی اولاد میں ہمیشہ قائم رہے گی۔

بَلِيدٌ: - ایک موضع ہے یَنْبُوعُ کے قریب۔

أَحَبُّ الْبِلَادِ الْمَسَاجِدُ: - سب سے پسندیدہ جائے (اللہ کے نزدیک) مسجدوں کی جائے ہے۔

بَلْدَةٌ: - چاند کی ایک منزل کو بھی کہتے ہیں وہ چھ ستارے ہیں کمان کی شکل میں۔

دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہو جائیں۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يُبْلِسُ بِهِ إِبْلِيسُ وَ جُنُودُهُ:-
میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان اور اس کے لشکروں کی پریشان اور
حیران کرنے سے۔

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَرِقَّ قَلْبُهُ فَلْيَدِمُ أَكْلَ الْبَلَسِ:- جو شخص
یہ چاہے کہ اس کا دل نرم ہو جائے تو وہ ہمیشہ انجیر کھایا کرے۔
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ صَدَقَةِ الْحَبِّ
فَقَالَ فِي كُلِّهِ الصَّدَقَةُ فَذَكَرَ الذَّرَّةَ وَالذُّخْنَ وَالْبَلَصَ
وَالْجُلْجُلَانَ:- ابن جریج نے کہا میں نے عطایہ تابعی مشہور سے
پوچھا کون سے اناجوں میں صدقہ ہے انہوں نے کہا سب میں
صدقہ (زکوٰۃ) لازم ہے پھر انہوں نے جوار اور باجرے اور
مسور اور تل کا ذکر کیا۔

بَعَثَ اللَّهُ الطَّيْرَ عَلَى أَصْحَابِ الْفِيلِ كَالْبَلَسَانِ:-
اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں پر (جو کعبہ خراب کرنے کو آئے تھے)
ایسے پرندے بھیجے جو زرزور (ایک چڑیا ہے) کے برابر تھے (اور
بلسان ایک درخت ہے مشہور ملک مصر میں اس کا تیل ایک عمدہ دوا
ہے)۔

بَلَاطٌ: پختہ یا پتھر بچھی ہوئی زمین۔

عَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ:- میں نے اونٹ
کو بلاط میں باندھ دیا (یہ بلاط ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔
الْبَلَاطَةُ الْحَمْرَاءُ:- لال پتھر ساق کا جو کعبہ میں تھا
کہتے ہیں حضرت علی وہیں پیدا ہوئے۔

كَانَ الْبَلَاطُ حَيْثُ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَائِرِ:- بلاط وہ
مقام تھا جہاں جنازوں پر اب نماز پڑھتے ہیں (آنحضرتؐ کے
زمانہ میں اس کو بطحاء کہتے تھے وہاں بازار لگتے)۔

مُبَالَطَةٌ:- تلواروں سے ایک دوسرے کو مارنا۔

تَبَالَطُوا:- چستی کی۔

بَلُوطٌ:- ایک مشہور درخت ہے۔

بَلَعٌ: نگل جانا۔

إِبْلَاعٌ:- نگلانا

تَبْلِيعٌ:- ظاہر ہونا، نمودار ہونا۔

بَلَعَ الشَّيْبُ فِي رَأْسِهِ:- اس کے سر میں سفیدی نمودار
ہو گئی۔

إِبْتِلَاعٌ:- نگل جانا۔

بَالُوْعُهُ اور بَلُوْعُهُ:- گھر کا وہ سوراخ جو پانی جذب کرتا
جائے۔

بَلَعَ بِأَطْوَافِ أَصَابِعِكَ عَيْنَ الرُّكْبَةِ (رکوع میں)
اپنی انگلیوں کے کناروں سے گھٹنے کو نگل جا (یعنی مضبوط تھام
لے)۔

بَلْعُمٌ: بہت کھانے والا آدمی اور ایک عابد کا نام بنی اسرائیل۔
میں بَلْعُمٌ اور بَلْعُومٌ۔ زرخرہ جس میں سے کھانا معدہ میں جاتا
ہے۔

لَا يَذْهَبُ أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ وَاسِعٍ
السُّرْمِ ضَخْمِ الْبَلْعُومِ:- حضرت علی کا قول ہے اس امت کا
کام ایک ہی شخص کی وجہ سے خراب ہوگا جس کی آنت کشادہ اور
زرخرہ بھی زبردست ہوگا (یعنی اس کے مداخل اور مخارج بہت
ہوں گے) مسرف ہوگا، بہت کھانے والا، مراد معاویہ ہیں۔ کہتے
ہیں ان کے دسترخوان پر سو طرح کے کھانے رکھے جاتے تھے اور
وہ کھاتے کھاتے اخیر میں کہتے پیٹ تو نہیں بھرا لیکن منہ تھک گیا
یہ اثر تھا اس دعا کا جو آنحضرتؐ نے ان کو دی تھی)۔

لَا أَشْبَعَ اللَّهُ بَطْنَهُ:- اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔

حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَائِنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَشَّتُ فِيكُمْ وَ أَمَّا الْآخَرُ لَوْ بَشَّتُهُ
لَقُطِعَ هَذَا الْبَلْعُومُ:- میں نے آنحضرتؐ سے (علم کے) دو
برتن یاد رکھے ایک کو تو میں نے تم میں پھیلا دیا اور دوسرا اگر میں
پھیلاؤں (ظاہر کروں) تو ابھی یہ زرخرہ نلہ پھوڑ ڈالا جائے (ذبح
کر دیا جاؤں)۔ مراد وہ باتیں ہیں جو آنحضرتؐ نے راز کے طور پر
ابو ہریرہؓ کو بتلائی تھیں کہ میری امت کا یہ حال ہونا ہے فلاں فلاں
ظالم حاکم مسلط ہوں گے، میرے اہل بیت پر ایسے ایسے مظالم ان
کے ہاتھوں کئے جائیں گے، بنی امیہ کے حکام کے نام وغیرہ)
(بعض نے کہا علم باطن اور علم الاسرار مراد ہے جو ابو ہریرہؓ نے
خاص خاص لوگوں اور امام زین العابدینؓ کو بتلایا تھا۔ پٹنی نے اس

مقام میں یہ شعر لکھا ہے یا رَبِّ جَوْهَرَةٍ مَالُوْ أَبُوْح بِهِ لَقِيْل
لِيْ أَنْتَ مِمَّنْ يَّعْبُدُ الْوَتْنَا وَلَا اسْتَحَلَّ رِجَالُ مُّسْلِمُوْنَ
ذَمِيْ يَرُوْنَ أَقْبَحَ مَا يَأْتُوْنَهُ حَسَنًا۔ بہت سے جواہر ایسے ہیں
اگر میں ان کو کھول دوں تو لوگ مجھ کہ بت پرست کہیں گے اور
مسلمان میرا خون حلال سمجھیں گے اور جو برے سے برا وہ کام
کرتے ہیں اس کو اچھا جانیں گے (میں کہتا ہوں معاذ اللہ پٹنی کا
یہ خیال محض باطل ہے اور اس شعر کا مضمون سراسر الحاد اور زندہ
اور کفر ہے اور تعجب ہے پٹنی پر کہ انہوں نے محدث ہو کر ایسا الحادی
شعر اس مقام میں بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے ظاہری شریعت کے
خلاف کوئی علم کسی کو تعلیم نہیں کیا خود حضرت علیؑ اور حضرت عائشہ
کے کلام سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہے اب رہا علم درویشی
اور تصوف اور تہمت اور انقطاع الی اللہ اور تجرید عما سوی اللہ تو اس
کی تعلیم خود قرآن اور احادیث نبویہ میں موجود ہے اور جو شخص
شریعت ظاہری اور سنت نبوی کے خلاف کو فقیری اور درویشی سمجھے
وہ زندیق اور ملحد ہے اور اس کی درویشی ایسی ہے جیسے ہندو مشرک
فقیروں اور جوگیوں کی ہوتی ہے اس کو اسلام سے کیا علاقہ ایسی
درویشی آخرت میں کچھ کام آنے والی نہیں۔)

بُلُغْ: مرد فصیح اور حکم نافذ۔

بَلَاغُ: پہنچانا ناپسندیدگی مقصود تک پہنچنے کا سامان زاد
سفر۔

بَلَاغَةُ: فصاحت شیریں زبانی۔

بُلُوغُ: پہنچنا جوان ہونا، قریب ہونا۔

تَبْلِيغُ: پہنچا دینا، سنا دینا۔

وَأَجْعَلْ مَا أَنْزَلْتُ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى جَيْنٍ: جو
تو ہم پر اتارے اس کو ہمارے لئے قوت اور مراد تک پہنچنے کا
سامان بنادے ایک مدت دراز تک۔

كُلُّ رَافِعَةٍ رَفَعَتْ عَلَيْنَا مِنَ الْبَلَاغِ يَامِنْ الْبَلَاغِ: جو
شخص ہماری ان باتوں کو جو پہنچائی جاتی ہیں نقل کرنا چاہے یا جو
شخص ان لوگوں میں سے جو بڑے پہنچانے والے ہیں ہماری
بات پہنچانا چاہے تو وہ پہنچا دے لوگوں کو سنا دے کہ میں نے مدینہ
کو حرم کیا۔

بَلَّغْتَ مِنَّا الْبَلَّغِينَ يَابَلَّغْتَ مِنَّا الْبَلَّغِينَ (یہ حضرت
عائشہ صدیقہ نے جنگ جمل میں حضرت علیؑ سے کہا) تم ہماری
طرف سے انتہا تک پہنچ گئے (آخر یہ ہے کہ لڑنے کو مستعد
ہوئے۔ یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں لَقِيْتُ مِنْهُ الْبَرْحَيْنِ
(بَرْحَيْنِ اور بَرْحَيْنِ اور بَرْحَيْنِ اور بَرْحَيْنِ بھی مستعمل ہیں)
یعنی میں نے اس سے بڑی سختیاں اٹھائیں۔

بُلُغْ يَابَلُغْ: بمعنی بلغ عرب لوگ کہتے ہیں خُطِبَ بُلُغْ
وَأَمْرٌ بَرْحٌ بڑا انتہا کا سخت کام ہے۔

أَحْمَقُ بُلُغْ: احمق ہے مگر اپنا مطلب حاصل کر لیتا ہے
(دیوانہ بکار خود ہوشیار) یا خبیث اور بد زبان ہے۔

اللَّهُمَّ سَمْعٌ لَا بُلُغْ: یا اللہ یہ بات سنی جائے مگر پوری
نہ ہو (واقع نہ ہو)۔

أَيْمَانٌ بِاللُّغَةِ: بڑے زور کی قسمیں۔

لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ: جو شخص یہاں موجود ہے وہ
اس کو پہنچا دے جو یہاں حاضر نہیں ہے۔

رُبُّ مَبْلُغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ: ایسے بہت لوگ ہوں
گے یا کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو یہ بات پہنچائی جائے گی وہ
اس کو سننے والے سے زیادہ یاد رکھیں گے۔ يبلغ به النبی
صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث کو آنحضرتؐ تک
پہنچاتے تھے یعنی مرفوع کرتے تھے۔

حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي: یہاں تک کہ میں مر جاؤں۔

يَغْلِبُكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ: ایسا نہ ہو لوگ آپ سے وہ
تلوار زبردستی چھین لیں۔

فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِكَ: اب آج کے دن بغیر
تیری مدد کے کسی طرح میرا کام نہیں چل سکتا۔
بُلُغَةُ: روزمرہ کی خوراک۔

رُحٌ مِنَ الدُّنْيَا بِلُغَةٍ: دنیا سے بقدر کفایت لے کر
چل دے (یعنی موٹے چھوٹے کپڑے اور روکھے سوکھے کھانے
پر قناعت کر کیونکہ چند روز یہاں رہنا ہے)۔

فَتَكَلَّمْ أَبْلُغِ النَّاسَ: جو شخص سب لوگوں میں اچھی
تقریر کرنے والا تھا اس نے کہنا شروع کیا۔

مَا بَلَغَ بَكَ مَا نَرَى: - تم کو کس بات نے اس مرتبہ تک پہنچا دیا (کہ تم حکیم اور فیلسوف ہو گئے یہ لقمان سے کسی نے کہا)۔
 مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ وَمَنْ رَمَاهُ كَانَ لَهُ عَذْلٌ رَقَبَةٍ: - جو شخص اللہ کی راہ میں اپنا تیر کسی کافر تک پہنچائے (اس کو زخمی کرے) اس کے لئے تو (بڑا) درجہ ہے اور جو شخص صرف تیر چلائے (گودہ کافر تک نہ پہنچے) اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اگر مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ: پڑھو تو معنی یہ ہوں گے (جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک تیر لے کر پہنچے یعنی جہاد کے لئے) اس کو ایک درجہ ملے گا اور جو کوئی تیر چلائے اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

وَلَا يُبَلِّغْ عَنِّي غَيْرِي أَوْ رَجُلٌ مِّنِّي: - یعنی سورہ برآۃ کو اپنی طرف سے میں خود پہنچاؤں گا یا میرے عزیزوں میں سے کوئی (عرب کا دستور تھا کہ عہد توڑنے کی اطلاع خود عہد کرنے والادے یا اس کا کوئی رشتہ دار اسی خیال سے آپ نے ابو بکر صدیق کے پیچھے جو جا چکے تھے حضرت علی کو روانہ کیا)۔

مَوْعِظَةٌ بَلِيغَةٌ: - بڑی عمدہ اور فصیح نصیحت۔
 فَطَفِقَ يُعَلِّمُهُمُ الْمَنَاسِكَ حَتَّى بَلَغَ الْجَمَارَ: - آپ نے لوگوں کو حج کے ارکان تعلیم کرنا شروع کرے یہاں تک کہ کنکریاں مارنے کے مقاموں تک پہنچے۔

قَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ مَا بَلَغَنِي: - اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوا جو میرا حال ہوا تھا (نہایت بے قرار اور پریشان)۔

ثُمَّ صَبَرَهُ عَلَيَّ ذَلِكَ حَتَّى بَلَغَهُ الْمُنْزِلَةُ الَّتِي سَبَقْتُ لَهُ: - پھر اس کو اس بلا پر صبر کرا دیتا ہے یہاں تک کہ اس درجہ پر جو اس کی قسمت میں آگے سے لکھا گیا ہے پہنچا دیتا ہے۔
 وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ: - تو ہی مددگار ہے اور تو ہی مقصود تک پہنچانے والا ہے۔

فِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا بَلَغَنِي: - اس دنیا میں جہاں مجھ کو سامان کرنا ہے (آخرت کا)۔

لَا تَطْلُبُوا مِنَ الدُّنْيَا أَكْثَرَ مِنَ الْبَلَاغِ: - دنیا اتنی

ہی چاہو جتنی زندگی گزارنے کو کافی ہو۔

فَإِنَّهَا دَارُ بُلْغَةٍ وَمَنْزِلُ قُلْعَةٍ: - دنیا تو شہ تیار کرنے کا گھر ہے (چند روز کے بعد دوسرے گھر میں جانا ہے) یعنی آخرت کے گھر میں۔

بَلَقٌ: چت کبرا ہونا، حیران ہونا اسی سے ہے فَرَسٌ أَبْلَقُ: جس گھوڑے کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں۔

بُلُوْقٌ: - جلد کرنا، کھولنا، بند کرنا ازالہ بکارت کرنا۔

فَبُلِقَ الْبَابُ: - دروازہ پورا کھولا گیا۔

أَبْلَقَ: - کھل گیا۔

بَلَقَاءُ: - شام میں ایک شہر ہے۔

بَلَقْعُ يَابَلَقَعَهُ: - پتھر بے آب و دانہ زمین۔

بَلَاقِعُ جَمْعُ: -

الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ تَدْعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ: - جھوٹی قسم گھروں کو ویرانہ بنا دیتی ہے۔ گھر کی برکت کھودیتی ہے۔ گھر والے محتاج ہو کر نکل بھاگتے ہیں۔ گھر اجاڑ ہو جاتا ہے۔

فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ مِثْلَ بَلَاقِعَ: - زمین میری وجہ سے ویران ہو گئی۔

شَرُّ النِّسَاءِ الْبَلَقَعَةُ: - جس عورت میں کوئی بھلائی نہ ہو وہ سب عورتوں سے بری ہے۔

بَلَلٌ: تری، گیلیاں، تھوڑی چیز آراستگی۔

بُلْلَةٌ: - تری۔

بَلَالٌ: - ناطہ جوڑنا، خیر بھلائی۔

بَلَالٌ: - پانی تری جو حلق کو گیلیاں کر دے پانی ہو یا دودھ (بعض نے کہا بلل کی جمع ہے۔ بل اور بللہ ترکنا، ناطہ جوڑنا)۔

بَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ: - ناطہ جوڑتے رہو اگرچہ سلام ہی سے جوڑو (یعنی اگر دوسری باتیں صلہ رحم کی نہ ہو سکیں (مثلاً کھانا پلانا، تحفہ ہدیہ سلوک وغیرہ) تو سلام علیک تو نہ چھوڑو)۔

فَمَسَحَ بِلِلَّةٍ مَا بَقِيَ رَأْسَهُ وَرَجْلَيْهِ: - سر اور پاؤں پر اس تری سے مسح کر لیا جو ہاتھوں میں باقی رہ گئی تھی (منہ ہاتھ دھونے کے بعد)۔

ہو (یہ حضرت عمرؓ نے مغیرہ کے لئے حکم دیا تھا کہ تین دن کی مہلت اس کو دے کر حاضر کریں)۔

أَلَسْتُ تَرُوعِي بَلَّتْهَا: کیا تو اس کی کلی (شکوفہ) نہیں چراتا (جانوروں کو نہیں کھلاتا)

فَرَايَ بَلَّةً: اس نے تری دیکھی۔

بَلْبَال: رنج اور غم بَلَابِل جمع ہے۔

بَلَال: آنحضرتؐ کے مؤذن تھے۔

بَلَمَ: يَا بَلَمَةَ: اونٹنی کی خواہش جفتی کے لئے اور اس کی فرج سوچھ جانا اس خواہش کی وجہ سے۔ بَيْلَمَانِ ایک مقام کا نام ہے یمن یا سند یا ہند میں۔

رَأَيْتُهُ بَيْلَمَانِيًّا أَقْمَرَ هَجَانًا: میں نے دجال کو دیکھا وہ ایک موٹا سفید رنگ آدمی ہے۔

كَقَدِّ الْأُبْلَمَةِ: گوگل کی چھال چیرنے کی طرح (بیچ میں سے برابر دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں) یعنی ہم تم برابر ہیں۔ بَلَان: حمام۔

سَتَفْتَحُونَ بَلَادًا فِيهَا بَلَانَاتُ: تم ایسے ملکوں کو عنقریب فتح کرو گے جہاں حمام ہوں گے۔

بَلُورُ: يَا بَلُورُ: ایک مشہور چمکتا سفید پتھر ہے۔

لَا يُحِبُّنَا أَهْلُ الْبَيْتِ إِلَّا خَذَبُ الْمَوْجَةِ وَلَا الْأَعْوَرُ الْبَلُورَةُ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہم اہل بیت سے وہ کبڑا محبت نہیں رکھے گا جو دونوں طرف سے (پیٹھ اور سینہ کی طرف سے) کبڑا ہو اور نہ وہ کانا جس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہو۔ (بَلُورَہ کے معنی صاحب نہایہ نے ابو عمر زاہد سے ایسے ہی نقل کئے ہیں اور پٹنی اور سیوطی نے ان کی متابعت کی، لیکن لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی، لغت میں بَلُورَہ موٹے تازے دلیر آدمی کو کہتے ہیں)۔

نِعْمَ الْفَصُّ الْبَلُورُ: بلورا چھانگینہ ہے۔

بَلَّة: اسم فعل ہے یعنی چھوڑ دے۔

بَلَّة: نادانی، بھولا پن، صاف دلی۔

وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ بَلَّةٌ مَا أَطْلَعْتُمْ عَلَيْهِ: بہشت میں ایسی نعمتیں اور لذتیں ہیں جو کسی بشر کے دل پر نہیں

اِحْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا: ایک شخص کو احتلام ہوا (خواب دیکھا) مگر اس نے منی کی تری نہ پائی۔

اِبْتَلَّتِ الْعُرُوقُ: رگیں تر ہو گئیں۔

فَإِنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَابُلُهَا بِلَالُهَا: بے شک تم سے ناطہ ہے میں اس کو تر چیزوں سے گिला کرتا رہوں گا۔ (جوڑتا رہوں گا۔ عرب لوگ گिला کرنے سے جوڑنا اور سوکھانے سے توڑنا مراد لیتے ہیں)۔

مَا تَبَصُّ بِلَالٍ: ذرا بھی پانی یا دودھ نہیں دیتی۔

رَأَيْتُ بَلَلًا مِّنْ عَيْشٍ: میں نے خوب ارزانی دیکھی (ارزانی پانی سے ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو بَلَل کہا۔

لَسْتُ أَحِلُّ زَمْزَمَ لِمُغْتَسِلٍ وَهِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ وَ بَلٌّ: میں زمزم کے پانی سے نہانے کی اجازت نہیں دیتا البتہ پینے والے کے لئے وہ حلال اور مباح ہے یا تندرستی ہے جیسے کہتے ہیں بَلٌّ مِّنْ مَّرَضٍ یعنی بیماری سے چنگا ہو گیا۔ بعض نے کہا بَلٌّ فقط تابع ہے حِلِّ کا جیسے کہتے ہیں روٹی و روٹی سامان و امان۔

مَنْ قَدَّرَ فِي مَعِيشَةٍ بَلَّةَ اللَّهِ: جس نے انداز کے ساتھ زندگانی کی (سوچ سمجھ کر اپنا خرچ رکھا جتنی چادر اتاتا ہی پاؤں پھیلا یا اسراف اور فضول خرچی سے باز رہا) اس کو اللہ مال دار رکھے گا۔

فَإِنْ شَكُوا بِانْقِطَاعِ شُرْبِ أَوْ بَالَةٍ: اگر پانی پینا موقوف ہو جائے یا اور کسی فائدے کے بند ہو جانے کی شکایت کریں عرب لوگ کہتے ہیں

لَا تَبْلُكَ عِنْدِي بَالَةً: تجھ کو مجھ سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ بَلِيلَةُ الْأَرْعَادِ: ڈرانے کی آندھی۔

مَا شَيْءٌ أَبْلَ لِلْجِسْمِ مِنَ اللَّهِوِ هُوَ شَيْءٌ كَلَحِمِ الْعُصْفُورِ: بدن کو چنگا کرنے والا کھیل کود سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے وہ تو چڑیا کے گوشت کی طرح ہے (جیسے پرندوں کا گوشت مقوی ہے ایسے ہی کھیل کود کثرت دل لگی مذاق چہل سے بھی آدمی کی صحت اچھی ہوتی ہے)۔

ثُمَّ يَخْضُرُ عَلَى بُلَّتِهِ: پھر اپنا عیب لئے ہوئے حاضر

گذریں (وہم میں بھی نہیں آئیں) ان نعمتوں کو تو جانے دو جو تم کو معلوم ہو چکی ہیں (کبھی بُلّہ ترک کے معنی میں آتا ہے اس حالت میں معرب ہوتا ہے ورنہ مبنی برفتحہ اور جب معرب ہو تو حرف جر اس پر آتا ہے جیسے صحیح بخاری میں ہے۔

وَلَا خَطَرَ عَلَيَّ قَلْبٍ بِشَرِّ ذُخْرًا مِّنْ بُلِّهِ مَا أَطْلَعْتُمْ عَلَيْهِ:۔ اور خطابي نے غلطی کی جو کہا ٹھیک یہ ہے کہ مِّنْ کا حرف نکال دیا جائے۔

أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلَّةُ:۔ اکثر بہشتی لوگ وہ ہوں گے جو سادے سیدھے صاف دل ہیں ان کے دل میں ایچ پیچ مکر نہیں ہے۔

بُلْهَنِيَّةٌ:۔ خوش گذرانی۔ (فتنی نے کہا جس کو عقل نہ ہو۔) اَبْلَّةٌ:۔ نادان اور سلیم القلب بے شر اس کی جمع بُلَّة ہے۔

فَإِنَّ خَيْرَ أَوْلَادِنَا أَلَا بُلَّةُ الْغَفُولِ:۔ ہماری اچھی اولاد وہ ہے جو صاف دل یا شرم والی شر پہنچانے سے غافل ہو۔ عَلَيْكُمْ بِالْبُلْهَاءِ:۔ بلہا عورت لازم کر لو (میں نے پوچھا بلہا کیا ہے فرمایا پردہ کرنے والی پاک دامن بُلُوْا يَا بَلَاءَ:۔ آزمانا ایک چیز کی حقیقت کھول دینا نعمت دینا آفت میں ڈالنا۔

إِبْلَاءٌ:۔ آزمانا، قسم دینا، پرانا کرنا، نعمت دینا، ظاہر کرنا۔ اِبْتِلَاءٌ:۔ آزمانا، کسی آفت میں پھنسا۔ (بعض نے کہا اِبْتِلَاءٌ بھی خیر اور شردونوں میں ہوتا ہے)۔

فَمَشَى قَيْصَرُ إِلَى إِيْلِيَاءَ لَمَّا أَبْلَاهُ اللَّهُ تَعَالَى:۔ قیصر بیت المقدس کی طرف گیا جب اللہ تعالیٰ نے اس پر احسان کیا (ایرانی فوجوں کو دفع کر دیا)۔

مَنْ أُبْلِيَ فَذَكَرَ فَقَدْ شَكَرَ:۔ جس شخص کو کوئی نعمت ملی وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرے تو اس نے شکر کر لیا۔

مَا عَلِمْتُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللَّهُ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي:۔ میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی پر احسان کیا ہو۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُبْلِنَا إِلَّا بِالتَّيِّبِ هِيَ أَحْسَنُ:۔ یا اللہ ہم کو مت آزما مگر اس طرح سے جو ہمارے حق میں بہتر ہو۔

إِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُلِيَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى:۔ نذر وہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہو (تو نذر شرعی ایک عبادت ہوئی جو غیر خدا کی نذر کرے وہ مشرک اور کافر ہو جائے گا)۔

أَبْلَى اللَّهُ تَعَالَى عُذْرًا فِي بَرِّهَا:۔ ماں سے سلوک کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر اچھا کر (یعنی اپنی مغفرت کے لئے معقول سبب گردان)۔

عَسَى أَنْ يُعْطَى هَذَا مَنْ لَا يُبْلَى بَلَاءً:۔ کہیں یہ اس شخص کو نہ مل جائے جس نے میری طرح اللہ کی راہ میں محنت نہ کی۔

إِنَّ مِنْ أَصْحَابِي مَنْ لَا يَرَانِي بَعْدَ أَنْ فَارَقْنِي فَقَالَ لَهَا عُمَرُ بِاللَّهِ أَمِنْهُمْ أَنَا قَالَتْ لَا وَلَنْ أُبْلِيَ أَحَدًا بَعْدَكَ:۔ ام المؤمنین ام سلمہ نے روایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا میرے اصحاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو مجھ سے جدا ہوئے پر پھر مجھ کو نہ دیکھیں گے۔ یہ حدیث سن کر حضرت عمرؓ نے ام المؤمنین سے پوچھا تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب میں سے ہوں انہوں نے کہا نہیں اب تمہارے بعد میں کسی کو اس کی خبر نہیں دینے کی۔

أَبْلَى وَأَخْلَقِي:۔ پرانا کر اور بوسیدہ کر (ایک روایت میں أَخْلَقِي ہے فائے موحده سے یعنی دوسرا کپڑا اس کے بدل پہن)۔ تُبْلَى وَتَخْلَقِي (وہی معنی یہ دعا ہے یعنی) تو زندہ رہے یہ کپڑا تیرے بدن پر پرانا ہو جائے۔

كُلُّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا:۔ ہر ایک اچھی نعمت ہم کو عطا فرمائی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَبْلَانَا:۔ شکر اس خدا کا جس نے ہم پر احسان کیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَبْلَى وَ ابْتَلَى:۔ شکر اللہ کا جس نے نعمت بھیجی اور بلا بھیجی۔

وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى:۔ اور قبر اور گل جانے کو بھول گیا۔

سُئِلَ عَنِ الْمَيِّتِ يَبْلَى جَسَدُهُ قَالَ نَعَمْ حَتَّى

وَعَا فَاَنبَىٰ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ: - اللہ نے مجھ کو اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھ کو پھنسا یا۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تُنَزِّلُ الْبَلَاءَ: - یا اللہ تیری پناہ ان گناہوں سے جن کی وجہ سے بلا اترتی ہے (امام زین العابدین نے فرمایا گناہ یہ ہیں مظلوم کی فریاد نہ سننا، مصیبت زدہ کی مدد نہ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنا)۔

فَالرَّجُلُ وَ قَدَمُهُ وَ الرَّجُلُ وَ بَلَاءُهُ: - کوئی شخص ہے اس کی قدامت اسلام کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ کوئی شخص ہے اس کی خدمت اور کارگزاری کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَ حَسَنِ بَلَاءِهِ عَلَيْنَا: - ہر سننے والا سن لے ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے اچھے احسانوں کو بیان کرتے ہیں۔

مَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي: - آپ کو میری مصیبت کی کیا پرواہ ہے۔

وَتَبْقَىٰ حَتَّالَةً لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً: - کچھ کوڑا پکڑا رہ جائے گا اللہ تعالیٰ ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کرے گا (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

مَا أُبَالِيهِ وَبِهِ بَالًا وَ بَالَةً وَ بَلَاءً وَ مُبَالَاةً: - یعنی میں ان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا)۔

مَا بَالِيْتُ بِهِ: - مجھ کو اس کا کچھ بھی رنج نہیں ہوا۔
هَؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي: - یہ سب لوگ بہشتی ہیں اور مجھ کو کوئی پرواہ نہیں (بعض نے کہا مجھ کو کچھ برا معلوم نہیں ہوتا)۔

هَؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا أُبَالِي: - یہ سب لوگ دوزخ والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں۔

مَا أُبَالِيهِ بَالَةً: - مجھ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔
لَا أُبَالِي أَبُولَ أَصَابَنِي أَمْ مَاءً: - کچھ پرواہ نہیں مجھ کو پیشاب لگ گیا یا پانی۔

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَيَّ كُلِّ فَحَاشٍ بَدِي قَلِيلٍ الْحَيَاءُ لَا يُبَالِي بِمَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنْ فَتَشْتَهُ لَمْ تَجِدْهُ إِلَّا لُغِيَّةً أَوْ شُرْكَ شَيْطَانٍ: -

لَا يَبْقَىٰ لَهُ لَحْمٌ وَلَا عَظْمٌ إِلَّا الطَّيْنَةُ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا فَإِنَّهَا لَا تَبْلَىٰ بَلْ تَبْقَىٰ فِي الْقَبْرِ مُسْتَدِيرَةً حَتَّىٰ يُخْلَقَ مِنْهَا كَمَا خُلِقَ مِنْهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ: - امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کیا مردے کا بدن گل جاتا ہے انہوں نے کہا ہاں نہ گوشت رہتا ہے نہ ہڈی رہتی ہے صرف وہ مٹی جس سے پیدا ہوا تھا گول ہو کر قبر میں رہ جاتی ہے وہ نہیں گلتی قیامت کے دن اس میں سے پیدا ہوگا جیسے پہلی بار اس میں سے پیدا ہوا تھا۔

وَقَدْ أَبْلَىٰ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: - اس نے مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں کوشش کی۔

أُبْلِينَا حَتَّىٰ أَنَّ الرَّجُلَ لِيَصْلَىٰ وَحْدَهُ: - آنحضرتؐ کے بعد ہم بلا میں پڑ گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی (چھپ کر) اکیلے نماز پڑھنے لگا۔

بَشَرُهُ عَلَىٰ بَلَوَىٰ تُصِيبُهُ: - عثمانؓ کو بہشت کی خوش خبری دے دے گوا یک مصیبت ان پر آئے گی (گو حضرت عمرؓ بھی شہید ہوئے مگر ان پر بلوہ نہیں ہوا بلکہ ابولولوؓ مردود نے دھوکے سے مار ڈالا)۔

إِبْتِلَاكُمُ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَوْ هِيَ: - اللہ تعالیٰ نے تم کو آزمایا ہے دیکھے تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہؓ کی سنتے ہو (حضرت عائشہؓ سے خطائے اجتہادی ہوئی تھی حضرت علیؓ اس وقت کے امام برحق تھے۔ ان کی اطاعت خدا کی اطاعت تھی)۔

إِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ نَبْلُوهُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ: - بے شک ہم اس کے ساتھ ان کے جھوٹ کا امتحان کرتے تھے (حالانکہ وہ ان سب میں زیادہ سچے تھے جھوٹ سے مراد یہاں غلط ہے کیونکہ کعب احبار سچے تھے صرف اہل کتاب کی کتابوں سے بعض باتیں نقل کرتے جو ٹھیک نہ نکلتیں)۔

إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِابْتِلَاكِكَ وَ ابْتِلَاكِ بَيْتِكَ: - میں نے (اے محمدؐ) تجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ تجھ کو آزمائوں اور تیری وجہ سے لوگوں کو آزمائوں (اللہ کی آزمائش ایک کام کا دکھا دینا ہے ورنہ اس کو ہر ایک ہونے والی بات ازل سے معلوم تھی)۔

اللہ تعالیٰ نے جو ہر نفس بکنے والے زبان دراز بے شرم پر جو اپنے کہے کی پرواہ نہ کرے نہ دوسرے کے کہے کی بہشت حرام کر دی ہے اگر تو اس کو دیکھے تو لغو پائے یا ولد الزنا یا شیطان کا سا جھی (بعض نے لُغْنَةُ کی جگہ لُغْنَةُ پڑھا ہے یعنی ملعون بعض نے لُغْنَةُ یا لُغْنَةُ یعنی بہت لعنت کرنے والا)۔

أَمَّا وَابْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى وَلَكِنْ إِذَا كَانَ النَّاسُ بِذِي بِلْيَانٍ وَ ذَهِي بِلْيٍ :- ابھی تو خطاب کے بیٹے (حضرت عمرؓ) زندہ ہیں لیکن جب وہ وقت آئے گا کہ کچھ لوگ ادھر کچھ ادھر یعنی مختلف فرقہ اور گروہ ہو جائیں گے (ایک روایت میں ذی بِلْيَانٍ ہے معنی وہی ہیں عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ بِذِي بِلْيٍ بَلَّ يَابَلَّ يَابَلَّى يَابَلَّى يَابَلَّى يَابَلَّى يَابَلَّى يَابَلَّى يَابَلَّى يَابَلَّى :- یعنی وہ اتنی دور ہے کہ اس کا کچھ حال معلوم ہی نہیں بھی کہتے ہیں - ذَهَبَ بِذِي هَلْيَانٍ وَ ذِي بِلْيَانٍ - وہ ایسی جگہ چل دیا معلوم نہیں ہوتا کہاں گیا ہے۔

كَانُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقْرَةً أَوْ نَاقَةً أَوْ شَاةً وَ يُسَمُّونَ الْعَقِيرَةَ الْبَلِيَّةَ :- جاہلیت کے زمانے میں قبر کے پاس ایک گائے یا اونٹنی یا بکری کو زخمی کر کے چھوڑ دیتے یا قبر کے پاس باندھ دیتے یا ایک گڑھے میں ڈال دیتے نہ اس کو چارہ دیتے نہ پانی وہیں مر کر رہ جاتی اس کو بَلِيَّةٌ کہتے (مشرکوں کا یہ اعتقاد تھا کہ مردہ حشر کے دن ان جانوروں پر سوار ہوگا - اسلام نے آ کر یہ خیالات باطل کئے اور بے رحمی کے کام موقوف کرائے - افسوس ہمارے زمانہ میں بعض نام کے مسلمان ان کفار کی پیروی کر کے پھر جانوروں کو بزرگوں کی قبروں پر لے جا کر ذبح کرنے لگے ہیں جیسے اجالا شاہ کا مرغہ شیخ سدوکا بکرا لا حول ولا قوۃ الا باللہ اس قسم کا جانور گواس پر ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر بھی کہا ہو جب ذبح سے پہلے غیر اللہ کا نام اس پر پکارا گیا تو ایک طائفہ علما کے نزدیک حرام ہے اور مشتبہ ہونے میں تو شک نہیں)۔

لَتَبْتَلُنَّ لَهَا إِمَامًا أَوْ لَتَصَلَّنَّ وَحْدَانًا :- یا تم نماز کے لئے ایک امام تجویز کرو نہیں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھ لو۔

بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَجَالٌ آمَنُوا :- قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان بہشت کے بالا خانوں میں کیوں نہیں مومن پہنچ جائیں گے (یعنی جو سب پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں وہ آنحضرتؐ کی امت کے مومن ہیں باقی پیغمبروں کے پیرو دوسرے مکانوں میں رہیں گے)۔

بِالْحَمْدِ لِلَّهِ :- آنحضرتؐ قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتے تھے)۔ غَزْوَةٌ بِالْمُصْطَلِقِ :- یعنی بنی مصطلق (مرسیع کا) غزوہ۔

باب الباء مع الميم

بِمَ :- با حرف جر ہے اور ما استفہامیہ ہے یعنی کس وجہ سے یا کس امر کی ما کا الف محذوف کر دیا استفہامیہ اور موصولہ میں فرق کرنے کے لئے بِمَا الف کے ساتھ یعنی اس وجہ سے۔ بَمَ :- ستار کی سخت ترین آواز یا ستار کا موٹا تانت۔ بُمَ :- ایک لغت ہے - بُوْمٌ میں بمعنی اَلُو۔

باب الباء مع النون

بُنْدٌ :- بڑا جھنڈا (جس کے نیچے دس ہزار آدمی ہوں)۔ اَنْ تَغْزُوا الرُّومَ فَتَسِيرُ بِشَمَانِينَ بُنْدًا :- تم روم (یعنی نصاری) سے جہاد کرو گے وہ اسی نشان لے کر آئیں گے (ہر نشان کے تلے دس ہزار یعنی آٹھ لاکھ فوج سے مقابلہ کریں گے)۔

بُنْدُقَةٌ :- غلہ جو مٹی سے بناتے ہیں اور غلیل میں رکھ کر مارتے ہیں۔

لَا يُؤْكَلُ مَا قَتَلَهُ الْحَجَرُ مِنَ الْبُنْدُقَةِ :- پتھر (یا مٹی کی) گولی سے جو جانور مارا جائے اس کو نہ کھائیں (اب بُنْدُقِ اور بُنْدُقِيَّةٌ اور بَارُودٌ کہنے لگے ہیں بندوق کو جس میں سیسہ کی گولی ڈال کر مارتے ہیں اس کی جمع بُنَادِقٌ اور بُنَادِيقٌ - گولی کو رَصَاصَةٌ اور باروت کو بَارُودٌ کہتے ہیں)۔

بُنَادِيقُ الْفَتِيلَةِ :- توڑہ دار بند قیس۔ بَنَسٌ :- شر سے بھاگنا۔

تَبْنِيْسُ :- پیچھے ہٹنا۔

بَنَسُوا عَنِ الْبُيُوتِ لَا تَطْمُ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ يَسْمَعُ
كَلَامَهُمْ :- گھروں سے ذرا پیچھے ہٹ کر باتیں کیا کرو ایسا نہ ہو
بچے اور عورتیں تمہاری واہی (شہوت انگیز) باتیں گالی گلوں سن
کر مغلوب ہو جائیں (ان پر برا اثر پڑے)۔

بَنَانُ : انگلیوں کے سرے۔ پور۔

مَا عَرَفْتُهُ إِلَّا بِبَنَانِهِ :- جابر کہتے ہیں میں نے اپنے
والد (عبداللہ) کو جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے زخموں کی وجہ
سے نہیں پہچانا مگر ان کی انگلیوں کے سرے دیکھ کر پہچانا۔

إِنَّ لِلْمَدِينَةِ بَنَةً :- مدینہ میں ایک خاص طرح کی خوشبو
ہے (کیونکہ خوشبو نہ ہوگی ساری دنیا میں ایمان کی خوشبو وہیں
سے پھیلی)۔

قَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ لِعَلِيِّ مَا أَحْسِبُكَ
عَرَفْتَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ بَلَى وَأَنْتَى لَا جَذْبَنَةَ
الْعَزْلِ مِنْكَ :- اشعث بن قیس نے حضرت علیؑ سے کہا میں
سمجھتا ہوں امیرالمومنین نے مجھ کو نہیں پہچانا فرمایا کیوں نہیں
تیرے تو ہاتھ سے اب تک سوت کی بو میں سونگھ رہا ہوں (یعنی
میں تجھ کو خوب پہچانتا ہوں تیرا باپ جو لاہ تھا) (ایک شخص نے
شرح قاضی سے کہا میرا فیصلہ جلدی کر دو انہوں نے کہا تَبْنِنُ
ٹھہر۔ یہ ابْنُ بِالْمَكَانِ سے نکلا ہے یعنی وہاں مقیم ہوا بَنُّ کے
معنی بھی وہی ہیں)۔

بُنَانَهُ :- ایک محلہ ہے بصرے میں اور ایک قبیلہ بھی ہے
اسی میں سے ثابت بنانی تھے۔

ابْنُ : بیٹا (اصل میں بَنُو تھا۔ ابْنَاءُ اور بَنُونَ جمع ہے)۔

تَبْنِي حَذِيفَةَ سَالِمًا :- حذیفہ نے سالم کو بیٹا بنایا تھا۔
إِنَّمَا هُمْ بَنِي :- وہ تو میرے بیٹے ہیں (میں شفقت
پداری کے لحاظ سے ان پر خرچتا ہوں مجھ کو ثواب کیا ملے گا)۔

ابْنَةُ : یابنٹ بیٹی دختر بنات جمع کُنْتُ اللَّعْبُ بِالْبَنَاتِ -
حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں میں گڑیوں سے کھیلا کرتی
(معلوم ہو کہ گڑیاں اس حدیث میں سے مستثنیٰ ہیں جو مورتوں
کی ممانعت میں وارد ہے اور اسی لئے گڑیوں کی بیچ اور شرا

جائز رکھی ہے۔ جمہور علما کا یہی قول ہے۔ بعض نے کہا یہ
گڑیاں پوری مورتیں نہ تھیں اور حضرت عائشہ کم سن تھیں
اس لئے آنحضرتؐ نے ان کو اجازت دی۔)
بُنْهًا : ایک گاؤں ہے مصر میں۔ آنحضرتؐ نے اس کے شہد کے
لئے برکت کی دعا کی۔

ابْنِيَّةُ يَابْنَاءُ :- عمارت جڑ بنیاد گھر ڈیرہ خیمہ۔

فَأَمَرَ بِنَانِهِ فَقَوَّضَ :- آپ نے حکم دیا وہ ڈیرہ اکھیرا
گیا۔ ابْنِيَّةُ جمع ہے۔

كَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فِي مُبْتَنِي رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ :- پہلے جو پردے کا حکم اتر وہ
اس وقت جب آنحضرتؐ کا زفاف حضرت زینب سے ہوا۔

إِبْتِنَاءُ اور بِنَاءُ :- کے معنی زوجہ کو اپنے گھر لانے کے اور
زوجہ سے صحبت کرنے کے بھی ہیں (کہتے ہیں بَنَى الرَّجُلُ
عَلَى أَهْلِهِ وَبَاهِلِهِ - مرد نے اپنی جوڑو سے صحبت کی)۔

بَنَى بِالثَّقَفِيَّةِ :- ثقیف کی عورت سے آپ نے صحبت کی۔
يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَتَى تَبْنِيْنِي :- حضرت علیؑ نے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ کب مجھ کو میری بی بی سے صحبت کرنے دیں گے۔
يُبْنِي عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ :- صفیہ کے ساتھ آپ پر ایک ڈیرہ
لگا دے۔

بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ :- آنحضرتؐ نے
حضرت عائشہ سے صحبت کی جب ان کی عمر نو برس کی تھی (وہ اس
عمر میں جوان ہوگئی ہوں گی)۔

امام احمد نے اسی حدیث سے دلیل لی کہ عورت جب نو
برس کی ہو جائے تو خاوند جبراً اس سے صحبت کر سکتا ہے مگر
دوسرے تینوں امام یہ کہتے ہیں اگر وہ صحبت کے قابل ہو جائے تو
کر سکتا ہے اور اس کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں ہے (گرم ملکوں
میں عورتیں نو دس بارہ برس میں جوان ہو جاتی ہیں لیکن سرد ملکوں
میں پندرہ سولہ برس میں جوان ہوتی ہیں بہر حال جوانی کے بعد
صحبت کرنا بہتر ہے اور کم عمری کی شادی خوب نہیں ہے اولاد
ضعیف پیدا ہوتی ہے)۔

مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّقِيًا الْأَرْضِ

بَشِيءٌ إِلَّا أَنِّي أَذْكُرُ يَوْمَ مَطَرٍ فَإِنَّا بَسَطْنَاهُ بِنَاءً:-
حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے آنحضرت کو زمین سے اپنے تئیں بچاتے نہیں دیکھا (یعنی آپ بے تکلف زمین پر بیٹھ جاتے فرش وغیرہ کے پابند نہ رہتے) البتہ ایک دن مجھ کو یاد ہے پانی برساتا تو ہم نے آپ کے لئے چمڑا بچھایا۔ (بنائے اور مبنائے اور مبنائے چمڑے اور پردے اور جامہ دان گھڑی کو گرائے) (یعنی ناحق خون کرے) وہ ملعون ہے۔

ابْنُ آدَمَ بُنِيَانُ اللَّهِ:- آدمی اللہ کی عمارت ہے (اسی نے اس کو کھڑا کیا ہے تو بلا وجہ شرعی آدمی کو مارنا اللہ کی عمارت گرانہ اس کو سخت سزا ملے گی)۔

مَنْ هَدَمَ بُنْيَانَ رَبِّهِ فَهُوَ مَلْعُونٌ:- جو کوئی اپنے پروردگار کی عمارت کو ڈھائے (ناحق خون کرے وہ ملعون ہے)۔
رَأَيْتُ أَنْ لَا أَجْعَلَ هَذِهِ الْبَنِيَّةَ مَبْنًى بَظَهْرٍ:- میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس عمارت یعنی خانہ کعبہ کی طرف اپنی پیٹھ نہ کروں۔

هَلْ شَرِبَ الْجَيْشُ فِي الْبَنِيَّاتِ الصِّغَارِ:-
(حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا جو سرحد سے آیا تھا) کیا لشکر کے لوگ چھوٹے چھوٹے گلاسوں میں پانی پیتے ہیں (اس نے کہا) نہیں بڑے برتن میں پانی آتا ہے ایک پی کر دوسرے کو دے دیتا ہے اسی طرح کرتے ہیں۔

مَنْ بَنَى فِي دِيَارِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نِيرُوزَهُمْ وَ مَهْرَ جَانَهُمْ حُسْرًا مَعَهُمْ:- جو شخص عجم کے ملک میں رہے اور ان کی طرح نوروز اور مہرگان کی عید کرے اس کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا (ایک روایت میں مَنْ تَنَأَ ہے اور وہی ٹھیک ہے)۔

إِذَا قَعَدَتْ تَبَنَّتْ:- وہ عورت اتنی موٹی ہے کہ جب بیٹھتی ہے تو ایک پاؤں دوسرے پاؤں سے الگ کر کے چار

زانو (مٹاپے کی وجہ سے اس کو چمڑے کے قہ سے تشبیہ دی)۔

الْكَلِمَاتُ الَّتِي بُنِيَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ:- جن کلموں پر اسلام کی بنا ہے وہ چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔

فَأَمَرَ بِنَاءَهُ فَقَوَّضَ:- پھر آپ نے حکم دیا آپ کے لئے جو ڈیرہ لگایا گیا تھا وہ توڑ دیا گیا۔ (یہ اعتکاف کا قصہ ہے) نہی أَنْ يُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهَا:- آنحضرتؐ نے قبروں پر گچ کرنے سے ان کو سخت بنانے سے ان پر عمارت جیسے گنبد چوکنڈی وغیرہ بنانے سے منع فرمایا۔

كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ:- ہر ایک عمارت (آخرت میں آدمی کے لئے) ایک وبال ہوگی مگر اتنی جتنی ضرور ہے بلا اس کے گزر نہیں سردی اور گرمی اور پانی سے بچنے کے لئے)۔

اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبِنَاءِ:- حرام مال عمارت میں خرچ کرنے سے بچے رہو۔ یہ دین کی خرابی کی بنیاد ہے یا عمارت اور گھر میں حرام کام نہ کرو ان سے بچے رہو (ورنہ عمارت برباد ہو گی گھر ویران ہوگا)۔

الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا:- ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے عمارت ہے اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو سنبھالے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) (اسی طرح ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کی حمایت اور امداد کرنا چاہئے)۔ کافروں کے مقابلہ میں اس کو ذلیل نہ ہونے دینا چاہئے) (سبحان اللہ قومیت کی کیا عمدہ تعلیم ہے اگر مسلمان اس بیش بہا نصیحت پر چلتے تو ان کی بربادی اور عزت ریزی کیوں ہوتی)۔

۱۔ معاذ اللہ اس حدیث سے کافروں کی رکیں بجالاتے یا ان میں شریک ہونے کی کس قدر قباحت نکلی بعض علماء نے تو یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہولی یا دیوالی وغیرہ مراسم ہنود میں کوئی شریک ہو تو کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہو جاتی ہے افسوس کہ بعض ملکوں میں مسلمان عید نوروز وغیرہ میں شریک ہوتے ہیں۔ (م)

بُوءَ لَا مِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِذُنُوبِكُمْ: - حاکم اسلام کے سامنے اپنے قصور کا اقرار کر (جھوٹ مت بول انکار نہ کر)۔
مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ: - جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ لگائے وہ دوزخ میں جو اس کا ٹھکانا ہے اس میں اترے (اس حدیث کو بہت سے علما نے متواتر کہا ہے)۔

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا لِيَبَاهِي بِهِ الْعُلَمَاءَ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ: - جو شخص علم اس نیت سے حاصل کرے کہ دوسرے عالموں پر فخر کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔
مَنْ حَفَرَ لِلْمُؤْمِنِ قَبْرًا فَكَانَ مَاءَ بَوَاهُ بَيْتًا مُوَافِقًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: - جو شخص ایک مسلمان کے لئے قبر کھودے اس نے گویا اس کو قیامت تک ایک موافق گھر دیا۔
أَصْلِي فِي مَبَاءِ الْغَنَمِ: - کیا میں بکریوں کے تھان میں نماز پڑھ لوں۔

هَهَذَا الْمُتَبَوُّ: - یہیں یعنی مدینہ میں ٹھکانا ہے یا یہیں قبر ہے۔
بَاءٌ هُوَ الْإِمَامُ بِفُلَانٍ: - حاکم نے فلاں شخص کا خون اس پر لگایا۔

عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ: - نکاح کرنا اپنے اوپر لازم کر لو (جب شہوت ہو اور گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو)۔
مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ: - جو شخص تم میں سے جماع کی قدرت رکھتا ہو یا جو روپا لے کی۔

إِنَّ امْرَأَةً مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَمَرَّبَهَا رَجُلٌ وَقَدْ تَزَيَّتْ لِلْبَاءَةِ: - ایک عورت کا خاوند مر گیا ایک شخص اس پر سے گزرادیکھا تو وہ (دوسرے) نکاح کے لئے بن ٹھن کر بیٹھی ہے (بہائے کے معنی بھی وہی ہیں جو بقاء کے ہیں اسی طرح بقاء کے بعض نے کہا بقاء غلط ہے گو عوام میں بہت مشہور ہے)۔
دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ بَاهَى: - ابوبصیر کہتے ہیں میں امام جعفر صادق کے پاس جمعہ کے دن گیا میں نے دیکھا وہ جماع کر چکے تھے۔

إِنَّ رَجُلًا بَوَّأَ رَجُلًا بِرُمُوحِهِ: - ایک شخص نے دوسرے

فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِي: - عبداللہ بن عمرؓ نے شاید یہ اس وقت کہا جب انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا یا عمارت نہیں بنائی تھی۔

بَابُ الْبَاءِ مَعَ الْوَاوِ

بُوءَ: لوٹنا، کٹ جانا، لوٹنا، موافق ہونا، اقرار کرنا، اعتراف کرنا۔

تَبَوُّي: - کھول دینا، اقامت کرنا، نکاح کرنا، سیدھا کرنا، تیار کرنا۔

بَاءَةٌ: - نکاح یا جماع۔

بَوَاهُ: - برابر، یکساں۔

بَاءَ: - پھر گیا، لوٹا، رجوع کیا۔

أَبَا: اترنا۔

بَوَّأَ: - تار اٹھرایا۔

أَبُوهُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ أَبُوهُ بِذُنُوبِي: - میں تیرے احسان اور اپنے تقصیر اور گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔

قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا: - اس نے تو خطا کا اقرار کر لیا۔

بَاءَ بِالْإِثْمِ: - گناہ لے کر لوٹ گیا۔

بُونًا بِالْغَضَبِ: - ہم خدا کا غصہ لے کر لوٹے۔

مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا: - جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر کفر لوٹ گیا (یا تو کہنے والا کافر ہو گیا اگر وہ جھوٹا ہے ورنہ جس کو کہا اگر وہ سچا ہے)۔

إِنْ عَفَوْتُ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِهِ: - اگر میں اس کو معاف کر دوں (قصاص کو نہ لوں) تو وہ اپنا گناہ اور اپنے ساتھی یعنی مقتول کو قتل کرنے کا گناہ لے کر لوٹ جائے گا۔ ایک (روایت میں یوں ہے) إِنْ قَتَلْتَهُ كَانَ مِثْلَهُ أَوْ مِثْلُكَ أَوْ مِثْلُكَ (یعنی قاتل اور وارث مقتول اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ رہی)۔

شخص کی طرف اپنا بھالاسیدھا کیا (اس کو مارنے کی نیت سے)۔
فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَتَبَّأُوا: - آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ برابر برابر رہیں (یعنی
غلام کے بدل غلام عورت کے بدل عورت ماریں یہ نہیں کہ غلام
کے بدل آزاد کو اور عورت کے بدل مرد کو مار ڈالیں جیسے وہ
چاہتے تھے۔ بعض نے کہا صحیح یَتَبَّأُوا ہے تَبَاؤُهُ سے جس
کے معنی برابری کے ہیں)۔

الْجَرَاحَاتُ بَوَاءٌ: - زخموں میں برابری کی جائے گی۔
(اگر برابری ممکن ہو)۔

مَا بَالُ الْعُقُوبِ مُغْتَاطَةً عَلَى ابْنِ آدَمَ فَقَالَ أَتَرِيدُ
الْبَوَاءَ: - امام جعفر صادق سے کسی نے پوچھا بچھو کو کیا ہوا ہے
آدمی پر اتنا غصہ رکھتا ہے (بغیر ڈنک مارے نہیں چھوڑتا) فرمایا وہ
بدلہ کرتا ہے آدمی بھی تو بغیر جوتا مارے اس کو نہیں چھوڑتا۔

فَيَكُونُ الثَّوَابُ جَزَاءً وَالْعِقَابُ بَوَاءً: - ثواب تو
نیکیوں کا بدلہ ہے اور عذاب گناہوں کی سزا ہے بقدر گناہ ہوگی
برابر برابر۔

وَهُوَ بَيْئَةٌ سَوَاءٌ: - وہ برے حال میں ہے۔

إِنَّهُ لَحَسَنُ الْبَيْئَةِ: - وہ تو اچھے خاصے حال میں ہے۔

بَابُ: دروازہ۔

أَبْوَابُ اور بَيِّنَاتُ اور أَبْوِيَّةُ۔

بَوَّابُ: دربان۔

بَوْبَةٌ تَبْوِيًّا: - اس کو باب باب مرتب کیا۔

تَبَوَّبَ: دربان مقرر کیا۔

وَأَجْدُ بَلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ: - اور بلال کو میں
نے دیکھا دروازے کے دونوں پٹوں کے بیچ میں کھڑے ہیں۔
حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ: - پھر اس کو زمین والے
آسمان کے دروازے پر لاتے ہیں (وہاں سے زمین پر لا کر اسفل
السافلین میں لے جاتے ہیں)۔

أَنَا دَارُ الْعِلْمِ يَامَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلَيَّ بَابُهَا: - میں علم
کا گھر یا شہر ہوں اور علی اس کے دروازے ہیں (گھر میں
آدمی دروازے ہی سے آسکتا ہے جو اوپر سے آجائے وہ پکا

چور ہے اسی طرح پکا عالم وہ ہے جو آنحضرتؐ کے اہل بیت
یعنی حضرت علی اور آپ کے ذریعہ سے علم حاصل کرے اہل
بیت کی رائے اور اجتہاد کو دوسروں کی رائے اور اجتہاد پر
مقدم رکھے ان کی محبت قلبی منجملہ لوازم ایمان سمجھے ورنہ وہ
ایک چور ہے جو آنحضرتؐ کو تو ناراض کرتا ہے اور آپ کے
حکم کے خلاف چلتا ہے پھر آپ کی امت بن کر نجات کا
طالب ہوتا ہے)۔

هَذَا مِنْ بَابَةِ كَذَا: - یہ فلاں وجہ یا فلاں شرط سے ہے۔
حَتَّى تُسَلِّمُوا أَبَوَابًا أَرْبَعَةً: - ایمان اس وقت تک
پورا نہ ہوگا جب تک چاروں باتیں تسلیم نہ کرو۔ (اللہ پر ایمان
لانا اس کے رسول پر ایمان لانا قرآن پر ایمان لانا) کہ وہ
اللہ کا کلام ہے (امام وقت پر ایمان لانا۔ اس حدیث کو امامیہ
نے روایت کیا ہے اس میں یہ بھی ہے ضَلَّ أَصْحَابُ
الثَّلَاثَةِ۔ یعنی جو کوئی ان باتوں میں تین باتیں مانے اور ایک
نہ مانے وہ گمراہ ہے)۔

بُؤْخُ يَابُوحَانُ: - بجلی کا خوب چمکنا، آواز کرنا، تھک جانا اور
مصیبت آنا۔

ثُمَّ هَبَّتْ رِيحٌ سَوْدَاءُ فِيهَا بَرْقٌ مُتَبَوِّجٌ: - پھر
ایک کالی آندھی آئی اس میں بجلی خوب چمک رہی تھی۔

قَضَيْتُ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتُ بَعْدَهَا بَوَائِجَ فِي
أَكْثَمِهَا لَمْ تَفْتَقِ: - یہ ایک شعر ہے حضرت عمرؓ کے مرثیہ کا
جو شامخ نے کہا یعنی تم نے بہت سے بڑے بڑے کاموں کا
فیصلہ کیا مگر ان کے بعد ایسی بلائیں سر بستہ شگوفوں میں چھوڑ
گئے جو ابھی تک نہیں کھلے۔

اجْعَلْهَا بَاجًا وَاحِدًا: - اس کو ایک چیز کرلو۔

بُؤْخُ: اصل ذکر، فرج، نفس اور جماع۔

بُؤْخُ: - ظاہر ہونا، کھل جانا۔

بَاحٌ بِالشَّيْءِ: - اس بات کو ظاہر کر دیا۔

بَاحَةُ الطَّرِيقِ: - بیچا بیچ رستہ۔

بُؤْخُ: - پیٹ کا ہلکا جورا نہ چھپا سکے۔

بَاحَةٌ: - بیچا بیچ وریا، صحن۔ اس کی جمع بُؤْخُ ہے۔

مقام ان کے جماؤ کا مباح کر دے (عورتوں کو لونڈیاں بنائے
اولاد کو قید کرے)۔

بُور: بنجر زمین یا افتادہ آزمائش ہلاکی۔

بُور: تباہ ہلاک مذکر اور مونث اور تثنیہ اور جمع سب اس
میں یکساں ہے۔

فَاُولَٰئِكَ قَوْمٌ بُورٌ: وہ لوگ تو تباہ ہونے والے ہیں یا
تباہ شدہ ہیں۔

لَوْ عَرَفْنَاهُ اَبْرًا عَتْرَةً: اگر ہم اس کو پہچانتے تو اس
کی آل اولاد سب کو تباہ کر دیتے۔

فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَ مُبِيرٌ: ثقیف قبیلے میں ایک جھوٹا
پیدا ہوگا (مختار بن عبیدہ ثقفی) دوسرا ہلاک (حجاج بن یوسف
ثقفی) جس نے علاوہ میدان جنگ کے ایک لاکھ بیس ہزار
آدمیوں کو (ناحق کو لڈ بلڈ) قتل کیا (ان میں بڑے بڑے تابعین
اور اولیاء اللہ تھے۔ مردود مرتے وقت کہنے لگا یا اللہ مجھ کو بخش
دے لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشے گا)۔

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ: ایک ایسا مرد ہے جو ہکا بکا تباہ
ہونے والا (بے فکر) ہے اس کو کسی بات کا خیال نہیں ہے
(جس کو اردو میں ہولا کہتے ہیں۔ بعض نے کہا بَائِرٌ تابع ہے
حَائِرٌ کا جیسے کہتے ہیں سامان و امان روٹی و دہنی سالن
والن)۔

وَ اِنَّ لَكُمْ الْبُورَ وَ الْمَعَامِي: جوز مینیں افتادہ یا بنجر
ہیں وہ تم لے لو (یہ آنحضرتؐ نے اکیدر کو لکھا تھا۔ ایک
روایت میں بُور بہ ضمہ با ہے وہ جمع ہے بُوَار کی معنی وہی
افتادہ زمین)۔

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ بَوَارِ الْاَيِّمِ: بے خاوند والی عورت
کے نہ پوچھے جانے سے (کوئی اس سے نکاح کرنا نہ
چاہے) خدا کی پناہ۔ بَارَتِ الشُّوْقُ سے نکلا ہے یعنی
بازار اینڈ ہو گئی کوئی وہاں کا مال نہیں خریدتا۔

اِنَّ دَاوُدَ سَالَ سُلَيْمَانَ وَ هُوَ يَتَارُ عِلْمَهُ: حضرت
داؤد پیغمبر نے حضرت سلیمان علیہما السلام سے ان کا امتحان لینے کو
ایک سوال کیا۔

لَا اَزَالُ بِبَاخِتِكَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا: (یہ حضرت
علی نے معاویہ سے کہا) میں ہمیشہ تیرے میدان میں رہوں گا
(تجھ سے لڑتا رہوں گا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارا قضیہ چکا
دے)۔

اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا بَوَاحًا: مگر یہ کہ علانیہ (صاف
صریح) کفر کرے (جو سب کے نزدیک بالاتفاق کفر ہو۔ ایک
روایت میں کُفْرًا بَوَاحًا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ اس حدیث سے
یہ نکلا کہ حاکم اسلام سے بغاوت کرنا اس پر خروج کرنا جائز نہیں
ہے گو وہ فاسق ہو۔ پٹنی نے کہا اس پر اہل سنت کا اجماع ہے کہ
حاکم اسلام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا البتہ کفر اور بدعت کی
وجہ سے معزول ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر نماز چھوڑ دے تب بھی
معزول ہو جاتا ہے اگر حاکم اسلام کفر اور بدعت کرنے لگے تو
مسلمانوں پر اس کو معزول کرنا واجب ہو جاتا ہے یا اس کے ملک
بے ہجرت کر جانا)۔

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ بَاخَةِ الطَّرِيقِ شَيْءٌ: عورتوں کا
بیچا بیچ رستہ میں کوئی حصہ نہیں ہے (بلکہ رستے کے داہنے بائیں
بازو سے چلیں)۔

يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ: اشارہ کنایہ کرتے تھے صاف
کھول کر نہیں کہتے تھے۔

نَظَّفُوا اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَدْعُوْهَا كَبَاخَةِ الْيَهُودِ: اپنے
مکانوں کے صحنوں کو صاف پاک رکھو (جھاڑ جھوڑ کر)
اور یہودیوں کے صحن کی طرح اس کو (میلا کچلا کچرا کوڑا)
مت چھوڑو (سبحان اللہ کیا عمدہ تعلیم ہمارے پیغمبر صاحب
نے کی تھی مگر مسلمانوں نے مکانات اور صحنوں کی صفائی کا
خیال چھوڑ دیا اور یہودیوں سے بھی زیادہ میلا کچلا رکھنے
لگے)۔

حَتّٰى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَ نَسْتَبِيحَ ذَرَارِيَكُمْ: جب
تک ہم ان لوگوں کو جو تم میں لڑائی کے قابل ہیں قتل نہ
کر لیں اور تمہارے بال بچوں کو مباح نہ بنائیں (ان کو
لونڈی غلام کر لیں)۔

فَيَسْتَبِيحُ بِيَضَّتِهِمْ: ان کا انڈا پھوڑ دے (یعنی صدر

كُنَّا نَبُورُ أَوْلَادَنَا بِحُبِّ عَلِيٍّ: - ہم اپنی اولاد کی آزمائش کیا کرتے تھے ان کو حضرت علی سے محبت ہے یا نہیں (کیونکہ حضرت علی کی محبت ایمان کی نشانی ہے جس کو ان سے محبت نہیں وہ کم بخت بے ایمان ہیں)۔

حَتَّى وَاللَّهِ مَا نَحْسِبُ إِلَّا أَنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ يَبْتَارِبُهُ إِسْلَامُنَا: - یہاں تک کہ قسم خدا کی ہم یہ سمجھتے تھے یہ ایسی چیز ہے جس سے ہماری مسلمانی کا امتحان ہوتا ہے۔

كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالصَّلَاةِ عَلَى الْبُورَى: - بورے پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (کیونکہ وہ کھانے پینے پہننے کی چیز نہیں ہے۔ امامیہ کے نزدیک کھانے پینے پہننے کی چیزوں پر سجدہ ناجائز ہے۔ بوریا کو بوری اور باریہ اور وریا کہتے ہیں)۔

مترجم: - کہتا ہے جس مسجد میں کپڑے کا فرش ہوتا ہے تو میں اکثر اس پر اپنا بوریا بچھا کر نماز پڑھتا ہوں بعض سنت جماعت حضرات خواہ مخواہ مجھ پر طعن کرتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ ہم ایسی نماز کیوں نہ پڑھیں جو سب کے نزدیک جائز ہو اسی میں زیادہ احتیاط ہے۔ آنحضرتؐ سے کپڑے پر بھی نماز پڑھنا منقول ہے مگر فرائض کا کپڑے پر پڑھنا ثابت نہیں ہے گو صحابہ سے منقول ہے آنحضرتؐ کی عادت شریف یہ تھی یا تو مٹی پر نماز پڑھتے یا بوریے پر۔ سَأَلْتُهُ عَنِ الشُّجُودِ عَلَى الْبُورِيَاءِ میں نے ان سے پوچھا بوریے پر سجدہ کرنا کیسا ہے؟

حَرِيقُ الْبُورِيَّةِ مُسْتَطِيرٌ: - بوریہ کا ہر طرف سے جلنا (بوریہ ایک موضع ہے مدینہ میں وہاں بنی نضیر یہودیوں کے باغات تھے جو ان کی بد عہدی کی وجہ سے جلائے گئے)۔

بَارْقَلِيطُ يَأْفَارُ قَلِيطُ: - عبرانی لفظ ہے یعنی سراہنے والا یا سراہا گیا (عربی میں حَامِدٌ مُحَمَّدٌ مَحْمُودٌ۔ یہ سب آنحضرتؐ کے نام ہیں)۔

بُوسُ: - سختی۔
بُوسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ: - ہائے سُمیہ کے بیٹے عمار بن یاسر کی سختی (مصیبت) تجھ کو باغی گروہ مار ڈالے گا (مراد معاویہ کا گروہ ہے)۔

بَوْصُ: - آگے بڑھنا، دوڑنا، بھاگنا، چھپ جانا، گم ہونا۔
إِنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي حُجْرَةٍ قَدْ كَانَ يَنْبَاصُ عَنْهُ الظُّلُّ: - آپ ایک حجرے میں بیٹھے اور سایہ آگے بڑھ رہا تھا کم ہو رہا تھا۔

إِنَّ عُمَرَ أَرَادَ أَنْ يَسْتَعْمِلَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قَبَاصَ مِنْهُ: - حضرت عمر نے سعید بن عاص کو کہیں کا حاکم (گورنر) کرنا چاہا وہ بھاگ گئے روپوش ہو گئے (حکومت کو پسند نہ کیا)۔

ضَرَبَ أَزْبَ حَتَّى بَاصَ: - ازب (شیطان) کو مارا یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلا۔

بَاعَ يَابُوعُ: - دونوں ہاتھ کا پھیلاؤ۔
إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي بَوْعًا أَتَيْتُهُ هَرُولَةً: - جب کوئی بندہ مجھ سے ایک باغ نزدیک ہوتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں (یہ حدیث قدسی سے پروردگار کا آنا اور جلد آنا اس سے ثابت ہوتا ہے)۔

بَوْغَاءُ: - نرم زمین، ریتلی، کمینہ آدمی، احمق، کام کا خراب ہونا۔

بَوْغَاءُ الطَّيِّبِ: - خوشبو کی مہک۔
تَبَوُّغٌ: - غلبہ کرنا۔
تَلْقُهُ فِي الرِّيحِ بَوْغَاءُ الدِّمَنِ (اس عبارت میں قلب ہو گیا ہے اصل میں یوں ہے:

تَلْقُهُ الرِّيحُ فِي بَوْغَاءِ الدِّمَنِ: - یعنی آندھی اس کو لے جا کر گوبریلی نرم زمین میں لپیٹ دیتی ہے۔
تَلْقُهُ الدِّمْنَةُ الْبَوْغَاءُ مُعْتَمِدًا (یہ ایک حضرمی شخص کے قصیدے کا مصرعہ ہے) اس کو گھر کے سامنے کی گوبریلی نرم زمین لپیٹے ہوئے ہے اور اس ارادے سے آیا ہے۔

إِنَّمَا هِيَ سَبَاحٌ وَبَوْغَاءُ: - مدینہ کی زمین یا تو کھاری ہے یا نرم ریتلی ہے۔

بَوْقٌ: - برائی اور جھگڑالانا۔
بَائِقَةٌ: - سختی بلا۔ بَوَائِقُ جمع ہے۔
بَوْقٌ: - نرسنگا قونا۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقِهِ: - بہشت میں وہ شخص نہ جائے گا جس کے ہمسایہ کو اس کی تکلیفوں سے امن نہ ہو۔

مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَ عَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَ أَمِنَ النَّاسَ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ لَكَثِيرٌ فِي النَّاسِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَ سَيَقْلُونَ فِي قُرُونٍ بَعْدِي: - جو شخص حلال مال کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے یا جو نیک عمل کرے وہ سنت کے طریق پر (بدعتوں سے بچا رہے معلوم ہوا جو عمل سنت کے مطابق نہ ہو وہ فائدہ نہ دے گا) اور لوگ اس کی آفتوں سے بے ڈر ہوں (کسی کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ اس سے تکلیف پہنچے گی) وہ بہشت میں داخل ہوگا ایک شخص بولا اس وقت میں تو ایسے لوگ بہت ہیں (جو حلال مال کھاتے ہیں کسی کو نہیں ستاتے) آپ نے فرمایا ہاں آج تو ایسے لوگ بہت ہیں لیکن میرے بعد کے زمانوں میں ایسے لوگ کم ہوں گے (دوسری روایت میں یوں ہے و سیکون فی قرون بعدی میرے بعد کے زمانوں میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو حلال مال کھائیں گے سنت پر چلیں گے - خلق خدا کو بلا وجہ شرعی نہ ستائیں گے)۔

مترجم: - کہتا ہے پہلی روایت میں جو آپ نے فرمایا کہ ایسے لوگ میرے بعد کے زمانوں میں کم ہوں گے یہ فرمانا کیسا صحیح اور درست نکلا - ہمارے زمانہ میں تو لاکھ آدمیوں میں بھی ایک آدمی ایسا نہیں ملتا جو ان تینوں باتوں کا جامع ہو اکثر تو حرام اور مشتبہ مال کھاتے ہیں، کوئی کوئی حلال مال کھاتا ہے تو بدعتوں میں گرفتار ہے سنت کی پابندی نماز وغیرہ نیک اعمال میں نہیں کرتا کوئی سنت پر بھی چلتا ہے لیکن دوسرے مسلمانوں کو ستاتا ہے ان کو تنگ کرتا ہے ان کی غیبت کرتا ہے ان کو حقیر اور اپنے تئیں افضل اور اعلیٰ جانتا ہے۔ اس حدیث سے اتباع سنت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی نکلا کہ ہر عمل خیر میں طریقہ سنت کی پیروی ضروری ہے ورنہ اس کا نتیجہ آخرت میں کچھ عمدہ نہ ہوگا اور سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی ان عبادات اور ریاضت شاقہ اور چلوں سے بہتر ہے جو سنت کے موافق نہ ہوں افسوس

ہے ان مسلمانوں پر جو اپنے پیغمبر کی پیروی چھوڑ کر دوسرے درویشوں اور فقیروں کی پیروی کرتے ہیں، کہیں چلے کرتے ہیں، کہیں ضربیں اور نعرے لگاتے ہیں، کہیں ترک حیوانات کرتے ہیں تعویذ گندے عملیات تسخیرات فال کشی کی فکر میں رہتے ہیں، کہیں رات بھر میں سودوگانے ادا کرتے ہیں، کہیں ایک شب میں کبھی ایک رکعت میں قرآن ختم کر ڈالتے ہیں، کہیں آنحضرت کے اوراد اور وظائف مسنونہ کو چھوڑ کر دلائل الخیرات یا مجمع الحسنات یا درود اکبر یا حزب البحر یا دعائے سیفی یا گنج العرش یا عمل چار شنبہ پر رات دن جمے رہتے ہیں۔ ہر چند ان کا بھی پڑھنا ثواب سے خالی نہیں ہے مگر اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی سورج کی روشنی چھوڑ کر ایک چراغ کی روشنی پر قناعت کرے یا ایک عمدہ اور جاری نہر کو چھوڑ کر ایک چھوٹے گڑھے سے گدلا پانی لے آئے آنحضرت کے اوراد وظائف میں جو برکت اور ثواب اور اجر اور تاثیر ہے اس کا عشر عشر بھی کسی ولی یا درویش کے اوراد وظائف میں حاصل ہونے کی امید نہیں ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ہمارے زمانے میں سنت پر عمل کرنا تو کیا سنت پر چلنے سے نام کے مسلمانوں کو ایک نفرت سی ہوگئی ہے معاذ اللہ اس کا درجہ تو کفر تک پہنچتا ہے۔ جمعہ کی نماز میں عداوہ سورتیں جو آنحضرت پڑھا کرتے تھے (سورہ منافقون اور سورہ جمعہ) اسی طرح عید کی نماز میں سورہ قاف اور سورہ قمر جو آنحضرت پڑھا کرتے تھے ہرگز نہیں پڑھتے ان کو سمجھاؤ بھی تو نہیں سمجھتے اللہ تعالیٰ ان کو نیک توفیق دے۔

بَلْ بَوَقًا: - ایک نرسنگاہ بنالو (جیسے یہودی کیا کرتے ہیں نماز کے لئے اس کو پھونک دیتے ہیں)۔

يَنَامُ عَنِ الْحَقَائِقِ وَ يَسْتَقِظُ لِلْبَوَائِقِ: - سچی اور عمدہ باتوں سے تو وہ سوتا (غافل) رہتا ہے اور شر اور فساد کے لئے بیدار (جاگتا مستعد) رہتا ہے۔

بَوُقًا: جماع کرنا، گول کرنا، بیچنا، مول لینا، چشمہ یا ندی کو ککڑی وغیرہ سے پانی نکالنے کے لئے کھودنا۔

إِنَّهُمْ يَبُوكُونَ حَسَى تَبُوكٍ بِقَدَحٍ: - وہ تبوک کے چشمہ کو ایک تیر سے کرید رہے ہیں۔

میں پیشاب کر دیتا ہے (جیسے کتا ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرتا ہے)۔

لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحِمٍّ: - کوئی تم میں سے اپنے نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرے۔

يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ: - عورت کی طرح پیشاب کر رہے ہیں۔

يَبُولُ قَائِمًا: - کھڑے کھڑے پیشاب کرتے تھے۔

لَا تَبُلُ قَائِمًا: - کھڑے ہو کر پیشاب نہ کر۔

الْبَوْلُ قَائِمًا أَحْصَنُ لِلدُّبْرِ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) کھڑے رہ کر پیشاب کرنا دبر کو خوب روکے رہتا ہے (اس میں سے باؤسے نہیں پاتی)۔

خَرَجَ يُرِيدُ حَاجَةً فَاتَّبَعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ تَنَحَّ فَإِنَّ كُلَّ بَائِلَةٍ تَفِيخُ: - آنحضرتؐ حاجت کے لئے نکلے آپ کے صحابیوں میں سے کوئی آپ کے پیچھے چلے آپ نے فرمایا سرک جا ہر پیشاب کرنے والے کی باؤسرتی ہے۔

فَهَلَّا نَاقَةَ شُصُوصًا أَوْ ابْنَ لَبُونٍ بَوَّالًا (اسلم کو جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے دیکھا وہ اپنا سامان زکوٰۃ کا ایک اونٹ پر لاد رہے تھے تو کہنے لگے) بے دودھ کی اونٹنی لینی تھی یا دو برس کا بہت پیشاب کرنے والا اونٹ لینا تھا (یعنی خراب اونٹ جو بہت بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لادنے سے گھڑی گھڑی پیشاب کر دیتا ہے)۔

كَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَ تُقْبِلُ وَ تُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَلُونُوا يَرُشُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ: - مسجد نبوی میں کتے پیشاب کرنے آیا جایا کرتے لیکن لوگ (پاک کرنے کے لئے) وہاں پانی نہیں چھڑکتے تھے۔ کیونکہ مسجد کی زمین اس وقت کچی تھی سو کھے سے پاک ہو جاتی۔ (ابن اشیر نے کہا فی المسجد تقبل وتدبر سے متعلق ہے نہ تبول سے مگر یہ تفسیر بے معنی ہے کیونکہ اگر باہر پیشاب کرتے تھے تو اس کے ذکر کی کیا ضرورت تھی)۔

كَانَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ قَطِيفَةٌ بَوْلَانِيَّةٌ: - امام حسن اور امام حسین کے لئے ایک چادر تھی بولانی (یعنی بولان کی)

مَا زِلْتُمْ تَبُولُ كُونَهَا بَوَّكًا: - تم برابر اس کو کریدتے رہے۔

إِنَّ بَعْضَ الْمُنَافِقِينَ بَاكَ عَيْنًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ فِيهَا سَهْمًا: - بعض منافقوں نے ایک چشمہ کو کھودا جہاں آنحضرتؐ نے ایک تیر رکھ دیا تھا۔

رُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ وَذَكَرَ امْرَأَةً أَعْجَبَتْكَ أَنْكَ تَبُولُ كُفَّهَا فَأَمَرَ بِحَدِّهِ: - عمر بن عبد العزیز خلیفہ کے پاس ایک شخص لایا گیا اس نے ایک بیگانی عورت کا تذکرہ کر کے دوسرے شخص سے کہا تھا تو اس کو چودتا ہے انہوں نے حکم دیا اس کو حد قذف لگاؤ (کیونکہ زنا کی تہمت وہ لگا چکا گو اس نے صراحتاً زنا کا لفظ نہیں کہا)۔ اصل میں بَوَّک گدھے یا چارپایوں کی لگن کو کہتے ہیں۔

إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلَامَ تَبُولُكَ يَتِيمَتِكَ فِي حَجْرِكَ فَكَتَبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ أَنْ اضْرِبْهُ الْحَدَّ: - ایک شخص نے دوسرے قرشی شخص سے کہا بھلا یہ کیا بات ہے تو یتیم لڑکی کو جو تیری پرورش میں ہے چودتا ہے تو سلیمان بن عبد الملک خلیفہ نے ابن حزم کو لکھا اس کو حد قذف لگاؤ۔

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَتْ لَهُ بُنْدُوقَةٌ مِّنْ مَّسْكٍ فَكَانَ يَبْلُغُهَا ثُمَّ يَبُولُ كُفَّهَا: - عبد اللہ بن عمر کے پاس مشک کی ایک گولی تھی وہ اس کو پانی سے تر کرتے پھر دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں رکھ کر اس کو پھراتے۔

بَوْلُ: پیشاب ابوال جمع۔

مَبُولَةٌ: - پیشاب دان۔

بَالٌ: - حال، شان، دل۔

مَنْ نَامَ حَتَّى أَصْبَحَ فَقَدْ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ: - جو شخص صبح تک سوتا رہا (نماز کے لئے نہیں اٹھا) تو شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا (بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر غالب ہو گیا میں کہتا ہوں اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے)۔

فَإِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّيْطَانُ بِرَجْلِهِ فَبَالَ فِي أُذُنِهِ: - جب وہ سو جاتا ہے تو شیطان ایک پاؤں اپنا اٹھا کر اس کے کان

ایک اونٹ نحر کرے۔

باب الباء مع الهاء

بَهْ بَه: ایک کلمہ ہے جو کسی بات یا چیز کو بڑا سمجھ کر یا اس کو پسند کر کے کہتے ہیں یعنی بَخ بَخ کے معنی میں ہے (صاحب نہایہ نے کہا صحیح مسلم میں ہے بَه بَه إِنَّكَ لَصُخْمٌ مگر بَخ بَخ کے معنی یہاں نہیں بنتے کیونکہ بَه بَه کا کلمہ بطور انکار کے فرمایا۔ بَخ بَخ انکار کے محل میں نہیں کہتے۔)

بَهَاء: مانوس ہو جانا، سمجھنا، خالی کرنا۔

إِنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَحْلِفُ عِنْدَ الْمَقَامِ فَقَالَ أَرَى النَّاسَ قَدْ بَهَتُوا بِهَذَا الْمَقَامِ: عبدالرحمن بن عوف نے ایک شخص کو دیکھا جو مقام ابراہیم کے پاس قسم کھا رہا تھا اس کے چہرے پر کچھ رعب نہ تھا تو انہوں نے کہا میں دیکھتا ہوں اب لوگوں کو اس مقام سے انس ہو گیا (وہاں رہتے رہتے دل میں اس کی عظمت اور ہیبت جاتی رہی)۔

عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ بَهَتُوا بِهِ وَاسْتَخَفُّوا عَلَيْهِ أَحَادِيثَ الرِّجَالِ (یہ میمون بن مہران تابعی کا قول ہے) اللہ کی کتاب تو اپنے اوپر لازم کر لے کیونکہ لوگوں نے اس سے انس حاصل کر لیا (اس کی عظمت ان کے دلوں میں کم ہو گئی) اور لوگوں کی باتوں کو اس کے خلاف ہلکا سمجھا (یعنی قرآن کے خلاف بھی کوئی بات کہے تو اس کو کوئی بڑا امر نہ سمجھا) (ایک روایت میں بَهَتُوا بہ ہے بغیر ہمزہ کے مگر لغت کی رو سے یہ صحیح نہیں ہے)۔

بَهَتْ يَابَهْتَ يَابَهْتَانِ: کسی پر جھوٹ باندھنا۔

بَهْتُ: حیران ہونا، حیران کرنا۔

بُهْتُ: جھوٹ۔

بَهُوتٌ: بہت جھوٹ باندھنے والا۔

وَلَا يَأْتِيَنَّ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَ

بنی ہوئی جو ایک مقام کا نام ہے، عرب کہتے ہیں وہاں بدوی لوگ حاجیوں کا اسباب چرایا کرتے۔ بولان کا درہ ہندستان کی سرحد پر بھی مشہور ہے۔)

كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ فَهُوَ ابْتَرُ: جوشان والا کام اللہ جل جلالہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جائے وہ ناقص رہے گا (یا تو پورا نہ ہوگا یا اس میں برکت نہ ہوگی یا اس کا انجام اچھا نہ ہوگا یا آخرت میں وہ کچھ کام نہ آئے گا)۔

فَمَا أَلْقَى لَهُ بَالًا: اس نے ادھر دل ہی نہیں لگایا متوجہ ہو کر سنا ہی نہیں۔

إِنَّهُ كَرِهَ ضَرْبَ الْبَالَةِ: کانا مارنا برا سمجھا (شکاری سے کہتے ہیں اب کے کانا مار جو مچھلی نکلے وہ اتنے کو میں نے لی اس کو مکروہ سمجھا کیونکہ اس میں دھوکا ہے)۔

مَا بَالُ الرِّضَاعِ: رضاع کا کیا حال ہے۔

مَا بَالُ أَقْوَامٍ: ان لوگوں کا کیا حال ہے۔

بُولْسٌ يَابُولْسٌ: دوزخ میں ایک قید خانہ ہے۔

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ حَتَّى يَدْخُلُوا سِجْنًا فِي جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ بُولْسٌ: غرور کرنے والے قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح (حقیر اور چھوٹے) بن کر حشر کئے جائیں گے یہاں تک کہ دوزخ کے ایک قید خانہ میں جس کا نام بولس ہے داخل ہو جائیں گے۔

بُونٌ: فرق اور فضیلت اسی طرح بُونٌ مسافت فاصلہ فَلَمَّا أَلْقَى الشَّامُ بَوَانِيَهُ عَزَلْنِي وَاسْتَعْمَلَ غَيْرِي (یہ خالد بن ولید نے کہا) جب شام نے اپنی پسلیاں ڈال دیں تو حضرت عمر نے مجھ کو معزول کیا اور دوسرے کو وہاں کا حاکم بنایا۔

أَلْفَتِ السَّمَاءَ بَرَكَ بَوَانِيَهَا: آسمان نے جتنا کچھ پانی اس میں تھا سب ڈال دیا۔

إِنَّ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يَنْسَحَرَ إِبِلًا بِبَوَانَةٍ: ایک شخص نے یہ منت مانی کہ بوانہ میں (جو ایک ٹیلہ ہے یثرب کے پرے)

۱ اس کو باب الباء مع اللام میں ذکر کرتا تھا یہ صاحب نہایہ اور مجمع کا مسامحہ ہے۔ (م)

۲ صاحب نہایہ نے کہا اس لغت کو باب الباء مع النون میں ذکر کرنا تھا مگر یہاں اس لیے بیان ہوا کہ یہ لغت بہ صیغہ جمع ہی مستعمل ہے اور جمع میں

بظاہر با ہے مع الواو۔ (م)

أَرْجُلُهُنَّ: - اور جھوٹ نہیں بولیں گے جس کو وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان باندھ کر لائیں (یعنی دوسرے کے نطفہ کو اپنے خاوند کا نطفہ نہیں کہیں گے)۔

وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ: - یعنی غیبت اسی کو کہتے ہیں کہ آدمی سچی بات دوسرے کی نسبت اس کی پیٹھ پیچھے کہے جو اگر اس کے منہ پر کہتا تو اس کو بری لگتی اور اگر وہ بات دوسرے کی نسبت کہے جو اس میں نہ ہو تب تو اس نے بہتان کیا (جو معاذ اللہ غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے)۔

وَمَنْ بَاهَتَ فِي ذَلِكَ: - جس نے اس میں جھوٹ باندھا۔

إِنَّهُمْ قَوْمٌ بُهَتٌ: - (عبداللہ بن سلام نے کہا یا رسول اللہ یہودی بڑے جھوٹ باندھنے والے لوگ ہیں) یہ جمع ہے بُهُوت کی جیسے صُبُور کی جمع صُبُور ہے۔

مَنْ بَاهَتَ مُؤْمِنًا أَوْ مُؤْمِنَةً حَبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي طِينَةِ خَبَالٍ: - جس نے مسلمان مرد یا مسلمان عورت پر بہتان کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو پیپ اور خون کی کیچڑ میں قید کرے گا۔ (معاذ اللہ کیا سخت عذاب ہوگا مسلمان نوڈر کسی مسلمان پر جھوٹا طوفان نہ لگاؤ)۔

(طوفان جو مترجم پر کئے جاتے ہیں کہ میں اولیاء اللہ کا منکر ہوں ائمہ مجتہدین کو برا کہتا ہوں شفاعت اور کرامات کا منکر ہوں۔ حاشا اللہ یہ سب دروغ بیفروغ ہیں)۔

بَهْجٌ يَابَهْجَةٌ: - خوشی، حسن خوبی، آراستگی۔

فَإِذَا رَأَى الْجَنَّةَ وَبَهَجَتْهَا: - جب وہ بہشت اور وہاں کی بہار زیب و زینت دیکھے گا۔

رَجُلٌ يَبْهَجُ يَابَهْجٌ: - ہمیشہ خوش رہنے والا۔

تَبْهَجٌ: - اچھا کرنا۔

إِبْهَاجٌ: - خوش نما ہونا۔

مُبَاهَجَةٌ: - مقابلہ فخر۔

تَبْهُجٌ: - خوش ہونا۔

إِبْتِهَاجٌ أَوْ اسْتِبْهَاجٌ: - خوش ہونا۔

بَهْرٌ: - تو نگری، دوری، دوستی، رنج، ہلاکت، بہتان، روشنی، غلبہ

تعب۔

بُهِرٌ: - بیچانچ کشادہ زمین، سانس پھول جانا۔

أَبْهَرٌ: - گردن کی رگ یا پیٹھ کی رگ جو دل سے ملی ہے۔

بَاهِرٌ: - روشن۔

مُبَاهَرَةٌ: - فخر کرنا۔

إِبْتِهَارٌ: - جھوٹا دعویٰ کرنا کہ میں نے فلاں عورت سے زنا

کیا حالانکہ نہیں کیا اور گالی دینا، دعا میں عاجزی کرنا، پوری کوشش کرنا۔

إِنْبِهَارٌ: - سانس چڑھنا، دم پھولنا۔

عَرَضَ لِي بُهْرٌ حَالِ بَيْنِي وَ بَيْنَ الْكَلَامِ: - میری

سانس پھول گئی، میں بات نہ کر سکا۔

إِنَّهُ سَارَ حَتَّى ابْهَارَ اللَّيْلِ: - وہ چلے یہاں تک کہ

آدھی رات ہو گئی بعض نے کہا ابْهَارَ اللَّيْلِ کا معنی یہ ہے کہ

تارے اچھی طرح کھل گئے رات روشن ہو گئی۔

فَلَمَّا أَبْهَرَ الْقَوْمَ احْتَرَقُوا: - جب دوپہر دن ہوا تو

لوگ (مارے گرمی کے) جل گئے۔

صَلَاةُ الصُّحَى إِذَا بَهَرَتِ الشَّمْسُ الْأَرْضَ: -

چاشت کی نماز کا وہ وقت ہے جب سورج زمین پر اپنی

روشنی پھیلا دے (دھوپ زمین کو گرم کر دے یعنی ۹ بجے کا

وقت بھی نماز نفل دن کو آنحضرتؐ سے منقول ہے) لیکن

اشراق کی نماز جو سورج نکلتے ہی بعض لوگ پڑھتے ہیں یہ

حدیث سے ثابت نہیں ہے بعض نے کہا اشراق وہی چاشت

کی نماز ہے۔

قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ لِعَلِيٍّ أَصَلَى الصُّحَى إِذَا بَزَعَتِ

الشَّمْسُ قَالَ لَا حَتَّى تَبْهَرَ الْبُشَيْرَاءُ: - عبد خیر نے

حضرت علیؓ سے پوچھا کیا میں چاشت کی نماز اس وقت پڑھ

لوں جب سورج نکل آئے انہوں نے کہا نہیں جب تک روشن

نہ ہو جائے (خوب چمکنے نہ لگے دھوپ میں گرمی پیدا نہ ہو)۔

إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ: - اگر تو

ڈرے کہ تلوار کی چمک تیری آنکھ چکا چوند کر دے گی۔

وَقَعَ عَلَيْهِ الْبُهِرُ: - اس کی سانس پھول گئی (دم چڑھ

(گیا)۔

إِنَّهُ أَصَابَهُ قُطْعٌ أَوْ بُهْرٌ: اس کی سانس چڑھنے لگی۔
رُفِعَ إِلَى عُمَرَ غُلَامٌ ابْتَهَرَ جَارِيَةً فِي شَعْرِ: حضرت عمر کے پاس ایک چھوکرالایا گیا جس نے شعر میں ایک چھوکری کی نسبت یہ کہا کہ میں نے اس سے زنا کیا ہے (ابن اثیر نے کہا ابْتَهَرَ ایسا دعویٰ جھوٹا کرنا اگر سچا کرے تو وہ اختیار ہے)۔

الْإِبْتِهَارُ بِالذَّنْبِ أَعْظَمُ مِنْ رُكُوبِهِ: گناہ پر خوش ہونا یا جھوٹا دعویٰ کرنا گناہ کرنے سے بدتر ہے کیونکہ وہ اپنی خوشی گناہ سے ظاہر کرتا ہے اگر قہر مت پاتا تو ضرورت کرتا گویا اس نے وہ گناہ کیا اور اس کے ساتھ جھوٹ بھی بولا۔ پردہ غیرت اور حیا پھاڑ ڈالا۔

فائدہ: بعض بے حیاءوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنی زنا کاری کو فخریہ طور پر بیان کرتے ہیں کہ میں نے فلاں سے ایسا کیا ویسا کیا معاذ اللہ یہ کہنا ان کا اس گناہ سے بھی سخت تر ہے فوراً توبہ کرنا چاہئے۔

لَوْ أَنَا هَا أَحَدُكُمْ مَا أَبْهَرَهُ ذَلِكَ: اگر تم میں سے کوئی اس درخت کے پاس آتا تو اس کو اچھا نہ لگتا (کیونکہ اس میں کانٹے بہت تھے سایہ بھی کم)۔

إِنَّ ابْنَ الصَّعْبَةِ تَرَكَ مَاءَ بُهَارٍ فِي كُلِّ بُهَارٍ ثَلَاثَةَ قَنَاطِيرٍ ذَهَبٍ وَ فِضَّةٍ: ابن صعبہ (یعنی طلحہ بن عبید اللہ) نے مرنے کے بعد تین بہار سونے چاندی کے چھوڑے ہر بہار میں تین تین قنطار سونے چاندی کے تھے (ایک قنطار سورطل کا ہوتا ہے تو بہار تین سورطل کا ہوا)۔
بُهْرَجَةٌ: باطل کرنا، لغو کرنا۔

دِرْهَمٌ بُهْرَجٌ: کھوٹا روپیہ۔

إِنَّهُ بُهْرَجَ دَمَ ابْنِ الْحَارِثِ: ابن حارث کا خون باطل کر دیا۔ (یعنی مدرا و رضایع نہ دیت دلائی نہ قصاص)۔

أَمَّا إِذْ بُهْرَجَتْ جَنَّتِي فَلَا أَشْرَبُهَا أَبَدًا: جب تو نے مجھ کو خالی چھوڑ دیا سزا نہیں دی تو میں بھی اب کبھی شراب نہ پیوں گا۔

إِنَّهُ أَتَى بِجَرَابٍ لَوْلُوهُ بُهْرَجٌ: وہ کھولے موتیوں کی ایک تھیلی لے کر آیا بعض نے کہا بُهْرَجٌ ہے یہ صیغہ مجہول یعنی اس موتی کی جو سیدھا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے سے لایا گیا اس لئے کہ محصول نہ دینا پڑے جن لوگوں نے کہا اصل میں یہ نبھلہ ہندی لفظ تھا فارسی میں اس کو نبھرہ کہنے لگے پھر عربی میں بُهْرَجٌ ہو گیا انہوں نے غلطی کی۔ ہندی میں نبھلہ کھولے یا خراب کے معنی میں کوئی لفظ نہیں ہے۔

بُهْرَجٌ: ہانکنا، ڈھکیٹنا، نکالنا، گھونسنے لگانا، لاتیں لگانا۔
أَتَى بِشَارِبٍ فَخُفِقَ بِالنِّعَالِ وَ بُهْرَجَ بِالْأَيْدِي: ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی اس کو جوتے پڑے گھونسنے لگے۔

بُهَشٌ: گوگل، خوشباش، کسی چیز کی طرف دوڑنا، خوشی اشتیاق۔

كَانَ يُدْلِعُ لِسَانَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَإِذَا رَأَى حُمْرَةَ لِسَانِهِ بُهَشَ إِلَيْهِ: امام حسن علیہ السلام کو آنحضرتؐ اپنی زبان نکال کر دکھلاتے وہ آپ کی سرخی دیکھ کر خوش ہوتے۔
وَ إِنَّ أَزْوَاجَهُ لَتَبْتَهَشْنَ عِنْدَ ذَلِكَ إِبْتِهَاشًا: اس کی بی بیاں اس وقت خوشیاں منائیں گی۔

هَلْ بُهَشْتُ إِلَيْكَ: کیا وہ سانپ تیری طرف لپکا تھا (تجھ کو کانٹے کے لئے)۔

مَا بُهَشْتُ لَهُمْ بِقَصَبَةٍ: میں تو ایک سینٹھا نرکل بھی لے کر ان کی طرف نہیں بوڑھتا (ان کے ہٹانے کو لڑنا اور جنگ کرنا کجا یہ ابوبکر صحابی کا قول ہے وہ معاویہ اور حضرت علیؑ کی جانب شریک نہیں ہوئے)۔

أَمِنْ أَهْلِ الْبُهَشِ أَنْتَ: کیا تو حجاز کا رہنے والا ہے (حجاز کو بہش کہا کیونکہ یہ درخت وہاں بہت پیدا ہوتا ہے)۔

إِنَّ أَبَا مُوسَى لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْبُهَشِ: ابوموسیٰ اشعری حجاز والوں میں سے نہیں تھے۔

لَمَّا سَمِعَ بِخُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ بُهَشٍ فَتَزَوَّدَهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْهِ: ابوذر غفاریؓ نے جب آنحضرتؐ کی پیغمبری کی خبر سنی تو انہوں نے

تھوڑی سی گوگل نشہ کے طور پر لی اور آپ کے پاس آن پہنچے۔
اجْتَوَيْنَا الْمَدِينَةَ وَانْبَهَشْتُ لِحَوْمَتِهَا: - مدینہ کی ہوا
ہم کو نا موافق ہوئی ہمارے گوشت کا لے بد شکل ہو گئے۔ عرب
لوگ کا لے بد شکل لوگوں کو کہتے ہیں وَجُوهُ الْبَهْشِ -
بَهْلٌ يَابَهْلَةٌ: - لعنت پھنکار تھوڑا مال آسان۔
بَهْلًا: - بمعنی مَهْلًا یعنی ٹھہرو آہستہ چلو۔
مُبَاهِلَةً: - ایک دوسرے پر لعنت پھنکار کرنا۔

مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَلَمْ يُعْطِهِمْ كِتَابَ
اللَّهِ فَعَلَيْهِ بَهْلَةُ اللَّهِ: - جو شخص لوگوں کے کسی کام کا اختیار رکھتا
ہو (عام خدمت اور حکومت پر مامور ہو یعنی پبلک سرونٹ ہو)
پھر اللہ کی کتاب پر نہ چلے تو اس پر خدا کی پھنکار۔

مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهُ إِنَّ الْحَقَّ مَعِيَ: - جو شخص چاہے میں
اس سے مباہلہ کرنے کو حاضر ہوں میں حق پر ہوں (مباہلہ یہ ہے
کہ کسی اختلافی مسئلہ میں طرفین جمع ہوں اور یوں دعا کریں یا
اللہ جو شخص ہم میں سے ناحق ہو اس پر لعنت کر۔ مجمع البحرین میں
ہے کہ مباہلہ اس طرح ہے تو اپنی انگلیاں مخالف کی انگلیوں میں
ڈالے پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ
وَالْأَرْضِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ إِنْ كَانَ فُلَانٌ
جَعَدَ الْحَقَّ وَكَفَرَ بِهِ فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَانًا مِّنَ
السَّمَاءِ وَعَذَابًا أَلِيمًا: - اور مباہلہ کا وقت طلوع فجر سے
طلوع آفتاب تک ہے۔)

الَّذِي بَهَلَهُ بَرِيقٌ: - جس پر لعنت کی اس کا نام بریق تھا۔
ابْتِهَالٌ: - دونوں ہاتھ لے کرنا اور گڑ گڑاہٹ کے ساتھ
سوال کرنا۔

الْإِبْتِهَالُ أَنْ تَبْسُطَ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى
السَّمَاءِ تُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَكَ: - ابتهال یہ ہے کہ ہاتھوں
اور بانہوں کو آسمان کی طرف اٹھائے سر سے بھی اونچا
کر لے۔

بِهَالِيلٍ: - بہلول کی جمع ہے یعنی خوش روئیں مکہ (بعض
نے کہا سردار نیک روش نیک خصال)۔
ثُمَّ ابْتِهَلُ بِاللُّعْنَةِ عَلَى قَاتِلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ: -

امیر المؤمنین کے قاتل پر پھر خوب لعنت کر۔
بُهْمَةٌ: بکری گائے بھینڑ کا بچہ۔
بُهْمٌ بُهْمٌ بُهَامٌ: - جمع ہے۔
بُهْمَةٌ: - سخت مشکل کام بہادر مرد جس پر کوئی غالب نہ ہو
سکے۔ بڑا پتھر لشکر اس کی جمع بُهْمٌ ہے۔
تُبْهِمُ: - اقامت کرنا۔
إِبْهَامٌ: - انگوٹھا گول گول بات کہنا۔

بُهْمٌ: - کالا بھنگ ایک رنگ۔ بُهْمٌ جمع۔
يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَرَاةَ حُفَاةَ بُهْمًا: -
قیامت کے دن لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں ایک رنگ حشر کئے
جائیں گے۔ (ایک رنگ سے مراد یہ ہے کہ سب صحیح اور سالم اور
تندرست ہوں گے یہ نہیں کہ کوئی لولا کوئی لنگڑا کوئی کانا کوئی
اندھا)۔

فِي خَيْلٍ ذُهُمٍ بُهْمٌ: - کالے مشکلی یک رنگ گھوڑوں میں۔
شَيْعَتُنَا الْبُهْمُ: - ہمارا گروہ جن کو کوئی نہیں پہچانتا۔
وَالْبُهْمُ الصَّافِيْنِ: - اور صف باندھنے والے لشکر۔
الْأَسْوَدُ الْبُهْمُ: - کالا بھنگ یک رنگ گھوڑا یا کتا۔
عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْمَهْمِمْ كَأَنَّهُ مِنْ سَاسِمٍ: - تم
ایسے کتے کو مار ڈالو جو بالکل کالا ہو گیا آہنوس سے بنا ہے اس
کی دونوں آنکھوں پر دو سفید پٹکے ہوں (اس قسم کا کتا اکثر
شریر اور کٹنا ہوتا ہے بعض نے کہا نہ شکار کے کام پر آتا ہے نہ
گھر کی حفاظت کے کیونکہ اکثر سوتا رہتا ہے اور بھونکتا بھی
نہیں۔

كَانَ إِذَا نَزَلَ بِهِ إِحْدَى الْمُبْهَمَاتِ كَشَفَهَا: -
حضرت علیؑ کے سامنے جب کوئی پیچیدہ مشکل مسئلہ پیش ہوتا تو
آپ اس کو کھول دیتے (حل کر دیتے جواب شافی دیتے)۔
يَكْرَهُ الْحَرِيرُ الْمُبْهَمُ لِلرَّجَالِ: - خالص ریشمی کپڑا
پہننا مردوں کے لئے مکروہ ہے۔

قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ مُبْهَمَةٌ عَلَى الْإِيمَانِ: - مسلمانوں
کے دل ایمان سے ٹھنسا ٹھنسا ہیں۔
آيَةُ مُبْهَمَةٌ: - یہ آیت عام ہے یا مطلق ہے یا گول گول

ہے۔

مُحَرَّمٌ مُبْهِمٌ: جو چیز بالکل حرام ہے کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی۔

تَجَلُّوْا دُجَنَاتِ الدِّيَا جِی وَالْبُہْمِ: تو اندھیری راتوں کی تاریکیوں کو روشن کر دیتا ہے مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

اَبْہَمُوْا مَا اَبْہَمَ اللّٰہُ فِیْ حَلَالِہِ اَبْنَائِکُمْ: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیٹوں کی جو روؤں کو مطلقاً حرام کیا ہے (یہ قید نہیں لگائی کہ جن سے تمہارے بیٹوں نے دخول کیا ہو جیسے ربائب میں قید لگائی کہ جن کی ماؤں سے دخول کیا ہو) تم بھی اس کو مطلق رکھو (یہاں مبہم سے مجمل مراد نہیں بلکہ مطلق غیر مقید مراد ہے)۔

وَتَوٰی الْحَفَاةُ الْعُرَاةَ رُعَاۃً الْاِہْلِ وَالْبُہْمِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ: اور تو ننگے پاؤں ننگے بدن اونٹ بھیڑ بکری کے بچے چرانے والوں (یعنی گنواروں دیہاتیوں مفلسوں) کو دیکھے گا لمبی لمبی عمارتیں ٹھونک رہے ہیں ایک روایت میں یوں ہے۔

رُعَاۃُ الْاِہْلِ الْبُہْمِ: یعنی اونٹ چرانے والوں کا لے لوگوں کو خطابي نے کہا:

بُہْمٌ: جمع ہے بُہِیم کی یعنی مجھول بے نام و نشان)۔
اِنَّ بِہِمَّةٍ مَّرُوْثٌ بَیْنَ یَدَیْہِ وَہُوَ یُصَلِّی: آنحضرتؐ کے سامنے سے ایک بھیڑ یا بکری کا بچہ نکل گیا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

لَوْ اَنَّ بِہِمَّةً اَرَادَتْ: اگر بھیڑ یا بکری کا بچہ چاہتا۔
مَا وَلَدَتْ قَالَ بِہِمَّةً قَالَ اذْبَحْ مَکَانَہَا شَاۃً: کیا جنی؟ اس نے کہا مادہ جنی۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کے بدل ایک بکری ذبح کر (اس سے معلوم ہوا کہ بِہِمَّةً بھیڑ کی مادیوں کو کہتے ہیں مگر لغت کی رو سے بہمہ عام ہے نر اور مادہ دونوں کو کہہ سکتے ہیں)۔

وَلَنَا بِہِمَّةً: ہمارے پاس ایک چھوٹی بھیڑ ہے۔
بَہِیمَہ: ہر چار پائے چرنے والے جانور کہیں گے (جیسے گائے بکری بیل اونٹ بھیڑ وغیرہ اس لئے کہ وہ ابہم ہے

یعنی بات نہیں کر سکتا)۔

اَبْہَمٌ: اور اَبْہَمٌ گونگا۔

بَہَانِمٌ: بہیمہ کی جمع ہے۔

بَہْنٌ: خوش ہونا۔

اِبْتِہَانٌ: کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِنَّہُمْ خَوَّجُوْا بِدُرَیْدِ بْنِ الصِّمَّةِ یَتَبَہْنُوْنَ بِہِ یَا یَتَبَہْنُوْنَ بِہِ: وہ دردید بن صمدہ کو لے کر نکلے اس کی وجہ سے خوشی کر رہے تھے (بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے: یَتَبَہْنُسُوْنَ بِہِ تَبَہْنُسٌ کا معنی اکڑ کر چلنا منک کر شیر کی چال بھی ایسی ہی ہوتی ہے۔ بعض نے کہا صحیح یَتَبَہْمُوْنَ بِہِ ہے اس کے سبب سے نیک فال لیتے تھے اس کو مبارک سمجھتے تھے)۔

اِبْہَنُوْا بِہَا اِخْرَ الدَّہْرِ: میری صحبت کی وجہ سے اخیر زمانہ تک خوشی کرتے رہو۔

بَہَاءٌ: خوبی، حسن، چمک۔

مُبَاہَاةٌ: فخر کرنا۔

اِبْہَاءٌ: خالی کرنا ویران کرنا۔

یُبَاہِیْ بِہِمُ الْمَلَائِکَةُ: ان کے سبب سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

بَاہِیْ بِہِمُ: ان کے سبب سے یعنی ان کے ماہ رمضان میں عبادت کی وجہ سے فخر کیا۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّتَبَاہِیَ النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے (وہ کہے گا میری مسجد نہایت عمدہ اور مزین اور مشین ہے وہ کہے گا میری مسجد بہت آراستہ ہے)۔

یَتَبَاہُوْنَ بِالْمَسَاجِدِ: مسجدوں پر فخر کریں گے۔ (ہر ایک اپنی مسجد کی عمارت اور زینت پر ناز کرے گا دوسرے کی مسجد کو حقیر جانے گا۔

یَتَبَاہُوْنَ بِاَکْفَانِہِمُ: اپنے اپنے کفنوں پر فخر کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَیُبَاہِیْ بِالْعَبْدِ الْمَلَائِکَةُ: اللہ تو بندے

سے فرشتوں پر فخر کرتا۔

فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًا حَتَّى غَلَاهُ الْبَهَاءُ: - آپ نے اس میں دودھ دوہا روانی کے ساتھ (جھر جھر) یہاں تک کہ اس کی چکنائی (ملائی) اوپر آ گئی۔

تَنْتَقِلُ الْعَرَبُ بِأَبْهَائِهَا إِلَى ذِي الْخَلَصَةِ: - عرب لوگ اپنے گھروں سمیت ذی الخلصہ کی طرف چل دیں گے (پھر بت پرستی شروع کریں گے)۔

أَبْهَوُ الْخَيْلِ فَقَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا: - اب گھوڑوں کو ننگی پیٹھ چھوڑ دو (زین وین اتار ڈالو) کیونکہ لڑائی نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے (یعنی جنگ ختم ہو گئی) (یہ جملہ آنحضرتؐ نے ایک شخص سے سنا جب مکہ فتح ہو گیا تو فرمایا نہیں تم برابر جہاد کرتے رہو گے یہاں تک کہ اخیر میں جو مسلمان بچ رہیں گے وہ دجال سے لڑیں گے)۔

باب الباء مع الياء

بَيْتٌ: کوٹھری، گھر۔

أَبْيَاتٌ أَوْ رُبُوتٌ جَمْعُ أَبَا بَيْتٍ أَوْ رُبُوتَاتٍ أَوْ أَبْيَاوَاتٍ جَمْعُ الْجَمْعِ۔

بُيُوتٌ: - چھوٹا گھر۔

بَشْرٌ خُدَيْجَةُ بَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ: - خدیجہ کو بہشت میں ایک خولدار موتی یا زمرہ کا گھر ملنے کی خوشخبری سناؤ۔

حَتَّى احْتَوَى بَيْتُكَ الْمُهِيمُنُ مِنْ خَنْدِفٍ عَلِيَاءَ تَحْتَهَا النُّطْقُ: - (یہ حضرت عباس کے قصیدے کا ایک شعر ہے جو انہوں نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا ہے) آپ کا گھر انہوں نے خود آپ کی بزرگی کی گواہی دیتا ہے اس نے خندف میں سے بالائی حصہ گھیر لیا ہے دوسرے گھر اپنے اس کے نیچے ہیں کمر بندوں کی طرح یہ ان پہاڑوں کی طرح جو تلے اوپر ہوتے ہیں (خندف الیاس بن مضر کی بیوی تھی جو قریش کا جدِ اعلیٰ ہے۔ اس کا بیٹا مدر کہ تھا وہ بھی قریش کا جدِ اعلیٰ ہے عرب کے ملک میں یہ بات مانی گئی ہے کہ حضرت اسماعیل کی اولاد کے چوٹی عدنان تھے اور عدنان کی نزار اور نزار کی مضر اور مضر کی خندف اور خندف کی مدر کہ

اور مدر کہ کی قریش اور قریش کی حضرت محمدؐ غرض حضرت محمدؐ کا خاندان سارے عرب کے خاندانوں سے اشرف اور اعلیٰ تھا)۔
تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتٍ قِيَمَتُهُ خُمُسُونَ دِرْهَمًا: - حضرت عائشہ کا قول ہے آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا گھر کے کچھ سامان پر جو پچاس درہم کی مالیت کا ہوگا۔

كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا مَاتَ النَّاسُ حَتَّى يَكُونَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيفِ: - (ابو ذر) اس زمانہ میں تو کیا کرے گا جب (لوگ بہت مارے جائیں گے) ایک قبر کی جائے ایک غلام کے بدل ملے گی (اتنی جائے کی قلت ہوگی) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ گھر خالی اور ویران ہو کر اتنے سستے ہوں گے کہ ایک غلام کے بدل ایک گھر مل جائے گا یا گھر میں غلام کے سوا کوئی آزاد خبر گیراں نہ رہے گا یا قبر کن غلام کے سوا اور کوئی نہ ملے گا۔

لَا تَتَّخِذُوا بَيْتِي عَيْدًا: - (میری قبر کو عید گاہ نہ بنانا) (کہ عید کی طرح وہاں ہر سال جماؤ کیا کرو۔ بعض نے کہا یہ اعتبار سے نکلا ہے یعنی عادی مقام نہ کر لینا بلکہ اس کا ادب اور لحاظ قائم رکھنا اور صحیح مطلب یہ ہے کہ عید کی طرح میری زیارت نہ ٹھہرا لینا کہ خواہ مخواہ ہر سال جیسے حج یا عید میں لوگ جمع ہوا کرتے ہیں اس طرح میری قبر پر بھی جمع ہوا کریں اور اس کے آگے جو فرمایا کہ تمہارا درود مجھ کو پہنچ جاتا ہے تم کہیں بھی رہو اس کی تائید کرتا ہے۔ جب آنحضرتؐ کی قبر شریف پر سالانہ جماؤ عید کی طرح منع ہو تو دوسرے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی قبور پر سالانہ جماؤ جس کو عرس کہا کرتے ہیں کیونکر جائز ہوں گے خصوصاً جب دوسرے بدعات اور منکرات بھی اس میں کئے جائیں۔ قاضی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر مظہری میں عرس کی ممانعت صاف بیان کر دی ہے اور اس کے بدعت ہونے میں شک نہیں)۔

لَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا: - تم اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ (بلکہ گھروں میں سنت اور نفل پڑھتے رہو فرض مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرو)۔

لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَبْتَ الصِّيَامَ:۔ جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ درست نہ ہوگا (بلکہ فاقہ ہو گا)۔

هَذَا أَمْرٌ بَيْتٌ بَلِيلٌ:۔ یہ امر تورات سے ٹھہرا لیا گیا تھا۔
كَانَ لَا يَبْتَ مَالًا وَلَا يَقِيلُهُ:۔ آنحضرتؐ کے پاس پیسہ آتا تو ایک رات بھی اس کو اپنے پاس نہ رکھتے نہ دوپہر دن تک (بلکہ آتے ہی فوراً تقسیم کر دیتے)۔

إِنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدِّيَارِ يُبْتَونَ:۔ آنحضرتؐ پوچھے گئے ایک گھروالوں پر اگر رات کو حملہ کیا جائے۔ یہ تبیئت سے نکلا ہے یعنی شیخون مارنا۔

بَيَات:۔ کا بھی یہی معنی ہے۔

إِذَا يَبْتَونَ فَقُولُوا حَمَّ لَا يُنْصَرُونَ:۔ اگر تم پر رات کو کافر آن کر گریں (شیخون ماریں) تو یہ کہو ہم لا ینصرون (اسی سے رات کے اندھیرے میں مسلمان کی پہچان ہو جائے گی)۔

لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ:۔ نہ تم کو رات کو رہنے کا ٹھکانا ملا نہ رات کا کھانا (شیطان اپنے چیلے چاڑھوں سے کہتا ہے یعنی دونوں سے محروم ہوئے اب یہاں سے چل دو)۔

رَخَّصَ لَهُمْ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ:۔ آنحضرتؐ نے اونٹ چرانے والوں کو اس کی اجازت دی کہ وہ رات کو منا میں نہ رہیں یوم النحر میں رمی کر لیں (پھر بارہویں تاریخ اگر گیارہویں اور بارہویں کی رمی کر لیں)۔

لَا يَبْتَ بِنْتُ رَجُلٍ عِنْدَ امْرَأَةٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَارِحًا:۔ کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات کو اکیلا نہ رہے مگر جب کہ وہ اس کا خاوند ہو یا (محرم) رشتہ دار ہو۔

مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا:۔ اپنے خاوند کے گھر کے کھانے میں سے۔
ثُمَّ يَعْرِجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ:۔ پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس رہے تھے (یا جو تمہارے پاس رہ چکے تھے آسمان کو چڑھ جاتے ہیں)۔

هَذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ:۔ حضرت علیؑ کا تو یہ گھر ہے جہاں تم دیکھ رہے ہو (ایسے قرب اور منزلت پر ان کے حق میں

بدگمانی کرنا اپنا ایمان تباہ کرنا ہے)۔

فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بَيُوتِهِمْ:۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عرب کے بہترین قبیلے میں رکھا۔

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ:۔ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جب لوگ جمع ہوں۔ سید نے کہا یہ شامل ہے مساجد اور مدارس اور رباطات سب کو۔

فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ:۔ ابو طلحہ شب کو اپنی بی بی کے پاس رہے اس سے صحبت کی صبح کو غسل کیا۔

اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا:۔ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں (یعنی حضرت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ علیہم السلام) تو ان سے پلیدی دور کر دے ان کو پاک کر دے (اس حدیث سے امامیہ نے اہل بیت کی عصمت عن الخطا پر دلیل لی ہے۔ مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ خطائے اجتہادی رجس نہیں ہے بلکہ باعث اجر ہے خصوصاً جب سید المعصومین سے بھی صادر ہوئی ہو مثلاً اساری بدر وغیرہ میں۔ دوسرے رجس سے پاک کرنے کی دعا اسی وقت کی جاتی ہے جب کچھ نہ کچھ رجس ہو ورنہ دعا بیکار اور لغو ہو جاتی ہے تو مطلب یہ ہے کہ آخرت میں ان کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک اٹھا۔ ان کے گناہ اور خطائیں سب معاف کر دے۔ علمائے اہل سنت میں سے صاحب در اساتۃ اللیب نے ائمہ اثنا عشر کی معصومیت کو تسلیم کیا ہے مگر یہ معصومیت گناہوں سے مراد ہے نہ کہ خطائے اجتہادی سے کیونکہ وہ گناہ نہیں ہے۔

بِيَاخٍ: ایک قسم کی مچھلی۔

أَيُّمَا أَحَبَّ إِلَيْكَ كَذًا وَكَذًا أَوْ بِيَاخٍ مُرْتَبٍ:۔ تجھ کو کون سی چیز پسند ہے فلاں فلاں یا مچھلی تیار کی ہوئی (مصالحہ وغیرہ لگا کر خوش ذائقہ پکی ہوئی)۔

بَيْدٌ: بمعنی غیر اور علیؑ اور مِنْ أَجْلِ أَنَا أَفْصَحُ الْعَرَبِ بَيْدٌ أَنِّي مِنْ قُرَيْشٍ:۔ میں سارے عرب لوگوں میں فصیح ہوں کیونکہ میں قریش میں سے ہوں (یا اتنی بات ہے کہ میں قریش میں سے ہوں)۔

بَيْدَ أَنَّهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا:۔ صرف اتنی بات

ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی (ایک روایت میں بَائِدَ اَنْهُمْ ہے۔ بَائِدَ کے معنی بھی وہی ہیں جو بَيَدَ کے ہیں۔ ایک روایت میں بَائِدَ ہے یعنی ہم نے اس زور و قوت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہم کو عطا فرمائے گا ان سے پہلے بہشت میں جائیں گے)۔

بَيْدَاءُ كُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:۔ وہ بیدار یہی ہے جہاں تم آنحضرتؐ پر جھوٹ بنا رہے ہو (اصل میں بیدار مکان کو بولتے ہیں یہاں بید اسے ایک مقام مراد ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)۔

نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْدَاءِ:۔ بید میں نماز پڑھنے سے منع کیا (کیونکہ وہ غصب کیا گیا تھا ذاتِ انجش بھی اسی بید کو کہتے ہیں:۔ جعفر جب وہاں پہنچتے تو جلدی سے پار ہو جاتے اور جب تک آنحضرتؐ کے فرود گاہ پر نہ پہنچتے نماز نہ پڑھتے)۔

إِنَّ قَوْمًا يَغْزُونَ الْبَيْتَ فَإِذَا نَزَلُوا بِالْبَيْدَاءِ بَعَثَ اللَّهُ جَبْرِيْلَ فَيَقُولُ يَا بَيْدَاءُ أَبَيْدِيْهُمْ فَيُخَسَفُ بِهِمْ:۔ کچھ لوگ خانہ کعبہ کو تباہ کرنے کے لئے آئیں گے جب مکہ کے قریب بید میں اتریں گے تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو بھیجے گا وہ (آن کر) کہیں گے ارے بید ان کو ناپید کر دے۔ ہلاک کر دے پھر بید ان کو لے کر دھنس جائے گا سب ہلاک ہو جائیں گے)۔

الْأَمَمُ الْبَائِدَةُ:۔ جو امتیں ہلاک ہو گئیں۔

فَإِذَا هُمْ بِدِيَارٍ بَادٍ أَهْلُهَا:۔ وہ ایسے ملک میں پہنچے جہاں کے رہنے والے سب ہلاک ہو گئے تھے۔

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ (بہشت کی حوریں کہیں گی) ہم ہمیشہ رہنے والے ہیں کبھی مرنے والی نہیں۔

بَيْدَرٌ: کھلیان (اس کا ذکر باب الباء مع الدال میں گذر چکا ہے)

بَيْدَقٌ: پیدل اصل میں یہ فارسی لفظ پیادہ تھا اس کو عربی بنا لیا۔

وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ:۔ ابو عبیدہ کو انہوں

نے پیدل فوج کا سردار کیا۔ (ایک روایت میں عَلَيَّ السَّاقَةِ ہے یعنی اس فوج کا جو پیچھے اخیر میں رہتی ہے (ریگارڈ) ایک میں عَلَيَّ الشَّارِفَةِ ہے یعنی ان لوگوں کا جو مکہ پر چڑھائی کریں)۔

بَيْرَحَاءُ:۔ (اس کا ذکر باب الباء مع الراء میں گذر چکا ہے)۔

بَيَاذِرٌ: موٹی لائٹیاں۔ یہ بَيَزْرَةَ کی جمع ہے۔

بَيْسَانٌ: ایک بستی ہے شام میں۔

بَيْشَه: ایک وادی ہے یمامہ کے رستے میں وہاں شیر بہت رہتے ہیں۔ سعید علیہ الرحمہ گلستاں میں کہتے ہیں:

ہر بیشہ گماں مبرکہ خالی ہست

شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

بَيْشِيَارُجٌ: (اصل میں فارسی لفظ ہے پیش آورده اس کو عربی بنالیا) کھانے سے پہلے کچھ شربت یا میوہ وغیرہ جو تنقل کے لئے مہمان کے سامنے لاتے ہیں۔

الْبَيْشِيَارُجَاتُ تُعْظَمُ الْبُطْنُ:۔ یہ کھانے سے پہلے جو تفکھات لائے جاتے ہیں ان سے پیٹ بڑھ جاتا ہے بعض پیشیارج کو پیشفارج بھی کہتے ہیں۔

بَيْضَةُ: مرغ کا انڈا خُصِيہ خود بیچ کا مقام صدر مقام جماد کا مقام دار الحکومت مستقر۔

لَا تُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ:۔ یا اللہ مسلمانوں پر غیر مسلمان دشمن (مثلاً مشرک

یہود نصاریٰ جین چینی وغیرہم) ایسا مسلط مت کر جو ان کا انڈا پھوڑ دے (ان کا صدر مقام جہاں سے اسلام نکلا ہے) لے کر

بالکل ان کو تباہ او برباد کر دے۔ (یہ دعا آپ کی قبول ہو گئی۔ مسلمان مکہ اور مدینہ سے شروع ہوئی وہی مسلمانوں کا انڈا ہے۔

چند کافر بہت بار مسلمانوں پر غالب ہوئے مگر حجاز کے ملک کو اللہ تعالیٰ نے بچا دیا وہ آج تک مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔

تاتاریوں نے گو بغداد کو تباہ کیا مگر بغداد مسلمانوں کا انڈا نہ تھا البتہ اس وقت کا دار الحکومت تھا جیسے ہمارے زمانے میں قسطنطنیہ

ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب جنہوں نے

زیادہ رواج تھا اور شام کے ملک میں سونے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں ملکوں کو مسلمان فتح کر لیں گے وہاں کے خزانوں پر قبضہ کر لیں گے۔

كَانَتْ لَهُمُ الْبَيْضَاءُ وَالسُّودَاءُ وَفَارَسُ الْحَمْرَاءِ وَالْجَزْيَةُ الصَّفْرَاءُ: - اجاڑ اور آباد زمین انہی کی تھی اور لال ایران اور زرد جزیرہ (سونا جو خراج میں آتا وہ بھی انہی کا تھا)۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ الْمَوْتُ الْأَبْيَضُ وَالْأَحْمَرُ: - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سفید موت اور لال موت دونوں نہ پھیل جائیں (سفید موت سے ناگہانی موت جس میں بیماری وغیرہ کچھ نہ ہو اور لال موت سے لڑائی میں مارا جانا مراد ہے)۔

سُئِلَ عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ: - جو کوگیہوں کے بدل (کم و بیش) بیچنا کیسا ہے یہ ان سے پوچھا گیا (انہوں نے یعنی سعد نے اس کو مکروہ سمجھا کیونکہ ان کے نزدیک دونوں ایک جنس ہیں مگر دوسرے علماء نے اس کو جائز رکھا ہے۔ بعض نے کہا سلت بھی ایک قسم کا گیہوں ہے)۔

فَخِذُّ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ: - دوزخ میں کافر کی ران اتنی بڑی ہو جائے گی جیسے بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ الْأَيَّامَ الْبَيْضَ: - آنحضرت ہم کو ایام بیض چاندنی کے دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے (یعنی نفل روزہ ہر مہینے کی تیرہویں چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو)۔

فَنَظَرْنَا فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيِّضِينَ: - ہم نے دیکھا تو ناگہاں آنحضرت اور آپ کے اصحاب سفید کپڑے پہنے ہوئے آرہے ہیں۔

فَرَأَى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ: - انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے چلا آتا ہے اس کے سب سے چمکتی ریتی کی چمک مٹ رہی ہے کیونکہ وہ آڑا آ جاتا ہے تو آنکھ ریتی پر نہیں پڑ سکتی۔ ایک روایت میں مُبَيِّضًا ہے معنی وہی ہے)۔

حجاز کا ملک فتح کر لیا تھا اور کئی سال تک اس پر قابض رہے وہ مسلمان تھے اسی طرح ترکوں نے حجاز پر اس وقت حکومت کی جب وہ مسلمان ہو چکے تھے)۔

فائدہ: - جنگ طرابلس المغرب جو ۱۹۱۱ء میں ہوئی اور اس میں اطالیا نے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ پر بم پھینکنا چاہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکومت انگلشیہ کو مسلمان کا حامی بنا دیا اور اس دولت کی قوت و زور سے اطالیا نے سہم کر یہ واہی ارادہ فسخ کر دیا۔ اب جو جنگ عظیم ۱۹۱۴ء سے یورپ میں ہو رہی ہے اور جس میں ترکی اور جرمن اور آسٹریا ایک فریق اور انگلش اور روس اور فرانس اور اطالیا فریق ثانی ہیں اور تیسرا برس شروع ہو چکا ہے مگر اب تک یہ جنگ جاری ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ملک حجاز کو تباہی سے بچا لیا ہے۔ انگلش روس فرانس اور اطالیا نے بالاتفاق یہ اشتہار دیا ہے کہ مقدمات مقدسہ پر کوئی حملہ نہ کریں گے۔ یہ تائید الہی اور تاثیر دعائے نبوی نہیں تو اور کیا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ ثُمَّ جَنَّتْ بِهِمْ بَيْضَتَكَ: - پھر آپ اپنے عزیزوں کنبے والوں پر ان کو لے کر آئے (یعنی ان کو مارنے اور قتل کرنے کے لئے)۔

لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقَطُّعُ يَدُهُ: - چور پر اللہ کی پھٹکار ایک انڈا چراتا ہے پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (شاید پہلے اللہ تعالیٰ نے چوری کا نصاب مقرر نہ فرمایا ہو گا یہ حدیث اسی وقت کی ہے پھر اللہ سبحانہ نے آنحضرت کو بتلادیا ہو گا کہ چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ بعض نے کہا بیضہ سے اس حدیث میں خود مراد ہے یعنی جو جنگ میں سر پر رکھتے ہیں تاکہ تیر اور تلوار کے زخم سے سر محفوظ رہے اس کی مالیت چوتھائی دینار تک پہنچتی ہے بلکہ اس سے زیادہ)۔

هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ: - خود ٹوٹ گیا۔
أُعْطِيَ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ: - مجھ کو اللہ تعالیٰ نے سرخ اور سفید دونوں خزانے عنایت فرمائے (سرخ سے مراد سونا اور سفید سے چاندی ایران کے ملک میں چاندی کا

فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَ ابْيَاضَتْ :- جب سورج بلند اور سفید ہو گیا۔

اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيِضُ وَجُوهٌ وَتَسْوَدُ وَجُوهٌ :- یا اللہ میرا منہ اس دن سفید رکھ جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے کچھ کا لے سیاہ۔

بَيِّضَةُ الْإِسْلَامِ :- اسلام کی جماعت اس کا صدر مقام۔
الْيَالِي الْبَيْضُ :- تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں راتیں۔

وَعَنِ السُّبُلِ حَتَّى يَبْيِضَ :- آپ نے اناج کی بال بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ اور زرد نہ ہو (یہ یقین ہو جائے کہ اب اناج پر کوئی آفت نہ آئے گی)۔

أَوَّلُ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :- پہلی زکوٰۃ جس نے آنحضرتؐ کے چہرے کو خوش کیا۔

كَتُرُ الِ كَسْرَى فِي الْبَيْضِ :- کسری والوں کا خزانہ اس کے سفید محل میں ہے۔

بَيْضَاءُ :- ایک قسم کا سفید بنسی گیہوں ہے (بعض نے کہا تازہ جو بے پوست اور سورج کو بھی کہتے ہیں اور ایک مقام کا بھی نام ہے)۔

بَاضَتِ الدُّجَاجَةُ :- مرغی نے انڈے دیئے۔

بَاضُ الْحَرِّ :- بہت گرمی پڑی۔

بَيْعٌ : بیچنا، خریدنا۔

مُبَايَعَةٌ :- باہم خرید و فروخت کرنا، بیعت کرنا۔ (یعنی ہاتھ ملانا)۔

بَيْعٌ أَوْ بَايَعٌ :- بیچنے والا خریدنے والا۔

الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا :- بائع اور مشتری (خریدنے والا) دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے (چاہیں تو معاملہ رکھیں، چاہیں توڑ ڈالیں گواہیجاہ و قبول ہو چکا ہو) جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں (مجلس نہ بدلیں، جہاں مجلس بدل گئی اب فسخ کا اختیار نہیں رہا)۔

نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ :- ایک معاملہ میں دو معاملہ

کرنے سے منع فرمایا (ایک بیع میں دو بیع سے مثلاً کوئی کہے اگر تو نقد خریدتا ہے تب تو میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس روپیہ کو بیچا اگر ادھار خریدتا ہے تو پندرہ کو بیچا یا یوں کہے میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیس روپیہ کو بیچا۔ اس شرط پر کہ تو اپنا کپڑا دس روپیہ کو میرے ہاتھ بیچے)۔

لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ :- کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے خرید و فروخت پر خرید و فروخت نہ کرے (یعنی ابھی بائع اور مشتری جدا نہیں ہوئے کہ اسی مجلس میں ایک تیسرا شخص آ کر بائع سے کہنے لگے کہ میں تجھ کو اس سے زیادہ قیمت دیتا ہوں یا مشتری سے کہنے لگے کہ میں اس سے کم قیمت پر ایسا ہی مال یا اسی قیمت پر اس سے بہتر مال تجھ کو دیتا ہوں)۔

كَانَ يَغْدُو فَلَا يَمُرُّ بِسَقَاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ :- وہ صبح کو جاتے اور کوئی پرانی دھرائی چیزیں بیچنے والا یا کچھ اور بیچنے والا ملتا تو اس کو سلام کرتے۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ :- زمین کو بٹائی پر دینے سے آپ نے منع فرمایا۔

لَا تَبِيعُوهَا :- زمین کو بٹائی پر نہ دو (یعنی زمین کا کرایہ نہ کھاؤ بلکہ مسلمان بھائی کو بے کرایہ دو اکثر علما نے نقدی کرایہ پر زمین دینے کو جائز رکھا ہے اور بعض نے بٹائی پر بھی جائز رکھا ہے)۔

أَلَا تَبَايَعُونِي عَلَى الْإِسْلَامِ :- کیا مجھ سے اسلام پر بیعت نہیں کرتے۔ (بیعت بھی ایک طرح کی بیع ہے یعنی دوسرے کے ہاتھ اپنے تئیں بیچ دینا، اس کی اطاعت اپنے اوپر لازم کر لینا)۔

كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعُ نَفْسِهِ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُهْلِكُهَا :- ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے اور اپنے تئیں بیچتا ہے (اگر اللہ کے ہاتھ بچا تو) آزاد کرتا ہے (اگر شیطان کے ہاتھ بچا) تو تباہ کرتا ہے (بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے اور اپنے تئیں مول لیتا ہے اور اپنے مالک سے پھر یا اس کو آزاد کرتا ہے یا برباد کرتا ہے)۔

بَايَعْتُهُ فَوَعَدْتُهُ فَنَسِيتُهُ فَذَكَرْتُهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ :- میں نے آنحضرتؐ سے ایک معاملہ کیا

قیمت پر مول لے جس قدر قیمت زیادہ ہے گویا وہی قرض کا سود ٹھہرے۔

وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ: - نہ یہ درست ہے کہ بیع میں دو شرطیں کرے (یعنی ایک معاملہ میں دو معاملے جس کا ذکر اوپر گذر چکا۔ یا یہ کہ مثلاً کپڑا ان شرطوں پر بیچے کہ میں اس کو دو دوں گا اور سی دوں گا)۔

نَهَى عَنْ رِبْحِ مَالٍ يُضْمَنُ: - جو چیز اپنے ذمہ پر نہ آئی ہو (مثلاً ایک چیز خریدی لیکن ابھی وہ بائع ہی کے پاس ہے مشتری کے قبضے میں نہیں آئی) (اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا) (اس کو ہمارے زمانہ میں سٹہ کہتے ہیں یہ شریعت کی رو سے بالکل منع ہے لیکن احمق لوگ نہیں سمجھتے اور سٹہ کی بدولت تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں)۔

إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيَّعَانِ فَاَلْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْخِيَارُ لِلْمُسْتَوْرِ: - اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو (یعنی مقدار مال مبیعہ یا ثمن یا شرط خیاریا میعاد وغیرہ میں) (اور گواہ نہ ہوں) تو بائع کا قول حلف سے معتبر ہوگا اور مشتری کو اختیار ہوگا کہ بائع کے حلف پر راضی ہو یا جس بات کا انکار کرتا ہے اس پر حلف کرے اگر مشتری بھی حلف کر لے تو اب یا تو ایک دوسرے کی بات مان لے یا بیع فسخ کر دی جائے۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ لِتُحْرَثَ: - زمین کو کھیتی کے لئے کرایہ پر دینے سے منع فرمایا (اس کا ذکر اوپر گذر چکا)۔
مَا أَبَالِيُ أَيُّكُمْ بَايَعْتُ: - مجھے کچھ پرواہ نہ تھی تم میں سے کسی سے معاملہ کرتا (کیونکہ اس وقت سب لوگ ایمان دار تھے ہر ایک کا اعتبار تھا)۔

نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ: - آپ نے دو طرح کی بیعوں سے منع فرمایا (بعض نے بئیعتین پڑھا ہے)۔
لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا: - جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں ان کی بیع لازم نہ ہوگی (بلکہ ایک کی مرضی پر فسخ ہو سکتی ہے)۔

(خرید فروخت کا) پھر میں نے آپ سے کچھ وعدہ کیا لیکن بھول گیا تین دن کے بعد مجھ کو اپنے وعدے کا خیال آیا (میں آنحضرتؐ کے پاس گیا) آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو حیران پریشان کر دیا۔

اتَّبِعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الشَّمْنَ: - لونڈی تو دودھ بیچتی ہے اور تو قیمت لیتا ہے۔

وَيَتَّبِعُ الْبَيْعَ مَنْ بَاعَهُ: - خریدار اس کے پیچھے لگے جس نے اس کے ہاتھ چوری یا غصب کا مال بیچا۔ (اس سے اپنے دام وصول کرے)۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي: - دیہاتی کا مال شہر میں رہنے والا نہ بیچے (بلکہ اسی کو بیچنے دے کیونکہ شہر والا شہر کے حالات سے واقف ہے ممکن ہے کہ وہ مہنگا بیچے اگر دیہاتی خود بیچتا تو شاید شہر والوں کو وہ مال سستا مل جاتا۔ بعض نے کہا یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب شہر والوں کا نقصان ہوتا ہو اگر نقصان نہ ہوتا ہو تو کچھ قباحت نہیں)۔

لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ يَالْبَيْعَ بِهِ الْكَلَاءُ: - ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو اس غرض سے نہ بیچے کہ وہاں کی گھاس محفوظ رہے یا گھاس بھی بک جائے (کیونکہ جب وہاں پانی نہ ملے گا تو لوگ اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے وہاں نہ لاسکیں گے یا لائیں گے تو پانی کے ساتھ گھاس کے بھی دام ان کو دینا پڑیں گے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنگل کی گھاس میں ہر ایک مسلمان کا حصہ ہے اور یہ کہ اس کا روکنا اور بیچنا جو ہمارے زمانہ میں اسلامی حکومتوں نے بھی اختیار کیا ہے ممنوع ہے)۔

فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي: - وہ چاہتا ہے میں اس کے ہاتھ ایسی چیز بیچوں جو میرے پاس نہیں ہے۔
لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ: - قرض اور بیع دونوں مل کر نا درست ہیں (مثلاً کوئی شخص دوسرے کو اس شرط پر قرض دے کہ وہ اس کے ہاتھ کوئی چیز کم قیمت پر بیچے یا اس سے کوئی چیز زیادہ

بَيْنَ الْبَيْعَانِ: - بائع اور مشتری اصل حال کھول دیں
(بیان کر دیں کہ بیع میں یہ عیب ہے یا ثمن میں یہ نقص ہے)۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُوَكَّلَ مِنْهُ: - کھجور کی بیع سے آپ نے منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے (پختگی پر نہ آجائے)۔

أَيُّعَكَ أَهْلُكَ: - بریرہ کیا تیرے مالک تجھ کہ بیچ ڈالیں گے۔

نَهَى أَنْ يُبْتَاعَ الْمُهَاجِرِيُّ: - باہر والے کی طرف سے شہر والا دکیل ہو کر خرید و فروخت نہ کرے۔

بَايَعَهُ عَلَى الْمَوْتِ: - ہم نے مر جانے پر آپ سے بیعت کی (یعنی لڑ کر مر جائیں گے بھاگیں گے نہیں)۔

الصَّلَاةُ فِي الْبَيْعَةِ: - گرجا میں نماز پڑھنا (بَيْعَةُ جَمْعُ بَيْعٍ هِيَ)۔

تَبَايَعَ بِأَمْوَالِ النَّاسِ: - ہم لوگوں کے مال و اسباب بیچ دیا کرتے تھے (دلال تھے)۔

فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا بِحَبْلِ: - اگر پھر چوری کرے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک رسی کے بدل سہی (شاید وہ دوسرے کے پاس جا کر درست ہو جائے)۔

أُبْسَطُ يَدَكَ فَلَا بَايَعَكَ يَا فَلَانُ بَايَعَكَ: - اپنا ہاتھ لاؤ تا کہ میں تم سے بیعت کروں یا میں تم سے بیعت کرتا ہوں۔

لَمْ يُبَايِعْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِالشَّمَنِ: - عمرو بن عاص نے جو معاویہ سے بیعت کی تو قیمت لے کر (کہتے ہیں معاویہ نے اس شرط پر عمرو بن عاص سے بیعت لی کہ وہ ملک مصر ان کے حوالہ کریں گے) (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

إِذَا أَنْتَ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ: - جب تو کوئی چیز بیچے تو کہہ دے بھائی فریب اور دغا کا کام نہیں ہے۔

الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ: - بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے۔

بَيْعٌ: جوش مارنا، ہلاک ہونا۔

تَبَيُّعٌ: جوش مارنا۔

عَلَيْكُمْ بِالْحَجَامَةِ لَا يَتَبَيَّعُ بِأَحَدِكُمْ الدَّمُ فَيَقْتُلُهُ: -

کچھنے لگانا لازم کر لو ایسا نہ ہو تم میں سے کسی پر خون غلبہ کرے اور اس کو مار ڈالے۔

ابْغَيْ خَادِمًا وَلَا يَكُونُ قَحْمًا فَإِنِّي وَلَا صَغِيرًا ضَرَعًا فَقَدْ تَبَيَّعَ بِي الدَّمُ: - میرے لئے ایک لونڈی ڈھونڈھ جو نہ بالکل بوڑھی پھونس ہو نہ بالکل چھوٹی، کم سن اس لئے کہ میرا خون جوش مار رہا ہے۔

لِكَيْلَا يَتَبَيَّعَ عَلَى الْفَقِيرِ فَقْرُهُ: - تاکہ فقیر پر اس کی فقیری جوش نہ مارے۔

بَيْنٌ: جدائی اور ملاپ اور دوری اور زیادتی۔

بَيْنٌ: - کنارہ حد۔

بَيَانٌ: - فصاحت، زبان آوری۔

إِبَانَةٌ: - جدا کرنا۔

تَبْيِينٌ: - ظاہر ہونا اور ظاہر کرنا۔

تَبْيُنٌ: - ظاہر ہونا۔

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا: - بعض تقریر جادو کی طرح اثر کرتی ہے جیسے جادو سے ایک بے حقیقت چیز سچ مچ وہی چیز معلوم ہوتی ہے اسی طرح عمدہ تقریر بھی حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دیتی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ نَصَرَ النَّبِيَّ بِالْبَيَانِ: - اللہ نے پیغمبروں کی مدد بیان سے کی (یعنی حسن تقریر سے)۔

أَنْزَلَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ تَبْيَانًا كُلِّ شَيْءٍ: - اللہ نے قرآن میں ہر چیز کا بیان اتارا۔

كَسَبُ الْحَرَامِ يَبِينُ فِي الذَّرِيَّةِ: - حرام کی کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے۔

تَبَيَّنَ زَنَا الزَّانِيَةِ: - چھٹال کا چھنیلا پن کھل جائے۔

الْبَدَأُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ: - 'نخس بکنا' گالی گلو ج اسی طرح زبان درازی دونوں نفاق کی شاخیں ہیں۔

أَعْطَاكَ اللَّهُ التَّوْرَةَ فِيهَا تَبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ: - اللہ تعالیٰ نے تجھ کو توراۃ عنایت فرمائی اس میں ہر چیز کا بیان ہے (ساری ضرورت کی باتیں کھول دی ہیں)۔

أَلَا إِنَّ التَّبْيِينَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْعُجْلَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ: -

وَسَلَّمَ:۔ ہم آنحضرتؐ کے پاس تھے اتنے میں یا اسی اثنا میں۔
 بَيْنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ جَالِسٌ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ:۔
 امیر المؤمنین علیؑ محمد بن حنفیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اس اثنا میں۔
 فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ:۔ آپ نے اس کو اتنی
 بکریاں دیں جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں۔
 فَتَبَيَّنَ زَنَاها:۔ اس کی بدکاری کھل گئی (ثابت ہو گئی
 گواہی یا مشاہدہ سے)۔

أَبَيْنَ:۔ ایک گاؤں ہے یمن میں (بعض نے کہا عدن)۔
 الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ:۔ اچھی
 معتبر گواہی جھوٹی قسم سے زیادہ ماننے کے قابل ہے (یعنی اگر
 مدعا علیہ نے انکار پر قسم کھالی پھر مدعی کو سچے معتبر گواہ مل گئے تو
 ان کی گواہی مان لی جائے گی اور مدعی علیہ کی قسم کا کوئی اعتبار نہ ہو
 گا)۔

الْبَيِّنَةُ أَوْحَدٌ يَأْوُحَدُ:۔ گواہی لا در نہ تیری پیٹھ پر حد
 پڑے گی۔

اللَّهُمَّ بَيِّنْ:۔ یا اللہ سچی بات کھول دے۔ (یعنی اصل
 حقیقت کو کیونکہ شریعت تو ظاہر پر حکم دے گی)۔

بَيَّنَ اللَّهُ الْخُلُقَ مِنَ الْأَمْرِ:۔ اللہ تعالیٰ نے عالم خلق کو
 امر سے جدا کیا (اس کا امر قدیم ہے اور خلق حادث ہے)۔ لَا لَهُ
 الْخُلُقُ وَالْأَمْرُ.....) لَيْتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا:۔
 ایک بات منہ سے بک دیتا ہے سوچتا نہیں (اس کا انجام کیا ہو
 گا)۔

إِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا:۔ اگر بائع اور مشتری
 ی دونوں سچ بولیں گے جو کچھ اصل حال ہے وہ بیان کر
 دیں گے تب تو ان کی سوداگری میں برکت ہوگی۔

إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ:۔ آپس میں ملاپ کر ادینا۔
 بَيٌّ:۔ کمینہ پا جی۔

حَيَّاكَ اللَّهُ وَبَيَّاكَ:۔ حضرت آدمی کے بیٹے ہابیل
 جب مارے گئے تو سو برس تک انہوں نے سب چیزیں (عیش و
 عشرت کی) اپنے اوپر حرام کر لیں (ہنسے تک نہیں) پھر حضرت
 جبریل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے

سن لو اطمینان اور سوچ سمجھ کر دریافت کر کے کام کرنا اللہ کی طرف
 سے ہے اور جلدی بے قراری شیطان کی طرف سے ہے۔

مَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ وَ أُبَيِّنَ مِنْهُ فَهُوَ مَيِّتٌ:۔ زندہ جانور
 سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے اور جدا کر دیا جائے تو وہ مردار ہے۔

أَوَّلُ مَا يُبَيَّنُ عَلَى أَحَدِكُمْ فَخِذُهُ:۔ قیامت کے
 دن سب سے پہلے جو آدمی کا حال کھولے گی (کہ اس نے فلاں
 فلاں گناہ کئے ہیں) وہ اس کی ران ہوگی۔

هَلْ أَبْنَتْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ الَّذِي أَبْنَتْ هَذَا:۔
 کیا تو نے اپنے ہر ایک لڑکے کو ایسا ہی دیا جیسے اس لڑکے کو دیا ہے۔
 عرب کہتے ہیں:۔

أَبَاتُهُ بِمَالٍ:۔ اس کو خاص علیحدہ کر کے ایک مال دیا۔
 كُنْتُ أَبْنْتُكَ بِنَخْلٍ:۔ میں نے خاص تجھ کو کچھ
 درخت کھجور کے دیئے تھے۔

مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ حَتَّى يَبْنَ:۔ جو شخص تین بیٹیوں
 کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لیں (ان کا بیاہ ہو
 جائے ایک روایت میں حَتَّى يَمُتْنَ ہے یہاں تک کہ وہ مر
 جائیں یعنی جیسے تک ان کو پالے)۔

حَتَّى بَانُوا يَأْحَتِي مَا تَوَا:۔ یہاں تک وہ جدا ہو گئے
 (شادی کر کے) یا مر گئے۔

إِنَّهَا قَدْ بَانَتْ مِنْكَ (عبداللہ بن مسعودؓ سے کسی نے
 پوچھا ایک شخص نے اپنی عورت کو آٹھ طلاقیں دیں لوگ کہتے
 ہیں) وہ بائن ہو گئی (طلاق بائن پڑ گئی جس کے بعد رجعت نہیں
 ہو سکتی مگر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ اس صورت میں ایک
 طلاق رجعی پڑے گی)۔

أَبْنِ الْقَدَحَ عَنْ فَيْكٍ:۔ پینے میں سانس لیتے وقت
 گلاس یا پیالہ کو اپنے منہ سے الگ رکھ (ایسا نہ ہو پیالہ میں منہ یا
 ناک سے کچھ نکل کر گرے اور دوسروں کو اس کے پینے میں
 کراہت آئے)۔

لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنُ:۔ آنحضرتؐ لمبے بے ڈول نہ
 تھے یعنی تاڑ کی طرح بد نما لمبے تڑنگے۔

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

الْوَدَاعَ فَلَمْ أَزَلْ أَسْجُدْ بِهَا: - (ان تینوں حدیثوں میں ”بے“ بمعنی ”فی“ ہے)۔

كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَبَعِ بَطْنِي: - میں اپنے پیٹ کو بھرنے کے لئے آنحضرتؐ کے ساتھ لگا رہتا (یہاں ”بے“ بمعنی ”من اجل“ کے ہے)۔

مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ لَكَ بِمِثْلِ ذَلِكَ: - دونوں میں بازائدہ ہے۔

عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ^۱ اور أَرْغَمَ اللَّهُ بِكَ: -^۲ میں بھی بازائدہ ہے۔

وَبِئِ الْمَوْتُ: - مجھ پر موت آپڑی ہے۔
أَجِدُنِي قُوَّةً: - میں اپنے میں طاقت پاتا ہوں۔
(ایک روایت میں أَجِدُنِي قُوَّةً ہے یعنی میں اپنے تئیں طاقت ور پاتا ہوں۔ محیط میں ہے کہ بائے زائدہ چھ مقاموں میں آتی ہے۔ فاعل میں وجوباً جیسے اسمع بهم و ابصر اور جوازاً فاعل کفی میں جیسے کفی باللہ شہیدا اور ضرورت شعری میں دوسرے مفعول میں جیسے ولا تلقوا بايديكم الى التهلكه اور مبتدا میں جیسے بحسبك درهم اور خبر منفی میں جیسے ليس زيد بقائم اور حال منفی میں یعنی جس کا عامل منفی ہو اور تاکید میں جیسے جاء زيد بنفسه یا بعينه)۔

تم کو سلام کہلا بھیجا ہے تو بَيَّاكَ تابع ہے حَيَّاكَ کا (بعض نے کہا بَيَّاكَ کے معنی اللہ تم کو ہنستا رکھے۔ بعض نے کہا یہ اصل میں بَوَّاكَ تھا یعنی تم کو بہشت میں جگہ دے۔)

تَبِيٍّ اور تَبِيَّةً: - بیان کرنا واضح کرنا۔
هَيُّ بَنُ بَيٍّ: - معلوم نہیں وہ کون ہے۔
هَيَّانُ بَنُ بَيَّانٍ: - کے بھی یہی معنی ہیں۔

باب الباء المفردة

لَعَلَّكَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَعَمَّ أَنَا بِذَلِكَ: - شاید تو خود ہی اس واقعہ میں مبتلا ہوا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں میں ہی خود اس بلا میں مبتلا ہوا ہوں۔

مَنْ بَكَ: - تجھ سے کس مرد نے جماع کیا۔
أَنَا بَهَا: - میں نے یہ کام کیا ہے۔
فَبَهَا وَنَعِمْتُ: - جس نے جمعہ کے دن صرف وضو کر لیا تو اس نے رخصت پر عمل کیا (کیونکہ سنت غسل ہے) اور یہ اچھی بات ہے یعنی رخصت پر عمل کرنا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ: - اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کر۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ: - میں اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔

أَكْثَرَ عَلَيْكُمْ بِالسُّوَالِ^۱ وَهُوَ يَتَحَدَّثُ بِحِجَّةٍ



۱ اس نے تم پر سوالات میں زیادتی کی۔ وہ حجۃ الوداع کے متعلق گفتگو کر رہا ہے۔ میں ہمیشہ اس میں سجدہ ریز رہا۔ (م)

۲ میں نے اس مسئلے میں کل تمہیں کیا کہا تھا؟ (م)

۳ قریش سے چمٹ جا۔ (م)

۴ اللہ تجھے رسوا کرے۔ (م)

ت

کتاب التاء

قسم دیتا ہوں۔

صَلِّ عَلَى تُوْدَةٍ۔ مجھ پر ٹھہر ٹھہر کر درود بھیج۔

تَاَز۔ ڈانٹنا، چلانا۔

اَتَاَز۔ گھور کر دیکھا۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَاتَاَزَ اِلَيْهِ النَّظَرَ۔ ایک شخص آپ کے

پاس آیا، آپ نے اس کو گھور کر دیکھا۔

تَاتَاةٌ۔ یاتاتَا۔ تانکا لانے میں تردد کرنا۔ جنگلی آدمی کا اکڑ

کر چلنا۔ زبکرے کو بلانے کی آواز۔

تَيْتَاءٌ۔ جس کو جماع کے وقت حدت ہو جائے یا قبل از

دخول انزال ہو جائے۔

تَاَز۔ جڑ جانا، اتمام ہو جانا، نزدیک ہونا۔

تَأَقُّ۔ بھر جانا، غصہ یا رنج سے بھر جانا، شرکی طرف جلدی کرنا۔

اَتَأَقُّ۔ بھر دینا۔

تَنَقُّ۔ جو شرکی طرف جلدی کرے۔

تَأَقَّةٌ۔ سخت غصہ اور جلدی۔

فَبَمَرُّ الرَّجُلِ كَشَدِّ الْفَرَسِ التَّنَقُّ۔ بعض آدمی پل

صراط پر سے اس طرح گزر جائے گا، جیسے جو ان تازہ دم، خوش

مزاج گھوڑا جلد بھاگتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ تَنَقُّ وَ

اَنَا مَنَقٌّ فَكَيْفَ نَتَفَقُّ۔ تم غصے سے بھرے ہو اور میں رو دینے

والا، پھر دونوں مل کر کیونکر رہ سکتے ہیں (یعنی مجھ میں غصہ اٹھانے

کی طاقت نہیں اور تم غصہ روک نہیں سکتے۔ پھر دونوں کی یکجائی

کیونکر ہو سکتی ہے؟)

اَتَأَقُّ الْحَيَّاضُ بِمَوَاتِحِهِ۔ حوضوں کو اپنے چرخوں

باب التاء مع الهمزة

تَاء۔ تیسرا حرف ہے حروفِ تہجی میں سے عبرانی، سریانی اور کلدانی زبانوں میں اس کو تاء کہتے ہیں اور اس کو صلیب کی صورت پر لکھتے ہیں۔ یہ حرف عربی زبان میں تانیث کی علامت ہے اور وصفیت سے اسمیتہ کی طرف نقل کرنے کے لئے اور واحد کو جنس سے تمیز دینے کے لئے اور تاکید صفت اور مبالغہ کے لئے اور تاکید جمع کے لئے۔ اور تاء مفردہ اوائل اسماء اور ان کے اواخر میں متحرک ہوتی ہے۔ اسی طرح اوائل افعال میں اور ان کے اواخر میں ساکن اور متحرک دونوں ہوتی ہے اور اللہ کے شروع میں بمعنی قسم آتی ہے اور یہ خاص ہے اللہ سے۔ اور بعض نے تالرحمن اور تربی بھی جائز رکھا ہے اس کی جمع تَاءِ اُت ہے۔

تَا۔ اسم اشارہ ہے واحد مونث کے لئے۔ جیسے ”ذَا“ واحد مذکر کے لئے۔ اس کا تثنیہ تَان وَ تَيْن اور جمع اُولَاءِ برخلاف قیاس۔ جب اس میں کاف خطاب لگائیں گے تو کہیں گے تَاكَ وَ تِيكَ وَ تِلْكَ۔

حدیث میں ہے كَيْفَ تَبِيْكُمْ یعنی یہ (عائشہ) کیسی ہے

اب۔

تَاَذ۔ یہ اصل میں وَاَذ تھا۔

تَاَذْكُمْ۔ ٹھہرو دم لو۔ ایک روایت میں تَبَذْكُمْ بہ فتح و

کسرہ تا ہے۔ ہمزے کو یا سے بدل دیا یہ تُوْدَةٍ سے نکلا ہے۔

یعنی آہستگی، سنجیدگی، سوچ سمجھ کر کام کرنا۔

اَتَبَذْنَا اُنْشِدْكُمْ بِاللّٰهِ۔ ذرا دم لو، ٹھہرو میں تم کو اللہ کی

سے بھر دیا۔

تِثْمَةٌ - عورت کی بکری جس کا دودھ وہ دوہتی ہو۔

تِثْمٌ اور تِثْمٌ اور تِثْمٌ - جڑواں آنولہ جانولہ۔

اِتِّبَامٌ - تہمت کو ذبح کرنا۔

تَوَامٌ - آنولہ جانولہ۔ اس کی جمع تَوَائِمٌ اور تَوَامٌ ہے۔

مِتَامٌ اور مِتَامٌ - وہ عورت جو ہمیشہ جڑواں بچہ جنتی ہو۔

تَأْتِي - سبقت کرنا۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْبَاءِ

تَبَّ - يَتَبَّبُ يَتَبَّبُ يَتَبَّبُ - ہلاکت، تباہی، ابولہب مردود نے آنحضرت سے کہا:

تَبَّاءُ لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ إِلَهَذَا جَمَعْتَنَا - سارے دن تیری تباہی ہو، کیا اسی لئے تو نے ہم کو اکٹھا کیا تھا؟ (مردود نے آخرت کی بھلائی کو کوئی چیز نہیں سمجھا)۔

حَتَّى اسْتَبَّ لَكَ مَا حَاوَلَ فِي أَعْدَائِكَ - تیرے دشمنوں کے باب میں جو اس کا ارادہ تھا وہ پورا ہو گیا۔

قَابُوتٌ - صندوق اور جسم کے اعضاء جیسے دل، جگر، دماغ وغیرہ۔

وَذَكَرَ سَبْعًا فِي التَّابُوتِ - اور سات بدن کے اعضاء کا نام لیا (کہ ان میں نور عطا فرمایا۔ پٹھے، گوشت، خون، بال، کھال، چربی، ہڈی) (ایک روایت میں مغز بھی ہے)۔

تَبْرٌ - سونے چاندی کا ڈلا جو کان سے نکلا ہوا بھی اس کو گلابانہ ہو گلابانے کے بعد اس کو ذہب اور فضہ کہتے ہیں۔

تَبْرٌ - بہ فتح تا، توڑنا اور ہلاک کرنا۔

تَبِيرٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَبَارٌ - ہلاکت۔

الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تَبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تَبْرُهَا وَعَيْنُهَا - سونا سونے کے بدل خواہ ڈلا ہو (اس پر سک نہ پڑا ہو) یا سک نہ پڑا ہو۔ اسی طرح چاندی چاندی کے بدل ڈلا ہو یا سک نہ پڑا ہو۔ عَجَزٌ حَاضِرٌ وَرَأَى مُتَبَرِّسٌ رَدَّتْ عَاجِزِي اور تباہ کرنے والی رائے۔

لَيْسَ فِي التَّبْرِ زَكَاةٌ - سونے یا چاندی کے ڈلے میں زکوٰۃ نہیں ہے، جب تک اس پر سک نہ پڑے (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

تَبِعَ - يَتَّبَعُ - پیروی، تابعداری۔

تَبْعَةٌ يَتَّبَعُ - برائے نتیجہ یا مطالبہ، حق دعوے۔

تَبِيعَ - مددگار دعوے دار گائے کا بچہ ایک سال کا۔

فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ - ہر تیس گایوں میں ایک گوسالہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

بَقْرَةٌ مُتَبِيعٌ اور شَاةٌ مُتَبِيعٌ اور جَارِيَةٌ مُتَبِيعٌ - یعنی گائے

بچہ سمیت اور بکری بچہ سمیت اور لونڈی بچہ سمیت۔

اِشْتَرَى مَعْدِنًا بِمِائَةِ شَاةٍ مُتَبِيعٍ - ایک کان سو بکریوں

کے بدل مولیٰ ہر ایک بکری کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔

كُنْتُ تَبِيعًا لِمُطْلِحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ - میں طلحہ بن عبید اللہ کا خدمت گار تھا۔

إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ - جب تم میں سے کسی کو ایک مال دار شخص کا حوالہ دیا جائے تو حوالہ قبول کر لے بعض نے فَلْيَتَّبِعْ بہ تخفیف تا روایت کیا ہے۔ بعض نے إِذَا اتَّبَعَ خطاباً نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اور یہ امر استحباً ہے نہ کہ وجوباً۔

مَا الْمَالُ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ تَبْعَةٌ مِّنْ طَالِبٍ وَلَا ضَيْفٍ - وہ کون سا مال ہے جس میں کسی کا حق دینا نہیں پڑتا نہ مانگنے والے کا نہ مہمان کا۔ لَا تَجْعَلْ لَكَ عِنْدِي تَبْعَةً إِلَّا وَهَبْتُهَا - تو میرے اوپر اپنا کوئی حق (مظلمہ) باقی مت رکھ اس کو بخش دے۔

اتَّبِعُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَتَّبِعَنَّكُمْ - تم قرآن کے پیچھے لگو اس کی پیروی کرو اس کو امام اور پیشوا بناؤ اور قرآن تمہارا پیچھا نہ کرے (اس طرح کہ اس کو پس پشت ڈال دو اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دو) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن تمہارے پیچھے نہ لگے۔ یعنی آخرت میں پروردگار کے سامنے تم پر دعویٰ نہ کرے کہ انہوں نے میرا حق ادا نہیں کیا (مجھ کو سمجھ کر نہیں پڑھا، نہ میرے احکام پر عمل کیا مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں شاید ہی کوئی ایسا مسلمان ہو جس کا پیچھا قرآن

جن عاشق تھا۔ اسی طرح پری اگر جن پر عاشق ہو تو اس کو تابعہ کہیں گے۔ اِتَّبَاعُ الْجَنَائِزِ - جنازوں کے پیچھے چلنا۔ اِتَّبَعَ جَنَازَةً - ایک جنازے کے پیچھے گئے۔

ایک روایت میں ”تَبَعَ“ ہے۔

فَكَانَ يَتَّبِعُ الْحَوْتَ - وہ مچھلی کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے۔ اِتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَّ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ - میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے چلا آپ حاجت کے لئے نکلے تھے۔ ایک روایت میں تَبَعْتُ ہے۔

فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِأَدَاوَةٍ - مغیرہ بن شعبہ پانی کی چھاگل لے کر آپ کے پیچھے چلے۔

اَتَّبَعَ وَضُوءَ كَ بَعْضِهِ بَعْضًا - وضو سب ایک ساتھ کر ایک کے پیچھے ایک۔ یہ نہیں کہ منہ دھولیا پھر ٹھہر گئے اور دیر کے بعد ہاتھ دھوئے۔

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ - جو جس کو پوجتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے۔ ایک روایت میں فَلْيَتَّبِعْ ہے۔

بہ تخفیف تَأَنَّتْ رَبَّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ تو ہمارا پروردگار رہے پھر اس کے ساتھ ہو لیں گے (پروردگار بہشت میں ان کو پہنچا دے گا)۔

فَلَمَّا رَأَى وَلِيَّ فَاتَّبَعْتُهُ - جب اس نے مجھ کو دیکھا پیٹھ موڑ کر چلا میں اس کے پیچھے لگا ایک روایت میں فَاتَّبَعْتُهُ ہے۔

يُتَّبَعُهُ بَصْرُهُ حَتَّى خَفِيَ - آنحضرت حضرت عباسؓ کی طرف برابر اپنی نگاہ لگائے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے چھپ گئے۔ اَتَّبَعَ أَصْحَابُ الْقَلْبِ لَعْنَةً - بدر کے کنویں والوں پر آخرت میں خدا کی پھٹکار پڑی (جیسے دنیا میں مارے گئے ذلیل ہوئے) ایک روایت میں اَتَّبَعَ أَصْحَابُ الْقَلْبِ لَعْنَةً ہے یعنی کنویں والوں پر لعنت کر تے اَتَّبَعَهَا بِأُخْرَى پھر ایک اور آنسو آپ نے نکالا فَاتَّبَعَهُمْ وَاتَّبَعَهُمْ اس نے ان کی پیروی کی ان کی چال پر چلا۔ فَتَبَعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ - حضرت حمزہؓ کی بیٹی آپ کے پیچھے لگ گئی۔ فَدَّ عَابِمَاءُ فَاتَّبَعَهُ إِيَّاهُ - آپ نے پانی منگوا کر پیشاب کے مقام پر ڈال دیا (اس کو دھویا نہیں)

آخرت میں نہ کرے گا۔ کوئی مسلمان اس وقت میں پورا پورا عمل قرآن پر نہیں کرتا۔ الا ماشاء اللہ شاید چند افراد ہوں باقی اکثر مسلمانوں کا تو یہ کام ہے کہ قرآن کی ایک عمدہ سنہری جلد بنوا کر ریشم کے غلاف میں رکھ دیتے ہیں اور کبھی کبھی اس کے الفاظ طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں نہ معنی سے غرض ہے نہ مطلب سے نہ عمل سے۔ بہت ہوا تو ماہ رمضان میں ایک ختم فر فر کر ادیا یا کوئی مر گیا تو اس کے سوم یا دہم یا چہلم میں دو چار ختم کر دیئے واہ! واہ! کیا قرآن اسی لئے اتر تھا۔ قرآن تو ایک قانون الہی ہے جس کو خوب سمجھ کر استاد سے سبقاً سبقاً پڑھنا اور اس پر عمل کرنا لازمہ اسلام ہے۔

بَيْنَا أَنَا أَقْرَأُ آيَةً فِي سَكَّةٍ مِنْ سَكِّكَ الْمَدِينَةِ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي أَتَّبِعُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَالْتَفْتُ فَإِذَا عُمَرُ فَقُلْتُ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ - ابن عباسؓ نے کہا میں مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں قرآن کی ایک آیت پڑھ رہا تھا اتنے میں پیچھے سے ایک آواز میں نے سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ ابن عباسؓ اس کی سند بیان کر (تو نے یہ آیت کس سے سیکھی ہے؟) مڑ کر جو دیکھتا ہوں تو حضرت عمرؓ ہیں۔ میں نے کہا میں آپ کو ابی بن کعبؓ کا حوالہ دیتا ہوں (قرآن کے بڑے چار قاریوں میں سے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہی سے قرآن سیکھنے کا حکم دیا تھا) ان سے پوچھ لیجئے یہ آیت میں نے انہی سے سیکھی ہے۔

تَابِعُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُم بِالْخَيْرَاتِ - ہم کو نیکیوں میں ان کا پیرو بنادے (جو نیک کام انھوں نے کئے ہم بھی کریں)۔ تَابِعْنَا الْأَعْمَالِ فَلَمْ نَجِدْ فِيهَا أَبْلَغَ مِنَ الزُّهْدِ - ہم نے سب نیک عملوں کو جانچا تقویٰ اور پرہیزگاری اور دنیا سے نفرت کے برابر کوئی عمل نہیں پایا۔ (جب دنیا کی طرف رغبت نہ ہوگی تو آدمی ہمیشہ ان کاموں میں مصروف رہے گا جو آخرت میں کام آئیں گے)۔

لَا تَسْبُوا تَبَعًا فَإِنَّهُ أَوَّلَ مَنْ كَسَا الْكُعْبَةَ - تبع (یمین کے بادشاہ) کو برا نہ کہو اسی نے سب سے پہلے کعبہ پر غلاف چڑھایا۔ كَانَ لَهَا تَابِعٌ مِنَ الْجَنِّ - اس عورت پر ایک

چونکہ کچی زمین تھی)۔

فَتَتَّبَعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِّ - خون کے مقاموں پر اس کو پھرائے۔ اصل میں فَتَتَّبَعُ تھا، باب تَفَعَّلُ سے ایک 'ت' تخفیف کے لئے گرا دی، ایک روایت میں فَتَتَّبَعُ ہے باب اِفْعَال سے ایک میں فَتَتَّبَعُ ہے تَبَعَ يَتَّبَعُ سے۔

هَلْ يَتَّبَعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ - کیا اذان دینے والا اپنا منہ (داسنے بائیں طرف) پھرائے۔

فَجَعَلْتُ أَتَتَّبَعُ فَاهُ - میں بلالؓ کے منہ کی پیروی کرنے لگا (ان کی طرح داسنے بائیں طرف منہ پھرانے لگا)۔

لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ - کسی نے ان کے فدیہ کے وجوب میں اتفاق نہیں کیا۔ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ - میں نے قرآن کی تلاش کی (گو آنحضرتؐ ہی کے عہد میں قرآن لکھا جا چکا تھا، مگر حضرت زید بن ثابتؓ نے ان مختلف پرچوں کو بھی دیکھنا اور جمع کرنا شروع کیا جو صحابہؓ نے اپنے اپنے پاس آنحضرتؐ سے سن کر لکھ لئے تھے اس خیال سے کہ شاید اس میں کوئی نئی قرأت ہو)۔

تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ الْوَحْيَ - پھر تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ پر وحی کا تار باندھ دیا۔ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ - پھر وحی پے در پے آنے لگی۔ مَا شَبَعَ مِنْ بَرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا - آنحضرتؐ نے گیارہوں کی روٹی پے در پے تین راتوں تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

مُسْلِمُهُمْ تَبَعَ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعَ لِكَافِرِهِمْ - قریش کے مسلمان مسلمانوں کے سردار ہیں اور قریش کے کافر کافروں کے سردار ہیں (مطلب یہ ہے کہ قریش کے قبیلوں کو عرب کے دوسرے قبیلوں پر ہر حال میں فضیلت ہے)۔

فَاجْعَلْ أَتْبَاعَنَا مِنَّا - ہمارے تابعین کو بھی ہم میں سے کر دے (ہماری طرح ان کو شرف اور بزرگی عطا فرما) يَتَّبَعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ - یہ دونوں عورتوں کے پیٹ کا پیچھا کرتے ہیں۔ (حمل گرا دیتے ہیں) وَالَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعَ لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا - جو لوگ تم میں مرد پیشہ ور ہیں نہ ان کے عیال ہیں نہ ان کے پاس مال ہے۔ ایک روایت میں لَا يَتَّبِعُونَ ہے (یعنی وہ اہل اور مال کے طالب نہیں ہیں)۔

فَلَمَّا رَأَاهُ أَتَبَعَهُ جب ان کو دیکھا تو ان کے ساتھ ہو لئے ثُمَّ نَرُجِعُ نَتَّبَعُ الْفَيْءَ پھر جمعہ پڑھ کر ہم لوٹتے تو سایہ دھونڈھتے ہوئے۔ ایک روایت میں نَتَّبَعُ ہے۔

فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ - میں نے کہا میں آپ کے ساتھ ہوں گا (میںیں رہ کر اپنا اسلام ظاہر کروں گا) فَيَتَّبَعُ مَوَاضِعَ أَصَابِعِهِ - ابو ایوبؓ کہا کرتے تھے کہ آنحضرتؐ صلعم جب برتن میں سے کھانا کھا کر بچا ہوا کھانا ان کو بھیج دیتے، تو وہ دھونڈھ ڈھونڈھ کر انہی مقاموں میں سے کھاتے، جہاں آنحضرتؐ صلعم کی انگلیاں پڑی ہوتیں (زہے قسمت حضرت ابو ایوبؓ کی کہ ان کو آنحضرتؐ صلعم کا جھوٹا کھانا ملتا)۔

النَّاسُ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ - لوگ بھلائی (اسلام) اور برائی (کفر) دونوں زمانوں میں قریش کے تابع ہیں (ہمیشہ سرداری اور خلافت قریش میں رہے گی) تَتَّبَعِي بِهَا أَثَارَ الدَّمِّ - اس پھوئے کو ان مقاموں پر پھرا جہاں جہاں خون کا نشان ہو۔

تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ - لوگوں نے کھٹا کھٹ طلاق دینا شروع کر دی۔ إِذَا أُعْتِقَ تَبَعَهُ مَالُهُ - جب غلام لونڈی آزاد کئے جائیں تو ان کا مال بھی انہی کے ساتھ رہے (اپنا مال بھی لے جائیں یہ حکم استحباً ہے اگر مالک نہ چاہے تو آزادی تک کا سب مال ان سے لے سکتا ہے)۔

تَتَابَعَ بَنِي - مجھ پر پل پڑتا ہے بار بار مجھ کو ستاتا ہے۔ السُّكْرَانُ يَتَابَعُ - مست اپنی تئیں گرا دیتا ہے۔ اَنْ تَتَابَعُوا فِي الْكُذْبِ بار بار جھوٹ بولو الْجَنَازَةُ مُتَّبُوعَةٌ لَا تَتَّبَعُ - جنازے کے پیچھے چلنا چاہیے نہ یہ کہ جنازہ پیچھے رہے (تم آگے چلو)۔ تَابَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ - حج کے ساتھ عمرہ کرو، عمرے کے ساتھ حج۔ لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنَ مِنْ قَبْلُكُمْ - تم اگلے لوگوں کی چالوں پر چلو گے۔ اَلَا نَ الْكَلَامَ وَ تَابَعَ الصِّيَامَ - جس نے نرمی سے بات کی اور پے در پے روزے رکھے۔ يَتَّبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ - مردے کے ساتھ اس کے گھر والے جاتے ہیں اس کے مال جاتے ہیں۔ (جیسے غلام لونڈی سواری کے جانور وغیرہ) فَلَمْ يَخَفْ عَلَى التَّابِعِ مِنَ الْمُتَّبُوعِ - پاجی اور

التَّبَنُّ يُطَيَّنُ بِهِ الْمَسْجِدُ - گھاس (مٹی میں ملا کر) اس سے مسجد لپی جائے - إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يُتَبَّنُ فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ - آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے اس میں چتر اپن کرتا ہے (عقل مندی کی بات سمجھتا ہے) مگر اس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے۔

مترجم:- کہتا ہے یہ باریک بینی اور عقل مندی کچھ کام نہیں آتی ایسی عقل سے جو گمراہی کی طرف لے جائے خدا کی پناہ مانگنا چاہیے۔ تمام اہل کلام اور معقولی اور فلسفی لوگ اسی مرض میں مبتلا ہیں سیدھی طرح اللہ اور رسول کے ارشاد کو تسلیم نہیں کرتے اس میں طرح طرح کی تاویلیں اور شکافیاں کرتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو سیدھے سادے بھولے بھالے اللہ اور رسول کے ارشاد پر جان قربان کرنے والے ہیں من تمسک بدین العجائز فهو الفائز..... حتی تبنتم۔ یہاں تک کہ تم نے باریک بینی کی اور دوسری طرح فتوے دینے لگے۔ صَلَّى رَجُلٌ فِي تَبَانٍ وَ قَمِيصٍ - ایک شخص نے جا نگیا اور کڑتے میں نماز پڑھی۔ إِنَّ عَمَّارًا صَلَّى فِي تَبَانٍ وَقَالَ إِنِّي مَمْنُوكَ - عمار بن یاسر نے جا نگیا پہن کر نماز پڑھی کہنے لگے مجھ کو مٹانہ کی شکایت ہے۔ أَشْرَبُ التَّبَنِّ مِنَ اللَّبَنِ - عمرو بن معدی کرب نے کہا میں دودھ کا بڑا کاسہ (جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے) پی جاتا ہوں۔

تبَنُّ - سب سے بڑا شاہ کاسہ جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے۔ اس کے بعد سَحْنُ جو دس کو سیر کر دے۔ اس کے بعد عُسُ جو تین چار کو سیر کر دے۔ اس کے بعد قَدَحُ جو دو آدمیوں کو سیر کر دے۔ اس کے بعد قَعْبُ جو ایک آدمی کو سیر کر دے۔ اس کے بعد غُمَرُ ہے۔

كَانَ يَلْبَسُ رِدَاءً مُتَبَّنًا بِالزُّعْفَرَانِ - عمر بن عبدالعزیز ایسی چادر پہنتے تھے جس کا رنگ زعفران کے رنگ کے مشابہ ہوتا۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ التَّاءِ

تَتْرَى - متفرق اور پریشان - یکے بعد دیگرے۔ لَا بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ تَتْرَى - رمضان کی قضا

شریف کوئی سمجھ پر چھپا نہیں رہا۔ مَا يَخْشَى تَبَاعْتَهُ - وہ اس کے خراب نتیجہ سے کچھ نہیں ڈرتا۔ اتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا - گناہ کے پیچھے اسی قسم کی کوئی نیکی کر لے وہ اس کو مٹا دے گی۔ (مثلاً واہیات بک بک کی تو اس کے بعد کچھ ذکر الہی کر لے۔ کسی کو سخت سست کہا تو اس کے ساتھ کچھ احسان کر دے)۔

إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ (یہ صحابہؓ کی طرف خطاب ہے) یعنی دوسرے لوگ تمہارے تابع ہیں (وہ تمہاری پیروی کریں گے اس لئے تم کو بڑی احتیاط لازم ہے کہ کوئی برا کام تم سے سرزد نہ ہو)۔ وَمَا لَا فَلَا تُتَّبِعْهُ نَفْسُكَ - جو اس طرح سے نہ آئے (بن مانگے) اس کے پیچھے اپنا دل نہ لگاؤ تَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے چھپے ہوئے عیب کے پیچھے لگے (اس کو کھولنا اور فاش کرنا چاہیے) لَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ - ان کی پوشیدہ باتوں کے پیچھے مت لگو۔ فَالْنَّاسُ لَنَافِيهِ تَبَعٌ - اس عبادت کے دن دوسرے لوگ یہود اور نصاریٰ ہمارے پیچھے ہو گئے۔ (ہم ان سے پہلے جمعہ کے دن عبادت کرتے ہیں اور یہود ہفتہ کے دن نصارے اتوار کے دن) الرُّوحُ إِذَا قُبِضَ تَبَعَهُ الْبَصَرُ - جان کے پیچھے ہی بینائی بھی جاتی ہے۔ (اس لئے آنکھ مردے کی بند کر دیا کرو کھلی رہنے میں کیا فائدہ ہے)۔

تُبَّعٌ - یمن کے بادشاہوں کا لقب تھا۔ ستر تاج گزرے ہیں ان میں ایک مومن تھا، کامل بن ملکی۔ تَبَّلٌ - دشمنی کینہ کسی کو دیوانہ و مفتون کرنا، عشق و محبت کا دل کو بیمار کر دینا۔

بَانَتْ سَعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مُتَبَوِّلٌ - سعاد (میر معشوقہ) جدا ہو گئی اس لئے آج میرا دل پریشان اور بیمار ہے۔

تَبَالَهُ - ایک مشہور شہر ہے یمن میں۔ تَوَابِلٌ - گرم مصالح، کباب وغیرہ۔

تَبَنٌ - عقل مند اور باریک بین ہونا۔ تَتَبَّنٌ - عقل مندی اور باریک بینی، موشگافی کرنا۔

تُبَّانٌ - جا نگیا۔ تَبَنٌ - گھاس۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْحَاءِ

تَحْتُ - نچا - جمع تَحُوتُ ہے۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَهْلِكَ الْوُغُولُ وَ تَظْهَرَ التُّحُوتُ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ شریف لوگ مرجائیں گے اور سفلیٰ کمینے بڑھ جائیں گے (غلبہ حاصل کریں گے چڑھ جائیں گے اعلیٰ مرتبہ پائیں گے)۔ بعض نے کہا تَظْهَرُ التُّحُوتُ کا مطلب یہ ہے کہ زمین کے خزانے کھل جائیں گے۔ اِنَّ مِنْهَا اَنْ تَعْلُوَ التُّحُوتُ الْوُغُولُ - قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سفلیٰ شریفوں پر غالب آئیں گے (بیچارے شریف اور سید اور خاندانی لوگ کمزور محتاج اور غریب ہو جائیں گے اور کمینے پاجی مجہول النسب دوغلے زور دار اور مال دار ہوں گے حکومت کریں گے۔ فَمَا تَ تَحْتُ لَيْلَةَ شَبِّ كَوَايِكَ حَادِثَةٍ وَجْهٍ مَرَّيَا۔

تُحْفَةٌ - يَاتُحْفَةً - ہدیہ حصہ -

تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدَّهْنُ وَ الْمُجَمَّرُ - روزہ دار کا تحفہ خوشبودار تیل (عطر) اور خوشبو کی دھونی (کیونکہ روزہ دار ان چیزوں کا استعمال کر سکتا ہے) الطَّيْبُ تُحْفَةُ الصَّائِمِ - روزہ دار کا تحفہ خوشبو ہے تُحْفَةُ الْكَبِيرِ وَ صُغْمَةُ الصَّغِيرِ - کھجور بڑے آدمی کے لئے تحفہ ہے اور بچے کو چپ کرانے والی ہے (جہاں بچہ رویا ایک کھجور اس کو دے دی تو کھا کر چپ ہو جاتا ہے) تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَيُوتُ - مومن کے لئے موت تحفہ ہے (کیونکہ دنیا کی تکالیف اور کجھٹوں سے نجات پا کر آرام اور راحت حاصل کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ موت مومن کے لئے راحت ہے۔ اَتُحْفِي بِصِيَاغَتِهِ - میری مہمانی کر کے مجھ کو عزت دی اَوَّلُ مَا يُتَحَفُّ بِهِ الْمُؤْمِنُ يُغْفَرُ لِمَنْ يَمُوتُ خَلْفَ جَنَازَتِهِ - پہلا تحفہ جو مومن کو دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جو اس کے جنازے کے پیچھے چلے اس کی مغفرت ہوتی ہے۔ تَحِيَّةٌ - سلام دعا کورنش آداب تسلیمات مجرا -

متفرق کر کے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی لگا تار رکھنا ضروری نہیں)

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْجِيمِ

تَجَرُّ - يَاتِجَارَةً - سوداگری کرنا۔

اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَجَارًا اِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ - سوداگر لوگ قیامت کے دن گنہگار ہو کر اٹھیں گے مگر جو سوداگر اللہ سے ڈرتا رہا ہوگا (دغا بازی ماپ تول کی کئی جھوٹ، جھوٹی قسم سود خواری وغیرہ سے بچا رہا ہو)۔

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْاَمِينُ مَعَ النَّبِيِّنَ وَ الصَّدِيقِينَ وَ الشَّهَدَاءِ - ایمان دار سچا سوداگر قیامت کے دن پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ - بہشت میں پہلے سچا سوداگر جائے گا۔ مَنْ يَتَجَرُّ عَلَى هَذَا كَوْنِ اس پر سوداگری کرتا ہے؟ (اس کے ساتھ نماز پڑھ لے تو دہرا ثواب کمائے۔ یہ تجارت سے ہے نہ کہ اجر سے) مَنْ وَلَّى يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ - جو شخص کسی یتیم کے مال کا متولی ہو جائے تو اس میں سوداگری کرے اس کو بے کار پڑا رہنے نہ دے ایسا نہ ہو کہ سالانہ زکوٰۃ اس کو کھا کر تمام کر دے۔

”تَجَرُّ“ تاجر کی جمع ہے۔

تَجْفَافٌ - گھوڑے کی آہنی پوشش جو لڑائی میں اس کو زخمی ہونے سے بچائے۔

اَعِدَّ لِلْفَقْرِ تَجْفَافًا - سارے فقیری کا سامان تو تیار کر (کیونکہ فقیری بہت مشکل ہے ہزاروں بلاؤں میں آدمی گرفتار ہو کر فقیری سے نکل جاتا ہے۔ جھوٹے فقیر بھیک مانگنے والے اور لوگوں کو ٹھگنے والے دنیا میں بہت ہیں، پر سچے فقیر بہت کم ہیں)۔ تَجَاهٌ - سامنے مقابل۔

وَ طَائِفَةٌ تَجَاهُ الْعَدُوَّ - ایک ٹکڑی دشمن کے سامنے رہے۔

قُمْ يَا أَبَا تَرَابٍ - آنحضرت حضرت علیؑ کی پیٹھ پر سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے ابو تراب اٹھ، (یعنی مٹی والے)۔
مجمع البحرین میں ہے کہ ”ابو تراب“ آپؐ کی کنیت اس لئے ہوئی کہ آپ ساری زمین کے سردار ہیں اور حجت ہیں اللہ کی زمین پر یعنی زمین والوں پر۔

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا أَيْ مِنْ شَيْعَةِ عَلِيٍّ - کاش میں تراب ہوتا (یعنی حضرت علیؑ کے گروہ میں ہوتا۔ یہ امامیہ کی روایت ہے) عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبْتُ يَدَاكَ - تو دیندار عورت اختیار کر، تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (تجھ پر محتاجی آئے) تَرِبْتُ يَدَاكَ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَمَنْ يَعْدِلُ - تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے اگر میں ہی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا - تَرِبْتُ يَمِينُكَ - تیرے داہنے ہاتھ کو مٹی لگے (یہ عرب کا محاورہ ہے اس سے بددعا مقصود نہیں ہے۔ بعض نے کہا یہ تعریف کے مقام پر کہتے ہیں) لَا أُمَّ لَكَ لَا أَبَ لَكَ لِلَّهِ دَرَكٌ تَرِبَ جَبِينُهُ - اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو۔ (یعنی گر پڑے بعضوں نے کہا یہ دعا ہے اکثر سجدے میں رہے) تَرِبَ نَحْرُكَ تیری دگدگی خاک آلودہ ہو (یعنی تو شہید ہو۔ پھر ایسا ہی ہوا اور پھر شہید ہوا) أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبَ لَا مَالَ لَهُ - معاویہ تو بالکل لنگا محتاج ہے اس کے پاس پیسہ نہیں بَلْ أَنْتَ تَرِبْتُ يَدَاكَ - نہیں تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (کیونکہ تو حق بات کو پونچھنے میں عیب سمجھتی ہے اور اس نے پوچھا کیا کہ دین کی بات جس کو پوچھنا ضروری تھا پوچھی) تَرِبَةُ أَرْضِنَا - یہ ہماری زمین کی مٹی ہے (اپنے ملک کی مٹی ہر آدمی کے لئے شفاء ہے۔ اسی طرح مسلمان کا تھوک۔ بعض نے کہا خاص مدینہ طیبہ کی مٹی اور آنحضرتؐ کا تھوک مراد ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر آدمی ایسا کر سکتا ہے کہ کلمہ کی انگلی پر اپنا تھوک لگائے پھر مٹی اسے لگا کر زخم یا درد کے مقام پر پھیرے اور یہ دعا پڑھے:-
بِسْمِ اللَّهِ تَرِبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا - ایک روایت میں يُشْفَى بِهَا سَقِيمُنَا

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ - سب طرح کی کورنشیں اور تسلیمیں اور آداب اور مجر اللہ کے لئے ہے۔
حَيَّاكَ اللَّهُ - اللہ تجھ کو سلامت رکھے - حَيَّاكُمَا اللَّهُ مِنْ كَاتِبَيْنِ - تم دونوں لکھنے والوں کو خدا سلامت رکھے یا خدا کی طرف سے تم پر سلام۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْخَاءِ

تَخَذَ - لینا، بمعنی أَخَذَ ہے ماضی تَخَذَ مضارع يَتَخَذُ - قرآن میں لَتَتَّخَذْتَ اور لَا اتَّخَذْتَ دونوں قرأتیں ہیں۔
اتَّخَذَ - لینا اسی تَخَذَ سے نکلا ہے۔ زہری نے کہا اخذ سے - تَخَمَّ - زمین کی نشانی، حد فاصل۔
تَخُومَ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَلْعُونٌ مَنْ غَيَّرَ تَخُومَ الْأَرْضِ - جو شخص زمین کی نشانیوں اور علامات حدود کو بدل دے وہ ملعون ہے (کیونکہ اس میں فساد کا اندیشہ ہے دوسرا راستہ چلنے والوں کو تکلیف دینا ہے) وَارِى تَنَاخُمُ دَارَهُ مِيرَاغَرِ اس کے گھر سے ملا ہوا ہے۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ الرَّاءِ

تَرَابٌ - مٹی، خاک۔
تَرِبٌ - ہمزاد ہم عمر۔ جمع اَثَرَابٌ ہے۔
تَرَابٌ - گوشت کے وہ ٹکڑے جو زمین پر گر پڑیں اور خاک آلودہ ہو جائیں۔
أُحْشُوا فِئَ وَجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التَّرَابِ - خوشامدیوں کے منہ پر مٹی ڈالو (یعنی ان کو محروم کرو۔ کچھ مت دو، مقدار نے ظاہری معنی مراد رکھے۔ حضرت عثمانؓ کی ایک شخص خوشامد کرنے لگا۔ انھوں نے اس کے منہ پر مٹی ڈال دی)۔

إِذَا جَاءَ مَنْ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَاُمْلَأْ كَفَّهُ تُرَابًا - جب کوئی شخص کتے کی قیمت مانگنے آئے تو اس کی مٹھی مٹی سے بھر دے (کیونکہ کتے کا بیچنا درست نہیں۔ مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہ ہو) - فَجَعَلَ يَمْسَحُ التَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ

ہے) يَا أَفْلَحُ تَرَبُّ وَجْهَكَ - اُح اپنے منہ کی خاک آلودہ ہونے دے (اُح کیا کرتے تھے سجدے کے وقت زمین پر پھونک مارتے تاکہ مٹی نہ لگے) - لِيُوجِرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا التُّرَابَ - مومن کو ہر مباح کام میں بھی ثواب ملتا ہے (جب نیت بخیر ہو) مگر بے فائدہ عمارت بنانے میں (اس میں ثواب نہیں بلکہ وہ وبال ہے) - وَلَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ - اب ہم اس پیسہ کو سوائے عمارت کے اور کہاں خرچ کریں - وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ - آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرتی ہے (جب تک زندہ رہتا ہے حرص نہیں جاتی) - لَيْتُ وَلَيْتُ بَنِي أُمِّيَّةَ لَا نَفْضَنَّهُمْ نَفْضَ الْقَصَابِ التُّرَابِ الْوَدِيمَةِ - حضرت علیؑ نے فرمایا اگر مجھ کو بنی امیہ پر حکومت ملی تو میں ان کو جھٹک کر (ایسا صاف پاک کر دوں گا) جیسے قصائی گوشت کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو جھاڑ پونچھ کر صاف کرتا ہے۔

خَلَقَ اللَّهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ - اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہفتہ کے دن بنایا - تُرْبَةٌ مقبرہ کو بھی کہتے ہیں۔

اَتَرَبُّوا الْكِتَابَ فَإِنَّهُ اُنْحَجُ لِلْحَاجَةِ - خط کو لکھ کر اس پر مٹی ڈالو ایسا کرنے سے مطلب براری کی زیادہ امید ہے فَلْيَتَرَبُّهُ - خط لکھ کر اس پر مٹی چھڑکے (یا تواضع اور عاجزی کے ساتھ خط لکھے) كَانَ يُتَرَبُّ الْكِتَابُ - خط پر مٹی ڈالتے تھے۔ تَرَبَّاءُ - بھی بمعنی تراب ہے۔

تَرْيِبَةٌ - سینے کی اوپر کی پسلیاں جو ٹھنڈی کے نیچے ہوتی ہیں۔

كُنَّا بِتَرْبَانَ - ہم تربان میں تھے (جو ایک مقام کا نام ہے بہت شاداب مدینہ سے پندرہ میل پر) ”تُرْبَةٌ“ ایک وادی کا نام ہے مکہ سے دو دن کی راہ پر - اِرْجِعُوا اِلَى الَّذِي كُنْتُمْ تُرَابًا - جب جانوروں کا حساب و کتاب ہو لے گا تو ان سے کہا جائے گا ”اب جیسے تم تھے (یعنی مٹی) وہی ہو جاؤ۔

تُرَاثٌ - میراث ترکہ (اصل میں وراثت تھا - واو کو ت سے بدل دیا - اصل مقام اس کا باب الواو مع الراء ہے گر صاحب نہایہ نے برعایت لفظی یہاں بیان کر دیا)۔

اَلَيْكَ مَا بِيْ وَلَيْكَ تَرَاثِيْ - تیری ہی طرف میرا ٹھکانا ہے اور تو ہی میرا ترکہ لے گا۔

تَرْجٌ - چھپ جانا - اور وہ جنگل جس میں شیر ہوں۔ تَرْجٌ - مشکل اور مشتبہ ہونا۔

تَرْنُجٌ اور تَرْنُجَةٌ - مشہور میوہ ہے (یعنی لیموں)۔

اَتَرْنُجٌ اور اَتَرْجٌ اور اَتَرْجَةٌ - بھی وہی میوہ ہے (یہ باب الالف میں گزر چکا ہے) - نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِي الْمَتَرَجِ - آنحضرتؐ نے ریشمی ڈھڈھاتے سرخ کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْاُتْرَجَةِ - اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے تَرْج کی مثال ہے (جس کا ظاہر بھی خوش رنگ اور باطن بھی مزیدار)۔

تَرْجَمَةٌ - یا تَرْجُمَةٌ - ایک زبان سے دوسری زبان میں لے جانا تفسیر کرنا، کسی شخص کے حالات بیان کرنا (بیان گرافی لائف) ہر کتاب کا شروع۔

قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ يَاتَرْجُمَانِهِ يَاتَرْجُمَانِهِ - اپنے ترجمان سے کہا۔

تَرْجَمَانٌ - وہ شخص جو ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں بیان کر کے سمجھائے۔ اس کی جمع تَرْجَمَانَةٌ اور تَرْجَمَانٌ ہے۔ اَلْاِثْمَةُ تَرْجَمَةٌ وَحَيْكٌ - امام تیری وحی کا ترجمہ اور تفسیر کرنے والے ہیں۔ اَلْاِمَامُ يُتَرْجَمُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى - امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مترجم ہوتا ہے (یہ دونوں روایتیں امامیہ کی ہیں) اَتَرْجَمُ لَهُ - میں ابن عباسؓ کو عربی زبان میں ترجمہ کر کے لوگوں کا مطلب سمجھاتا جاتا تھا (جو فارسی بولتے تھے۔ بعض نے کہا۔ ابن عباسؓ کی بات کو پکار کر یا اس کی شرح کر کے لوگوں کو سنا یا سمجھا دیتا تھا جواژدحام (بھیڑ بھاڑ) یا اختصار کی وجہ سے اچھی طرح سن یا سمجھ نہیں سکتے تھے)۔ لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمِينَ - ہر حاکم کے لئے مترجموں کی ضرورت ہے (ایک روایت میں بہ صیغہ تشبیہ ہے یعنی دو مترجموں کی کہ اگر ایک غلط ترجمہ کرے تو دوسرا اس کی غلطی بیان کر دے) تَرْجَمَةٌ بَابٌ - باب کی شرح مثلاً باب الصلوة باب

الطہارۃ وغیرہ۔

تَرَحُّجٌ - رنج اور غم - یہ فَرَح کی ضد ہے۔ اور تَرَحُّجٌ بسکون
را محتاجی، فقیری۔

مَا مِنْ فَرْحَةٍ إِلَّا وَتَبِعَهَا تَرَحُّجٌ - ہر خوشی کے بعد ایک
رنج لگا ہوا ہے (جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ دنیا میں توام ہیں
شادی و غم اور اسی میں پروردگار کی بڑی حکمت ہے۔ اگر دنیا میں
نرمی و خوشی ہی خوشی ہوتی یا نرمی تکلیف ہی تکلیف تو آدمی کی
زندگی اور صحت قائم نہیں رہتی خوشی میں روح کو انبساط ہوتا ہے
اور رنج میں انقباض دونوں امر حیات اور صحت باقی رکھنے کے
لئے اعتدال کے ساتھ ضروری ہیں جیسے رنج زیادہ ہونے سے
آدمی مر جاتا ہے ویسے ہی خوشی بھی بہت ہونے سے شادی مرگ
ہو جاتی ہے)۔

تَرٌّ: يَاتَرَارَةً يَاتَرُورٌ - موٹا پر گوشت ہونا۔

تَارٌ - موٹا، فربہ۔

رَبْعَةٌ مِنَ الرِّجَالِ تَارٌ - میانہ قد پر گوشت - تَرْتَرُوهُ
وَمَزْمَزُوهُ - ابن مسعود کے پاس ایک پدمست شخص لایا گیا
انہوں نے کہا اس کو ہلاؤ جلاؤ (ایک روایت میں تَلْتَلُوهُ ہے
اس کے بھی معنی ہلاؤ) - التَّرُّ التُّرُّ حُمْرَانٌ مِدَّ الْمِطْمَرِ
حُمْرَانٌ - دیکھ ڈوری پر وہ ڈوری کھینچ - تَرَاءَ مِطْمَرٌ وہ ڈوری
جو معمار داڑر (کھینچ کر اس سے دیوار وغیرہ عمارت کا سیدھا پن
دیکھتے ہیں لَمْ اُتَرْتَرٌ - میں لرز نہیں۔

تَرَزٌ - سوکھنا، سخت ہو جانا۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ التَّرَاؤُ - قیامت اس
وقت تک قائم نہ ہوگی کہ ناگہانی موت بہت نہ ہو جائے۔
وَاشْتَرَطَ أَنْ لَا يَأْخُذَ تَمْرَةٌ تَارِزَةً - یہ شرط لگائی کہ سوکھی سخت
کھجور نہیں لے گا۔ (ہر ڈول کے بدل ایک اچھی تازی کھجور لوں
گا۔ بیت کو بھی تارز کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھ کر سخت ہو جاتا ہے)۔

تَرَاصَةٌ - مضبوط اور پائدار ہونا۔

لَوْوَزَنَ رَجَاءُ الْمُؤْمِنِ وَخَوْفُهُ بِمِيزَانٍ تَرِيصٍ

مَا زَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ - اگر مسلمان کی امید اور اس کا
ڈرد دونوں ایک ٹھیک ترازو سے تولے جائیں (جس میں یا نہ نہ
ہو) تو دونوں پلڑے برابر رہیں گے، کمی بیشی نہ ہوگی (مطلب
یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی اور مایوسی اسی طرح
حق تعالیٰ سے بے خوف ہو جانا دونوں کفر ہیں الْإِيمَانُ بَيْنَ
الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ)۔

اِتْرَاصٌ - ٹھیک کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

اِتْرَاصٌ مِيزَانُكَ فَإِنَّهُ شَائِلٌ - اپنا ترازو برابر کر وہ
ایک طرف سے اٹھا ہوا ہے۔

تَرَعٌ - برائی میں جلدی کرنا، کسی کام میں خوشی سے گھس
پڑنا، پھر جانا، جلدی سے غصہ ہو جانا۔

تَرَعٌ - پھیرنا، موڑنا۔

تَرِيعٌ - بند کرنا۔

اِتْرَاعٌ - بھر دینا۔

تَتْرَعٌ - جلدی کرنا۔

وَأَنْصَبَ الْخَيْمَةَ عَلَى التَّرْعَةِ - اونچے چمن پر ڈیرہ لگا۔
إِنَّ مِنبَرِي عَلَى تَرْعَةٍ مِّنْ تَرْعِ الْجَنَّةِ - میرا منبر
بہشت کی بلند منبر کیاریوں میں سے ایک کیاری پر ہے یا بہشت
کے دریچوں میں سے ایک دریچہ پر ہے یا بہشت کی سیڑھیوں
میں سے ایک سیڑھی پر ہے۔ بعض نے کہا "تَرْعَةٌ" سریانی لفظ
ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں عبادت کرنا بہشت کی کیاری ملنے کا
سبب ہے۔ ایک روایت میں عَلَى تَرْعَةٍ مِّنْ تَرْعَةِ الْحَوْضِ
یعنی حوض کوثر کے نالوں میں سے ایک نالے پر ہے۔ (نالہ) منبع
جہاں سے حوض کا پانی نکل کر بہتا ہے)۔

فَرَمَى الْأَنْصَارِيَّ بِسَهْمٍ فَتَرَعَهُ - اس مشرک نے
انصاری کو (جو نماز پڑھ رہا تھا) ایک تیرا مارا، انصاری نے اس کو
سر کا دیا ہٹا دیا، نکال ڈالا (لیکن نماز نہ توڑی نہ اپنے رفیق کو
جگایا۔ اسی طرح تین تیر کھائے۔ نماز کے بعد اس کو جگایا تو وہ کیا
دیکھتا ہے کہ سب خونا خون۔ اس نے پوچھا تو نے پہلے تیر میں

مجھ کو کیوں نہیں جگا دیا انصاری نے کہا، قرآن کی ایک سورت پڑھ رہا تھا اس کا توڑنا مجھ کو اچھا نہیں لگا، (سبحان اللہ! صحابہ کی نماز کا کیا کہنا، ان کی ایک رکعت ہماری تمام عمر کی نماز سے درجہ میں بڑھ کر ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، نہ وہ نجاست جو نمازی کے بدن یا کپڑے پر نماز شروع کرنے کے بعد آن پڑے کچھ ضرر کرتی ہے)۔

فَاَحْذَرْتُ بِخَطَامِ رَاحِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَعْنِي - میں نے آنحضرت کی اونٹنی کی نکیل تھام لی۔ آپ نے جلدی سے مجھ کو منع نہیں کیا یا مجھ کو پھیرا اور موڑا نہیں۔ فَتَرَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجُلًا - ہم نے حوض میں سے ایک ڈول بھرا المُنْتَرِعَاتِ وَالْمُخْتَلِعَاتِ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ - برائی کی طرف جلدی کرنے والیاں اور حملہ کرنے والیاں وہی نفاق کرنے والیاں ہیں۔ هَلْ تَرَعَكَ غَيْرُهُ اس کے سوا اور بھی کسی نے تجھ کو بھڑکایا۔

تَرَفٌ - چین اور آسائش سے بسر کرنا، دنیا کی لذتوں میں ڈوبے رہنا۔

تُرْفَةٌ - آرام اور آسائش کی زندگی اور تحفہ ہدیہ۔
اِتْرَافٌ - چین اور آسائش کی وجہ سے پھول جانا۔ سرکشی اور نافرمانی پر اصرار کرنا۔

أَوْهُ لِقَرَاخِ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَلِيفَةٍ يُسْتَخْلَفُ عِتْرِيْفٍ مُّتَرَفٍ - ہائے محمد کے بچوں کا ایک ناپاک دنیا کے مزوں میں ڈوبے ہوئے خلیفہ کی وجہ سے کیا حال ہونا ہے (مراد یزید مردود ہے جس نے آنحضرت کی آل کو تباہ و برباد کیا۔ ایسی ایسی مضیبتیں ان پر ڈالیں جن کے لکھنے سے قلم تھراتا ہے)۔

مِنْ جَبَّارٍ مُّتَرَفٍ - ایک ظالم عیش میں ڈوبے ہوئے ہے۔
تَرْقُوتَةٌ - ہنسی (فارسی میں چنبر گردن) جمع تراتی ہے۔

يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ - وہ قرآن پڑھیں گے، لیکن ہنسیوں کے نیچے نہیں اترے گا۔ بس حلق تک رہے گا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کے الفاظ زبان سے پڑھیں گے اس پر عمل نہیں کریں گے تو ان کو قرآن پڑھنے کا کچھ ثواب نہیں ملے گا۔ ہمارے زمانہ میں بھی اہل

بدعت نے خوارج مردود کی پیروی اختیار کی ہے۔ قرآن کے لفظ پڑھ لیتے ہیں اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں نہ اس کے معنی میں غور کرتے ہیں نہ عمل کرنے کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ اللہ ان لوگوں سے بچائے رکھے) دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ اِلَى تَرْقُوتِهِ اس کی ہنسی تک اِنَّهَا تَرِيَاقٌ اَوَّلُ الْبُكَرَةِ - وہ سویرے صبح کو تریاق ہے (تریاق وہ دوا جو ہر کا اثر دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے)۔ اِنَّ فِي عَجُوةِ الْعَالِيَةِ تَرِيَاقًا - عالیہ (مدینہ کے اطراف میں گاؤں) کے عجوة (کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے ہمارے زمانہ میں شاید اس کو شبنلی کہتے ہیں) میں تریاق ہے۔ مَا اُبَالِي مَا اَتَيْتُ اِنْ شَرِبْتُ تَرِيَاقًا - اگر میں تریاق پیوں تو پھر مجھ کو کسی کام کے کرنے میں باک نہیں (تریاق کو آپ نے مکروہ جانا، کیونکہ اس میں سانپ وغیرہ حرام چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ ابن اثیر نے کہا اس میں شراب شامل ہوتی ہے وہ حرام ہے اور نجس۔ اگر تریاق میں یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر اس کے استعمال میں قباحت نہیں۔ بعض نے ہر حال میں مکروہ جانا ہے۔ کیونکہ حدیث مطلق ہے)۔

فائدہ:- اوپر گزر چکا کہ شراب کی نجاست ظاہری پر کوئی دلیل نہیں ہے اور جب شراب دوسری دواؤں میں مل کر اپنا اثر کھودے تو اس کے استعمال میں قباحت نہیں۔ ایک طائفہ اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ اس صورت میں یہ حدیث تقویٰ پر محمول ہوگی۔

مَا اُبَالِي مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تَرِيَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً اَوْ قُلْتُ شَعْرًا - مجھ کو کوئی (برا) کام کرنے کی پرواہ نہ ہوگی اگر میں تریاق پیوں یا گندھ کاؤں یا شعر کہوں (طیبی نے کہا مراد جاہلیت کے گندے اور تعویذ ہیں۔ اسی طرح شعر سے بھی مراد وہ شعر ہے جس میں فسق و فجور یا کفر کے مضامین ہوں)۔

تَرْكٌ - چھوڑ دینا۔

تَرْكَةٌ - شتر مرغ کا انڈا، بال بچے جن کو آدمی چھوڑ کر مر جائے۔

تَرْكَةٌ - مال و اسباب جو میت چھوڑ جائے۔
اِنَّهٗ جَاءَ اِلَى مَكَّةَ يُطَالِعُ تَرْكَةً - حضرت ابراہیم

اس وقت مسلمان کی دیت آٹھ ہزار درہم تھی تو ذمی کی نصف دیت تھی۔ حضرت عمرؓ نے مسلمان کی دیت بارہ ہزار درہم کر دی اور ذمی کی دیت وہی قائم رکھی تو ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی تہائی ہو گئی)۔ لَا يَأْبَا سَعِيدٌ قَدْ تَرَكَ مَا تَعْلَمُ۔ نہیں ابو سعید مروان نے وہ بات چھوڑ دی جس کو تم جانتے ہو (یعنی عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کو)۔

التَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔ اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت سے الگ ہو جانے والا (مرتد)۔ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِيْ أُمْرًا نَبِيًّا؟ تم میرے امیروں کا پیچھا چھوڑو گے یا نہیں (ان کی بدگوئی اور مخالفت سے باز آتے ہو یا نہیں)۔ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ (عبد القیس کے قاصد جانے کے بعد) آنحضرتؐ نے عصر کے بعد ایک نفل دو گانہ ترک نہیں کیا (یہ دو گانہ آپؐ کا خاصہ تھا۔ دوسرے لوگوں کا عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا غروب آفتاب تک منع ہے)۔ أَطْعَمَ خُبْرًا وَ لَحْمًا حَتَّى تَرَ كُوْهُ۔ آپؐ نے لوگوں کو روٹی گوشت کھلایا اتنا کہ وہ چھوڑ کر چل دیئے (شکم سیر ہو گئے)۔

تُرْك۔ ایک قوم ہے یافث بن نوح کی اولاد میں۔ قَبْلَ تَرْكِئَةٍ۔ ایک ترکی ڈیرہ (یعنی چھوٹا خیمہ)۔ اِنْذَنْ لِيْ فَلَنْتُرُكَ لِابْنِ أُخْتِنَا۔ آپؐ اجازت دیجئے ہم اپنے بھانجے (حضرت عباسؓ) کو فد یہ معاف کر دیں (عبد المطلب کی والدہ انصار میں سے تھیں)۔ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ۔ جو شخص دعوت و ضیافت میں نہ آئے۔ اِنْ اَتْرُكَ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ۔ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) اور میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے جو بہتر تھے (یعنی آنحضرتؐ) انھوں نے بھی کسی کو خلیفہ نہیں بنایا (یعنی صاف صراحت کے ساتھ ورنہ اشارہ تو حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کی طرف کیا کہ ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا)۔ فَمَارَ أَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔ میں نے آپؐ کو نہیں دیکھا کہ آپؐ نے سورج ڈھلنے پر ظہر سے پہلے دو نفل رکعتوں کو ترک کیا ہو (فتنی نے کہا یہ دو گانہ شاید وقتی سنتوں

مکہ آئے اپنے بال بچے دیکھنے کو) (یعنی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کو) تَرْكِئَةٌ یہ کسرہ را بھی ہو سکتا ہے۔

وَأَنْتُمْ تَرْيَكَةُ الْإِسْلَامِ وَ بَقِيَّةُ النَّاسِ۔ تم لوگ اسلام کے ترکہ اور آدمیوں کے باقی ماندہ ہو اِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تَرَائِكَ فِي خَلْقِهِ اللَّهُ تَعَالَى نے اپنی مخلوق میں چند اگلی باتیں (غفلت دنیا میں استغراق آرزو کی درازی) باقی رکھی ہیں۔

تَرْيَكَةُ۔ شتر مرغ کے انڈے اور اس رمنے کو بھی کہتے ہیں جس سے لوگ غافل ہوں وہاں چرایا نہ کرتے ہوں۔

فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔ جس نے نماز کو (عمداً) ترک کیا (گو اس کے فرض ہونے کا اقرار کرتا ہو) وہ کافر ہو گیا (ہمارے امام احمد بن حنبلؒ کا یہی قول ہے۔ اور شافعی نے کہا ترک نماز پر اس کو قتل کریں گے لیکن نماز جنازہ اس پر پڑھیں گے اور مسلمانوں کے ساتھ اس کو دفن کریں گے۔ بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ نماز کی فرضیت کا انکار کر کے ترک کرے ایسا شخص تو بالاتفاق کافر ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو نماز کو زری اٹھ بیٹھ بے فائدہ سمجھے وہ بھی بالاتفاق کافر ہے) اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَّنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرًا مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ۔ تم لوگ ایسے زمانہ میں ہو جس میں اگر کوئی دسواں حصہ ان باتوں کا ترک کرے جن کا حکم دیا گیا ہے (اور نو حصے بجالائے) جب بھی وہ ہلاک ہو گا اور ایک زمانہ (آخری) ایسا آئے گا کہ اس میں اگر کوئی دسواں حصہ بھی ان باتوں کا بجالائے جن کا حکم دیا گیا ہے (اور نو حصے اس سے نہ ہو سکیں) تو بھی وہ نجات پائے گا (فتنی نے کہا حکم دی گئی باتوں سے مستحب اور سنن مراد ہوں تو بہتر ہے۔ میں کہتا ہوں مستحبات اور سنن کو مامور بہا نہیں کہتے اور نہ ان کے ترک سے آدمی ہلاک ہو سکتا ہے۔ اس لئے فتنی کی تفسیر صحیح نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں بوجہ بعد زمانہ نبوت نجات کے لئے یہ بھی کافی ہو گا کہ آدمی منجملہ فرائض اور واجبات سے دسواں حصہ ہی بجالائے بشرطیکہ موحد ہو اور اصول ایمان کا انکار نہ کرتا ہو)۔

تَرَكَ دِيْنَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ۔ ذمی کی دیت اپنے حال پر رہنے دی (یعنی چار ہزار درہم جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھی

بَابُ التَّاءِ مَعَ السَّيْنِ

تَسَخَّنُ - (اس کو باب السین مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) موزہ۔

أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَمَسَّحُوا عَلَى التَّسَاخِينِ - آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ موزوں پر مسح کر لیں۔ تَمَسَّحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَ التَّسَاخِينِ - عماموں اور موزوں پر مسح کرلو۔ تَسَعَّ يَتَعَسَّ - نو عورتیں یا نو مرد۔

تَاسُوعٌ - نویں تاریخ۔ بعض نے کہا عاشورہ۔ لَنْ يَبْقِيَتْ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ تَاسُوعًا - اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو محرم کی نویں تاریخ روزہ رکھوں گا۔ (کیونکہ یہود دسویں تاریخ محرم کی روزہ رکھتے ہیں، میں ان کی مخالفت کروں گا۔ بعض نے کہا ”تاسوع“ سے خود دسویں تاریخ مراد ہے اور آنحضرتؐ جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ اس دن روزہ رکھتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ آپؐ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور فرمایا ”نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسَىٰ“ ہم موسیٰ کے زیادہ حق دار ہیں۔ ”أَمَرَنِي رَبِّي بِتَسْعٍ“ مجھ کو میرے پروردگار نے نو باتوں کا حکم دیا۔ (حالانکہ حدیث میں دس باتیں مذکور ہیں، مگر دسویں بات گویا نو باتوں کا مجموعہ ہے) عَلَّمَهُ الْإِذَانُ تَسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً - اذان کے انیس کلمے سکھلائے (یعنی ترجیع سمیت) كَانَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ وَهُنَّ تَسْعٌ - آپؐ اپنی سب عورتوں کے پاس گھوم آتے وہ نو تھیں۔ (یعنی بیویاں اور دو لونڈیاں ماریا در ریحانہ)۔ أَمَرَنِي رَبِّي بِتَسْعٍ - مجھ کو میرے پروردگار نے نو بیویوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا (یعنی نکاح دائمی) تو آپؐ کے پاس نو بیویوں سے زیادہ کبھی جمع نہیں ہوئیں۔

إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ اسْمًا - اللہ تعالیٰ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں۔ (اس حدیث سے حصر مقصود نہیں ہے ان ناموں کے سوا اور بہت سے نام حدیث اور قرآن میں وارد ہیں بعض نے کہا اللہ کے ہزار نام ہیں۔)

تَسْنِيمٌ - بہشت کی ایک لطیف شے ہے جو شراب کے اوپر

کے علاوہ تھا۔

تِرَّةٌ - نقص الزام۔

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَ عَلَيْهِ تِرَّةٌ - جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کی یاد نہ کرے (بے فائدہ بک بک لگاتا رہے) تو اس کو نقصان ہوگا۔ مَنْ اخْتَابَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ غَيْرِ تِرَّةٍ بَيْنَهُمَا - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی بغیر کسی الزام کے ناحق غیبت کرے وہ شیطان کا سا جھی ہے۔

تُرَّةٌ - باطل، جھوٹ، غلط، واہیات۔

تُرْهَاتٌ - اس کی جمع ہے۔

أَخَذْنَا فِي تُرْهَاتِ الْبَسَابِسِ وَخَزَ غِيَلَاتِ الْوَسَاوِسِ - ہم کو واہیات بے فائدہ جنگلوں میں لے گیا اور بیہودہ وسوسوں اور خیالات میں پھنسا دیا (یہ عرب لوگوں کی ایک مثل ہے)۔

تَرْمُذٌ - ایک مقام کا نام ہے بنی اسد کے ملک میں۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِحُصَيْنِ بْنِ نَضْلَةَ الْأَسَدِيِّ كِتَابًا أَنَّ لَهُ تَرْمُذًا وَ كُتَيْفَةً - آنحضرتؐ صلعم نے حصین بن نضله اسدی کے لئے ایک سند لکھ دی کہ ترمذ اور کتیفہ دونوں اس کی جاگیر ہیں (بعض نے ترمذ کے بدلہ ترمذ پڑھا ہے)۔

تَرْمُذٌ - ایک مشہور شہر ہے خراسان میں، امام ترمذی صاحب سنن وہیں کے تھے۔

تَرِيَّةٌ - دہ زردی یا خاکی رنگ جو حائضہ عورت پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد دیکھے۔ بعض نے کہا کہ سفیدی جو پاکی کے وقت دیکھے۔ بعض نے کہا وہ چھٹرا جو عورت اپنے مقام مخصوص پر رکھتی ہے۔ حیض اور طہر پہچاننے کے لئے۔

كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُذْرَةَ وَ الصُّفْرَةَ وَ التَّرِيَّةَ شَيْئًا - ہم حیض سے پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد تیرگی اور زردی اور سفیدی وغیرہ کو کچھ نہیں شمار کرتے تھے (یعنی اس کو حیض نہیں گنتے تھے)۔

ڈالی جائے گی۔ بعض نے کہا ایک نہر ہے جو ہوا میں بہتی ہے
(اس لغت کو باب السین مع النون میں ذکر کرنا تھا)۔

باب التاء مع العين

تَعَبٌ - تھک جانا۔

اِتْعَابٌ - تھکانا۔

وَمَا لَا فَلَا تُتْعَبُهُ نَفْسُكَ - جو تیری قسمت میں نہیں
اس کے لئے اپنی جان مت تھکا۔

تَعْتَعَةٌ - گھبرانا، پریشان کرنا، بات کرنے میں عاجز ہونا۔
حَتَّى يُؤْخَذَ لِلضَّعِيفِ حَقُّهُ غَيْرَ مُتَعَتِّعٍ - ضعیف
ناتواں کا حق بے اس کے پریشان کئے ہوئے وصول کیا جائے گا
نَطَقْتُ بِالْأَمْرِ حِينَ تَتَعَتَّعُونَ - (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے)
میں نے اس وقت گفتگو کی جب لوگ گفتگو نہ کر سکے (عاجز ہو
گئے)۔ مَا قَدِمْتُ أُمَّةً لَّمْ يُؤْخَذْ لِضَعِيفِهَا مِنْ قُوَّتِهَا
بِحَقِّهِ غَيْرَ مُتَعَتِّعٍ - وہ قوم کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی جس میں
کمزور کا حق زور آور سے بغیر پریشان کئے نہ لیا جائے الَّذِي
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَتَعَتَّعُ لَهُ أَجْرَانِ - جو شخص قرآن کو انک
انک کر محنت اٹھا کر پڑھے اس کو دہر ا ثواب ملے گا (اور جو شخص
قرآن کا ماہر ہو اس کا درجہ تو بہت بڑا ہے)۔

تَعَرٌّ - چیخنا۔

تَعَرٌّ - لڑائی بھڑکنا۔

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ - جو شخص رات کو چونک اٹھے۔
مَا طَمَأَ الْبَحْرُ وَ قَامَ تِعَارٌ - جب تک سمندر اونچا ہوا کرے
اور "تِعَار" جو ایک پہاڑ ہے قائم رہے۔

تَعَسَّ - ہلاک ہونا، گر پڑنا، پھسل جانا، گھٹنا، بعض نے کہا تَعَسَّ
منہ کے بل گرنا، اور نَکَسَ سر کے بل گرنا۔

تَعَسَّ مُسْطَحٌ - مسطح اوندھا گرا، تباہ ہوا (کیونکہ حضرت
عائشہ پر تہمت لگانے میں وہ بھی شریک ہوا تھا۔ یہ اس کی ماں
نے اس کو بد عادی)۔ تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَ عَبْدُ الدَّرْهَمِ
وَ انْتَكَسَ وَ إِذَا شَيْكَ فَلَا انْتِقَشَ - اشرفی کا بندہ اور
روپیہ کا بندہ کپڑوں کا بندہ (یہ اس کا ترجمہ ہے جو ایک روایت

میں عَبْدُ الْخَمِيصَةِ بھی ہے۔ یعنی چادر کا بندہ مراد وہ شخص ہے
جو اپنی قدرت سے زیادہ عمدہ عمدہ کپڑے بنانا چاہے رات دن
اسی فکر میں رہے) منہ کے بل گرے پھر سر کے بل الٹ جائے
(تباہ ہو) اگر اس کو کانٹا چھبے تو کوئی اس کا کانٹا نہ نکالے (اتنی بھی
مدد نہ کرے کیونکہ وہ بندہ زر ہے اس کو کسی سے محبت نہیں)۔

تَعَهَّنَ يَاتَعَهَّنَ - ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے
درمیان۔

كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَهَّنُ وَهُوَ قَائِلٌ
بِالسَّقِيَا - آنحضرتؐ اس وقت تعہن میں تھے اور دو پہر کو سقیا
میں آرام کرنے والے تھے۔ (بعض نے قَائِلُ السَّقِيَا پڑھا
ہے یعنی تعہن میں تھے جو سقیا کے سامنے یعنی مقابل ہے)۔
تَعَضُّوْضٌ - کالی کھجور جو بہت میٹھی ہوتی ہے۔

وَأَهْدَتْ لَنَا قَوْطًا مِّنَ التَّعَضُّوْضِ - ہم کو کالی کھجور کا
ایک تھیلہ بھیجا اَتَسْمُونُ هَذَا التَّعَضُّوْضِ - کیا تم اس کو تعضوض
کہتے ہو؟ (اس لغت کو باب العین مع الضاد میں ذکر کرنا تھا)۔

باب التاء مع الغين

تَغَبَّ يَاتَغَبَّةٌ - بگڑ جانا خراب ہونا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:-
غَبَّ الشَّيْءُ - یہ چیز خراب ہو گئی غَيَّبَ الدِّئْبُ
الْغَنَمَ - بھیڑیے نے بکریوں کو تباہ کر دیا لَا يَقْبَلُ اللَّهُ شَهَادَةَ
ذِي تَغَبَّةٍ - اللہ تعالیٰ بدکار بد معاش کی گواہی قبول نہیں کرتا۔
تَغَرَّةٌ - (اس لغت کو باب الغین مع الرائ میں ذکر کرنا
تھا) ڈرنا۔

فَلَا يُبَايِعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغَرَّةٌ أَنْ يُقْتَلَ - نہ تو
اس شخص سے بیعت ہوگی نہ اس سے جس نے اس سے بیعت کی
کیونکہ دونوں کے مارے جانے کا ڈر ہے (تابع اور متبوع دونوں
میتیں گے کیونکہ بغیر صلاح اور مشورے عمائد ملک کے خلافت اور
بادشاہت نہیں ہو سکتی)۔ أَيُّمَا رَجُلٍ بَايَعَ آخَرَ فَإِنَّهُ لَا يَأْمُرُ
وَاحِدًا مِنْهُمَا تَغَرَّةً أَنْ يُقْتَلَ - جب ایک شخص (بغیر صلاح اور
مشورے کے) دوسرے سے بیعت کر لے تو دونوں میں سے کوئی
امیر نہیں ہو سکتا۔ کہیں دونوں مار نہ ڈالے جائیں۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْفَاءِ

تَفْتُ - میل کچیل یا پریشانی دور کرنا (بعضوں نے کہا محرم احکام کھولنے پر جو کام کرتا ہے جیسے ناخن و مونچھ کترانا، بغل کے بال نکالنا، زیناف کے بال مونڈنا وغیرہ)۔

فَتَفَثَتِ الدِّمَاءُ مَكَانَهُ - خونوں نے اس کی جگہ لتھیڑی۔ اَلتَّفْتُ حُقُوقَ الرَّجُلِ مِنَ الطَّيِّبِ - تَفْتُ خوشبو استعمال کرنے کے حقوق کو کہتے ہیں۔

تَفْتُ - پریشان حالی۔
ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ - یعنی اپنی پریشان حالی دور کریں۔
از ہری نے کہا یہ تفرغ نضر کے سوا اور کسی نے نہیں کی۔
تُفْتُ - تھو تھو۔

اصل میں "تُفْتُ" ناخن کی میل کو کہتے ہیں۔

أَفٍ وَتُفٍ وَ قَصُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ - اف ہے تھو ہے ان پر اس شخص کو برا کہنے لگے (یعنی حضرت علیؓ کو) جن کے دس فضائل (دس کیا سینکڑوں فضائل) ہیں۔

تَفْلٌ - تھو تھو کرنا، جس میں کچھ تھوک بھی نکلے۔ (یہ بَزْق سے کم ہے لیکن نَفْث سے زیادہ نَفْث کے بعد پھر نفخ ہے یعنی پھونکنا جس میں بالکل تھوک نہ نکلے)۔

تَفَلٌ - بدبودار ہونا۔ خوشبو کا استعمال چھوڑ دینا۔ یہاں تک کہ جسم یا کپڑوں میں سے بری بو آنے لگے۔

كُلَّمَا خْتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَّهُ - جب سورہ فاتحہ ختم کرتے تو تھوک منہ میں جمع کر کے اس پر تھوک دیتے۔ نووی نے کہا، برکت کے لئے جیسے اسماء حسنی کے وصول سے برکت لیتے ہیں (یعنی قرآن شریف کی آیات یا اسمائے الہی رکابی یا کاغذ پر لکھ کر ان کو دھو کر وہ پانی پیتے ہیں۔ اکثر زعفران سے لکھتے ہیں)۔ اَلتَّفَلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا - مسجد میں (جب زمین کچی ہو) تھو کنا ایک خطا ہے (اگر تھوکے تو) اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو مٹی میں دبا دے (تاکہ دوسرے لوگوں کو ایذا نہ ہو گھن نہ آئے)۔

لَهُمْ تَفَلٌ - ان میں سے بری بو آتی تھی۔ وَهْنٌ

تَفَلَاتٌ - وہ بدبودار تھیں مَنِ الْحَاجُّ قَالَ الشَّعْتُ التَّفَلُ - آنحضرتؐ سے پوچھا (حاج) حاجی کون ہے؟ آپ نے فرمایا پریشان حال (میلا کچلا بال بکھیرے) بدبودار۔ وَلِيَخْرُجَنَّ إِذَا خَرَجَ تَفَلَاتٍ - اگر عورتیں باہر نکلیں (کلم کاج ضرورت سے) تو یونہی سادے طور سے نکلیں (یعنی بن خوشبو لگائے بن بنے سنورے)۔ قُمْ عَنِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تُتْفَلُ الرِّيحَ - دھوپ میں سے اٹھ جاوہ آدمی کو بدبودار کر دیتی ہے (کیونکہ پسینہ لاتی ہے اور بری بو بدن اور کپڑوں سے پھوٹ نکلتی ہے)۔ فَتَفَلُ فِيهِ - آپ نے اس میں تھوک دیا۔ فَلْيَتَفَلُ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا - بائیں طرف تین بار تھو تھو کرے (اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے)۔

تَفَّةٌ يَاتِفُوهُ - کم ہونا خسیس ہونا، ڈہسنی ہونا، احمق ہونا، بے مزہ ہونا، اسی سے ہے:-

تَافَةٌ - حقیر، ذلیل، تھوڑا۔

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْبُرُوبِيضَةُ قَالَ الرَّجُلُ الْبَاقِيَةُ يَنْطِقُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ - آنحضرتؐ سے پوچھا "روبیضہ" کون ہے؟ آپ نے فرمایا ایک چھوٹا حقیر آدمی جو قوم کے بڑے کاموں میں گفتگو کرے (مصلح قوم بنے، چھوٹا منہ بڑی بات)۔ لَا يَتَفَّهُ وَلَا يَتَشَانُ - نہ حقیر ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (یہ قرآن کا وصف بیان کیا)۔ لَا يَقْطَعُ الْيَدُ فِي الشَّيْءِ التَّافِيهِ - حقیر چیز کے چرانے میں (جس کی مالیت ربع دینار سے کم ہو)۔ ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ إِيَّاكَ وَمُضَادَّةُ الْفَاجِرِ فَإِنَّهُ يَنْعُكَ بِالتَّافِيهِ - بدکار کی دوستی سے بچاؤ وہ تو تجھ کو ایک حقیر چیز کے بدلہ بیچ ڈالے گا۔

تَفَاءٌ - گرم ہونا، غصہ ہونا۔

تَفِيئَةٌ أَوْ تَفِيَّةٌ - زمانہ اور وقت۔

دَخَلَ عُمَرُ وَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى تَفِيئَةٍ ذَلِكَ يَاتِفِيَّةٌ ذَلِكَ - حضرت عمرؓ اندر آئے اور آنحضرتؐ سے باتیں کیں پھر ابو بکرؓ بھی اسی وقت (ان کے بعد ہی) اندر آئے۔

باب التاء مع القاف

تَقْدَةُ - دھنیا، زیرہ -

وَعَدَتْ فِيهَا التَّقْدَةُ - ان دانوں میں جن میں زکوٰۃ واجب ہے دھنیے کو بھی شمار کیا (بعض نے تَقْدَةُ پڑھا ہے) -

تَقْرِدَةُ - کے بھی یہی معنی ہیں -

اتَّقَفَ - ٹھہر گیا - اصل میں اَوْتَقَفَ تھارُو قُوت سے -

وَوَقَّفَ حَتَّى اتَّقَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ - انھوں نے لوگوں کو ٹھہرایا وہ سب ٹھہر گئے (اس کو باب الواو میں ذکر کرنا تھا) -

تَقَنُّ - طبیعت، معاش کا سامان، حاذق، ہوشیار -

اتَّقَانُ - مضبوط کرنا -

تَنْقِيْنُ الْأَرْضِ - غلیظ پانی زمین میں دینا کہ اس میں زور آجائے -

وَخَلَقَ التَّقَنَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ - منگل کے دن کھانے اور جینے کے سامان پیدا کئے -

تَقَاةٌ - پرہیز گاری، بچاؤ، ڈر - اصل میں وَقَاةٌ تھا - اسی

طرح تقویٰ اصل میں وَقَوٰی تھا - كُنَّا إِذَا احْمَرَ الْبَاسُ

اتَّقَيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب لڑائی

سخت ہوتی خون ریز، تو ہم کیا کرتے، آنحضرت صلعم کو اپنا بچاؤ

بناتے (آپ دشمن کے سامنے آگے رہتے اور ہم آپ کے

پیچھے - سبحان اللہ آپ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا؟)

الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُتَّقَى بِهِ وَيُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ - امام کیا ہے

لوگوں کی سپر ہے، لوگ اپنا بچاؤ اس سے کرتے ہیں اس کے پیچھے

رہ کر جنگ کرتے ہیں - مَنْ اتَّقَى عَلَى ثَوْبِهِ فِي صَلَوتِهِ

فَلَيْسَ لِلَّهِ اكْتَسَى - جس شخص نے نماز میں اپنا کپڑا (گرد و

غبار وغیرہ سے) بچایا، اس نے اللہ کے لئے کپڑا نہیں پہنا (ورنہ

اللہ کی عبادت میں وہ کپڑے کا خیال کیوں رکھتا کپڑا کیا چیز ہے

جان تک اس پر تصدق کرنا چاہئے) -

تَقِيٌّ - پرہیز گار اور امام محمد بن علی جواد کا لقب ہے کیونکہ

اللہ نے ان کو مامون کے شر سے بچایا -

إِلَى كُلِّ تَقِيٍّ - ہر پرہیز گار میری آل ہے - هَلْ لِلسَّيْفِ

مِنْ تَقِيَّةٍ قَالَ نَعَمْ تَقِيَّةٌ عَلَى أَقْدَاءٍ وَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنِ - تلوار کا کچھ بچاؤ بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں بچاؤ ہوگا، لیکن خراپیوں کے ساتھ اور صلح ہوگی مگر دل میں میل رکھ کر (نفاق کے ساتھ) -

التَّقِيَّةُ - اس کو بھی کہتے ہیں کہ آدمی اپنا اعتقاد عزت یا جان جانے کے ڈر سے چھپائے (یہ اہل سنت اور امامیہ سب کے نزدیک جائز ہے - قرآن میں ہے: وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَى أَن تَقْتُلُوا مِنْهُمْ تَقَاةً - اور حضرت عمارؓ نے تقیہ کیا تھا اور محمد بن مسلمہ نے بھی) -

باب التاء مع الكاف

تُكَاءٌ - بروزن ہُمَزَةٌ بہت تکیہ لگانے والا -

لَا أَكُلُ مُتَكِنًا - میں فرش پر بیٹھ کر اطمینان سے نہیں

کھاتا جیسے دنیا دار بسیار خواروں کی عادت ہوتی ہے کہ نرم گدہ

بچھا کر اس پر چار زانو بیٹھ کر بڑے اطمینان سے کھاتے ہیں -

لَكِنِّي أَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا وَ أَكُلُ بُلْغَةً - لیکن میں پھرتی سے

بیٹھتا ہوں (یعنی اکڑوں یا گھٹنے ٹیک کر اور سرین اوٹھا کر) اور

تھوڑا سا کھانا (جو زندگی قائم رکھے) کھا لیتا ہوں - (بعض

لوگوں نے مُتَكِنًا کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ تکیہ لگا کر یا ایک طرف

ٹیک دے کر نہیں کھاتا، یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب لوگ مُتَكِمِي

اس کو کہتے ہیں جو ایک فرش پر اطمینان کے ساتھ بیٹھا ہو) -

(اس حدیث کی رو سے بعض نے تکیہ یا ہاتھ پر ٹیک دے

کر یا ایک طرف جھک کر کھانا مکروہ رکھا ہے اگرچہ امام جعفر

صادقؑ سے منقول ہے، قسم خدا کی آنحضرتؐ نے اس سے منع

نہیں کیا - بہر حال سنت یہ ہے کہ اکڑوں بیٹھ کر کھالے اور شکم

سیر ہو کر نہ کھائے - بلکہ تہائی یا آدھا پیٹ کھائے) - وَ إِنَّهُمْ

لَيَزَاحِمُونَ عَلَى تُكَاةِنَا - فرشتے ہمارے بچھونے پر ہجوم

کریں گے - مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُتَكِنًا مُنْذُ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَنْ قُبِضَ - آنحضرتؐ نے جب

سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا، کبھی فرش پر اطمینان

سے بیٹھ کر (یا تکیہ لگا کر ٹیک دے کر) کھانا نہیں کھایا، یہاں تک

کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھالیا - لَا تَتَكَا فِي الْحَمَامِ فَإِنَّهُ

يُذْهِبُ شَحْمَ الْكُلَيْتَيْنِ - حمام میں ایک طرف ٹیک دے کر مت بیٹھا ایسا کرنے سے گردوں کی چربی تحلیل ہو جاتی ہے۔ هَذَا الْاَبْيَضُ الْمُتَكِي - یہ سفید رنگ گورے جو فرش پر اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ التُّكَاةُ مِنَ النِّعْمَةِ - بچھونا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے (آج کل اہل مکہ اور مدینہ ان دو نعمتوں میں غرق ہو رہے ہیں۔ فِرَاشٌ طَيِّبٌ وَ طَعَامٌ طَيِّبٌ - فرش عمدہ ہو اور کھانا عمدہ ہو)۔ هُوَ تُّكَاٌ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ - وہ پروردگار کے سامنے بیٹھیں گے جب تک کہ پروردگار حساب سے فارغ ہو۔

باب التاء مع اللام

تَلْبِيبٌ - کسی کے کپڑے سینے پر اکٹھا کرنا۔ پھر اس کو کھینچنا جیسے لڑائی جھگڑے میں کرتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں: لَبَّيْہُ يَآ اَخَذَ بِتَلْبِيبِہُ يَآ تَلَابِيبِہُ - اس کے کپڑے اس کی دگدگی پر جوڑ کر اس کو کھینچنا۔

مُتَلَبِّبٌ - ہار کا مقام گلے میں۔ فَآخَذْتُ بِتَلْبِيبِہِ وَ جَرَدْتُهُ - میں نے ان کے کپڑے ان کے سینے پر جوڑ کر ان کو کھینچا فَآخَذْتُ بِتَلَابِيبِ عُمَرَ فَجَذَبْتُهُ اِلَيْہَا - حضرت فاطمہؓ نے حضرت عمرؓ کے کپڑے پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹا۔ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَلَبِّبًا - آنحضرتؐ نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اس کو سینہ پر لا کر باندھ لیا تھا۔

تَلْتَلَةٌ - سختی جلد بازی بہت ہلنا ہلانا جانور کو سختی سے ہانکنا۔ تَلْتَلَةٌ - وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے سچے تلاتے ہیں اس کی جمع تَلَاتِلٌ ہے۔

اَتَى بِشَارِبٍ فَقَالَ تَلْتَلُوْهُ (عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث میں ہے) ایک شرابی آپ کے پاس لایا گیا فرمایا اس کو ہلاؤ چھیڑو بوسو گھو (تاکہ معلوم ہو اس نے شراب پی ہے یا نہیں)۔

تَلَدٌ یَاتِلْدُ یَاتِلْدُ - پرانا مال جو تیرے پاس پیدا ہوا ہو (اس کی ضد طَارِفٌ ہے یعنی نیا مال جو دوسرے سے ہاتھ آئے)۔

الْحَمَّ مِنْ تَلَاوِی - وہ سورتیں جن کے شروع میں حم ہے میرے پرانے مال ہیں (یعنی سب سے پہلے مکہ میں نے ان کو یاد کیا تھا)۔ فَهِيَ لَهُمْ تَالِدَةٌ بَالِدَةٌ - خلافت تو ان کا پرانا مال ہے۔ اِنَّهَا اَعْتَقَتْ عَنْ اَخِيْہَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَلَادًا مِّنْ تَلَادِہَا یَاتِلَادًا مِّنْ اَتْلَادِہَا - حضرت عائشہؓ نے اپنے بھائی عبدالرحمنؓ کی طرف سے اپنے پرانے بردوں میں سے ایک بردہ آزاد کیا (کیونکہ وہ سوتے سوتے گزر گئے تھے)۔ اِنَّ رَجُلًا اِشْتَرٰی جَارِیَةً وَ شَرَطَ اَنَّہَا مُوَلَّدَةٌ فَوَجَدَهَا تَلِیْدَةً - ایک شخص نے ایک لونڈی خریدی اس شرط پر کہ وہ عرب کی پیدائش ہے پھر معلوم ہوا کہ وہ عجم میں پیدا ہوئی تھی لیکن اوائل عمر ہی میں اس کو عرب لے آئے تھے وہیں جوان ہوئی تو اس نے اس کو پھیر دیا۔ مِّنْ بَاعٍ تَالِدًا سَلَطَ اللَّهُ عَلَیْہِ تَلْفًا - جو شخص اپنی پرانی جائیداد بیچ ڈالے (بے ضرورت روپیہ اڑائے) اللہ تعالیٰ اس کے مال پر ہلاکت ڈالے گا۔ اَئِمَّةٌ مِّنَ اللَّهِ تَسْمَنُوْنَ بِبَرَکَتِہُمْ التَّلَادُ - وہ امام جو خدا کی طرف سے مقرر ہوں گے ان کی برکت سے پرانے مالوں کی آرزو کرو گے۔ عَلَیْکَ بِالتَّلَادِ وَ اِیَّاکَ کُلُّ مُحَدِّثٍ لَا عَہْدَ لَہُ وَلَا اَمَانَةَ وَلَا مِثَاقٍ - اپنے قدیمی یار کو مت چھوڑ اور نئے یار سے بچا رہ جس کے نہ عہد کا اعتبار ہو نہ ایمان کا نہ اقرار کا۔

تَلْعَةٌ - پانی بہنے کا راستہ اوپر کی طرف سے نیچے کی طرف (بعض نے کہا تَلْعَةٌ بلند اور پست زمین دونوں کو کہتے ہیں) اِنَّہُ کَانَ یَبْدُوْ اِلَیْ ہَذِهِ التَّلَاعِ - آپ انہی ٹیلوں پر جایا کرتے۔ فَيَجِیْءُ مَطَرٌ لَا یُمْنَعُ مِنْہُ ذَنْبٌ تَلْعَةٍ - ایسا مینہ برے گا کہ کسی نالے کی دم بے پانی کے نہ رہے گی (یعنی ہر طرف پانی ہی پانی ہو جائے گا)۔ لَیْضَرُ بَنَہُمْ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی لَا یُمْنَعُوْا ذَنْبَ تَلْعَةٍ - مسلمان ان کو ایسا ماریں گے کہ وہ کسی نالہ کی دم کو نہ بچاسکیں گے وَ اَذْهَبَتْ التَّلَاعُ - مینہ نے نالوں کو پھسلاواں کر دیا۔ لَقَدْ اَتَلَعُوْا اَعْنَاقُہُمْ اِلَیْ اَمْرِ لَمْ یَكُوْنُوْا اَہْلَہُ فَوَقِصُوْا دُوْنَہُ - اپنی گردنیں ایسے کام کی طرف اٹھائیں جس کے لائق نہ تھے آخر گردنیں ٹوٹ گئیں اور مطلب بھی حاصل نہیں ہوا۔ تَذْہُذُہُ الْبَلَاءُ اِلَیْ الْمُؤْمِنِ

اَتَيْتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَنَلْتُ فِي يَدِيْ-
 زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے
 ہاتھ میں ڈال دی گئیں۔ فَنَلْتُهُ فِي يَدِهِ۔ آپ نے وہ پینے کا
 پیالہ (جس میں دودھ یا شربت تھا) اس لڑکے کے ہاتھ میں
 ڈال دیا (جب اس نے بائیں طرف کے بوڑھے لوگوں کو پہلے
 دینا منظور نہیں کیا) کہتے ہیں یہ لڑکے ابن عباس تھے۔
 وَتَرَكُوْكَ لِمَتَلِكٍ۔ تجھ کو تیرے گزرنے کے مقام میں
 چھوڑ دیا۔ قرآن میں ہے وَنَلَّهٖ لِلْجَبِيْنِ اس کو پیشانی کے بل
 گرایا۔ فَجَاءَ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَنَلَّهَا۔ ایک بڑی کوہان والی
 اونٹنی لائے اس کو بٹھایا۔ حَتَّى رَأَيْنَا فِئَةَ التَّلُوْلِ۔ یہاں تک
 کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ الْقَاتِلُ يُتْلُ بِرُمَّتِهِ اِلَى
 اَوْلِيَائِهِ الْمَقْتُوْلِ۔ خونی کوری سمیت (جس سے وہ بندھا ہو)
 مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیں گے۔

تَلُو۔ پیچھے جانا، پیروی کرنا، چھوڑ دینا۔

تِلَاوَةُ - پڑھنا -

اتلاء۔ پیچھے لگانا آگے بڑھ جانا۔

اَتَلَبِ النَّاقَةُ - اونٹنی نے اپنی اولاد چھوڑی۔

لَا ذَرِيَّةٌ وَلَا تَلِيَّةٌ (اصل میں وَلَا تَلُوْثٌ تھا واؤ کو
یے سے بدل دیا کہ دریت کا ہم وزن ہو جائے) یعنی نہ تو خود
سمجھانہ تو نے سمجھ دار کی پیروی کی (بلکہ بے وقوف باپ دادوں
اور جاہل خاندان والوں کی پیروی کی) اور صحیح وَلَا اَتْلِيَتْ ہے
جیسے اوپر گزر چکا۔ (بعض نے کہا وَلَا تَلِيَّةٌ کے معنی یہ ہیں نہ تو
نے کچھ پڑھا)۔ ایک روایت میں وَلَا اَتْلِيَتْ ہے تو یہ بددعا
ہوگی اس کے لئے یعنی تیری اونٹیاں لا ولد مر جائیں ان کی نسل
ہی نہ رہے۔ يَتْلُوْنَ اٰيٰتِهٖ وَ يَتَفَقَّهُوْنَ فِيْهِ۔ قرآن کی آیتوں
کو پڑھتے ہیں ان کا مطلب سمجھتے ہیں (ان پر عمل کرتے ہیں یہ
امام محمد باقر کا قول ہے۔ آپ فرماتے ہیں قسم خدا کی قرآن کی
تلاوت یہ نہیں ہے کہ آیتوں کا زبانی یاد کر لینا حروف اور الفاظ
اور اخماس اور اعشار (اور رکوع) منضبط کرنا۔ بلکہ تلاوت یہ ہے
کہ آیتوں کے مضامین میں غور و فکر کرنا، قرآن کے احکام پر عمل
کرنا)۔

أَسْرَعُ مِنْ تَذَهُدِهِ السَّيْلِ مِنْ رَأْسِ الثَّلَّةِ - بلائیں مومن پر اس سے بھی جلد ٹل جاتی ہیں جتنی جلد سیلاب کا پانی نالے کی بالائی جانب سے بہتا ہے۔

تِلْعَابَةٌ - (اس کو باب اللام مع العین میں ذکر کرنا تھا) یَاتِلْعَابَةً
یَاتِلْعَابَةً یَاتِلْعِیْبَةً بہت ٹھٹھا کرنے والا - زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ
اَنِّیْ تِلْعَابَةٌ تِمْصَرَا حَةُ اُعَافِیْسُ وَ اُمَارِیْسُ - نابغہ کا بیٹا (عمرو
بن عاص) یہ سمجھا کہ میں ایک کھلنڈراگمن عورتوں کا شیفٹہ ہوں
(مجھ کو امور مملکت اور انتظام سلطنت میں کچھ دخل ہی
نہیں ہے) - کَانَ عَلَیْ تِلْعَابَةً فَاِذَا فَرِعَ اِلَیْ ضَرَسٍ
حَدِیدٍ - حضرت علیؑ ظریف بامذاق و خوش مزاج آدمی تھے مگر
جب کوئی ڈر کر آپ کی پناہ لیتا تو گویا اس نے ایک کرارے سخت
فولادی شخص کی پناہ لی یا ایک فولادی پہاڑ کی پناہ لی (اب کسی کو کیا
مجال کہ اسے ستائے، بعض نے ضرس حدید بہ کسرۃ ضادر روایت
کیا ہے یعنی فولادی پہاڑ یا داڑھ) -

ف۔ ہمیشہ بہادر اور شجاع آدمیوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ امن کے وقت بڑے ہنس مکھ خوش مزاج، ظریف اور ملنسار ہوتے ہیں اور جنگ کے وقت آفت کے پرکالے، یہ نہیں کہ ہر وقت چرچڑے، چرکاندھے، بات بات پر کاٹ کھانے والے، ایسے لوگ دل کے محض بودے ہوتے ہیں اور صرف تھان کے

ٹرے۔

تِلْكَ - ذَلِکَ - کا مونث ہے تِیْ اسم اشارۃ مونث ہے
اور لَام بعد کے لئے اور کاف خطاب کا ہے۔

تِلْكَ بِتِلْكَ - یعنی سورۃ فاتحہ میں جو دعا ہے وہ اس آئین کی وجہ سے قبول ہوتی ہے یا آئین اس کا ایک جز ہے (بعض نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ اشارہ ہے امام کی نماز کی طرف یعنی تمہاری نماز امام کی نماز کے تابع ہے۔ بعض نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ سے یہ مقصود ہے کہ تم ہر رکن امام کے بعد ادا کرو اور امام کے بعد اس سے فارغ ہو، امام کی ایک ذرا سی تقدیم اس کا بدلہ تاخیر ہو جائے گی جو تم فارغ ہونے میں کرو گے)۔

تَلّ - ٹیلہ، گرنا گرانا، اوندھا پچھاڑنا گردن اور منہ کے بل لٹا ڈالنا۔

مترجم:- کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ہزاروں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جو قرآن کی تلاوت اس طرح کرتا ہو بلکہ الفاظ کا رٹنا بس اسی کو تلاوت قرار دیا ہے حالانکہ یہ تلاوت نہیں ہے۔ جیسے امام صاحب نے فرمایا فَلَمَّا أُتِلِّيَ عَنْهُ۔ جب وحی کی حالت موقوف ہوئی۔ ایک روایت میں فَلَمَّا أُجْلِيَ عَنْهُ۔ ہے یعنی جب وحی کی حالت دور ہوگئی۔ مَا أَصْبَحْتُ أُتْلِيهَا۔ میں اپنا حق تجھ پر باقی نہیں رکھنے کا یعنی ابھی میرا قرضہ دے دے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَتْلَيْتُ حَقِّي عَنْهُ۔ میں نے اپنا حق اس پر باقی رکھا۔ اَتْلَيْتُهُ۔ میں نے معاف کر دیا۔ تَلَيْتُ لَهُ تَلِيَّةً يَاتِلَاوَةً اس کا کچھ قرض باقی رہ گیا ہے۔

تَلَانُ۔ (اصل میں اَلَانُ تھا شروع میں تے کو زیادہ کیا اور ہمزہ گرا دیا جیسے اَلْحَيْنُ میں تَحَيْنُ کہتے ہیں)۔ اِذْهَبْ بِهَذِهِ تَلَانُ مَعَكَ اب ان تینوں باتوں کا جواب اپنے ساتھ لے کر جا (یہ ابن عمرؓ نے اس شخص سے کہا جس نے حضرت عثمانؓ کو برا کہا تھا)۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْمِيمِ

تَمْتَمَةٌ۔ بات کرنے میں تے اور میم کی سی آواز نکالنا یا ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے۔ تِمَثَالٌ۔ مورت پتلی (اس کو باب المیم مع التاء میں ذکر کرنا تھا)۔

يَجِيءُ مَعَهُ تِمَثَالُ الْجَنَّةِ۔ دجال آئے گا اس کے ساتھ بہشت کی تصویر ہوگی۔ ایک روایت میں بِمَثَالِ الْجَنَّةِ ہے یعنی بہشت کی تصویر اپنے ساتھ لائے گا (ظاہر میں بہشت ہوگی اور حقیقت میں دوزخ ہوگی۔ کیونکہ اس میں جانا عاقبت خراب کرنا ہے)۔ وَسَادَةٌ فِيهَا تَمَائِيلٌ۔ ایک تکیہ جس میں مورتیں تھیں۔ اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْكُنَائِسَ مِنْ أَجْلِ التَّمَائِيلِ۔ ہم نصارے کے گرجوں میں مورتوں کی وجہ سے نہیں جاتے۔ (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک نصرانی نے آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ گرجا میں مورتیں نہ ہوں تو وہاں جانا اور نماز پڑھنا منع نہیں)۔ كَانَ لَنَا تِمَثَالُ طَائِرٍ ہمارے پاس ایک چڑیا کی تصویر تھی۔ سِتْرٌ فِيهِ تَمَائِيلٌ۔

پردے پر مورتیں بنی تھیں (یہ مورتیں جاندار کی ہوں گی اس لئے آپ ناراض ہوئے یا اس وجہ سے کہ دیوار اور پتھر اور مٹی پر کپڑا منڈھنا منع ہے۔ دوسری حدیث میں ہے اللہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ پتھروں کو کپڑا اڑھائیں اب وہ لوگ شرمندہ ہوں جو قبروں پر چادریں اڑھاتے ہیں۔ زندے تو ننگے پھرتے ہیں سردی کھاتے ہیں ان کی تو خبر نہیں لیتے اور قبروں اور مشہدوں اور علموں اور جھنڈوں پر کم خواب اور زربخت اڑھاتے ہیں)۔ تَمُرٌ۔ سوکھی کھجور۔ جمع تَمَرَاتٌ ہے۔

عَيْنُ التَّمَرِ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

أَسَدٌ فِي تَامُورَتِهِ۔ شیر ہے اپنے ڈربہ میں (یا شیر کا دل رکھتا ہے)۔ كَانُ لَا يَرَى بِالتَّمِيرِ بَأْسًا۔ گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھجور کی طرح سکھا کر اگر محرم (احرام والا) رکھ لے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ بَيْتٌ لَا تَمُرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ۔ جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں (کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوسرا کھانا تیار نہیں ہوتا اور بھوک لگ آتی ہے کھجور موجود ہو تو بھوک لگتے ہی اس کو کھا سکتے ہیں)۔

تِمْرَاخَةٌ۔ خوش، مگن، پھولا ہوا (اس کو باب المیم مع الراء میں ذکر کرنا تھا)۔

تِمْرَاخَةٌ (خائے معجمہ سے بھی ہو سکتا ہے) یعنی مزاح کرنے والا۔

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ إِنِّي تِلْعَابَةٌ تِمْرَاخَةٌ۔ نابغہ کا بیٹا (یعنی عمرو بن عاص ان کی ماں فتنہ پردازی اور فساد میں مشہور تھیں۔ ”نابغہ“ کے معنی ظاہر ہونا) یہ سمجھا کہ میں ایک کھیل کود کرنے والا خوش و خرم مگن آدمی ہوں (مجھ کو بھلا حکومت اور انتظام سلطنت سے کیا واسطہ؟)۔

تَمَّ يَتِمَامٌ يَاتِمَامَةٌ۔ پورا ہونا قصد کرنا، ایک کام کو چلائے جانا۔

إِتِمَامٌ۔ پورا کرنا، دینا۔

تَتْمِيمٌ۔ پورا کرنا، لٹکانا۔

تَمِيمَةٌ۔ چتکبرے (سیاہ سفید) مہرے جو جوڑ کر عرب لوگ نظر نہ لگنے کے لئے بچوں کے گلے میں لٹکاتے۔

مجمع البحرین میں ہے تَمِيمَةُ تعویذ کو بھی کہتے ہیں جو آدمی پر لٹکایا جائے۔ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ میں اللہ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں یا اپنی جان کو ان کی پناہ میں دیتا ہوں (یعنی اس کے سب کلمے پورے ہیں ان میں کوئی نقص اور عیب نہیں یا اس کے کلمے پورا فائدہ دینے والے ہیں یا پورا بچانے والے ہیں) اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ۔ اے پروردگار اس پوری دعوت کے صاحب پوری دعوت اذان کو فرمایا کیونکہ وہ اللہ کی عبادت کی دعوت ہے جو سب دعوتوں سے بڑھ کر ہے۔ وَالصَّلٰوةُ الْقَائِمَةُ اور اس نماز کے صاحب جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے (اب کسی دین سے منسوخ نہیں ہو سکتی۔ بعض نے کہا پوری دعوت یعنی حجت قائم کرنے میں اور نماز کے لئے آنا واجب کرنے میں پوری ہے۔ بعض نے کہا پوری سے یہ غرض ہے کہ اس میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا یا اس میں تمام عقائد پوری طرح سے موجود ہیں۔ مثلاً توحید رسالت اللہ کی عظمت وغیرہ) كَمَا يَقُومُ لَيْلَةَ التَّمَامِ یا تمام بکسرہ تا یعنی آنحضرت ﷺ ہر مہینے کی چودھویں شب میں عبادت کرتے (اس کو تمام اس لئے کہا کہ چاند اس شب میں پورا ہو جاتا ہے۔ بعض نے کہا لَيْلَةَ التَّمَامِ بکسرہ تا وہ رات جو سال بھر میں سب سے بڑی ہوتی ہے)۔ اَلْجَدُّ التَّامُّ التَّمُّ يُجْزَى۔ (قربانی میں) پورے ایک سال کی بھیڑ پورے بدن کی کافی ہے (ایک روایت میں اَلتَّامُّ التَّمُّ ہے معنی وہی ہیں) بَلَعَنَ اللّٰهُ التَّامَّةَ۔ اللہ کی پوری لعنت لے کر۔ فَخَرَجَتْ وَاَنَا مِتُّ (یہ حضرت اسماء بنت ابی بکر کا قول ہے) میں اس وقت نکلی جب پورے دنوں سے تھی (نو مہینے کا پیٹ تھا)۔ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلَيْتَمَّ صَوْمُهُ۔ جو شخص صبح تک روزے کی نیت نہ کرے بلکہ بے روزہ صبح کرے وہ بھی اپنا روزہ پورا کر لے (شام تک کچھ کھائے پیے نہیں رمضان کا احترام کرے)۔ تَمَّ عَلَيَّ صَوْمُكَ اپنا روزہ چلائے جا قائم رکھ ان تَمَّمْتُ عَلَى مَا تُرِيدُ اِنْ تَمَّمْتُ اَلرَّتُوَ جو چاہتا ہے وہی کئے جائے۔ فَتَمَامْتُ إِلَيْهِ۔ قریش کے لوگ کثرت سے پے در پے ان کے پاس آئے۔ اَلتَّمَامُ وَالرُّقَى مِنْ

الشِّرْكَ گندے اور منتر شرک کی باتیں ہیں (اگر یہ سمجھے کہ گندہ اور منتر خود کوئی اثر رکھتا ہے یعنی اللہ کے بے حکم تب تو حقیقتہً مشرک اور کافر اور اسلام سے خارج ہو گیا۔ جیسے دوا کے نسبت کوئی یہ اعتقاد رکھے وہ بھی کافر ہے اور جو یہ سمجھے کہ اللہ کے حکم سے اثر کرتا ہے تب حقیقتہً مشرک نہیں ہوا مگر مشرکوں کا سا کام اس نے کیا کیونکہ گندے لٹکانا اور منتروں سے جھاڑ پھونک کرنا مشرکوں کا طریق تھا۔ ہمارے بعض علماء نے بچوں کے گلے میں ہر طرح کے گندے اور تعویذ لٹکانا مکروہ رکھا ہے۔ اور طبی نے کہا مراد وہ گندے اور منتر ہیں جو جاہلیت اور کفر کی باتوں پر مشتمل ہوں مثلاً ان میں شیاطین اور کافروں کے نام لئے جاتے ہوں یا شرک کے مضامین ہوں۔ مثلاً غیر اللہ سے مدد مانگنا ان سے تندرستی چاہنا اگر اسمائے الہی یا قرآن کی آیات یا احادیث کی دعائیں ہوں تو ایسے تعویذ لٹکانا یا مکان پر لگانا جائز ہے)۔ مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ أَشْرَكَ۔ جس نے گندہ لٹکایا اس نے شرک کیا (مشرکوں کا سا کام کیا)۔ مَا أَبَالِي مَا أَتَيْتُ اِنْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً۔ اگر میں گندہ لٹکاوں تو پھر کوئی برا کام کرنے کی مجھ کو پرواہ نہ رہے گی (کیونکہ سب سے برا کام شرک ہے جب وہی کر لیا تو اب اس سے کم برے کاموں کی کیا پرواہ رہے گی) مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهُ۔ جس نے گندہ لٹکایا تعویذ لٹکایا اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے۔

ابن اشیر نے کہا ان کافروں کا یہ اعتقاد تھا کہ گندے سے ضرور شفا ہوتی ہے آنحضرت صلعم نے اس کو شرک فرمایا کیونکہ وہ اس گندے سے تقدیر الہی کو روکنا چاہتے تھے اور غیر خدا سے بلا دفع کرنے کی درخواست کرتے تھے حالانکہ بلا درد اور مصیبت کا دفع کرنے والا اللہ ہے (جو کوئی خدا کے سوا کسی پیر یا ولی یا پیغمبر یا امام یا درویش کو مشکل کشا بلا کا دور کرنے والا بیماری اور دکھ سے چنگا کرنے والا سمجھے وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہے۔ اللہ کے بے حکم کوئی کچھ نہیں کر سکتا وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے البتہ اگر یہ سمجھے کہ ولی یا پیغمبر یا امام یا پیر بہ حکم خداوندی مدد کر سکتے ہیں یا بیماری کو رفع کر سکتے ہیں دوا کی طرح تو وہ مشرک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ ان کو ہر جگہ اور ہر مقام میں

حاضر و ناظر اور سننے والا نہ جانے۔ قرآن میں ہے وَ اُبْرِئِ
الْاُكْمَةَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْيِ الْمَوْتِی بِاِذْنِ اللّٰهِ ط یعنی میں
اللہ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو چنگا کر دیتا ہوں اور مردے کو
جلا دیتا ہوں۔) وَ عَقْدُ التَّمَائِمِ اور گندوں میں گرہیں دینا
ان کو لٹکانا۔ وَ اِنْ غُلَامًا بَيْنَ كَسْرٍی وَ هَاشِمٍ لَا كُورُمْ مَنْ
نَیْطَطُ عَلَیْهِ التَّمَائِمُ۔ ایک لڑکا کسریٰ اور ہاشم کے درمیان
ان سب میں زیادہ عزت دار ہے جن پر تعویذ باندھے گئے (یہ
ابوالاسود نے امام زین العابدینؑ کی تعریف میں کہا) امام حسنؑ
نے معاویہ کے جواب میں جب یہ شعر پڑھا۔

بَتَجَلْدِیْ لِلشَّامِیْنِ اُرِیْهِمْ
اِنِّیْ لِرَیْبِ الدَّهْرِ لَا اَتَّصِفُ

یعنی میں ملامت کرنے والوں اور عیب کرنے والوں کے
مقابلہ میں اپنی مضبوطی دکھلا کر یہ ثابت کرتا ہوں کہ میں زمانے
کے حوادث سے بے قرار نہیں ہوتا۔ علی الفور یہ شعر پڑھا:

وَ اِذَا الْمَنِیَّةُ اَنْشَبَتْ اَطْفَارَهَا
اَلْفِیَتْ كُلَّ تَمِیْمَةٍ لَا تَنْفَعُ

(محیط میں ہے کہ یہ ابو ذؤیب شاعر کی بیت ہے۔) یعنی
جب موت اپنے بچے مار دے اس وقت ہر ایک گندے اور تعویذ
کو تو بے فائدہ پائے گا۔

سعدیؒ نے یہی مضمون لے کر یوں کہا ہے ”چوں محبہ شد
اعتدال مزاج نہ عزیمت اثر کند نہ علاج“

اَلْكَفُّ الْمَفْرُوضُ ثَلَاثَةُ اَنْوَاعٍ تَامٌ۔ فرض کفن یعنی
تین کپڑوں کا پورا کفن ہے (اس سے زیادہ اور کپڑے بڑھانا
جیسے عمامہ اور قمیض اور اوپر کی ایک چادر یہ سب بدعت ہیں)۔
لَمَّا نَفَرْتُ مِنْ مَنَى نَوَيْتُ الْمَقَامَ بِمَكَّةَ فَاتَمَمْتُ
الصَّلَاةَ ثُمَّ جَاءَ نَبِیَّ خَبَرَ مِنَ الْمَنْزِلِ فَلَمْ اَدْرِ اَتَمُّ اَمْ
اَقْصَرُ فَقَصَصْتُ الْقِصَّةَ عَلٰی اَبِی الْحَسَنِ فَقَالَ اَرْجِعْ
اِلٰی التَّقْصِیْرِ۔ عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں میں نے منیٰ سے کوچ
کیا تو مکہ میں ٹھہرنے کی نیت کر لی اور نماز پوری پڑھی پھر گھر

سے ایک خبر آئی (تو میں نے جانا چاہا اب مجھ کو شک ہوا کہ نماز
پوری پڑھوں یا قصر کروں؟ میں نے یہ قصہ جناب امیر سے بیان
کیا۔ آپ نے فرمایا پھر قصر شروع کر دے۔ بَشِّرِ الْمَشَائِیْنِ
فِی الظُّلَمِ اِلٰی الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ۔ جو
لوگ اندھیروں میں نماز کے لئے مسجدوں کو جاتے ہیں ان کو یہ
خوشی کی خبر سنا دے کہ قیامت کے دن ان کو پوری روشنی ملے گی۔
فَتَتَمَّتْ صَلَوَتُهُ اس کی نماز پوری ہو گئی۔ ثُمَّ قَالَ تَمَامَ
الْحَمْدِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ۔ اخیر تک کہہ
کر سو کا عدد پورا کرے۔ كَانَ لَا یَتِمُّ التَّكْبِیْرُ۔ آنحضرت اللہ
اکبر کو بڑھا کر نہیں کہتے تھے (یعنی نماز میں جیسے جاہلوں کی عادت
ہے کہ اللہ کے لفظ میں یا اکبر کے لفظ میں مد کرتے ہیں)۔ وَ اِنْ
كَانَ صَلٰی تَمَامًا لَا رُبْعَ۔ اگر اس نے ایک رکعت جو اور پڑھی
اس سمیت پوری چار رکعتیں ہوئیں۔ لَیْسَتْ التَّمِیْمَةُ مَا یُعْلَقُ
بَعْدَ نَزْوِلِ الْبَلَاءِ وَلٰكِنْ التَّمِیْمَةُ مَا عَلِقَ قَبْلَهُ۔ گندے تعویذ
جس کو تمیمہ کہتے ہیں (اور اس کا لٹکانا منع ہے) وہ ہے جو بلا
اترنے سے پہلے لٹکایا جائے (اور یہ اعتقاد ہو کہ اس کے لٹکانے
سے بلا نہ آئے گی) لیکن جو تعویذ بلا اترنے کے بعد لٹکایا جائے وہ
تمیمہ نہیں ہے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے اسی طرح جس تعویذ
میں اسمائے الٰہی یا آیات قرآنی یا ادعیہ ماثورہ لکھے ہوں اس کا
بھی لٹکانا منع نہیں ہے۔ کیونکہ یہ شرک نہیں ہے۔ خود اللہ ہی کے
کلمات سے پناہ لینا ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا میں اللہ کے کلموں
کی پناہ میں آتا ہوں اور اصحابؓ سے ایسے تعویذوں کا لٹکانا
منقول ہے)۔

تَمَنٍّ۔ ایک مقام کا نام ہے۔ یعنی ہر شے کی گھائی جو مکہ اور
مدینہ کے درمیان ہے۔

وہی بِمَکَانَ مَنْ تَمَنَّى بِسَفْحِ هَرَشِی۔ وہ تمن میں
تھیں جو ہر شے کے شبی جانب یا ہر شے کے عرض میں ہے۔
ہر شے ایک گھائی ہے جحفہ کے قریب۔

بَابُ الْتَاءِ مَعَ النُّونِ

تَنْوُءٌ يَاتِنَاءً ؕ - مَقِيمٌ هُونًا رَهْنًا -

الْبَتَانِيُّ - كَسَانٌ كَاشِكَاؤُكَ گَاؤُنْ كَارِهْنِ وَالَا -

ابْنُ السَّبِيلِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ مِنَ التَّائِي - مسافر کو (کنویں یا چشمے سے) پانی لینے کا حق وہاں کے رہنے والے سے زیادہ ہے (کیونکہ وہاں کا باشندہ تو دوسرے وقت بھی پانی لے سکتا ہے مسافر تو جانے والا ہے اس کو پانی نہ ملے تو سخت تکلیف ہوگی) - لَيْسَ لِلتَّائِيَةِ شَيْءٌ جَوْجَاعَتِ اِثْنِي بَسْتِي مِثْلِي رَهْنِ (مجاہدین کے ساتھ نہ جائے) اس کو لوٹ کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملے گا - مَنْ تَنَاءَ فِي اَرْضِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نَيْرُوزَهُمْ وَ مِهْرَجَانَهُمْ حُسْرَ مَعَهُمْ - جو شخص ایران میں رہے اور پارسیوں کی طرح نو روز اور مہرگان (شروع جاڑے) کی عید کرے اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا - (اسی طرح کوئی ہندوستان میں رہے اور ہندوؤں کی رسمیں دیوالی، ہولی، تل سنگرات و سہرہ رام نوئی، جنم اشٹمی وغیرہ میں شریک ہو اس کا بھی حشر انہیں کافروں کے ساتھ ہوگا - معاذ اللہ اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے ان مسلمانوں کے لئے جو ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہوں اور مسلمان بادشاہوں کے لئے جو نوروز کی عید کیا کرتے ہیں) -

تَنْبَلٌ يَاتِنْبَالًا يَتَنْبُولُ - چھوٹا، ست اہدی اصل میں یہ ترکی زبان کا لفظ ہے - اس کی جمع تَنْبَالٌ اور تَنْبَالَةٌ ہے کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں يَمْشُمُونَ مَشْيَ الْجَمَالِ الزُّهْرُ يَعْصِمُهُمْ ضَرْبٌ اِذَا غَرَّدَ السُّودُ التَّنَابِيلُ - وہ ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو پاؤں پھیلا کر ہر درخت میں سے کھاتے ہوئے چلیں (یعنی آہستہ آہستہ) ان کو مار بچاتی ہے - جب کالی چھوٹی چھوٹی چڑیاں گاتی ہیں -

تَنْوُخٌ - مَقِيمٌ هُونًا تَهْرَنًا -

اِنَّهُ اَمِنٌ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ يَهُودٍ فَتَنَخُوا عَلَى الْاِسْلَامِ - عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے یہودی ایمان لائے اور ایمان پر ثابت قدم رہے ایک روایت میں فَتَنَخُوا ہے پہلے نون پھر خائے معجم یعنی اسلام میں پکے ہو گئے -

تَنْدُوَةٌ (یہ صاحب مجمع البحاء نے باب التاء مع النون میں لکھا ہے اور لغت میں نہیں ملتا - البتہ تَنْدُوَةٌ يَاتِنْدُوَةٌ مرد کے پستان پر جو گوشت ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں اور حدیث میں جو آیا ہو فَإِنْ جُدِعَتْ تَنْدُوَةٌ تَهُ يَهَاں تَنْدُوَةٌ سے ناک کا سرا مراد ہے جہاں تک گوشت ہوتا ہے یہ بھی تائے مثلث سے ہے - جیسے کتاب التاء میں مذکور ہوگا مگر صاحب مجمع نے اس کو بتائے فوقانی اس باب میں لکھا ہے -)

تَنْوُزٌ - تنور جس میں روٹی پکاتے ہیں یہ لفظ عبرانی یا سریانی ہے "تن" کہتے ہیں دھوئیں کو اور نور کے معنی آگ (بعض نے کہا اصل میں تَنْوُزٌ دُتھا - پہلے واؤ کو ہمزہ کے بدلا پھر ہمزہ کو نون سے اور نون کو نون میں ادغام دے دیا تَنْوُزٌ ہو گیا - تَنْوُزٌ سطح زمین کو بھی کہتے ہیں - اور پانی کے بجے کو بھی) -

قَالَ لِمَنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ مُعْصَفَرٌ لَوْ أَنَّ ثَوْبَكَ فِي تَنْوُرٍ أَهْلِكَ أَوْ تَحْتَ قِذْرِهِمْ كَانَ خَيْرًا لَّكَ - ایک مرد کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنے تھا - آپ نے فرمایا کاش تیرا یہ کپڑا تیرے گھر والوں کے تنور میں ہوتا یا دیگ میں تلے تو تیرے لئے بہتر ہوتا - (یہ بن کر وہ شخص گیا اس کپڑے کو جلا دیا - حالانکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ اس کپڑے کی قیمت کو اپنے گھر والوں کی روتی میں یا لکڑی میں خرچ کرتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا) - فَلَتَاتِهِ وَ اِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوْرِ - جب خاوند اپنی جو رو کو صحبت کے لئے بلائے تو اس کو آنا چاہئے گو تنور پر روٹی پکا رہی ہو (بشرطیکہ یہ روٹی خاوند کا مال ہو کیونکہ اس نے ایسے وقت میں بلا کر اپنا نقصان آپ پسند کیا) -

تَنْوُفَةٌ - پٹیرا جاڑ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ آدمی - بعض نے کہا دور دراز -

سَافِرٌ رَجُلٌ بَارِضٌ تَنْوُفَةٍ - ایک شخص نے ایک اجاڑیا دور دراز زمین میں سفر کیا -

تَنْوَمَةٌ - ایک پھل دار درخت ہے - بعض نے کہا شاہدانہ کا درخت یعنی کلونجی کا -

تَنْ - ہم عمر برابر والا اِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْبِيٌّ وَ تَرْبِيٌّ (عمار کہتے ہیں) آنحضرت ﷺ میرے

ہم عمر اور ہم سن ہیں۔

تَنْ اَوْ تَرْتَبُ - دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔

اَتْنَانُ اور اَتْرَابُ - جمع ہے۔

تَيْنَيْنِ - اژدہا اور بڑی مچھلی عجائب المخلوقات میں ہے کہ تَيْنَيْنِ یعنی اژدہا ایک موذی سانپ ہے اس کے دانت بھالے کی اینوں کی طرح ہوتے ہیں۔ کھجور کے جھاڑ برابر قد و قامت آنکھیں سرخ بہت سے جانوروں کو نگل جاتا ہے جنگل کے سب جانور اس سے ڈرتے ہیں اسی طرح دریا کے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ عَلٰی الْكَافِرِ فِیْ قَبْرِہٖ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ تَنِيْنًا - اللہ تعالیٰ کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدہا مسلط کرے گا (وہ اس کو ڈسیں گے اور کاٹیں گے)۔

بِنَاوۃٍ یَّتَنَیَّۃٌ - درس تدریس چھوڑ دینا کھیتی باڑی کرنا۔

كَانَ حَمِیْدُ بْنُ هِلَالٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَاضْرَثَ بِہِ التَّنَاوۃُ - حمید بن ہلال عالم تھے مگر درس تدریس کے چھوڑ دینے اور کھیتی باڑی میں لگ جانے سے ان کو نقصان پہنچا (ایک روایت میں بِنَاوۃُ ہے بائی موصدہ سے یعنی شرف اور بزرگی نے ان کو نقصان پہنچایا)۔

باب التاء مع الواو

تَوْبُ یَاتُوْبَةُ یَمْتَابُ یَاتَابَةُ یَتْتَوِبَةُ - گناہ سے باز آنا یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہونا۔

النَّدَمُ تَوْبَةُ - گناہ پر شرمندہ ہونا یہی توبہ ہے۔ تَوَابُ عَلٰی الْعِبَادِ وہ خداوند بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ان کے گناہ بخشنے والا ہے۔ التَّوْبَةُ یَجْمَعُهَا سِتَّةُ اَشْیَاءُ تَوْبَہ میں چھ باتیں ہونا چاہئیں (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے) پچھلے گناہ پر شرمندگی اگر فرض ترک ہو گیا ہو تو اس کا اعادہ مظلوم کو بدلہ دینا جن سے جھگڑا ہوا ہو ان سے معافی حاصل کرنا آئندہ کے لئے عزم مصمم کرنا کہ اب گناہ نہ کروں گا اللہ کی عبادت میں اپنے تن بدن کو کھپانا جیسے پہلے گناہوں میں موٹا کیا تھا۔ عبادت کی تلخی نفس کو چکھانا جیسے گناہ کا مزہ اس کو چکھایا تھا۔ نَبِیُّ التَّوْبَةِ وَ الرَّحْمُ آنحضرتؐ توبہ اور رحم کے پیغمبر ہیں۔ (حضرت موسیٰ کی

شریعت میں گناہ کی سزا ملنا ضروری تھا ہندوؤں کے مذہب میں بھی کرنی کا ثواب یا عذاب ملنا ضروری ہے اور توبہ سے سزا معاف نہیں ہوتی۔ ہماری شریعت میں توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے آپؐ کی ذات بابرکات سے سب پر اللہ کا رحم ہوا اگلی امتوں کی طرح عام عذابوں سے بچ گئے جیسے خسف و مسخ وغیرہ)۔ مَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْہِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِہَا جو شخص پچھم کی طرف سے سورج نکلنے سے پیشتر توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا (کہتے ہیں قیامت کے قریب تین دن تک سورج پچھم کی طرف سے نکلے گا۔ اور صحیح یہ ہے کہ ایک دن ایسا ہوگا پھر معمول کے موافق پورب کی طرف سے نکلا کرے گا)۔ فَاِنْ تَابَ لَمْ یُقْبَلْ ابْ اِکْر (چوتھی بار میں) توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی (مراد یہ ہے کہ صرف زبان سے توبہ کرے اور دل میں پھر شراب پینے کی نیت ہو ایسی توبہ تو خود ایک گناہ ہے۔ جیسے حضرت رابعہ فرماتی ہیں۔ ہمارا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے۔ اگر دل سے توبہ کرے اخلاص کے ساتھ اور گناہ پر نادم ہو تو وہ ضرور قبول ہوگی گو ستر بار ہر روز وہی گناہ کرے) فَاسْتَتَابَهُمْ عُمَرُ غَیْرُ ابْنِ النَّوَّاحِہِ حضرت عمرؓ نے ان سب مرتدوں سے توبہ کرائی سوائے ابن نواحہ کے (اس کی توبہ منظور نہیں کی قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ مسلمانہ کذاب کی طرف سے لوگوں کو دعوت دیتا تھا)۔

فائدہ:- ہم سمجھتے تھے کہ مسلمانہ کذاب کے تابع اور معتقد دنیا میں نہیں رہے مگر دبستان مذاہب سے معلوم ہوا کہ اس کے تابع دار اس کے مصنف کے زمانہ تک موجود تھے جو مسلمانہ کو سچا پیغمبر جانتے تھے دنیا بھی عجب بھیڑ یاد ہسان ہے۔ کہئے مسلمانہ کا کون سا کلام اس لائق تھا کہ اس کو پیغمبر سمجھا جائے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ - جو شخص حرص سے توبہ کرے اللہ اس کو معاف کرے گا یا اس پر تخفیف کرے گا اُسْطَوَانَةُ التَّوْبَةِ - توبہ کا ستون (جو مسجد نبویؐ میں تھا بعض صحابہ اس کے پاس توبہ کیا کرتے تھے اس لئے اس کا نام توبہ کا

ستون ہو گیا)۔

تَوَابٌ - بہت توبہ کرنے والا یہ بندہ ہے اور بہت توبہ قبول کرنے والا یہ پروردگار ہے۔

تَابُوتٌ - توراۃ کا صندوق (بعض نے کہا اس میں دس نصیحتیں لکھی ہوئی رکھی تھیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کی تھیں) بعضوں نے کہا، کچھ تبرکات تھے جیسے عصا کے ٹکڑے ٹوٹے پھوٹے تختیاں توراۃ کی - جَعَلَكُمْ اللّٰهُ تَابُوتَ عِلْمِهِ - اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنے علم کا تابوت بنایا (یہ آنحضرتؐ نے اہل بیت کے حق میں فرمایا) - ثَلَاثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ - تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق نہیں دیتا۔

تَوَيْتَاتٌ - تویت بن حبیب کی اولاد جیسے حُمَيْدَاتٌ حمید کی اولاد یا اُسَامَاتٌ اسامہ کی اولاد یہ ابن عباسؓ نے تحقیر کی راہ سے کہا۔

تَوَجَّجٌ - تاج پہننا، انگلی سوجن میں گھس جانا۔

تَاجٌ - وہ جو بادشاہوں کے سر پر رکھنے کے لئے سونے اور جواہر سے بنایا جاتا ہے۔

تَوَجُّهُ - میں نے اس کو تاج پہنایا۔

الْعَمَانِمُ تَيْجَانُ الْعَرَبِ - عمامے عرب لوگوں کے تاج ہیں (کیونکہ عرب لوگ اکثر ننگے سر رہتے، کوئی کوئی صرف ٹوپی رکھتے)۔

أَنْ يُتَوَجَّوْهُ وَيُعَصَّبُوهُ - مدینہ والوں نے ارادہ کیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج رکھیں (اس کو سردار بنائیں) سرداری کا پیٹھا اس کے سر پر لپیٹیں) - تَوَجَّهَ اللّٰهُ تَاجَ الْمَلِكِ - اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں بادشاہی تاج پہنائے گا۔ هَكَذَا تَيْجَانُ الْمَلَائِكَةِ - فرشتوں کے عمامے ایسے ہی ہوتے ہیں (جب وہ انسانی صورت میں نمودار ہوں) وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ - اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا۔ الْبَسَ وَالْبَدَاهُ تَاجًا - اس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا۔

تَوْرٌ - چھوٹا پیالہ یا پیتل یا پتھر کا لوٹا جس میں پانی پیتے ہیں۔ کبھی اس سے وضو بھی کرتے ہیں، کبھی اس میں کھانا بھی کھا لیتے

ہیں۔

أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ - میں ایک کونڈے یا ڈول یا چھاگل میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا۔ أُتِيَ بِطَشْتٍ أَوْ تَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ - ایک طشت یا ایک لوٹا پانی کا لایا گیا۔

أَوْ حِفْيفٍ فِي تَوْرٍ - اس مشک کو ایک کونڈے میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈال (یہ حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنی بیوی سے وفات کے وقت کہا)۔

تَوْسٌ - طبیعت، خلقت۔

كَانَ تَوْسِي الْحَيَاءِ - میری طبیعت میں شرم تھی (عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ مِنْ تَوْسٍ صَدَقَ وہ سچائی کے اصل میں سے ہے)۔

تَوْقٌ - بروزن شوق معنی بھی وہی ہیں جو شوق کے ہیں۔

مَا لَكَ تَتَوَقَّى فِي قُرَيْشٍ وَ تَدْعُنَا - آپ کو کیا ہوا ہے قریش کی لڑکیاں کرتے ہیں اور ہم کو (یعنی بنی ہاشم کی لڑکیوں کو) چھوڑ دیتے ہیں۔ (ایک روایت تَتَوَقَّى ہے نون سے یعنی آپ قریش میں شادی کرنا اچھا سمجھتے ہیں، پسند کرتے ہیں اور بنی ہاشم جو قریش کا افضل ترین خاندان ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں ہاشم آنحضرتؐ کے دادا تھے۔ آپ نے کنبے میں شادی کرنا پسند نہیں فرمایا اور قریش کے دورتر خاندانوں میں شادی کرنا پسند کیا جو سراسر حکمت اور دانائی پر مشتمل تھا کیونکہ کنبے میں شادی کرنا طباً خوب نہیں ہے اور بعض بیوقوف کم علم اسی کو اچھا سمجھتے ہیں۔ چچا اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی کی بیٹیوں پر جان دیتے ہیں)۔ إِنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهُ مَا لَكَ تَتَوَقَّى فِي قُرَيْشٍ وَ تَدْعُ سَائِرَهُمْ - ایک عورت نے آنحضرتؐ صلعم سے کہا آپ کو کیا ہوا ہے آپ قریش ہی کی عورت کرتے ہیں، عرب کے دوسرے قبیلوں کی نہیں کرتے (یہ آپ کی عین دانائی اور حکمت تھی اپنی قوم اور ملک کی عورت سے جیسی راحت ہوتی ہے وہ دوسرے ملک اور قوم کی عورت سے نہیں ہوتی افسوس ان جوان طبیعت بیوقوفوں پر جو اپنی نیشن (قوم) چھوڑ کر غیر قوم میں شادی کرتے ہیں پھر ساری عمر پچھتاتے ہیں اور سر پیٹتے ہیں۔

بنی ہاشم کی عورت جو آپ نہ کرتے اس میں وہی حکمت تھی جو ابھی بیان ہوئی۔

كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَقِّةً - آنحضرت کی اونٹنی بہت عمدہ تھی (اور صحیح مُتَوَقِّةً ہے نون سے یعنی تعلیم یافتہ مودب تھی)۔

تَوَلَّه - محبت کا ٹونکہ جو عورتیں اپنے خاوند کا دل ملانے کے لئے کیا کرتی ہیں (اس میں حب کا تعویذ اور دھاگہ وغیرہ سب آ گیا، کیونکہ یہ جادو میں داخل ہے)۔

التَّوَلَّهُ شُرْكٌ - محبت کا گنڈا اور تعویذ اور منتر کرنا شرک ہے (یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ آنحضرت کے زمانے میں اس قسم کے عملیات میں شرکیہ مضامین ضرور ہوا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا مطلب آپ کا یہ ہے کہ اگر ٹونکہ کرنے والا یہ سمجھے کہ عمل کے زور سے خدا کی تقدیر رک جائے گی، تو وہ مشرک ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ آیات قرآنی اور ادعیہ ماثورہ سے حب کا عمل کرنا یا حب کا تعویذ یا نقش لکھنا شرک نہیں ہو سکتا غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ مکروہ ہوگا)۔

قَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَرَادَ بِقُرَيْشٍ التَّوَالَةَ - ابو جہل کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے قریش پر مصیبت لانا چاہی ہے (مردود یہ نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو بھیج کر قریش پر وہ مانی کی کہ سارے عالم میں ان کا نام روشن ہو گیا ورنہ قریش کو پتہ کون تھا)۔ أَفْتِنَا فِي ذَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ وَتَشْرَبُ لَمَاءً فِي كَرْمٍ لَمْ تَغْرِ قَالَ تِلْكَ عَنْكَ الْفَطِيمُ وَ التَّوَلَّهَ وَ الْجَذْعَةَ (ابن عباس سے کہا) ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو سخت چرتا ہے اور پانی ایسے پیٹ میں پیتا ہے جس میں ابھی دانت نہیں نکلے (یعنی کھانے کے دانت) یا ابھی دودھ کے دانت نہیں گرے انھوں نے کہا ہمارے نزدیک تو یہ وہ بکری کا بچہ ہے جس کا دودھ چھٹا ہو اور تولہ اور ایک سال کا بچہ۔ خطابی نے کہا یوں ہی مروی ہے۔

تَوَلَّه - اور صحیح تَنَوَّلَ ہے۔ بکری کے بچہ کا جب دودھ چھڑا یا جائے وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے رہے تو اس کو تَلَوَّ اور تَلَوَّ کہتے اور ماں کو تَلَّى اس کی جمع متالئی ہے۔

تَوَمَّ - لہسن بروزن ومعنی تَوَمَّ ہے۔

تَوَمَّة - موتی یا انتی جس میں بڑا موتی پڑا ہو۔ بالی۔

اتَّعَجَزَ إِحْدَالُكُنَّ أَنْ تَتَّخِذَ تَوَمَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ - کیا تم عورتوں میں سے کوئی اتنا بھی نہیں کر سکتی (اگر سچے موتی (ملیں) تو چاندی کے دو موتی بنا لے یا چاندی کی دو انگٹیاں پہن لے (کانوں میں ڈال لے) اس کی جمع تَوَمَّ اور تَوَمَّ ہے وَ رَضَوَاضُهُ التَّوَمَّ اس کی کنکریاں موتی ہیں (یہ حوض کوثر کا ذکر ہے)۔

تَوَّ - اکیلا طاق۔

الْإِسْتِجْمَارُ تَوَّ وَالسَّعْيُ تَوَّ وَاطَّوَّفَ تَوَّ - کنکریاں طاق ماری جاتی ہیں (یعنی سات) اور صفا مروہ کی دوڑ بھی اور طواف کے پھیرے بھی طاق ہی ہیں (بعضوں نے استجمار سے استجاء مراد رکھا ہے)۔ فَمَا مَضَتْ إِلَّا تَوَّةٌ حَتَّى قَامَ الْأَخْنَفُ مِنْ مَجْلِسِهِ صرف ایک گھڑی گزری تھی کہ اخف اپنی مجلس سے کھڑا ہو گیا۔

تَوَّى - ہلاکت تباہی بربادی۔

ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوَّى عَلَيْهِ - ایسے شخص پر کوئی تباہی نہیں یا کوئی نقصان نہیں (اگر ایک دروازہ چھوڑ دے تو دوسرے دروازے سے بہشت میں جاسکتا ہے)۔ تَوَّى الْمَالُ رُوْپِيہ تباہ ہو گیا۔ أَطَوَاهُ اللَّهُ اللَّهُ اس کو تباہ کرے فَإِنْ تَوَّى أَوْ هَلَكَ هُوَ جَاءَ الْقَصْدُ مَثْرَاةً وَ الصَّرْفُ مَتَوَاةً میانہ روی (کفایت شعاری) سے دولت بڑھتی ہے اور اڑانے سے ہلاکت ہوتی ہے۔ (آخر میں کوڑی کوڑی سے محتاج ہو جاتا ہے)۔ السَّلْفُ فِي اللَّحْمِ يُعْطِيكَ مَرَّةً السَّمِينِ وَمَرَّةً التَّائِي - جب تو گوشت میں سلم کرے تو کبھی تجھ کو موٹا تازہ گوشت ملے گا، کبھی خراب نکما فَمَا تَوَّى فَعَلَى جو نقصان ہو وہ مجھ پر ہے جِهَادُ الْمَرْأَةِ أَنْ تَصْبِرَ عَلَى تَوَّى عَوْرَتِهَا جِهَادٌ یہی ہے کہ خاوند کی ایذا ہی پر صبر کرے۔

مترجم:- کہتا ہے کہ خاوند کی ایذا ہی پر صبر کرنے والی عورتوں کے برابر جہان بھر میں نہیں ہیں۔ خاوندان بیچار یوں کو مارتے پیٹتے ہیں، نان و نفقہ برابر نہیں دیتے، ان کی کمائی ان کے

ہونے کے انتظار میں جیسے زیر تفتیش قیدی ہوتے ہیں)۔

تُهْمَةٌ يَاتُهُمْ - اتہام، یعنی کسی شخص پر کوئی عیب لگانا۔

هُمْ عَدُوُّنَا وَ تُهُمْتُنَا - وہ تو ہمارے دشمن ہیں اور ہم پر عیب لگانے والے ہیں۔ اِتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ - یہ سہل بن سعد کا قول ہے۔ جب حضرت علیؑ کی خلافت میں لڑائی کی ٹھہری اور سہل نے جنگ میں توقف کیا تو لوگوں نے ان پر ملامت کی، سہل کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ پر کیا عیب لگاتے ہو اپنی رائے پر عیب رکھو دیکھو حدیبیہ میں اگر میں آنحضرتؐ کی رائے کے خلاف کر سکتا تو کافروں سے خوب لڑتا۔ میری رائے یہی تھی، مگر ہم نے آنحضرتؐ کی متابعت کی اور اپنی رائے کا کچھ خیال نہیں کیا آخر اس کا انجام بخیر ہوا ایسے ہی اس وقت بھی جنگ میں جلدی نہ کرو ذرا توقف کرو سوچو۔ اِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ اِنَّمَا فِي قَلْبِهِ الْاِيْمَانُ كَمَا يَنْمُو الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ - جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔ شَرُّ النَّاسِ مَنِ اتَّهَمَ اللَّهَ فِي قَضَائِهِ - سب میں برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی تقدیر پر عیب رکھے (اس کی قضا کو برا سمجھے) حالانکہ وہ بڑا حکیم ہے اس کی ہر ایک قضا حکمت اور مصلحت ہے (بھری ہوئی ہے)۔

تَهَنُّ - سونا۔

أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ تَهَنُّ - اب یہ پکار دے کہ بندہ سو گیا تھا (اس وجہ سے مغالطہ ہوا اور وقت سے پہلے اذان دے دی۔ بعض نے کہا تَهَنُّ اصل میں تَهَمُّ تھا۔ مطلب وہی ہے۔ یعنی گرمی اور ہمس کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا، سمجھا کہ وقت آ گیا میم کونون سے بدل دیا۔)

تَهَوُّ - غافل ہونا۔

تَهَوَاءُ - ایک ٹکڑا ایک حصہ۔

باب التاء مع الياء

تَيَّح - تیار ہونا، تقدیر میں ہونا، جھلکنا۔

اِتَّاحَاةٌ - تیار کرنا، مقدر کرنا۔

ذاتی مال، زر و زیور چھین کر کھا جاتے ہیں، مگر وہ اف تک نہیں کرتیں ایک حرف شکایت کا زبان پر نہیں لاتیں، نہ قاضی یا حاکم کے پاس فریاد کرتی ہیں۔ ساری عمر ایک ڈربہ میں بند رہتی ہیں۔ ایسی عورتوں کا درجہ آخرت میں نہایت بلند ہوگا اور ان کے بہشتی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مکہ مدینہ اور تمام بلاد عرب اور فارس میں یہ حال ہے کہ عورتیں اپنی ذاتی دولت و اموال میں سے ایک دمڑی بھی خاوند کو نہیں دیتیں، نہ خاوندان کا ذاتی مال لے سکتا ہے اگر ایک دن بھی ان کا معینہ مصرف نہ دو تو اسی وقت قاضی کے پاس فریاد کر کے یا تو مصرف لیتی ہیں یا طلاق کرا لیتی ہیں۔

باب التاء مع الهاء

تَهَمُّ - بدل جانا، بگڑ جانا، حیران ہونا، ہوا کا رک جانا، گھمسن ہونا۔

اِتَّهَمَ - تہامہ میں اتر آیا آب و ہوا نا موافق ہوئی۔

تِهَامَةٌ - مکہ اور حجاز کی شمالی بستیاں۔ سیوطیؒ نے کہا ذات عرق سے سمندر اور جدہ تک۔ بعض نے کہا ذات عرق سے لے کر مکہ کے پرے دو منزل تک اس کے بعد غور ہے اور مدینہ منورہ نہ تہامہ ہے نہ نجد۔ کیونکہ وہ غور سے بلند ہے اور نجد سے پست ہے۔

جَاءَ رَجُلٌ بِهِ وَضَحٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُنْظُرْ بَطْنٌ وَاِدٌ لَا مُنْجِدَ وَلَا مُتَّهِمَ - ایک شخص کو برص تھا وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا، ایک نالے میں جا، جو نہ نجد میں ہو نہ تہامہ میں (یعنی دونوں کے بیچ میں سرحد پر ہو) نجد وہ ملک ہے جو عذیب سے ذات عرق اور یمامہ اور یمن تک ہے۔ ابن اثیر نے کہا مُتَّهِمٌ وہ مقام جس کا پانی تہامہ تک بہتا ہے۔ ذَوْجِي كَلِيلُ تِهَامَةٍ - میرا خاوند تو تہامہ کی رات کی طرح ہے۔ (یعنی کوئی تکلیف نہیں دیتا) جیسے تہامہ کی رات کوئی تکلیف نہیں دیتی، نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم (مگر تہامہ کا دن تو بہت گرم ہوتا ہے دھوپ ایسی سخت کہ معاذ اللہ)۔

إِنَّهُ حَبَسَ فِي تَهْمَةٍ - آنحضرتؐ صلعم نے ایک شخص کو گمان پر قید رکھا (گو اس پر پورا ثبوت نہ تھا۔ یعنی ثبوت حاصل

مُتَاخ - جوامر تقدیر میں ہو۔

مُتِيَاخ - بہت حرکت کرنے والا جوامر مقدر ہو۔

أَتَاخَ اللَّهُ لَهُ الشَّرُّ - اللہ اس کی تقدیر بری کرے اس کی خرابی کا سامان کرے۔ فَبِيْ خَلَفْتُ لَا تِيْحَنُهُمْ فِتْنَةً تَدَا الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانٌ - میں اپنی قسم کھاتا ہوں ان کی قسمت میں وہ بلا رکھوں گا کہ ان کے عقل مند شخص کو بھی حیران کر دے گی (بیوقوف کا تو ذکر کیا ہے)۔ أُتِيْحَتْ بَعْدَ مُوسَى فِتْنَةً عَمِيًّا حَنْدَسٌ - حضرت موسیٰ کے بعد ایک سخت تاریک بلا قسمت میں لکھی گئی گمراہی مٹیخ و ہم مٹیخ - ایک پھیلا ہوا (عریض) رنج ہے اور ایک جوش مارنے والا صدمہ ہے (یہ حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہؑ کی وفات پر فرمایا)۔

تِيْخٌ - مٹیخ (لکڑی) سے مارنا۔

مِيتِيْحَةٌ - لکڑی عصا۔

تِيْدٌ - نرمی ملائمت۔

تِيْدَكَ زَيْدًا - زید پر نرمی کر۔

تِيْرَانٌ - جوش مارنا بڑی موجیں اٹھنا۔

إِتَارَةٌ - ایک کے بعد ایک لوٹنا۔

تِيَارٌ - سمندر کی موج۔

تَارَ تِيْرَانًا - دریائے موج ماری۔

ثُمَّ أَقْبَلَ مُزْبِدًا كَالْتِيَارِ - پھر سمندر کی موج کی طرح پھین اٹھاتا ہوا آیا۔

تَارَةٌ - ایک بار۔

تِيْرَانِيٌّ - لغت کا ایک عالم تھا اس کا نام محمد بن عبد اللہ لغوی ہے۔ رَجُلٌ تِيَارٌ - مغرور متکبر شخص۔ تَارَةٌ بَعْدَ تَارَةٍ - بار بار جیسے مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اور كَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ۔

تِيْرَانٌ - مرجانا۔

تِيْزٌ - غلبہ کرنا۔

تِيَارٌ - پست قد غلیظ سخت۔

تِيْسٌ - بکرا یا ہرنا یا مینڈھا جاہل بیوقوف۔

تِيْسٌ - تابعدار کرنا مسخر کرنا۔

تِيْسِيٌّ - ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ کسی بات کو جھٹلانے

اور باطل کرنے کے لئے کہتے ہیں۔

تِيْسِيٌّ جَعَارٌ اور تِيْسِيٌّ جَعَارٌ - دونوں ایسے مقام پر کہتے ہیں جب کسی کو جھٹلانا منظور ہوتا ہے۔ (تو جھوٹا ہے گھو)۔

رُوْعِيٌّ جَعَارٌ - نامرد اور بھگورے کے لئے کہتے ہیں۔

جَعَارٌ بجو کا نام ہے یہ جَاعِرَةٌ سے معدول ہے جیسے قَطَامٌ قَاطِمَةٌ سے جہر کہتے ہیں۔ گنے کو بجو بہت کہتا ہے اس لئے اس کا نام ”جَعَارٌ“ ہوا۔

وَاللّٰهُ لَا تِيْسَنَّهُمْ عَنْ ذٰلِكَ - قسم خدا کی میں تو ان کو اس بات سے پھیر دوں گا اور ان کی بات باطل کر دوں گا۔ وَلَا تِيْسُ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصْذِقُ - زکوٰۃ میں نہ یعنی بکرا نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیل دار نہ جانور لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانوروں میں نہ کی ضرورت ہو)۔ لِي تِيْسُ أَكْرِيْهِ - میرے پاس ایک بکرا ہے جس کو میں کرایہ پر چلاتا ہوں۔

تِيْعٌ يَّا تِيْعَانُ - ٹکنا، بہنا، کلنا، جانا، توڑنا، طے کرنا، مشتاق ہونا، جلدی کرنا۔

أَتَاعَ - قے کی۔

تَتِيْعٌ - جلدی کی۔

تَتَايَعُ فِي الشَّرِّ - بن سوچے سمجھے برے کام میں گر پڑا۔ فِي التِّيْعَةِ شَاةٌ - تیغ یعنی کم سے کم والے نصاب مثلاً پانچ اونٹوں اور چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔ لَا تَتَايَعُوا فِي الْكُذْبِ كَمَا يَتَتَايَعُ الْفِرَاشُ فِي النَّارِ - جھوٹ میں اتنی جلدی مت کرو جیسے پردانے آگ پر گرتے ہیں (بن سوچے سمجھے بے ضرورت جھوٹ مت بولو)۔ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِنْ رَأَى رَجُلٌ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ تَقْتُلُونَهُ وَ إِنْ أَخْبَرَ يُجْلَدُ ثَمَانِينَ أَقْلًا يَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالسَّيْفِ شَأْرًا أَنْ يَقُولَ شَاهِدًا فَأَمْسَكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَتَتَايَعُ فِيهِ الْغَيْرَانُ وَ السَّكْرَانُ - جب یہ آیت اُتری وَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ تو حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے (خزرج قبیلہ کے سردار تھے) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھے (تو

تَيْكَ - مرکب ہے تی سے اور کاف خطاب سے اس کی
تصغیر تِیَاک ہے۔

تَيْمَ - غلام بنادینا، تابعدار کر دینا۔

تَيْمَةً يَتَيْمَةً - جو بکری چالیس پر زائد ہو اور دوسرے
نصاب تک نہ پہنچے۔ یا جو بکری قحط کے زمانہ میں کاٹی جائے یا
دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہو، جنگل میں نہ چرتی ہو۔

تَيْمَاءٌ - ایک بستی ہے شام میں۔

التَّيْمَةُ لِصَاحِبِهَا - تیمہ بکری اس کے مالک ہی کے
پاس رہے گی۔ (اس پر زکوٰۃ دینا نہ ہوگی) فَأَجَلَا هُمْ إِلَى
تَيْمَاءٍ أَوْ أَرِيْحَاءَ - حضرت عمرؓ نے ان یہودیوں کو تیما یا اریحا
میں جلا وطن کیا (یہ دونوں بستیوں کے نام ہیں ملک شام میں)

مُتَيْمٌ - محبت کے دام میں گرفتار، ذلیل اور خوار۔

كعب بن زهير کے قصیدے میں ہے مُتَيْمٌ اِثْرَهَا لَمْ
يُفَدَّ مَكْبُوتٌ - محیط میں حدیث کو یوں لکھا ہے۔ التَّيْمَةُ
لَا أَهْلَهَا معنی وہی ہیں جو اوپر گزرے۔

تَيْنٌ - انجیر

تَيْنَانٌ - انجیر فروش۔

تَانِ كَالْمَرْتَانِ - حدیث میں ایسا ہی مروی ہے۔ لیکن
صحیح یوں ہے تَانِكَ الْمَرْتَانِ - یہ دونوں خصلتیں دو بار دو
خصلتوں کے برابر ہیں۔ التَّيْنُ الْمَدِينَةُ وَالزَّيْتُونُ بَيْتُ
الْمُقَدَّسِ وَ طُورُ سَيْنِينَ الْكُوفَةُ - قرآن شریف میں سورہ
والتَّيْنِ میں تین سے مراد مدینہ ہے اور زیتون سے بیت
المقدس اور طور سینین سے کوفہ (اور البلد الامین سے مکہ مراد
ہے۔)

مَتَانَةٌ - جہاں انجیر بویا جاتا ہے۔

تَيْنًا - ایک لغت ہے سَيْنَا میں جیسے کہتے ہیں، طور تینا
بجائے طور سینا کے (محیط میں ہے کہ انجیر تین طرح کا ہوتا ہے۔
سفید، سرخ، سیاہ سفید سب سے اعلیٰ قسم ہے۔)

تَيْئَةٌ - تکبر کرنا، غرور کرنا، حیران پریشان ہونا، راہ گم کرنا۔

إِتَاهَةٌ - گمراہ کرنا، راستہ بھلا دینا۔

إِنَّكَ أَمْرًا ثَائَةً - تو مغرور آدمی ہے، ناٹا، گھمنڈی

کیا کرے؟) اگر اس کو مار ڈالے تو تم لوگ بھی (جان کے
بدلے جان) اس کو مار ڈالو گے۔ اگر چھوڑ دے اور لوگوں سے
بیان کرے (کہ فلاں مرد نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے
تو تم لوگ اس کو (حد قذف کے) اسٹی کوڑے مارو گے کیونکہ گواہ
نہیں ہیں) یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا، تلوار کی گوا (آپ نے
ہی کا حرف نہیں فرمایا) کافی ہے۔ آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ
تلوار کی گوا ہی بس ہے، پھر آپ ٹھہر گئے اور یوں فرمایا اگر غیرت
والے اور نشہ باز لوگ خون کرنے میں جلدی نہ کریں (یہ ڈرنہ
ہوتا) (شرط کا جواب محذوف ہے یعنی تو میں یہ حکم دیتا کہ تلوار کی
شہادت کافی ہے) (اب ہماری شریعت کی رو سے اگر کوئی شخص
غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس دیکھے، لیکن وہ کسی فعل شنیعہ میں
مصروف نہ ہو اور اس کو مار ڈالے تو اس سے قصاص کیا جائے گا
لیکن اگر فعل شنیعہ میں مصروف ہو تو قصاص نہ ہوگا۔ قانون
دانوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ سخت اشتعال طبع کی حالت میں
جو کوئی قتل کرے تو وہ قتل عمد نہیں ہے اور اس میں قتل کی سزا نہ دی
جائے گی)۔ إِنَّ عَلِيًّا إِذَا أَمَرًا فَتَتَابَعْتُ عَلَيْهِ الْأُمُورُ
فَلَمْ يَجِدْ مُنْزَعًا - حضرت علیؓ نے ایک امر کا ارادہ کیا، مگر
دوسرے امور ان پر آ کر ایسے پڑ گئے (جیسے جنگ جمل اور جنگ
خوارج اور جنگ صفین) کہ وہ ان میں سے نکل نہ سکے (سارا
خلافت کا زمانہ انہی جھگڑوں میں گزر گیا جو تدابیر آپؐ نے
اصلاح دین اور دنیا کے لئے سوچی تھیں وہ نہ کر سکے)۔ نَعُوذُ
بِكَ أَنْ تَتَابَعَ بِنَا أَهْوَاؤَنَا دُونَ الْهُدَى الَّذِي جَاءَ مِنْ
عِنْدِكَ - ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہماری خواہشیں
نکل کر اس ہدایت سے روک دیں جو تیرے پاس سے آئی ہے
(یعنی نفس کی خواہش شریعت کی پیروی پر غالب آئے)۔

تَيْفَاقٌ (یہ باب الواو مع الفاء میں ذکر کرنا تھا) يَاتُفَاقُ
برابر، مقابل، آمنے سامنے۔ هُوَ بَيْتٌ فِي السَّمَاءِ تَيْفَاقُ
الْكُعْبَةِ يَعْنِي الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ - آسمان پر ایک گھر ہے خانہ
کعبہ کے مقابل یعنی بیت المعمور۔

تَيْكَ - گٹھری، جوالق۔

تَيْوُكَ تَائِكَ - یعنی احمق ہونا۔

فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ - اس کی کشتی بے راہ چلی گئی - يَتِيهِ قَوْمٌ قَبْلَ الْمَشْرِقِ - مشرق کی طرف کے کچھ لوگ صحیح راستہ چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کریں گے - (ہندوستان مدینہ سے مشرق کی جانب ہے تمام مذہبی خرابیاں اسی ملک سے پیدا ہوئیں اور پیدا ہوتی جاتی ہیں) - مَا أَحْسَنَ تَوَاضُعُ الْأَغْنِيَاءِ لِلْفُقَرَاءِ وَ أَحْسَنُ مِنْهُ يَتِيهِ الْفُقَرَاءُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ إِتْكَالًا عَلَى اللَّهِ - مال داروں کا فقیروں کے سامنے عاجزی کرنا کیسا اچھا امر ہے - اس سے بھی اچھا یہ ہے کہ فقیر مال داروں پر تکبر کریں اللہ پر بھروسہ رکھیں - (سچا فقیر وہی ہے جس کو مال دار کی ذرا بھی پرواہ نہ ہو نہ اس کی خوشامد کرے البتہ نیک اور صالح لوگوں سے گو وہ محتاج ہوں تواضع پیش آئے دنیا داروں سے متکبر اور بے پرواہ رہے - جیسے کہتے ہیں التَّكَبُّرُ مَعَ الْمُتَكَبِّرِينَ عِبَادَةٌ - مغروروں سے غرور کرنا عبادت ہے -)

مترجم :- کہتا ہے جب اس کتاب کا چھپنا شروع ہوا تو میں نے ایک دنیا دار کو یہ لکھا کہ اگر تم سے کچھ اعانت ہو سکے تو کرو - یہ حال سن کر ایک صاحب نے مجھ کو لکھا کہ وہ دنیا دار تم سے صاف نہیں ہیں وہ ہرگز اعانت نہ کریں گے - میں نے ان کو جواب دیا کہ کیا خوب ہوا اگر وہ کچھ اعانت نہ کریں میرا بھروسہ اللہ پر ہے نہ کہ زید و عمر کی اعانت پر - آخر اللہ تعالیٰ نے بلا منت غیر اپنے خزانہ غیب سے اس کتاب کا مصرف طباعت پورا کرا دیا - والحمد للہ حمداً کثیراً -

يَتِيهِ بَنِي إِسْرَائِيلَ - وہ جنگل جس میں بنی اسرائیل مصر سے نکل کر پھنس گئے تھے -

مُوسَى مَاتَ فِي التِّيهِ - حضرت موسیٰ اسی جنگل میں گزر گئے -

تِيَهُورٌ - نرم برابر زمین نالہ کے بالائی حصے اور پہاڑ کے درمیان کی زمین مغرور متکبر آدمی - ہموار زمین - بہ تِيَهُورٌ - وہ مغرور ہے -

تِيَا - تا کی تصغیر ہے -

مَنْ يَعْرِفُ تِيَا - اس چھوٹی لڑکی کو کوئی پہچانتا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک دہلی سوکھی لڑکی کے لئے فرمایا - ان کے صاحب زادے نے کہا یہ آپ کی بیٹی ہے) - تِيَا مِنَ التَّوْفِيقِ خَيْرٌ مِنْ كَذَا مِنَ الْعَمَلِ - ایک کاڑی (تنکا) اٹھایا اور کہا اتنی ذرا سی توفیق اتنے بہت عمل سے بہتر ہے (یہ کسی اگلے شخص کا کلام ہے) - كَيْفَ تَيْكُم - اب یہ کیسی ہے؟ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کو پوچھا جب وہ بیمار تھیں اور مردودوں نے ان پر طوفان جوڑا تھا خدا ان سے سمجھے - آنحضرتؐ کے دل میں بھی کچھ شبہ پیدا ہو گیا تھا اور آپ حجرے کے باہر ہی باہر رہ کر کھڑے کھڑے حضرت عائشہؓ کی مزاج پر سی فرما کر چلے جاتے ان کے پاس نہ آتے -)

تم الجزء الثالث ویتلوہ الجزء الرابع ان شاء اللہ تعالیٰ اولہ حرف الثاء



ث

کتاب الشاء

لَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى رَقَبَتِكَ شَاةٌ لَهَا
ثَوَاجِحٌ: دیکھ قیامت میں اس طرح نہ آئی کہ گردن پر بکری لدی
ہو وہ میمیں کر رہی ہو۔ اِنَّ لَهُمُ الشَّائِجَةَ چلانے والی بکری
وہ لے لیں۔

ثَاذٌ: تری رطوبت ٹھنڈک۔

ثَاذٌ: تر ہونا ٹھنڈا ہونا۔

ثَاذَاءٌ: لونڈی۔

قَالَ عُمَرُ فِي عَامِ الرَّمَادَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ
أَجْعَلَ مَعَ كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلَهُمْ فَإِنَّ
الْإِنْسَانَ لَا يَهْلِكُ عَلَى نَصْفِ شَبْعَةٍ فَقِيلَ لَهُ
لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ مَا كُنْتَ فِيهَا بِأَبْنٍ ثَاذَاءً: جس سال قحط
ہوا جانور مر گئے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے یہ چاہا کہ ہر گھر میں
جتنے لوگ ہیں اتنے ہی لوگوں کا اور کھانا ان پر لازم کر دوں
کیونکہ آدمی آدھا پیٹ کھانے سے مرتا نہیں (بلکہ اور چاق و
چست رہتا ہے اس طرح سب پل جائیں گے) لوگوں نے ان
سے کہا تم ایسا کرو تو لونڈی زادے نہ ہو گے (یعنی بخیل اور
عاجز یا احمق عورت کے جنے ہوئے نہ ہو گے)۔

ثَاَجٌ: چیخا۔

ثَنَاجٌ: شیر۔

ثَوَانِجٌ: چیخنے والیاں۔

ثَارٌ: خون کا بدلہ چاہنا۔ خونی کو مارنا دشمن جس کا خون کرنا
منظور ہو کینہ۔

يَا لَشَارَاتِ الْحُسَيْنِ: امام حسین کے خون کا بدلہ لینے

باب الشاء مع الهمزة

ثا: چوتھا حرف ہے حروف تہجی میں سے اس کا عدد حساب جمل
میں ۵۰۰ ہے۔

ثَابٌ يَأْتُتْ: ست ہونا اور سستی سے بلا قصد منہ کا کھل

جانا۔

ثَابٌ اور تَثَاوُبٌ: جماہی لینا۔

ثَوْبَاءٌ: جماہی۔

ثَابٌ: بھی اسی معنی میں آیا ہے۔

اَثَابٌ: ایک درخت ہے جنگل کے درختوں میں سے۔

التَّثَاوُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللَّهِ: جماہی

شیطان کی طرف سے ہے (چونکہ بہت کھانے اور سستی کی وجہ

سے ہوتی ہے) اور چھینک اللہ کی طرف سے ہے (چونکہ چھینک

سے دماغ کی صفائی ہوتی ہے)۔ فَإِذَا قَالَ مَا ضَحِكَ

الشَّيْطَانُ جب زور سے جماہی لے منہ بند نہ کرے ہاہا کی آواز

نکا لے تو شیطان ہنستا ہے منہ میں گھس جاتا ہے اس پر ہنستا ہے

اور خوش ہوتا ہے۔

ثَاثَاةٌ: پیاسا ہونا، سیراب ہونا، تھم جانا، سیراب کرنا،

پیاسا کرنا، بجھا دینا، ہٹا دینا، روک دینا۔

تَثَاثَا: سفر کا ارادہ کر کے پھر ٹھہر گیا، ڈر گیا۔

ثَاثَاةٌ: بکرے کا بکری کو جفتی کے لئے بلانا۔

ثَاَجٌ: بکری کا آواز کرنا۔ چیخا۔

ثَوَاجِحٌ: بکری کی آواز۔

والا- اَنَا لَهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ الْمَوْتُورُ الثَّائِرُ: يارسول اللہ اس نے میرا نقصان کیا ہے (میرے عزیز کو مارا ہے) میں اس سے بدلہ لوں گا (اس کو ماروں گا)- يَا ثَارَاتِ عُثْمَانَ: اے عثمانؓ کے خون کا بدلہ چاہنے والو یا اے عثمانؓ کے قاتلو!- لَا تَغْمِدُوا سُيُوفَكُمْ مِنْ أَعْدَائِكُمْ فَتَوْتَرُوا ثَارَكُمْ: اپنے دشمنوں کو چھوڑ کر تلواریں نیام میں مت کرو ایسا کرو گے تو دشمن کو موقع دو گے وہ اپنے نقصان کی تلافی کرے گا- وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمْنَا: ایسا کر ہم اسی سے بدلہ لیں جس نے ہم پر ظلم کیا (نہ کہ ایک کے قصور کا بدلہ دوسرے سے لیں جیسے جاہلیت والوں کا دستور تھا)- مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشِيَةَ ثَائِرٍ: جو شخص سانپوں کو چھوڑ دے اس ڈر سے کہ اس سے بدلہ لیا جائے گا (دوسرا سانپ آ کر اس کو کاٹے گا)- إِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ يَطْلُبُ بَدَمَ الْحُسَيْنِ وَ يَقُولُ نَحْنُ أَهْلُ الدِّمِ وَ طُلَابُ الثَّارَةِ: جب اللہ کے حکم سے ایک شخص کھڑا ہوگا جو امام حسینؑ کے خون کا بدلہ چاہے گا اور کہے گا ہم خون والے ہیں اور بدلہ چاہنے والے (شاید مراد مختار ہو جس نے قاتلین امام حسینؑ سے خوب بدلہ لیا)- بِكُمْ يُدْرِكُ اللّٰهُ ثَارَةَ كُلِّ مُؤْمِنٍ: اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ہر مومن کے خون کا بدلہ لے گا- أَشْهَدُ أَنَّكَ ثَارُ اللّٰهِ وَ ابْنُ ثَارِهِ: میں گواہی دیتا ہوں تم وہ شخص ہو جس کے خون کا دعوے دار اللہ تعالیٰ ہے اور ایسے ہی شخص کے بیٹے ہو- أَرِنِي فِي عَدُوِّي ثَارِي: میرا بدلہ جو میرے دشمن سے لے وہ مجھ کو دکھلا دے (زندگی ہی میں اس کی تباہی دیکھ لوں)- مَنْ تَرَكَ قَتْلَ الْحَيَاتِ خَشِيَةَ الثَّارِ: جو شخص اس ڈر سے کہ بدلہ لیا جائے گا سانپوں کا مارنا چھوڑ دے-

ثَاطٌ: بدبودار ہونا-

ثَوَاطٌ: زکام-

ثَاطَاءٌ: احمق عورت لونڈی-

ثَاطَةٌ: کالی کالی کچڑ-

ثَاطٌ حَرْمٌ: کالی بدبودار کچڑ- عرب میں ایک مثل ہے

ثَاطَةٌ مُدَّتْ بِمَاءٍ: ایک تو کالی کچڑ دوسرے اوپر سے پانی (یہ

اس وقت کہتے ہیں جب کسی احمق کو کوئی منصب مل جاتا ہے اور اس کی حماقت اور بڑھ جاتی ہے جیسے کریلا اور نیم چڑھا- ثَوْلُولٌ: دانہ تپوڑی گڈا رسولی گھنڈی بھننی-

كَأَنَّهُ تَاكِيلٌ: مہربوت گویا تپوڑی کی طرح تھی (چھوٹے چھوٹے دانے گھنڈی یا مٹہ کی طرح)-

ثَائِيٌّ: بگاڑ، فساد خرابی-

وَرَابُ الثَّائِي: اور حضرت صدیقؑ نے فساد کی اصلاح کی- رَابُ اللّٰهِ الثَّائِي: اللہ اس کی وجہ سے فساد کی اصلاح کرے- ثَابِتُهُمْ: ان میں فساد کرا دیا- عَظُمَ الثَّائِي بَيْنَهُمْ: ان میں بڑا فساد ہو گیا- أَثَائِي إِثْنَاءً: کشت و خون کیا زخمی کیا-

ثَاطٌ: بدبودار ہونا (جیسے ابھی گذرا)-

ابْنُ الثَّاطَاءِ: لونڈی کا جنا-

ثَاطَةٌ: ایک کیرا ہے ڈنک مارنے والا-

بَابُ الثَّاءِ مَعَ الْبَاءِ

ثَبَّ: اطمینان سے بیٹھنا پورا ہونا-

جَارِيَةٌ ثَابِتَةٌ: بمعنی جَارِيَةٌ ثَابِتَةٌ یعنی جوان چھو کری-

ثَبَاتٌ يَأْتِيُوتُ: ٹھہرنا ہمیشہ ہونا دلیل سے معلوم ہونا ثابت ہونا ہمیشہ کرنا مواظبت کرنا-

ثَبَّتْ ثَبَاتَةً وَ ثُبُوتَةً: بہادر اور شجاع تھا-

تَثَبُّتٌ اور اَثْبَاتٌ: ثابت کرنا اچھی طرح پہچاننا-

اِثْبَاتٌ: جدا نہ ہونا سست کر دینا ایسا کہ حرکت نہ کر سکے (یعنی زخمی کر کے یا مار کے)-

فَطَعْنَتْهُ فَاثْبَتَتْ: میں نے اس کو برچھمار کر ٹھہرا دیا (اب وہ حرکت نہیں کر سکتا)-

لِثْبَتُوكَ: (جو قرآن میں ہے) تجھ کو مار کر بے حرکت کر دیں یا قید کر دیں-

ثَوَابِتٌ: وہ ستارے جو سب سے زیادہ علاوہ ہیں-

رَاءُ ثَبَاتٍ: وہ بیماری جو ہلنے نہ دے-

إِذَا أَصْبَحَ فَاثْبَتُوهُ بِالْوَثَاقِ: جب صبح ہو تو ان کو یعنی

ہے مگر محققین اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو پہنچ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہی امید ہے۔

ثَبَّةٌ: جماعت، گروہ۔

ثَبَّتَ: سچا، ثقہ۔

ثَبَّتَ: دلیل اور حجت کو بھی کہتے ہیں۔

ثَبَّتَ: بہادر، مضبوط دل والا سوار۔

اَثْبَاتٌ: ثقات، معتبر لوگ، سچے (یہ جمع ہے ثَبَّتَ کی)۔

تَبَّجَ: میانی، بیچ کی، نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ، بیچ کا مقام، صدر مقام، کندھے اور پشت کا درمیانی حصہ۔

تَبَّجَ: چھپالینا، اچھی طور پر صاف بات نہ کہنا۔

تَبَّجَ اور تَبَّوْجَ: گوٹ مار کر انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنا

تَبَّيْجَ بمعنی تَبَّجَ ہے۔

اِثْبَاجٌ: بھر جانا، موٹا ہونا، لٹک جانا۔

تَبَّجَةٌ: متوسط شخص، نہ رذیل، نہ شرف اعلیٰ درجہ کا۔

خِيَارُ اُمِّيٍّ اَوَّلُهَا وَ اٰخِرُهَا وَ بَيْنَ ذَلِكَ تَبَّجٌ

اَعْوَجُ لَيْسَ مِنْكَ وَلَسْتُ مِنْهُ: میری امت میں بہتر وہ

لوگ ہیں جو شروع میں ہیں (صحابہ اور تابعین) اور جو اخیر میں

ہوں گے (امام مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ان دونوں کے بیچ

میں ایک ٹیڑھا کج گروہ ہے (خارجی، رافضی، بدعتی، مشرک) نہ وہ

میرا ہے نہ میں اس کا ہوں۔ وَ اَلْضُّلُوكُ الشَّبَجَةُ: زکوٰۃ میں بیچ کا

مال دونہ اعلیٰ درجہ کا نہ ادنیٰ درجہ کا۔ يُوْشِكُ اَنْ يُّرَى الرَّجُلُ

مِنْ تَبَّجِ الْمُسْلِمِيْنَ: وہ زمانہ قریب ہے جب ایک آدمی بیچوں

بیچ مسلمانوں میں سے (یا مسلمانوں کے شرفاء اور عمائد میں

سے) دیکھا جائے گا۔ يَرْكَبُونَ تَبَّجَ هَذَا الْبَحْرِ: اس سمندر

کے بیچوں بیچ یا بڑے گہرے مقام میں سوار ہو رہے ہیں۔ كُنْتُ

اِذَا فَاتَحْتُ عُرْوَةَ فَتَقْتُ بِهِ تَبَّجَ بَحْرٍ: جب میں عروہ سے

کسی مسئلہ میں حکم چاہتا (یا ان گفتگو کرتا) تو گویا ایک سمندر کے

بیچ کا حصہ چیرتا (یہ عروہ کے کثرت علم کی تعریف ہے)۔

وَعَلَيْكُمْ الرِّوَاقُ الْمُصَنَّبُ فَاصْرَبُوا تَبَّجَهُ فَإِنَّ

الشَّيْطَانَ رَاكِدًا فِي كُسْرِهِ: ڈوریوں دار خیمہ لازم کر لو اور

پیغمبر صاحب کو مضبوط رسی سے باندھ لو، قید کر لو۔ (یہ قریش کے

کافروں نے رات کو دارالندوہ میں مشورہ کیا تھا)۔ ثُمَّ جَاءَ

الْتَّبْتُ أَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ: پھر گواہی آئی کہ وہ دن رمضان کا

تھا۔ بَغِيرَ بَيِّنَةٍ وَلَا ثَبَّتَ: بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے

بَلَا ثَبَّتَ وَلَا بَيِّنَةٍ: بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے۔ لَمْ يُثَبِّتْ

كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ: ابوذرؓ نے یہ نہیں بیان کیا کہ ہر ایک پیغمبر

کون کون سے آسمان پر تھے۔ فَاسْتَثْبَتَ لِي مِنْهُ: میرے

لئے ان سے اس حدیث کی مضبوطی کر لو پھر پوچھ لو (ان کو یہ شبہ

ہوا کہ شاید یہ حدیث آنحضرتؐ کی نہ ہو، بلکہ حکمت کی کتابوں

میں انھوں نے دیکھی ہو اور بھول چوک سے آنحضرتؐ کی

طرف نسبت کر دی ہو، یہ نہیں کہ انھوں نے ان کو جھوٹا سمجھا)۔

تَبَّتَنِي مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ: معمر نے اس حدیث کو عروہ سے

مضبوط کیا (یعنی زہری سے سن کر)۔ وَ كَانَ ذَائِبٌ: وہ

مضبوطی والا تھا۔ ثُمَّ سَلُّوْا لَهُ بِالتَّبَّيْتِ: پھر ان کے لئے

مضبوط رہنے کی دعا کرو (یعنی سوالات کے جوابات ٹھیک طور

سے دینے کے لئے، فتی نے کہا اس حدیث سے تلقین میت کا

ثبوت نہیں ہوتا مگر اس میں کوئی قباحت نہیں، کیونکہ تلقین ذکر

الہی ہے اور میت اور حاضرین کو اعتقادی باتوں کا سنانا ہے ان

کے لئے دعا کرنا ہے یہ سب اچھی باتیں ہیں اور بہت سے علماء

نے تلقین میت کو مستحب رکھا ہے اور اس کے اثبات میں ایک

حدیث نقل کی ہے، جس کی اسناد صحیح نہیں ہے مگر اس کی تائید

دوسری روایتوں سے ہوتی ہے، اسی طرح میت کے پاس

قرآن پڑھنا مستحب رکھا ہے اگر سارا قرآن پڑھا جائے تو

اچھا ہے۔)

مؤلف:- کہتا ہے جب تک حدیث صحیح سے کسی امر دینی

کا ثبوت نہ ہو اس وقت تک اس کے کرنے میں ثواب کجا بلکہ

عذاب کا ڈر ہے کیونکہ اس کا کرنا بدعت شرعی ہوگا۔ مگر حدیث

تلقین کے راوی جب صحابہؓ اور تابعینؓ ہیں تو گو اس کی اسناد

ضعیف ہی سہی تلقین کا وجود قرونِ ثلاثہ میں پایا گیا، پس وہ بدعت

شرعی نہ ہوگی اور اس کے کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اب

قرأت قرآن کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ اختلافی

اس کے بچوں بچ کو (پہلے) لگاؤ اس لئے کہ شیطان (سانپ وغیرہ) اس کے کنارے میں جم جاتا ہے (جب سب کھول ڈالو گے اور بچ کا حصہ بھی کھڑا کر دو گے تو سانپ بچھو وغیرہ خود نکل جائیں گے)۔ فَإِنْ جَاءَ ثَبَّ أَثْبَجَ فَهُوَ لِهَلَالٍ: اگر اس عورت کا بچہ اونچے کندھے اور پشت کا پیدا ہوا تو وہ ہلال کا نطفہ ہے۔ (محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے فَإِنْ جَاءَ ثَبَّ أَثْبَجَ حَمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِرُوحِهَا وَإِنْ جَاءَ ثَبَّ أَثْبَجَ لِلذِّئِ (مِثْ بِه)۔ أَثْبَجٌ تَصْغِيرٌ أَثْبَجٌ کی۔ أَثْبَجٌ بڑے پیٹ والے کو بھی کہتے ہیں مُتَقَاذِفَاتٍ اَثْلَجُهَا اس کی موجیں ایک کو ایک مارتی اور پھینکتی ہے۔

اَثْبَجَرَارًا: ڈر سے کانپنا حیران ہونا، ضعیف ہو جانا، پیٹھ پھیر کر لوٹ آنا، ٹھونگ مارنا، اٹھ بھاگنا، بہنا۔

ثَبَّجَارَةٌ: وہ گڑھا جو پرنا لے کا پانی گرنے سے پڑ جاتا ہے۔

ثَبُّرٌ: سمندر کا اتر جانا، روکنا، نا امید کرنا، ہنکانا، کشادہ ہونا، ورم کرنا۔

ثَبَّرَتِ الْبُشْرَةَ: پھنسی پھوٹ گئی۔

ثُبُورٌ: ہلاکت۔

مُثَابَرَةٌ: مداومت، مواظبت (ہمیشہ ایک کام کرنا)۔

أَعُوذُ مِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ: میں ہلاکت کی دعوت سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ: جو شخص سنت کی ہر روز بارہ رکعتیں پڑھا کرے (ان پر مداومت کرے)۔ أَتَذَرِي مَا ثَبَّرَ النَّاسَ: تم جانتے ہو اللہ کی اطاعت سے لوگوں کو کس چیز نے روکا (یا کون سی چیز اللہ کی اطاعت کرنے میں دیر کراتی ہے)۔ فَإِذَا هِيَ قَدْ ثَبَّرَتْ دِيكَهَا تَوْعَاوِيَةً كَزَحْمٍ كَهْلٍ گِیَا هِے۔ وَ أُحِذُّ مَا تَحْتِ مَشْبَرِهَا فَعُغْسِلَ عِنْدَ حَوْضٍ زَمُزَمَ: (حکیم بن حزام کعبہ میں پیدا ہوئے وہ ایک چمڑے پر اٹھا لئے گئے) اور ان کی ماں کا فرش جس پر بچہ گرا تھا زمزم کے حوض میں دھویا گیا۔

مُثَبِّرٌ: جہاں بچہ گرے۔

أَشْرِقَ ثَبِيرٌ: اے شیر! چمک جا۔ (یعنی دھوپ سے تاکہ ہم مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہوں۔ مشرکوں کا یہی دستور تھا وہ مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے، جب پہاڑوں پر دھوپ پھیل جاتی۔ آنحضرتؐ سے پہلے روانگی کا حکم دیا۔ شیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔)

ثَبِيرٌ: ایک پہاڑ کا نام مزدلفہ میں، جو منیٰ کو جانے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے۔

ثُمَّ أَفْضَ حِينَ يُشْرِقُ لَكَ ثَبِيرٌ: پھر اس وقت لوٹ جب شیر دھوپ سے چمک جائے (یہ شیر مکہ کا پہاڑ ہے کرمانی نے کہا مکہ میں پانچ پہاڑوں کا نام شیر ہے)۔ كَبْشُ إِسْمَاعِيلَ تَنَاوَلَهُ جَبْرِيلُ مِنْ قُلَّةِ ثَبِيرٍ: حضرت اسماعیل کا مینڈھا حضرت جبرئیل نے شیر کی چوٹی پر سے لیا (بعض روایتوں میں ہے کہ بہشت سے لے کر آئے)۔

ثَبَّطَ: روک دینا، دیر کرنا، سوج جانا، ٹھہرا دینا۔ تَثْبِيطٌ: روک دینا۔

كَانَتْ سَوْدَةٌ اِمْرَاةً ثَبَّطَةً: ام المؤمنین سودة ایک بھاری بھر کم عورت تھیں (ایک روایت میں ثَبَّطَةٌ ہے بہ سکون با) اِنْ هَمَمْتُ بِصَالِحٍ ثَبَّطَنِي: اگر میں اچھی بات کا قصد کرتا ہوں تو مجھ کو روک دیتا ہے۔

ثَبْنٌ يَأْتِيَانِ: کپڑے کا کنارہ موڑنا یا سینا، اس میں کوئی چیز اٹھانے کے لئے تھیلے میں ڈالنا۔

اِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ بِحَائِطٍ فَلْيَأْكُلْ مِنْهُ وَلَا يَتَّخِذْ ثَبَانًا: جب کوئی تم میں سے کسی میوے کے باغ پر گزرے تو اس میں سے کھائے اور تھیلہ نہ بنائے (یعنی لا دکر نہ لے جائے)۔

باب الثاء مع الجيم

ثَجَّ يَأْتِجُوجُ: بہنا، بہانا۔

اِثْبَجَاثُجُ: بہنا۔

ثَجَّاجُجُ: خوب برسنے والا۔

ثَجَّةٌ: وہ باغ جس میں پانی کے حوض ہوں۔

نُجْلَةٌ: پیٹ کی بڑائی جیسے صُفْلَةٌ سر کی چھوٹائی۔
وَلَمْ تُزَرْ بِهِ نُجْلَةٌ: پیٹ کی بڑائی میں ان پر کچھ عیب
نہیں ہوا۔ ایک روایت میں نُحْلَةٌ ہے یعنی دبے پنے سے۔

باب الشاء مع الخاء

أُثْنُ يَأْثُخُونَةُ يَأْثُخَانَةٌ: موٹا ہونا، سخت ہونا۔
أُثْنَانُ: ناتواں کرنا، بے طاقت کر دینا، زور توڑ دینا۔
کسی کام کو بہت کرنا اس میں مبالغہ کرنا۔
وَكَانَ قَدْ أُثْنِنَ: ابو جہل زخموں سے چور ہو کر بالکل
بے طاقت ہو گیا تھا (انصار کے دولڑکوں معاذ اور معوذ نے
اس کو تلواریں مار مار کر گرا دیا تھا)۔ أَوْطَأَكُمْ إِثْنَانُ
الْجَوَارِحَةِ: تم کو زخموں کی کثرت نے روند ڈالا۔ لَمْ أَنْشِبْهَا
حَتَّى أُثْنِنْتُ عَلَيْهَا: میں نے ان کو مہلت نہ دی یہاں تک
کہ ان کو لا جواب کر دیا۔ أَثْنِنْتُهَا غَلَبَةً: میں ان پر غالب
ہو گئی ان کو خاموش کر دیا۔ فَأُثْنِنَ كُلُّ مَنِهَا صَاحِبَةً:
ابو عبیدہ اور ولید ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا (یعنی غزوہ
بدر میں پھر حضرت حمزہؓ اور علیؓ نے اپنے اپنے حریف کو مار کر
ولید کو بھی آن کر مار لیا اور حضرت ابو عبیدہؓ کو اٹھالائے)۔

باب الشاء مع الدال

ثَدَّاءُ: ایک گھاس ہے جو گرمی میں سوکھ جاتی ہے اور جاڑوں
میں سرسبز ہوتی ہے۔
ثَدُّغٌ: پھوڑنا جیسے شدخ ہے۔
إِنْثَادُغٌ: پھوٹ جانا۔
ثَدَّقُ: کوشش کرنا، بہنا۔
ثَادِقٌ: ایک گھوڑے کا نام تھا جو منقذ بن طریف کا تھا۔
إِنْثَادِقٌ: لٹک جانا۔
ثَدَنٌ: بدبودار ہونا، موٹا ہونا۔
ثَدِنٌ يَأْمُثِدُونُ يَأْمُثَدِنٌ: ناقص الخلقہ۔
فِيهِمْ رَجُلٌ مَثَدَنٌ الْيَدِ يَأْمُثِدُونُ الْيَدِ
خارجیوں میں ایک مرد کا ہاتھ چھوٹا ہوگا (ناقص الخلقہ)۔

ثَجِيجٌ: بہاؤ، سیل۔
أَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالْتَجُّ: افضل حج وہ ہے جس میں
لبیک کو پکار کر کہنا ہو اور قربانی کا خون بہانا۔ فَحَلَبَ فِيهِ
ثَجًّا: آپ نے اس میں خوب رواں دودھ دوہا۔ انی ائجہ
ثجا: میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں۔ (یعنی استخاضہ کا
خون ہر وقت رواں رہتا ہے پانی کی طرح بہتا رہتا ہے)۔
الْبَحْرُ الْمَوَاجُ وَالْمَطَرُ الثَّجَّاجُ: موج مارتا ہوا سمندر اور
موسلا دھار مینہ۔ إِنَّهُ كَانَ مِثْجًا: عبد اللہ بن عباس بڑے مقرر
بات کرنے والے آدمی تھے ان کا کلام پانی کی طرح رواں رہتا
تھا۔ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَثَجَّهُ بِالْبَلَاءِ: جب اللہ کسی بندے
سے محبت رکھتا ہے تو اس پر بلاؤں کا مینہ برساتا ہے (امتحان کرتا
ہے کہ کہیں محبت میں خام تو نہیں ہے)۔
اِكْتَطَّ الْوَادِي بِثَجِيجِهِ: نالہ بہا (سیل کے پانی سے
بھر گیا)۔

ثَجْرٌ: سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملانا، بہانا۔
تَشْجِيرٌ: کشادہ کرنا، بہانا، نرم ہونا، لٹک جانا۔
إِنْثَجَارٌ: بمعنی اِنْثَجَارٌ ہے یعنی بہنا۔
ثَحْرَةٌ: بیچ سینہ کا یا میدان کا۔
إِنَّهُ أَخَذَ بِشُجْرَةٍ صَبِيٍّ بِهِ جُنُونٌ وَقَالَ أَخْرِجْ
أَنَا مُحَمَّدٌ: آنحضرتؐ نے ایک آسیب زدہ کا جو بچہ تھا، سینہ
تھاما اور فرمایا چل نکل جا میں محمد ہوں (پھر اس کی بھلا کیا مجال
تھی جو نہ نکلتا آپ کے غلاموں سے آسیب اور شیطان
بھاگ جاتے ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ کی مجلس میں آسیب زدہ کو
لاتے تو اچھا ہو جاتا۔ یہ حدیث شریف کی برکت تھی۔ حضرت
سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ جن کا مزار کچھوچھ میں ہے ان کے
مزار پر جانے سے اب تک آسیب زدوں کو فائدہ ہوتا ہے
اس کا تجربہ کئی صلحاء نے کیا ہے)۔

لَا تَشْجُرُوا وَلَا تَبْسُرُوا: سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے
ثفل کے ساتھ ملا کر مت بھگوؤ (کیونکہ ایسا کرنے سے نبیذ میں
جلد نشہ آ جاتا ہے)۔ بعض نے کہا۔ ثَجِيرٌ: انگور کا گاڑھا شیرہ
جو نیچے رہ جائے۔

زبان سے برا بھلا کہتا، جھڑکی، ملامت پر اکتفا نہ کرے بلکہ حد لگائے۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالک اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہے اور حنفیہ کا رد ہوا)۔

نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ إِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ كَالْأَثَارِ ب: آنحضرتؐ نے اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب سورج آنتوں کی چربی کی طرح ہو جائے (یعنی ڈوبنے کے قریب ہو)۔ ثَوْب: وہ چربی باریک جو آنتوں اور معدے پر ہوتی ہے اس کی جمع ثَوْبُ اور اَثْوَبُ اور اَثَارِبُ جمع الجمع ہے۔

إِنَّ الْمُنَافِقَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتَّى إِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ كَثْرَبِ الْبُقْرَةِ صَلَاحًا: منافق عصر کی نماز میں دیر کرتا ہے۔ جب سورج گائے کی باریک جھلی کی طرح رہ جاتا ہے۔ اس وقت نماز پڑھتا ہے۔

يَثْرِبُ: مدینہ منورہ کا نام ہے (یہ علاقہ میں سے ایک شخص کا نام تھا۔ آنحضرتؐ جب مدینہ میں آئے تو آپ نے اس نام کو برا جانا اور طیبہ اس کا نام رکھا)۔

ثَرْثَرَةٌ: جدا کرنا، پھوڑنا، بک بک لگانا (بہت باتیں کرنا)۔ أَبْغَضُكُمْ إِلَيَّ الثَّرَثَارُونَ الْمُتَفَيِّقُهُونَ: سب سے زیادہ مجھ کو ناپسند بہت باتیں کرنے والے بک بک لگانے والے لوگ ہیں۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو خواہ مخواہ بے ضرورت دنیا کمانے کے لئے باتیں بنائیں جیسے بھانڈ نقال داستان گواور مسخرے وغیرہ)۔

ثَرْثَارٌ: کہتے ہیں نہر کو۔ أَهْلُ الثَّرَثَارِ يُحَوِّفُنَا بِالْجُوعِ مَا دَامَ ثَرْثَارُنَا يَجْرِي: ثرثار والے ہم کو بھوک سے ڈراتے ہیں جب تک ہماری ثرثار بہہ رہی ہے (یہ ثرثار والے وہ لوگ تھے جو گیسوں کا میدہ لے کر اس کی روٹی پکاتے اس سے استنجا کرتے)۔

أَبْعَدُكُمْ مِنِّي مَسَارِيَكُمْ أَخْلَاقًا الثَّرَثَارُونَ: بہت دور مجھ سے وہ لوگ ہیں جو بدخلق ہیں بہت باتیں کرنے والے۔ ثَرْدٌ: توڑنا، ڈوبنا، ہلکا مینہ پھوار۔ ثَرِيدٌ: روٹی شور بے میں چور کر جو کھانا تیار کریں۔

روایت میں مُؤْتَنُ الْيَدِ ہے۔ یہ یَتَنُّ سے نکلا ہے یَتَنُّ کتے ہیں بچہ کے پاؤں سر اور ہاتھوں سے پہلے نکلنا پیدا ہوتے وقت یہ ایک عیب ہے ہندوستان کی عورتیں تو ایسے بچہ کو منحوس سمجھتی ہیں)۔ بعض نے کہا مُثَدَّنٌ مقلوب ہے۔ یہ اصل میں تُثَدُّوۃ سے نکلا ہے تُثَدُّوۃ کہتے ہیں سرپتان (بھٹی کو تُثَدُّی یا تُثَدُّی یا تُثَدُّی۔ پستان چھاتی۔ اس کی جمع اُثَدُّ اور تُثَدُّی (مرد اور عورت دونوں کی چھاتی کو تُثَدُّی کہہ سکتے ہیں۔ بعض نے مرد کی چھاتی کو تُثَدُّوۃ کہیں گے جیسے بکری اور گائے کی چھاتی کو ضَرْع اور اوٹنی کی چھاتی کو خَلْف اور کتیا کی چھاتی کو طَبْی کہتے ہیں)۔

إِمْرَأَةٌ ثَدِيَاءٌ: بڑی چھاتی والی عورت۔ ذُو الثَّدِيَّةِ چھوٹی چھاتی والا (یہ ایک خارجی کا لقب تھا اس کا نام تزلہ تھا جنگ نہروان میں مارا گیا۔ اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح چھوٹا تھا۔ ایک روایت میں ذُو الْيَدِيَّةِ ہے یعنی چھوٹے ہاتھ والا)۔

ثَدِيَّةٌ: تصغیر ہے تُثَدُّی کی۔ بعض نے کہا تُثَدُّوۃ کی۔ ذُو الثَّدِيَّتَيْنِ: ایک شخص کا لقب ہے۔ مِنْهَا مَا تَبْلُغُ الثَّدِيَّ وَمِنْهَا دُونَ ذَلِكَ: کچھ کرتے تو چھاتیوں تک پہنچتے تھے اور کچھ اس سے بھی چھوٹے یا کچھ اس سے نیچے۔ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ: پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا۔ مَاثٍ فِي الثَّدْيِ: حضرت ابراہیم (آنحضرتؐ) کے صاحب زادے شیرخوارگی میں گزر گئے) ابھی دودھ بھی نہیں چھٹا تھا کہ آخرت کا سفر اختیار کیا اللہ تعالیٰ کی اسی میں حکمت تھی کہ آپ کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا)۔

بَابُ الشَّاءِ مَعَ الرَّاءِ

ثَرْبٌ: ملامت کرنا، ڈانٹنا، جھڑکنا۔

تَشْرِيبٌ: ملامت کرنا، کپڑا پیٹنا۔

إِذَا زَنْتُ أَمَةً أَحَدِكُمْ فَلْيَضْرِبْهَا الْحَدَّ وَلَا يَثْرَبْ: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اس کو حد لگائے (پچاس کوڑے مارے) اور ملامت نہ کرے (حد لگانے کے بعد پھر

ثَرْمٌ: کھنڈا کرنا۔

نَهَى أَنْ يُضْحَى بِالثَّرْمَاءِ: آپ نے کھنڈی بکری کی قربانی سے منع فرمایا۔ اِنَّهٗ كَانَ اَثَرَمَ: فرعون کھنڈا تھا۔ اَثَرَمَهُ اللّٰهُ اللہ اسے کھنڈا کرے۔ اس کے دانت توڑے۔

ثَرَاءٌ: مال و دولت بڑھ جانا۔

ثَرَى: متمول ہونا۔

اَثَرَى: مال دار ہو گیا۔

ثَرَوَانٌ: مال دار مرد۔

ثَرَوَى: مال دار عورت۔

ثَرَوَةٌ: کثرت مال کی یا شمار کی۔

ثَرَى: کثیر، بسیار، بہت۔

مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا بَعْدَ لُوطٍ اِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهِ: اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط کے بعد جتنے پیغمبر بھیجے ہر ایک کی قوم والے بہت تھے (ایک حضرت لوط اس ملک میں پردیسی تھے وہاں ان کے کنبے والے نہ تھے اسی واسطے فرمایا لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةٌ اَوْ اَوْى اِلَى رُكْنٍ شَدِيْدٍ)۔ يَمْلِكُ مِنْ وَّلَدِكَ بَعْدَ الثُّرَيَّا: تمہاری اولاد میں اتنے لوگ بادشاہ ہوں گے جتنے ثریا ستارے شمار میں ہیں (اشفا میں ہے کہ ثریا گیارہ تارے ہیں جو آنکھ سے برابر نظر نہیں آتے پر دور بین سے صاف دکھائی دیتے ہیں یہ آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا)۔ اِنَّكَ اَثَرَيْتَ وَ اَمْشَيْتَ (حضرت اسمعیلؑ نے اپنے بھائی حضرت اسحاقؑ سے کہا) تم تو مال دار ہو گئے اور تمہارے جانور بھی بہت ہیں۔ صَلَۃُ الرَّحِمِ مَثَرَاۃٌ لِّىْ اَلْمَالِ مَلْسَاۃٌ فِى الْاَثَرِ۔ ناطہ جوڑنا مال و دولت کو بڑھاتا ہے (عمر کو بھی بڑھاتا ہے) موت کو پیچھے ہٹاتا ہے (ایک روایت میں مَنَسَاۃٌ لِّلْاَجَلِ ہے معنی وہی ہیں۔ فَيَطْبَرُ مِنْهُ مَاطَارَوُ مَا بَقِيَ ثَرِيْنَاهُ۔ جو پیش کر اس پر پھونک مارتے جو (بھوسا) اڑنے والا ہوتا وہ اڑ جاتا جو رہ جاتا اس کو گوندھ لیتے (روٹی پکاتے) آٹا چھلنی میں چھاننا یا میدہ اور روانکا لٹا آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھا)۔ فَاتَى بِالسَّوِيْقِ فَاَمْرَبَهُ فَثَرَى: ستولے کر آئے تو آپ نے حکم دیا (اور) وہ بھگوئے گئے۔ اَنَا اَعْلَمُ

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ: حضرت عائشہؓ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔ (ثرید سب کھانوں سے افضل ہے کیونکہ اول تو مقوی دوسرے زود ہضم)۔ فَاخَذَتْ خِمَارًا لَهَا قَدْ ثَرَدَتْهُ بَزْعَفَرَانٍ: انھوں نے اپنی اور وہنی لی جس کو زعفران سے رنگا تھا (زعفران کے رنگ میں ڈبویا تھا)۔ مَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الثَّرِيْدِ وَ بَارَكَ اللّٰهُ لَا مَتَبِيْ فِى الثَّرِيْدِ وَ الثَّرِيْدِ: ثرید سے زیادہ پسند مجھ کو کوئی کھانا نہیں ہے اللہ میری امت کو اس میں برکت دے۔ كُلُّ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجِ غَيْرِ مُثَرَّدٍ: وہ جانور کھا جس کے گلے کی رگیں کٹ جائیں۔ ایسا نہ کر کہ بغیر رگیں کا لے مار ڈالے۔

تَشْرِيدٌ: کے معنی یہ بھی آئے ہیں کہ بن رگیں کا لے جانور کو مار ڈالنا (ایک روایت میں غَيْرِ مُثَرَّدٍ بہ فتح را بہ صیغہ مفعول ہے یعنی وہ جانور مت کھا جو بن رگیں کا لے مارا جائے۔ ایک روایت میں كُلُّ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجِ ہے یعنی ہر وہ چیز جو رگوں کو کاٹ دے اور بن رگیں کا لے نہ مارے)۔ اِنْ كَانَ مَا مَمُوْرًا فَكُلُوْهُ وَاِنْ ثَرَدَ فَلَا (ایک اونٹ کو لوگوں نے لکڑی سے نحر کیا۔ سعید نے کہا) اگر خون زمین پر بہا تب تو اس کو کھاؤ اور اگر بن خون ہے وہ مر گیا تو مت کھاؤ (کیونکہ وہ مردار ہے موقوفہ ہے)۔

ثَرٌ: يَاسْرُوْرَةٌ يَاسْرُوْرَةٌ يَاسْرُوْرٌ: بہت ہونا دودھ یا پانی کا جدا کرنا، پراگندہ کرنا، کشادہ، بکی (بسیار گو)۔

ثَرَرَّ الْمَكَانَ تَشْرِيرًا: گھر کو ترک کیا (گیلا کیا)۔

ثَرَّةٌ: برچھے کی مار جس سے بہت خون نکلے۔

عَيْنٌ ثَرَّارَةٌ: چشمہ خوب پانی بہانے والا۔ نَاقَةٌ ثَرَّةٌ اونٹنی بہت دودھ دینے والی۔ سَعَابٌ ثَرٌّ ابر بہت پانی والا۔ غَاصَتْ لَهَا الدَّرَّةُ وَ نَقَصَتْ لَهَا الثَّرَّةُ (ایسا قحط ہوا کہ) اس سال دودھ خشک ہو گیا (جانوروں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا) اور چشمہ (پانی کا) گھٹ گیا (اس میں بالکل کم پانی رہ گیا)۔

ثَرْمٌ: کھنڈا ہونا، ٹوٹے ہوئے دانت والا ہونا۔

بِجَعْفَرٍ إِنَّهُ إِنْ عَلِمَ ثَرَاهُ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ أَطْعَمَهُ: میں جعفر بن ابی طالب کا حال خوب جانتا ہوں اگر ان کو معلوم ہو جائے گا تو ایک بارگی (سب ہی ستو) بھگو کر (لوگوں کو) کھلا دیں گے (کچھ نہ رہیں گے کیونکہ جعفر بڑے نخی آدمی تھے۔ اسی طرح ان کے فرزند عبد اللہ بن جعفر بھی بڑے سیر چشم اور باہمت تھے رضی اللہ عنہما)۔ فَإِذَا كَلَبَ يَأْكُلُ الشَّرَى: دیکھا تو ایک کتا (پلاس کی وجہ سے) کیچڑ کھا رہا ہے (کیچڑ میں ذراتی ہوتی ہے اسی کو چاٹ چاٹ کر پلاس بچھا رہا ہے)۔ وَالشَّجَرُ وَالشَّرَى عَلَى أَصْبَعٍ: درخت اور نمناک مٹی ایک انگلی پر لے گا۔ فَبَيْنَا هُوَ فِي مَكَانٍ ثَرَيَّانٍ: اتنے میں حضرت موسیٰ جو ایک نمناک (مرطوب) مقام میں تھے۔

أَرْضٌ ثَرَيَّا: نمناک زمین۔

إِنَّهُ كَانَ يُقْعَى فِي الصَّلَاةِ وَيُثْرَى: عبد اللہ بن عمر (بڑھاپے میں بیماری کی وجہ سے) کیا کرتے کہ دونوں سجدوں کے درمیان اٹھا کرتے (اکڑوں بیٹھتے) اور ہاتھ زمین ہی پر رکھے رہتے (یعنی پہلا سجدہ کر کے دونوں ہاتھ زمین سے نہ اٹھاتے اکڑوں بیٹھ جاتے اسی طرح دوسرا سجدہ کرتے)۔

”محيط المحيط“ میں ہے تَشْرِيطُ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں ہاتھ نمناک زمین پر رکھنا۔ ”نہایہ“ میں ہے یہ ثری سے ماخوذ ہے کیونکہ صحابہ اکثر زمین ہی پر نماز پڑھتے فرش بچھا کر نماز پڑھنے کا دستور نہ تھا۔

ثُرَيْرٌ: ایک مقام کا نام ہے حجاز میں۔

بَابُ الشَّاءِ مَعَ الطَّاءِ

نَطَطَ: کھوسا جس کی ڈاڑھی نہ ہو صرف ٹھوڑی کے تلے دو چار بال ہوں۔ مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمُرُ النِّطَاطُ: یہ ان بے ڈاڑھی والے سرخ لوگوں نے کیا کیا؟ ایک روایت میں بجائے نَطَاطُ کے نَطَانِطُ ہے یہ جمع ہے نَطْنَاطُ کی یعنی لمبا۔

فَرَّاهُ أَشْغَى نَطًا: حضرت عثمانؓ کے پاس عامر بن عبد القیس لائے گئے دیکھا تو وہ اشغی ہیں اور کھوسے (اشغی کہتے ہیں اس کو جس کے دانت اوپر تلے ناہموار ہوں)۔

نَطَطًا: احمق ہونا۔

ایک عورت بچے کو نچا رہی تھی اور یہ شعر پڑھ رہی تھی۔

ذُؤَالُ يَا بَنَ الْقَوْمِ يَا ذُؤَالَهُ

يَمْشِي النُّطَا وَيَجْلِسُ الْهَبْنَقَةَ

(آنحضرتؐ نے فرمایا۔) (اری نیک بخت) ذُؤَال مت کہہ وہ تو سب درندوں میں بدتر ہے (شعر کے معنی یہ ہیں ”ارے بھیڑیے سردار کے بیٹے ارے بھیڑیے بچوں کی طرح چلتا ہے اور ہنقعہ کی طرح بیٹھتا ہے (ہنقعہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھے اور انگلیوں کی نوکیں زمین سے لگائے بعض نے کہا اکڑوں بیٹھنا راہیں ملا کر اور پاؤں کھول کر۔ ہنقعہ احمق کو بھی کہتے ہیں جو عورتوں سے بات چیت کرنے کا دیوانہ ہو۔)

بَابُ الشَّاءِ مَعَ الْعَيْنِ

ثُعْبٌ: بہنا، بہانا۔

وَجُوحُهُ يَثْعَبُ دَمًا: اس کا زخم خون بہا رہا ہو گا۔ صَلَّى وَجُوحُهُ يَثْعَبُ دَمًا: حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا (معلوم ہوا کہ اس حال میں بھی نماز پڑھ لینی چاہئے گو کپڑے اور بستر بھی خون آلود ہوں بدن سے خون بہہ رہا ہو اور بعض بزرگوں سے جو اس حال میں نماز موقوف رکھنا منقول ہے ان کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی)۔

سَأَلْتُ مَشَاعِبَ الْمَاءِ: پانی بہنے کے مقاموں سے پانی بہہ نکلا مجمع البحرین میں ہے کہ: مَشَاعِبٌ: جمع ہے مَشْعَبٌ کی: یعنی حوض

فَقَطَعْتُ نَسَاءَهُ فَانْتَشَبَتْ جَدِيَّةُ الدَّمِ: میں نے اس کی ران کی رگ کاٹ دی خون اوپر ابھر آیا۔ وَإِنْ سَالَ مِثْلَ الْمَشْعَبِ: اگر چہ حوض کی طرح بہے۔

ثُعْبَرَةٌ: بہانا۔

مُثْعَنَجَرٌ: بہنے والا۔

يَحْمِلُهَا الْأَخْضَرُ الْمُثْعَنَجَرُ: اس کو سبز گہرا اٹھاتا ہے۔

مُتَعَنِّجَرٌ: بہ فتح جیم بیچوں بیچ سمندر کا پانی جو بہت گہرا ہوتا ہے۔

عبداللہ بن عباسؓ نے کہا: فَإِذَا عَلِمَ بِالْقُرْآنِ فِي عِلْمٍ عَلِيٍّ كَالْقَرَارَةِ فِي الْمُتَعَنِّجَرِ: مجھ کو جو قرآن کا علم ہے وہ حضرت علیؓ کے علم کے مقابلہ میں ایسا نکلا جیسے ایک چھوٹا کنہہ (پانی کا گڑھا) سمندر کے بازو (کہاں سمندر اور کہاں ایک گڑھا) اب جو لوگ علم میں شیخین کو حضرت علیؓ پر فضیلت دیتے ہیں ان کو عبداللہ بن عباسؓ کے جو قرآن اور حدیث کے بڑے عالم تھے اس قول میں غور کرنا چاہیے۔ اس میں کچھ شک نہیں شیخین کا بھی علم دین بہت وسیع تھا۔ مگر یہ کہ ان کا علم حضرت علیؓ کے علم سے زیادہ تھا اس پر کوئی دلیل نہیں ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفاء میں جو دلائل اس پر قائم کئے ہیں ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے حضرت علیؓ کے اقوال کا پورا استیعاب نہیں کیا ہے۔ اگر یہ سب اقوال جمع کئے جائیں تب شیخین کے اقوال سے بہت بڑھ جاتے ہیں اور حضرت عمر کا یہ قول کہ اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا ہمارے مطلوب کو پورا ثابت کرتا ہے۔

تَعْدٌ: ترکھور یا گدر کھجور جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو اور نرم ہو گئی ہو۔ يَنَالُونَ مِنَ التَّعْدِ وَالْحُلُقَانِ وَ أَشْلُ مِنْ لَحْمٍ وَ يَنَالُونَ مِنْ أَسْقِيَةٍ قَدْ عَلَاهَا الطُّحْلُبُ: پکی کھجور اور گدر کھجور اور حلوان کے گوشت کے ٹکڑے کچھ لوگ اڑا رہے تھے پرانی مشکوں سے جن پر کائی جم گئی تھی شراب یا پانی پی رہے تھے۔ بعض نے تعد کے معنی بالائی (ملائی) رکھے ہیں۔ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی (فارسی میں ملائی کو کفلک شیر اور سر شیر کہتے ہیں۔ عربی میں زبدہ)۔

تَعْرُ: ایک قسم کا زہری گوند۔ تَعْرُورٌ: (کٹری) بونا پھنسی چھوٹی کٹری تَعَارِيرُ جمع ہے۔ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الشَّعَارِيرُ: کچھ لوگ آگ سے نکلیں گے وہ اس طرح بڑھیں گے جیسے

کٹریاں بڑھتی ہیں (ان کا نشوونما جلد ہوگا یا ایسے سفید ہو جائیں گے جیسے طرثوٹ کا سرا۔ طرثوٹ ایک بھاجی ہے مائل بہ سرخی)۔ تَعْرُ: قے کرنا۔

تَعْتَعَةٌ: پے در پے متلی ہونا۔ اِنْشَاعٌ: منہ سے قے نکلنا ناک سے خون۔ اَنَّ امْرَأَةً فَقَالَتْ إِنَّ ابْنِي هَذَا بِهِ جُنُونٌ فَمَسَحَ صَدْرَهُ وَ دَعَا لَهُ فَتَعَّ نَعَّةٌ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ جِرْوٌ أَسْوَدٌ: ایک عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی میرا یہ بچہ باولا (دیوانہ) ہے۔ آپ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی تب اس نے قے کی۔ اس کے پیٹ میں سے کتے کا ایک کالا بچہ نکلا (معاذ اللہ یہ شیطان ہوگا یہ صورت کتے کے یا پیٹ میں کتے کے زہر سے یہ بلا پیدا ہو گیا ہوگا)۔

تَعْلٌ: بکری یا گائے یا اونٹنی کا زائد تھن ہونا (یہ ایک عیب ہے)۔ لَيْسَ فِيهَا ضَبُوبٌ وَلَا تَعُولٌ: نہ ان میں کوئی ایسی بکری ہے جس کے دودھ نکلنے کا مقام تنگ ہو نہ ایسی بکری ہے جس کا تھن زائد ہو۔

تَعْلَبٌ: لومڑی سوراخ جس میں سے مینہ کا پانی نکلے۔ اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا حَتَّى يَقُومَ اَبُوْلْبَابَةِ يَسُدُّ تَعْلَبَ مِرْبَدِهِ بِاَزَارِهِ: یا اللہ ہم پر پانی برسا اتنا برسا کہ ابولبابہ کھڑا ہو کر اپنی کھلیاں کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

اَرْضٌ مُتْعَلِبَةٌ: جس زمین میں لومڑیاں بہت ہوں۔ دَاءُ التَّعْلَبِ: ایک بیماری ہے جس میں بال جھڑ جاتے ہیں۔

عَنْبُ التَّعْلَبِ: مکوہ (کامونی) مشہور دوا ہے۔

بَابُ الشَّاءِ مَعَ الْغَيْنِ

تَغْبٌ: گڑھے یا نالہ میں جو پانی بچ رہے ذرا سا رہ جائے۔ مَا شَبَّهْتُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بِتَغْبٍ ذَهَبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدْرُهُ: جو دنیا باقی رہی ہے اس کی مثال میں

كَرُشٍ لَّمْ يَشْفُرْ: ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو گھاس چرتا ہے اور ابھی اس کے دانت نہیں ٹوٹے (دودھ کے دانت ہیں)۔ اِنَّهُ وَلَدٌ وَهُوَ مُشْفَرٌ: وہ جب پیدا ہوا تھا تو دانت نکل آئے تھے۔

ثَغَامَةٌ: ایک قسم کی سفید گھاس (فارسی میں اس کو درمنہ کہتے ہیں)۔

كَانَ رَأْسُهُ ثَغَامَةً: گویا ان کا سر ثغامہ تھا یعنی بالکل سفید۔

ثَغَاءٌ: بکری کا آواز کرنا۔ میانا۔

ثَاغِيَّةٌ: بکری۔

مَالُهُ ثَاغِيَّةٌ وَلَا رَاغِيَّةٌ: نہ اس کے پاس بکری ہے نہ اونٹنی۔ عَمَدْتُ إِلَى عَنَزٍ لَّأَذْبَحَهَا فَثَغْتُ فَسَمِعَ صَلًى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَغُوتَهَا فَقَالَ لَا تَقْلَعُ ذَرًّا وَلَا نَسْلًا: میں ایک بکری کی طرف گیا کہ اس کو ذبح کروں (کیونکہ میں سمجھا کہ آپ بھوکے ہیں) اس نے آواز کی، آنحضرت ﷺ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کہ دودھ کا جانور اور جننے کا جانور مت کاٹ۔

باب الشاء مع الفاء

ثَفَاءٌ: رائی یا حب الرشاد (ہالون)۔

مَاذَا فِي الْأَمْرَيْنِ مِنَ الشِّفَاءِ: دو کڑوی چیزوں میں کتنی تندرستی ہے۔ ایلوے اور حب الرشاد (سپندان) میں۔ اُثْفِيَّةٌ: چولھے کا پتھر۔

مِثْقَى: وہ مرد جس کی تین بیویاں مر گئی ہوں یا زیادہ۔ اَثَا فِي الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةُ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْوَلَايَةِ: اسلام کے چولھے کے تین پتھر ہیں نماز اور زکوٰۃ اور امامت (یہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے ان کے نزدیک اماموں کا پہچانا بھی اصول ایمان میں داخل ہے)۔

ثَفَرٌ: ہانکنا۔

اِسْتِثْفَارٌ: لنگوٹ کسنا۔

اِنَّهُ اَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ اَنْ تَسْتِثْفِرَ: آپ نے مستحاضہ کو لنگوٹ باندھنے کا حکم دیا۔ (یہ ”ثَفَرٌ“ سے نکلا ہے

اور کچھ نہیں دیتا یہی مثال ہے جیسے بچا ہوانا لے کا پانی اچھا اچھا تو بہہ گیا اور غلیظ میلا پھیلا رہ گیا۔ بعض نے کہا:

ثَغْبٌ: بہ تختین وہ گڑھا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو اس میں برسات کا پانی جمع ہو جاتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دنیا کا اکثر حصہ گزر چکا اور اخیر کا تھوڑا حصہ باقی ہے۔ مگر چودہ سو برس کے قریب گزرے ہنوز دنیا اپنے حال پر ہے تو معلوم ہوا کہ دنیا کی مدت لاکھوں برس کی ہے نہ کہ سات ہزار برس کی۔ جیسے بعض ضعیف روایتوں میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایتیں بنی اسرائیل سے لی گئی ہیں)۔

فُشِنْتُ بِسُلَالَةٍ مِنْ مَّاءٍ ثَغْبٍ: گڑھے یا کنڈے کے صاف پانی سے اس کی تیزی توڑی گئی (یعنی اس میں ملا دیا گیا)۔

ثَغْرٌ: سوراخ کرنا، سوراخ بند کرنا، وہ مقام جہاں سے دشمن کے آنے کا ڈر ہو، ملک کی سرحد، چوکی۔ سامنے کے دانت۔ دانت توڑنا۔ دانت گرنا۔

اَثَغَرَ الْغُلَامُ: بچے نے دانت توڑے دانت نکالے۔

ثُغْرَةٌ: دگدگی، سوراخ، گوڑے اور اونٹ کے سینہ کے اوپر کا گڑھا راستہ۔

فَلَمَّا مَرَّ الْأَجَلُ قَفَلَ أَهْلُ ذَلِكَ الثُّغْرِ: جب مدت گزر گئی تو وہ چوکی والے لوٹ کر آئے۔ وَقَدْ ثَغُرُوا مِنْهَا ثُغْرَةً وَاحِدَةً: اس میں انھوں نے ایک سوراخ کر لیا۔ تَسْتَبِقُ إِلَى ثُغْرَةٍ ثَيْبَةٍ: گھائی کے سوراخ تک آگے بڑھ جائے۔ اَمْكُنْتُ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَةِ: تو نے دگدگی کا بیچوں بیچ تمام لیا۔ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ سِنَّةٌ: دگدگی سے۔ بَادِرُوا ثُغْرَ الْمَسْجِدِ: مسجد کے رستوں کی طرف لپکو یا مسجد کی بلندیوں پر۔ يُحِبُّونَ أَنْ يُعْلِمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ إِذَا اَثَغَرَ: وہ یہ پسند کرتے تھے کہ بچے کو اس وقت نماز سکھلائیں جب اس کے دودھ کے دانت گر جائیں (یا کھانے کے دانت نکل آئیں)۔ لَيْسَ فِي سِنِّ الصَّبِيِّ شَيْءٌ إِذَا لَمْ يَشْفُرْ: بچے کا دانت توڑنے میں کوئی دیت لازم نہ ہوگی جب کہ اس کے دانت گرے نہ ہوں (یعنی دودھ کے دانت ہوں)۔ اَفْتِنَا فِي دَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ فِي

(یعنی دہی)۔ فَإِذَا نَحْنُ بِرِجَالِ طَوَالٍ كَانَهُمُ الرِّمَاحُ مُسْتَشْفِرِينَ ثِيَابَهُمْ: یکا یک ہم نے کیا دیکھا، برچھوں کی طرح لانبے لانبے لوگ لنگوٹ کسے ہوئے۔ فَأَقْعَى وَ اسْتَشْفَرَ: سرین کے بل بیٹھا اور دم اندر کر لی دونوں پاؤں کے درمیان۔ فَإِنْ رَأَتْ دَمًا شَبِيهَا اغْتَسَلَتْ وَاحْتَشَتْ وَاسْتَشْفَرَتْ فِي كُلِّ وَقْتٍ صَلَوةٍ: اگر مستحاضہ تازہ خون دیکھے تو ہر نماز کے وقت غسل کر لے اور ایک پھاہہ فرج میں رکھ لے اور لنگوٹ باندھ لے۔

تَفَرُّوقٌ: کھجور کی ڈالی۔

إِذَا حَضَرَ الْمَسَاكِينَ عِنْدَ الْجَذَازِ أُلْقِيَ لَهُمْ مِنَ الثَّفَارِيقِ: جب کھجور کاٹتے وقت مسکین لوگ آجائیں تو ان کے سامنے کچھ شاخیں ڈال دی جائیں (جن میں کھجوریں لگی ہوں)۔

ثُفْلٌ: دانہ تلچھٹ۔

مَنْ كَانَ مَعَهُ ثُفْلٌ فَلْيُضْطَنِعْ: جس کے پاس غلہ ہو وہ تیار کرے (روٹی پکائے)۔ إِنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنَ الثُّفْلِ مِمَّا يَفْتَنُ الرَّجُلَ: صدقہ فطران غلوں میں سے نکالا جاسکتا ہے۔ جس کو لوگ کھاتے ہیں (جیسے جو، جوار، گیہوں، چاول، راگھی اور باجرا وغیرہ)۔ كَانَ يُحِبُّ الثُّفْلَ: آپ کو ثفل (ثرید) پسند تھا (ترمذی نے کہا کہ یہاں ثفل سے وہ کھانا مراد ہے جو دیگ میں نیچے بچ رہے (تہہ دیگی) فایق میں ہے کہ ”ثفل“ اصل میں تلچھٹ کو کہتے ہیں۔ یہ تلچھٹ تیل کا ہو یا شیرے کا یا شوربے کا یا شربت کا یا شراب کا یا اور کسی پتلی چیز کا۔ پھر جو چیز پی نہیں جاتی، اس کو بھی ثفل کہنے لگے جیسے روٹی وغیرہ۔ طبیبی نے کہا ثفل سے حدیث میں تہہ دہی مراد ہے)۔ تَكُونُ فِيهَا مِثْلُ الْجَمَلِ الثَّقَالِ: تو اس فتنے میں مٹھس (بطی الحركت بھاری) اونٹ کی طرح ہو۔ كُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَقِيلٍ: میں ایک مٹھے اونٹ پر سوار تھا۔ وَ تَدْقُهُمُ الْفِتْنُ دَقَّ الرَّحَى بِثَفَالِهَا: فتنے اور فسادان کو اس طرح پیسیں گے جیسے چکی ثفال پر یا ثفال سے مل کر پیستی ہے۔

ثَفَالٌ: بکسرہ ثا، وہ چمڑہ جو چکی کے نیچے بچھاتے ہیں

تاکہ آٹا اس پر گرے یا چکی کا نیچے کا پتھر (پاٹ) (بعض نے کہا کہ نیچے کے پاٹ کو ثفال بہ ضمہ ثا کہتے ہیں)۔ اسْتَحَارَ مَذَارُهَا وَاضْطَرَبَ ثِفَالُهَا: اس کا کھونٹا حیران ہو رہا ہے اور اس کا نیچے کا پتھر مل رہا ہے (وہ برابر نہیں گھومتی)۔ غَسَلَ يَدَيْهِ بِالثَّفَالِ اپنے دونوں ہاتھ لوٹے سے دھوئے۔

ثَائِلٌ أَصْغَرُ اور ثَائِلٌ أَكْبَرُ: دو پہاڑ ہیں، مکہ کی راہ میں۔ یزید ملعون جب مکہ سے لوٹ کر گیا تو یہ شعر پڑھنے لگا:

إِذَا جَعَلْنَا ثَائِلًا يَمِينًا

فَلَا نَعُوذُ بَعْدَهُ سَنِينًا

یعنی جب ہم نے ثائل کو دہنی طرف کیا (مکہ سے لوٹے) تو اب ہم برسوں پھر وہاں نہیں آئیں گے (اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، اس کو پھر مکہ آنا نصیب ہی نہ ہوا۔ اپنی حکومت کے چوتھے ہی سال واصل جہنم ہوا۔ اس کے بیٹوں کو بھی سلطنت نہ ملی، مروان تخت پر بیٹھ گیا اور یزید کی بیوی کو نکاح میں لایا۔ اس کے بیٹے کو گالی دی۔ آخر اس کی ماں نے مروان کو فرش فروش اور تکیوں میں دبا کر مار ڈالا، وہ بھی یزید سے مل گیا)۔

ثَفْنٌ: دھکیلنا، پیچھے سے آنا۔

ثَفْنٌ: موٹا اور سخت ہونا۔

ثَفْنَةٌ: ہر جاندار کے وہ مقامات جو زمین پر لگتے لگتے سخت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اونٹ کا گھٹنا پٹھا وغیرہ اور آدمی کا گھٹنا اور کولہا وغیرہ (اس کی جمع ثَفَنَاتٌ ہے)۔

كَانَ أَنَسٌ عِنْدَ ثَفْنَةِ نَاقَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَبَّةِ الْوَدَاعِ: انسؓ جس سال حج وداع ہوا آنحضرتؐ کی اونٹنی کے گھٹنے یا اور کسی سخت مقام کے پاس تھے۔ كَانَتْهَا ثَفْنُ الْإِبِلِ: خارجیوں کے ہاتھ گویا اونٹ کے سخت مقامات تھے۔ رَأَى رَجُلًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ مِثْلُ ثَفْنَةِ الْبَعِيرِ فَقَالَ لَوْلَمْ تَكُنْ هَذِهِ كَانَ خَيْرًا: ایک شخص کو دیکھا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) گھٹہ تھا، جیسے اونٹ کا گھٹہ ہوتا ہے (سجدہ کرتے کرتے اور زور سے پیشانی زمین پر لگاتے لگاتے وہاں کی کھال سخت ہو گئی تھی، نشان پڑ گیا تھا) فرمایا اگر یہ

گھم نہ ہوتا تو بہتر ہوتا (کیونکہ اس میں ریا کا ڈر ہے۔ لوگ بڑا عابد سمجھیں اگر ریا کی نیت نہ ہو اور خود بخود یہ گھم پڑ جائے تب کچھ قباحت نہیں)۔ كَانَ ذُو الثَّفَنَاتِ امام زین العابدین کے جسم مبارک پر جا بجا گھٹے تھے (کثرت عبادت سے یہ گھٹے پڑ گئے تھے آپ ان کو کٹوا ڈالتے پھر پڑ جاتے)۔ فَحَمَلَ عَلَى الْكُتَيْبَةِ فَجَعَلَ يَثْفِنُهَا: لشکر پر حملہ کیا اس کو ہٹانے لگے (ایک روایت میں يَثْفِنُهَا ہے فن سے اس کے معنی بھی ہٹانے کے ہیں)۔ وَلَا مُثَافَنَةً اور صحبت نہیں ہے۔ (یہ ثَافَنَةُ سے نکلا ہے یعنی میں اس کے ساتھ بیٹھا)۔ مُثَافَنَةُ أَهْلِهَا: اس کے گھر والوں سے صحبت رکھنا۔

بَابُ الشَّاءِ مَعَ الْقَافِ

ثَقُبْتُ: پھاڑنا، سوراخ کرنا۔
ثَقُوبٌ: چمکنا، روشن ہونا، مہکنا، نافذ ہونا۔
تَثْقِيبٌ: سوراخ کرنا، روشن کرنا۔
نَحْنُ أَثْقَبُ النَّاسِ أَنْسَابًا: ہم نسب کی رو سے سب لوگوں میں نورانی اور روشن ہیں۔
إِنْ كَانَ لِمَثْقَبٍ: عبداللہ بن عباسؓ بڑے صاحب الرائے آدمی تھے یا بڑے علم والے تھے۔ ثَقُبْتُ النَّارَ يَا أَثْقَبُهَا مِثْلُ آگ روشن کی۔
ثَقُوبٌ يَأْتِقَابُ: باریک باریک چھپٹیاں جن سے آگ روشن کریں۔ إِنَّ عَلَى كُلِّ ثَقْبٍ مِّنْ أَثْقَابِهَا مَلَكًا يَحْفَظُهَا مِنَ الطَّاعُونَ وَالدَّجَالِ: مکہ اور مدینہ کے ہر راستہ پر جو نافذ ہے ایک فرشتہ ہے جو ان کو طاعون اور دجال سے بچاتا ہے۔ (ایک روایت میں ثَقْبٍ مِّنْ أَثْقَابِهَا ہے: معنی وہی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بچانے کی نسبت غیر اللہ کی طرف کر سکتے ہیں۔ مگر بحکم الہی مَثْقَبُ برے کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی سوراخ کرنے کا آلہ۔)

ثَقِفْتُ: کونچا دینا، غالب ہونا، پکڑ پانا۔

ثَقِفْتُ اور ثَقِفْتُ اور ثَقَافَةً: ہلکا پھلکا، عقل مند، ہوشیار۔
تَثْقِيفٌ: سیدھا کرنا، تعلیم اور تہذیب سکھانا۔

مُثَاقِفَةٌ اور ثَقَافٌ: لڑنا، بحث کرنا۔

ثَقَافٌ: عقل مند عورت۔

وَهُوَ غُلَامٌ لَقِنَ ثَقِيفٌ: وہ ایک لڑکا تھا زود فہم عقل مند۔

ثَقِفْتُ اور ثَقِفْتُ اور ثَقِفْتُ تینوں طرح سب کے معنی عقل مند۔

إِنِّي حَصَانٌ فَمَا أُكَلِّمُ وَ ثَقَافٌ فَمَا أُعَلِّمُ: میں

پاک دامن ہوں مجھ پر کوئی بات نہیں لگا سکتا۔ اور عقل مند ہوں

مجھ کو کوئی سکھا نہیں سکتا۔

ثَقَافٌ: لڑنے والا، جلااد۔

وَ أَقَامَ أَوْدَهُ بِثِقَافِهِ: انھوں نے اس کی کچی اس ہتھیار

سے دور کی جس سے برچھا سیدھا کیا جاتا ہے۔ أَمَا لِيُسَلِّفَنَّ

عَلَيْكُمْ غُلَامٌ ثَقِيفٌ ذِيَالٌ مِّثَالٌ: تم پر ایک ہلکا پھلکا مغرور

ظالم چھوکر مسلط کیا جائے گا (اس سے مراد یزید ہے) بعضوں

نے کہا حجاج بن یوسف ثقفی (ثقیف ایک مشہور قبیلہ ہے)۔ فِئِي

ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَ مُبِيرٌ ثَقِيفٌ قَبِيلَةٍ مِّنْ أَيْكٍ جَهُونًا پیدہ ہوگا

(مختار بن عبیدہ ثقفی) اور ایک ہلا کو خون خوار (حجاج بن

یوسف)۔ مَسْجِدُ ثَقِيفٍ كَوْفٍ كِي مَسْجِدٍ۔ إِذَا مَلَكَ اثْنَا

عَشَرَ مِنْ بَنِي عَمْرٍو بَنٍ كَعْبٍ كَانَ الثَّقَفُ وَ الثَّقَافُ

إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ: جب بنی عمرو بن کعب کے بارہ آدمی

حکومت کریں گے تو قیامت تک لڑائی اور مار دھاڑ رہے گی۔

ثَقْلٌ يَأْتِقَالَةُ: بھاری ہونا۔

ثَقْلٌ: بوجھ کا اندازہ کرنا۔

ثَقْلٌ: مسافر کا سامان، بیماری کا زیادہ ہونا۔

تَثْقِيلٌ: بھاری کرنا، بھاری بوجھ ڈالنا، اِثْقَالٌ بھی وہی

ہے۔

أَثْقَلَتِ الْمَرْأَةُ: عورت کا پیٹ کھل گیا (حمل نمایاں ہو

گیا)۔

ثَاقِلٌ: ثقیل کھانا کھایا۔

إِثْقَالٌ: دیر کی۔

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَ

عِمْرَتَيْ: میں تم میں دو بھاری یا نفیس چیزیں چھوڑے جاتا

ہوں، ایک تو اللہ کی کتاب دوسرے میرے اہل بیت (بعض

اگر کسی مسئلہ میں مختلف ہوں، تو حضرت علی کا قول اختیار کرتے ہیں کیونکہ آپ کو دہری فضیلت حاصل ہے صحابی بھی ہیں اور اہل بیت یعنی اصحاب کساء میں بھی ہیں۔

يَسْمَعُهَا مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ: قبر کے عذاب کے وقت مردہ جو چیختا ہے تو اس کو پورب اور پچتم کے درمیان جتنے جاندار ہی سب سنتے ہیں ایک جن اور آدمی نہیں سنتے (اس لئے کہ اگر سنیں تو ایمان بالغیب نہ رہے)۔ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلَيْنِ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ: آنحضرت نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا۔ حُجَّ بِهِ فِي ثَقَلٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سائب کو آنحضرت کے سامان اور زنانہ کے ساتھ حج کرایا گیا۔ ظَنُّوا أَنَّهُمْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ: وہ سمجھے کہ ہم آپ پر بار ہیں (ہمارا رہنا آپ کو شاق ہے)۔ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری زیادہ ہو گئی۔ فَثَقُلْتُ: آپ کی ران بھاری ہو گئی۔ مَخَافَةً أَنْ يَثْقُلَ: اس ڈر سے کہ کہیں لوگوں پر بار نہ ہو۔ لَيْسَ صَلَوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ: منافقوں پر کوئی نماز فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے (کیونکہ یہ وقت سونے اور استراحت کے ہوتے ہیں)۔ لَا تَثْقُلْ عَنِ الصَّلَاةِ: نماز میں ابدی پناہ مت کرو (یعنی سستی اور دیر مت کرو)۔ الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ: اللہ کی کتاب۔ الثَّقَلُ الْأَصْغَرُ: اہل بیت کرام علیہم السلام۔ ثَقُلَ اللَّهُ مِيزَانَهُ: اللہ اس کا پلہ بھاری کرے (یعنی نیکیوں کا پلہ معلوم ہوا کہ آخرت میں اعمال حقیقہ تو لے جائیں گے کیونکہ وہ مجسم ہو جائیں گے جیسے قبر میں اعمال مجسم ہو کر نمودار ہوں گے)۔ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَهْلًا وَثَقْلًا وَهَؤُلَاءِ يَعْنِي عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَهْلَ بَيْتِي: ہر پیغمبر کے گھر والے اور بال بچے ہوتے ہیں اور یہ لوگ یعنی علی اور فاطمہ اور حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرے گھر والے اور بال بچے ہیں (یا اللہ ہم ان ہی کے غلام اور خادم ہیں ہم کو قبر اور حشر میں انہی کی خدمت میں رکھ)۔

مِثْقَالٌ: وزن، تول کم ہو یا زیادہ، لیکن شرع میں مثقال بیس قیراط کا اور ہر قیراط تین جو کا، جو تین چاول کا ہے اور عرف

نے کہا ان کو ثقلین اس لئے کہا کہ ان پر عمل کرنا مشکل اور بھاری ہے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ ان دونوں سے دین کی اصلاح اور درستی اور آبادی ہوتی ہے جیسے ثقلین یعنی جن اور انس سے دنیا کی آبادی ہے۔ غرض آنحضرت کی اس نصیحت اور وصیت پر صرف وہ اہل حدیث عامل ہیں جو قرآن اور اہل بیت کرام دونوں کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے۔ خارجی اور ناصبی اور مقلدین اور نام کے اہل حدیث نے اہل بیت کو چھوڑ دیا، اب خارجی اور ناصبی تو معاذ اللہ اہل بیت کے دشمن بن گئے ان کو برا کہنے لگے اور مقلدوں نے کیا کیا کہ زبانی اہل بیت کی محبت کی ڈینگ مارتے ہیں لیکن عملاً ذرا بھی اہل بیت کی طرف توجہ نہیں ان کی کتابوں میں جہاں دیکھو ابوحنیفہ اور شافعی اور مزنی اور ابو یوسف اور محمد بن حسن اور زفر کے اقوال بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے آج تک کسی حنفی یا شافعی کو نہیں دیکھا جو امام جعفر صادق یا امام باقر یا دوسرے ائمہ اہل بیت کے اقوال تلاش کرے اور ان پر چلے۔ ان مقلدوں کا جہل اس درجہ پہنچ گیا ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ اہل بیت کرام کے اقوال اور افعال جمع کرے یا ان کے اجتہاد پر چلے تو اس کو شیعہ کہتے ہیں کیا خوب۔ اگر یہی تشیع ہے تو خدا ہم کو شیعہ ہی رکھے اسی طریق پر مارے ہمارے ملک دکن میں مولانا حسن الزماں محمد چشتی نظامی محدث نے بڑی محنت اور جان فشانی سے ایک کتاب ”احیاء المیت فی فقہ اہل بیت“ تالیف کی تھی مگر افسوس ہے کہ وہ کتاب پوری نہ چھپنے پائی اور مولانا نے سفر آخرت اختیار کیا۔ اب خمین اہل بیت کرام کا فرض ہے کہ اس کتاب کو پوری چھپوا کر شائع کریں۔ خیر یہ تو نام کے سنیوں کا حال ہوا اب رافضیوں کو دیکھیے انھوں نے اہل بیت کو تو لیا لیکن قرآن کو پس پشت ڈال دیا سچے سنی وہی ہیں جو اللہ کی کتاب پر چلتے ہیں۔ پھر حدیث شریف پر جو سردار اہل بیت کا ارشاد ہے۔ پھر اہل بیت کے اقوال و افعال پر اور اہل بیت کے اقوال اور اجتہادات کو دوسرے فقہاء اور مجتہدین کے اقوال اور اجتہادات پر مقدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ صحابہ بھی

ثَكُمُ الطَّرِيقُ: متوسط راستہ، بیچ کا راستہ فَإِنَّهُمَا ثَكُمَا لَكَ الْحَقُّ: ابوبکر اور عمرؓ نے تو تمہارے لئے سچائی کا راستہ کھول دیا (اسی رستہ پر چلے جاؤ۔ یہ بی بی ام سلمہ نے حضرت عثمانؓ سے کہا)۔ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ ثَكُمَا الْأَمْرَ فَلَمْ يَظْلِمَاهُ: ابوبکر اور عمرؓ تو سچی بات پر جمے رہے یا سچے راستہ پر چلے ظلم نہیں کیا۔ (ادھر ادھر نہیں مڑے)۔

ثُمَّ كُنْهٖ: جھنڈا نشان، ہار، قبر آگ کا گڈھا۔ فوجوں کے
جماؤ کا مقام نیت۔ اس کی جمع ٹکٹن ہے۔ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى
تُكْنِہِم: لوگ اپنی نیتوں پر حشر کئے جائیں گے (یعنی مرتے
وقت جو ان کی نیت تھی ایمان یا کفر کی اسی حالت پر انھیں گے یا
جس نشان اور جھنڈے کے ساتھ وہ مریں اگر کافروں کے ساتھ
مریں تو کفر پر مسلمانوں کے ساتھ مریں تو اسلام پر)۔ يَدْخُلُ
الْبَيْتِ الْمَعْمُورَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ عَلَى تُكْنِہِم: بیت
المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اپنے اپنے جھنڈے لے کر آتے
ہیں۔ كَانَهُمَا حُشِحَتْ مِنْ حِصْنِي تُكْنٌ: گویا میری گود سے
ٹکٹن اٹھ گیا (ٹکٹن ایک پہاڑ ہے حجاز میں)۔
اَتُكُونُ: شاخ۔

خَلَّ لَهُ عَنْ تُكْنِ الطَّرِيقِ: اس کے لئے راستہ کے
مڑاؤ چھوڑ دے۔

ثَلَبْتُ: ملامت کرنا، عیب لگانا، ہانکنا، دور کرنا، دھتکارنا،
گالی دینا۔

ثَلَبْتُ: میلا ہونا، سمٹ جانا۔

ثَلْبُ: وہ اونٹ جس کے بڑھاپے سے دانت گر گئے ہوں۔
مَثَالِبُ: عیوب (یہ مناقب کی ضد ہے)۔
یہ مَثَلَبَةُ کی جمع ہے، بمعنی عیب۔

میں ایک دینار کو مثقال کہتے ہیں اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہیں اس حساب سے ہر مثقال ایک درہم اور ۵/۱۰ درہم کا ہوا اور ہر درہم بیالیس جوکا۔ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ: جس کے دل میں چوٹی برابر ایمان ہو وہ دوزخ میں نہیں جانے کا (یعنی اس مقام میں جہاں کافر اور منافق رہیں گے)۔ ذَرَّةٌ چھوٹی چوٹی (بعض نے کہا سو چوٹیاں ایک جو کے ہم وزن ہوتی ہیں اور ذرہ اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا میں باریک باریک اڑتا ہے)۔ فِيْ اُذُنِهٖ ثَقُلُ اس کے کان بھاری ہیں یعنی کم سنتا ہے۔ فَمَا وَجَدْتُ ثِقْلَ شَيْءٍ: میں نے کسی چیز کا بوجھ نہیں پایا۔ ثِقْلَةُ الشَّيْءِ کسی چیز کا وزن۔

تُكُلُّ يَا تُكُلُّ يَا تُكُلُّ: عورت کا بچہ مر جانا۔
ثَاكِلةٌ اور تُكُلِّي اور تُكُوْلُ اور تُكَلَانَةٌ: وہ عورت جس کا
بچہ گزر گیا ہو۔

اَتُكَلِّمُهَا اللّٰهُ: اللہ اس عورت کو تکلمی کرے، اس کا بچہ مر جائے۔

ثُكُلٌ: موت اور ہلاکت، محبوب یا فرزند کا گم ہو جانا۔
ثُكِلْتُکِ اُمُّکِ: تیری ماں تجھ کو گم کرے (تو مر جائے)
اس سے مقصود بددعا نہیں ہے بلکہ یہ ایک محاورہ ہے جو عرب لوگ
خُفْلُ کے وقت کہتے ہیں، جیسے تَرَبُّثٌ یَمِیْنُکِ (قَامَتْ
فَجَاوَبَهَا نُكْدٌ مَّشَاكِیْلٌ: مشاکیل مشکل کی جمع ہے مُشْکَالٌ وہ
عورت جس کی سب اولاد مر گئی ہو یا اکثر نزرنگی ہو۔ نہایت میں ہے
کہ مُشْکَالٌ وہی ثُکْلٰی یعنی جس عورت کا بچہ مر گیا ہو۔ لَا تَدْعِیْ
بِذَلٍّ وَلَا ثُکْلٍ یُّوْنِ نہ کہو ا ذُلَّاهُ ایک روایت میں بویل ہے
یعنی وَآ وِیْلَاهُ وَآ ثُکْلَاهُ۔ ثُکِلْتُکِ اُمُّکِ سُنَّةُ اَبِی
الْقَاسِمِ: ارے تیری ماں تجھ پر روئے یہ جو میں نے کیا یہ تو
آنحضرت کی سنت ہے۔ وَآ ثُکْلِیَاهُ ہائے موت۔ وَآ ثُکْلِ اُمِّیَاهُ
ہائے ماں کی خرابی۔ وَآ ثُکْلِیَاهُ بھی کہہ سکتے ہیں۔

کے برابر ہے (یعنی تہائی قرآن کا مضمون اس میں ہے کیونکہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں۔ معرفت ذات مقدس، معرفت صفات و اسماء اور معرفت احکام۔ اور قل ہوا للہ میں معرفت ذات اور تقدیس بوجہ احسن موجود ہے، یا قل ہوا للہ کے پڑھنے میں تہائی قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے۔ یہیں سے بعض حافظوں نے یہ نکالا ہے کہ تراویح میں ختم قرآن کے وقت تین بار سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے ہیں۔ مگر اس کی اصل حدیث شریف سے کچھ نہیں ہے اور اسی وجہ سے مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ہوا للہ کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص ہر رکعت میں ایک سورت پڑھ کر قل ہوا للہ کو بھی پڑھا کرتا، آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا، تو بار بار قل ہوا للہ کیوں پڑھتا ہے اس نے کہا، اس سورت سے مجھ کو بہت محبت ہے۔ اس میں پروردگار کی ذات و صفات کا بیان ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، یہ تیری محبت جو اس سورت سے تجھ کو ہے، تجھ کو بہشت میں لے جائے گی۔ بعض نے کہا قرآن میں یا نقص ہیں یا احکام یا ذات و صفات الہی کا بیان ہے اور قل ہوا للہ آخر امر پر مشتمل ہے تو وہ تہائی قرآن ہوا۔

شَرُّ النَّاسِ الْمُثَلَّثُ: بدترین آدمی وہ ہے جو تین شخصوں کو تباہ کرتا ہے (یعنی جو بادشاہ یا حاکم کے پاس اپنے بھائی مسلمان کی چغلی کھائے اس نے اپنے آپ کو تباہ کیا، گناہ گار کیا، دنیا میں عزت کھوئی، چغل خور بنا بھائی مسلمان کو تباہ کیا، بادشاہ اور حاکم کو تباہ کیا اور اس کو ظلم میں پھنسایا)۔ (حضرت عمرؓ نے ابو ہریرہؓ کو معزول کیا، پھر ان کو خدمت دینا چاہی تو انھوں نے کہا أَخَافُ ثَلَاثًا وَ اِثْنَيْنِ مجھے تین اور دو باتوں کا ڈر ہے (حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پانچ باتیں کیوں نہیں کہتے؟ ابو ہریرہؓ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ وہ بات کہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اور بغیر علم کے فیصلہ کروں اور میری پیٹھ پر مار پڑے اور میری عزت پر گالیاں پڑیں، اور میرا مال جرمانہ میں لیا جائے)۔

لَهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ الثَّلَاثُ وَ النَّارُ: زکوٰۃ کے جانوروں میں سے بوڑھا دانت ٹوٹا اونٹ اور بوڑھی اونٹنی وہ رکھ لیں (یعنی ایسے جانور زکوٰۃ میں نہیں لئے جائیں گے)۔ اِنَّكَ جَرَّيْتَنِي فَوَجَدْتَنِي لَسْتُ بِالْغُمْرِ الضَّرْعِ وَلَا بِالثَّلْبِ الْفَانِي (عمر بن عاص نے معاویہ کو لکھا) تم تو مجھ کو آزمایا چکے ہو تم نے دیکھا نہ میں جاہل ناتواں ہوں نہ بوڑھا پھونس ہوں۔ اَلْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَ لِلْعَاهِرِ اَلْاَثْلُبُ: بچہ اسی کا ہوگا جو عورت کا خاوند یا مالک ہے اور بدکار کے لئے مٹی یا پتھر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں بِفِيهِ اَلْاَثْلُبُ اس کے منہ میں مٹی)۔ رَجُلٌ ثَلْبٌ: عیب والا آدمی۔

ثَلْتُ: تہائی مال لینا، تیسرا ہونا، تین یا تیس کا عدد پورا کرنا۔ تَثْلِيْتُ: کھجور کا تیسرا حصہ پک جانا۔ شراب کو اتنا پکانا کہ تہائی حصہ جل جائے۔ تین خداؤں کا قائل ہونا (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ، بیٹا، روح القدس۔ اصل میں یہ ہند کے مشرکوں سے نکلی ہے وہ بھی کہتے ہیں ذات الہی تین پیکروں میں ظاہر ہوئی۔ برہما، بشن، شیو)۔

ثَالُوثٌ: تین کا ایک ہونا۔ جس کے نصاریٰ قائل ہیں:

ثَلَاثَةٌ: تین مرد۔

ثَلْتُ: تین عورتیں۔

ثَلَاثَاءُ يَأْتِلُوْثٌ: منگل کا روز۔

ثَلْتُ: تیسرا حصہ۔

ثَلَاثٌ: تین، تین۔

مُثَلَّثٌ: وہ شراب جس کے دو حصے جل گئے ہوں اور وہ سطح

جس کو تین خط محیط ہوں۔ △

ثَلَاثِيٌّ: وہ کلمہ جس میں تین حرف اصلی ہوں۔

وَلَكِنْ اَشْرَبُوْا مَثْنًى وَ ثَلَاثَ وَ سَمُّوا اللّٰهَ تَعَالٰی:

دو دو بار تین تین بار میں پیو اور اللہ کا نام لو۔ دِيَّةُ شَبِّهِ الْعَمْدِ

اَثَلَاثًا: قتل شبہ عمد کی دیت تین طرح کے جانوروں سے ہوگی

(یعنی ۳۳ حقے) (تین برس کے اونٹ جو چوتھے میں لگے ہوں)

۳۳ جذعے (جو چار سال کے ہو کر پانچویں میں لگے ہوں)

۳۳ ثنیہ (جو پانچ سال کے ہو کر چھٹے میں لگے ہوں)۔ قُلْ

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعَدِلُ ثَلْتُ الْقُرْآنِ: قل ہوا للہ تہائی قرآن

ثَلَاثٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ: تَيْنِ آدَمِيَّوْنَ كُو
دھرا ثواب ملے گا۔ فَأَعْطَانِي الثَّلَاثَ الْآخِرَ: اللہ تعالیٰ نے
امت کا آخری تیسرا حصہ بھی مجھ کو مرحمت فرمایا (یعنی اس کو بھی
دامی عذاب نہ ہوگا بلکہ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نجات ہو
گی)۔ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا: جب یہ
تینوں باتیں ظاہر ہوں گی تو کسی کا اس وقت ایمان لانا اس کو
فائدہ نہ دے گا (آخری بات سورج کا پچھتم سے نکلنا ہے)۔
وَسَكَّتْ عَنِ الثَّلَاثِ: اور تیسری بات سے سکوت کیا (کہتے
ہیں تیسری بات یہ تھی کہ حضرت اسامہؓ کی فوج کا سامان کر دینا۔
بعض نے کہا کہ آپ کی قبر کو عید نہ بنانا (عید کی طرح وہاں
سالانہ مجمع میلہ ٹھیلہ نہ کرنا) اس حدیث سے صاف عرس کی
ممانعت نکلتی ہے جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گیا ہے۔
اولیاء اللہ کی قبروں پر سالانہ مجمع کرتے ہیں۔ میلہ لگاتے ہیں۔
اور لطف یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ یا حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کا
کوئی عرس نہیں کرتا۔ جو ہند کے اولیاء اللہ سے کہیں افضل
ہیں)۔ اَنَا ثَلَاثُ الْإِسْلَامِ: میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا (یعنی
مجھ سمیت کل تین شخص مسلمان ہوئے تھے۔ یہ سعد کا قول ہے
شاید ان کو اور لوگوں کے اسلام کی خبر نہ ہوئی ہوگی جیسے حضرت علیؓ
اور حضرت زید بن حارثہ وغیرہ۔ بعض نے کہا مراد وہ لوگ ہیں
جو آزاد اور بالغ تھے)۔ وَ بِالْثَّلَاثِ وَ ثُلَاثِهِ فِي وَصِيَّةِ
الزُّبَيْرِ: اور زبیرؓ کی وصیت میں جو ثلث مال کی تھی پھر اس ثلث کا
ثلث عبد اللہ بن زبیرؓ کی اولاد کو دلا یا تھا (چونکہ وہ کثیر الاولاد
تھے)۔ فَوْقَ ثَلَاثِ مَنَى: منی کے تین دنوں سے زیادہ قال
آلِہْلُ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا: تین بار آپ نے یہی فرمایا دیکھو میں نے
اللہ کا حکم پہنچا دیا۔ أَعَادَهَا ثَلَاثًا: تین بار یہی کلمہ فرمایا لَبَّيْكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ سَعْدِيكَ ثَلَاثًا: (تین بار آنحضرتؐ نے
معاذ کو پکارا اور) معاذ نے تین بار لبیک وسعدیک یا رسول اللہ
کہا۔ وَ إِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا: آنحضرتؐ
جی کسی قوم کے پاس جاتے تو تین بار ان کو سلام کرتے (ایک بار
تو اذن کے لئے دوسرے جب اندر جاتے تیسرے جب
رخصت ہوتے)۔ أَفَاضَ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: تین بار اپنے

اوپر پانی بہایا۔ وَ أَفَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: تین باتوں میں میری
رائے حکم الہی کے موافق ہوئی (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔ اگرچہ
اور باتوں میں بھی جن کی تعداد پندرہ تک پہنچتی ہے ان کی رائے
حکم الہی کے موافق ہوئی مگر یہ تین باتیں اہم تھیں اس لئے ان
کا ذکر کیا)۔ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ: تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ
بات تک نہیں کرے گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ
بات کرتا ہے اور معتزلہ اور اہل کلام کا رد ہوا)۔ (ان پر بہت
غصہ ہوگا کیونکہ بڑھاپے میں عقل کامل ہو جاتی ہے شہوت
ضعیف ہو جاتی ہے باوجود اس کے حرام کاری کرنا سخت بے حیائی
ہے۔ معلوم ہوا کہ اس میں خوف الہی مطلق نہیں ہے۔ اسی طرح
حاکم کو کسی کا ڈر نہیں وہ کیوں مداہنت کرے اسی طرح غریب
محتاج ہو کر پھر کیوں معاصی کرے۔ بقول شخصے فرعون بے سامان
کبر زشت داز گدایاں زشت تر)۔ هَذِهِ الثَّلَاثُ دَرَجَاتٍ: یہ
تینوں سیڑھیاں ہوئیں (معلوم ہوا کہ منبر کی تین سیڑھیاں رکھنا
مستحب ہے)۔ مَكْتُبُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ
ثَلَاثًا: جو شخص مکہ سے ہجرت کر گیا تھا وہ حج کے ارکان ادا کرنے
کے بعد تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا تھا (پھر مدینہ میں اس کو جانا
ضروری تھا۔ جس ملک سے آدمی ہجرت کرے پھر وہاں رہنا
ٹھیک نہیں ہے)۔ الثَّلَاثُ وَ الثَّلَاثُ كَثِيرٌ: تہائی مال کی
وصیت کر یا تہائی مال کافی ہے تہائی مال بہت ہے۔ مَنْ كَانَ
عِنْدَهُ طَعَامٌ اِثْنَيْنِ فَلْيُذْهِبْ بِثَلَاثَةٍ: (مسلم کی روایت میں
یوں ہی ہے اور بخاری کی روایت میں بِثَلَاثٍ ہے وہی صحیح معلوم
ہوتا ہے) یعنی جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ ایک
تیسرا شخص اور لے جائے اس کو بھی کھلائے (بعض نے کہا کہ
مسلم کی روایت کا بھی مطلب یہی ہے یعنی فَلْيُذْهِبْ بِمَنْ يُتِمُّ
ثَلَاثَةً: اس کو بھی ساتھ لے جائے جو تین کا عدد پورا کر دے۔ میں
کہتا ہوں مسلم کی روایت کے ایک معنی اور ہو سکتے ہیں یعنی جس
کے پاس اپنے گھر والوں کے علاوہ دو باہر کے آدمیوں کا کھانا ہو
وہ دو کے بدلہ تین لے جائے)۔ فَضَّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ:
ہم کو تین باتوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے (اس
روایت میں دو ہی باتیں مذکور ہیں تیسری بات امام نسائی کی

روایت میں ہے یعنی سورہ بقرہ کی آخری آیتیں ہم کو ملیں۔
هَلَكْتُ خَدِيجَةَ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثٍ: (حضرت عائشہؓ نے کہا) ام المومنین خدیجہؓ میری شادی سے تین برس پہلے گزر گئیں (یہاں شادی سے دخول اور صحبت مراد ہے نہ کہ عقد کیونکہ حضرت عائشہؓ کا عقد حضرت خدیجہؓ کے مرنے کے ڈیڑھ سال بعد ہوا)۔ يَتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ: جس کے تین بچے گزر جائیں (دوسری روایت میں دو اور ایک بچہ میں بھی یہی فضیلت مذکور ہے اگر کفر کی حالت میں گزر گئے ہوں یا بچوں کے بچے گزر جائیں تو اس میں اختلاف ہے)۔ لَمْ يَتَكَلَّمْ إِلَّا ثَلَاثَةَ بَحِينَ میں تین ہی آدمیوں نے بات کی (مگر دوسری روایت میں اوروں کا بھی بات کرنا مذکور ہے۔ جیسے حضرت یوسفؑ کا گواہ فرعون کی آیا کا بیٹا شاید اس وقت تک آنحضرتؐ کو ان لوگوں کا حال نہ بتلایا گیا ہوگا)۔ ثَلَاثٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: تین آدمیوں کو دہرا ثواب ہے (اس سے حصر مقصود نہیں ہے)۔ ثَلَاثٌ مِّنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں (حالانکہ اس میں پانچ باتیں مذکور ہیں۔ مگر تین باتیں درحقیقت ایک ہی بات ہیں وہ کیا ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کو نہ ستانا اس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہنا اس کا ایمان سے باہر نہ ہونا توحید کی شہادت کے ساتھ نبوت کی شہادت بھی ضروری ہے)۔ زَادَ الْبَدَاءُ الثَّلَاثَ عَلَى الزُّورَاءِ: (آنحضرت ﷺ کے وقت میں جمعہ کی دو اذانیں تھیں ایک جب امام منبر پر بیٹھتا دوسری نماز شروع ہوتے وقت لیکن حضرت عثمانؓ نے) تیسری اذان زوراء پر بڑھادی (زوراء ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔ ضَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ: جو شخص ایمان کی چاروں باتوں کو نہ مانے تین ہی کو مانے یا جو شخص چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ کو نہ مانے بلکہ اگلے تینوں ہی خلفاء کو مانے وہ گمراہ ہو گیا۔ لَعَلَّكَ تَرَى أَنَّهُ مِثْلُ الثَّلَاثَةِ: کیا تو عمار کو ان تین آدمیوں کے برابر سمجھتا ہے۔ النَّصَارَى مُثَلَّثُونَ غَيْرُ مُوَحِّدِينَ: نصاریٰ تثلیث والے ہیں توحید والے نہیں ہیں۔ الْحُمَّى الْمُثَلَّثَةُ: وہ بخار جو تیسرے دن چڑھا کرے (جیسے حمی الربوع جو چوتھے دن چڑھا کرے)۔

ثَلُجٌ: لتھڑ جانا۔ (گائے کا) گوبر کرنا۔ ہگنا۔
تَثْلِيحٌ: لتھیرنا، گوبر میں آلود کرنا۔
ثَلَذٌ: پتلا ہگنا، بعض نے کہا ہاتھی کی لید سے خاص ہے۔ دست ہگنا۔
ثَلُجٌ: برف یا برف برسانا۔
اِثْلَاجٌ: کھودتے کھودتے کیچڑ تک پہنچ جانا، موقوف ہو جانا، خوش کرنا۔
ثُلَاجِيٌّ: بہت سفید۔
ثَلَجٌ اور ثُلُوجٌ: خوش ہونا، مطمئن ہونا۔
اِثْلَاجٌ: برف برسانا۔
حَتَّى أَتَاهُ الثَّلَجُ وَ الْيَقِينُ: یہاں تک کہ آپ کے دل کو اطمینان اور یقین حاصل ہو گیا۔ وَ ثَلَجَ صَدْرُكَ تِيرا سینہ ٹھنڈا ہو گیا (بے قراری جاتی رہی)۔ أُعْطِيكَ مَا تَثْلُجُ إِلَيْهِ: میں تجھ کو وہ چیز دوں گا جس سے تجھ کو اطمینان ہو جائے۔ وَ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَ الْبَرَدِ: میرے گناہوں کو برف اور ازلے کے پانی سے دھو ڈال (کیونکہ یہ پانی صاف ستھرا غیر مستعمل ہوتا ہے)۔ مَنْ لَعَنَ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ عِنْدَ شُرْبِ الْمَاءِ حَسَرَهُ اللَّهُ ثَلَجَ الْفُؤَادِ: جو شخص پانی پینے وقت حضرت امام حسین علیہ علی آباء السلام کے قاتل پر لعنت کرے گا۔ (یہ قاتل شمر العین تھا یا سان بن انس نخعی یا خولی) اللہ تعالیٰ حشر کے وقت اس کو برف کی طرح دل ٹھنڈا اٹھائے گا۔ اطمینان قلب کے ساتھ اس کا حشر ہوگا (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے مگر مجھ کو اس کی صحت میں شبہ ہے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ حضرت امام حسین کا قاتل بالاتفاق ملعون ہے، مگر ہماری شریعت میں لعنت کرنا باعث اجر اور ثواب نہیں سمجھا گیا ہے۔ شیطان سب سے زیادہ ملعون ہے۔ اگر کوئی دن بھر اس پر لعنت کرتا رہے تو کیا یہ تسبیح و تہلیل کی طرح موجب ثواب ہوگا؟)۔ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُورَبَةً خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ ثَلُجٌ الْفُؤَادِ: جو شخص کسی مسلمان کی مشکل دور کرے گا وہ اپنی قبر سے ٹھنڈے دل نکلے گا۔

ثَلَّاجُ: برف بیچنے والا۔

مَاءٌ ثَلَجٌ: ٹھنڈا پانی۔

ثَلَطَ: پتلا بھنا، اونٹ یا بیل وغیرہ کا گوبر کرنا۔

فَبَالَتْ وَ ثَلَطَتْ: اس نے پیشاب کیا، پتلا گوبر نکالا (نہایہ میں ہے کہ ثَلَطَ اکثر اونٹ اور گائے اور ہاتھی کے گھنے میں استعمال کیا جاتا ہے)۔ كَانُوا يَبْعُرُونَ وَ أَنْتُمْ تَثْلُطُونَ ثَلَطًا: صحابہ تو مینگنی کی طرح (خشک) اجابت کرتے تھے (کیونکہ کم کھاتے تھے) اور تم تو خوب گوبر گھتے ہو (طرح طرح کے کھانے وہ بھی پیٹ بھر کر کھاتے ہو)۔

ثَلَعٌ: کچلا۔

إِذَا يَثْلَعُوا رَأْسِي كَمَا تَثْلَعُ الْخُبْرَةُ: جب تو وہ میرا سر روئی کی طرح کچل ڈالیں گے۔ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ فَيَثْلَعُ بِهَا رَأْسَهُ: وہ پتھر لے کر اس کی طرف جھکتا ہے اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔

ثَلَعٌ: بعین مہملہ کے بھی یہی معنی ہیں۔

إِنْثَالُغٌ: کچل جانا، پختہ ہو جانا۔

أَثْلَغِي: مرد۔

مُثْلَغٌ: جو کھجور پختہ ہو کر درخت سے گرے اور پھٹ جائے۔

ثَلٌّ: گرانا، مٹی نکالنا، ہلاک کرنا۔

ثَلَلٌ: ہلاکت۔

ثَلَّةٌ: بکریوں کا گلہ۔

ثَلَّةٌ: آدمیوں کا گروہ۔

لَا حِمَى إِلَّا فِي ثَلَاثِ ثَلَّةِ الْبُيُوتِ تین چیزوں کے سوا اور کسی چیز میں جگہ محفوظ نہیں ہو سکتی (کہ دوسرا کوئی وہاں آنے یا کھیتی کرنے یا عمارت بنانے نہ پائے) ان تین چیزوں میں سے ایک وہ کنواں ہے جو ایسی زمین میں بنایا جائے جس کا کوئی مالک نہیں، تو ایسے کنویں والے کے لئے اتنی جگہ محفوظ کر دی جائے گی جتنے میں وہ اس کنویں کی مٹی وغیرہ ڈالے۔ لَهُمْ ذِمَّةُ اللَّهِ وَ ذِمَّةُ رَسُولِهِ عَلَى دِيَارِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ

وَأَثْلَتِهِمْ: وہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہیں ان کی بستیاں اور مال اور جماعت سب پناہ میں ہیں۔ لَمْ تَكُنْ أُمُّهُ بِوَاعِيَةٍ ثَلَّةً: اس کی ماں بکریوں کا گلہ چرانے والی نہ تھی۔ إِذَا كَانَتْ لِلْيَتِيمِ مَاشِيَةٌ فَلِلْوَصِيِّ أَنْ يُصِيبَ مِنْ ثَلَّتِهَا وَرَسُولُهَا: اگر یتیم بچے کے جانور ہوں تو ولی کو ان کا اون اور دودھ استعمال کرنا درست ہے (کیونکہ اس میں یتیم کا کوئی نقصان نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ دودھ اور اون کو بھی اگر محتاج نہ ہو تو فروخت کر کے یتیم کے مال میں جمع کر دے)۔ كَذَا يَثْلُ غُرَبَشِي: قریب تھا کہ میرا تخت یا گھر گرا دیا جائے (میری عزت جاتی رہے یہ حضرت عمرؓ نے خواب میں فرمایا۔ جب ایک شخص نے وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا۔ مطلب یہ ہے کہ شروع شروع میں مجھ کو ایسا ڈر ہوا کہ ابھی تباہ اور ذلیل ہوتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا اور مجھ کو بچا لیا۔ سبحان للہ جب حضرت عمرؓ کا باوصف اس عدالت تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ حال ہوا ہو تو دوسرے بادشاہوں اور حاکموں کا کیا حال ہونا ہے ان کو خدا سے ڈرنا چاہئے)۔

ثَلَلْتُ: میں نے گرا دیا۔

أَثَلَلْتُ: میں نے بنالیا۔

ثَلَمٌ: رخنہ ڈالنا، کنارہ توڑ دینا۔

ثَلَمٌ اور اِنْثَالَمٌ: رخنہ دار ہونا، کنارہ ٹوٹا ہونا۔

ثَلَمَةٌ بمعنی ثَلَمٌ: رخنہ شدہ و عیب دار، سوراخ جو پیا لے یا

رکابی میں ٹوٹنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔

نَهَى عَنِ الشَّرْبِ مِنْ ثَلْمَةِ الْقَدَحِ: پیالہ جہاں سے ٹوٹا ہو وہاں سے پانی پینے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ اس پر منہ اچھی طرح نہیں جمتا۔ احتمال ہے کہ منہ کٹ جائے یا پانی باہر بہہ کر بدن یا کپڑا تر ہو جائے یا اس مقام پر کوئی کپڑا وغیرہ بہ وہ منہ میں چلا جائے)۔

إِذَا مَاتَ الْعَالَمُ ثَلَمَ فِي الْأَسْلَامِ ثَلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ: جب دین کا عالم مر جاتا ہے تو اسلام میں ایک رخنہ پیدا ہو

مراد وہ میوہ ہے جو درخت پر لگا ہو۔ نہایت میں ہے ”ثمر“ کہتے ہیں پکی تازی کھجور یعنی رطب کو جب تک وہ درخت میں لگی ہو۔ جب درخت سے اس کو کاٹ کر اتار لیں اور گودام میں رکھیں تو پھر اس کو ”ثَمَر“ کہیں گے۔ زَاكِيًا نَبْتُهَا ثَامِرًا فَرُعُهَا: اس کا اگنا پاکیزہ اس کی شاخ میوہ دار (میوہ بھی کیسا پکا ہوا) عرب لوگ کہتے ہیں شَجَرٌ ثَامِرٌ وہ درخت جس کا میوہ پختہ ہو گیا ہو۔ قَبَضْتُمْ ثَمْرَةَ فَوَادِهِ: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا (یعنی اس کے فرزند کو)۔ فرزند کو بھی ثمرہ کہتے ہیں کیونکہ وہ باپ کا پھل ہے۔ مَا تَسْتَأْذِنُ عَمَّنْ ذَبَلْتُ بَشْرَتَهُ وَ قُطِعَتْ ثَمْرَتُهُ: اس کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا جسم سوکھ گیا ہو اور اس کی نسل کٹ گئی (عورتوں کے کام کا نہیں رہا)۔ فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَدِهِ وَ ثَمْرَةَ قَلْبِهِ: اس نے ان کو اپنے ہاتھ کی اردے ڈالی (یعنی بیعت کر لی) اور دل کا پھل حوالے کیا (یعنی سچا اقرار کیا)۔ إِنَّهُ أَخَذَ بِثَمْرَةِ لِسَانِهِ: انھوں نے اپنی زبان کا کنارہ تھاما۔ فَأَتَى بِسَوْطٍ لَّمْ تَقْطَعْ ثَمْرَتُهُ: ایک کوڑا لایا گیا جس کا پھندا نہیں کاٹا گیا تھا۔ إِنَّهُ أَمَرَ بِسَوْطٍ فَذُقْتُ ثَمْرَتُهُ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حکم دیا ایک کوڑے کا پھندا کوٹا گیا (تاکہ نرم ہو جائے اور زیادہ مار نہ لگے)۔ هَلْ عِنْدَكَ قِرَى قَالَتْ نَعَمْ خُبْرٌ خَمِيرٌ وَلَكِنَّ ثَمِيرٌ وَ حَيْسٌ جَمِيرٌ: معاویہؓ نے ایک چھوکری سے پوچھا تیرے پاس مہمانی کا سامان ہے؟ کہنے لگی ہاں ہے خمیری روٹی بالائی دار دودھ جما ہوا حیس (حیس کہتے ہیں کھجور کی گٹھلی نکال کر اس کو گھی اور سکھائے ہوئے دودھ میں ملا کر اس کا حلوہ بنانا)۔ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ: درخت کا پھل بیچنے سے آپ نے منع فرمایا۔ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ: تازی کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے آپ نے منع فرمایا درخت پر جو پختہ کھجور ہو اس کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے۔ فَثَمَرَتْ أَجْرُهُ مِثْلُ مَا لَمْ يَزِدْ: اس کی مزدوری کا مال بڑھایا۔

ثَمَرٌ: مال و زر کو بھی کہتے ہیں۔

اِسْتِثْمَارُ الْمَالِ تَمَامُ الْمُرُوءَةِ: مال کو بڑھانا (یعنی

خیرات کرنا) مروت کو پورا کرنا ہے۔

ثَمَرٌ: بہ ضمیمہ ثامال و زر کو بھی کہتے ہیں۔

جاتا ہے جو کسی چیز سے بند نہیں ہوتا (سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دوسرا کوئی دین کا عالم اسی طرح کا کھڑا کر دے)۔

بَابُ الثَّاءِ مَعَ الْمِيمِ

ثَمَدٌ يَأْتِمُدُّ تَهْوُزُ اِپَانِي جِيسے ثِمَادٌ ہے۔

مَاءٌ ثَمَدٌ: وہ پانی جو کنویں یا گڑھے میں جمع کر لیا جائے یا جائے میں رہے گرمی میں سوکھ جائے۔ ثَمَدَتُهُ النِّسَاءُ عورتوں نے اس کی منی جماع کر کر تمام کر دی۔ رَجُلٌ مَثْمُودٌ: وہ آدمی جس کا سائل لوگ مال لے کر سب تمام کر دیں یا عورتیں اس کی منی کو تمام کر دیں۔

ثَمُودٌ: اگلے عرب کا ایک قبیلہ تھا۔ صالحؑ پیغمبر ان ہی کی طرف بھیجے گئے تھے۔

اِثْمِدٌ: سرمہ کا پتھر۔

مَنْ لَمْ يَأْخُذِ الْعِلْمَ مِنْ رَّسُولِ اللَّهِ يَمْضِ الثَّمَادُ وَيَذْغُ النَّهْرُ الْعَظِيمُ: جو شخص اللہ کے پیغمبر سے دین کا علم حاصل نہ کرے وہ ایک تھوڑا سا پانی تو چوستا ہے (جو قطرہ قطرہ نکلتا ہے) اور بڑی نہر کو چھوڑ دیتا ہے (یا ٹمٹماتے چراغ کو لئے پھرتا ہے اور آفتاب کا اس سے مقابلہ کرتا ہے ایسا شخص احمق اور بے وقوف ہے)۔ اِكْتَحِلُوا بِالْاِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ: اٹھد کا سرمہ آنکھوں میں لگاؤ وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے۔ وَ أَفْجَرَ لَهُمُ الثَّمَدُ: اور آنحضرتؐ نے ان کے لئے ایک تھوڑے سے پانی کو رواں کر دیا (بہت کر دیا)۔ حَتَّى نَزَلَ بِهَا قُصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَمَدٍ: آپ حدیبیہ کے پرلے سرے پر جہاں تھوڑا سا پانی تھا جا کر اترے۔ سَفَتْهُ إِلَى أَرْضِ ثَمُودَ: اس کو ثمود کے ملک تک ہانک لے گیا (یہ ملک نبوک کے قریب ہے)۔

ثَمَرٌ يَأْتِمَارُ: پھل میوے۔

ثَمْرَةٌ: ایک پھل جیسے ثَمْرَةٌ ہے۔ جمع ثَمَرٌ ہے اس کی جمع اَثْمَارٌ ہے۔ لَا قُطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثِيرٍ: پھل میوے اور کھجور کے گودے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (یہاں ثمر سے

أَمْكَ أَغْطُكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا: تیری ماں نے اپنے دل کا پھل تجھ کو دیا۔

ثَمَغٌ: سفیدی میں سیاہی ملا دینا۔ ترکنا۔ رنگنا۔

ثَمَغَةُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی چوٹی۔

إِنْ حَدَّثَ بِهِ حَدَّثَ إِنَّ ثَمَغًا وَ صِرْمَةً بَنَ الْأَكْبُوعَ وَ كَذَا وَ كَذَا جَعَلَهُ وَقْفًا: (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر ان پر کوئی حادثہ ہو (موت آجائے) تو ثَمَغ اور ابن اکوع کا صربہ اور فلاں فلاں مال یہ سب وقف ہیں (ثَمَغ اور صرمہ ابن اکوع دونوں کھجور کے باغ اور حضرت عمرؓ کی ملک تھے)۔

ثَمَلٌ: اقامت کرنا ٹھہرنا، فریادری کرنا، کھلانا، پلانا، کھانا۔

ثَمَلٌ: مست ہونا۔

ثَمَالٌ: پھین، بالائی۔

ثَمَالٌ: اپنی قوم کا حامی، فریادرس۔

فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الثَّمَالُ: آپ نے اس میں خوب بہتا ہوا دودھ دوہا یہاں تک کہ دودھ پر پہن آ گیا (چکنائی اوپر آگئی بالائی جم گئی)۔ ثَمَالٌ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِأَزْوَاجٍ: یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچاؤ (یہ ابوطالب کے ایک بڑے قسیدے کا مصرعہ کا ہے جو انھوں نے آنحضرتؐ کے تعریف میں کہا تھا)۔ فَإِنَّهَا ثَمَالٌ حَاضِرَتِهِمْ: وہ ان لوگوں میں جو حاضر ہیں، ان کی پشت پناہ ہے۔ فَإِذَا حَمَزَةٌ ثَمَلٌ: دیکھا تو حضرت حمزہؓ نشہ میں چور ہیں۔ فَضْرَبَ بِالثَّمَلَةِ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ أَعْبُدْ أَعْبُدْ مِنِّي: (حضرت عمرؓ اپنے اونٹ پر خارش کا روغن مل رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے کہا: تم اگر اپنے غلام سے کہتے تو وہ یہ کام کر دیتا)۔ انھوں نے کیا کیا کہ وہ روغن ملنے کا چتھڑا اٹھا کر اس کے سینے پر مارا اور کہا: ”کیا کوئی غلام مجھ سے بھی زیادہ غلامی کرنے والا ہے؟“ (یعنی میں سب سے بڑھ کر اپنے مالک کا غلام ہوں)۔ إِنَّهَا انْطَلَقَتْ إِلَى أَبِيهَا وَهُوَ ثَمَلٌ: حضرت خدیجہؓ اپنے والد کے پاس گئیں وہ نشہ میں مست تھے۔

فَثَمَلْتِهِ: پھر تو اس کو درست کر لے۔

(پوری روایت نہایت میں یوں ہے جائتہ امراة جلیلہ

فحسرت عن ذرا عيها وقالت هذا من احتراش الضباب فقال عمر لو اخذت انصب فورتيه ثم دعوت بمكتفه فشمלתه كان ثبع فسير ليها منطوي الثميلة (عبدالملك نے حجاج سے کہا) میں نے تجھ کو دونوں عراق کا ایک باریگی والی کر دیا) اب ہلکا پیٹ ہو کروہاں جا۔

ثَمٌ: روندنا، درست کرنا، اکٹھا کرنا۔

ثَمٌ: وہاں (اسم اشارہ ہے بعید کے لئے۔ جیسے ہنا اسم اشارہ ہے قریب کے لئے۔ یعنی یہاں)۔

ثَمٌ: حرف عطف ہے مع الترتیب والترانجی (بعض نے کہا کہ ثَم میں ترتیب زبانی ضروری نہیں ہے۔ جیسے حدیث میں ہے ثَم مَرَدٌ بَعِيسِي: حالانکہ دوسری سب روایتوں میں ہے کہ آپ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے ملے تھے اس کے بعد حضرت موسیٰؑ سے)۔ كُنَّا أَهْلَ ثَمَمَةٍ وَ رَمَمَةٍ: ہم اس کے اصلاح کرنے والے اور مرمت کرنے والے تھے (محدثین اس کو بہ ضمہ ثا اور راروایت کرتے ہیں۔ یعنی أَهْلَ ثَمَمَةٍ وَ رَمَمَةٍ تَوَثَّمٌ: کہتے ہیں گھر کے سامان کو اور رَمَمٌ مرمت کو۔ بعض نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم ان کے متولی اور ان کے کام درست کرنے والے تھے محیط میں ہے جَفَجَعَ بِي الدَّهْرُ عَنْ ثَمَمَةٍ وَ رَمَمَةٍ: زمانہ نے مجھ کو قلیل اور کثیر سب سے روک دیا)۔ مَالُهُ ثَمٌ وَ رَمٌ يَالَا يَمْلِكُ ثَمًّا وَلَا رَمًّا: نہ اس کے پاس گھر کا سامان ہے نہ گھر کی درستی ہے۔ أُغْزُوا وَالْغَزْوُ خُلُوٌّ حَضِرٌ قَبْلَ أَنْ يُسِيرَ ثَمَامًا ثَمٌ رَمَامًا ثَمٌ حُطَامًا: جہاد کرو اور جہاد شریں اور سبز ہے اس سے پہلے کہ تمام ہو جائے پھر پرانا ہو جائے پھر ریزہ ریزہ ہو جائے۔

ثَمَامٌ: ایک کمزور گھاس ہے۔

يُنْقِي مَائِمٌ: وہاں پر جو نجاست وغیرہ ہو اس کو صاف کرے۔ مَنْ تَعَاطَى مَائِمٌ هَلَكٌ: جو شخص اس مقام کا طالب ہو وہ تباہ ہوا (یعنی ذات الہی کی معرفت چاہے)۔ وَالْمَسْجِدُ فِيمَا ثَمَمَةٍ: اور مسجد اس جگہ وہاں ہے۔ فَأَضْجَعُهُ ثَمٌ ذَبْحَهُ ثَمٌ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ ثَمٌ صَحِي: آپ نے اس کو لٹایا اور ذبح شروع کیا۔ پھر بسم اللہ کہی اور قربانی کی۔ ثَمٌ اذْغَهُمْ صَحِيحٌ ثَمٌ كَانَهُ هُونًا ہے۔

ڈالا جائے تو آدمی دیت دینا ہوگی۔

ثَنَطُ: چیرنا۔

لَمَّامَهُ اللَّهُ الْأَرْضَ مَا دَتْ فَثَنَطَهَا بِالْجَبَالِ: جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پھیلایا وہ ہلنے اور جھکولے کھانے لگی۔ آخر پہاڑوں سے اس کو چیرا (پہاڑ اس میں اتارے تاکہ وہ بھاری ہو جائے اور حرکت کرنے میں جھکولے نہ کھائے۔ ایک روایت میں فَثَنَطَهَا ہے ایک میں فَثَنَطَهَا ہے یعنی اس کو بھاری کیا روک دیا)۔ ثَنَّةُ: ناف اور پیڑو کے درمیان۔

إِنَّ أَمِنَةَ قَالَتْ لَمَّا حَمَلْتُ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا وَجَدْتُهُ فِي قَطْنٍ وَلَا ثَنَّةٍ: آمنہ آنحضرت کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں جب آپ میرے پیٹ میں تھے تو آپ کا بوجھ مجھ کو معلوم ہی نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیڑو میں۔ سَدَدْتُ رُمَحِي لَشْتِيہ: میں نے اپنا ہتھیار حضرت حمزہ کے پیڑو پر لگایا۔ فَشَقَّ مَا بَيْنَ صَدْرِهِ إِلَى ثَنِيہ: اس نے آپ کے سینے اور پیڑو کے بیچ میں چیرا۔ وَبَلَغَ الدَّمُ ثَنَنَ الْخَيْلِ: (نہاوند میں ایسی جنگ ہوئی) خون گھوڑوں کے پاؤں یا ہاتھوں کے آخر میں جو بال ہوتے ہیں وہاں تک آ گیا۔ فَأَضَعَهَا فِي ثَنِيہ: میں نے اپنا حربہ ان کے پیڑو پر جمایا۔ ثَنِي: موڑنا ایک کو دوسرے پر الٹنا روکنا۔ تَشْنِيۃ: دو کرنا، تعریف کرنا۔ ثَنَاءُ: تعریف کرنا۔ تَشْنِي: مڑنا جیسے انشاء ہے۔

ثَنِي: وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو۔ یا وہ اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو۔ لَا ثَنِي فِي الصَّدَقَةِ: زکوٰۃ ایک سال میں دو بار نہیں لی جائے گی یا صدقہ میں رجوع نہ ہو سکے گا۔ نَهَى عَنِ الثَّنِيَا إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ: آپ نے استننا سے منع فرمایا۔ مگر جب مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ معلوم ہو۔ (کیونکہ جب مستثنیٰ منہ یا مستثنیٰ مجہول ہو تو جھگڑا ہوگا۔ مثلاً کوئی یوں کہے کہ میں نے یہ چیز بیچی مگر اس میں سے کچھ نہیں بیچی یا غلہ کا یہ ڈھیر بیچا مگر دوسرا اس میں سے نکال لوں گا۔ یا کچھ نکال لوں

کیونکہ یہ تفسیر ہے ان تینوں باتوں کی ابوداؤد کی روایت میں ثَمَّ کا لفظ نہیں ہے۔ ثَمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: تین بار ایسا ہی کیا (یعنی نیند سے اٹھے مسواک کی وضو کیا) آگے جو سِت رَكْعَاتِ ہے وہ بیان ہے ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ کَاثَمُ إِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ اس سے یہ نکلتا ہے آپ تہجد گزاری کے بعد قربت کرتے۔ بعض نے کہا کہ یہاں ثَمَّ تراخی اخبار کے لئے ہے نہ تراخی زمانی کے لئے۔ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ خَيْرٌ تَكُ ثَمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: مطلب یہ ہے کہ آپ وہزم الاحزاب وحدہ کے بعد دعا کرتے پھر یہی ذکر کرتے۔ بعض نے کہا ثَمَّ یہاں واؤ کے معنی میں ہے۔ قَالَ نَعَمْ ثَمَّ جَلَسَ: ثم جلس ابن عباس کا کلام ہے ثَمَّتِ الشَّاةُ: بکری شامہ چر گئی۔ أَيْ الذَّنْبِ الْكَبِيرُ: آخر تک اس حدیث میں ثم تراخی اخبار کے لئے ہو نہ کہ تراخی زمان اور رتبہ کے لئے کیونکہ بعد کا گناہ پہلے سے بڑا ہے۔

ثَمَنٌ: مالیت، روپیہ، اشرفی، قیمت مقررہ۔ ثَمَنٌ: مال کا آٹھواں حصہ لینا یا آٹھواں شخص ہونا۔

ثَمَانِيَّةٌ: آٹھ مرد۔

ثَمَانٌ: آٹھ عورتیں۔

ثَامِنٌ: آٹھواں شخص۔

ثُمْنٌ: آٹھواں حصہ۔

ثَامِنُونِي بِحَانِطِكُمْ: اپنے باغ کا مول مجھ سے کر لو۔ خُذْ أَحَدِي رَاحِلَتِي فَقَالَ بِالشَّمَنِ ابوبکرؓ نے عرض کیا آپ میری ایک ساندنی لے لیجئے آپ نے فرمایا میں قیمت دے کر لوں گا (مفت نہیں لوں گا)۔

بَابُ الشَّاءِ مَعَ النُّونِ

ثُنْدُوۃٌ يَأْتِدُوۃٌ: مرد کی پھاتی۔

كَانَ عَارِي الشُّدُوۡتَيْنِ: آنحضرت کی چھاتیاں پر گوشت نہ تھیں یا ان پر زیادہ بال نہ تھے۔ إِذَا جُدِعَتْ ثُنْدُوۡتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ: جب ناک کا سرا (نرمہ بینی) کاٹ

گا۔ بعض نے کہا مزارعت کا استثناء مراد ہے۔ مثلاً نصف یا ثلث پیداوار میں سے من یا دو من غلہ مستثنیٰ کرے۔) - مَنْ اسْتَشْنَى فَلَهُ ثُلَاثًا: جو شخص استثناء کرے وہ اپنے استثناء سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے فلاں شخص کے مجھ پر سو روپے ہیں مگر دس کم نوے روپے دینا ہوں گے)۔ لَا ثُنْيَا فِي الْهَبَةِ: ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔ مَنْ اَعْتَقَ اَوْ طَلَّقَ ثُمَّ اسْتَشْنَى فَلَهُ ثُنْيَا: جس نے آزاد کیا یا طلاق دی پھر استثناء کیا تو وہ اپنے استثناء سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے میں نے اس کو تین طلاق دی مگر ایک کم دی تو دو طلاق پڑیں گی یا میں نے ان غلاموں کو آزاد کیا سو اس فلاں غلام کے تو وہ فلاں غلام آزاد نہ ہوگا۔ نہایت میں ہے یہاں ”ثنیا“ سے شرط بھی مراد ہو سکتی ہے مثلاً یوں کہا اگر تو فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے تو جب تک وہ اس سے بات نہ کرے گی طلاق نہ پڑے گی۔ یہ جمہور فقہاء کے مذہب کے موافق ہے اور محققین اہل حدیث کے نزدیک جب تک طلاق سنت کے موافق اس طہر میں نہ دے جس میں وطی نہ کی ہو تو طلاق نہیں پڑتی اسی طرح طلاق مشروط یا معلق میں بھی ان کا اختلاف ہے۔ امام ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ اگر وہ شرط طلاق کے مناسب ہو مثلاً یوں کہے تو فلاں سے بات کرے گی یا اس کو اپنے گھر آنے دے گی یا اس کے گھر جائے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر شرط پائی گئی تو طلاق پڑ جائے گی لیکن اگر شرط طلاق سے مناسبت نہ رکھتی ہو مثلاً یوں کہے تو اگر آم کھائے تو تجھ کو طلاق ہے اور شرط پائی گئی تب بھی طلاق نہ پڑے گی۔ بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلاق معلق اور مشروط ہر طرح کی لغو ہے اسی طرح اگر دو یا تین طلاق ایک بارگی دے دے یا ایک ہی طہر میں یا حیض کی حالت میں تو صرف ایک طلاق پڑے گی۔ بعض کے نزدیک ایک بھی نہیں پڑے گی۔ اگر حیض کی حالت میں طلاق دی لیکن پہلی دو صورتوں میں ایک طلاق رجعی پڑ جائے گی)۔ كَانَ لِرَجُلٍ نَاقَةٌ نَجِيَّةٌ فَمَرِضَتْ فَبَاعَهَا مِنْ رَجُلٍ وَاشْتَرَطَ ثُنْيَاهَا: ایک شخص کے پاس ذات والی اونٹنی

تھی وہ بیمار ہوئی تو اس نے بیچ ڈالی لیکن یہ شرط کر لی کہ اس کے سری پائے میں لوں گا۔ اَلشُّهْدَاءُ ثُنْيَةُ اللَّهِ فِي الْخُلُقِ: شہید لوگ اللہ کے مستثنیٰ ہیں اس کی مخلوق ہیں (یعنی نفخ صور کے وقت سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے مگر شہید لوگ)۔ كَانَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِيَ بَارِكَةٌ مَثْنِيَّةٌ بِشَنَائِيْنِ: حضرت عمرؓ اپنے اونٹ کو نحر کرتے وہ بیٹھا ہوتا دو رسیوں سے بندھا ہوتا۔

ثُنْيَا: وہ رسی جس سے اونٹ کا ہاتھ باندھ دیتے ہیں۔ فَآخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَبَّقَ لَكُمْ اَثْنَاءً: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دین کی رسی کے دونوں کنارے تھامے اور جہاں سے مڑ مڑ گئی تھی (ٹوٹنے کو تھی) وہاں باندھ دیا (گرہ دے دی) مضبوط کر دیا)۔ كَانَ يُثْنِيهِ عَلَيْهِ اِثْنَاءً اس کپڑے کو موڑ لیتے (دہرا کر لیتے) کیونکہ بہت لانا چوڑا تھا)۔ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمُتَشْنِي: آنحضرتؐ لائبے ڈھانڈھ نہ تھے (بلکہ میانہ قامت تھے)۔ صَلَوَةُ اللَّيْلِ مَشْنِي مَشْنِي: رات کی (نفل) نماز دو دور کعتیں ہیں (ہر دو گانہ کے بعد تشہد پڑھے سلام پھیرے)۔ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَ ثِنَاوُهَا نَدَامَةٌ وَ ثِلَاثُهَا عَذَابٌ: حکومت اور سرداری شروع میں ملامت ہے (حاکم کیسا بھی اچھا ہو لوگ ایک نہ ایک عیب اس کا بیان کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت میں دو شخصوں کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے پھر جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے وہ مخالف بن جاتا ہے اور طرح طرح کے عیب لگاتا ہے) اس کے بعد دوسرا درجہ ندامت اور شرمندگی ہے (جب وہ چھین جاتی ہے بعض تو اس ندامت اور شرمندگی سے جان دے دیتے ہیں) اور تیسرا درجہ قیامت کا عذاب ہے (لعنت ایسی حکومت اور عہدے پر غریب رہ کر جینا سو درجہ ایسی حکومت سے بہتر ہے کجا من شکر این نعمت گزارم کہ زور مردم آزادی ندارم)

يَكُونُ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثَنَاءُ: شروع بھی برائی کا ان ہی سے ہو اور خاتمہ بھی برائی کا ان ہی پر ہو (یعنی کافروں پر انھوں ہی نے ہم کو بیت اللہ کے طواف سے روکا یہ گناہ ان پر

ہوا اب لڑائی بھی ان ہی کو شروع کرنے دو۔) هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي سورة فاتحہ سبع مثانی ہے (یعنی سات آیتیں ہیں جو ہر نماز میں کم سے کم دو بار پڑھی جاتی ہیں یا ہر روز کئی بار پڑھی جاتی ہیں کم سے کم سترہ بار فرضوں میں یا اس لئے کہ وہ دو بار اتری ہے ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں یا اس لئے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں اللہ اور رحمان اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو معنی میں غیر کے ہے۔ بلکہ ایک قرأت میں یوں بھی ہے۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَغَيْرِ الضَّالِّينَ: تو ساتواں لفظ ”غیر“ ہوگا۔ بعض نے کہا مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پروردگار کی ثنا اور صفت ہے پھر دعا) - عَمَدَتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي: تم نے سورۃ انفال کو جو مثانی میں سے تھی (یہاں مثانی سے وہ سورتیں مراد ہیں جو ذات المنین سے کم ہیں اور مفصل سے بڑی۔ بعض نے کہا سارا قرآن مثانی ہے کیونکہ ہر جگہ رحمت کے ساتھ عذاب کا ذکر لگا ہوا ہے) - مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُقْرَأَ فِيمَا بَيْنَهُمْ بِالْمَثْنَةِ لَيْسَ اَحَدٌ يُغَيِّرُهَا: قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ (لوگ قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر) ٹھہری گائیں گے کوئی اس کو موقوف نہ کرے گا)۔ نہایت میں ہے کہ مَثْنَةٌ کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا انھوں نے کہا اللہ کی کتاب کے سوا اور کتابوں سے جو کچھ لکھا جائے۔ بعض نے کہا ”مَثْنَةٌ“ وہ کتاب ہے جو یہود کے علماء نے بنائی تھی اور ان میں برخلاف اللہ کی کتاب کے جو مضامین چاہے درج کئے تھے۔ میں کہتا ہوں ”مَثْنَةٌ“ میں مثنویاں غزلیں اور شعر شاعری قصے افسانے ناویں عشقیہ مضامین سب داخل ہیں اور مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کے قریب قرآن و حدیث کا تو درس چھوڑ دیں گے اور ان واہیات میں مشغول ہوں گے ہمارے زمانہ میں بالکل یہی حال ہے) - اَمَرَ بِالْمَثْنَةِ مِنَ الْمَعْرِ: قربانی میں آپ نے دو برس کی بکری کا حکم دیا جو تیسرے برس میں لگی ہو۔

ہمارے امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ثَنِيَّةً سے مراد وہ بکری ہے جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو اور گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو اور اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر

چھٹے میں لگی ہو اور زکاء بھی یہ حکم ہے زکوٰۃ ثَنِيَّةً کہیں گے۔

مَنْ يَصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمَرَارِ حُطَّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ: جو شخص مرار کی گھاٹی پر (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے) چڑھ جائے گا اس کے وہ گناہ معاف ہوں گے جو بنی اسرائیل کے معاف ہوئے تھے (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب صحابہؓ رات کے وقت اس گھاٹی پر پہنچے تھے حدیبیہ کو جا رہے تھے اور یہ گھاٹی بڑی دشوار گزار تھی) - اَنَا بَنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الشَّيَا: (یہ حجاج خالم کا قول ہے) میں مشہور شخص کا بیٹا ہوں اور گھاٹیوں پر چڑھنے والا (یعنی سخت اور مشکل کاموں کا پورا کرنے والا) - مَنْ قَالَ عَقِيبَ الصَّلَاةِ وَهُوَ ثَانِ رَجُلَةٍ: جو شخص نماز کے بعد پاؤں موڑے (یعنی تشہد کی وضع پر بیٹھا ہو) یوں کہے۔ مَنْ قَالَ عَقِيبَ الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَثْنِيَ رَجُلَةٍ: جو شخص نماز کے بعد اپنا پاؤں موڑنے سے پہلے (یعنی نماز کا قعدہ بدلنے سے پہلے) یوں کہے تو مطلب وہی ہے جو اگلی حدیث کا ہے اور لفظ ایک دوسرے کے مخالف ہیں) لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا: اس کا سامنے کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ: اس نے ایک جوان چھوکری کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا۔

ثَنَانًا: سامنے کے چاروں دانت اوپر کے دو نیچے کے۔ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ: اس نے جو ہاتھ کھینچا تو سامنے کا دانت اس کا نکال لیا۔ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ ثَنِيَّتِهِ الْعُلْيَا: مکہ میں بالائی گھاٹی سے (جنۃ العلیٰ پر سے) داخل ہوا اور نشیبی گھاٹی سے جو باب شبکہ کے پاس ہے نکل جائے۔ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا: تم نے اس کی برائی بیان کی۔ ثَنَاءٌ عام ہے مدح و ذم دونوں کو شامل ہے گواکثر استعمال اس کا مدح میں ہے۔ فَاثْنِي عَلَيْهِ خَيْرًا: اس کی بھلائی بیان کی (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ اچھے اور نیک لوگ اس میت کی تعریف کریں نہ کہ فاسق اور فاجر لوگ وہ تو فاسق اور فاجر کی بھی تعریف کرتے ہیں) - مَنْ حَلَفَ لَا يَسْتَشْنِي: جو شخص حلف کرے اور اس کے بعد انشاء اللہ نہ کہے۔ فَالْتَنِي ثَنَتَيْنِ: جو دو تھے۔ حَتَّى ثَنَى عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ چار بار وہی کہا۔ فَانْتَشَى فِي جَوْفِهَا: وہ اپنے پیٹ میں مڑ گیا۔ نَحْنُ الْمَثَانِي الَّتِي اَعْطَاهَا اللَّهُ نَبِيَّنَا: ہم (یعنی اہل بیت

کرام) مثانی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کو عنایت کی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ آنحضرتؐ نے ہم کو رکھا فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن اور دوسرے عِثْرَت (یعنی میرے اہل بیت) مگر افسوس ہے کہ امت میں سے بعض نے تو قرآن کو چھوڑ دیا اس کو "بیاض عثمانی" قرار دیا اور بعض نے اہل بیت کو چھوڑ دیا الفتوں کو امام بنایا)۔ اَلْوُضُوءُ مَثْنٰی مَثْنٰی: وضو کے اعضاء دو دو بار دھونے چاہئیں یا وضو میں دو عضو کا دھونا ہے دو کا مسح کرنا (امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ وضو میں ہر ایک عضو کو دو بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے اور دو عضو یعنی منہ اور ہاتھوں کا دھونا ہے اور دو عضو یعنی سر اور پاؤں کا مسح کرنا)۔ اَتْنِ عَلٰی رَبِّكَ: اپنے پروردگار کی تعریف کر۔ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ: میں تیری پوری تعریف نہ کر سکتا۔ مَنْ اَتٰنِيَ مَعْرُوفٌ فَلْيُكَافِ عَلَيْهِ فَاِنْ عَجَزَ فَلْيُشِّنْ: اگر کوئی شخص بھلائی کرے تو اس کا بدلہ کرے اور کچھ نہ ہو سکے تو اس کی تعریف کرے (زبان ہی سے اس کا شکر یہ ادا کرے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ لوگ بھلائی کے بدلہ برائی کرتے ہیں اور جو شخص احسان کرے اسی کے دشمن بن جاتے ہیں اس کو برا کہنے لگے ہیں۔ مجھ کو اس کا تجربہ کئی مسلمانوں پر ہوا ہے اللہ رحم کرے اور ان کو نیک توفیق دے)۔ فَاِنَّ اَهْلَ ثَنَوٰی اللّٰہِ: لوگ کدھر گئے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا۔ ثَنَوٰی اور ثَنِيَادُونوں کے معنی استثناء۔

ثَنَوِيَّة: ایک فرقہ ہے جو دو خداؤں کا قائل ہے۔ ایک بھلائی کا (جس کو یزدان کہتے ہیں) دوسرا برائی کا (جس کو اہرمن کہتے ہیں) بعض کہتے ہیں نور کا خالق یزدان ہے اور ظلمت کا اہرمن۔ ان لوگوں میں بعض سے میں ملا ہوں وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ "یزدان ہی نے اہرمن کو پیدا کیا مگر اہرمن اس سے باغی ہو کر خود مختار بن بیٹھا اور دونوں میں جنگ جاری ہے جو قیامت تک رہے گی۔" بعض کہتے ہیں نور اور ظلمت دونوں قدیم ہیں اسی قسم کی خرافات باتیں بناتے ہیں سچ یہ ہے

کہ انھوں نے سچے خدا کو اور اس کی صفات کو اب تک نہیں پہچانا۔ وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے جو اپنی ایک مخلوق کے مقابل یا دوسرے کسی کے مقابل عاجز ہو)۔ مَكَّةُ يَأْتِيهَا رِزْقُهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَ اَسْفَلِهَا وَ الثَّنِيَّة: مکہ میں روزی اوپر تلے گھائی میں سے آتی ہے۔ حَلَفَ لَا يَسْتَشْنِي اَنَّهَا لَيْلَةٌ سَبْعٌ وَ عَشْرَيْنِ: انھوں نے بغیر استثناء کے (بے انشاء اللہ کہے) قسم کھائی کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے۔ اَنْتَ كَمَا اَنْتِيتْ عَلٰی نَفْسِكَ: تو نے جیسے خود اپنی تعریف کی ہے ویسا ہی ہے۔ فَاِذَا اَنَا بِمُوسَى فَلَا اَذْرٰی اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْكَانَ مِمَّنْ اسْتَشْنٰی اللّٰہُ: یکا یک میں (قبر سے اٹھ کر) موسیٰ پیغمبر کو دیکھوں گا۔ اب میں نہیں جانتا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا ہے۔ فرمایا: فصعق من فی السموات ومن فی الارض اِلا ما شاء اللّٰہُ اَلَا اَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی: اذان کے کلمے دو دو بار کہے جائیں۔ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ: دوسری بار پھر کہا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ سَنَّتَانِ: یعنی جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے جانے سے ڈرتا ہوگا آخرت کا یقین رکھتا ہوگا اس کو دو باغ ملیں گے۔

باب الثاء مع الواو

ثَوْبٌ يَأْتُوبُ: لوٹنا جمع ہونا کپڑا کتان کا ہو یا روئی کا یا اون کا یا ریشم کا بھر جانا یا بھرنے کے قریب ہونا پانی حوض میں جمع ہونا۔

ثَوْبَانٌ: تندرستی کی طرف آنا۔ دبلے پن کے بعد موٹا ہو جانا۔ تَثْوِيْتُ بِمَعْنٰی ثَوْبٌ: اور پیش کرنا مزدوری دینا مؤذن کا لوگوں کو نماز کے لئے پکارنا۔ حٰی عَلٰی الصَّلٰوة: کہہ کر یا فجر کی اذان میں الصَّلٰوة خیر مِّنَ النَّوْمِ کہنا۔ دو بار دعا کرنا یا اذان کے بعد پھر لوگوں کو آواز دینا۔ الصَّلٰوة اِيَّهَا الْمُؤْمِنُونَ کہہ کر تکبیر کہنا۔ فرض کے بعد دو رکعت سنت پڑھنا

کپڑا اٹھا کر مدد کے لئے بلانا۔

إِثَابَةٌ اور اِثْوَابٌ: جسمانی صحت پھر لوٹ آنا، چنگا ہو جانا، بھر دینا، مزدوری دینا۔

تَثَوُّبٌ: فرض کے بعد نفل پڑھنا، ثواب کمانا۔

إِسْتِثَابَةٌ: لوٹانے کی درخواست کرنا، بدلہ مانگنا۔

ثَابِتٌ: سخت آندھی، جو بارش سے پہلے ہوتی ہے۔ سمندر کا وہ پانی جو گھٹاؤ (جزر) کے بعد بڑھے۔

ثَوَابٌ: اعمال کا بدلہ برا ہو یا بھلا (لیکن اکثر اس کا استعمال آخرت کے بہتر بدلہ میں ہوتا ہے اور کبھی برے بدلہ میں بھی جیسے هَلْ ثَوَابُ الْكَفَّارِ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ: اور جزا کو ثواب اس لئے کہتے ہیں کہ محسن اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور ثواب شہد اور شہد کی مکھی کو بھی کہتے ہیں اور ثواب ایک شخص کا بھی نام تھا جو ہر ایک کی بات مان لینے اور اطاعت کرنے میں شہرہ آفاق تھا۔ کہیں سفر پر گیا تھا مدت تک اس کی خبر نہ آئی، اس کی بیوی منت مانی کہ اگر وہ لوٹ آیا تو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر اس کو مکہ میں لاؤں گی جب وہ لوٹ کر آیا تو بیوی نے اپنی یہ منت اس سے بیان کی۔ اس نے کہا جو منت تو نے مانی ہے وہ پوری کر۔ اس روز سے یہ مثل ہو گئی)۔ اَطْوَعُ مِنْ ثَوَابٍ: یعنی ثواب سے بھی زیادہ مطیع اور تابعدار۔ لِلّٰهِ ثَوَابُهُ: یعنی اس کی بھلائی اور بزرگی بڑی ہے۔

إِذَا ثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ فَأَتَوْهَا: (جب نماز کی تکبیر ہو تو اطمینان کے ساتھ آؤ) (یہ نہیں کہ دوڑتے ہوئے) (تَثَوُّبٌ کے اصلی معنی یہ ہیں کہ فریادی فریاد کرتا ہوا آئے اور اپنے کپڑے سے اشارہ کرے تاکہ لوگ اس کو دیکھیں، پھر دعا کو تھویب کہنے لگے۔ بعض نے کہا یہ ثَابٌ ”تَثَوُّبٌ“ سے نکلا ہے۔ تو ”تھویب“ کے معنی یہ ہوں گے کہ دوبارہ نماز کے لئے پکارنا۔ یعنی ایک بار تو اذان سے پکارتے ہیں، پھر دوبارہ مؤذن آ کر کہے کہ نماز تیار ہے چلو یا الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ کہہ کر مسجد ہی میں سے پھر پکارے یا فجر کی اذان میں حی علی الصلوة کے بعد الصَّلَاةُ خیر

مَنْ النَّوْمُ کہے یہ سب تھویب میں داخل ہے)۔ اَمَوْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَتُوبَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ: آنحضرتؐ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ میں صبح کی نماز کے سوا اور کسی نماز میں تھویب نہ کروں (یعنی الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فجر کی اذان کے سوا اور کسی اذان میں نہ کہوں)۔ إِنَّ عَمُودَ الدِّينِ لَا يَثَابُ بِالنِّسَاءِ إِنْ مَالَ: دین کا ستون اگر جھک جائے تو عورتیں اس کو دوبارہ سیدھا نہیں کر سکتیں (یہ بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا، جب وہ بصرہ کو جانے لگیں)۔ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَوَبُّونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لوگ آنحضرتؐ کے پاس لوٹ کر آنے لگے۔ لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا انْتَقَصَ مِنْ سُبُلِ النَّاسِ إِلَى مَثَابَاتِهِ شَيْئًا: میں کسی کو ایسا نہ دیکھوں جو لوگوں کے عام رستوں سے کچھ زمین لے کر اپنے گھروں میں ملا لے (یعنی راستہ کی زمین اپنے گھر میں شامل کر دے)۔ اِلَى كَأَن يَسْتَجِمَّ مَثَابَةٌ سَفْهَةً: کیا اخف میرے پاس آ کر اپنی حماقت کا گھر جوڑ رہا تھا (یہ حضرت عائشہؓ نے اس وقت فرمایا جب اخف نے ان کی ہجو کی)۔ أَجِدُنِي أَذُوبُ وَلَا أَتُوبُ: میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں کہ روز بروز گھلتا جاتا ہوں اور صحت کی طرف نہیں لوٹتا (یہ عمرو بن عاصؓ نے مرض موت میں کہا)۔ أَتَيْبُوا أَخَاكُمْ اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ ثَوَابٌ کے معنی بدلہ خواہ اچھا ہو یا برا لیکن اکثر اس کا استعمال اچھے میں ہوتا ہے۔ كَأَن يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا: آنحضرتؐ ہدیہ قبول کرتے اور اس کا بدلہ عطا کرتے۔ فَثَابَتْ أَجْسَامُنَا: ہمارے بدن پھر پہلے حال میں آ گئے (موٹے تازے ہو گئے)۔ ثَوْبِي حَجَرٌ: ارے پتھر میرے کپڑے دے (یہ حضرت موسیٰؑ نے اس وقت کہا جب پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا تھا)۔ أَرْضَعْنِي وَ أَبَاهَا ثَوْبِيَّةٌ: مجھ کو اور اس کے باپ (یعنی حضرت حمزہؓ کو) ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (تو ان کی لڑکی میری بھتیجی ہوئی، ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی)۔ حَتَّى إِذَا قُضِيَ

التَّوْبُ: جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے۔

ثَوْب: آواز سے پکارا۔

مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةِ الْبَسَةِ اللَّهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ: جو شخص شہرت اور ناموری کا (فخر کی نیت سے) کپڑا پہنے اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور رسوائی کا کپڑا پہنائے گا۔ دَعَا بِثِيَابٍ جُدِّدَ قَلْبِهَا ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا: (ابوسعید خدریؓ جب مرنے لگے) انھوں نے نئے کپڑے منگوائے اور پہن لئے پھر یہ حدیث آنحضرتؐ کی بیان کی کہ مردہ انہی کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مرے گا (بعض نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جیسے حال اور خیال میں مرے گا ویسے ہی حال اور خیال میں اٹھے گا)۔ اَلْمُتَشَبِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسَ ثَوْبِي زُورٍ: جو شخص ایسے امر سے اپنی سیری ظاہر کرے جو اس کو نہ دی گئی ہو (مثلاً ایک کوڑی پاس نہ ہو اور کہے مجھ کو فلاں نے اتنا روپیہ دیا یا اتنا روپیہ دے رہا تھا میں نے قبول نہیں کیا) اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو فریب کے دو کپڑے پہنے (کیونکہ اس نے دو جھوٹ بولے ایک تو اپنے پاس اس چیز کا ہونا بیان کیا جو اس کے پاس نہیں ہے دوسرے دینے والے پر بہتان کیا۔ بعض نے کہا کچھ لوگ ایسا کرتے کہ قمیض کی آستین دہری رکھتے تاکہ لوگ یہ جانیں کہ وہ دو قمیض تلے اوپر پہنے ہوئے ہیں تو یہ دو کپڑے فریب کے ہوئے)۔

ثَوْبَاءُ: جماہی یہ تلمین ہے ثَوْبَاءُ کی جو اوپر گزر چکا۔

مَنْ سَمِعَ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ: جو شخص ثواب کی بات سنے۔ سُبُلُ الشَّافِعِيِّ عَنِ التَّوْبِ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فَقَالَ مَا نَعْرِفُهُ: امام شافعیؒ سے پوچھ گیا یہ جو لوگ اذان اور اقامت کے بیچ میں تہویب کرتے ہیں (پھر لوگوں کو نماز کے لئے پکارتے ہیں اور یوں کہتے ہیں الصَّلَاةُ حَاضِرَةٌ يَا الصَّلَاةُ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ يَا الصَّلَاةُ وَاجِبُ الْوَتَرِ يَا الصَّلَاةُ سَنَةُ التَّرَاوِيحِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ يَا الصَّلَاةُ وَاجِبُ الْعِيدِ: اس کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہم تہویب کو نہیں پہچانتے (یعنی مشروع نہیں ہے بلکہ بدعت

ہے)۔ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ مَسْجِدًا فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ أَخْرُجْ بِنَامِنٍ عِنْدَ هَذَا الْمُبْتَدِعِ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مسجد میں گئے وہاں مؤذن نے تہویب کی تو انھوں نے اپنے ساتھی سے کہا چلو اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو اور کہیں نماز پڑھ لیں گے۔ صاحبو! دیکھو صحابہؓ کو بدعت سے کیسی نفرت تھی کہ جس مسجد میں کوئی بدعت دیکھی وہاں نماز تک پڑھنا گوارا نہیں کیا۔ تہویب سے یہی مراد ہے کہ اس کمبخت مؤذن نے اذان کے بعد پھر الصَّلَاةُ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ کہہ کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا۔ ارے یہوقوف اذان خود بلاوا ہے پھر اب دوبارہ کیوں بلاتا ہے؟)۔ اَتَّسِعُنِي فِي فِجَاجِكَ وَ اَتَّوَعِنِي فِي مَثَابِكَ: اپنے راستوں کو کشادہ کر اور بیچ میں سے بھر جا۔

ثَيِّبَةٌ: وہ مرد یا عورت جس کا نکاح ہو چکا ہو۔

لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ ثَيِّبٍ: کوئی مرد رات کو اجنبی ثیبہ عورت کے پاس نہ رہے (کیونکہ گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہے اور کنواری میں اتنا ڈر نہیں ہوتا وہ مردوں سے ڈرتی ہے اور اپنے تئیں بے عزتی کے ڈر سے بچائے رکھتی ہے)۔ لَهَا مَا أَثَابَهَا سَيِّدُهَا: لونڈی کا ہے جو اس کا مالک اس کو دے۔ ثَوْبَانٌ: مشہور صحابی ہیں۔ تَكَانَ يَجْمَعُ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ: آپ احد کے شہیدوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے (یعنی دود کو ایک ہی قبر میں رکھتے)۔

ثَوَّجَ: نوکرایا بنی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی مٹی چونا اٹھانے کی۔

ثَوَّجَ: گھس جانا۔

ثَوْرٌ: یا ثَوْرٌ یا ثَوَارِانَ: جوش میں آنا جوش مارنا اڑنا کودنا حملہ کرنا۔

تَثْوِيرٌ: جوش دلانا بحث کرنا غور کرنا۔

ثَوْرٌ: نیل اور بڑا ٹکڑا قروت کا اس کی جمع اَثْوَارٌ اور ثَوْرَةٌ اور ثِيَارٌ اور ثِيْرَةٌ اور ثِيْرَانٌ ہے۔

إِنَّهُ أَكَلَ أَثْوَارَ أَقِطٍ: آپ نے قروت (جے ہوئے دودھ کے ٹکڑے کھائے)۔ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ

ثور تک ہے۔)

مترجم:- کہتا ہے اب جن صاحبوں نے مکہ کے سوا اور کہیں کی زمین حرم مقرر کرنے کو شرک قرار دیا ہے (مثلاً محمد بن عبد الوہاب اور مولانا اسماعیل شہید وغیرہ ہما) وہ اپنی غلطی کا اقرار کریں اور مشہور روایت میں یہی ہے، غیر سے ثور تک۔ تو یہ غلطی نہیں ہو سکتی حافظ ابو محمد بصری نے کہا۔ احد کے پیچھے ایک چھوٹا گول پہاڑ ہے اس کو ثور کہتے ہیں اور ہمیشہ سے اہل مدینہ اس کو پہچانتے چلے آئے ہیں۔ (فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا جِئَ اللَّهُ نِيَّ مَجِّهِ كَوَاجِہِا اور جادو کا اثر دور کر دیا تو اب مجھ کو برا معلوم ہوا کہ لوگوں میں ایک شر پھیلاؤں) (ایک روایت میں اُثِيرَ ہے معنی وہی ہیں)۔ كَاذُوًا يَتَشَاوَرُونَ: ایک دوسرے پر حملہ کرنے کو تھے۔ فَتَارَ الْحَيَّانِ: دونوں قبیلے (اوس اور خزرج) اٹھ کھڑے ہوئے۔ (لڑنا چاہتے تھے)۔ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَثَارَهُ: اس پر بیٹھ گئے۔ پھر اس کو اٹھایا (کھڑا کیا)۔ ثَوَارٌ: بہادر لوگ۔

أَثَارَ بِهِ النَّاسُ: لوگ اس پر پل پڑے۔

غَارُ ثَوْرٍ: وہ غار جس میں آنحضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ ہجرت کے وقت چھپ رہے تھے۔

أَبُو ثَوْرٍ: عمرو بن معدیکرب کی کنیت ہے۔ وہ ایک بچھڑے کا گوشت کھا جاتے اور اوپر سے شراب کی ایک مشک پی لیتے تھے۔ بُوْجُ ثَوْرٍ: ایک برج ہے آسمان میں، بیل کی شکل پر۔ حضرت سفیان ثوری مشہور امام ہیں اہل سنت کے اور اولیاء کبار میں سے ہیں۔ امامیہ کا یہ کہنا کہ وہ ہشام بن عبد الملک کی پولیس میں تھے اور حضرت زید بن علی بن حسین کے قتل یا ایذا دہی میں شریک تھے محض غلط اور بہتان ہے، وہ معاصر تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے، لیکن علم حدیث میں امام ابو حنیفہ سے کہیں زیادہ دستگاہ رکھتے تھے۔ محدثین کے نزدیک وہ بڑے ثقہ اور حافظ گئے جاتے ہیں اور فقہاء کے نزدیک بڑے فقیہ۔

ثَوَّلَ: احمق ہونا، دیوانگی شروع ہونا، بہادینا، شہد کی مکھیوں کی جماعت اِنْشِيَالٌ: جمع ہو جانا۔

تَثَوَّلَ: بھی وہی معنی رکھتا ہے۔

مِنْ ثَوْرٍ أَقْبَطَ: جس کھانے کی آگ لگی ہو (آگ سے پکا ہوا گرم کیا گیا ہو) اس کو اگر کھاؤ تو وضو کرو اگر چہ قروت کا ٹکڑا ہی ہو۔ أَتَيْتُ بَنِي فُلَانٍ فَاتَوْنِي بِثَوْرٍ وَ قَوْسٍ وَ كَعْبٍ: میں فلاں لوگوں کے پاس گیا، انھوں نے قروت اور بچی ہوئی کھجور اور تھوڑا گھی میرے سامنے رکھا۔ صَلُّوا الْعِشَاءَ إِذَا سَقَطَ ثَوْرُ الشَّفَقِ: عشا کی نماز اس وقت پڑھو جب شفق کی تیزی (اس کی سرخی کا پھیلاؤ) موقوف ہو جائے (اندھیرا ہو جائے)۔ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَثْوِرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ: میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے پھوٹ رہا تھا۔ بَلْ هِيَ حُمَى تَثْوِرُ: نہیں یہ تو بخار ہے جو جوش مار رہا ہے (ایک روایت میں تَفْوِرُ ہے)۔ مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَثْوِرِ الْقُرْآنَ: جو شخص علم کا طالب ہو وہ قرآن میں غور کرے (اس میں سب علم موجود ہیں، یعنی اجمالاً تمام علوم کی طرف اشارہ ہے اور اصل مقصود قرآن کا جو علم ہے اس کا تفصیل کے ساتھ بیان ہے)۔ وَ يَسْتَشِيرُ مَا فِيهَا مِنَ الْفَوَائِدِ: اس میں جو فائدے ہیں ان کا نکالے۔ إِنَّهُ كَتَبَ لِأَهْلِ جَرَشٍ بِالْحِمَى حِمَاهُ لَهُمْ لِلْفَرَسِ وَالرَّاحِلَةِ وَالْمُشِيرَةِ: آپ نے جرش (بہ ضمہ جیم و فتحہ) راہمن کا ایک پرگنہ (والوں کے لئے زمین محفوظ ہونے کی سند لکھ دی) گھوڑے اور اونٹ اور بیل کے لئے مُشِيرَةَ سے مراد گائے بیل ہیں کیونکہ وہ اٹارہ کرتے ہیں۔ یعنی ہل چلاتے ہیں زمین کھودتے ہیں (دکن میں ناگر کہتے ہیں اور فارسی میں قلبہ رانی)۔ جَاءَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ: ایک شخص پریشان حال بکھرے بال والا آیا۔ يَقُومُ إِلَى أَخِيهِ ثَائِرًا فَرِيضَتُهُ: اپنے بھائی مسلمان کی طرف رگ بھلا کر (غصہ میں) اٹھے۔ اصل میں فریضہ کہتے ہیں اس گوشت کو جو پہلو اور کندھے کے بیچ میں ڈر یا غصہ میں یہ پھڑکنے لگتا ہے۔ یہاں گردن کی رگ اور پٹھا مراد ہے۔ حَرَّمَ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ: آنحضرتؐ نے مدینہ کا حرم غیر سے ثور تک قرار دیا (غیر تو مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے لیکن ثور تو مکہ میں ہے شاید راوی نے غلطی کی دوسری روایت میں مَا بَيْنَ عَيْرٍ وَأُحُدٍ ہے۔ یا یہ مطلب ہو گا کہ مدینہ میں حرم کی مسافت اتنی قرار دی، جتنی مسافت مکہ میں غیر سے

میں قبر میں مدت سے رہتے رہتے عاجز ہو گیا ہوں اس کا شکوہ تم سے کرتا ہوں۔ اِنَّكُمْ اَثَوِيَاءُ مُؤَجَّلُونَ: تم دنیا میں ایک مدت معین کے لئے مہمان ہو۔ اَلْثَوِيَّةُ لَيْسَتْ مِنْ عَرَفَةٍ: ثویہ عرفات سے خارج ہے (اس کی حد ہے)۔ اَلثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدُ مِائَةِ وَرَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ: جب ثیب مرد ثیبہ عورت سے زنا کر (یعنی دونوں کی شادی ہو چلی ہو) تو سو کوڑے لگائیں پھر پتھروں سے مار ڈالیں۔

بَابُ الثَّاءِ مَعَ الْهَاءِ

ثَهَّتْ يَأْثَهَاتُ: آواز کرنا۔
ثَهْلٌ: زمین پر پھیل جانا۔
ثَهْوٌ: حماقت۔
ثَهْوَدٌ: گیر و پورے اعضاء والا مونا لڑکا۔

بَابُ الثَّاءِ مَعَ الْيَاءِ

ثَيْتَلَةٌ: عقل مندی کے بعد بیوقوف ہو جانا۔
ثَيْتَلٌ: نامرد اور چیتل، یعنی پہاڑی بیل یا پہاڑی بکرا۔
فِي الثَّيْتَلِ بَقْرَةٌ: اگر محرم شخص چیتل کا شکار کرے تو ایک گائے فدیہ میں دے۔
مَحِيطٌ: وہ ہے کہ ثَيْتَلٌ مولے آدمی کو جس میں بھلائی کا گمان کرے۔
ثَيْخٌ: درم یا نرم چیز میں گھس جانا جیسے ثَوْخٌ جواو پر گزرا۔
ثَيْثَلٌ: اونٹ کے ذکر کی تھیلی یا خود اس کا ذکر اور ایک قسم کی بوٹی ہے اس کی باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں گرہ دار اس کو نجم اور نجمیل بھی کہتے ہیں۔ بطور فحش کے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ عام لوگ اس کو تین کہتے ہیں اور عرق الانجیل اور یہ تحریف ہے نجمیل کی۔ طبرستان والے اس کو بندواش کہتے ہیں۔

اَيْثَلٌ: بڑا اونٹ۔

ثَيْنٌ: دریا سے موتی نکالنے والا یا موتی چھیدنے والا آلہ۔

ثَاهَةٌ: اصل میں ثِيَهَةٌ تھا مسوڑھا۔

ثِيَّةٌ: بکریوں کا مقام جہاں وہ رات کو رہتی ہیں۔

اِنْثَالَ عَلَيْهِ النَّاسُ: لوگ ان پر اکٹھا ہو گئے گر پڑے۔
لَا بَأْسَ اَنْ يُضْحِيَ بِالثَّوْلَاءِ: ثولا بکری کی قربانی کرنے میں کوئی قباحت نہیں (ثولاء وہ بکری جس کی گردن اکڑ گئی ہو یا دیوانی ہو کر بکریوں سے الگ گھومتی رہے)۔ سُنِثَلٌ عَطَاءٌ عَنْ مَسِّ ثَوْلٍ الْاِبِلِ فَقَالَ لَا يَتَوَضَّاءُ مِنْهُ: عطاء سے پوچھا گیا اگر کوئی اونٹ کا ذکر عضو تناسل چھوئے تو کیا پھر وضو کرے؟ انھوں نے کہا نہیں۔

ثَوْلٌ: ایک لغت ہے اصل میں ثَيْثَلٌ کہتے ہیں اونٹ کے ذکر کی تھیلی کو یا خود ذکر کو۔

ثَوْلُولٌ: بتوڑی رسولی جو بدن پر نکلے۔ ثَالِيلٌ اس کی جمع ہے۔
ثَوَاءٌ يَأْثُوِيٌّ: ٹھہرنا، اترنا، مرجانا۔ اسی طرح اِثْوَاءٌ ہے۔
وَعَلَى نَجْرَانَ مَثْوًى رُسُلِي: تجران کے نصاریٰ پر میرے سفیروں کو ٹھہرانا ان کی مہمانی کرنا ضروری ہے۔ اَصْلُهُوَ مَثَاوِيكُمْ: اپنے مکانات کو درست رکھو صاف پاک۔ بِأَمِّ مَثْوَايَ: گھر والی کے ساتھ (یعنی جس عورت کے گھر میں میں رات کو رہا تھا اسی کے ساتھ صحبت کی تھی۔ مراد بھئیاری ہے نہ کہ بیوی۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے زنا کاری حرام کی ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں میں نہیں جانتا)۔
تَثْوِيَّتُهُ: میں نے اس کی ضیافت کی۔

رُبْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ الْمُثْوَى: آنحضرت ﷺ کے برچھے کا نام مٹوی تھا (کیونکہ وہ دشمن کو ٹھہرا دیتا ایک ہی مار میں بے حس و حرکت کر دیتا)۔

ثَوِيَّةٌ: ایک مقام کا نام ہے کوفہ میں۔
لَا يَهْلُ لَهُ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحَوِّجَهُ: مہمان کو یہ درست نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرا رہے کہ اس کو تنگ کر دے۔

ثَوِيٌّ: مہمان۔

اَللّٰهُمَّ عَظِّم مَثْوَايَ وَاجْعَلْنِي مَعَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ فِي كُلِّ مَثْوًى وَ مُنْقَلَبٍ: یا اللہ اپنے پاس میرا ٹھکانا بڑا کر اور مجھ کو ہر ٹھکانے اور ہر لوٹنے میں حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل کے ساتھ رکھ۔ اَشْكُوْ اِلَيْكُمْ طَوْلَ الثَّوَاءِ فِي قَبْرِیْ:

ج

کتاب الجیم

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ج - پانچواں حرف ہے حروف تہجی میں سے۔ عبرانی زبان میں اس کو جیمیل کہتے ہیں اور سریانی میں جول کیونکہ اس کی صورت خط فنیقی میں اونٹ کے کوہان یا گردن کے مشابہ تھی، جیم کے عدد حساب جمل میں تین ہیں۔

جی، جی - ایک آواز ہے جس سے اونٹ کو پانی پینے کے لئے بلاتے ہیں۔

جَاب - مال کمانا اور غلیظ گدھایا گور خراور گیر۔

جَابُ الصَّبْرِ - بڑے صبر والا۔

حَوَابَةُ اور جَوُوبَةُ - منہ بد شکل ہونا۔

جَابَزَةُ - بھاگنا، دوڑنا۔

جَاث - خبر کا نقل کرنا۔

جَوُوث - ڈر جانا۔

جَاث - اٹھتے وقت بھاری ہونا۔

فَجِئْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتَّى هَوَيْتُ - میں اس سے ڈر کر خوف زدہ ہو گیا یہاں تک کہ گر گیا۔ جُئِفَ اور جُثَّ ڈر گیا بمعنی جُئِفَ۔

جُوْجُوْ - کشتی یا پرندے کا سینہ یا سینہ کی ہڈیاں جمع جَا جی ہے۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَسْجِدِهَا كَجَوْجُوْ سَفِينَةٍ أَوْ نَعَامَةٍ جَائِمَةٍ أَوْ كَجَوْجُوْ طَائِرٍ فِي لُجَّةِ بَحْرٍ - میں گویا اس کی مسجد کو دیکھ رہا ہوں جیسی کشتی کا سینہ یا شتر مرغ بیٹھا ہوا یا

جیسے سمندر کے بڑی پانی میں پرندے کا سینہ۔

حَتَّى أَتَى عَارِي الْجَاجِي وَالْقَطَنِ - یہاں تک کہ وہ سینہ اور پشت برہنہ آیا۔ بعض نسخوں میں حَتَّى اِتَى ہے تو معنی یہ ہوگا میں برہنہ سینہ اور برہنہ پشت ہو کر آؤں گا۔

خُلِقَ جَوْجُوْ آدَمَ مِنْ كَثِيبٍ ضَرِيَّةٍ - آدم کا سینہ ضریہ کے ٹیلہ سے بنایا گیا (ضریہ ایک کنواں ہے حجاز میں)۔

يَنْبَغِي لِمَنْ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرَانِ يُلْصِقَ جَوْجُوْهُ بِالْأَرْضِ - جو کوئی شکر کا سجدہ کرے وہ اپنا سینہ زمین سے لگا دے۔

فَضْرَبَتْ بِجَوْجُوْهَا حَوْلَ الْجَبَلِ - آخر کشتی نے اپنا سینہ (جودی پہاڑ کے گرد لگا دیا) کھڑکی۔

جَاجَاثُ بِالْأَبْلِ - اونٹ کو میں نے پانی پینے کے لئے بلایا۔

جَوَارٌ - یا جَارٌ - آواز سے دعا کرنا، گڑ گڑا کر فریاد کرنا۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى لَهُ جَوَارٌ إِلَى رَبِّهِ - جیسے میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے مالک سے فریاد کر رہے ہیں (زور زور سے لبیک کہہ رہے ہیں)۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بعد از موت بھی اعمال خیر کرتے رہتے ہیں اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ مرتے ہی انقطاع اعمال ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد جو اعمال خیر کیے جائیں وہ نامہ اعمال میں نہیں لکھے جاتے نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے)۔

بِقَرَةٍ لَهَا جَوَارٌ - ایک گائے لے کر جو بھیں بھیں کر

رہی ہوگی۔ ایک روایت خوار ہے وہی مشہور ہے۔

خَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ - تم رستوں اور جنگوں کی طرف نکل جاؤ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے۔

جَاش - دل، نفس۔

فَيُمْكِنُ لِدَلِكِ جَاشُهُ - یہ حال دیکھ کر آپ کو ایک طرح کی تسلی ہو جاتی۔

رَابِطُ الْجَاشِ - مضبوط دل والا بہادر۔

عَضُّوا الْأَبْصَارَ فَإِنَّهُ أَرَبَطُ لِلْجَاشِ - نگاہیں نیچی رکھو ایسا کرنے سے دل زیادہ مضبوط رہتا ہے (جنگ کے وقت بزدلی نہیں آتی)۔

جُؤَةٌ - یا جَائِی - کیت رنگ ہونا اس طرح جُؤَةٌ روکنا بند کرنا، سینا، درست کرنا ڈھانپنا چھپانا۔

وَتَجَاى الْأَرْضُ مِنْ نَتْنِهِمْ حِينَ يَمُوتُونَ - اور زمین ان کے (یعنی یا جوج ماجوج کے) مردوں سے بدبو دار ہو جائے گی۔ جَوِی الْمَاءِ میں ایک لغت ہے یعنی پانی بدبو دار ہو گیا باہمزہ محفوظ ہے تو۔ كَتَبَتْ جَاوَاءَ بَيِّنَةِ الْجَائِیِ یا بَيِّنَةِ الْجُؤَةِ - سے ماخوذ ہے یعنی سیاہ لشکر جس کی سیاہی نمود ہو مراد زرہوں کی سیاہی ہے یا سِقَاءَ لَا يَجَاى شَيْئًا - یعنی مشک جو کچھ نہیں تھامتی سب بہا دیتی ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ زمین ان کی لاشوں سے کالی ہو جائے گی یا ان کے پیپ لہو گوشت وغیرہ کو پیئے گی نہیں بلکہ نکال کر پھینک دے گی یا سَمِعْتُ سِرًّا فَمَا جَاءَ يُتُّهُ سے یعنی میں نے ایک بھید سنا پھر اس کو چھپایا نہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ زمین ان کی لاشوں سے چھپ جائے گی میں کہتا ہوں اخیر معنی یہاں نہیں بنتا کیونکہ جَائِی اور جُؤَةٌ اور جُؤَةٌ کے معنی چھپانے کے آئے ہیں نہ چھپنے کے البتہ دوسرا معنی اور تیسرا صحیح ہو سکتا ہے۔

خَلَفْتُ لَئِنْ عُدْتُمْ لَنُصْطَلِمَنَّكُمْ بِجَاوَاءِ تَرْدِي خَافَتِيهِ الْمَقَانِبُ - میں نے قسم کھالی ہے اگر پھر تم ایسی شرارت کرو گے تو ہم تم کو ایسے لشکر سے کاٹ ڈالیں گے جس کے کناروں پہ سوار دوڑ رہے ہوں گے۔ یہ عرب لوگ کہتے

ہیں۔ اَحْمَقُ لَا يَجَاى مَرَّغَةً - احمق ہے اپنے منہ کا لعاب نہیں پیتا (یعنی روکتا بک بک کئے جاتا ہے)۔

لَا اَنْ اَطْلَى بِجَوَاءِ قَدْرٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَطْلَى بِالزَّاعِفَرَانِ - اگر میں ہانڈی کی کالک مل لوں تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ زعفران ملوں۔

جَنَاءٌ اور جَوَاءٌ اور جَنَافَةٌ - ہانڈی کا ڈھکن یا چینی چمڑے کی ہو یا چھال کی یا کپڑے کی لیکن وہ کپڑا جس سے پکڑ کر ہانڈی اتارتے ہیں اس کو جَعَالُہ کہتے ہیں یہ محیط میں ہے۔ جَائِی - کاٹنا۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْبَاءِ

جَبَّءٌ یا جَبَاءٌ یا جُبُوءَةٌ یا جَبَاءٌ - چھپ جانا، ہٹ جانا، برا جاننا، نکلا۔

فَلَمَّا رَاوْنَا جَبَاوًا مِنْ اَخْبِيَّتِهِمْ - جب ہم کو دیکھا تو اپنے ڈیروں سے نکل آئے۔

مَنْ اَجْبَى فَقَدْ اَرَبَى - جس نے کھیت کو اس کی پختگی معلوم ہونے سے پہلے بیج ڈالا تو اس نے سود کھایا (یعنی سود کھانے کی طرح گناہ گار ہوا)۔

جَبَا - جاب بچا یعنی مزہ گیر۔

جَابِی - ٹیری۔

جَبَائِيَّةٌ - ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے جو منسوب ہے ابوعلی جبائی کی طرف پہلے امام ابو الحسن اشعری اسی کی شاگردی کرتے تھے پھر اس کو چھوڑ کر اہل سنت کے طریق کو اختیار کیا۔

وَأَجْبَأَ بِشُعَاعِهِ ظُلْمَةَ الْعَطَشِ - اور اس کی شعاع سے پیاس کی تاریکی چھپا دے۔

جَبَاثٌ عَنِ الرَّجُلِ - میں اس کے پاس سے سرک گیا پیچھے ہٹ گیا۔

جَبَاثٌ عَلَيْهِ الْحَيَّةُ - سانپ اپنے بل میں سے اس پر آ نکلا۔

اَجْبَاءٌ - کھبے بہت ہونا۔

جُبَاءٌ - نامرد بزدل۔

ہے (یعنی اس کا ذکر کرنا ہوا ہے)۔

إِنَّهُ جَبَّ غُلَامًا لَهُ - اس نے اپنے ایک غلام کو ہجرا

بنایا۔

الْإِسْلَامُ يُجَبُّ مَا قَبْلَهُ وَ التَّوْبَةُ تُجَبُّ - اسلام کفر

کے زمانہ کے گناہ سب کاٹ دیتا ہے (مٹا دیتا ہے) اس طرح توبہ بھی گناہوں کو کاٹ دیتی ہے۔

الْمُتَمَسِّكُ بِطَاعَةِ اللَّهِ إِذَا جَبَّ النَّاسُ عَنْهَا

كَالْكَارِ بَعْدَ الْفَارِ - جب لوگوں نے اللہ کے حکم پر چلنا چھوڑ دیا

ہو (اس سے بھاگ اٹھے ہوں) اور کوئی اس پر چلے تو اس کو اتنا

ثواب ہوگا جیسے جہاد میں بھاگنے والے کے بعد حملہ کرنے والے کو۔

إِنَّ رَجُلًا مَرَّ بِجُبُوبٍ بَذَرَ - ایک شخص بدر کے

ڈھیلوں پر سے یا سخت زمین پر سے گزرا۔

رَأَيْتُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّي وَ يَسْجُدُ عَلَى الْجُبُوبِ - آنحضرتؐ کو میں نے

دیکھا آپ سخت زمین یا ڈھیلوں پر سجدہ کر رہے تھے۔

دُفِنْتُ أُمُّ كَلْثُومٍ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُلْقِي إِلَيْهِمُ بِالْجُبُوبِ وَ يَنْوُلُ سِدَّوَا الْفُرَجِ -

حضرت ام کلثومؓ آنحضرتؐ کی صاحب زادی دفن کی گئیں تو

آنحضرتؐ ڈھیلے اٹھا اٹھا کر لوگوں کو دینے لگے اور فرمانے لگے

سوراخوں کو بند کرو۔

إِنَّهُ تَنَاوَلَ جُبُوبَهُ فَتَقَلَّ فِيهَا - آنحضرتؐ نے ایک

ڈھیلہ اٹھایا اس پر تھوکا۔

عَنْتُ لِي عِكْرِشَةً فَشَقَقْتُهَا بِجُبُوبَةٍ - ایک خرگوشی

مجھ کو دکھائی دی میں نے ایک ڈھیلہ مار کر اس کو روک

دیا۔

امْرَأَةٌ قَبَاءُ جَبَّاءُ - لاغر شکم چھوٹی چھوٹی پستان والی

عورت (پوری حدیث نہایت یوں ہے وفی حدیث بعض

الصحاباء وسئل عن امرأة تزوج بها كيف وجدتها

فقال كالخير من امرأة قباء جباء قالوا وليس ذلك

خير قال ماذك خير قال ماذك بادفا للضجيع ولاأ

جَبَّ - کاٹنا یا ذکر اورھیے کاٹنا - اسی سے ہے مَجْبُوبٌ جس

کے یہ اعضا کٹے ہوں۔

جَبَابٌ - سخت قحط۔

جُبَابٌ - قحط ہدر یعنی ساقط جس کا کوئی مطالبہ نہ کرے۔

جُبَّ - کنواں یا وہ کنواں جس کی مینڈ (حصار) نہ ہو

صرف کچا گڑھا ہو۔

جُبُّ الطَّلَعَةِ - کھجور کے خوشے کا غلاف۔

جَبُوبُهُ - ڈھیلا۔

جَبُوبٌ - سخت زمین۔

جُبَّةٌ - مشہور کپڑا ہے جس کی آستینیں کٹی ہوتی ہیں اور

کپڑوں کے اوپر پہنتے ہیں۔

إِنَّهُمْ كَانُوا يُجَبُّونَ أَسِمَةَ الْإِبِلِ وَهِيَ حَيَّةٌ -

عرب لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) کیا کرتے اونٹوں کے

کوہان کاٹ لیتے وہ زندہ ہوتے۔

اجْتَبَّ أَسِمَةَ شَارَفِي عُلَيَّ - حضرت حمزہؓ نے

حضرت علیؓ کی بوڑھی دو اونٹیوں کے کوہان کاٹ ڈالے (جب

وہ نشہ میں تھے) ایک روایت میں جَبَّ - اور ایک میں أَجَبَّ

ہے معنی وہی ہے۔

نَهَى عَنِ الْإِنْتِبَازِ فِي الْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ - کٹی ہوئی

مشک میں نبیذ بھگونے سے آپ نے منع فرمایا۔ نہایت میں ہے

مَجْبُوبَةٌ وہ مشک ہے جس کا سرکاٹ ڈالا ہو اور اس کے نیچے کا

بھی سرا (جس سے پانی ڈالتے ہیں) نہ ہو۔ عربی میں نیچے کے

سرے کو عَزْلَاءُ کہتے ہیں۔

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَبِّ -

آنحضرتؐ نے جب سے منع کیا لوگوں نے کہا جُبُّ کیا چیز

ہے۔ ایک عورت کہنے لگی جب وہ مشک جو تلے اوپری دے

جائے عرب لوگ اس میں نبیذ بھگوتے یہاں تک کہ وہ نبیذ ہی

کے لئے خاص اور مستعمل ہو جاتی سخت ہو کر اس کی مسامات بند

ہو جاتے اس کو مَجْبُوبَةٌ بھی کہتے۔

فَإِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ - آنحضرتؐ نے مابور خسی کے قتل کا

حکم دیا جب اس پر زنا کی تہمت لگائی گئی تھی دیکھا تو وہ مجبوب

روی للرضیع یعنی لاغشکم۔ چھوٹی پستان والی عورت اچھی نہیں ہے اس کے ساتھ لیٹو تو گرم نہیں کرتی بچہ کا پیٹ نہیں بھرتی۔ دودھ کم دیتی ہے۔

جُعِلَ فِیْ جُبِّ طُلْعَةٍ۔ (آنحضرتؐ پر جو جادو کیا گیا تھا اس کا سامان) کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا گیا تھا۔ جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیدٍ۔ دو جے لوہے کے ایک روایت میں جتناں ہے یعنی دوزر ہیں لوہے کی۔

لَبِسَ جُبَّةً رُومِیَّةً ضِیقَةَ الْکُمَیْنِ۔ آنحضرتؐ نے ایک رومی چغہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

جُبُّ یُوسُفَ۔ وہ اندھا کنواں جس میں حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے ڈال دیا تھا۔ وہ طبریہ سے بارہ میل پر ہے۔

جُبُّ الْحُزْنِ۔ ایک دادی دوزخ میں ہے یعنی رنج و غم کا کنواں۔

جُبْتُ۔ بت کا ہن، جادوگر، جادو جس میں بھلائی نہ ہو جو چیز اللہ کے سوا پوجی جائے شیطان۔

مِنَ الْجُبِّ الطَّیْرَةُ۔ بدشگونی شیطانی کام ہے۔ الطَّیْرَةُ وَالْعِیَافَةُ وَالطَّرْفُ مِنَ الْجُبِّ۔ بدشگون لینا اور پرندوں کے آواز اور گزرو غیرہ سے حالات بتلانا اور کلیان مارنا یا رمل زانچہ وغیرہ کھینچ کر آئندہ کے حالات بتلانا یہ سب شیطانی کام ہیں یا جادو میں داخل ہیں یا شرک کے اعمال ہیں خدا محفوظ رکھے۔

فائدہ:- رمل، جفر، نجوم ان سب سے آئندہ کے حالات اور وقائع بتلانا نرا ڈھکوسلا ہے جو جھوٹے بد معاش لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے اور دوسروں کو ڈرانے ان کا مال ٹھگنے اور ڈرانے کے لئے اختیار کیا ہے افسوس ہے کہ جاہل ان بد معاشوں کے پھندے میں گرفتار ہو جاتے ہیں حدیث اور قرآن پر چلنے والے ایسے ہت کھنڈوں میں کبھی نہیں آسکتے۔

الْجُبُّ وَالطَّاغُوثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔ جبت اور طاغوت فلاں فلاں شخص ہیں۔

اللَّهُمَّ الْعَنِ الْجَوَابِیْتَ وَالطَّوَاعِیْتَ۔ یا اللہ جادو

گروں اور شیطانوں پر لعنت کر۔

جُبُّجُبٌ۔ ہموار، برابر زمین جو دشوار گزار نہ ہو۔

جَبَّجَبَ الرَّجُلُ۔ سیاحت کی۔

تَجَبَّجَبَ مِنْهُ۔ اس سے مانوس نہیں ہوا۔

جَبَّاجِبٌ۔ ڈھول۔

نَادَى الشَّیْطَانُ يَا أَصْحَابَ الْجَبَابِجِ۔ شیطان

نے آواز دی اے جبابج والو! یہاں جبابج سے منی کے مقامات مراد ہیں کیونکہ قربانیوں کی اوجھڑیاں پھوڑھیاں وہاں ڈالی جاتی ہیں۔ یہ جمع ہے جَبَّجَبَةٍ کی یعنی اوجھڑی جس میں گوشت کاٹ کر رکھتے ہیں یا چربی جو گلا کر اوجھڑی میں رکھی جائے یا اونٹ کے پہلو کی کھال جس میں گوشت رکھا جائے۔

جُبُّجُبَةٌ فِیْهَا نَوَى مِنْ ذَهَبٍ۔ ایک زمبیل چڑے کی جس میں گٹھلی برابر سونا تھا (گٹھلی ایک وزن ہے)۔

إِنْ مَاتَ شَيْءٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَأَجْعَلْ جِلْدَهُ جَبَابِجَ یَا فُحْذُ جِلْدَهُ فَأَجْعَلْهُ جَبَابِجَ یُنْقَلُ فِیْهَا التَّرَابُ۔ اگر کوئی اونٹ مر جائے تو اس کی کھال کے تھیلے بنا ڈال جن میں مٹی بھر کر ڈھوئی جاتی ہے (معلوم ہوا کہ مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا درست ہے)۔

جَبْدٌ۔ کھینچنا۔ بعض نے کہا یہ قلب ہے جَدْبٌ کا۔ محیط میں ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ جَبْدٌ ایک علیحدہ صحیح لغت ہے۔

جُبْدٌ۔ گل انار یا گل سرخ۔

جُبْدَةٌ۔ قبہ اس کو فارسی میں گنبد اور ہندی میں گمبذ کر لیا ہے۔

فَجَبَدَ فِی رَجُلٍ مِّنْ خَلْفِیْ۔ ایک شخص نے مجھ کو پیچھے سے کھینچا۔

جَبْرٌ یَا جُبُورَ یَا جَبَارَةَ۔ باندھنا، جوڑنا، جڑنا، نیکی کرنا ظلم زبردستی کرنا۔

الْجَبَّارُ۔ اللہ کا ایک نام ہے یعنی جو چاہے وہ زور سے کرانے والا۔ بعض نے کہا اپنی مخلوقات پر بلند۔

نَخْلَةٌ جَبَّارَةٌ - کھجور کا بڑا مبارک درخت -

يَا أَمَّةَ الْجَبَّارِ - اور جبار کی لونڈی - یہ اس عورت کو کہا جو خوشبو لگائے زینت کئے اکڑتی بکرتی بڑے ٹھٹھے اور اچھے وضع سے جا رہی تھی -

حَتَّى يَضَعَ الْجَبَّارُ فِيهَا قَدَمَهُ - یہاں تک کہ جبار یعنی پروردگار اپنا قدم اس میں یعنی دوزخ میں رکھے دے گا اس وقت وہ کہے گی بس بس میں بھر گئی، بعض نے کہا قدم سے یہاں مراد کفار اور فجار ہیں کیونکہ اللہ نے قدیم سے ان کو دوزخ ہی کے لئے بنایا تھا جیسے مومنین کو بہشت کے لئے - بعض نے کہا جبار سے ہر متکبر مغرور مراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے دوزخ نے کہا میں تین شخصوں کے لئے مامور کیے گئی - ایک تو جو کوئی اللہ کے سوا دوسرا خدا ٹھہرائے - دوسرے جو کوئی مغرور گھمنڈی ہو تیسرے جو مورت بنائے - (یعنی جاندار کی) -

كَثَافَةٌ جِلْدِ الْكَافِرِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ - کافر کی کھال دوزخ میں چالیس ہاتھ موٹی ہو جائے گی ہاتھ بھی کون سا ایک لمبے شخص کا ہاتھ - یا بادشاہ کا ہاتھ - قتیبی نے کہا میں سمجھتا ہوں جبار عجم کا ایک بادشاہ تھا اس کا ہاتھ بہت لمبا پورا تھا -

دَعَاَهَا فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ - جانے دو اس کو چھوڑ دو وہ بڑی مغرور ہے (مگری) -

وَجَبَّارِ الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَانِهَا - اور جوڑنے والا دلوں کا ان کی اصل فطرت پر یعنی توحید اور ایمان پر دلوں کو قائم رکھنے والا -

فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ - ان میں کوئی تو اپنی خوشی سے سمجھ کر ساتھ ہو گا کوئی زبردستی مجبوری سے کوئی مسافر ہو گا -

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ - پاک ہے وہ عظمت اور بادشاہت والا یا جبر اور قہر والا بادشاہت والا - ثُمَّ يَكُونُ مُلْكٌ وَجَبْرُوتٌ يَا جَبْرُوتٌ - پھر بادشاہت اور زور و جبر کا زمانہ آئے گا - جَبْرُوتٌ يَا جَبْرُوتٌ

يَا جَبْرُوتِي يَا جَبْرُوتَ يَا جَبْرِيَاءَ يَا جَبْرِيَّةَ يَا جَبْرِيَّةَ - سب کے ایک معنی ہیں یعنی زور اور قہر اور زبردستی جیسے جَبْرُوت کے معنی ہیں -

الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرُوتِ لِيَعِزَّ - زبردستی سے عزت حاصل کرنے کو حاکم بن بیٹھے -

الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَّارٌ - بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے (جب اس کے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا چلانے والا نہ ہو اور دن کے وقت یہ حادثہ ہو) تو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا - اسی طرح اگر کان یا کنواں اپنی ملک میں کھدائے اور اس میں کوئی ہلاک ہو جائے تو تاوان لازم نہ ہوگا -

وَالنَّارُ جَبَّارٌ - آگ بھی جبار یعنی ہر ہے اس سے جو نقصان ہو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا بشرطیکہ آگ سلگانے والا کوئی بے احتیاطی نہ کرے مثلاً ایک شخص نے آگ اپنی ملک میں سلگائی اور آندھی سے چنگاری اڑ کر کہیں آگ لگ گئی تو اس کا تاوان لازم نہ ہوگا -

أَجْبَرُهُمْ وَآتَا لَهُمْ - میں ان کی اصلاح کرتا ہوں ان کا دل ملاتا ہوں (ان کو روپیہ پیسہ اس لئے دیتا ہوں کہ وہ دل سے اسلام کی طرف مائل ہو جائیں) -

السَّائِمَةُ جَبَّارٌ - چرنے والا جانور (جو چھٹا ہوا چرہا ہو) اگر کسی کو نقصان پہنچا تو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا -

وَأَجْبُرْنِي وَاهْدِنِي - میری مصیبت اور نقصان کی تلافی کر یعنی جو کچھ رنج یا نقصان ہوا ہے اس کا نعم البدل کر دے اور مجھ کو سیدھے رستہ پر چلا -

وَجَبْرُ يَابَنِي - قسم میرے عظمت اور دبدبہ اور قہر کی -

لَقِيَ مِنْهُ الْجَبْرِيَّةَ - اس کو تکبر کرتا ہوا پایا -

مَا أَرَادَ بِكَ جَبَّارٌ سُوءٌ إِلَّا ابْتِلَاةُ اللَّهِ بِشَاغِلٍ أَوْ رَمَاهُ بِقَاتِلٍ - جب کوئی ظالم تجھ سے برائی کرنا چاہے گا تو اللہ اس کو کسی مصیبت میں پھنسا دے گا یا قاتل کو اس پر مسلط کرے گا وہ قتل کیا جائے گا -

لَا تَكُونُوا عُلَمَاءَ جَبَّارِينَ - مغرور عالم مت بنو اپنے علم پر فخر کرنے والے بلکہ علم کے ساتھ عاجزی اور انکساری

اور تواضع اپنا شیوہ رکھو۔

إِيَّاكُمْ وَالتَّجَبُّرَ عَلَى اللَّهِ - اللہ کے قرب پر بھروسہ کر کے لوگوں سے غرور مت کرو (یہ سمجھ کر ہم بڑے عابد زاہد ہیں اور ہم کو اللہ کا قرب حاصل ہے دوسرا بندگان خدا پر تفوق مت جتاؤ وہ شہنشاہ بے پرداہ ہے دم بھر میں تم کو مردود کر دے گا اور جن کو تم حقیر سمجھتے ہو ان کو اپنا قرب عطا فرمائے گا۔ جان پدرا اگر تو ہم مخفقی ازاں بہ کہ در پوستان خلق افقی۔ اب یہ اقوال جو منقول ہیں لو انی ارفع من لواء محمد یا منجہ یا منجہ خدا دارم من چہ پردائی مصطفیٰ دارم کفر کے کلمات ہیں اللہ ایسی لے ادبیوں سے محفوظ رکھے اگر کسی اچھے شخص سے یہ کلمات نقل کئے جائے ہیں تو سمجھنا چاہئے کہ اس پر افترا اور بہتان ہے اس نے ہرگز ایسا نہ کہا ہوگا البتہ اگر دیوانگی یا جنون یا جذب کی حالت میں اس سے ایسے کلمے نکل گئے ہوں گے تو وہ اور بات ہے لیکن حالت صحو میں اس نے استغفار کیا ہوگا۔ بعض نے ان کلمات کی تاویل بھی کی ہے مگر ان کو یہ معلوم نہیں کہ تاویل کی ضرورت اللہ و رسول کے کلام میں واقع ہوتی ہے جو خطا سے معصوم ہیں باقی لوگوں کے کلمات میں تاویل کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کالائی بد بریش خاندانہی کے منہ پر مار دینا چاہئے۔

إِنَّ عَبْدًا لَّمْ يَتَجَبَّرْ عَلَى اللَّهِ إِلَّا تَجَبَّرَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - جو بندہ اللہ کے قرب پر مغرور ہوگا وہ اللہ کے رسول پر گویا غرور کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ ہم بھی کوئی چیز ہیں اور پیغمبر کے بن تو سل ہم کو بارگاہ پروردگار میں رسائی ہے یہ خیال تباہ کرنے والا ہے بغیر پیغمبر کی غلامی اور کفش برداری کے خدا کا تقرب مسلمانوں کو حاصل نہیں ہو سکتا اور کتنا بھی تقرب حاصل ہو جائے مگر پیغمبر صاحب کے قرب کی سامنے تمہارا تقرب بے حقیقت رہے گا۔)

جِبْرِئِيلُ يَا جِبْرِئِيلُ يَا جِبْرِئِيلُ - مشہور

۱۔ لخت جگر! اگر تو سویا رہتا تو اس سے بہتر تھا کہ تو لوگوں کو نیابت کرے۔ (م)

۲۔ میرا جھنڈا محمد کے جھنڈے سے بلند ہوا (یہ شعر کہ) میرا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہے اب مجھے مصطفیٰ ﷺ کی کیا ضرورت ہے۔ (م)

۳۔ برا کپڑا خاؤن کی داڑھی پر (ازراہ حقارت۔ م)

فرشتے ہیں جو وحی لانے پر مامور ہیں۔ یہ لفظ عبری ہے اس کا معنی اللہ کا بندہ۔

هُوَ الَّذِي لَمْ يَغْلِقْ بَابَهُ دُونَهُمْ فَيَاكُلُ قَوِيَّهُمْ ضَعِيفَهُمْ وَلَمْ يَجْبُرْهُمْ فِي بُعُوْتِهِمْ فَيَقْطَعُ نَسْلَ أُمَّتِي - اچھا حاکم وہ ہے جو اپنا دروازہ رعیت سے بند نہ کرے (ہر ایک رعیت کو اپنے تک آنے اور پہنچنے دے چوکی پہرہ ان کے روکنے کو نہ رکھے۔) (یہ صفت اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر پر ختم کر دی تھی ایک ایک بڑھیا آپ تک پہنچتی اور اپنا عرض حال کرتی۔ آپ کے بعد چند ہی بادشاہ ایسے خدا ترس رعیت پر درگزرے ہیں باقی اکثر بادشاہ تو خدا کی پناہ ایسے مغرور ہیں کہ رعیت تو کیا عرضی تک بھی ان تک پہنچنا دشوار ہے اور تو اور بادشاہوں کے وزیر اور امیر اور ادنیٰ ادنیٰ عہدہ دار ایسے مغرور ہیں کہ غریبوں کی رسائی ان تک نہیں ہو سکتی اور نہ ہی عام مجموعوں میں جیسے عید یا جمعہ میں تشریف لاتے ہیں ہر وقت عورتوں کی طرح پردہ نشین رہتے ہیں اور خلق اللہ کی نظر سے محبوب بعض بادشاہ تو ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے عرضی دینا اور عرض حال بھی کرنا داخل جرم رکھا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ) ورنہ زبردست کمزور کو کہا جائے گا اور جہاد میں جانے کے لئے جبر نہ کرے (کہ خواہ مخواہ سب مسلمان جہاد میں جائیں) ایسا کر کے میری امت کی نسل کاٹ دے۔

لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ وَلَكِنْ أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ - بندے (جمادات کی طرح) بالکل مجبور نہیں ہیں نہ بالکل قادر ہیں (اپنے افعال کے آپ خالق جو چاہیں بدون ارادہ اور مشیت الہی کے کر لیں) بلکہ بیچ بیچ میں ان کا حال ہے (یہی مذہب اہل حدیث کا ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے مگر یہ اختیار ظاہری ہے اور اللہ کے ارادہ اور مشیت کے سامنے وہ مجبور ہیں ان سے وہی کام سرزد ہوگا جو اللہ تعالیٰ

نے ازل سے ان کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔

فائدہ:- یہ امام جعفر صادق کا قول ہے اور اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو تصرف فی الکائنات کا اختیار دے دیا تھا یہی تو تفویض ہے جو ہند کے مشرک برہما، بشن اور شیو کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں امام صاحب نے اس اعتقاد کو باطل کیا اور تفویض کی نفی کی۔ جبریت وہ فرقہ جو بندے کو (کنکر پتھر کی طرح) بالکل مجبور کہتا ہے (یہ بھی ایک صریح غلطی ہے کیا عرشہ کی حرکت میں اور اختیاری حرکت میں کوئی فرق نہیں۔ قَدَرِیہ وہ فرقہ جو بندے کو بالکل قادر اپنے افعال کا خالق سمجھتا ہے تفویض کے یہی معنی ہیں۔

جَبَرُ اللّٰهُ وَهَنُكُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ضعف کی تلافی کر دی۔

مَجْبُور۔ جو ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑتا ہے۔

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔ مشہور صحابی ہیں محبت اہل بیت (ایک بار میں نے آپ کو خواب میں دیکھا جیسے وہ وضو کر رہے ہیں اور آنحضرتؐ سامنے ایک بلند پہاڑی پر تشریف رکھتے ہیں اس پہاڑ پر اور بھی کئی آدمی تھے میں نے ان سے پوچھا آپ کون صاحب ہیں؟ کہنے لگے میں جابر بن عبد اللہ انصاری ہوں میں نے کہا سبحان اللہ آپ تو آنحضرتؐ کو خوب پہچانتے ہیں بھلا بتلائیے تو ان لوگوں میں جو سامنے پہاڑی پر ہیں آنحضرتؐ کون سے ہیں انھوں نے کہا دیکھو وہ سفید عمامہ باندھے ہوئے ہیں دور ہی سے آپ کی زیارت کی لیکن قرب نصیب نہیں ہوا قرب کیسے ہو کہاں ہم گناہ گار ناپاک اور کہاں وہ خدا کا محبوب مقدس اور پاک ﷺ)۔

جَابِرُ جُعْفَى۔ ایک شیعہ راوی ہے اہل سنت اس کو ضعیف بلکہ کذاب کہتے ہیں اور امامیہ اس کو ثقہ اور عالم جانتے ہیں۔ وہ کہتا تھا مجھ کو امام محمد باقر سے ستر ہزار حدیثیں پہنچی۔ زہیر نے کہا وہ کہتا تھا پچاس ہزار حدیثیں مجھ کو ایسی یاد ہیں کہ میں نے ان میں سے ایک بھی کسی سے بیان نہیں کی پھر ایک روز ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا یہ انہی پچاس ہزار میں سے

ہے۔ امام محمد باقر سے کہنے لگا میں آپ پر صدقے آپ نے میرے اوپر اسرار کا بوجھ لا دیا جو میں کسی سے بیان نہیں کر سکتا مگر کبھی وہ میرے دل میں ایسا زور کرتے ہیں کہ میں دیوانہ کی طرح ہو جاتا ہوں امام نے فرمایا ایسی حالت میں تو جہانہ (جنگل) کی طرف جا وہاں ایک گڑھا کھود اس میں سر لٹکا کر کہتا رہ محمد بن علی باقر نے مجھ سے یہ بیان کیا (اس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی سنے بھی نہیں اور تیرے دل کا بخار نکل جائے)۔

لَا يَخْرُجُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا الْمَجْبُورُ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ بعض نے مجبور حائے طبع سے بعض نے مجبور خائے معجمہ سے روایت کیا ہے اور اخیر ہی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے یعنی وہی رضاعت باعث حرمت ہے جو معلوم اور مشہور ہو۔

الْمَسْحُ عَلَى الْجَبَائِرِ۔ ٹٹکیوں پر مسح کرنا۔ یہ جبیرہ یا جبارہ کی جمع ہے۔

يَا جَابِرُ كُلَّ كَسِيرٍ۔ اسے ہر ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے والے۔

جَبْرُ الثَّيِّمِ۔ میں نے یتیم کو دیا۔

جَبَلٌ۔ پیدا کرنا، طبیعت میں رکھنا، جبر کرنا، کیچڑ بنانا۔

جَبَلٌ۔ پہاڑ، سردار، بخیل۔

جَبَلَةٌ۔ جماعت۔

جُبْلَةٌ۔ کثرت۔

جَبَلٌ۔ خلقت۔

جَبِيلٌ۔ قبیلہ۔

كَانَ رَجُلًا مَّجْبُولًا۔ عبد اللہ بن مسعود موٹے گٹھے ہوئے آدمی تھے۔

أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَمِنْ خَيْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ۔

میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس بات پر اس کی فطرت ہوئی اس کی بھلائی چاہتا ہوں۔

مَا لَكَ أَجْبَلْتَ۔ تجھ کو کیا ہوا بس ٹھہر گیا رک گیا۔ یہ

أَجْبَلَ الْحَافِرُ سے ماخوذ ہے (یا أَجْبَلَ الشَّاعِرُ سے جب شاعر کلام سے رک جائے اور کچھ نہ کہہ سکے)۔ جب کھودنے والا پہاڑ تک یا ایسے پتھر تک پہنچ جائے جس میں کدال کام

نہیں کرتی۔

فَكَسَى بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ - مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ ہیں ان کے درمیان بھیانے ڈھانپ لیا۔ (کعبہ ڈوب گیا)۔
وَأَجْبَلَاهُ - ہائے میرے پہاڑ (یعنی پہاڑ کی طرح مضبوط اور سخت سردار)۔

إِنِّي وَلَدْتُ بِالْجَبَلِ - میں پہاڑ پر پیدا ہوا۔ (یعنی جبل شمر پر)۔

فِي السَّهْلِ يَنْبُتُ الزَّرْعُ لَا فِي الْجَبَلِ - کھیتی نرم ہموار زمین میں ہوتی ہے نہ کہ پہاڑ میں۔

جَبَلٌ - ایک بستی ہے دجلہ کے کنارے پر۔

جُبْنٌ - ياجُبْنُ ياجَبَانَةٌ - نامردی بزدلی بودا پن۔

فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَانِ - جب ہم جنگل کی بلندی میں پہنچے۔

جَبَانٌ اور جَبَانَةٌ - جنگل اور مقبرہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اکثر جنگل میں بنایا جاتا ہے۔

جَبَانٌ اور جَبِينٌ - نامرد اور بزدل مرد ہو یا عورت۔
جُبْنٌ اور جُبْنٌ اور جُبْنٌ - جے ہوئے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔

مَاءُ الْجُبْنِ - دودھ کو پھاڑ کر یا جما کر اس کا پانی نکال لیتے نہایت مصفی خون اور مرطب بدن ہے معدے کو طاقت بخشتا ہے۔

نَاتِي الْجَبِينِ - بلند پیشانی بعض نے کہا جبین وہ مقام جو ابرو کے بال اگنے کی جگہ تک ہے تو ہر آدمی میں دو جبین ہیں جو چہرے کے دونوں طرف ہیں۔

أَتَى بِجُبْنَةٍ - آپ کے پاس جما ہوا دودھ لایا گیا۔
(دودھ بکری کے بچے کے معدے کی رطوبت سے جماتے ہیں معلوم ہوا کہ وہ بھی پاک ہے عربی میں اس کو اِنْفَحَہ کہتے ہیں)۔

إِنَّكُمْ لَتَجَبُّونَ وَتُبْخَلُونَ وَتُجْهَلُونَ - تم تو (اے اولاد) نامرد بناتے ہو بخیل بناتے ہو جاہل بناتے ہو۔

الْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبَبَةٌ - اولاد آدمی کو بخیل اور بزدل (نامرد) کر دیتی ہے (اولاد کے لئے مال جوڑتا ہے بخیلی کرتا

ہے لڑائی میں جانے سے دل چراتا ہے اولاد کی محبت میں دین کا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ یا لوگوں سے جہالت کرتا ہے)۔

أَجْبَنَتْهُ - میں نے اس کو نامرد پایا یا نامردا سمجھا۔
جَبْنَتُهُ - کا بھی یہی معنی ہے۔

لَا تُجْرِي صَلَوةٌ لَا يُصِيبُ الْإِنْفَ فِيهَا مَا يُصِيبُ الْجَبِينِ - وہ نماز درست نہ ہوگی جس میں ناک کو وہ چیز نہ لگے جو دونوں جبینوں کو لگتی ہے (مطلب یہ ہے کہ سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین سے لگانا ضرور ہے)۔

إِنَّمَا الصَّلَوةُ يَوْمَ الْعِيدِ عَلَى مَنْ خَرَجَ إِلَى الْجَبَانَةِ - عید کی نماز اس پر ہے جو جنگل کی طرف نکلے۔

أَبْرَزَ أَنْتَ وَهُوَ إِلَى الْجَبَانِ - تو اور وہ دونوں جنگل کو جاؤ۔

جَبَنَةٌ - پیشانی پر مارنا بری طرح پیش آنا سامنے آ جانا۔

جَبْهَةٌ - ذلت رسوائی اور پیشانی جہاں پر سجدہ کرتے ہیں اور رجاعت اور چاند اور گھوڑے۔

لَيْسَ فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ - گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ بعض نے کہا جَبْهَہ گھوڑوں خچروں غلام لونڈی سب کو کہتے ہیں ان میں کسی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

قَدْ أَرَاكُمْ اللَّهَ مِنَ الْجَبْهَةِ وَالسَّجَّةِ وَالْبَجَّةِ - اللہ نے تم کو ذلت اور رسوائی سے (یا جبہ ایک بت کا نام ہے اس کی پرستش سے) اور دودھ پانی ملا کر پینے سے (یا سجہ بھی ایک بت کا نام ہے اس کی پوجے سے) اور اونٹ کا خون پینے سے نجات بخشی راحت دلائی۔ (جبہ ان لوگوں کو بھی کہتے ہیں جو کسی کی دیت اٹھانے یا تاوان دینے میں کوشش کر رہے ہوں اور جس کے پاس جائیں وہ ان کی بات نہ ماننے سے شرم کرے)۔

فَقَالُوا عَلَيْهِ التَّجْبِيَةُ - (آنحضرتؐ نے یہودیوں سے پوچھا تمہارے نزدیک زنا کی سزا کیا ہے) انہوں نے کہا مرد اور عورت دونوں کا منہ کالا کرنا اور اونٹ یا گدھے پر (اس طرح بٹھا کر کہ ایک کا منہ ادھر ہوا ایک کا ادھر) تشہیر کرنا۔

جَبَوَةٌ ياجَبَاوَةٌ - اکٹھا کرنا، تحصیل کرنا۔

جَبَاً - حوض یا کنوے سے پانی نکالنے کا مقام یا اس کے

گرداگر جو مٹی وغیرہ ہوتی ہے یا مینڈ۔

مَنْ أَجْبَا فَقَدْ أَرْبَى۔ جس نے کھیتی کو پختہ ہو جانے سے پہلے بیجا اس نے سود کھایا۔ (یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے جب آئیں، مگر صاحب مجمع نے اس کو یہاں ذکر کیا ہے۔ صاحب نہا یہ نے کہا اصل میں یہ لفظ مہوز ہے مگر روایت بغیر ہمزہ کے ہے شاید یہ راوی کی تحریف ہو یا اربابی کا قافیہ ملانے کے لئے ہمزہ کو گرا دیا۔ بعض نے کہا اجببی ناقص یائی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اپنے اونٹ کو زکوٰۃ کے تحصیل دار سے چھپا دیے تاکہ زکوٰۃ نہ دینا پڑے۔ بعض نے کہا بیع عینہ مراد ہے یعنی مثلاً ایک شخص کے ہاتھ ادھار ایک چیز سو روپیہ کو بیچنا پھر پچھتر روپیہ نقد دے کر اس سے خرید لینا یہ بیع سود خواروں نے ایجاد کی ہے)۔

فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبَاهَا۔ آنحضرت اس کنوے کی مینڈ پر بیٹھے۔ جَبَاهُہ بکسرہ جیم۔ جو پانی حوض میں جمع کیا جائے۔

جَبِيَّ يَجْبَايَةُ۔ جمع کرنا۔

تَجْبِيَةُ۔ ہاتھوں کو گھٹنوں یا زمین پر رکھ کر اونڈھا ہونا، سر جھکانا (یعنی رکوع یا سجدہ)۔

إِنَّهُمْ اشْتَرَطُوا أَنْ لَا يُعْشَرُوا وَلَا يُحْشَرُوا وَلَا يُجْبَوْا فَقَالَ لَكُمْ أَنْ لَا تُعْشَرُوا وَلَا تُحْشَرُوا وَلَا خَيْرٌ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ۔ ثقیف کے لوگوں نے یہ شرط لگائی (اس شرط سے اسلام قبول کیا) کہ ہم سے دسواں حصہ پیداوار کا (زکوٰۃ میں) نہ لیا جائے اور جہاد کے لئے ہم کو نہ نکالا جائے اور اونڈھے نہ کئے جائیں (یعنی رکوع اور سجدہ ہم سے نہ کرایا جائے مطلب یہ ہے کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے) آنحضرت نے فرمایا اچھا یہ دو شرطیں منظور کہ تم سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا نہیں لیا جائے گا، جہاد کے لئے تم کو نہیں نکالیں گے مگر (یہ نہیں ہو سکتا کہ نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ دین کیا کام کا جس میں رکوع اور سجود اللہ کی عبادت نہ ہو۔ جابرؓ نے کہا آنحضرتؐ کو یہ معلوم تھا کہ جب ثقیف کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے (اسلام کا نور ان کے دل میں سما جائے گا) تو پھر زکوٰۃ بھی دیں گے جہاد بھی

کریں گے اس لئے آپ نے ان دو شرطوں کو منظور کر لیا مگر نماز کے ترک کی اجازت نہ دی اس لئے کہ نماز کا وقت تو ہر روز پانچ بار آتا ہے اور زکوٰۃ سال بھر میں ایک بار دی جاتی ہے اور جہاد کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔

فَيَقُومُونَ فَيَجْبُونَ تَجْبِيَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قِيَامًا لِرَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے قیامت اور نفع صور کا ذکر کیا اور کہا) پھر لوگ کھڑے ہوں گے اور ایک بارگی ایک شخص کی طرح کھڑے کھڑے پروردگار کے سامنے جھک جائیں گے (رکوعی آداب بجالائیں گے۔ بعضوں نے کہا سجدے میں گر پڑیں گے)۔

فَإِذَا أَنَابَتِ أَسْوَدُ عَلَيْهِ قَوْمٌ مُجْبُونَ يُنْفَخُ فِي أَذْبَارِهِمُ بِالنَّارِ۔ یکا یک میں نے ایک کالائیلہ (بہ) دیکھا اس پر کچھ لوگ اونڈھے پڑے تھے ان کی گانڈوں میں آگ پھونکی جا رہی تھی۔

كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مُجْبِيَةً جَاءَ الْوَلَدُ أَحَوْلَ۔ یہودی کہتے تھے جب کوئی مرد اپنی عورت سے اس کو اونڈھا کر کے صحبت کرے تو لڑکا احوال (یعنی ترچھی آنکھ کا) پیدا ہوتا ہے (جو ایک کو درد دیکھتا ہے)۔

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ اشرفی نہ روپیہ محصول میں کچھ نہ لو گے یہ اجتبا سے ماخوذ ہے جس کا معنی ذرائع آمدنی سے مال کی تحصیل کرنا۔ یا چننا، منتخب کرنا۔ اسی سے مجتبیٰ آنحضرتؐ کا لقب ہے اور مصطفیٰ یعنی چنے گئے اور منتخب کئے گئے تمام آدمیوں میں سے۔ اجتبا کا معنی اختراع اور تراش لینے کے بھی آئے ہیں جیسے لَوْلَا اجْتَبَيْنَاهَا میں۔

نَبِطِيٌّ فِي جَبَوِيَّةٍ۔ خراج جوڑنے اور تحصیل کرنے میں اس کی حالت نبطی کی سی ہے (ببط ایک قوم ہے عجمیوں کی)۔

إِنَّهُ اجْتَبَاهُ لِنَفْسِهِ۔ آپ نے اس کو خاص اپنے لئے چن لیا۔

بَيِّتٌ مِّنْ لُّلُؤَةٍ مُّجَبَّاةٍ۔ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ

سے پوچھا بہشت میں قصب کا گھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا خول دار موتی کا ایک گھر۔

ابن دہب نے مُجَبَّاة کا یہی معنی کیا ہے خول دار مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ خطابی نے کہا ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ مقلوب ہو اور جو ب سے نکلا ہو جس کے معنی کانٹے کے ہیں اور جو ب اس گڑھے کو بھی کہتے ہیں جو پتھر یا لکڑی میں کیا جائے اس میں پانی اکٹھا ہوتا ہے۔

میں :- کہتا ہوں جَبَّی الرَّجُلُ - کے معنی لغت میں یہ آئے ہیں کہ آدمی اوندھا ہو گیا بشکل رکوع اس کی مناسبت موتی سے نہیں نکلتی تو یقیناً یہ اور کوئی لفظ ہوگا جس کو راوی نے تحریف کر دیا۔

جَابِی - تحصیل دار اور ٹڈی۔

جَابِیہ - ایک بستی کا نام ہے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ التَّاءِ

جَتْ - ٹولنا کہ جانور موٹا ہے یا دبلا۔ بعض نے کہا اصل میں جَسَّ تھا سین کو تاء سے بدل دیا۔

جَتْر - چھاتا، چھتری شہیہ یہ معرب ہے چتر کا۔

جَبْتَر - ٹھلنا، پست قد آدمی۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ التَّاءِ

جَتْ - ڈرنا، کاٹنا، جڑ سے اکھیڑنا، مارنا۔

اجْتَبَات - جڑ سے اکھیڑنا۔

فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي جَاءَ نَبِيَّ بَحْرَاءَ فَجَشَّتْ مِنْهُ - کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا میں اس کی وجہ سے ڈرایا گیا یا فَجَشَّتْ مِنْهُ - میں اس سے ڈر گیا۔ یہ جَتْ يَجُتُّ سے نکلا ہے بمعنی ڈر گیا۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ”میں اپنی جگہ سے اکھیڑ ڈالا گیا“۔ ایک روایت

۱۔ مانند اس خبیث درخت کے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھیڑا جائے۔ (م)

۲۔ اور ام عمرو کو تین طلاق۔ (م)

۳۔ اور شعرا کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ وہ ہروادی میں حیران پھرتے ہیں۔ (م)

میں فَجَشَّتْ ہے۔ اس کا ذکر اوپر گزر چکا۔

مَا نَرَى هَذِهِ الْكُمَاةَ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي أُجْتُتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ فَقَالَ بَلْ هِيَ مِنَ الْمَنِّ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا یہ جو کھنبے (کو کرمتا) کا درخت ہے ہم سمجھتے ہیں یہ وہی درخت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ آپ نے فرمایا واہ واہ کھنسی تو من میں سے ہے (جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا)۔

اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جُثَّتِهِ - یا اللہ زمین کو اس کے جسم سے جدا رکھ۔

جَشَّات - ایک زرد درخت ہے کڑوا خوشبودار اس میں بابونہ کی طرح پھول ہوتے ہیں۔

وَعَرَصَاتُ جَشَّاتٍ - اور جشات کے میدان - عرب کے ایک شاعر نے اپنے اونٹنی کی تعریف میں یہ مصرعہ کہا تَرْغَمِي الْعِرَارَ الْغَضَّ وَالْجَشَّاتَا - (یعنی وہ اونٹنی تازی عرار اور جشات چرتی ہے عرار بھی ایک زرد رنگ کی خوشبودار گھاس ہے) اب اس کو دوسرے مصرعہ کے لئے کوئی قافیہ نہ سوچا تو کم بخت کیا کہنے لگا وَ أُمِّ عَمْرٍ وَ طَالِقٍ ثَلَاثًا ام عمرو اس کی جو رو تھی لوگوں نے کہا بھلا ام عمرو نے کیا قصور کیا جو تو نے اس کو طلاق دے دی کہنے لگا میں کیا کروں وہ قافیہ میں آگئی ایسے ہی شاعروں کے باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَأَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۚ

جَشَمَ يَجْشُمُ - زمین سے لگ جانا - اپنی جگہ سے نہ بلنا، سینے کے بل گرنا۔

نَهَى عَنِ الْمُجَشَّمَةِ - آپ نے جانور کو باندھ کر اس کو تیروں (گولیوں) وغیرہ سے مارنے سے منع فرمایا (جیسے جاہل بے رحم لوگ کیا کرتے ہیں۔ بے زبان پرندوں کو باندھ کر ان کو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ عام ہے ہر جانور کو شامل ہے مگر اکثر

جماعت اپنے پیغمبر کے پیچھے ہوئے گی، ایک روایت میں جُثِثًا ہے بشد ید یا۔ یہ جاث کی جمع ہے یعنی گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے یا پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہونے والے۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو لِلْخُصُومَةِ بَيْنَ يَدَيِ عَزَّوَجَلَّ۔ (حضرت علی نے فرمایا) میں سب سے پہلے دونوں زانوؤں کے بل بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں گا (فریاد کروں گا کہ لوگوں نے میرے ساتھ ایسی بدسلوکی کی)۔

حَوْلَ جَهَنَّمَ جُثِثًا۔ دوزخ کے گرداگرد زانوؤں کے بل بیٹھے ہوں گے۔
فَجَثَّتْ فَتَاةٌ۔ ایک جوان عورت دونوں زانوؤں کے بل بیٹھی۔

رَأَيْتُ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ جُثَا۔ میں نے شہیدوں کی قبریں دیکھیں مٹی کے ڈھیروں کی طرح۔

فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثُوَّةً مِنْ تُرَابٍ۔ جب ہم کو پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ایک مٹھالے لیتے۔
إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مُجَبَّةً۔ میں بعض نے مُجَبَّاتٌ پڑھا ہے یعنی دونوں زانوؤں کے بل اوندھا کر کے (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْحَاءِ

جَحَّ۔ بچانا، یا نج کھانا۔ نج کہتے ہیں خر بوزے یا حظل کو۔
أَجَحَّتِ الْمَرْأَةُ۔ عورت کے جننے کا وقت آن پہنچا۔
مَرَبًا مَرْأَةً مُجَحَّجَةً۔ ایک عورت پر سے گذرا جس کی زچگی کا وقت نزدیک آگیا تھا۔

إِنَّ كَلْبَةً كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُجَحَّجًا فَعَوَى جَرَاؤَهَا فِي بَطْنِهَا۔ بنی اسرائیل میں ایک کتی جننے کے قریب تھی اس کا بچہ اس کے پیٹ ہی میں بھونکنے لگا (آواز کرنے لگا)۔

جَحَجَجَ۔ یا جَحَجَجَ۔ نخی، سردار۔ جَحَاجِحَةٌ۔ اس کی جمع ہے۔ سیف ذی یزن کی حدیث میں ہے بیض مغالبة غلب جحاجحة۔

پرندوں اور خرگوش وغیرہ میں یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے)۔
فَلَزِمَهَا حَتَّى نَجَثَمَهَا۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ رہا یہاں تک کہ اس پر چڑھ بیٹھا۔

الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلَى قَلْبِهِ۔ شیطان اس کے دل پر جم گیا ہے۔

فِي جُسَمَانِ إِنْسٍ۔ آدمی کے جسم میں۔
الشَّيْطَانُ يَذِيرُ ابْنَ آدَمَ بِكُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَعْيَاهُ جَثَمَ لَهُ عِنْدَ الْمَالِ فَأَخَذَ بِرَقَبَتِهِ۔ شیطان آدمی کو ہر طرح گھماتا رہتا ہے (جس طرح کاناچ چاہتا ہے نچاتا ہے) جب کوئی آدمی شیطان کو تھکا ڈالتا ہے (اس کو عاجز کر دیتا ہے اس کے دانوں میں نہیں آتا) تو وہ کیا کرتا ہے مال دولت آنے پر اس کے پاس جم جاتا ہے اس کی گردن تھام لیتا ہے۔

مترجم:- نے کئی آدمیوں کو دیکھا جو بڑے عابد زاہد شب بیدار تہجد گزار تھے اتفاق سے ان کو دولت مل گئی تو سارا تقویٰ اور زہد بھول گئے۔ دنیا میں ایسے مشغول ہوئے کہ دین کے کاموں کا ذرا بھی خیال نہ رہا۔

رَجُلٌ جَثَامَةٌ يَا جُثَمَ۔ بڑا سونے والا۔
جُثُوُّ يَا جُثَى۔ ناقص داوی ہو یا ناقص یائی۔ گھٹنوں کے بل بیٹھنا۔ یا انگلیوں کی نوکوں پر کھڑا ہونا۔

مِنْ آذَابِ الدُّعَاءِ الْجُثُوُّ۔ دعا کے آداب میں یہ بھی ہے کہ آدمی دوزانو بیٹھے (جیسے نماز میں بیٹھتا ہے)۔
مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح آوازیں نکالے (نوحہ کرے چیخے چلائے) تو وہ دوزخ میں سے ہے۔

جُثَا اور جُثَا اور جُثَا۔ جُثُوَّة کی جمع ہے۔ یہ معنی پتھروں کا ڈھیر یا مٹی کا ڈھیر جیسے جُثَى ہے۔

مَنْ دَعَا يَا لِفُلَانٍ فَإِنَّمَا يَدْعُو إِلَى جُثَا النَّارِ۔ جو شخص نام لے کر میت پر روئے کہے ہائے فلانے شخص! تو وہ دوزخ کے ڈھیر کی طرف بلاتا ہے۔

إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ جُثَى كُلُّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا۔ قیامت کے دن لوگوں کی جماعتیں ہو جائیں گی ہر

اَمْسْتَاَصِلَةً اَمْ مُجْحَجَةً - کیا نابود کرنے والی ہے یا کئے والی ہے۔ بعض نے کہا یہ لفظ مقلوب ہی اصل میں مُجْحَجَةً بتقدیم حائے مہملہ بن جیم معجمہ تھا۔

جَحْجَحْتُ - میں ایک بات کہنا چاہتا تھا مگر نہیں کہی باز آ گیا (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

جَحْدٌ يَجْحُوذُ - جان بوجھ کر انکار کرنا، جھٹلانا۔

جَحْدَلَةٌ - پچھاڑنا، باندھنا، بھرنا، جوڑنا، محتاجی کے بعد مال دار بن جانا۔ جمال (شتر باں) ہونا، جانور کرایہ پر چلانا۔

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ وَهُوَ يَتَجَحَّدُ وَ اَنَا اَتَّبِعُهُ - میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور وہ لوٹا پوٹا جا رہا ہے میں اس کے پیچھے لگا ہوا ہوں تو يَتَجَحَّدُ کا معنی یہ ہو گا وہ پھڑپھڑ رہا ہے مگر یہ معنی یہاں نہیں بنتا۔ معلوم ہوا کہ راوی کی غلطی ہے اس نے بجائے يَتَذَخَّرُ کے يَتَجَحَّدُ کر دیا۔

جَحْرٌ - سوراخ میں گھس جانا، آنکھ کا بیٹھ جانا، دیر کرنا۔

جَحْرٌ - سوراخ، بل، اس کی جمع جَحِرَةٌ اور أَجْحَارٌ اور أَجْحَرَةٌ ہے۔ عام لوگ جَحْرٌ کو معنی دبر استعمال کرتے ہیں۔

لَيْسَتْ عَيْنُهُ بِنَاتِنَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ - دجال کی آنکھ نہ اٹھی ہوگی نہ اندر گھسی ہوگی۔ بعض نے اس کو جَحْرَاءَ پڑھا ہے جیم معجمہ پھر خائے معجمہ سے۔ اس کے معنی آگے آتے ہیں۔

اِذَا خَاصَّتِ الْمَرْأَةُ حَرُمَ الْجُحْرَانِ - بہ ضمنہ نون اور بہ کسرہ نون دونوں طرح مروی ہے۔ اول صورت میں یہ معنی ہو گا کہ حیض کی حالت میں عورت کی فرج حرام ہے۔ حجر ان فرج کو کہتے ہیں اور جب نون مکسور ہو تو یہ تشبیہ ہو گا حجر کا۔ یعنی دونوں سوراخ (فرج اور دبر) حرام ہوں گے۔ ابن جوزی نے کہا کہ کسرہ کی روایت غلط ہے کیونکہ دبر تو ہمیشہ سے حرام ہی ہے حیض کی حالت میں اس کا حرام ہونا کیا معنی۔ بعض نے کہا حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ دبر کا سوراخ تو پہلے ہی سے حرام ہے جب حیض آیا تو دونوں حرام ہو گئے۔

اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَعْضِ حُجْرِهِ - ایک سوراخ

سے آنحضرتؐ کے کسی حجرے میں جھانکا (یہ جھانکنے والا مروان تھا جس کو آپؐ نے مدینہ سے نکلوا دیا تھا)۔

فَلَدَغَ أَبُو بَكْرٍ مِنَ الْجُحْرِ - ابو بکر صدیقؓ کو (غار ثور میں) ایک سوراخ سے ڈنک مارا گیا (جس میں انہوں نے اپنا پاؤں لگا دیا تھا)۔

لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ صَبٍّ لَتَبَعْتُمُوهُمْ - (تم بھی اگلی امتوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال چلو گے) اگر وہ گھوڑ پھوڑ کے سوراخ میں گھسیں تو تم بھی ان کے پیچھے پیچھے گھس جاؤ گے (یعنی اپنی عقل اور فہم سے کام لینا چھوڑ دو گے بس نصاریٰ کی تقلید پر جان دو گے۔ آپؐ کا ارشاد بالکل پورا ہوا۔ ہمارے زمانہ میں تو مسلمانوں نے کھانے پینے پہننے گھر کی آرائش زیب و زینت معاشرت کے کل امور میں نصاریٰ کی تقلید اختیار کر لی ہے اور یہ نہیں سوچتے کہ کون سا کام ان کا قابل تقلید ہے اور کون سا قابل رد و انکار۔ نہ اس میں فکر کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کی آب و ہوا اور مزاج ان کاموں کو مقتضی ہے یا نہیں۔)

لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْجُحْرِ - کوئی تم میں سے (زمین کے) سوراخ میں پیشاب نہ کرے (کیونکہ شاید اس میں کوئی زہریلا جانور ہو وہ نکل کر کاٹ لے)۔

(کہتے ہیں سعد بن عبادہ نے ایک سوراخ میں پیشاب کیا اس میں جن رہتے تھے۔ انہوں نے سعد کو قتل کر ڈالا۔ ایک لونڈی نے سوراخ میں پیشاب کیا۔ جن اس پر چڑھ بیٹھا وہ بیمار ہو گئی۔ ایک بزرگ نے اس جن سے کہا کیوں اس لڑکی کو ستاتا ہے۔ چھوڑ دے۔ وہ کہنے لگا اس کو تو مار کر چھوڑ دوں گا اس لئے کہ میں نے نماز پڑھنے کے لئے مصلے بچھایا تھا اس نے ایک دم آن کر اس پر پیشاب کر دیا)۔

فِي جُحْرِي اَذُنِي - اس کے دونوں کان کے دونوں سوراخوں میں۔

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ يَا لَا يُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرَّتَيْنِ - مومن کو ایک ہی سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں مارا جاتا۔ (پہلے ڈنک میں وہ ہوشیار ہو جاتا ہے پھر ایسا کام نہیں

کرتا جیسے کہتے ہیں دودھ کا جلا مٹھا (چھاج) پھونک پھونک کر پیتا ہے)۔

مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ - آزمودہ را آزمودن جہل است۔^۱

بَالَ فِي الْجُحْرِ - سوراخ میں پیشاب کیا۔

جَحَشَ - کھال چھیلنا۔

إِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرْسٍ فَجَحَشَ شِقُّهُ - آنحضرتؐ گھوڑی پر سے گر پڑے آپ کے ایک طرف کا جسم چھل گیا (اللہ نے بچا دیا اور زیادہ ضرب نہیں آئی)۔

بُعْدًا لَكُنَّ وَ سَحَقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أَجَاحِشَ -

(جب قیامت کے دن آدمی کے اعضا اس کے خلاف گواہی دیں گے تو وہ کہے گا) چلو دور ہو میں تمہارے ہی لئے تو بچاؤ کرتا رہا تھا۔ اپنے برے اعمال سے مکر گیا تھا کہ تم کو تکلیف نہ پہنچے)۔

فَجَحَشَ شِقُّهُ الْاَيْسَرُ - آپ کے بائیں طرف کا جسم چھل گیا۔ (جحش گدھے کے بچے کو بھی کہتے ہیں۔ اور جحش حضرت زینب کے والد کا بھی نام تھا)۔

جُحُوْطٌ - آنکھ باہر نکل آنا یا آنکھ بڑی ہونا، ٹٹٹکی لگانا، گھورنا۔

تَجَحِيْطٌ - گھورنا۔

جَاحِظٌ - معز لہ کا ایک عالم گذرا ہے جو بڑا ادیب

بھی تھا۔

وَأَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ جُحِيْظٌ تَنْتَظِرُونَ الْعَذَابَ - تم اس دن آنکھیں نکالے ہوئے فساد کے منتظر تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

جَحَفَ - کھال چھیلنا، کھودنا، اکٹھا کرنا، لات مارنا، باہر نکالنا، مائل ہونا، گیند کھیلنا، اچک لے جانا۔

اجْحَافٌ - اٹھانا، لے جانا، ہلاک کرنا، نزدیک ہونا۔

خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَإِذَا تَجَاحَفْتُ قُرَيْشُ

الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَارْقُصُوهُ - سرکاری منصب یومیہ ماہوار سالانہ ششماہی جب تک منصب رہے (یعنی شریعت کے موافق امام برحق عطا کرے) تو لو پھر جب قریش کے لوگ بادشاہت کے لئے تلواریں چلائیں (ایک دوسرے سے لڑیں) تو اس کو چھوڑ دو۔ (کسی فریق کے ساتھی نہ بنو اپنی گذراؤں طرح سے کر لو۔ مثلاً تجارت، صنعت، زراعت وغیرہ سے)۔

إِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ أَجَحَفْتُ بِهِمُ الْفَاقَةَ - میں نے ان لوگوں کے لئے معاشیں مقرر کیں جن کو احتیاجوں نے فقیر بنا دیا (ان کے پاس مال متاع نہیں رہا)۔

إِنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَ أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ فَاجْتَحَفَ ابْنَتَهَا زَيْنَبَ مِنْ حُجْرِهَا - عمار بن یاسرؓ بی ام سلمہ کے پاس گئے وہ ان کے دودھ بھائی تھے اور ان کی بیٹی زینب کو ان کی گود سے چھین لیا۔

وَقَّتْ لِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ - آپ نے شام والوں کا میقات جھہ مقرر کیا۔ (یہ ایک مقام ہے مکہ مدینہ کے درمیان رابغ کے قریب)۔

فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ - اس بخار کو تو جحف میں بھیج دے۔ (اس زمانہ میں وہاں یہودی رہتے تھے۔ کہتے ہیں آپ کی دعا کا اثر اب تک باقی ہے جو کوئی جھہ کا پانی پئے اس کو بخار آتا ہے)۔

سَيِّلْ جُحَافَ - بھیلا جو سب بہا لے جائے۔
إِنْ بَسَطْتُ وَ بَسَطُوا أَجَحَفْتُ بِهِمْ - اگر میں اسراف کروں وہ بھی اسراف کریں تو میں ان کو نقصان پہنچانے والا ہوں گا۔

أَجَحَفْتُ بَعْبِدِهِ - اپنے غلام کو ایسے کام کی تکلیف دے جو اس سے نہ ہو سکے۔

جَحَمَ - سلگانا، کھولنا، باز رہنا، شعلے مارنا۔

كَانَ لِمَيْمُونَةَ كَلْبٌ يُقَالُ لَهُ مِسْمَارٌ فَأَخَذَهُ ذَا يُقَالُ لَهُ الْجُحَامُ فَقَالَتْ وَارْحَمَتَا لِمِسْمَارٍ - ام المؤمنین

۱۔ جسے آزمایا ہوا سے دوبارہ آزمائے بغیر جہالت ہے۔ (م)

۲۔ سیلاب۔

میمونہ کے پاس ایک کتا تھا اس کا نام مسمار تھا اس کو حمام کی بیماری ہو گئی (حمام ایک بیماری ہے جو کتے کے سر میں ہو جاتی ہے آنکھیں سوج جاتی ہیں) وہ کہنے لگیں ہائے بچارہ مسمار رحم کے قابل ہے۔

جَحِيمٌ - دوزخ کیونکہ اس میں بہت سخت آگ ہے سخت شعلہ مارنے والی آگ کو جو ایک گڑھے میں ہو اس کو جحیم کہتے ہیں۔ جحیم بھی اسی کے معنی میں ہے۔

جَحْمَةُ الْأَسَدِ - یعنی شیر کی آنکھ چونکہ وہ آگ کی طرح چمکتی اور سرخ ہوتی ہے۔

جَاحِمٌ - بہت گرم مکان۔

أَجْحَمٌ - باز رہا۔

جَحْمَرٌ - بڑھیا اس طرح جَحْمَرِش اس کی تصغیر جَحِيمَرٌ آتی ہے شین تصغیر میں گر جاتی ہے۔

إِنِّي أَمْرَأَةٌ جَحِيمَرٌ - میں بوڑھی عورت ہوں۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْخَاءِ

جَخَجَخَةٌ - پکارنا، چلانا، گرانا، جماع کرنا۔

إِذَا رَدَّتِ الْعِزُّ فَجَخَجَخُ فِي جُشْمٍ - اگر تو عزت چاہتا ہے تو جشم قبیلے کو پکارا ان میں شریک ہو جا۔ (جشم ایک قبیلہ ہے بنو حارث کا) - جَخَجَخُ صیغہ امر ہے جَخَجَخَةٌ سے بفتح جیم معجم و سکون خائے معجم و کسرہ معجم و سکون خائے معجم۔

جَخَّ - لیٹنا جماع کرنا نماز میں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھنا۔

كَانَ إِذَا سَجَدَ جَخَّ - آنحضرت جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے ایک روایت میں جَخِي ہے۔

جَخْرٌ - کنوے کا منہ بڑا کرنا بدبودار ہونا، بڑا ہونا۔ خالی ہونا۔

جَخْرَاءٌ - وہ عورت جس کی فرج بدبودار ہو۔

غَيْنٌ جَخْرَاءٌ - چپڑ والی آنکھ۔

غَيْنُ الدَّجَالِ لَيْسَتْ بِنَاتِنَةٍ وَلَا جَخْرَاءٌ - دجال کی آنکھ نہ اٹھی ہوگی نہ چپڑ والی (بالکل چھوٹی اور تنگ)۔ جَخْفٌ - فخر کرنا، اترانا، سو جانا، خرانے لینا، ڈرانا۔ جَخَافٌ - مغرور۔

فَالْتَفَتَ إِلَى فَقَالَ جَخْفًا جَخْفًا - حضرت عمرؓ نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگے فخر زمانہ ہو فخر زمانہ ہو ایک روایت میں جَفْخًا جَفْخًا ہے۔ یہ مقلوب ہے۔

نَامَ وَهُوَ جَالِسٌ حَتَّى سَمِعْتُ جَخِيفَهُ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - آنحضرت بیٹھے بیٹھے سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خرانے کی آواز سنی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ جَخُوٌ - اوندھا کرنا۔

تَجَخِيهِ - نماز میں بازو پسلیوں سے اور پیٹ زمین سے جدا رکھنا، جھک جانا۔

إِذَا سَجَدَ جَخِي - آپ سجدے میں تجخہ کرتے۔ كَالْكُوْزِ مُجَخِيًا - جیسے جھکا ہوا کوزہ (اس میں پانی نہیں رہتا۔ یہ مثال اس دل کی دی جس میں نیک بات نہیں تھمتی)۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الدَّالِ

جَذَبٌ - قحط سالی، خشکی، عیب کرنا۔

أَجَذَبُ الْقَوْمُ - ان لوگوں پر قحط ہوا۔

أَرْضٌ جَذَبٌ - قحط زدہ زمین یا خشک اور سخت جو پانی نہ چوسے۔ اس کی جمع أَجَذَبٌ - پھر اس کی جمع أَجَادِبٌ ہے۔

وَكَانَتْ فِيهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ - اس میں کچھ زمینیں خشک اور سخت تھیں جنہوں نے پانی روک رکھا۔ (پیا نہیں) خطاب نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح أَجَارِدُ ہے یعنی صاف پتھر جن میں روئیدگی نہ ہو۔ بعض نے أَحَادِبُ حائے طلی سے روایت کیا ہے یعنی اونچی اور بلند زمینیں۔ صاحب نہایہ نے کہا صحیحین میں أَجَادِبُ ہے جیم معجم سے۔

هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَاجْتَذَبَتِ الْبِلَادُ - اونٹ جانور مر گئے اور بستیاں قحط زدہ ہو گئیں۔

وَالْأُخْرَى جَذَبَةٌ - اور دوسری قحط زدہ ہے یہ ضد ہے

خُضْبَةُ كِي -

إِنَّهُ جَذَبَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ - عِشَا كِي نَمَاز كِي
بعد گپ شب كرنا (نقلیں حكائیتیں داستان سننا) برا جانا
معیوب ركھا (كيونكه ايسا كرنے سے تهجد كے لئے آنكه نہ
كھلے كی بلكه صبح كی نماز بهی وقت پر ادا نہ ہونے كا ڈر ہوگا) -
إِذَا كَانَتْ الْأَرْضُ مُجْدِبَةً فَانْجُوا عَلَى الدَّوَابِّ -
جب زمین قحط زدہ ہو تو جانوروں كو اس پر سے تیز لے جاؤ (جلدی
وہاں سے گذر جاؤ) -

جَذَبْتُ - قبر - اس كی جمع اَجْدَاثُ ہے -

فِي جَذَبٍ يَنْقُطُ فِي ظِلْمَتِهِ أَثَارُهَا - قبر میں جس
کی تاریکی سے اس كے نشان مٹ جائیں گے -
نُبُوْنُهُمْ أَجْدَاثُهُمْ - ہم ان كو ان كی قبروں میں اتار
دیں گے وہاں جگہ دیں گے -

جَذَخَ - سَتُو پانی میں گھولنا -

إِنْزُلْ فَاجْذَخْ لَنَا - اتر ہمارے لئے سَتُو گھول -

مَجْذَخٌ - سہ شاخہ کچھ جس سے شربت وغیرہ ملا تے ہیں -
جَذَحُوا بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ شَرْبًا وَبَيْنًا - انھوں نے
اپنے اور میرے لئے ایک زہریلا شربت ملایا -

لَقَدْ اسْتَسْقَيْتُ بِمَجَادِيهِ السَّمَاءِ - میں نے آسمان
کی کاریوں (منازل نجوم جن کو دیکھ کر عرب لوگ یہ کہتے تھے کہ
اب پانی بر سے گا) سے پانی چاہا (اب ضرور پانی بر سے گا) -

مَجَادِيحٌ - جمع ہے مَجْدَحٌ کی - وہ ایک ایسی کاری
(منزل) ہے جس کو عرب لوگ سمجھتے تھے کہ وہ خطا نہیں
کرتی ضرور اس سے پانی برستا ہے (یہ تین ستارے ہیں
سہ شاخہ کچھ کی طرح) بعض نے کہا وہ دبران ہے (جو چاند
کی ایک منزل ہے وہاں پانچ ستارے اکٹھے ہیں) حضرت
عمرؓ کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ ان منزلوں سے میں نے
پانی چاہا کیونکہ یہ تو کفر اور جاہلیت کی رسم ہے ان کا مطلب
یہ ہے کہ ہم لوگوں کا استغفار اور پروردگار کی بارگاہ میں
گزر گزانا یہ ان ساری منزلوں کے برابر ہے جن سے عرب
لوگ پانی چاہا کرتے تھے -

جَذَجُدَ - کنواں جس میں بہت پانی ہو اور ایک چھوٹا پرندہ مڈی
کے برابر ہوتا ہے رات کو بہت آواز کرتا ہے - بعض نے کہا پیپا
(صرصر) کو کہتے ہیں -

فَاتَيْنَا عَلَى جَذَجُدٍ مُتَذَمِّنٍ - ہم ایک کنوے پر پہنچے
جس کے گرد لید اور گوبر کی سبزی تھی - ابو عبید نے کہا صحیح علی
جَذَجُدٌ ہے - جد کہتے ہیں اس کنوے کو جو اچھے سبز تر و تازہ مقام پر
واقع ہو -

فِي الْجَذَجُدِ يَمُوتُ فِي الْوُضُوءِ قَالَ لَا بَأْسَ
بِهِ - اگر جد و جد وضو کے پانی میں گر کر مر جائے تو کچھ قباحت نہیں
(کیونکہ اس میں خون نہیں ہوتا) -

جَذَّ - کاٹنا، کوشش کرنا، بڑا ہونا، نصیب، سعادت، تو نگری،
عظمت، مال داری، دادا، نانا -

جَذَّ - ٹھیک، درست، سچی طور سے کہنا (یہ ہزل کی ضد
ہے) کوشش کرنا، یعنی ہونا، انتہا درجے کا ہونا، نہر کا کنارہ -
جَذَّ - کنارہ، مٹاپا، کنواں جو سبز تر و تازہ مقام میں ہو
سمندر کا کنارہ -

تَعَالَى جَذَكٌ - تیری عظمت اور بزرگی بہت بلند ہے -
لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَذِّ مِنْكَ الْجَذُّ - تیرے سامنے تو نگری
کی تو نگری کچھ کام نہ آئے گی (بلکہ نیک اعمال کام آئیں
گے) یا اس کا نصیب یا اس کا دادا نانا کچھ کام نہیں آئے گا -
بعض نے بکسرۃ جیم پڑھا ہے یعنی کوشش کرنے والی کی
کوشش کچھ کام نہ آئے گی -

وَ إِذَا أَصْحَابُ الْجَذِّ مَحْبُوسُونَ - کیا دیکھتا ہوں
دنیا میں جو تو نگری لوگ تھے وہ روک دئے گئے ہیں (بہشت میں
جانے سے) -

دَعَا بِثِيَابِ جَذْدٍ - نئے کپڑے منگوائے -

أَصْحَابُ الْجَذِّ - نصیب والے، وجاہت والے - بعض
نے کہا حکومت والے -

كَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَالْإِمْرَانَ
جَذَّ فِينَا - جب کوئی شخص ہم میں سے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل
عمران پڑھ لیتا (ان کو تفسیر اور شان نزول وغیرہ سمیت یاد

کر لیتا) تو اس کا درجہ بڑا ہوتا (وہ عالم گنا جانا)۔

إِذَا جَدُّ فِي السَّفَرِ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ۔
آنحضرتؐ کو جب جلدی سفر کرنا منظور ہوتا تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیتے (اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو سفر میں جمع کو جائز نہیں رکھتے)۔

جَدُّ يَأْجِدُ يَأْجِدُ جَدُّهُ الْأَمْرُ يَأْجِدُ الْأَمْرُ يَأْجِدُ
فِيهِ يَأْجِدُ فِيهِ۔ ان سب کے ایک معنی ہیں یعنی کوشش کی اہتمام کیا۔

لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرِيَنَّ اللَّهُ مَا أَجَدُّ يَأْجِدُ يَأْجِدُ مَا
أَجَدُّ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آنحضرتؐ کے ساتھ مشرکوں کے
کسی جنگ میں حاضر کیا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیسی کوشش کرتا
ہوں (کیسی بہادری سے لڑتا ہوں)۔

حَتَّى اشْتَدَّ النَّاسُ الْجِدُّ۔ لوگوں پر جہاد کے لئے
کوشش کرنا (سفر کرنا) سخت ہوا۔

هَذَا جَدُّكُمْ۔ (یہ مدینہ کے یہودیوں نے آنحضرتؐ کو
آتے دیکھ کر انصار سے کہا) انصاری لوگو یہ تمہارا حاکم یا تمہارا
نصیبہ یا تمہارا بزرگ یا بڑا صاحب نصیب آن پہنچا۔

كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي الْجَدِّ۔ کوفہ والوں نے دادا
کے باب میں لکھا (جب باپ نہ ہو تو اس کو تر کے میں سے کیا
ملے گا)۔

نَهَى عَنْ جَدِّ اللَّيْلِ۔ رات کو کھجور کاٹنے سے آپ
نے منع فرمایا (کیونکہ رات کو مسکین اور فقیر نہیں آسکتے دن کو
کاٹیں تو کچھ ان کو بھی ملے جاتی ہے)۔

أَوْصَى بِجَادٍ مَائَةٍ وَسَقَى لِلْأَشْعَرِيِّينَ وَبِجَادٍ مَائَةٍ
وَسَقَى لِلشَّيْبِيِّينَ۔ اشعری لوگوں کے لئے اتنے درختوں کی
وصیت کی جن میں سے سو دس کھجور کاٹی جائے اور ایسی ہی
چیز لوگوں کے لئے۔

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فَلَهُ جَادٌ مَائَةٌ وَخُمْسَيْنِ وَسَقَا۔ جو
شخص جہاد کے لئے گھوڑا تیار رکھے اس کو ایک سو پچاس دس
کھجور کے کٹاؤ کے موافق درخت دیے جائیں گے (یہ حکم

ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کے پاس گھوڑے
بہت کم تھے)۔

إِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكَ جَادَ عَشْرَيْنِ۔ میں نے تجھ کو
بیس دس کھجور کے کٹاؤ کے درخت دیئے تھے۔ (یہ ابو بکر صدیقؓ
نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا)۔

نَحَلْنِي أَبِي جَادَ عَشْرَيْنِ۔ میرے والد نے مجھ کو بیس
دس کھجور کے کٹاؤ کے درخت دیئے تھے۔ (ابو بکر صدیقؓ نے
حالت صحت میں حضرت عائشہؓ کو اتنے کھجور کے درخت دینے
تھے مگر ان کا قبضہ نہیں کرایا تھا تو مرض موت میں یہ فرمایا کہ ان
درختوں میں دوسرے وارثوں کا بھی حصہ ہے)۔

مِنْ كُلِّ بَحَاةٍ عَشْرَةٌ۔ ہر اتنے درختوں میں جن میں
سے دس دس کھجور کاٹی جائے۔

عَلَى جَدِّ السَّلَامَةِ۔ سلامتی کے رستہ پر۔

جَدَّلَهُ۔ اس کے لئے کاٹ دیا۔

يُسَلِّفُنِي إِلَى الْجَدَادِ۔ کھجور کے کٹاؤ کے زمانہ تک مجھ
کو قرض دے۔

يَجْدُونَ۔ کاٹتے ہیں۔

لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَا عِبَا جَادًا۔ کوئی تم
میں سے ایسا نہ کرے کہ اپنے بھائی کی چیز دنگی ہنسی کے طور پر
لے پھر سچ مچ اس کو رکھ لے (یعنی جد کے طور پر تو ہازل اور
لاعب کے بعد وہ جاد ہوا)۔

أَجَدُّ كَمَا لَا تَقْضِيَانِ كِرَاءَ كَمَا۔ کیا سچ کہتے ہو (یا
تم کو قسم ہے) تم اپنا کرایہ نہیں دینے کے۔

لَا يُضْطَحُّ بِجَدَّاءٍ۔ ایسی مادہ بکری قربانی نہ کرے
جس کا دودھ بیماری کی وجہ سے خشک ہو گیا ہو۔ کہتے ہیں
تَجَدَّدَ الضَّرْعُ تَحْنُ سَوَكْهَ گنا۔

جَدَّاءُ۔ وہ عورت جس کی پستان چھوٹی ہوں۔

إِنَّهَا جَدَّاءُ۔ وہ عورت چھوٹے پستان والی ہے۔

جَدُّ ثَدْيَا أُمِّكَ۔ خدا کرے تیرے ماں کی پستان
کاٹی جائیں۔

كَانَ لَا يَأْتِي أَنْ يُصَلِّيَ فِي الْمَكَانِ الْجَدِّ۔ ہموار

کَامَرَارِ الْحَدِيدِ عَلَى الطُّسْتِ الْجَدِيدِ - جیسے نئی
طست پر لوہا پھراؤ۔

تَعَالَى جَدُّهُ - اس کا فیض بلند ہے یا اس کی حکومت عالی
ہے۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ
يُجَدِّدُ دِينَهَا - اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اخیر پر (اس امت میں
سے) ایک شخص ایسا پیدا کرے گا جو دین کو تازہ کر دے گا (جو جو
بدعتیں لوگوں نے نکالی ہوں گی ان کو رد کرے گا) بیان کر دے گا
سچا سیدھا طریقہ سنت کا قائم کرے گا۔

(فائدہ - ہر فرقہ اپنے طریق کے علماء اور مشائخ کو اپنے
اپنے زعم میں مجدد قرار دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بخوبی معلوم ہے
کہ درحقیقت اس دین میں ہر صدی کے آخر میں کس کس کی
ذات مجدد ہوئی ہے۔ بظاہر جس عالم نے صدی کے آخر میں
قرآن اور حدیث کی اشاعت کی ہو بدعات کو مٹایا ہو وہی مجدد
ہے۔ دوسری صدی کے آخر پر امام شافعی اور تیسری صدی کے
آخر پر نواب ابوالطیب نور اللہ مرقدہ کی ذات معلوم ہوتی ہے
اور بارہویں صدی کے آخر پر امام شوکانی یا شاہ ولی اللہ صاحب
کی ذات فیض آیات واللہ اعلم باحوال عبادہ یجتبیٰ من
یشاء و یھدی الیہ من یشاء - ہنسی تو ان نیم تر مولویوں پر
آتی ہے جو اپنے قلم یا زبان سے اپنے تئیں مجدد قرار دیتے ہیں اور
سب سے زیادہ ہنسی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر آتی ہے
جنہوں نے ماشاء اللہ نہ حدیث پڑھی نہ حدیث کی سند کسی محدث
مستند سے لی۔ جو آپ کے دل میں آتا ہے وہ تکبندی کے طور پر
حدیث و قرآن کے معنی کر لیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ کس نے
میرے سوا اس صدی یعنی چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا
دعویٰ کیا ہے۔ سبحان اللہ! اس کے معنی اس حدیث میں شروع
کے آپ ہی نے لئے ہیں مگر مجددیت تو آپ کی شان کا تنزل ہے
آپ تو فرماتے ہیں میں مہدی ہوں، حارث ہوں، حراث ہوں،
عیسیٰ ہوں، امام الزماں ہوں، مثیل عیسیٰ ہوں، عیسیٰ سے افضل
ہوں، نبی ہوں، رسول ہوں، محمد مصطفیٰ ہوں۔ (بروزی طور پر)
مالک کن فیکون ہوں (یعنی خدا ہی ہوں یا شریک خدا۔

زمین پر نماز پڑھنے میں پرواہ نہیں کرتے۔ بعض نے جَدُّ
کے معنی باریک ریت کے کئے ہیں۔

فَوَجَلَ بِهِ فَرَسُهُ فِي جَدِّهِ مِنَ الْأَرْضِ - عقبہ بن ابی
معیط کا گھوڑا ایک ہموار زمین میں کیچڑ میں پھنس گیا۔

كَانَ يَخْتَارُ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَدِّ إِنْ قَدَّرَ عَلَيْهِ - وہ
نہر کے کنارے اگر ہو سکے تو نماز پڑھنا پسند کرتے۔

جَدُّ اور جَدُّہ - نہر یا سمندر کا کنارہ (پورٹ بندر ساحل)۔
جَدُّہ - ایک شہر کا نام جو مکہ کے راستہ میں ہے عام لوگ
اس کو جَدُّہ مفتوحہ جیم کہتے ہیں کس لئے کہ وہاں حضرت حوا کی قبر
ہے جو سب لوگوں کی دادی ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے اور قبر بھی جعلی
اور مصنوعی ہے۔

وَ إِذَا جَوَادُ مِنْهَجٍ عَنْ يَمِينِي - بڑے بڑے کھلے
راستے میری دہنی طرف ہیں۔ (جَوَادُ جمع ہے جَادَہ کی۔ جَادَہ
کہتے ہیں راستہ کو۔ بعض نے کہا بڑے راستے شاہراہ کو جس میں
دوسرے راستے جا کر ملتے ہیں)۔

وَ إِذَا أَنَا بِجَوَادٍ - یکا یک میں بڑے راستوں میں تھا۔
مَا عَلَى جَدِيدِ الْأَرْضِ - روئے زمین پر جو ہے یا
نہیں ہے۔

جَدِيد - موت کو بھی کہتے ہیں۔ اور بڑے نصیب والے
کو، موٹی گدہی (مادیان) کوئی چیز کو۔

كُلُّ جَدِيدٍ لَدِيدٌ إِلَّا الْمَوْتُ - ہر نئی چیز مزے دار
ہے موت کے سوا۔

مترجم :- کہتا ہے جن کو معلومات حاصل کرنے کا شوق
ہے ان کو موت بھی مزے دار معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہاں عالم
آخرت کی باتیں کھلیں گی۔

لَوْ كَانَ أَحَدُكُمْ إِحْتَرَقَ بَيْتُهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجَدِّدَهُ
يَا جَدِّدَهُ - اگر تم میں سے کسی کا مکان جل جائے تو وہ اس وقت
تک خوش نہیں ہوگا جب تک اس کو پھر نئے سرے سے نہ
بنالے۔

أَجِدُّوْ أَجُودُ مِنْ عُمَرَ - عمر سے زیادہ صاحب نصیب
اور بخشنے والا۔

سَأَلَتْهُ عَنِ الْجُدْرِ أَهْوَى مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ نَعَمْ - میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا حطیم کعبہ میں داخل ہے فرمایا ہاں۔
جُدْرَاتُ الْمَدِينَةِ - مدینہ کی دیواریں یہ جدر کی جمع ہے جو جدار کی جمع ہے۔

لَا تَسْتُرُوا الْجُدْرَ - دیواروں پر کپڑا وغیرہ نہ منڈھو۔
(یہ تکبر والوں کا شیوہ ہے)۔

تَلَالَاءُ فِي الْجُدْرِ - دیواروں میں چمک رہی تھی۔
الْكُمَاةُ جُدْرِي الْأَرْضِ - کھنسی گویا زمین کی چپک (ستیل) ہے۔ (جیسے چپک بدن کا فضلہ ہے ایسے ہی کھنسی زمین کا فضلہ ہے جو بن بونے بن پانی دیے خود بخود آگ آتی ہے گویا کہنے والے نے کھنسی کی برائی کی آنحضرتؐ نے اس کا رد کیا فرمایا نہیں کھنسی تو اللہ کی عنایت ہے من کی طرح ہے جو بنی اسرائیل پر آسمان سے اترتا تھا۔)

أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ فِي مُجَدَّرَيْنِ وَ مُحْصَيْنِ - ہم عبداللہ کے پاس ایسی جماعت میں آئے جن میں کچھ لوگوں کو چپک نکلی تھی کچھ کو حصہ (حصہ کہتے ہیں چھوٹے چھوٹے دانوں کو وہ بھی ایک قسم کی چپک ہے اس کو ہندی میں کھسرا کہتے ہیں)۔

ذُو الْجُدْرِ - ایک چراگاہ ہے مدینہ سے چھ میل پر وہیں سے آنحضرتؐ کی اونٹنیاں ڈاکو لوٹ لے گئے تھے۔

يُصَلِّي فِي الْمِنَى إِلَى غَيْرِ جَدَارٍ - آپ منیٰ میں بغیر سترے کے نماز پڑھ رہے تھے (سامنے دیوار وغیرہ کوئی آڑ نہ تھی)۔

جَدَسٌ - ایک شاخ ہے قبیلہ حم کی۔

مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ جَادِسَةٌ قَدْ عُرِفَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَهُ حَتَّى اسْلَمَ فَهِيَ لِرَبِّهَا - جس شخص کی کوئی بخر (غیر آباد) زمین ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں اس کی کہلاتی تھی پھر وہ مسلمان ہو گیا تو وہ زمین اسی کی رہے گا۔

جَادِسَةٌ - اوجاڑ ویران زمین اس کی جمع جوادس ہے۔
جَدْعٌ - قید کرنا ناک یا کان یا ہاتھ یا ہونٹ کا ٹنا۔ بعض نے کہا جَدْعٌ خاص ہے ناک کا ٹنے کے لئے۔

جَدْعًا لَهُ - اس کی ناک کٹے یا اس کو بھلائی نہ ہو (ان

اعاذنا الله من تلك الدعاوى الكاذبة والاقاويل الفاسدة)۔

اتَّعَسَ اللَّهُ جُدُودَكُمْ - اللہ تعالیٰ تمہارے نصیب خراب کرے۔

عَيْبُكَ مَسْتُورٌ مَا اسْعَدَ جَدُّكَ - تیرا عیب ڈھنکا ہوا ہے تو کیسا خوش نصیب ہے۔

إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ فَجُدَّ فِي جِهَازِهِ - جب کوئی مر جائے تو اس کی تجہیز تکفین میں جلدی کر۔

فُلَانٌ مُحْسِنٌ جَدًّا - فلاں شخص پرلے سرے کا نیک ہے۔

اسْقِنَا مَطَرًا جَدًّا طَبَقًا - ہم پر زور کا عام پانی برسا۔
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يُمَشِي بِهِ عَلَى جَدِّ الْأَرْضِ - میں تیرے اس نام پاک کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کو لے کر زمین پر چلتے ہیں۔

مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا أَوْ مَثَلًا مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ - جس نے قبر کو نیا کیا اس کی مرمت کی (اس پر گلا وہ یا چونہ کاری کی یا قبر کو کھود کر اس میں سے لاش نکالی) یا مورت (جاندار کی) بنائی یا بدعت نکالی وہ اسلام سے باہر ہو گیا۔

جَدِيدَانِ - رات اور دن۔

جَدْرٌ - پھل نکلنا پتے نکلنا دیوار کی آڑ میں چھپ جانا۔

جَدِيرٌ اور جَدْرٌ - لائق سزاوار۔

جَدَارٌ - دیوار جیسے حائط ہے۔

إِحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَبْلُغَ الْجُدْرَ - آنحضرتؐ نے زیر سے فرمایا پانی کو اس وقت تک (اپنے باغ میں روکے رکھ) جب تک وہ مینڈوں تک آجائے۔ جدر سے مراد یہاں وہ مینڈ ہے جو چمن یا باغ کے گرد اٹھائی جاتی ہے۔ ایک روایت میں جُدْر ہے یعنی دیواروں تک ایک روایت میں جُدْر ہے اس کے معنی آگے آتے ہیں۔

أَخَافُ أَنْ يَدْخُلَ قُلُوبُهُمْ إِنْ أُدْخِلَ الْجُدْرُ فِي الْبَيْتِ - میں ڈرتا ہوں کہیں قریش کے دل میں اور کچھ آئے اگر میں حطیم کو کعبہ میں شریک کر دوں۔

الفاظ سے عرب لوگ بددعا کرتے ہیں)۔

فَهِيَ أَنْ يُصْحَى بِجَدْعَاءَ - کئی یا کنکلی بکری کی قربانی سے منع فرمایا۔

هَلْ تُجَسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ - تم کوئی جانور نکلیا یا کنکلی پیدا ہوتے دیکھتے ہو (لوگ اس کو نکلیا یا کنکلیا کر دیتے ہیں اسی طرح ہر آدمی میں ابتدائے افریش سے توحید اور ایمان کی قابلیت ہوتی ہے لیکن ماں باپ عزیز و اقربا اس کو مشرک اور کافر بنا دیتے ہیں)۔

خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءَ - آپ نے اپنی کنکلی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ سنایا۔ (بعض نے کہا آپ کی اونٹنی کنکلی نہ تھی بلکہ جدعاء اس کا نام تھا)۔

اسْمَعُوا وَاطِيعُوا وَإِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ إِلَّا طَرَفَ حَبَشِيٍّ - تم حاکم کی بات سنو اور مانو (جو شریعت کے خلاف نہ ہو) گو تم پر ایک حبشی اعضا کا غلام حاکم بنایا جائے (یعنی امام وقت کی طرف سے و مائب ہو یا امام وقت اس کو حاکم مقرر کرے تو اس کی بھی اطاعت کرنا ضروری ہے ورنہ امام کی مخالفت لازم آئے گی جو حرام ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر حبشی غلام خلیفہ یا امام ہو جائے تو اس کی اطاعت کرو کیونکہ خلافت اور امامت سوا قریشی کے لئے خلافت کا خاص ہونا اس وقت ہے جب خلافت اہل حل و عقد کے مشورے سے قائم ہو لیکن اگر کوئی غیر قریشی بلکہ غلام نکلیا یا کنکلی بھی زور زبردستی اور نبہ سے حاکم بن جائے تو اس کی بھی اطاعت کرنا چاہئے اس کی مخالفت بھی حرام ہے گو وہ فاسق ہو جب تک صریح کفر اختیار نہ کرے۔ فقہائے حنفیہ کا یہی قول ہے انہوں نے مغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے۔

میں :- کہتا ہوں یہ قیاس صحیح نہیں ہے ورنہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت یزید کے ساتھ بغاوت ہوگی حالانکہ یزید قریشی بھی تھا جو حرام ہے مذہب یہ ہے کہ خلافت اور امامت سوا قریشی کے لئے اور کس کے واسطے نہیں ہو سکتی اور اس پر صحابہ کا اجماع ہے اگر غیر قریشی زور زبردستی سے خلیفہ بن جائے تو جب

تک کوئی قریشی خلافت کے لئے کھڑا نہ ہو اس کی اطاعت کرنا چاہئے لیکن اگر کوئی قریشی خلافت کے لئے کھڑا ہو جائے تو سب مسلمانوں کو قریشی کے جھنڈے کے تلے جمع ہو کر غیر قریشی کو معزول کرنا چاہئے اس طرح اگر قریشی خلیفہ بھی فسق و فجور اختیار کرے احکام شرعی کو بدل دے نماز ترک کر دے اس کی حکومت سے دین میں خلل آنے کا ڈر ہو یا استبداد اختیار کرے یعنی خود رائے علماء اور فضلاء سے مشورہ لینا چھوڑ دے تو اس سے لڑنا اور اس کو معزول کرنا درست بلکہ باعث اجر اور ثواب ہے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول تو یزید سے بیعت ہی نہیں کی تھی دوسرا یزید نے استبداد برا یہ اختیار کیا تھا یعنی شخصی حکومت تیسرا اس نے فسق و فجور شرب خمر زنا وغیرہ اختیار کیا تھا چوتھا اموال بیت المال کو اپنی ذاتی خواہشات میں اوڑا رہا تھا پانچواں اس نے خلاف معاہدہ جو اس کے باپ کے ساتھ ہوا تھا کیا مستحق خلافت کا حق تلف کر کے خود خلیفہ بن بیٹھا چھٹا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی بیوی سے سازش کر کے ناحق زہر دلوادیا اس ڈر سے کہ معاہدہ کے بعد از روئے معاہدہ خلافت ان کی طرف جانے والی تھی۔ بھلا ایسا نالائق شخص کیسے خلیفہ شرعی اور امیر المؤمنین ہو سکتا ہے اسی لئے امام از روئے قواعد اسلام دین کی حفاظت کے لئے اس کے مخالف ہوئے اور شہادت کا درجہ حاصل کیا اب جو کوئی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی اور طاغی قرار دیتا ہے اس کا حشر بھی یزید ہی کے ساتھ ہوگا اور ہم منتظر ہیں کہ وہ قیامت کے دن آنحضرت کو اپنا منہ کیسے دکھلائے گا۔ ہم تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر فدا ہیں خدا ہم کو برزخ اور حشر میں انہی کے غلاموں میں رکھے)۔

جِئْتُ بِأَبِي مُجَدَّعًا - (جا کر کہتے ہیں) میرے باپ کی لاش لائی گئی ان کے اعضا کاٹ ڈالے گئے تھے (کافروں نے غصہ سے کاٹ ڈالے تھے)۔

يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ - ارے پاجی (بیوقوف جاہل احمق) (یہ ابو بکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمن سے کہا) اور گالی دی۔

مُجَادَعَةٌ - جھڑنا، گالی گلوچ کرنا۔

إِذَا أَوْعَى جَدْعًا - جب پورا کاٹ ڈالے۔

الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ - اجدع شیطان ہے۔ یہاں اجدع

سے مراد یہ ہے کہ اس کی حجت اور دلیل کٹ گئی ہے۔

سُورَةُ أَنْفَالٍ فِيهَا جَدْعٌ - انفال کی سورت ناک

کاٹنے والی ہے (اس میں منافقوں اور مشرکوں کی خوب مذمت

(لیوڑی) کی ہے)۔

جَدَفٌ - کاٹنا۔

تَجْدِيفٌ - ناشکری کرنا۔

لَا تَجْدِفُوا بِنِعْمِ اللَّهِ - اللہ کے نعمتوں کی ناشکری نہ

کرو یا ان کو کم نہ سمجھو۔

شَرُّ الْحَدِيثِ التَّجْدِيفُ - اللہ جو دے اس کو کم سمجھنا یا

ناشکری کرنا سب سے بری بات ہے۔

قَالَ مَاشَرَا بُهُمْ قَالَ الْجَدَفُ - حضرت عمرؓ نے اس

سے پوچھا جن پیتے کیا ہیں؟ اس نے کہا جو پانی ڈھانک کر

نہ رکھا جائے یا شربت یا پانی کا پھین - کوڑا کچرا جو پھینک دیا

جاتا ہے۔ بعض نے کہا جَدَفٌ ایک گھاس ہے یمن میں جو

کوئی اس کو کھالے اس کو پانی پینے کی احتیاج نہیں ہوتی۔

جَدَفٌ کے معنی ہاتھ مارنے کے بھی آئے ہیں۔

مَجْدَافٌ - کشتی چلانے کی لکڑی۔

جَدَفٌ - قبر کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے جَدَثٌ۔

جَدَلٌ - مضبوط بنا، گرانا، ہرن کا بچہ بال میں دانہ نکل آنا۔

تَجْدِيلٌ - گرانا۔

مُجَادِلَةٌ اور جَدَالٌ - جھگڑا کرنا، بحث کرنا۔

جَدِيلٌ - باگ یا رسی جو اونٹ کے گلے میں ڈالی

جاتی ہے۔

أَجْدَلٌ - باز۔

مَجْدُولٌ - باریک بٹا ہوا۔

مَجْدُولُ الْخَلْقِ - جس کے اعضا متناسب اور مضبوط

ہوں۔

جَدْوَلٌ - چھوٹی نہر یا لکیر جو صفحہ کے گرد کی جاتی ہے۔

مَا أُوتِيَ قَوْمُ الْجَدَلِ إِلَّا ضَلُّوا - جن لوگوں کو جھگڑے

کی عادت ہو گئی وہ گمراہ ہوئے (یہاں جھگڑے سے مراد یہ ہے

کہ خواہ مخواہ ناحق کو حق بتانا نہ وہ جھگڑا جو حق ثابت کرنے کے

لئے نیک نیتی سے کیا جائے وہ تو اچھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَجَادِلْهُمْ بَالِغِي هِيَ أَحْسَنُ)۔

مَاضِلٌ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا

الْجَدَلُ - جو لوگ سچے راستہ کو چھوڑ کر بھٹک گئے ان کو

جھگڑے کی عادت ہو جاتی ہے (وہ گمراہی کو ہدایت ثابت

کرتے ہیں)۔

لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا - اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بات بنانے

کی اور ایک امر کو ثابت کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے۔

أَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ -

میں اس وقت سے خاتم النبیین تھا (یعنی اللہ نے میرے لئے

ختم نبوت تجویز کر دیا تھا) کہ آدم کا کچھڑ کا پتلا زمین پر پڑا ہوا

تھا۔ یہ جَدَالہ سے نکلا ہے جَدَالہ کہتے ہیں روئے زمین کو۔

وَهُوَ مُنْجَدِلٌ نَى الشَّمْسِ - وہ دھوپ میں پڑا ہوا تھا۔

أَرَاكَ مُجَدَّلًا تَحْتَ نُجُومِ السَّمَاءِ - میں تم کو

آسمان کے ستاروں کے تلے پڑا ہوا (مقتول) پاتا ہوں (یہ

حضرت علیؓ نے طلحہ سے ایمایا ان کی لاش پر کھڑے ہو کر اور

آپ رو دیئے)۔

مَا مَرَّ عَلَيْكَ جَلَّتَهُ - جو تجھ پر سے گذرے تو اس کو

گرا دے۔

الْعَقِيقَةُ تُقَطَّعُ جُدُلًا لَا يُكْسَرُ لَهَا عَظْمٌ - عقیقہ

کے گوشت کے پارچے بنائے جائیں اور ہڈی نہ توڑی

جائے (ہڈیوں کو علیحدہ گاڑ دیں) یہ جَدَلٌ یا جَدَلٌ کی جمع

ہے بمعنی عضو۔

كَتَبَ فِي الْعَبْدِ إِذَا عَزَا عَلَى جَدِيلِهِ لَا يَنْتَفِعُ

مَوْلَاهُ بِشَيْءٍ مِّنْ خِدْمَتِهِ فَاسْلَمَ لَهُ - حضرت عمرؓ نے غلام

کے باب میں لکھا جب وہ اپنے مالک سے الگ ہو کر اور مالک

اس سے کوئی خدمت نہ لے تو مال غنیمت میں اس کا بھی حصہ لگا۔

جَدِيلُهُ کے معنی اصلی حالت یا کونا یا طرت۔

صادق و صدوق اور سب سے زیادہ اللہ کے پہچاننے والے تھے
بس یہی طریقہ اہل حدیث کا ہے اور یہی اسلم ہے۔ اب ہر بات
میں عقلی ڈھکوسلے نکالنا اور چون و چرا کرنا اپنے تئیں چاہ ضلالت
میں جھونکنا ہے اللہ محفوظ رکھے۔

جَدُو - حاجت چاہنا، مانگنا۔

جَدْوٰی - عطا۔

مَا يُجَدِّی - کچھ کام نہیں آتا، کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

جَادِی - مانگنے والا اور دینے والا۔

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا غَدَقًا وَ جَدًّا طَبَقًا - اے اللہ ہم پر

زور کا پانی اور عام ساری زمین پر چھا جانے والا برسا۔

جَدًّا لِعَطِيَّة - عطا کا عام مینہ۔

لَيْسَ لِشَيْءٍ غَيْرِ تَقْوٰی جَدًّا - سوا تقویٰ اور پرہیز

گاری کے اور کسی نیت سے وہ کچھ دینے والے نہیں (یعنی ہر عطا

میں ان کے تقویٰ اور خدا ترسی ملحوظ ہے)۔

وَقَدْ عُرِفُوا اَنَّهُ لَيْسَ عِنْدَ مَرُوَانَ مَالٌ يُجَادُوْنَهٗ

عَلَيْه - مدینہ والوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ مروان کے پاس کچھ مال
نہیں ہے جو اس سے مانگیں۔

جَدَّ الدَّهْرِ - اخیر زمانہ تک جیسے اَبَد الدَّهْرِ۔

جَدِّی - مانگنا۔ ایک سال سے کم کا بکرا۔ مادہ کو غناق کہیں

گے۔ (اَجَد اور جَدَاء اور جَدِیَّان جمع ہے اسی طرح جَدَّایا۔

محیط میں ہے کہ جَدِّی اور جَدَّایا۔ فصیح نہیں)۔

فَجَاءَ بِجَدِّی وَ جَدَّایَہ - بکرا اور ہرنی لایا (یہ عام

لوگ کہتے ہیں)۔

اُتِیَ بِجَدَّایَا وَ صَغَا بَیْس - ہرنیاں اور گلڑیاں آپ

کے پاس تحفہ لائی گئیں۔

رَمِیْتُ یَوْمَ بَدْرِ سُهَیْلَ بْنَ عَمْرٍو فَقَطَعْتُ نَسَاہُ

فَانْشَعَبْتُ جَدِیَّةَ الدَّم - (سعد بن ابی وقاص نے کہا) میں نے

بدر کے دن سہیل بن عمرو کو ایک تیر لگا یا اس کی وہ رگ کاٹ دی

جو سرین سے لے کر ایڑی تک آتی ہے (عربی میں جس کو نسا

کہتے ہیں) ایک ہی ایک خون پھوٹ کر بنے لگا۔ (جَدِیَّہ پہلے بار

کا خون جو زخم سے پھوٹ کر نکلے۔ محیط میں ہے جد یہ بننے والا

قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰی جَدِیَّتَہ - مجاہد نے (علی شاکلہ

کی تفسیر میں) کہا اپنے طریق پر۔ بعض نے علی جَدِیَّتَہ کی
جگہ علی حَدِّیَّتَہ نقل کیا ہے یہ تصحیف ہے مگر معنی اس کا بھی
قریب قریب وہی ہے۔

قَالَ الْبَرَاءُ جَدُوْلًا - برار نے (سَرِیًّا کی تفسیر میں)

کہا یعنی چھوٹی نہر۔ جَدُوْل کی جمع جَدَادِل ہے۔

اَلْجَدَالُ فِی الْحَجِّ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰہ بَلٰی

وَاللّٰہ - حج میں جدال یہ ہے کہ آدمی خواہ مخواہ کسی کی بات
کمرائے کہے لا وَاللّٰہ یا قسم کھائے بَلٰی وَاللّٰہ کہے۔

عُنُوقُ الْجَنَّةِ خَطْمُهَا جَدِیْلُ الْاَرْضِ جَوَان - بہشت

کے اونٹنیوں کی نکیل سرخ رنگ کی باگ ہوگی۔

جَدْنُل - پتھر۔ اس کی جمع جَنَادِل ہے۔

جَدْنُل - وہ مقام جہاں پتھر ہوں۔

جَدُوْل - نجوم کے حساب کو بھی کہتے ہیں۔

لَا اِعْتِبَارَ بِالْجَدُوْلِ فِی حِسَابِ الشَّہْرِ - مہینے کے

حساب میں جدول کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی تقویم اور نجوم کا بلکہ
رویت پر مدار ہے) (یہ فقہاء کا قول ہے)۔

عِلْمُ الْجَدْلِ - علم کلام کو کہتے ہیں جس میں مخالفین سے

بدلائل عقلیہ و نقلیہ بحث کی جاتی ہے۔ سلف نے اس علم کو بہت

براجانا ہے کیونکہ آدمی اس کی وجہ سے شبہوں میں پڑ جاتا ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں شرک کے سوا کوئی گناہ بھی کرے وہ اس

سے بہتر ہے کہ علم کلام حاصل کرے۔ امام احمد فرماتے ہیں علماء

کلام بے دین اور زندیق ہیں۔

مترجم :- کہتا ہے ہم کو عقل سے اتنا معلوم کر لینا کافی ہے

کہ اس عالم کا کوئی پیدا کرنے والا اور سنبھالنے والا ہے وہی خدا

ہے اس کے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ ورنہ دونوں خدا نہ

ہوں گے۔ خدا تو وہ ہے جو سب سے بلند اور سب کا خالق اور

مالک ہو اس کا برابر والا کوئی نہ ہو اس کے بعد پیغمبر صاحب کی

نبوت عقل اور خبر متواتر سے معلوم کر لیتے ہیں اب پیغمبر صاحب

نے جو باتیں فرمائیں اور اللہ کی صفات بتلائیں ان سب کو آنکھ

بند کر کے بلا تاویل اور تحریف مان لیتے ہیں کیونکہ پیغمبر صاحب

خون۔ ایک روایت میں فَاَنْبَعَثَ ہے۔ ایک میں فَاَنْبَعَثُ (ہے)۔

رُمِيَ طَلْحَةُ يَوْمَ الْجَمَلِ بِسَهْمٍ فَثَلَّ فَخِذَهُ إِلَى جَدِيَّةِ السَّرْجِ۔ طلحہ بن عبید اللہ کو جنگ جمل میں ایک تیر مارا گیا (مروان نے مارا تھا) ان کی ران کو چھید کر زین کے گدالے تک (جو زین کے نیچے جانور کی پشت پر رہتا ہے) پہنچا۔

أَتَى بِدَابَّةٍ سَرُجُهَا نُمُورٌ فَنَزَعَ الصُّفَّةَ يَعْنِي الْمِثْرَةَ فَقِيلَ الْجَدِيَّاتُ نُمُورٌ فَقَالَ إِنَّمَا يُنْهَى عَنِ الصُّفَّةِ۔ ابویوب انصاریؓ کے پاس ایک جانور سواری کا لایا گیا اس کا زین چیتے کی کھالوں کا تھا، انہوں نے کیا کیا زین پوش اتار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اندر جو گدی لے ہیں وہ بھی چیتے کی کھالوں کے ہیں انہوں نے کہا صرف زین پوش کی ممانعت ہے (کہ وہ چیتے کی کھال کا نہ ہو کیونکہ وہ اوپر رہتا ہے گدی لے اگر اس کے ہوں تو قباحت نہیں وہ اندر ڈھنپے رہتے ہیں)۔

ضَعُ الْجَدْيَ قِفَاكَ وَصَلِ۔ جدی تارے کو (جو قطب کے پاس ہے۔ اسی سے قبلہ کی شناخت ہوتی ہے) اپنے پیچھے کر اور نماز پڑھ (یہ حکم مدینہ والوں کے لئے ہے جہاں سے کعبہ دکھن ہے)۔ بعض جَدْيَ پڑھا ہے بہ تصغیر۔ کیونکہ جَدْيَ ایک برج کا نام ہے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الدَّالِ

جَذَبَ۔ کھینچنا، گذرنا، چوس لینا، دودھ چھوڑنا، دودھ کم ہونا۔ جَذَبَ۔ کھجور کے گاہے۔ یہ جَذَبَةُ کی جمع ہے۔ كَانَ يُحِبُّ الْجَذَبَ۔ آنحضرتؐ کھجور کے گاہے کو پسند کرتے تھے (جس کو جُمَار کہتے ہیں)۔

يَجْذُبُ لِسَانَهُ۔ وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے (اس کو نکال کر پھینک دینا چاہتے تھے)۔

مَجْذُوبٌ۔ وہ درویش جو حق تعالیٰ کی محبت میں غرق ہو کرتن بدن اور دنیا کی بھلائی برائی سے غافل ہو جائے ایسے درویش سے فیض کم ہوتا ہے۔

فَائِدَةٌ۔ مجذوب کی شناخت بہت مشکل ہے حیدر آباد اور کثر ممالک میں بیوقوف لوگ ہر دیوانہ اور پاگل کو مجذوب سمجھتے ہیں اگر ایسا ہو تو سرکاری پاگل خانے تمام مجذوبوں سے پر ہیں۔ مجذوب کی شناخت یوں ہوتی ہے کہ اس کے پاس بیٹھتے ہی دنیا سے دل سرد ہو جاتا ہے، بدن کے رونگٹے خوف الہی سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، کبھی قلب ذاکر ہو جاتا ہے، نماز کھڑی ہو تو سچے مجذوب ضرور جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں، گانج، بھنگ، شراب وغیرہ مسکرات سے پرہیز رکھتے ہیں۔ جب سو جائیں تو ان کے قلب سے ایک حرکت محسوس ہوتی ہے، کبھی اللہ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ سَالِک وہ درویش جو محبت الہی کے ساتھ ہوشدار ہو، شریعت پر قائم ہو حتیٰ کہ سنت اور مستحب پر بھی مداومت کرتا ہو ایسے درویش سے فیض اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور عمدہ درویش وہ ہے جو ابتدا میں مجذوب ہو کر پھر سالک ہو گیا ہو کبھی کبھی ان پر پھر جذب کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور زبان سے حالت بے ہوشی میں ایسے کلمے نکال بیٹھتے ہیں جو ظاہر شریعت کے خلاف ہوتے ہیں پھر ہوش میں آ کر اس سے استغفار کرتے ہیں۔

إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ جَذَبَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ۔ جب سورج نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کو گھسیٹتے ہیں۔

جُوْذَاب۔ ایک کھانا ہے جو شکر، چاول اور گوشت سے پکتا ہے یعنی تنجن۔ محیط میں ہے کہ جُوْذَابُہ ایک تنوری روٹی ہے جس پر گوشت کی چربی ٹپکتی جاتی ہے اس کے کھانے میں سالن کی احتیاج نہیں پڑتی۔

جَذَّ۔ جلدی کرنا، توڑنا، کاٹنا۔

جَذُّوْهُمْ جَذًّا۔ ان کافروں کو کاٹ ڈالو بالکل کاٹ ڈالو۔

فَثَرْتُ إِلَى الصَّنَمِ فَكَسَرْتُهُ أَجْذَاذَا۔ میں بت پر لپکا اس کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

جَذَّاز۔ چورہ ریزہ۔

أَصُولُ بَيْدٍ جَذَاءٌ۔ کیا میں کٹے ہوئے ہاتھ سے حملہ کروں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگ

سے اس کی معنی اوپر گزر چکے ہیں۔

نَزَلَتِ الْأَمَانَةُ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ - ایمان داری یا امانت داری لوگوں کے دلوں کے جڑ پر اتری (یعنی فطرت سے ان میں رکھی گئی)۔

سَأَلَتْهُ عَنِ الْجَذْرِ قَالَ هُوَ الشَّاذِرُونَ الْفَارِغُ مِنَ الْبِنَاءِ حَوْلَ الْكُعْبَةِ - میں نے آپ سے پوچھا جذر کیا ہے؟ فرمایا پاپے (بنیاد) کا وہ حصہ جو کعبہ کے گرد خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اس کو تازی بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ گویا خانہ کعبہ کی ازار ہے۔

جَذْعٌ - جانور کو بن چارے پانی کے روک رکھنا۔

جَذْعٌ - کھجور کا تنہ ڈالا۔

جَذْعٌ - پانچویں برس میں جو اونٹ لگا ہو اور دوسرے برس میں جو گائے بکری لگی ہو اور چوتھے برس میں جو گھوڑا لگا ہو۔ بعض نے کہا جو گائے تیسرے برس میں لگی ہو اور جو بھیڑ برس بھر کی ہو گئی ہو۔ ازہری نے کہا جَذْعٌ بکری ایک برس کی۔ اور بھیڑ آٹھ مہینے کی۔ اور جَذْعٌ نو جوان کو بھی کہتے ہیں۔

يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذْعًا - ورقہ بن نوفل نے کہا کاش میں تمہاری پیغمبری کے وقت نو جوان ہوتا (جذعا حال ہے باضمار مستقر یا باضمار کان مگر دوسرا قول ضعیف ہے)۔

ضَحِينًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْجَذْعِ مِنَ الضَّانِّ وَالشَّيْبِ مِنَ الْمَعْزِ - ہم نے آنحضرت کے ساتھ ایک برس کی بھیڑ اور دو برس کی (جو تیسرے میں لگی ہو) بکری قربانی کی۔

وَ عِنْدِي جَذْعٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ - میرے پاس ایک برس کی ایک بکری ہے جو دوسرے میں لگی ہے اور گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (مولیٰ تازی ہے)۔

كَانَ جَذْعٌ - ایک لکڑی تھی مسجد میں جس پر ٹیک لگا کر آپ خطبہ پڑھا کرتے۔

جَذْعَمَةٌ - چھوٹا۔ کم سن۔

أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا جَذْعَمَةٌ - (حضرت علیؑ نے کہا) ابو بکر صدیقؓ اس وقت مسلمان ہوئے جب میں چھوٹا کم سن تھا

میرا ساتھ نہ دیں جنگ کے لئے مستعد نہ ہوں میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں اس کے شروع میں یہ ہے فَطَفُتْ أَرْتَايَ بَيْنَ أَنْ أَصُولَ بَيْدِ جَذَاءٍ أَوْ أَصْبِرُ عَلَى ظُلْمَةِ عَمِيَاءٍ میں نے یہ سوچنا شروع کیا کہ کئے ہوئے ہاتھ سے (یعنی تنہا) ان پر حملہ شروع کروں یا اندھا دھندہ تاریکی پر صبر کروں)۔

إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ جَذِيذَةً قَبْلَ أَنْ تَعْدُوَ فِي حَاجَتِهِ - وہ صبح کو کام کاج کے لئے نکلنے سے پیش تر ستو کا گھونٹ پی لیتے (ناشتہ کر لیتے)۔

أَمَرَ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مِزْوَدِهِ جَذِيذًا - حضرت علیؑ نے نوف بکالی سے کہا میرے توشہ دان میں سے تھوڑا ستو لا۔

رَأَيْتُ عَلِيًّا يَشْرَبُ جَذِيذًا حِينَ أَفْطَرَ - میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ افطار کے وقت ستو پی رہے تھے۔

فَلَمَّا حَضَرَ جَذَاذُ النَّخْلِ يَأْخُذُ النَّخْلَ يَجْدَاذُ النَّخْلِ يَأْخُذُ النَّخْلَ يَجْدَاذُ النَّخْلِ - جب کھجور کٹنے کا وقت آیا۔

جَذَّ اللَّهُ ذَابِرَهُمْ - اللہ تعالیٰ ان کے آخری شخص کو بھی کاٹ دے (یعنی سب کے سب تباہ ہو جائیں ان کا پچھلا شخص بھی باقی نہ رہے)۔

نَهَى عَنِ الْجَذَاذِ - قربانی میں کان کٹے جانور سے منع فرمایا۔

جَذَاذَاتٌ - ریزے۔

جَذَّانٌ - ایک قسم کا نرم پتھر ہے۔

جَذَّةٌ - بمعنی شے ہے۔

غَيْرُ مَجْذُودٍ - جو کبھی موقوف نہ ہو اور تمام نہ ہو۔

جَذْرٌ - کاٹنا، جڑ۔

جَذْرٌ اور جَذْرٌ - دونوں جڑ کو کہتے ہیں اور علم حساب میں ہر عدد کو کہتے ہیں جس کو فی نفسہ ضرب دینے سے وہ عدد حاصل ہو جائے۔ مثلاً سو کا جذر دس ہے اور چار کا دو سولہ کا چار۔ اِحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَذْرَ زَبِيرٌ تو پانی کو روک رکھ۔ یہاں تک کہ درخت خوب پانی پی لیس یا پانی درختوں کی جڑ تک پہنچ جائے۔ ایک روایت میں حَتَّى يَبْلُغَ الْجَذْرَ ہے دال مہملہ

(نہا یہ میں یہ ہے کہ یہ اصل میں جَذَعُ تھا میم زائد ہے اور ہاء مبالغہ کے لئے جیسے عَلَامَةٌ فَهَامَةٌ وغیرہ)۔

جَذَفَ - جلدی کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، کاٹنا۔
مِجْذَاف - کشتی کھینے کی لکڑی جیسے مِجْذَاف ہے دال مہملہ ہے۔

إِنَّ طَعَامَهَا الرِّمَّةُ وَ شَرَابُهَا الْجَذَفُ - ان کا کھانا بوسیدہ ہڈیاں اور ان کا پانی پھین کا جو پانی ڈھانکا نہ جائے (یہ ایک لغت ہے جَذَف میں جس کا بیان اوپر گذر چکا)۔
جَذَلٌ - خوش ہونا۔

جَذُولٌ - کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔
جَذَلٌ یَا جَذَلٌ - درخت کی جڑناٹ یا وہ لکڑی جو اونٹ کے کھجانے کے لئے ان کے تھان میں کھڑی کر دیتے ہیں۔
(جَذَلٌ اسی کی تصغیر ہے۔ محیط میں ہے کہ جَذَلٌ درخت کے جڑ کو کہتے ہیں جس کی شاخیں وغیرہ گر گئی یا کاٹ ڈالی گئی ہوں)۔
يُبْصِرُ أَحَدُكُمْ الْقَذَى فِي عَيْنِ أَخِيهِ وَلَا يُبْصِرُ الْجَذَلَ فِي عَيْنِهِ - تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تیکہ تو دیکھتا ہے (ذری سی بات میں اس کا عیب بیان کرتا ہے) اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا۔ (یہ انجیل مقدس کی ایک آیت کا مضمون ہے)۔

ثُمَّ مَرَّتْ بِجَذَلٍ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ بِهِ زِمَامُهَا - پھر وہ اونٹنی ایک درخت کی جڑ پر سے گذری اس کی ٹکیل اس میں اٹک گئی (تورک کر کھڑی ہو رہی)۔

إِنَّهُ أَشَاطَ دَمَ جَزُورٍ بِجَذَلٍ - انہوں نے ایک اونٹ کا خون لکڑی سے بہایا۔ (لکڑی سے اس کو نخر کر دیا)۔

أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكِّكُ وَ غُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ (حباب بن منذر نے کہا جب خلافت کے باب میں مشورہ ہو رہا تھا) میں اس امر کا وہ لکڑ ہوں جس سے کھجلی دفع کی جاتی ہے (اونٹ اس سے کھجلا کر اپنی خاشت رفع کرتے ہیں) اور کھجور کا وہ درخت ہوں جس کو میوے کے بوجھ سے ٹیک لگاتے ہیں تاکہ وہ گرے نہیں (مطلب یہ ہے کہ میں بڑا صائب الرائے آدمی ہوں میری رائے لے کر لوگ ہر ایک مشکل کو دفع کرتے

(ہیں)۔

غَاصُّ عَلَى جَذَلٍ شَجَرَةٍ - ایک درخت کی جڑ چوس رہا ہو۔

مَا تُعْطِينَا الْجَذَلَ - تم ہم کو تھوڑا سا مال بھی نہیں دیتے۔
طیبی نے کہا بہت سا مال نہیں دیتے اور صاحب مجمع البحار نے بھی انہیں کی تقلید کی مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔
جَذَمٌ - کاٹنا۔

جَذَامٌ - ایک مشہور بیماری ہے جس میں اعضا سڑ گل جاتے ہیں۔

جَذَمٌ - جڑ، بنیاد۔
جَذِيمَةٌ - ایک قبیلہ ہے۔
كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشْهَدٌ يَالَيْسَتْ فِيهَا شَهَادَةٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ - جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے یا جذامی ہاتھ کی طرح ہے۔

مَنْ اقْتَطَعَ مَالَ امْرَأَةٍ بِمِمينَ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ مَجْذُومٌ - جو شخص (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ اللہ سے لنجا ہو کر ملے گا (ہاتھ پاؤں بریدہ جذامی ہو کر)۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمٌ - جس شخص نے قرآن سیکھا (یاد کیا) پھر اس کو بھول گیا (پڑھنا چھوڑ دے کر) تو وہ اللہ سے لنجا یا جذامی ہو کر ملے گا۔ بعض نے کہا بے دلیل یا بھلائی سے خالی ہو کر۔

فَائِدَةٌ - اگر قرآن حفظ یا د ہو تو بھول جانے سے یہ مراد ہوگا کہ حفظ نہ رہے بھلا دے۔ بعض نے کہا بھول جانے سے یہ مراد ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔

مَنْ نَكَّثَ بَيْعَتَهُ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمٌ يَأْمَنُ نَكْثَ صَفْقَةِ الْإِمَامِ جَاءَ إِلَى اللَّهِ أَجْذَمٌ - جو شخص امام سے بیعت ہو کر پھر اس کو (بلا وجہ شرعی) توڑ ڈالے وہ اللہ سے ہاتھ کٹا ہوا ملے گا یا لنجا ہو کر یا جذامی ہو کر۔

انْجَذَمَ أَبُو سُفْيَانَ بِالْعِيرِ - ابوسفیان قافلہ لے کر الگ ہو گیا (ایک طرف سے نکل کر مکہ کو چل دیا)۔
إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ طَالَ عَلَيْهِمُ الْجَذَمُ وَ الْجَذَبُ -

مدینہ والوں پر ایک مدت سے غلہ کی رسد بند ہو گئی ہے۔

قَالَ لِمَجْدُومٍ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْتُكَ -
ثقیف کے بھیجے ہوئے لوگ جو آئے تھے ان میں ایک شخص
جذامی تھا آپ نے اس سے فرمایا جالوٹ جائیں نے تجھ سے
بیعت لے لی (آپ نے اس سے ہاتھ نہیں ملایا۔ زبان سے
فرمادیا کہ میں تجھ سے بیعت لے چکا)۔

أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَ يَدِهِ فِي الْقِصْعَةِ
وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكَّلَا عَلَيْهِ - آپ نے ایک
جذامی کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے پیالے میں اپنے ساتھ شریک
کر لیا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسہ اور اعتماد ہے (جو کچھ اس کی
تقدیر اور مشیت میں ہے وہ ہوگا چھوت کوئی چیز نہیں ہے اور
اگلی روایت میں جو آپ نے جذامی سے بیعت نہ کی وہ اس
ڈر سے کہ کہیں ضعیف الیقین والے کو جذام ہو جائے اور وہ یہ
سمجھے کہ جذامی سے ہاتھ ملایا اس وجہ سے یہ بیماری مجھ کو لگ
گئی۔ ایسے ضعیف الایمان لوگوں کو جذامی سے الگ ہی رہنا
بہتر ہے۔ بعض نے کہا آپ نے اس کو اس لئے پھیر دیا کہ
دوسرے لوگ اس کو دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں ان میں عجب اور غرور
پیدا نہ ہو اس لئے کہ اس جذامی کو دوسرے لوگوں کا حال دیکھ
کر (کہ ان کا بدن کیسا صاف ہے) رنج نہ پیدا ہو۔

فَائِدَةٌ - ہمارے زمانہ میں ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کر
لیا ہے کہ بعض بیماریاں متعدی (کانٹی جس) ہیں جیسے جذام
طاعون آتشک سل وغیرہ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ زراوہم ہی وہم
ہے۔ مشاہدہ اور تجربہ اس کے خلاف کہتا ہے بہت سے طاعون
کے بیماروں کو لوگوں نے اپنی گود میں بٹھایا ہے نہلایا ہے دھلایا
ہے ان کے جسم کو ہاتھ لگایا ہے مگر ان کو طاعون نہیں ہوا اور بہت
سے لوگ جو ڈر کر ایسے مریضوں سے علیحدہ رہتے تھے وہ بیماری
میں مبتلا ہو گئے پس جو کچھ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا
وہی حق ہے۔

فَرَمَنَ الْمَجْدُومَ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ يَا هَرَبْ مِنْ
الْمَجْدُومِ هَرَبَكَ مِنَ الْأَفْعَى - جذامی سے ایسا بھاگ جیسے
شیر یا اثر دے سے بھاگتا ہے۔

وَكُنَّا كَنَدْمَانِي جَذِيمَةً حَقْبَةً - اور ہم دونوں جذیمہ

ابرش بادشاہ کے دور فیتوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے
رہے (ان رفیقوں کا نام مالک اور عقیل تھا ان کا قصہ مشہور ہے۔)
لَا تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْدُومِينَ يَا آلِي
الْمَجْدُومِينَ - جذامی لوگوں کی طرف نظر نہ جماؤ۔ (ان کو برابر
دیکھے نہ جاؤ) کیونکہ تمہارے دل میں نفرت پیدا ہوگی اور اس کو
رنج ہوگا۔

أَرْبَعٌ لَا يَجُزْنَ فِي الْبَيْعِ وَلَا لِلنِّكَاحِ الْمَجْنُونَةُ وَ
الْمَجْدُومَةُ وَ الْبُرْصَاءُ وَ الْعُقَلَاءُ - چار قسم کی عورتیں ہیں نہ
ان کی بیع جائز ہوگی نہ نکاح جائز ہوگا (یعنی مشتری یا ناکح اس قسم
کے عورت کی بیع یا نکاح فسخ کر سکتا ہے) ایک دیوانی دوسری
جذامی تیسری کوڑھن چوتھی بند سوراخ والی (جس سے دخول نہ
ہو سکے) (اہل حدیث کے نزدیک اگر خاوند میں بھی عورت ان
عیبوں میں سے کوئی عیب پائے یعنی جذام یا برص یا جنون یا
نامردی یا آتشک یا سوزاک تو قاضی کے پاس فریاد کرے وہ
نکاح فسخ کر دے گا)۔

فَعَلَا جَذْمَ حَانِطٍ - (وہ اذان دینے کے لئے) دیوار کی
ایک حصے یا ایک ٹکڑے پر چڑھ گئے۔

لَمْ يَكُنْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ جَذْمٌ بِمَكَّةَ -
یہاں مدینہ میں قریش کا ایسا آدمی کوئی نہیں جس کے کنبے والے
مکہ میں نہ ہوں (وہ اس کی جائداد اور عیال و اطفال کی محافظت
کرتے ہیں ایک میں ہی تھا جس کا کوئی عزیز مکہ میں ایسا نہ تھا)۔
أَتَى بِتَمْرٍ مِّنْ تَمْرِ الْيَمَامَةِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ
الْجَذَامِيُّ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي الْجَذَامِيِّ - آنحضرت
کے پاس یمامہ کی کھجور لائی گئی آپ نے پوچھا یہ کھجور کیسی (اس کا
نام کیا ہے) لوگوں نے عرض کیا جذامی آپ نے فرمایا اللہ
جذامی میں برکت دے (جذامی کھجور کی ایک قسم ہے جو سرخ
رنگ کی ہوتی ہے)۔

وَقَدْ عَصَيْتُكَ بِرَجُلِي وَلَوْ شِئْتَ وَ عَزَّتْكَ وَ
جَلَالُكَ لَجَذْمَتَنِي - میں نے اپنے پاؤں سے تیری نافرمانی
کی ہے قسم ہے تیرے جلال اور بزرگی کی اگر تو چاہے تو مجھ کو لجا کر
دے۔ (میرے پاؤں بے کار کر دئے کاٹ دے)۔

جَذُوْ يَجْذُوْ - سیدھا کھڑا ہونا - یا پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا ہونا - اِجْذَاءُ کے معنی بھی یہی ہیں -

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ الْمُجْدِيَةِ - منافق کی مثال صنوبر کے سیدھے درخت کی سی ہے - (کبھی جھکتا ہی نہیں جھکا تو گیا -)

جُذُوْہ - انگارہ یا لکڑی کا ٹکڑا جس میں ایک طرف آگ ہو - فَجَذَا عَلٰی رُكْبَتَيْهِ - اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا -

دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَقَدْ جَذَا مِنْ خَرَاهُ وَ شَخَصَتْ عَيْنَاهُ - میں عبد الملک ابن مروان کے پاس گیا اس کے نتھنے پہنچ گئے تھے آنکھیں پتھرا گئی تھیں (مرنے کے قریب تھا) -

مَرَّ بِقَوْمٍ يُجَذُّونَ حَجَرًا - کچھ لوگوں پر سے گذرے جو پتھرا اٹھا رہے تھے -

وَهُمْ يَتَجَادُّونَ مِهْرًا - وہ ایک بڑا پتھر (زور آزمانے کے لئے) اٹھا رہے تھے -

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الرَّاءِ

جُرَّاءٌ يَجُرُّاءُ يَجْرَاءُ يَجْرَاءُ يَجْرَاءُ - سب کے معنی بہادری کے ہیں -

تَجَرَّيْتُ - بہادر کرنا کسی کام کرنے پر مستعد بنانا - يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّئَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ - انہوں نے چاہا کہ لوگوں کو شامیوں سے لڑنے پر مستعد اور آمادہ کریں ایک روایت میں يُجَرِّئُهُمْ ہے یعنی ان کو شام والوں پر غضب ناک کریں غصہ دلائیں -

مَا الَّذِي جَرَّأَصَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ - (ایک روایت میں مَنِ الَّذِي ہے تو مَنْ بمعنی ما ہے یا مَنْ سے حاطب بن ابی بلتعہ مراد ہے) تیرے صاحب کو خون خواری پر (لوگوں کے قتل پر) کس چیز نے آمادہ کیا -

لَكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبْنَا - انہوں نے جرأت کی (حدیث بیان کرنے میں) اور ہم لوگوں نے نامردی کی -

وَقَوْمُهُ جُرَّاءُ عَلَيْهِ - آپ کے قوم والے آپ پر شیر

ہو گئے تھے آپ کا ذرا ان کو نہیں رہا تھا - ایک روایت میں جُرَّاءُ عَلَيْهِ ہے یعنی آپ پر غضب ناک تھے -

إِنَّكَ لَجَرِيٌّ - تم تو بہادر ہو (یعنی آنحضرتؐ سے فتنوں کے پوچھنے میں تم بہادر تھے - اس لئے اب کبھی ان کے بیان کرنے میں بہادری کرو گے - مقصود ان کی تعریف کرنا ہے یا ان پر انکار کرنا کہ تم حدیث بیان کرنے میں بڑے بے خطر ہو -)

إِنَّكَ لَجَرِيٌّ - تو تو بہادر ہے (کہ پروردگار کے ساتھ شرک کرتا ہے پھر اسی سے پانی مانگتا ہے) یہ آپؐ نے ابوسفیان سے فرمایا -

مَنْ يَجْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ - ایسی جرأت آنحضرتؐ سے عرض کرنے کی کون کر سکتا ہے البتہ اسامہ کر سکتے ہیں (جو آپ کے محبوب تھے) -

لَا تَبْتَلِنِي بِجُرَّاءٍ عَلَى مَعَاصِيكَ - مجھ کو اس طرح مت آزما کہ گناہوں پر مجھ کو جرأت ہو جائے (بے کھٹکے کیا کروں) -

جَرَبٌ - خارشتی ہونا، خارش، کھجلی، زنگ لگنا -

تَجَرَّبٌ اور تَجَرَّبَةٌ - آزمانا -

فَادْخَلْتُ يَدِي فِي جُرْبَانِهِ - میں نے ہاتھ آپ کے (قمیض کے) گریبان میں ڈالا -

وَالسَّيْفُ فِي جُرْبَانِهِ - اور تلوار اپنے غلاف میں تھی - كَمَا بَيْنَ جُرْبَاءَ وَ أَذْرَحَ - حوض کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح میں (یہ دونوں گاؤں ہیں شام کے ملک میں - دونوں میں تین منزل کا فاصلہ ہے - مجمع البحار میں بجائے جرباء کے جربلی لکھا ہے - نہا یہ میں ہے کہ جربۃ ایک دوسرا گاؤں ہے ملک مغرب میں -)

أَمَرَنِي أَنْ أَضَعَ عَلَى كُلِّ جَرِيٍّ كَذًا - مجھ کو ہر جریب پر اتنا دہارہ لگانے کا حکم دیا - اصل میں جریب میدان کو کہتے ہیں پھر ایک محدود قطعہ زمین کو کہنے لگے یعنی ساٹھ ہاتھ لمبی اور ساٹھ ہاتھ چوڑی زمین کو (جس کو ہندی میں بیگہ کہتے ہیں) اس کی جمع أجْرِبَةٌ اور جُرْبَانٌ (بعض نے کہا ہر ملک کی جریب جدا گانہ ہے جیسے صاع، رطل اور گز وغیرہ - کتاب المساحت میں

الْأَسَدُ جُؤُؤْمَةُ الْعَرَبِ فَمَنْ أَضَلَّ نَسَبَهُ فَلْيَاتِهِمْ -
اسد کا قبیلہ عرب لوگوں کی جڑ ہے (سب طرف سے لوگ آ کر اس
میں شامل ہو جاسکتے ہیں)۔ پھر جس کو اپنا خاندان معلوم نہ ہو وہ
آ کر اس میں شریک ہو جائے۔

تَمِيمٌ بُرُؤْمَتُهَا وَ جُؤُؤْمَتُهَا - تمیم قبیلہ اس کا بیچہ اور اس
کی جڑ ہے۔

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَفَحَّمَ جَوَائِمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ فِي
الْجَدِّ - جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ دوزخ کے ٹیلوں میں گھسے وہ دادا
کے باب میں قطعی حکم دے (یہ حضرت علی کا قول ہے۔ مطلب
آپ کا یہ ہے کہ دادا کے باب میں کوئی صریح حکم قرآن اور
حدیث میں نہیں ہے اس لئے اس کا قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے)۔

لَمَّا أَرَادَ بَنُ الزُّبَيْرِ بِنَاءَ الْكُعْبَةِ كَانَتْ فِي
الْمَسْجِدِ جَوَائِمٌ - جب عبد اللہ بن زبیر نے کعبہ کو (گرا کر)
نئے سرے سے بنانا چاہا اس وقت مسجد میں جا بجا ٹیلے بے
(اوپنی اوپنی ٹیکریاں) تھے۔

وَعَادَ لَهَا النِّقَادُ مُجَرَّئِمًا - ایک روایت میں
مُتَجَرَّئِمًا ہے یعنی چھوٹی چھوٹی بکریاں اس سال میں (جو قحط کا
سال تھا) اکٹھی ہو گئیں اس لئے کہ جنگل میں چارہ نہ تھا اگر چارہ
ہوتا تو الگ الگ چرتی رہتیں۔

جَوْجٌ - بے قراری پریشانی، اضطراب ڈھیلا ہونا، سخت پھریلی
زمین، بیچانچ راستہ۔

وَقَتَلْتُ سَرَاوَتَهُمْ وَ جَرَّجُوا - ان کے سردار مارے
گئے اور وہ پریشان ہو گئے۔ ایک روایت میں وَ جَرَّجُوا ہے
یعنی زخمی ہو گئے۔ یہی روایت مشہور ہے۔

جَوْجَرَةٌ - غٹ غٹ پینے کی آواز جو خلق سے نکلتی ہے۔

الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ إِنَّمَا
يُجَرِّجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ - جو شخص سونے یا چاندی کے
برتن میں کچھ پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ
غٹ کر کے اتارتا ہے، بعضوں نے نَارَ جَهَنَّمَ پڑھا ہے تو معنی یہ
ہوگا اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرتی ہے۔

جَوْجَرٌ فَوَضَعَ جِرَانَهُ - اونٹ نے بڑبڑ کر کے اپنی

ہے کہ چھ جو کے عرض کو انگل اور چار انگل کو مٹھی اور چار مٹھی کو
ہاتھ اور دس ہاتھ کو قبضہ اور دس قبضہ کو امثل اور امثل کو امثل میں
ضرب دیں تو حاصل ضرب جریب ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ
جریب کے ۱۰/۱ کو قفیز کہتے ہیں اور قفیز کے ۱۰/۱ کو عشیر)۔

كَمَثَلِ جَوَابٍ - تلوار کے غلاف کی طرح۔

جَوَابٌ - وہ چمڑے کا غلاف جس میں تلوار نیاں سمیت
رکھی جاتی ہے اس کو جَوَابَانِ اور جَوَابَانِ اور جَوَابَانِ بھی کہتے
ہیں۔

جَوَابٌ - بالکسر توشہ دان یا قبیلہ۔

وَزِدْنَا جَوَابًا - ہم کو توشہ کے لئے ایک تھیلہ اور زیادہ
دیا۔

وَحَشَوْنَا الْجُؤُبَ - ہم نے تھیلے بھر لئے جُؤُبُ جمع
ہے جَوَابُ کی۔ اسی طرح جُؤُبُ اور أَجْرِبَةُ اور جَوَارِيبُ
یہ سب جراب کی جمع ہیں۔

كَأَنَّهَُا جَمَلٌ أَجْرَبٌ - وہ بت خانہ جل کر ایسا ہو گیا
جیسے خارشتی والا اونٹ ہوتا ہے (جس پر کالا روغن ملتے ہیں)۔

دِرْعٌ مِّنْ جَوْبٍ - اس کو کھجلی کا کرتہ پہنایا جائے گا۔
(مطلب یہ ہے کہ سارے بدن پر اس کے کھجلی کی بیماری لگادی
جائے گی)۔

سَعَةُ الْجُرُبَّانِ وَ نَبَاثُ الشَّعْرِ فِي الْأَنْفِ أَمَانٌ
مِّنَ الْجُذَامِ - کرتے کا گریبان کشادہ ہونا اور بالوں کا ناک
میں اگنا جذام سے بچاؤ ہے۔

بَطْلٌ مُّجَرَّبٌ - بہ فتہ راجنگ آزمودہ بہادر۔

مُجَرَّبٌ - بہ کسرہ را آزمانے والا۔ اور شیطان کا لقب
بھی ہے۔

جَوَيْثٌ - بام مچھلی جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہے۔

إِنَّهُ أَبَاخَ أَكْلَ الْجَوَيْثِ - بام مچھلی کا کھانا درست
رکھا۔ ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ اس کے کھانے سے منع
کرتے تھے۔

جُؤُؤْمَةٌ - یا جُؤُؤْمٌ - جڑ - یا وہ مٹی جو درخت کی جڑوں پر
جمع ہو جاتی ہے۔

گردن زمین پر رکھ دی (آنحضرتؐ سے شکایت کی اپنے مالکوں کی کہ چارہ برابر نہیں دیتے اور محنت بہت لیتے ہیں۔ سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے کہ جانور بھی آپ سے فریاد کرتے تھے)۔
يَا بَنِي الْجُبِّ فَيَكْتَنَزُ مِنْهُ ثُمَّ يُجْرُ جُرُ قَائِمًا - منکے کے پاس آتا ہے کوزے سے پانی نکال کر کھڑے کھڑے غٹ غٹ پی جاتا ہے۔

قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ جَوَاجِرَهُمْ - کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا (دل پر اس کا اثر نہ ہوگا صرف زبان سے الفاظ رٹ لیں گے)۔

جِرْجِرٌ اور جِرْجِيرٌ اور جِرْجِرٌ - مشہور بھاجی ہے (ساگ)۔
حَتَّى يَنْبُتَ فِي قَعْرِهَا الْجُرْجِيرُ - یہاں تک کہ اس کی تہ میں جر جیر (بھاجی) اُگ آئے گی (یعنی دوزخ ٹھنڈی ہو جائے گی)۔

الْهَنْدَبَاءُ لَنَا وَالْجُرْجِيرُ لِبَنِي أُمَيَّةَ - کاسنی ہم لوگوں کے لئے ہے اور جر جیر بنی امیہ کے لئے (یعنی بن ہاشم کاسنی کو پسند کرتے ہیں اور بنی امیہ جر جیر کو)۔
جُرْجَمَةٌ - پینا، گرنا، کھانا۔

ثُمَّ جُرْجَمَ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ - پھر ایک کو دوسرے پر گرا دیا۔

قَالَ طَالُوتُ لِدَاوُدَ أَنْتَ رَجُلٌ جَرِيٌّ وَفِي جَبَالِنَا هَذِهِ جُرَاجِمَةٌ يَخْتَرِبُونَ النَّاسَ - طالوت بادشاہ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے عرض کیا آپ ایک بہادر آدمی ہیں اور ہمارے ان پہاڑوں میں کچھ چور (لٹیروں) رہتے ہیں جو لوگوں کے مال کو لوٹ لیتے ہیں (محیط میں ہے جُرَاجِمَةٌ ایک قوم ہے عجم کے جزیرہ میں یا شام کے نبطی لوگ)۔

جُرُوحٌ - زخمی کرنا، کمانا، گالی دینا، عیب بیان کرنا، گواہ پر سوالات کر کے اس کا سچ جھوٹ آزمانا، کسی پر اعتراض کرنا، زخمی ہونا۔

جُرُوحٌ اور جُرَاحَةٌ - زخم، گوشت کا چیرنا۔
جِرَاحِيٌّ اور جِرَاحٌ - زخم کی دوا کرنے والا۔
الْعُجْمَاءُ جِرْحُهَا جُبَارٌ - بے زبان جانور کسی کو زخمی

کرے تو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا۔

كَثُرَتْ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ وَاسْتَجْرَحَتْ - اب حدیثیں بہت پھیل گئی ہیں اور بگڑ گئی ہیں (ان کی اصلاح اور راویوں کی جرح کی ضرورت ہے تاکہ صحیح حدیثیں، ضعیف اور موضوع سے الگ ہو جائیں)۔

وَعَظَّتْكُمْ فَلَمْ تَزِدْادُوا عَلَى الْمَوْعِظَةِ إِلَّا اسْتَجْرَحَا - (عبدالملک بن مروان نے کہا) لوگو! میں نے تم کو نصیحت کی پر نصیحت سے تو اور تمہاری حالت خراب ہو گئی (پہلے سے زیادہ عیب دار ہو گئے)۔

بِهَ جِرَاحٍ - اس کو زخم تھا۔
يُصَلُّونَ فِي جِرَاحَاتِهِمْ - ہمیشہ سے صحابہ اپنے زخموں میں نماز پڑھتے رہے (زخموں کی وجہ سے نماز کو ترک نہیں کیا۔
فتنی نے کہا یعنی جب خون نہ بہتا ہو۔

میں :- کہتا ہوں اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں۔ خون سے وضو ٹوٹنے میں کلام ہے۔)

فِيهَا الْجِرَاحَاتُ وَاسْنَانُ الْإِبِلِ - اس میں زخموں کی دیت کے احکام اور یہ کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ لئے جائیں گے اس کا بیان تھا۔

جَارِحَه - عضو۔ اس کی جمع جَوَارِحُ ہے۔
مَنْ بِهِ قُرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ - جس کو پھوڑا یا زخم ہو۔
جُرْدٌ - چھلکا اتارنا، بال نکالنا، ننگا کرنا، ڈھنکنا، سونمتا۔

إِنَّهُ كَانَ أَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ - آپ برہنگی کی حالت میں نورانی اور چمک دار تھے آپ کا جسم مبارک پر نور تھا۔ (محیط میں ہے کہ مُتَجَرَّدٌ بفتح را مصدر میسی ہے بمعنی برہنگی اور ننگا پن اور بکسرہ را جسم کو کہتے ہیں جُرْدہ اور مُجَرَّد کے بھی یہی معنی ہیں)۔

كَانَ أَبْيَضَ الْمُتَجَرَّدِ - آپ کا پنڈا (جسم) سفید تھا۔
إِنَّهُ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُوبَةٍ - آپ کے بدن پر بال نہ تھے یعنی سارے بدن پر (جیسے بعض آدمیوں کے ہوتے ہیں بلکہ آپ کا جسم صاف بن بال تھا) مگر سینہ سے زیر ناف تک بال تھے۔

أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ - بہشتی لوگ بن بال کے بن ڈاڑھی مونچھ کے ہوں گے۔

نکالتے ہیں)۔

جَارُود - سخت قحط کا سال۔

جَارُودِيَه - ایک فرقہ ہے شیعہ میں سے۔

وَبَهَا سَرْحَةٌ سُرَّتْ تَحْتَهَا سَبْعُونَ نَبِيًّا - وہاں ایک درخت ہے جس کے تلے ستر پیغمبروں کی آنول کائی گئی ہے نہ اس کے پتے کبھی گرے نہ وہ میوے سے خالی ہوا۔ ایک روایت میں وَلَمْ تُجْرَدْ ہے یہ جُرْدَتِ الْأَرْضِ سے نکالا ہے یعنی زمین کو ٹڈیوں نے ننگا کر دیا اس کا سبزہ سب کھا گئیں۔

السَّوِيْقُ يَجْرُدُ الْمِرَّةَ وَ الْبَلْغَمَ حَرْدًا - ستو پت اور بلغم کو بالکل نکال دیتا ہے۔

لَيْسَ عِنْدَنَا مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا جَرْدُ هَذِهِ الْقَطِيفَةِ - (ابو بکر صدیقؓ نے کہا) ہمارے پاس مسلمانوں کے مال یعنی بیت المال کی کوئی چیز نہیں ہے بجز اس پھٹی پرانی چادر کے۔

جَرْدُ قَطِيفَةٍ یعنی قَطِيفَةُ جَرْد - پرانی چادر (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)۔

كَانَ صَدَاقُ فَاطِمَةَ جَرْدُ بُرْدٍ خُطْمِيَّةٍ وَ جَرْدُ قَطِيفَةٍ اِنْجَرْدَ خَمْلُهَا - حضرت فاطمہؓ کا مہر ایک خطمی چادر تھی پرانی اور ایک دوسری پرانی چادر جس کا سراجونا (پرانا) ہو گیا تھا۔

رَأَيْتُ أُمِّي فِي الْمَنَامِ وَ فِي يَدِهَا شَحْمَةٌ وَ عَلَى فَرْجِهَا جَرِيدَةٌ - (ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا) میں نے خواب میں اپنی ماں کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں چربی کا ایک ٹکڑا ہے اور اس کے فرج پر (شرم گاہ پر) ایک پرانا چیتھڑا ہے۔

اِئْتَنِي بِجَرِيدَةٍ - میرے پاس ایک کھجور کی ڈالی لا۔

جَرِيدَه - ڈالی اس کی جمع جَرِيدَةٌ ہے۔

كُتِبَ الْقُرْآنُ فِي جَوَائِدَ - قرآن ڈالیوں پر لکھا گیا (کیونکہ کاغذ اس وقت کم ملتا تھا)۔

أَوْصَى بُرَيْدَةَ أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهَ جَرِيدَةٌ - بریدہ

إِنَّهُ أَخْرَجَ نَعْلَيْنِ جَرْدًاوَيْنِ فَقَالَ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - انسؓ نے دو پرانی جوتیاں جن پر بال نہیں رہے تھے نکالیں اور کہنے لگے یہ دونوں جوتیاں آنحضرتؐ کی ہیں۔ (زہے قسمت ان لوگوں کی جنہوں نے ان جوتیوں کی زیارت کی۔ اگر ہم کو ملیں تو ہم بھی سراور آنکھوں پر رکھیں۔ یا اللہ بہشت میں تو بھی ہم کو آپؐ کی کفش برداری نصیب کر یہ ہمارے لئے ہزاروں حور اور قصور سے بہتر ہے۔) ایک روایت میں جَرْدًا وَتَيْنِ ہے۔ شاید تے کو مبالغہ کے لئے زیادہ کیا کیونکہ جَرْدًا خود مؤنث ہے اَجْرَدَ کا۔

قَلْبُ أَجْرَدٍ فِيهِ مِثْلُ السِّرَاجِ يُزْهِرُ - ایک وہ دل ہے جو بری خصلتوں سے (جیسے حسد، کبر، بغض، مکر و فریب سے) خالی ہے اس میں چراغ کی طرح ایمان کا نور چمک رہا ہے۔

تَجَرَّدُوا بِالْحَجِّ وَإِنْ لَمْ تُحَرِّمُوا - حاجیوں کی مشابہت کرو یعنی ان کی سی وضع رکھو گو تم نے حج کا احرام نہ باندھا ہو۔

تَجَرَّدَ بِالْحَجِّ - حج مفرد کی نیت کی (یعنی قرآن یا تمتع نہیں کیا)۔

جَرِّدُوا الْقُرْآنَ لِيَرَبُّوْا فِيهِ صَغِيرُكُمْ وَلَا يَنَالِي عَنْهُ كَبِيرُكُمْ - قرآن کو علیحدہ رکھو (اس میں حدیث تفسیر وغیرہ مت ملاؤ یا اعراب، نقطوں، نشانوں اور علامتوں وغیرہ سے اس کو خالی رکھو یا کتب آسمانی میں سے صرف قرآن پر قناعت کرو دوسری کتابوں میں مت مشغول ہو) تاکہ تمہارے کم سن بچے اس کی پڑھائی میں بڑے ہوں اور بڑی عمر والے اس کی تلاوت سے کنارہ کشی نہ کریں۔

حَتَّى يَكُونُ اخِرُهُمْ لُصُوصًا جَرَادِيْنَ - ان خارجیوں کا آخری گروہ چوروں کا رہ جائے گا جو لوگوں کو ننگا کریں گے (ان کے کپڑے لے لیں گے)۔

لَا جَرْدَ نِكَاحِكَ كَمَا يُجْرَدُ الصَّبُّ^۱ - (حجاج ظالم مردود نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو گھوڑ پھوڑ کی طرح ننگا کروں گا (تیری کھال نکال لوں گا جیسے گاوہ کو بھونٹتے وقت اس کا چمڑا

فَخُورٌ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ - حضرت ایوبؑ پر سونے کی ٹڈیاں گریں (یعنی سونے کے ٹکڑے ٹڈی کی شکل پر گرے)۔

يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ - اس گھوڑے کا نام جرادہ تھا۔
كُتِبَ فِي الْجَارُودِ - حضرت عمرؓ نے جاردو (بشر بن عمرو صحابی) کے باب میں لکھا یعنی ان کی گواہی کے مقدمہ میں جو قدامہ پر انہوں نے دی تھی کہ قدامہ نے شراب پی ہے۔

جَلَدَهُ بِجَرِيدَةٍ تَيْنِ نَحْوِ أَرْبَعِينَ - دو ڈالیوں سے چالیس ماریں یا کچھ ایسی ہی لگائیں (دونوں کو ملا کر مارتا تو اسی ماریں ہو گئیں یا ہر ایک سے چالیس چالیس ماریں لگائیں)۔
كَانَتْ فِيهَا أَجَارِدُ أَمْسَكْتَ الْمَاءَ - کچھ زمینیں صاف پتھر بن گھاس کے تھیں جنہوں نے پانی کو روک رکھا۔
إِنَّكُمْ فِي أَرْضٍ جَرَدِيَّةٍ - تم ایسی زمین میں ہو جہاں سبزہ نہیں (روئیدگی نہیں)۔

فَرَمَيْتُهُ عَلَى جَرِيدَةٍ مَتْنِهِ - میں نے اس کو پیٹھ کے بل پھینک مارا۔ چپت کر دیا۔
فَغَنَّتُهُ الْجَرَادَتَانِ - دونوں جرادوں نے اس کو گانا سنایا (یہ دونوں رنڈیاں تھیں مکہ میں جو خوش آواز اور گانے میں مشہور تھیں)۔

أَرْضٌ مَجْرُودَةٌ - خالی پتھر زمین جس پر روئیدگی نہ رہی ہو ٹڈیوں نے اس کو کھالیا ہو۔
جَرْدَلَةٌ - گرنے کے قریب ہونا۔

فَمِنْهُمْ الْمُؤَبَّقُ بِعَمَلِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُجْرَدَلُ - ایک روایت میں فَمِنْهُمْ الْمُجْرَدَلُ ہے یعنی ان میں کوئی دوزخ میں گرنے کے قریب ہوگا۔ ایک روایت میں فَمِنْهُمْ الْمُجْرَدَلُ ہے خائے معجمہ سے یعنی اس کے بدن کے ٹکڑے آنکڑوں سے کٹ جائیں گے بعض نے الْمُجْرَدَلُ روایت کیا ہے زائے معجمہ اور جیم سے۔ یہ وہم ہے۔

نے یہ وصیت کی کہ ان کی قبر پر ایک ہری ڈالی لگا دی جائے (کیونکہ آنحضرتؐ نے ایک قبر پر دو ڈالیاں لگا دی تھیں اور فرمایا تھا جب تک یہ نہ سوکھیں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو)۔

ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً - پھر آپؐ نے کھجور کی ایک ہری ڈالی لی۔
تَجَرَّدَ لِأَحْوَامِهِ - آپؐ نے احرام باندھنے کے کپڑے اتارے۔

لَآِنَّهُ جُرِّدَ مِنْ ثِيَابِهِ - حضرت حمزہ کے کپڑے اتار لئے گئے تھے (شہادت کے بعد کافروں نے ان کو ننگا کر دیا تھا)۔
الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ - ٹڈی دریا کے شکار میں داخل ہے (یعنی جیسے دریا کا شکار احرام والے کو درست ہے ایسے ہی ٹڈی کا بھی شکار حالت احرام میں درست ہے یا جیسے دریا کا جانور بغیر ذبح کے درست ہے ایسے ہی ٹڈی بھی ذبح کئے بغیر حلال ہے یا ٹڈی کی پیدائش مچھلیوں سے ہوتی ہے)۔

الْجَرَادُ نَشْرَةُ حُوتٍ - ٹڈی مچھلی کی چھینک ہے۔
نَاكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ - ہم آنحضرتؐ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے (اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپؐ نے بھی ٹڈی کھائی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ ٹڈی نہیں کھاتے تھے)۔

سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ - آپؐ سے پوچھا گیا ٹڈی کھانا کیسا ہے؟ فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں (ایسا ہی آپؐ نے گوہ یعنی گوڑ پھوڑ کے باب میں فرمایا دونوں جانور حلال ہیں مگر حنفیہ نے ٹڈی کو درست رکھا ہے اور گوڑ پھوڑ کو حرام یا مکروہ کہا ہے ان کو یہ خبر نہیں ہوئی کہ گوڑ پھوڑ تو عربوں کی عام غذا تھی چنانچہ فردوسی کہتا ہے۔

ز شیر شتر خوردن و سوسمار: - عرب را بجائے رسید است کار
اور آنحضرتؐ نے طبعی نفرت کی وجہ سے اس کو نہیں کھایا نہ یہ کہ وہ حرام تھا اور دوسرے صحابہ نے فراغت کے ساتھ آپؐ کے دستر خوان پر اس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو آپؐ کسی کو نہ کھانے دیتے)۔

جَرْدُ - موترا -

جَرْدُ - بڑا چوہا - اس کی جمع جَرْدَانُ ہے یا جَرْدَانِ
اُمُ جَرْدَانِ اور جَرَادِیْن - ایک قسم کی کھجور ہے -

أَرْضُ جَرْدَةٍ - چوہے والی زمین -

أَرْضُنَا كَثِيرَةُ الْجَرْدَانِ - ہماری زمین میں چوہے
بہت ہیں - (جاہظ نے کہا جَرْدُ اور فَارِ میں ایسا فرق ہے جیسے
گائے اور بھینس میں) -

جَرٌّ - چلتے چلتے چرنا یا چلتے چلتے چرنا، زچگی کے دن بڑھ
جانا، قصور کرنا -

جَرِيرَةٌ - قصور -

يَا مُحَمَّدُ بِمَ أَخَذْتَنِي قَالَ بِجَرِيرَةٍ خُلْفَانِكَ -
اے محمد تم نے مجھ کو کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا
تیرے قسم کھائے دوستوں کے جرم میں (یہ شخص بنی عقیل میں
سے تھا جو ثقیف کے حلیف تھے - ثقیف نے آنحضرتؐ سے بد
عہدی کی اور مسلمانوں کو قید کر لیا آخر یہ شخص ان کے فد یہ میں
دیا گیا - گو اس شخص نے یہ کہا کہ میں مسلمان ہو گیا تھا مگر قید ہو
جانے کے بعد آپ نے اس کا یہ قول مسلم نہیں رکھا، فرمایا جس
وقت تو اپنے نفس کا خود مالک یعنی آزاد تھا اس وقت اسلام کا
کلمہ کہتا تو کامیاب ہوتا - بعض نے کہا آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ
نے بتلادیا ہوگا کہ یہ دل سے مسلمان نہیں ہوا اور لوگوں کو ایسا
کرنا درست نہیں (یعنی باوجود اسلام لانے کے اس کی تصدیق
نہ کرنا اس کو کافروں کے پاس بھیج دینا ان کے حوالے کرنا) -

ثُمَّ بَايَعَهُ عَلَى أَنْ لَا يَجُرَّ عَلَيْهِ إِلَّا نَفْسُهُ - پھر اس
نے آپ سے بیعت کی اس شرط پر کہ میرے قصور میں بس میں
ہی پکڑا جاؤں (باپ یا بھائی یا دوسرے عزیزوں سے میرے
قصور کا مواخذہ نہ ہو) -

لَا تُجَارِ أَخَاكَ وَلَا تُشَارِهَ - اپنے بھائی پر قصور کا
مواخذہ مت ڈال اور اس سے برائی نہ کر (بعض نے کہا تُجَارِ
کا معنی یہ ہے کہ اس کا حق دیتے میں ٹالم ٹولا نہ کر - بعض نے لا
تُجَارِ بہ خفت را روایت کیا ہے یعنی اس کے ساتھ ہار جیت نہ
کر) -

طَعَنْتُ مُسَيْلَمَةَ وَمَشَى فِي الرُّمَحِ فَنَادَانِي رَجُلٌ
أَنْ أَجِرْهُ الرُّمَحَ فَلَمْ أَفْهَمْ فَنَادَانِي أَلْقِ الرُّمَحَ مِنْ
يَدَيْكَ - میں نے مسيلمہ (کذاب) کو برچھا مارا، برچھا لگا ہوا
وہ چلا اور میں پیچھے پیچھے برچھا تھامے ہوئے تو ایک شخص نے مجھ
کو آواز دی أَجِرْهُ الرُّمَحَ - میں اس کا مطلب نہیں سمجھا، اس
نے پھر آواز دی ارے برچھا چھوڑ دے (اس کو برچھا لگا ہوا
جانے دے) -

أَجْرَلِي سَرَاوِيلِي - میرا پائجامہ رہنے دے میں اس کو
کھنچتا رہوں (اس کو پہنے پہنے چلتا رہوں - بعض نے أَجْرَلِي بہ
خفت را روایت کیا ہے إِجَارَةٌ سے یعنی میرے بدن پر رہنے
دے - ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں ادغام غیر حجاز والوں کی
بولی ہے اور اگلی حدیث میں اظہار یہ حجاز والوں کی بولی ہے -)
لَا صَدَقَ فِي الْأَبْلِ الْجَارَةُ - ان اونٹوں میں زکوٰۃ
نہیں ہے جو کام کاج محنت مزدوری کرتے ہوں (تکیل پکڑ کر
چلائے جاتے ہوں) -

مَعَهُ فَرَسٌ حَرُونَ وَ جَمَلٌ جَرُورٌ - ان کے ساتھ
ایک خندہ گھوڑا اور ایک شیراؤنٹ تھا -

لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَيْهَا يَعْنِي زَمَزَمَ
لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ حَتَّى يُؤَثِّرَ الْجَرِيرُ بِظَهْرِي - اگر یہ خیال
نہ ہوتا کہ لوگ تم پر پل پڑیں گے (پھر تم زمزم کا پانی کھینچ ہی نہ سکو
گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ یہاں تک پانی نکالتا کہ رسی کا
نشان میری پیٹھ پر پڑ جاتا -

مَا مِنْ عَبْدٍ يَنَامُ بِاللَّيْلِ إِلَّا عَلَى رَأْسِهِ جَرِيرٌ
مُعْقُودٌ - جو بندہ رات کو سوتا ہے اس کے سر پر ایک گرہ دی ہوئی
رسی رہتی ہے -

أَيْنَ أَسِمُ؟ قَالَ فِي مَوْضِعِ الْجَرِيرِ مِنَ السَّالِفَةِ -
میں اپنے اونٹوں پر کہاں داغ لگاؤں؟ فرمایا جہاں رسی رہتی ہے
گردن کے آگے کے حصے پر -

خَلُّوا بَيْنَ جَرِيرٍ وَ الْجَرِيرِ - جریر بن عبد اللہ کو اس کی
باگ دے دو -

مَنْ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ وَثَرٍ أَصْبَحَ وَ عَلَى رَأْسِهِ

جَرِيرٌ سَبْعُونَ ذِرَاعًا۔ جو شخص وتر نہ پڑھے اور صبح ہو جائے تو اس کے سر پر ستر ہاتھ کی رسی ہوگی۔

إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَجُرُّ الْجَرِيرَ فَأَصَابَ صَاعِينَ مِنْ تَمْرٍ فَتَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا۔ ایک شخص رسی کھینچا کرتا تھا (پانی بھرا کرتا تھا) اس کو دو صاع کھجور کی اجرت میں ملے اس نے ایک صاع خیرات کر دیا۔

هَلُمَّ جَرًّا۔ اسی طرح چلے آؤ یا اسی طرح کھینچتے آؤ یہ محاورہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ برابر ایسا ہی کرتے رہو یا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

نَصَبْتُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي عَبَاءَةً وَعَلَى مَجْرٍ بَيْتِي سِتْرًا۔ میں نے اپنی کوٹھری کے دروازے پر ایک کملی لگائی اور چھجے پر ایک پردہ لٹکایا۔

الْمَجْرَةُ بِأَبِ السَّمَاءِ۔ مجرہ وہ سفیدی جو آسمان پر دکھائی دیتی ہے (یعنی کہکشان) آسمان کا دروازہ ہے۔

خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهِيَ تَقْصَعُ بِحِوْرَتِهَا۔ (جرہ بالکسر جانور کا معدہ۔ بعض نے کہا معدے میں سے جو غذا جانور نکالتا ہے پھر منہ میں لا کر اس کو چباتا ہے۔ یعنی جگالی) آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ سنایا وہ زور سے جگالی کر رہی تھی۔ اجتر۔ جگالی کی۔

فَضْرَبَ ظَهْرَ الشَّاةِ فَاجْتَرَتْ وَ ذَرَتْ۔ آنحضرتؐ نے بکری کی پیٹھ پر مارا وہ جگالی کرنے لگی اور دودھ دینے لگی۔

لَا يَصْلُحُ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِمَنْ لَا يَخْنُقُ عَلَى جَرَّتِهِ۔ یہ خلافت اور حکومت اسی کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے (بلکہ بردبار، حلیم اور رحم دل ہو)۔

إِنَّهُ حَارٌّ جَارٌّ يَحَارُّ بَارٌّ يَحَارُّ۔ حار۔ کا جوڑ ہے کچھ معنی نہیں رکھتا جیسے کہتے ہیں گرم درم چیز ویز۔

نَهَى عَنْ نَبِيدِ الْجَرَارِ۔ ٹھلیوں کے نبید سے آپ نے منع فرمایا۔

جَرَّةٌ۔ مٹی کی ٹھلیا۔ جر اور جرار جر اس کی جمع ہے یہاں وہ ٹھلیاں مراد ہیں جو روغنی ہوں کیونکہ ان میں جو نبید رکھا جائے وہ بہت جلد تیزی اور نشہ پیدا کرتا ہے۔

غَطُّوا الْجَرَارَ۔ گھڑوں کو ڈھانپ دو۔

إِنَّ لِي جَرَّةً فِي جَرٍّ۔ گھڑوں میں میرا ایک گھڑا ہے۔ رَأَيْتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ عِنْدَ جَرِّ الْجَبَلِ۔ میں نے آپ کو احد کے دن پہاڑ کے نشیبی حصہ میں دیکھا (یعنی اتار میں)۔

سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْجَرِيِّ۔ بام مچھلی کھانا کیسا ہے ان سے پوچھا گیا جس کو جریت بھی کہتے ہیں یعنی مارا ہی (اس پر چھلکہ نہیں ہوتا۔ یہ امامیہ کے نزدیک حلال نہیں۔ جمہور اہل سنت کے نزدیک حلال ہے)۔

إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ أَكْلِ الْجَرِيِّ وَالْجَرِيثِ۔ حضرت علیؓ بام مچھلی کے کھانے سے منع کرتے تھے (کیونکہ وہ سانپ کے مشابہ ہوتی ہے مگر یہ ممانعت بطور کراہت تنزیہی کے ہوگی اس لئے کہ قرآن میں أَجَلٌ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ ہے یہ دریا کے ہر جانور کو حلال کرتا ہے اکثر ائمہ کا یہی قول ہے)۔ دَخَلَتِ النَّارُ مِنْ جَرًّا هَرَّةً۔ ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔

فَإِنَّمَا تَرَ كَهَا مِنْ جَرَّائٍ۔ اس نے میری وجہ سے اس کو چھوڑ دیا۔ بعض نے مِنْ جَرَّائٍ کی جگہ مَجْرَائٍ روایت کیا ہے یہ تخفیف ہے مِنْ جَرَّائٍ کی۔

قَتَلَ بِجَرِيرَةٍ نَفْسَهُ فَقُتِلَ۔ خود قصور کیا دوسرے کو ناحق قتل کیا اس کے قصاص میں قتل کیا گیا۔

خَرَجَ غَضْبَانٌ يَجُورُ ذَائَهُ۔ غصے میں نکلے چادر گھسیٹتے ہوئے (پوری طرح اوڑھا بھی نہیں کیونکہ نماز کی جلدی تھی)۔

الْقَتْلُ قَدْ اسْتَجَرَ۔ کشت و خون بہت سخت ہو گیا۔ ضَمَانُ الْجَرِيرَةِ۔ قصور کا تاوان یہ اس پر واجب ہوتا ہے جو کوئی اپنے ذمہ دوسرے کی دیت دینا قبول کرے مثلاً زید عمرو سے کہے کہ تو میری مدد کر دشمنوں کو مجھ سے دفع کر میں تیری طرف سے دیت دوں تو میری طرف سے دے اور زید اس کو قبول کرے۔

مَسْجِدُ جَرِيرٍ۔ ایک مشہور مسجد ہے کوفہ میں۔ فَقَلَّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ۔ میں نے تلوار لٹکائی

پھر کیا دیکھتا ہوں (میرا قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے) میں اس کو زمین پر کھینچ رہا ہوں۔

جَرُزٌ - کھانا مارڈالنا، کاٹ دینا، جڑ سے اکھاڑ ڈالنا۔

جَرُزٌ - موٹا ہونا، سخت ہونا۔

جَرَازٌ - عمدہ کاٹنے والی تلوار۔

جَرَازٌ - ایک بوٹی ہے۔

أَتَى عَلَى أَرْضٍ جُرُزٍ يَاجُرُزٍ - ایک اجاڑ زمین پر آئے جہاں پانی اور سبزہ نہ تھا۔

لَتَوْجَدَنَّ جُرُزًا لَا يَبْقَى عَلَيْهَا مِنَ الْحَيَوَانِ أَحَدٌ - زمین اجاڑ رہ جائے گی اس پر کوئی جاندار نہیں رہے گا۔

سَأَلَتْهُ عَنِ اللَّحَافِ مِنَ الثَّعَالِبِ وَ الْجُرُزِ يُصَلِّي فِيهَا أَمْ لَا - میں نے ان سے پوچھا لومڑیوں کے کھالوں کے کپڑے۔ اور جرز میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جَرُزٌ - بالکسر عورتوں کا لباس جو اونٹ کے بالوں اور بکریوں کے کھالوں کا ہوتا ہے۔

جَرُشٌ - بات کرنا، چاشنا، ہلکی آواز نکالنا۔

مَا سَمِعْتُ لَهُ جَرُشًا - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) میں نے اس کی آواز نہیں سنی اور جب جَرُش کے بعد بولتے ہیں تو جیم کو کسرہ دیتے ہیں یوں کہتے ہیں مَا سَمِعْتُ لَهُ جَرُشًا وَلَا جَرُشًا میں نے نہ اس کی آہٹ سنی نہ آواز۔

جَرُشٌ نَحْلُهُ الْعُرْفُطُ - اس کی مکھی نے عرفط چاٹا ہوگا (عرفط ایک درخت ہے جس میں سے بدبودار گوند نکلتا ہے)۔

فَيَسْمَعُونَ صَوْتَ جَرُشِ طَيْرِ الْجَنَّةِ - وہ بہشت کے پرندوں کی آوازیں گے (یعنی ان کے چونچوں کی آواز جو کھاتے وقت نکلتی ہے)۔

فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ يَدْبُونُ وَيُخْفُونَ الْجَرُشَ - لوگ آئے چپکے چپکے چلتے ہوئے پاؤں کی آواز چھپاتے ہوئے۔

أَرْضٌ خُصْبَةٌ جَرُشَةٌ - ہری بھری زمین کھنکھاتی ہوئی یہ صَلَاح کی تفسیر ہے۔

وَكَانَتْ مُجَرَّسَةً - آنحضرت کی اونٹنی سواری آزمودہ تھی۔

مُجَرَّسٌ - شخص آزمودہ کار، خبردار۔

قَدْ جَرَّسْتُكَ الدُّهُورُ - تم کو زمانہ نے ہوشیار تجربہ کار کر دیا ہے ایک روایت میں جَرَّسْتُكَ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہے مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرُشٌ - فرشتے سفر میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے پاس گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں رہتا ہے اور چلنے میں آواز دیتا ہے)۔

صَلْصَلَةُ الْجَرُشِ - گھنٹے کی آواز۔

جَرُشٌ - سخت چیز کھانے کی آواز، سانپ کی کینچلی سے نکلنے کی آواز، ہلکا دوڑنا، کھجلانا، چھیلنا، ملنا۔

جَرُشِي - نفس۔

جَوَارِشٌ - میٹھی دوا جو یونانی حکیم بناتے ہیں اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔

لَوْ رَأَيْتُ الْوُغُولَ تَجْرُشُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا هَجَّتْهَا - اگر میں جنگلی بکریوں کو اس کے دونوں کناروں میں کھاتے اور چرتے دیکھوں تو بھی ان کو نہ چھیڑوں (کیونکہ آنحضرتؐ نے وہاں کا شکار حرام کیا ہے ایک روایت میں تَجْرُشُ ہے سین مہملہ سے ایک میں تَجْرُشُ ہے)۔

جُرُشٌ - یمن کا ایک پرگنہ ہے۔

جَرُشٌ - ایک شہر ہے شام میں۔

آتَاهُ بِجَرُشٍ مِنَ اللَّيْلِ - اخیر رات میں اس کے پاس آیا۔

مِلْحٌ جَرِيشٌ - جو نمک اچھی طرح نہ کوٹا گیا ہو۔

جَرُضٌ - گلا گھوٹنا۔

جَرُضٌ - غصہ اور غم کے ساتھ مشکل سے تھوک نکلنا، جان کا حلق تک آجانا، اُچھو ہونا۔

حَالُ الْجَرِيشِ دُونَ الْقَرِيشِ - شعر گوئی کو غم اور غصہ نے روک دیا۔ (یہ ایک مثل ہے)۔

أَلَمُ الْمَضَضِ وَ غَضَضُ الْجَرَضِ - درد کا رنج اور حلق میں اٹکنے کی تکلیفیں۔

هَلْ يَنْتَظِرُ أَهْلُ يَصَاضَةِ الشَّبَابِ إِلَّا عِلَزَ الْقَلْقِ

و غُصَصَ الْجَرَعُ - یہ جوانی کی نزاکت والے اور کچھ نہیں اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ پریشانی کی گھبراہٹ اور حلق میں اٹک (جانے) کی تکلیف آن پہنچے۔

جَرَعٌ - یا جَرَعٌ - پانی کا نگلنا۔

تَجَرُّعٌ - نگلوانا، گھونٹ گھونٹ پلانا۔

جَرَعُهُ غُصَصَ الْغَيْظِ - اس کو غصہ کے گھونٹ پلائے۔

جَرَعُهُ - ایک گھونٹ۔

جَرَعُهُ - ایک بار پانی پینا۔

مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجَرَعَةِ - اس کو اس گھونٹ کی کوئی احتیاج نہیں۔ ایک روایت میں الْجَرَعَةُ ہے بفتح جیم۔

قِيلَ لَهُ فِي يَوْمٍ حَارٍّ تَجَرَّعَ فَقَالَ إِنَّمَا يَتَجَرَّعُ أَهْلُ النَّارِ - امام حسن سے کہا گیا گرمی کے دنوں میں تجرع کرو (گھونٹ گھونٹ پیو) انہوں نے کہا تجرع تو دوزخی لوگ کریں گے۔ انہوں نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا يتجرعه ولا يكاد يسيغه^۱۔

فَأَفْلَتْ مِنْهُ بِجَرِيعَةِ الذَّقَنِ - میں ہلاکت کے قریب پہنچ کر بیچ نکلا۔

جُرِيعُهُ - (تصغیر ہے جرعه کی نہا یہ میں ہے) بمعنی آخری سانس جس کے بعد موت ہوتی ہے (دم واپس)۔

وَكَرِمَى عَلَى الْمَهْرِ بِالْأَجْرَعِ - (عباس بن مرداس کا مصرعہ ہے) یعنی میرا حملہ اجرع میں پچھیرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔

أَجْرَعٌ - کھلا ہوا میدان دشوار گزار۔

بَيْنَ صُدُورِ جَرُوعَانَ - ریتی کے ٹیلوں میں یا دشوار گزار میدانوں میں۔ (یہ جَرَعَةُ کی جمع ہے)۔

جَرَعُهُ اور جَرُوعَاءٌ - صاف اچھی ریتی کا میدان یا دشوار گزار زمین یا ٹیلہ جس کے ایک طرف ریت ہو ایک طرف پتھر۔

جَنَّتْ يَوْمَ الْجَرَعَةِ - میں جرعه کے دن آیا۔ یہ

جَرَعُهُ ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب وہاں بڑا فتنہ ہوا تھا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں انہوں نے سعید بن عاص کو وہاں کا حاکم کر کے بھیجا لیکن کوفہ والے اس پر راضی نہیں ہوئے اور سعید بن عاص کو بیرنگ واپس کر دیا ابو موسیٰ اشعری کو اپنا حاکم بنالیا اور حضرت عثمان کو اطلاع دی انہوں نے منظور کر لیا۔
نُوقَ مَجَارِيعٌ - وہ اونٹنیاں جن میں دودھ کم رہ گیا ہو چند گھونٹ دودھ کے ہوں۔

لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا جُرْعَةٌ - دنیا میں سے بس ایک گھونٹ باقی ہے (باقی سارا زمانہ گزر گیا)۔

مترجم:- کہتا ہے چودہ سو برس کے قریب گزرے مگر ہنوز یہ گھونٹ تمام نہیں ہوا۔ جب ایک گھونٹ کا زمانہ اس قدر طویل ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ یہ گھونٹ کب تک رہتا ہے تو ساری دنیا کا زمانہ یقیناً لاکھوں برس کا ہوگا۔
جُرُفٌ - سب لے لینا صاف کرنا۔

سَيْلٌ جُرَافٌ - وہ سیلاب جو سب بہا لے جائے کچھ نہ چھوڑے۔

جَارِفٌ - مرگ عام، منحوس بلا آفت۔

جُرُفٌ اور جُرُفٌ - کگار، کڑاڑ، ندی کا کنارہ جو ہر وقت کٹتا اور گرتا رہتا ہے۔

مَجْرُفُهُ - پھاوڑا۔

إِنَّهُ كَانَ يَسْتَعْرِضُ النَّاسَ بِالْجُرُفِ - ابو بکر صدیقؓ لوگوں کا حال جرف میں پوچھا کرتے یا جرف میں بن مانگے اور بن پوچھے ان کو دیتے۔

جُرُفٌ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔

طَاعُونٌ جَارِفٌ - طاعون تباہ کر دینے والا (یہ عبد اللہ بن زبیر کے زمانہ میں واقع ہوا تھا)۔

لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ إِلَّا بَيْتٌ يُكْنُهُ وَ ثَوْبٌ يُوَارِيهِ وَ جِرْفُ الْخُبْزِ - آدمی کا مال وہی ہے ایک کوٹھری جو اس کو چھپائے (سردی گرمی بارش سے بچائے) اور کپڑا جو اس کا ستر

وَالَّذِي أَخْرَجَ الْعَدْقَ مِنَ الْجَرِيمَةِ وَالنَّارَ مِنَ
الْوَشِيمَةِ - قسم ہے اس خدا کی جس نے کھجور کا درخت ایک گٹھلی
سے نکالا اور پتھر سے آگ نکالی۔

مَنْ أَجْرَمَ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ - جس نے حضرت محمدؐ کی آل
کا قصور کیا۔ ان کا حق تلف کیا۔

بَنِي جَرْمٍ - ایک قبیلہ ہے۔

جَرْمَزَةٌ - سمٹ جانا، اکٹھا ہونا، لوٹنا، بھاگنا۔

جَرْمُوزٌ - ہاتھ پاؤں، حوض، بھیڑیا۔ اس کی جمع جَرَامِيزُ
ہے۔

إِنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ جَرَامِيزَهُ وَيَتْبُ عَلَى الْفَرَسِ -
حضرت عمرؓ اپنے ہاتھ پاؤں کو سمیٹ کر گھوڑے پر کود جاتے
(سبحان اللہ آپ کی مستعدی بڑھاپے کی حالت میں اور سپاہ
گری آپ کی۔ نالائق اولاد ہم لوگ ہیں جو کچھ بزرگوں نے
ملک و مال کمایا تھا وہ بھی کھو دیا۔ اپنی ذات سے تو پیدا کرنا
کجا)۔

لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِيزَكَ فَوُتِبْتَ - کاش تو اپنے ہاتھ
پاؤں جوڑ کر کود جاتا۔

جَرْمَزَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ - ابن عباسؓ کا غلام (عکرمہ)
بھاگ نکلا ہٹ گیا۔ (صحیح فتویٰ نہ دے سکا۔ یہ شععی کا قول
ہے)۔

أَقْبَلْتُ مُجْرَمًا حَتَّى أَقْعَبِيْتُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَسَنِ -
میں ہاتھ پاؤں جوڑے اور سمیٹے ہوئے آیا اور امام حسن بصریؒ کے
سامنے بیٹھ گیا۔ (مُجْرَمًا اصل میں مُجْرِمًا تھا اَجْرًا نَرَام سے
نون کو میم سے بدل کر میم کو میم میں ادغام دے دیا)۔

إِبْنُ جَرْمُوزٍ - حضرت زبیرؓ کا قاتل ہے کم بخت نے
جب آپؐ سو رہے تھے آپ کا گلا کاٹ لیا۔

جَرُونٌ - پینا۔

جَرُونٌ - عادت کر لینا۔

إِجْرَانٌ - غلہ کا کھلیان میں اکٹھا کرنا۔

إِنَّ نَاقَتَهُ تَلَحَّلَحَتْ عِنْدَ بَيْتِ أَبِي أَيُّوبَ وَ
أَرْزَمَتْ وَوَضَعَتْ جَرَانَهَا - آنحضرتؐ کی اونٹنی (جب آپؐ

ڈھانکے اور روٹی کے چند ٹکڑے) بس اس قدر کافی ہے اور باقی
سب فضولیات ہیں آدمی کو چاہئے کہ جب یہ تینوں چیزیں مل
جائیں تو خدا کا شکر بجالائے زیادہ کی ہوس نہ کرے نہ کسی دنیا
دار کی خوشامد کرے)۔

جَرَفٌ - (جمع ہے جَرَفَةٌ کی) یعنی روٹی کا ٹکڑا۔

جُرْفٌ نَهْرٌ - ندی کا کڑاڑہ۔

عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ - دوزخ کے گار پر۔

جَرَفَ الدَّهْرُ مَالَهُ - زمانہ نے اس کا مال تباہ کر دیا۔

جَرْمٌ - کاٹنا، برا بیچتہ کرنا۔

جَرْمٌ - جسم، رنگ، آواز، حلق۔

جَرْمٌ اور إِجْرَامٌ اور جَرِيمَةٌ - گناہ، قصور۔

لَا جَرْمَ - ضرور۔

جَرِيمٌ - گناہ گار۔

أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ
يُحَرِّمْ فَحَرِّمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ - سب سے بڑا قصور وار
مسلمانوں کا وہ مسلمان ہے جو ایک چیز کو پوچھے وہ حرام نہ ہو
لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو جائے (گویا اس نے
پوچھ کر مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اگر نہ پوچھتا تو وہ حلال رہتی)۔
اس حدیث کا موقع آنحضرتؐ کی حیات تک تھا کیونکہ آپؐ کی
وفات پر وحی موقوف ہو گئی، کسی حلال چیز کے حرام ہونے کا ڈر
نہیں رہا)۔

يُرِيدُ تَجْرِمُ ذَلِكَ الْقَوْنُ - آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ
یہ قرن گزر جائے گا۔ ایک روایت میں تَجْرِمُ ہے خائے معجزہ
سے معنی وہی ہے۔

لَا جَرْمَ لَأَفْلَنْ حَدَّهَا - میں ضرور اس کی دھار کند کر
دوں گا۔

اتَّقُوا الصُّبْحَةَ فَإِنَّهَا مَجْفُورَةٌ مَنَلَتْهُ لِلْجَرْمِ - صبح
کے سونے سے بچو اس سے شہوت بجھ جاتی ہے اور جسم میں عفونت
پیدا ہوتی ہے۔

كَانَ حَسَنَ الْجَرْمِ - اس کا جسم خوبصورت تھا یا خوش
آواز تھا۔

ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے) ابویوب انصاری کے گھر پر اڑ گئی اور آواز کرنے لگی اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ (جران گردن کے اندر کا جانب۔ محیط میں ہے کہ جران اونٹ کی گردن سرے سے لے کر نحر کے مقام تک یعنی مذبح سے منحر تک)۔

حَتَّى ضَرَبَ الْحَقُّ بِجَوَانِهِ۔ یہاں تک کہ حق نے اپنی گردن رکھ دی (یعنی دین حق قائم اور پائدار ہو گیا۔ دین کو اونٹ سے تشبیہ دی اونٹ جب کہیں ٹھہر جاتا ہے آرام لیتا ہے تو گردن زمین پر دراز کر دیتا ہے)۔

لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ حَتَّى يُؤْوِيَهُ الْجَرَيْنُ۔ پھل اور میوے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جب تک وہ کھلیاں (کھلے) میں (کاٹ کر) نہ رکھا جائے۔ (اگر درخت پر لگا ہوا میوہ یا پھل یا اناج کوئی چرا کر لے جائے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا لیکن دوسری کوئی سزا جو حاکم مناسب سمجھے دے سکتا ہے)۔

جَرَيْنٌ۔ کھلیاں اس کی جمع جُرُونٌ ہے۔
إِنَّهُ كَانَ لَهُ جُرُونٌ مِّنْ ثَمَرٍ۔ ان کے لئے کئی کھلیاں تھے کھجور کے۔

كَانُوا يَشْتَرِطُونَ قِمَامَةَ الْجُرُونِ۔ وہ شرط لگاتے تھے کہ کھلیانوں کی جھاڑن جھوڑن (جو نیچے بچ رہتا ہے) ہم لیں گے۔

فَوَضَعَا جُرْنَهُمَا عَلَى الْأَرْضِ۔ دونوں اونٹوں نے اپنی گردنیں زمین پر رکھ دیں (جَوَان کی بھی جمع جُرُون آتی ہے)۔

فَإِذَا ضَمَّهُ الْجَرَيْنُ۔ جب کھلیان نے اس کو اکٹھا کر لیا، جوڑ لیا ملا لیا۔

فَذَلَّكَتْ بِجَوَانِهَا الْقَبْرَ وَهِيَ تَرْغَوُا۔ اس نے اپنی گردن قبر سے رگڑی اور آواز کر رہی تھی۔

جَوْهَمٌ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں، حضرت اسماعیلؑ کی شادی اسی قبیلے میں ہوئی تھی۔

جُرُوءٌ۔ بحرکات ثلثہ جیم، چھوٹی چیز، انار ہو یا خر بوزہ یا

ککڑی اس کی جمع أَجْرٌ جو اصل میں أَجْرُوءٌ تھا اور أَجْرِيَّةٌ اور أَجْرَاءٌ ہے۔

أَتَى بِقِنَاعٍ جُرُوءٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک طبق ککڑی یا انار کا لایا گیا۔

أَهْدَى لَهُ أَجْرٌ زُعْبٌ۔ آپ کو ککڑیاں تحفہ دی گئیں جن پر نرم نرم روئیں تھے۔

وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جُرُوءٌ كَلْبٍ۔ آپ کے دل میں کتے کے پلے کا خیال آیا۔

جُرُوءٌ يَاجُرِيَانِ يَاجُرِيَّةٌ۔ بہنا، گذرنا، واقع ہونا۔
تَجْرِيَّةٌ۔ وکیل بنا کر بھیجنا۔

إِجْرَاءٌ۔ بہنا، جاری کرنا، نافذ کرنا۔

مُجَارَاةٌ۔ گفتگو کرنا، کسی کے ساتھ موافقت کرنا دشمن کی بعض باتیں مان لینا کہ آئندہ اس کی غلطی ظاہر ہو۔

فَارَسَلُوا جَرِيًّا۔ انھوں نے ایک وکیل بھیجا۔

قُولُوا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔ تم جو کہتے ہو وہ کہو ایسا نہ کہو کہ شیطان کے وکیل بن جاؤ یا جرأت دلا دے شیطان تم کو (میری تعریف کرتے کرتے مجھ کو حد سے بڑھا دو، بندے کو خدا کی طرح کر دو جیسے بعض مولوی قصائد نعتیہ میں آنحضرتؐ کی تعریف ایسی کرتے ہیں جس سے پروردگار کی شان میں بے ادبی ہو جاتی ہے)۔

إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ۔ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا نامہ اعمال بند ہو جاتا ہے (اس پر مہر کر دی جاتی ہے) اب اگر کوئی نیک عمل برزخ میں کرے تو اس کا ثواب نامہ اعمال میں نہیں لکھا جاتا کیونکہ مرتے ہی ثواب اور عقاب کا کھاتہ فرشتے بند کر دیتے ہیں) مگر تین باتوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی نامہ اعمال میں درج ہوتا رہتا ہے ایک ان میں صدقہ جاریہ ہے۔ (یعنی ایسا وقف جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں مثلاً دین کا مدرسہ بنایا جائے، مسجد یا پل یا سرائے مسافر خانہ بنائے، کنواں بنائے، دین کی کتاب تالیف یا ترجمہ یا طبع کرا جائے، بعض اہل حدیث نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اموات سے دعا کا سوال کرنا جائز نہیں) (یعنی یہ

لئے ادھر ادھر ٹھہلنا، کھٹکھارنا، تلے اوپر ہونا یہ سب جاہلوں کے کام ہیں، بعض نے کہا استبرابہتر ہے تاکہ جو قطر ذکر میں رہ گیا ہو وہ نکل جائے۔

أَمْسَكَ اللَّهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ - اللہ نے پانی کا بہنا روک دیا۔
وَعَالَ قَلَمُ زَكْرِيَّا الْجَرِيَةَ وَجَرَّتِ الْأَقْلَامُ مَعَ جَرِيَةِ الْمَاءِ - حضرت زکریا کا قلم پانی کی روانی پر غائب آیا کھڑا رہ گیا دوسرے سب قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ گئے۔

كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى - اس کے بعد پھر کوئی گھوڑا دوڑ میں اس کا مقابلہ نہ کر سکتا۔

الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ - شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں ریگتا ہے (کیونکہ شیطان جنوں میں سے ہے اور ایک جسم لطیف ہے اس کا ریگتنا اور رگوں میں سما جانا عقل کے خلاف نہیں ہے۔ دیکھو ریاح کس طرح پیٹ میں سما جاتے ہیں اور پھرتی ہیں۔

وَجَرَّتِ السَّنَةُ بَيْنَهُمَا - لعان کرنے والے جو روخصم میں جدائی ہو جانا ہمیشہ کے لئے شریعت ہو گئی۔

جَرِيٌّ - بام مچھلی یا جس مچھلی پر پوست نہ ہو۔

تَجَرَّى بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ - اپنے اپنے عملوں کے موافق پل صراط پر سے گذریں گے۔

قَدْ سَابَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ أَجْرَى الْخَيْلِ - آنحضرتؐ نے اسامہ بن زید سے آگے نکل جانے کی شرط کی اور گھوڑوں کو دوڑایا۔

جَرَى الْقَلَمُ بِمَا فِيهِ - قلم اسی طرح پر چلا جو لوح محفوظ میں قرار پا چکا تھا۔

جَرَى عَلَيْهِ الْقَلَمُ - اس کی تقدیر میں جو لکھا تھا وہی ہوا۔
يَسْتَقْبِلُ جَرِيَّتَهُ - پانی کے بہاؤ پر منہ کرے۔

جَارِيَه - جوان لڑکی یا لونڈی۔ (طبی نے کہا جار یہ وہ لڑکی جو جوان نہ ہوئی ہو۔ مصباح المنیر میں ہے کہ اصل میں جار یہ جوان لونڈی کو کہتے ہیں پھر ہر لونڈی کو کہنے لگے گو وہ بوڑھی ہو۔ کرمانی نے کہا جار یہ جوان عورت۔ محیط میں ہے جار یہ جوان عورت یا خادمہ جوان اور عام لوگ جار یہ لونڈی کو

کہ وہ زائر کے مطلب کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں نہ یہ کہ خود میت سے دعا کی جائے کہ آپ ہم کو فرزند دویا روپیہ دویا دولت دویا عمر دراز کر دویا بیماری سے چنگا کر دویا تو شرک ہے کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت غیر خدا کی بالاتفاق شرک ہے) کیونکہ ان کے اعمال منقطع ہو گئے ہیں حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے ان کی قبروں پر دعا کا سوال کر سکتے ہیں اسی طرح خواب میں۔ اعمال کے انقطاع سے یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد ان کا کوئی عمل نامہ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے۔ احادیث صحیحہ سے انبیاء کے عمل بعد از موت ثابت ہیں اور اولیاء اللہ سے بعد از موت بھی طرح طرح کے فیوض اور برکات ہونا متواتر منقول ہے۔ ثابت بنانی کے قبر میں جھانکا تو دیکھا وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے اپنی والدہ کی قبر پر جا کر کہا اماں اسی وقت پروردگار کی بارگاہ میں جاؤ اور اس حلقہ سلطان کا علاج کراؤ جس نے مجھ کو تنگ کر دیا ہے یہ واقعہ عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان مارا گیا۔

الْأَرْزَاقُ جَارِيَةٌ - معاشیں برابر مل رہی ہیں۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارَى بِهِ الْعُلَمَاءُ - جو شخص علم اس لئے حاصل کرنا چاہے کہ عالموں سے مقابلہ کرے ان سے ہمسری اور برابری جتائے بحث اور گفتگو کرے تاکہ لوگوں میں اپنی فوقت ظاہر ہو۔

تَتَجَارَى بِهِمُ الْآهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ - خواہشیں اور آرزوئیں ان میں ایسی پھیلیں گی جیسے کلب کی بیماری بیمار میں پھیل جاتی ہے (کلب وہ بیماری ہے جو دیوانے کتے کو ہو جاتی ہے جس کو کاٹ کھائے اس کو بھی یہی بیماری ہو جاتی ہے پھر وہ جس کو کاٹے اس کو بھی۔ غرض یہ بیماری پھیلتی چلی جاتی ہے اس کا زہر سارے بدن میں فوراً سرایت کر جاتا ہے اللہ محفوظ رکھے)۔

إِذَا أَجْرِيَتِ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ أَجْزَأُ عُنْكَ - پیشاب کے بعد جب تو ذکر پر پانی بہا دے بس یہ کافی ہے۔ (اب کہ ذکر کا نچوڑنا یا سونٹنا یا ڈھیلا سکھاتے پھرنا، پانچامہ ہاتھ میں لئے

کہتے ہیں جو ان ہو یا بوڑھی اور اکثر جاریہ کا استعمال کم سن عورت میں کیا جاتا ہے جیسے غلام کا کم سن مرد میں۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الزَّاءِ

جُزْءٌ - بائنا - قناعت کرنا۔

اجْزَاءٌ اور اجْتِزَاءٌ - کفایت کرنا۔

تَجْزِيَةٌ - تقسیم کرنا۔

جُزْءٌ - ٹکڑا - حصہ جس سے کوئی چیز مرکب ہو۔

مَنْ قَرَأَ جُزْءًا مِنْ اللَّيْلِ - جو شخص رات کو اپنا حصہ

قرآن کا پڑھے۔

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنْ

النُّبُوَّةِ - اچھا خواب پیغمبری کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے ایک

ٹکڑا ہے۔ (کیونکہ زمانہ نبوت آپ کا ۲۳ برس تھا ان میں چھ

مہینے تک آپ کو خواب میں وحی آئی پھر بیداری میں فرشتے کو

دیکھا ایک روایت میں ہے پینتالیس ٹکڑوں میں سے۔ ایک میں

چالیس ٹکڑوں میں سے۔ پہلی روایت اس پر محمول ہے کہ آپ پر

تریسٹھواں برس سالم نہیں گذار۔ اور دوسری روایت اس پر کہ

آپ کی عمر شریف ساٹھ ہی برس کی ہوئی۔ (ایک روایت میں

ایسا ہی ہے) تو زمانہ نبوت کل بیس برس رہتا ہے۔

الْهَدْيُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِنْ

خَمْسَةِ وَ عَشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ - نیک روشنی اور اچھا

چال چلن اور خوش وضعی پیغمبری کے پچیس حصوں میں سے ایک

حصہ ہے (یعنی پیغمبروں کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیغمبری تقسیم کے قابل ہے یا جس میں یہ

خصلت ہو اس میں پیغمبری کا ایک جز ہے کیونکہ پیغمبری کسب

ریاضت اور اسباب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی

ایک خاص عنایت اور مہبت ہے)۔

إِنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ

لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَجَزَاهُمْ أَثْلًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَ

أَرَقَّ أَرْبَعَةً - ایک شخص نے کیا کیا کہ مرتے وقت اپنے چھ

غلاموں کو آزاد کر دیا اس کے پاس ان غلاموں کے سوا اور کچھ

مال نہ تھا آخر آنحضرتؐ نے ان غلاموں کو بلا بھیجا ان کے تین

حصے کئے۔ (قیمت کے لحاظ سے اگر وہ غلام سب برابر ہی قیمت

کے تھے تو دو دو غلاموں کے تین حصے ہو گئے) پھر آپؐ نے قرعہ

ڈالا جن دو غلاموں پر قرعہ آیا ان کو تو آزاد کر دیا باقی چار کو

(بدستور) غلام رکھا۔ (ہمارے امام احمد بن حنبل، شافعی اور

مالکؒ نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کو

شاید یہ حدیث نہیں پہنچی انہوں نے قیاس کیا اور کہا کہ چھ

غلاموں کا تیسرا تیسرا حصہ آزاد ہو جائے گا باقی دو حصوں کی

آزادی کے لئے ان سے محنت مزدوری کرائی جائے گی)۔

وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ - اب تیرے بعد اور

کسی کے لئے یہ کافی نہ ہوگا کہ ایک برس کی بکری قربانی کرے

جو دوسرے برس میں لگی ہو۔

لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِي عَنْ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ -

ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کام دے مگر دودھ ہم

غذا ہی ہم پانی۔

جَزَأَتِ الْإِبِلُ بِالرُّطْبِ عَنِ الْمَاءِ - (عرب لوگ

کہتے ہیں) اونٹ تازی کھجور کھا کر پانی سے بے پرواہ ہو گیا۔

مَا أَجْزَأُ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأُ أَفْلَانِ - ہماری

طرف سے آج کوئی شخص ہم کو ایسا کام نہیں آیا جیسے فلاں شخص

کام آیا۔

أَتَيْ بِقِنَاعِ جُزْءٍ - آنحضرتؐ کے پاس کھجور کا ایک طبق

لایا گیا۔ (کھجور کو مدینہ والے جزء کہتے ہیں کیونکہ وہ غذا کے

لئے کافی ہوتی ہے اور صحیح بقناع جزء ہے جیسے اوپر گزر چکا۔)

أَيُّ جُزْءٍ أَنْ يُمَسَّحَ بَعْضُ الرَّأْسِ - کیا سر کے ایک

حصہ کا مسح کافی ہے۔ بعض نے ایجڑی روایت کیا ہے باب

ضَرْبَ يَضْرِبُ سے۔

يُجْزِي أَحَدَنَا الْوُضُوءُ وَ يُجْزِيهِ التَّيْمُمُ مَا لَمْ

يُحْدِثْ - ہم میں سے ہر ایک کو ایک وضو اسی طرح تیمم اس

وقت تک کافی ہے جب تک حدث نہ ہو۔

الشَّاةُ تُجْزِي يَا تَجْزِي - بکری کافی ہوگی۔

ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ - پھر تو یہ نہیں سمجھتا کہ وہ تجھ کو کافی ہوگی۔

لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ جُزْءًا - اپنی نماز میں شیطان کا ایک حصہ نہ لگا (شیطان کا حصہ یہ ہے کہ نماز پڑھ کر خواہ مخواہ دہنی طرف سے لوٹ کر جانا واجب سمجھے اگر اس کو واجب نہ سمجھے تو دہنی طرف سے لوٹنے کے افضل ہونے میں کلام نہیں۔ اس قول سے یہ نکلا کہ کسی امر مباح یا مستحب کو واجب اور ضروری قرار دینا اور نہ کرنے والے پر ملامت کرنا شیطانی اغوا ہے اللہ بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کہ خبط ہو گیا ہے مباح اور مستحب تو ایک طرف۔ بعض بدعت کے کاموں کو یا مختلف فیہ کاموں کو رسم و رواج کی وجہ سے انہوں نے واجب کر رکھا ہے اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ ان کاموں کو نہ کرے تو اس کو مطعون کرتے ہیں۔ مثلاً مجلس میلاد قیام عند ذکر الولادة، مرثیہ خوانی، انگلیاں چومنا، عید کا مصافحہ یا معانقہ، ہر نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا، خطبہ میں صحابہ خلفاء اور بادشاہ وقت کا ذکر کرنا، دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا، سوم، دہم، چہلم، فاتحہ، اعراس، نیازات، صندل، چراغاں، حال قال، گانا بجانا، کسی امام کی ہر مسئلہ میں تقلید کرنا، اذان کے بعد پھر تہویب کرنا، الصلوٰۃ کہہ کر لوگوں کو پکارنا۔ یہ سب کام ایسے ہیں کہ بعض ان میں سے بدعت اور مکروہ ہیں بعض جائز بعض مختلف فیہ۔ اب ان کو لازمی اور ضروری قرار دینا اور نہ کرنے والے پر ملامت کرنا شیطانی اغوا ہے۔ حفظنا اللہ منہ۔

يُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكَعَاتٌ - اس کے لئے چند رکعتیں کافی ہیں۔

جُزْءٌ لِعُمْرَةِ النَّاسِ - یہ عمرے کا بدل ہے۔
وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجُزْءُهَا ثَلَاثَةُ أَجْزَاءٍ - لیکن خیبر سواس کے تین حصے کیے (کیونکہ خیبر کچھ بدون جنگ کے فتح ہوا، کچھ جنگ سے۔ جو جنگ سے فتح ہوا اس میں $\frac{1}{5}$ حصہ پیغمبر صاحب کا تھا اور جو بدون جنگ کے وہ فسی خاص آپ کا تھا، اس لحاظ سے تقسیم یوں قرار پائی کہ کل خیبر کے تین حصے کئے جائیں دو حصے تو مسلمانوں کے اور ایک حصہ آپ کا)۔

عِنْدِي مُصْحَفٌ مُجْزِئٌ بِأَرْبَعَةِ أَجْزَاءٍ - میرے پاس ایک قرآن ہے لکھا ہوا جس کے چار حصے ہیں۔

أَوْصَافُ الْحَقِّ لَا تَنْتَعِضُ بِتَجْزِئَةِ الْعَدَدِ فِي كَمَالِهِ - اللہ تعالیٰ کی صفیتیں متعدد ہونے سے اس کی ذات میں تعدد پیدا نہیں ہوتا (کیونکہ یہ سب صفیتیں ایک ہی ذات مقدس کی ہیں)۔

جُزْءٌ - نحر کرنا، کھال نکالنا، سمندر کا گھٹ جانا، کاٹنا۔
جُزُوءٌ - اونٹ یا اونٹنی۔

جُزَارٌ - قصاب۔

نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَجْزِرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ - کیسے میں (جہاں جانور نحر ہوتے ہیں کلتے ہیں) اور مقبرہ میں آپ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

اتَّقُوا هَذِهِ الْمَجَازِرَ فَإِنَّ لَهَا ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ - ان کیلوں سے بچو (ہر وقت وہاں نہ جاؤ جانوروں کا کٹنا نہ دیکھتے رہو) اس کی لت (عادت) ایسی پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی لت (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ جانوروں کا نحر اور ذبح دیکھتے دیکھتے دل سخت ہو جاتا ہے بے رحمی دل میں سما جاتی ہے۔ بعض نے کہا کیلوں سے بچے رہنا اس سے یہ مراد ہے کہ گوشت کھانے کی عادت نہ کر لو وہ شراب کی طرح منہ سے لگ جاتا ہے تو پھر چھٹتا نہیں۔ گوشت کے بغیر کھانا نہیں کھایا جاتا۔ اسی لئے بزرگوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ ہر روز گوشت نہیں کھاتے کبھی دال پر اکتفا کرتے ہیں، کبھی ترکاری پر کبھی سرکہ پر کبھی کھجور پر، کبھی ستوپر اور قواعد طبعی بھی اسی کو مقتضی ہیں کہ ہر روز گوشت کھانے سے جگر کی خرابی پیدا ہوتی ہے)۔

لَا أُعْطِيَ مِنْهَا شَيْئًا فِي جَزَارَتِهَا - قربانی کے جانور کا کوئی ٹکڑا میں قصاب کو اجرت میں نہیں دوں گا۔

أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ غَنَمَ بَنِ غَمِي أَجْتَزِرُ مِنْهَا - بتلائیے اگر میں اپنے چچا زاد بھائی کی بکریاں پاؤں تو ان میں سے ایک بکری (کھانے کے لئے) کاٹ لوں۔

لَا جُزْرَ نَكَ جُزْرَ الضَّرَبِ - (یہ حجاج مردود نے حضرت انسؓ سے کہا) میں تجھ کو گاڑھے شہد کی طرح نکال

باہر کروں گا (گاڑھا شہد آسانی سے نکل آتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تجھ کو مار ڈالوں گا تیرا کام تمام کر دوں گا اب نہ حجاج رہا نہ انس رہے لیکن حجاج پر قیامت تک پھٹکار اور انس پر رحمت پروردگار برستی رہے گی)۔

مَا جَزَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ فُكُلٌ - جس دریائی جانور سے سمندر بٹ جائے (وہ خشکی میں رہ کر مر جائے) اس کو کھا۔

الْجَزُرُ وَالْمَدُّ - سمندر کا گھٹاؤ بڑھاؤ (جوار بھاڑ اس کی وجہ دریافت کرنے میں اگلے حکیم بالکل عاجز رہے کہتے ہیں کہ ارسطو نے اسی رنج میں بحر اوریب میں ڈوب کر جان دی۔ حال کے حکیم کہتے ہیں کہ یہ چاند کی کشش سے ہوتا ہے)۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْسُ أَنْ يُعْبَدَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ - شیطان اس بات سے تواب ناامید ہو گیا کہ جزیرہ میں لوگ اس کی پوجا کریں (جزیرہ عرب طول میں حضرت ابوموسیٰ سے انتہائی یمن تک اور ریگستان پیرلن سے انتہائی سماوہ تک عرض میں۔

بعض نے کہا طول عدن سے لے کر عراق تک اور عرض جدہ سے شام تک عرب کا ملک گو پورا جزیرہ نہیں ہے کیونکہ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چو طرف پانی ہو مگر جزیرہ نما ہے کیونکہ اس کے تین جانب پانی ہے ایک طرف خلیج فارس دوسری طرف بحر سوڈان اور تیسری طرف دجلہ اور فرات۔ یہ حدیث بظاہر اس حدیث کے خلاف پڑتی ہے۔ جس میں یہ ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ذی الخلصہ کے گرد عورتیں چوتھر نہ منکائیں گی اور اس حدیث کے کہ میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں میں مل جائیں گے یا بت پوجنے لگیں گے اور مطابقت یوں کی ہے کہ اس حدیث میں مراد وہ زمانہ ہے جب تک زورو شور کے ساتھ عرب کے ملک میں توحید قائم رہے یا عرب سے خاص مدینہ طیبہ مراد ہے یہ امام مالک سے منقول ہے۔

میں :- کہتا ہوں دوسری حدیث میں تو امت کے کئی قبیلوں کا ذکر ہے ہو سکتا ہے کہ عرب کے سوا دوسرے ملک کے مسلمانوں کا یہ حال ہو جائے جیسے ہند میں اکثر نام کے مسلمان بھوانی اور شیخ صدو کی پوجا کرتے ہیں اور پہلی حدیث میں اس زمانہ کا ذکر ہے جب قیامت بالکل قریب آگے گی اور اس

حدیث میں اس زمانہ تک کا ذکر ہے جب تک قیامت کے علامات کبریٰ ظاہر نہ ہوں گے)۔

حَتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَيُصْطَلَمُونَ - یہاں تک کہ تم ان کو جزیرہ عرب میں پہنچا دو وہاں کاٹ ڈالے جائیں گے۔

فَنَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ - تین اونٹ نحر کئے۔ جزائر جمع ہے جزور کی۔ مگر یہ جمع نادر ہے مشہور جزور ہے اور جزائر جزیرہ کی جمع مستعمل ہے۔

طَيْرٌ أَعْنَقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ - پرندے جن کی گردنیں اونٹ کے گردنوں کی طرح ہوں گی۔

إِنَّ عُمَرَ أَعْطَى رَجُلًا شَكَا إِلَيْهِ سُوءَ الْحَالِ ثَلَاثَةَ أَنْيَابِ جَزَائِرَ - ایک شخص نے حضرت عمر سے اپنی سقیم الحال (محتاجی) کی شکایت کی تو آپ نے اس کو تین اونٹ دیئے۔

أَجْزُرْنَا - ایک بکری ہم کو دے کاٹنے کے لئے۔
يَا رَاعِي أَجْزُرْنِي شَاةً - ارے گڈریے! ایک بکری کاٹنے کے لئے ہم کو دے۔

أَجْزُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً - آنحضرت کو کاٹنے کے لئے ایک بکری دے۔

أُبَشِّرُ بِجَزْرَةِ سَمِينَةٍ - ایک کاٹنے کے لئے موٹی بکری لے خوش ہو جا۔

أَجْزَرْتُ الْقَوْمَ - میں نے ان لوگوں کو کاٹنے کے لئے ایک بکری دی۔

فَإِنَّمَا هِيَ جَزْرَةٌ أَطْعَمَهَا أَهْلُهُ - یہ تو کاٹنے کی بکری ہوئی جو اس نے اپنے گھر والوں کو کھلائی۔ (قربانی نہ ہوئی کیونکہ نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے)۔

جَزْرَةٌ - کاٹنے کی بکری۔ اس کی جمع جَزَرٌ آتی ہے۔
حَتَّى صَارَتْ جِبَالُهُمْ لِلثَّعْبَانِ جَزْرًا يَأْجُزُّ - ان جادو گروں کی رسیاں اڑ رہے تھے بکریاں ہو گئیں وہ سب کو ہڑپ کر گیا۔

لَا تَأْخُذُوا مِنْ جَزَرَاتِ أَمْوَالِ النَّاسِ - زکوٰۃ میں لوگوں نے جو جانور کھانے کے لئے تیار کئے ہوں وہ نہ لو۔ مشہور

روایت حزررات ہے حائے ہلی سے یعنی عمدہ عمدہ مال نہ لو۔

لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ -
میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔ اسی حدیث
پر جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ملک
میں نہ رہنے دیا جائے البتہ مسافرت کے طور پر وہاں آ سکتے ہیں
مگر تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں اور امام شافعی نے کہا اس حدیث
میں جزیرہ عرب سے مکہ مدینہ اور یمامہ مراد ہے نہ یمن اور
دوسرے بلاد عرب اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہود اور نصاریٰ
کو حرمین شریفین یعنی مکہ اور مدینہ میں ہرگز نہ آنے دینا چاہئے۔
جَزَائِرِ خَالِدَات - چھ جزیرے منہائے مغرب میں۔
جَزْ - کاٹنا، کاٹنے کا وقت آن پہنچنا، سوکھنا۔

جَزَاز اور جَزَاز - کھیت یا کھجور کاٹنے کا وقت۔ جیسے
جَدَاد - بعض نے کہا جَدَاد کھجور سے خاص ہے اور جَزَارُ عام
ہے کھجور کھیت وغیرہ سب کو شامل ہے۔
أَنَا إِلَى جَزَارِ النَّخْلِ - میں کھجور کے کٹنے تک۔ مشہور
روایت جَدَادِ النَّخْلِ ہے۔

وَ إِنْ دَخَلَ خَلْقُكَ جَزْءَ فَلَا تَضُرُّكَ - اگر
روزے میں تیرے خلق میں کوئی کٹا ہوا بال وغیرہ چلا جائے جو
کاٹنے میں اڑتا ہے تو کچھ ضرر نہ ہوگا (روزہ نہ جائے گا)۔
جَزْءَ اور جُزْأَ - جو کاٹنے وقت گرتا ہے یا اڑتا ہے
جیسے قُصَاصُہ ہے جَزْءَ کی جمع جَزَزْ آئی ہے۔

يَقُومُ وَلِيُّهُ عَلَى إِصْلَاحِهَا وَ يُصَيِّبُ مِنْ جَزْرِهَا
وَرَسُولُهَا وَ عَوَارِضُهَا - یتیم کا دلی اس کے جانوروں کی نگرانی
کرے اور بال جو کاٹے جائیں اور دودھ سے فائدہ اٹھا سکتا
ہے اسی طرح ان جانوروں سے جو مرنے لگیں اور ان کا کاٹ
ڈالنا ضروری پڑے ان کے گوشت وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتا
ہے لیکن اگر دلی محتاج نہ ہو اور ان چیزوں کو بھی بیچ کر ان کی
قیمت یتیم کے مال میں جمع کرادے تو افضل ہوگا۔

لَا أَرْهَاهَا فَإِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَ

يَاخُذُهَا - میں اس کے بال نہیں کاٹتا کیونکہ آنحضرتؐ اس کو
لبا کرتے تھے اس پر ہاتھ پھیرتے تھے (تو آپ کے ہاتھ کی
برکت اس کے بالوں پر ہے) اس حدیث سے اور دوسری
متعدد صحیح حدیثوں سے آثار صالحین سے برکت لینے کا
جواز نکلتا ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ جاہل
متعصب ہے۔)

مُجَزَّزٌ مُذَلَّجٌ - قیافہ شناس تھا آنحضرتؐ کے زمانہ
میں۔

كَانَ أَبِي يُحْفِي رَأْسَهُ إِذَا جَزَّءَ - میرے والد جب
سر کے بال کٹواتے تھے تو ان کو جڑوں سے کٹواتے تھے۔
مِجَزَّزٌ اور مَقْصُصٌ - کتری قینچی۔

مَنْ أَخَذَ مِنْ أَظْفَارِهِ وَ شَارِبِهِ كُلِّ جُمُعَةٍ وَقَالَ
حِينَ يَأْخُذُ بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ عَلَى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ
مُحَمَّدٍ لَمْ يَسْقُطْ مِنْهُ حِصَّةٌ وَ لَا جُزْأَةٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ
بِهَا عِتْقَ نَسَمَةٍ وَ لَمْ يَمْرُضْ إِلَّا مَرَضَهُ الَّذِي يَمُوتُ -
جو شخص اپنے ناخون اور مونچھیں ہر جمعہ کو کترائے اور کتراتے
وقت یوں کہے بسم اللہ و باللہ و علی سنۃ محمد و آل
محمد! تو جو کٹنا ناخون کا یا کترا ہوا بال گرے گا اللہ تعالیٰ اس
کے بدل ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کے لئے لکھے گا
اور وہ کبھی بیمار نہ ہوگا مگر اسی بیماری سے جس میں موت لگھی ہو
گی۔

جَزْعٌ - کاٹنا، طے کرنا۔

جَزْعٌ - بے صبری کرنا، رونا دھونا، ڈرنا۔

إِنَّهُ وَقَفَ عَلَى مُحَسَّرٍ فَقَرَّعَ رَأْسَهُ فَخَبَّتْ حَتَّى
جَزَعَهُ - آنحضرتؐ بطن محسّر میں (جو ایک وادی ہے مزدلفہ کے
قریب) ٹھہرے اور اپنی اونٹنی کو مارا وہ دوڑی یہاں تک کہ آپ
اس کے پرے نکل گئے اس کو طے کر گئے۔

جَزْعُ الْوَادِي - اس کا آخری حصہ۔

ثُمَّ جَزَعَ الصُّفَيْرَاءَ - پھر آپ نے صفر وادی کو طے کیا

(یعنی جنگ بدر میں)۔

فَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلَى هُنَيْمَةٍ فَتَجَزَّعُوَهَا - لوگ بکریوں کی طرف گئے ان کو بانٹ لیا۔

وَ إِلَى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا - اور ایک بکریوں کے چھوٹے سے منڈے کی طرف مڑے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں (یہ جزعہ کی تصغیر ہے)۔

جَزْعَهُ - ہر تھوڑی چیز کو کہیں گے (ابن فارس نے کہا یہ جَزَيْعَهُ ہے یعنی بکریوں کا چھوٹا سا منڈا ابن اثیر نے کہا حدیث میں تو ہم نے جَزَيْعَهُ ہی سنا ہے بہ تصغیر)۔

أَتَانِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتَحِفُونَهُ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُزَيْعَةِ (مقداد بن اسود نے کہا) شیطان میرے پاس آیا (میرے دل میں کہنے لگا) محمد تو انصاریوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ ان کو تحفے پیش کرتے ہیں (کھانے کھلاتے ہیں) ان کو اس ذرے سے دودھ کی کیا احتیاج ہوگی - صحیح مسلم کی روایت میں جَزْعَهُ ہے بغیر تصغیر کے بعض نے اس کو جُزْعَهُ پڑھا ہے یعنی گھونٹ بھر دودھ کی)۔

انْقَطَعَ عَقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ - حضرت عائشہ کا ایک ہار جو ظفار کے نگیںوں کا تھا ٹوٹ کر گر گیا (یہ جمع ہے جَزْعَهُ کی یعنی یمنی نگینہ جس میں سیاہی اور سفیدی ملی ہوتی ہے عرب لوگ اکثر آنکھ کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں)۔

إِنَّهُ كَانَ يُسَبِّحُ بِالنَّوَى الْمُجَزَّعِ - ابو ہریرہ رگڑی ہوئی گٹھلیوں پر کھجور کے تسبیح کرتے (یعنی تسبیح کا شمار ان گٹھلیوں سے کرتے - اس سے تسبیح (سبحہ کا) رکھنے کا جواز نکلا گو آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ سے تسبیح رکھنا منقول نہیں ہے اور بہتر یہی ہے کہ تسبیح نہ رکھے اس میں ریا کا ڈر رہتا ہے۔ بعض نے کہا وہ اللہ کی یاد دلاتی اس وجہ سے اس کا رکھنا بہتر ہے ایک حدیث بھی اس باب میں نقل کرتے ہیں نعم الممذکور السبحة مگر وہ ثابت نہیں ہے)۔

لَمَّا طَعِنَ جَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُجَزِّعُهُ - حضرت عمرؓ جب زخمی کیے گئے تو عبداللہ بن عباس ان کو تسلی اور تشفی دینے لگے۔ بعض نے يُجَزِّعُهُ پڑھا ہے یعنی ان کو جزع اور بے

قراری کی نسبت دینے لگے کہنے لگے ان کا یہ فعل جزع ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میرا جزع کچھ خاص میرے نفس کے لئے نہیں ہے بلکہ تم لوگوں کے لئے ہے ان کو معلوم ہو گیا جو فتنے اور فساد ان کے بعد ہونے والے تھے۔

تَخْتَمُوا بِالْجَزْعِ الْيَمَانِيِّ - یمنی نگینہ جو سیاہ اور سفید ہوتا ہے انگوٹھی پہنو۔

جَزَقَ - بن ناپ تول یوں ہی بیچنا یا خریدنا۔ جَزَاقَ (معرب ہے گزاف کا) اندازہ کرنا بیچ میں نہ ناپنا نہ تولنا۔ تکیہ بر جائے بزرگانِ نتواں زد بہ گزاف کا معنی صرف ہوس اور تخیل سے بغیر استحقاق اور لیاقت کے کوئی فعل کرنا۔

جَزَافَ - صیاد۔

جَزْفَهُ - جانوروں کا منڈہ۔

ابْتَاغُوا الطَّعَامَ جَزَافًا - اناج یوں ہی ڈھیر لگا ہو۔ بن ناپے تولے خریدا۔

نَهَى إِذَا اشْتَرَوْا جَزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ - جب غلہ یوں ہی بن ناپے تولے خریدیں تو اسی جگہ دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالنے سے منع فرمایا یعنی قبضہ سے پہلے بیچ ڈالنا منع ہے)۔

مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ سُمِّيَتْ بِهِ كَيْلًا فَلَا يَصْلُحُ مُجَازَفَةً - جس اناج کا ناپ تجھ سے مقرر کیا جائے (یعنی یہ کہا جائے کہ اتنے صاع یا مد ہے تو اس کا یوں ہی خریدنا اچھا نہیں)۔ لَا تَشْتَرِ لَبِيٍّ مِنْ مُجَازِفٍ شَيْئًا - یوں ہی ڈھیری لگا کر بیچنے والے سے میرے لئے کچھ مول نہ لینا۔

جَزَلٌ - کاٹ کر دو ٹکڑے کر دینا۔

جَزَالَةٌ - فصاحت، سنجیدگی، متانت۔

إِنَّهُ يَضْرِبُ رَجُلًا بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ - دجال ایک شخص کو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کر دے گا۔

جَزَلُهُ - ٹکڑا۔

لَمَّا انْتَهَى إِلَى الْعُزَى لَيَقْطَعَهَا فَجَزَلَهَا بِائْتَيْنِ - خالد بن ولید عزی کو (جو ایک درخت تھا مشرک اس کو پوجتے

پیشاب پر تو نے پانی بہا دیا (یعنی ذکر کو پانی سے دھو ڈالا) بس کافی ہو گیا (طہارت کا حق ادا ہو گیا اب ذکر ملنا یا نچوڑنا یا ڈھیلہ سکھاتے پھر نا ضروری نہیں)۔

الصَّوْمُ لِي وَ اَنَا اَجْزِي بِهِ - روزہ خاص میرے لئے رکھا جاتا ہے میں ہی خود اس کا بدلہ دوں گا (روزے کی تخصیص اس لئے کی کہ اور عبادات میں ریا ہو سکتی ہے۔ لیکن روزہ پر سوا اللہ کے یا روزہ دار کے اور کوئی مطلع نہیں ہو سکتا۔ ابن اشیر نے کہا اس وجہ سے کہ دوسری عبادتیں جیسے نماز حج صدقہ اعتکاف دعا قربانی ہدی وغیرہ مشرک اپنے معبودان باطل کے لئے بھی کیا کرتے برخلاف روزے کے کہ اس میں کسی مشرک سے یہ منقول نہیں ہوا کہ اس نے غیر خدا کے لئے روزہ رکھا ہو بلکہ روزے کی عبادت شریعت الہی سے نکلی ہے اس وجہ سے وہ خالص خدا ہی کے لئے ہوا اور خدا ہی اس کا اجر دے گا۔

میں:- کہتا ہوں ہند کے مشرکوں نے روزے کو بھی خاص خدا کے لئے نہ رکھا بلکہ مولا علی کا بھی روزہ رکھنے لگے اس کو مشکل کشا کا روزہ کہتے ہیں لعنۃ اللہ علیہم فتنی نے کہا ہند کے کافر ابواس رکھتے ہیں جو روزے کی طرح ہے۔)

لَيْسَ عَلَى مُسْلِمٍ جَزِيَّةٌ - جب ذمی کافر مسلمان ہو جائے تو چڑھے ہوئے دنوں کی بابت اس سے جزیہ نہ لیا جائے گا نہ اس کی زمین سے خراج لیا جائے گا۔

جَزِيَّةٌ - جو ٹیکس جو حاکم اسلام کافروں پر لگاتا ہے کہ سال میں ہر ایک کافر اتنا روپیہ بیت المال میں داخل کرے۔

اِشْتَرَى مِنْ دِهْقَانٍ اَرْضًا عَلَى اَنْ يَكْفِيَهُ جَزِيَّتَهَا - عبداللہ بن مسعود نے ایک زمیندار سے زمین خریدی اس شرط پر کہ اس سال کا جزیہ جو چڑھا ہوا تھا وہ زمیندار ادا کرے۔ بعض نے کہا اِشْتَرَى کا معنی کرایہ پر لیا مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

مَنْ عَقَدَ الْجَزِيَّةَ فِي غُنْقِهِ فَقَدْ بَرَّئَ مِنْهُ ذِمَّتُهُ - جس نے جزیہ دینا اپنے گردن پر لازم کر لیا اب اس کی حفاظت کا ذمہ اس پر نہ رہا (بلکہ مسلمانوں پر اس کی حفاظت کا ذمہ آ گیا۔) فَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَجْزِيْنَ - آپ نے ان کو حکم دیا وہ بدل کر دیں۔

تھے) کاٹنے گئے تو کاٹ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔
قَالَتْ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ جَزَلَةٌ - ان میں ایک عورت جو پورے بدن کی یا زوردار بات کرنے والی تھی کہنے لگی۔

اجْمَعُوا لِي خَطْبًا جَزَلًا - میرے لئے موٹی موٹی لکڑیاں اکٹھا کرو۔

مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ - (عیینہ بن حصن نے حضرت عمرؓ سے کہا) تم ہم کو مال کا گجھ بھی نہیں دیتے۔

اَجْزَلْتُ لَهُمْ - میں نے ان کو بہت دیا۔
جَزْمٌ - کاٹنا۔ قسم کا پورا کرنا، قطعی کرنا کسی کام کا، حرف کو ساکن کرنا۔ جزم کی علامت کا تبوں میں یہ ہے ”ذ“ بہ صورت دال کے۔

التَّكْبِيرُ جَزْمٌ وَ التَّسْلِيمُ جَزْمٌ - اللہ اکبر کی رے اور رحمۃ اللہ کی ہا کو جزم دینا چاہئے (نہ حرکت) یا دونوں کو بغیر مد اور شد کے ادا کرنا چاہئے مختصر طور سے نہ جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ اکبر میں اللہ کے لفظ کو مد دیتے ہیں یا اکبار کہتے ہیں اسی طرح السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں سلام کے الف یا اللہ کے الف کو دراز کرتے ہیں۔

يَبْنِي عَلَيْهِ وَ يَأْخُذُ بِالْجَزْمِ - اس پر بنا کر لے اور جتنی نماز یقینی ہو اسی کو لے۔

جَزِيْمَةٌ - ایک بادشاہ کا نام تھا۔

جَزَاءٌ - بدلہ دینا، کافی ہونا۔

لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ - اب تیرے بعد کسی کی طرف سے یہ قربانی کافی نہ ہوگی۔

قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُنْنَ فَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَجْزِيْنَ - آنحضرتؐ کی بیویوں کو بھی حیض آتا تھا کیا آپ نے ان کو نماز کی قضا پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

اَتَجْزِي اِحْدَاَنَا صَلَوَتَهَا - کیا ہم میں سے کوئی اپنے نماز کی قضا پڑھے۔

جَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا - اللہ تعالیٰ اس کو نیک بدلہ دے یا اس کی اگلی نیکی کا بدلہ دے۔

اِذَا اَجْرِيْتُ الْمَاءُ عَلَى الْمَاءِ جَزَا عَنْكَ - جب

بَابُ الْجِيمِ مَعَ السِّينِ

جَسَدٌ - جسمُ بدن یا وہ جسم جو رنگ دار ہو زعفران خشک خون گو
سالہ بنی اسرائیل -

جَسَادٌ - زعفران -

إِنَّ امْرَأَتَهُ لَيْسَ عَلَيْهَا أَثَرُ الْمَجَاسِدِ - اس کی عورت
پر رنگین کپڑوں کا نشان نہیں ہے یہ جمع ہے مُجَسَّد کی یعنی وہ کپڑا
جو زعفران یا کسم میں رنگا گیا ہو اور خوب ڈھٹا تارنگ ہو -

جَسْرٌ - پل بڑا المباترنگا، اونٹ بہادر دراز قامت اَجَسْرٌ اور
جُسُورٌ جمع ہے -

جَسَارَةٌ - بہادری -

عَلَيْهِ جَسْرٌ - دوزخ پر ایک پل ہوگا (یعنی پل صراط) -
اتَّخَذَ جَسْرًا يَأْتِيهِ جَسْرًا - دوزخ پر پل بنا لے گا
یا دوزخ کا پل بنایا جائے گا (لوگ اس پر سے گذریں گے) -
فَوَقَعَ عُوجٌ عَلَى نَيْلٍ مِصْرَ فَجَسَرَهُمْ سَنَةً - عوج
بن عوق مصر کے دریائے نیل پر (مرکر) گر پڑا لوگ اس پر سے
سال بھرتک گذرتے رہے اس کو پل بنالیا -

اَجَسُرُ جَسَارٍ - ارے بہادر بہادری کر (یہ شععی اپنی
تلوار سے کہتے تھے) -

فَوَقَعَ عَلَى جَسْرِ الْكُوفَةِ - کوفہ کے پل پر کھڑے
ہوئے -

جَسٌّ - چھونا بمعنی مَسٌّ - بعض نے کہا ہاتھ سے چھونا حال
دریافت کرنے کے لئے جیسے کہتے ہیں جَسَّهُ الطَّيِّبُ اور
جَسَّ الشَّاةُ - یعنی حکیم نے اس کو ہاتھ لگایا حرارت اور برودت
پہچاننے کے لئے اور بکری کو ٹٹولا موٹی ہے یاد بلی -

جَاسَهُ - بمعنی حَاسَهُ -

جَوَاسٌ - جمع ہے بمعنی حَوَاسٌ -

جَاسُوسٌ - دشمن کی خبر لانے والا یا بری خبر رکھنے والا
جیسے حَاسُوسٌ اچھی خبر رکھنے والا -

لَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا - نہ جاسوسی کرو نہ حاسوسی -
بعض نے کہا جاسوسی دوسرے کے لئے ٹوہ لگانا اور حاسوسی خود اپنے

مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجَزْيَتِهَا - جب کوئی مسلمان زمین
جزیہ والی خریدے (یعنی خراجی زمین تو خراج جو چڑھا ہوا ہو وہ
اس کو دینا ہوگا) -

أَمْ جُوزَى بِصُعْقَةِ الطُّورِ - یا طور کی بیہوشی اس بیہوشی
کا بدل ہوگئی (اس لئے قیامت میں وہ یعنی حضرت موسیٰ بے
ہوش نہ ہوں گے) - فتنی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت موسیٰ
زندہ ہیں گو وہ ہماری دنیا سے غائب ہیں) -

أَبَايَعُ النَّاسَ فَأَجَازِيهِمْ - میں لوگوں سے بیعت لوں گا
اس کا بدل ان کو دوں گا یا حق پر عمل کرنے کے لئے ان پر زور
ڈالوں گا -

يَضَعُ الْجَزِيَّةَ - حضرت عیسیٰ جزیہ موقوف کر دیں گے
(یا ایمان لاؤ یا قتل ہو) -

إِنَّ دِهْقَانًا أَسْلَمَ عَلَى عَهْدِهِ فَقَالَ لَهُ إِنْ أَقَمْتُ فِي
أَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجَزِيَّةَ عَنْ رَأْسِكَ وَ أَخَذْنَاهَا مِنْ
أَرْضِكَ وَ إِنْ تَحَوَّلْتَ عَنْهَا فَتَحْنُ أَحَقُّ بِهَا - ایک کسان
زمیندار حضرت علیؑ کے زمانہ خلافت میں مسلمان ہو گیا آپ نے
اس سے فرمایا اگر تو اپنی زمین پر قابض رہے جب تو ہم تیری ذات
کا ٹیکس (جونی راس ہر کافر پر لگایا جاتا ہے) نہیں لیں گے (کیونکہ
مسلمان سے ذات کا ٹیکس نہیں لیا جاتا) مگر زمین کا خراج (لگان)
لیں گے اور اگر تو زمین چھوڑ دے گا تب ہم اس زمین کے زیادہ
حقدار ہوں گے وہ مسلمانوں کی ملک سمجھی جائے گی) -

إِنَّ رَجُلًا كَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ وَ كَانَ لَهُ كَاتِبٌ وَ
مُتَجَاوِزٌ - ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا - اس کا ایک منشی تھا
اور ایک تقاضا کرنے والا جو لوگوں پر تقاضا کر کے قرضے
وصول کرتا -

تَجَارَيْتُ دِينِي عَلَيْهِ - میں نے اپنے قرضہ کا اس پر
تقاضا کیا -

الْمَلِكَةُ أَجْزَاءُ جُزْءٍ لَهُ جَنَاحَانِ وَ جُزْءٌ لَهُ ثَلَاثَةٌ وَ
جُزْءٌ لَهُ أَرْبَعَةٌ - فرشتے کئی قسم کے ہیں ایک قسم دو پنکھ والے
ہیں اور ایک تین پنکھ والے ایک چار پنکھ والے -

لئے یا جاسوسی عورت کی ٹوہ لگانا اور جاسوسی باتیں سننا۔ بعض نے کہا دونوں کے معنی ایک ہیں۔

أَنَا الْجَسَّاسَةُ - میں جاسوسہ ہوں۔ ایک جانور ہے جس کو تمیم داری نے سمندر کے ایک جزیرہ میں دیکھا تھا یہ دجال کی خبریں پہنچایا کرتا تھا اس کا جاسوس تھا۔ درحقیقت ایک شیطان تھا بصورت جانور کے۔ اور دوسری روایت میں ہے فَإِذَا بِامْرَأَةٍ یعنی میں نے ایک عورت دیکھی شاید یہ عورت دجال کی دوسری جاسوس ہوگی یا وہی جانور کبھی عورت کی شکل بن جاتا ہوگا۔

فَجَسَّهَا رَجُلٌ بَيِّدٌ - ایک شخص نے اس کو ہاتھ سے چھوا۔ ایک روایت میں فَحَسَّسَهَا ہے۔

يُضَلِّي حَيْثُ شَاءَ وَلَا يَتَجَسَّسُ - جہاں چاہے وہاں نماز پڑھ لے ٹٹولتا نہ پھرے۔

قُبِّلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتُهُ وَجَسَّهَا بَيِّدٌ مِنَ الْمَلَامِسَةِ - مرد کا اپنی عورت کو بوسہ دینا ہاتھ لگانا ملاست میں داخل ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے أَوَّلَا مَسْتُمُ النِّسَاءِ -

تَجَسَّيْسٌ - کھوج کرنا۔

النَّاسُ جَوَاسِيسُ الْعُيُوبِ فَاحْذَرُوهُمْ - لوگ عیبوں کے کھوج لگانے والے ہیں (ہر شخص کا عیب ٹٹولتے رہتے ہیں) ان سے بچے رہو۔ (یہ خصلت ہمارے زمانہ کے مسلمانوں میں آگئی ہے کہ ایسی کہ خدا کی پناہ جہاں کسی کا ذرا سا عیب سنایا دیکھا بس الم نشرح کر دیا مگر علم و فضل اور ہنر دیکھتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں اپنے بھائی مسلمان کی تعریف سے گونگے ہو جاتے ہیں۔ خاک پڑے ایسی مسلمانی پر چشم بد اندیش بر کندہ باو عیب نماید ہنرش در نظر صد عیب اگر داری۔ دیک ہنر دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر! ایک جاسوسی دوسرا حسد تیسرا فضیلت کا اخفایہ صفتیں مسلمانوں کے لوازم ذات میں سے ہو گئی ہیں اللہ ان پر رحم کرے ان کو نیک توفیق دے۔)

جَسَمٌ - بدن۔

جَسِيمٌ - موٹا۔

جَسَامٌ اور جَسَامَةٌ - موٹا پاؤں۔

تَجَسِيمٌ - موٹا کرنا۔

امْرَأَةٌ جَسِيمَةٌ - ایک موٹی عورت۔

جَسِيمٌ سَبَطٌ - لمبے قد والے سیدھے بال والے یا

متناسب الاعضا (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے)۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الشَّيْنِ

جَشَاءٌ يَأْجُشُوهُ يَأْجُشَاءُ - اٹھ کھڑا ہونا۔ دم چڑھنا۔

جی متلانا۔

جَشَاتِ الرُّومُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ - حضرت عمرؓ کے زمانہ

میں نصاریٰ اٹھ کھڑے ہوئے لڑنے کے لئے چلے۔

فَجَشَأَ عَلَى نَفْسِهِ - اپنے اوپر تنگی کی۔

رَأَى رَجُلًا يَتَجَشَّأُ - ایک شخص کو دیکھا ڈکار لے رہا تھا

یہ جَشَاءٌ سے نکلا ہے یعنی وہ آواز جو بہت پیٹ بھر جانے پر نکلتی ہے۔

فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جَشَاءُ - پھر کھانا کدھر جائے گا

(جب بہشتی لوگ پانچا نہ پیشاب نہ کریں گے) فرمایا ایک ڈکار سے سب ہضم ہو جائے گا (فضلہ ہوا میں اڑ جائے گا کیونکہ بہشت کی غذا میں لطیف اور نورانی ہوں گی ہوا کی طرح ان کا فضلہ بھی ہوا ہی ہوگا)۔

إِذَا تَجَشَّأْتُمْ فَلَا تَرْفَعُوا جُشَائَكُمْ إِلَى السَّمَاءِ -

جب تم ڈکار لو تو ڈکار کی آواز آسمان تک نہ اٹھاؤ (بلکہ منہ بند کر کے آہستہ سے ڈکار لو)۔

أَطْوَلُكُمْ جَشَاءٌ فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُكُمْ جُوعًا يَوْمَ

الْقِيَمَةِ - تم میں جو لمبی ڈکار لینے والا ہے وہی قیامت کے دن بہت دیر تک بھوکا رہنے والا ہے۔

جَشَبٌ - بد مزہ ہونا، روکھا ہونا، سخت اور غلیظ ہونا۔ خراب کرنا،

تباہ کرنا، لے جانا۔

كَانَ يَأْكُلُ الْجَشَبَ مِنَ الطَّعَامِ - آنحضرتؐ روکھایا

۱۔ مخالفت کی آنکھ ہمیشہ عیب تلاش کرتی ہے اور اس کی نظر میں دوسرے کی ساری خوبیاں سو فیصد عیب ہیں جبکہ اگر تم میں ایک ہی نیکی ہو تو دوست کو عیوب کی بجائے وہی ایک نیکی اور اچھائی ہی ہر طرف نظر آتی ہے۔ (م)

بے مزہ یا سخت کھانا کھا لیتے۔

كَانَ يَأْتِينَا بِطَعَامٍ جَشَبٍ - اگر وہ ہمارے پاس بے مزہ کھانا لاتے۔

لَوْ وَجَدَ عَرُفًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ جَشَبَتَيْنِ لَا جَابَ - اگر گوشت کی ایک موٹی ہڈی اس کو ملنے والی ہو یا بکری کے بد مزہ دو کھر ملنے والے ہوں تو ضرور آئے (پر جماعت کے لئے مسجد میں نہیں آتا) ایک روایت میں مِرْمَاتَيْنِ جَشَبَتَيْنِ ہے یعنی دو سوکھے کھر بکری کے۔ ابن اثیر نے کہا ہم نے تو جو پڑھا ہے اور جواہل حدیث میں متداول اور معروف ہے وہ مِرْمَا تَيْنِ حَسَنَتَيْنِ ہے۔ یعنی دو اچھے کھر۔

میں:- کہتا ہوں میں نے بھی یہی پڑھا ہے اور استادوں سے بھی یہی سنا ہے۔

جَشَرٌ - جانوروں کو چرانے کے لئے نکالنا، چھوڑ دینا، نکالنا سینہ یا آواز کا سخت ہوگا۔

لَا يَغُرُّكُمْ جَشَرُكُمْ مِنْ صَلَوتِكُمْ - تمہارے جانور وغیرہ جو چراگاہ میں لے جانے کے لئے نکلتے ہیں اور رات کو وہیں چراگاہ میں رہتے ہیں وہ تم کو نماز کے باب میں دھوکا نہ دیں یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اس حالت میں نماز کا قصر کرنے لگو کیونکہ یہ سفر نہیں ہے۔

يَا مَعَاشِرَ الْجُشَارِ لَا تَغْتَرُّوا بِصَلَوَتِكُمْ - اے چراہو تم نماز کے باب میں دھوکہ نہ کھانا (ایسا نہ ہو کہ تم چراگاہ میں رہنا سفر سمجھو اور نماز کا قصر کرنے لگو)۔

وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ - بعض لوگ ہم میں سے اپنے جانوروں میں تھے جو چراگاہ میں چرنے کے لئے گئے تھے۔

مَنْ تَرَكَ الْقُرْآنَ شَهْرَيْنِ لَمْ يَقْرَأْهُ فَقَدْ جَشَرَهُ - جس شخص نے دو مہینے تک قرآن کو چھوڑ دیا نہیں پڑھا وہ قرآن سے دور پڑ گیا غائب ہو گیا۔

ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْجَشِيرِ اللَّؤْلُؤِيِّ - موتیوں کا تھیلہ میرے پاس بھیج دے (یہ حجاج ظالم نے اپنے عامل کو لکھا تھا)۔ جَشٌ - پینا، توڑنا، مارنا، جھاڑنا، صاف کرنا۔

سَمِعَ تَكْبِيرَةَ رَجُلٍ أَجَشَ الصَّوْتِ - ایک مرد کی

تکبیر سنی جس کی آواز بہت سخت تھی۔

جُشَّةٌ - سختی۔

أَشْدَقُ أَجَشِ الصَّوْتِ - کشادہ منہ والا - سخت آواز والا۔

أَوَلَمْ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ بِجَشِيشَةٍ - آنحضرتؐ نے اپنی ایک بی بی کا ولیمہ حلیم پر کیا۔ (جشیشہ یہ ہے کہ گیہوں کو پیس ڈالیں پھر آٹا ہانڈی میں چڑھائیں پھر اوپر سے گوشت یا کھجور ڈالیں اور اس کو پکائیں اس کو شیشہ بھی کہتے ہیں)۔

فَعَمَدَتْ إِلَى شَعِيرٍ فَجَشَّتْهُ - وہ جو کی طرف اٹھیں اس کو پیس ڈالا۔ کرمانی نے کہا جَشَّتْهُ تجشہ سے نکلا ہے تجشہ کہتے ہیں موٹا پینے کو۔

میں:- کہتا ہوں یہ غلطی ہے کرمانی کی۔ تجشہ لغت میں کہیں کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ یہ ناقص یا ئی ہے جیسے کرمانی نے سمجھا بلکہ یہ مضاعف ہے اور تمام ائمہ لغت نے اس کی صراحت کی ہے۔

مِجَشٌّ اور مِجَشَّةٌ - بمعنی چکی۔

كَانَ يَنْهَى عَنْ أَكْلِ الْجَرِي وَ الْجَرِيثِ وَ الْجَشَاءِ - حضرت علیؑ مارا ہی بام مچھلی اور تکی کے کھانے سے منع کرتے تھے۔ (نہا یہ میں ہے کہ جَشَاءٌ تکی کو کہتے ہیں)۔ میں:- کہتا ہوں لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

مَا أَكَلَ الْجَشَاءَ مِنْ شَهْوَتِهَا وَلَكِنْ لِيَعْلَمَ أَهْلُ بَيْتِي أَنَّهَا حَلَالٌ - (ابن عباس نے کہا) میں کچھ تکی کو خواہش سے نہیں کھاتا بلکہ اس لئے کھاتا ہوں کہ میرے گھر والے جان لیں کہ وہ حلال ہے۔

جَشَعٌ - حرص کرنا، طمع کرنا، کسی کی جدائی پر رونا، رنج کرنا۔ اَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَشَعْنَا - آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے صحابہ کہتے ہیں یہ سن کر ہم رونے لگے۔

فَبَكَى مُعَاذُ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یہ سن کر معاذ روئے آنحضرتؐ کی جدائی کا رنج کر کے (آنحضرتؐ نے معاذ کو یمن کی طرف روانہ کیا اور فرمایا

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الصَّادِ

جَصَّ - چونا گچ کرنا، آہ آہ کرنا۔
تَجَصَّيْتُ - بچہ کا آنکھ کھولنا۔ بھردینا، چونہ لگانا۔
نَهَى أَنْ يُجَصَّصَ الْمَيِّتُ - قبر کو گچ کرنے سے (پختہ کرنے سے) منع فرمایا اسی طرح اس پر عمارت بنانے سے۔
جُصَّاجِصٌ - سفید ہموار جگہ۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الضَّادِ

جَضَّ - اکڑ کر ناز سے چلنا، حملہ کرنا۔
تَجَضَّيْتُ - دوڑنا، حملہ کرنا۔
جَضَّدَ - کوڑے مارنا۔
جَضُمٌ - جس کی پسلیاں اور کمر موٹی ہوں۔
تَجَضَّمٌ - منہ سے پکڑنا۔
جَاضِمٌ - بڑا کھاؤں اس کی جمع جَضُمٌ ہے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الظَّاءِ

جَظَّ - أَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَظٍّ مُسْتَكْبِرٍ - ہر ایک جظ (مغرور گھمنڈی) دوزخ میں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جظ کے کیا معنی؟ آپ نے فرمایا موٹا ڈانڈ کا چنگا (جو مال حرام کھا کھا کر خوب چربی دار طیار بنا ہو)۔
جَظٌّ - دوڑنا، پست قد، اور موٹا ہونا، ہانکنا، پچھاڑ دینا، جماع کرنا۔
اجْطَاطٌ - تکبر، غرور۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْعَيْنِ

جَعَبٌ - تیردان بنانا، التنا جمع کرنا، پچھاڑنا۔
تَجَعَّبْتُ - پچھاڑنا۔
انْجَعَابٌ اور تَجَعَّبٌ - پھڑکانا۔
تَجَعَّبِي - اژدحام کرنا، ایک کے اوپر ایک چڑھ جانا۔
جَعَبِيٌّ - سرخ چیونٹی۔

اب شاید تو میری مسجد اور قبر پر سے گزرے گا یعنی اب زندگی میں میری تیری ملاقات نہ ہوگی ایسا ہی ہوا اور معاذ آنحضرت کی جدائی کا خیال کر کے رو دیے۔

أَخَافُ إِذَا حَضَرَ قِتَالٌ جَشَعْتُ نَفْسِي فَكَرِهْتُ الْمَوْتَ - میں ڈرتا ہوں جب لڑائی کا وقت آئے تو میرا نفس زندگی کی حرص کر کے کہیں موت کو برا سمجھے۔

لَا جَشِيعٌ وَلَا هَلِيعٌ - مسلمان نہ حریص ہوتا ہے نہ تڑپنے والا (ہائے وائے کرنے والا یا طمع کرنے والا لالچی)۔

إِنِّي لَأَلْحَسُ أَصَابِعِي حَتَّى آتَنِي أَخَافُ أَنْ يَرَانِي خَدَمِي فَيَرَى أَنَّ ذَلِكَ مِنَ التَّجَشُّعِ - امام ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں (کھانے کے بعد) اپنی انگلیوں کو چاٹتا ہوں (کیونکہ یہ سنت ہے پیغمبر صاحب کی) یہاں تک کہ مجھ کو ڈر ہوتا ہے کہ میرے نوکر چاکر مجھ کو ایسا کرتے دیکھ کر یہ نہ کہیں کہ یہ بڑا لالچی ہے (حریص ہے کہ انگلیوں میں جو کھانا لگا رہ گیا اس کو بھی نہیں چھوڑتا)۔

مُجَاشِيعٌ - نام ہے۔

جَشَمٌ - تکلیف کرنا۔ محنت اٹھا کر کوئی کام کرنا۔ تَجَشَّمٌ کا بھی یہی معنی ہے۔

تَجَشَّيْتُ - کسی کو تکلیف دینا کہ کوئی کام جس طرح ہو سکے کرے۔

مَهْمَا تَجَشَّمْنِي فَإِنِّي جَاشِمٌ - جب تو مجھ کو تکلیف دے تو میں تکلیف اٹھانے پر راضی ہوں۔

إِنَّ الْإِبِلَ ضَمَّرَ حُبْسٌ مَا جَشِمَتْ جَشِمَتْ - اونٹ تو دبلے کئے ہوئے جانور ہیں پیاس پر صبر کرنے والے ہیں کتنا ہی بوجھ ڈالو وہ اٹھالیتے ہیں۔

لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ - میں آپ کی ملاقات کے لئے تکلیف اٹھاتا (ہجرت کر کے مدینہ چلا جاتا) (یہ ہر قل بادشاہ روم نے کہا)۔

وَلَمْ يُجَشِّمْنَا إِلَّا يُسْرًا - ہم کو اسی کام کی تکلیف دی جو آسان تھا۔

جَشَمٌ - ایک قبیلہ ہے انصار کا۔

جَعْبَةٌ - تیردان یعنی ترکش۔

فَانْتَزَعَ طَلْقًا مِّنْ جَعْبَتِهِ - ایک تسمہ اپنے تیردان میں

سے نکالا۔

وَجَعَابُهُمْ - ان کے تیردان یہ جعبہ کی جمع ہے۔

جَعْبَاءٌ - بڑی پیٹ والی ناتواں عورت اور گانڈ۔

جَعْبَرَةٌ - پچھاڑنا۔

جَعْبَرٌ - پست قد غلیظ۔

جَعْبَرِيَّةٌ - پست قد بد شکل عورت۔

جَعْبَلَةٌ - جلدی۔

جَعْبَنَةٌ - حرص، لالچ۔

جَعَثْلٌ - اکھلکھرا سخت مزاج، تند خو۔

سِتَّةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْهُمْ الْجَعَثْلُ - چھ آدمی

بہشت میں نہیں جائیں گے ان میں ایک جعثل ہے لوگوں نے

پوچھا جعثل کیا؟ فرمایا کڑوا سخت مزاج۔ بعض نے کہا یہ مقلوب

ہے جعثل کا یعنی بڑے پیٹ والا۔ جوہری نے کہا صحیح لفظ جعثل

ہے معنی وہی یعنی بڑے پیٹ والا۔

جَعْنَمٌ - صلیاں (ایک بھاجی ہے) کی جڑیں۔

تَجَعْنَمٌ - انقباض ایک کے اندر ایک گھس جانا۔

جُعْنُمِيَّاتٌ - کمائیں۔

جُعْنُومٌ - موٹا ذکر۔

جَعِينٌ - ایک مشہور بھاجی ہے بروزن و معنی جَعْنَمٌ۔

وَيَبْسُ الْجَعْنُ - (حدیث میں ہے) جعثن سوکھ گئی۔

جَعَجَعَةٌ - ہلانا، بٹھانا، بیٹھنا، تنگ کرنا، روکنا، قید کرنا۔

جَعَجَاعٌ - تنگ اور سخت جگہ، جنگ کا میدان، زمین یا قحط

زدہ زمین۔

فَاخَذْنَا عَلَيْهِمَا أَنْ يُجْعَجَعَا عِنْدَ الْقُرْآنِ وَلَا

يُجَاوِزَاهُ - ان دونوں سے یہ شرط لی کہ قرآن پر ٹھہر جائیں اس

سے آگے نہ بڑھیں۔

جَعَجَعَ بِحُسَيْنٍ وَ أَصْحَابِهِ - (عبید اللہ بن زیاد

ملعون نے عمر بن سعد ملعون کو لکھا) امام ہمام والا مقام جناب

حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور آپ کے ساتھ والوں کو قید کر لے

ان پر تنگی کران کو کہیں جانے نہ دے۔

جَعْدٌ - گھونگھر بال والا، سخی، بخیل، مضبوط بدن کا پست قد

حقیر۔

إِنْ جَاءَتْ بِهْ جَعْدًا - اگر اس کا بچہ گھونگھر بال والا پیدا

ہو۔

مَا فَعَلَ النَّفَرُ الشُّوْذُ الْجَعْدُ - وہ کالے کالے پست

قد لوگ کدھر گئے (یہ آپ نے ابوذر غفاری سے پوچھا)۔

عَلَى نَاقَةِ جَعْدَةٍ - ایک مضبوط گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی

پر۔

أَمَّا مُوسَىٰ فَجَعْدٌ - موسیٰ پیغمبر تو ایک گٹھے ہوئے بدن

کے آدمی تھے۔ یہاں جعد سے گھونگھر بال والے مراد نہیں ہیں

کیونکہ حضرت موسیٰ سیدھے بال والے تھے ایسا ہی حضرت عیسیٰ

کی صفت میں جعد سے یہی مراد ہے اور احتمال ہے کہ جعد

سے تھوڑے گھونگھر بال والے مراد ہوں یعنی قَطَطٌ اور سَبُطٌ کے

درمیان قَطَطٌ سخت گھونگھر بال والا جیسے حبشی ہوتا ہے اور سَبُطٌ

بالکل سیدھے بال والا۔ اور ذُجَالٌ کی صفت میں جو جَعْدٌ کا لفظ

آیا ہے اس سے پست قد حقیر مراد ہے یا بخیل۔

جُعْدَبَةٌ - حباب، بِلّہ، بڑبڑا، مکڑی کا گھر۔

لَقَدْ رَأَيْتَكَ بِالْعِرَاقِ وَإِنَّ أَمْرَكَ كَحَقِّ الْكُهُولِ

أَوْ كَالْجُعْدَبَةِ - (ایک روایت میں کَالْجُعْدَبَةِ ہے) یہ عمرو بن

عاص نے معاویہ سے کہا میں نے تم کو عراق میں دیکھا اس وقت

تمہاری حکومت مکڑی کے گھر کی طرح یا حباب نقش بر آب کی

طرح تھی (یعنی بالکل ضعیف اور کمزور)۔

جَعْرٌ - گھٹا، آواز کرنا۔

جَعَارٌ - وہ رسی جو کنوے میں اترنے والا اپنی کمر میں

باندھ لیتا ہے۔

جَاعِرَةٌ - کون گانڈ، برکا حلقہ۔

جَاعِرَتَانِ - چوڑے دو دونوں کنارے یا گوشت کے

لوٹھڑے گدھے کے جودم کی جڑ میں دونوں طرف ہوتے ہیں۔

إِنَّهُ وَسَمَ الْجَاعِرَتَيْنِ - آپ نے گدھے کے دونوں

جاعروں پر داغ دیا (نشان لگایا)۔

جُعُسُوْس - بونا، حقیر، کم ذات، اس کی جمع جَعَاْسِیْس ہے۔

سَأَلْنِي أَنْ أُخْلِي مَكَّةَ لَجَعَاْسِیْسٍ يَشْرَبُ - صلح حدیبیہ میں جب آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ کے مشرکوں کے پاس بھیجا تو وہ ابوسفیان کے پاس جا کر اترے اس سے گفتگو کی، مشرکوں نے ابوسفیان سے پوچھا تمہارے چچا زاد بھائی کیا پیغام لائے؟ اس نے کہا وہ یہ درخواست کرتے ہیں کہ میں مدینہ کے کم ذات حقیر لوگوں کے لئے مکہ خالی کر دوں (ان کو بلا مزاحمت آنے دوں)۔

أَتُخَوِّفُنَا بِجَعَاْسِیْسٍ يَشْرَبُ - تم مجھ کو مدینہ کے کم ذات لوگوں سے ڈراتے ہو۔
جَعُظٌ - دھکیلا۔
اِجْعَظْ - بھاگنا۔ دھکیلنا۔

جَعُظٌ - اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنے تئیں بڑا سمجھے، خود پسند ہو یا بد خلق کڑے مزاج والا بد زبان ہو یا جو کھاتے وقت غصہ کیا کرے۔ اسی طرح جِنْعَظٌ اور جِنْعَظْہ وہ شخص جو کھاتے وقت غصے ہوا کرے۔

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ جَعُظٌ جَعُظٌ - کیا میں تم کو دوزخی لوگ نہ بتلاؤں ہر ایک مغرور خود پسند یا بد خلق۔
جَعُظَانٌ - بونا۔
جِنْعَظٌ - اُحْمَنٌ کھاؤ۔

جِنْعِیْظٌ - کھانا کھاتے وقت غصہ کرنے والا۔
جَعُظْرَةٌ - پیٹھ موڑ کر بھاگنا، آہستہ دوڑنا۔

أَهْلُ النَّارِ كُلِّ جَعُظْرِيٍّ جَوَاطِیٍّ - دوزخی ہر ایک کلکھر ابد مزاج یا پیٹو غلیظ بہت کھانے والا یا پست قد گھمنڈی، اکڑ کر چلنے والا یا کبی یا مغرور یا روپیہ جمع کرنے والا بخیل ہے۔
جَعُفٌ - گرانا، کاٹنا۔

اِنْجَعَفٌ - اکھڑ جانا، گر جانا۔
مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْارْزَةِ الْمُجْدِيَّةِ حَتَّى يَكُونَ اِنْجَعَفُهَا مَرَّةً - منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (نہ اس کے پتے جھڑتے ہیں نہ اس پر خزاں آتی ہے بس ایک

گہوی جَمَارًا فِي جَاعِرَتِيہ - گدھے کے دونوں جاعروں پر داغ دیا۔

قَاتَلَكَ اللَّهُ أَسْوَدَ الْجَاعِرَتَيْنِ - (عبدالملک ابن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے، دو کالے جاعرے والے۔

كَانُوا يَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعُوا الصَّرُورَةَ بِجَهْلِهِ وَإِنْ رَمَى بِجَعْفَرِهِ فِي رَحْلِهِ - جاہلیت کے زمانہ میں یوں کہا کرتے تھے صرورہ کو اس کی جہالت میں چھوڑ دو گو وہ سوکھا گوہ اپنے بستر پر پھینکے۔ صَرُورَہ وہ مرد یا عورت جس نے حج نہ کیا ہو یا وہ مرد جو نکاح نہ کرے عورتوں کی صحبت سے متنفر ہو۔ جَعْفَرُ وہ گوہ جو سوکھ کر گانڈ میں انک رہتا ہے یا سوکھ کر نکلتا ہے۔

إِنِّي مَجْعَارُ الْبَطْنِ - میں سوکھے پیٹ والا ہوں۔
إِيَّاكُمْ وَ نَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَإِنَّهَا مِعْجَرَةٌ - صبح کو سونے سے بچے رہو اس سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔

نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ الثَّمَرِ الْجَعُورِ وَلَوْنِ حُبِّي - دو قسم کی کھجور زکوٰۃ میں دینے سے یا لینے سے آپ نے منع فرمایا ایک جعرور دوسری لون حبیق جعرور ایک قسم کی ردی چھوٹی چھوٹی کھجور ہے جو بد مزہ اور خراب ہوتی ہے۔

إِنَّهُ نَزَلَ الْجِعْرَانَةَ - آپ جعرانہ میں اترے (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب حرم کے حد سے باہر۔ بعضوں نے جعرانہ بہ تخفیف را بھی کہا ہے اہل عراق جعرانہ بتشدید را کہا کرتے ہیں اور اہل حجاز تخفیف را کذا فی مجمع البحرین۔

جَعَارٌ - بجو کا نام ہے چونکہ وہ بہت ہگا کرتا ہے۔
تَيْسِيٍّ جَعَارٍ يَأْغِيْبِيٍّ جَعَارٍ - اس وقت کہتے ہیں جب کسی بات کا جھٹلانا یا رد کرنا منظور ہوتا ہے۔

رُوعِيٍّ جَعَارٍ - اس وقت کہتے ہیں جب کوئی نامرد بزدل بھاگنے لگتا ہے یا عاجزی کرنے لگتا ہے۔

زَكْوَةُ النَّخْلِ وَتَشْرُكُ أُمُّ جَعُورٍ - کھجور کی زکوٰۃ میں ام جعرور نہ لی جائے گی (ام جعرور یعنی خراب ردی کھجور)۔

جِعْرِيٍّ - گانڈ اور گالی بھی ہے۔
جَعُسٌ - بگنا۔

ہی بار پرانا ہو کر گر جاتا ہے)۔

مَرَّ بِمُضْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَهُوَ مُنْجَعِفٌ - آپ مصعب بن عمیر پر سے گزرے وہ قتل ہو کر گرے پڑے تھے۔

جُعْفَى - ایک قبیلہ کا نام ہے۔

جَعْفَرٌ - چھوٹی نہریا بڑا وسیع کشادہ - امام جعفر صادق مشہور امام ہیں بارہ اماموں میں سے اور بڑے ثقہ فقیہ اور حافظ تھے امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے شیخ ہیں اور امام بخاری کو معلوم نہیں کیا شبہ ہو گیا کہ وہ اپنی صحیح میں ان سے روایت نہیں کرتے اور یحییٰ بن سعید قطان نے بڑی بے ادبی کی ہے جو کہتے ہیں فِی نَفْسِی مِنْهُ شَیْءٌ مُّجَالِدًا حُبُّ الِیَّ مِنْهُ حَالَانِکَ مَجَالِدًا کو امام صاحب کے سامنے کیا رتبہ ہے ایسی ہی باتوں کی وجہ سے تو اہل سنت بدنام ہوتے ہیں کہ ان کو ائمہ اہل بیت سے کچھ محبت اور اعتقاد نہیں ہے اللہ تعالیٰ امام بخاری پر رحم کرے - مروان اور عمران بن حطان اور کئی خوارج سے تو انہوں نے روایت کی اور امام جعفر صادق سے جو ابن رسول اللہ ہیں ان کی روایت میں شبہ کرتے ہیں۔

جَعْفَرُ بَرْمِکِی - ہارون رشید کا خاص محبوب اور ان کا وزیر تھا۔

جَعْفَرُ طَبَّار - حضرت علیؑ کے بھائی تھے - جنگ موتہ میں بڑی بہادری سے شہید ہوئے - آنحضرتؐ ان کو بہت چاہتے تھے۔

أَبُو جَعْفَرٍ - امام محمد باقر علیہ السلام۔

جَعْفَرِیَّة - ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے۔

جَعْفَلَةٌ - کسی کو یہ کہنا میں تجھ پر صدقے یہ اختصار ہے جُعِلْتُ فِدَاکَ کا۔

جُعِلَ - بنانا، رکھنا، ایک کے اوپر ایک ڈالنا، کر دینا، گمان کرنا۔
جُعِلَ اور جَعِیلَةٌ اور جَعَالَةٌ - اجرت مزدوری، حق السعی، رشوت۔

ذَكَرَ عِنْدَهُ الْجَعَائِلُ فَقَالَ لَا أَغْزُو عَلَى أَجْرٍ وَ

أَبِيعُ أَجْرِي مِنَ الْجِهَادِ - عبد اللہ ابن عمرؓ سے ذکر آیا مزدوریوں پر جہاد کرنے کا یعنی اجرت ٹھہرا کر دوسرے کی طرف سے جہاد میں جانا انہوں نے کہا میں اجرت پر جہاد نہیں کرتا نہ میں جہاد کے ثواب کو بیچتا ہوں - جَعَائِلُ جَعِیلَہ کی یا جَعَالہ کی جمع ہے۔

حَتَّى يَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا - جب تک ہماری کچھ اجرت نہ ٹھہرائیں۔

جَاعِلٌ - دینے والا بنانے والا۔

مُجْتَعِلٌ - لینے والا۔

إِنْ جَعَلَهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَغَيْرُ طَائِلٍ وَإِنْ جَعَلَهُ فِي كُرَاعٍ أَوْ سِلَاحٍ فَلَا بَأْسَ - اگر اجرت میں غلام ٹھہرایا لونڈی ٹھہرائی تب تو وہ لغو ہے اور جو ایسی چیز ٹھہرائی جو جہاد میں کارآمد ہے جیسے ہتھیار یا گھوڑے وغیرہ تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

جَعِیلَةُ الْغَرَقِ سُحْتٌ - ڈوبا ہوا مال نکالنے کی اجرت ٹھہرانا حرام ہے (کیونکہ اس میں دھوکہ ہے معلوم نہیں وہ مال نکلتا ہے یا نہیں) - اسی طرح ہر عقد جس میں خطرہ یا شک یا تردد ہو ہماری شریعت میں فاسد ہے جیسے اڑتے ہوئے جانور کی یا دریا میں تیرتے ہوئے جانور کی بیع یا زندگانی کا بیمہ ٹھہرانا (لائف انشورنس) جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گیا ہے یا اور کسی طرح کا بیمہ مثلاً آگ میں جل جانے یا دریا میں ڈوب جانے کا یا راستہ میں تلف ہو جانے کا یا غنیم کے قبضہ میں آ جانے کا یا دشمن سے محفوظ رہنے کا یا لائری وغیرہ یہ سب حرام اور سُحْت میں داخل ہیں)۔

كَمَا يَهْدِي الْجُعْلُ بَأْنِفِهِ - جیسے گوہ کا کیڑا اپنی ناک سے گوہ ڈھلکاتا ہے (اس کو گول کر کے لڑھکاتا ہے)۔

يَجْعَلُ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ - اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے۔ (یعنی حقیقۃً اس کو گدھے کی صورت میں مسخ کر دے یا گدھے کی طرح احمق اور بیوقوف بنا دے)۔

اجْعَلْ قَوْلَكَ بِالْيَمَنِ - اگر مگر کو یمن میں پھینک دے

نہ کرے تو شیطان نے اس کو گمراہ کر دیا۔ اب جو کوئی بدعت پر اصرار کرے وہ کتنا بڑا گمراہ ہوگا۔ سمجھ لینا چاہئے۔)

مترجم:- مثلاً تیجہ دسواں، چہلم، نیاز، فاتحہ مجلس میلاد، گیارہویں، بارہویں، انگلیاں اذان میں چومنا، قیام تعظیسی، مرثیہ خوانی، جھنڈے، شدے، علم وغیرہ امور کو کرنا لازم سمجھے نہ کرنے والے کو مطعون کرے اس کو شیطان نے کیسا گمراہ کر دیا ہے اس سے اوپر کر شیطان کا تسلط اس پر ہے جو مستحبات، مندوبات اور سنن کا ادا کرنا واجب کی طرح لازم سمجھے اور نہ کرنے والے کو ملامت کرے مثلاً رفع یدین نہ کرنے والے یا آمین بالجہر نہ کہنے والے کو یا دسترخوان پر نہ کھانے والے کو یا بیعت توبہ نہ کرنے والے کو کیونکہ یہ سب امور مستحب اور مندوب ہیں اگر کسی نے نہ کیا تو اس پر کچھ ملامت نہیں اسی طرح تقلید مذہب معین کو جو بدعت ہے کوئی واجب اور لازم سمجھے اور غیر مقلدوں کو گمراہ جانے اس پر بھی شیطان کا تسلط بے حد ہے۔

میں:- کہتا ہوں بالفرض اگر تقلید مذہب معین جائز یا مستحب بھی ہو جب بھی اس کو واجب کہنے والا سخت گمراہ ہوگا کیونکہ واجب وہی چیز ہوتی ہے جس کو اللہ اور رسول واجب کریں۔ علماء کا یہ منصب نہیں کہ کسی چیز کو واجب کر دیں۔ ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتوں پر عمل کیا جائے۔)

وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا۔ اور اس سے فائدہ اٹھانا ہم میں باقی اور مورث رکھ۔

يَجْعَلُ فِيهِ كِبْشًا۔ اگر کوئی احرام کی حالت میں بجو کو مارے تو ایک مینڈھا فدیہ دے۔

لِلْغَازِيْ اَجْرُهُ وَ لِلْجَاعِلِ اَجْرُهُ وَ اَجْرُ الْغَازِيْ۔ غازی کو اس کا ثواب ملے گا اور جس نے غازی کو اجرت دے کر جہاد کرایا اس کو اس کا بھی ثواب ملے گا (روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا) اور غازی کا بھی ثواب ملے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَيُعَذِّبُ الْجُعَلَ فِيْ حُجْرِهِ۔ اللہ تعالیٰ گوہ کے کیڑے کو اس کے سوراخ میں عذاب کرتا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ جعل ایک چھوٹا کیڑا ہے خفسا سے بڑا کالا بہت

(اور سنت کی پیروی کر یعنی حدیث پر عمل کر اس پر عمل کرنے کے لئے لغو اور بیکار بہانے مت نکال باتیں مت بنا کہ اگر ایسا ہو اگر ویسا ہو لوگوں کا ہجوم ہو وہ مجھ کو مجبور کر دیں تو کیا کروں)۔

يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ نَفْسًا فَيُعَذِّبُهَا۔ اللہ تعالیٰ ہر مورت کے بدل ایک شخص پیدا کرے گا جو مورت بنانے والے کو تکلیف دے گا یا ہر مورت کے بدل ایک جان مورت بنانے والے میں پیدا ہوگی اس کو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ۔ شاید اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے یا بھلائی (مفعول محذوف ہے)

يَجْعَلُوْنَ فِيْهِ الْوَدَّكَ۔ اس میں چربی رکھتے تھے۔ ایک روایت یُجْمَلُوْنَ ہے یعنی گلاتے تھے۔

اجْعَلُوا صَلَوَتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔ تم اپنی فرض نماز اکیلے اکیلے چپکے سے پڑھ لو اور امیروں کے ساتھ جو نماز پڑھو اس کو نفل کر ڈالو (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک نماز دوبار پڑھی جائے تو پہلی فرض ہوتی ہے اور دوسری نفل۔ بعض نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے جس کو چاہے فرض رکھے اور جس کو چاہے نفل رکھے۔

اجْعَلُوا مِنْ صَلَوَتِكُمْ فِيْ بُيُوتِكُمْ۔ اپنی کچھ نماز گھروں میں بھی رکھو یعنی سنت اور نفل گھر میں پڑھا کر بعض نے کہا کبھی کبھی فرض نماز بھی گھروں میں پڑھو تا کہ عورتیں بچے بیمار وغیرہ جو مسجد میں نہیں آسکتے تمہاری اقتدا کر لیا کریں انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو شخص جماعت میں اس وجہ سے نہ آئے کہ دوسری جماعت قائم کرنا چاہتا ہو گو وہ چھوٹی ہو تو ان پر جماعت میں شریک نہ ہونے کا گناہ نہ ہوگا۔

لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلَوَتِهِ يَرَى اَنْ لَا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهِ۔ کوئی تم میں اپنی نماز کا کوئی حصہ شیطانی نہ کرے یوں سمجھ کر کہ نماز سے فارغ ہو کر خواہ مخواہ دہنی جانب جانا چاہئے (بلکہ کبھی دہنی جانب جائے کبھی بائیں جانب اگر ہمیشہ دہنی ہی جانب مڑے تب بھی کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ ایسا کرنا واجب اور ضروری نہ سمجھے۔ طیبی نے کہا جو شخص کسی مستحب کام پر اصرار کرے اور رخصت پر کبھی عمل

کالا اس کے پیٹ پر ذرا سرخی ہوتی ہے لوگ اس کو ابو جہران کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھا گوہ اپنے سوراخ میں اکٹھا کرتا ہے۔
جَعَلْتَنِي يَهُودُ حِمَارًا - یہودی لوگ مجھ کو گدھا بنا ڈالتے۔

جَعَة - جو کا شراب۔

نَهَى عَنِ الْجَعَةِ - آپ نے جو کے شراب سے منع کیا (ہمارے ملک میں اس کو بیر کہتے ہیں یہ شراب اکثر گرم ملکوں اور گرم موسم میں پیا جاتا ہے)۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْفَاءِ

جَفَأٌ - گرا دینا، پھینک دینا، اوندھا کرنا۔

جُفَاءً - بھین، کوڑا کچرا۔

خَلَقَ الْأَرْضَ السُّفْلَى مِنَ الزَّبَدِ الْجُفَاءِ - اللہ تعالیٰ نے نیچے والی زمین کو اس بھین اور کوڑے کچرے سے بنایا (جو پانی پر آ گیا تھا) پہلے سب پانی ہی پانی تھا اس میں سے بخار نکلا وہ ہوا ہو گئی پھر بخار بخار سے نکرایا تو آگ پیدا ہوئی، پانی پر بھین جما اور کوڑا کچرا وہ زمین ہو گیا۔ ایک طائفہ فلاسفہ کا بھی یہی قول ہے اور قرآن شریف سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے وَ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ^۱ لیکن عرش پانی سے بھی پہلے تھا اور پروردگار کی ذات مقدس اس سے بھی پہلے تھی وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا۔

انْطَلَقَ جُفَاءً مِنَ النَّاسِ - کچھ جلد باز یا آگے والے لوگ چل دیے۔ ابن اثیر نے کہا ہم نے تو صحیحین میں یوں پڑھا ہے انْطَلَقَ أَخْفَاءً مِّنَ النَّاسِ یعنی کچھ ہلکے پھلکے لوگ چل دیے یہ جمع ہے خَفِيفٌ کی۔ ترمذی کی روایت میں سَرَعَانُ النَّاسِ ہے یعنی جلد باز لوگ۔ مَتَى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَجْتَفِنُوا بَقْلًا - مردار ہم کو کب تک حلال ہے؟ فرمایا جب تک تم کوئی بھاجی نہ اکھیر سکو (یعنی کوئی ترکاری بھاجی ساگ پات بھی کھانے کو نہ ملے)۔

حَرَّمَ الْحُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ فَجَفَأُوا الْقُدُورَ - آنحضرتؐ نے بستی کے گدھے حرام کیے تو لوگوں نے ہانڈیاں (جن میں گدھے کا گوشت چڑھایا تھا) ایک روایت میں فَاجَفَأُوا الْقُدُورَ ہے ابن اثیر نے کہا یہ شاذ لغت ہے جیسے كَفَأُوا اور اكَفَأُوا - محیط میں ہے کہ یہ لغت مجہول ہے)۔

جَفَرٌ - بڑا ہونا۔ کھانے کے لائق ہو جانا بدن کی منی سب نکل جانا کثرت جماع سے۔

كَانَ يَشْبُ فِي الْيَوْمِ شَبَابَ الصَّبِيِّ فِي الشَّهْرِ فَلَبَغَ سِتًّا وَهُوَ جَفَرٌ - (آنحضرتؐ کی دایا حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) آنحضرتؐ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا لڑکا ایک مہینہ میں بڑھتا ہے۔ چھ مہینے میں آپ خاصے زوردار کھانا کھانے کے قابل ہو گئے، اصل میں جَفَرٌ بکری کے بچہ کو کہتے ہیں جب وہ چار مہینے کا ہو کر اپنی ماں سے جدا ہو جائے چرنے اور کھانے لگے۔

فَخَرَجَ إِلَى ابْنِ لَهُ جَفَرٌ - اس کا ایک لڑکا میری طرف نکلا جس کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا۔

فِي مُحَرَّمٍ يُصِيبُ الْأَرْنبَ جَفْرَةً - اگر احرام والا شخص خرگوش مار ڈالے تو ایک بکری کا بچہ بدل دے (اس کی قربانی کرے)۔

يَكْفِيهِ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ - اس کو حلوان کا دست کافی ہے (یعنی کم خوراک ہے۔ یہ اس کی تعریف کی)۔

صُومُوا وَوَقَرُوا أَشْعَارَكُمْ فَإِنَّهَا مَجْفَرَةٌ - روزے رکھو اور بالوں کو بڑھاؤ یہ منی کو سکھا دیتا ہے (شہوت ٹوٹ جاتی ہے)۔

الصَّوْمُ مَجْفَرَةٌ - روزہ منی کو سکھا دیتا ہے۔ (جماع کی خواہش کم کر دیتا ہے)۔

عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ مَجْفَرَةٌ - روزہ اپنے اوپر لازم کر لے اس سے منی کی پیدائش کم ہو جائے گی۔ یا منی سوکھ جائے گی (جب منی کی تولید گھٹ گئی تو جماع کی خواہش بھی کم ہو

۱ اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس آیت سے صاحب کتاب کا استدلال مذکورہ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں صرف یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا مگر یہ دعویٰ کہ ”اس سے بخار نکلا بخار بخار سے نکرایا تو..... الخ“ بلا دلیل ہے۔ (م)

جائے گی)۔

رَأَى رَجُلًا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ قُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا
مَجْفَرَةٌ۔ حضرت علیؑ نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا ہوا دیکھا
تو فرمایا دھوپ سے اٹھ جا دھوپ میں بیٹھنا آدمی کو سکھا دیتا ہے یا
اس سے شہوت جاتی رہتی ہے۔

إِيَّاكُمْ وَ نَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَإِنَّهَا مَجْفَرَةٌ۔ صبح کے
سونے سے پرہیز کرو اس سے شہوت کم ہو جاتی ہے۔

إِيَّاكَ وَ كُلَّ مُجْفَرَةٍ۔ ہر ایک ایسی عورت سے پرہیز
کر جس کے جسم سے بری بو آتی ہو۔ یہ اجفار سے نکلا ہے یعنی
بدبودار ہونا۔ بعض نے کہا مجفرہ سے مولیٰ عورت مراد ہے۔ کہتے
ہیں امرأۃ مجفرة الجنین یعنی مولے پہلوؤں والی عورت۔
مَنْ اتَّخَذَ قَوْسًا عَرَبِيَّةً وَ جَفِيرَهَا نَفَى اللَّهُ عَنْهُ
الْفَقْرَ۔ جو شخص عربی کمان اور تیروں کا ترکش رکھے اللہ تعالیٰ
اس کی محتاجی دور کر دے گا۔ محیط میں ہے جفیر لکڑی کا ترکش جس
میں چمڑا نہ ہو یا چمڑے کا ترکش جس میں لکڑی نہ ہو۔

فَوَجَدْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْجَفَارِ۔ پھر ہم نے
اس کو ایک گڑھے میں پایا۔ جفار جففرہ کی جمع ہے بمعنی اور
بوزن جففرہ۔

جففر۔ اس کوئے کو کہتے ہیں جس کی بندش نہ ہوئی ہو۔

جففرہ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے اطراف
میں جس کو جففرہ خالد بھی کہتے ہیں۔ منسوب ہے خالد بن عبد اللہ
بن اسید کی طرف۔

أَمَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْجَفَرِ وَالْجَامِعَةِ۔ آنحضرتؐ نے امیر
المؤمنین علی بن ابی طالب کو دو کتابیں لکھوا دیں ایک جففرہ دوسری
جامعہ۔ (ایک کتاب تو بکری کے کھال پر لکھی تھی دوسری بھیڑ کی
کھال پر۔ اور اس میں قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی تھیں
وہ سب مجملًا لکھوا دی تھیں۔ سید شریف نے شرح مواقف میں
نقل کیا کہ جففرہ اور جامع دو کتابیں تھیں حضرت علیؑ کے پاس جن
میں از روئے قواعد علم حروف و تفسیر بڑے بڑے حوادث کا بیان
تھا جو قیامت تک ہونے والے تھے اور آپ کی اولاد میں جو امام

گذرے وہ انہی کتابوں کو دیکھ کر اکثر امور کی خبر دیتے اور انہی
کتابوں سے نقل کرتے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا میرے پاس
جففرہ بیض ہے۔ زید ابن ابی اعلاء نے پوچھا اس میں کیا ہے؟
فرمایا زبور داؤد کی، توراۃ موسیٰ کی، انجیل عیسیٰ کی، ابراہیم کے صحیفے،
حلال و حرام، حضرت فاطمہ کا مصحف اور وہ باتیں جن کی وجہ سے
لوگ ہمارے محتاج ہوں ہم ان کے محتاج نہ ہوں اور میرے پاس
جففرہ احمر بھی ہے اخیر تک۔ کتاب قبول العہد میں جو امام رضا علیہ
السلام نے مامون رشید خلیفہ کو لکھی تھی یہ مرقوم ہے کہ تو نے
خلافت کے مستحق کو پہچانا اور تیرے باپ دادا نے نہیں پہچانا تھا
میں نے تیری طرف سے یہ التماس قبول کیا (مامون نے امام
رضا سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ مسند خلافت پر متمکن ہو
جائیے میں اپنے تئیں معزول کر دیتا ہوں چونکہ خلافت آپ کا
اور آپ کے آباؤ اجداد کا حق تھا مگر جففرہ اور جامعہ دونوں کتابوں
سے یہ نکلتا ہے کہ مساوات کی خلافت چلنے والی نہیں) ایک امام
صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت اور نبوت دونوں
ہمارے خاندان میں جمع کرنے والا نہیں۔ حضرت علم الہدی سید
مرتضیٰ سے خلیفہ وقت نے ہاتھ ملایا اور تعریضاً کہا میں تمہاری
انگلیوں سے خلافت کو بوسوگن تھا ہوں انہوں نے کہا خلافت کی نہیں
بلکہ نبوت کی خوشبو ہے۔

مؤلف کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے بنی فاطمہ کے لئے آخرت
کے درجے خاص فرمائے اور دنیا کی حکومت اور سلطنت ان کی
قسمت میں نہیں رکھی امام حسین علیہ السلام کے عہد سے اب تک
مساوات کو کبھی خلافت عامہ نصیب نہیں ہوئی اور ایرے غیرے
بچ گلیاں ہمیشہ خلافت اور حکومت کے مزے لوٹتے رہے یہاں
تک کہ آخری زمانہ ۱۲۰۰ھ میں مولانا اسماعیل شہید نور اللہ مرقدہ
نے حضرت سید احمد بریلوی کی خلافت قائم کرنا چاہی تھی مگر منشاء
خداوندی نہ تھا سید صاحب مع تمام رفقا کے کفار افاغنه اور سکھ
کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ محیط میں ہے کہ علم جففرہ اور علم تفسیر ایک
ہی ہے۔ یعنی سائل کے سوال کے حروف میں تصرف اور تغیر اور
تبدل کر کے اس کے سوال کا جواب نکالنا۔

میں:- کہتا ہوں یہ سب روایتیں غیر صحیح ہیں۔ نہ حضرت

علیؑ کے پاس کوئی کتابیں موسوم بہ جفر و جامع تھیں اور نہ آپ کو آئندہ کے حوادث کا تفصیلی علم دیا گیا تھا۔ صحیح روایتوں سے یہ ثابت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا مجھ کو آنحضرتؐ سے سوا قرآن کے اور اس صحیفہ کے کچھ نہیں پہنچا۔ اس صحیفہ میں چند دیت اور زکوٰۃ کے احکام تھے لاغیر اور اگر آپ کو واقعات آئندہ کا تفصیلی علم دیا گیا ہوتا تو آپ کبھی خلافت اختیار نہ کرتے۔ نہ معاویہ سے جنگ کرتے نہ یہ فرماتے کہ اگر میں بنی امیہ پر غالب ہوتا تو ان کو جھاڑ پھونچ کر صاف کر دوں گا اور اگر یہ علم آپ کی اولاد میں ہوتا تو امام حسین علیہ السلام کو کوفہ اور کربلائے معلیٰ کا قصد کیوں اور ابن زیاد بدنہاد اور نخس عمر بن سعد کے ہاتھوں سخت سخت مصیبتیں کیوں اٹھاتے۔ یہ چند جھوٹے کذاب لوگوں کی روایتیں ہیں۔ جن پر بعض علماء نے دھوکہ کھایا اور انھوں نے ان کو سچ کہا اور تعجب تو شیخ ابن عربیؒ سے ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر میں ذلک الکتاب سے کتاب الجفر اور والجامعہ مراد رکھی ہے۔ سبحان اللہ یہ عجب تفسیر ہے! ظن غالب ہے کہ یہ کسی کا الحاق اور تصرف ہے اور ایسے الحاقات اور تصرفات بے دینوں نے بزرگوں کی کتابوں میں بہت کیے ہیں۔)

أَتَقْلُقُ تَقْلُقَ الْقَدَحِ فِي الْجَفِيرِ الْقَارِعِ - تو ایسی گڑ بڑ کرتا ہے جیسے خالی ترکش میں تیر کھڑ بڑ کرتا ہے۔
جَفِيرٌ عَبْدِي - حدیث کے ایک راوی کا نام ہے۔
جَفْ - جمع کرنا، خشک ہونا، ایک جگہ اقامت کرنا۔
تَجْفِيفٌ - سکھانا۔

جُعِلَ فِي جُفِّ طَلْعَةِ ذَكْرٍ - وہ جادو کا سامان ایک تر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں رکھا گیا۔ (ایک روایت میں فِي جُبِّ طَلْعَةٍ ہے معنی وہی ہے)۔

جَفَّتِ الْأَقْلَامُ وَ طَوِيَتِ الصُّحُفُ - قلم سوکھ گئے اور کتابیں لپیٹ دی گئیں (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا وہ سب لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا)۔

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ - (قیامت تک) جو ہونے والا تھا اس کو قلم لکھ کر سوکھ گیا۔

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ - جو کچھ تجھ پر گزرنے والا

ہے وہ لکھ کر قلم سوکھ گیا۔

الْجَفَاءُ فِي هَذَيْنِ الْجَفَيْنِ رَبِيعَةٌ وَ مُضَرٌ - سختی اور بے رحمی ان دونوں گروہوں میں ہے ربیعہ اور مضر میں (دونوں مشہور قبیلے ہیں)۔

كَيْفَ يَصْلُحُ أَمْرُ بَلَدٍ جُلَّ أَهْلُهُ هَذَانِ الْجَفَانِ - بھلا اس بستی کا کام کیونکر درست ہوگا جہاں کے اکثر باشندے ان دونوں گروہ کے ہوں گے۔

مَا كُنْتُ لِأَدْعِ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَ جُفَيْنٍ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - میں تو مسلمانوں کو اس حال میں چھوڑنے والا نہیں ہوں کہ ان کے دو گروہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کی گردنیں مارے (لیکن خدا کی مرضی میں کیا دخل ہے مسلمانوں کے کئی گروہ ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں)۔

جُفَات - دو گروہ بنی بکر اور بنی تمیم۔

لَأَنْفَلَ فِي غَنِيمَةٍ حَتَّى تُقَسَمَ جَفَّةٌ - لوٹ میں سے انعام نہیں ملے گا جب تک سب تقسیم نہ ہو جائے (ایک روایت میں حتی تقسم علی جفتہ ہے۔ یعنی یہاں تک کہ اپنے گروہ پر یعنی لشکر والوں پر تقسیم نہ ہو جائے)۔

قِيلَ لَهُ السَّيْدُ فِي الْجَفِّ قَالَ أَخْبْتُ وَ أَخْبْتُ - پوچھا گیا نبیذ چمڑے کے ڈول میں بنانا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا بہت برا بہت برا۔

جُفْ - چمڑے کا برتن جو باندھا نہیں جاتا۔ بعض نے کہا مشک کو نیچے سے کاٹ کر ڈول کے طور پر جو بنا لیا جاتا ہے۔ بعض نے کہا کھجور کی لکڑی کو کرید کر اس کا برتن جو بناتے ہیں۔

فَجَاءَ عَلَى فَرَسٍ مُّجَفَّفٍ - ایک گھوڑے پر سوار آیا جس پر تجفاف پڑا تھا۔ تجفاف زرہ کے طور پر ہوتا ہے جو گھوڑے پر ڈال دیا جاتا ہے تاکہ جنگ میں اس کو صدمہ نہ پہنچے اس کی جمع تجافیف آتی ہے۔

إِنَّهُ كَانَ عَلَى تَجَافِيْفِهِ الدِّيْبَاجُ - ان کی زرہوں پر دیباج لگا تھا (دیباج ایک ریشمی کپڑا ہے)

فَاعِدَّ لِلْفَقْرِ تَجْفَافًا - فقیری کے لئے سامان تیار کر۔

رَأَيْتُ قَوْمًا جَافِلَةً جَبَاهُهُمْ يَقْتُلُونَ النَّاسَ - میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی پیشانیوں پر بال کھڑے ہوئے تھے یا پیشانیوں پر ان کے بال تھے (جیسے نصاریٰ کی وضع ہے وہ لوگوں کو قتل کر رہے تھے)۔

وَاللّٰهُ لَا يَبْلُغُ عَمَلُهُ الطَّائِفَ إِذَا أَجْفَلَ - خدا کی قسم اس کا عمل طائف تک نہیں پہنچے گا جب وہ کوشش کرے۔

فَيُجْفِلُونَ النَّاسَ إِجْفَالِ الْغَنَمِ - وہ لوگوں میں اس طرح بھاگ کر آئیں گے جیسی بکریاں بھاگ نکلتی ہیں۔

جَفْنٌ - باز رکھنا، روکنا، نحر کرنا، پیالہ میں گوشت کھلانا، آنکھ کا پوٹا اوپر کا ہو یا نیچے کا، تلوار کا نیام، انگور کی جڑ، یا شاخ۔

جَفْنٌ - تلوار کا نیام۔

جَفْنَةٌ - پیالہ، چھوٹا کنواں، سخی آدمی، انگور۔

تَجْفِينٌ اور إِجْفَانٌ - بہت جماع کرنا۔

أَنْتَ الْجَفْنَةُ الْغَرَاءُ - تو سفید پیالہ ہے (یعنی سخی ہے) لوگوں کے سامنے کھانے کا پیالہ رکھتا ہے۔ سفید سے یہ مطلب ہے کہ اس میں چربی اور گھی بھرا رہتا ہے۔ جَفْنَةٌ کی جمع جَفَانٌ اور جَفَنَاتٌ آتی ہے۔)

نَادِيَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ - پکارا سواروں کے پیالے (یعنی سواروں کے کھلانے والے یا سواروں کے پیالہ والے)۔

إِغْتَسَلَ فِي جَفْنَةٍ - ایک بڑے پیالے (کوئڈے میں) غسل کیا۔

وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ - چاند اس وقت آدھے پیالے کی طرح تھا۔

انْكَسَرَ قُلُوصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَجَفَّنَهَا - زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی گر گئی (مرنے لگی) آپ نے اس کو نحر کر کے اس کا گوشت پیالہ میں کھلا دیا۔

سَلُّوا سِيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا - اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو (یہ جَفْن کی جمع ہے جیسے أَجْفَانٌ اور أَجْفُنٌ ہے)۔

كَسَرَ جَفْنٌ سَيْفَهُ - اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا۔

جَفَاءً - يَاجْفُوۃُ يَاجْفُوۃُ - سخت ہونا، بے مروت ہونا، بھاری ہونا، دور ہونا، آرام نہ پانا۔

جَفَلٌ - پوست نکالنا، چھیلنا، الگ کرنا، ڈالنا، ہلانا، ہانکنا، دفع کرنا، گرا دینا، کھوڈنا، بھاگنا، پریشان ہونا، جلدی کرنا۔

لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ قَبْلَهُ - جب آنحضرت مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپ کی طرف بھاگے۔

فَنَفَسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَتَّى كَادَ يَنْجَفِلُ عَنْهَا - آنحضرت اپنی اونٹنی پر اونگھنے لگے قریب تھا کہ آپ اس پر سے گر پڑیں۔

مَا يَلِي رَجُلٌ شَيْئًا مِّنْ اُمُورِ النَّاسِ اِلَّا جِئِيَ بِهِ فَيَنْجَفِلُ يَافِيْجَفِلٌ عَلَى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ - جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا متولی ہو (کوئی عام خدمت اس کے سپرد ہو مثلاً بادشاہ ہو یا کوتوال یا قاضی (جذج) یا تحصیلدار پھر اس میں خیانت کرے تو قیامت کے دن اس کو لے کر آئیں گے) وہ دوزخ کے کنارے پر سے اس کے اندر گر پڑے گا یا گرا دیا جائے گا۔

ذَكَرَ النَّارَ فَاجْفَلَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ - امام حسن بصریؒ نے دوزخ کا ذکر کیا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے (ایسی ہیبت طاری ہوئی)۔

اِنَّ رَجُلًا يَهُودِيًّا حَمَلَ اِمْرَاۃً مُّسْلِمَةً عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ جَفَلَهَا ثُمَّ تَجَشَّمَهَا لِيَنْكِحَهَا فَاتَبَىٰ بِهٖ عُمَرُ فَقَتَلَهُ - ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت کو گدھے پر سوار کیا جب مدینہ سے باہر نکل گیا تو اس کو (گدھے پر سے) گرا دیا پھر اس پر چڑھ بیٹھا اس سے جماع کرنے کو آخر وہ یہودی حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو قتل کر ڈالا (یہ قتل تعزیراً ہو گا تا کہ دوسروں کو عبرت ہو پھر کوئی مسلمان عورتوں کی عزت پر دست درازی نہ کرے)۔

اَتٰى الْبَحْرَ فَاجِدُهُ قَدْ جَفَلَ سَمَكًا كَثِيْرًا - میں سمندر پر آتا ہوں وہاں دیکھتا ہوں سمندر نے بہت سی مچھلیاں کنارے پر ڈال دی ہیں۔

اِنَّهُ جُفَالُ الشَّعْرِ - دجال کے جسم پر بہت بال ہوں گے۔

شاخ ہری رہے گی اُس سے عذاب دور رہے گا۔
جَفَوْتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ میں قیامت کے دن اس کو دور کر
دوں گا۔

إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ أَهْلُ الْجَفَاءِ مِنَ النَّاسِ۔ یہ کام
وہ لوگ کرتے ہیں جو سخت دل ہیں یا بے ادب گنوار ہیں۔

يَمُوتُ الْعَالَمُ فَيَذْهَبُ بِمَا يَعْلَمُ فَتَلِيهِمُ الْجَفَاءُ
فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ۔ عالم مر جائے گا اور علم اپنے ساتھ لے
جائے گا پھر اس کے قائم مقام جفا والے ہوں گے وہ گمراہ ہوں
گے اور گمراہ کریں گے۔ مجمع البحرین میں ہے جفا والوں سے یہ
مراد ہے کہ رائے پر چلنے والے (حدیث کو چھوڑ دینے والے)۔

زَادَ الْمُسَافِرُ الْهُدَاءَ وَالشَّعْرُ مَا لَيْسَ فِيهِ جَفَاءٌ۔
مسافر کا توشہ گانا ہے اور شعریں پڑھنا جن میں جفا نہ ہو یعنی
خلاف شرع اور فحش مضامین نہ ہوں۔

الْإِبِلُ فِيهِ الشَّقَاءُ وَالْجَفَاءُ۔ اونٹوں میں مشقت
اٹھانا ہے اور سختی سہنا۔
جَفِيٌّ۔ گرانا۔

لَسْتُ بِالْجَافِيِّ وَلَا الْمَجْفِيِّ۔ نہ میں ظالم ہوں نہ
مظلوم۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْقَافِ

حَقٌّ۔ بیٹ کرنا (پرندہ کا بگنا)۔
جَقَّه۔ بوڑھی اونٹنی۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْكَافِ

جَكَّرَ۔ الحاح کرنا غصہ کرنا۔
اجْكَاڑَ۔ بیج میں الحاح کرنا۔
جُكِّيْرَه۔ حاجت لجاجت۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ اللَّامِ

جَلَأَ۔ يَجْلَأُ يَجْلَأُ۔ پچھاڑ دینا پھینک مارنا۔
جَلَبَّ۔ يَجْلَبُّ۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔ در آمد

كَانَ يُجَافِي عَضُدِيَّ عَنْ جَنْبِيهِ لَمْ يَسْجُدْ۔
سجدے میں آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے۔
إِذَا سَجَدْتَ فَتَجَافَا۔ جب تو سجدہ کرے تو بازوؤں کو
پہلوؤں سے دور رکھ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں جفا یعنی دور ہوا۔
اور أَجْفَا یعنی دور کیا۔)

اقْرَأْ الْقُرْآنَ وَلَا تَجْفُوا۔ قرآن پڑھتے رہو اس
سے دور مت ہو (اس طرح کہ پڑھنا چھوڑ دو)۔

غَيْرُ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ۔ نہ تو اس میں غلو
کرنے والا ہو نہ تقصیر کرنے والا۔ ابن اثیر نے کہا جفا کا معنی یہ
بھی ہے نا طہ پروری اور احسان کو ترک کرنا۔

الْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ۔ فحش گوئی بد زبانی جفا میں داخل
ہے۔

مَنْ بَدَا جَفَاً۔ جو شخص جنگل میں جا کر رہا (گنوار بن گیا)
اس کا دل سخت ہو گیا (کیونکہ جنگل میں لوگوں کی صحبت کم رہتی
ہے تو حسن معاشرت اور خوش خلقی کی عادت جاتی رہتی ہے)۔

لَيْسَ بِالْجَافِيِّ وَلَا الْمُبْهِنِ۔ آنحضرتؐ سخت مزاج
نہیں ہیں اور نہ اپنے لوگوں کو ذلیل سمجھنے والے نظر حقارت سے
دیکھنے والے۔ بعض نے مہین بفتح میم روایت کیا ہے یعنی حقیر نہیں
ہیں بلکہ عزت والے ہیں)۔

لَا تَزْهَدَنَّ فِي جَفَاءِ الْحَقِّو۔ تہند کو موٹا چھوٹا رکھنے
سے نفرت مت کرو آرام طلبی اور خوش پوشاکی کی عادت مت
ڈالو۔

خَرَجَ جَفَاءً مِنَ النَّاسِ۔ کچھ جلد باز لوگ نکل کھڑے
ہوئے۔

إِذَا جَلَسَ يَتَجَافَى وَلَا يَتَمَكَّنُ مِنَ الْقُعُودِ۔
مسابوق جب بیٹھے تو زمین سے اٹھا رہے اطمینان سے نہ بیٹھے
(کیونکہ اس کو کھڑے ہو کر اپنی باقی نماز ادا کرنا ہے)۔

الْأَسْتِنْجَاءُ بِالْيَمِينِ مِنَ الْجَفَاءِ۔ داہنے ہاتھ سے
استنجا کرنا آداب شریعت سے دور ہونا ہے۔

تَجَافُوا عَنِ الدُّنْيَا۔ دنیا سے دور رہو۔
يَتَجَافَى عَنْهُ الْعَذَابُ مَا دَامَتْ رُطْبَةٌ۔ جب تک یہ

(امپورٹ) ڈرانا، جمع کرنا، کمانا، ڈانٹنا، جھڑکنا، قصور کرنا۔

لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ۔ جلب اور جب درست نہیں ہے (جب کی تفسیر آگے آئیگی) جلب دوامروں میں ہوتا ہے۔ ایک تو زکوٰۃ میں دوسرا گھوڑ دوڑ کی شرط میں۔ زکوٰۃ کا جلب یہ ہے کہ ایک تحصیلدار ایک مقام پر اترے اور جانوروں کو حکم دے کہ اپنے اپنے جانور لے کر اس کے پاس حاضر ہوں، آپ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں جانوروں کو تکلیف ہوگی خود تحصیلدار کو وہاں جانا چاہئے جہاں جانور رہتے ہوں وہاں جا کر زکوٰۃ وصول کر لینا چاہئے۔ شرط کا جلب یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے ایک آدمی رکھے وہ اس کو ڈانٹتا اور جھڑکتا رہے تاکہ وہ آگے بڑھ جائے۔ وَ يَقُوذُ الْجَيْشَ ذَا الْجَلْبِ۔ اور آوازوں والے لشکر کو اپنے پیچھے لائے (یہ جمع ہے مُجْلِبَةً کی بمعنی آواز)۔

سَمِعَ جَلْبَةَ الرَّجَالِ۔ مردوں کی آواز سنی۔

لَا تَلْقُوا الْجَلْبَ۔ تجارتی قافلہ سے آگے جا کر مت ملو (اس کو بستی میں آنے دو بستی میں آ کر وہ اپنا مال بازار کے نرخ سے بیچیں۔ آگے جا کر ان سے نرخ ٹھہرا لینا اور مال مول لے لینا یہ درست نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں کبھی بستی والوں کا نقصان ہوتا ہے کبھی قافلہ والوں کا ان کو بستی کے نرخ کی خبر نہیں ہوتی)۔ اَرَادَ أَنْ يُغَالِطَ بِمَا أَجْلَبَ فِيهِ۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو مغالطہ دیں اس مقصد میں جس کے لئے وہ جمع ہوئے تھے۔

أَجْلَبُوا عَلَيْهِ۔ جمع ہوئے اس پر۔

أَجْلَبَهُ۔ اس کی مدد کی۔

أَجْلَبَ عَلَيْهِ۔ اس کو آواز دی، برا بیچنے کیا، ابھارا۔

إِنَّكُمْ تَبَايَعُونَ مُحَمَّداً عَلَى أَنَّ الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ مُجْلِبَةٌ۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم دونوں سے اکٹھا لڑو۔ (ایک روایت میں مجلیۃ ہے یا ئے تھائی سے)۔

كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ

الْجُلَابِ۔ آپ جب جنابت کا غسل کرتے تو گلاب کی طرح کوئی خوشبو منگواتے۔ (ایک روایت جَلَاب ہے حائے ہلی سے یعنی اتنا بڑا برتن پانی کا جس میں دودھ دوہتے ہیں)۔

قَدِمَ أَعْرَابِيٌّ بِجَلُوبَةٍ فَنَزَلَ عَلَى طَلْحَةَ فَقَالَ طَلْحَةُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔ ایک گنوار سوداگری کا مال لے کر آیا اور طلحہ بن عبید اللہ کے پاس اترا (اس نے خواہش کی کہ طلحہ میرا مال بیچ دیں۔ طلحہ نے کہا آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا ہے کہ بستی والا جنگل والے کا مال بیچے (اس کا دلال بنے بلکہ خود اس کو بیچنے دے)۔

جَلُوبَةٌ۔ وہ مال جو دوسرے ملک سے آئے فروخت کے لئے (ایک روایت میں حَلُوبَةٌ ہے حائے ہلی سے یعنی دوہیل اونٹنی لے کر آیا)۔

لَا يَدْخُلُوا مَكَّةَ إِلَّا بِجُلْبَانِ السِّلَاحِ۔ مشرکوں نے یہ شرط لگائی کہ مسلمان جب مکہ میں آئیں تو ہتھیار غلاف میں رکھ کر لائیں۔

جُلْبَانِ۔ چمڑے کا تھیلہ جس میں تلوار نیام سمیت اور دوسرے ہتھیار وغیرہ رکھ کر گھوڑے پر زین کے پچھاڑی لٹکا دیتے ہیں۔ بعض نے جُلْبَانِ روایت کیا ہے۔

تُؤْخَذُ الزُّكُورَةُ مِنَ الْجُلْبَانِ۔ جُلْبَانِ میں زکوٰۃ لے جائے گی۔ وہ ایک غلہ ہے ماش کی طرح اس کو خَلَوُ بھی کہتے ہیں۔

مَنْ أَحَبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيُعِدِّ لِلْفَقْرِ جُلْبَانًا۔ جو شخص ہم لوگوں یعنی اہل بیت رسالت سے محبت رکھے وہ فقری کا لباس تیار رکھے۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اہل بیت کی محبت اس وقت سچی ہوگی جب دنیا و مافیہا سے بیزار ہو، مولیٰ کا طلب گار ہو جیسے ان بزرگوں کا شیوہ تھا۔

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال ست و جنوں
جُلْبَابِ۔ ازار اور چادر۔ بعض نے کہا اوڑھنی اس کی جمع

جَلَابِبُ ہے۔

لَتَلْبَسَهَا صَاحِبُهَا مِنْ جَلَابِبِهَا۔ اگر اس کے پاس دوپٹہ (چادر) نہ ہو اور عید آ جائے تو اس کی سہیلی (بھولی) اپنی (فاضل) چادر اس کو اڑھا دے اور عید گاہ میں لے جائے۔ یا اپنی ازار اس کو پہنا دے اگر اس کے پاس ازار نہ ہو۔ وجہ یہ ہے کہ عید کے دن آنحضرتؐ نے حکم دیا ہے کہ سب عورتیں بھی عید گاہ میں آئیں۔ یہاں تک کہ کنواری پردہ نشین اور حیض والی بھی۔ حیض والی نماز نہ پڑھے لیکن دعا میں حاضر رہے۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الْجَلَبَ۔ مال درآمد کے بیچنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی جب بیوپاری خود بازار میں آ جائے اور نرخ وغیرہ معلوم کر لے تب اس کا مال بیچ دینے میں کوئی قباحت نہیں)۔

إِنَّ الْحَطَّاءَ بَيْنَ وَ الْمُجْتَلَبَةِ اتَّوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا حَلَالًا۔ لکڑھاروں اور غلہ لانے والوں نے آنحضرتؐ سے اجازت مانگی آپ نے ان کو بن احرام باندھے مکہ میں آنے کی اجازت دی (کیونکہ وہ روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ اگر احرام باندھنا ہر بار ضروری ہو تو ان کو سخت تکلیف ہوگی)۔

إِذَا صَارَ التَّلَقُّيْ أَرْبَعَ فَرَا سَخَ فَهُوَ جَلَبٌ۔ جب چار فرسخ کے فاصلہ سے جا کر ملے (یعنی ابھی بستی پہنچنے میں چار فرسخ باقی ہوں) تو وہ جلب ہے (جو منع ہے البتہ جو اس سے کم فاصلہ رہ جائے تو قافلہ سے جا کر ملنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ چار فرسخ سے کم فاصلہ میں بیوپاریوں کو نرخ وغیرہ معلوم ہو جاتے ہیں)۔

الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَ الْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ۔ جو شخص دوسرے ملکوں سے غلہ لے کر آئے اللہ اس کو روزی دے گا۔ (کیونکہ وہ خلق خدا کی جان بچاتا ہے ان کو راحت پہنچانا چاہتا ہے) اور جو کوئی غلہ روک رکھے (کہ جب گراں ہوگا اس وقت بیچوں گا) وہ ملعون ہے۔

جَلْبَةُ۔ وہ کھال جو زخم اچھا ہو جانے کے بعد جڑتی ہے۔ وَاجْلُبْنِي إِلَى كُلِّ عَمَلٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ يُقَرِّبُنِي

مِنْكَ۔ ہر عمل یا قول یا فعل جس سے (پروردگار) تیرا قرب حاصل ہو اس کی طرف مجھ کو کھینچ لے (مجھ کو اس کی توفیق دے)۔

مَنْ أَلْقَى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيْبَةَ لَهُ۔ جو شخص شرم و حیا کا برقعہ اٹھا دے (علانیہ فسق و فجور کرے رنڈی بازی شراب خوری) اس کی برائی کرنا غیبت نہ ہوگی (برائی کرنے والے پر کوئی گناہ نہ ہوگا)۔

جَلَجَ۔ صبح کی شروع روشنی۔ جَلَجَةُ۔ کھوپری یا سر۔ جَلَجَ اس کی جمع ہے۔ بَقِينَا نَحْنُ فِي جَلَجٍ لَا نَذَرِي مَا يُصْنَعُ بِنَا۔ ہم لوگ چند راس رہ گئے ہیں (چند نفر) معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ بعض نے کہا جَلَجَ کے معنی حباب یعنی ہم ایک ضیق میں پھنس گئے ہیں دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے۔

خُذُوا مِنْ كُلِّ جَلَجَةٍ مِنَ الْقَبِطِ كَذَا وَ كَذَا۔ ہر قبطنی کافر سے فی نفر یا فی راس اتنا جزیہ لے (یہ حضرت عمرؓ نے مصر کے گورنر کو لکھا تھا)۔

وَإِنَّا بَعْدُ فِي جَلَجَتِنَا۔ مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی حضرت عمرؓ نے ان سے کہا تم نے ابو عبد اللہ کنیت کیوں نہیں رکھی؟ انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے میری کنیت ابو عیسیٰ رکھی حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ کی بات اور تھی آنحضرتؐ کے تو اگلے اور پچھلے قصور سب بخش دیئے گئے تھے مگر ہم تو اپنی ضیق (تنگی، مصیبت اور بلا) میں مبتلا ہیں (اس روز سے مغیرہ کی کنیت مرنے تک یہی ابو عبد اللہ رہی۔ ہر چند ابو عیسیٰ بھی کنیت رکھنا جائز ہے۔ امام ترمذی کی کنیت ابو عیسیٰ تھی مگر چونکہ اسلام کا زمانہ حضرت عمرؓ کے وقت میں نیا تھا تو آپ نے اس کنیت کو مناسب نہ سمجھا ایسا نہ ہو کوئی وہم کرے کہ حضرت عیسیٰؑ پیغمبر کے بھی کوئی باپ تھے حالانکہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے)۔

جَلَجَلَةً۔ زور سے آواز کرنا، گرجنا، بلانا، ڈرانا، ملانا، گھونگھروانا، کاننا۔

وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ فِي الْجُلُجَلَانِ۔ جُلُجَلَانِ میں زکوٰۃ

کا بیان کیا، جلیجلان تل یا دھنیا کی طرح ایک دانہ محیط میں ہے کہ جلیجلان دھنیے کا دانہ۔

كَانَ يَذْهَبُ عِنْدَ إِخْرَامِهِ بِذَهْنٍ جُلْجُلَانٍ۔

عبداللہ بن عمر احرام باندھنے کے وقت جلیجلان کا تیل لگاتے۔

فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔ وہ قیامت

تک زمین میں گھستا اور دھنتا ہوا رہے گا۔ (ایک روایت میں

يَتَجَلْجَلُ ہے یعنی پھرتا رہے گا)۔

فَاطْلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ۔ میں نے گھونگھرو کو جھانک کر

دیکھا جو چاندی کا بنا ہوا تھا اور بی بی ام سلمہ نے اس میں

آنحضرت کے موئے مبارک تبرکار کھے تھے جس کو نظر وغیرہ لگ

جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو ان بالوں کو دھو کر اس کو پلاتیں۔

لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ۔ فرشتے

سفر میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو (جو جانور

کے گلے میں لٹکا یا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے)۔

إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَجَلْجَلُ فِي الْجَوْفِ۔ دل حق کی

تلاش میں پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہے۔

جَلَخَ۔ سر کے بال دونوں طرف سے کھل جانا یا سرمونڈنا۔

جُلَخَ يَأْجُلَخُ۔ بن سینگ والی گائیں یا بکریاں یا

جَلَخَاخَ۔ کی جمع ہے۔

أَجْلَخَ۔ وہ شخص جس کے سر کے بال دونوں طرف سے

جھڑ گئے ہوں۔ یہ أَصْلَعُ سے کم ہے اور أَنْزَعُ سے زیادہ۔

لَيْسَ فِيهَا عُقْصَاءُ وَرَأْجُلَحَاءُ۔ ان میں کوئی پیچیدہ

سینگوں والی جس کے سینگ اندر کی جانب مڑے ہوئے ہیں

اس کی مار نہیں لگتی اور بن سینگ والی نہ ہوگی۔

حَتَّى يُقْتَصَّ لِلشَّاةِ الْجُلْجَاءِ مِنَ الْقُرْنَاءِ۔ یہاں

تک کہ بن سینگ والی کا قصاص سینگ والی سے لیا جائے گا۔

لَا دَعْنَكَ جُلْجَاءُ۔ میں تجھ کو (اے رومیہ) بن قلعے

یعنی غیر محفوظ کردوں گا (دشمن تجھ کو فتح کر لیں گے)۔

مَنْ بَاتَ عَلَى سَطْحِ أَجْلَجٍ فَلَا ذِمَّةَ لَهُ۔ جو شخص

رات کو ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر یا روک (کڑھرہ

وغیرہ) نہ ہو اس کا کوئی ذمہ نہیں (کہ وہ گرنے سے محفوظ رہے

گا)۔

يَا جَلِيحُ أَمْرٌ نَجِيحٌ۔ اے جلیح ایک عمدہ کام ہے (جلیح

اس شخص کا نام تھا جس کو پکارا تھا)۔

إِنِّي لَا أَكُونُ لِلرَّجُلِ أَنْ أَرَى جَبْهَتَهُ جُلْجَاءُ۔ میں

اس کو برا سمجھتا ہوں آدمی کے لئے اس کی پیشانی صاف چکنی

دیکھوں (اس پر سجدے کا نشان نہ ہو یا وہاں پر بال نہ ہوں)۔

جَلَخَ۔ بھردینا، گرا دینا، جماع کرنا، کھینچنا۔

أَجْلَخَاخَ۔ ناتواں ہونا، بازوؤں کو سجدے میں پسلیوں

سے جدا رکھنا۔

فَإِذَا بِنَهْرَيْنِ جَلُّوَا خَيْنٍ۔ ناگاہ دو کشادہ نہریں نظر

پڑیں۔

أَلَا لَيْتَ شَعْرِي هَلْ أَبَيْتَنَ لَيْلَةً بِأَبْطَحَ جَلُّوَاخَ

بِأَسْفَلِهِ نَخْلٍ۔ کاش میں جانوں کہ میں ایک رات کشادہ

میدان میں بسر کروں گا جس کے نشیب میں کھجور کے درخت

ہوں۔

جُلَاخَ۔ جو بہیانا لہ بھردے۔

جَلَخَ۔ چھری تیز کرنے کا آلہ۔

جَلَدَ۔ کوڑے مارنا، کھال پر صدے پہنچانا، زبردستی

کرنا۔ جماع کرنا، ڈسنا۔

جَلَدَ۔ زور، قوت۔

لَيَرَى الْمُشْرِكُونَ جَلْدَهُمْ۔ تاکہ مشرک لوگ ان

کی قوت اور سختی دیکھ لیں۔

كَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا۔ حضرت عمرؓ بڑے پیٹ والے

بہادر آدمی تھے۔ یا زور آور دل والے۔

رُدُّوْا الْإِيمَانَ عَلَى أَجَالِدِهِمْ۔ قسمیں خود ان کی

ذاتوں پر ڈالو (غیر شخص کو قسم دینے سے کیا فائدہ ہو، گو وہ ان میں

شریک ہو گیا ہو یہ أَجْلَادُ کی جمع ہے۔

أَجْلَادَ۔ آدمی کے جسم اور مجموع اعضا کو کہتے ہیں۔

فَلَانٌ عَظِيمُ الْأَجْلَادِ يَاعْظِيمُ التَّجَالِيدِ۔ (عرب

لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ بڑے بڑے اعضا والا ہے۔ دکن کے

محاورہ میں بڑے ڈانڈ کا کہتے ہیں۔

كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ تُشَبِّهُ تَجَالِيدَهُ بِتَجَالِيدِ عُمَرَ -
ابو مسعودؓ کے اعضا حضرت عمرؓ کے اعضا کے مشابہ تھے۔

قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا - کچھ لوگ ہمارے ہی ذات کے
ہوں گے ہمارے ہی قوم کے۔ (یعنی مسلمان۔ یا عربی)۔
حَتَّىٰ إِذَا كُنَّا بِأَرْضٍ جَلْدَةٍ - جب ایک سخت زمین
میں پہنچے۔

وَحَلَّ بِيْ فَرْسِيٍّ وَ إِنِّي لَفِي جِلْدٍ مِّنَ الْأَرْضِ -
ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کچھڑ میں مجھ کو لے جا رہا ہے حالانکہ میں
سخت زمین میں تھا۔

كُنْتُ أَذْلُو بِشَمْرَةٍ اشْتَرَطَهَا جِلْدَةٌ - حضرت علی
نے کہا میں ایک سوکھی عمدہ کھجور پر ایک ڈول نکالتا۔

فَجِلْدَ بِالرَّجُلِ نَوْمًا - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے
یہ خواہش کی میں آپ کے ساتھ تہجد پڑھوں گا۔ آپ نے لمبی
نماز پڑھی وہ نیند کے مارے گر گیا۔

كُنْتُ أَتَشَدُّ فَيُجْلَدُ بِيْ - میں حملہ کیا کرتا تھا پھر نیند
کی وجہ سے گر جاتا۔

كَانَ مُجَالِدٌ يُجْلَدُ - مجالد پر جھوٹ کی نسبت کی جاتی
تھی۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں فلانٌ يُجْلَدُ بِكُلِّ خَيْرٍ فُلَانٍ
شخص پر ہر ایک نیکی کا گمان کیا جاتا ہے۔

فَنَظَرَ إِلَى مُجْتَلِدِ الْقَوْمِ فَقَالَ الْآنَ حِمَى
الْوَطَيْسُ - آنحضرتؐ نے اس جگہ پر نگاہ کی جہاں تلوار چل
رہی تھی فرمایا اب تند و گرم ہوا۔

جَلَادٌ - تلوار سے مارنا۔
جَلَّادٌ - کوڑے مارنے والا گردن کاٹنے والا۔

أَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَّيْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ
جَلَّدْتُهُ - جس مسلمان کو میں نے گالی دی یا اس پر لعنت کی یا اس
کو کوڑے سے مارا۔ جَلَّدْتُهُ اصل میں جَلَّدْتُهُ تھا۔ تے کو دال
سے بدلا اور دال کو دال میں ادغام دے دیا یہ بھی ایک لغت اور
مشہور روایت ہے۔

جَلَّدَتْهُ حُسْنُ الْخُلُقِ يُذِيبُ الْخَطَايَا كَمَا تَذِيبُ
الشَّمْسُ الْجَلِيدَ - خوش خلقی گناہوں کو ایسا گلا دیتی ہے جیسے

سورج جسے ہوئے پانی کو (جو سردی سے جم جاتا ہے)۔

جَلَّدَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ الصَّحَابِيَّ - حضرت عمرؓ نے
ابو بکرؓ کو (حد قذف کے) کوڑے لگائے (کیونکہ انہوں نے اور
ان کے تین بھائیوں نے مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی تہمت لگائی تھی)۔
تین گواہوں نے برابر شہادت دی لیکن ایک گواہ نے صاف زنا
کی شہادت نہیں دی بلکہ یہ کہا کہ مغیرہ اور وہ عورت دونوں ایک
چادر میں تھے اور مغیرہ جب باہر نکلے تو ان کی سانس پھول رہی
تھی ہر چند قرائن سے صاف یقین ہوتا تھا کہ مغیرہ بدکاری کے
مرتکب ہوئے مگر چونکہ شرع کا حکم یہ ہے کہ جب تک چاروں
گواہ دخول کو اس طرح نہ دیکھیں جیسے سلائی سرمہ دانی میں جاتی
ہے اس وقت تک زنا کی حد نہیں لگ سکتی اور گواہی دینے والوں
پر حد قذف لازم آتی ہے۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے روئداد
مقدمہ پر نظر کر کے قواعد شرعیہ کے موافق حکم دیا وہ اس میں مجبور
تھے۔ مغیرہ نے اس سے بڑھ کر سخت سخت ظلم اور بیدادیاں کی ہیں
اور معاویہ کی حکومت میں صد ہا آدمیوں کو ستایا اور ایذا کیں دی
ہیں مگر چونکہ مغیرہ صحابی تھے لہذا اہل سنت ان کی صحابیت کی
حرمت کر کے ان سے سکوت کرتے ہیں اور ان کا امر اللہ کے
سپر د کرتے ہیں)۔

لَا يُجْلَدُ امْرَأَتُهُ ضَرْبَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا - اپنی
عورت (بیوی) کو غلام کی طرح کوئی نہ مارے پھر اس سے صحبت
کرے (کیونکہ یہ نہایت بدنما ہے۔ غلام لونڈی کی طرح بیوی کو
مارنا پھر تھوڑی دیر بعد اس کو پیار کرنا چومنا چاٹنا اس سے صحبت
کرنا)۔

فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَ أَخْوَاهُمْ - آگے والے مسلمان
(گھبراہٹ میں) پیچھے والوں سے لڑنے لگے (ان کو کافر سمجھے۔
آپس میں یہ تلوار چل گئی یہ شیطان کا اغوا تھا)۔

لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةٍ - کوئی شخص (حد شرعی
کے سوا اور کسی قصور میں) دس کوڑے سے زیادہ نہ لگائے۔
(ایک روایت میں لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ بِصِغَةٍ مَّجْهُولٍ ہے۔ یعنی کسی کو
دس کوڑے سے زیادہ نہ لگائے جائیں)۔

وَلَا جِلْدٌ مُّخْبَأَةٌ - نہ کوئی چھپی ہوئی کھال بھی ایسی

دیکھی (یعنی کسی پردہ نشین عورت کی جیسی سہل کی کھال عمدہ اور لطیف ہے ان کو نظر لگائی)۔

و يُنَزَّعُ الْجُلُودُ - شہیدوں کے جسم پر سے اونی چادریں کملیاں اتار لی جائیں (اسی طرح لوہا ہتھیار وغیرہ باقی کپڑوں میں اسی طرح خون میں لتھڑے دفن کر دیئے جائیں)۔

حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ وَ تَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ - یہاں تک کہ تم اپنے امام کو مار ڈالو اور آپس میں تلواریں چلاؤ۔ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ - درندوں کی کھالیں پہننے سے منع فرمایا۔

إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَطَعَ - جب ان میں سے کسی کی کھال کو (جو پہنے ہوتا یا بدن کی کھال کو) پیشاب لگ جاتا تو اس کو کاٹ ڈالتا (پانی سے دھونا پاک نہ کرتا)۔

جُلُودِي - کھالیں بیچنے والا - یہ نسبت شاذ ہے جمع کی طرف جیسے کُتُبِي کتابوں والا۔

مُجَلَّدٌ - جلد باندھنے والا - (صحاف)۔

مُجَلَّدٌ - جلد بندھا ہوا۔

تَجَلَّدٌ - خواہ مخواہ اپنے تئیں سخت اور بہادر بنا کر رہنا۔

جُلْدٌ - اندھا چوہا۔

إِجْلُوَادٌ - جلد بھاگنا، لمبا ہونا، دراز ہونا۔

إِجْلُوَذُ الْمَطَرُ - پانی دیر میں ختم ہوا۔

جَلَزٌ - لیٹنا، بٹنا، چھین لینا، لمبا کرنا، جلد بھاگنا۔

أَحَبُّ أَنْ أَتَجَمَّلَ بِجَلَّازٍ سَوَاطِي - مجھ کو پسند ہے کہ میں اپنے کوڑے کے پھندے سے خوبصورتی بتلاؤں - خطاب نے کہا، یحییٰ بن معین نے اس کو بَجَلَانِ روایت کیا ہے وہ غلط ہے۔

جِلْوَاژ - قاضی کا امین یا کوتوال۔

جِلْوَزٌ - گولی، بہادر، موٹا آدمی۔

جَلَسٌ - اونچی زمین۔

جُلُوسٌ - بیٹھنا۔

جَلَسَ - بیٹھایا اونچی زمین پر گیا جس کو نَجْدٌ کہتے ہیں۔

إِنَّهُ أَقْطَعَ بَلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْجَبَلِيَّةِ غُورِيَّهَا وَ جَلَسِيَّهَا - آنحضرت بلال بن حارث کو جبلہ کی کانیں مقطعہ کے طور پر دیں۔ خواہ نشیبی زمین میں ہوں خواہ بلند زمین میں۔ مشہور روایت مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ ہے قبلہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔ بعض نے کہا فرع کا پرگنہ ہے۔

بِزَوْلَةٍ وَ جَلَسٍ - ایک ہلکی پھلکی اور گھر میں بیٹھنی والی عورت کے ساتھ۔ محیط میں ہے زَوْلَہ وہ عورت جو خفیہ ظریفہ شوخ آفت کا پرکالہ ہو۔

امْرَأَةٌ جَلَسٌ - (عرب لوگ کہتے ہیں) گھر میں بیٹھنے والی عورت (جو باہر نہ نکلتی ہو)۔

وَ إِنْ مَجْلَسَ بَنِي عَوْفٍ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ - بنی عوف کے مجلس والے اس کے سامنے تھے (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں دَارِي تَنْظُرُ إِلَى دَارِ فُلَانٍ میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آئے سامنے)۔

فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ - تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو یہ جالس کی جمع ہے۔

أَخَذَ بِيَدِي فَأَجْلَسَنِي - میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو بٹھلایا۔ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ - (اگر میں ایک انگارے پر بیٹھوں جو میرے گوشت تک جلا دے تو) یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھوں (کرمانی نے کہا مراد یہ ہے کہ قبر پر بیٹھ کر فحش باتیں کرے یا برا فحش کام کرے یا پیشاب یا پاخانہ کے لئے بیٹھے)۔

میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے مومنوں کی قبور کی تعظیم نکلتی ہے۔ اسی طرح اس حدیث سے جس میں آپ نے ایک شخص کو جو تیاں اتارنے کا حکم دیا جو قبروں پر جو تیاں پہن کر جا رہا تھا۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلَسُ - گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں جب وہ بٹھلائے جاتے تھے۔ (یہ اجلاس سے ہے بمعنی بٹھلانا۔ بعض نے یَجْلِسُ تَجْلِيسُ سے روایت کیا ہے معنی وہی ہے)۔

فَجَلَسْتُ فَخَلِي عَامًا - میں بیٹھا رہا قرض ادا نہیں کیا

ایک سال گذر گیا۔ (ایک روایت میں فُجِّلَسْتُ فَخَلِي عَامًا ہے۔ ایک سال میری کھجور بیٹھ گئی یعنی کم پیدا ہوئی۔ ایک روایت میں خَنَسْتُ ہے۔ یعنی دیر سے پیدا ہوئی۔ ایک میں خَاسْتُ ہے یعنی بگڑ گئی)۔

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ - نیک ہمنشین کی مثال۔
حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ - جب اس کا بیٹھنا لمبا ہوا یعنی دیر تک بیٹھا۔

إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ - جب تم کسی طرح نہیں مانتے بیٹھنا ہی چاہتے ہو۔

جَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي - آپ میرے بچھونے پر اس طرح سے بیٹھ گئے جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہو (شاید یہ واقعہ قبل از نزول حجاب کا ہے۔ بعض نے کہا آنحضرتؐ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ کے لیے اجنبی عورت سے خلوت کرنا درست تھا کیونکہ آپ اپنے نفس پر پورے قادر تھے اور کسی پیر یا مرشد یا مشائخ کو درست نہیں ہے کہ اجنبی مریدنی سے خلوت کرے یا بے حجاب اس کو اپنے سامنے بلائے)۔

تَجَلَّسَ فِي صَلَوتِهَا جَلْسَةُ الرَّجُلِ - نماز میں مرد کی بیٹھک کی طرح بیٹھتے۔

وَ اجْلِسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي - میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا۔

هَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ - اپنے باوا یا میا کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا (پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں)۔

كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكَعَتَيْنِ جَالِسًا - آنحضرتؐ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ (بعض نے اس دو گانہ کا انکار کیا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ رات کی نماز وتر پر ختم کرو اور حق یہ ہے کہ آپ نے یہ دو گانہ ہمیشہ نہیں پڑھا، کبھی کبھی پڑھا بیان جواز کے لئے)۔

لَا يُجْلَسُ عَلَى جَمْرَةٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُجْلَسَ عَلَى قَبْرِ - اگر ایک انگارے پر بیٹھے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے

اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔ (یعنی پانچا نہ پیشاب کے لئے)۔
فَجَلَسْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ - اپنے سامنے مجھ کو بٹھلایا۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ جلوس نیچے سے اوپر جانا اور قعود اوپر سے نیچے کو تو سوتے شخص کو اجلس کہیں گے اور کھڑے شخص کو اُقْعُد۔ اور کبھی جلوس بمعنی قعود بھی آتا ہے)۔

میں:- کہتا ہوں جلوس عام ہے یا کھڑے بیٹھنے یا لیٹنے سے اور قعود خاص ہے یعنی کھڑے سے بیٹھنا۔

لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ الدُّوَابِّ مَجَالِسَ - جانوروں کی پیٹھ اپنی مجلس مت بناؤ (کہ ہر وقت ان پر سوار رہو بیچاروں کو آرام نہ لینے دو)۔

جَلَسَ بَيْنَ شَعْبَيْهَا - جب اس کے دونوں رانوں کے بیچ میں بیٹھے (یعنی دخول کرے)۔

أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي - جو شخص میری یاد کرے میں اس کا ہمنشین ہوں (یہ حدیث قدسی ہے سبحان اللہ اپنے مالک کی ہم نشینی کتنا بڑا شرف ہے پھر تنہائی سے کیا ڈر ہے۔ مالک ہمارا ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ ایک بزرگ سے پوچھا تم تنہائی میں پریشان کیوں نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا میں تنہا کہاں ہوں ایک تو میرا مالک میرا ہم نشین ہے دوسرا دو فرشتے کراما کا تبین دائیں بائیں میرے ساتھ ہیں)۔

يَا رُوْحَ اللَّهِ لِمَنْ نُجَالِسُ فَقَالَ مَنْ يُذَكِّرُكُمْ اللَّهَ رُؤُوبَتُهُ - یا عیسیٰ ہم کس کی صحبت میں بیٹھیں فرمایا جس کے دیکھنے سے تم کو اللہ کی یاد آئے (اس کی گفتگو سے تمہارا علم بڑھے قرآن اور حدیث کے مطالب معلوم ہوں اس کے اعمال سے تم کو آخرت کی رغبت ہو۔ ہر آدمی کو لازم ہے کہ صحبت بغیر فائدہ کے نہ کرے یا تو دنیا کا فائدہ اور حظ ہو جیسے مالدار یا حسین یا خوش آواز کی صحبت یا آخرت کا فائدہ ہو جیسے عالم اور درویش کامل کی صحبت)۔

جِلْظَاءُ - سخت زمین۔

إِذَا اضْطَجَعْتُ لَا أَجْلَنْظِي - جب میں لیٹتا ہوں تو چپت دونوں پاؤں اٹھا کر نہیں لیٹتا۔ ابن اثیر نے کہا اجْلَنْظَاتُ اور اجْلَنْظِيَّتُ دونوں طرح مستعمل ہے۔ یعنی مہوز اللام اور

ناقص یا نئی دونوں طرح۔

جَلَعٌ - دونوں ہونٹ نہ ملنا، دانت کھلے رہنا، یا شرمگاہ کھلی رکھنا۔
جُلُوعٌ - کھول دینا، یا فحش بکنا، بے شرم ہونا۔

كَانَ أَجْلَعَ فَرَجًا - زبیرؓ کے ہونٹ نہیں ملتے (سامنے)
دانت نمایاں رہتے (بڑے سرین والے آدمی تھے۔ بعض نے
کہا بیٹھنے میں ان کی شرمگاہ کھل جاتی۔

جَلِيعٌ عَلَى زَوْجِهَا حَصَانٌ مِّنْ غَيْرِهِ - اپنے خاوند
سے بے شرم سارا بدن اس کے سامنے کھول دیتی ہے (تاکہ اس
کی شہوت کو ترقی ہو) لیکن غیروں سے پاک دامن چھپانے والی
(یہ ایک عورت کی صفت ہے)۔

جَلَعْتُ - یا جَلَعَابَةً یا جَلَعْبِي یا جَلَعْبَاءَ - سخت دل شریؓ لمبا
تیز نگاہ والا۔

كَانَ رَجُلًا جَلَعَابًا - سعد بن معاذؓ ایک لمبے قد کے
آدمی تھے (اصل میں جَلَعْبہ لمبی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ ایک روایت
میں جَلَعَابًا ہے۔ معنی وہی ہے)۔
جَلَعَدٌ - سخت مضبوط۔

جَلَعَادٌ - سخت مضبوط اونٹ۔

فَحَمَلَ اللَّهُمَّ كِنَازًا جَلَعَدًا - اس نے فکر اور رنج کو
ٹھوس اور سخت ہو کر اٹھالیا۔

جَلَفٌ - چھیلنا، کاٹنا، اکھاڑنا، مارنا۔

جَلَفٌ - جلیف یعنی سخت دل ہونا۔

أَعْرَابِيٌّ جَلَفٌ - گنوار لہ، بے وقوف، سخت دل۔

فَجَاءَهُ رَجُلٌ جَلَفٌ - ایک احمق بیوقوف شخص آپ
کے پاس آیا (اصل میں جلف اس بکری کو کہتے ہیں جس کی کھال
نکال لی گئی ہو اور ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے ہوں اور مشہور کو
بھی جلف کہتے ہیں احمق شخص کو گویا اس سے تشبیہ دی)۔

إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ سِوَى جَلَفِ الطَّعَامِ وَظِلِّ ثَوْبٍ وَ
بَيْتٍ يَسْتُرُ فَضْلٌ - ہر چیز دنیا کے سوا ایک سوکھی روٹی کے اور
کپڑے اور گھر کے جو آدمی کو چھپالے (بارش اور سردی سے
بچائے) فضول ہے۔ (بے ضرورت ہے تو ضروری یہی تین
چیزیں ہیں۔ بھوک کے وقت ایک ٹکڑا روٹی کا۔ ستر ڈھانپنے کے

لئے ایک کپڑا۔ سر چھپانے کے لئے ایک جھونپڑ۔ جب یہ تینوں
چیزیں اللہ تعالیٰ دے دے تو اب زیادہ کی ہوس کرنا، دنیا داروں
کی خوشامد کرنا حماقت اور نادانی ہے۔ ایک روایت میں جَلَفِ
الطَّعَامِ ہے یہ جمع ہے جَلَفَةٌ کی۔ یعنی روٹی کا ٹکڑا۔ بعض نے کہا
جَلَفُ الطَّعَامِ سے کھانے کا برتن مراد ہے۔

رَجُلٌ أَصَابَتْ مَالَهُ جَالِفَةٌ - ایک اس شخص کو سوال کرنا
درست ہے۔ جس کے مال پر آفت آئی (سارا مال تلف ہو گیا)۔
جَالِفَةٌ - قحط کا سال جس میں آدمی کا سارا مال تباہ ہو
جائے۔

شَجَّةٌ جَالِفَةٌ - ایسا زخم جو کھال چیر کر گوشت تک پہنچے مگر
اندر تک نہ جائے اس کے مقابل جالفہ ہے جو اندر تک پہنچ جائے۔
أَلْقِي ذَوَاتَكَ وَأَطْلُ جَلِفَةً قَلَمِكَ - دوات میں
روشنائی ڈال دے اور قلم کا میدان لمبا رکھ۔

تَجْلِيفٌ - تباہ کرنا، برباد کرنا۔

جَلْفُظَةٌ - یا جَلْفُظَةٌ - کشتی کی درزین رسی، چیتھڑوں یا روغن
سے بند کرنا۔

لَا أَحْمِلُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى أَغْوَادٍ نَجَوْهَا النَّجَارُ
وَجَلْفُظَهَا الْجَلْفَاطُ - میں مسلمانوں کو ان لکڑیوں پر سوار
نہیں کرتا جن کو بڑھئی نے تراشا اور جلفاط نے درست کیا۔
جَلْفَاطٌ یا جَلْفَاطٌ یا جَلْفَاطٌ - کشتی ساز، اس کی درزین
بند کرنے والا۔

جَلَقٌ - موٹنا۔ بمعنی خَلَقَ دانت کھول دینا، منجھنق مارنا، بری
تربیت کرنا۔

جَوَالِقُ یا جَوَالِقُ - ٹوکرہ یا تو بڑہ۔

أَنْتَ قَاتِلُ أَخِي يَا جَوَالِقُ قَالَ نَعَمْ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ - حضرت عمرؓ نے لبید سے فرمایا ارے جوالق تو ہی
میرے بھائی کا (زید بن خطاب کا جنگ یمامہ میں) قاتل ہے
اس نے کہا جی ہاں امیر المؤمنین (لبید چھوٹا ٹوکرہ چونکہ اس کا نام
لبید تھا۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کو جوالق کہا کیونکہ لبید
جوالق ہی کو کہتے ہیں)۔

جَلَلٌ - بڑا کام یا آسان ہل کام۔

جَلَّالٌ اور جَلَّالَةٌ۔ بڑائی، بزرگی، اور پاکیزگی۔

جَلٌّ۔ جھول۔

جَلَّالَہ۔ وہ جانور جو پلیدی کھائے اس کو جَلَّالَہ بھی کہتے ہیں۔

جَلٌّ۔ بڑا بزرگ۔

ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہیں یعنی بڑے مرتبہ والا۔ بزرگی والا۔ فضل کرنے والا۔ بعض نے کہا جَلَّال صفت سلبیہ میں سے ہے جیسے مخلوق نہ ہونا، متغیر نہ ہونا اور اِکْرَام صفت وجود میں سے ہے۔ جیسے علم قدرت وغیرہ۔ بعض نے کہا جَلَّال صفت قہر میں سے ہے اور جَمَّال صفت رحم میں سے ہے۔ اسی سے ہیں اسمائے جلالی (جیسے قہار جبار وغیرہ اور اسمائے جمالی جیسے رحمن، رحیم کریم علیم وغیرہ)۔

أَيُّنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو میری بزرگی اور عظمت کے خیال سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے (یعنی محض خدا و رسول کی خود شنودی کے لئے نہ دنیاوی غرض سے)۔

أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ۔ میں تیری بزرگی کا صدقہ تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

الْطُّوُّ بَيَازُ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ یا ذا الجلال والا کرام کہنا لازم کر لو اکثر اس کلمے کا ورد کہو۔

میں:- کہتا ہوں چند کلمے میں نے بڑے سریع التاثر پائے ایک تو یا ذا الجلال والا کرام دوسرا حول ولا قوۃ الا باللہ تیسرا یا حی یا قیوم برحمتک استغیث، چوتھا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین، پانچواں یا ارحم الراحمین، چھٹا حبسی اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلت و دھورب العرش العظیم۔

فائدہ:- ہمارے خاندان میں ایک درد چلا آتا ہے جس کو میں نے راز میں رکھا خاص خاص اشخاص کو بتاتا رہا میں عام مسلمان بھائیوں کے نفع کے لئے اس کو اب فاش کئے دیتا ہوں۔

جو کوئی اس کورات اور دن بلا تعداد اور بلا تعین وقت پڑھا کرے تو اس کو غنا، تو نگری، عزت دنیوی اور فلاح اخروی حاصل ہوگی اور اللہ چاہے تو سب بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ وہ درد یہ ہے۔ اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شینا سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم، سبحان الملک القدوس، استغفر اللہ، لا الہ الا اللہ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، یا رافع یا معز یا غنی یا مغنی، یا ذا الجلال والا کرام، یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یا ارحم الراحمین، لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین، حسبنا اللہ و نعم الوکیل، نعم المولیٰ و نعم النصیر، یہ کل پندرہ کلمے ہیں۔

أَجَلُّوا اللّٰهَ یَغْفِرْ لَکُمْ۔ اللہ کی بزرگی بیان کیا کرو (اکثر یا ذا الجلال والا کرام کہا کرو) وہ تم کو بخش دے گا۔

جَلِيلٌ۔ (بھی اللہ کا نام ہے یعنی) بزرگ، بڑے مرتبہ والا، بعض نے کہا جلیل یعنی کامل الصفات اور کبیر کامل الذات اور عظیم دونوں کو شامل ہے۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةً وَجَلَّةً۔ یا اللہ میرا سارا گناہ بخش دے چھوٹا ہو یا بڑا۔ بعض نے جَلَّةً بہ ضمہ جیم پڑھا ہے معنی وہی ہے۔

جَلٌّ۔ بڑا یا اکثر۔

جُلُّ الْكِتَابِ۔ کتاب کی جلد یا کتاب کا تھیلہ۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَالُهُ دِقٌّ وَلَا جِلٌّ۔ اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوٹی نہ بڑی۔

أَخَذْتُ جِلَّةَ أَمْوَالِهِمْ۔ میں نے ان کے بڑے بڑے یا عمروا لے اونٹ لیے۔ یا ان کے مالوں کا بڑا حصہ لے لیا۔

تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ تَجَالَّتْ (جابر نے کہا) میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی عمر زیادہ ہو گئی تھی۔

نِسْوَةٌ قَدْ تَجَالَّتْ۔ چند عورتیں جو بڑی عمر تک پہنچ گئی

۱۔ تراجم۔ اے بزرگ و برتر ذات! تیرے حکم کے سوا کچھ کیا جاسکتا ہے نہ کسی سے بچا جاسکتا ہے اے زندہ اور قائم رکھنے والے تیری رحمت سے میں مدد کا طالب ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں تو پاک ہے میں ہی ظالم ہوں اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے مجھے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اسی پر میرا اعتماد ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔ (م)

تھیں۔

فَجَاءَ إِبْلِيسُ فِي صُورَةِ شَيْخٍ جَلِيلٍ - ابلیس ایک بوڑھے عمر والے کی صورت میں آیا۔

قَامَتْ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ - ایک بڑے مرتبہ والی عورت کھڑی ہوئی۔

فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ - اس عورت پر چڑھ بیٹھا اپنی خواہش پوری کی۔

نَهَى عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَرُكُوبِهَا - آنحضرتؐ نے نجاست خور جانور کے کھانے سے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا۔ یہ جَلَلہ سے نکلا ہے بمعنی میٹھی۔

نَهَى عَنْ لَبَنِ الْجَلَالَةِ - نجاست خور جانور کا دودھ پینے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسے جانور کا دودھ بیماریاں پیدا کرتا ہے اول سے دودھ میں ہزار ہا کرم ہوتے ہیں اور نجاست خور کے دودھ میں تو معاذ اللہ کرموں کی بھرمار ہوتی ہے)۔

فَإِنَّمَا قَدِرْتُ عَلَيْكُمْ جَالَّةُ الْقُرَى - تم کو گاؤں کی نجاست کھانے والی بری معلوم ہوئی۔

فَإِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ أَجْلِ جَوَالِ الْقَرْيَةِ - میں نے اس کو گاؤں کی نجاست کھانے والیوں کی وجہ سے حرام کیا۔ جَوَال جمع ہے جَالۃ کی۔

لَا تَصْحَبْنِي عَلَى جَلَالٍ - نجاست خور جانور پر مجھ کو اپنے ساتھ مت رکھ۔ ابن اثیر نے کہا جَلَالۃ حلال ہے اگر اس کے گوشت میں بد بو نہ آتی ہو اور اس پر سوار ہونا اس لئے منع ہوا کہ اس کے منہ اور جسم پر نجاست ہوتی ہے ایسا نہ ہو وہ سوار سے لگے یا اس کا پسینہ سوار کے کپڑوں سے لگے۔

إِنْتَقَطَتْ شَبَكَةُ عَلَى ظَهْرِ جَلَالٍ - میں نے ایک جال جلال کے رستہ میں پایا۔ جَلَال اس رستہ کا نام ہے جو نجد سے مکہ کو آتا ہے۔

لَعَلَّ الَّذِي مَعَكَ مِثْلَ الَّذِي مَعِيَ فَقَالَ وَمَا الَّذِي مَعَكَ قَالَ مُجَلَّةٌ لُقْمَانٍ - (سوید ابن صامتؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ) شاید آپ کے پاس بھی وہ (کتاب) ہے جو میرے پاس ہے آپ نے پوچھا تیرے پاس کیا ہے وہ کہنے لگا

لقمان کی کتاب عرب لوگ کتاب کو مُجَلَّة کہتے ہیں۔

الْقِيَ إِلَيْنَا مَجَالٌ - ہمارے سامنے کتابیں ڈالی گئیں یہ مَجَلَّة کی جمع ہے۔

إِنَّهُ جَلَّلَ فَرَسًا لَهُ سَبَقٌ بُرْدًا عَذِيًّا - ایک گھوڑا آپ کا جو شرط جیتا تھا آپ نے اس کو عدن کے چادر کی جھول پہنائی۔ كَانَ يُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْقَبَاطِيَّ - آپ قربانی کے جانوروں کو بھی قباطی کی جھولیں پہناتے (قباطی ایک سفید باریک مصری کپڑا تھا)۔

اللَّهُمَّ جَلِّلْ قَتْلَةَ عُثْمَانَ خَوْيًّا - یا اللہ عثمان کے قاتلوں پر رسوائی کا پردہ یا جھول ڈال دے (یہ حضرت علیؓ نے دعا کی)۔

وَابِلًا مُجَلَّلًا - یا اللہ ایسا زور کا مینہ برساجو زمین کو سبزی کی چادر پہنادے (ساری زمین تختہ زمردین بنادے)۔

الْقَتْلُ جَلَّلَ مَا عَدَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - سب کا مارا جانا سہل ہے (کوئی بڑی مصیبت نہیں) سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَّلٌ - آپ کے بعد ہر ایک مصیبت بے حقیقت اور آسان ہے (یعنی آپ کی وفات ایسی سخت مصیبت ہے کہ اس کے مقابلہ میں دوسری مصیبتیں محض بے حقیقت ہیں)۔

يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ مِثْلُ مُوْخِرَةِ الرَّحْلِ فِي مِثْلِ جُلَّةِ السَّوْطِ - نمازی کی آڑ ہر ایک چیز کرتی ہے جو پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو اور کوڑے برابر موٹی ہو۔

إِنَّ عِنْدِي فَرَسًا أَجَلُّهَا كُلُّ يَوْمٍ فَرَقًا مِّنْ ذُرَّةٍ أَقْتُلُكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا أَقْتُلُكَ عَلَيْهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ - (ابی بن خلف مردود حضرتؐ سے کہنے لگا) میرے پاس ایک گھوڑا ہے میں اس کو سولہ رطل (آٹھ سیر) جواری روز کھلاتا ہوں اس پر سوار ہو کر تم کو قتل کروں گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا خدا نے چاہا تو میں تجھ کو اسی پر قتل کروں گا (پھر ایسا ہوا کہ جنگ احد میں وہ آپ کے سامنے آ پہنچا اور آپ کو جنگ کے لئے پکارا دوسرے صحابہ نے اس کے مقابل

ہونا چاہا لیکن آپ خود بذات خاص اس کے مقابل ہوئے اور ایک برچھا اس مردود کو مار دیا وہ اسی زخم میں تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا۔

آلَا لَيْتَ شَعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَ حَوْلِي إِذْ خَرَّ وَ جَلِيلٌ۔ (حضرت بلالؓ نے بخار کی حالت میں یہ شعر پڑھے) کاش میں مکہ کی وادی میں ایک رات گزاروں اور میرے گرد اگر داذخرا اور جلیل ہو (اذخرا ایک مشہور خوشبودار گھاس ہے اور جلیل مشہور بھاجی ہے جس کو شام بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں جانا اور وہاں ایک رات گزارنا نصیب ہو گا یا نہیں۔ میں نے اس مضمون کو اردو میں یوں منظوم کیا ہے: کاش میں مکہ کی وادی میں گزاروں ایک رات گرد میرے ہو جلیل اذخرا بات)۔

فَعَسَمْتُ جَلَالَهَا۔ میں نے ان کی جھولیں محتاجوں کو بانٹ دیں۔

فَتَجَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ۔ اس کو چو طرف سے تلواریں مارنا شروع کیں۔

أَمْرٌ مُجَلِّلٌ۔ یہ امر عام ہے (محیط ہو گیا ہے)۔
أَجَلَّهُ۔ اس کو بہت دیا۔

إِنَّ اللَّهَ اسْتَوَى عَلَى مَادِقٍ وَ جَلَّ۔ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کو جانتا ہے (سب پر اس کا علم محیط ہے جزئی ہو یا کلی۔ اس سے ان احمق فلاسفہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں معاذ اللہ کہ اللہ تعالیٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا۔ ارے بیوقوفو! جزئیات کو کس نے بنایا؟ اسی نے پھر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو نہ جانے یہ کیا بات ہے۔ اِلَّا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ سن لو اس نے جس کو پیدا کیا ہے اس کو جانتا ہے وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔)

أَمْرُهُمْ يُجَلِّ عَنْ وَصْفِ۔ ان کے کام کی توصیف نہیں ہو سکتی۔

وَإِنَّ الْمَصَابِ بِكَ لَجَلِيلٌ۔ آپ کی وفات کی مصیبت بہت بڑی ہے۔

وَقْتُ الْفَجْرِ حِينَ يَنْشَقُّ إِلَى أَنْ يَتَجَلَّلَ الصُّبْحُ۔

فجر کا وقت پوں پھٹنے سے اس وقت تک ہے کہ سورج کی روشنی آسمان پر چڑھ جائے۔

الْإِمَامُ كَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ الْمُجَلَّلَةِ بِنُورِهَا لِلْعَالَمِ۔ امام سورج کی طرح ہے جو اپنے نور سے سارے عالم کو ڈھانپ لیتا ہے۔

إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَجَلَّجَلُ فِي الْجَوْفِ لِيَطْلُبَ الْحَقَّ فَإِذَا أَصَابَهُ أَطْمَأَنَّ۔ دل پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہے حق کی تلاش میں جب حق بات کو پالیا تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

میں:- کہتا ہوں اس حدیث کو جَلَّجَلَّ میں ذکر کرنا تھانہ جَلَّلٌ میں اور یہ صاحب مجمع البحرین کا مسامحہ ہے۔ اس حدیث میں اس شخص کا قلب مراد ہے جو حق کا طالب اور متلاشی ہو ایسے شخص کو جہاں حق بات معلوم ہو جاتی ہے وہ فوراً اس کو قبول کر لیتا ہے اور اپنے باطل اور ناحق خیال سے توبہ کرتا ہے لیکن جو شخص شیطان اور نفس کا تابع ہو وہ حق بات معلوم ہو جانے کے بعد بھی اس کو قبول نہیں کرتا اور خواہ مخواہ کٹ جیتی کر کے اپنے باطل خیال پر جمے رہتا ہے۔

كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجَلَّلَ التَّمْرُ۔ کھجور کو تھیلے میں بند کر کے بیچنا برا سمجھتے تھے (کیونکہ اس کی اچھائی اور برائی خریدار کو معلوم نہیں ہوتی)۔

فَعَلَّتهُ مِنْ جَلَالِكَ۔ (یعنی مِنْ أَجْلِكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ) تیری تعریف حد سے زیادہ ہے بیان نہیں ہو سکتی۔

بَيْنَ الْجَلَالَتَيْنِ فِي الْأَنْعَامِ۔ سورۃ انعام میں جہاں اللہ دوبار آیا ہے ان کے بیچ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ یعنی رسل اللہ اللہ اعلم۔

جَلَمٌ۔ کاٹنا۔
جَلَمٌ۔ نشتر، یا قینچی کا ایک پلڑا، دونوں کو جَلَمَین کہتے ہیں۔

جَلَامَه۔ بمعنی قلامہ۔ کترن۔
فَأَخَذْتُ مِنْهُ بِالْجَلَمَینِ۔ میں نے قینچی کے دونوں پلڑوں سے کچھ بال کتر ڈالے۔

لَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ يَجِدُ الْجَلَمَ۔ ہر ایک شخص کو قینچی

تھوڑے ملتی ہے۔ متنبی شاعر کہتا ہے

من اية الطرق ياتي نحوك الكرم

اين المحاجم يا كافور و الجلم

جُلْمُوذُ - ياجُلْمُوذُ - بڑا پتھر۔

فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيذِ الْحَرَّةِ - ہم نے اس کو حرہ کے

بڑے بڑے پتھر مارے۔ ایک روایت میں جَلَامِيذ ہے ذال

معجمہ سے۔ حرہ مدینہ کا پتھر یا میدان۔

جُلْهُقُ - غلہ جو لاہا۔

جُلَاهِقُ - غلیل۔

جُلْهُمُ - موٹی چوہیا۔

جُلْهَمَةُ - وادی کا کنارہ یا دہانہ۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَأَ أَبَا

سُفْيَانَ فِي الْأَذْنِ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ مَا كَذَبْتُ تَأْذُنُ لِي

حَتَّى تَأْذُنَ لِحِجَارَةِ الْجُلْهُمَتَيْنِ قَبْلِي فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الصَّيْدِ فِي جَوْفِ

الْفِرَا - ایک روز ایسا ہوا کہ ابوسفیان کو آپ نے اپنے پاس

آنے کی اجازت دینے میں دیر کی (دوسرے لوگوں کو اس سے

پہلے بلایا اور شرف باریابی بخشا) وہ کیا کہنے لگا آپ مجھ کو اس

وقت تک اجازت دینے والے نہ تھے کہ اس وادی کے دونوں

کناروں کے پتھروں کو بھی مجھ سے پہلے اجازت دے چکتے۔

آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا (ابوسفیان) سب شکار گورخر کے

پیٹ میں سما گئے ہیں (گورخر بہت بڑا جانور ہوتا ہے اس کو شکار

کیا تو گویا سارے جانوروں کا شکار کیا۔ مطلب آپ کا یہ تھا

کہ تم سب لوگوں سے بڑھ کر عزت دار ہو اور جب میں نے تم

ہی کو دیر میں بلایا تو اب دوسروں کو دیر میں بلانے کی کوئی

شکایت نہ رہے گی۔

جَلَاءُ ياجَلُو - الگ الگ ہونا، صیقل ہونا، کھول دینا۔ صاف

بیان کرنا۔

جَلُوهُ اور جُلُوهُ اور جَلُوهُ اور جَلَاءُ - دوہن کو دو لہا کے

سامنے لانا۔

جَلَى - آگے کے بال کھل جانا۔ یا آدھے سر کے۔ فائق

میں ہے جَلَخَ اس سے کم ہے اور جگہ اس سے زیادہ ہے محیط میں ہے کہ جَلَى صَلَعَ سے کم ہے۔

فَجَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

لِلنَّاسِ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا - آنحضرتؐ نے جنگ تبوک میں

صاف صاف لوگوں سے بیان سے بیان کر دیا کہ ہم تبوک کو جانے

والے ہیں (اور جنگوں میں آپ صاف بیان نہیں فرماتے تھے کہ

کہاں کا قصد رکھتے ہیں۔ اس سے مطلب یہ تھا کہ تبوک ایک دور

دراز مقام ہے) لوگ اچھی طرح سفر کی تیاری اور اپنے گھروں کا

بندوبست کر لیں (راستہ میں تکلیف نہ اٹھائیں ان کو فکر اور تردد نہ

ہو) ایک روایت میں فَجَلَى ہے بہ تشدید لام معنی وہی ہے۔

فَجَلَى اللَّهُ يافَجَلَى اللَّهُ لِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ - اللہ

تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کھول دیا (میں اس کو دیکھنے

لگا اور کافروں سے اس کے پورے حالات بیان کرنے لگا)۔

حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ - یہاں تک کہ سورج صاف

اور روشن ہو گیا (گہن جاتا رہا)۔

إِنَّهُ أَجَلَى الْجَبْهَةِ - امام مہدی کھلی پیشانی ہوں گے

(آپ کے آگے کے سر پر بال کم ہوں گے) پیشانی کشادہ معلوم

ہوگی دجال کے بھی نسبت یہی لفظ دوسری حدیث میں آیا ہے۔

إِنَّهَا كَمَرَهَتْ لِلْمُحَدِّ أَنْ تَكْتَحِلَ بِالْجَلَاءِ - بی بی ام

سلمہ نے سوگ والی عورت کے لئے اٹھ سرے کا لگانا مکروہ رکھا

ہے۔ ابن اثیر نے کہا حِلَاءُ حائے حلی سے۔ کہتے ہیں پتھر کو پتھر

پر گرڑنے سے جو سرمہ ساقط ہے وہ یہاں مراد نہیں ہے۔

تَبَايَعُونَ مُحَمَّدًا عَلَى أَنْ تُحَارِبُوا الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ

مُجَلِّيَةً - تم حضرت محمدؐ سے اس امر پر بیعت کرتے ہو کہ عرب

اور عجم سب سے ایسی لڑائی لڑو گے جو تم کو مال اور وطن دونوں

سے بے دخل کر دے (نہ دولت رہے نہ ملک نہ مال نہ وطن۔

بالکل تباہ اور برباد ہو جاؤ اس شخص کو یہ خبر نہ تھی کہ عرب اور عجم

سب مسلمانوں کے زیر نگیں آ جائیں گے اور ان کے اقبال اور

دولت کا ستارہ ساری زمین پر چمکنے لگے گا)۔

خَيْرَ وَفَدْبُزَاخَةَ بَيْنَ الْحَرْبِ الْمُجَلِّيَةِ وَالسَّلَامِ

الْمُخْزِيَةِ - ابو بکر صدیقؓ نے بزاخہ کے قاصدوں سے کہا یا تو

۳۲۳

ایسی لڑائی لڑو جو تم کو تمہارے ملک و مال سے جدا کر دے نہ مال رہے نہ اولاد نہ وطن یا ذلت کی صلح اختیار کرو۔

جَلَا عَنِ الْوَطَنِ - دیس کے باہر ہو یا دیس کے باہر کیا لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔

إِجْلَاءٌ - دیس نکالا کرنا۔

بَرِذْ عَلَيَّ رَهْطٌ مِّنْ أَصْحَابِي فَيَجْلُونَ عَنِ الْخَوْضِ - میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ (قیامت کے دن) حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے (اس امید سے کہ آپ ان کو اس کا پانی پلائیں) لیکن وہ وہاں سے نکال دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو نکال دیں گے۔ آنحضرت فرمائیں گے یہ میرے اصحاب ہیں۔ فرشتے کہیں گے تم کو معلوم نہیں؟ ان لوگوں نے جو گن تمہارے بعد کئے؟ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو امت کے اعمال کی تفصیلی اطلاع نام بنام نہیں دی جاتی بلکہ اجمالی اطلاع دی جاتی)۔

كَرِهَ أَنْ يَجْلِيَ امْرَأَتَهُ شَيْئًا ثُمَّ لَا يَفِي بِهِ - انھوں نے اس کو مکروہ سمجھا کہ آدمی اپنی بیوی کو کچھ دینے کا وعدہ کرے پھر اپنے وعدے کو پورا نہ کرے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَلَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَصَيْفًا يَجْلِي الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَصَيْفًا - مرد نے اپنی جو رو کو ایک بردہ دیا (لوٹڈی یا غلام)۔

فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشَى - میں کھڑا ہوا یہاں تک کہ بے ہوشی مجھ پر طاری ہو گئی۔ اصل میں تَجَلَّلْنِي تھا ایک لام کو الف سے بدل دیا جیسے تَظَنَّ كَوْتَظَنِّي اور تَمَطَّطَ كَوْتَمَطَّنِي کہتے ہیں۔ بعض نے کہا یہ جَلَاءٌ سے نکلا ہے یعنی مجھ پر بے ہوشی نمایاں ہوئی۔

أَنَا بَنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الشَّيَا - میں مشہور معروف شخص (پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنے والا) بڑا تجربہ کار پختہ آدمی ہوں۔ ابن جلا کہتے ہیں مشہور معروف یا سردار کو بعض نے کہا جلا ایک شخص کا نام تھا اور اصل میں ماضی کا صیغہ ہے۔ سیبویہ نے کہا اس شعر میں بھی ماضی کا صیغہ ہے اور معنی یہ ہے میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس نے کاموں کو روشن اور نمایاں کر دیا یعنی بڑے نامی گرامی کار گزار شخص کا بیٹا ہوں۔

أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا جَلِيًّا مِّنَ اللَّهِ - میں دنیا کو دیکھ رہا ہوں اللہ نے اس کو مجھ پر کھول دیا۔

فَيَتَجَلَّى لَهُمْ - پھر پروردگار ان پر تجلی فرمائے گا (یعنی ظاہر ہوگا ان کو دکھلائی دے گا ضاحک ہوتا ہوا۔ اس حدیث میں رویت الہی اور ضحک صفت الہی دونوں کا ثبوت ہے۔ جہمیہ اور منکرین صفات کی ایسی حدیثوں سے جان نکلتی ہے اور درواز قیاس تاویلات کرتے ہیں اور نام کے سنیوں کا عجب حال ہے رویت الہی کو تو تسلیم کرتے ہیں اور ضحک و تعجب وغیرہ دوسری صفات کا انکار کرتے ہیں)۔

فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ - ان سے دیس چھوڑ دینے کے باب میں رائے لی۔

وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ عَلَى الْجَلَاءِ - کوئی ان میں سے یہ شرط قبول کر کے (قلعہ سے) اتر آیا کہ وہ دیس کے باہر چلا جائے گا۔
أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِّنْ هَذِهِ الْأَرْضِ - میں تم کو اس سرزمین سے نکال باہر کروں۔

أَسْلِمُوا تَسْلِمُوا مِنَ الْجَلَاءِ - مسلمان ہو جاؤ جلا وطن ہونے سے بچ جاؤ گے۔

جَلَاءٌ حُزْنِيٌّ - میرا رنج دور کرنے والا۔
تَحَدَّثُوا فَإِنَّ الْحَدِيثَ جَلَاءٌ لِلْقُلُوبِ - حدیث بیان کرو حدیث شریف سے دلوں کی صیقل ہوتی ہے (غفلت کا زنگ ان پر سے اترتا ہے سبحان اللہ کیا میں تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے دردانہ درج مصطفیٰ ہے)۔

السَّوَاكُ مَجْلَاةٌ لِلْبَصَرِ - مسواک کرنے سے نگاہ روشن ہوتی ہے (بینائی میں ترقی ہوتی ہے)۔

غَيْرَ مَجْلِيْنَ عَنْ وَرْدٍ - پانی پر سے ہانکے نہ جائیں گے اور مشہور روایت غَيْرَ مُحَلِّينَ ہے جیسے آگے مذکور ہوگی۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْمِيمِ

جَمْعُ جَمَّةٍ - ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے چھپانا۔
ہلاک کرنا۔

جَمْعُ جَمَّةٍ - لکڑی کا پیالہ کھوپری۔ اس کی جمع

جَمَاجِمَ ہے۔

الْأَزْدُ كَأَهْلِهَا وَ جُمُجُمَتُهَا۔ ازد کا قبیلہ اس کا کندھا اور اس کا سر ہے۔ (اس کی کھوپری کی طرح ہے)۔
أَتَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمُجُمَةٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ لایا گیا۔

ذَيْرُ الْجَمَاجِمِ۔ ایک مقام ہے عراق میں جہاں ابن اشعث اور حجاج کی جنگ ہوئی تھی وہاں پیالے بنتے ہیں۔ بعض نے کہا اس لئے کہ وہاں بہت لوگ مارے گئے تھے ان کی کھوپریاں پڑی تھیں۔

رَأَى رَجُلًا يَضْحَكُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَمْ يَشْهَدْ الْجَمَاجِمِ۔ طلحہ نے ایک شخص کو ہنستے دیکھا تو کہا شاید یہ جنگ جماجم میں شریک نہیں ہوا (یعنی اس جنگ میں حاضر ہوتا تو جیسے سردار اور قاری لوگ اس میں بکثرت مارے گئے ان کو دیکھتا تو رنج کے مارے کبھی نہ ہنتا)۔

جَمَاجِمَ۔ سرداروں کو بھی کہتے ہیں۔

أَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمُجُمَةِ۔ کھوپری کی طرح یا لکڑی کے پیالے کی طرح بتلایا۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمُجُمَتِهِ۔ میں پہلا وہ شخص ہوں جس کی کھوپری پر سے زمین شق ہوگی یعنی سب سے پہلے میں قبر سے نکلوں گا۔

إِنِّي الْكُوفَةُ فَإِنَّ بِهَا جُمُجُمَةَ الْعَرَبِ۔ کوفہ میں جا وہاں عرب کے سردار جمع ہیں۔

يَجْعَلُونَ الْجَمَاجِمَ فِي الْحَرْبِ۔ ہل کی لکڑیوں سے کھیتی کرتے ہیں۔

جَمُخٌ۔ یا جُمُوحٌ یا جَمَاحٌ۔ تیز بھاگنا، ایک طرف جھک جانا۔

فَرَسٌ جَمُوحٌ۔ جو اپنے سوار کو بگٹ لے کر بھاگے لوٹنے کا نام نہ لے۔

جَمَحَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل بھاگی (مکیے میں چل دی)۔

إِنَّهُ جَمَعَ فِي آثَرِهِ۔ وہ اس کے پیچھے بگٹ بھاگا۔

فَطَفِقَ يُجَمِّحُ إِلَى الشَّاهِدِ النَّظَرِ۔ انہوں نے گواہ

کی طرف برابر گھورنا شروع کیا۔ بعض نے کہا تَجَمِّحُ لغت عرب میں کوئی لفظ مستعمل نہیں ہے اور یہ راوی کا وہم ہے۔ صحیح تَجَمِّحُ ہے بہ تقدیم حائے ہٹی۔ یعنی آنکھ کھول کر برابر کسی کو دیکھتے رہنا۔

جَمَدٌ۔ یا جُمُودٌ۔ جم جانا، خشک ہو جانا، بخیل ہونا، ثابت ہونا۔

جَمَادٌ۔ بے جان جیسے مٹی، پتھر، لوہا وغیرہ۔

إِذَا وَقَعَتِ الْجَوَامِدُ فَلَا شُفْعَةَ۔ جب حدیں قائم ہو جائیں پھر شفیعہ کا حق نہ رہے گا۔ یہ جمع ہے جَمَادِ کی۔

يُصَلِّي عَلَى الْجَمَدِ۔ جسے ہوئے پانی پر یا برف پر نماز پڑھے۔

إِنَّا مَا نَجْمُدُ عِنْدَ الْحَقِّ۔ ہم کسی کا حق دینے میں بخیلی نہیں کرتے۔

وَقَبْلَنَا سَبَّحَ الْجُودِيُّ وَالْجَمْدُ۔ ہم سے پہلے جودی پہاڑ اور حمد اللہ کی تسبیح کر چکا ہے۔ حمد ایک مشہور پہاڑ ہے۔ بعض نے حمد روایت کیا ہے۔

جَمْدَانٌ۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ سے ایک رات کے فاصلہ پر۔

سِيرُوا هَذَا جَمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ۔ چلو چلو یہ حمد ان ہے دیکھو جن لوگوں نے اللہ کی یاد پر اکتفا کیا (ماسوی اللہ خیال چھوڑ دیا) وہی آگے بڑھ گئے۔

جَمَادَى الْأُولَى اور جَمَادَى الْآخِرَى۔ دونوں مہینوں کے نام ہیں۔

جَمَدَتْ عَيْنُهُ۔ اس کی آنکھ میں پانی نہیں رہا یعنی سخت دل ہو گیا یا بے مروت ہو گیا۔

جَمْرٌ۔ انگارے۔ جَمْرَةٌ کی جمع ہے۔

جَمْرَةٌ۔ کنکری، اس کی جمع جَمَرَاتٌ اور جَمَارٌ ہے۔

جَمْرَةٌ۔ چھوٹی پھنسی، جلانے والے کو بھی کہتے ہیں۔

إِذَا اسْتَجَمَرَتْ فَأَوْتِرٌ۔ جب تو ڈھیلوں سے پاکی کرے تو طاق ڈھیلوں سے کر (معلوم ہوا کہ ڈھیلوں سے

پاک کرنا کچھ ضروری نہیں ہے صرف پانی سے بھی کافی ہے اسی طرح صرف ڈھیلوں سے بھی، لیکن ڈھیلوں سے پاک کر کے پھر پانی سے پاک کرنا بہت افضل اور اعلیٰ ہے) (ابن اثیر نے کہا منیٰ میں جو تین مقام ہیں جن پر کنکریاں مارتے ہیں ان کو بھی جَمْرَہ کہتے ہیں، کیونکہ وہ کنکریوں سے ہے یعنی جَمْرَات مارتے جاتے ہیں یا اس وجہ سے کہ وہاں کنکریاں جمع رہتی ہیں)۔

إِنَّ آدَمَ رَمَى بِمَنْى فَاجْمَرَ ابْلِيسُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔
آدم علیہ السلام نے منیٰ میں کنکریاں ماریں تو شیطان ان کے سامنے سے بھاگا۔ یہ اجمار سے ہے بمعنی جلدی بھاگنے کے۔
لَا تُجَمِّرُوا الْجَيْشَ فَتَفْتِنُوهُمْ۔ لشکر کے لوگوں کو (بے ضرورت) مورچوں میں جمع کر کے مت رکھو ان کو بلا میں مت ڈالو کیوں کہ جب مدت تک اپنے گھر بار سے جدا رہیں گے تو بدکاری کریں گے یا نکل بھاگیں گے۔

إِنَّ كِسْرَى جَمْرَ بَعُوثَ فَارِسٍ۔ کسریٰ (شاہ ایران) نے ایران کے لشکروں کو جمع کیا ہے۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ أَجْمَرُ مَا كَانُوا۔ میں مسجد میں گیا وہاں لوگ بہت جمع تھے۔

أَجْمَرْتُ رَأْسِي أَجْمَارًا شَدِيدًا۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا) میں نے اپنے سر کے بالوں کو خوب مضبوط جوڑا، چوٹی بنائی۔

جَمِيرَہ۔ ذواہ یعنی چوٹی۔

الضَّافِرُ وَالْمُلِينَةُ وَالْمُجَمِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ۔
احرام والا شخص اگر چوٹی باندھ لے یا بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکا لے یا بالوں کو جوڑے ان کا جوڑا باندھ لے تو اس پر سر منڈانا لازم ہو جاتا ہے (یعنی احرام کھولتے وقت اس کو بال کترانا کافی نہ ہوگا)۔

لَا لِحَقْنَ كُلِّ قَوْمٍ بِجَمْرَتِهِمْ۔ میں ہر ایک قوم کو ان کی جماعت میں ملا دوں گا۔

كُنَّا أَلْفَ فَارِسٍ لَا نَسْتَجْمِرُ وَلَا نُحَالِفُ۔ ہم ایک ہزار سوار اپنے قبیلے کے تھے ہم دوسرے قبیلوں سے جمع

ہونے کی خواہش نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ہم کو دوسروں کے مدد کی ضرورت نہیں پڑتی۔ نہ ہم کسی سے مخالفہ کرتے ہیں (یعنی دوستی اور مدد کا معاہدہ)۔

جَمْرَہ۔ ہزار سوار کو بھی کہتے ہیں۔ ابن اثیر نے کہا عرب میں تین جمرے ہیں عیس اور نیر اور طجار ابن کعب۔ قاموس میں ہے عرب کے جمرات یہ ہیں بنو ضبہ بن ادا اور بنو الحارث بن کعب اور بنو تمیر ابن عامر صحاح میں ہے۔ جس قبیلے کے لوگ جمع ہو جائیں اور سب مل کر یک دل ہوں اور دوسروں سے دوستی نہ کریں تو اس کو جمرہ کہیں گے۔ محیط میں ہے کہ جَمْرَہ اس قبیلے کو کہیں گے جس میں ایک ہزار یا تین سو سوار ہوں۔

إِذَا أَجْمَرْتُمُ الْمَيْتَ فَجَمِّرُوهُ ثَلَاثًا۔ جب تم میت کے کپڑوں کو دھونی دو (خوشبو کی) تو تین بار دھونی دو۔
اجْمَار اور تَجْمَار۔ دھونی دینا یعنی بخور۔

نَعِیمُ مُجَمِّرٌ۔ ایک صحابی تھے جو آنحضرتؐ کی مسجد میں عود کی دھونی دیا کرتے۔

وَمَجَامِرُهُمُ الْأُلُوَّةُ۔ ان کی دھونیاں عود کی ہوں گی۔ مَجَامِر جمع ہے مُجَمِّر کی بضم میم اور مَجْمَر کی بکسرہ میم، تو مُجَمِّر بالضم وہ چیز جس کے لئے آگ تیار کی جائے اور مَجْمَر بالکسر وہ ظرف یا جگہ جہاں آگ رکھی جائے اور حدیث میں جو مَجَامِر آیا ہے۔ وہ پہلے لفظ کی جمع ہے لیکن محیط میں ہے کہ بضم میم اور بکسرہ میم دونوں سے انگیٹھی مراد ہوتی ہے اور خود وہ چیز بھی جس کی دھونی دی جائے۔ یعنی عود۔ طبی نے جو کہا کہ مَجَامِر جمع ہے مَجْمَر کی بفتح میم تو لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا۔ وہ شخص اپنے لئے انگارہ مانگتا ہے (یعنی وہ چیز جو مانگتا ہے قیامت میں اس کے لئے ایک انگارہ بن جائے گی اور اس سے عذاب دیا جائے گا)۔

جَمْرَةٌ أَوْفَاهَا اللَّهُ۔ یہ خود معاویہ نے یا دوسرے کسی شخص نے معاویہ کے سامنے جناب امام حسن علیہ السلام کے حق میں کہا جب آپ کی شہادت کی خبر آئی یعنی ایک انگارہ تھا

جس کو اللہ نے بجا دیا حالانکہ امام حسن علیہ السلام کی ذات بابرکات آب رحمت تھی جس کی وجہ سے خود معاویہ آتش جنگ سے بچ گئے ورنہ جل کر راکھ ہو جاتے۔

فَاتَبَى بِعَمَّارٍ - آپ کے پاس کھجور کا گابھ (جو سفید سفید چربی کی طرح ہوتا ہے) لایا گیا۔ ابن اشیر نے کہا جُمَارٌ جُمَارَةٌ کی جمع۔ یعنی کھجور کا گابھ۔ محیط میں ہے جُمَارٌ کی جمع جُمَارَاتُ آتی ہے۔

كَانَنِي أَنْظُرُ إِلَى سَاقِهِ فِي غُرْزِهِ كَانَهَا جُمَارَةٌ - گویا میں آپ کی پنڈلی رکاب میں دیکھ رہا ہوں۔ کھجور کے گابھ کی طرح (سفید سفید چمکدار)۔

جَمَرَاتُ الْمَنَاسِكِ - حج کے جمرے وہ تین ہیں: جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ۔

نَهَى أَنْ تُتَبَعَ الْجَنَازَةُ بِمَجْمَرَةٍ - جنازے کے پیچھے عود دان لے جانے سے آپ نے منع فرمایا (چونکہ اس میں آگ ہوتی ہے اور آگ میت کے ساتھ رکھنا نامناسب ہے اور دوسری حدیث میں قبر پر چراغ لگانے سے بھی آپ نے منع فرمایا بلکہ قبر پر چراغ لگانے والوں پر لعنت فرمائی۔ خود میت بھی آگ اور چراغ وغیرہ سے ناراض ہوتی ہے) باوجود اس کے ہمارے زمانہ کے بدعتیوں کو ضبط ہو گیا ہے وہ اولیاء اللہ اور صلحا کی قبروں پر عود دان رکھتے اور چراغاں کرتے ہیں اور ایسا کرنے سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور ان اولیاء اللہ کی خوشی چاہتے ہیں حالانکہ ثواب کے بدل لعنت اور پھٹکار ملتی ہے اولیاء اللہ خوشی کے بدل ان کو کوستے اور برا کہتے ہیں۔ ایک بزرگ کی قبر پر ان بدعتیوں نے قوالوں کا راگ کرایا اور خوب غل مچایا اس بزرگ نے خواب میں ایک شخص سے کہا خدا کے واسطے ان نالائقوں کو یہاں سے نکالو یہ ہمارا مغز چاٹ گئے۔

أَمَّا وَ الْبَيْتِ الْمُفَضِّي إِلَى الْبَيْتِ وَ الْمُزْدَلِفِ وَالْخِصَافِ إِلَى التَّجْمِيرِ لَوْلَا عَهْدُ عَهْدُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُرِدَ الْمُخَالِفِينَ خَلِيجَ

الْمَنِيَّةِ - قسم خانہ کعبہ کے مالک کی جو بیت المعمور تک پہنچتا ہے اور مزدلفہ اور ان تیز اور ہلکے اونٹوں کے مالک کی جو لوگوں کو کنکر مارنے کے لئے جاتے ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد نہ لیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتا یا موت کی ندی پر لے جاتا ان کو شربت موت پلاتا (یہ حضرت علیؑ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے آپ کو خلافت دینے میں دیر کی)۔

يَاتِي زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ - ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا (ایسی تکلیف پائے گا) جیسے انگارے کو مٹھی سے تھامنے والا (دیندار خدا ترس موحد حق پرست متبع سنت کے چار طرف سے بیدین اور بدعتی لوگ دشمن ہوں گے اس کو ستائیں گے طرح طرح کے بہتان اس پر لگائیں گے۔

مترجم:- کہتا ہے ہمارے آقا نے جیسا فرمایا تھا اس کا ظہور میں اس زمانہ میں دیکھ رہا ہوں باوجودیکہ میرے مزاج میں جنگ و جدل اور تکرار نہیں ہے خاموشی اور گوشہ نشینی میرا شعار ہے مگر بدعتی ناحق مجھ سے حسد اور عداوت کرتے ہیں اور طرح طرح کے بہتان مجھ پر لگاتے ہیں۔ اللہ ان کو ہدایت کرے۔

جَمْرٌ - دوڑنا، جانا، ٹھٹھا کرنا، کورنا۔ فَلَمَّا أَذْلَقْتُهُ الْجَحَارَةَ جَمْرٌ - جب پتھروں کی تکلیف اس نے اٹھائی تو بھاگا۔

مَا كَانَ إِلَّا الْجَمْرُ - جنازے کے ساتھ چلنا جمر تھا یعنی ایک ہلکی دوڑ۔ محیط میں ہے کہ جمر حضور سے کم اور عنق سے زیادہ ہوتا ہے اور جَمَزِي بھی اسی چال کو کہتے ہیں یعنی ذرا لپک کر چلنے کو۔

يَرُدُّونَهُمْ عَنْ دِينِهِمْ كُفَّارًا جَمَزِي - ان کو ان کے دین سے پھرادیں گے کفر کی طرف لپکتے ہوئے۔

۱۔ جب اسے میت تسلیم کر کے منوں مٹی تلے دفن دیا تو اسے احساس و شعور کہاں؟ مرنے والا تو دنیا سے منقطع ہو چکا ہے لہذا قبر پر خلاف شرع کا مرتکب خود اپنے اعمال سے جواب دہ ہوگا۔ (م)

النَّاقَةُ تَعْدُو الْجَمَزَى - (عرب لوگ کہتے ہیں) اوٹنی جمزی کی چال دوڑ رہی ہے۔

إِنَّهُ تَوَضَّأَ فَضَاقَ عَنْ يَدَيْهِ كَمَا جَمَازَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ - آپ نے وضو کیا تو بنیائُن کی آستین جو آپ پہنے تھے تنگ ہوئیں (اوپر نہ چڑھ سکیں) ابن اثیر نے کہا جَمَازَہ اونی بنیائُن جس کی آستینیں تنگ ہوتی ہیں۔ جَمُسْ - جم جانا - بمعنی جَمُدْ ہے۔

إِنْ كَانَ جَامِسًا - اگر گھی جما ہوا ہو (جس میں چوہا گر جائے) جَمُسْ جما ہوا - اسی طرح جَمُسْ ہے اور جَمُسَّة کی جمع ہے۔

جَمُسَّة - گدر کھجور جو سب طرف سے پک گئی ہو لیکن ابھی اندر سے سخت ہو گئی نہ ہو۔

لَفُطُسٌ خُنُسٌ بِزُبْدِ جُمُسٍ - چھوٹی چھٹی ٹھوس کھجوریں جسے ہوئے گھی کے ساتھ - بَعْضُ نے جُمُسْ برفع سین روایت کیا اس صورت میں فُطُسْ کی صفت ہوگی اور جُمُسْ کا معنی سخت چمکدار ہوگا۔

جَامُوسٌ - بھینس - جَوَامِيسُ جمع ہے۔ جَمَاسِيَّةٌ - سردرات جس میں پانی جم جائے۔ جَامَاسَتٌ - یہود کی ایک کتاب تھی جس کو انھوں نے جلا دیا۔

جَمُشٌ - ہلکی پست آواز 'موٹنا' انگلیوں کے کنارے سے دودھ دوہنا عورتوں سے دل لگی کرنا۔

جَمِيشٌ - وہ جگہ جہاں سبزہ اور گھاس نہ ہو۔

جَمَّاشٌ - عورتوں کو چھیڑنے والا۔

جُمُوشٌ - نورہ جس سے بال گر جائیں۔

إِنْ لَقِيتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَ زَنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِيشِ فَلَا تَهْجُهَا - اگر تو مسلمان بھائی کی ایک دہی ایسی زمین میں پائے جہاں سبزی تک نہ ہو (کچھ کھانے کو نہ ملے) اور تیرے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کے لئے چقماق

ہو جب بھی اس کو مت چھیڑا (کیونکہ وہ پرایا مال ہے اور پھر مسلمان بھائی کا مال بغیر اس کی اجازت کے اس پر تصرف کرنا درست نہیں)۔

تَجْمِيشٌ - چھوکری کے ساتھ چھیڑ چھاڑ، کھیل کود، غزل خوانی۔

جَمْعٌ - جوڑنا، ملانا، صحبت کرنا۔

جَمَاعٌ - صحبت کرنا اسی طرح مُجَامَعَةٌ ہے۔

الْجُمَاعُ اور الْجُمُعَةُ - اتفاق - اللہ تعالیٰ کا ایک نام جَمَاعٌ ہے۔ یعنی وہ سب مخلوقات کو حساب کے لئے قیامت کے دن جمع کرے گا۔ بعض نے کہا جامع سے یہ مراد ہے کہ اس نے متضاد اور متخالف چیزوں کو ایک ساتھ جوڑ دیا ہے مثلاً اربع عناصر کو جسم اور جان کو قوی جاذبہ اور دافعہ کو اجماع اصطلاح شرع میں اس کو کہتے ہیں کہ تمام مجتہدین امت ایک امر پر اتفاق کریں ایک کا بھی اختلاف منقول نہ ہو صحابہ کا اجماع تو بالاتفاق حجت ہے اور صحابہ کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ اجماع معلوم ہو بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر معلوم بھی ہو جائے تو وہ حجت ہے یا نہیں۔

أَوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ - میں جامع کلمے دیا گیا (یعنی قرآن جس کے الفاظ تھوڑے اور معانی اور مطالب بے شمار ہیں)۔

كَانَ يَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ - آنحضرتؐ ایسے کلمے ارشاد فرمایا کرتے جو جامع ہوتے (الفاظ تھوڑے معانی بہت)۔

كَانَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ -

آنحضرتؐ جامع دعائیں پسند کرتے (جن میں دینی اور دنیوی مقاصد سب آجائیں الفاظ تھوڑے ہوں معانی بہت جیسے ربنا

آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار یا اللہم انی اسالک خیر الدنیا و خیر الآخرة یا اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلها و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الآخرة یا وہ دعائیں مراد ہیں جن میں

۱۔ الہی! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میرے تمام معاملات کا انجام بہتر بنادے اور مجھے دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرمادے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور سوال کے آداب اور مطالب سب موجود ہوں)۔

عَجِبْتُ لِمَنْ لَّا حَنَ النَّاسُ كَيْفَ لَا يَعْرِفُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ۔ مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو لوگوں کو سمجھانے والا (نصیحت کرنے والا) ہو اور جامع کلموں کو نہ پہچانتا ہو (یہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے)۔ کرمانی نے کہا جوامع الکلم سے قرآن اور حدیث مراد ہے (یعنی ایسا واعظ کس کام کا جس کو قرآن اور حدیث کا علم نہ ہو)۔

أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ۔ آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمے اور خاتم کلمے عنایت فرمائے (یعنی قرآن اور حدیث)۔

أَفْرَنْبِي سُورَةَ جَامِعَةٍ فَأَقْرَأَهُ إِذَا زُلْزِلَتْ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا مجھ کو ایک جامع سورت پڑھا دیجئے۔ آپ نے اس کو سورہ اذ اززلزلت پڑھا دی۔ (اس سورت میں یہ مذکور ہے کہ برائی کا بدلہ برائی ہے اور بھلائی کا بدلہ بھلائی رتی برابر بھلائی یا برائی بیکار جانے والی نہیں تو آدمی کو لازم ہے جہاں تک ہو سکے بھلائی کرے اور برائی سے بچا رہے)۔

الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔ نماز کے لئے آؤ جس حال میں کہ وہ جمع کرنے والی ہے تو جامعۃ حال ہے الصَّلَاةُ۔

حَدَّثَنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعًا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ فِيمَا تَعْلَمُ۔ مجھ کو ایسی بات بتلائیے جو بہت باتوں کی جامع ہو آپ نے فرمایا جہاں تک تیرا علم پہنچ سکے تو اللہ سے ڈرتا رہ (تقویٰ اور خوف خدا تمام نیکیوں کی جڑ ہے جس آدمی کو خدا کا ڈر ہو اس سے نیکیاں ہی سرزد ہوں گی اگر کبھی نفس اور شیطان کے اغوا سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو توبہ اور استغفار کرے گا وہ برائی نامہ اعمال سے مٹا دی جائے گی)۔

جَمَاعُ الْفَضْلِ۔ فضیلت کا مجموعہ۔

الْخَمْرُ جَمَاعُ الْإِثْمِ۔ شراب گناہوں کا مجموعہ ہے یا گناہوں کا ٹھکانا ہے (جہاں شہ ہوا پھر ہزاروں گناہ سرزد ہوں گے)۔

اتَّقُوا هَذِهِ الْأَهْوَاءَ فَإِنَّ جَمَاعَهَا الضَّلَالَةُ۔ ان خواہشوں سے بچے رہو ان کا مجموعہ گمراہی ہے (جہاں آدمی نفس کی خواہش کا تابع ہوا بس گمراہی میں پڑ گیا۔ ہر چہ گوید کن خلاف آن دنی مولویوں کا نفس یہ کہتا ہے کہ جو مسئلہ ہم نے بیان کیا اسی کی تائید کئے جاؤ گو معلوم ہو گیا کہ وہ خطا تھا کیونکہ خطا کا اقرار کرنے سے عوام میں ہماری وقعت کم ہو جائے گی۔ کسی مولوی کو اپنے برابر والا یا اپنے سے اعلیٰ نہ کہو بلکہ ہر ایک کی نسبت یہ کہو کہ وہ کچھ نہیں جانتا میری شاگردی کرنے کے لائق ہے ابھی دس برس تک میں اس کو پڑھاؤں پیر صاحب اور درویش صاحب اپنی کرامتیں اور خرق عادات لوگوں میں بیان کرتے ہیں اور اپنے پیر کو سب پیر پر تفوق دیتے ہیں۔ مریدوں کو اور دوسرے درویشوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

هِيَ الْجُمَاعُ وَ الْقَبَائِلُ الْأَفْحَاذُ۔ شعوب سے مراد اسی آیت میں وجعلناکم شعوبا وقبائل جماع ہے یعنی نسب اور خاندان کا پہلا سرا۔ اور قبیلوں سے افحاذ اس کی شاخیں مراد ہیں مثلاً خزیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے اور قریش عمارۃ ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم ایک فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے غرض شعب خاندان کا ابتدائی اور سب سے اعلیٰ شخص۔

كَانَ فِي جَبَلٍ تِهَامَةٍ جُمَاعٌ غَضَبُوا الْمَارَةَ۔ تھامہ کے پہاڑ میں کئی قبیلوں کا ایک گروہ تھا جو رستہ چلتے مسافروں کو لوٹ لیتا۔

كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةٍ جَمْعَاءُ۔ جیسے چوپایہ پورے اعضا کا چوپایہ بنتی ہے۔ (کنکٹایا نکلا نہیں جنتی)۔ الْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمُعٍ۔ عورت جو بچہ پیٹ میں لئے ہو مر جائے یا کنواری مر جائے۔

أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ بِجُمُعٍ لَّمْ تَطْمُتْ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ۔ جو عورت کنواری رہ کر مر جائے اس کو حیض نہ آیا ہو تو وہ بہشت میں جائے گی۔

إِنِّي مِنْهُ بِجُمُعٍ۔ میں اپنے خاوند عجاج سے ابھی تک

کنواری ہوں (اس نے میری بکارت نہیں توڑی دخول نہیں کیا)۔

رَأَيْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ كَأَنَّهُ جُمُعٌ - میں نے مہر نبوت کو (جو آنحضرتؐ کے پشت پر تھی) دیکھا جیسے بند مٹھی، دوسری روایت میں یوں ہے کبوتر کے انڈے یا چھپر گھٹ کی گھنڈی کی طرح۔

صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا انْصَرَفَ ذَرَأَ جُمُعَةً مِّنْ حَصَى الْمَسْجِدِ - مغرب کی نماز پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو مسجد کے کنکریوں کی ایک مٹھی ہٹائی۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ضَرْبُهُ بِجُمُعٍ لِّقَبِّهِ - یعنی مٹھی بند کر کے اس کو مارا۔

لَهُ سَهْمٌ جَمْعٌ - اس کو دوسرا حصہ ملے گا۔ یعنی دو پیادوں کا مجموعہ۔ بعض نے کہا جمع سے لشکر مراد ہے یعنی سارے لشکر کا حصہ مال غنیمت میں سے ملے گا۔

بِعِ الْجَمْعِ بِالذَّرَاهِمِ وَابْتَعْ بِهَا جَنِيْبًا - ایسا کرو کہ اس کھجور (جس میں اچھی بری سب ہوتی ہے) کو نقد روپیوں کے بدل بیچ ڈالو پھر روپیوں کے بدل عمدہ کھجور خرید لو۔ (اس سے حدیث سے حیلہ کے جواز پر دلیل لی ہے مثلاً ایک کپڑا ادھار دو سو کو بیچ کر پھر سو روپیہ نقد خرید کر لے۔ امام شافعیؒ اور بعض علماء نے اس کو جائز رکھا ہے اس کو بیع عینہ کہتے ہیں اور اکثر علماء نے اس کو حرام کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیع سود خواروں نے نکالی ہے۔

میں :- کہتا ہوں اس زمانہ میں جواز کا فتویٰ دینا انبہ ہے کیونکہ کوئی قرض حسنہ نہیں دیتا اور خلق اللہ کو حوائج ضروری میں کمال وقت ہوتی ہے اس کا بیان آگے آئے گا)۔

بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلَيْنِ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ - آنحضرتؐ نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ کر دیا (مزدلفہ جمع اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ملے تھے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ وہاں دو نمازیں مغرب اور عشاء جمع کی جاتی ہیں)۔

جُمُعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ يَجْمَعُهُ لَكَ صَدْرُكَ

يَجْمَعُهُ لَكَ صَدْرُكَ - تینوں طرح یہ جملہ مروی ہے۔ یعنی تیرے سینہ میں قرآن اکٹھا کر دینا تو ہمارا کام ہے (تو جلدی نہ کر)۔

مَنْ لَّمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهُ - جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ درست نہ ہوگا۔ یہ اجماع سے ہے یعنی ٹھان لینا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں أَجْمَعْتُ الرَّأْيَ يَا أَرْمَعْتُ الرَّأْيَ يَاعَزْمُتُ عَلَيْهِ سَبْ کا معنی ایک ہے یعنی میں نے ٹھان لیا مضبوط اور قطعی ارادہ کر لیا۔

أَجْمَعْتُ صِدْقَهُ - میں نے سچ بولنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔

مَا لَمْ أَجْمَعْ مَكْنًا - جب تک قطعی اقامت کا ارادہ نہ کروں۔

إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ جَمِيعَ اللَّأَمَةِ - مشرکوں میں سے ایک شخص جو پورے ہتھیار لگائے تھا۔

إِنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يَوْمِئِذٍ جَمِيعٌ - امام حسن بصریؒ نے انس بن مالکؓ سے اس وقت سنا جب وہ اچھے زوردار تھے (یعنی بہت بوڑھے نہیں ہوئے تھے ان کے ہوش و حواس سب درست تھے)۔

أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ الْمَدِينَةِ بِجَوَاطِي - مدینہ کے بعد جہاں سب سے اول جمعہ کی نماز پڑھی گئی وہ جواٹی تھا (جو بحرین کا ایک گاؤں ہے۔ اس حدیث سے گاؤں اور دیہات میں جمعہ پڑھنے کا جواز نکلا اہل حدیث اسی کے قائل ہیں کہ ہر مقام میں نماز جمعہ پڑھ لینا چاہئے۔ بشرطیکہ جماعت ہو۔ یعنی ادنیٰ درجہ دو آدمی ہوں ایک امام ایک مقتدی اور دوسرے فقہان جو شرطیں لگائی ہیں کہ شہر ہو امام حاکم اسلام ہو کم سے کم چالیس مقتدی یا تین مقتدی ہوں ان کی دلیلیں قوی نہیں ہیں۔ ابن اثیر نے کہا جمعہ کو جمعہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں)۔

كُنَّا نَجْمَعُ - ہم جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔

إِنَّهُ وَجَدَ أَهْلَ مَكَّةَ يُجْمَعُونَ فِي الْحَجَرِ

ہنتے ہوئے۔

كَانَ إِذَا مَشَى مَشَى مُجْتَمِعًا - آنحضرت جب چلتے تو اچھی طرح مستعدی سے چلتے (اعضا کو سنبھالے ہوئے چستی اور چالاکی کے ساتھ نہ یہ کہ سستی سے اعضا کو لٹکائے ڈھیلا کئے ہوئے)۔

إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا - تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کا مادہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے۔ جمع کی تفسیر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ کی ہے کہ نطفہ جب رحم میں گرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس نطفہ سے کوئی آدمی پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اڑ کر عورت کے سارے جسم میں پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ پھر چالیس دن کے بعد خون بن کر عورت کے رحم میں اترتا ہے۔ بعض نے کہا جمع سے یہ مراد ہے کہ چالیس دن تک یہ نطفہ رحم میں ٹھہرا رہتا ہے اس کا خمیر ہوتا رہتا ہے چالیس دن کے بعد اعضا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔

فَحَدَّثَنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعًا - مجھ سے ایک جامع بات فرمادیجئے۔

سُمِّيَ الْقُرْآنُ بِجَمَاعِهِ السُّورَ - قرآن کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ سورتوں کو جمع کرتا ہے بعض نے بِجَمَاعَةِ السُّورِ پڑھا ہے یعنی سورتوں کے مجموعہ کا نام قرآن ہے۔

وَلَا جَمَاعَ لَنَا فِيمَا بَعْدُ - اب اس کے بعد ہماری تمہاری ملاقات اور یکجائی نہ ہوگی۔

فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي - میں نے اپنے کپڑے پہنے یعنی باہر نکلنے کے کپڑے لوگوں سے ملاقات کرنے کے ازار چادر عمامہ وغیرہ۔

فَضْرَبَ بِيَدِهِ مَجْمَعَ مَا بَيْنَ عُنُقِي وَ كَتِفِي - آپ نے اپنا ہاتھ میرے اس مقام پر مارا جہاں گردن اور کندھا ملا ہے (گردن اور کندھے کے جوڑ پر)۔

مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ - جہاں پر دو سمندر ملے ہیں (فارس اور روم کے)۔

فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ - معاذ بن جبلؓ نے مکہ والوں کو دیکھا وہ حطیم میں جمعہ پڑھتے تھے (زوال سے پہلے) تو ان کو اس سے منع کیا (اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جمعہ کی نماز زوال آفتاب سے پیشتر پڑھ لینا درست نہیں لیکن محققین اہل حدیث نے اس کو جائز رکھا ہے خصوصاً جب گرمی کی شدت ہو یا کوئی عذر ہو)۔

فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا - دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا۔ وَكَانَ أَنَسٌ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجْمَعُ وَ أَحْيَانًا لَا - انس بن مالکؓ کبھی اپنے مکان میں (جو بصرے سے چھ میل پر تھا) جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے، ظہر پڑھ لیتے (جب جماعت نہ ہوتی یا شہر میں جا کر جمعہ ادا کرتے) کرمانی نے کہا چونکہ ان کا مکان بصرے سے دور تھا اس لئے جمعہ ان پر واجب نہ تھا۔

میں :- کہتا ہوں اس تفسیر کی کیا ضرورت ہے جمعہ ہر مقام پر شہر ہوں یا گاؤں ہر صحیح سالم تندرست شخص پر واجب ہے بشرطیکہ جماعت میسر ہو اور کوئی عذر جیسے آندھی بارش کیچڑ وغیرہ نہ ہو)۔

جَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ - علی بن عبداللہ ابن عباسؓ نے گہن کی نماز جماعت سے پڑھائی (ان کا لقب سجاد تھا یہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے خلفائے عباسیہ سب ان کی اولاد میں تھے جس شب حضرت علیؓ شہید ہوئے اسی شب میں یہ پیدا ہوئے)۔

فَعَلِيهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ - جمعہ کے دن اس پر جمعہ کی نماز واجب ہے مگر جو بیمار ہو (وہ گھر میں ظہر پڑھ لے اس کو جمعہ کے لئے حاضر ہونا ضرور نہیں)۔

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَ أُدْخِلَ فِي الْجَنَّةِ وَ أُخْرِجَ - سب دنوں میں بہتر جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم پیدا کئے گئے اور اسی دن بہشت میں داخل کئے گئے اور اسی دن بہشت سے نکالے گئے اور اسی دن قیامت آئے گی۔

مُسْتَجْمِعًا صَاحِبًا - اچھی طرح پورے طور سے

لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ تَحْتَ رَجُلٍ وَاحِدٍ۔ اللہ کے رسولؐ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب حضرت علیؑ نے ابو جہل ملعون کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ دونوں میں موافقت نہیں ہو سکتی تو کہیں حضرت فاطمہ شوہر کو ناراض کرنے کی وجہ سے گناہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ بعض نے کہا یہ آپ نے بطریق پیش گوئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دے دی ہوگی کہ یہ دونوں عورتیں حضرت علیؑ کے نکاح میں ایک وقت میں جمع ہونے والی نہیں اور ایسا ہی ہوا اور اصل یہ ہے کہ اس وقت تک حضرت علیؑ بے معاش اور بے بضاعت تھے حضرت فاطمہ اور حسنین کو بھی آرام اور راحت کے ساتھ نہیں رکھ سکتے تھے تو ایسی حالت میں دوسری بیوی لانا بالکل خلاف مصلحت تھا۔

جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ۔ آنحضرتؐ نے ظہر عصر اور مغرب عشا میں جمع کیا (دو نمازوں کو ایک وقت میں ادا کیا) جب نہ خوف تھا نہ بارش تھی۔

دوسری روایت میں یوں ہے : سفر تھا۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایسا کیا۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ امت کو تکلیف نہ ہو (ضرورت کے وقت دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں) اہل حدیث اور امامیہ نے انہی حدیثوں کے رر سے دو نمازوں کا بلا عذر جمع کرنا جائز رکھا ہے لیکن الگ الگ پڑھنا افضل ہے کیونکہ آنحضرتؐ کی عادت شریف یہ تھی کہ ہر نماز کو الگ الگ اپنے وقت میں پڑھا کرتے تھے اور اقامت میں جمع آپ نے شاذ و نادر کیا ہے البتہ سفر میں جمع کرنا آپ سے بکثرت منقول ہے اور اسی لئے اکثر علماء اہل سنت نے جیسے شافعی اور امام احمد ہیں سفر اور بارش اور بیماری میں جمع جائز رکھا ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے بجز سفر حج کے وہ بھی صرف دو مقاموں میں (عرفات اور مزدلفہ میں صرف ایک ہی دن)

اور کہیں جمع جائز نہیں رکھا ہے۔

میں :- کہتا ہوں جس کو استحاضہ یا سلسل البول یا بواسیر بادی یا خونی کی بیماری ہو اس کا وضو دیر تک نہ تھمتا ہو تو اس کے لئے جمع کرنا بالاتفاق اکثر علمائے اہل سنت اور نیز علمائے امامیہ جائز کہتے ہیں اور امامیہ نے اپنی کتابوں میں بتواتر جمع بین الصلوٰتین ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے نقل کیا ہے اور اس میں تقیہ کا بھی احتمال نہیں تو اس کے عدم جواز کا قائل ہونا اور اہل بیت کی پیروی نہ کرنا ایک عجیب امر ہے۔

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَ قَاتِلُهُ فِي النَّارِ۔ کافر اور اس کا قتل کرنے والا دونوں دوزخ میں اکٹھے نہیں ہوں گے بلکہ جو مسلمان جہاد میں کافر کو قتل کرے وہ ضرور بہشت میں جائے گا (بشرطیکہ جہاد شرعی اور حسب شرائط شرع ہو جن کا بیان آگے آئے گا) اگر چند روز کے لئے گناہوں کی وجہ سے اس کو عذاب بھی ہو تو وہ اس طبقہ میں جہاں کافر رکھے جائیں گے نہیں رہے گا بلکہ اعراف وغیرہ میں یا دوزخ کے اوپر کے طبقہ میں یا دوزخ کے کنارے پر وہ رکھا جائے گا۔

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ۔ کافر اور اس کا قتل کرنے والا مومن جو قتل کے بعد اسلام پر قائم رہا (اس کا خاتمہ اسلام پر ہوا) دونوں دوزخ میں ایک مقام پر جمع نہ ہوں گے بعض نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یوں ہے لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَ مُؤْمِنٌ قَتَلَهُ كَافِرٌ ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ۔ یعنی کافر اور وہ مومن جس کو کافر نے قتل کیا پھر وہ کافر مسلمان ہو گیا دونوں دوزخ میں جمع نہ ہوں گے بلکہ دونوں بہشت میں جائیں گے۔ اس صورت میں یہ حدیث اس حدیث کے ہم مضمون ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان دو شخصوں پر پھس دے گا جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا اور وہ دونوں بہشتی ہوں گے۔

لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نُنْجِمِهَا۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) اگر ایسا ہوتا (ہماری بیوی نے یہ بدعت کی ہوتی) تو ہم اس کے ساتھ نہ رہتے (بلکہ اس کو طلاق دے دیتے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاسقہ بدکار عورت کو طلاق دے دینا

لازم ہے جیسے تارکۃ الصلوٰۃ کو)۔

وَ إِذَا كُنْتُمْ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ - جب تو ایسے گاؤں میں ہو جہاں جماعت ہوتی ہو (وہاں امیر اور قاضی ہو)۔
جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُهُ - اپنے کپڑے درست کر لئے۔

فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَ مِائَتَا أَلْفٍ - ان کا سارا مال پچاس ملین (پانچ کروڑ) اور دو لاکھ کا ہوا۔ شاید یہ مقدار تقسیم کے وقت آمدنی سے ہو گئی ہوگی کیونکہ اوپر جو قیمتیں مذکور ہوئیں وہ سب ملا کر صرف ۳۸ ملین اور چار لاکھ ہوتے ہیں ہر ایک بی بی کو ایک ایک ملین اور دو لاکھ ملے (یعنی بارہ لاکھ)۔

جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ - آنحضرتؐ نے اپنے ماں باپ دونوں مجھ پر جمع کر دیئے (یہ سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا جنگ احد کے دن کافر اس پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے جس پر آنحضرتؐ معدودے چند اپنے اصحاب کے ساتھ تھے۔ سعد تیر مار مار کر ان کو ہٹا رہے تھے۔ اس وقت آنحضرتؐ نے سعد سے فرمایا ارم یا سعد فداک ابی و امی - سعد تیر مار میرے باپ تجھ پر صدقے (سبحان اللہ سعد تو پیغمبر کے ایسے جان نثار تھے اور ان کا نالائق بیٹا عمر بن سعد ایسا نکلا کہ رمی کی حکومت کی طمع میں امام حسینؑ کو شہید کرایا۔ بقول شخصے ولی کے گھر شیطان پیدا ہوا)۔

لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ الْمَوْتَيْنِ - اللہ آپ پر دو موتوں کو اکٹھا نہیں کرنے کا (یہ حضرت عمرؓ کی بات کو رد کیا جو کہتے تھے ابھی پھر آنحضرتؐ زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے اس کے بعد سب انتظام کر کے وفات پائیں گے)۔

كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةً - جب کسی خلیفہ پر لوگ جمع نہ ہوں اس وقت کیا کرنا چاہئے۔

فَإِنْ لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةً وَلَا إِمَامًا - اگر لوگوں میں اتفاق نہ ہو اور کوئی امام نہ ہو (تو اس وقت اپنے نفس کو لے اور ایک گوشہ تنہائی میں رہ کر اللہ کی یاد کرتا رہ دوسروں سے

غرض مت رکھ۔

مترجم:- کہتا ہے یہ ہمارا وقت ہے کہ مسلمانوں کا کوئی شرعی امام نہیں اور ہر ایک شتر بے مہار کی طرح اپنے ہوائے نفس پر چلتا ہے۔ مولویوں کا یہ حال ہے کہ ایک دوسرے کی تکفیر اور تصلیل کے سوا ان کا کوئی شغل نہیں ہے۔ بجائے اس کے کہ مسلمانوں میں اتفاق کرائیں ان میں پھوٹ ڈالتے ہیں اس وقت میں گوشہ نشینی اور عزلت گزینی اور سب فرقوں سے الگ رہنا بہتر ہے اور یہی حکم آنحضرتؐ نے دیا ہے)۔

اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ - خانہ کعبہ کے پاس ثقیف قبیلے کے دو شخص جمع ہوئے۔

لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالَةِ - میری ساری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی (یعنی یہ نہ ہوگا کہ امت کے تمام لوگ گمراہ ہو جائیں ہر زمانہ میں اہل حق بھی قائم رہیں گے)۔
اجْمَعُهُ مِنَ الرَّفَاعِ - میں پرچوں پر سے اس کو جمع کرنے لگا (یعنی متفرق قطعوں پر سے آنحضرتؐ کی وفات تک قرآن کا یہی حال تھا کہ متفرق طور سے پرچوں اور چمڑوں اور ہڈی کے ٹکڑوں پر لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی خلافت میں اس کو کئی صحیفوں میں جمع کرایا پھر حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں ان سب صحیفوں سے ایک مصحف لغت قریش میں جمع کیا اور ان کی نقلیں کرا کر ہر ایک ملک میں روانہ کیں اب رہی سورتوں کی ترتیب تو بعض ترتیب تو آنحضرتؐ ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی اور کچھ صحابہ نے اپنی رائے اور اجتہاد سے رکھی۔ فتنی نے نقلاعن الکرمانی جو کہا قرآن اسی ترتیب پر آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھا سو سورہ براءۃ کے کہ وہ آخر میں اتری اور آپؐ نے اس کا مقام بیان نہیں کیا یہ صحیح نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ترتیب سور میں کسی صحابی کا مصحف مختلف نہ ہوتا حالانکہ ایک روایت میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آپؐ کے مصحف میں سور کی ترتیب باعتبار نزول تھی غرض آیات کی ترتیب تو آنحضرتؐ ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی اس لئے اس کا خلاف کرنا جائز نہیں اور سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے ان میں تقدیم اور تاخیر کرنے

میں کوئی قباحت نہیں)۔

مَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعْ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ - آنحضرت کی جب وفات ہوئی اس وقت سارے قرآن کے حافظ چار شخصوں کے سوا کوئی نہ تھا (تھوڑے تھوڑے قرآن کے حافظ تو سینکڑوں تھے۔ بعض نے کہا سارے قرآن کے حافظ پندرہ شخص تھے منجملہ ان کے خلفائے راشدین بھی تھے اور یہ قول باعتبار اپنے علم کے کہا گیا ہے غرض اس روایت سے وہ قول باطل ہوتا ہے کہ صحابہ میں سارے قرآن کا حافظ کوئی نہ تھا)۔

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ - جو مال علیحدہ علیحدہ ہو وہ خواہ مخواہ - زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اکٹھا نہ کیا جائے اسی طرح جو مال یک جا ہو وہ زکوٰۃ لازم ہونے کے ڈر سے علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے - (مثلاً بیس بیس بکریاں دو شخصوں کی ہوں تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اب زکوٰۃ کا تحصیلدار ان کو یک جا کر کے چالیس میں سے ایک بکری زکوٰۃ کی لے لے یا چالیس بکریاں ایک شخص کی ہوں وہ ان کو جدا جدا کرے بیس بیس بکریاں دو شخصوں کی بتلائے تاکہ زکوٰۃ لازم نہ آئے)۔

فَصَلِّيًا أَوْ صَلَّيْ جَمِيعًا - دونوں نے مل کر نماز پڑھی یا اس نے پڑھی - یعنی ایک شخص نے راوی کو شک ہے - لَمْ يَجْمَعْ سَيِّفَيْنِ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ - اللہ تعالیٰ دو تلواریں اس امت پر اکٹھا نہیں کرنے کا (کہ بیرونی دشمن بھی ان پر آن پڑے اور آپس میں بھی ان کے تلوار چل رہی ہو جب ایک بات ہوگی تو دوسری نہ ہوگی)۔

مترجم:- کہتا ہے اس حدیث کی تصدیق اس وقت ہو چکی ہے جب معاویہ اہل شام کو لے کر حضرت علیؓ سے لڑنے کے لئے نکلے تو قیصر روم نے یہ موقع عمدہ سمجھ کر شام پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا۔

إِنَّ الْجَنِّ يُجَامِعُهَا - جن اس عورت سے جماع کرتے ہیں۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ - جو شخص جماعت سے الگ ہو

جائے - یعنی اس جماعت سے جو قرآن و حدیث کی پابند ہو (اسی کے حق میں یہ وعید ہے) - طیبی نے کہا جماعت سے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مراد ہیں۔

صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا - آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی (دونوں عشا کے وقت میں)۔

سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ أَهْلُ الْكُرْمِ - (میدان حشر میں جو لوگ جمع ہیں) وہ آج جان لیں گے کون لوگ عزت سے رہیں گے۔

أَخَوِي الدِّينِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ - دیندار بھائی جو محبت پر ملے جلے رہیں اور محبت ہی پر جدا ہوں - یعنی پیٹھ پیچھے غیبت میں بھی ایک دوسرے کے دوست رہیں نہ یہ کہ منہ پر دوست پیٹھ پیچھے دشمن)۔

وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ - یہ تہتر فرقے سب دوزخی ہیں (یعنی دوزخ میں چند روزان کو سزا ملے گی۔ نہ یہ کہ کافروں اور مشرکوں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) صرف ایک فرقہ ان میں سے بہشتی ہے وہ جماعت کا فرقہ ہے (اہل سنت جماعت کا جو حدیث و قرآن کا تابع اور صحابہ اور تابعین کا ہم اعتقاد ہے ان کی روش پر چلنے والا ہے)۔

سُمِّيَتْ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً لِأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ فِيهَا خَلْقَهُ لِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَوَصِيهِ فِي الْمِيثَاقِ - جمعہ کا نام جمعہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن اپنی مخلوقات کو جمع کیا تاکہ ان سے حضرت محمدؐ اور آپ کے وصی کی ولایت کا عہد لے لے اس دن کا نام جمعہ رکھا۔

حَمِدْتُ اللَّهَ بِجَوَامِعِ الْحَمْدِ - میں نے اللہ کی تعریف کی ایسی تعریف جو جامع ہے۔

مِنْهُمْ جَامِعٌ مُجْمِعٌ وَرَبِيعٌ مُرْبِعٌ وَكَرْبٌ مُقْمِعٌ وَغُلٌّ قَمْلٌ - عورتوں میں کوئی تو تمام خوبیوں کو جمع کرنے والی، ارزانی اور بھلائی لانے والی ہے، کوئی ایک بچہ کو پالنے والی دوسرے کو پیٹ میں رکھنے والی ہے، کوئی سخت بد خو خاوند کو

تباہ کرنے والی ہے، کوئی جوؤں کا بھرا ہوا طوق ہے (جس سے چھٹکارا ممکن نہیں نہ چھوڑتے بنتی ہے نہ رکھتے چھین آتا ہے جیسے قیدی کے گلے میں ایسا طوق ہو جس میں جوئیں پڑ جائیں تو بے چارہ کیا کر سکتا ہے) (اس طوق کو گلے سے نکال بھی نہیں سکتا)۔
خُذْ بِمُجَامِعِ كَفَنِي - میرا پورا کفن لے لے۔

وَ عِنْدَهُ الْجَامِعَةُ فَقِيلَ لَهُ وَمَا الْجَامِعَةُ قَالَ صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - امام ابو عبد اللہ نے فرمایا ہمارے پاس جامعہ ہے لوگوں نے پوچھا جامعہ کیا؟ فرمایا ایک کتاب ہے جس کا طول آنحضرت کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے۔ جامعہ طوق کو بھی کہتے ہیں۔

جَمْعٌ قَلْتُ - تین سے دس تک کو کہتے ہیں اور جَمْعٌ كَثُرْتُ - دس سے بے انتہا کو کہتے ہیں۔

أَفْعَلُ أَفْعَالٌ أَفْعَلَةٌ فَعَلَةٌ - یہ جمع قلت کے اوزان ہیں جمع تکسیر میں سے باقی اوزان جمع کثرت ہیں۔ جمع سالم جمع قلت ہے۔ بعض نے کہا عام ہے۔

میں :- کہتا ہوں جمع قلت کا استعمال دس سے زیادہ پر اسی طرح جمع کثرت کا استعمال دس سے کم پر بھی آتا ہے اور اس کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

جَمَعَ النَّاسُ - لوگوں نے جمعہ ادا کیا جیسے عِيَدَ النَّاسِ لوگوں نے عید کی نماز ادا کی۔

فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعِينَ - سب بیٹھ کر نماز پڑھو صحیح أَجْمَعُونَ ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے بعض نے کہا أَجْمَعِينَ بھی ہو سکتا ہے اس طرح کہ وہ حال ہو مصباح المنیر اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ توجیہ غلط ہے کیونکہ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور الفاظ تاکید معرفہ ہیں۔

میں :- کہتا ہوں کبھی حال معرفہ بھی آتا ہے جیسے فاوردھا العراق ولم يزدھا میں ایک قول یہ بھی ہے کہ العراق حال ہے مگر یہ بھی مؤل بکرہ ہے یعنی ارسہا معترکہ تو صحیح یہی ہے کہ یہ غلطی ہے۔

مَا أَدْعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ

كَمَا أُنْزِلَ إِلَّا كَذَبَ وَمَا جَمَعَهُ وَ حَفِظَهُ كَمَا أُنْزِلَ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ بَعْدِهِ - امام ابو جعفر محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے سارا قرآن جس طرح اتر ا تھا (یعنی بہ ترتیب نزول) جمع اور یاد کیا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس طرح پر اس کو یاد اور جمع حضرت علیؑ اور آپ کے بعد اماموں کے سوا اور کسی نے نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں گو حضرت علیؑ نے اس طرح پر کہ قرآن کو جمع کیا ہو مگر نہ آپ نے اور نہ آپ کے بعد دوسرے اماموں نے اس کی اشاعت مناسب سمجھی ورنہ وہ قرآن اب تک دنیا کے کسی حصہ میں ضرور موجود ہوتا خصوصاً حضرات امامیہ کے پاس ضرور متداول ہوتا اور پڑھا جاتا اور جب خود حضرت علیؑ نے اپنے زمانہ خلافت میں اسی قرآن کو قائم رکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی یہ قرآن صحیح اور مکمل تھا گو سورتوں کی تقدیم اور تاخیر اس میں ہو گئی ہو یہ اور بات ہے۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا عَلِيُّ الْقُرْآنُ خَلْفَ فِرَاشِي فِي الصُّحُفِ وَ الْحَرِيرِ وَ الْقَرَّاطِيسِ فَخُذُوهُ وَ أَجْمَعُوهُ وَلَا تُضَيِّعُوهُ كَمَا ضَيَّعَتِ الْيَهُودُ التَّوْرَةَ فَانْطَلَقَ عَلِيُّ وَ جَمَعَهُ فِي ثَوْبٍ أَصْفَرَ ثُمَّ خَتَمَ عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ لَا أَرْتَدِي حَتَّى أَجْمَعَهُ وَ إِنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَأْتِيهِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ بِغَيْرِ رِذَاءٍ حَتَّى جَمَعَهُ وَ أَخْرَجَهُ إِلَى النَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ وَ كَتَبَهُ قَالَ لَهُمْ هَذَا كِتَابُ اللَّهِ كَمَا أُنْزِلَهُ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا هَذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَنْ تَرَوْهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنَّمَا كَانَ عَلِيُّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ كَيْفَ جَمَعْتُ الْقُرْآنَ -

آنحضرت نے حضرت علیؑ سے فرمایا علی قرآن میرے بچھونے کے پیچھے رکھا ہے کچھ کتابوں میں ہے کچھ ریشمی کپڑوں پر کچھ متفرق کاغذوں پر دیکھو اس قرآن کو سنبھالو اور جمع کرو اور تلف مت ہونے دو جیسے یہودیوں نے توراۃ کو تلف کر دیا۔ یہ سن کر حضرت علیؑ گئے اور سارے اجزائے قرآن کو لے کر ایک زرد کپڑے میں لپیٹا پھر اس پر مہر کر دیا اور

فرمانے لگے میں تو اب چادر بھی نہیں اوڑھوں گا جب تک اس کو جمع نہیں کر لوں گا یہاں تک کہ کوئی شخص آپ کے ملاقات کے لئے آتا تو آپ بن چادر اوڑھے اس سے ملنے کے لئے نکلتے خیر آپ نے قرآن کو جمع کر لیا اور لکھ ڈالا پھر لوگوں کے پاس لے کر آئے اور کہنے لگے دیکھو یہ اللہ کی کتاب ہے اور ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح اللہ نے اس کو حضرت محمدؐ پر اتارا میں نے اس کو دو تختوں میں جمع کیا ہے (دو گتوں میں) لوگ کہنے لگے ہمارے پاس تو مصحف موجود ہے کہ اس میں سارا قرآن جمع ہے ہم کو اس کی کوئی احتیاج نہیں۔ یہ سن کر حضرت علیؑ نے فرمایا قسم خدا کی اب تم آج کے بعد اس قرآن کو کبھی نہیں دیکھو گے میرا فرض یہ تھا کہ تم کو قرآن جمع کرنے کی خبر کر دوں۔

میں :- کہتا ہوں یہ روایت اگر صحیح ہو تو حضرت علیؑ نے جو قرآن مرتب کیا وہ یہی قرآن تھا نہ اس سے زیادہ اگر حضرت علیؑ نے کوئی ایسا قرآن جمع کیا ہوتا جس میں کچھ وہ سورتیں یا آیتیں بھی ہوتیں جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں تو ضرور آپ کے خاص خاص اصحاب اور معتقدین ان کو یاد رکھتے۔ بلکہ ان کی صداہا اور ہزار ہا نقلیں کر کے اپنے لوگوں میں پھیلاتے رہتے۔ اقل درجہ حضرت علیؑ اپنی خلافت میں اس موجودہ قرآن کے آخر میں ان کو بڑھادیتے تاکہ اللہ کا کلام دنیا سے مفقود نہ ہونے پائے اور جب آپ نے ایسا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کا مرتب کیا ہوا قرآن یہی قرآن تھا جو سب لوگوں میں متداول اور معروف ہے اور اسی لئے آپ نے اس کی اشاعت کی ضرورت نہ سمجھی اور یہ عجیب بات ہے کہ منجملہ صحابہ اور تابعین کے بہت سے اشخاص ایسے تھے جن کو حضرت علیؑ سے ایک خاص الفت اور محبت تھی جیسے ابوذر عمارؓ جابرؓ مقدادؓ وغیرہم انھوں نے کیوں اس قرآن کی نقلیں نہیں لیں اور حضرت علیؑ نے ان کو اس کی نقل عنایت نہ فرمائی؟

إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَمَعَ الْقُرْآنَ فِي الْمَدِينَةِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُدَّةٍ قَدَرُهَا سَبْعَةُ أَيَّامٍ بَعْدَ وَفَاتِهِ۔ حضرت علیؑ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد

مدینہ میں سات دن میں قرآن جمع کیا۔

خُذِبِمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَصْحَابُكَ وَ أَتْرُكِبِ الشَّاذَّ الَّذِي لَيْسَ بِمَشْهُورٍ۔ وہ بات اختیار کر جس پر تیرے ساتھیوں نے اتفاق کیا ہو اور شاذ غیر مشہور بات کو چھوڑ دے۔ جَمَلٌ۔ جمع کرنا۔ گلا۔

جَمَالٌ۔ خوب روئی۔

جَمَلٌ۔ اونٹ۔ أَجْمَالٌ اور أَجَامِلٌ اور جَمَائِلٌ اور جَمَالٌ اور جَامِلٌ اور جُمْلٌ جَمَالَةٌ اور جَمَالَاتٌ جمع ہے۔ اور جَمَلٌ کشتی کی رسی کو بھی کہتے ہیں۔

كِتَابٌ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ أَجْمِلٌ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقُصُ۔ اس کتاب میں بہشتی اور دوزخی لوگوں کے نام ہیں اور اخیر پر ان کی میزان جوڑ دی گئی ہے (ٹوٹل) نہ ان میں بیشی ہو سکتی ہے نہ کمی (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں أَجْمَلْتُ الْحِسَابَ میں نے حساب جوڑ دیا تو اجمال جمع کا عمل ہے جو علم حساب کا پہلا عمل ہے اور اختصار کو بھی کہتے ہیں اور گول گول بات کہنے کو بھی۔

لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا وَبَاغُوهَا وَ أَكَلُوا أَثْمَانَهَا۔ اللہ تعالیٰ کی پھنکار یہودیوں پر جب ان پر چربی حرام ہوئی تو انہوں نے کیا کیا کہ چربی کو گلا یا پھر اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

يَأْتُونَنَا بِالسِّقَاءِ يَجْمَلُونَ فِيهِ الْوَذَكَ۔ ہمارے پاس مشک لاتے ہیں اس میں چربی گلاتے ہیں۔ ایک روایت میں يَجْمَلُونَ ہے حائے طی سے اکثر لوگوں نے يَجْمَلُونَ روایت کیا ہے۔

بِيرِ جَمَلٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا قَعَدَ الْجُمَلَاءُ عَلَى الْمَنَابِرِ يَقْضُونَ بِالْهَوَىٰ وَ يَقْتُلُونَ بِالْغَضَبِ۔ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب مولے فریبہ لوگ منبروں پر بیٹھ کر اپنی خواہش کے موافق حکم دیں گے اور غصے سے لوگوں کو قتل کریں گے (نہ اللہ کا دین پھیلانے کو اور شرک مٹانے کو)۔

جُمَلَاءُ۔ جمیل کی جمع ہے اصل میں جَمِيلٌ گلی

لوگوں کو دیکھا جو رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (رات بھر جاتے اور عبادت کرتے تھے) وہ نبیذ پیتے تھے (کھجور کا شربت) اور کسم کارنگا ہوا کپڑا پہنتے تھے۔

ثُمَّ عَرَضْتُ لَهُ امْرَأَةً حَسَنَاءَ جَمَلَاءَ - پھر آپ کے سامنے ایک عورت حسین اور خوبصورت آئی - (جَمَلَاءُ ایسا مونٹ ہے جس کا مذکر اس کے لفظ سے نہیں آیا جیسے دِیمَة هَطْلَاءُ تو اَجْمَلُ اور اَهْطَلُ مستعمل نہیں ہے)۔

جَاءَ بِنَاقَةٍ حَسَنَاءَ جَمَلَاءَ - ایک حسین پورے اعضا کی اونٹنی لے کر آیا - (جمال کا اطلاق ظاہری خوبصورتی اور باطنی خوبی دونوں پر ہوتا ہے)۔

إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ - اللہ تعالیٰ صاحب جمال ہے - یعنی اوصاف کاملہ سے موصوف ہے یا حسن کی کل باتیں اُس کی ذات مقدس میں موجود ہیں۔

فَائِدَةٌ - جہمیہ اور منکرین صفات نے اس حدیث کا بھی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خبر واحد ہے اس پر بھروسہ نہیں ہو سکتا، اللہ کی طرف جمال کی نسبت نہیں کر سکتے - اے بیوقوفو! جب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں آنکھیں منہ سب شریعت سے ثابت ہیں تو جمال میں کیا شک ہے بیشک وہ صاحب جمال ہے آخرت میں اس کا حسن و جمال دیکھ کر سب مومن فریفتہ ہوں گے اور اس کے دیدار سے ایسی خوشی ہوگی کہ دوسری بہشت کی سب نعمتیں بے حقیقت ہو جائیں گی مگر یہ کمبخت جہمیہ اور معتزلہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں گے - دوسری حدیث میں ہے کہ دجال کا نا ہوگا اور تمہارا پروردگار کا نا نہیں ہے - یہ بھی اشارہ ہے اس کے جمال کی طرف، مومنین کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جس پروردگار نے ایسے جمیل اور حسین انسان اور جانور پرند اور چرند پیدا کئے ہیں وہ جب اپنے تئیں کسی صورت میں ظاہر کرے گا تو وہ صورت کیسی حسین اور جمیل ہوگی - زنجیری صاحب کشف جو پکا معتزلی ہے وہ ان باتوں کا انکار کرتا ہے اور اہل حدیث پر مضحکہ اڑاتا ہے مگر آخرت میں اس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیسی غلطی پر تھا اور اللہ اور رسول نے جو فرمایا وہ سراسر حق اور واقعی تھا اس میں تاویل اور تحریف کی

ہوئی چربی کو کہتے ہیں جب آدمی میں چربی آتی ہے تو وہ بھلا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس لئے خوبصورت کو بھی جمیل کہنے لگے۔ بعض نے حسن اور جمال میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن چہرے کی خوبصورتی اور جمال اعضا کا سدھول ہونا اور ملاحظہ دونوں کو شامل ہے۔

إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَوْزَقُ جَعْدًا جَمَالِيًّا - اگر اس عورت کا بچہ گندم گون یا کالا یا راکھی رنگ گھونگر بال والا موٹا پیدا ہو۔

هَمَّ النَّاسُ بِنَحْرِ بَعْضِ جَمَائِلِهِمْ - لوگوں نے اپنے کچھ اونٹ نحر کر ڈالنے کا قصد کیا - (بعض نے کہا جَمَائِلُ جَمَالَة کی جمع ہے - اور جَمَالَة جَمَل کی جیسے رَسَائِلُ رِسَالَة کی۔

لِكُلِّ أَنَاثٍ فِي جَمِيلِهِمْ خُبْرٌ - ہر گروہ اپنے اونٹ کو خوب پہچانتا ہے - ایک روایت میں جَمِيلِهِمْ بہ تصغیر ہے - یہ ایک مثل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک قوم جو اپنے میں کسی کو سردار مقرر کرتی ہے تو کچھ سمجھ کر ہی کرتی ہے - ایک روایت میں فِي بَعْضِهِمْ ہے۔

أَاءُ خِذُ جَمَلِي - یہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا تھا کیا میں اپنے اونٹ کو قید کر سکتی ہوں (یعنی اپنے خاوند پر کوئی ایسا ٹوٹکہ کر سکتی ہوں کہ وہ دوسری عورت سے صحبت نہ کر سکے)۔

إِنَّهُ أَذِنَ فِي جَمَلِ الْبَحْرِ - آپ نے جمل البحر کھانے کی اجازت دی - جمل البحر سمندر کی ایک بڑی مچھلی جو اونٹ کے مشابہ ہوتی ہے۔

يَتَّخِذُ اللَّيْلُ جَمَلًا - رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (یعنی رات بھر جاتے تھے یا چلتے تھے جب کوئی رات بھر عبادت کرے بالکل نہ سوئے یا رات بھر چلتا رہے تو کہتے ہیں اس نے رات کو اونٹ بنا لیا - یعنی اونٹ کی طرح اس پر سوار رہا بالکل نہیں سویا)۔

لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَتَّخِذُونَ هَذَا اللَّيْلَ جَمَلًا يَشْرَبُونَ النَّبِيدَ وَيَلْبَسُونَ الْمُعْصَفَر - میں نے ایسے

ضرورت نہ تھی اور وہ جمال کو پسند بھی کرتا ہے۔

حَتَّى يَلْبِغَ الْجَمَلُ فِي سَمِ الْخِيَاطِ - مجاہدؒ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے حَتَّى يَلْبِغَ الْجَمَلُ فِي سَمِ الْخِيَاطِ - جُمْل - کشتی کا رسا - اسی طرح جَمْل بھی - بعض نے کہا آیت میں جَمْل سے اونٹ ہی مراد ہے۔

نَفَعْتَنِي أَيَّامَ الْجَمَلِ - جنگِ جمل کے دنوں میں اس سے مجھ کو کیا فائدہ ہوا - مراد وہ جنگ ہے جو حضرت علیؑ اور حضرت عائشہؓ کی ہمراہیوں میں بصرے کے دروازے پر ہوئی - اس جنگ میں حضرت عائشہؓ اونٹ پر سوار تھیں اس لئے اس کا نام جنگِ جمل ہو گیا۔

أَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ - دنیا کمانے میں دل توڑ کر کوشش نہ کرو (آخرت کا خیال مقدم رکھو تھوڑی سی مختصر کوشش دنیا کے لئے بھی اگر کرو تو قباحت نہیں ہے مگر پورا دل اس میں نہ لگاؤ کہ آخرت کی پرواہ نہ رہے)۔

إِخْلُقْ فَإِنَّهُ يَزِيدُ فِي جَمَالِكَ - سرمندا اس سے تیری خوبصورتی بڑھے گی۔

خَلَقَ الرَّأْسِ مَثَلَةً لِّأَعْدَائِكُمْ وَ جَمَالَ لَكُمْ - سرمندا اور لوگوں کے لئے مثلہ ہے مگر تمہارے لئے جمال ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَ التَّجَمُّلَ - اللہ تعالیٰ خوبصورتی اور خوبصورت بننے کو پسند کرتا ہے۔

حِسَابُ الْجَمَلِ - ابجد کا حساب۔

أَسْلَمَ أَبُو طَالِبٍ بِحِسَابِ الْجَمَلِ - ابو طالب مرتے وقت اسلام لائے اور انہوں نے انگلیوں سے ایسا اشارہ کیا جو حسابِ جمل میں ۶۳ کے لئے موضوع ہے۔

میں :- کہتا ہوں امامیہ نے بہت سی حدیثیں ابو طالب کے مسلمان ہو جانے کی نقل کی ہیں مگر اہل سنت کی صحیح روایتوں میں یوں ہے کہ ابو طالب نے مرنے تک اسلام نہیں قبول کیا آخری کلمہ جو انہوں نے مرتے وقت کہا وہ علی دین عبدالمطلب تھا - اسی لئے آنحضرتؐ نے ان پر جنازے کی نماز نہیں پڑھی بلکہ حضرت علیؑ سے فرمایا ان کو جا کر ایک گڑھے میں دفن دے

چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا واللہ اعلم۔

مُجَامِلَةٌ - لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا - عَلَيْكُمْ بِمُجَامِلَةِ أَهْلِ الْبَاطِلِ - تم کو باطل اور ناحق دین والوں سے بھی خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا چاہئے ان کے ساتھ نرمی اور ملائمت سے گفتگو کرنا چاہئے (یہ نہیں کہ ان کو کافر، مردود، جہنمی کہہ کر ان سے لڑائی مول لینا)۔

جَمَّال - اونٹ والا، شتر بان۔

جُمْلَةٌ - مجموعہ، کلام کا ایک فقرہ جس پر سکوت ہو سکے۔ جَمٌّ - اور جُمُومٌ جمع ہونا، بہت ہونا، بھرنا۔

جَمُّ الْفَرَسِ جَمَامًا - گھوڑے کو مادہ پر چڑھانا یا اس پر سواری کرنا چھوڑ دیا گیا ایسے ہی أَجَمُّ الْفَرَسِ ہے۔

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الرُّسُلُ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَ خَمْسَةٌ عَشْرًا ثَلَاثَةٌ عَشَرَ جَمَّ الْغَفِيرِ - میں نے عرض کیا رسول اللہ دنیا میں کتنے رسول آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا تین سو پندرہ یا تین سو تیرہ ایک جم غفیر یعنی بہت سارے - بعض نے کہا صحیح یوں ہے جَمًّا غَفِيرًا -

میں :- کہتا ہوں کہ دونوں صحیح ہیں جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ وَ أَجَمًّا غَفِيرًا اور جَمَّ الْغَفِيرِ اور جَمَّ الْغَفِيرَةِ اور الْجَمَّ الْغَفِيرِ اور جَمَاءَ الْغَفِيرِ اور جَمَاءَ الْغَفِيرَةِ اور الْجَمَاءَ الْغَفِيرَةِ اور جَمَاءَ غَفِيرَةٍ اور بِجَمَاءِ الْغَفِيرِ وَالْغَفِيرَةِ - یعنی بہت سارے سب کے سب آئے - جَمُّ کا معنی بہت سارے اور غفیر ڈھانپنے والا یعنی بڑی جماعت - محیط میں ہے جَاءَ وَ الْجَمَّ الْغَفِيرِ - یعنی سب آئے - وضع شریف کوئی ان میں کا باقی نہ رہا۔

حُبًّا جَمًّا - بڑی محبت، بہت الفت۔

إِنَّ اللَّهَ لَيَذْنِبُنَّ الْجَمَاءَ - اللہ تعالیٰ بے سینگ والے جانور کو (سینگ والے سے) بدلہ دلائے گا۔

أَمْرُنَا أَنْ نَبْنِيَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَ الْمَسَاجِدَ جَمًّا - ہم کو حکم ہوا شہروں اور مکانوں کو کنگورے دار بنانے کا اور مسجدوں کو بے کنگورے (اب لوگوں نے الٹا کر لیا ہے ہر مسجد میں کنگورے دیواروں پر بناتے ہیں اور مکانوں کی

تباہ کر دیا۔ جمیم ایک گھاس ہے جو لمبی ہو کر بالوں کی طرح ہو جاتی ہے۔

رَمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَفَرُ جَلَّةٍ وَقَالَ ذُونُكَهَا فَإِنَّهَا تُجَمُّ الْفُؤَادَ۔ (طلحہ نے کہا) آنحضرتؐ نے ایک بھی دانہ میری طرف پھینکا اور فرمایا یہ لے اس سے دل کو تسکین اور تفریح ہوتی ہے۔

فَإِنَّهَا تُجَمُّ الْفُؤَادَ الْمَرِيضَ۔ تَلْبِينُ (آٹے یا بھوسی کا ہریہ) بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے (رنج کم کرتا ہے)۔
فَإِنَّهَا مُجَمَّةٌ لَهَا يَامُجَمَّةٌ لَهَا۔ وہ اس کو تسلی دے گا (آرام بخشنے کا رنج اور تکلیف کم کرے گا یہ جَمَام سے ہے بمعنی راحت و آرام)۔

هُوَ وَاسِعُ الْمَجَمِّ۔ وہ کشادہ سینہ کا آدمی ہے۔
فَقَدْ جَمُوا۔ وہ آرام پا گئے ان کا شمار بڑھ گیا۔
فَاتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِينَ رِوَاءَ۔ لوگ پانی پر پہنچے آرام سے سیراب ہو کر۔

لَا ضَبْحَنَا غَدًا حِينَ نَدْخُلُ عَلَى الْقَوْمِ وَبِنَا جَمَامَةً۔ کل صبح کو ہم جب ان لوگوں کے پاس پہنچیں گے تو خوب آرام سے شکم سیر۔

بَلَّغَهَا أَنَّ الْأَخْنَفَ لَامَهَا فِي شَعْرِ فَقَالَتْ لَقَدْ اسْتَفْرَغَ حُلْمَ الْأَخْنَفِ هَجَاؤُهُ إِيَّايَ أَلَيْكَ كَانَ يَسْتَجِمُّ مَثَابَةً سَفْهَةٍ۔ حضرت عائشہؓ کو خبر پہنچی کہ اخنف نے ایک شعر میں ان پر ملامت کی ہے تو انہوں نے کہا اخنف نے جو میری ہجو کی تو عقل سے خالی ہو گیا وہ کیا میرے لئے اپنی حماقت کا خزانہ جوڑ رہا تھا (جمع کر رہا تھا)۔

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَجِمَّ لَهُ النَّاسُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لئے جمع ہو کر کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے ایک روایت میں یَسْتَجِمُّ ہے خائے مجھ سے۔ یعنی کھڑے کھڑے ان کی بوبدل جائے (پسینہ آ کر)۔

تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْوَحْيُ أَجَمُّ مَا كَانَ۔ آنحضرتؐ کا جب انتقال ہوا اس

دیواریں خالی رکھتے ہیں)۔

أَمَّا أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ فَلَوْ كَتَبْتُ إِلَيْهِ إِذْ بَخَّ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ شَاةً لَوَاجَعْنِي فِيهَا أَقْرَنَاءُ أَمْ جَمَاءُ۔ (عمر بن عبد العزیز نے کہا) ابو بکر بن حزم کا تو یہ حال ہے اگر میں ان کو لکھوں کہ مدینہ والوں کے لئے ایک بکری کا ٹوٹو وہ پھر پوچھیں گے کہ سینگ والی بکری یا بے سینگ والی (یعنی ان کے مزاج میں بڑی احتیاط ہے)۔

جَمَاءُ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے مدینہ سے تین میل پر۔

كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جُمَّةٌ۔ آنحضرتؐ کے سر مبارک پر کندھوں تک بال تھے (یعنی کانوں کی لو سے بھی نیچے۔ کندھوں پر پڑے ہوئے اگر کانوں کی لو تک ہوں تو اس کو عربی میں لِمَمَ کہتے ہیں جُمَم سے کم و فَرَّہ ہے۔

وَقَدْ وَفْتُ لِي جُمِيمَةً۔ حضرت عائشہؓ نے کہا جب میں آنحضرتؐ کے گھر میں آئی اس وقت میرے بال بہت ہو کر کندھوں تک ہو گئے تھے (یعنی بیماری سے بال گر جانے کے بعد دوبارہ بال اگ کر یہاں تک پہنچے تھے)۔

وَأَنَا مُجَمَّةٌ۔ میرے بال کندھوں تک تھے۔ جیسے چھوٹے بچوں کے ہوتے ہیں۔

كَأَنَّمَا جُمِمَ شَعْرُهُ۔ گویا آپ کے بال کندھوں تک تھے۔ ایک روایت میں جُمِمَ ہے خائے ہطی سے اس کا ذکر آگے آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

لَعَنَ اللَّهُ الْمُجَمِّمَاتِ مِنَ النِّسَاءِ۔ اللہ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی طرح پٹے رکھیں (بالوں کو لمبا نہ ہونے دیں)۔

لَوْلَا جُمَّتُهُ۔ اگر اس کے بال لمبے نہ ہوتے (کندھوں تک حالانکہ خود آنحضرتؐ نے کندھوں تک بال رکھے ہیں مگر اس حدیث میں اس کی برائی کی شاید وہ ناز اور تکبر کی نیت سے ایسا کرتا ہوگا)۔

اجْتَاَحَتْ جَمِيمَ الْيَبْسِ۔ سوکھی زمین کی جمیم کو بھی

وقت وحی بہت کثرت سے آرہی تھی۔

مَالُ أَبِي زَرْعٍ عَلَى الْجُمُعِ مَحْبُوسٌ - ابو زرع کا مال دیت مانگنے والوں میں رکا ہوا ہے۔ یہ جمع ہے جُمُعۃ کی جمع وہ جماعت جو دیت مانگنے آئے۔

جُمَانِی - لمبے پٹوں والا یا رشا ٹیل بڑی داڑھی والا۔
جَمَامًا وَقُوَّةً - راحت اور طاقت۔

لَا يُجَاوِزُنِي ظَلَمُ ظَالِمٍ وَلَوْ نَطَحَتْ مَاءَ بَيْنِ الْقُرْنَاءِ إِلَى الْجَمَاءِ - کسی ظالم کا ظلم میرے سامنے نہیں چلے گا یہاں تک کہ سینگ دار جانور کی ایک مار بے سینگ والی کو (اس کا بھی تدارک میں کروں گا)۔

إِنَّ الْمَسَاجِدَ لَا تُبْنَى جُمًا - مسجدیں بن کنگوروں کے نہ بنائی جائیں (یہ اگلی حدیث کے مخالف ہے۔ اور شاید کنگوروں سے یہاں مینار مراد ہوں)۔

لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ حَاضَتْ أَنْ تَتَّخِذَ قُصَّةً وَلَا جُمَّةً - جو عورت حیض والی ہو جائے (یعنی جوان ہو جائے) اس کو بری نکالنا یا پٹے رکھنا درست نہیں (کیونکہ یہ مردوں کی مشابہت ہے)۔

وَكَانَ يَنْهَى عَنْ أُولَئِكَ الْجُمَانِينَ - وہ ان بال والوں سے منع کرتے تھے (ان کو صدقہ دینے سے) ایک روایت میں مَجَانِينَ ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ مراد مخالفین ہے۔

لَوْ صَبَّتِ الدُّنْيَا بِجَمَاتِهَا عَلَى الْمُنَافِقِ أَنْ يُحِبَّنِي مَا أَحَبَّنِي - اگر تو دنیا بھر کا مال منافق پر بہا دے اس لئے کہ مجھ سے محبت رکھے جب بھی وہ مجھ سے محبت نہ رکھے گا میرا مخالف ہی رہے گا (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے اسی مضمون کی دوسری مرفوع حدیث ہے کہ علیؑ سے وہی محبت رکھے گا جو مومن ہو اور علیؑ سے بغض وہی رکھے گا جو منافق ہو)۔

جَمَّه - وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو جائے۔ اور اس کی جمع جَمَّات ہے۔ محیط میں ہے کہ جَمَّه وہ کنواں جس میں بہت پانی ہو۔

إِنْ تَغْفِرِ اللَّهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا - خداوند اتوجب بخشنے والا

ہے تو سب گناہ بخش دے گا یا بہت لوگوں کو بخش دے گا۔ اس کا دوسرا مصرعہ یہ ہے وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا الْمَاءُ اور کون بندہ تیرا ایسا ہے جس نے کوئی قصور نہ کیا ہو۔

جُمَان - موتی یا چاندی کے موتی بنے ہوئے۔

يَتَحَدَّرُ مِنْهُ الْعَرَقُ مِثْلُ الْجُمَانِ - ان میں سے پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا۔

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانُ اللَّؤْلُؤِ - جب سر اٹھاتے تو اس میں سے موتی کے دانے ٹپکتے۔

كَأَنَّهَا مِنْ حُسْنِهَا جُمَانٌ - وہ حسن کی وجہ سے گویا موتی کا دانہ ہے۔

وَتُضَيُّءُ فِي وَجْهِ الظَّلَامِ مُنِيرَةً كَجُمَانَةِ الْبَحْرِيِّ سُلَّ نِظَامُهَا - وہ اندھیرے میں اس طرح چمکتی ہے جیسے دریائی موتی جن کی لڑی نکال لی گئی ہو۔ (یہ لبید کا شعر ہے ایک گائے کی تعریف میں)۔
جَمْهَرَةٌ - جمع کرنا۔

جَمْهُور - اونچا ٹیلہ۔ اکثر لوگ، بڑی جماعت، اچھی عورت۔ جَمَاهِير جمع۔

إِنَّا لَأَنْدَعُ مَرَوَانَ يَرْمِي جَمَاهِيرَ قَرْنِشَ بِمَشَاقِصِهِ - ہم مروان کو نہیں چھوڑنے والے کہ وہ قریش کی جماعتوں پر اپنے تیر چلاتا رہے۔

أَهْدَى لَهُ بُخْتَجٌ هُوَ الْجَمْهُورِيُّ - ابراہیم نخعی کو کسی نے بختج بھیجا یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو حلال ہے جس کو جمہوری کہتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں۔

جَمْهُرُ أَقْبَرَةٍ - اس کی قبر پر مٹی کا ڈھیر کر دو (گلا وہ نہ کرو نہ گچکاری)۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ النُّونِ

جَنَاءٌ يَأْجُنَاءُ - جھکنا کبڑا ہونا۔

إِنَّ يَهُودِيًّا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُجْنِي عَلَيْهَا يَأْجُنَائِي عَلَيْهَا - ایک یہودی مرد نے ایک عورت سے زنا کیا آنحضرتؐ نے دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم

رہے۔ اہل حدیث نے اسی وجہ سے مستعمل پانی کو پاک اور پاک کرنے والا کہا ہے اور جو لوگ اس کو ناپاک کہتے ہیں ان کے پاس کوئی قوی دلیل نہیں ہے البتہ اگر مستعمل پانی کا کوئی وصف بدل جائے تب تو وہ نجس ہوگا۔ لَا يَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ الْقُرْآنَ حَاضَةً اور جنبی قرآن نہ پڑھیں (لیکن جوڑ کی قرآن سیکھتی ہو جو حیض کی حالت میں بھی سبق مانع نہ کرے اس کے لئے قرآن پڑھنا جائز رکھا ہے)۔

لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ۔ نہ تو زکوٰۃ کے مال کو تحصیل دار اپنی فرد گاہ تک منگوائے نہ مال والے اپنے تحصیل دار سے دور لے جائیں کہ اس کو وہاں تک جانا پڑے اور بعض نے جنبی کی وہی تفسیر کی ہے جو اوپر جَلْبَ کی بحث میں گذر چکی۔

كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنَّبَةِ الْيُمْنَى وَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمُجَنَّبَةِ الْيُسْرَى۔ خالد بن ولید لشکر کے میمنہ میں اور زبیر بن عوام میسرہ میں تھے (جب آنحضرت مکہ کو فتح کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے)۔

هُنَّ مُقَدَّمَاتٌ وَ مُجَنَّبَاتٌ وَ مُعَقَّبَاتٌ۔ باقیات صالحات (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر) آگے بھیجنے والے ہیں اور شیطان سے یا گناہوں سے (دور رکھنے والے اور پیچھے سے بھی ثواب پہنچانے والے ہیں) (یعنی مرنے کے بعد بھی)۔

وَعَلَى جَنْبَتِي الصِّرَاطِ ذَا عٍ۔ پل صراط کے دونوں طرف ایک بلانے والا ہوگا۔

و يُرْسَلُ الْإِمَانَةُ وَ الرَّحْمُ فَتَقُومَانِ جَنْبَتِي الصِّرَاطِ۔ ایمان داری اور ناطہ دونوں بھیجے جائیں گے وہ پل صراط کے دونوں طرف کھڑے ہو جائیں گے (کیونکہ امانت داری اور ناطہ پروری دونوں ایسی اعلیٰ صفتیں ہیں جو ہر مومن کے لئے ضروری ہیں اور تمام شریعتوں میں ان کی تاکید ہے)۔

مَرَّ بِجَنْبَاتِ أُمِّ سَلِيمٍ۔ آپ ام سلیم کے کناروں پر گذرے۔

عَلَيْكُمْ بِالْجَنَبَةِ فَإِنَّهَا عَفَافٌ۔ عورتوں سے الگ

دیا (جب پتھروں سے مار پڑنے لگی تو مرد نے عورت پر جھکنا شروع کر دیا) (اس کو پتھروں کی مار سے بچانے کے لئے)۔

أَبْيَضُ أَجْنَاءُ خَفِيفُ الْعَارِضِينَ۔ (حضرت اسحاق پیغمبر کا حلیہ یہ تھا) سفید رنگ کپڑے ہلکے رخساروں والے۔ بعض نے کہا اجنأ کا معنی گردن جھکی ہوئی۔

كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَبْيَضَ نَحِيفًا خَفِيفُ الْعَارِضِينَ أَجْنَاءَ۔ ابو بکر صدیق سفید رنگ دبلے پتلے پچی گال والے جھکے ہوئے آدمی تھے۔

مُجَنَّبًا يَمْجَنَّا۔ ڈھال یا کمان کیونکہ وہ جھکی ہوئی ہوتی ہے۔

جَنْبٌ۔ دھکیلنا، دفع کرنا، ہٹانا، دور کرنا۔

جُنُوبٌ۔ اتری ہوا چلنا۔

جَنَابَةٌ۔ نجس ہونا۔

جُنُبٌ۔ ناپاک جس کو نہانے کی حاجت ہو۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُنُبٌ۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں جنبی ہو (یعنی رحمت کے دورہ کرنے والے فرشتے جو محبت سے مومنوں کے پاس آیا کرتے ہیں اور جنبی سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو اکثر ناپاکی کی حالت میں رہا کرتا ہو جنابت کا غسل نہ کرتا ہو ناپاک رہنے کی اس نے عادت کر لی ہو۔

الْإِنْسَانُ لَا يُجْنِبُ يَ لَا يُجْنِبُ۔ آدمی جنبی کے چھو جانے سے جنبی نہیں ہوتا اس طرح کپڑا یا پانی یا زمین بھی جنبی کے ہاتھ لگانے سے نجس نہیں ہوتی۔ مثلاً جنبی پانی میں ہاتھ ڈال دے تو وہ پانی نجس نہ ہوگا یا کپڑے میں جنبی کا پسینہ لگ جائے یا حائضہ عورت کا تو وہ کپڑا ناپاک نہ ہوگا جیسے کہ دوسری حدیث میں ہے الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجَسُ مَوْسِمًا نَاقًا نہیں ہوتا گو وہ جنبی ہو یا حائضہ ہو یعنی اس کا بدن اور پسینہ وغیرہ ناپاک نہیں ہے)۔

إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ۔ پانی جنبی نہیں ہوتا (گو جنبی اس میں ہاتھ ڈال دے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت کپڑے میں ہاتھ ڈال کر اس سے جنابت کا غسل کرتے

رہنا اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ہر وقت عورتوں کی صحبت میں مت بیٹھو) اس سے آدمی پاک رہتا ہے (بدکاری اور گناہوں سے بچا رہتا ہے)۔

رَجُلٌ ذُو جَنْبَةٍ - (عرب لوگ اس مرد کو کہتے ہیں) جو لوگوں کی صحبت سے الگ رہے (یعنی گوشہ نشین ہو)۔

اِسْتَكْفُوا جَنَابِيْهِ - دونوں طرف سے آپ سے مانگنے لگے (یہ تشبیہ ہے جناب کا۔ اصل میں جناب کہتے ہیں جانب، صحن، احاطہ اور بارگاہ کو اب یہ تعظیم کے لئے نام سے پہلے استعمال ہونے لگا ہے جیسے جناب رسول کریم)۔

اَجْدَبَ بَنَا الْجَنَابِ - ہمارے گرد اگر سب خشک سالی ہوگئی (قحط پڑ گیا)۔

اَهْلُ جَنَابِ الْهَضْبِ - جناب الہضب کے لوگ (یہ ایک مقام کا نام ہے)۔

ذَاثُ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ - پسلی کی بیماری میں شہادت کا ثواب ہے (ذات الجنب ایک سخت بیماری ہے جس میں پسلی کے اندر ایک دل ہو جاتا ہے اکثر آدمی اس سے ہلاک ہو جاتا ہے)۔

الْمَجْنُوْبُ شَهِيدٌ - اس کا بھی وہی معنی ہے۔
مِنْهَا ذَاثُ الْجَنْبِ - (قسط بہت سی بیماریوں کے لئے مفید ہے) ان میں سے ایک ذات الجنب ہے (قسط ایک دوا ہے)۔

قَطَعَ جَنْبًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ - اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی ایک بڑی ٹکڑی کاٹ دی یا ان کا مطلب کاٹ دیا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَا فَعَلْتَ فِيْ جَنْبِ حَاجَتِيْ تو نے میرے کام کے بارے میں کیا کیا، امام بخاری کی روایت میں فَقَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنی اللہ نے ان کی جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا (جو ہماری خبریں ان کو پہنچاتے تھے)۔

فَاِذَا الرَّحَا يَطْحَنُ وَ التَّنُوْرُ مَمْلُوْءٌ جُنُوْبُ شِوَاءٍ - ایک شخص کو بھوک لگی کھانے کو کچھ نہ تھا وہ جنگل میں گیا

اور پروردگار سے دعا کی کیا دیکھ رہا ہے چکی میں آٹا پس رہا ہے اور تندور میں گوشت کے ٹکڑے بھرے ہوئے ہیں جو بھن رہے ہیں۔

بِعِ الْجَمْعِ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعُ بِهَا جَنْبِيَا - ملوان کھجور (اچھی بری) روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیہ دے کر جنب کھجور خرید لے۔ جنب کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے۔

اِنَّ الْاِبِلَ جُنِبْتُ قَبْلَنَا الْعَامَ - اس سال ہماری طرف اونٹ بیاٹے نہیں (ان کا دودھ ہی نہیں ہوا یا کم ہوا)۔

اَكْلُ مَا اَشْرَفَ مِنَ الْجَنْبَةِ - میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں۔ بعض نے کہا جنبہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعض نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

الْجَانِبُ الْمُسْتَغْرِ زَيْتَابٌ مِّنْ هَبْتِهْ - مسافر پردیسی جو تحفہ لا کر اس سے زیادہ کا طالب ہو تو اس کو بدل دینا چاہئے (یعنی اس کے تحفہ کا بدل کرنا ضرور ہے)۔

عَلَى جَانِبِ الْخَبَرِ - جو مسافر کہیں سے آئے وہ خبر بیان کرے۔

هُمْ اَجْنَابُ النَّاسِ - وہ مسافر لوگ ہیں (یہ جنب کی جمع ہے بمعنی پردیسی)۔

فَاَصَبَتْ جَنْبَهُ - تو نے اس کی پھلو کو صدمہ پہنچایا۔ ایک روایت میں جَبَّتَهُ ہے یعنی دل کے دانے کو۔

لَا يَجِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَ غَيْرُكَ - علی میرے اور تیرے سوا کسی کو جب رہ کر اس مسجد سے گذرنا درست نہیں (اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ اور حضرت علیؑ کا دروازہ مسجد ہی میں تھا اور سب دروازے آپؐ نے بند کر دیئے تھے)۔

مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ - جب تک کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔ جَنَبُوا مَسَاجِدَكُمْ - اپنی مسجدوں کو بچاؤ یا دور رکھو۔
تَوَضَّأُوا مِنْ سُوْرِ الْجَنْبِ - جنب آدمی کے جھوٹے

پانی سے وضو کر لو (کیونکہ جب کا جھوٹا پانی ناپاک نہیں ہے)۔

أَضَعُ جَنْبِي وَ أُنَامُ - میں اپنا پہلو زمین پر رکھتا ہوں اور سو جاتا ہوں۔

بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي - تیرا نام لے کر میں نے اپنا پہلو زمین پر رکھا۔

أَوْذَى فِي جَنْبِكَ - پروردگار تیری اطاعت میں ان کو تکلیف پہنچی یا تیرے کام میں۔

أَنَا جَنْبُ اللَّهِ - یہ حضرت علی کا قول ہے میں اللہ کا مقرب ہوں۔

نَحْنُ جَنْبُ اللَّهِ - ہم اہل بیت رسالت اللہ کے نزدیک والے ہیں۔

فِي جَنْبِ اللَّهِ - اللہ کی ذات میں یا اس کے کام میں۔ عَاصِفَةٌ جَنَابِيَّةٌ - اتری آندھی۔

جَنِيْبِهِ - کوئل جانور جو سامنے چلایا جاتا ہے اسکی جمع جَنَائِبُ ہے۔

يَقْوُدُونَ جَنَائِبَ مِنْ نُورٍ - نور کے کوئل جانور کھینچ رہے ہوں گے۔

طَوَّعَ الْجَنَابَ - وہ گھوڑا جو منہ کا نرم ہو سہل سے کھینچتا ہے۔

الْجَارُ الْجَنْبُ - جو پڑوسی غیر ہوا پنا رشتہ دار نہ ہو۔

أَكُلُ مَا أَشْرَفَ مِنَ الْجَنْبَةِ - میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں۔ بعض نے کہا جنبہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعض نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

الصَّاحِبُ بِالْجَنْبِ - رفیق ہم پہلو۔

تَجَنَّبَ - دور ہونا، دور کرنا۔

جُنْبُدَةٌ - گنبد، قبہ۔

فِيهَا جَنَابِدُ مِنْ لَوْلُؤٍ - بہشت میں موتی کے گنبد ہوں

گے۔ یہ جمع ہے جُنْبُدَةٌ یا جُنْبُدَہ کی۔

جُنُحٌ یا جُنُحٌ - ٹکڑا، حصہ یا تاریکی یا شروع کرنا بازو۔

جُنُوحٌ - مائل ہونا۔ جھکنا۔

إِجْنَاحٌ - مائل ہونا، مائل کرنا۔ ایسے ہی اِسْتَجْنَحَ

لازم اور معتدی دونوں طرح آیا ہے۔

أَمَرَ بِالتَّجْنُحِ فِي الصَّلَاةِ - آنحضرتؐ نے نماز میں

یہ حکم دیا کہ سجدہ کرتے وقت اپنے بازوؤں کو زمین سے جدا

رکھے اسی طرح پہلو سے صرف ہتھیلیوں کو زمین پر لگائے ان

پر زور دے تو دونوں بازو پرندوں کے پنکھوں کی طرح ہو

جائیں گے (جب وہ اڑتے ہیں) یہ ماخوذ ہے جناح سے جو

پرندے کے پنکھ کو کہتے ہیں۔

إِذَا صَلَّى جُنُحٌ - آپ جب نماز پڑھتے تو سجدے میں

دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے۔

يُجَنِّحُ فِي سَجُودِهِ - اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنَحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ -

طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پنکھ بچھا دیتے ہیں (کہ ان کو

روندا ہوا چلے یا پنکھ بچھانے سے یہ مراد ہے کہ طالب علم کی

تعظیم کرتے ہیں اس کے سامنے تواضع سے پیش کرتے ہیں یا

مجلس علم میں اترتے ہیں) اڑنا چھوڑ دیتے ہیں یا طالب علم پر

سایہ کرتے ہیں۔

میں:- کہتا ہوں مراد وہ طالب علم ہے جو خاص

پروردگار کی رضا مندی اور آخرت کی بہبودی کے لئے دین کا

علم حاصل کرتا ہو یعنی قرآن اور حدیث اور ان کے لوازم کا

لیکن منطق، فلسفہ اور دنیاوی علوم پڑھنے والا طالب علم اس میں

داخل نہیں ہے۔ اسی طرح وہ طالب علم بھی جو دین کا علم کسی

دنیاوی غرض سے یا بحث و مباحثہ فخر و تکبر دوسرے عالموں سے

مقابلہ اور ان کو ذلیل کرنے کے لئے پڑھے)۔

تُظِلُّهُمْ الطَّيْرُ بِأَجْنَحَتِهَا - پرندے اپنے پنکھوں سے

ان پر سایہ کریں گے۔

لیکن اس کے برعکس اگر کوئی طالب علم دنیاوی سائنسی علوم و فنون کو دینی و انسانی فلاح و بہبود کے لیے حاصل کرے تو وہ قطعاً اس فضیلت میں شریک ہے۔ (م)

كَانَ وَقَبِلَ الْجَوَانِحِ - آپ کے سینہ کی پسلیاں ٹوٹی ہوئیں تھیں (یعنی اکثر ملول اور محزون رہتے - محیط میں ہے کہ جَوَانِحِ سینہ کے پاس کی پسلیاں جیسے ضُلُوعِ پشت کی پسلیاں - یہ جمع ہے جَانِحَةٍ کی -

إِذَا اسْتَجَنَحَ اللَّيْلُ فَانْكَبُوا صَبْيَانَكُمْ - جب رات کا پہلا حصہ آجائے یا تاریکی شروع ہو تو اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو ان کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ اس وقت شیطان پھیلنے لگتا ہے -

وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ - رات کی تاریکی شروع ہو گئی -

إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صَبْيَانَكُمْ - جب رات کا پہلا ٹکڑا آجائے تو اپنے بچوں کو روک رکھو (باہر نہ پھرنے دو ایک روایت میں فَاسْكَبُوا صَبْيَانَكُمْ ہے یعنی ان کو ایک جگہ ٹھہرا دو) -

يَابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ - یہ آپ نے عبد اللہ ابن جعفر بن ابی طالب کو کہا ان کے والد جعفر ابن ابی طالب جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے تھے - آنحضرتؐ نے خواب میں ان کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں ان کا لقب اس روز سے ذوالجناحین ہو گیا یعنی دو پنکھ والے -

لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ - آنحضرتؐ نے جبریلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا تو ان کے چھ سو پنکھ تھے -

وَهَوْلًا وَ أَجْنَحَةً - اور ڈراؤنی چیزیں اور پنکھ (یہ فرشتوں کے پنکھ تھے اگر ابو جہل آنحضرتؐ کے قریب جاتا تو اس کے تکیے بوٹیاں اڑا دالتے) آدمی کا جناح اس کے بغل سے لے کر بازو تک -

وَمَا يَجْنَحُ إِلَيْهِ نَفْسُهُمْ - جدھر ان کے دل مائل ہوں -

فَاجْتَنَعَ عَلَى أَسَامَةِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ - آنحضرتؐ نے بیماری میں اپنا مزاج ذرا ہلکا پایا تو اسامہ پر جھکے ہوئے ٹیکا لگائے ہوئے مسجد میں تشریف لائے -

إِنِّي لَا جُنْحَ أَنْ أَكُلَ مِنْهُ - مجھ کو یتیم کا مال کھانا گناہ

معلوم ہوتا ہے - یہ جُنَاح سے ماخوذ ہے بمعنی گناہ -

إِنَّ لِكُلِّ مَلَكٍ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَ مَنْ حَوْلَهُ أَرْبَعَةُ أَجْنَحَةٍ أَمَّا جَنَاحَانِ فَعَلَى وَجْهِهِ مَخَافَةٌ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْعَرْشِ فَيَضَعُقُ وَ أَمَّا جَنَاحَانِ فَيَطِيرُ بِهِمَا - (وہب بن منبہ نے کہا) عرش اٹھانے والے فرشتوں اور ان کے گرد و پیش فرشتوں کے چار چار پنکھ ہیں دو پنکھ تو منہ پر ہیں اس لئے کہ عرش پر نظر پڑ کر بے ہوش نہ ہو جائیں اور دو پنکھ اڑنے کے لئے -

میں :- کہتا ہوں فتنی نے جو بعض سے نقل کیا کہ فرشتوں کے پنکھ سے اصلی پنکھ جو پرندے میں ہوتا ہے وہ مراد نہیں ہے کیونکہ کسی پرند کے دو پنکھ سے زیادہ تین پنکھ بھی نہیں ہوتے بھلا چھ سو پنکھ کیسے ہو گئے تو پنکھ ایک صفت ہے صفات ملائکہ میں سے جو بن دیکھے سمجھ میں نہیں آتی یہ کلام صحیح نہیں ہے دو پنکھ اللہ تعالیٰ نے پرندوں میں پیدا کئے ہیں اور فرشتوں کا قیاس ان پر نہیں ہو سکتا نہ فرشتوں کو ہم نے دیکھا ہے تو کوئی امر اس سے مانع نہیں کہ ان کی خلقت ایسی ہے جس میں تین چار پانچ چھ سو پنکھ تک ہوں اور وہب بن منبہ کا کلام اس پر دلالت کرتا ہے اور جب قامت زیادہ طویل ہو تو تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھ سو کیا ہزار پنکھ لگ سکتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے صفات کی تاویلات کرتے ہیں اب فرشتوں کے اعضا کی بھی تاویل کرنے لگے حالانکہ فرشتے مخلوق اور حادث اور اجسام لطیفہ ہیں ان کے اعضا کی تاویل کی کیا ضرورت ہے -

خَلَقَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ مُخْتَلِفَةً وَ قَدَرَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ وَلَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا فرشتے کئی شکل کے ہیں اور آنحضرتؐ نے جبریلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا ان کے چھ سو پنکھ تھے آسمان سے لے کر زمین تک بھر دیئے تھے (بھلا جب اتنی بڑی قامت ہو تو چھ سو پنکھ کیا چھ لاکھ پنکھ بھی ہو سکتے ہیں) -

كَانَ مُجْنَحًا فِي سُجُودِهِ - آنحضرتؐ سجدے میں

اپنی کہیاں زمین سے اٹھا کر رکھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پرندے کی پنکھ کی طرح کر لیتے۔

إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبَدَ لَهُ بِيَدَيْهِ جَنَاحَيْنِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَاءُ - اللہ تعالیٰ نے جعفر بن ابی طالب کو ان کے ہاتھوں کے بدل (جو جنگ موتہ میں کاٹ ڈالے گئے تھے) دو پنکھ دیئے ہیں وہ بہشت میں جہاں چاہتے ہیں اڑ کر چلے جاتے ہیں۔

جَنَاح - آنحضرتؐ کے گھوڑے کا بھی نام تھا۔ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَضَلٍ أَوْ خَفٍّ أَوْ حَافِرٍ - اصل حدیث یہیں تک ہے لیکن اَوْ جَنَاحِ اس میں بڑھا دیا گیا یعنی آگے بڑھنے کی شرط کسی میں نہیں ہونی چاہئے مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے یا پنکھ میں۔ اصل حدیث میں تین ہی چیزیں مذکور تھیں۔ تیر اور اونٹ اور گھوڑا لیکن ایک جھوٹے شخص نے بادشاہ کی خاطر سے جو کبوتر اڑایا کرتا تھا۔ اس حدیث میں او جناح کا لفظ بڑھا دیا۔ لعنتہ اللہ علیہ۔

فَيُصَفَّقُ عَلَيْهِ الْقَبْرُ حَتَّى يَلْتَقِيَ جَوَانِحَهُ - کافر کی قبر اس پر جڑ جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں دونوں طرف پہنچ کر مل جائیں گی۔ جُنْدٌ - فوج، لشکر، گردہ، شہر۔

الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مَّجْنَدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ وَ مَا تَنَافَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ - روحوں کی بھی (ابتدائے خلقت میں جھنڈ کے جھنڈ تھے) پھر جو روہیں آپس میں اس وقت پہچان رکھتی تھیں (ان میں معرفت اور دوستی تھی) وہ دنیا میں بھی آ کر ایک دوسرے سے مل گئیں (ان میں باہمی الفت ہو گئی) اور جو روہیں اس وقت ایک دوسرے سے انجان اور الگ تھیں (ان میں اتحاد نہ تھا) وہ دنیا میں بھی آ کر الگ الگ رہیں (مطلب یہ ہے کہ تعلق جسمانی کے بعد جن ارواح میں اتحاد ہوتا ہے تو سمجھنا چاہئے کہ عالم ارواح میں بھی قبل از تعلق بہ جسم ان میں یگانگت اور دوستی تھی اور یہی وجہ ہے کہ اچھے اچھوں سے دوستی کرتے ہیں برے بروں سے

کندہم جنس باہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز اس حدیث سے اس مذہب کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے کہ ارواح اجسام سے پہلے پیدا کی گئی تھیں جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

سَيَصِيرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً - وہ زمانہ قریب ہے جب تم مسلمانوں کے جدا جدا کئی جھنڈ ہو جائیں گے (ایک جھنڈ شام میں، ایک یمن میں اور ایک حجاز میں)۔

فَلَقِيَهُ أَمْوَاءُ الْأَجْنَادِ - شہروں کے سردار آ کر حضرت عمرؓ سے ملے (مراد شام کے شہر ہیں وہ پانچ تھے فلسطین، اردن، دمشق، حمص، قنسرین یعنی ان شہروں میں جو مسلمان مجاہدین رہتے تھے ان کے رئیس اور سردار حضرت عمرؓ سے آ کر ملے)۔

سَتَرْنَا الْبَيْتَ بِجُنَادِي أَخْضَرَ فَدَخَلَ أَبُو أَيُّوبَ فَلَمَّا رَأَاهُ خَرَجَ - ہم نے گھر پر ادنی سبز کپڑا منڈھا تھا (درد دیوار پر کپڑا لگایا تھا)۔

ابو ایوب انصاریؓ جو وہاں آئے تو دیکھ کر واپس چلے گئے (انہوں نے دیواروں اور چھت پر کپڑا منڈھنا برا سمجھا چونکہ حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے)۔

كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ أَجْنَادَيْنِ - یہ واقعہ اجنادین کے دن کا ہے۔

أَجْنَادَيْنِ - ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔

جُنْدٌ - یمن کا ایک قلعہ ہے۔ بعض نے کہا کہ ایک شہر ہے ملک یمن میں۔

جُنْدُبٌ يَاجُنْدُبٌ - ایک قسم کی ٹڈی یا ٹڈا بعض نے کہا جندب پیپا جو رات کو سیٹی کی سی آواز نکالتا ہے یکساں نکالے جاتا ہے اور ٹڈی کی طرح کودتا ہے اس کو قُبُوط بھی

کہتے ہیں۔

فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ يَقَعْنَ فِيهِ - مڈوں نے اس میں گرنے شروع کیا۔

كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَ الْجَنَادِبُ تَنْقُزُ مِنَ الرَّمْضَاءِ - آپ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ گرمی کی شدت سے مڈے کودتے رہتے۔

أُمُّ جُنْدَبٍ - بلا، آفت، ظلم۔

جُنْدَعٌ - آفت، بلا، مصیبت، زمین کے موذی جانور۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْجَنَادِعَ - میں تم پر بلاؤں سے ڈرتا ہوں۔

ذَاتُ الْجَنَادِعَ - آفت، مصیبت، بلا۔

جُنَيْدٌ - بلی۔

جَنْزٌ - جمع کرنا، ڈھانپنا۔

جَنَازَهُ يَا جَنَازَهُ - میت مع چار پائی۔ بعض نے کہا بکسرہ جیم میت اور بہ فتح ميم چار پائی یا بالعکس۔

إِنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَرُمِيَتْ فِي جَنَازَتِهَا - ایک شخص کی دو جوڑائیں تھیں ایک مر گئی (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رُمِيَتْ فِي جَنَازَتِهِ يَاطْعِنَ فِي جَنَازَتِهِ - جب اس کے مرنے کی خبر دیتے ہیں)۔

إِذَا جَنَزُ تُمُوْهَا فَأَذْنُوْنِي - امام حسن بصری نے کہا) جب تم اس کی لاش کو تخت پر رکھو تو مجھ کو خبر کرو۔

رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَطِيمٌ ذَرَجَ فَطَعْنَ فِي جَنَازَةِ الْغُلَامِ فَمَاتَ - امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ایک لڑکے کو میں نے دیکھا جس کو عبد اللہ فطیم کہتے تھے انہوں نے چلتے چلتے قضا کی یعنی وہ مر گئے ایک روایت میں فِي جَنَانِ الْغُلَامِ ہے ایک میں فِي حَيَاةِ الْغُلَامِ ہے۔

جَنَازُ - جنازہ کی جمع ہے۔

جَنْزُهُ - اس کو چھپا لیا۔

جَنْفٌ - ایک طرف جھک جانا، ظلم کرنا، کسی کا حق تلف کرنا۔

أَجَنْفٌ - ظلم لے کر آیا جیسے آلام ملامت کی بات لایا۔

مَا تَجَانَفْنَا إِلَّا نَمَ - ہم نے عہد اگنا نہیں کیا کسی کا حق

نہیں مارا۔

إِنَّا نَرُدُّ مِنْ جَنْفِ الظَّالِمِ مِثْلَ مَا نَرُدُّ مِنْ جَنْفِ الْمُؤَصِّصِ - ہم ظالم کے ظلم کو اسی طرح دفع کرتے ہیں جیسے وصیت کرنے والے کے ظلم کو رد کرتے ہیں (یعنی ایسی وصیت جس میں وارثوں کی حق تلفی ہو اس کو باطل اور لغو کرتے ہیں)۔
يُرَدُّ مِنْ صَدَقَةِ الْجَانِفِ فِي مَرَضِهِ مَا يُرَدُّ مِنْ وَصِيَّتِهِ الْمُجْنِفِ عِنْدَ مَوْتِهِ - بیماری کی حالت میں ظلم کرنے والے کی خیرات اسی طرح رد کی جائے گی جیسے اس کی وصیت مرتے وقت۔ (جَانِفٌ اور مُجْنِفٌ دونوں کا ایک معنی ہے۔ بعض نے کہا جانف خاص ہے وصیت میں ظلم کرنے والے سے اور مجنف ہر وہ شخص جو حق تلفی کرے حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جائے)۔

مَا تَجَانَفْنَا فِيهِ إِلَّا نَمَ - (حضرت عمرؓ نے لوگوں کے ساتھ رمضان کا روزہ کھول لیا یہ سمجھ کر کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکل آیا تو فرمایا ہم اس کی قضا کر لیں گے) ہم نے عہد اس میں کوئی گناہ نہیں کیا۔

جَنْفَاءٌ - ایک چشمہ ہے بنی فزارہ کا۔

حَبَقٌ - منجنيق سے پتھر مارنا، منجنيق ایک ہتھیار ہے جس سے دشمن پر پتھر برساتے ہیں۔

إِنَّهُ نَصَبَ عَلَى الْبَيْتِ مُنْجَنِقَيْنِ وَوَكَّلَ بِهِمَا جَانِقَيْنِ فَقَالَ أَحَدُ الْجَانِقَيْنِ عِنْدَ رَمِيهِ خَطَاوَةٌ كَالْجَمَلِ الْغَنِيْقِ أَعْدَدْتُهَا لِلْمَسْجِدِ الْعَتِيقِ - حجاج ظالم نے بیت اللہ پر دو منجنيق لگائیں اور ان پر دو سنگ اندازوں کو مقرر کیا (جن کو منجنيق چلانے میں مہارت تھی ایک سنگ انداز اور دوسرا سنگ زروبر اور شغال) پتھر چلاتے وقت یہ شعر پڑھنے لگا اس کا ترجمہ یہ ہے ”یہ منجنيق بڑے عمدہ اونٹ کی طرح ہے میں نے اس کی پرانی مسجد (کعبۃ اللہ) کے لئے تیار کیا ہے۔ ارے ظالم تجھ پر ہزار لعنت تو کس منہ سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے۔“

وَضَعَ إِبْرَاهِيمُ فِي مُنْجَنِيقٍ - ابراہیم کو منجنيق میں بٹھا کر آگ میں پھینک دیا، شیطان نے یہ ترکیب بتلائی تھی۔

جَنُّ یَا جُنُونُ یَا جَنَانُ - چھپانا، ڈھانپنا، تاریک ہونا، چھپ جانا، دیوانہ ہونا، جن یا آسیب چڑھ جانا۔

جَنُّ - ایک مخلوق ہے جو فرشتوں سے اتر کر آگ سے پیدا ہوئی ہے۔ یہ اسم جمع ہے اس کا واحد جِنِّی اور جمع جِنَّة ہے۔

جَنِّین - جو بچہ پیٹ میں ہو اس کی جمع اَجْنَّة ہے۔

جَنَّةٌ - باغ، بہشت، اس کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں گھنے ہوئے درخت ہیں جو ہر چیز کو چھپائے ہوئے ہیں۔
جَنٌّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ - جب رات نے اس کو چھپا لیا یعنی اندھیری چھا گئی۔

بَابُ ذِكْرِ الْجَنِّ وَ ثَوَابِهِمْ - جنات کا بیان اور اس کا کہ جنوں کو بھی ان کے نیک اعمال کا ثواب ملے گا (امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ جنوں کا ثواب یہی ہے کہ عذاب سے بچ جائیں لیکن اہل حدیث اور امام مالکؒ اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ جنوں کو بھی بہشت ملے گی اور وہاں کی نعمتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ اَوْ فَرَمَاہِ وَلِکُلِّ دَرَجَاتٍ مِمَّا عَمِلُوْا یٰۤہِ جَنِّ اَوْرَاسٍ دُونُوْنَ کُوْشَاہِ

مترجم :- کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ نکلا ہے جو جنات اور شیاطین کے وجود کا انکار کرتا ہے۔ یہ فرقہ کافر ہے کیونکہ جن اور شیاطین کا وجود آیات متعددہ قرآنی اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور صد ہا ہزار ہا اشخاص نے جنوں کو دیکھا ہے اور ان کے افعال اور تصرفات مشاہدہ کئے ہیں۔ یہ امر عقلاً محال معلوم ہوتا ہے کہ اتنے آدمی سب جھوٹے ہوں اگر یہ لوگ فلاسفہ کی تقلید سے جنوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں تو فلاسفہ سب عقول، ملائکہ اور نفوس کے قائل تھے یہاں تک کہ شیخ بوعلی ابن سینا ان کا پیر مرشد کہتا ہے کہ جن ایک ہوائی حیوان ہے جو اشکال مختلفہ میں ظاہر ہو سکتا ہے اور اگلے فلاسفہ سے منقول ہے کہ جن اور شیاطین بھی نفوس بشریہ ہیں جو بدن سے جدا ہو کر باعتبار خیر اور شر کے جن یا شیطان ہو جاتے ہیں، ابو وہب نے کہا جنوں کی اولاد ہوتی ہے وہ کھاتے

پیتے ہیں اور شیخ بدرالدین شبلی نے ایک خاص کتاب جنوں کے حالات میں لکھی ہے اس کا نام آکام المرجان فی احکام الجان ہے اور میرے بھائی مولوی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث سنی تھی جنہوں نے خاص آنحضرتؐ سے سنی تھی (ان کا نام شاہ سکندر بیان کیا تھا یا کچھ ایسا ہے خوب مجھ کو یاد نہیں ہے) اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے جنوں کو دیکھا ہے ان سے حدیث سنی ہے اور ہمارے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنؤیؒ بیان کرتے تھے کہ ان کے پاس ایک جن حدیث پڑھنے آیا کرتے تھے بہر حال جنوں کے وجود کا انکار کرنا تکذیب ہے قرآن اور حدیث کی اور کفر صریح ہے اللہ تعالیٰ اس سے بچائے رکھے۔ ابن عربی نے کہا مسلمانوں کا اجماع ہے اس پر کہ جن کھاتے پیتے نکاح کرتے ہیں ان کی اولاد ہوتی ہے۔

مترجم:- کہتا ہے میں اس مقام پر چند آیات قرآنی لکھے دیتا ہوں جن سے جنوں کا وجود صراحتاً ثابت ہوتا ہے اور احادیث تو بے شمار ہیں اور اجماع امت اس کے علاوہ

(۱) يا معشر الجن و الانس الم ياتكم رسل
منكم الآية- (الانعام: ۱۳۰)

(۲) قال عفريت من الجن انا آتيك به قبل ان تقوم من مقامك الآية - (النمل: ۳۹)

(۳) كان من الجن ففسق عن امر ربه الآية—
(الكهف: ۵۰)

(٢) ومن الشياطين من يغوصون له و يعملون
عملا دون ذلك الآية - (الانبياء: ٨٢)

(٥) والشياطين كل بناء وغواص الآية
(٦) حق عليهم القول في امم قد خلت من

قبلهم من الجن والانس الآية- (فصلت: ٢٥)
(٤) اولئك الذين حق عليهم القول في امم

قد خلت من قبلهم من الجن والإنس الآية-
(الاحقاف: ١٨)

(٨) و اذا صرفنا اليك نفرا من الجن

يستمعون القرآن الآية- (الاحقاف: ٢٩)

(٩) خلق الانس من صلصال كالفخار و خلق

الجان من مارج من نار الآية- (الرحمان: ١٢، ١٥)

(١٠) يا معشر الجن والانس ان استطعتم ان

تنفذوا الآية- (الرحمان: ١٦)

(١١) فباي آلاء ربكما تكذبان- (الرحمن: ٤٢)

(١٢) لم يطمثهن انس قبلهم ولا جان-

(الجن: ١)

(١٣) قل اوحى الى انه استمع نفر من الجن

الآية- (الجن: ٢)

(١٤) و انه كان رجال من الانس يعوذون

برجال من الجن الآية-

(١٥) من الجنة والناس- (الناس: ٦)

(١٦) وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون-

(الحجر: ٢٤)

(١٧) والجان خلقناه من قبل من نار السموم-

مذکورہ بالا آیات میں سے کسی ایک آیت کا انکار

بالاتفاق کفر ہے تو اتنی آیات اور احادیث متواترہ اور اجماع

قطعی کا انکار کیونکر کفر نہ ہوگا۔

لَيْلَةُ الْجَنِّ - وہ رات جس میں جن آپ کے پاس

آئے تھے دین کی باتیں سیکھنے کے لئے۔ یہ کئی راتیں تھیں کسی

میں عبد اللہ بن مسعود آپ کے ساتھ تھے کسی میں نہ تھے انہوں

نے لمبے لمبے آدمیوں کی طرح (جیسے زط کے لوگ ہوتے

ہیں) دیکھے۔

وَلِي دَفَنَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْنَانَهُ عَلِيٌّ

وَ الْجَنَاسُ - آنحضرت کے دفن اور قبر میں چھپانے کا کل کام

حضرت علیؑ اور حضرت عباسؑ نے کیا غسل بھی انہوں نے اور

شقران نے دیا کہتے ہیں اسامہ بھی غسل میں شریک تھے

جُعِلَ لَهُمْ مِنَ الصَّفِيحِ اجْنَانٌ - آسمان سے ان

کے لئے پردے مقرر کئے گئے۔

اجْنَانٌ - جمع ہے جَنَّ کی یعنی پردہ اور جَنَّ قبر کو بھی

کہتے ہیں کیونکہ وہ مردے کو چھپا لیتی ہے۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَانِ - سفید رنگ کے پتلے سانپوں

کے قتل سے آپ نے منع فرمایا، یا ان سانپوں کے قتل سے جو

باریک ہلکے گھروں میں رہتے ہیں کیونکہ یہ سانپ کاٹتے نہیں

ہیں نہ کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں اسی طرح سبز رنگ کے پتلے

سانپ جو درختوں پر پھرتے ہیں۔ یا سمندر کے سانپ باقی

کالا ناگ یا دہامن یا کوڑیالہ یا دومنہ والا یا دم بریدہ دو ٹپکے

والا یہ سب زہریلے ہیں ان کو فوراً مار ڈالنا چاہئے۔

إِنَّ فِيهَا جَنَّاتٍ كَثِيرَةً - زمزم کے کنارے میں

باریک سانپ بہت ہیں (آپ نے ان کے قتل کا حکم دیا

کنوے کا پانی صاف رہنے کے لئے نہ اس لئے کہ ان میں زہر

ہے اور اسی لئے دوسرے مقاموں میں ان کے قتل سے منع

فرمایا)۔

جَنَّاتُ الْجَبَالِ - پہاڑوں کے جن یعنی فسادی شیطانی

آدمی۔

جُنَّةٌ - ڈھال سپر۔

قَطَعَ فِي ثَمَنِ الْمَجَنِّ - ایک سپر کی قیمت میں آپ

نے چور کا ہاتھ کاٹا (اس کی قیمت پانچ درہم تھی یا ربع

دینار)۔

قَلْبَتِ لِابْنِ عَمِّكَ ظَهَرَ الْمَجَنِّ - (یہ عبد اللہ ابن

عباسؑ نے حضرت علیؑ کو لکھا) تم نے اپنے چچا زاد بھائی کے لئے

سپر الٹ دی (یہ ایک مثل ہے اس مقام پر لکھی جاتی ہے جب

کوئی اپنے دوست کی دوستی چھوڑ دے اس کے ساتھ رعایت

اور مروت جو ہمیشہ کیا کرتا تھا نہ کرے۔

وَجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِ الْمُطْرَقَةِ - ان کے (یعنی

ترکوں کے) منہ ایسے ہوں گے جیسے تہ برتہ سپر (سپر پر ایک

چمڑا اور چڑھا دیں اس کو موٹا کرنے کے لئے تو اس کو مُطْرَقَةُ

کہتے ہیں اسی طرح جوتی کو بھی جس میں دو یا تین تلے ملا کر

سے جائیں۔

فَعُلَ مُطْرَقَةٌ - کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کے منہ تھا

بڑھو بڑ غلیظ ہوں گے)۔

ممنوع ہے اگر خواجہ خضر کے نام پر ذبح کریں تب تو وہ جانور قطعی حرام ہوگا اور اگر خداوند کریم کے نام پر ذبح کریں اور یہ اعتقاد ہو کہ خواجہ خضر نقصان یا موت سے بچالیں گے تب بھی ایسا اعتقاد رکھنے والا مشرک ہوگا اور اس کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہوگا۔

أَيْشَتَكِي أُمُّ بَه جَنَّة - کیا (ماعز جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) بیمار ہے یا دیوانہ ہے (یہ آنحضرتؐ نے ماعز کے گھر والوں سے پوچھا)۔

لَوْ أَصَابَ ابْنُ آدَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ لَجَنَّ - اگر آدمی کی ہر خواہش پوری ہو جائے تو وہ مستی اور غرور سے دیوانہ ہو جائے (اسی طرح اگر ہر ایک دعا کسی کی قبول ہو جائے)۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جُنُونِ الْعَمَلِ - یا اللہ میں اس کام سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے آدمی کو جنون پیدا ہو یعنی عجب اور تکبر۔

هَذَا مُصَابٌ وَإِنَّمَا الْمَجْنُونُ الَّذِي يَضْرِبُ بِمَنْكَبِيهِ وَيَنْظُرُ فِي عَطْفِيهِ وَيَتَمَطَّى فِي مَشِيَّتِهِ - یہ کم عقل ہے (یا اس کی عقل میں فتور ہو گیا ہے) مجنون وہ شخص ہے جو اپنے کندھے ہلاتا رہے اور دونوں طرف دیکھتا جائے اور چلتے چلتے اکڑتا اور ہاتھوں کو لمبا کرتا رہے۔

كَانَ يَخْرُجُ جَالًّا مِّنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخِصَاصَةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ مَجَانِينَ - کچھ لوگ بھوک کی وجہ سے نماز میں کھڑے کھڑے گر جاتے تھے عرب لوگ ان کو دیوانہ کہتے ایک روایت میں مَجَانُونُونَ ہے یہ روایت شاذ ہے جیسے یہ قرأت وَمَا تَتْلُوا الشَّيَاطُونُ شَاذ ہے مجانین مجنون کی جمع ہے۔

جَنَانٌ - دل۔

الْإِيمَانُ تَصْدِيقٌ بِالْجَنَانِ وَ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ - ایمان تین چیزوں کا مجموعہ ہے: دل سے یقین کرنا، زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے فرائض کا بجالانا۔

جَنَانٌ - جمع ہے جَنَّة کی بمعنی بہشت۔

وَلَكِنَّهَا جَنَانٌ - بہشت کئی باغوں کا نام ہے ایک باغ

نَعْلِي وَمَجْنِي - میری جوتی میری سپر۔

الصَّوْمُ جُنَّةٌ - روز سپر ہے (گناہوں کی یا شیطان کے حملہ کی یا دوزخ کے آگ کی)۔

كَانُوا جُنَّةً - یہ بچے جو مر گئے دوزخ کی سپر ہیں۔

الْإِمَامُ جُنَّةٌ - امام سپر ہے جس کے سایہ امن میں لوگ دشمنوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ بعض نے کہا امام جس کام کا حکم کرے اور کوئی اس کو بجالائے تو بجالانے والے پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اگر امام کا حکم ناحق ہوگا تو سارا گناہ اسی کو گردن پر رہے گا مثلاً امام کسی کے قتل کا حکم دے اور کوئی قتل کر ڈالے تو قاتل پر کچھ گناہ نہ ہوگا بعض نے کہا اگر امام کا حکم برخلاف شرع ہو تو بجالانے والا بھی گنہگار ہوگا اور امام کے حکم کی اطاعت اسی وقت لازم ہے جب وہ شرع کے موافق ہو اور یہی قول صحیح ہے۔

مترجم:- کہتا ہے اگر امام ظلم سے کسی مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دے تو ہرگز اس کو قتل نہ کرنا چاہئے گو خود قتل ہو جائے۔

كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ - ان دو شخصوں کی مثال جو لوہے کی زر ہیں پہنے ہوں۔ ایک روایت میں جُبَّتَانِ ہے بائے موحدہ سے۔ یعنی لوہے کے دو چغے پہنے ہوں۔

تُجِنُّ بِنَانَهُ - اس کی پوریں تک چھپالیتی ہے (انگلیاں تک چھپ جاتی ہیں) ایک روایت میں تُجِنُّ ثِيَابَهُ ہے یہ راوی کی غلطی ہے۔

نَهَى عَنْ ذَبَاحِ الْجَنِّ - جن یا آسیب کے لئے جانور کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (عرب کے مشرکوں کا قاعدہ تھا اور ہند کے مشرکوں کا بھی اب تک معمول ہے کہ کوئی مکان بنا چکنے کے بعد یا اس کا پایہ ڈالنے پر یا کنواں کھودنے پر یا اس میں سے پانی نکلنے پر ایک جانور کاٹتے ہیں اور ان کا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے شیطان یا آسیب کا نقصان نہ پہنچے گا۔ آنحضرتؐ نے ایسے ذبیحوں سے منع فرمایا)۔

مترجم:- کہتا ہے کنواں کھوتے وقت دکن میں خواجہ خضر کے نام کا بکرا ذبح کرتے ہیں یہ بھی ان ذبائح میں داخل اور

تھوڑے ہے (کہ تیرا بیٹا وہاں مل جائے گا)۔

جَنَّةُ الْمَعْلَى - مکہ کا قبرستان۔

جَنَّةُ الْبَقِيعِ - مدینہ کا قبرستان۔

أَبِي جُنُونٍ - کیا میں دیوانہ ہوں۔ (یہ اس شخص نے آنحضرتؐ سے کہا جو غصے میں بھرا ہوا تھا اور آنحضرتؐ نے اس کو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ شاید یہ شخص بالکل جاہل لہٰذا گنوار تھا یا منافق تھا)۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ - بہشت میں دو باغ ہیں۔

لَمَّا أَلْقَى مُوسَى الْعَصَا صَارَتْ جَانًا فِي الْإِبْتِدَاءِ ثُمَّ صَارَتْ ثُعْبَانًا فِي الْإِنْتِهَاءِ - حضرت موسیٰؑ نے جب عصا ڈال دیا تو پہلے وہ ایک پتلا سانپ ہو گیا پھر آخر میں اژدہا بن گیا۔ اسی لئے قرآن شریف میں اس کے لئے تین لفظ آئے ہیں۔ حَيَّةٌ اور جَانٌ اور ثُعْبَانٌ یعنی دوڑ میں حییہ تھی اور پھنپھنانے میں جَانٌ اور نکل جانے میں ثُعْبَانٌ سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ جَنَّةِ آدَمَ أَمِنْ جَنَّاتِ الدُّنْيَا كَانَتْ أَمْ مِنْ جَنَّاتِ الْآخِرَةِ فَقَالَ كَانَتْ مِنْ جَنَّاتِ الدُّنْيَا تَطْلُعُ فِيهَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ جَنَّاتِ الْآخِرَةِ لَمْ يَدْخُلَهَا إِبْلِيسُ وَمَا خَرَجَ مِنْهَا آدَمُ أَبَدًا - امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا آدم کی بہشت کیا دنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھی یا آخرت کے باغوں میں سے تھی؟ آپ نے فرمایا وہ دنیا کا ایک باغ تھی (کسی ستارے پر جو ہمارے نظام شمسی میں ہے جیسے زہرہ مشتری وغیرہ) اس میں سورج اور چاند نکلتا تھا اگر آخرت کا باغ ہوتی تو ابلیس وہاں نہ جاسکتا نہ آدم وہاں سے کبھی نکلتے۔

يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَهْمَا الْيَوْمَ مَخْلُوقَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَرَأَى النَّارَ لَمَّا عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ إِنَّهُمَا

الْيَوْمَ مُقَدَّرَتَانِ غَيْرُ مَخْلُوقَتَيْنِ فَقَالَ مَا أَوْلَيْكَ مِنَّا وَلَا نَحْنُ مِنْهُمْ مَنْ أَنْكَرَ خَلْقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَدْ كَذَّبَ النَّبِيَّ وَكَذَّبْنَا وَلَيْسَ مِنْ وَلَا يَتَنَا عَلَى شَيْءٍ وَ يُخَلَّدُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ - ابوالصلت ہروی نے حضرت امام رضا علیہ علی آباء السلام سے پوچھا آنحضرتؐ کے صاحب زادے مجھ کو بتلائیے کیا بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں آج کے دن موجود ہیں؟ فرمایا ہاں آنحضرتؐ معراج میں بہشت میں تشریف لے گئے تھے اور آپ نے دوزخ کو بھی دیکھا تھا میں نے کہا بعض لوگ تو کہتے ہیں بہشت اور دوزخ آئندہ پیدا ہوں گے اب نہیں ہیں۔ فرمایا یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں نہ ہم کو ان سے کوئی تعلق ہے جس نے بہشت اور دوزخ کے وجود کا انکار کیا اس نے پیغمبر کو اور ہم اہل بیت رسالت کو جھٹلایا۔ وہ ہماری ولایت میں نہیں ہے بلکہ ہمیشہ وہ دوزخ میں رہے گا (اسی طرح جس نے جن یا آسمان یا ملائکہ یا شیاطین کے وجود کا انکار کیا وہ بھی کافر ہے ہمیشہ دوزخ میں رہے گا) امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جب مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں بہشت میں گیا وہاں میں نے سرخ یا قوت کا ایک محل دیکھا جس کے باہر سے اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی تھیں اس میں موتی اور زمرد کے کئی مکان تھے میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا اس کا جو کئی اچھا کلام کہے (خوش اخلاق ہونری سے بات کرے) ہمیشہ روزہ رکھے اور محتاجوں کو کھانا کھلائے اور رات کو تہجد پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں یہ سن کر حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت میں بھلا کس کو ان باتوں کی طاقت ہے آپ نے فرمایا علیؑ نزدیک آ جا وہ نزدیک گئے آپ نے فرمایا اچھا کلام کہنے سے۔ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہنا مراد ہے ہمیشہ روزہ رکھنے سے یہ مراد ہے کہ سارے رمضان کے روزے رکھے کوئی روزہ ناغہ نہ کرے کھانا کھلانے سے یہ

۱۔ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے اور اس میں بحث و تمحیص فضول ہے۔ (م)

مطلب ہے کہ اپنے بال بچوں کے لئے محنت کر کے اتنا کمائے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنا منہ نہ کھولیں، سوال نہ کریں، رات کو تہجد پڑھنے سے یہ مقصود ہے کہ عشا کی نماز پڑھے جب لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ سو رہتے ہیں۔

إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ عَلَى صُورِ أَبْدَانِهِمْ لَوْ رَأَيْتَهُ لَقُلْتَ فَلَانٌ۔ مومنوں کی روہیں بہشت میں انہی صورتوں پر ہوں گی جو دنیا میں ان کے جسم کی تھیں اگر تو ان میں سے کسی کو دیکھے تو کہہ دے گا یہ فلاں شخص ہے (تو مرنے کے بعد روح کو ایک جسم برزخی بعینہ دنیا کے جسم کے شکل پر ملتا ہے اگر یہ نہ ہو تو ارواح میں ایک دوسرے کی شناخت کیونکر ہو۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث میں بہشت سے دنیاوی کوئی باغ مراد ہے جہاں پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا کلام اس پر دلالت کرتا ہے۔

مترجم:- کہتے ہیں ممکن ہے کہ یہ بہشت ہمارے ہی نظام شمسی میں زہرہ یا مشتری یا مریخ یا زحل یا اور کسی ستارے پر ہو وہاں قیامت تک مومنوں کی روہیں رکھی جاتی ہوں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے منقول ہے کہ بہشت آسمان میں ہے اور دوزخ زمین میں ہے اور پل صراط زمین سے آسمان تک ہے۔

يَا مُوسَى اتَّخِذْنِي جَنَّةً لِلشَّدَائِدِ۔ اے موسیٰ مجھ کو سختیوں اور بلاؤں کی سپر بنا (ہر بلا اور مصیبت سے میری پناہ مانگ)۔

لَا يُطَوَّلَنَّ أَحَدُكُمْ شَعْرَ ابْطِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهُ مَجَنًّا يَسْتَتِرُ بِهِ۔ کوئی تم میں سے اپنے بغل کے بال لمبے نہ کرے کیونکہ شیطان ان بالوں کو اپنی ڈھال بناتا ہے (ان کی آڑ میں چھپا رہتا ہے)۔

جَنَاحُنْ۔ سینہ کی ہڈیاں۔ جَنُجُنْ اور جَنُجُنَّة۔ یہ بھی اسی معنی میں ہے۔ اور یہ جناجن کا مفرد ہے۔

مَنْجُونُ۔ چرخ پانی کھینچنے کا۔ جَنَّةُ بُرُوقَانَ یا بُرُوقَانَ۔ پہلے یہ درخت پر تگال کے ملک

میں ہوتا تھا اس لئے اس کا نام بُرُوقَانَ رکھا گیا عام لوگ اس کو بُرُوقَانَ کہتے ہیں اس کا پھل کھدے مٹھا ہوتا ہے۔

جُنْهِي۔ ایک نیل ہے جس کو خیزران یا اسطوس کہتے ہیں۔ نرم خوشبودار، فرزدق شاعر امام زین العابدین کی تعریف میں کہتا ہے فَبِي كَفِّهِ جُنْهِي رِيحُهُ عَبَقٌ مِنْ كَفِّ أَرْدَعٍ فَبِي عَرْنِيْنِهِ شَمَمٌ۔ ان کی ہتھیلی میں جہی ہے جس کی خوشبو ہے جس کی ناک اوپر سے اٹھی ہوئی ہے (جو سردار اور شریف لوگوں کی نشانی ہے)۔

جَنِّي يَا جَنِّي يَا جَنِّيَّة۔ درخت سے میوہ توڑنا۔ جَنِّيَّة۔ قصور کرنا، جرم کرنا۔

لَا يَجْنِي جَانٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ۔ ہر ایک قصور کا مواخذہ قصور کرنے والے ہی سے ہوگا (اس باپ یا بیٹے یا دوسرے عزیزوں سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ قانون عقلی کا بھی یہ منشا ہے)۔

لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ۔ باپ کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا مواخذہ باپ سے نہ ہوگا۔

لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ۔ تیرے بیٹے کے قصور کا تجھ سے اور تیرے قصور کا تیرے بیٹے سے مواخذہ نہ ہوگا (جیسے جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ باپ کے قصور میں بیٹے کو اور بیٹے کے قصور میں باپ کو پکڑ لیتے تھے اور سزا دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

هَذَا جَنَائِي وَخِيَارُهُ فِيهِ إِذْ كُلُّ جَانٍ يَذُّهُ إِلَىٰ فِيهِ۔ یہ میوہ میرا چنا ہوا ہے عمدہ عمدہ میوہ بھی اسی میں سے ہے جب دوسرے چنے والے کا ہاتھ اس کے منہ کی طرف جاتا تھا (وہ عمدہ عمدہ کھا لیتا اور براسرا لے کر آتا۔ یہ حضرت علی کا قول ہے اصل میں یہ ایک مثل ہے اس وقت سے نکلی جب خذیمہ نے اپنے بھانجے اور دوسرے لوگوں کو میوہ چنے کے لئے بھیجا دوسرے لوگوں نے تو کیا کیا اچھا اچھا خود کھا گئے براسرا لے کر آئے اور خذیمہ کا بھانجہ عمدہ عمدہ سب اپنے ماموں کے پاس

لے کر آیا اور یہ جملہ کہنے لگا اس وقت سے یہ مثل ہو گئی، حضرت علیؓ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے مسلمانوں کے مال میں سے کچھ کھا نہیں لیا اب اسی کے مفید کاموں میں لگایا اور اپنے محل میں صرف کیا۔

جَنَا - وہ میوہ جو چنا جائے اس کی جمع اجن آتی ہے جیسے عصا کی اُغصِ آتی ہے۔

أَهْدَى لَهُ أَجْنٍ زُغْبٌ - آپ کو تازہ ککڑیاں چنی ہوئیں تحفہ بھیجی گئیں، مشہور روایت اُجْر ہے جیسے اوپر باب الجیم مع الراء میں گذر چکا۔

فَدَعَاهُ فَجَنَّا عَلَيْهِ - ابو بکر صدیقؓ نے ابوذر غفاریؓ کو دیکھا ان کو بلایا اور ان پر جھک گئے (ان سے سرگوشی کی) یہ جَنَّا يَجْنُو سے ہے بعض نے کہا جَنَّا يَجْنُو سے ابن اثیر نے کہا حَنَا بھی ہو سکتا ہے حائے ہلی سے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْوَاوِ

جَوْبٌ - کاٹنا، پھاڑنا۔

تَجْوِيبٌ - جیب بنانا۔

مُجَابَبَةٌ - جواب دینا جیسے إجابة ہے اللہ کا ایک نام مجیب بھی ہے یعنی دعا اور سوال قبول کرنے والا دینے والا۔

مَنْ يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ - کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں، اس کی حاجت پوری کروں۔

إِجَابَةُ الدَّاعِي - دعوت قبول کرنا - کرمانی نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور وہاں خلاف شرع باتیں اور ریشمی فرش فروش وغیرہ گانا بجانا ناچ رنگ وغیرہ نہ ہوں، دوسری دعوتیں قبول کرنا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

أَجِبْ رَبِّكَ - اپنے پروردگار کا بلاوا قبول کر۔ (مطلب یہ ہے کہ میں آپ کی روح قبض کرنے کو آیا ہوں)۔
أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ - امیر المؤمنین نے تم کو یاد کیا ہے چلو حاضر ہو۔

فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ - آمین کہو اللہ تعالیٰ

تمہاری دعا قبول کرے گا۔

فَيَجِئْنِي مَلَكٌ - مجھ کو ایک فرشتہ جواب دے گا۔
ایک روایت میں فَيَجِئْنِي مَلَكٌ ہے یعنی ایک فرشتہ میرے پاس آئے گا۔

حَتَّى صَارَتْ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجُوبَةِ يَاحْتَى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ مِثْلَ الْجُوبَةِ - مدینہ ایک گول گڑھے کی مانند ہو گیا (گردا گرد ابرنچ میں کھلا ہوا)۔

فَانْجَابَ السَّحَابُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَافَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ حَتَّى صَارَ كَالْأَكْلِيلِ - مدینہ سے ابرہٹ گیا اور تاج کی طرح ہو گیا (گول گروہ نچ میں خالی)۔

أَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ - آپ کے پاس کچھ لوگ آئے جو چیتوں کی کھالیں پہنے ہوئے تھے۔

أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُونًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَهُ وَ أَذْخَلْتُهُ فِي عُنُقِي - میں نے ایک پھٹی پرانی بدبودار کھال لی اس کو نچ میں سے چیر کر اپنے گلے میں ڈال لیا (یہ حضرت علی کا قول ہے)۔

وَأَمَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ أُنْمَارٍ فَجَوْبُ أَبٍ وَ أَوْلَادُ عِلَّةٍ - انمار میں سے یہ قبیلہ کے لوگ ایک باپ سے تراشے گئے ہیں (ایک باپ کی اولاد ہیں) مائیں الگ الگ ہیں۔

إِنَّمَا جِئْتُ الْعَرَبَ عَنَّا كَمَا جِئْتَ الرَّحَاءَ عَنْ قُطْبِهَا - (ابو بکر صدیقؓ نے سقیفہ کے دن کہا) ہم لوگوں سے تو عرب اس طرح پھاڑے گئے ہیں جیسے چکی کا کاٹ کھونٹے سے۔
مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ عرب کے مرکز اور بیچا نچ ہیں اور سارے عرب ان کے حوالی موالی گردا گرد ہیں۔

جَوَابُ لَيْلٍ سَرْمَدٍ - بڑی لمبی رات کا کاٹنے والا (راتوں کو سفر کرنے والا بہادر دلیر)۔

أَيُّ اللَّيْلِ أَجُوبُ دَعْوَةَ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْغَابِرِ أَجُوبُ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا رات کے کون سے حصہ میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا آدھی رات گذر جانے پر جو حصہ باقی رہتا ہے اس میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔

يُجِيبُ الدَّعْوَةَ وَهُوَ صَائِمٌ - آپ روزے کی حالت میں بھی دعوت قبول کر لیتے (وہاں تشریف لے جاتے پھر یا روزہ کھول ڈالتے) (بقول شخصے کفارہ یمین سہل و آ زردن دل دوستان جہل) یا دعوت کرنے والے کو دعادے کر چلے آتے - ہمارے زمانہ میں بعض جاہل ایسے نکلے ہیں جو اپنے تئیں اہل حدیث میں بڑا متقی اور پرہیزگار خیال کرتے ہیں - ذرا ذرا سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی دعوت میں نہیں جاتے یا بن کھائے وہاں سے اٹھ کر خفا ہو کر چلے آتے ہیں بھائی مسلمانوں کا دل دکھاتے ہیں - ارے بھائیو! نرمی، ملائمت اور محبت سے نصیحت کرو! دل دکھانا اچھا نہیں، تم اہل حدیث اس وقت بنو گے جب اخلاق اور عادات اور معاشرت میں بھی آنحضرتؐ کی پیروی کرو گے صرف آمین بالجہر اور رفع یدین سے تم اہل حدیث نہیں ہو سکتے - کبر اور نفسانیت اور غصہ کو توڑو، تواضع اور انکسار اختیار کرو) -

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ - جب تم میں سے کسی کو کھانے کی ضیافت (دعوت) دی جائے تو قبول کرے (اس حدیث سے بعض نے دعوت کا قبول کرنا واجب کہا کیونکہ امر و وجوب کے لئے ہوتا ہے جب تک کوئی قرینہ وجوب کے مخالف نہ ہو بہر حال سنت ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں) - لَا تَوَاتُوا فَقُورًا سَاعَةً تُسْأَلُ فِيهَا فَيُسْتَجِيبُ - (اپنے تئیں کو سنا نہ کرو) ایسا نہ ہو وہ وقت ایسا ہو جس میں کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے -

جَوْتُ - قبۃ بکری کا اوجھڑا - جَوْنَةُ - ایک مقام کا نام ہے یا قبیلہ کا - جَوَانِي - ایک گاؤں ہے بحرین میں جہاں مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلے جمعہ ادا کیا گیا تھا - أَصَابَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوْنَةٌ - آنحضرتؐ کو احتیاج ہوئی - ایک روایت میں اسی طرح ہے مگر یہ راوی کی غلطی ہے صحیح جَوْنَةٌ ہے - جَوُوحٌ - ہلاک کرنا، جڑ سے اکھیڑ ڈالنا، خربوزہ - اجْتِيَاخٌ - ہلاک کرنا -

فَسَمِعْنَا جَوَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَإِذَا بِطَائِرٍ أَغْظَمَ مِنَ النَّسْرِ - ہم نے آسمان سے اترنے کی پھڑ پھڑا ہٹ سنی کیا دیکھتے ہیں گد سے بھی بڑا ایک پرندہ ہے -

جَوَابٌ - پرندے کے گرنے کی آواز - وَ أَبُو طَلْحَةَ مُجُوبٌ عَلَيْهِ بِجُحْفَةٍ - (جنگ احد میں) ابو طلحہ انصاریؓ آنحضرتؐ پر ایک سپر کی آڑ کیے ہوئے تھے ایسا نہ ہو آپؐ کو (کافروں کا) کوئی تیر لگ جائے - فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَهُ الْجَبَالُ - تکبیر اس زور سے کہی کہ پہاڑوں نے جواب دیا (یعنی گونج اٹھے) -

أَسَاءَ سَمْعًا فَاسَاءَ إِجَابَةً - اس کا سنا بھی برا ہے جواب دینا بھی برا -

أَنَسَكَ النَّاسُ أَنْصَحَهُمْ جَبِيًّا - سب لوگوں میں زیادہ عابد وہ ہے جو امانتدار ہو (جس کا روپیہ لے اس کو برابر ادا کرے وعدہ خلافی اور بے ایمانی نہ کرے) -

رَجُلٌ نَاصِحُ الْجَبِيْبِ - امانت دار ایماندار مرد - فَاجَابَهُ مَنْ كَانَ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ لَبِيْكَ اللَّهُمَّ لَبِيْكَ - جتنے لوگ اپنے باپوں کی پشت اور ماؤں کے پیٹ میں تھے (یعنی قیامت تک پیدا ہونے والے تھے اور ان کی قسمت میں حج تھا) انہوں نے جواب دیا لبیک کہہ کر -

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِمَّا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا أَوْ يُدْخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُكَفَّرَ لَهُ مِنْ ذُنُوبِهِ - جو مسلمان کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو جلدی سے دنیا میں ہی اس کا مطلب پورا ہوتا ہے یا آخرت کے لئے اٹھا رکھی جاتی ہے (وہاں مطلب پورا ہوگا) یا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (بہر حال مومن کی دعا اللہ تعالیٰ ضائع نہیں ہونے دے گا) -

إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ - جب اس نام کو لے کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے -

لَا جَبْتُ الدَّاعِيَ - میں تو بلانے والے کے ساتھ ہو لیتا (حضرت یوسفؑ کی طرح مجھ سے صبر نہ ہو سکتا) -

إِنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِي - میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا مال تلف کر ڈالے (یعنی بیجا صرف کرتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں - یعنی مال کی کیا حقیقت ہے تیری ذات بھی اسی کی ہے - مطلب یہ ہے کہ باپ کی ہر حال میں خبر گیری اور اس کو نان و نفقہ دینا ضرور ہے) -

أَعَاذُكُمْ اللَّهُ مِنْ جَوَائِحِ الدَّهْرِ - اللہ تعالیٰ تم کو زمانہ کی آفتوں سے محفوظ رکھے (بچائے رکھے) -

نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَوَضَعَ الْجَوَائِحَ - ایک روایت میں ہے - وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحَ - کئی سال کے میوؤں کے بیچنے سے منع فرمایا (چونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں ان سالوں میں میوہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں اور کتنا پیدا ہوتا ہے) اور آپ نے آفت ارضی اور سماوی سے جو نقصانات میوہ خریدنے والوں کو ہوں ان کو مجرا دیا یا مجرا دینے کا حکم دیا - امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک یہ امر وجوب کے لئے ہے -

وَشَفَا جَاخَ صَدْرِي - میرے سینہ کی خلش کو اچھا کر دیا -

فِتْنَةٌ مُبِيرَةٌ جَائِحَةٌ - فتنہ تباہ کرنے والا برباد کرنے والا -

جِيحُونَ وَ سِيحُونَ وَ النَّيْلُ وَ الْفُرَاتُ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ - جیحون، سیحون، نیل اور فرات بہشت کی نہریں ہیں (جیحون ایک دریا ہے جو خراسان کے ملکوں پر گذر کر خوارزم میں آتا ہے وہاں سے بحیرہ کاسپین میں گر جاتا ہے) -

جِيحَانُ أَحَدُ الْأَنْهَارِ الثَّمَانِيَةِ الَّتِي خَرَفَهَا جِبْرِيلُ بِأَبْنَاهِمَا - جیحان ان آٹھ ندیوں میں سے ہے جن کو حضرت جبریلؑ نے اپنے انگوٹھے سے پھاڑ ڈالا -

جِيحَانُ هُوَ نَهْرٌ بَلَخَ - جیحون بلخ میں ایک نہر ہے (جو ایران اور توران کی حد ہے) -

جَوْدَةٌ يَجُودَةٌ - عمدہ ہونا، بہتر ہونا -

جَوْدٌ - سخاوت کرنا -

جَوَادٌ - سخی، تیز رو گھوڑا -

جَوَادٌ - پیاس -

جَوْدٌ - زور کا منہ -

إِجَادَةٌ - عمدہ خبر لانا، عمدہ بات کہنا -

تَجْوِيدٌ - اچھا کرنا، عمدہ کرنا -

مُجَاوِدَةٌ - سخاوت میں فخر کرنا -

بَاعَدَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا لِلْمُضْمَرِ الْمُجِيدِ - اللہ تعالیٰ دوزخ سے اس کو اتنا دور کر دے گا جتنی دور تیار کیا ہوا تیز رو گھوڑے والا ستر برس میں جائے -

وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَمَا جَاوِيدُ الْخَيْلِ - بعض لوگ پل صراط پر سے عمدہ تیز رو گھوڑوں کی طرح گذر جائیں گے - أَجَاوِيدُ أَجَوَادٍ کی جمع ہے أَجَوَادُ جمع ہے جَوَادُ کی -

التَّسْبِيحُ أَفْضَلُ مِنَ الْحَمَلِ عَلَى عَشْرِينَ جَوَادًا - سبحان اللہ کہنا بیس عمدہ گھوڑے لوگوں کو اللہ سواری کے لئے دینے سے بہتر ہے -

فَسِرْتُ إِلَيْهِ جَوَادًا - میں تیز رو گھوڑے کی طرح اس کی طرف چلا - بعض نے کہا مراد سیرا جوادا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں - سِرْنَا عَقَبَةَ جَوَادًا ہم دور کی گھائی تک گئے -

وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ - جو کوئی کسی طرف سے آیا اس نے یہی بیان کیا کہ خوب بارش ہوئی -

تَرَكْتُ أَهْلَ مَكَّةَ وَقَدْ جِيْدُوا - میں نے مکہ والوں کو اس حال میں چھوڑا کہ ان پر خوب بارش ہو چکی تھی -

فَإِذَا ابْنَةُ إِبْرَاهِيمَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ - دیکھا تو آپ کے صاحب زادے ابراہیم دم چھوڑ رہے ہیں (مرنے کے قریب ہے) -

تَجَوَّدَ تَهَالَكَ - میں نے اس میں سے عمدہ چن کر تمہارے لئے رکھی -

وَ إِذَا أَنَا بِجَوَادٍ - یکا یک میں بڑے رستوں میں تھا - یہ حدیث بحث جدد میں مذکور ہو چکی ہے اور وہی اس کا مقام تھا

دے (کیونکہ اگر اس نے دیا تو اپنا مال دیا اور اگر نہ دیا تو بندے کا کوئی حق اس کے ذمہ پر نہ تھا) یعنی بندے کا کوئی قرض اس پر نہیں آتا تھا۔

إِمَامُ جَوَاد - محمد بن علی بن موسیٰ الرضا علیہم السلام کا لقب ہے جو بارہ اماموں میں سے ہیں ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲۰ھ میں انتقال فرمایا آپ کی عمر شریف کل پچیس برس دو مہینے اٹھارہ دن کی ہوئی اور اپنے جدا مجد امام موسیٰ کاظم کے پاس دفن ہوئے کہتے ہیں جب آپ کی عمر دس سال کی تھی اس وقت تیس ہزار مسئلے آپ سے پوچھے گئے آپ نے سب کا برابر جواب دیا۔

وَ أَخْلَفْتَنَا مَخَابِلَ الْجَوْدِ - اور تو نے ایک کے پیچھے ایک خوب برسنے والے ابر بھیجے۔

مَا أَجْوَدَ هَذِهِ - یہ کیا عمدہ ہے (جس کا ثواب اتنا بڑا ہے)۔

وَالَّذِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ - اس سے پہلے جو ہے وہ اس سے بھی عمدہ ہے (یعنی وضو کے بعد اشہد ان لا اله الا الله وحده الخ کہنا)

كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ قَالَ أَجْوَدُ وَ أَجْوَدُ - یہ دعا زندوں کے لئے کیسی ہے انھوں نے کہا عمدہ اور نہایت عمدہ۔

مَنْ أَجْوَدُ جَوْدًا قَالُوا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ أَجْوَدُ جَوْدًا ثُمَّ أَنَا أَجْوَدُ بَنِي آدَمَ وَ أَجْوَدُهُ بَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيرًا وَ خَدَهُ -

آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے پوچھا سب سے بڑھ کر کون ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ فرمایا سب بڑھ کر کون پروردگار ہے پھر سارے آدمیوں میں زیادہ نخی میں ہوں اور میرے بعد زیادہ نخی وہ ہے جس نے (دین کا) ایک علم حاصل کیا پھر اس کو لوگوں میں پھیلا دیا (تعلیم اور تدریس یا تالیف اور تصنیف اور ترجمہ اور طبع وغیرہ سے) قیامت کے دن ایسا شخص اکیلا ایک امیر بن کر آئے گا (یعنی ایک جماعت کو لئے ہوئے جس کا وہ امیر ہوگا۔ دوسری روایت میں یوں ہے يُبْعَثُ أُمَّةٌ وَهِيَ أُمَّةٌ بَنِي كِرَامٍ

مگر صاحب نہایہ نے ظاہر لفظ کے لحاظ سے یہاں بھی بیان کر دی ہے۔

وَ كَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ - آنحضرتؐ کے بہت نخی ہونے کا وقت رمضان میں ہوتا تو اجود ما یكون کان کا اسم ہے اور فی رمضان خبر ہے اور ما مصدر یہ ہے یعنی کان کونہ اجود کا تثنائی رمضان۔ بعض نے اجود کو منصوب پڑھا ہے اس صورت میں وہ کان کی خبر ہوگی اور اسم کان کا ایک ضمیر مستتر ہوگی جو آنحضرتؐ کی طرف پھرتی ہے۔ بعض نے ما کو موصولہ یا موصوفہ بھی کہا ہے۔

أَجْوَدُ وَ أَجْدُ حَتَّى انْتَهَى - سب سے زیادہ نخی اور سب سے زیادہ محنت کرنے والے مرتے دم تک۔

بَسِيرُ الرَّاكِبِ الْجَوَادِ - اس سوار کی چال سے جو عمدہ تیز گھوڑے پر سوار ہو تو جواد مقول بہ ہے راکب کا۔

جَوْدِي - ایک پہاڑ ہے جزیرہ دجلہ اور فرات میں وہیں حضرت نوحؑ کی کشتی ٹھہری تھی۔

وَ كَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَ أَجْوَدَ - یہ گلے لگانا سب سے اچھا تھا بہت اچھا تھا۔

مَسِيرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوَّدِ - اچھے شہ سوار کی مسافت۔ جَدُ تَسْلَمَ - زمزم کھودنے میں محنت کر تو سلامت رہے گا کوئی نقصان تجھ کو نہ پہنچے گا۔

جَيِّدٌ - اصل میں جَيِّدٌ تھا یعنی عمدہ اس کی جمع جَيِّدَاتٌ ہے۔

إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْمَخْلُوقِ فَإِنَّ الْجَوَادَ الَّذِي يُؤَدِّي مَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ وَ الْبَخِيلُ الَّذِي يَنْخُلُ بِمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ وَ إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْخَالِقِ فَهُوَ الْجَوَادُ إِنْ أَعْطَى وَهُوَ الْجَوَادُ إِنْ مَنَعَ - امام حسن علیہ السلام طواف کر رہے تھے ایک شخص نے آپ سے پوچھا جواد کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا اگر تو مخلوق میں پوچھتا ہے کہ جواد کون ہے تو جواد وہ ہے جو فرض حقوق ادا کرے (مثلاً زکوٰۃ، نفقہ اہل و عیال و اقارب وغیرہ) اور بخیل وہ ہے جو ان حقوق کو ادا نہ کرے اور اگر تو خالق میں پوچھتا ہے تو وہ ہر حال میں جواد ہے دے یا نہ

گا۔ اللہ کی قدرت سے یہ کچھ بعید نہیں ہے کہ ایک کے ہزاروں کردے ہزاروں کو ایک کر دے۔
جَوْرٌ - جھک جانا، ظلم کرنا۔

جَوَارٌ - پناہ چاہنا، ہمسایہ بننا جیسے جَوَارٌ ہمسایہ بننا، اعتکاف کرنا۔
مُجَاوَرَةٌ - کہیں پڑا رہنا مثلاً کعبہ کے پاس یا قبر کے پاس۔

غَيْظٌ جَارَتِهَا - سوکن کو غصہ دلانے والی (یعنی حسن و جمال کی وجہ سے سوکن اس سے جلتی ہے)۔
كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِي - میں دو سوکن عورتوں کا شوہر تھا۔

لَا يَغْرُكُ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكَ هِيَ أَوْ سَمَ وَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ - حضرت عمرؓ نے اپنی صاحب زادی ام المؤمنین حفصہؓ سے کہا) تو کہیں دھوکا نہ کھانا اس بھڑے میں نہ آنا تیری سوکن یعنی حضرت عائشہؓ آنحضرتؐ کو تجھ سے زیادہ محبوب اور تجھ سے بڑھ کر خوبصورت اور گوری چٹی ہیں (تو ان کی رسیجہ نہ کر کہ جس طرح وہ آنحضرتؐ سے پیش آتی ہیں اس طرح تو بھی پیش آئے تیری بات اور ان کی بات اور)۔

كُنْ لِي جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ - مجھ کو اپنے سارے مخلوق کے شر سے بچائے رکھ۔
عَزَّ جَمَارُكَ - جس نے تیری پناہ لی وہ عزت والا ہو (اس کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا)۔

وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ - اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا حال بیان کیا۔

إِنِّي جَارٌ لَّكُمْ - میں تمہارا بچانے والا ہوں۔
جَارٌ - ایک شہر کا بھی نام ہے سمندر کے کنارے۔

وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَذْنَاهُمْ - مسلمانوں میں ایک ادنیٰ شخص بھی (جیسے غلام یا لونڈی یا عورت) کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کی طرف سے اس کو پناہ ملے گی (کوئی اس کو مار نہ سکے گا۔ یہ اسلام کی عزت رکھنے کے لئے ہے)۔

كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ - جیسے تو ایک دریا کو دوسرے دریا سے روکتا ہے (دونوں کو ملنے نہیں دیتا)۔

أَحَبُّ أَنْ تُجِيرَا بَنَتِي بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِينَ - میں یہ چاہتا ہوں کہ پچاس آدمیوں میں جن سے تم قسم لینا چاہتے ہو ایک میری بیٹی کو قسم نہ دو اس کو قسم سے معاف کر دو ایک روایت میں تُجِيرُوْہُ ہے زائے معجمہ سے۔ یعنی اس کو قسم نہ کھانے کی اجازت دو۔

وَذَكَرَ جَوَارَةً - اور اس کی ہمسائیگی کا ذکر کیا۔ فتنی نے کہا جَوَارَةٌ بکسرہ جیم زیادہ فصیح ہے۔

وَيَسْتَجِيرُ وَنَكَ - وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔
إِجَارَةٌ - اجرت یا کرایہ پر دینا۔
إِسْتِيجَارٌ - اجرت یا کرایہ پر لینا۔
جَوَارُ أَبِي بَكْرٍ - ابو بکر صدیق کی پناہ۔
وَكَذَا أَمَانُ النِّسَاءِ وَ جَوَارُهُنَّ - عورتوں کا امن دینا اور پناہ دینا ایسا ہی ہے۔

قَاتِلَ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتَهُ - (ام ہانیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا علی) ایک شخص کو قتل کرنا چاہتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے (آنحضرتؐ نے فرمایا) قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمَّ هَانِيٍّ - ام ہانیؓ جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی (کوئی اس کو مار نہیں سکتا بے فکر رہو)۔

لَا تُشْهِدُنِي عَلَى جَوْرٍ - مجھ کو ظلم پر گواہ مت بنا۔
امام احمد اور ابی حدیث کے نزدیک ایک اولاد کو دوسرے سے زیادہ دینا اسی حدیث کے رو سے حرام ہے۔ اور دوسرے اماموں نے مکروہ جانا ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ اور عاصمؓ کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا تھا اور اسی لئے ایک روایت میں یوں ہے أَشْهَدُ عَلَيْهِ غَيْرِي میرے سوا اور کسی کو اس پر گواہ کر لے۔

وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا - یہ تو ہمارے رستہ سے مڑ کر دوسری طرف جانا ہے۔

حَتَّى يَسِيرَ الرَّكِبُ بَيْنَ النُّطْفَتَيْنِ لَا يَخْشَى إِلَّا جَوْرًا - آدمی دریائے مشرق اور مغرب کے بیچ سوار رہ کر

حُسْنُ الْجَوَارِ يَغْمُرُ الدَّارَ - ہمایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے گھر آباد رہتا ہے (ورنہ تباہی ہوتی ہے گھر ویران ہو جاتا ہے علماء نے کہا اچھا سلوک کرنے سے صرف یہ مراد نہیں کہ ان کو تکلیف نہ دے بلکہ ان کی تکلیف دہی پر صبر کرے برائی کے بدلے ان پر احسان کرے ابتدا بالسلام کرے بیمار ہوں تو ان کے پوچھنے کو جائے مراسم تعزیت اور تہنیت میں شریک ہو ان کے پردے (زنانے میں) نہ جھانکے کوئی چیز ضرورت کی مانگیں تو دے اگر دیوار پر کڑیاں رکھنا چاہیں تو اجازت دے یہ نہ کہے کہ بیچ میں سیری رکھو پر نالہ یا مہری نکالنا چاہیں تو منع نہ کرے)۔
أَحْسِنُوا جَوَارَ النِّعَمِ - نعمتوں کی ہمسائیگی کا شکر ادا کرو۔

مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ - ہمیشہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بھی بنا دیں گے (اس کو ترکہ میں سے بھی کچھ حصہ دلائیں گے)۔
الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقْبِهِ يَابِسَقْبِهِ - ہمسایہ اپنے نزدیک کے مکان کا زیادہ حقدار ہے (اس کو حق شفعہ ہے اگر وہ لینا چاہے تو غیر شخص نہ لے سکے گا)۔
لَا تُجَارُ حَرَمَةً إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهَا - کسی عورت کو اپنے گھر میں پناہ دینا رکھ لینا بغیر ان لوگوں کی اجازت کے درست نہیں۔

فَهُوَ جَارٌ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ - وہ اللہ کا کلام سنے اس کو امن ہے (کوئی اس کو نہ مارے گا)۔
جَارٌ فِي حُكْمِهِ - فیصلہ کرنے میں اس نے ظلم کیا (ایک فریق کی بجا رعایت کی دوسرے فریق پر ستم کیا)۔
جَارٌ عَنِ الطَّرِيقِ - ٹھیک رستہ سے سرک گیا۔
الْحَاكِمُ الْجَائِرُ - ظالم حاکم۔
أَيُّمَةُ الْجَوْرِ - ظالم بادشاہ۔
وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ فِي هَذَا الزَّمَانِ جِهَادًا إِلَّا الْحَجَّ وَ

پھرے گا اس کو کوئی ڈر اس کے سوانہ ہوگا۔ کہیں رستہ بھول نہ جائے (باقی لوٹ پوٹ مار کوٹ کا کوئی ڈر نہ ہوگا۔ ایک روایت میں لَا يَخْشَى جَوْرًا ہے یعنی اس کو کسی ظالم کے ظلم کا ڈر نہ ہوگا)۔

كَانَ يُجَاوِرُ بِحَرَاءَ - آنحضرت نبوت سے پہلے حرا پہاڑ میں رہا کرتے (کئی کئی رات وہاں اکیلے تنہائی میں بسر کرتے)۔

كَانَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ - آنحضرت رمضان کے اخیر کی دس راتوں میں اعتکاف کیا کرتے۔

إِنَّ لِي جَارَةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ - میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کو جلانے کے لئے جھوٹ موٹ بیان کروں کہ میرے خاوند نے مجھ کو یہ یہ دیا ہے (جو حقیقت میں نہیں دیا) تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِّجَارَتِهَا - ایک پڑوسن دوسری پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے (کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے دل کو رنج ہوگا۔ دنیا میں کوئی غریب ہے کوئی امیر غریب اپنی حیثیت کے موافق کوئی تحفہ لائے تو خوشی سے اس کو قبول کرنا چاہئے اس کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔ مباشر درپے آزار دہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہ ہے نیست۔

حَارٌّ جَارٌ - گرم انگار ہے (یہ صاحب مجمع البحار نے یہاں بیان کر دیا حالانکہ یہ اس کا مقام نہ تھا جَارٌ صرف حَارٌّ کا تابع ہے جیسے کہتے ہیں سامان و امان روئی و وئی)۔

جَوْرَبٌ - جراب چمڑے کی ہو یا کپڑے کی۔
جَارٌ - ہمسایہ۔ جِيرَانٌ جمع ہے۔

كُلُّ أَرْبَعِينَ دَارًا جِيرَانٌ مِّنْ بَيْنِ الْيَدَيْنِ وَ الْخَلْفِ وَ الْيَمِينِ وَ الشِّمَالِ - چالیس گھروں تک چاروں طرف سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں ہمسایہ ہیں۔

عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْجَوَارِ - ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا لازم سمجھ لو (یہ ایک ایسا امر ہے جس کی ہر شریعت میں تاکید ہے جو شخص اپنے ہمسایوں کو خوش اور راضی رکھے اسی کی زندگی آرام سے گذرتی ہے ورنہ زندگی تلخ ہو جاتی ہے)۔

الْعُمْرَةُ وَالْجَوَارُ - میں نہیں جانتا کہ اس زمانے میں کہیں جہاد ہو مگر حج اور عمرہ اور اعتکاف (انہی میں جہاد کا ثواب ہے)۔

فَلَمَّا قُضِيَتْ جَوَارِي - جب میں اپنا اعتکاف پورا کر

چکا۔

إِيَّاكَ أَعْنِي وَ أَسْمَعِي يَا جَارَه - یہ ایک مثل ہے عربی زبان کی اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی شخص کو سنانے کے لئے کوئی بات کہی جاتی ہے مگر اس کا مخاطب کرنا ممکن نہیں ہوتا یہ مخاطب ایک شخص ہوتا ہے اور مقصود خطاب سے دوسرے لوگ ہوتے ہیں۔

نَزَلَ الْقُرْآنُ بِإِيَّاكَ أَعْنِي وَ أَسْمَعِي يَا جَارَه - کا یہی مطلب ہے یعنی قرآن میں ایسی بہت سی آیتیں ہیں جن میں خطاب پیغمبر صاحب کو ہے اور مقصود امت کے لوگ ہیں۔

يَا مَنْ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ - اے وہ جو پناہ دیتا ہے اور اس سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔

أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الْعَذَابِ - اللہ اس کو عذاب سے بچائے رکھے۔

مُسْتَجَار - کعبہ کی وہ دیوار کا حصہ جو باب کعبہ کے مقابل ہے اس کو مستجار اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اس سے لپٹ کر دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

جَوِيرِيَه - جاریہ کی تصغیر ہے اور امہات المؤمنین میں سے ایک بی بی کا نام ہے جو بہت خوبصورت اور ملیح تھیں۔

نَهْرُ جَوِيرٍ - ایک گاؤں کا نام ہے مدائن کے متعلقات میں سے۔ مصباح المنیر میں ہے کہ جار ہمسایہ شریک پناہ دینے والا اور پناہ مانگنے والا حلیف ناصر خاوند اور بیوی سب کو کہتے ہیں۔ جَارَہ اور جَارِيہ بیوی کو بھی کہتے ہیں اور جَارَہ سوکن کو بھی۔

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنَامُ بَيْنَ جَارَيْتَيْهِ - ابن عباس اپنی دونوں بیویوں کے بیچ میں سوتے ایک کو اس طرف لٹاتے اور دوسری کو اس طرف۔

جَوْزٌ يَأْجُوزُ يَأْجُوزُ يَأْجُوزُ - بڑھ جانا، طے کرنا، جائز ہونا،

نافذ ہونا، ممکن ہونا۔

تَجَوَّيْزٌ - نافذ کرنا، قرار دینا، رائج کرنا۔

مُجَاوِزَةٌ اور جَوَازٌ - آگے بڑھ جانا، مواخذہ نہ کرنا،

جائز رکھنا۔

إِنَّ امْرَأَةً آتَتْ النَّبِيَّ فَقَالَتْ إِنَّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانَ جَائِزَ بَيْتِي قَدْ انْكَسَرَ فَقَالَ يَرُودُ اللَّهُ غَائِبِكَ فَرَجَعَ زَوْجُهَا ثُمَّ غَابَ فَرَأَتْ مِثْلَ ذَلِكَ فَآتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْهُ وَوَجَدَتْ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ يَمُوتُ زَوْجُكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ قَصَصْتَهَا عَلَى أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ هُوَ كَمَا قَالَ لَكَ - ایک عورت آنحضرت کے پاس آئی کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا میرے گھر کی ناٹ (جس پر آڑی لکڑیاں رہتی ہیں) ٹوٹ گئی۔ آپ نے فرمایا جو شخص تیرا غائب ہے اس کو اللہ حاضر کر دے گا (وہ لوٹ کر آئے گا) ایسا ہی ہوا اس کا خاوند لوٹ کر آ گیا پھر وہ کہیں چل دیا اور عورت نے ویسا ہی خواب دوبارہ دیکھا پھر آنحضرت کے پاس آئی لیکن آپ نہیں ملے ابو بکرؓ ملے اس نے یہ خواب ان سے بیان کیا انہوں نے کہا تیرا خاوند مر جائے گا پھر اس عورت نے یہی خواب آنحضرت کے پاس جا کر بیان کیا آپ نے پوچھا کیا تو نے یہ خواب کسی اور سے بیان کیا تھا اس نے کہا جی ہاں فرمایا پس وہی تعبیر ہے جو اس نے دی (یعنی تیرا خاوند مر جائے گا)۔

إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِثْلَ قِطْعَةِ الْجَائِزِ - یکا یک انہوں نے ایک سانپ ناٹ کے ٹکڑے کی طرح دیکھا۔ (اتنا موٹا)۔

وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا زَادَ فَصْدَقَةٌ - مسافر کی مہمانی ایک رات دن تک تو دستور ہے (جو ضرور ہے تین رات دن تک مستحب ہے) اس سے زیادہ خیرات ہے (چلتے وقت بھی اس کو اتنا خرچ دینا چاہئے کہ ایک منزل تک کافی ہو جائے اس کو چیزہ یا جائزہ کہتے ہیں)۔

أَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ - جو لوگ

دوسرے ملکوں سے (اپنی اپنی قوم کی طرف سے) پیغام لاتے ہیں ان کو اسی طرح خرچہ دیتے رہنا جیسا میں دیتا رہا (ان کی مہمانی کرنا مسلمان ہوں یا کافر)۔

فَلْيُكْرِمُ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ۔ اپنے مہمان کی دستور کے موافق (یعنی ایک دن ایک رات) خاطر داری کرے (اگر تین دن تک مہمانی کرے تو پہلے دن تو تکلف کے ساتھ اچھا کھانا جہاں تک مقدور ہو کھلائے (دوسرے تیسرے دن ماحضر سامنے رکھے تکلف کی حاجت نہیں)۔

آلَا أَمْنَحُكَ آلَا أُجِيرُكَ۔ عباس چچا کیا میں تم کو عنایت نہ کروں تم کو عطیہ نہ دوں۔

تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ خیال معاف کر دیئے ہیں جو دل میں آئیں زبان سے نہ نکالیں نہ ہاتھ پاؤں سے ان پر عمل کریں یعنی دوسو سوں پر مواخذہ نہ ہوگا۔

كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسِ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ۔ میں دنیا میں لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا (خرید و فروخت معاملہ) میری عادت چشم پوشی اور درگزر کی تھی (برے روپیہ بھی لے لیتا تھا سختی سے تقاضا نہیں کرتا تھا محتاج کو معاف کر دیتا تھا)۔

أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي۔ میں نماز میں بچہ کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا (چھوٹی سورت پڑھ کر ختم کر دیتا ہوں اس خیال سے کہ اس کی ماں کو جو جماعت میں شریک ہے پریشانی نہ ہو۔ یہ اخلاق تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے۔ آپ کی ذات مبارک رحمۃ اللعالمین تھی ایک ایک عورت اور بچے کا آپ کو خیال تھا زبان سے اہل حدیث ہونے کا دعویٰ سہل ہے جب تک آپ کے اخلاق اور عادات کی پیروی نہ کی جائے آدمی کبھی اہل حدیث نہیں ہو سکتا)۔

تَجَوَّزُوا فِي الصَّلَاةِ۔ نماز ہلکی اور مختصر پڑھو۔ (یعنی جماعت کی نماز مطلب یہ ہے کہ قرأت مختصر کرو تا کہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو اکیلے اگر نماز پڑتا ہو تو جتنا چاہے طول دے سکتا

ہے۔ ہمارے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نہایت مختصر نماز پڑھا کرتے کہ لوگوں کو ان پر تعجب ہوتا، بعض بیوقوفوں کی عادت ہے کہ جماعت کی نماز میں سنت کے خلاف طول دیا کرتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو جلدی جلدی نماز پڑھ لیتے ہیں یہ شیطان کے پیرو اور پیغمبر صاحب کے مخالف ہیں۔ مختصر کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ رکوع، سجدہ، قومہ اور قعدہ وغیرہ برابر ادا نہ کرے کیونکہ تعدیل ارکان تو اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہی سورتیں یا ان کے برابر والی سورتیں نماز میں پڑھے جو آنحضرتؐ سے ہر نماز میں ماثور ہیں اس پر بھی اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو بہت مختصر سورتیں پڑھ کر نماز ختم کر دے۔

يَتَجَوَّزُ مِنَ اللَّبَاسِ۔ کپڑے ہلکے رکھتے۔
فَاكُونَ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ عَلَيْهِ۔ سب سے پہلے میں اور میری امت کے لوگ پل صراط پر سے گذریں گے۔

لَا تُجِيزُوا الْبَطْحَاءَ إِلَّا شَذًّا۔ کنکر یا میدان (صفا مروہ کے بیچ میں) دوڑ کر طے کرو (اب وہاں دو سبز میل نشان کے لئے دونوں طرف لگا دیئے ہیں)۔

لَا أُجِيزُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي شَاهِدًا إِلَّا مِنِّي۔ میں آج کے دن اپنے اوپر کوئی گواہ منظور نہیں کروں گا مگر خود اپنے میں سے۔

قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ۔ اس سے پہلے کہ تم مجھ کو قتل کرو۔

وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔ کنواری لڑکی کا اذن یہی ہے کہ خاموش رہ جائے (جب اس سے نکاح کی اجازت چاہیں) اگر زبان سے انکار کرے (کہ مجھ کو یہ نکاح منظور نہیں ہے) تب اس پر جبر نہیں ہو سکتا (کسی ولی کو بالجبر نکاح کسی عورت کا درست نہیں گو باپ یا دادا ہو اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک کنواری چھوکری کا نکاح فسخ کر دیا جس کے باپ نے اس کے خلاف مرضی اس کا نکاح کر دیا تھا۔ یہ مذہب غلط ہے کہ باپ اپنی کنواری لڑکی کا نکاح جبراً

کر سکتا ہے البتہ اگر کنواری لڑکی نابالغہ ہو تو اس کا باپ اس کا نکاح کر سکتا ہے مگر بلوغ کے بعد اگر وہ ناراض ہو تو قاضی نکاح فسخ کر سکتا ہے۔

إِذَا بَاعَ الْمُجْبِزَانِ فَلْيَبِيعْ لِلأَوَّلِ وَ إِذَا نَكَحَ الْمُجْبِزَانِ فَلْيَنْكَحِ لِلأَوَّلِ۔ اگر اجازت یافتہ دو شخص ایک ہی چیز کو بیع کریں (ایک ایک کے ہاتھ دوسرا دوسرے کے ہاتھ تو جس نے پہلے بیع کی ہے اس کی بیع نافذ ہوگی اسی طرح اگر نکاح کے دو ولی ہوں یا دو شخصوں کو نکاح کر دینے کی اجازت ہو اور دونوں اس عورت کا نکاح پڑھادیں ایک ایک سے دوسرا دوسرے سے تو جس نے پہلے نکاح پڑھایا اسی کا نکاح نافذ ہوگا۔ اگر دونوں نے ایک ساتھ ہی وقت میں بیع یا نکاح کر دیا تو قرعہ ڈالیں گے اور جس کے نام قرعہ نکلے گا اس سے بیع یا نکاح نافذ کر دیں گے۔ بعض نے کہا بیع میں تو وہ شے آدھی آدھی ہر خریدار کو ملے گی لیکن نکاح میں دونوں کا عقد باطل ہوگا)۔

إِنْ كَانَ مُجْبِزًا وَ كَفَلَ لَكَ غُورَمَ۔ اگر وہ غلام ماذون تھا (اس کے مالک نے اس کو تجارت کا اذن دیا تھا) اور وہ قیمت کا ضامن ہوا ہے تو بے شک اس کو تاوان دینا ہوگا۔

إِنَّهُ قَامَ مِنْ جَوْزِ اللَّيْلِ يُصَلِّيُ۔ آدھی رات پر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے۔ (جوز کے معنی بچا بچ)۔ رَبَطَ جَوْزَهُ إِلَى سَمَاءِ الْبَيْتِ أَوْ جَانِبِ الْبَيْتِ۔ اپنی کمر گھر کے چھت یا ناٹ سے باندھ دی۔

فِيهَا حَيَاتٌ أَمْثَالُ أَجْوَارِ الْإِبْلِ۔ دوزخ کے نالوں اور میدانوں میں اتنے اتنے بڑے سانپ ہیں جیسے اوسط درجہ کے اونٹ (یہاں اوسط سے مراد بڑے ہیں یعنی بڑے بڑے اونٹوں کے برابر)۔

ذُو الْمَجَازِ۔ عرفات کے پاس ایک مقام کا نام ہے وہاں جاہلیت کے زمانہ میں بڑے بڑے بازار لگا کرتے۔

حَمَّ مَجَازُهَا مَجَازُ سَائِرِهَا۔ حم کا وہی حکم ہے جو دوسری سورتوں کا ہے یعنی اس کے معنی بھی اسی طرح پوشیدہ

ہیں جیسے دوسرے مقطعات قرآنی کے یعنی اسرار اللہ ہیں۔ ثُمَّ أَجَازَا۔ پھر وہ دونوں آگے بڑھ گئے ایک روایت میں ثُمَّ جَازَا ہے۔

مَا كَادَتْ الصَّلَاةُ تَجُوزُهَا۔ نماز اس سے تجاوز نہیں کرتی تھی (یعنی اس مسافت سے جو مسجد کی دیوار اور آنحضرتؐ میں رہتی)۔

عَرَضَنِي فَلَمْ تُجْزِنِي۔ میرے والد نے مجھ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا کہ مجاہدین میں مجھ کو بھی شریک کر لیں لیکن آپؐ نے منظور نہیں کیا (میری کم سنی کی وجہ سے)۔ وَ عَرَضَنِي وَ أَنَا ابْنُ خَمْسَةِ عَشَرَ فَأَجَازَنِي۔ پھر میرے والد نے دوبارہ مجھ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا (مجاہدین میں شریک کرنے کے لئے) اس وقت میں پندرہ برس کا تھا تو آپؐ نے منظور کر لیا (مجھ سے بیعت لے لی) یا مجاہدین کے ساتھ میرا بھی حصہ شریک کر دیا۔

جَائِزُهُ۔ معمول تنخواہ انعام عطیہ پیش کش سب کو کہتے ہیں۔

لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ۔ قرآن ان کی ہنسی کے نیچے نہیں اترے گا (بس حلق ہی میں رہ جائے گا دل پر کچھ اثر نہیں کرے گا)۔

لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرْ وَ لَا فَاجِرٌ۔ ان کلموں سے یعنی اس علم سے یا کلام سے کوئی نیک یا بد باہر نہیں ہو سکتا وہ سب پر محیط ہے یا مطلب یہ ہے کہ اس کے کلموں سے یعنی جو اس نے وعدے اور وعید کیے ہیں کوئی بچ نہیں سکتا ہر ایک پر پورے ہوں گے۔

إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ۔ جب ختنہ ختنہ سے مل جائے (یعنی حشفہ فرج میں چلا جائے دخول ہو جائے)۔

مَا كَادَتْ الشَّاةُ تَجُوزُهَا۔ منبر اور مسجد کی دیوار میں (اتنا فاصلہ رہتا کہ بکری اس میں سے مشکل سے جاسکتی بلکہ نہ جاسکتی)۔

الْمَرْأَةُ لَا تَمْلِكُ مَا جَاوَزَ نَفْسَهَا۔ عورت اپنے نفس سے زیادہ کی مالک نہیں ایک روایت میں لَا تَمْلِكُ

ہے۔

مَجَازًا إِلَى حَاجِيهِ - اپنے مطلب نکالنے کا رستہ۔

الْإِمَامُ النَّجْمُ الْهَادِي فِي غِيَاهِبِ الدُّجَى وَ
أَجَوَازِ الْبُلْدَانِ الْقِفَارِ - امام کیا ہے اندھیرے کی تاریکیوں
میں اور خالی بستیوں کے بیچانچ مقاموں میں ایک راہ دکھانے
والا ستارہ ہے۔

لَوْ جَازَلَهُ ذَلِكَ لَجَازَ لِرَسُولِ اللَّهِ - اگر یہ اس
کے لئے درست ہوتا تو خدا کے رسول کے لئے (بطریق
اولیٰ) درست ہوتا۔

لَا أُجِيزُ فِي الطَّلَاقِ إِلَّا رَجُلَيْنِ - میں طلاق (کے
ثبوت کے لئے) دو مردوں کی شہادت ضرور جانتا ہوں۔
اللَّهُمَّ تَجَوَّزْ عَنِّي يَا تَجَاوَزْ عَنِّي - یا اللہ میرے
گناہوں سے درگزر کر۔

جَوُزٌ - اخروٹ۔

جَوُزٍ مَائِلٌ - دھتورہ۔

جَوُزَاءٌ - ایک ستارہ کا نام ہے اور ایک برج کا۔

تَبَيَّنَ بِرَأْسِ الْجَوُزَاءِ وَالْبَاقِي وَزُرَّ عَلَيْهِ وَ
عُقُوبَةُ - عبد اللہ بن حسن سے کسی نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت
کو اتنے طلاق دے جتنے ستارے آسمان میں ہیں انہوں نے
کہا وہ جوڑا کے سرے پر جو تین تارے ہیں ان سے بائن ہو
جائے گی اور باقی طلاق مرد پر بوجھ اور عذاب قیامت کے دن
ہوں گے (قیامت کے دن اس سے مواخذہ ہوگا کہ تو نے
خلاف شرع اتنی طلاقیں کیوں دیں؟ اہل حدیث کے نزدیک
جب کوئی ایک بارگی تین طلاق یا ہزار طلاق دے دے ایک
ہی طلاق رجعی پڑے گی۔ بعض کے نزدیک کچھ نہ پڑے گی۔
امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ ایک طلاق
رجعی پڑے گی اور ائمہ اربعہ کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ
جائیں گی اور وہ عورت بغیر حلالہ کے اگلے خاوند کے لئے
درست نہیں ہو سکتی)۔

إِذَا طَلَعَ هَلَالُ شَوَّالٍ نُودِيَ الْمُؤْمِنُونَ أَنْ
اغْدُوا إِلَى جَوَائِزِكُمْ فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ - جب شوال کا

چاند نکلتا ہے (اور مسلمان رمضان شریف کے روزوں سے
فارغ ہوتے ہیں) تو مسلمانوں کو آواز دی جاتی ہے (یعنی
آسمان پر پروردگار کی طرف سے) اب صبح کو اپنے اپنے انعام
لو تو عید الفطر کا دن انعام کا دن ہے اس دن روزہ داروں کو
پروردگار کی طرف سے عیدی ملتی ہے وہ کیا ہے دوزخ سے
خلاصی اور بہشت کی نعمتیں)۔

الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ لَا يَدْخُلَانِ الْمَسْجِدَ إِلَّا
مُجْتَازَيْنِ - حائضہ اور جنبی مسجد میں نہ آئیں مگر گزر کر جاسکتے
ہیں (اگر دوسری طرف سے رستہ نہ ہو)۔

جَوْشٌ - کسی بات کی ٹوہ لگانا، گھس جانا، گھورنا۔

جَوْسَةُ النَّاطِرِ - برابر پے درپے دیکھنا، ایک روایت
میں جَنَّةُ النَّاطِرِ ہے۔
جَاسُوا - گھس آئے۔

جَوْشٌ - ساری رات چلنا۔ (جَوْشٌ یا جَوْشٌ آدمی کے
سینہ کو بھی کہتے ہیں اسی سے جاش ہے بمعنی سینہ)۔
فَجَاشَتْ - بلند ہوئی، پھیل گئی۔

جَوْشَنٌ - بمعنی سینہ اسی سے ہے دُعَاءُ الْجَوْشَنُ ایک
دعا ہے۔

جَوْظٌ - اکڑ کر چلنا، بے صبری کرنا۔

أَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاطٍ - ہر کھاؤ موٹا،
مغرور دوزخی ہے، بعض نے کہا جَوَّاطٌ وہ جو روپیہ جوڑے کسی
کو نہ دے۔ بعض نے کہا پست قد بڑے پیٹ والا۔

جَوُوعٌ - يَامَجَاعَةً - بھوک لگنا۔ (جَوُوعٌ بضم جیم بھی بمعنی
بھوک ہے)۔

أَنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ - شیر خوارگی کا وہی
زمانہ ہے جب دودھ کی بھوک ہو (یعنی صغیر میں کیونکہ
بڑے آدمی کی بھوک بغیر کھانا کھائے نہیں جاتی اور وہ بھوک کی
حالت میں کھانے کی تلاش کرتا ہے نہ صرف دودھ کی)۔

وَأَنَا سَرِيعُ الْإِسْتِجَاعَةِ - مجھ کو روز کی بھوک جلد لگتی
تھی۔

قَالَ الْجَوُوعُ - دونوں نے عرض کیا ہم کو بھوک نے گھر

سے نکالا۔ یعنی کھانے کی تلاش میں گھر سے نکلے ہیں۔

إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ فَلَا تَبْلُغُ الْمَسْجِدَ۔ جب مدینہ منورہ میں قحط پھیلے گا بھوک کے مارے تو اپنی بستر پر سے اٹھ کر مسجد تک نہ جاسکے گا۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَنْسُ الضَّجِيعَ۔ بھوک سے تیری پناہ وہ بڑی ہموار ہے۔

بَيْتٌ لَا تَمُرُّ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ۔ جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں (جیاع جالع کی جمع ہے یعنی بھوکا)۔

جَوْفٌ۔ بچ میں سے خالی ہونا، کھوکھلا ہونا، پیٹ اندر باطن، دل، شرم گاہ، نرم ہموار زمین۔

أَرَوَّاحُهُمْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضِرٍ۔ شہیدوں کی روہیں سبز پرندوں کے اندر (یعنی چڑیوں کے قالب میں)۔

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ۔ سب وقتوں سے زیادہ قرب بندے کو اپنے مالک سے رات کے حصے کے اخیر بیچا بچ میں ہوتا ہے۔ (رات کے

دو حصے اس کا نصف ثانی بارہ بجے سے صبح تک ہے اور نصف اول چھ بجے شام سے بارہ بجے رات تک تو پہلا بیچا بچ ۹ بجے

شب کو ہوتا ہے اور دوسرا یعنی آخری بیچا بچ تین بجے کا وقت ہوا تو آخر جوف کی صفت ہے، مطلب یہ ہے کہ تین بجے رات کا

وقت بہت مقبولیت کا وقت ہے اس وقت بندے کو عبادت میں اپنے مالک کا کمال قرب حاصل ہوتا ہے)۔

أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَا جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ۔ کس وقت دعا کی شنوائی (اجابت) زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا رات کے اخیر بیچا بچ میں (ابن اثیر نے کہا یعنی

اخیر تہائی میں وہ رات کے چھ حصوں میں سے پانچواں حصہ ہے یعنی دو بجے سے چار بجے تک کا وقت)۔

فَلَمَّا رَأَاهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خَلَقَ لَا يَتِمَّالِكُ۔ جب شیطان نے آدم کا پتلہ اہر سے خالی کھوکھل پایا تو سمجھ گیا

یہ ایسی مخلوق ہے جو ضبط نہیں کر سکے گی (کھانے پینے دوسرے خواہشوں پر اس سے صبر نہ ہو سکے گا)۔

كَانَ عُمَرُ أَجْوَفَ جَلِيدًا۔ حضرت عمرؓ بڑے پیٹ

والے سخت آدمی تھے۔

لَا تَنْسُوا الْجُوفَ وَمَا دَعَى۔ پیٹ کا اور جو پیٹ میں جائے (کھانا پینا وغیرہ) اس کا خیال رکھو (مطلب یہ ہے کہ

حلال حرام کا خیال رکھو۔ بعض نے کہا جوف سے قلب اور جو اس میں جائے اس سے معرفت الہی مراد ہے۔ بعض نے کہا

جوف سے پیٹ اور شرم گاہ مراد ہیں۔ سارے گناہوں کا سر چشمے یہ تین مقام ہیں، پیٹ اور شرم گاہ اور زبان ان تینوں کا جو

کوئی خیال رکھے شرع کا تابعدار ان کو بنا دے بس وہ کامل ہو گیا)۔

إِنَّ أَخَوَفَ مَا أَخَافَ عَلَيْكُمُ الْأَجْوَفَانِ۔ سب سے زیادہ مجھ کو تم پر جن چیزوں کا ڈر ہے وہ دونوں کھوکھل

(پھوخل) ہیں پیٹ اور شرم گاہ کا۔

فَجَافَتْنِي۔ وہ میرے پیٹ تک پہنچ گئی۔

جَوْفُوهُ۔ ایک اونٹ کنوے میں گر گیا تھا تو مسروق نے کہا اس کے پیٹ پر مارو (برچھے یا تیر سے یہی اس کی زکوٰۃ

ہے)۔

فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ۔ جو زخم اندر تک پہنچے (مثلاً پیٹ یا دماغ کے اندر تک اس میں تہائی دیت دینا ہوگی)۔

مَامِنًا أَحَدٌ لَوْ فُتِّشَ إِلَّا فُتِّشَ عَنْ جَائِفَةٍ أَوْ مُنْقَلَةٍ۔ (حذیفہ نے کہا) ہم میں سے ہر ایک کا یہ حال ہے کہ اگر اس کا

کھوج کیا جائے (اس کا عیب ڈھونڈھا جائے تو اس میں ایسا زخم (عیب) نظر آئے گا جو اندر تک پہنچ جاتا ہے یا ہڈی کو سر کا

دیتا ہے یعنی ہر ایک میں ایک بڑا عیب نکلے گا)۔

إِنَّهُ دَخَلَ الْبَيْتَ وَاجَافَ الْبَابَ۔ آنحضرتؐ خانہ کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ بند کر لیا۔

أَجِيفُوا أَبْوَابَكُمْ۔ اپنے دروازے بند رکھو۔

أَكَلْتُ رَغِيفًا وَرَأْسَ جُؤَافَةٍ فَعَلَى الدُّنْيَا الْعَفَاءُ۔ میں نے ایک روٹی اور مچھلی کا سر کھا لیا اب دنیا کم بخت فنا ہو جائے (چولہے میں جائے جہنم)۔

جُؤَافَةٌ۔ ایک قسم کی خراب مچھلی۔

فَتَوَقَّلْتُ بِنَا الْقِلَاصِ مِنْ أَعَالِي الْجُوفِ۔ جوف

عباسؑ کے آواز دینے پر لوٹ آگے اور کافروں پر حملہ کیا ان کو شکست دی۔

فَاجْتَالَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ - شیطانوں نے ان کو نچایا۔
(یعنی گمراہ کیا) ایک روایت میں فَاجْتَالَتْهُمْ ہے حائے ہلکی سے ان کا ذکر آگے آئے گا۔

لِلْبَاطِلِ جَوْلَةٌ ثُمَّ يَضْمَحِلُّ - جھوٹ شروع شروع میں خوب پھیل جاتا ہے (ہانڈی کے جوش کی طرح) پھر مٹ جاتا ہے (یعنی جھوٹے دین کو ادائل میں خوب فروغ ہوتا ہے اخیر میں پھیکا پڑ جاتا ہے اور سچا دین آہستہ آہستہ برہتا ہے لیکن روز بروز اس کو قوت ہوتی جاتی ہے جیسے دین اسلام کا حال ہوا کہ آنحضرتؐ کی وفات تک ۲۳ سال میں کل ایک لاکھ چند ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے حواری آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے تک صرف محدودے چند تھے بڑھتے بڑھتے ان کے اتباع کروڑوں تک پہنچ گئے۔ مسلمانوں کے کذاب کے پیرو تھوڑے ہی دنوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئے تھے مگر آخر کیا انجام ہوا اس کا دین چونکہ باطل تھا ایسا مٹ گیا کہ اب ایک پیرو بھی اس کا نظر نہیں آتا۔ یہود نصاریٰ ہندو پارسی اور بدھ ان کے مذہب اپنے اپنے زمانہ میں ٹھیک اور سچے تھے اس لئے اب تک باقی ہیں۔

إِنَّ لِلْبَاطِلِ نَزْوَةً وَ لِأَهْلِ الْحَقِّ جَوْلَةً - جھوٹ بات جلد کو د پڑتی ہے (لوگ اس طرف جلد مائل ہو جاتے ہیں) اور اخیر میں حق والوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ بعض نے کہا یہاں بھی جَوْلَةٌ کے وہی معنی ہیں شکست اور ہزیمت کے یعنی اہل حق شیطانی لوگوں سے مغلوب ہو جاتے ہیں اس کی دلیل آخر میں یہ ہے کہ آثار مٹ جاتے ہیں سنتیں مرقاتی ہیں بدعتیں پھیل جاتی ہیں سنت پر چلنے والوں کی تعداد قلیل رہ جاتی ہے سب دینوں کا یہی حال ہوا ہندوؤں مجوسیوں اور بودھ کے اصل دین میں خالص تو حید تھی لیکن اب شرک میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ قلیل افراد اور مسلمانوں کا بھی یہی حال ہو گیا ہے اللہ رحم کرے۔

إِذْ جَالَتْ الْفَرَسُ - یکا یک گھوڑا بھڑکنے لگا۔

کی بلندی کی طرف سے جوان اونٹنیاں ہم کو لے کر چڑھ دوڑیں۔ یہاں جوف ایک قطعہ زمین کا نام ہے بعض نے کہا جوف سے وادی کا نشیبی حصہ مراد ہے۔

لِبْنِيْ غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ - بنی غطف کا جوف میں جوف سے مراد نرم ہموار زمین یا ایک وادی کا نام ہے یمن میں ایک روایت میں بِالْجَوْفِ ہے۔

يَعْنِيْ جَوْفًا - یعنی عقل سے خالی جوف اجوف کی جمع ہے۔

مِنْ ذُرَّةٍ مُّجَوَّفَةٍ - خول دار موتی کا۔
لَيْسَ عَلَيْكَ مَضْمُؤَةٌ وَلَا اسْتِشْقَاقٌ لِأَنَّهُمَا مِنَ الْجَوْفِ - تجھ پر کئی کرنا ناک میں پانی ڈالنا لازم نہیں کیونکہ منہ کے اندر اور ناک کے اندر دونوں جوف میں داخل ہیں۔ یہ امامیہ اور حنفیہ کے مذہب پر ہوگا امامیہ اور حنفیہ کے نزدیک وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا فرض نہیں ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے بدلیل دوسری حدیث کے اور غسل میں حنفیہ کے نزدیک بھی فرض ہے۔

مَنْ أَجَافَ مِنَ الرِّجَالِ عَلَى أَهْلِهِ بَابًا أَوْ أَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ - جو مرد اپنی جو رو کو لے کر دروازہ بند کر لے یا پردہ لٹکا لے (یعنی خلوت صحیح ہو جائے) تو اس پر پورا مہر واجب ہو گیا (صحبت کرے یا نہ کرے یہ حنفیہ کے نزدیک ہے اور ہمارے نزدیک جب تک دخول نہ ہو پورا مہر واجب نہ ہوگا)۔

جَوَالِقُ - یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے اس کو باب الجیم مع اللام میں ذکر کرنا تھا چنانچہ ہم اسی باب میں اس کا ذکر کر آئے ہیں یہاں پھر دوبارہ بتا بعت صاحب مجمع یہ لفظ لکھ دیا گیا۔
تو کرہ اس کی جمع جَوَالِقُ بفتح جیم۔

جَوَلٌ - گھومنا پسند کرنا ہٹ جانے کے بعد پھر حملہ کرنا اسی طرح جَوَلٌ اور جَوُولٌ اور جَوَلَانٌ اور جَوَلَانٌ اور جَوَلَانٌ یہ سب مصدر ہیں۔

كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ - مسلمانوں کو کچھ شکست سی ہوئی (ان میں سے بعض لوگ بھاگ نکلے لیکن پھر حضرت

كَانَ إِذَا دَخَلَ إِلَيْنَا لِبَسَ مِجْوَلًا - آنحضرت جب ہمارے پاس آتے تو صدر یہ پہن لیتے، بعض نے کہا مِجْوَل سے چھوٹی زرہ مراد ہے۔

وَنَسْتَجِيلُ الْجَهَامَ - ہم خالی بادلوں کو (جن کا پانی برس چکا ہو) گھومتا ہوا دیکھتے (ہوا ان کو ادھر ادھر لے جاتی) ایک روایت میں نَسْتَجِيلُ ہے خائے مجملہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

لَيْسَ لَكَ جَوْلٌ - تجھ میں عقل نہیں ہے، اصل میں جَوْل کنوے کی مینڈ کو کہتے ہیں وہ ہر چیز کو کنوے میں گرنے سے روکتی ہے۔ عقل کو بھی جول کہا وہ بھی آدمیوں کو خرابی اور ہلاکت سے روکتی ہے۔

جَوَالُ الْقُرْبَةِ - گاؤں کے نجاست خور جانور۔ (اس کا ذکر جلال میں ہو چکا ہے)۔

جَالُوت - ایک ظالم بادشاہ تھا جس کو حضرت داؤد نے مارا۔

جَوَائِلُ الْأَوْهَامِ - جو وہم دل میں پھرتے رہتے ہیں۔

مَالَهُ جَوْلٌ وَجَالٌ - نہ اس میں عقل ہے نہ ہمت۔

جَوْنٌ - کالا ہونا - سفید ہونا، دن۔

جَنُتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بَرْدَةٌ جَوْنِيَّةٌ - میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ ایک سفید یا سیاہ چادر اوڑھے تھے، بعض نے کہا یہ نسبت ہے بنی جون کی طرف جواز قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔

عَلَيْهِ جِلْدُ كَبْشٍ جَوْنِيٍّ - ایک کالے مینڈھے کی کھال پہنے تھے (یہ حضرت عمرؓ کا ذکر ہے جب آپ شام کے ملک میں گئے تھے)۔

إِنَّ الشَّمْسَ جَوْنَةٌ - آفتاب سفید ہے یا سرخ۔

جَوْنَةُ الْعَطَارِ - عطر فروش کا ڈبہ۔

إِلَى الْكَلْبِيَّةِ جَوْنًا لَتَسْتَعِينَنَّ بِهَا عَلَى مَا تَمَّ الْحُسَيْنِ - ایک کالی چڑیا جو پتھر کھاتی ہے اس لئے بھیجی کہ امام حسینؑ پر ماتم کرنے کے لئے اس سے مدد لی جائے۔

جَوَى - پیٹ کی بیماری، عشق و محبت کی سوزش۔

لَا أَنْ أَطْلَى بِجَوَاءٍ قَدْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطْلَى بِزَعْفَرَانٍ - (حضرت علیؑ نے کہا) اگر میں ہانڈی کے ڈھکن کی کالک مل لوں تو یہ اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کہ زعفران ملوں۔

فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ - مدینہ میں آ کر ان کو پیٹ کی بیماری ہوگئی یا مدینہ کی ہوا ان کو نا موافق آئی۔

مَا أَخْرَجَ هَذَا مِنْكَ إِلَّا جَوَى - یہ بائے بائے جو تم کرتے ہو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے ہے جو عشق و محبت کی سوزش ہے (یہ عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد سے کہا وہ جب گھر میں آتے تو آہ آہ کرتے)۔

فَتَجَوَى الْأَرْضُ مِنْ نَسْتِهِمْ - زمین ان یا جوج ماجوج کی لاشوں کی بدبو سے بدبودار ہو جائے گی۔

إِنَّ لِكُلِّ أَمْرٍ جَوَانِيًا وَبَرَانِيًا فَمَنْ يُصْلِحْ جَوَانِيَةَ يُصْلِحِ اللَّهُ بَرَانِيَةَ وَمَنْ يُفْسِدْ جَوَانِيَةَ يُفْسِدِ اللَّهُ بَرَانِيَةَ - ہر آدمی کا ایک باطن ہے ایک ظاہر جو کوئی اپنے باطن کو درست کرے گا (اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اپنی نیت صاف رکھے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر بھی درست کر دے گا اور جو کوئی اپنا باطن خراب کرے گا (خلق اللہ کو دھوکا دینے کے لئے ظاہر میں متقی بنے گا اندر فاسق فاجر) تو اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر بھی خراب کر دے گا (ایک نہ ایک دن اس کی بد باطنی اور بدنیتی کھل جائے گی لوگوں میں ذلیل و خوار ہوگا)۔

جَوَانِيَّةٌ - ایک مقام ہے اجد پہاڑ کے پاس۔

ثُمَّ فَتَقَّ الْأَجْوَاءَ وَشَقَّ الْأَرْضَ جَاءَ - پھر جووں کو چیرا کناروں کو پھاڑا۔

جَوَ - کہتے ہیں اس خالی جگہ کو جو آسمان زمین کے بیچ میں ہے۔

فَنَوْدَى مِنَ الْجَوِ - جو سے ان کو آواز دی گئی۔

يُسَبِّحُونَ اللَّهَ فِي الْجَوِ - جو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں (تسبیح کرتے ہیں)۔

حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْجَوَّ - جب وہ جو میں پہنچا یعنی دائرہ افق۔

اِنِّی قَدْ اجْتَوَيْتُ الْمَدِيْنَةَ۔ مجھ کو مدینہ کی ہوا
ناموافق آئی یا مدینہ میں رہنا مجھ کو برا معلوم ہوا (یہ ابوذر
غفاری کا قول ہے جب حضرت عثمان سے اور ان سے شکر رنجی
ہو گئی تھی)۔

جَوَارِشُ۔ ایک مرکب دوا ہے جو معجون کی طرح ہوتی
ہے اور تقویت ہضم اور دفع ریح کے لئے دی جاتی ہے اس کی
بہت سی قسمیں ہیں جو قراہادین میں مرقوم ہیں جوارش اور معجون
میں فرق یہ ہے کہ جوارش کا قوام پتلا ہوتا ہے اور وہ خوش ذائقہ
ہوتی ہے اور اکثر ہضم غذا کے لئے دی جاتی ہے اور معجون کا
قوام غلیظ ہوتا ہے وہ مختلف امراض کے لئے دیا جاتا ہے۔

جَوَّةُ۔ سامنا کرنا۔ اسی سے جاہ ہے بمعنی مرتبہ۔
وَ جَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ۔ تیرا مرتبہ سب سے بڑا۔
(اور عالی شان) مرتبہ ہے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْهَاءِ

جَهْدٌ۔ یا جَهْدٌ۔ کھونا کھرا پر کھنے والا اسکی جمع جہادہ
ہے۔

جَهْجَهَةٌ۔ لکارنا، ڈانٹنا کسی کام سے باز رکھنے کے
لئے۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ عَدَا عَلَيْهِ ذَنْبٌ فَاَنْتَزَعَ شَاةً
مِّنْ غَنَمِهِ فَجَهَّجَاهُ الرَّجُلُ۔ اسلم قبیلے کے ایک شخص کی
بکریاں تھیں بھیڑیا آیا اور اس کی ایک بکری نکال لے چلا اس
شخص نے بھیڑے کو جھڑکا لکارا۔ اصل میں جَهْجَهَةٌ تھا
دوسری ہاء کو ہمزہ سے بدل دیا۔

لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ
الْجَهْجَاهُ۔ راتوں کا سلسلہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص
بادشاہ ہوگا جس کو جہا کہیں گے یا جہل جیسے دوسری روایت
میں ہے یا جَهْجَاهُ۔

جَهْدٌ۔ کوشش کرنا، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔
مُجَاهَدَةٌ اور جَهَادٌ۔ ایک دوسرے کے مقابل کوشش
کرنا کافروں سے اللہ کی رضا مندی اس کا سچا دین پھیلانے

کے لئے لڑنا۔

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ۔ جب مکہ
فتح ہو گیا تو اب ہجرت نہیں رہی (یعنی ہجرت کا وجوب جاتا رہا
اس لئے کہ مکہ دارالاسلام ہو گیا) (صرف جہاد یعنی کافروں
سے لڑائی اور جہاد کی نیت باقی ہے وہ قیامت تک باقی رہیں
گے جیسے دوسری حدیث میں ہے الْجِهَادُ مَا ضَلَّ مِنْهُ بَعْثِي
اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدُّجَّالَ جس دن سے اللہ
نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اس دن سے برابر جہاد قیامت تک
باقی رہے گا یہاں تک کہ میری امت کا اخیر حصہ (حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے ساتھ ہو کر) دجال سے لڑے گا۔

فَائِدَةٌ۔ اختلاف ہے اس میں کہ اب بھی دارالکفر سے
دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا واجب ہے یا نہیں؟ بعض نے
کہا اب مستحب ہے اسی طرح ان بلاد سے ہجرت کرنا جہاں
فسق و فجور بدعات اور معاصی کا علانیہ ارتکاب ہوتا ہو وہ بھی
مستحب ہے۔

فَائِدَةٌ۔ یہ جو فرمایا جہاد کی نیت اس کا مطلب یہ ہے کہ
اگر جہاد شرعی بحسب شرائط میسر نہ ہو سکے یا اس کا موقع نہ ملے
تو جہاد کی نیت رکھے اس کے لئے تیار رہے کیونکہ جہاد بھی نماز
روزے کی طرح اسلام کا ایک رکن ہے بعض نے یوں ترجمہ کیا
ہے اور نیت یعنی اخلاص فی الدیۃ۔ مطلب یہ ہے کہ خالص خدا
کی خوشنودی کے لئے جہاد کرنا نہ روپیہ پیسہ یا ملک و مال و
حکومت حاصل کرنے کے لئے۔

مترجم:- کہتا ہے بعض ناواقف کم علم مولویوں نے جہاد
کی شرائط اور اس کی حقیقت اور مصلحت پر غور نہ کر کے ہر ایک
جنگ و فساد اور خون ریزی کو جہاد سمجھا ہے۔ یہ ان کی نادانی
ہے معلوم ہوا کہ وہ شرائط جہاد سے واقف نہیں ہیں ان
مولویوں کے فتویٰ پر اعتبار نہ کرنا چاہئے جہاد کو ابتداء شروع
کرنے کے لئے از روئے شرع محمدی اور قرآن و حدیث کئی
شرائط ہیں منجملہ ایک بڑی شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا امام ایک
قرشی عادل شخص ہو اگر بنی فاطمہ میں سے ہو تو اور زیادہ عمدہ
ہے بغیر امام قرشی کے جھنڈے کے تلے رہ کر جہاد نہیں ہو سکتا

اور یہ بھی ایک بڑی شرط ہے کہ مجاہدین دارالحرب سے باہر رہتے ہوں، ان کفار کے ملک اور امان میں نہ ہوں جن پر جہاد کرنا چاہتے ہیں، یہ بھی ضروری ہے کہ پہلے ان کافروں کو جن پر جہاد کا ارادہ ہو امام کی طرف سے ایک باقاعدہ نوٹس دیا جائے کہ یا تو اسلام لائیں یا جزیہ دینا قبول کریں اگر وہ اسلام قبول نہ کریں نہ جزیہ دینے پر راضی ہوں تب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کی مدد پر بھروسہ کر کے ان سے لڑنا چاہئے لیکن عورتوں، بچوں، بوڑھے پھونس، درویشوں اور راہبوں سے ہرگز تعرض نہ کرنا چاہئے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اس لڑائی کا مقصد نہ تو ملک گیری ہو نہ تحصیل مال و دولت نہ تحصیل حکومت و سلطنت بلکہ صرف اللہ کی توحید پھیلانا اور شرک مٹانا اور لوگوں کی اصلاح اور درستی اور امن و امان قائم کرنا ہو۔

اجْتَهَدُ رَائِي - میں اپنی رائے کو شش کے ساتھ قائم کروں گا (یعنی جس مسئلہ میں نہ قرآن کا حکم ملے گا نہ حدیث کا اس میں قیاس کروں گا) اس حدیث سے صاف یہ ثابت ہوا کہ قیاس اسی وقت کرنا چاہئے جب قرآن یا حدیث میں وہ مسئلہ نہ ملے ورنہ قرآن یا حدیث کے موجود ہوتے ہوئے قیاس کرنا شیطانی کام ہے۔

أَوَّلَ مَنْ قَاسَ ابْلِيسُ - سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا اس نے خدا کا حکم ہوتے ہوئے اس کو نہ سنا اور اپنی رائے پر چلا آ خر مردود ہوا۔

إِذَا اجْتَهَدَ فَاخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ - اگر مجتہد اس مسئلہ میں جس میں اس کو قرآن اور حدیث کا حکم نہ ملے قیاس اور اجتہاد کرے پھر اس سے غلطی ہو تب بھی اس کو ایک اجر ملے گا (کیونکہ اس کی نیت بخیر تھی جب وہ مسئلہ اس کو قرآن و حدیث میں نہ ملا تو پھر قیاس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ ہم اگلے تمام مجتہدوں کو جیسے امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک وغیرہ ہیں پروردگار کے مقبول بندے اور ماجور اور مثاب سمجھتے ہیں۔ جن مسئلوں میں ان کا قیاس حدیث کے خلاف ہو تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان کو وہ حدیث نہیں ملی ورنہ ہرگز حدیث کو چھوڑ کر وہ قیاس نہ کرتے، خصوصاً امام اعظم کی نسبت وہ تو سب مجتہدوں

سے زیادہ حدیث کے پیرو تھے ان کا تو قول یہ ہے کہ ضعیف حدیث بھی قیاس پر مقدم ہے اسی طرح صحابی کا قول بھی۔

شَاةٌ خَلَفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ - ایک بکری تھی جس کو ضعف ناتوانی اور لاغری نے سب بکریوں سے پیچھے کر دیا تھا (وہ نا طاقتی کے مارے دوسری بکریوں کے برابر چل نہ سکتی ابن اثیر نے کہا جُہْد اور جُہْد کئی حدیثوں میں آیا ہے دونوں کے معنی طاقت اور کوشش، بعض نے کہا بضم جیم بمعنی طاقت اور بفتح جیم مشقت)۔

أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهِدُ الْمُقِلِّ - کون سی خیرات افضل ہے؟ فرمایا وہ خیرات جو کم مال والا بقدر گنجائش اپنی طاقت کے موافق نکالے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ - تیری پناہ بلا کی سختی اور مشقت سے (مراد وہ بلا ہے جس میں آدمی مرنا پسند کرتا ہے بعض نے مفلسی کے ساتھ عیال داری)۔

وَالنَّاسُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ مُجْهِدُونَ - تنگی کی جنگ یعنی جنگ تبوک میں جب مسلمان بہت نادار تھے لوگ مشقت اٹھارہے تھے (نہ سواری تھی نہ خرچہ راہ)۔

جُهِدَ الرَّجُلُ - وہ مرد تکلیف میں پڑ گیا۔

جُهِدَ النَّاسُ - لوگوں پر قحط آن پڑا۔

مُجْهِدٌ - مشقت میں گرفتار۔

أَجْهَدُ ذَابْتَهُ - اپنے جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ

بوجھ لادا۔

رَجُلٌ مُجْهِدٌ - ناتواں جانور والا۔

أَجْهَدُهُ - اس کو مشقت میں ڈال دیا۔

إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهْدَهَا - جب

عورت کے چاروں کونوں کے بیچ میں بیٹھا پھر اس پر زور لگایا (اس کو دھکیلا یعنی دخول کیا تو غسل واجب ہو گیا گوا انزال نہ ہو مگر ایک جماعت صحابہ کا یہ مذہب ہے کہ غسل جب ہی واجب ہوگا جب انزال ہو اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے انما الماء من الماء)۔

فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ - خدا

عَلَى لَا وَاثِنَهَا وَ جَهْدَهَا يَجْهَدَهَا - وہاں کی بلا اور

مصیبت پر۔

فَأَصَابَنَا جَهْدٌ - ہم کو بھوک کی تکلیف ہوئی۔

إِذَا اجْهَدَ فِي الْيَمِينِ - جب زور کی قسم کھاتے۔

إِنَّا لَنَجْهَدُ أَنْفُسَنَا وَ إِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِبٍ - ہم تو اپنے

اوپر مشقت ڈال کر تیز چلتے تھے اور آپ کو کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ - بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے

نفس پر جہاد کرے (گناہ سے اس کو باز رکھے)۔

رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ

الْأَكْبَرِ - اب ہم چھوٹے جہاد (یعنی کافروں کے ساتھ

لڑنے) سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آئے (اب نفس

سے جہاد کریں گے) یہ حدیث تصوف کی کتابوں میں مذکور

ہے مگر اس کی صحیح سند مجھ کو نہیں ملی۔

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ وَ

الْأَسْنَتِكُمْ - کافروں سے مال سے جہاد کرو اور جان سے اور

زبان سے (زبان سے جہاد یہ ہے کہ اسلام پر جو وہ عیب

لگائیں ان کو جواب دو، شرک اور کفر کی مذمت اور ہجو کرو،

مخالفین اسلام جو کتابیں لکھیں ان کا رد کرو، پادریوں کی طرح

ہر ایک سڑک اور مجمع میں اسلام کی وعظ کرتے رہو، اسلام کی

حقیقت اور خوبی بیان کرتے رہو تاکہ سننے والے اسلام کی

طرف مائل ہوں۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تبلیغ اور

اشاعت اسلام سے بالکل چشم پوشی کر لی ہے)۔

فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ - جا اپنے ماں باپ ہی میں جہاد کر

(یعنی انہی کی خدمت گزاری میں مصروف رہ)۔

جَهْدُ الْبَلَاءِ أَنْ يُقَدَّمَ الرَّجُلُ فَيُضْرَبَ عُقْقُهُ صَبْرًا

وَالْأَسِيرُ مَا دَامَ فِي وَثَاقِ الْعَدُوِّ وَ الرَّجُلُ يَجِدُ عَلَى

بَطْنِ امْرَأَتِهِ رَجُلًا - آنحضرتؐ نے جہد البلاء کی (جس سے

آپؐ نے پناہ مانگی) یہ تفسیر کی ہے کوئی آدمی بندھا ہوا ہو اس

کی گردن ماری جائے (کو لڈ بلڈ) وہ کچھ نہ کر سکتا ہو مجبور ہو یا

قیدی جو دشمن کے پنجے میں گرفتار ہو یا وہ مرد جو اپنی جورو کے

پیٹ پر غیر مرد کو پائے۔

کی قسم میں آج تجھ کو نہیں سناؤں گا اگر تو کوئی بھی چیز میرے

مال میں سے اللہ کے واسطے لے لے ایک روایت میں لَا

أَحْمَدُكَ ہے یعنی اگر تو آج مجھ سے للہ کچھ نہ مانگے تو میں

تیری تعریف نہیں کروں گا (مطلب یہ ہے کہ مانگ اور لے جا

اسی میں میری خوشی ہے)۔

لَا يُجْهَدُ الرَّجُلُ مَالَهُ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْأَلُ النَّاسَ -

کوئی تم میں ایسا نہ کرے کہ اپنا مال سب خرچ کر ڈالے پھر

لوگوں سے سوال کرتا پھرے (بلکہ اپنی ضرورت کا خیال رکھ کر

خرچ کرے)۔

حَتَّى بَلَغَ مَنَى الْجَهْدِ - جبریلؑ نے مجھ کو اتنا دبوچا

(اپنی طاقت بھر زور کیا، کیونکہ اس وقت جبریلؑ بشری صورت

میں تھے تو بشر کے مقدور بھر زور کیا) ایک روایت میں حَتَّى

بَلَغَ مَنَى الْجَهْدِ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا ایسا دبوچا کہ میں بہت

ہی تنگ ہو گیا انتہا درجہ کی تکلیف مجھ کو ہوئی۔

فَاجْهَدْ عَلَى جَهْدِكَ - (اب جا) تو جو میرا بگاڑ کر

سکتا ہے کر۔

إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ - عامرؓ تو اللہ کی راہ میں کوشش

کرنے والا ہے غازی ہے، بعض نے کہا مجاہد جاہد کی تاکید ہے

دونوں کے ایک معنی ہیں، ایک روایت میں إِنَّهُ لَجَاهِدٌ

مَجَاهِدٌ یعنی عامرؓ نے تو بڑے مشکل کاموں کو اپنی کوشش سے

پورا کیا۔

وَ تَشْرُكُ الْجِهَادَ - تم جہاد نہیں کرتے (یعنی باغیوں

سے مقابلہ وہ بھی جہاد ہے)۔

أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ - سب لوگوں

میں کون افضل ہے؟ فرمایا جو جہاد کرتا ہے۔

لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي - اس کو کوئی چیز اس

کے گھر سے نہ نکالے سوائے میری راہ میں جہاد کرنے کے۔

یعنی خالص نیت سے صرف جہاد فی سبیل اللہ کے لئے گھر سے

نکلا ہو نہ مال کی طمع نہ اور کسی دنیاوی غرض سے۔

فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَ جَهْدٌ - ان کو قحط آ لگا اور سخت

تکلیف پڑی، ایک روایت میں جُهْدٌ بضم جیم ہے۔

رَبِّ لَا تَجْهَدْ بَلَانِي - مالک میری بلا سخت نہ کر۔

الْوَصِيَّةُ بِالرُّبْعِ جَهْدٌ - چوتھائی مال کی وصیت انتہا ہے (باقی وارثوں کے لئے چھوڑ دینا چاہئے)۔^۱

وَأَجْهَدُ أَنْ تَبُولَ - زور سے پیشاب کر۔

مَنْ غَيْرِ أَنْ تُجْهَدَ نَفْسُكَ - اپنے اوپر تکلیف اٹھائے بغیر۔

أَفْضَلُ الْجِهَادِ جِهَادُ النَّفْسِ - افضل جہاد نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔

اجْتِهَادٌ شَرْعِيٌّ - کسی مسئلہ میں حکم شرعی بہ غلبہ ظن حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا۔

مُجْتَهِدٌ - جو کسی مسئلے کا حکم شرعی اس کے تمام دلائل سمیت جانتا ہو اگر اکثر احکام مع ان کے دلائل کے جانتا ہو تو وہ مجتہد مطلق ہے ورنہ جس مسئلے کے تمام دلائل کو منضبط کر لے اس میں وہ مجتہد ہے اب اس مسئلہ میں اس کو کسی مجتہد کی تقلید درست نہ ہوگی۔

بَلَغَ مَجْهُودِي - یہ کام میری طاقت کے انتہائی درجہ کو پہنچ گیا۔

الْمَسْكِينُ أَجْهَدُ مِنَ الْفَقِيرِ - مسکین فقیر سے بھی زیادہ برے حال والا۔

بَارِضٌ جَهَادٌ - سخت پٹیر زمین میں۔

جَهْرٌ - پکارنا، ظاہر کرنا، کھول دینا، بہت سمجھنا، بن راہ پہچانے چلنا، آمنے سامنے بلا حجاب کسی کو دیکھنا، صاف کرنا، بڑا سمجھنا۔

مَنْ رَأَاهُ جَهْرًا - جو کوئی آنحضرت کو دیکھتا اس کی نگاہ میں آپ بڑے دکھائی دیتے (یہ عظمت الہی کا ظہور تھا)۔

رَجُلٌ جَهِيْزٌ - وہ شخص جو نظروں میں بڑا معلوم ہو۔

إِذَا رَأَيْنَاكُمْ جَهْرًا نَاكُمُ - جب ہم تم کو دیکھتے ہیں تو ہم کو تمہارے تن و توش پہلے نظر آتے ہیں۔

جَهْرُ الثَّجِيشِ - تو نے لشکر کو بہت سمجھا۔

وَجَدَ النَّاسَ بِهَا بَصَلًا وَ ثُومًا فَجَهَرُوا - لوگوں

نے خیبر میں پیاز اور لہسن پائے اسی کو نکال کر کھانے لگے۔ یہ جَهْرُ الثَّجِيشِ سے نکلا یعنی میں نے کنوے کو صاف کیا اس کا کوڑا کچرا، مٹی وغیرہ نکال ڈالا۔

اجْتَهَرْدُ فَنَ الرَّوَاءِ - (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے اپنے والد کی تعریف میں) یعنی انہوں نے عمدہ اور پاکیزہ پانی پر جو مٹی وغیرہ پڑ گئی تھی اس کو نکال ڈالا۔

كُلُّ أُمَّتٍ مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ - میری ساری امت بخشش جائے گی مگر وہ لوگ جو علانیہ گناہ کرتے ہیں (یا اپنے گناہوں کو ڈھیٹ پن سے لوگوں پر کھولتے ہیں، فخریہ بیان کرتے ہیں) ایک روایت میں إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ ہے معنی وہی ہے۔

إِنَّ مِنَ الْأُجْهَارِ كَذًا وَ كَذًا - ایسا ایسا کرنا گناہ کھولنے میں داخل ہے، ایک روایت میں مِنَ الْأُجْهَارِ ہے معنی وہی ہے۔

لَا غِيْبَةَ لِفَاسِقٍ وَلَا مُجَاهِرٍ - فاسق اور علانیہ گناہ کرنے والے کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے (یعنی اس کی غیبت کرنا گناہ نہ ہوگا، مجاہر وہ فاسق جو گناہ کے کام کھلم کھلا کرے اور اللہ کے احکام کی عظمت اس کے دل سے جاتی رہی ہو)۔

إِنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُجْهَرًا - حضرت عمرؓ پکار کر بات کرنے والے آدمی تھے۔ جوہری نے کہا مُجْهَرٌ بکسرہ میم جس کی عادت پکار کر بات کرنے کی ہو۔

فَإِذَا امْرَأَةٌ جَهِيْرَةٌ - ناگاہ ایک عورت ملی جو بلند آواز والی تھی، بعض نے کہا جہیرہ سے یہ مراد ہے کہ حسینہ اور خوش منظر تھی۔

نَادَى بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٌّ - حضرت عباسؓ نے اپنی بلند آواز سے پکارا۔

جَهْوَرٌ بِصَوْتِهِ - زور سے آواز دی۔

الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ - قرآن کو پکار کر پڑھنے والا ایسا ہے جیسے علانیہ خیرات کرنے والا (اس میں

کوئی برائی نہیں اگر ریا کی نیت نہ ہو)۔

لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ زَكَاةٌ - جواہرات (جیسے یا قوت الماس زمرہ وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

فِي تَقَلُّبِ الْأَحْوَالِ تُعَرَّفُ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ - انقلابات میں آدمیوں کی حقیقت کھلتی ہے کہ شریف ہیں یا پاجی، بندہ غرض ہیں یا سچے دوست کیونکہ اچھے وقت میں سب دوستی جتاتے ہیں۔

مترجم:- کہتا ہے کہ اس کا تجربہ جیسا مجھ کو ہوا ہے شاید ویسا کسی کو ہوا ہو جب میں مدارالمہام حیدر آباد کی پیشی میں اور ان کا معتمد اور امین تھا تو میرے مکان پر اتنے لوگوں کو جمع رہتا کہ میں تنگ آ جاتا پھر جب میں معرض عتاب میں آیا اور اس عہدے سے علیحدہ ہو گیا تو فوراً لوگوں نے آنا چھوڑ دیا۔ سب کے سب ہوا کے آشنا تھے اور بے حد محبت کا دعویٰ کرتے تھے یہ سارا دعویٰ جھوٹ اور ابلہ فریبی نکلا۔

لَوْ قَاسَ الْجَوْهَرَ الَّذِي خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُ آدَمَ بِالنَّارِ كَانَ ذَلِكَ أَكْثَرَ نُورًا - اگر ابلیس اس جوہر کو دیکھتا جس سے آدم پیدا کئے گئے (یعنی نور الہی کو جو ان میں تھا) تو آگ سے بڑھ کر اس کو روشن پاتا مگر اس نے صرف خاک کو دیکھا اور نور پر نظر نہ پڑی اس لئے اس کا قیاس غلط نکلا اور مردود ہوا۔

جَوْهَرِي - مشہور لغت کا عالم ہے جس کی کتاب صحاح تمام لغت عرب کی کتابوں میں افضل اور اعلیٰ ہے اس کا نام اسماعیل بن حماد تھا صاحب قاموس نے جن کا نام محمد بن یعقوب فیروز آبادی ہے اپنی کتاب کے اکثر مطالب صحاح ہی سے لئے ہیں جیسے بیضادی نے تفسیر کشاف سے باوجود اس کے صاحب صحاح پر اپنا فخر جتایا ہے اور اس کی غلطیاں نکالی ہیں حالانکہ خود بدولت نے بھی غلطیاں کی ہیں۔

معصوم بجز خداوند جل جلالہ و علا کے کوئی نہیں ہے۔ حافظ عبد الغنی نابلسی نے کیا خوب کہا ہے ”من قال قد بطلت

صحاح الجوهری لما اتى القاموس هو المفترى قلت اسمه القاموس وهو البحران يفخر فمعظم فخره بالجوهر“۔

كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَ يُسِرُّ فِي الظُّهْرِ - آنحضرت مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرأت پکار کر کرتے اور ظہر اور عصر میں آہستہ۔

جَهْرِي - وہ نماز جس میں پکار کر قرأت کی جاتی ہے۔

جَهْز - زخمی کا کام تمام کر دینا اس کو مار ڈالنا۔

تَجْهِيْز - تیار کرنا سامان کا خواہ مسافری کا سامان ہو یا دولہن کا یا میت کا۔

جَهَاز - سامان مسافر کا ہو یا میت کا یا دولہن کا۔

مَنْ لَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجْهَزْ غَايَةً - جس نے نہ خود جہاد کیا نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان تیار کیا۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا مَرَضًا مُّفْسِدًا أَوْ مَوْتًا مُّجْهَرًا - کیا اس بیماری کا انتظار کر رہے ہیں جو صحت خراب کر دے یا اس موت کے منتظر ہیں جو جلدی سے کام تمام کر دے عرب لوگ کہتے ہیں أَجْهَزَ عَلَى الْجَرِيحِ - یعنی زخمی کو مار ڈالا اس کا کام تمام کر دیا۔

لَا يُجْهَزُ عَلَى جَوِيحِمَ - (یہ حضرت علی کا قول ہے) یعنی باغیوں میں جو لوگ زخمی ہوں ان کو قتل نہ کیا جائے۔

أَتَى عَلَى أَبِي جَهْلٍ وَهُوَ صَرِيْعٌ فَأَجْهَزَ عَلَيْهِ - عبداللہ بن مسعود ابو جہل کے پاس آئے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا انھوں نے اس کا کام تمام کر دیا گردن ہی کاٹ لی۔

فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُحْرِقَ - انھوں نے حکم دیا چونٹیوں کا سارا چھتہ جلا دیا گیا (شاید ان کی شرع میں جانوروں کا جلانا جائز ہوگا)۔

وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا - میں نے اپنے سفر کا کوئی سامان تیار نہیں کیا۔

فَجَهَّزْتُ إِلَى الشَّامِ - میں نے اپنے گماشتوں کو

جس نے یہ دعویٰ کیا کہ ”قاموس“ کے آجانے سے جوہری کی ”صحاح“ کی وقعت ختم ہو گئی ہے اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر قاموس سمندر ہونے کے ساتھ فخر کرے تو اس کے فخر کی بنیاد جوہر (قیمتی موتی) سے متعارف ہے۔ (م)

سامان وغیرہ دے کر شام کو روانہ کرنا چاہا۔
مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا - جس نے غازی کا سامان تیار کر دیا
(ہتھیار، راہ خرچ، سواری وغیرہ)۔

إِذَا أَخَذَ الْحَاجُّ بِجَهَّازِهِ - جب حاجی اپنا سامان
کر لے۔

إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ فَخُذْ فِي جَهَّازِهِ وَ عَجِّلْهُ - جب
کوئی مر جائے تو اس کے کفن دفن کا سامان کر اور جلدی کر۔

فَاعِدُّوا الْجَهَّازَ لِبُعْدِ الْمَجَازِ - سفر دور دراز کے
لئے سامان تیار کرو۔

أَلَا لَا تَجْهَرُوا عَلَى جَرِيحٍ وَلَا تَتَّبِعُوا مُدْبِرًا - جو
زخمی ہو جائے اس کو قتل نہ کرو جو پیٹھ موڑ کر بھاگے اس کا پیچھا نہ
کرو (یہ حضرت علیؑ نے جنگ جمل میں فرمایا)۔

جَهْشٌ - گھبرا کر رونے کا قصد کر کے بھاگنا۔
فَاجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ - میں نے رو دینے کا قصد کیا
ایک روایت میں فَجْهَشْتُ ہے۔

فَجْهَشْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
ہم رونی صورت بنا کر آنحضرتؐ کے پاس بھاگے۔

فَاجْهَشْتُ يَا فَجْهَشْتُ - وہ رونی بن کر چلیں یا وہ
رونے کی نیت کر کے بھاگیں۔

جَهْضٌ - غالب ہونا، روکنا، دور کرنا، الگ کرنا۔
فَجَاهَضَنِي عَنْهُ أَبُو سُفْيَانَ - ابوسفیان نے اس شخص
کو مارنے سے مجھ کو روک دیا یا ہٹا دیا۔

فَاجْهَضُوهُمْ عَنْ أَثْقَالِهِمْ - انہوں نے ان کو ان کے
سامان سے ہٹا دیا۔

اجْهَاض - پھسلانا۔
فَاجْهَضْتُ جَنِينَهَا - اس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا۔

جَهِيضٌ - کچا بچہ جس میں جان پڑ گئی ہو۔
طَلَبْنَا الْعَدُوَّ حَتَّى اجْهَضْنَاهُمْ - ہم دشمنوں کے

پیچھے لگے یہاں تک کہ ہم نے ان کو ان کے مقامات سے ہٹا
دیا۔

جَهْلٌ يَاجْهَالَةً - بے علمی نادانی۔

تَجَاهُلٌ - جان بوجھ کر اپنے تئیں جاہل بنانا۔

اسْتَجْهَل - کسی کو جاہل کہنا۔

تَجْهِيلٌ - جاہل بنانا۔

جَهْلٌ بَسِيطٌ - ایک بات کا نہ جانتا۔

جَهْلٌ مُرَكَّبٌ - ایک بات کا نہ جانتا اور پھر یہ سمجھنا کہ

ہم جانتے ہیں۔

إِنَّكُمْ لَتُجْهَلُونَ - تم اپنے باپ دادوں کو جاہل بناتے

ہو۔

مَنْ اسْتَجْهَلَ مُؤْمِنًا فَعَلَيْهِ إِثْمُهُ - جو شخص کسی مومن

کو بہکا کر یا غصہ دلا کر اس سے جہالت کا کام کرائے تو گناہ
اسی پر ہوگا۔

وَلَكِنْ اجْتَهَلْتُهُ الْحَمِيَّةُ - ان کو قومی پیچ نے جاہل بنا
دیا۔

إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا - بعض علم جہل کی طرح برا ہے
(جیسے علم نجوم علم سحر کہانت علم شعبدات یا علم کلام یا علم منطق

زائد از ضرورت فلسفہ الہیات وغیرہ بعض نے کہا حدیث کا
مطلب یہ ہے کہ عالم ان باتوں میں دخل دے جن کو وہ نہ جانتا

ہو اور ہمہ دانی کا دعویٰ کرے تو ایسا شخص جاہل بنے گا لوگوں
کی نظروں میں حقیر ہوگا)۔

إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ - ابوذر تو ایسا آدمی ہے
جس میں جاہلیت کے زمانہ کا اثر باقی ہے (جاہلیت کا زمانہ

عربوں کا وہ زمانہ جو اسلام سے پہلے گزرا ہے جب نہ ان کو
دین و ایمان کی خبر تھی نہ اللہ و رسول سے واقف تھے بس لڑائی

جھگڑا لوٹ مار خون ریزی فخر و افتخار شعر و شاعری یہی ان کا
پیشہ رہا تھا)۔

وَمَجَاهِلٌ تَضِلُّ فِيهَا الْأَحْلَامُ - ایسے میدان جن
میں عقلیں حیران ہو جاتی ہیں (جہاں رستہ کا کوئی نشان ہی

نہیں ہوتا صحرائے لق و ودق)۔

خَلَقَ اللَّهُ الْجَهْلَ مِنَ الْبَحْرِ الْأَجَاجِ ظُلْمَانِيًا
فَقَالَ لَهُ أَذْبَرُ فَأَذْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبَلْ فَقَالَ لَهُ

اسْتَكْبَرْتَ فَلَعَنَهُ - اللہ تعالیٰ نے جہالت کو کھارے سمندر

سے پیدا کیا اس سے فرمایا پیٹھ پھیر تو اس نے پیٹھ پھرادی پھر فرمایا منہ سامنے کر تو اس نے نہ کیا فرمایا تو غروری ہے اور اس پر لعنت کی۔

إِذَا رَأَيْتُمُ الشَّيْخَ يَتَحَدَّثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِأَحَادِيثِ الْجَاهِلِيَّةِ فَارْمُوا رَأْسَهُ بِالْحَصَى - جب تم کسی بوڑھے کو دیکھو جمعہ کے دن جاہلیت کی باتیں کر رہا ہے تو اس کے سر پر کنکریاں پھینکو (اس پر خاک ڈالو)۔

فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجَهْلَاءِ - یہ تاکید ہے جاہلیت کی جیسے لَيْلَةُ لَيْلَاءُ اور يَوْمُ أَيُّومٍ۔

جَهَنَّمَ - منہ ٹپٹا کر سامنے آنا، ترش روی۔

وَنَسْتَجِيلُ الْجَهَامَ - ہم وہی بادل ابرو دیکھتے جو پانی سے خالی ہو چکا ہوتا، ایک روایت میں نَسْتَجِيلُ ہے جیم سے یعنی خالی ابرو کو ادھر ادھر گھومتا دیکھے، ایک روایت میں نَسْتَجِيلُ ہے خائے معجمہ سے یعنی ہم خالی ابرو میں بھی پانی کا گمان کرتے کیونکہ پانی کی بڑی احتیاج تھی جیسے مثل ہے بلی کے خواب میں جھپچھڑے ہی نظر آتے ہیں۔

بِجَهَامٍ - تو میرے پاس خالی ابرو لایا (یعنی ایسا دین لے کر آیا جس میں کچھ بھلائی نہیں جیسے خالی ابر سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)۔

إِلَى عَدُوِّ يَتَجَهَّمُنِي - کیا مجھ کو ایسے دشمن کے حوالے کرتا ہے جو ترش روی سے مجھ سے پیش آئے۔

فَتَجَهَّمُنِي الْقَوْمُ - لوگوں نے منہ بنا کر مجھ کو دیکھا۔ عَظَمُوا أَصْحَابَكُمْ وَلَا يَتَجَهَّمُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا - اپنے دوستوں کی تعظیم کرو اور آپس میں ترش روی سے نہ ملو (بلکہ ہنس مکھ خندہ پیشانی سے ملو)۔

وَلَا جَهَامَ عَارِضَهَا - یعنی یا اللہ وہاں کا سفید ابر پانی سے خالی مت کر۔

جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ - ایک گمراہ شخص تھا جو صفات اللہ کا انکار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مکان نہیں اور عرش کو اس کی ذات سے وہی نسبت ہے جو عرش کو نہ وہ ادھر ہے نہ نیچے نہ آگے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں۔ غرض اللہ کی تنزیہ میں

اس کو ایسا مبالغہ تھا کہ معاذ اللہ کو اس نے معدوم اور لاشی بنا دیا تھا۔ اہل حدیث اس کے زمانہ میں اس کے بڑے مخالف ہوئے اور اس کے بعد بھی ہر زمانہ میں اس کے پیرووں کا رد کرتے چلے آ رہے ہیں ہمارے زمانہ میں بھی ان جہمیہ کا زور ہو گیا تھا مگر علمائے اہل حدیث نے متعدد رسالے اور کتابیں لکھ کر ان کا خواب رد کیا اور بڑی جامع کتاب ان کے رد میں کتاب الانتہاء فی الاستواء ہے جس میں کتاب و سنت اور اقوال صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین اور صوفیاء کرام سب سے اللہ کا استوا بر عرش مجید ثابت کیا ہے ایک مدراسی مولوی نے اس کتاب پر کچھ اعتراضات کئے تھے اس کا جواب مفصل مولانا شیخ احمد بن عیسٰی بن ابراہیم نے دیا ہے اور وہ مصر میں چھپ گیا ہے اس میں مدراسی مولوی کی خوب خبر لی گئی ہے۔

جَهَنَّمَ - عجمی لفظ ہے اس کا معنی آخرت کی آگ، بعض نے کہا عربی لفظ ہے اس کا معنی گہرا گڑھا چونکہ دوزخ بھی بہت گہری ہے اس لئے اس کو جہنم کہا، بعضوں نے کہا یہ عبرانی لفظ ہے اصل گہنام تھا مگر عرب لوگ کہتے ہیں بِيْرُ جَهَنَّمَ یا رَكِيَّةُ جَهَنَّمَ گہرا کنواں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی لفظ ہے نہایہ میں ہے کہ جہنم آخرت کی آگ کا نام ہے۔

فَيَقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ - ان کو جہنمی کہیں گے (نہ تحقیر کی راہ سے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان یاد دلانے کے لئے تاکہ اور زیادہ خوش ہوں)۔

يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيُّونَ - ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔ چاہئے تھا جَهَنَّمِيَّيْنِ کہنا کیونکہ وہ مفعول ثانی ہے يُسَمُّونَ کا مگر روایت یوں آئی ہے الْجَهَنَّمِيُّونَ واو سے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْيَاءِ

جَيْئٌ يَأْجِيئَةُ يَأْجِيئِيٌّ - آنا، جانا۔

جَاءَ بِهِ - اس کو لایا جیسے أَجَاءَهُ ہے۔

جَائِيَانِيٌّ فَجُؤْتُهُ - وہ میرے پاس آتا جاتا رہا لیکن میں آنے جانے میں اس پر غالب ہوا۔

مَا جَاءَتْ حَاجَتُكَ - تیری حاجت کے موافق نہیں

ہوئی۔

جَنَّتْ شَيْئًا - میں نے ایک کام کیا۔

تَجَبَّيْنِي - سینا۔

جَنَاءٌ - بہت آنے والا۔

جَيْنَةٌ - پیپ اور خون اور ایک بار آنا۔

جَيْنَةٌ - وہ مقام جہاں پانی جمع ہوا اور آنا۔

تَجَبَّيْ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - نیک اعمال قیامت

کے دن آئیں گے (یعنی بقدرت الہی مجسم ہو کر جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قبر میں بھی نیک اعمال ایک خوب رو کی شکل میں نظر آئیں گے)۔

إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةُ - جب تم میں سے کسی پر

جمعہ کا دن آجائے۔

لَا يَجِيْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ - ایسا نہ ہو وہ ایسی بات

کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔

مَا جَاءَ اللَّهُ رَجُلٌ بِفَقْرَةٍ لِّهَا خَوَارٌ - ایک مرد کا اللہ

کے پاس گائے لے کر آنا جو بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی۔

مَجِيْ مَا جَاءَ بَكَ - کوئی بڑی بات تم کو لے کر آئی

ہے یعنی کسی اہم مطلب سے آئے ہو۔ بعض نے مَجِيْ مَا پڑھا ہے بغیر تنوین کے۔

إِذَا تَلَقَّانِيْ بِنَاعِ جَنَّتِهِ أَسْرَعَ - جب بندہ ایک بام

میری طرف آتا ہے تو میں اور جلد اس کی طرف آتا ہوں۔

أَجَانَتْهُ الْمَضَائِقُ الْوَعْرَةُ - ہم کو سخت تکلیفیں لے کر

آئی ہیں یا سخت تکلیفوں نے ہم کو لاچار کر دیا ہے۔

كَيْفَ يُجَاءُ بِهَا - آنحضرت نے حضرت جبریل سے

پوچھا جہنم کو کیونکر لے آئیں گے؟ انہوں نے کہا ستر ہزار فرشتے اس کو کھینچتے ہوئے لائیں گے ستر ہزار باگیں تھامے ہوئے ایک بار ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی لیکن اگر وہ چھوڑ دیں تو سب کو جلا کر خاک کر ڈالے معاذ اللہ۔

جَبَبٌ - گریبان لگانا۔ عام لوگ جیب اس کو کہتے ہیں

جو کپڑے کے ایک طرف اندر سے سی جاتی ہے اس کا منہ باہر رہتا ہے۔

جَابَ الْبَلَادَ - شہروں کو طے کیا۔

جَبَبٌ - دل اور سینہ کو بھی کہتے ہیں۔

خَافَتَاهُ الْيَاقُوْثُ الْمُجَبَّبُ - اس کے دونوں

کنارے خولدار یا قوت کے ہوں گے۔ بخاری کی ایک

روایت میں اللَّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ یعنی خولدار موتی ہے ایک

روایت میں الْمُجَوَّبُ ہے یعنی تراشا ہوا۔

أَنَسَكَ النَّاسُ أَنْصَحَهُمْ جَبِيًّا - سب سے بڑھ کر

عابد وہ ہے جو امانت دار ہو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ نَاصِحُ الْجَبَبِ - یعنی امین ہے۔

شَقَّ الْجَبُوبَ - گریباں پھاڑنا، کھولنا۔

اجْتَبَابٌ - پہننا۔

جَبْحَانٌ - یا جَبْحُونٌ - ایک نہر ہے بلخ کے پاس جیسے اوپر

گذرا۔

جَبْتَرٌ - پست قدم - بونا آدمی۔

جَبْتَلُوطٌ - ایک گالی ہے یعنی جھوٹی گھنے والی۔

جَبْدٌ - گردن لمبی یا خوبصورت باریک ہونا۔

جَبْدٌ - گردن یا گردن کا وہ مقام جہاں ہار پہنتے ہیں۔

كَانَ عَنْقَهُ جَبْدٌ ذُمِيَّةٌ - آنحضرت کی گردن گویا ایک

پتلی کی گردن تھی (یعنی صاف چمکتی ہوئی)۔

جَبَادٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں، بعض نے اس کا

نام اجباد رکھا ہے۔

جَبْدَرٌ - ایک بھاجی ہے۔

جَبْرٌ - چونا گچ۔

مَرَّ بِصَاحِبِ جَبْرٍ قَدْ سَقَطَ فَأَعَانَهُ - ایک چوڑے

والے کو دیکھا وہ گر پڑا تھا اس کی مدد کی۔

جَبَّارٌ - بھی گچ اور چونا کو کہتے ہیں۔

جَبْرٌ - بکسرہ را کلمہ ایجاب ہے جیسے نَعَمْ ہاں۔

جَبْرٌ - جار کی جمع ہے یعنی ہمسایہ۔

جَبْرٌ - قطر۔

جَبْرٌ - ایک شہر کا نام ہے مصر میں دریائے نیل پر۔

جَبَشٌ یا جَبُوشٌ یا جَبِشَانٌ - بے قراری اضطراب

جَيْضَةٌ - لوگ یا مسلمان ایک بارگی مڑ گئے (بھاگ نکلے)
ایک روایت میں فَحَاصُ النَّاسِ حَيْضَةٌ ہے حائے ہطی اور
صادمہ ملے سے۔

إِرْتَدَّ النَّاسُ إِلَّا ثَلَاثَةً سَلَمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ
قُلْتُ فَعَمَّارٌ قَالَ كَانَ جَاوِصَ حَيْضَةٍ - حضرت علیؑ کی طرف
سے لوگ پھر گئے مگر تین شخص سلمان فارسی اور ابوذر غفاری
اور مقداد بن اسود میں نے کہا اور عمار بن یاسر انہوں نے
(یعنی امام ابو جعفر نے) کہا وہ بھی ذرا مڑ گئے تھے (پھر راہ
راست پر آ گئے)۔

جَيْفٌ - بد بودار ہونا، جل جانا۔

أَتَكَلِّمُ نَاسًا قَدْ جَيَّفُوا - کیا آپ ایسے لوگوں سے
بات کرتے ہیں جو مر کر بد بودار ہو گئے (عرب لوگ کہتے ہیں
حَافَتِ الْمَيِّتَةُ اور جَيَّفَتْ اور اجْتَاَفَتْ یعنی مردہ بد بودار ہو
گیا)۔

جَيْفَةٌ - وہ مردار جس میں بد بو ہو گئی ہو۔

فَارْتَفَعَتْ رِيحُ جَيْفَةٍ - ایک مردار کی بد بو اٹھی۔

لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ جَيْفَةً لَيْلٍ قَطْرُبَ نَهَارٍ - میں تم
سے کسی کو ایسا نہ جانوں کہ رات کا مردار اور دن کا قطرب
رہے قطرب ایک کیڑا ہے جو دن بھر گھومتا رہتا ہے (مطلب
یہ ہے کہ دن بھر دنیا کے دھندوں میں مصروف رہے اور رات
بھر مردار کی طرح پڑا سوتا رہے)۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَيَّافٌ - کفن چور بہشت میں نہیں
جائے گا (اس کو جَيَّاف اس لئے کہا کہ وہ مرداروں کے
کپڑے چراتا ہے اس کو نَبَاش بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ قبر کھودتا
ہے کفن نکالنے کے لئے)۔

إِلَّا تَفَرَّقُوا عَنْ جَيْفَةِ حِمَارٍ - جس مجلس میں اللہ کی
یاد نہ ہو (لغویات باتیں ہوتی رہیں) وہاں سے جب لوگ
اٹھیں گے تو ان کی مثال یہ ہے جیسے گدھی کے مردار پر سے
اٹھے۔

الْجَيْفُ كُلُّهَا سَوَاءٌ إِلَّا جَيْفَةً قَدْ جَيَّفَتْ - سب
مردار برابر ہیں (ان سے پانی نجس نہیں ہوتا مگر جو مردار پانی

جوش مارنا - فَمَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرُّيِّ - پھر وہ برابر جوش
مارتا رہا، سیراب کرتا رہا - وَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيْشَ كُلُّ
مِنْزَابٍ - اور منبر پر سے نہیں اترتے تھے یہاں تک کہ ہر پر
نالہ جوش مار کر بہ نکلتا (یعنی خوب بارش ہونے لگتی)۔

جَيْشٌ - لشکر کو بھی کہتے ہیں جس میں کم سے کم چار سو یا
چار ہزار آدمی ہوں۔

جَيْشٌ - ایک لمبی گھاس ہے۔

تَجْيِشٌ - لشکر جمع کرنا۔

إِلَّا جَاشَ مِنْهَا جَانِبٌ - ایک فساد ایسا آنے والا ہے
کہ اس کا ایک کنارہ تھمے گا تو دوسرا کنارہ جوش مارنے لگے گا،
ایک طرف دھیمہ ہوگا تو دوسری طرف تیز ہو جائے گا۔

دَامِغُ جَيْشَاتِ الْبَاطِلِ - باطلوں کے جوشوں کو یا
باطلوں کو فوجوں کو دبا دینے، دفع کرنے والے توڑنے والے
(یہ حضرت علیؑ نے آنحضرتؐ کی صفت بتلائی)۔

فَتَجَيَّشَتْ أَنْفُسُ أَصْحَابِهِ مِنْهُ - اس گوشت سے
آپ کے اصحاب کو متلی ہونے لگی (اٹھ اٹھ کر حلق تک آنے
لگا)۔

كَانَ نَفْسِيْ جَاشَتْ - میرا دل دھڑکنے لگا۔

فَاسْتَجَاشَ عَلَيْهِمْ عَامِرٌ - عامر نے ان پر فوجی مدد
چاہی۔

يَا عَلِيُّ لَا تُصَلِّ فِي ذَاتِ الْجَيْشِ - علیؑ ذات الجیش
میں نماز مت پڑھ (یہ ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں)
حضرت عائشہؓ کا ہار وہیں گر پڑا تھا، کہتے ہیں قیامت کے قریب
سفیانی اپنا لشکر وہاں لے کر آئے گا اللہ اس کو دھنسا دے گا۔

إِيَّاكَ أَنْ تَقْذِفَ بِمَا جَاشَ فِي صَدْرِكَ - جو
بات تیرے سینہ میں جوش مارے اس کو باہر مت نکال دے۔
(بلکہ سوچ کر بات منہ سے نکال)۔

غَضُّوا الْأَبْصَارَ فَإِنَّهُ أَرْبَطُ لِلْجَاشِ - آنکھیں نیچی
رکھو اس سے دل مضبوط رہتا ہے (یعنی لڑائی میں)۔

جَيْصٌ - یا جَيْصٌ - مائل ہونا، منحرف ہونا، مڑ جانا۔

فَجَاصَ النَّاسُ جَيْصَةً يَافَجَاصُ الْمُسْلِمُونَ

کو بد بودار کر دے)۔

جَيِّظَانٌ - اکڑ کر چلنا۔ اسی سے جَيِّظٌ ہے اکڑ کر چلنے

والا۔

جَيِّعَمٌ - بھوکا۔

جَيْلٌ - آدمیوں کی ایک قسم مثلاً ترک ایک جیل ہے اور

عرب ایک جیل ہے، ہند ایک جیل ہے حبش ایک جیل ہے، فرنگ

ایک جیل ہے اور ہم عصر اور انسان کی عمر اور سو برس۔

جَيْلٌ - سخت دل، نافرمان۔

مَا أَعْلَمُ مِنْ جَيْلٍ كَانَ أَخْبَثَ مِنْكُمْ - میں آدمیوں

کی کوئی قسم تم سے بڑھ کر خبیث نہیں پاتا۔ بعض نے کہا ہر قوم

جس کی زبان جدا ہو اس کو جیل کہیں گے۔ (مثلاً ہندوستان

میں تلنگے ایک جیل ہیں، مرہٹے دوسری جیل ہیں، بنگالی تیسرے

جیل ہیں، کنڑے چوتھے جیل ہیں، علیٰ ہذا القیاس۔ شیخ

عبدالقادر جیلی مشہور بزرگ ہیں اور ہمارے مذہب یعنی حنابلہ

کے پیشوا اور امام ہیں۔

مترجم:- کہتا ہے میں نے آپ کو خواب میں دیکھا اور یہ

عرض کیا کہ اس زمانہ کے فقرا جیسے ہیں ان کا حال آپ کو معلوم

ہوگا، میں چاہتا ہوں کہ آپ میری بیعت بلا واسطہ قبول فرمائیے

یہ سن کر آپ مجھ کو ایک ڈیرے میں لے گئے اس میں کئی کتابیں

رکھی تھیں آپ نے ایک مجلد کتاب ان میں سے اٹھا کر مجھ کو

عنایت فرمائی میں نے خواب ہی میں اس کو کھول کر دیکھا تو وہ

صحیح بخاری تھی اس خواب کی تعبیر بیس سال کے بعد ظاہر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے صحیح بخاری کا ترجمہ تمام کرایا اور

اس کو مقبول فرمایا۔ یا اللہ حضرت پیر و مرشد شیخ عبدالقادر جیلانی

کے طفیل سے اس کتاب کو بھی مقبول فرمادے۔

جَيْلَاهُنْكَ - سیاہ تر بد کے بیچ اور اس کے چھلکے یعنی زر

و تر بد جو ہندی ہوتا ہے۔

جَيْمٌ - جیم لکھنا جیسے تَجِيْمٌ ہے، جیم بیان کو بھی کہتے

ہیں۔

جَيُولُوجِيَا - علم طبقات الارض (جیالوجی) یہ لفظ

یونانی ہے، جی کہتے ہیں زمین کو اور لوغوس کلام کو۔

جِيَاءٌ - ہانڈی کا سرپوش۔

جِيَّةٌ - وہ پانی جو نشیب میں جمع ہو جائے۔

مَرْبَنْهَرٍ جَاوَرَ جِيَّةً مُنْتَنَةً - ایک ندی پر سے گذرے

جس کے قریب ایک بد بودار پانی کا گڑھا تھا۔

وَتَرَكُوْكَ بَيْنَ قَرْوِنَهَا وَالْجِيَّةِ - تجھ کو اس کے

کنارے اور پانی کے جماؤ کے بیچ میں چھوڑ دیا۔

جِيٌّ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔



ح

کتاب الحاء ح

و يَفْتَرُ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح بارش کے اولے ہوتے ہیں اس طرح ہنستے تھے، یعنی آپ کے دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور چمکدار تھے۔

يُلْقِي إِلَيْهِمُ الْحُبُوبَ - ان کی طرف مٹی کے ڈھیلے پھینکتے تھے۔

يَصِيرُ طَعَامُهُمْ إِلَى رَشْحٍ مِثْلَ حَبَابِ الْمِسْكِ - بہشتیوں کا کھانا ایک پسینہ ہو کر نکلے گا، جیسے مشک کے دانے ہوتے ہیں۔ (یعنی خوشبودار، اس میں بدبو نہ ہوگی، جیسے دنیا کے پاخانہ اور پیشاب میں ہوتی ہے)۔

طَوْتُ بَعْابَهَا وَ فُزْتُ بِحَبَابِهَا - (یہ حضرت علیؑ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم تو اسلام کے عالی مرتبہ تک اڑ گئے اور تم نے اسلام کا صاف اور پاک پانی پیا۔ اسلام کا جہاں گہرا اور خالص پانی تھا وہاں تک پہنچ گئے۔

الْحُبَابُ شَيْطَانٌ - حباب تو شیطان کو کہتے ہیں (اور سانپ کو بھی کہتے ہیں، اس لئے آنحضرتؐ نے اس نام کو مکروہ سمجھا)۔

فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّبْلِ - پھر وہ لوگ اس طرح اگیں گے، جیسے ترکاری یا پھول کا بیج ندی کے کوڑے کرکٹ میں اگتا ہے (وہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس کو پانی اور کھاد ملتی ہے)۔

نہایہ میں ہے کہ حَبْنَه بکسرہ 'ح' ترکاری، بھاجی اور پھولوں کے بیج کو کہتے ہیں اور حَبْنَه بہ فتح 'ح' گیہوں یا جَو کے

حَا - حروف تہجی میں سے چھٹا حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد آٹھ ہے۔ اصطلاح علم حدیث میں "ح" اشارہ ہے تحویل کی طرف یعنی ایک سند سے دوسری سند کی طرف منتقل ہونے کا۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الْأَلِفِ

حَاءٌ - اونٹ کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔
لَا حَاءَ وَلَا سَاءَ - ایک مثل ہے، یعنی نہ اچھا نہ برا نہ مرد نہ عورت۔

حَاءٌ حَاءٌ بِالتَّيْسِ - بکروں کو بلایا (پانی پینے کے لئے)۔
حَاشَا - ایک کانٹے دار درخت ہے۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الْبَاءِ

حَبٌّ يَا حَبُّ - محبت کرنا، دوستی کرنا، جیسے اِحْبَابٌ ہے۔

تَحَبُّبٌ - دوستی ظاہر کرنا۔

حَبٌّ - دانہ۔

تَحْبِيبٌ - کھیت میں دانہ آ جانا۔

مَحَابَّةٌ اور حَبَابٌ - دوستی۔

تَحَابٌ - ایک دوسرے سے دوستی رکھنا۔

اِسْتِحْبَابٌ - پسند کرنا، اچھا جاننا۔

حَبَابٌ - شبنم، پانی کا حباب جو اوپر اٹھتا ہے۔ جیسے

حَبَبٌ ہے۔

دانہ کو اور جو اس کے مانند ہو جیسے مسور، جوار، چنا وغیرہ۔ بعض نے کہا جبہ سے اس حدیث میں خرفہ کی بھاجی مراد ہے کیونکہ وہ جلد اگ آتی ہے۔ عربی میں اس کو بَقْلَةُ الْحَمَقَاء کہتے ہیں مِنْ بَيْنِ حَبَّة۔ اپنے محبوب کے پاس سے۔

إِنِّهَا حَبَّةُ أَبِيكَ۔ (آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہؓ نے فرمایا) عائشہ تیرے باپ کی چہیتی ہے (یہ آپ نے حضرت فاطمہؓ سے اس وقت فرمایا جب انھوں نے دوسری بیویوں کی طرف سے حضرت عائشہؓ کا شکوہ کیا۔ حضرت فاطمہؓ تو اپنے پدر بزرگوار کی عاشق زار تھیں۔ انھوں نے آنحضرتؐ کا یہ ارشاد سن کر کہا اب میں حضرت عائشہؓ کے مقدمہ میں کبھی نہیں بولوں گی)۔

وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا أُسَامَةُ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس بات کی جرأت کون کر سکتا ہے اسامہؓ کے سوا جو آنحضرتؐ کا چہیتا ہے (اسامہؓ حضرت زیدؓ کے بیٹے تھے جو آنحضرتؐ کے متبنی تھے۔ آپ اسامہؓ کو بہت چاہتے تھے)۔

نَهَانِي حَبِّي۔ مجھ کو میرے دوست نے منع کیا ہے۔ فَأَثَرْتُ حَبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَبِّي۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ سے کہا جب انھوں نے یہ شکایت کی کہ آپ نے حضرت اسامہؓ کی ماہوار مجھ سے زیادہ کیوں رکھی؟ کہ اسامہؓ کے والد حضرت زیدؓ آنحضرتؐ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اس لئے) میں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر مقدم رکھا۔

بعض نے دونوں کو حَبِّي بہ ضمہ حاء پڑھا ہے یعنی میں نے آنحضرتؐ کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا۔

عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ۔ تم اس کالے دانے (یعنی کلونجی) کو لازم کر لو (وہ ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا)۔

هُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهُ۔ اُحد ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اُحد کے لوگ یعنی انصار ہم سے محبت رکھتے ہیں اور ہم ان سے محبت رکھتے ہیں۔ بعض نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور جمادات و نباتات میں بھی اللہ تعالیٰ نے نفس رکھا ہے اور وہ محبت و عداوت کے محل ہو سکتے ہیں اور دلیل اس کی یہ ہے کہ کھجور کی لکڑی آنحضرتؐ کی جدائی پر روئی تھی اور پھر آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور درخت آپ کے بلانے سے چلے آتے تھے۔ بعض نے کہا اُحد کے پہاڑ سے یہاں مدینہ طیبہ مراد ہے کیونکہ جب کوئی مدینہ آتا ہے تو پہلے اس کو اُحد کا پہاڑ نظر پڑتا ہے)۔

أَنْظُرُوا حُبَّ الْأَنْصَارِ الثَّمَرِ۔ دیکھو انصار کھجور سے کیسی محبت رکھتے ہیں (ایک روایت میں أَنْظُرُوا کا لفظ نہیں ہے صرف اتنا ہے حُبُّ الْأَنْصَارِ الثَّمَرِ یعنی انصار کی محبوب کھجور ہے)۔

كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ۔ دو کلمے اللہ کو پسند ہیں (سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ اور سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)۔

الْحُبُّ فِي اللَّهِ مِنَ الْإِيمَانِ۔ اللہ کی راہ میں محبت کرنا (نہ کہ کسی دنیوی غرض سے) ایمان کا ایک جز ہے (اور رسول اللہؐ کی محبت یہ ہے کہ ہر بات میں آپ کی پیروی کرے یہ نہیں کہ صرف محبت کا دم بھرے یا طبعی محبت رکھے کیونکہ طبعی محبت تو ابوطالب کو بھی آپ کے ساتھ تھی مگر ان کے ایمان کا حکم نہیں کیا گیا)۔

حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَ وَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (کوئی تم میں سے اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا) جب تک اپنے باپ، بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے)۔

فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ فَأَحَبُّ۔ اللہ اس سے محبت رکھتا ہے تو

بھی اس سے محبت رکھ۔

إِلَّا إِنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (میرے پاس تو قیامت کے لئے کوئی سامان نہیں ہے) صرف یہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ نے یہ سن کر فرمایا الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ - آدمی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔

إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبُّهُ وَ أَحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ - میں اس سے (یعنی امام حسن سے) محبت رکھتا ہوں یا اللہ تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو کوئی اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ (سبحان اللہ! امام عالی مقام کے ساتھ محبت رکھنے سے آدمی خدا کا محبوب بن جاتا ہے)۔

لَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَذْح - اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اس نے اپنے بندوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کی ثناء اور صفت کریں اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے)۔

فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ - پھر یہ بیان کیا کہ آنحضرت کو ام ایمن اور ان کے فرزند (اسامہ) سے جو محبت تھی۔

إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتِي ثُمَّ صَبَرَ - جب میں اپنے بندے کو اس کی آنکھیں لے کر (اندھا کر کے) آزماؤں پھر وہ صبر کرے۔

إِذَا أَحَبَّ لِقَاءِي - جب مجھ سے ملنا پسند کرے یعنی موت کو۔

إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَّيْتَ - تو قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ درجہ اور مرتبہ میں اس کے برابر ہوگا)۔

عَلَامَةُ حُبِّ اللَّهِ - اللہ کی محبت کی نشانی (یعنی اللہ کی محبت بندے کے ساتھ یا بندے کی محبت اللہ کے ساتھ یا بندوں کی محبت ایک دوسرے کے ساتھ جو خالص خدا کے لئے

(ہو)۔

حَتَّى أَحَبَّيْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ - یہاں تک کہ میری محبت اس کو گھیر لیتی ہے (میرے حکموں کے سوا وہ کسی کا حکم نہیں سنتا)۔ اس کا سننا میں ہوتا ہوں (اس کا دیکھنا میں) اس کا ہاتھ میں (یعنی وہ میری یاد اور دھیان میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ سوائے میرے نہ وہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ دھیان کرتا ہے)۔

أَحِبُّ الْقَيْدَ - میں خواب میں یہ دیکھنا کہ پاؤں میں مڑی پڑی ہے پسند کرتا ہوں (کیوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ آدمی شریعت کے حکموں پر چلے گا گناہوں سے باز رہے گا اور گلے میں طوق دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ دوزخیوں کا تمغہ ہے)۔

فَمَا أَحَبُّتُ إِلَّا مَارَةً إِلَّا يُؤْمِنُ - مجھ کو حکومت اور ریاست اسی دن پسند آئی۔

ثُمَّ حُبَّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ - پھر آپ کو تنہائی (خلوت) اچھی لگنے لگی (یہ نبوت سے پہلے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ راز تھا کہ دنیا کے تعلقات اور فضولیات سے دل پھر جائے اور خدا کی محبت سے دل بھر جائے)۔

يُحِبُّ الْحُلُوَّ وَالْعَسَلَ - آپ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

كَانَ يُحِبُّ الْحُلُوَّ الْبَارِدَ - آپ میٹھی چیز سرد کو پسند کرتے تھے۔

الْمُؤْمِنُ حُلُوٌّ يُحِبُّ الْحُلُوَّ - مومن شریں ہے شیرینی کو پسند کرتا ہے۔

مَحَابَّاتٍ فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا - اور وہ شخص جنہوں نے خالص خدا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھی اسی محبت پر اکٹھے ہوئے اور اسی محبت پر جدا ہوئے (یعنی حاضر و غائب ایک دوسرے کے دوست رہے نہ یہ کہ منہ پر دوستی اور پیٹھ پیچھے کچھ نہیں)۔

لَمْ نَرِ لِمُتَحَابِّينِ مِثْلَ النِّكَاحِ - جب کسی مرد اور عورت میں محبت ہو تو ان دونوں کی محبت بڑھانے کے لئے ہم نے نکاح سے بہتر کوئی بات نہیں دیکھی (نکاح سے عشق اور زیادہ ہو جاتا ہے اور زنا سے دشمنی پیدا ہوتی ہے)۔

أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ - یا اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنی محبت مجھ کو عنایت فرما۔ یعنی یہ کہ تو مجھ سے محبت کرنے لگے یا میں تجھ سے محبت کرنے لگوں (اسی طرح حُبُّ مَنْ يُحِبُّكَ کے بھی دونوں معنی ہو سکتے ہیں)۔

حَتَّى تَحَابُّوا - یہاں تک کہ آپس میں دوست بن جاؤ! حَتَّى يُحِبُّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ - (آدمی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا) جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو (یعنی مال اور عزت اور آبرو دین و دنیا کی بھلائی کا جیسے اپنے لئے خواستگار ہو ویسا ہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہے اس کا خیر خواہ رہے اگر اپنے مسلمان بھائی کا اپنے برابر خیر خواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بدخواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بدخواہ ہو اس سے حسد رکھے تو پھر تو ایمان ہی سے گیا گزرا - اللہ اپنی پناہ میں رکھے)۔

الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي - جو لوگ میرے جلال اور بزرگی پر نظر ڈال کر آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں (یعنی خدا کے لئے محبت رکھتے ہیں نہ کہ کسی دنیوی غرض سے)۔

فَجَعَلُوا يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ فَقَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّهُ اللَّهُ - صحابہؓ نے کیا کیا کہ آنحضرتؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی اپنے بدنوں پر پھیرنے لگے (اس طرح اظہارِ محبت کیا) آپ نے فرمایا جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ اللہ اس سے محبت کرے تو وہ سچائی کو لازم کر لے (مطلب یہ ہے کہ صرف ظاہری تعظیم اور تکریم سے اللہ کی محبت کا درجہ نہیں ملے گا جب تک کہ اللہ کے احکام پر عمل نہ کرے) ہمارے زمانہ میں بے وقوف لوگوں

نے آنحضرتؐ کی محبت بس یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپ کا نام سنا تو انگلیاں چوم لیں - میلاد شریف پڑھوا دیا - ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہو گئے - قبر شریف پر گئے تو قبر کو بوسہ دے لیا وہاں پیشانی رگڑ دی اور نہ کسی سنت سے غرض ہے نہ فرض سے بلکہ سنت پر چلنے والے سے عداوت رکھتے ہیں - اس کو وہابی دشمن دین سمجھتے ہیں - معاذ اللہ کہاں سے کہاں ہو رہے - آنحضرتؐ نے اس حدیث میں صاف بتا دیا کہ ایسی ظاہری باتوں سے کچھ نہیں ہوتا - اگر اللہ اور رسولؐ کی محبت کا دعویٰ ہے تو شریعت کی پیروی اختیار کرو - قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ -

أَحَبُّ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ وَ أَحَبُّ الرِّجَالِ زَوْجُهَا - آنحضرتؐ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہؑ تھیں اور مردوں میں ان کے شوہر یعنی حضرت علیؑ (ایک روایت میں ہے کہ بیویوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہؑ تھیں اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت صدیق اکبرؓ تھے)۔

فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ - جس نے عربوں سے محبت رکھی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت رکھی (کیونکہ میں بھی عربی ہوں)۔

حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ - دانہ بال میں (یہ ایک بے معنی کلام ہے) بنی اسرائیل نے شرارت اور تمسخر کی راہ سے اس کو کہنا شروع کیا جب ان کو حکم ہوا تھا کہ حِطَّةً کہتے ہوئے جاؤ - مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ - ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت کی جانا پسند نہیں ہے (یعنی ان دنوں میں عبادت کرنا اس کو بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ پسند ہے)۔

اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ - یا اللہ تیری مخلوق میں جو سب سے زیادہ تجھ کو محبوب ہو اس کو لے کر آ (وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے - پھر حضرت علیؑ آئے اور آپ کے ساتھ کھایا)۔

مَنْ ادَّعَى مَحَبَّتَهُ وَ خَالَفَ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ فَهُوَ كَذَّابٌ وَ كِتَابُ اللَّهِ يُكَذِّبُهُ - (امام حسن بصریؒ نے فرمایا) جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور آنحضرتؐ کی سنت کے خلاف کرے وہ جھوٹا ہے اور اللہ کی کتاب اس کو جھوٹا بتلاتی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعَجِّلُ - جو نیک کام جلد کیا جائے اللہ اس کو پسند کرتا ہے۔

لَا تَرَوْنَ مَا تُحِبُّونَ حَتَّى تَخْتَلِفَ بَنُو فَلَانٍ - تم جو پسند کرتے ہو (یعنی امام مہدی کا نکلا) وہ اس وقت تک نہ دیکھو گے جب تک کہ فلاں کے (یعنی حضرت عباسؓ کی) اولاد میں اختلاف نہ ہو (جب ان میں اختلاف ہوگا ان کی حکومت جاتی رہے گی تو سفیانی پیدا ہوگا پھر امام مہدیؑ ظاہری ہوں گے)۔

حُبُّ عَلِيٍّ حَسَنَةٌ لَا يَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ - حضرت علیؑ سے محبت رکھنا ایسی نیکی ہے جس کے ہوتے کوئی گناہ ضرر نہ کرے گا اس حدیث کا ترمہ یہ ہے:-

و بُغْضُ عَلِيٍّ سَيِّئَةٌ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ - یعنی حضرت علیؑ سے بغض رکھنا ایسا گناہ ہے جس کے ہوتے کوئی نیکی کام نہ آئے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ حدیث فریقین میں مشہور ہے حالانکہ اہل سنت کی کتابوں میں مجھ کو یہ حدیث اس لفظ سے نہیں ملی۔ البتہ اس کے معنی صحیح ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ - یعنی حضرت علیؑ سے منافق محبت نہیں کرے گا اور مومن ان سے بغض نہیں رکھے گا اور ایک روایت میں ہے کہ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي - یعنی جس نے علیؑ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (اور ظاہر ہے کہ پیغمبرؐ سے بغض رکھنے والا کافر ہے اس کی کوئی نیکی کام نہ آئے گی)۔

حَبَّانُ بْنُ مُنْقِدٍ - مشہور صحابی ہیں۔
حُبُّ الرَّشَادِ - رائی۔

اس حدیث سے روافض نے حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل پر دلیل لی ہے۔ ادھر بعض متعصبین اہل سنت نے خواہ مخواہ اس حدیث کو موضوع بنانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ”أَحَبُّ خَلْقِكَ“ کو ”خلافت“ سے کیا واسطہ؟ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت علیؑ حضرت صدیقؑ سے افضل ہوں گے مگر خلافت مسلمانوں کے مشورے سے قائم ہوتی ہے۔ اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خلیفہ سارے جہان کے مسلمانوں سے افضل ہو۔ (مترجم)

مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ - جو شخص (مرتے وقت جب زندگی سے مایوس ہو جائے) اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

كَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ - جس باب میں آپ کو کوئی خاص حکم نہ ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے (بعض نے کہا یہ امر ابتدائی زمانہ اسلام میں تھا۔ جب تک آپؐ کو امید تھی کہ اہل کتاب مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔ جب انھوں نے عناد اور مخالفت پر کمر باندھی تو پھر آپ ہر باب میں ان کی مخالفت پسند کرنے لگے)۔

صَلَةُ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ - ناطا جوڑنے سے عزیزوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي - یا اللہ تیری محبت مجھ کو اس سے بھی زیادہ ہو جتنی مجھ کو اپنے نفس سے محبت ہے۔

إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ - اللہ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے ان کو آزماتا ہے (آفتیں اور بلائیں بھیج کر)۔
إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ - جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا (کیونکہ وہ گناہ کرتا ہی نہیں اگر کبھی شامت نفس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے تو فوراً استغفار کرتا ہے اور استغفار سے اور زیادہ ترقی درجات اور محبت ہوتی ہے)۔

حَبَخ - خوب کھا کر موٹا ہونا - بد ہضمی سے پیٹ پھول جانا - تخمہ ہونا -

إِنَّا لَا نَمُوتُ حَبَحًا عَلَيَّ مَضَاجِعَنَا كَمَا يَمُوتُ بَنُو مَرَوَانَ - ہم پیٹ پھول کر اپنے بستروں پر نہیں مرتے جیسے مروان کے بیٹے مرتے ہیں (یہ عبداللہ بن زبیر کا قول ہے - مطلب یہ ہے کہ مروان کے خاندان کی طرح ہم دنیا کے حریص اور کھانے پینے والے پیٹ پر جان تصدق کرنے والے نہیں ہیں) -

حَبْدًا - بہ معنی نَعْمَ یعنی اچھا ہے -

حَبْر - اچھا کرنا، رنگین کرنا -

حَبْرَةٌ اور حَبْرٌ اور حُبُورٌ - خوش کرنا، خوش ہونا، عیش کرنا -

فَرَاى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالشُّرُورِ - پھر بہشت میں جو نعمت اور خوشی ہے اس کو دیکھے گا -

النِّسَاءُ مَحْبَرَةٌ - عورتیں خوشی کی چیز ہیں -

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ حَبْرُهُ وَ سَبْرُهُ - دوزخ سے ایک شخص باہر نکلے گا جس کا رنگ و روپ، حسن و جمال بالکل مٹ گیا ہوگا (شکل بگڑ گئی ہوگی) -

لَحَبْرْتُهَا لَكَ تَحْبِيرًا - (اگر میں جانتا کہ آپ میری قرأت سن رہے ہیں) تو میں خوب عمدگی سے (اچھی آواز بنا کر) اس کو پڑھتا -

مَا هَذَا الْحَبِيرُ وَ هَذَا الْعَبِيرُ وَ هَذَا الْعَقِيرُ - (حضرت خدیجہؓ نے جب آنحضرتؐ سے نکاح کیا تو اپنے والد کو ایک عمدہ جوڑا پہنایا، ان کو خوشبو لگائی اور ایک اونٹ نحر کیا - وہ نشہ میں تھے جب ہوش آیا تو کہنے لگے) یہ نقشین چادر کیسی؟ یہ خوشبو کیسی؟ یہ قربانی کیسی؟

بُرْدٌ خَبِيرٌ اور بُرْدٌ حَبْرَةٌ - نقشین بیلدار چادر (جو یمن میں بنا کرتی تھی) -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا الْخَمِيرَ وَ الْبَسَنَا الْحَبِيرَ - شکر اللہ کا جس نے ہم کو خمیر کھلایا اور حیر پہنایا -

حِينَ لَا الْبَسُ الْخَبِيرَ - جب میں حیر نہیں پہنتا تھا،

(یعنی بیلدار نقش چادر یمن کی) -

رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحْبَرِ - میں نے سد سکندری کو نقش چادر کی طرح دیکھا -

كَانَ أَحَبُّ الشِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبْرَةَ - آنحضرتؐ کو سب کپڑوں میں پہننے کے لئے یمن کی نقش چادر بہت پسند تھی (کیونکہ وہ میل خوری اور مضبوط ہوتی ہے) -

أَخْبَارٌ - جمع ہے حَبْرٌ یا حَبْرٌ کی، یعنی عالم، مولوی فاضل - سورہ مائدہ کو سورہ اخبار بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں أَخْبَارٌ کا لفظ آیا ہے - جیسے جریر شاعر کہتا ہے - لَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْأَخْبَارِ (یعنی دونوں وعدہ خلاف ہیں) دونوں سورہ مائدہ نہیں پڑھتے (جس کے شروع ہی میں عہد اور اقرار پورا کرنے کا حکم ہے) -

حَبْرُ الْأُمَّةِ - امت کے فاضل ابن عباسؓ کا لقب ہے (اسی طرح بَحْرُ الْأُمَّةِ یعنی علم کے دریا) - كَعْبُ الْأَخْبَارِ ایک تابعی کا لقب ہے جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں اسلام لائے تھے - إِنَّ الْحَبَارَى لَتَمُوتُ هَزْلًا بِذَنْبِ بَنِي آدَمَ - حباری (ایک چڑیا ہے جو چگنے کے لئے بڑی بڑی دور نکل جاتی ہے) دہلی ہو کر آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مر جاتی ہے (ان کے گناہوں کی شامت سے پانی نہیں برستا، بے چارے جانور بھی تباہ ہو جاتے ہیں) - (حباری کو اردو میں سرخاب کہتے ہیں) -

كُلُّ شَيْءٍ يُحِبُّ وَلَدَهُ حَتَّى الْحَبَارَى - ہر جانور کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے یہاں تک کہ حباری کو بھی - (حالانکہ وہ احمق چڑیا مشہور ہے - جب بھی اپنے بچے سے محبت کرتی ہے اس کو کھلاتی ہے، اڑنا سکھاتی ہے) -

سَجَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَبْرَةَ - آنحضرتؐ پر وفات کے بعد ایک نقش چادر ڈال دی گئی تھی (آپ کی نعش کو اس سے چھپا دیا تھا) -

كُلُّ دُونٍ وَصْفِهِ تَحْبِيرُ اللُّغَاتِ - اللہ تعالیٰ کی

تعریف بیان کرنے سے الفاظ گو ان کو کتنا ہی آراستہ کیا جائے قاصر ہیں (کیسے ہی فصیح الفاظ ہوں مگر اس کی تعریف ادا ہونا مشکل ہے "خاموشی از ثنائے توحید ثنائے تست")۔

مَنْ عَزَى حَزِينًا كَسِي فِي الْمَوْقِفِ حُلَّةً يُحْبِرُ بِهَا يَحْبِرُ بِهَا - جو شخص کسی غمزدہ کی تسلی کرے گا اس کو قیامت کے دن ایک جوڑا پہنا کر خوش کیا جائے گا یا جوڑا پہنا کر وہ آراستہ کیا جائے گا۔

لَا بَأْسَ بِأَكْلِ الْخُبَارَى - حباری کا گوشت کھانا کچھ برا نہیں (یعنی حلال ہے)۔

لَا يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا مَا كَانَ مُحْبُورًا - رضاعت وہی حرام کرتی ہے جو محبور ہو (محبور کو راوی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا ماں جو پالتی ہے یا دایہ جو نوکر رکھی جاتی ہے یا لونڈی جو خریدی جاتی ہے۔ بعض نے کہا محبور یہاں بمعنی معلوم ہے یعنی جس رضاعت کا علم ہو لوگ اس سے واقف ہوں اسی سے حرمت ثابت ہوتی ہے)۔

حَبْرٌ - سیاہی کو بھی کہتے ہیں (یعنی روشنائی جس سے لکھتے ہیں)۔

مِخْبَرَةٌ يَامِخْبَرَةٌ يَامِخْبَرَةٌ - دوات۔

حَبْسٌ يَامَحْبَسٌ - روکنا، قید کرنا، اللہ کی راہ میں وقف کرنا۔

إِنْ خَالِدًا جَعَلَ أَذْرَاعَهُ وَاعْتَدَهُ حُبْسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ - خالد نے تو اپنے زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

حَبْسٌ اور أَحْبَسْتُ - دونوں کے معنی میں نے وقف کر دیا اور حَبْسٌ بالضم اسم مصدر ہے بمعنی مال وقف۔

لَا حَبْسَ بَعْدَ سُورَةِ النِّسَاءِ - جب سورۃ نساء اتر چکی (عورتوں اور مردوں کے حصے مقرر ہو چکے) تو اب کوئی مال وارثوں سے روکا نہیں جاسکتا (اب جاہلیت کی رسم نہیں چل سکتی کہ سارا مال مرد لے لیتے تھے عورتیں بیچاری محروم رہ جاتی

تھیں یا عورتوں کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتے تھے)۔

حَبْسُ الْأَصْلِ وَ سَبِيلُ الثَّمَرَةِ (اے عمر ایسا کر کہ اصل باغ کو تو اپنی ملک میں روک رکھ اور اس کا ثمرہ (میوہ) وقف کر دے) (جس کا جی چاہے کھائے)۔

ذَلِكَ حَبْسٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - یہ اللہ کی راہ میں (مجاہدین پر) وقف کر دیا گیا ہے۔

جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاطِّلاقِ الْحَبْسِ - حضرت محمد صلی اللہ علی والہ وسلم ان سب روکی ہوئی چیزوں کے چھوڑ دینے کا حکم لے کر آئے (یعنی عرب لوگوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو پابندیاں کر رکھی تھیں۔ مثلاً سائبہ بحیرہ حام وغیرہ پر کوئی سواری نہ کرے بوجھ نہ لادے آنحضرت نے تشریف لا کر یہ سب قیدیں اڑا دیں ہر طرح کی آزادی ملی)۔

لَا يُحْبَسُ وَرُكْمٌ - تمہارے دودھ والے جانور روکے نہ جائیں (یعنی چرنے پھرنے سے اس طرح کہ خواہ مخواہ ان جانوروں کو پکڑ کر زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس لایا جائے)۔

وَلَكِنْ حَبْسَهَا حَبْسُ الْفِيلِ - اس اونٹنی کو حرم میں جانے سے اسی خداوند نے روک دیا جس نے ابرہہ کا ہاتھی روک دیا تھا۔ جو کعبہ کو ڈھانے آیا تھا)۔

إِنَّهُ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحَبْسِ - آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ کو ان لوگوں کے پاس بھیجا جو (پیادہ ہونے کی وجہ سے) رک گئے تھے۔ (سواروں کے ساتھ نہیں چل سکے تھے)۔ (ایک روایت میں عَلَى الْحَبْسِ ہے۔ اس صورت میں یہ حابس کی جمع ہوگی نہ کہ حبس کی کیونکہ فَعِيلٌ کی جمع فُعُلٌ آتی ہے نہ کہ فُعْلٌ۔ زخشری نے کہا یہ حَبْسٌ ہے بہ تخفیف بابہ معنی پیدل لوگ کیونکہ وہ دیر میں چلنے کی وجہ سے سواروں کو روکے رہتے ہیں)۔

إِنَّ الْإِبِلَ ضَمَّرَ حَبْسٌ مَا جَشِمَتْ - اونٹ دبلے

پتلے جانور ہیں۔ پیاس پر صبر کرنے والے ہیں، جتنا ان پر بوجھ ڈالا جائے وہ اٹھا لیتے ہیں۔ ایک روایت میں:

خُبْسٌ - ہے جو جمع خَابِسٌ کی، یعنی پیچھے رہ جانے والے (مطلب یہ ہے کہ پانی پینے میں جلدی نہیں کرتے)۔
اَيْنَ حَبْسٍ سَيْلٌ فَاِنَّهُ يُوشِكُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ نَارٌ تُضِيُّ مِنْهَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرَى - سَيْلٌ کا کٹھ کہاں ہے وہ زمانہ قریب ہے جب اس میں سے ایک آگ نکلے گی جس سے بھری کے اونٹوں کی گردنیں دکھائی دیں گی۔

حَبْسٌ - لکڑی یا پتھر کا روک (کٹھ) جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور لوگ پانی پینے اور اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے وہاں اکٹھا ہوتے ہیں (بعض نے کہا حَبْسٌ سَيْلٌ ایک مقام کا نام ہے بنی سلیم کی پتھریلی زمین میں، بعض نے کہا یہ لفظ حَبْسٌ سَيْلٌ ہے)۔

ذَاثُ حَبْسٍ - مکہ میں ایک مقام ہے۔

حَبْسٌ - ایک مقام ہے رقبہ میں وہاں صفین کے شہیدوں کی قبریں ہیں۔

لَعَلَّهَا تَحْبُسُنَا - شاید صفیہ ہم کو روک رکھے گی (یعنی حیض سے پاک ہونے تک)۔

مَا اَرَانِي اِلَّا حَابِسَتُكُمْ - میں سمجھتی ہوں کہ تم کو روک رکھوں گی۔

نَدَّبَعِيْرٌ فَحَبَسَهُ - ایک اونٹ بدک نکلا پھر اس کو روک دیا۔ (یعنی تیر مار کر اس کو ٹھہرا دیا)۔

اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ - یا اللہ سورج کو میرے لئے روک رکھ۔

فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ - مجھ کو برا معلوم ہوا کہ میں یہ سونا مجھ کو (اللہ کی یاد میں) حائل ہو اس لئے میں نے اس کے بانٹ دینے کا حکم دیا (نہ دنیا کا مال متاع رہے گا نہ اس کا خیال آئے گا)۔

اِنَّ اَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ - مالدار لوگ بہشت میں جانے سے روک دیئے جائیں گے (کیونکہ ان سے حساب نہیں ہوگی)۔ محتاج لوگ ان سے پہلے بے کھٹکے بہشت میں

جادھمکیں گے)۔

حَبَسُوا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ - انھوں نے اپنے تئیں اللہ کے لئے روک دیا (مراد راہب لوگ ہیں جن کو نصاریٰ حبس (مانک) کہتے ہیں)۔

اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ - اب دوزخ میں وہی رہ جائے گا جس کو قرآن نے وہاں روک دیا ہے (یعنی قرآن کی رو سے اس کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے)۔

اِحْتَبَسَ بَوْلَهُ - اس کا پیشاب رک گیا یا اِحْتَبَسَ روک دیا گیا۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ الْحَبْسِ - آنحضرتؐ نے حبس کے پھیر دینے کا حکم دیا (یعنی اس مال کے دے دینے کا جس کو جاہلیت کے زمانہ میں کافر لوگ روک رکھتے تھے اور وارثوں کو نہیں دیتے تھے)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَحْبِسُ الدُّعَاءَ - یا اللہ میں ان گناہوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو دعا کو روک لیتے ہیں (جن کی شامت کی وجہ سے دعا تجھ تک نہیں پہنچنے پاتی)۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا، وہ گناہ یہ ہیں۔ بدنیتی، خبث باطن، مسلمان بھائیوں سے نفاق کرنا، اذان کا جواب نہ دینا، فرض نماز میں دیر کرنا یہاں تک کہ وقت گزر جائے)۔

الذُّنُوْبُ الَّتِيْ تَحْبِسُ غَيْثَ السَّمَاءِ - وہ گناہ جن سے بارش رک جاتی ہے۔ (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان یوں کیا ہے۔ حاکموں کا ظلم و ستم، جھوٹی گواہی، اخفائے شہادت، زکوٰۃ نہ دینا، ظلم کی مدد کرنا یعنی ظالم کی کمک، محتاجوں پر دل سخت کر لینا، ان پر رحم نہ کرنا)۔

اِحْتَبَسْتُ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

مَنْ اِحْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا وقف کر دے (کہ مجاہدین اس سے کام لیں) یا اللہ کی راہ میں (کسی ناکہ کو روکنے کے لئے) اس گھوڑے سے کام لے۔

اَلْجَائِنَا مَحَابِسُ الْعُسْرَةِ - ہم کو تنگدستی کی قیدوں

نے لاچار کر دیا (یہ استقواء کی دعا میں وارد ہے)۔

حَبَشٌ یَا حَبَاشَةَ - جمع کرنا۔

حَبَشٌ - ایک قوم ہے جو کالے ہوتے ہیں اس کو حَبَشَہ بھی کہتے ہیں مفرد حَبَشِیٌّ ہے۔

إِنَّ قَرِيشًا جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ - قریش نے آپ سے لڑنے کے لئے متفرق قبیلوں کے لوگوں کو جمع کیا ہے (محیط میں ہے کہ أَحَابِيشُ قریش کنانہ خزیمہ اور خزاعہ کے لوگ جو حبشی پہاڑ پر جمع ہوئے تھے اور انھوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم دشمن کے مقابل سب مل کر ایک رہیں گے جب تک رات تاریک اور دن روشن رہے اور حبشی پہاڑ قائم رہے اس وجہ سے ان لوگوں کو "أَحَابِيش" کہنے لگے۔

نہا یہ میں ہے کہ أَحَابِيشُ قارہ کے چند قبیلے جو بنی لیث سے مل گئے تھے جب قریش سے وہ جنگ کر رہے تھے۔ بعض نے کہا أَحَابِيشُ جمع ہے أُحْبُوشُ یا أُحْبُوشَةُ کی یعنی وہ جماعت جس کے لوگ ایک قبیلے سے نہ ہوں)۔

وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا (میں تم کو اللہ سے ڈرنے حاکم کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں) گو وہ حاکم ایک حبشی غلام ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی غلام کی خلافت تسلیم کر لو کیونکہ خلافت شرعی بجز قرشی کے دوسرے ذات والے کی صحیح نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خلیفہ اپنا نائب کسی حبشی غلام کو بھی مقرر کرے اور کہیں کا حاکم بنا کر بھیجے تو اس کی اطاعت کرو بغاوت اور سرکشی نہ کرو کیونکہ یہ بغاوت درحقیقت خلیفہ سے بغاوت ہے)۔

فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ - آپ کی انگوٹھی میں ایک گنینہ تھا حبش کا (یعنی جزع یا عقیق کا جو یمن اور حبش میں پیدا ہوتا ہے)۔

إِنَّهُ مَاتَ بِالْحَبَشِيِّ - وہ حبشی میں مر گئے۔ حبشی بہ ضم حا و سکون با و کسرہ شین و تشدید یا۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب اور جوہری نے کہا وہ ایک پہاڑ ہے مکہ کے نشیبی جانب میں۔

تَوَفَّى رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ - ایک نیک بخت

شخص حبش کا رہنے والا گزر گیا۔

الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ - یہ حبشی عورت کون؟ یہی سمندر والی یا کوئی اور (فَاطِمَةُ بنت ابی میشل ایک صحابیہ عورت کا نام تھا۔ انھوں نے ہی بی بی ام سلمہؓ سے حیض کی حدیث پوچھی تھی۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا ان کو سات برس تک استحضار رہا تھا)۔

حَبَطٌ یَا حَبُوطٌ - باطل ہونا، اکارت جانا۔

إِحْبَاطٌ - باطل کرنا، ضائع کرنا۔

حَبَطٌ - جانور کا پیٹ بہت کھانے سے پھول جانا یا اس کے پیٹ میں بہت کھانے سے درد ہونا۔

أَحْبَطَ اللَّهُ عَمَلَهُ - اللہ اس کے اعمال اکارت کر دے گا۔

إِنَّ مِمَّا نَبِيتَ الرَّبِّيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ - ربیع جو چارہ اگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے پیٹ پھلا کر یا مار ڈالنے کے قریب کر دیتا ہے (ایک روایت میں حَبَطًا ہے خائے معجمہ سے یعنی بے قرار کر کے)۔

خَوْفُ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ تَحْبِطَ عَمَلُهُ - بہ فتح یا باب عَلِمَ سے یا بہ کسرہ بابا ضَرْبَ سے یعنی مسلمان کو اپنے اعمال کے تلف ہو جانے کا ڈر۔

مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبَطَ عَمَلُهُ - جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل اکارت ہو جائے گا (یعنی ثواب نہ ملے گا یا کم ملے گا۔ بعض نے کہا مراد وہ شخص ہے جو عصر کی فرضیت کا انکار کرے وہ تو کافر ہو جائے گا۔ اس کے سارے اعمال خیر لغو ہو جائیں گے)۔

إِنَّ عَامِرًا حَبَطَ عَمَلَهُ - عامر بن اکوع کا عمل لغو ہو گیا۔ (کیونکہ اس نے خود اپنے آپ کو زخمی کیا اور اسی زخم سے مر گیا)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْأَعْمَالِ - میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس گناہ سے جو نیک عملوں کو بے کار کر دے۔

أَحْبَطْتُ عَمَلَكَ - تو نے اپنا عمل ضائع کر دیا (یعنی

اپنی قسم جھوٹی کی)۔

حَبْنَطَى - غصہ میں بھرا ہوا یا پست قد بڑے پیٹ والا۔

اِحْبَنْطَاء - پیٹ پھول جانا۔

يَظْلُ مُحْبَنْطًا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ - (کچا بچہ) غصہ

میں بھرا ہوا بہشت کے دروازے پر اٹکا رہے گا (بہشت کے اندر جانے سے رکا رہے گا)۔

حَبْقُ يَحْبِقُ يَحْبَاقُ - گوز لگانا، پادنا، مارنا۔

نَهَى عَنْ لَوْنِ الْحَبْقِ أَنْ يُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ -

زکوٰۃ میں لون الحبق کھجور لینے سے آپ نے منع فرمایا (وہ ایک قسم کی ردی کھجور ہے۔ منسوب ہے ابن حبق کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا)۔

حَبِيقُ اور نُبِيقُ اور ذَوَاتُ الْعُنَيْقِ اور نَبَاتُ حَبِيقِ -

یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں۔

نَهَى عَنِ الْجُعْرُورِ وَ عَذَقِ الْحَبِيقِ - (ابو حاتم

نے کہا مجھ سے اصمعی نے بیان کیا کہ امام مالکؒ یہ حدیث بیان کرتے تھے) کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار جعور اور مصران الفارہ اور عذق بن حبق زکوٰۃ میں نہ لے۔ یہ سب کھجور کی خراب قسمیں ہیں۔

حَبَقَّة - پست قد۔

كَانُوا يَحْبِقُونَ فِيهِ - (قرآن میں جو آیا ہے وَ

تَأْتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرِ اس کی تفسیر یوں کی ہے) وہ مجلس میں گوز مارتے تھے۔

حَبْكُ - باندھنا، مضبوط کرنا، اچھا بننا، کاٹنا، مارنا۔

حَبَاكُ - راستہ۔

حُبْكُ - حَبَاكُ کی جمع ہے راستے۔

إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَبِكُ تَحْتَ دَرْعِهَا فِي الصَّلَاةِ -

حضرت عائشہؓ کرتے کے نیچے اپنی ازار کو نماز میں مضبوط باندھتی تھیں۔

لَا ضَبَحْتَ خَيْرَ النَّاسِ نَفْسًا وَ الْإِذَا - رَسُولُ

مَا يَكُ النَّاسِ فَوْقَ الْحَبَائِكِ - (یہ عمرو بن مرہ نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا ہے یعنی) آپ اپنی ذات اور اپنے

والد کے رو سے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور آدمیوں کے خداوند کے رسولؐ ہیں جو آسمان کے رستوں کے اوپر ہے۔

رَأْسُهُ حُبْكُ يَأْشَعْرُهُ حُبْكُ - دجال کے بال

گھونگر یا لے ٹوٹے ٹوٹے پیچیدہ ہوں گے جیسے تمہا ہوا پانی یا ریتی جو ہوا سے پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں مُحْبِكُ الشَّعْرِ ہے معنی وہی ہیں۔

حَبْلُ - رسی یا رسی سے باندھنا، جال میں پھانسا یا جال بچھانا۔

حَبْلُ - غصہ ہونا، حاملہ ہونا۔

كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى

الْأَرْضِ - اللہ کی کتاب ایک رسی ہے یعنی نور ہے جو آسمان سے زمین تک تہی ہوئی ہے (عرب لوگ نور کو رسی اور دھاگے سے تشبیہ دیتے ہیں جیسے قرآن میں ہے حِطُّ ابْيَضَ سَفِيدٌ دَهَاكُ یعنی نور کی دھاری)۔

وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ - وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے

(یعنی اس کا عہد اور اقرار یا ہدایت کا نور یا عذاب سے امان)۔

عَلَيْكُمْ بِحَبْلِ اللَّهِ - تم اللہ کی رسی (یعنی قرآن) کو تھامے رہو۔

وَبَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ حَبَالٌ - ہم میں اور ان لوگوں میں عہود اور اقرارات تھے۔

فِي حَبْلِ جَوَادِرِكُ - تیری پناہ کی سرحد میں (عرب

لوگوں کی عادت تھی کہ ایک دوسرے کو ڈراتے رہتے ان میں جب کوئی سفر کرنے لگتا تو ہر ایک قبیلے کے سردار سے جس کی سرحد سے اس کو گزرنا ہوتا ایک اقرار کر لیتا اور اس کی وجہ سے جب تک اس کی سرحد میں رہتا اس کو امن ملتا، اسی کو حبل جوار کہتے)۔

يَا ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ - اے مضبوط رسی والے (بعض

بنے کہا صحیح ذَا الْحَبْلِ ہے یعنی سخت قوت والے۔ مگر اہل حدیث کی روایت حَبْلُ ہے بائے موحده سے)۔

انْقَطَعَتْ بَيْنَ الْجِبَالِ - میرے سفر کرنے کے سامان

ہوئی تھیں۔

النِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ - عورتیں شیطان کے جال ہیں (پھندے ہیں جن سے وہ مردوں کو شکار کرتا ہے)۔
وَيَنْصِبُونَ لَهُ الْحَبَائِلَ - ان کے لئے جال بچھاتے ہیں۔ (پھندے لگاتے ہیں) إِنَّ نَاسًا مِّنْ قَوْمِي يَتَحَبَّلُونَهَا فَيَأْكُلُونَهَا - (میری قوم کے کچھ لوگ بجو کے لئے جال لگاتے ہیں پھر اس کو پھانس کر) کھاتے ہیں۔

وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْخُبْلَةُ وَ زَرْقُ السَّمَرِ - ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا صرف بول کا پھل اور اس کے پتے تھے۔ نہایہ میں ہے:

خُبْلَةٌ - سمر کا پھل جو لوبیہ کے مشابہ ہوتا ہے، بعض نے کہا جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل۔ منتہی الارب میں ہے کہ سمر طلع کا درخت، طلع جنگل کے بڑے درخت کو کہتے ہیں یعنی بول۔

مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحَبْلِ أَوْ الْخُبْلَةِ - ہمارے پاس کھانے کو سوائے جل یا حبلۃ کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا (یہ راوی کا شک ہے کہ حبل کہا یا خُبْلہ - معنی وہی ہیں جو اوپر گزر چکے)۔

الْأَسْبَ تَرَعَى مَفَوْتَهَا وَ خُبْلَتَهَا - کیا تو اس کی کوئیل اور پھل نہیں چراتا۔

وَلَكِنْ قُولُوا الْعَنْبَ وَالْخُبْلَةَ (انگور کے درخت کو کرم مت کہو) لیکن عنب اور حبلہ کہو۔
خُبْلَةٌ - انگور کی جڑ یا شاخ۔

لَمَّا خَرَجَ نُوحٌ مِّنَ السَّفِينَةِ عَرَسَ الْخُبْلَةَ - جب حضرت نوحؑ پیغمبر کشتی سے نکلے تو انگور کی بیل لگائی۔

فَقَدْ حَبَلَتَيْنِ كَانَتَا مَعَهُ - (جب حضرت نوحؑ کشتی سے نکلے تو) دو انگور کے دانے گم ہو گئے جو ان کے پاس تھے (فرشتے نے کہا ان کو شیطان لے گیا)۔

كَانَتْ لَهُ حَبْلَةٌ تَحْمِلُ كُرًّا - انس کی ایک بیل تھی انگور کی جس میں سے ایک کرا انگور نکلتے (کرا ایک پیمانہ ہے اہل عراق کا جو ساٹھ قفیز یا چالیس اروب کا ہوتا ہے

سب جاتے رہے) نہ تو شہ ہے نہ سواری ایک روایت میں حَبَالُ ہے یعنی پہاڑوں نے مجھ کو روک دیا اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا)۔

مَا تَرَكَتُ مِنْ حَبْلِ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ - میں نے راستے میں کوئی لمبی ریتی نہیں چھوڑی جس پر نہ ٹھہرا (بعض نے کہا کہ ریتی میں حَبَالُ جیسے زمین میں حَبَالُ یعنی ریت کے ٹیلے)۔

صَعَدْنَا عَلَى حَبْلِ - ہم ریت کے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔

وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ - اور ریت میں پیدل چلنے والوں کا راستہ اس نے سامنے رکھا (بعض نے کہا حَبْلُ مُشَاةٍ سے ان کی صف یا ان کا جمع ہو کر چلنا مراد ہے گویا ان کو ریت کے پہاڑ سے تشبیہ دی)۔

كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِّنَ الْحَبَالِ أَرْخَى لَهَا - جب ریت کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلے پر پہنچتے تو اس کی باگ ڈھیلی کر دیتے۔

فَضَرَبَتْهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ - میں نے گردن کے اس مقام پر مارا جہاں پر چادر رہتی ہے (بعض نے کہا حَبْلُ الْعَاتِقِ کندھے اور گردن کے درمیان - بعض نے کہا وہ ایک رگ کا نام ہے جیسے حَبْلُ الْوَرِيدِ گردن کی رگ)۔

يَغْدُو النَّاسُ بِحَبَائِلِهِمْ فَلَا يُوزَعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ يَحْطُمُهُ - لوگ صبح کو اپنی رسیاں لے کر نکلیں گے اور ہر ایک اونٹ کی ناک میں رسی ڈال کر اس کا مالک بن جائے گا (ایک روایت میں بِجَمَالِهِمْ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)۔

فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ اللَّوْلُوءِ - یکایک کیا دیکھتا ہوں وہاں موتی کے ٹیلے ہیں (ایک روایت میں جَنَابِذُ اللَّوْلُوءِ ہے - یعنی موتی کے گنبد (قبے)۔

حَبَائِلُ - جمع سے حَبَالَةٌ کی اور حَبَالَةٌ جمع ہے حَبْلُ کی۔

أَتَوَكَّ عَلَى قُلُوبِ نَوَاجٍ مُّتَّصِلَةٍ بِحَبَائِلِ الْإِسْلَامِ - جو ان پکارتی ہوئی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آپ کے پاس آئے جو اسلام کی رسیوں سے (عہدوں سے) جکڑی

نَهَى عَنْ حَبْلِ الْحَبْلَةِ - حمل کا حمل بیچنے سے آپؐ نے منع فرمایا (یعنی کوئی اپنے اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے پیٹ کے بچے کو بیچے کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔ معلوم نہیں کہ اس اونٹنی کا بچہ پیدا بھی ہوتا ہے یا نہیں پھر کیا معلوم وہ نہ جنتی ہے یا مادہ۔ اس کو بیع نتاج التاج بھی کہتے ہیں۔ بعض نے کہا جبل الحبلة سے یہ مراد ہے کہ بیع میں یہ میعاد مقرر کرے جب تک وہ جنے پھر اس کا پیٹ کا بچہ جنے۔ یہ میعاد مجہول ہے اس لئے اس نے منع فرمایا)۔

وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلِ - پیٹ گرا دیتے ہیں۔ لَا حَتَّى يَغْزُو مِنْهَا حَبْلُ الْحَبْلَةِ (جب مصر کا ملک فتح ہوا تو مسلمانوں نے چاہا کہ اس کو تقسیم کر لیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا) یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہاں کی اولاد کی اولاد بڑی ہو کر جہاد نہ کرے (مطلب یہ ہے کہ تقسیم کو حضرت عمرؓ نے جائز نہیں رکھا ایسے مجہول امر پر اس کو معلق کر دیا)۔

إِنَّهُ مُحَبَّلُ الشَّعْرِ - دجال کے بال کی رسیوں کی طرح چوٹیاں ہوں گی۔

إِنَّهُ أَقْطَعَ مُجَاعَةَ بَنِي مُرَارَةَ الْحَبْلِ - آنحضرت ﷺ نے مجاعہ بن مراد کو جبل کا مقطعہ دیا (یہ ایک مقام ہے یمامہ میں)۔

لَا يَأْخُذُ أَحْبُلَهُ - اگر اپنی رسیاں لے کر جائے۔ وَ أَنْ تُوْطَأَ الْحَبَالِي - حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا (یعنی جو حاملہ عورتیں جہاد میں قید ہو کر آئیں وہ جب تک جنین نہیں ان سے جماع کرنا منع ہے) أَحْبُولَةٌ - چال دام۔

فَوَجَدْنَاهُ فِي حَبَالِ اللَّهِ - ہم نے اس کو اللہ کی رسیوں میں جکڑا ہوا پایا (یعنی بیمار)۔

مَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَلِ بَعْدَ الْإِسْتِبْرَاءِ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الْحَبَائِلِ - استبراء کے بعد جو ذکر سے تری نکلے وہ شیطان کے پھندوں میں سے ایک پھندا ہے۔

الْإِمَامُ مَطْرُودٌ عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَ جُنُودُهُ -

امام سے شیطان کے پھندے اور اس کے لشکر والے دفع کئے جاتے ہیں۔

النِّسَاءُ حَبَالَةُ الشَّيْطَانِ - عورتیں شیطان کا جال ہیں۔

كَانَتْ لَهُ حَبْلَةٌ أَفْتَدَرِي مَا الْحَبْلَةُ قُلْتُ لَا قَالَ الْكَرْمُ - ان کے پاس ایک حبلہ تھا تم جانتے ہو کہ حبلہ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انہوں نے کہا انگور۔

حَنْبَلٌ - پست قد۔

حَبْلٌ - عالم عقل مند مکار۔

حَبُولٌ - آفت۔

حَبِيلٌ - شیر بہادر۔

حُبْلِيلٌ - ایک کیڑا ہے جو مر کر مہینہ کے بعد زندہ ہو جاتا ہے۔

حَبْنٌ يَأْخُذُ - پھوڑوں کی بیماری پیٹ کی ایک بیماری جس کو استقاء زقی بھی کہتے ہیں۔

أُمُّ حَبِينٍ - ایک کیڑا ہے جس کا پیٹ بڑا ہوتا ہے گرگٹ۔

أَحْبَنٌ - جس کو صہن کی بیماری ہو۔

رَأَى بَلَالًا قَدْ خَرَجَ بَطْنُهُ فَقَالَ أُمُّ حَبِينٍ - آنحضرت نے بلال کو دیکھا ان کا پیٹ نکلا ہوا تھا۔ فرمایا ام حبین (یہ مزاح سے فرمایا)۔

إِنَّ رَجُلًا أَحْبَنَ أَصَابَ امْرَأَةً فَجَلِدَ بِأَثْكُؤِلِ النَّخْلَةِ - ایک شخص نے جس کو استقاء کی بیماری تھی (پیٹ میں ورم ہو گیا تھا) ایک عورت سے زنا کیا اس کو ایک کھجور کی شاخ سے مارا (سو کوڑے اس لئے نہیں لگائے کہ کہیں مر نہ جائے کیونکہ ناتواں تھا)۔

فَجَعَلَهُ اللَّهُ حَبْنًا وَ قَدْ آذَا (ایک شخص نے ڈکاری دوسرے شخص نے پوچھا تو نے اس کھانے پر کسی کو بلایا تھا اس نے کہا نہیں وہ بولا) تب تو اللہ اس کھانے کو تیرے پیٹ کا ورم اور درد بنائے۔

يَرْجِعُونَ زُبًّا حَبْنًا - دوزخ کے لوگ اوپر کا بدن ہلکا

نیچے کا بھاری اور پیٹ پھولے ہوئے لوٹیں گے۔

لَا تُصَلُّوا صَلَوةَ أُمَّ حُبَّيْنِ - ام حبین کی طرح نماز مت پڑھو (یعنی جلدی جلدی سے سجدے کر کے جیسے کواٹھونگیں مارتا ہے)۔

إِنَّهُ رَخَّصَ فِي دَمِ الْحُبُونِ - پھوڑے، پھنسی میں سے جو خون کپڑے پر لگ جائے وہ معاف ہے (یعنی نماز کی حالت میں تو نماز فاسد نہ ہوگی)۔

أَتَى بِوَجَلِ أَحَبْنِ - آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کو استسقاء کی بیماری تھی۔

حَبْوٌ - سرین کے بل چلنا یا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا جیسے بچہ چلتا ہے۔

إِحْتِبَاءٌ - ایک کپڑے یا ہاتھوں سے اپنے پاؤں اور پیٹ کو ملا کر پیٹھ سے جکڑ لینا (عرب لوگوں کے پاس دیوار وغیرہ کچھ ٹیکنے کو نہ ہوتی، تو وہ اس شکل سے بیٹھا کرتے۔ طبی نے کہا اِحْتِبَاءٌ یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے تلوے زمین پر لگا کر بیٹھے اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں)۔

نَهَى عَنِ الْإِحْتِبَاءِ فِي قُبُوبٍ وَاحِدٍ - ایک کپڑے میں احتباء (گوٹ مار کر بیٹھنے) سے آپؐ نے منع فرمایا ہے (یہ اس صورت میں ہے جب آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو کیونکہ بسا اوقات اس میں ستر کھل جاتا ہے)۔

رَأَيْتُهُ مُحْتَبِئًا بِيَدِهِ - میں نے ان کو دیکھا اپنے ہاتھ سے احتباء کئے ہوئے۔

الْإِحْتِبَاءُ حَيْطَانُ الْعَرَبِ - احتباء اہل عرب کی دیواریں ہیں (کیونکہ اکثر وہ لوگ جنگل میں رہتے ہیں وہاں دیوار ٹیک لینے کو نہیں ملتی تو احتباء کر لیتے ہیں)

نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ - جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا (چونکہ اس طرح بیٹھنے سے آدمی کو نیند آ جاتی ہے)۔

نَبْطِيٌّ فِي حَبْوَتِهِ - اپنی عطا میں وہ نبطی ہے (مشہور روایت فی حَبْوَتِهِ ہے جیم سے جو کتاب الجیم میں گزر چکی

ہے)۔

أَيُّنَ الْحِلْمِ فَقَالَ عِنْدَ الْحَبَا (اخف سے جنگ میں پوچھا گیا) حلم کہاں گیا، انھوں نے کہا حلم حبا میں ہوتا ہے (یعنی عطا اور داد و دہش میں)۔ مطلب یہ ہے کہ صلح کی حالت میں حلم اچھی چیز ہے جنگ میں حلم کا کیا موقع ہے وہاں تو غصہ کام دیتا ہے)۔

لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ لَا تَوَهُمَا وَلَوْ حَبْوًا - اگر لوگوں کو معلوم ہوتا، عشا اور فجر کی جماعت میں حاضر ہونے کا جو ثواب ہے تو گھٹنوں یا سرین پر گھسٹتے ہوئے آتے۔

نَكَحْتُ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حُبَاءٍ - میں نے مہر یا کچھ عطیہ پر نکاح کیا۔

إِنَّ حَابِيَا خَيْرٌ مِّنْ زَاهِقٍ - وہ تیر جو کمزور سے نشان کے اس طرف گرے لیکن گھسٹتا ہو اوہاں تک پہنچ جائے اس تیر سے بہتر ہے جو نشانے کے پرے نکل جائے (یہ ایک مثال ہے حاکموں کی، ایک حاکم ست اور ضعیف ہے مگر انصاف پسند ہے حق پر چلتا ہے، دوسرا حاکم قوی اور زور آور ہے مگر ظالم اور ناحق پسند تو پہلا حاکم دوسرے سے بہتر ہے۔ ابن اثیر نے کہا اگر تیر زمین پر گر کر نشان تک پہنچ جائے تو اس کو خازن اور ناسق کہیں گے۔ اگر زور کی وجہ سے نشان کے پرے نکل جائے تو اس کو زاحق کہیں گے)۔

كَأَنَّهُ الْحَبْلُ الْحَابِي - گویا وہ ایک بھاری بھر کم اونچا پہاڑ ہے۔

حَبِيٌّ يَأْخُبِي - گاڑھا تہہ برتہہ ابریا جو پہاڑ کی طرح چوڑا ہو۔

أَلَا أَحْبُوكَ - کیا میں تجھ کو عطا نہ کروں۔
حُبًا - بالضم والکسر عطیہ اور حُبِيٌّ جمع ہے یعنی عطایا۔
فَحَلُّوْا إِلَى الْحُبَا - مجھ کو بخشش دلوائی۔
بَيْعُ مُحَابَاةٍ - اصلی قیمت سے کم پر بیچنا۔

أَغْلَاهُمْ دَرَجَةً وَأَقْرَبَهُمْ حَبْوَةً زَوَّارٌ وَلَدِيٌّ عَلِيٌّ - سب میں بلند درجے والے اور عالی منزلت والے وہ لوگ ہیں

جو میرے فرزند علی کی زیارت کریں گے۔

الْعَقْلُ حَبَاءٌ مِّنَ اللَّهِ وَالْأَدَبُ كُلْفَةٌ - عقل اللہ کا عطیہ ہے (اس میں کسب کو دخل نہیں) البتہ ادب تکلیف اٹھانے سے حاصل ہوتا ہے۔

نَهَى عَنِ الْاِخْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ - ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

صَلَاةُ الْحُبُوبَةِ - جعفر بن ابی طالب کی نماز کو کہتے ہیں۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ اس کو صلوٰۃ الحبوة اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک عطیہ ہے پیغمبر صاحب کا اور یہ نماز فریقین میں مشہور ہے۔ میں کہتا ہوں شاید امامیہ کے نزدیک یہ نماز مشہور ہوگی مگر اہل سنت کی کتابوں میں تو صحیح سند سے یہ نماز کہیں منقول نہیں ہے)۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ التَّاءِ

حَتْ - گرنا، پھیلنا، کھرچنا۔ جیسے حَكْتُ اور قَشَرْتُ ہے۔

تَحَاتَّ وَرَقُهُ - جس کے پتے گر گئے ہوں۔

تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ - اس کے گناہ جھڑ جائیں گے۔

حُتَّ عَنْهُ قَشْرُهُ - اس کا پوست چھیل ڈال۔

يَنْحُتُّ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدْرُ - اس کی ناک سے مٹی جھڑ رہی ہوگی۔

أُحْتَتُّهُمْ يَا سَعْدُ - ان کو پھیر دے اے سعد!

فَحَتَّتْهُ بَعْضًا - لکڑی سے اس کو کریدا (معلوم ہوا کہ تیمم میں ہاتھ کو غبار لگنا ضروری ہے)۔

حُتِّيهِ - اس کو کھرچ ڈال۔

تَحُتُّ الذُّنُوبُ - نماز گناہوں کو جہاں دیتی ہے یا کھرچ ڈالتی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ ”حَتْ“ پتھر یا لکڑی سے کھرچنا اور قَرَصُ انگلیوں سے ملنا رگڑنا۔

حَتَّى - حرف جر ہے بمعنی اِلَى اور تَحْتَ اور اِلَّا یعنی انتہائے غایت اور تعلیل اور استثناء کے لئے۔

فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّىٰ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ (جو شخص

ہتھیار سے اپنے بھائی مسلمان کی طرف اشارہ کرے، گواہ راہ تمسخر ہی ہو) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، گواہ اپنے سگے بھائی کے ساتھ ایسا کرے (جب تک اس کو نہ چھوڑے)۔

لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّىٰ تَصْبِحَ - فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں (کیونکہ صبح ہو جانے پر پھر شوہر کو اس کی احتیاج نہیں رہتی اور نافرمانی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے)۔

فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ أَصْبَحَ نَائِمًا - آنحضرت سوتے رہے اور پانی نہ ملا یہاں تک کہ صبح ہو گئی آپ سوتے ہی رہے۔

إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتَّىٰ يُصَلِّيَهَا - اس کے وہ گناہ جو اس نماز کے بعد دوسری نماز تک ہوں گے وہ بخش دیئے جائیں گے (مراد صغیرہ گناہ ہیں)۔

حَتَّىٰ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ - کو زیر زبر اور پیش تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

حَتَّىٰ الْقُمَةِ يَاحَتَّىٰ الْقُمَةُ - دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدَائِ الْوَجْهِ حَتَّىٰ دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ - آپ نے شروع وحی سے لے کر وہاں تک کے حالات بیان کئے جب بہشتی لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں پہنچ جائیں گے۔

حَتَّىٰ جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (انھوں نے اذن لیا اور اندر آئے) یہاں تک کہ آنحضرت کے پاس آ کر بیٹھے۔

فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتَّىٰ أَصْبَحْنَا مَا التَّشْدِيدُ - ہم نے تو صبح تک کوئی بات نہ دیکھی، خیریت رہی، وہ سختی کیا ہے؟ (یعنی اس سے مراد وحی تھی یا کوئی عذاب؟ اگر وحی تھی تو وہ کس باب میں اتری؟ آپ نے فرمایا، دَيْنٌ (قرض) کے باب میں)۔

حَتَّىٰ فَرَّجَهُ اللَّهُ (اس نیک بندی پر سختی رہی، میں بھی تکبیر اور تسبیح کرتا رہا، تم بھی کرتے رہ) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مشکل رفع کر دی۔

یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہو جائیں گے (یعنی اس حد تک سفارش کریں گے کہ میری امت کے سب لوگ بہشت میں داخل ہو جائیں گے)۔

حَتَدَ - خالص ہونا، اپوٹ ہونا۔

حَتُوْدُ - قیام کرنا، ٹھہرنا۔

أَزْكَاهُمْ مَحْتَدًا - اصل اور طبع میں سب سے بہتر۔

فُلَانٌ مِنْ مَحْتَدِ صِدْقٍ - وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے۔

مَا أَجَدُ مِنْهُ مَحْتَدًا - میں اس سے کوئی چارہ کار نہیں

پاتا۔

فِي دَوْحَةِ الْكَرَمِ مَحْتَدُهُ - آپ کی جڑ سخاوت کے

پیڑ میں ہے یا آپ کی طبیعت سخاوت کے درخت سے نکلی ہے۔

حَتَفَ - موت۔

وَكَانَ فِيهِ حَتَفُهُ - اس میں اس کی موت ہوئی۔

مَنْ مَاتَ حَتَفَ أَنْفِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ -

اللہ کی راہ میں اگر کوئی اپنی موت سے بن مارے بن لڑے مر

جائے تب بھی اس کو شہید کا درجہ ملے گا (کیونکہ وہ اللہ کی راہ

میں نکل چکا تھا)۔ ابن اثیر نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں

مَاتَ حَتَفَ أَنْفِهِ - جب کوئی اپنے بچھونے پر بن

مارے اور بے زخمی ہوئے خود بخود مر جائے کیونکہ ان کا خیال

یہ تھا کہ جب آدمی خود بخود مرتا ہے تو اس کی روح ناک کی راہ

سے نکل جاتی ہے اور جب زخمی ہو کر مارا جاتا ہے تو زخم کی راہ

میں سے روح نکلتی ہے۔ ابن جوزی نے کہا۔ جان ناک اور

منہ دونوں میں سے نکلتی ہے تو ناک کا ذکر تغلیبا کیا اور یہ توجیہ

بہتر ہے اس لئے کہ ایک حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ جان

ناک سے نکلتی ہے۔

مَمَاتٌ مِنَ السَّمَكِ حَتَفَ أَنْفِهِ فَلَا تَأْكُلُهُ - جو

مچھلی خود بخود مر جائے (او تیر آئے جس کو طانی کہتے ہیں)

اس کو مت کھا۔

الْمَرْءُ يَأْتِي حَتَفُهُ مِنْ فَوْقِهِ - آدمی کی موت اوپر

سے آ جاتی ہے۔

الْجَبَانُ يَجِيءُ حَتَفُهُ مِنْ فَوْقِهِ - نامرد کی موت اوپر

حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ لَا يَذُرِي - اس حدیث میں حَتَّى

پانچ بار آیا ہے پہلا چوتھا اور پانچواں بمعنی کئی ہے۔ دوسرا

اور تیسرا قضیہ شرطیہ پر آیا ہے۔

حَتَّى يَنْتَصِرَ (مظلوم کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی

ہے) جب تک ظالم سے بدلہ نہ لے (یعنی زبان سے اس کو برا

نہ کہے ہاتھ سے اس کو ستائے نہیں مارے نہیں)۔

انْصَبَّ قَدْ مَاءٌ فِي بَطْنِ الْوَادِي حَتَّى إِذَا صَعَدَتَا

مَشَى فِيهِ - جب آپ کے دونوں پاؤں نالے کے نشیب میں

اترتے تو آپ اکڑتے دوڑتے چلتے اور جب بلندی پر چڑھتے

تو معمولی طور سے چلتے۔

تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً لِهَذَا

الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ - تم بہتر آدمی اس کو پاؤ گے جو اس امر کو

بہت مکروہ سمجھتا ہو یہاں تک کہ اس میں مبتلا ہو جائے۔ (لوگ

زبردستی اس کو خلیفہ بنادیں) اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی مدد

کرے گا۔

حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَغْفُلُوا إِنَّ الْمَسِيحَ قَصِيرٌ

(میں نے تم سے اتنی باتیں بیان کیں) کہ مجھ کو ڈر ہو گیا کہیں

تم نہ سمجھو یا بھول جاؤ دیکھو دجال پست قد ہوگا (حالانکہ وہ

بڑے تن و توش کا آدمی ہے مگر ممکن ہے کہ قد اس کا پست ہو اور

خوب موٹا چوڑا چکلا ہو یا نکلتے وقت اللہ تعالیٰ اس کی صورت

بدل دے)۔

حَتَّى لَوْ كَانَ فِي مَقَامِي سَمْعُهُ أَهْلُ السُّوقِ - اگر

آنحضرت اس وقت اس جگہ ہوتے جہاں اس وقت میں ہوں

تو بازار والے آپ کی آواز سنتے (اتنا پکار کر آپ نے بیان

کیا)۔

حَتَّى سَقَطَ خَمِيصَتُهُ - یہاں تک کہ آپ کی چادر گر

گئی۔ (ہلنے کی وجہ سے)۔

فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ - میں آپ کے پاس پہنچا

اور ٹھہرا یہاں تک کہ آپ بیدار ہوئے۔

وَلِكَذَا وَلِكَذَا حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ - میری امت

کے لوگ سفارش کریں گے گردہوں کی اور ایسے لوگوں کی

سے آ جاتی ہے (اس کی نامردی اور احتیاط اس کو بچا نہیں سکتی)۔

حَتْفُهَا تَحْمِلُ صَانٌ بِأُظْلَافِهَا۔ یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی آدمی اپنی ہی سوء تدبیر سے بلا میں گڑھ جائے۔ ہوا یہ تھا کہ ایک آدمی جنگل میں بھوکا تھا کھانے کو کچھ نہ تھا اتفاق سے ایک بکری ملی مگر چھری نہ تھی جس سے اس کو کاٹا اتنے میں بکری نے اپنے کھروں سے زمین کریدی اندر سے ایک چھری نکل آئی اور اس نے اسی چھری سے اس کو کاٹ کر چٹ کیا۔

حَتَكْ يَاحْتَكَا۔ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلد چلنا۔ کھودنا۔ توجہ کرنا۔

حَوْتَكْ۔ پست قدم اور ایک شخص کا نام تھا۔

حَوْتِي۔ شتر مرغ کا بچہ ہر چھوٹی چیز۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي الصَّفَةِ وَ عَلَيْهِ الْحَوْتَكِيَّةُ۔ آنحضرت ﷺ صفہ میں چھوٹا عمامہ باندھے ہوئے برآمد ہوتے۔

حَوْتَكِيَّةُ۔ عربوں کا چھوٹا عمامہ (بعض نے کہا یہ منسوب ہے۔ حوتک کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا وہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرتا تھا)۔

وَ عَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حَوْتَكِيَّةٌ (صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہی ہے اور مشہور حَوْتَكِيَّةُ ہے اگر حَوْتَكِيَّةُ کی روایت صحیح ہو تو اسی شخص کی طرف منسوب ہوگی یعنی حوتک کی چادر آپ پر تھی۔

حَتَمٌ۔ فیصلہ کرنا لازم کرنا۔

الْوَتْرُ لَيْسَ بِحَتَمٍ۔ وتر واجب نہیں ہے (یعنی فرض نمازوں کی طرح بلکہ سنت ہے)۔

إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَحْتَمَ۔ اگر اس کا بچہ کالا بھنگ پیدا ہوا۔

مَنْ أَكَلَ وَتَحْتَمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص کھانا کھائے اور روٹیوں کے ریزے جو دسترخوان پر گریں ان کو بھی کھالے وہ بہشت میں جائے گا (کیونکہ اس نے روٹی کی عزت کی اور

غور نہیں کیا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روٹی کی عزت کرو اور اسی لئے سنت ہے کہ اگر روٹی سامنے آ جائے اور ابھی سالن نہ رکھا گیا ہو تو روٹی کھانا شروع کر دے)۔

حَتَامَةٌ۔ روٹی کے ریزے جو خوان پر گریں۔

حَاتِمٌ۔ ایک مشہور سخی شخص تھا۔ یعنی حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشرج اس کی سخاوت ضرب المثل ہے۔

حَتَنٌ۔ سخت ہونا۔

حَتْنٌ۔ بہ معنی قِرُون یعنی برابر والا ہمسر جوڑ۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

هُمَا حَتْنَانِ۔ یعنی ہُما سَيَّانِ دونوں برابر والے ہیں۔

تَحَاتَنُوا۔ برابر برابر ہو گئے۔

أَفَحَتْنُهُ فُلَانٌ۔ کیا اس کا برابر والا فلاں شخص ہے؟

حَتِيٌّ۔ سینا مضبوط کرنا، بٹنا۔

حَاتِيٌّ۔ بہت پینے والا۔

إِنَّهُ أَعْطَى أَبَا رَافِعٍ حَتِيًّا وَ عُكَّةً سَمَنٍ۔ آپ نے ابو رافع کو گوگل کے ستودے اور گھی کی ایک کپی دی۔

أَتَيْتُهُ بِمَزُودٍ مَّخْتُومٍ فَإِذَا فِيهِ حَتِيٌّ۔ میں آپ کے پاس توشہ دان لایا جس پر مہر کی ہوئی تھی دیکھا تو اس میں گوگل کے ستوتھے۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الشَّاءِ

حَتٌّ۔ ترغیب دینا، برا بیچنے کرنا، ابھارنا۔

حَتِيَّتٌ۔ جلد تیز۔

حِثَاتٌ۔ جلدی، ذرا سی نیند۔

فَجَهَّزْنَا أَحْتَ الْجَهَّازِ۔ ہم نے جلدی سے کچھ تیاری کر لی۔

زُوجُهَا يَسْتَحْتِي بِهَا۔ اس کا خاوند مجھ کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے۔

يَسْتَحْتِيهَا۔ مجھ کو اس پر برا بیچنے کرتا ہے۔ ایک روایت میں يَسْتَحْسِنُهَا ہے۔

اِسْتَحْثَثْتُ فَرَسِي - میں نے اپنے گھوڑے کو چھیڑا۔
(اس کو دوڑانا چاہا)۔

حَثُوا الْمُطَيَّ - اونٹنیوں کو تیز کرنا چاہا (صاحب مجمع البحار سے اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے انھوں نے کلمہ میں حَثَّ کے معنی کریدنے کے رکھے ہیں اور اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے فَحَثَّهٖ بَعْضًا یعنی آنحضرتؐ نے دیوار کو ایک لکڑی سے کریدا حالانکہ یہ فَحَثَّہٗ ہے تائے فوقانی سے جیسے پہلے گزر چکا اور لغت میں حَثَّ کے معنی کریدنے کے نہیں آئے ہیں)۔
حُثْحُثَةً - بمعنی حَثَّ برا بیچختہ کرنا، مضطرب ہونا، جلدی کرنا۔

كَأَنَّمَا حُثِحْتُ مِنْ حِضْنِي ثَكْنٍ - جیسے شکن پہاڑ کے دونوں پہلوؤں سے بھگایا گیا۔
حُثْحُوْتُ - جلد باز، بخیل۔
حَثْلٌ - پیٹ بڑا ہونا۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ - قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو آخر میں کوڑے کچرے کی طرح رہ جائیں گے (یعنی خراب برے لوگوں پر)۔
حُثَالَةٌ - کہتے ہیں بھوسے چھلکے ہر خراب چیز کو۔

كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيَتْ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ - اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خراب کینے لوگوں میں رہ جائے گا؟
أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَبْقَى فِي حَثَلٍ مِنَ النَّاسِ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ خراب برے لوگوں میں رہ جاؤں۔
وَارْحَمِ الْأَطْفَالَ الْمُحْثَلَةَ - ان بچوں پر رحم کر جن کو اچھا دودھ نہیں ملایا اچھی غذا نہیں ملی (یہ اِحْثَالَ سے نکلا ہے یعنی ماں کا اپنے بچہ کو اچھی طرح دودھ نہ پلانا یہاں تک کہ اس کا حال خراب ہو جائے پیٹ بڑھ جائے)۔

وَلَكِنْ حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ يُعَيِّرُونَ زُورًا قُبُورِنَا كَمَا تُعَيِّرُ الزَّانِيَةُ بَزْنَاهَا - چند خراب لوگ رہ جائیں گے جو ہماری قبروں کے زائرین پر ایسا عیب رکھیں گے جیسے زانیہ عورت پر اس کی بدکاری کی وجہ سے عیب رکھتے ہیں۔
حَثُوٌ - مارنا، پھینکنا۔

حَثِيٌّ - اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

أَحْثُوا فِي وُجُوهِ الْمَذَاحِينِ الثَّرَابَ - خوشامدیوں جھوٹی تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (ان کو کچھ نہ دو بیرنگ نکال دو)۔ بعض نے کہا حقیقۃً مٹی ڈالنا مراد ہے)۔

كَأَنَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ - آنحضرتؐ غسل میں اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈالتے تھے۔

ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ رَبِّي - میرے مالک کے چلوؤں میں سے تین چلو (ابن اثیر نے یہاں تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ ”چلو“ سے مراد کثرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کف ہے نہ حش ہے)۔ میں کہتا ہوں یہ طریقہ سلف محدثین کے خلاف ہے وہ اس قسم کی حدیثوں کو اس کے ظاہر پر رکھتے ہیں اور اس کی اصلی مراد خدا کو تفویض کرتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے لئے وجہ اور ید اور عین اور قدم اور اصبع اور حشی اور حنفہ سب کچھ ہے جیسے اس کی ذات مقدس کو سزاوار ہے لیکن ہم ان کی کیفیت نہیں بیان کر سکتے)۔

فَحَثِي بِكَفِّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا - پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے چلولیا۔ ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اور زیادہ کیجئے (یعنی اور زیادہ بیان فرمادیجئے)۔

يَحْثُو عَلَيْكَ - تم کو چلو بھر بھر کر دے گا (یعنی تم پر خوب سخاوت کر دے گا)۔

فَتَقَا وَلَنَا حَثِي اِسْتَحْثَنَّا - حضرت زینبؓ اور حضرت عائشہؓ میں خوب گفتگو ہوئی یہاں تک کہ ایک نے دوسری پر مٹی پھینکی۔ (جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ لڑتے لڑتے ایک دوسرے کے منہ پر مٹی مارتی ہیں)۔

وَإِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ يَابْنَ الْخَطَّابِ حَقًّا فَإِنَّهُ لَنْ يَعْجِزَ أَنْ يَحْثُوَ عَنْهُ ثَرَابَ الْقَبْرِ وَيَقُومَ - (جب حضرت عباسؓ اور حضرت عمرؓ میں اختلاف ہوا کہ آنحضرتؐ کو دفن کریں یا نہیں)۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ آپؐ پھر اٹھیں گے اور منافقوں کی گردن ماریں گے آپؐ کو دفن نہ کرو تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ اگر خطاب کے فرزند تمہارا کہنا سچ ہے تو حضرت یہ بھی کر سکتے ہیں کہ قبر کی مٹی اپنے اوپر سے ہٹا کر باہر

نکل آئیں اور کھڑے ہو جائیں۔

فَجَعَلَ يَحْتَبِي فِي ثَوْبِهِ - حضرت ایوب (ان سونے کی ٹڈیوں کو) چلو بھر بھر کر اپنے کپڑے میں پھنکنے لگے۔

فَإِذَا حَصِيرٌ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ الذَّهَبُ مَنُورًا نَشَرُ الْحَثَا - یکا یک سامنے ایک بورے پر سونا اس طرح پھیا ہوا تھا جیسے باریک باریک تنکے (یا گھاس)۔

إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَبِي - تجھ کو یہ کافی ہے کہ سر پر (پانی کے) چلو ڈالے (معلوم ہوا کہ غسل میں بدن کا ملنا فرض نہیں ہے نہ کلی کرنا اور نہ ناک میں پانی ڈالنا)۔

بَلِيفَةً يَحْتَبِي يَا يَحْتُو - وہ خلیفہ مٹھی یا چلو بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا (کیونکہ بے شمار مال ہاتھ آئے گا)۔

فَاحْثٌ يَفَاحِثٌ فِي أَفْوَامِهِنَّ التُّرَابَ - اچھا تو ایسا کر (جب کسی طرح نہیں مانتیں، نوحہ کئے جاتی ہیں تو) ان کے مونہوں پر مٹی ڈال دے۔

فَجَعَلَ يَحْتُو مِنَ الطَّعَامِ - وہ کھانے میں سے لب بھر بھر کر لینے لگا (اپنے کپڑے یا برتن میں ڈالنے لگا)۔

فَيَحْتُو فِي وَجُوهِهِمْ - ان کے مونہوں پر چھڑ کے گا (یعنی مشک وغیرہ خوشبوئیں)۔

فَحْتَى عَلَيْهِ التُّرَابَ - آپ نے مٹی اٹھا کر اس پر ڈالی (یعنی میت پر)۔

يَكْفِيهِ أَنْ يَحْتُو عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَتَوَاتٍ عَلَى رَأْسِهِ - اس کو یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈال لے (محیط میں ہے کہ حشی اور ہیل مٹی ڈالنا مگر فرق یہ ہے کہ حشی میں مٹی اٹھانا پڑتی ہے اور ہیل میں یونہی ڈالنا، تو شخص قبر سے دور ہوتا ہے وہ ”حشی“ کرتا ہے اور جو قبر کے کنارے پر ہو وہ ”ہیل“ کرتا ہے۔

حَثَا يَحْتُو - باب نصرینصر سے ہے اور حشی يَحْتَبِي باب ضرب يضرب سے معنی ایک ہیں۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الْجِيمِ

حَجَبْتُ يَا حَجَابُ - ڈھانپنا، روکنا، آڑ کرنا، محروم کرنا۔

حَاجِبٌ - دربان، ابرو۔ اس کی جمع حَوَاجِبُ اور حَوَاجِبٌ ہے۔

حِينَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ - جس وقت سورج پردے میں چھپ گیا (یعنی ڈوب گیا)۔

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَقْعِ الْحِجَابُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ - اللہ بندے کو بخش دیتا ہے (گو وہ کیسے ہی گناہوں میں مبتلا ہو) جب تک آڑ نہ ہو جائے، لوگوں نے عرض کیا، آڑ کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا آڑ یہ ہے کہ آدمی مشرک رہ کر مرے (تب تو بخشے جانے کی کوئی توقع نہیں ہے)۔

حِجَابُهُ النُّورُ - اللہ کے مبارک چہرے پر پردہ ہے وہ کیا ہے نور (اگر کہیں چہرے سے حجاب اٹھا دے تو ساری دنیا جل کر بھسم ہو جائے)۔

عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ - یہ کعبہ کے کلید بردار تھے جن کو ہمارے زمانہ میں شیعی کہتے ہیں۔ کیونکہ کعبہ کی حجابت ان کی سپرد تھی، یعنی اس کا کھولنا بند کرنا خدمت وغیرہ۔

قَالَتْ بَنُو قُصَيٍّ فِينَا الْحِجَابَةُ - بنو قصی کہنے لگے کہ ہم لوگوں کا کام کعبہ کی دربانی کی خدمت میں ہے (ہم اس کے محافظ ہیں کھولتے اور بند کرتے ہیں)۔

الْعِلْمُ حِجَابُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ - علم اللہ تعالیٰ کا حجاب ہے (یعنی بغیر علم کے خدائی معرفت نہیں ہو سکتی)۔

إِحْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ - سودہ اس سے پردہ کر۔

حَجَبَةُ الْبَيْتِ - بیت اللہ کے دربان۔

أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ - آیت حجاب، یعنی پردہ کی آیت کا حال سب سے زیادہ جاننے والے۔

إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ - جب سورج کا کنارہ نکل آئے۔

مَا حَجَبَنِي مُذْ أَسْلَمْتُ - جب سے میں اسلام لائی مجھ کو نہیں روکا (یعنی جو میں نے مانگا وہ مجھ کو دیا، یا مجھ کو مردوں کی مجلس میں جانے سے نہیں روکا)۔

فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ - (آخر جب شیطان مجبور ہو

رہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی کار بر آری سے چھپا رہے گا (اس کے مطالب پورے نہ ہونے دے گا یا قیامت کے دن وہ پروردگار کے دیدار سے محروم رہے گا)۔

مَنْ أَطْلَعَ الْحِجَابَ وَاقَعَ مَا وَرَاءَهُ۔ جس شخص نے پردے کے پرے سراٹھا کر جھانکا (یعنی مرگیا) وہ پردے کے پرے پڑ گیا (یعنی مرنے کے بعد جو چیزیں پوشیدہ تھیں وہ سب کھل جائیں گی)۔

مُحَمَّدٌ حِجَابُ اللَّهِ۔ آنحضرت اللہ تعالیٰ کے حجاب یعنی اس کے ترجمان ہیں اس کے ارشادات اور احکامات بیان کرنے والے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں۔

حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمُكَارِهِ وَ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔ بہشت ان باتوں سے ڈھانگ لی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں اور دوزخ ان باتوں سے جن کی نفس کو خواہش ہے۔

كُلَّمَا حَجَبَ اللَّهُ عِلْمَهُ عَنِ الْعِبَادِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عَنْهُمْ۔ جن باتوں کا علم اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نہیں دیا بندے ان کے جاننے سے معاف کئے گئے ہیں۔

أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ۔ آپ کی ابروئیں باریک اور پتلی تھیں۔

حَاجِبُ بْنُ ذُرَّارَةَ۔ ایک شخص تھا جس نے کسریٰ کے پاس اپنی کمان گروی رکھی تھی اس کے بیٹے نے وہ کمان چھڑا کر آنحضرت کو ہدیہ دی آپ نے ایک یہودی کے ہاتھ چار ہزار درہم کو بیچ ڈالی۔

حِينَ يَغِيبُ حَاجِبُهَا۔ جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے۔

لِأَنَّهُ يَصِيرُ إِلَى الْحِجْبَةِ۔ کیونکہ وہ قربانی کعبہ کے دربانوں کو مل جاتی ہے۔

عِبَادُكَ الْمُحْتَاجُونَ بِغَيْبِكَ۔ تیرے وہ بندے جو تیرے غیب میں پوشیدہ ہیں، مراد فرشتے ہیں۔

حُجٌّ۔ آنا، قصد کرنا، دلیل اور بحث میں غالب آنا، باز

گیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کو نچا نہ دے سکا تو اس نے اس جھلی پر کو نچا مارا (جس کے اندر بچہ رہتا ہے۔ ابن جریر کی روایت میں یوں ہے کہ جب مریم نے حضرت عیسیٰ کو جنا تو وہ کہنے لگیں ”رَبِّ انِّیْ اَعِیْذُ هَابِکَ وَ ذَرِیَّتِهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الْمَرْجِیْمِ“^۱ تو ایک پردہ ڈال دیا گیا اور شیطان نے اس کو کو نچا مارا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ مریم کی والدہ نے ان کی ولادت کے وقت یہ دعا پڑھی۔ آخر مریم پر ایک پردہ ڈال دیا گیا اور شیطان نے اس کو کو نچا مارا۔ اب یہ جو حدیث میں ہے کہ شیطان کا کو نچا ولادت کے وقت ہوتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہمیشہ شیطان عین ولادت ہی کے وقت کو نچا دیتا ہے۔ ورنہ حضرت مریم کی والدہ نے تو یہ دعا ان کی ولادت کے بعد پڑھی تھی پھر اس کا اثر ماقبل پر کیسے پڑ سکتا ہے؟ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیطان ولادت کے دن ہر مولود کو کو نچا دیتا ہے کسی کو عین وقت ولادت پر کسی کو ذرا اس کے بعد۔ ابن جریر کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے اس میں یوں ہے کل بنی آدم یمسه الشیطان یوم ولدتہ امہ۔^۲

إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبٍ أَحَدًا كُنَّ وَفَاءً فَلْتَحْتَجِبِ۔ اگر تم عورتوں میں سے کسی عورت کا غلام مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے بدل کتابت ادا ہو سکے تو وہ اس سے پردہ کرے (یہ حکم استحباباً ہے کیونکہ جب مکاتب کے پاس بقدر ادا بدل کتابت جائداد ہو تو اس کی آزادی قریب ہے۔ اس لحاظ سے وہ شخص اجنبی کی طرح ہوا گو جب تک وہ بدل کتابت ادا نہ کرے غلام رہے گا اور غلام اپنی مالک کا محرم ہے۔ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے اور حدیث شریف میں اس کی صراحت موجود ہے)۔

فَاحْتَجِبْ مِنْ حَاجَتِهِمْ اِحتَجَبَ اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِ۔ جو شخص حاکم ہو کر لوگوں کی کار بر آری نہ کرے چھپا

۱۔ اے پروردگار میں اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ (م)

۲۔ ہر بنی آدم کو شیطان چھوتا ہے جب اس کی ماں اسے جنتی ہے۔ (م)

رہنا اور اصطلاح شرع میں چند اعمال مخصوصہ کا نام ہے جو مکہ میں کئے جاتے ہیں اور وہ ایک رکن ہے اسلام کے پانچ رکنوں میں سے۔

اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا۔
لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو۔

حَجَّةٌ يَّاحِجَّةٌ۔ ایک بار حج کرنا۔

حَاجٌّ۔ جو شخص مکہ کا حج کر آیا ہو۔

حُجَّاجٌ۔ ”حَاجٌّ“ کی جمع ہے۔

حَاجَّةٌ۔ وہ عورت جو حج کر آئی ہو۔ اس کی جمع حَوَاجُّ

ہے۔

ذُو الْحِجَّةِ۔ حج کا مہینہ جو ذی القعدہ کے بعد آتا

ہے۔

لَمْ يَتْرُكْ حَاجَّةً وَلَا دَاجَّةً۔ نہ کسی حاجی کو چھوڑا نہ

اس کے نوکر چا کر کو۔

هُؤُلَاءِ الدَّاحُّجُ وَلَيْسُوا بِالْحَاجِّ۔ یہ لوگ حاجیوں

کے نوکر چا کر خدمت گار مددگار ہیں حاجی نہیں ہیں۔

اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَاجِبُجَّةٌ۔ اگر کہیں دجال

اس وقت نکلا جب میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو (پھر کیا ہے)

میں اس سے بحث کر لوں گا۔ (دلیل سے اس پر غلبہ حاصل کر

لوں گا شاید جب آپ نے یہ حدیث فرمائی اس وقت تک

آپ کو یہ معلوم نہ کرایا گیا ہو گا کہ دجال آخری زمانہ میں

قیامت کے قریب نکلے گا اس سے پہلے امام مہدیؑ ظاہر ہوں

گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر اس کو قتل کریں

گے۔

فَجَعَلْتُ أَحْجَّ خَصْمِيْ۔ میں اپنے دشمن پر غلبہ

حاصل کرنے لگا یعنی بحث کر کے۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ حُجَّتِيْ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ۔ یا اللہ

میری سند دنیا اور آخرت میں مضبوط اور قائم رکھ (سند سے

مراد ایمان ہے)۔

اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی۔ آدم اور موسیٰ نے (عالم

ارواح میں) بحث کی۔

تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ۔ دوزخ اور بہشت میں بحث ہوئی (ہر ایک دوسرے سے جھگڑنے لگی)۔

اَلْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ۔ قرآن آخرت میں لوگوں سے

بحث کرے گا (کہ مجھ کو چھوڑ کر دوسری کتابوں میں مشغول ہو گئے

یا جس طرح ادب کے ساتھ مضمون اور مطلب میں غور کر کے اس

کے حکموں پر عمل کر کے پڑھنا تھا اس طرح نہیں پڑھا)۔

فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ آخر آدمؑ پر بحث

میں حضرت موسیٰؑ پر غالب آئے (ان کو کچھ جواب نہ بنا)۔

كَانَتْ الضُّبُعُ وَ اَوْلَادُهَا فِيْ حِجَاجٍ عَيْنٍ رَّجُلٍ

مِّنَ الْعَمَالِیْقِ۔ عمالقہ کے ایک شخص کے آنکھ کے کوئے (یعنی

اس گول ہڈی میں جو آنکھ کے گرد ہوتی ہے اور جس کو حدقہ

کہتے ہیں) میں بجو اور اس کے بچے سما گئے (اتنے بڑے قد و

قامت کے لوگ تھے)۔

فَجَلَسَ فِيْ حِجَاجٍ عَيْنِيْهِ كَذَا وَ كَذَا نَفَرًا۔ اس

مچھلی کے آنکھ کے کوئے میں اتنے آدمی بیٹھ گئے۔

اِحْتَجَّ بِحَدِيثِ اِمَامَةِ جَبْرِئِلَ۔ دونوں نے اس

حدیث سے دلیل لی جس میں جبریلؑ کی امامت اور

آنحضرتؐ کے مقتدی ہونے کا ذکر ہے۔

لَقِيَ اللّٰهُ لَا حُجَّةَ لَهُ۔ وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا

کہ اس کے پاس نجات کا کوئی وثیقہ نہ ہو گا (یا وہ کوئی عذر نہ کر

سکے گا)۔

اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيكَ۔ قرآن شریف یا تو

تیری سند بنے گا (تجھ کو نجات دلائے گا) یا تیرے مقابلہ میں

سند بنے گا (تجھ کو عذاب میں گرفتار کرائے گا)۔

حَجَّ حُجَّةً وَّاحِدَةً۔ آنحضرتؐ نے ایک ہی حج کیا

(یعنی ہجرت کے بعد دسویں سال میں جس کو ”حج وداع“

کہتے ہیں ہجرت سے پہلے آپؐ نے مکہ میں بھی ایک حج کیا تھا یا

دو حج کئے تھے)۔

يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ۔ بڑے حج کا دن (یعنی ذی الحجہ کی

دس تاریخ یا نو تاریخ کے حج کو حج اکبر کہتے ہیں اور عمرے کو حج

اصغر۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نویں تاریخ ذی الحجہ کی اگر

جمعہ کے دن پڑے تو وہ حج اکبر ہے اس کی سند کچھ نہیں ہے
البتہ بعض ضعیف روایتوں میں آیا ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے
دن آ پڑے تو اس سال کے حج میں زیادہ ثواب ہے۔

مَحَجَّةُ الطَّرِيقِ - بڑا راستہ یا پتوں بچ راستہ۔
لَحَّ فَحَجَّ - اس نے کسی طرح نہ مانا آخر حج کیا۔
لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ - (جو شخص ہر رات کو سو آیتیں
پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن) قرآن اس کے خلاف بحث
نہیں کرے گا۔

أَلْهَذَا حَجٌّ - کیا اس بچہ کا بھی حج درست ہوگا (فرمایا
ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا)۔

الزُّهْرَاوَانِ يُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا - دو چمکتی
سورتیں (یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قیامت کے دن)
اپنے لوگوں کی طرف سے (جنہوں نے ان کو یاد کیا ہوگا یا ان
کی تلاوت کرتے رہے ہوں گے) بحث کریں گی (ان کو
عذاب سے چھڑوائیں گے)۔

الْحَجُّ يَوْمٌ عَرَفَةٌ يَا الْحَجُّ يَوْمٌ عَرَفَةٌ - حج عرفہ
کے دن ہے یا عرفہ کے دن حج ہے کیونکہ عرفہ کے دن ہی
عرفات میں ٹھہرتے ہیں جو حج کا بڑا رکن ہے۔

لَمْ يُخْرِ اللَّهُ خَلْقَهُ مِنْ نَبِيِّ مُرْسَلٍ أَوْ كِتَابٍ مُنْزَلٍ
أَوْ حُجَّةٍ لَازِمَةٍ أَوْ مَحَجَّةٍ قَائِمَةٍ - اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو
خالی نہیں چھوڑتا یا تو ان میں پیغمبر ہوتا ہے فرستادہ یا کتاب
ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اتری ہوئی یا لازمی حجت (یعنی
امام) یا صاف سیدھا راستہ (یعنی شریعت)۔

حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ - مشہور ظالم ہے جس نے ہزاروں
اچھے اور نیک لوگوں کو ناحق قتل کیا۔ عبد اللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا
اور کعبے پر منجیق لگائی۔

أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَحْجُوجًا بِأَبِي طَالِبٍ - کیا آنحضرتؐ ابوطالب سے بحث
میں مغلوب ہو گئے تھے؟

كَانَتَا ابْنَتَيْنِ لِلْأَخِ - حضرت سارہ ابراہیمؑ کی والدہ
اور حضرت ورقہ لوطؑ کی والدہ دونوں بہنیں (اچھ کی بیٹیاں)

تھیں (اچھ نبی تھے لیکن رسول نہ تھے)۔

حَجْرٌ - یا حُجْرَانٌ - روکنا منع کرنا۔
مَحْجُورٌ - وہ شخص جس کو قاضی معاملات کرنے سے
روک دے۔

حَجْرٌ يَحْجُرُ - گود کو بھی کہتے ہیں اور حرام کو بھی۔
حَجْرٌ - عقل۔
حَجْرٌ - پتھر۔

حَجْرٌ - وہ دیوار جو کعبہ کے مغربی جانب گول اٹھی ہے
جس کو حطیم بھی کہتے ہیں اور ثمود کا ملک جو شام اور مدینہ کے
درمیان واقع تھے۔

قَالَ لِأَصْحَابِ الْحَجْرِ - آنحضرتؐ نے حجر والوں
سے فرمایا یعنی ان صحابہ سے جو حجر کے ملک پر گزر رہے تھے۔
لَمَّا مَرَّ بِالْحَجْرِ - جب آپ حجر پر سے گزرے (یعنی
جہاں قوم ثمود بستی تھی)۔

كَانَ لَهُ خَصِيرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْجُرُهُ بِاللَّيْلِ -
ایک روایت میں یَحْجُرُهُ ہے۔ یعنی آنحضرتؐ کے پاس
ایک بوریا تھا جو دن کو آپ بچھاتے اور رات کو خاص اپنے
لئے رکھتے (یا مسجد میں اس کی آڑ کر کے ایک جگہ اپنے لئے
محفوظ کر لیتے عرب لوگ کہتے ہیں)۔

حَجْرُثُ الْأَرْضِ يَحْتَجِرُهَا - جب زمین پر مینار
وغیرہ اٹھا کر اس کو محفوظ کر لیں۔ بعض نے کہا۔ یَحْتَجِرُهَا کے
معنی یہ ہیں کہ اس کو حجر کی طرح کر لیتے۔ ایک روایت میں
يَحْتَجِرُهَا ہے زائے معجم سے یعنی اس کی آڑ کر لیتے)۔

اِحْتَجَرَ حُجَيْرَةً بِخَصْفَةٍ أَوْ بِصِيرٍ - آپ نے ایک
چھوٹا سا حجرہ کھجور کی چھال یا بورے کا بنالیا۔

لَقَدْ تَحَجَّرَتْ وَاسِعًا - تو نے ایک کشادہ چیز کو یعنی
اللہ کی رحمت کو تنگ کر دیا۔

فَمَرَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ
الْحَجْرِ - آنحضرتؐ (اپنی بیویوں کے) حجروں پر سے گذرے۔
تَحَجَّرَ جُرْحُهُ لِلْبُرَى - جب ان کا زخم جڑ کر سخت ہو گیا
(یعنی پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔ اس میں درد نہ رہا) اچھا

ہونے لگا۔

تَحَجَّرَ كَلْمُهُ - ان کا زخم سخت ہو گیا۔

مَنْ نَامَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِنَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ - جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر مندرینہ ہو (نہ کٹھرا، یعنی کوئی روک نہ ہو) تو اس کے بچاؤ کا کوئی ذمہ نہ رہا (اس نے اپنے تئیں آپ ہلاکت میں ڈالا) ایک روایت میں لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ ہے۔ یعنی اس پر کوئی آڑ نہ ہو ایک میں لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَبٌ ہے معنی وہی ہیں۔

لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَحْجَرَ عَلَيْهَا - (یہ عبد اللہ بن زبیر کا قول ہے) میں نے چاہا کہ حضرت عائشہؓ پر حجر کروں (یعنی ان کو تصرفات سے روک دوں ان کا کوئی معاملہ جیسے بیع اور شرا اور ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہو)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَجَرَ الْقَاضِي عَلَى الصَّغِيرِ وَالسَّفِيهِ - قاضی نے نابالغ اور کم عقل پر حجر کر دیا۔ (یعنی اپنے مال میں کوئی تصرف کرنے سے ان کو روک دیا)۔

هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْتَهَا - وہ یتیم لڑکی جو اپنے ولی کی گود یعنی اس کی پرورش میں ہو۔

يَتَكِي فِي حَجَرِي - میری گود میں ٹکا دیتے (اور میں حاضہ ہوتی)۔ آپ اسی حالت میں قرآن پڑھا کرتے۔

فَاجْلَسَهُ فِي حَجَرِهِ - اس کو آپ کی گود میں بٹھا دیا۔ وَ رَأْسُهُ فِي حَجَرِ امْرَأَةٍ - آپ کا سر ایک عورت کی گود میں ہوتا۔

يَلِيَانِ الْحَجَرَ - جو حطیم کے قریب ہیں۔

عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْرَةَ يَاحُجْرَةَ - حضرت عائشہؓ مردوں سے الگ ہو کر یا آڑ کر کے طواف کرتیں۔

إِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يَسِيرُ مِنَ الْقَوْمِ حَجْرَةَ - جب تو کسی شخص کو دیکھے لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک طرف کو اکیلا جا رہا ہے۔

لِلنِّسَاءِ حَجَرَاتُ الطَّرِيقِ - عورتیں رستے کے دونوں کناروں پر چلیں (مرد بیچ رستے میں چلیں)۔

الْحُكْمُ لِلَّهِ وَدَعُ عَنْكَ نَهْبًا صِيحَ فِي

حَجَرَاتِهِ - (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) یعنی حکومت اللہ ہی کی ہے، تو اس لوٹ کو جانے دے جو ادھر ادھر سے ہوئی (یعنی اکا دکا جو دائیں یا بائیں طرف سے آ کر تیری پوٹلی وغیرہ اڑالے گیا، اس لوٹ کا ذکر نہ کر اصل بڑے مال کا حال کہہ۔ یہ ایک مثل ہے جو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں جب کسی شخص کا مال تلف ہو جائے پھر اس کے بعد وہ چیز تلف ہو جو اس سے بڑھ کر ہے۔ اصل میں یہ امر والقیس شاعر کا ایک شعر ہے۔

فَدَعُ عَنْكَ نَهْبًا صِيحَ فِي حَجَرَاتِهِ

وَلَكِنْ حَدِيثًا مَّا حَدِيثُ الرَّوَاحِلِ

یعنی اس لوٹ کو چھوڑ اس کا ذکر نہ کر جو ادھر ادھر سے تجھ پر ہوئی، اونٹوں کا تو حال کہہ ان کا کیا ہوا (وہ تو کہیں نہ لئے)۔

إِذَا نَشَأَتْ حَجْرِيَّةٌ ثُمَّ تَشَاءَمَتْ - جب حجر کی طرف سے ابراٹھے، پھر شام کی سمت پھیل جائے۔

فَتِلْكَ عَيْنٌ غَدِيقَةٌ - یہ تو ایک بھرپور پانی کا چشمہ ہے (یعنی ایسا ابرخوب بر سے گا۔ حجر یمامہ کے ملک کا بڑا شہر ہے بعض نے حَجْرِيَّةٌ بہ کسرہ حاء پڑھا ہے۔ اس صورت میں منسوب ہوگا۔ ”حجر“ کی طرف جو ثمود کے ملک کو کہتے ہیں)۔ تَبِعَهُ أَهْلُ الْحَجَرِ وَ الْمَدَرِ - جنگل والے اور بستیوں والے سب دجال کے پیرو ہو جائیں گے۔

الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ - بچہ اسی کو ملے گا جس کی زوجہ یا لونڈی ہے اور حرام کار کو پتھر (یعنی اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ جیسے کہتے ہیں تیرے پاس کیا ہے خاک پتھر بعض نے کہا ”للعاهر الحجر“ سے یہ مراد ہے کہ حرام کار کو رجم کریں گے۔ صاحب نہایہ نے کہا اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر حرام کار کو رجم نہیں کرتے)۔

تَلَقَّى جَبْرِئِيلُ بِأَحْجَارِ الْمَرَاءِ - آنحضرتؐ حضرت جبرئیلؑ سے ”احجار المرء“ میں ملے (یعنی قبائیں) (مجاہد نے یہی تفسیر کی)۔

يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ - احجار الزيت کے پاس پانی برسنے کی دعا کر رہے تھے (یہ ایک مقام کا نام ہے

مدینہ میں)۔

لَقَدْ رُمِيَ بِحَجَرٍ الْأَرْضِ - (احنف بن قیس نے حضرت علیؓ سے کہا جب معاویہ نے عمرو بن عاص کو اپنی طرف سے حکم مقرر کیا) آپ پر تو زمین کا پتھر پھینکا گیا (یعنی عمرو بن عاص بڑے دانشمند اور پولیٹیکل آدمی ہیں وہ ابو موسیٰ اشعریؓ کو دام میں لے آئیں گے ابو موسیٰ ان کے مقابلہ کے نہیں ہیں بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی طرف سے عبد اللہ بن عباسؓ کو حکم مقرر کیجئے۔ حضرت علیؓ نے احنف کی رائے کے موافق عبد اللہ بن عباسؓ کو حکم مقرر کرنا چاہا مگر یمن کے لوگوں نے نہ مانا اور اس امر پر اصرار کیا کہ حکم ان ہی میں کا ایک شخص ہو۔ آخر حضرت علیؓ نے بہ مجبوری ابو موسیٰ اشعریؓ ہی کو حکم کر دیا۔ احنف نے جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا کہ عمرو بن عاص نے ان کو دھوکا دیا اور یہ واقعہ مشہور ہے)۔

لَيْسَتْ بِنَاتِيَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ - دجال کی آنکھ نہ پھولی ہوگی نہ سخت پتھر کی طرح (ایک روایت میں حَجْرَاءَ ہے بہ تقدیم جیم پر حائے حلی اس کا معنی اوپر گزر چکا ہے)۔

مَزَاهِرُ وَ عُرْمَانُ وَ مُحَجَّرُ وَ عُرْضَانُ بِحَجَرٍ - ایک گاؤں کا نام ہے۔ بعض نے کہا کہ باغ یا وہ چراگاہ جو محفوظ ہو یا درخت کے گرد جو باڑ لگائی جاتی ہے۔

لَأَشُدُّ الْحَجَرَ - پتھر باندھ لیتا (یعنی پیٹ پر بھوک کی شدت سے)۔

رَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ عَنْ حَجَرٍ - ہم نے اپنے پیٹ پر سے ایک ایک پتھر کھولا۔

نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا سَوْدَتُهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ - حجر اسود بہشت میں سے اترا وہ بہت سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا۔

صَلَّى فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ - آنحضرتؐ نے اپنے حجرے میں نماز پڑھی (یعنی بوریے کے اندر رہ کر جس کو آپ حجرے کی طرح کر لیتے یہاں حضرت عائشہؓ کا حجرہ مراد نہیں ہے) لوگ اس کے باہر رہ کر آپؐ کی اقتدا کر رہے تھے۔

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ فَحَجَرَهَا مِنْ ثَلَاثِمِائَةٍ وَسِتِّينَ - اللہ نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ یہ چھ دن تین سو ساٹھ میں سے کاٹ لئے۔

هُوَ فِي حَجَرِهِ - وہ ان کی حمایت میں تھے۔
دُفِنَ فِي الْحَجَرِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الثَّلَاثَ عَذَارَى بَنَاتُ إِسْمَاعِيلَ - حطیم میں رکن ثالث کے پاس حضرت اسماعیلؑ کی کنواری لڑکیاں دفن ہیں (وہیں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کی بھی قبر ہے)۔ حضرت اسماعیلؑ کا گھر بھی وہیں تھا)۔

بَيْنَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ - ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آنحضرتؐ کی گود میں تھے۔

حَجَرَزٌ - کوئی مستعمل لفظ نہیں ہے البتہ حَجَارِزُ مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

حَجَزٌ - يَاحِجَازَةٌ يَاحِجِزِي رُكْنَا، منع کرنا، دفع کرنا۔

إِنَّ الرَّحِمَ أَخَذَتْ بِحُجْزَةِ الرَّحْمَنِ - ناطے نے پروردگار کا وہ مقام تھا جہاں ازار باندھتے ہیں (بعض نے اس کی تاویل کی ہے یعنی پروردگار سے پناہ لی اس کے سامنے عاجزی کی، بعض نے کہا ”رحم“ رحمان سے مشتق ہے جیسے دوسری حدیث (میں ہے کہ رحم رحمان کی ایک شاخ ہے تو رحم گویا پروردگار کے نام پاک کا بیج کا حصہ تھا مے ہوئے ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَجَزَ الرَّجُلُ بِالْأَزَارِ - جب ازار کو مضبوط کر پر کس لے (پھر اس کے معنی مطلق پناہ لینے اور تھامنے اور تعلق کرنے کے ہو گئے۔

وَالنَّبِيُّ اخَذَ بِحُجْزَةِ اللَّهِ - پیغمبر اللہ کی کمر تھامے ہوئے ہے (یعنی اس کی مدد پر بھروسہ کئے ہوئے ہے)۔
مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ - بعض کی دوزخ کی آگ کمر تک پہنچے گی۔

فَإِنَّا اخِذْ بِحُجَزِكُمْ - میں تمہاری کمریں تھامے ہوئے ہوں (لیکن تم پروانوں کی طرح آگ میں گرے جاتے ہو)۔

كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَتْ مُحْتَجِزَةً - آنحضرتؐ اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرتے (بوس و کنار لپٹانا) وہ حائضہ ہوتی، جب کہ وہ ازار باندھے ہوتی (کیونکہ حیض کی حالت میں صرف جماع کرنا منع ہے)۔

عَمِدَنَ إِلَى حُجَزٍ مَنَاطِقِهِنَّ (انصار کی عورتوں نے کیا کیا جب سورہ نور کی آیت اتری) تو اپنے اپنے کمر بندھن کے کپڑوں کو لیا (پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں) (ابوداؤد کی روایت میں بجائے حُجَزُ کے حُجُوزُ یا حُجُورُ ہے۔ خطاب نے کہا ”حُور“ رائے مہملہ سے اس کے تو کوئی معنی یہاں نہیں بنتے۔ البتہ حُور زرائے معجمہ سے ”حُجَزُ“ کی جمع الجمع ہو سکتی ہے۔ زختری نے کہا ”حُجُوزُ“ حُجَزُ کی جمع ہے بمعنی حُجَزَہ۔ ابن اثیر نے جامع الاصول کی شرح میں کہا ”حُجُورُ“ بہ رائے مہملہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں، وہ ”حجر“ کی جمع ہے، بمعنی گود۔ مطلب یہی ہے کہ اپنے گود کے کپڑوں کو پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں)۔

رَأَى رَجُلًا مُحْتَجِزًا بِحَبْلِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ - ایک شخص کو احرام کی حالت میں کمر پر ایک رسی باندھے ہوئے دیکھا۔

هُمْ أَشَدُّنَا حُجَزًا - وہ یعنی بنو امیہ مصیبت اور سختی پر بڑے صبر کرنے والے ہیں (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے)۔
وَلَا هِلَ الْقَتِيلِ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَذْنَى فَلَا ذَنْبَ - مقتول کے وارثوں کو یہ اختیار ہے کہ قصاص کے دعوے سے باز آ جائیں (دیت پر راضی ہو جائیں)۔ (یہ حق قریب تر وارث کا ہے پھر اس کا جو اس کے بعد قریب تر ہو اگر منجملہ ورثاء کے ایک وارث بھی گو وہ عورت ہو قصاص معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جائے گا اور دیت لازم ہوگی)۔

أَيْلَامُ ابْنِ ذِهٍ أَنْ يَفْصِلَ الْخُطَّةَ وَيَنْتَصِرَ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَزَةِ - کیا اس کا بیٹا (یعنی میرا بیٹا) اس بات پر ملامت کیا

جائے گا کہ ظالم کی بات کھول کر بیان کر دے اور روکنے والوں کی آڑ میں رہ کر ظالم سے بدلہ لے (روکنے والوں سے یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو ظلم سے روکتے ہیں اور حق و باطل کا فیصلہ کرتے ہیں)۔

إِنَّ الْكَلَامَ لَا يُحْجَزُ فِي الْعِثْمِ - بات گھڑی میں باندھ کر نہیں رکھی جاتی۔

أَنْ تَجْعَلَ الذَّهْنَاءَ حِجَازًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تَمِيمٍ - دہنا کو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان حد فاصل کر دیجئے۔

حِجَازٌ - وہ رسی جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں اور ہر ایک چیز جو کمر پر باندھی جائے۔ (”ملک حجاز“ کو بھی حجاز اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ”نجد“ اور ”تہامہ“ کے درمیان یا نجد اور ”سراة“ کے درمیان حائل ہے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ وہ پہاڑوں یا سنگلاخوں سے گھرا ہوا ہے)۔

تَزَوَّجُوا فِي الْحِجَزِ الصَّالِحِ فَإِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ - اچھے خاندان میں نکاح کرو اس لئے کہ رگ چپکے سے گھس آتی ہے (برے خاندان کا اثر اولاد میں آ جاتا ہے)۔

فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجَزَتِهَا - اس عورت نے اپنے نیفہ میں سے خط نکالا (دوسری روایت میں ہے جوڑے میں سے)۔

فَمَا احْتَجَزُوا - وہ باز نہ آئے (حذیفہ کے والد کو قتل ہی کر ڈالا)۔

لَا يَحْجُزُهُ لَيْسَ الْجَنَابَةُ - آپ کو قرآن پڑھانے سے اور ہمارے ساتھ گوشت کھانے سے کوئی چیز نہ روکتی مگر جنابت۔

فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ - آنحضرتؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو روکنے لگے (وہ حضرت عائشہؓ کو مارنے دوڑے اس بات پر کہ انھوں نے آنحضرتؐ پر آواز بلند کی تھی)۔

وَأَنَّ حُجَزَتَهُ تُسَاوِي الْكُعْبَةَ - اس کی ازار باندھنے کا مقام کعبے برابر اونچا تھا۔

خُذُوا بِحُجَزَةِ هَذَا الْأَنْزَعِ - اس شخص کی کمر کو

تھامے رہو جس کے سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہیں ہیں
(مراد حضرت علیؓ ہیں)۔

رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَخَذَ بِحَبْزَةِ هَادٍ فَنَجَا - اللہ اس
بندے پر رحم کرے جس نے ہدایت کرنے والے کی کمر تھامی
(یعنی اس کی پیروی کی) اور نجات پا گیا۔

إِنَّ الْإِيمَانَ لِيَأْزُرَ إِلَى الْحِجَازِ - (آخر زمانہ میں)
ایمان سمٹ کر ملک حجاز میں آ جائے گا (جیسے شروع میں ملک
حجاز سے پھیلا تھا - حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جس میں مکہ
مدینہ طائف وغیرہ شہر ہیں)۔

حَجَفَ - چمڑے کی ڈھالیں جن میں لکڑی اور پستہ وغیرہ نہ
ہو۔ اس کا مفرد حَجَفَةٌ ہے۔

مُحَاَجَفَةٌ - معارضہ اور مقابلہ۔

إِحْتِجَافٌ - چھڑانا، جمع کرنا۔

إِنْجِجَافٌ - عاجزی کرنا، تضرع۔

حُجَافٌ - بد ہضمی سے اسہال۔

فَتَطَوَّقْتُ بِالْبَيْتِ كَالْحَجَفَةِ - وہ بیت اللہ کے گرد
سیر کی طرح طوق بن گئی۔

ثَمَنُ الْمِجْنَةِ حَجَفَةٌ - مجنہ یعنی ڈھال کی قیمت۔
حَجَفَةٌ بجر بدل ہے مجنہ سے۔

حَجَلٌ - ایک پاؤں پر کودتے ہوئے چلنا۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَلُ - بہترین گھوڑا وہ ہے
جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں پر سفیدی ہو (نہا یہ میں ہے کہ
تجیل صرف ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کی سفیدی سے نہ ہوگی)
جب تک ایک پاؤں یا دونوں پاؤں پر بھی سفیدی نہ ہو۔ محیط
میں ہے کہ سفیدی دونوں پاؤں اور ایک ہاتھ میں یا صرف
دونوں پاؤں میں یا صرف ایک پاؤں میں ہوتی ہے اور صرف
دونوں ہاتھوں میں بہت کم ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں اگر صرف
ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو تو اس کو گھوڑے والے ”ارجل“
کہتے ہیں۔ اور ایسے جانور کو منخوس سمجھتے ہیں بشرطیکہ اس کی

پیشانی پر سفیدی نہ ہو)۔

أُمْتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ - میری امت کے لوگ
(قیامت کے دن) سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے
ہوں گے۔ (یہ سفیدی وضو کا نور ہوگی)۔

إِنَّ اللَّصُوصَ أَخَذُوا أَحْجَلِي إِمْرَأَتِي - چوروں نے
میری بیوی کی دونوں پاؤں پاؤں لے لیں۔

قَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ مَوْلَانَا فَحَجَلٌ - آنحضرتؐ نے زید
بن حارثہ سے فرمایا تو ہمارا مولیٰ ہے (آزاد کیا ہوا غلام) وہ
(خوشی کے مارے) ایک پاؤں پر کود کر چلنے لگے۔

أَجَدُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ أَوْبَشَ الشَّنَا
يَأْتِي حَجَلٌ فِي الْفِتْنَةِ (کعب احبارؓ نے کہا) میں توراۃ شریف
میں یہ مضمون پاتا ہوں کہ قریش کا ایک شخص جس کے سامنے
کے دانت کھلے ہوں گے فتنہ و فساد میں اکڑ کر چلے گا (فتنہ و فساد
سے خوش ہوگا)۔

فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجَلُ - اتنے میں ابو جندلؓ بیڑی
میں کودتا ہوا آیا (وہ مسلمان ہو گیا تھا تو کافروں نے بیڑی
ڈال کر قید کر کے اس کو رکھا۔ صلح حدیبیہ کے وقت وہ بھاگ کر
آنحضرتؐ کے پاس آ گیا لیکن آپؐ نے شرائط صلح کے موافق
اس کو پھر کافروں کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد پھر بھاگا اور
ابو بصیرؓ کے ساتھیوں میں شامل ہو گیا۔ ان کا قصہ مشہور ہے)۔
كَانَ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ - آنحضرتؐ کی
مہر نبوت ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی۔

حَجَلَةٌ - کہتے ہیں اس گھر کو جو دولہن کے لئے قبہ کی
طرح بنایا جاتا ہے اس پر پردے وغیرہ لٹکا کر آراستہ کرتے
ہیں۔ بعض نے ”مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ“ کے معنی یہ کئے ہیں۔
کبک کے انڈے کی طرح۔

كَانَ خَاتَمُهُ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ (ترجمہ وہی جو اوپر
گزرا)۔ (بعض نے ”زِرِّ الْحَجَلَةِ“ بہ تقدیم رائے مہملہ بر
زائے مجملہ پڑھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ رز بالکسر لغت میں

دور کی آواز کو کہتے ہیں۔ اور رَزَّ بِالْفَتْح کہتے ہیں مضبوط کرنے یا زخمی کرنے کو۔ البتہ عرب لوگ کہتے ہیں ”رَزَّتِ الْجَرَادَةُ“ مڈی نے اپنی دم زمین میں گھسیڑی اندے دینے کے لئے۔ مگر رَزَّ کے معنی خود اندے کے نہیں آئے۔

أَعْرَوْا النِّسَاءَ يَلْزَمْنَ الْحِجَالَ - عورتوں کو چھوڑ دو وہ اپنے گھروں میں پڑی رہیں۔

لَيْسَ لِبَيُوتِهِمْ سُتُورٌ وَلَا حِجَالٌ - ان کے گھروں میں نہ پردے تھے نہ چھپر کھٹ تھے۔

فَاصْطَادُوا حَجَلًا - انھوں نے کبک کا شکار کیا (یہ ”حَجَلَةٌ“ کی جمع ہے۔

قَدْ جَعَلُوا طَعَامِي كَطَعَامِ الْحَبَلِ (یا اللہ میں قریش کو دعوت دیتا ہوں، بلاتا ہوں) مگر انھوں نے میرا کھانا کبکوں کے کھانے کی طرح کر دیا (کبک) (چکور) کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک ایک دانہ ٹھہر ٹھہر کر کھاتا ہے اچھی طرح نہیں کھاتا۔ مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ بھی میری دعوت اچھی طرح قبول نہیں کرتے کوئی کوئی ان میں سے شاذ و نادر ہی اسلام قبول کرتا ہے۔

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحْجَلِينَ - یہ آنحضرت کی صفت ہے۔ یعنی سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں والوں کو حشر کے میدان میں کھینچنے والے۔

عُقُولُهُمْ كَعُقُولِ رِبَّاتِ الْحَبَالِ - ان کی عقلیں ان عورتوں کی عقلوں کی طرح ہیں جو چھپر کھٹ والیاں ہیں۔

حَجَمٌ - اونچا ہونا، بڑھ جانا، چوسنا، روکنا۔
إِنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ أُحُدٍ كَأَنَّهُ بَعِيرٌ مَّحْجُومٌ - حضرت حمزہؓ احد کے دن اچھے اونچے اونٹ کی طرح نکلے۔

لَا يَصِفُ حَجَمَ عِظَامِهَا - ایسا کپڑا ہو جو عورت کی ہڈیوں (تناسب اعضاء) کا ابھار ظاہر نہ کرتا ہو (یعنی باریک چست کپڑا نہ ہو جس میں سے عورت کے گوشت اور استخوان کا اٹھاؤ بڑھاؤ دکھائی دے)۔

كَانَ يَصِيحُ الصَّيْحَةَ يَكَادُ مَنْ سَمِعَهَا يَضَعُ كَالْبَعِيرِ الْمَحْجُومِ (عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد حضرت عمرؓ

کا حال بیان کیا) وہ ایسی آواز نکالتے تھے کہ ان کی چیخ سے آدمی بیہوش ہونے کے قریب ہو جاتا جیسے منہ بندھا اونٹ۔
حِجَامٌ - وہ چیز جو مست اونٹ کے منہ پر باندھ دی جاتی ہے تاکہ وہ کسی کو کالے نہیں۔

فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ (آنحضرتؐ نے احد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا ”کون اس کو لیتا ہے اس شرط پر کہ اس کا حق ادا کرے“ یہ سن کر) سب لوگ پیچھے ہٹے (اس کے لینے سے ڈرے۔)

أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ - پچھنا لگانے والے اور جس کو لگایا گیا، دونوں کا روزہ ٹوٹ جانے کے قریب ہو گیا (کیونکہ لگانے والے کے حلق میں احتمال ہے کہ کچھ خون وغیرہ چلا جائے اور جس کو لگایا گیا وہ ناتوانی کی وجہ سے شاید روزہ پورا نہ کر سکے۔ بعض نے کہا یہ بددعا ہے ان کے لئے، یعنی ان کو روزے کا ثواب نہیں ملے گا۔ گویا انھوں نے روزہ ہی نہیں رکھا)۔

إِعْلَقُ فِيهِ مُحْجَمًا - ایک مجم اس میں لٹکا دے (مجم بکسرہ میم وہ ظرف جس میں حجامت کا خون اکٹھا ہوتا ہے اور نشتر کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع مَحَاجِمُ ہے)۔

لَعَقَةُ عَسَلٍ أَوْ شَرْطَةُ مُحْجَمٍ - شہد کا ایک چٹاؤ یا نشتر کا ایک چھاؤ۔

إِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ - سب نے یہی کہا کہ پچھنے لگوا۔ (خون نکلوا ڈال کیونکہ خون زیادہ ہونے سے غضب، شہوت اور قوائے نفسانی میں ترقی ہوتی ہے اور قوائے ملکی مغلوب رہتے ہیں)۔

غَسَلَ مُحَاجِمَهُ - ان مقاموں کا دھونا جہاں پر حجامت کی جاتی ہے۔ یہ جمع ہے۔ مَحْجَمٌ بہ فتح میم کی۔

حِجَامَةٌ - بہ کسرہ حاء پچھنے لگانے کا پیشہ۔

حَجَامٌ - پچھنے لگانے والا۔

حَجَنٌ - موڑنا، کھینچ لینا، روکنا، پھیرنا۔

حَجَنٌ - اقامت کرنا، بجلی کرنا۔

يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمُحْجَنِهِ - آنحضرتؐ حجر اسود کو اپنی

ٹیڑھی منہ کی لکڑی چھو ادیتے۔

كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمُحَجِّنِهِ - وہ حاجیوں کا مال ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے چرایا کرتا (اس میں اٹکا کر ان کی چیزیں گھسیٹ لیتا اگر کہیں صاحب مال دیکھ لیتا تو یہ بہانہ کرتا کہ لکڑی میں اٹک کر چلی آئی)۔

وَجَعَلَتِ الْمَحَاجُّنُ تُمْسِكُ رِجَالًا - ٹیڑھے منہ کی لکڑیاں کچھ لوگوں کو اٹکا لیں گی (یعنی قیامت کے دن)۔
تَوْضِعُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا حُجْنَةً كَحُجْنَةِ الْمَغْزَلِ - قیامت کے دن ناطہ لایا جائے گا اس میں چرخہ کے تکلے کے طرح کچی ہوگی۔

مَا أَقْطَعَكَ الْعَقِيقَ لِتَحْتَجِّنَهُ - عقیق کا مقطعہ تجھ کو اس لئے نہیں دیا کہ تو اس کو اپنا مال سمجھ کر جوڑے (غریبوں کو فائدہ نہ پہنچائے)۔

إِنَّهُ كَانَ عَلَى الْحُجُونِ كَنِيئًا - آپ حجون پہاڑ پر غمگین بیٹھے ہوئے تھے (حجون ایک اونچا پہاڑ ہے مکہ میں شعب الجزارین کے پاس۔ بعض نے کہا وہ ایک کج مقام کا نام ہے مکہ ہیں)۔

أَحَجَّنَ ثَمَامُهَا - مکہ کی ثمام کے پتے نکل آئے (ثمام ایک مشہور گھاس ہے)۔

حَجْنِي - کنارہ کونا۔

أَحْجَاءُ - "حَجْنِي" کی جمع اطراف و جوانب اور نواحی۔

حَجْنِي - بکسرہ حا - عقل۔

أَحْجِيَّةٌ يَأْخُجُوَّةٌ - چستان، معما۔

أَحَاجِي - "أَحْجِيَّةٌ" کی جمع ہے۔

مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حَجْنِي فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ - جو شخص ایسی چھت پر سو جائے جس پر روک نہ ہو۔ (منڈیر یا کٹھرا وغیرہ) اس کی حفاظت کا ذمہ نہ رہا (بعض نے اس حدیث میں حَجْنِي بہ فتحہ حاء پڑ جا ہے۔ ایک روایت میں "حَجَارٌ" ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا۔)

حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فَلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ - یہاں تک کہ

تین شخص اس کی قوم کے عقل والے کھڑے ہوں اور کہیں بے شک فلاں شخص محتاج ہو گیا ہے اب اس کے لئے سوال کرنا درست ہے۔

مَا كَانَ فِي أَنْفُسِنَا أَحْجِي أَنْ يَكُونُ هُوَ مُذْمَمًا - جب سے وہ مر گیا تو ہمارے دلوں میں دجال ہونے کا وہ زیادہ سزاوار نہ رہا (ورنہ موت سے پیشتر اس کے دجال ہونے کا گمان غالب تھا)۔

إِنَّكُمْ مَعَاشِرُ هَمْدَانَ مِنْ أَحْجِي حَتَّى بِالْكُوفَةِ - تم لوگ ہمدان کے قبیلہ والو! کوفہ میں سب قبیلوں کے لوگوں سے زیادہ عقل مند ہو۔

مَا هِيَ بِمُعِدَّةٍ فَيَسْتَحْجِي لَحْمَهَا - اس اونٹنی کو طاعون کا عارضہ نہ تھا کہ اس کا گوشت بگڑ جاتا (سڑ جاتا)۔
فَحَجْنَتُهَا الرِّيحُ - اس کشتی کو ہوا بہا لے گئی۔

إِنَّ أَمْرَكَ كَالْجُعْدَبَةِ أَوْ كَالْحَجَاةِ - تمہارا کام (ضعف اور ناتوانی میں) پانی کے بلبلے یا حباب کی طرح ہے۔
حَبَا - پانی کے بلبلے۔ حَجَاةُ اس کا مفرد ہے۔

قَدْ تَكْنَى وَتَحْجِي فَقَتَلْتُهُ - اس نے آڑ لی (یا اپنی کنیت بیان کی جیسے لڑائی میں اپنی بہادری دکھانے اور جتانے کے لئے بیان کرتے ہیں) اور گن گن کرنا شروع کیا میں نے اس کو مار ڈالا (بعض نے کہا "تَحْجِي" کے معنی یہ ہیں کہ پردے میں چھپ گیا تو یہ "حَجَاةٌ" سے نکلا ہے جس کے معنی پردے کے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِحْتَجَاةٌ یعنی اس کو چھپا لیا)۔

وَيَخْتَلِ ذَلِكَ عَلَى ذِي الْحِجْنِي - یہ عقل والے کو بھی فریب دیتا ہے۔

فَرَأَيْتُ أَنَّ الصَّبْرَ عَلَى هَاتَا أَحْجِي - میں نے اس بات پر صبر کرنا زیادہ لائق سمجھا۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الدَّالِ

حَذَّءٌ - پھیرنا۔

حَذَّءٌ - مدد کرنا، ظلم سے روکنا، مل جانا، التجا کرنا، غصہ ہونا۔

حَدَاةٌ - بروزن عِنَبَةٍ - چیل - اس کی جمع حَدَاةٌ اور حَدَانٌ ہے۔

خَمْسٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَ الْحَرَمِ وَعَدَّةٌ مِنْهَا الْحَدَا - پانچ جانور ہیں جو حل اور حرم ہر جگہ مار ڈالے جائیں گے ان میں سے ایک چیل کو بیان فرمایا (اس لئے کہ وہ ستاتی ہے ہاتھ میں سے چیز اچک لے جاتی ہے)۔
حَدَّةٌ - اکیلا ہونا۔

کہتے ہیں: عَلِيٌّ حَدَّتَهُ - یعنی اپنے اکیلے ہونے پر۔ اصل میں وَحْدَتَهَا۔

فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرِ عَلِيٍّ حَدَّةٌ - میں نے ان کو ایک جدا گانہ قبر میں رکھا (یعنی اکیلا)۔

اجْعَلْ كُلَّ نَوْعٍ مِّنْ تَمْرٍ عَلَى حَدَّةٍ - ہر ایک قسم کی کھجور الگ الگ کر کے رکھ۔

حَدَبٌ - کبرا ہونا، ٹیلہ، مہ، موج۔

أَحْدَبٌ اور حَدَبٌ - کبڑا۔

حَدْبَاءٌ - کبڑی۔

كَانَتْ لَهَا ابْنَةُ حَدْبَاءَ - اس کی ایک بیٹی تھی کبڑی۔ یہ تصغیر ہے حَدْبَاءُ کی۔

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ - یا جوج ماجوج ہر ٹیلے سے پھوٹ نکلیں گے۔

يَتَّقُونَ كُلَّ حَدَبٍ وَ شَوْكٍ - (قیامت میں کافر منہ کے بل چلیں گے) ہر بلندی اور کانٹے سے بچتے جائیں گے (گویا منہ ہاتھ اور پاؤں کے کام کرے گا)۔ کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

يَوْمًا تَظَلُّ حَدَابُ الْأَرْضِ تَرْفَعُهَا

مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيطٌ وَ تَزْيِيلٌ

وہ دن جس روز زمین کے ٹیلوں کو ریت کی چمک اونچا کرتی اور پست کرتی ہے اور اسی میں یہ شعر بھی ہے۔

كُلُّ ابْنِ أُنْثَى وَ إِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ

يَوْمًا عَلَى آلِهِ حَدْبَاءَ مَحْمُولٌ

ہر ایک عورت کا بیٹا اگر چہ مدت تک سلامت رہے آخر

ایک دن کبڑے آلے پر اٹھایا جائے گا۔ (بعض نے یہ ترجمہ کیا ہے آخر ایک دن سخت حالت پر اٹھایا جائے گا) (یعنی مرے گا)۔

وَ أَحْدَبُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ - سب سے زیادہ مہربان مسلمانوں پر۔ (یہ حضرت علیؑ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی تعریف بیان کی)۔

حَدَبٌ عَلَيْهِ عَمَةٌ - ان کے چچا ان پر مہربان ہوئے۔
يَعْلَمُ اللَّهُ مَوْضِعَ النَّشْوِ وَالْعَقْلِ وَ الشَّهْوَةِ لِلْسَفَادِ وَالْحَدَبِ عَلَى نَسْلِهَا - اللہ تعالیٰ ایک مجھڑ کے ہر مقام کو جانتا ہے جہاں سے اس کی تربیت ہوگی اور جہاں اس کی عقل ہے اور جہاں جماع کی خواہش ہے اور جہاں اپنی اولاد پر شفقت ہے۔

حَدْبِيَّةٌ - ایک بستی ہے مکہ کے قریب وہاں کے کنویں کا نام حدیبیہ تھا، پھر بستی کا نام ہو گیا۔

حَدْبَارٌ - دہلی اونٹنی، قحط کا سال۔

اللَّهُمَّ خَرَجْنَا إِلَيْكَ حِينَ اعْتَكَرَتْ عَلَيْنَا حَدْبِيرُ السَّيْنِ - یا اللہ ہم تیرے پاس اس وقت نکلے جب قحط کی دہلی اونٹیوں نے ہم پر ہجوم کیا۔

حَدَابِيرٌ - جمع ہے حَدْبَارٌ کی۔ وہ اونٹنی جس کی پیٹھ کی ہڈی دبلے پن سے کھل گئی ہو اور پیٹھ کی ہڈیاں نکل آئی ہوں (یہ حضرت علیؑ نے استسقاء کی دعا میں فرمایا)۔

سَأَحْمِلُكَ عَلَى صَعْبِ حَدْبَاءَ حَدْبَارٍ يَنْشُ ظَهْرُهَا - (ابن اشعث نے حجاج کو لکھا) میں تجھ کو ایک خندی کبڑی دہلی اونٹنی پر سوار کروں گا جس کی پیٹھ آواز کرتی ہوگی (مطلب یہ ہے کہ تجھ کو مشکلات میں پھنساؤں گا)۔

حَدَثٌ - پاخانہ کرنا، نئی بات نکالنا، پٹھا، نجاست حکمی۔
حُدُوثٌ اور حَدَاثَةٌ - نئی بات ہونا۔

إِحْدَاثٌ - پیدا کرنا، نکالنا، پاخانہ پھرنا، صیقل کرنا۔

تَحَدُّثٌ اور تَحْدِيثٌ - بات بیان کرنا۔

حَادِثٌ اور حَدِيثٌ - نئی بات، نئی چیز جو ہمیشہ سے نہ ہو۔ یہ ضد ہے قدیم کی۔

سے احسان مند ہو کر دل سے مسلمان ہو جائیں)۔
 أَنَاسُ حَدِيثُهُ أَسَنَانُهُمْ - کچھ لوگ جو ابھی نو عمر ہوں
 گے۔

حَدَّثَ الْأَسَنَانُ سُفَهَاءَ الْأَحْلَامِ - نو جوان کم عقل
 (مراد خارجی ہیں۔ ظاہر میں اچھی بات کہیں گے یعنی قرآنی
 آیتوں سے دلیل لیں گے مگر آیتوں کے معنی اپنی خواہش کے
 مطابق کر لیں گے اور آنحضرتؐ اور صحابہؓ کی تفسیر کا کچھ لحاظ نہ
 کریں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان خارجیوں کو بدترین خلق
 سمجھتے کیونکہ ان کم بختوں نے کیا کیا تھا کہ جو آیتیں مشرکوں اور
 کافروں کے باب میں نازل ہوئی ہیں ان کو مسلمانوں پر چیتے
 تھے۔ ابن طاہر فتنی نے کہا: ان سے بدتر وہ لوگ ہیں جو ان
 آیتوں کو جو یہود کے باب میں نازل ہوئی ہیں علمائے امت
 محمدیہ پر چیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نجاست سے زمین کو پاک
 کرے۔ باوجود اس کے صحابہؓ اور تابعینؓ نے ان خارجیوں کو
 کافر نہیں کہا اور ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کا ذبیحہ جائز
 رکھا ان کی گواہی قبول کی۔ کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا
 خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا ”واہ! کفر ہی سے بھاگ کر تو
 انھوں نے خروج اختیار کیا ہے (وہ تو گناہ کرنے والے کو بھی
 مومن نہیں سمجھتے بلکہ کافر کہتے ہیں)“ پھر پوچھا کیا منافق ہیں؟
 فرمایا کہ ”منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں مگر وہ تورات
 دن عبادت میں مصروف رہتے ہیں بلکہ یہ لوگ تو آفت میں پڑ
 کر اندھے بہرے ہو گئے (ان کو حق بات نہیں سوجھتی بس اپنی
 سمجھ پر اتر کر گمراہ ہو گئے ہیں)“ مؤلف کہتا ہے ہمارے
 زمانے میں بھی چند رکابیہ، نیچریہ، مرزائیہ، قادیانیہ، وجودیہ
 چکڑالویہ اور ثنائیہ فرقے ایسے نکلے ہیں جو قرآن کی آیتوں کی
 تفسیر اپنی ہوائے نفسانی کے مطابق کرتے ہیں اور صحابہؓ اور
 تابعینؓ کی تفسیر کی پابندی نہیں کرتے۔ ان میں کچھ تو کافر ہیں
 جو اصول اسلام یا متواترات کو انکار کرتے ہیں کچھ مسلمان
 ہیں مگر گمراہ۔ جیسے وہ رکابی جو مکروہ یا حرام یا مختلف فیہ کاموں کو
 شرک قرار دے کر بات بات پر مسلمان کو مشرک کہہ دیتے ہیں
 ائمہ دین کی توہین کرتے ہیں۔ جو آیتیں یا حدیثیں بتوں کے

حدیث - اصطلاح شرع میں آنحضرتؐ کے قول یا فعل
 یا تقریر کو کہتے ہیں۔ اور ”اثر“ صحابی کے قول یا فعل یا تقریر کو۔
 اسی طرح تابعی کے قول یا فعل یا تقریر کو اور کبھی اثر کو حدیث
 اور حدیث کو اثر کہتے ہیں۔

فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ حَدَّثًا - (حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ
 کے پاس آئیں) تو دیکھا کہ آپ کے پاس کئی آدمی باتیں کر
 رہے ہیں (ایک روایت میں اُحْدَاثًا ہے یعنی چند جوان آدمی
 آپ کے پاس پائے)۔

يَبْعَثُ اللَّهُ السَّحَابَ فَيُضْحِكُ أَحْسَنَ
 الضَّحْكِ وَيَتَحَدَّثُ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ - اللہ تعالیٰ ابر کو بھیجتا
 ہے وہ بہت اچھی ہنسی ہنستا ہے (اس کی ہنسی چمک ہے) اور بہت
 اچھی بات کرتا ہے (اور اس کی بات گرج ہے) (بعض نے کہا
 ہنسی سے زمین کا کھلنا پھول پھلاری نکالنا اور بات کرنے سے
 لوگوں کی باتیں مراد ہیں جو وہ پیک (پیداوار) کی نسبت
 کرتے ہیں)۔

قَدْ كَانَ فِي الْأَمَمِ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي
 أَحَدٌ فَعَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ - اگلی امتوں میں محدث لوگ
 گزرے ہیں۔ اگر میری امت میں بھی کوئی محدث ہو تو وہ
 حضرت عمرؓ ہوں گے (محدث اس کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے الہام ہوتا ہے یعنی روشن ضمیر۔ اس کا گمان صحیح
 نکلتا ہے اس کی رائے اکثر درست نکلتی ہے)۔

لَوْلَا حَدَّثَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَهَدَمْتُ الْكُفْبَةَ وَ
 بَنَيْتُهَا - اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا۔
 (بلکہ ان کے کفر کا زمانہ پرانا ہو چکا ہوتا اسلام کو ایک مدت
 دراز گزر گئی ہوتی) تو میں کعبہ کو گرا کر از سر نو بناتا (بعض نے
 حَدَّثَانُ پڑھا ہے)۔

حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِكُفْرِ - ان کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ
 ہے۔

أُعْطِيَ رَجُلًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرِ أَتَأَلَّفُهُمْ - میں
 ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے
 (یعنی نو مسلم ہیں) ان کا دل ملاتا ہوں (تاکہ داد و دہش کی وجہ

باب میں وارد ہیں ان کو انبیاء، اولیاء اللہ اور ملائکہ پر بھی چپ دیتے ہیں اور کہتے کیا ہیں کہ لفظ عام ہے سب کو شامل ہے۔

عبداللہ بن عمر کے اثر سے معلوم ہوا کہ خوارج بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک گمراہی سے بچائے رکھے۔ اور صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے طریق پر قائم رکھے۔

مَا تَدْرِي مَا أَخَذْنَا بَعْدَهُ - تم نہیں جانتے ہم نے آنحضرتؐ کے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں؟

أَخَذْتُ بِهِ عَهْدًا - سب سے نزدیک اس سے ملنے والا۔

حَدِيثُ النَّفْسِ - دل کی باتیں، وسوسے خیالات۔
كِتَابُنَا أَخَذْتُ - ہماری کتاب نئی تازہ اتری ہے (یعنی قرآن حکم)۔

رَزَعَمْتُ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتْ امْرَأَتِي الْمُحَدَّثَى - میری پہلی بیوی نے بعد کی بیوی کو (یعنی جس سے بعد میں نکاح کیا) دودھ پلا دیا۔

مَنْ أَخَذْتُ فِيهَا حَدَّثًا أَوْ أَوْى مُحَدَّثًا - جس نے وہاں دین میں نئی بات نکالی یا نئی بات کو مدد دی (اس سے راضی ہوا)۔ (نہایہ میں ہے یعنی بدعت پر راضی ہوا) بدعتی کی حمایت کی اس کو دشمنوں سے بچایا، سکوت اختیار کیا، اس کا باوجود قدرت ہونے کے انکار نہیں کیا، ان سب پر آنحضرتؐ نے لعنت فرمائی۔

إِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ - نئے کاموں سے جو دین میں نکالے جائیں بچے رہو (نہایہ میں ہے مراد وہ کام ہیں جن کی دلیل قرآن و حدیث اور اجماع امت سے نہ ہو)۔

لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ كَانَتْ أَخَذَتْ حَدَّثًا - بنی قریظہ کی عورتوں میں سے کوئی قتل نہیں کی گئی مگر ایک عورت جس نے ایک نئی بات کی تھی (آنحضرتؐ کو زہر دیا تھا)۔

حَادِثُوا هَذِهِ الْقُلُوبَ بِذِكْرِ اللَّهِ - ان دلوں کو اللہ کی یاد سے جلادو (صاف کر دیکھو)۔

فَأَخَذَنِي مَا قَدَّمَ وَمَا حَدَّثَ - (عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو سلام کیا مگر آپؐ نے جواب نہ دیا)۔ مجھ کو اگلے اور پچھلے رنجوں نے لے ڈالا (میں فکر میں پڑ گیا) (عرب لوگ کہتے ہیں)

حَدَّثَ الشَّيْءُ حَدُوثًا - یعنی یہ بات نئی پیدا ہوئی (مگر حدیث میں حَدَّثَ بہ ضمہ دال مروی ہے تاکہ قَدَّمَ کا جوڑ ہو جائے)۔

أَخَذْتُ شَيْءًا فِي الصَّلَاةِ - کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا۔

لَا يَزَالُ فِي الصَّلَاةِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ - برابر نماز ہی میں رہے گا (یعنی نماز کا ثواب اس کو ملتا رہے گا) جب تک وضو نہ ٹوٹے (یعنی گوز نہ لگائے)۔

يُصَلِّي عَلَى أَخَذِكُمْ مَا لَمْ يُحَدِّثْ - فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کو حدیث نہ ہو۔

لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَّثٍ - وضو جب ہی واجب ہوتا ہے جب حدیث ہو (اگر حدیث نہ ہو تو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے)۔

مَا أَخَذْتُ النِّسَاءَ - عورتوں نے جو نئی باتیں نکالیں (کہ زیور اور خوشبو سے آراستہ ہو کر نکلتی ہیں)۔ اگر آنحضرتؐ کے عہد میں عورتیں ایسا کرتیں، تو آپؐ ان کو مسجدوں میں جانے سے منع کر دیتے۔

لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسُهُ - ان دو رکعتوں میں دنیا کا کوئی خیال نہ لائے (اگر آخرت کا خیال ہو یا قرآن کے معنی اور مطالب کا، تو کچھ ضرر نہیں)۔ حضرت عمرؓ نماز میں لشکروں کی تیاری کا خیال کرتے اور یہ کچھ ضرر نہ کرتا کیونکہ دینی کام تھا۔ میں کہتا ہوں بہتر یہ ہے کہ نماز میں اپنے مالک حقیقی کا تصور رہے کہ میں اس کے سامنے کھڑا ہوں اور وہ میری ہر ایک حرکت کو دیکھ رہتا ہے اور میرے دل کے خیال سے بھی مطلع ہے۔ اسی استغراق میں نماز پوری کرے اور حضرت عمرؓ کے اثر کی تاویل کی ہے کیونکہ نماز کو لشکروں کی تیاری سے کوئی مناسبت نہیں۔ گو وہ دینی کام ہو، اگر بے اختیاری سے کوئی

خیال دنیاوی امور کا آ جائے تو اس کو دفع کرے اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے۔ اب جو فضیلت اس حدیث میں وارد ہے اس کو وہ خیال مانع ہوں گے یا نہیں جو بے اختیاری سے آ جائیں اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا یہ فضیلت جب ہی حاصل ہوگی جب دونوں طرح کے خیالات نہ آئیں۔ یعنی نہ اختیاری نہ اضطراری)۔

لَا تَنْتَهِ حَدِيثُ عَهْدِ بَرِّهِ (پانی برسنے لگا، تو آپ نے بدن پر سے کپڑا ہٹا دیا، تاکہ وہ پانی بدن کو لگے، فرمایا) یہ ابھی تازہ تازہ اپنے مالک کے پاس سے آیا ہے (اس کو گناہ گار ہاتھوں نے نہیں چھوا نہ اس زمین سے ملا جس پر گناہ کئے جاتے ہیں اس حدیث سے علو اور فوقیت باری تعالیٰ کا ثبوت اور جہمیہ ملا عنہ کا رد ہوتا ہے)۔

إِنَّمَا كَرِهَ لِمَنْ أَحْدَثَ - قبر پر بیٹھنا آپ نے اس کے لئے مکروہ رکھا جو وہاں حدیث کرے۔ یعنی پاخانہ یا پیشاب (اس حدیث سے مومنین کی قبور کا احترام نکلتا ہے)۔

وَإِنْ حَدَّثَهُ لَا يُشَبِّهُ حَدَثَ الْمَخْلُوقِينَ - اللہ تعالیٰ کی جو صفات حادثہ ہیں (جیسے خلق اور رزق اور کلام وغیرہ) وہ مخلوق کی صفات حادثہ کے مشابہ نہیں ہیں (کیونکہ پروردگار کی ذات نہ کسی ذات کے مشابہ ہے نہ اس کی کوئی صفت مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے۔ یہی اعتقاد ہے سلف اہل سنت اور جماعت کا، رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اب یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی کل صفات قدیم ہیں۔ گویا صفات اضافیہ کا انکار کرنا ہے اور متاخرین متکلمین، فلاسفہ اور معتزلہ کی تقلید سے اس آفت میں پڑ گئے ہیں، البتہ یہ صحیح ہے کہ صفات حقیقیہ جیسے علم اور قدرت اور حیات وغیرہ اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں)۔

اَتٰی بِیَهُودِیٍّ وَ یَهُودِیَّةٍ قَدْ اَحْدَثَا - آنحضرت کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت دونوں لائے گئے انھوں نے زنا کیا تھا۔

كَانَ إِذَا صَلَّى فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقِظَةً حَدَّثَنِي -
آنحضرت جب فجر کی سنتیں پڑھ چکے، تو اگر میں جاگتی ہوتی، تو
مجھ سے باتیں کرتے (ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ تہجد

پڑھنے کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنے سے پہلے آپ ان سے باتیں کرتے، اور دونوں روایتوں میں کوئی مخالف نہیں کیونکہ آپ کبھی ایسا کرتے اور کبھی ویسا کرتے ہوں گے۔ ابن عربی نے کہا تہجد اور صبح کی سنتوں کے درمیان، یا صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان خاموش رہنا افضل نہیں ہے۔ البتہ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک خاموش رہنا افضل ہے۔ میں کہتا ہوں جو آنحضرتؐ نے کیا وہی سنت اور وہی افضل ہے۔ تہجد کے بعد اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اپنے گھر والوں سے باتیں کرنا سنت ہے۔ اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ذرا لیٹ جانا۔ امام ابن حزمؒ نے تو یہ کہا ہے کہ اگر کوئی فجر کی سنت پڑھ کر نہ لیٹے تو اس کی نماز ہی صحیح نہ ہو گی، سبحان اللہ کیا اتباع سنت ہے۔ گو امام ابن حزمؒ کا یہ قول دلیل کی رو سے راجح نہیں ہے مگر ان کے اقوال دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ سراسر اتباع سنت میں غرق تھے۔ شیخ ابن عربیؒ نے ان کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ نے ان سے معانقہ کیا اور ایک دوسرے میں غرق اور غائب ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ و عن اتباعہ۔

حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثَيْنِ - (حدیفہ نے کہا) آنحضرتؐ نے ہم سے (امانت
کے باب میں) دو حدیثیں بیان کیں۔

آلَا أُحَذِّثُكُمْ عَنْيُ وَ عَنْ أُمِّي - کیا میں تم سے اپنے
اور اپنی ماں کے حالات بیان نہ کروں؟

اَيَّاكُمْ وَ اَحَادِيثَ اِلَّا حَدِيْثًا كَانَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ -
(معاویہؓ نے کہا) تم ذرا حدیثوں سے بچے رہو (ان کی صحیح
کرو) اگر وہ حدیثیں قبول کر لو جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں
مشہور تھیں (کیونکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگ حدیث بیان
کرنے سے بہت ڈرتے تھے - وہی حدیث بیان کرتے جو صحیح
ہوتی) -

قَدْ تُحَدِّثُ بَنَحْوِهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ - ابورافع سے ایسی ہی حدیث روایت کی گئی ہے -

كُنَّا نَحَدِّثُ أَنَّ أُسَامَةَ - هَمَّ سِيَّهِ حَدِيثُ بَيَانِ كِي

جاتی تھی کہ اسامہ۔

إِنَّهُ قَدْ أَخَذْتُ - اس نے دین میں نئی بات نکالی۔
(تقدیر کا انکار کیا)۔

أَيُّ بَنِي مُخَذَّتٍ - میرے چھوٹے بیٹے (یہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا) نئی بات ہے (انہوں نے شاید آنحضرت کو صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے نہ دیکھ ہوگا) اس لئے انکار کیا اور اس کو نئی بات قرار دیا۔ مگر دوسرے صحابہ کی روایتوں سے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا ثابت ہے اور اثبات مقدم ہے نفی پر۔ بعض نے کہا، عبد اللہ بن مغفل کا مطلب یہ ہے کہ قنوت میں وہ وہ دعائیں پڑھنا جو آنحضرت سے منقول نہیں ہیں، ایک نئی بات ہے)۔

أَحَادِيثُ - جمع ہے أَحَدُوثٌ کی۔ احدثہ بمعنی حدیث ہے۔

اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ - مجھ سے حدیث کی روایت کرنے سے بچے رہو وہی حدیث روایت کرو جس کو تم جانتے ہو (تم کو خوب یقین ہو کہ وہ حدیث میری ہے)۔
وَلَا يُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا - برے خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔

الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ حَدِيثُ النَّفْسِ - خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک ان میں سے نفسانی خیال (جیسے کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھپھڑے ہی نظر آتے ہیں)۔

حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ - بنی اسرائیل سے حدیثیں روایت کرو کچھ حرج نہیں (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جھوٹی حدیثیں ان سے نقل کرو بلکہ ان حدیثوں کے نقل کرنے کی اجازت دی جن کی صحت کا گمان ہو گو وہ بلا سند بیان کریں۔ کیونکہ مدت دراز گزرنے کی وجہ سے سند بیان کرنا ان کے لئے دشوار ہے)۔

وَقَالَ قَوْمٌ بَطْهَارَةُ الْحَدِيثِ مِنْهُ - ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ آنحضرت کا پیشاب اور پاخانہ دونوں پاک تھے (قاضی عیاض نے کہا اسی طرح آپ کا خون اور سارے فضلات طاہر تھے)۔

حَدِيثُهُمْ حَدِيثٌ أَوْلَاهُمْ - ان میں جو کوئی پہلے بات کرتا ہے وہی بات کرتا رہتا ہے (دوسرا کوئی اس کی بات کو کاٹ کر بیچ میں نہیں بولتا جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے)۔

مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا (اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وہ خیال معاف کر دیئے ہیں) جو ان کے دلوں میں گزریں (لیکن منہ سے نہ نکالیں نہ ان پر عمل کریں۔ مراد وہ وسوسے ہیں جو دل میں آتے ہیں پھر پانی کی طرح بہہ جاتے ہیں لیکن جو خیال دل میں جم جائے اور آدمی اس پر اعتقاد کر لے تو اس پر مواخذہ ہوگا)۔

حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَفْهَمُونَ اتَّحِبُّونَ أَنْ يُكْذَبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ - آدمیوں سے وہی حدیثیں بیان کیا کرو جن کو وہ سمجھ سکیں (ان کی عقل اور استعداد کے موافق) کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور رسول جھٹلائے جائیں (ان سے دین کی وہ باتیں بیان نہ کرو جن کا سمجھنا مشکل ہے اور سمجھ میں نہ آئیں تو وہ جھٹلانے لگیں۔ تم بھی گناہ گار بنو کیونکہ تم اس تکذیب کے باعث بنے)۔

إِنْ شِئْتَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهَذَا - (عمار بن یاسر نے حضرت عمرؓ سے کہا) اگر تمھاری مرضی یہ ہو کہ میں یہ حدیث بیان نہ کروں تو نہیں بیان کروں گا (عمارؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ حدیث غلط ہے یا ان کو اس میں شک تھا بلکہ حضرت عمرؓ امیر المؤمنین تھے ان کی اطاعت لازم تھی اس وجہ سے حضرت عمارؓ نے یہ کہا)۔

تَبَعْنِي إِلَى قَوْمٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ - تم مجھ کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجتے ہو جن میں نئے جھگڑے اور مقدمے پیدا ہوتے ہیں اور میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا۔

أَحْدَاثُ جَمْعُ حَدَثٍ كِي - حَدَثٌ اور حَدَثَانٌ اور حَادِثَةٌ اور حَدَثِي سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی ایک نیا امر یا واقعہ نیا مقدمہ۔

إِنَّ أَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ مُحَدِّثُونَ - آنحضرتؐ کے وصی

سے نیا ہو (یعنی جس مسئلہ میں مختلف حدیثیں وارد ہوں تو بعد والی حدیث پر عمل کرو۔ اگر تاریخ معلوم ہو سکے۔ کیونکہ پہلی والی حدیث منسوخ ہوگئی ہوگی)۔

حَدَّثَ - مارنا، باندھنا، گھورنا۔

أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مِيتَتِكُمْ حِينَ يَخْدُجُ بِبَصَرِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى الْمَعْرَاجِ - کیا تم اپنے مردے کو نہیں دیکھتے جب وہ (مرتے وقت) اپنی نظر جماتا ہے وہ سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر چڑھ کر آسمان پر جانا ہوگا)۔

حَدَّثَ النَّاسَ مَا حَدَّجُوكَ بِأَبْصَارِهِمْ - لوگوں سے اس وقت تک باتیں کرو (وعظ و نصیحت) جب تک وہ تیری طرف نظر جمائے رہیں۔ (تیری باتیں سننے کے مشتاق رہیں)۔
حَجَّةٌ هَهُنَا ثُمَّ احْدَجْ هَهُنَا حَتَّى تَفْنَى - اس جگہ ایک حج کر لے پھر سامان کس (یعنی جہاد کی تیاری کر) یہاں تک کہ فنا ہو جائے (بوڑھا ہو جائے یا مر جائے)۔

وَالْمَرْكَبُ حَدَّجٌ - سواری محافظہ کی ہے (جس میں عورتیں چڑھتی ہیں)۔

كَانِي أَخَذْتُ حَدَجَةَ حَنْظَلٍ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ كَتِفَيْ أَبِي جَهْلٍ - (عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا) جیسے میں اندرائن کا ایک کچا سخت پھل لیا اور اس کو ابو جہل کے دونوں کندھوں کے بیچ میں رکھ دیا۔
أَخَذَ الشَّجَرَةَ - اندرائن کے درخت میں پھل نکلے۔

حَدَّ - روکنا، منع کرنا، سرحد مقرر کرنا، سزا دینا، غصہ ہونا، جدا کرنا، تیز کرنا، سوگ کرنا۔

حُدُودُ اللَّهِ - اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں (مثلاً چوری میں ہاتھ کاٹنا، تہمت میں اسی کوڑے لگانا، زنا میں رجم یا سو کوڑے لگانا، رہزنی میں قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا) یا اللہ کے ٹھہراے ہوئے احکام (جیسے ترکے کے حصے، طلاقوں کی تعداد اور نکاحوں کی تعداد وغیرہ)۔

إِنَّ اللَّمَمَ مَا بَيْنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الدُّنْيَا وَحَدِّ الْآخِرَةِ لَمَمٌ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) وہ گناہ ہے جس میں نہ دنیا

سب محدث ہوں گے (یعنی جبریل ان سے بات کریں گے گو جبریل ان کو دکھائی نہ دیں گے)۔

إِنَّ فِي كُلِّ أُمَّةٍ مُّحَدِّثِينَ مِنْ غَيْرِ نُبُوَّةٍ - ہر امت میں ایسے لوگ ہیں جو محدث ہیں مگر پیغمبر نہیں ہیں (ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے یا ان کی رائے ہمیشہ ٹھیک نکلتی ہے)۔

أَيُّهَا الْمُحَدِّثَةُ - ”اے محدثہ“ (یہ خطاب حضرت فاطمہ زہرا کی طرف ہے)۔

لَجَعَلْتُكَ حَدِيثًا لِمَنْ خَلْفَكَ - میں تجھ کو تیرے بعد والوں کے لئے عبرت بناتا (ایسی سخت سزا دیتا)۔

لَمْ أَرْ شَيْئًا أَحْسَنَ دَرَكًا وَلَا أَسْرَعَ طَلَبًا مِنْ حَسَنَةِ مُحَدَّثَةٍ لِلذَّنْبِ قَدِيمٍ - میں نے نئی نیکی سے بڑھ کر پرانے گناہ کو زیادہ پانے والی اور جلد ڈھونڈھ کر اس کو پیٹ دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

لَا يُحَدِّثُ أَمَانَةً الْأَصْدِقَاءِ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَةَ الْأَعْدَاءِ - مومن کی صفت یہ ہے کہ دوستوں کی امانت یعنی راز کی بات بیان نہیں کرتا (ان کو فاش نہیں کرتا) اور دشمنوں کی گواہی کو نہیں چھپاتا (دشمن کے مقابلہ میں بھی سچی گواہی دیتا ہے یہ نہیں کہ اس کو چھپالے تاکہ دشمن کا نقصان ہو)۔

حَدِيثُ السِّنِّ - کم سن نو جوان (اگر سِنُّ کا لفظ نکال ڈالیں تو حَدَّثَ کہیں گے۔ اس کی جمع أَخْدَاثُ یعنی نو جوان کم سن)۔

الْعِلْمُ يَكْسِبُ الْإِنْسَانَ الطَّاعَةَ فِي حَيَاتِهِ وَ جَمِيلَ الْآخِذُوثَةِ بَعْدَ وَفَاتِهِ - علم سے انسان کو زندگی میں اطاعت اور عبادت کی توفیق ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اس کا ذکر خیر رہتا ہے۔

لَا أَسْنُ الْحَدَثَانِ - میں موت سے بے ڈر نہیں ہوں۔

الْأَرْوَاحُ يُصِيبُهَا الْحَدَثَانِ إِلَّا رُوحَ الْقُدُسِ - سب جانوں کو نیند غفلت اور حادثے پیش آتے ہیں مگر پاکیزہ جان کو (یعنی حضرت جبریل کو)۔

خُذُوا بِالْأَخْذِ فَلَا خَدِّثَ - نئے حکم کو لو پھر جو اس

کی کوئی سزا مقرر ہو (جیسے رجم یا جلد یا قطع یا جہس) نہ آخرت کی (مثلاً قتل، والدین کی نافرمانی، سود خواری کہ ان میں آخرت کی سزائیں مقرر ہیں) ان دونوں کے بیچ میں جو گناہ ہو (جیسے اجنبی عورت کو بہ شہوت دیکھنا، اس کا بوسہ لینا، مساس کرنا، امر کو بہ شہوت دیکھنا، ان کا بوسہ لینا، مساس کرنا، پتنگ اڑانا، شطرنج چوسر گنجفہ وغیرہ کھیلنا، گانا بجانا۔ ایک طائفہ علماء کے نزدیک۔

حَدُّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ۔ بیمار کو کون سی بیماری تک، یعنی کس حد تک جماعت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کس حد پر جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے؟ (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب ایک روایت میں ”حَدُّ الْمَرِيضِ“ ہے جیم معجم سے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کے لئے کوشش کرنا)۔

إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ۔ میں نے ایک ایسا جرم کیا ہے جس میں سزا واجب ہوتی ہے، تو مجھ کو سزا دیجئے۔

إِقَامَةُ حَدِّ خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً۔ اللہ کی مقرر کی ہوئی ایک حد قائم کرنا، چالیس راتوں کی برسات سے بہتر ہے (اس لئے کہ برسات سے شکم سیری ہوتی ہے اور حد جاری ہونے سے لوگوں کی جان اور عزت اور زندگی محفوظ رہتی ہے)۔

مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسْتَرَهُ اللَّهُ وَعَفَا عَنْهُ فَاللَّهُ أَكْرَمُ۔ جو شخص کوئی حد کا گناہ کرے (مثلاً زنا، چوری، قذف وغیرہ) پھر اللہ اس کا گناہ ڈھانپنے رکھے اور معاف کر دے تو وہ بڑا کرم کرنے والا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حدی گناہ کا بھی چھپانا اس کے اظہار سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کرے تو معافی کی امید ہے)۔

فِيْحَدِّ لِي حَدًّا۔ پھر میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی (کہ ایسے ایسے گناہ گاروں کی شفاعت کرو یا فلاں فلاں گناہ گاروں کی۔ اس حدیث کے شروع میں یہ مذکور ہے کہ میدان حشر کی تنگی، سختی اور حرارت سے لوگ تنگ

ہو کر آپ کی سفارش چاہیں گے اور آخر میں یہ مذکور ہے کہ آپ گنتی گروہوں کو دوزخ سے نکالیں گے۔ دونوں میں منافاة نہیں کس لئے کہ جس وقت تک آپ بارگاہ احدیت میں سجدہ کر کے شفاعت کا اذن حاصل کریں گے، اس وقت تک کچھ لوگ تو میدان حشر ہی میں محبوس رہیں گے اور کچھ دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے)۔

لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تُحَدَّ عَلَى مَيِّتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ۔ کسی عورت کو (اپنے خاوند کے سوا) دوسری کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں۔

الْحِدَّةُ تَعْتَرِي خِيَارَ أُمَّتِي۔ تیزی اور نیک کام میں جلدی یا دین میں سختی میری امت کے اچھے لوگوں میں ہوگی (مطلب یہ ہے کہ غصہ، زود رنجی اور تیزی اگر اللہ کے واسطے ہو تو وہ بہتر ہے۔ دین کی حرارت اور حدت، قوت ایمان کی دلیل ہے اور مداہنت اور صلح کل، نفاق اور بے ایمانی کی)۔

خِيَارُ أُمَّتِي أَحَدَاءُ هَآ۔ میری امت کے بہتر لوگ وہی ہیں جن میں دین کی حدت ہو (کافروں پر ان کو غصہ ہو۔ جس بات سے اسلام یا مسلمانوں کی توہین ہوتی ہو، اس کو کبھی گوارا نہ کریں، گوجان جائے، مال جائے، عزت جائے، پر دین میں خلل نہ آئے اور دین دار لوگ محفوظ رہیں)۔

كُنْتُ أَدَارِي مِنْ أَبِي بَكْرٍ بَعْضَ الْحِدِّ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں حضرت ابو بکرؓ کی بعض تیزی کو نرمی کے ذریعہ ٹال دیتا (حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مزاج میں ذرا تیزی اور زود رنجی تھی، حضرت عمرؓ ان سے مدارا کر کے ان کا غصہ ٹال دیتے۔ یہ خصلت اکثر ایمان داروں میں ہوتی ہے کہ ان کو غصہ جلدی آ جاتا ہے مگر جلد زائل بھی ہو جاتا ہے۔ ان کا دل آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے) (ایک روایت میں ”بَعْضُ الْحِدِّ“ ہے جیم سے جو ہزل کے مقابل ہے، ایک روایت میں ”بَعْضُ الْحِدِّ“ ہے، بہ فتح جیم بمعنی حظ)۔

عَشْرٌ مِّنَ السَّنَةِ وَعَدَّ فِيْهَا الْإِسْتِحْدَادَ۔ دس

فرشتہ ساری دنیا کے آدمیوں کے لئے کافی ہے (بعض نے کہا ”حَدَّادِیْن“ سے لو ہار مراد ہیں)۔

أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا - میں تو ان کی دھار کند دیکھتا ہوں (یعنی ان کی قوت کم ہے)۔

لِيُحَدَّ السَّيِّئِينَ - چھری تیز کر لے۔

حَدُّ كَلِيلٍ - کند دھار جس سے برابر نہ کٹے۔

طَرَفٌ كَلِيلٌ - ضعیف نگاہ۔

مَا يُحَدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرُ - آپ کے صحابہؓ تیز نگاہ سے آپ کو نہیں دیکھتے (بوجہ آپ کی ہیبت اور عجب کے نظر آپ پر نہیں جماسکتے)۔

وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ - اپنی دہنی کہنی کو ران پر جدا کر کے رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے علیحدہ رکھا چمٹایا نہیں) بعض نے یوں پڑھا ہے: وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ - یعنی آپ کی دہنی کہنی آپ کی ران پر تھی۔

أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ - کیا تو اللہ کی حدوں میں سے ایک حد دور کرنے کے لئے سفارش کرتا ہے؟ (یہ آپؐ نے حضرت اسامہؓ سے فرمایا۔ علماء نے کہا ہے کہ جب حد کا مقدمہ امام تک پہنچ جائے اس وقت مجرم کی سفارش کرنا حرام ہے لیکن اس سے پہلے جائز ہے اگر مجرم شریر نہ ہو ورنہ شریروں پر رحم کرنا دوسری غریب مخلوق پر ظلم کرنا ہے اور تعزیز میں ہر حال میں سفارش کرنا درست ہے۔ یعنی خواہ مقدمہ حاکم تک پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو)۔

إِنَّهُ أَتَى حَدًّا (جس نے پردہ اٹھا کر گھر میں جھانکا) اس نے سزا کا کام کیا۔

أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى أَرْقَانِكُمْ - اپنے غلام لونڈیوں پر اللہ کی حدیں قائم کرو (ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ مولا اپنے غلام اور لونڈی کو حد مار سکتا ہے مگر امام ابوحنیفہؒ نے اس کے خلاف یہ کہا ہے حد لگانا خاص امام اور حاکم کا کام ہے)۔

إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ حَدًّا وَجَعَلَ عَلَى مَنْ تَعَدَّى الْحَدَّ حَدًّا - اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد مقرر کی ہے اور جو شخص اس حد سے بڑھ جائے اس کی یہی سزا مقرر کی ہے۔

باتیں سنت ہیں ان میں سے ایک زیر ناف کے بال لینا بھی آپؐ نے بیان کئے (یعنی استرے سے مونڈنا)۔

أَمْهَلُوا كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعْبَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ - ذرا دم لو فرصت دو تا کہ جس عورت کے بال پریشان ہیں وہ کنگلی کر لے اور جس کا خاوند چل دیا تھا (گھر میں نہ تھا) وہ صفائی کر لے (مقام مخصوص کے بال وغیرہ صاف کر لے) (ذوی نے کہا کہ زیر ناف کے بال استرے سے مونڈھنا افضل ہے بہ نسبت نور لگانے یا اکھڑنے کے اور بہتر یہ ہے کہ قبل اور دبر دونوں کے بال صاف کرے۔ طبی نے کہا عورتیں استرے سے نہیں مونڈتیں تو ان کے استحداد سے بالوں کا اکھڑنا مراد ہے)۔

إِنَّهُ اسْتَعَارَ مُوسَى لِيَسْتَحِدَّ بِهِ - حضرت حبیبؓ نے جب کافران کو قتل کرنے لگے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے بال مونڈنے کے لئے (کیونکہ وہ کافروں کے پاس قید تھے ان کو یہ برا معلوم ہوا کہ قتل کے وقت ان کے زیر ناف کے بال نمود ہوں)۔

إِنَّ قَوْمَنَا حَدُّونَا لَمَّا صَدَّقْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ - (عبداللہ بن سلامؓ نے کہا) ہمارے قوم کے لوگ ہمارے مخالف ہو گئے جب سے ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی تصدیق کی۔

لِكُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ - ہر حرف کی ایک انتہا ہے (جہاں تک آدمی پہنچتا ہے۔ دوسری روایت میں ”مُطْلَعٌ“ ہے یعنی چڑھنے کا مقام یہ حدیث صفت قرآن میں وارد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ظاہر اور باطن قرآن ہر ایک کا ایک منتہی اور مقصد ہے۔ مثلاً ظاہر قرآن کا مقصد یہ ہے کہ آدمی شان نزول عربیت، ناسخ و منسوخ، اعراب و قواف وغیرہ سے واقف ہو اور باطن قرآن کا یہ مقصد ہے کہ دل کی سختی دور ہو ہر وقت پرودگار کا حضور ہو قلب یاد الہی سے پر نور ہو)۔

نَقِيسُ الْمَلِكَةِ بِالْحَدَّادِينَ - (یہ صحابہؓ نے ابو جہل سے کہا) جب وہ مردود کہنے لگا کہ ”دوزخ کے داروغہ انیس ہیں تو ہم میں سے سو آدمی ان کو ہٹا کر دوزخ سے نکل جائیں گے) کیا تو فرشتوں کو دنیا کی جیلوں کی طرح سمجھتا ہے (ایک

لِلصَّلَاةِ أَرْبَعَةُ آلَافِ حِدَةٍ - نماز کی چار ہزار حدیں ہیں۔

أَقِمْتُمْ حُدُودَهُ - تم نے اس کی حدیں قائم کیں، یعنی احکام اور شرائع۔

يُضْرَبُ الْحُدُودُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ - حدیں امام کے سامنے لگائی جائیں (مجمع البحرین میں ہے کہ "حَادٌ" آنحضرت کا نام ہے توراۃ شریف میں، کیونکہ جو کوئی آپ کے دین سے مخالفت کرے گا، آپ اس سے مخالفت کریں گے گو وہ رشتہ دار ہو)۔

لَا يَزَالُ الْإِنْسَانُ فِي حِدِ الطَّائِفِ مَا فَعَلَ كَذًا - جب تک آدمی ایسا کرتا رہے تو اس کو طواف کرنے والے کا ثواب ملتا رہے گا۔

مَنْفَى عَنْهُ الْأَقْطَارُ مُبَعَّدٌ عَنْهُ الْحُدُودُ - اللہ تعالیٰ کے نہ کنارے ہیں نہ حدیں ہیں۔

حُدُودُ الْإِيمَانِ - شہادتین کا اقرار نماز زکوٰۃ روزہ حج (امام ابو عبد اللہ کے سامنے ایک مرد مومن کا ذکر آیا جس میں حَدَّثَ (یعنی غصہ تیزی) تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مومنوں کو پیدا کیا تو ان کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا۔ وہ چلے گئے وہاں کا دھواں ان کو لگ گیا، یہی حَدَّثَ ہے اور کافروں کو جب پیدا کیا، ان کو بھی دوزخ میں جانے کا حکم دیا، لیکن وہ نہیں گئے اس لئے ان میں تحمل اور وقار ہے۔ امام محمد باقر سے پوچھا گیا کہ مومن میں تیزی کیوں سب سے زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ قرآن کی عزت اس کے دل میں ہوتی ہے اور خالص ایمان اس کے سینے میں ہوتا ہے اور وہ اللہ کا مطیع اور مصدق بندہ ہوتا ہے اور اکثر مومن کی تیزی اور حرارت اس امر پر ہوتی ہے جو خلاف شرع ہو۔ اسی طرح اس کا غصہ اس پر ہوتا ہے جو خلاف شرع کام کا ارتکاب کرے نہ کہ ہر شخص پر یا ہر موقع پر)۔

حَدَّرَ - موٹا ہونا، غلیظ ہونا، سو جانا، اترنا

اوپر سے نیچے ڈھکیٹنا، جلدی کرنا۔

إِذَا أَذْنَتْ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْذَرْ - جب اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے اور جب تکبیر کہے تو جلد جلد کہہ۔ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَحَدَّرَ فِيهِمَا - آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں اختصار کیا (جلدی سے فارغ ہو گئے)۔

رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَّرُ يَأْتِي تَحَدَّرَ عَلَى لِحْيَتِهِ - میں نے دیکھا برسات کا پانی آپ کی ڈاڑھی پر ٹپک رہا تھا۔ ضَرَبَ رَجُلًا ثَلَاثِينَ سَوْطًا كُلُّهَا يَضَعُ وَ يَحْدُرُ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے مارے ہر کوڑے سے کھال پھٹ رہی تھی اور سوچ رہی تھی۔

وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَحْدَرُ شَيْئٍ - ہمارے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو بہت موٹا اور غلیظ تھا۔

رَغِيفٌ حَدَرٌ - پوری روٹی۔

كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ نَوْفَلٍ غُلَامًا حَدَرًا - عبد اللہ بن حارث بن نوفل ایک موٹے تازے گٹھے بدن کے لڑکے تھے۔

إِنَّ أَبْرَهَةَ كَانَ رَجُلًا قَصِيرًا حَدَرًا فَحَدَّاحًا - ابرہہ (جو کعبہ کو ڈھانے کے لئے ہاتھی لے کر آیا تھا) ایک پست قد، غلیظ، ٹھنڈا آدمی تھا۔

إِنَّ أَبِي بَنَ خَلْفٍ كَانَ عَلَى بَيْعِيرٍ لَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا حَدَرَاهَا - ابی ابن خلف ایک سانڈی پر سوار تھا اور کہہ رہا تھا کسی نے ایسی موٹی تازی اونٹنی دیکھی ہے؟

حَدَرَاءُ تَانِيثٌ ہے أَحْدَرُ کی جس کے پٹھے اور رانوں پر گوشت ہو اور کمر باریک ہو۔

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَةً - (حضرت علیؓ نے جنگ خیبر میں یہ رجز پڑھا) میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام حیدرہ رکھا۔ (حیدرہ شیر کو کہتے ہیں چونکہ اس کی گردن موٹی ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کی ماں نے ان کا نام "أَسَدٌ" رکھا تھا مگر چونکہ أَسَدٌ اور حَيْدَرَةٌ کا ایک ہی مطلب ہے اس

حَدَّثَ - ظلم سے ایک طرف جھک جانا۔
 حَدَّثَ - ایک کندھا اونچا ایک نیچا ہونا، ظلم کرنا۔
 رَجُلٌ عَلِمَ فَحَدَّثَ - ایک وہ شخص جس نے جان بوجھ کر ظلم کیا۔

حَدِيثُ - ایک قبیلہ ہے انصار کا۔
 حَذَمَ يَحْذِمُ - آگ کا خوب بھڑکنا۔
 احْتَدَامٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
 يُوشِكُ أَنْ تَغْشَاكُمْ دَوَابِّي ظُلُمَةٍ و احْتِدَامٌ
 عِلَلُهُ - قریب ہے کہ تم کو اس کے سائبانوں کی ظلمت اور اس
 کی بیماریوں کی بھڑک ڈھانک لے گی۔

حَذَوُ يَحْذِئُ يَحْذِئُ - بلند آواز سے اونٹوں کو چلانے کے
 لئے گانا۔
 حَدِيٌّ - گا کر اونٹ چلانے والا اس کی جمع حُدَاةٌ
 ہے۔

لَابَأْسَ بِقَتْلِ الْحَدَوِ وَالْإِفْعَوِ - چیل اور سانپ کو
 مار ڈالنے میں (حالت احرام میں) کوئی قباحت نہیں۔
 حِدَوُ - اصل میں حِدَاةٌ تھا جو جمع ہے حِدَاةٌ کی ہمزہ
 وقف میں ساکن ہو کر الف ہو گیا۔ پھر الف کو واو سے بدل
 دیا۔

إِنْ أَرْمَطَمَعِي فَحِدَوُ تَلَمَّعُ - اگر میں اپنی طمع پر غور
 کروں تو گویا میں ایک اچک لے جانے والی چیل ہوں (کسی
 طرح میری نیت نہیں بھرتی۔ چیل کی طرح ہر ایک مال کے
 نوچنے کھسوٹنے کے لئے مستعد ہوں۔ یہ حضرت لقمان کا قول
 ہے)۔

حِدَوُ - میں الف کو واو سے بدلا، پھر اس کو مشدود کر دیا
 بعض نے کہا اہل مکہ چیل کو "حِدَوُ" ہی کہتے ہیں۔
 الْحِدَاةُ تَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا اللَّهُ - (کعب
 احبار نے کہا) چیل یہ کہتی ہے کہ اللہ کے سوا سب مٹ جانے
 والے ہیں۔

فَمَرَّتْ بِهِ حِدْيَاةٌ - اس گلو بند کو ایک چیل نے دیکھا جو
 اس پر سے گزری۔

لئے یہ کہنا صحیح ہوا کہ میرا نام حیدرہ رکھا تھا۔ بعض نے کہا نہیں
 ان کی ماں نے حیدرہ ہی ان کا نام رکھا تھا اس وقت والد
 آپ کے موجود نہ تھے جب وہ آئے تو انھوں نے علیؑ نام رکھا
 (صدقے اس نام پاک کے)۔

الْأَذَانُ تَرْتِيلٌ وَ الْإِقَامَةُ حَدَرٌ - اذان آہستہ آہستہ
 ہے اور اقامت جلدی جلدی۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَبِي وَ الْمَاءِ يَنْحَدِرُ عَلَى عَاتِقِهِ -
 گویا میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں پانی ان کے کندھے پر ٹپک
 رہا تھا۔

أَحْذَرُ ذَلِكَ إِلَيْنَا - اس کو ہمارے پاس بھیج دو۔
 حَدَسَ - گمان کرنا، اٹکل لگانا، قصد کرنا، کشتی میں غالب آنا،
 جلدی چلنا۔

لَا يَنَالُهُ حَدَسُ الْفَطَنِ - اس پروردگار تک عقل مند کا
 گمان یا وہم نہیں پہنچ سکتا۔
 حَدَقَ - گھیر لینا، گردا گرد ہو جانا، دیکھنا۔

اسْتَقِ حَدِيقَةَ فَلَانٍ - فلاں شخص کے باغ میں پانی برسا
 (حدیقہ وہ باغ جس کے گرد حصار ہو اور کبھی کھجور کے چند
 جھاڑوں کو بھی حدیقہ کہتے ہیں، گوان کے گرد احاطہ نہ ہو۔ اس
 کی جمع حَدَائِقُ ہے)۔

فَحَدَقْنِي يَا فَحَدَقْنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ - اپنی اپنی
 آنکھوں سے مجھ کو گھورنے لگے۔

أَحْدَأَقَ بِهِ النَّاسُ - لوگوں نے آپ کو گھیر لیا۔
 نَزَلُوا فِي مِثْلِ حَدَقَةِ الْبَعِيرِ - ایسے ملک میں اترے
 جو اونٹ کی آنکھ کی طرح تروتازہ اور شاداب تھا (آنکھ میں
 اللہ نے تری رکھی ہے۔ سارے بدن میں خشکی ہو مگر آنکھ میں
 ضرورت تری رہے گی اسی طرح اگر سارے بدن میں مغز نہ رہا ہو
 لیکن آنکھ میں ضرور رہے گا اس لئے تروتازہ اور شاداب ملک
 کو "حدقہ" سے تشبیہ دی۔ اصل میں حَدَقَةُ آنکھ کے کالے
 پٹے کو کہتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ایک حدیث نقل کی ہے:

حَدَقَةُ الْعَيْنِ هِيَ سَوَادُهَا الْأَعْظَمُ - آنکھ کا حدقہ وہ
 بڑا کالا ٹپا ہے)۔

بکریاں جن کے نہ کان ہوتے ہیں نہ دم وہ یمن کی طرف سے آتی ہیں۔

لَا تَتَخَذَنَّ الشَّيْطَانُ كَانَهَا بَنَاتُ حَذَفٍ۔
(صفوں میں مل کر کھڑے ہو) ایسا نہ ہو کہ تمہارے بیچ میں شیطان کالی چھوٹی بکریوں کی بیٹیوں کی طرح گھس آئیں (ایک روایت میں تَمَاوُلُ الْحَذَفِ ہے)۔

حَذَفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ۔ سلام کو مختصر کرنا سنت ہے (اس کا لبا کرنا جیسے جاہلوں کی عادت ہے، خلاف سنت ہے دوسری روایت میں ہے)۔

التَّكْبِيرُ جَزْمٌ وَ السَّلَامُ جَزْمٌ۔ یعنی تکبیر اور سلام دونوں کو تخفیف اور اختصار کے ساتھ ادا کرنا چاہیے)۔

فَتَنَاوَلَ السَّيْفَ فَحَذَفَهُ بِهِ۔ تلوار لے کر اس سے اس کو مارا۔

فَحَذَفَهُ بَعْضًا فِيهِ أَجْلُهُ۔ اس کے ایک لاشی ماری اسی میں اس کی موت تھی (ایک روایت میں فَحَذَفَهُ لَہُ ہے خائے مجھ سے یعنی لکڑی انگلیوں سے پھینک کر ماری)۔

وَاحْذِفْ فِي الْآخِرَيْنِ۔ اخیر کی دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے چھوٹی کر۔

حَذِيفَةُ۔ مشہور صحابی ہیں، حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کا حاکم بنایا تھا۔

حَذْفَرَةٌ۔ بھرنا۔

حَذْفَارٌ اور حَذْفُورٌ۔ جانب، گوشہ، بلندی۔

حَذَافِيرٌ۔ جمع ہے۔

فَكَانَ مَا حِزَّتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَا فَيُرْهَا۔ گویا دنیا پوری مع سب اطراف و جوانب کے اس کے لئے جوڑ دی گئی۔

الْخَيْرُ بِحَذَا فَيُرْهِ فِي الْجَنَّةِ۔ ساری بھلائی بہشت میں موجود ہے۔

فَإِذَا نَحْنُ بِالْحَيِّ قَدْ جَاءَ وَابْحَذَا فَيُرْهِمْ۔
یہ ایک اس قبیلے کے سب لوگ آئے پہنچے۔

كُنْتُ اتَّخَذِي الْقُرَّاءَ۔ میں قاریوں کو تلاش کرتا پھرتا تھا (تا کہ ان کو قرآن سناؤں)۔

تَخَذُونِي عَلَيْهَا۔ تم مجھ کو اس پر برا بیختہ کرتے ہو۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الذَّالِ

حَذٌ۔ کاٹنا۔ جیسے جَذُّ ہے۔

أَصُولُ بَيْدٍ حَذَاءٌ۔ کیا میں چھوٹے ہاتھ سے حملہ کروں (جو میرے مقصد تک نہیں پہنچ سکتا ایک روایت میں جَذَاءٌ ہے یعنی کٹے ہاتھ سے حملہ کروں؟)۔

وَوَلْتُ حَذَاءً۔ اور دنیا ہلکی پھلکی جلدی جلدی پیٹھ موڑ کر چلی۔

حَذَرٌ يَحْذَرُ يَمَحْذُورَةٌ۔ پرہیز کرنا۔

تَحْذِيرٌ۔ ڈرانا، تنبیہ کرنا۔

وَمَا يُحْذَرُ يَا وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْأَصْرَارِ عَلَى التَّقَاتِلِ وَالْعُصِيَانِ۔ اس باب میں قتل اور گناہ پر اصرار کرنے سے ڈرانے کا ذکر ہے۔

مِنْ شَرِّ مَا أَجَدَ وَ أَحَازِرُ۔ جو تکلیف اب ہے اس سے اور آئندہ جس کے ہونے کا ڈر ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔

نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ۔ جس چیز سے تو ڈرتا تھا وہی تجھ پر اتر آئی۔

لَا يُغْنِي حَذْرٌ مَنْ قَدِرَ۔ تقدیر سے بچنا کچھ کام نہیں آتا۔

الْحِذْرُ السَّلَاحُ۔ قرآن میں جو آیا ہے ”وَ خُذُوا حِذْرَكُمْ“ تو حذر سے مراد ہتھیار ہے، یعنی اپنا بچاؤ لئے رہو ایسا نہ ہو کہ دشمن دھوکے سے آن پڑے یہ تفسیر امام باقرؑ سے منقول ہے۔

حَذَفٌ۔ گرانا، دور کرنا، مختصر کرنا، مارنا، کاٹنا۔

حَذَفٌ۔ ایک پرندہ ہے یا چھوٹی بطنیں یا چھوٹی کالی

حَذُوْ يَحْذَاءُ - انداز کرنا، کاٹنا، ماپنا، پہنانا، پھینکنا، دینا۔

حَذَى - کاٹنا، پھاڑنا۔

اِحْذَاءُ - دینا، عطا کرنا۔

فَاَخَذَ قُبْضَةً مِّنْ تَرَابٍ فَحَذَابَهَا فِيْ وُجُوْهِ
الْمُشْرِكِيْنَ - آپ نے خاک کی ایک مٹھی لی اور اس کو
مشرکوں کے منہ پر پھینکا۔

لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذً وَّ النَّعْلِ
بِالنَّعْلِ - تم ان لوگوں کے طریقوں (چالوں) کی پیروی کرو
گے جو تم سے پہلے تھے (یعنی یہود اور نصاریٰ) جیسے ایک جوتی
دوسری جوتی کے برابر کاٹی جاتی ہے۔

يَعْمَدُوْنَ اِلَى عَرْضِ جَنْبِ اَحَدِهِمْ فَيَحْذُوْنَ
مِنْهُ الْحَذُوَّةَ مِنَ اللَّحْمِ - ان میں سے کسی کے پہلو کے
ایک جانب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور گوشت کا ایک پار چہ
کاٹ لیتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں)۔

مَعَهَا حِذَاوُهَا وَسِقَاوُهَا - اس کے ساتھ تو اس کی
جوتی اور اس کا مشکیزہ موجود ہے (یعنی اونٹ کو پکڑنے کی
ضرورت نہیں اس کا پاؤں جوتا ہے ہزاروں کوس جاسکتا ہے
اور پانی کی پیاس پر اس کو صبر دیا گیا ہے۔ اس کے پیٹ میں
ایک ظرف ہے جس میں آٹھ نو دن تک کا پانی وہ بھر لیتا ہے
اور پیاس کے وقت اس کو کام میں لاتا ہے، گویا مشکیزہ بھی
ساتھ ہے)۔

لَا اَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً - میں تیرے پاس جوتا نہیں
دیکھتا۔

مَا اخْتَذَى النَّعَالَ - اس نے جوتے نہیں پہنے۔
يُصَلِّيْ وَ اَنَا حِذَاءٌ هُوَ يَحْذَاوُهُ - آپ نماز پڑھا
کرتے تھے اور میں آپ کے برابر مقابل ہوتی۔

تَخْتَذِي السَّبْتَ - تم گائے کے صاف کئے ہوئے
چمڑے یعنی نری کے جوتے پہنتے ہو۔

اِنَّمَا هُوَ حِذِيَّةٌ مِّنْكَ (ذکر کیا ہے؟) وہ بھی تیرے
بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔

حِذِيَّةٌ - وہ گوشت کا پار چہ جو لمبا کاٹ لیا جائے۔

حَذَقٌ يَّا حَذَقٌ يَّا حَذَقٌ يَّا حَذَاقَةً يَّا

حِذَاقَةً - پچھانا، سیکھنا، ماہر ہونا، کاٹنا، کھٹا ہونا۔

اِنَّهُ خَوَجَ عَلٰى صَعْدَةٍ يَتَّبِعُهَا حَذَاقِيٌّ - آپ ایک
گدھی پر سوار ہو کر نکلے اس کا بچہ اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

فَمَا مَرَّبِيْ نِصْفِ شَهْرٍ حَتّٰى حَذَقْتُهُ - آدھا مہینہ
بھی نہیں گزرا کہ میں اس میں ماہر ہو گیا (میں نے اس کو اچھی
طرح حاصل کر لیا)۔

حَجَّامٌ حَذَقٌ - یہ سچپنے لگانے والا ماہر ہے (یعنی
حجامت میں کامل ہے)۔

حَاذِقٌ بَاذِقٌ جِيسَ حَسَنٌ بَسَنٌ بِطَرِيقِ اتِّبَاعٍ كِهْتِ
ہیں۔

حَذَقُ النَّعْلِ - سرکہ خوب کھٹا ہو گیا۔

حَذَلٌ - جھکنا، کرتے یا ازار کا کنارہ۔

حُذَلٌ - کرتے یا ازار کا کنارہ، کمر بند کے نیچے کا حصہ
یا نیپے کے نیچے کا حصہ۔ ایسا ہی حُذْلَةٌ ہے۔ عرب لوگ کہتے
ہیں۔

هُوَ فِيْ حُذَلِ اُمِّهِ - وہ اپنی ماں کی گود میں ہے۔

حَذَلٌ - ایک غلہ ہے۔

حُذَلٌ - نیفہ یا دامن کا کنارہ۔ جیسے ”حُذْنٌ“ ہے۔

مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ مِنْ غَيْرِ اَخِذٍ فِيْ حَذَلِهِ
شَيْئًا - جو شخص باغ میں جائے (اور بھوکا ہو) تو (گرا پڑا
میوہ) اس میں سے کھا سکتا ہے۔ مگر اپنے پلو (دامن) میں کچھ
نہ لے (یعنی اٹھا کر نہ لائے)۔

هَاتِيْ حَذْلَكَ - اپنا دامن اٹھا (پھر آپ نے اس
میں روپیہ ڈال دیا)۔

حَذْمٌ - کاٹنا، جلدی کرنا۔

اِذَا اَقْمَمْتُ فَاُحْذِمُ - جب تو تکبیر کہے تو جلدی جلدی
کہہ (اذان کی طرح اس کو مت بڑھا۔ ایک روایت میں
فَاُحْذِمُ ہے خائے مجھ سے)۔

حُذْنٌ - نیفہ یا دامن کا کنارہ۔

مِنْ غَيْرِ اَخِذٍ فِيْ حُذْنِهِ (ترجمہ ابھی گزر چکا ہے)۔

اِنَّمَا فَاطِمَةُ حَذِيَّةٌ مِّنِّي يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا -
فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کو جس بات سے تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے۔

اَحْذِرَا شَيْهًا مَحْشُوًّا بِحَذْوَةِ الْحَذَائِنِ - حضرت
فاطمہؑ کے دو بچھونوں میں سے (جوان کے جہیز میں دیئے گئے
تھے) ایک بچھونے میں مویوں کے چمڑوں کے ٹکڑے بھرے
ہوئے تھے (یعنی وہ ٹکڑے جو چمڑا کاٹتے وقت زمین پر گرتے
ہیں ان کو موی چھینک دیتے ہیں)۔

اِنَّ الْهَذْهَدَ ذَهَبَ اِلَى خَازِنِ الْبَحْرِ فَاسْتَعَارَ مِنْهُ
الْحَذِيَّةَ فَجَاءَ بِهَا فَالْقَاهَا عَلَى الزُّجَاجَةِ فَفَلَقَهَا (کہتے
ہیں) ہد ہد اس فرشتے کے پاس گیا جو دریا پر معین ہے اور اس
سے ہیرے کا ایک ٹکڑا مانگ کر لایا اس کو شیشے پر ڈالا وہ کٹ
گیا (ہیرا تمام پتھروں کو کاٹ دیتا ہے یعنی الماس)۔

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ اِنْ لَّمْ
يُحْذِكْ مِنْ عِطْرِهِ عَلِقَكَ مِنْ رِيحِهِ - نیک صحبت کی
مثال عطار کی سی ہے اگر وہ اپنے عطر میں سے تجھ کو کچھ نہ دے
تب بھی اس کی خوشبو تجھ تک پہنچ جائے گی (بہر حال اس کی
صحبت میں فائدہ ہی فائدہ ہے)۔

فَيُذَوِّبُنَ الْجَوْحَى وَيُحْذِنَ - عورتیں (آنحضرت
کے زمانہ میں فوج کے ساتھ رہتیں) وہ زخموں کی دوا دارو
کرتیں اور ان کو لوٹ کے مال میں سے کچھ انعام کے طور پر
دیا جاتا۔

قَالُوا الْحَذِيَّةُ اِلَّا الْحَذِيَّةُ مَا اَصَبَتْ مِنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
قُلْتُ الْحَذِيَّةُ اِلَّا الْحَذِيَّةُ شَتَمٌ وَسَبٌّ - (ہر باز کہتے ہیں کہ میں
ایک فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا جب لوٹ کر پھر
فوج میں گیا) تو فوج کے لوگ مجھ سے پوچھنے لگے کہو امیر
المومنین سے تم کو کیا انعام ملا؟ میں نے کہا گالی گلوچ انعام ملی
(شاید حضرت عمرؓ نے ان کو سخت ست کہا ہوگا)۔

حُذِيَّةٌ اِلَّا حُذِيَّةٌ - وہ انعام جو اچھی خبر لانے والے کو دیا

جاتا ہے۔

ذَاثُ عِرْقٍ حَذْوُ قُرُونٍ - ذات عرق (جواہل عراق کا
میقات ہے) قرن کے برابر واقع ہے (جو نجد والوں کا
میقات ہے دونوں کا فاصلہ حرم سے برابر برابر ہے)۔

يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْاِمَامِ بِحِذَاءِهِ - اگر ایک ہی
مقتدی ہو تو وہ امام کے برابر اس کے دہنی طرف کھڑا ہو (اس
طرح کہ اپنا پایاں پاؤں امام کے داہنے پاؤں سے اور پایاں
کندھا اس کے داہنے کندھے سے ملا کر کھڑا ہو نہ آگے نہ
پیچھے)۔

وَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ كَفَّيْهِ - اپنی دونوں کف، آن کی
دونوں کف کے برابر رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

بَيْتِي حَذْوُ بَيْتِهِ يَحْذُوهُ بَيْتُهُ يَحْذُوهُ بَيْتُهُ - سب کے
ایک معنی ہیں۔ یعنی میرا گھر اس کے گھر کے برابر واقع ہے۔

لَا يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بِحِذَاءٍ - جنازے کی نماز
جو تا پہن کر نہ پڑھی جائے۔

لَا تُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بِنَعْلِ حَذْوٍ - جنازے پر سیا
ہوا جو تا پہن کر نماز مت پڑھ۔

لَمْ يُحْذِنِي - مجھ کو کچھ انعام نہیں دیا۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الرَّاءِ

حِرْوٌ - چوت، شرم گاہ، فرج۔ اصل میں حِرْوٌ تھا
کیونکہ اس کی جمع اَحْوَاخٌ ہے اور حِرْوٌ بھی مستعمل ہے۔

يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ - شرم گاہ اور ریشمی
کپڑے کو حلال کر لیں گے (ایک روایت میں يَسْتَحِلُّونَ
الْحَزَّ ہے جو ایک ریشمی کپڑا ہے)۔

يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْخَمْرَ - زنا اور شراب خواری کو
حلال کریں گے (حلال کام کی طرح کوئی ان کے کرنے
والوں پر عیب نہ کرے گا)۔

حَرْبٌ - لڑنا، جنگ کرنا۔

صحیح احادیث کے مطابق جس طرح دوسری نمازوں میں جو تا پہن کر نماز پڑھی جاسکتی ہے اس طرح نماز جنازہ بھی جو توں سمیت ادا کی جا
سکتی ہے بشرطیکہ جو تا پاک صاف ہو۔ (م)

کیونکہ وہاں بیٹھنا گویا دوسرے لوگوں پر اپنی علو شان دکھانا ہے۔

فَابْعَثْ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّمَّحْرَابًا۔ ان پر ایسے شخص کو بھیجتا ہوں جو لڑائی کا فن خوب جانتا ہو یا جنگ میں شہرہ آفاق ہو (ایک روایت میں مِّمَّحْرَابًا ہے، معنی وہی ہیں)۔

مَا رَأَيْتُ مِّمَّحْرَابًا مِّثْلَهُ۔ میں نے حضرت علیؑ کی طرح کوئی جنگی آدمی نہیں دیکھا (آپ جنگی فنون میں بڑے ماہر ہے، بڑے بڑے پہلوانوں اور بہادروں کو آپ نے نچا دکھایا، آسانی سے مار لیا)۔

أُخْرِجُوا إِلَى حَوَائِثِكُمْ۔ اپنے اپنے مالوں کی طرف نکلو! جن سے زندگی قائم رہتی ہے (آدمی کا گزراوقات ان پر ہوتا ہے بعض نے اِلَى حَوَائِثِكُمْ روایت کیا ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے)۔

أَصْحَابُ الْحِرَابِ۔ ہتھیاروں کی کسرت کرنے والے۔

تُرْكُزُكُمُ الْحَرْبَةُ۔ آپ کے لئے برچھی گاڑی جاتی۔ (یعنی سترہ کے لئے)۔

وَحَمْنَةُ تُحَارِبُ۔ اور حمہ بنت جحش جوام المومنین حضرت زینبؑ کی بہن تھیں، وہ لڑنے لگیں (یعنی اپنی بہن کی خاطر حضرت عائشہ کو متہم کرنے لگیں، حالانکہ حضرت زینبؑ سے جب آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کا حال دریافت کیا تو انھوں نے سوکن ہونے کے باوجود حضرت عائشہؓ کو پاک دامن ہی کہا)۔

وَأَقْبَحُهَا حَرْبُ۔ سب ناموں میں برا نام حرب ہے (اس کے معنی جنگ اور فساد کے ہیں اسی طرح مزہ جس کے معنی تلخ کے ہیں اور شیطان کی کنیت بھی ابو مزہ ہے)۔

رَجُلٌ حَرْبٌ۔ جنگی بہادر آدمی۔
قَوْمٌ حَرْبٌ۔ لڑنے والے لوگ، یا جن میں آپس میں عداوت اور دشمنی ہو۔

حَرْبٌ۔ لوٹ لینا، ننگا کر دینا، جرمانہ کرنا، غصہ ہونا۔
وَالَا تَرَكَنَا هُمْ مَحْرُوبِينَ۔ ان کو لوٹ لاٹ کر ننگا کر کے چھوڑ دیں گے۔

طَلَقُهَا حَرْبِيَّةٌ۔ اس عورت کو طلاق دینا لوٹ لینا ہے (کیونکہ اس کی اولاد ہے، جب ماں کو طلاق ہو جائے گی، تو بچے تباہ ہو جائیں گے۔ گویا لٹ گئے)۔

الْحَارِبُ الْمُشْلِحُ۔ لوگوں کو لوٹ لینے والا، ننگا کر دینے والا۔

لَمَّا رَأَيْتُ الْعَدُوَّ وَقَدْ حَرِبَ۔ جب میں نے دشمن کو دیکھا وہ غصے ہو گیا ہے۔

حَتَّى أُدْخِلَ عَلَى نِسَاءٍ مِّنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا أُدْخِلَ عَلَى نِسَاءٍ مِّنْ يَّهَاں تَبْكَ مِیْنِ اس كِی عورتوں كو بھی غصہ اور غم دلاؤں، جیسے اس نے میری عورتوں کو دلایا۔
فَخَلَفْتَنِي بِنِزَاعٍ وَحَرْبٍ۔ اس نے مجھ کو جھگڑے اور غصے میں پیچھے چھوڑا۔

فَإِنَّ آخِرَةَ حَرْبٍ۔ قرض کا انجام جھگڑا ہے، جنگ ہے جیسے کہتے ہیں "القرض مقرض المحبة"۔

إِيَّاكُمْ وَالدِّينَ فَإِنَّ أَوَّلَهُ هُمْ وَآخِرُهُ حَرْبٌ۔ تم قرض سے بچے رہو، قرض شروع میں تو فکر ہے اور اخیر میں جھگڑا اور فساد ہے۔

يُرِيدُ أَنْ يُحَرِّبَهُمْ۔ عبد اللہ بن زبیرؓ نے یہ چاہا کہ ان کو غصہ آئے (اور شام والوں سے لڑنے پر مستعد ہو جائیں)۔
ایک روایت میں يُجَرِّبُهُمْ ہے، تجربہ سے۔ یعنی ان کو آزمانا چاہا۔

وَدَخَلَ مِحْرَابًا لَهُمْ۔ عروہ بن مسعودؓ ان کے ایک بلند مقام پر گئے (اصل میں محراب کہتے ہیں صدر مجلس کو، اسی سے ہے مسجد کی محراب)۔ کیونکہ وہ صدر مقام میں ہوتی ہے)۔

كَانَ يَكْرَهُ الْمَحَارِبَ۔ انسؓ بلند مقاموں کو ناپسند کرتے تھے (یعنی مجلس کے بلند اور صدر نشین مقاموں کو)

أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ - جو کوئی حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حسین علیہم السلام سے لڑے میں اس سے لڑوں گا (تو ان کا دشمن گویا آنحضرت کا دشمن ہے)۔

كَانَ عَلِيٌّ يُكْسِرُ الْمَحَارِبَ إِذَا رَأَاهَا فِي الْمَسْجِدِ - حضرت علیؓ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ ڈالتے (مسجد میں محراب بنانا خلاف سنت ہے۔ اب اکثر لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ ایک جماعت اہل حدیث نے چند مسجدیں مطابق سنت کے بنائی ہیں۔ جن میں نہ محراب ہے نہ منبر صرف جمعہ کے دن لکڑی کا منبر رکھا جاتا ہے پھر اٹھا دیا جاتا ہے)۔

مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ میں ہے کہ محراب اس بالا خانہ کو کہتے ہیں جو مسجد میں بنی اسرائیل کے لوگ بنایا کرتے تھے اور وہ ایک اونچا مقام ہوتا۔ اسی لئے عالی شان محل کو بھی محراب کہتے ہیں اور محراب مسجد کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر امام اکیلا کھڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ مقام بہ نسبت اور مقاموں کے زیادہ شان دار اور اشرف ہوتا ہے۔

اللَّهُمَّ أَذِقْهُ طَعْمَ الْحَرْبِ - یا اللہ اس کو لٹ جانے کا مزہ چکھا۔

الْمُؤْمِنُ يُصْبِحُ وَ يُمَسِّي عَلَى نُكُلٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُصْبِحَ أَوْ يُمَسِّي عَلَى حَرْبٍ - اگر مومن صبح اور شام اولاد کے مرنے کے غم میں مبتلا ہو تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ صبح یا شام کرے اس حال میں کہ وہ کسی کو لوٹتا ہے (یعنی مسلمان کا مال لوٹتا ہے)۔

أَشْكُو إِلَيْكُمْ دَارًا أَنْفَقْتُ فِيهَا حَرِيَّتِي وَ صَارَ سُكَّانُهَا غَيْرِي (میت بزبان حال یوں کہتی ہے) دیکھو میرا شکوہ یہ ہے کہ جس گھر میں میں نے اپنا مال لگایا اب اس میں دوسرے لوگ رہتے ہیں۔

أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ - جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے لڑوں گا (یہ آپ نے اہل بیت سے فرمایا)۔

حَرْبَاءٌ - گرگٹ جو طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے۔

حَرْبٌ - کھیتی کرنا، مال کمانا، جمع کرنا، کھوج کرنا، ہل

چلانا، (ناگر کرنا)۔

أَحْرُثُ لِدُنْيَاكَ كَأَنَّكَ تَعِيشُ أَبَدًا وَ أَعْمَلُ لِآخِرَتِكَ كَأَنَّكَ تَمُوتُ غَدًا - دنیا کے کام اس طرح کر جیسے تو ہمیشہ جئے گا (اس لئے جلدی اور حرص کی کوئی ضرورت نہیں آج نہیں تو کل کر لیں گے) اور آخرت کے کام اس طرح کر جیسے تو کل مرنے والا ہے (تو جلدی جلدی نیک کام کر لینا چاہئے یا اچھی طرح دل لگا کر جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ نماز ایسی پڑھ جیسے کوئی آخری نماز رخصت کے وقت پڑھتا ہے یعنی خوب خشوع اور خضوع کے ساتھ۔ بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام بھی مضبوطی اور استحکام کے ساتھ کر جیسے تو دنیا میں ہمیشہ رہنے والا ہے تاکہ اگر تو مر جائے تو وہ کام تیری اولاد اور دوسرے مسلمانوں کو فائدہ دے اور آخرت کے کام اس طرح دل لگا کر حضور قلب کے ساتھ کر جیسے تو کل مرنے والا ہے۔ بہر حال اس حدیث میں دنیا اور آخرت دونوں کی اصلاح کی ترغیب ہے اور ان بے وقوف کوتاہ اندیش لوگوں کا رد ہے جو دنیا کے بڑے بڑے اہم مطالب اور مقاصد کے حاصل کرنے میں یہ سمجھ کر ہمت بار دیتے ہیں کہ دنیا میں چند روز رہنا ہے۔ بعد از سرمن فیکون شد شدہ باشد۔ ارے بیوقوفو! کیا تمھاری قوم اور نسل بھی تمھارے ساتھ ہی فنا ہونے والی ہے اگر تم مر گئے تو تمھاری قوم اور نسل تو اس سے فائدہ اٹھائے گی گویا قومی ہمدردی اور بندگان خدا کی خیر خواہی کی عمدہ تعلیم اس حدیث میں کی گئی ہے)۔

أَحْرُثُوا هَذَا الْقُرْآنَ - اس قرآن کو کھودتے رہو۔ (یعنی اس کے مطالب و معانی میں ہمیشہ غور کرتے رہو ان کی درس و تدریس کرتے رہو)۔

أَصْدَقُ الْأَسْمَاءِ الْحَارِثُ - سب سے زیادہ سچا نام حارث ہے (کیونکہ حارث کے معنی کمانے والا۔ اور ہر ایک آدمی کو کمانا ضرور ہے)۔

أَخْرُجُوا إِلَى مَعَايِشِكُمْ وَ حَرَائِشِكُمْ - اپنے اپنے دھندوں اور کمائیوں کی طرف نکلو (حَرَائِشُ) حریہ کی جمع ہے۔ خطابی نے کہا "حَرَائِشُ" سے دبلے اونٹ مراد ہیں

ایک روایت میں وَ حَرَّابِکُمْ ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔

حَرَّابُهَا یَوْمَ بَدْرٍ - (معاویہ نے انصار سے پوچھا کہ تمہارے پانی لادنے کے اونٹ کہاں گئے؟ مطلب یہ تھا کہ تم کسان لوگ ہو گویا ان پر تعریض کی انھوں نے کہا) ”ہم نے بدر کے دن ان کو دبلا کر ڈالا“ انصار نے یہ ایسا جواب دیا کہ معاویہ دم بخود رہ گئے، خوب شرمندہ ہوئے کیونکہ بدر کے دن معاویہ کے کئی بزرگ مارے گئے تھے۔

وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةُ خُرَيْبِیَّةٍ - آپ ایک چادر اوڑھے تھے (خُرَيْبِیُّ مَنْسُوبٌ ہے حرِیث کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا بعض نے خَمِيْصَةُ جَوْنِیَّةٍ روایت کیا ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا۔)

كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْبٍ - میں آنحضرت کے ساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا (امام بخاری کی روایت میں فِيْ حَرْبٍ ہے۔ یہ جمع ہے حَرْبَةٍ کی، بمعنی ویرانہ اور کھنڈر)۔

اِحْتِرَاثٌ - کمانا۔

يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ - اس کا نام حارث ہوگا۔ وہ کھیتی کرنے والا ہوگا (اور اس کا نام منصور بھی ہوگا، یا منصور اس کی صفت ہے۔ یعنی مدد کیا گیا۔ یہ شخص امام مہدی کا مددگار ہوگا)۔

حَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ - حضرت علیؑ کے رفیقوں میں سے تھے۔ اور حارث بن سراقہ اور حارث بن قیس صحابی ہیں۔

حُوْرِيْثٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے ملک شام میں۔ حَرْجٌ - گناہ، تنگی، آنکھ سے کچھ نہ سوجھنا، مل جانا، حرام ہونا۔

حَدَّثُوا عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرْجٍ - بنی اسرائیل سے جو باتیں سنی ہوں ان کو بیان کرو، کچھ حرج نہیں (گویا بلا سند بیان کریں، کیونکہ زمانہ بہت طویل گزرا، ان کے پاس سند کہاں سے آئی؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے جھوٹے غلط قصے جو قرآن و حدیث کے مخالف ہوں، وہ نقل کرو بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی

روایتیں اگر نہ بیان کرو تو کچھ جرم نہیں ہے برخلاف قرآن و حدیث نبوی کے کہ ان کا بیان کرنا اور دوسروں کو پہنچانا ضروری اور لازم ہے کیونکہ اس حدیث کے شروع میں یہ ہے ”بَلِّغُوا عَنِّي“ یعنی یہ میری باتیں دوسروں کو پہنچاؤ!۔

فَلْيُخْرِجْ عَلَيْهَا - اس سانپ پر تنگی کرے (اس سے کہہ دے اب نہ نکلنا، اگر پھر نکلے گا تو ہم تجھ پر حملہ کریں گے اور تجھ کو قتل کریں گے۔ دوسری روایت میں ہے اس سے کہہ دے میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمانؑ نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا نہ دو، ہمارے سامنے مت آؤ، اگر باوجود ایسا کہنے کے پھر نکلے تو اس کو مار ڈالو، وہ سانپ ہے یا کافر جن ہے مسلمان جن نہیں ہے)۔

نَوِيٌّ نے کہا، یوں کہے۔ میں تجھ پر اللہ اور پچھلے دن کی قسم دے کر تنگی ڈالتا ہوں کہ اب نہ نکلنا، نہ ہم کو تنگ کرنا۔

اِزْمٌ وَلَا حَرْجٌ - اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں (معلوم ہوا کہ حج کے ان اعمال میں ترتیب فرض نہیں ہے اور جس نے ترتیب کو لازم رکھا ہے، وہ کہتا ہے حرج سے مراد گناہ ہے)۔

كُورُهُتٌ اَنْ اُخْرِجَکُمْ - مجھ کو یہ برا معلوم ہوا کہ تم کو سختی اور تنگی میں ڈالوں (ایک روایت میں اُخْرِجَکُمْ ہے یعنی تمہارا نکالنا مجھ کو برا معلوم ہوا)۔

اَكْثَرُوا عَلَيْهَا مِنَ التَّخْوِيْجِ - ان کو خوب تنگ کرو (کہ مسلمان کو ترک کلام تین دن سے زیادہ درست نہیں ہے، تم نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے بات کرنا کیوں چھوڑ دی، اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حضرت عائشہؓ نے جان بوجھ کر تین دن سے زیادہ کیسے چھوڑا؟ کیونکہ حضرت عائشہؓ ان سے ملی نہیں، ملاقات ہونے پر تین دن سے زیادہ ترک کلام اور سلام منع ہے)۔

اَرَادَ اَنْ لَا يُخْرِجَ اُمَّتَهُ - (آپ نے جو دو نمازوں کو ملا کر پڑھا) اس سے یہ مطلب تھا کہ اپنی امت پر سختی نہ ہو۔ (ان کو آسانی ہو جائے، اگر کوئی ضروری کام ہو یا بیماری کا عذر ہو تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں، افسوس ہے کہ حنفیہ نے اس آسانی سے فائدہ نہیں اٹھایا، حالانکہ امامیہ نے اپنی کتابوں

میں متواتر روایتوں سے ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے جمع بین الصلوٰتین نقل کیا ہے اور اہل سنت کی کتابوں میں بھی ابن عباسؓ سے بہ صحت منقول ہے۔ باوجود اس کے حضرت اہل بیت رسالت کے طریق کو نہ لینا اور امام ابوحنیفہؒ کے طریق پر جمے رہنا ایک عجیب امر ہے۔

تَخْرُجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ - ہم صفا و مروہ کے بیچ میں پھیرے کرنا برا جانتے تھے (یعنی گناہ سمجھتے تھے۔ اس کے رد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ یوں فرمایا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا)۔

تَخْرُجُوا - پرہیز کرو! تَخْرُجُوا أَنْ يَأْكُلُوا مَعَهُمْ - انھوں نے اپنے اوپر تنگی کی، یتیموں کے ساتھ کھانا کھانا باعث گناہ سمجھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَخْرُجُ فُلَانٌ - جب وہ کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے گناہ اور تنگی سے نکل جائے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْرَجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ - یا اللہ میں ان دونوں ناتوانوں (عورت اور یتیم) کے حقوق کو حرام کرتا ہوں (جو کوئی ان کا حق مار لے گا اس نے حرام کام کیا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

خَرَجَ عَلَيَّ ظُلْمُكَ - اپنا ظلم مجھ پر حرام کر! خَرَجَهَا يَا أَخْرَجَهَا بِتَطْلِيقَةٍ - ایک طلاق دے کر اس عورت کو حرام کر ڈال۔

حَتَّى تَرَكُوهُ فِي حَرْجَةٍ - یہاں تک کہ آپ کو درختوں کے ایک جھنڈ میں چھوڑ دیا۔

نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ فِي مِثْلِ الْحَرْجَةِ - میں نے ابو جہل کو جھنڈ جھاڑوں کی طرح دیکھا (یہ معاذ بن عمرو کا قول ہے)۔

إِنَّ مَوْضِعَ النَّبِيِّ كَانَ فِي حَرْجَةٍ وَ عَصَاهُ - خانہ کعبہ کا مقام جھنڈ درختوں اور کانٹے دار جھاڑوں میں تھا۔ لَا يَخْرُجُ - اس کا دل تنگ نہیں ہوتا (عرب لوگ کہتے ہیں خَرَجَ فُلَانٌ جب کسی کام کے کرنے میں ڈرے)۔

وَلَا يَكُونُ مِنْكُمْ مُخْرَجُ الْإِمَامِ - تم میں کوئی ایسا

نہ کرے کہ امام کو اس کام میں پھنسا دے جس کو وہ برا جانتا ہے (مثلاً اچھے آدمیوں کی چغلی اس سے کھائے وہ چغلی کو سچ سمجھ کر ان پر لعنت کرے)۔

مَنْ نَزَلَ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ عِنْدَ الْإِمَامِ فَهُوَ مُخْرَجُ الْإِمَامِ - جو امام کے پاس اس رتبہ کو پہنچ جائے کہ امام اس کی بات سنے وہی امام کا مُخْرَجُ ہے یعنی اس کو آفت میں ڈالنے والا گناہ میں پھنسانے والا (اگر وہ جھوٹی شکایت لوگوں کی کرے جیسے کہتے ہیں ہر کہ شہ آں کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید)۔

خُرْجُوحٌ - لمبی اونٹنی یا دہلی اونٹنی یا جاندار۔ قَدِمَ وَفُلْدٌ مَذْحَجٌ عَلَى حَرَا جِجَحٍ - مذحج قبیلے کے ایلمچی لمبی اونٹنیوں پر آئے۔ حَرُ جَمَّةٌ - الٹ پلٹ کرنا۔

إِخْرَاجُهُمْ - ایک کام کا قصد کر کے پھر اس سے باز آ جانا اکٹھا ہونا ہجوم کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

خَرَجْتُ الْإِبِلَ فَأَخْرَجْتُ جَمْعًا - میں نے اونٹوں کو لوٹا وہ ایک ایک لوٹ گئے اکٹھا ہو گئے۔

وَالَّذِيخُ مُخْرَجُ جَمْعًا - اس قحط نے بجوتک کو منقبض اور ترش رو کر دیا (یعنی ایسا سخت قحط تھا کہ اس کا اثر درندوں تک بھی پہنچا)۔

إِنَّ فِي بَلَدِنَا حَرَا جَمَّةً - ہمارے شہر میں چور ہیں۔ ابن اثیر نے کہا یہ غلطی ہے صحیح حَرَا جَمَّةً ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

خَرُودٌ - قصد کرنا، روکنا، سوراخ کرنا، غصہ ہونا، اکیلا ہونا، بوجھل ہونا۔

فَرَفَعَ لِي بَيْتٌ خَرِيدٌ - مجھ کو ایک اکیلا گھر (سب گھروں سے الگ) اٹھا کر بتلایا گیا۔

خَرِيدٌ اور وَحِيدٌ اور فَرِيدٌ - سب کے ایک معنی ہیں یعنی اکیلا، یکہ و تنہا لوگوں سے الگ۔ عرب لوگ کہتے ہیں: تَخَرُّدُ الْجَمَلِ - اونٹ الگ ہو گیا (یعنی دوسرے اونٹوں کے ساتھ نہیں بیٹھا)۔

حَوَدَ عَلَيَّ قَوْمِهِ - اپنی قوم سے جدا ہو کر چل دیا،
اکیلا جا کر اتر ا۔

وَقَطَعْتُ مَحْرَدَهَا - میں نے ایک ٹکڑا اس میں سے
کاٹ لیا۔

وَالَّذِينَ يَغْضِبُونَ لِمَحَارِمِي إِذَا اسْتَعْلَتْ
كَالْنَجْمِ إِذَا حُرُوتٌ - (جن لوگوں کو عرش کا سایہ ملے گا،
ان میں) وہ لوگ ہیں جو حرام کاموں کے حلال کئے جانے پر
ایسے غصے ہوتے ہیں جیسے چیتا غصہ ہوتا ہے (کہتے ہیں چیتے کا
غصہ بہت سخت ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالتا
ہے)۔

حُرٌّ - گرم ہونا، سخت ہونا، حریرہ پکانا۔

حُرٌّ - آزاد۔

تَحْرِيرٌ - آزاد کرنا، صاف خوش خط لکھنا۔

مَنْ فَعَلَ كَذَا فَلَهُ جِذْلُ مَحْرُورٍ - جو شخص ایسا ایسا
کرے اس کو ایک آزاد کئے ہوئے بردے کے برابر ثواب
ملے گا (یعنی جتنا ثواب بردے کے آزاد کرنے میں ملتا ہے)
عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرَّ الْعَبْدُ يَحُرُّ حَرَارًا - غلام آزاد ہو گیا۔

فَلَهُ أَجْرٌ مِمَّنْ اشْتَرَى الْمُحْرُورَ - (جو کوئی سورہ نسا
پڑھے) اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسے ایک غلام کو خرید کر کے
آزاد کر دے۔

فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحْرُورُ - میں آزاد کیا ہوا

ابو ہریرہ ہوں۔

شَرَارُكُمْ الَّذِينَ لَا يُعْتَقُ مَحْرُورُهُمْ - تم میں برے
وہ لوگ ہیں جن کا آزاد کیا ہوا بردہ آزاد نہیں ہوتا (کسی طرح
اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے، آزاد کر کے پھر اس سے خدمت
لیتے ہیں جب وہ الگ ہونا چاہتا ہے تو کہتے ہیں یہ ہمارا غلام
ہے (پھر غلامی کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں)۔

حَاجَتِي عَطَاءُ الْمُحْرَرِينَ (عبداللہ بن عمرؓ نے
معاویہؓ سے کہا) میرا مطلب یہ ہے کہ تم محررین کو ان کی تنخواہ
دے دو! (محررین سے مراد وہ لوگ ہیں جو دوسرے ملک

والے مسلمان ہو گئے تھے، ان کو موالی بھی کہتے ہیں ان لوگوں
کے نام دفتر میں نہیں لکھے جاتے تھے بلکہ اپنے اپنے مالکوں
کے ذیل میں یہ تنخواہ پاتے تھے۔ عبداللہ ابن عمرؓ نے معاویہ
سے سفارش کی کہ ان کی تنخواہیں دلوادو ایسا نہ ہو ان کا دل
اسلام سے پھر جائے اور کہا کہ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا،
آپؐ کے پاس جب کچھ مال آتا تو پہلے ان لوگوں کو دیتے)۔
أَوَّلَ مَا جَاءَ بَدَاءَ بِالْمُحْرَرِينَ - میں نے آنحضرتؐ
کو دیکھا، آپؐ کے پاس جو کچھ مال آتا تو پہلے محررین سے
شروع کرتے (ان کو دیتے)۔

كَانَ عَلَيَّ عَائِشَةُ مُحْرُورًا - حضرت عائشہؓ پر ایک
بردہ آزاد کرنا تھا۔

مَنْ اغْتَبَدَ الْمُحْرُورَ - جو شخص آزاد کئے ہوئے
بردے کو پھر غلام بنالے۔

أَفَمِنْكُمْ عَوْفُ الَّذِي يُقَالُ فِيهِ لَا حُرَّ بِوَادِي
عَوْفٍ - کیا تمہارے ہی قبیلہ میں عوف ہے جس کی نسبت یہ کہا
جاتا ہے کہ عوف کی وادی میں کوئی آزاد شخص نہیں ہے (عوف
بن محم بن ذبل بن شیبان ایک شخص تھا عرب میں بڑا صاحب
رعب اور صاحب ہمت، جس کو وہ پناہ دیتا، پھر اگر بادشاہ بھی
اس کو مانگتا تو وہ نہ دیتا۔ اس کے زمانے میں عرب میں یہ مثل
ہو گئی تھی کہ عوف کے ملک میں کوئی آزاد نہیں ہے۔ یعنی جتنے
لوگ وہاں رہتے ہیں سب عوف کے لونڈی غلاموں کی طرح
ہیں)۔

قَالَ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي كُنَّ يَخْرُجْنَ إِلَى
الْمَسْجِدِ لَا رَدَّ كُنَّ حَرَائِرَ - حضرت عمرؓ نے ان عورتوں
سے کہا جو مسجد کو جایا کرتیں، میں تم کو آزاد عورتیں بناؤں گا
(صاحب نہا یہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم پر گھر میں رہنا
لازم کر دوں گا کیونکہ پردے کا حکم آزاد عورتوں کے لئے ہوا
تھا نہ لونڈیوں کے لئے۔ میں کہتا ہوں پردے کا یہ مطلب کہاں
تھا کہ نماز کے لئے مسجد میں نہ جاؤ یا ضرورت سے بازار میں نہ
جاؤ۔ آنحضرتؐ کی بیویاں اور صاحبزادیاں پردے کا حکم
اترنے کے بعد بھی کام کاج کے لئے باہر نکلتیں مسجدوں میں

نماز کے لئے حاضر ہوتیں۔ حضرت عائشہؓ نے تو آنحضرتؐ کے بعد حج کیا اور جنگ جمل میں بصرہ تک تشریف لے گئیں۔ حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے ترکہ طلب کیا اور ان سے گفتگو کی تو حضرت عمرؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ یہ عورتیں لونڈیاں تھیں جو بغیر سارے لباس پہنے مسجدوں میں آئیں آپؐ نے فرمایا۔ میں تم کو آزاد بناؤں گا یعنی تم کو بھی آزاد عورتوں کی طرح مسجدوں میں سارے لباس پہن کر آنا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

إِنَّهُ بَاعَ مُعْتَقًا فِي حَرَارِهِ - حجاج نے ایک بردے (غلام) کو آزاد ہونے کے بعد بیچا۔ (کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں۔

قَنَوءًا فِي حُرَّتَيْهَا لِلْبَصِيرِ بِهَا!
عَتَقَ مُبِينٌ وَ فِي الْخَدَّيْنِ تَسْهِيلٌ
یہی ناک والی اس کے کانوں سے دیکھنے والے کو آزادی اور شرافت معلوم ہوتی ہے۔ اس کے رخسار بھرے ہوئے ہیں (یعنی برابر نہ کہ پھولے ہوئے)۔ تو حُرَّتَيْنِ سے دوکان مراد ہیں۔

يَقِيكَ حَرًّا مَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الْعَمَلِ يَا حَارًّا مَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الْعَمَلِ - (حضرت علیؓ نے جناب فاطمہؓ زہراؓ سے کہا، تم آنحضرتؐ کے پاس جاؤ اور آپؐ سے ایک غلام مانگو) جو ان کاموں کو مشقت سے تم کو بچائے یا اس سخت اور محنت کے کاموں سے بچائے جو تم کرتی ہو۔

وَلِي حَارًّا مَنْ تَوَلَّى قَارًّا - (ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے جو حضرت عثمانؓ کا قریبی رشتہ دار تھا، شراب پی۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا تم اس کو کوڑے لگاؤ! حضرت علیؓ نے جناب امام حسنؓ کو حکم دیا کہ ولید کو کوڑے لگاؤ! آپؓ نے فرمایا) اجی حضرت جو شخص خلافت کے مزے لوٹتا ہے اسی کو اس کی سختی بھی اٹھانے دیجئے (یعنی خلافت کی لذت تو حضرت عثمانؓ اٹھائیں اور کوڑے وغیرہ لگانے کو ہم مامور کئے جائیں یہ کیا بات ان ہی کو لگانے دیجئے۔ حضرت علیؓ یہ سن کر خفا ہوئے اور عبد اللہ بن جعفر سے کہا، تم ولید کو کوڑے مارو!

انہوں نے کوڑے لگائے)۔

حَتَّى أُذِيقَ نِسَاءَهُ مِنَ الْحَرِّ مِثْلَ مَا أَذَاقَ نِسَاءِي - جب تک میں اس کی عورتوں کو بھی ویسا ہی نہ جلاؤں (یعنی ذہنی اذیت نہ دوں) جس طرح اس نے میری عورتوں کو جلایا۔

فِي كُلِّ كَبِدٍ حَوْرَى أَجْرٌ - ہر جگر (یعنی کلیجہ) کو ٹھنڈا کرنے میں، جس میں گرمی ہو (یعنی پیاس یا زندگی) ثواب ملے گا۔

فِي كُلِّ كَبِدٍ حَارَّةٍ أَجْرٌ - (اس کے بھی وہی معنی ہیں)۔

فِي كُلِّ كَبِدٍ حَوْرَى رَطْبَةٌ أَجْرٌ - ہر گرم اور تر جگر (کو ٹھنڈا کرنے) میں اجر ملے گا (مطلب یہ ہے کہ ہر جانور کو جو زندہ ہو یا پیاسا ہو پانی پلانے میں ثواب ہے۔ جب جانور پیاسا ہوتا ہے تو جگر میں تری آ جاتی ہے۔ بعض نے کہا، تری سے زندگی مراد ہے کیونکہ مردے کا جگر خشک ہوتا ہے)۔

إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بَقَرَاءِ الْقُرْآنِ - یمامہ کی جنگ میں قرآن کے قاریوں کا سخت قتل ہوا (یعنی اس دن بہت سے قرآن کے قاری مارے گئے۔ ایک روایت میں اسْتَحَرَّ ہے جیم مجہ ہے، یعنی قتل نے بہت سے قاریوں کو لے لیا۔ مطلب وہی ہے کہتے ہیں اس جنگ میں سات سو قاری مارے گئے اور پانچ سو دوسرے لوگ)۔

مَا دَخَلَ جَوْفِي مَا يَدْخُلُ جَوْفَ حَرَّانِ كَبِدٍ - میرے پیٹ میں وہ نہیں گیا جو گرم کلیجے کے جوف میں جاتا ہے۔

حَرَّانٌ - بروزن فَعْلَانِ صِغَةً مبالغہ ہے حَرٌّ سے اور حَوْرَى اس کا مونث ہے۔

حَمْسَ الْوَعَا وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ - جنگ سخت ہو گئی اور موت (کا بازار) گرم ہو گیا۔

لَا خَمْسَ إِلَّا جَنْدُلُ الْآخَرَيْنِ - (معاویہؓ نے جنگ صفین میں اپنے ساتھیوں کی تنخواہوں میں پانچ پانچ سو کا اضافہ کیا جب جنگ شروع ہوئی تو حضرت علیؓ کے ساتھی ان

ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِّنْ حَرٍّ وَجْهَهُ - پھر اس کے چہرے پر کچھ مار لگائے۔

مَا رَأَيْتُ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ إِلَّا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ آخِرَ حُسْنًا مِّنْهُ - میں نے آنحضرتؐ کے مشابہ امام حسنؑ سے زیادہ کسی کو نہیں۔ اتنی بات تھی کہ آنحضرتؐ کا حسن ان سے بھی بڑھ کر تھا۔

ذُرِّيٌّ وَ أَنَا أَجْرٌ لَّكَ - تو آٹے کو صاف کر (اس کا بھوسا ہوا میں اڑا دے) میں تیرے لئے حریرہ بناؤں (حریرہ مشہور غذا ہے جو آٹے اور گھی اور پانی سے بنتا ہے بعض نے کہا آٹے اور دودھ سے)۔

أَحْوَرِيَّةٌ أَمْتُ - (ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا) کیا حاضہ عورت نمازوں کی قضا پڑھے؟ انھوں نے فرمایا) تو حَوْرُورِيٌّ تو نہیں (حَوْرُورِيٌّ ایک گروہ تھا خارجیوں کا جو حوراء میں جمع ہوئے تھے۔ حوراء ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب حضرت علیؑ نے ان کو مارا اور قتل کیا۔ ابن اثیر نے کہا خارجیوں کا تشدد اور غلو دین کے بارے میں مشہور ہے۔ حضرت عائشہؓ نے اس عورت کے سوال پر یہ خیال کیا کہ کہیں یہ عورت بھی انہی میں سے نہ ہو)۔

حَوْرُورٌ - شدید گرمی کو بھی کہتے ہیں۔

يُسْتَحْلُ الْحَوْرُ وَالْحَوْرِيَّةُ - عورت کی فرج اور ریشمی پوشاک حلال کر لی جائے گی۔

(حَوْرٌ اصل میں حَوْرٌ تھا جیسے اوپر گزر چکا۔ بعض نے الْحَوْرُ بہ تشدید را پڑھا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ایک روایت میں الْحَوْرُ ہے وہ ایک ریشمی کپڑا ہے مشہور)۔

فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَوْرَانِ - آزاد عورتوں سے نکاح کرے (کیونکہ لونڈی اولاد کی تعلیم و تربیت کیا خاک کرے گی وہ خود بے ادب اور بے تعلیم ہوتی ہے)۔

حَرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا قُلْتُ وَمَا لَا بَتَاهَا قَالَ مَا أَحَاطْتُ بِهِ الْحَوْرَتَانِ - آنحضرت ﷺ نے مدینہ کے

سے کہنے لگے) پانچ سو دانسو کچھ نہیں ملیں گے البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر تم کو ملے گا (یعنی ناکام ہو کے مارے جاؤ گے)۔ (خطابی نے کہا جب عرنی سے روایت ہے کہ ہم جل کے دن حضرت علیؑ کے ساتھ تھے آپ نے جتنا مال فوج میں تھا وہ سب تقسیم کر دیا۔ ہم میں سے ہر ایک آدمی کو پانچ پانچ سو روپے ملے انہی میں سے ایک شخص صفین کے روز کہنے لگا

قُلْتُ لِنَفْسِي السُّوءَ لَا تَفْرَيْنَ

لَا خَمْسَ إِلَّا جَنْدَلُ الْآخَرَيْنَ

میں نے اپنے دل سے کہا بھاگو نہیں یہاں پانچ سو نہیں ہیں البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر ہے)۔

آخَرَيْنَ - جمع ہے حَوْرَةٌ کی برخلاف قیاس جیسے ثَبَيْنَ اور قُلَيْنِ ثَبَةً اور قُلَّةً کی بعض نے کہا یہ آخَرَةٌ کی جمع ہے۔

فَكَانَتْ زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ لَا تُفَارِقُنِي حَتَّى ذَهَبَتْ يَوْمَ الْحَوْرَةِ - (جابرؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ نے (اونٹ کی قیمت میں جو سونا) مجھ کو زیادہ دیا تھا وہ ہمیشہ (برکت کے لئے) میرے پاس رہتا کبھی جدا نہ ہوتا۔ مگر حرہ کے دن وہ میرے پاس سے جاتا رہا (حرہ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین) (یزید طعون نے مسلم بن عقبہ کے ماتحت ایک فوج کثیر اہل مدینہ پر بھیجی تھی جس میں بہت سے صحابہؓ اور تابعینؓ شہید ہوئے اور حرم محترم کی بے حرمتی ہوئی اسی دن کو حرہ کا دن کہتے ہیں)۔

فَيَضْرِبُ بِحَدِّهِ عَلَى حَوْرَةٍ - تلوار کی دھار پتھر پر مار دے (تاکہ اس کی دھار کند ہو جائے اور کسی کو اس سے مار نہ سکے۔ یہاں حرہ سے پتھر مراد ہے)۔

أَعْجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرٌّ وَجْهَهَا - (ایک شخص نے لونڈی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا تجھے منہ کے علاوہ اور کہیں مارنا نہیں ہو سکتا۔

حُرُّ الْوَجْهِ - چہرے کا سامنے کا رخ۔

حُرُّ الدَّارِ - مکان کا بالکل درمیانی حصہ یا مکان کا عمدہ مقام۔ (اس طرح حُرُّ الْأَرْضِ اور حُرُّ الْفَاكِهَةِ یا حُرُّ الْبَقْلِ یا حُرُّ الطَّيْنِ میوے یا ترکاری یا مٹی کی عمدہ قسم)۔

دونوں لابتوں کے بیچ میں حرم مقرر کیا۔ میں نے پوچھا ”لابتوں“ سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا۔ دونوں پتھر لے کنارے (جن میں ایک کو حَوْزَةُ وَاِقِمِ کہتے ہیں دوسرے کو حَوْزَةُ لَيْلِیَ)۔

أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ إِبْرَآذُ كَبِدِ حَوْی - افضل صدقہ یہ ہے کہ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرے (اس کو پانی پلائے)۔

الطَّيْنُ الْحَوْزُ يُجْعَلُ عَلَی دَمِ الْمَمِیَّتِ الَّذِی لَا یَنْقَطِعُ - خالص مٹی مردے کے خون پر رکھی جائے جب کہ وہ بند نہ ہوتا ہو (اس سے بند ہو جائے گا)۔

فَقَرَّبَ إِلَینَا حَرِیْرَةٌ - حضرت علیؑ ہمارے سامنے حریرہ رکھا (مجمع البحرین میں ہے۔ بعض نے کہا، حریرہ وہ ہے کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے بہت سا پانی ڈال کر ایک ہانڈی میں آگ پر چڑھا دیں جب وہ پک جائے تو اس پر آٹا چھڑک دیں۔ اگر صرف آٹے ہی کا بنا میں اور اس میں گوشت نہ ہو تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں) (یہ دن نحر کا تھا ہم نے کھایا اور عرض کیا۔ امیر المومنین! اب تو خداوند کریم نے بہت دولت دی ہے اتنی تنگی کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا (عبداللہ بن اویس) میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے ”خليفة كوالله كماله في من سرف دو پيالے لینا درست ہے۔ ایک پیالہ اپنے کھانے کے اور دوسرا لوگوں کے سامنے رکھنے کے لئے“۔ باقی کل دولت مسلمانوں کے کاموں میں صرف کی جائے۔)

حَوْزٌ - حفاظت کرنا، جوڑنا، جمع کرنا۔

فَحَوْزُ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ - میرے بندوں کو پہاڑ طور پر جمع کر۔ (ایک روایت میں فَحَوْزَبُ ہے۔ معنی وہی ہیں دوسری روایت میں فَحَوْزُ ہے۔ یعنی ان کو اس رستہ سے ہٹا کر طور پہاڑ پر لے جا)۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِي حَوْزِ حَارِزٍ - یا اللہ ہم کو محفوظ اور مضبوط پناہ میں کر دے (قیاس یہ تھا کہ حَوْزٌ مُحَوَّزٌ کہتے کیونکہ اس کا فعل أَحْوَزَ آیا ہے لیکن حدیث میں یوں یہ مروی ہے۔)

حَوْزٌ مَنِيْعٌ يَاحِوُزُ حَصِيْنٌ يَاحِوُزُ حَوِيْزٌ - مضبوط پناہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ شروع رات میں وتر پڑھ لیتے اور کہتے وَاحِوُزًا وَابْتَغِي النَّوَافِلَ - دوسری روایت میں ہے یوں کہتے أَحْوَزْتُ نَهْبِي وَابْتَغِي النَّوَافِلَ - مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنا سرمایہ محفوظ اور اجر حاصل کر لیا (یعنی وتر ادا کر کے) اب نفل نمازیں چاہتا ہوں (یعنی اگر آنکھ کھلی تو نفل پڑھوں گا۔ یہ ایک مثل ہے جس کو عرب لوگ اس وقت کہتے۔ جب کوئی شخص اپنا مطلب حاصل کر کے پھر اور زیادہ کا طلب گار ہو)۔

لَا تَأْخُذُوا مِنْ حَزَزَاتِ أَمْوَالِ النَّاسِ شَيْئًا - زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ عمدہ چوکھے مالوں میں سے کچھ نہ لیا کرو (یہ جمع ہے حَوْزَةٌ يَاحِوُزَةٌ کی اور مشہور روایت حَزَزَاتِ ہے بہ تقدیم رائے مجملہ برائے مہملہ)۔

خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لَا حَوْزَةَ - میں ایک پہاڑ کی طرف نکلا اس کو جمع کرنے یا محفوظ کرنے کے لئے (ایک روایت میں لَا حَوْزَةَ ہے یہ حِيَازَةٌ سے ہے بمعنی جمع کرنا)۔

حَوْزُ اللَّامِيْنِ - آنحضرتؐ اُمّی لوگوں (یعنی عربوں) کے پشت پناہ تھے (تاکہ شیطان کے شر سے یا عجمی لوگوں کے حملہ سے محفوظ رہیں۔ بعض نے کہا کہ اللہ کے عذاب سے کیونکہ قرآن میں ہے ”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ“)۔

حَوْزٌ - تعویذ کو بھی کہتے ہیں۔

كَانَ لَهُ حَوْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ - یہ اس کے لئے شیطان سے محفوظ رکھنے والا ہوگا۔

لَا حَوْزَةَ مِنَ الْقَتْلِ - تاکہ میں اسے مارے جانے سے بچاؤں۔

حَوْسٌ يَاحِوَاْسَةُ - نگہبانی۔ چرانا۔

حَوْسٌ - ایک مدت دراز تک جینا۔

لَا قَطْعَ فِي حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ - اگر پہاڑ پر کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو اس کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ (کیونکہ پہاڑ کی چیز محفوظ نہیں ہے)۔

آئے ہیں، مشہور روایت حارث ہے جیسے اوپر گزر چکا۔
قِصَّةٌ مِّنْ شَعْرِ كَانَتْ فِي يَدِ حَرْسِيٍّ - معاویہؓ ایک
گچھا بالوں کا لیا جو ان کی محافظ سپاہ (شاہی گارڈ) کے ہاتھ میں
تھا۔

حَرْسِيٍّ - مفرد ہے حُرَّاس اور حُرَّاس اور اَحْوَس کا
یہ تینوں جمع کے صیغے ہیں، یعنی بادشاہ کے وہ سپاہی جو اس کی
حفاظت کرتے ہیں۔

لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يُحْرُسُنِي - کاش کوئی نیک بخت
مرد میری نگہبانی کرتا (رات کو میرے چوکی پہرہ پر رہتا، اس
حدیث سے خوف کے وقت چوکی پہرہ رکھنے کا جواز نکلتا ہے
اور یہ حدیث اس وقت کی ہے جب یہ آیت نہیں اتری تھی۔
وَاللّٰهُ يَعَصْمُكَ مِنَ النَّاسِ لَمْ يَكُنْ لَكَ كَرَامِي - آپ نے جو
چوکی پہرہ مقرر کیا، تو یہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ
توکل اسباب کے قطع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اسباب حاصل
کر کے مُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ پر اعتماد کرنے کا نام ہے۔
مِنْ حُرَّاسِ رَسُولِ اللّٰهِ - آنحضرتؐ کے چوکی داروں
میں سے۔

اللّٰهُمَّ احْرُسْنِي مِنْ حَيْثُ اخْتَرَسُ وَمِنْ حَيْثُ لَا
اخْتَرَسُ - یا اللہ میری حفاظت کر اس جگہ سے جہاں سے میں
حفاظت کر سکتا ہوں اور جہاں سے حفاظت نہیں کر سکتا۔

حَوْشٌ - گوہ کا شکار کرنا (وہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ
گوہ کے سوراخ پر جا کر لکڑی وغیرہ باہر سے مارتے ہیں یا ہاتھ
سے پھٹ پھٹ کرتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ سانپ آ گیا اور دم
باہر نکال کر سوراخ کے منہ پر آ جاتا ہے اس وقت اس کا
سوراخ گرا کر بند کر دیتے ہیں۔ پھر اس کو پکڑ لیتے ہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ بِضَبَابٍ اخْتَرَسَهَا - ایک شخص
آنحضرتؐ کے پاس چند گوہ لایا۔ جن کو اس نے شکار کیا تھا۔
(اصل میں اخْتَرَسَ کے معنی کھانے اور جمع کرنے کے ہیں)۔
وَتُحْتَرَسُ بِهِ الضَّبَابُ - اور کھجور سے گوہ کا شکار ہوتا

سُبُلٌ عَنْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ فِيْهَا غُومٌ حُرْمٌ
مِثْلُهَا وَجَلَدَاتٌ نَّكَالًا فَاِذَا اَوَى بِهَا الْمُرَاحُ فَفِيْهَا
الْقَطْعُ - آپ سے پوچھا گیا، اگر کوئی پہاڑ کی چیز چرائے؟
آپ نے فرمایا اس کی قیمت کے برابر تاوان دے اور چند
کوڑے سزا کے لئے کھائے۔ البتہ اگر وہ چیز اپنے مقام میں لا
کر رکھی جائے (مثلاً بکریاں اپنے تھان میں آ جائیں) پھر
وہاں سے کوئی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حَرِيْسَةٌ - اس بکری کو کہتے ہیں جو رات کو اپنے تھان
کے سوا اور کسی مقام میں رہ جائے یا وہ بکری جو رات کو چرائی
جائے اہل عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ يَأْكُلُ الْحَرَسَاتِ - یعنی وہ لوگوں کے لوٹ
کے مال چرا لیتا ہے۔

اِحْتِرَاسٌ - کسی جانور کا چراگاہ سے چرا لینا۔
اِنَّ غِلْمَةً لِّحَاطِبٍ اِخْتَرَسُوا نَاقَةً رَّجُلٍ
فَانْتَحَرَوْهَا - حاطب کے غلاموں نے ایک شخص کو اونٹنی چرائی
اور اس کو نحر کر ڈالا۔

ثَمَنُ الْحَرِيْسَةِ حَرَامٌ لِّعَيْنِهَا - چوری کی چیز کی
قیمت بالکل حرام ہے (یعنی جیسے چوری کا مال کھانا حرام ہے
اسی طرح اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے)۔

اِنْ كَانَ فِي الْحَرَاْسَةِ - اگر فوج کی اس ٹکڑی میں
رہے جو دشمن کی نگہبانی کرتی ہے (یعنی لشکر کے آگے رہتی ہے
جس کو بکٹ پہرہ کہتے ہیں۔ پہلے دشمن سے اسی کی مڈ بھیڑ ہوتی
ہے۔ یہ ٹکڑی مقدمہ الجیش کا ایک جز ہوتی ہے۔ ساقۃ الجیش
پیچھے کی فوج دشمن کے حملہ کے وقت مقدمہ والوں کو اور لوٹتے
وقت ساقۃ والوں کو زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ
امام جس ٹکڑی میں رہنے کا حکم دے اس میں رہے کوئی عذر نہ
کرے)۔

وَاصْدَقُهَا حَارِسٌ - سب ناموں میں سچا ”حارس“
ہے (یعنی کمانے والا، کیونکہ احترا اس کے معنی کمائی کے بھی

ہے) گوہ کھجور کا پسند کرتا ہے)۔

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا يَنْفِرُ مِنَ الْحَوْشِ مِثْلَهُ (میں نے معاویہ کے مانند کسی کو مکرو فریب سے نفرت کرتے نہیں دیکھا۔

نَهَى عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ - آنحضرتؐ نے جانوروں کو ایک دوسرے پر ابھارنے سے (ان کو لڑانے سے) منع فرمایا (جیسے اونٹوں اور ہاتھیوں اور مینڈھوں اور مرغوں اور بیروں کو لوگ لڑاتے ہیں یہ حرام ہے باتفاق علماء)۔

إِنِّي لَأَسْمَعُ بَيْنَ فِخْدَيْهَا مِنْ نَفْقِهَا مِثْلَ فَشِيشِ الْحَوَائِشِ - میں اس کو دونوں رانوں کے درمیان اس کی چادر کے کونے سے ایسی آواز سن رہا تھا جیسے سانپوں کے چلنے سے سنائی دیتی ہے۔

حَوَائِشُ جَمْعُ هُوَ حَوِيشَةٌ كِي - یہ ایک سانپ ہے۔ بعض نے کہا حریش ایک دریائی جانور کا نام ہے۔ بعض نے کہا گینڈے کو حریش کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حریش ایک کیڑا ہے بہت سے پاؤں والا وہ اکثر کان میں گھس جاتا ہے اور پاؤں سے پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں جب تک گرم لوہے سے داغانہ جائے (میں کہتا ہوں ہندی میں اس کو گملا اور کمل کیڑا کہتے ہیں اور حریش بہت کھاؤ اونٹ کو بھی کہتے ہیں)۔

وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ - (شیطان اس سے مایوس ہو گیا کہ عرب کے جزیرے میں اس کی پرستش کی جائے۔ اس لئے کہ توحید لوگوں کے دلوں میں جم گئی) اب یہی کرے گا کہ ان کو آپس میں ایک دوسرے پر ابھارے گا (لڑائی اور فساد کرائے گا۔ یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ذی الخلقہ کے گرد عرب کی عورتیں پھر چوترڈ منکائیں گی یا لات اور عزے پھر نہ پوجے جائیں گے کیونکہ یہ علامات قرب قیامت کی ہیں اور اس حدیث میں وہ زمانہ مراد ہے جو اس وقت تک ختم ہو جائے گا۔ (طیبی نے کہا بت کا پوجنا گویا شیطان کو پوجنا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے حکم سے

کیا جاتا ہے)۔

فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ - حضرت علیؑ کہتے ہیں (جب حضرت فاطمہؑ نے آنحضرتؐ سے پہلے احرام کھول ڈالا) تو میں آنحضرتؐ کے پاس گیا اس نیت سے (کہ ان کی شکایت کر کے) آنحضرتؐ کا غصہ ان پر کراؤں۔

إِنَّ رَجُلًا أَخَذَ مِنْ رَجُلٍ آخَرَ ذَنَابَرًا حُرْشًا - ایک شخص نے دوسرے شخص سے نئی اشرفیاں لیں جن پر سکوں کے حرفوں کی تختی تھی یہ آخوش کی جمع ہے بہ معنی سخت اور کھرکھرا۔ فَلَمَّا جَاءَ أَبِي حَرْشَهُ عَلَى - جب میرا باپ آیا تو اس کو مجھ پر غصہ دلایا۔

حَوْشَفٌ - چھوٹی مچھلیاں اور چھوٹی چڑیاں اور ناتواں اور بوڑھے پیدلوں کی جماعت۔

إِحْوِشَافٌ - تیار ہونا۔

حَوْشَفٌ - سخت زمین۔

أَرَى كَتِيبَةَ حَوْشَفٍ - میں چھوٹے چھوٹے کمزور پیدلوں کا ایک گروہ دیکھتا ہوں۔

حَوْصٌ - پھاڑ ڈالنا، پوست نکالنا۔

حَوْصٌ - رتجھ جانا، طمع کرنا۔

تَحْرِيشٌ - ابھارنا، طمع دلانا۔ جیسے تَوَغِيبٌ رغبت دلانا، ابھارنا۔

الْحَارِصَةُ - وہ زخم جس سے کھال چر جائے (اہل عرب کہتے ہیں)۔

حَوْصُ الْقَهَّارِ الثَّوْبِ - دھوبی نے ٹنچ ٹنچ کر کپڑا پھاڑ ڈالا۔

إِحْوِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ - جو کام تجھ کو مفید ہو (خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں اور اس میں کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو) اس کی حرص کر (یہ حدیث علم اخلاق کا ایک مجموعہ ہے۔ حاصل علم اخلاق کا یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی عیش اور راحت سے گزارے اس کی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ہر ایک کام سوچ کر کرے جس کام میں دنیا یا آخرت یا دونوں کا نقصان ہو یا

نقصان ہونے کا خطرہ ہو اس سے باز رہے اور جس کام میں کوئی ضرر کا خطرہ نہ ہو بلکہ اس سے فائدہ متصور ہو اس کو بجا لائے۔ رات دن ایسے ہی کاموں میں مصروف رہے۔

حَوْرِيصٌ - لاپچی اور بخیل (اس کی جمع حَوْرَاصٌ اور حَوْرَاصٌ اور حَوْرَاصٌ آئی ہے)۔

وَ تَتْرَكَ لِلْحَارِصِ كَذَا - حارص کے لئے اتنا میوہ چھوڑ دیا جائے۔ (یہاں حارص سے باغ کا نگہبان مراد ہے۔ یعنی حَارِصٌ كَذَا فی مجمع البحرین)۔

سَتَحْوِصُونَ - تم عنقریب حرص کرو گے (کرمانی نے کہا بہ کسرہ را بھی ہو سکتا ہے یعنی باب ضرب یضرب اور سمع یسمع دونوں سے آیا ہے)۔

حَوْرَضٌ - جسم بگڑ جانا، عقل جاتی رہنا، بے طاقت ہو جانا، رنج اور بیماری کا پرانا ہو جانا۔

مَامِنٌ مُؤْمِنٌ يَمْرَضُ مَرَضًا حَتَّى يُحْرِضَهُ - کوئی مسلمان ایسا نہیں جو بیمار ہو ایسی بیماری کہ اس کو دبا کر دے اس کا جسم گلا ڈالے، عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْرَضَهُ الْمَرَضُ - بیماری نے اس کو گلا ڈالنا تو ان کر دیا۔

فَهُوَ حَوْرَضٌ يَحَارِضُ - وہ بالکل گل گیا ہے (مرنے کے قریب ہو گیا ہے)۔

رَأَيْتُ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَامَةَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَنْتُمْ فَقَالَ بِخَيْرٍ وَ وَجَدْنَا رَبًّا رَحِيمًا غَفَرَلَنَا فَقُلْتُ لِكُلِّكُمْ فَقَالَ لِكُلِّنَا غَيْرَ الْأَحْرَاضِ - (عوف بن مالک نے کہا) میں نے محلم بن جثامہ کو خواب میں دیکھا، ان سے پوچھا تم کیسے ہو؟ انھوں نے جواب دیا اچھے ہیں خیریت سے اور ہم نے اپنے پروردگار کو بڑا مہربان پایا، اس نے ہمارے گناہوں کو بخش دیا۔ میں نے کہا، کیا تم سب بخش دیئے گئے؟

انھوں نے کہا ہاں ہم سب بخشے گئے مگر وہ لوگ جو احراض تھے (میں نے کہا احراض کون لوگ؟ انھوں نے کہا جن کی طرف لوگ انگلیاں اٹھاتے تھے یعنی برائی یا بدکاری، ایذا رسانی، فسق و فجور میں مشہور تھے یا جو بے دھڑک گناہ کیا کرتے تھے۔

انھوں نے اپنے تئیں تباہ کر ڈالا یا جن کے اعتقاد میں خلل تھا (یعنی بد مذہب مثلاً رافضی خارجی اور معتزلی وغیرہ)۔

وَ الْأَخْرِيصُ - اور احریض میں، یعنی کسم میں۔

حَوْرَضٌ - ایک وادی کا نام ہے احد پہاڑ کے پاس یا اشنان (مجمع البحرین میں ہے کہ حَوْرَضٌ یا حَوْرَضُ اشنان کو کہتے ہیں چونکہ وہ میل نکال ڈالتی ہے اس کو ہلاک کر دیتی ہے)۔

حَوْرَاضٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب۔ کہتے ہیں 'عڑے' بت وہیں تھا۔

حَارَضٌ عَلَى الْأَمْرِ - ہمیشہ اس کام کو کرتا رہا (جیسے وَ أَكْبَ اور وَ أَصَبَ سب کے ایک معنی ہیں)۔

حَوْرَفٌ - پھیرنا، موڑنا، کمانا، کنارہ۔

تَحْوِيفٌ - کلام کو بگاڑنا، بے ٹھکانے کر دینا۔

نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ كُلُّهَا كَنَانٌ شَافٍ - قرآن عرب کے سات لغتوں پر اترا ہے، جس لغت کو پڑھے وہ کافی ہے اور شافی (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر لفظ میں سات لغتیں ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ساتوں قبیلوں کے محاورات کے موافق اترا ہے۔ کہیں قریش کا محاورہ ہے کہیں

مذیل کا، کہیں ہوازن کا، کہیں یمن کا اور بعض لفظوں میں سات طرح کی قراءتیں بھی ہیں، بلکہ دس طرح کی بھی، جیسے

مالک یوم الدین اور عَبْدُ الطَّاعُوتِ میں۔ بعض نے کہا سات حرفوں سے ساتوں مشہور قراءتیں مراد ہیں۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے۔ ابن مسعود نے کہا۔ سات حرفوں سے یہ مراد ہے

کہ ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف دوسرا لفظ رکھے جیسے کوئی

أَقْبَلَ كَبِهْ يَاهْلَمُ يَا نَعَالِ سَبْ کے ایک معنی ہیں۔

أَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَأْتُونَ النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ - اہل کتاب ہمیشہ ایک ہی کروٹ پر صحبت کرتے ہیں۔

حَوْرَفٌ - کہتے ہیں دہلی اونٹنی کو بھی کیونکہ وہ لاغری کی وجہ سے حرف تہجی کی طرح ہوتی ہے۔

إِنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَوْؤَنَةِ أَهْلِي وَ شَغَلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَسَيَأْكُلُ الْأَبِيُّ بَكْرٌ مِّنْ

هَذَا وَ يَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ - (حضرت ابو بکر صدیقؓ جب خلیفہ ہوئے تو کہنے لگے کہ میرے قوم والے جانتے ہیں) میرا جو پیشہ تھا اس کی کمائی میرے گھر والوں کو کافی تھی (اچھی طرح میری گزر رہوتی تھی) اب میں مسلمانوں کے کام میں لگا دیا گیا (لوگوں نے مجھ کو خلیفہ بنایا) تو ابو بکر کی آل اولاد اب اسی مال میں سے (یعنی بیت المال میں سے) کھائے گی اور ابو بکر مسلمانوں کی خدمت کرے گا؛ (عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ يَحْتَرِفُ لِعِيَالِهِ وَ يَخْرِفُ - وہ اپنے بال بچوں کے لئے کماتا ہے بعض نے کہا وَ يَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ سے یہ مراد ہے کہ وہ مسلمانوں کے فائدے کے لئے تجارت بھی کریں گے یعنی بیت المال سے جو روپیہ میں اپنے اور گھر والوں کے ضروری خرچ کے لئے لوں گا اتنا ہی یا اس سے زیادہ تجارت کر کے اس میں پھر داخل کر دوں گا - یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی کمال عنایت اور شفقت تھی مسلمانوں پر ورنہ حاکم پر تجارت کرنا کچھ واجب نہیں ہے - اس قول سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو کوئی کسی مال کا ہتمام اور بندوبست کرتا ہو وہ ضرورت کے موافق اپنے اخراجات کے لئے اس میں سے لے سکتا ہے بشرطیکہ حاکم بالادست نے اس کی اجرت مقرر نہ کر دی ہو ورنہ اس سے زیادہ لینا حرام ہوگا) -

أَخْوَانُ يَحْتَرِفُ أَحَدُهُمَا وَ الْآخَرُ يَتَعَلَّمُ - دو بھائی تھے ان میں سے ایک محنت کر کے روٹی کماتا اور دوسرا طالب علم تھا علم حاصل کرتا تھا -

لِحِرْفَةٍ أَحَدِهِمْ أَشَدُّ عَلَى مَنْ عَيْلَتِهِ - ایک شخص کو پیشہ ور بنا دینا (روٹی کمانے کے لائق کر دینا) مجھ کو دشوار معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مفلس کو کچھ دے کر مال دار بنا دینا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کا پیشہ ور ہونا میرے دل پر ان کی محتاجی سے زیادہ گراں ہے کیونکہ محتاجی تو دم بھر میں رفع ہو سکتی ہے لیکن کیا فائدہ جب آدمی پیشہ ور نہ ہو تو جتنا اس کو ملے گا وہ کھا کر اس کو بھی تمام کر دے گا پھر محتاج کا محتاج اسی واسطے عقل مند وہ شخص نہیں جو اپنی اولاد کے لئے مال متاع بہت سا چھوڑ جائے بلکہ عقل مند وہ ہے جو

ان کو اچھے ہنر اور اچھے پیشے سکھا کر روٹی کمانے کے لائق کر جائے - بعض نے لِحِرْفَةٍ أَحَدِكُمْ بہ ضمہ ح پڑھا ہے یعنی تم میں سے ایک کا محروم ہونا اس کی مفلسی سے بڑھ کر مجھ پر شاق ہے) -

إِنِّي لَأَرَى الرَّجُلَ يُعْجِبُنِي فَأَقُولُ هَلْ لَهُ حِرْفَةٌ فَإِنْ قَالُوا لَا سَقَطَ مِنْ عَيْنِي - میں ایک شخص کو دیکھ کر پسند کرتا ہوں (اس کی صورت سیرت اچھی معلوم ہوتی ہے) پھر میں پوچھتا ہوں یہ کیا پیشہ (دھندا) کرتا ہے؟ اگر لوگ کہتے ہیں کوئی پیشہ نہیں کرتا تو وہ میری نظر سے گر جاتا ہے (میری نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے - اس لئے کہ جب کوئی پیشہ نہیں کرتا تو لامحالہ دوسروں کا دست نگر ہو گا ان سے سوال کرے گا اور اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ذلت نہیں ہے) افسوس ہمارے زمانہ میں لوگوں نے یہ چال اختیار کی ہے کہ مولوی ملا درویش اور شاہ صاحب بن جاتے ہیں اور حلال کا کوئی پیشہ نہیں سیکھتے اب مریدوں اور شاگردوں کی روٹیوں پر ان کا گزر رہتا ہے وہ ان کی خاطر سے نہ حق بات کہہ سکتے ہیں نہ بری باتوں پر ان کو ملامت کر سکتے ہیں - لیجئے دنیا اور آخرت دونوں تباہ - لاحول ولا قوۃ الا باللہ - مولوی اور درویش وہی قابل عزت اور عظمت ہیں جو محنت کر کے اپنی روٹی کماتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں خالص خدا کی رضا مندی کے لئے مصروف رہتے ہیں نہ ان کو کسی بادشاہ یا امیر کی پرواہ ہے نہ کسی مرید اور شاگرد کی تلاش ہے -

مُخَارَفٌ - وہ شخص جو بے ہنر ہو اس کو روٹی نہ ملے یا جو روٹی کمانے کے لئے کوشش نہ کرتا ہو (عرب لوگ کہتے ہیں) - حُورِفٌ كَسْبُ فُلَانٍ - فلان شخص کو معاش کی بڑی تنگی ہے -

سَلِطَ عَلَيْهِمْ مَوْتُ طَاعُونَ ذَفِيفٌ يُحَرِفُ الْقُلُوبَ - ان پر برباد کرنے والے طاعون کی موت ڈالی گئی جو دلوں کو پھیر دیتا ہے - (ایک روایت میں يُحَوِّفُ الْقُلُوبَ ہے یا يُحَوِّفُ الْقُلُوبَ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا) -

الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ خَمْسَةٌ وَثَلَاثُونَ حَرْفًا - اذان اور اقامت دونوں کو ملا کر پچیس کلمے ہیں (یعنی ۳۵ جملے) مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

سُئِلَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَقَالَ كَذَبَ أَعْدَاءُ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ - یعنی آپ سے پوچھا گیا، لوگ کہتے ہیں قرآن سات حرفوں پر اترتا ہے؟ فرمایا اللہ کے دشمن جھوٹ کہتے ہیں قرآن ایک ہی حرف پر اترتا ہے (دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف راویوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے۔)

تَحْرِيفُ الْعَالِيْنَ - غلو کرنے والوں کی تحریف کو (غالی وہی شخص ہے جو دین کی باتوں میں حد شرع سے آگے بڑھ جائے تو بدعتی لوگ غالی ہیں۔ یعنی اللہ کی کتاب اور حدیث رسول اللہ ﷺ میں معنی مقصود سے بڑھ جاتے ہیں یہی گویا تحریف ہے۔)

مُحَارَفٌ - وہ شخص جو کسب نہ کرے، اس کی ضد مبارک ہے، حدیث میں ہے:

لَا تَشْتَرِ مِنْ مُحَارَفٍ فَإِنَّ صَفْقَتَهُ لَا بَرَكَهَ فِيهَا - محارف سے کچھ مول نہ لے، اس کے معاملہ میں برکت نہ ہوگی۔

حَرِيفٌ - وہ شخص جو ہم پیشہ ہو یا معاملہ کرے۔
ذُلِّي عَلَى حَرِيفٍ يَشْتَرِي مَتَاعًا وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ - ایک معاملہ کرنے والا (یعنی جس کو خرید و فروخت میں دخل ہو) مجھ کو بتلا دے وہ میرے لئے سامان خریدے اور مسلمانوں کے لئے کمائی کرے۔

حَرَقٌ - رگڑنا، کھنا، جلنا، جلانا۔
تَحْرِيقٌ اور إِحْرَاقٌ - جلانا۔
تَحْرِقٌ اور إِحْتِرَاقٌ - جل جانا۔
حَرَقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ - آپ نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلا دیے۔

أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ - مسلمانوں کو جلا دیا، تباہ کر دیا۔
ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ - مسلمان کی گئی ہوئی چیز آگ کا شعلہ ہے (یعنی اگر کوئی مسلمان کی گئی ہوئی چیز اس

أَمَنْتُ بِمُحَرِّفِ الْقُلُوبِ - میں اس خدا پر ایمان لایا جو دلوں کو پھیرنے والا جھکانے والا ہے۔

وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا - سفیان نے اپنی کف کو جھکا کر بتایا۔

قَالَ بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا - ہاتھ سے اشارہ کیا، اس کو آڑا پھرایا (یہ قتل کا اشارہ ہے)۔

مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرْقِ الْجَبِينِ فَيُحَارَفُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِهَا فَتَكُونُ كَفَّارَةً لِدُنُوبِهِ - مومن کی موت پیشانی پر پسینہ آنے سے ہو جاتی ہے، اس سے اس کی آزمائش ہوتی ہے (یا اس سے اس پر سختی ہوتی ہے) تو اس کے گناہوں کا اتار ہو جاتا ہے۔ (اصل میں مُحَارَفَةٌ کہتے ہیں محراف سے زخم کو عمق ناپنے کو۔ محراف وہ سلائی جو زخم کے اندر چلا کر دیکھتے ہیں)۔

إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحَارَفُ عَلَى عَمَلِهِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ - بندے کو اس کے عمل کے موافق اچھایا برابردہ ملتا ہے؛ (عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا تُحَارَفُ أَخَاكَ بِالسُّوءِ - اپنے بھائی کو برابردہ مت دے اور:

أَحْرَفَ الرَّجُلُ - اس مرد نے بدلہ لیا۔

فَهُمَا فِي حَرْفِ جَهَنَّمَ - وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں (اب گرے اب گرے) ایک روایت میں فِي حَرْفِ جَهَنَّمَ ہے معنی وہی ہیں۔

فَنَنَحَرِفُ عَنْهَا - ہم ان قد مچوں (کھڑیوں) پر سے مڑ جاتے (تا کہ قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو) (بعض نے ترجمہ کیا ہے ہم اس بیت الخلاء سے مڑ جاتے، یعنی اس میں پاخانہ نہ کرتے، باہر رہ کر کر لیتے)۔

ثُمَّ انْحَرَفَ - پھر آپ پھر گئے مڑے لوٹنے کے لئے۔
فَشَكِيَ الْمُحْتَرِفُ، فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرَزَّقُ بِهِ - جو بھائی کمائی کرتا تھا اس نے شکایت کی (کہ میرا دوسرا بھائی کچھ نہیں کماتا، بیٹھے بیٹھے بے محنت روٹی اوڑھتا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا، شاید تجھ کو اسی کے طفیل سے رزق ملتا ہو۔

نیت سے لے لے کہ اس کا مالک بن جائے تو وہ اس کو دوزخ میں لے جائے گی)۔

الْحَوَقُ وَالْفَرْقُ وَالشَّرْقُ شَهَادَةٌ۔ جل جانا اور ڈوب جانا اور اچھو ہو کر مرنا شہادت ہے (یعنی شہادت کا ثواب ان موتوں میں ملے گا)۔

الْحَرِيقُ شَهِيدٌ۔ آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے (ایک روایت میں الْحَرِيقُ شَهِيدٌ ہے معنی وہی ہیں)۔
اِحْتَرَقْتُ۔ میں جل گیا (یعنی تباہ ہو گیا)۔ یہ اس شخص نے کہا تھا جس نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا اور یہی کلمہ اس شخص نے بھی کہا تھا جس نے رمضان میں دن کو عدا جماع کیا تھا)۔

اَوْحَى اِلَى اَنْ اُهْلِكَ قُرَيْشًا۔ میرے پاس وحی آئی کہ قریش کے لوگوں کو تباہ کروں۔

فَلَمْ يَزَلْ يُحَرِّقُ اَعْضَاءَهُمْ حَتَّى اَدْخَلَهُمْ مِنَ الْبَابِ الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ۔ ان کے اعضاء برابر جلاتے رہے یہاں تک کہ اسی دروازے میں داخل کر دیا جہاں سے وہ نکلے تھے۔

اِنَّهُ نَهَى عَنْ حَرَقِ النَّوَاةِ۔ آپؐ نے کھجور کی گٹھلی کو گھسنے سے منع فرمایا یا جلانے سے (گویا کھجور کی عظمت اور قدر کرنے کا حکم دیا یا اس وجہ سے کہ وہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی خوراک ہے بھیڑ، بکری اور اونٹ وغیرہ کی)۔
(ایک قرأت یوں بھی ہے لَنَحْرِقَنَّہُ یعنی ہم اس کو سالہ کو گھس ڈالیں گے) (سوہان سے رگڑ کر ریزہ ریزہ کر دیں گے)۔
مشہور قرأت لَنَحْرِقَنَّہُ ہے یعنی اس کو جلا ڈالیں گے)۔

شَرِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الْمُحَرَّقَ مِنَ الْخَاصِرَةِ۔ آنحضرت ﷺ نے کمر کے درد کی وجہ سے جوش کیا ہوا پانی پیا۔

خَيْرُ النِّسَاءِ الْحَارِفَةُ۔ بہتر عورت وہ ہے جس کی فرج تنگ ہو یا جو پرشہوت ہو۔ شہوت کی وجہ سے اپنے دانت پیس رہی ہو۔

عَلَيْكُمْ مِنَ النِّسَاءِ بِالْحَارِفَةِ۔ تم ایسی عورت کرو

جس کی فرج تنگ ہو یا جو شہوت کے غلبہ سے دانت کو دانت پر رگڑ رہی ہو (محیط میں ہے کہ حارقہ وہ عورت جو جماع کراتے وقت کروٹ سے لیٹتی ہے۔ سیوطی نے ابن جوزی سے ایسا ہی نقل کیا ہے یعنی عورتوں سے کروٹ سے جماع کرو)۔
حَرِيقَةٌ۔ پانی کو جوش کر کے اس پر آنا چھڑک کر بناتے ہیں۔

وَجَدْتُهَا حَارِفَةً طَارِفَةً فَانْقَعَتْ۔ میں نے اس کو پرشہوت یا تنگ فرج رات کو آنے والی اچھی اور بہتر پایا۔
يَحْرِقُونَ اَنْبِيَاءَهُمْ غَيْظًا وَحَنَقًا۔ اپنے دانتوں کو غصے اور کینے سے پیستے ہیں۔

دَخَلَ مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ حَرَقَانِيَّةٌ۔
آنحضرتؐ جب مکہ میں داخل ہوئے (یعنی فتح مکہ کے روز) تو آپؐ ایک کالا جیسے آگ میں جلا ہوا عمامہ باندھے ہوئے تھے (زمحشری نے کہا حَرَقَانِيَّةٌ منسوب ہے حَرَقِ کی طرف جس کے معنی جلنے کے ہیں۔ اس میں الف اور نون زیادہ کر دیا اور حَرَقِ اور حَرَقِ دونوں جلنے کے معنی میں آئے ہیں لیکن وہ حَرَقِ جس کے معنی سوراخ کے ہیں جو کپڑے کے پٹخنے سے پڑ جاتا ہے وہ بفتح زاء ہے۔ محیط میں ہے کہ حَرَقِ اس سوراخ کو کہتے ہیں جو جلنے سے کپڑے میں پڑ جاتا ہے اور حَرَقِ وہ سوراخ جو جلنے سے یا کپڑے کو پٹخنے سے پڑ جائے)۔

اَمَّا عِدِيُّ بْنُ اَرْطَاةٍ فَقَدْ غَرَّنِي بِعِمَامَةِ الْحَرَقَانِيَّةِ السَّوْدَاءِ۔ (حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے فرمایا) عدی بن ارطاة نے تو مجھ کو اپنے جلے ہوئے کالے عمامہ سے دھوکا دیا (میں اس کو ایک اچھا آدمی سمجھا)۔

لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِيْ اِهَابٍ مَّا اخْتَرَقَ۔ اگر قرآن ایک کھال میں رکھا جائے تو وہ کھال نہیں جلے گی (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ بعض نے کہا کہ یہ ایک معجزہ تھا جو آپؐ کے زمانہ تک رہا)۔

اَمَرَ اَنْ يُحَرَّقَ بِمَا سِوَاهُ فِيْ كُلِّ صَحِيفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ۔ (حضرت عثمانؓ جب قرآن لکھوانے سے فارغ ہوئے) تو اس کے علاوہ جن جن درقوں یا کتابوں میں قرآن

سے حضرت علیؑ کو خدا سمجھتے تھے۔ معاذ اللہ۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت علیؑ نے ان کو جلانا شروع کیا تو کہنے لگے اب تو ہمیں یقین ہو گیا کہ آپ خدا ہیں کیونکہ آگ کا عذاب خدا ہی دیتا ہے۔

حَرِيقٌ بِالْبُيُوتَةِ مُسْتَطِيرٌ۔ بوریہ میں ایک پھیلی ہوئی سوختلی۔

(یہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔ بوریہ اس مقام کا نام تھا جہاں یہودیوں کا ایک قبیلہ ”بنی نضیر“ آباد تھا)۔

حَرْقَفَةٌ۔ سرین کی ہڈی، زرگدھے کا مادہ گدھی کے سرین کی ہڈیاں پکڑنا (اس پر چڑھنے کے لئے)۔

فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَغُرُضٌ رُكْبَتَيْهِ وَحَرْقَفَتَيْهِ وَ مَنْكِبَيْهِ وَ غُرُضٌ وَجْهِهِ مُنْسَجٍ۔ (آنحضرتؐ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے وہ بدکا اور آپؐ ایک سخت زمین پر گر پڑے) دیکھا تو آپؐ بیٹھے ہوئے ہیں، آپؐ کے گھٹنوں اور سرین کی ہڈیوں اور کندھوں اور منہ کی کھال چھل گئی ہے)۔

تَرَانِي إِذَا ذَبَرْتُ حَرْقَفَتِي۔ تو مجھ کو دیکھے گا جب میرے سرین کی ہڈی گل جائے گی (یعنی بیماری سے پڑے)۔
حَرْكٌ يَأْخُذُ كَمَةً۔ ہلنا، چلنا (یہ سکون کی ضد ہے) حق نہ دینا اس سے باز رہنا۔

حَرَكَتٌ، حَرْكَةٌ اور حَرْكٌ۔ ہم معنی اور مترادفات ہیں۔

حَارِكٌ۔ کندھے کا اونچا مقام۔

حَارِكُ النَّاقَةِ۔ اونٹنی کی پشت۔

مُحْتَرِكٌ۔ جو ہر وقت اپنی اونٹنی پر سوار رہے۔

تَحْرُكٌ۔ حرکت کرنا۔ تَحْرِيكٌ۔ ہلانا، حرکت دینا۔

الزَّكَاةُ فِي الْمَالِ الصَّامِتِ الَّذِي يَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَإِنْ لَمْ يُحَرَّكْ۔ اگر مال اپنے حال پر قائم رہے اس کو تجارت وغیرہ کر کے بڑھایا نہ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

لکھا ہوا تھا، اس کے جلا ڈالنے کا حکم دیا (ایک روایت میں يُحْرَقُ ہے بہ خائے معجمہ یعنی چاک کر ڈالنے کا)۔

مترجم:- آگ میں جلا دینا یا چاک کر کے اس کو ایک پاک مقام میں دفن کر دینا قرآن کے آداب کے خلاف نہیں ہے جسے اہل تشیع نے سمجھا ہے اور اس وجہ سے حضرت عثمانؓ پر طعن کیا ہے۔ انھوں نے تو بہ نیت خیر یہ کام کرایا جس کا اجر عظیم ان کو ملے گا۔ اس لئے کہ اگر حضرت عثمانؓ ان صحیفوں کو بھی رہنے دیتے تو رفتہ رفتہ قرآن کے مختلف نسخے پھیل جاتے اور توراۃ اور انجیل کی طرح قرآن کا بھی حال ہو جاتا۔

حُرَقَاتٌ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحَرَقِ۔ میں آگ میں جل جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

أَحْرَقَهُمَا۔ (ایک شخص کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر آیا تو آپؐ نے فرمایا) ان کو جلا ڈال (آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ ان کو بیچ ڈال یا کسی کو بہہ کر دے کیونکہ مال کو ضائع اور برباد کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اس شخص نے ان کپڑوں کو تنور میں جھونک دیا۔ اس وقت آپؐ نے انکار فرمایا اور کہا تو نے کسی اور کو یہ کپڑے کیوں نہ پہنا دیئے)۔

حَرَقُوا مَتَاعَ الْغُلَا۔ جو کوئی مال غنیمت میں چوری کرے اس کا مال جلا دو (یہ تغیر بالمال کی اصل ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔

حُرَاقَةٌ۔ وہ چیز جس میں چھماق سے آگ نکالنے کے وقت آگ گرتی ہے (مثلاً روئی، سن وغیرہ)۔

إِنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ۔ جناب امیر المومنین علی مرتضیٰؑ نے ان لوگوں کو جلا دیا جو اسلام سے پھر گئے تھے (اسی طرح ان لوگوں کو جنھوں نے لواطت کی تھی)۔ حالانکہ آگ سے عذاب دینا منع ہے مگر حضرت علیؑ نے تعزیر و تنبیہ اور دوسروں کو زجر اور عبرت دلانے کے لئے ایسا حکم دیا جو خلیفہ کے لئے جائز ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ کبخت لوگ سبائی تھے جو عبد اللہ بن سبا یہودی کے بہکانے

اِذَا اجْتَمَعَتْ حُرْمَتَانِ طَرَحَتْ الصُّغْرَى لِلْكُبْرَى۔
جب دو حرمتیں جمع ہو جائیں (مثلاً ایک کام میں ایک شخص خاص کا ضرر ہے اور ہزاروں آدمیوں کا فائدہ ہے تو فائدہ عام کا کام اختیار کریں گے اور چھوٹی حرمت کا خیال نہ کریں گے۔ مثلاً ایک کام مکروہ ہے لیکن اس کے منع کرنے سے یہ ڈر ہے کہ لوگ شرک یا کفر میں گرفتار ہو جائیں گے تو اس محل میں سکوت اور اغماض کرنا بہتر ہوگا۔ مثلاً ایک کام مستحب ہے لیکن اس کے کرنے سے عوام میں فتنہ عظیم پیدا ہوتا ہے تو اس کا نہ کرنا بہتر ہوگا) تو چھوٹی حرمت کو نظر انداز کریں گے بڑی حرمت سے بچنے کے لئے۔

أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ۔ تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ صورت یعنی چہرے پر مارنا حرام ہے یا صورت یعنی چہرے کو اللہ نے حرمت دی ہے۔

حَرَّمَ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے (اب اس کے دو معنی ہیں۔ بعض نے یہ کہا، یعنی میں ظلم سے پاک اور برتر ہوں میرا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا۔ چونکہ ساری مخلوقات میری ملک ہے اور ظلم کہتے ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنے کو اور اس کی تائید میں ایک حدیث بھی وارد ہے۔ گو اس کو سند میں کلام ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے آسمان اور زمین والوں کو عذاب کرے تو وہ ظالم نہ ہوگا اور اکثر علمائے اہل حدیث اور محققین کا یہ قول ہے کہ ظلم کہتے ہیں وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ^۱ کو اور ظلم ممکن ہے اللہ کو اس پر قدرت ہے لیکن بہ نظر وعدہ الہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ^۲ وَمَا اَنَا بِظَالِمٍ لِلْعَبِيدِ^۳ اس کا وقوع ممتنع ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔)

فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ۔ وہ اللہ جل جلالہ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے۔

فَتَحَرَّمَ بِلَبَنِهَا۔ وہ اس کے دودھ کی وجہ سے اس پر حرام

کے سفر نہ کرے (یعنی سفر میں عورت کے ساتھ یا تو اس کا خاوند ہو یا اور کوئی ایسا شخص ہو جس سے نکاح حرام ہے۔ مثلاً باپ، بیٹا، بھائی، چچا، ماموں وغیرہ سفر کی مقدار بعض کے نزدیک تین دن کی راہ ہے تو اس سے کم مسافت پر عورت بغیر محرم کے جاسکتی ہے۔ اہل حدیث کا قول یہ ہے کہ جس کو عرف میں سفر کہیں وہ سفر ہے گو تین دن سے مسافت کم ہو۔ امام شافعیؒ نے کہا اگر راستہ میں امن ہو تو عورت بغیر محرم کے بھی سفر کر سکتی ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے عورت ایک دن کی راہ کا بھی بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تین دن سے زیادہ کا۔)

لَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِلَّا وَ مَحْرَمٌ۔ کوئی شخص عورت کے گھر میں نہ جائے مگر جو اس کا محرم ہو (یعنی عورت کا محرم ہو۔ مثلاً باپ، بھائی، بیٹا، چچا، ماموں وغیرہ۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا محرم وہاں موجود ہو مثلاً باپ، بھائی وغیرہ جب اس عورت کے گھر میں جانا درست ہے اسی طرح اگر اس کا خاوند موجود ہو تو بطریق اولیٰ جانا درست ہوگا۔ امام شافعیؒ نے کہا اور اگر دوسری معتبر عورتیں وہاں موجود ہوں یا جانے والے کی بیوی بھی ساتھ ہو تو جانا درست ہے۔)

فِي حُرْمٍ الْحَجِّ۔ حج کے مقاموں میں (بعض نے حُرْمٌ بہ فتحہ را روایت کیا ہے۔ یعنی ممنوعات اور محرمات حج میں)۔

لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحُرْمِ۔ ان جانوروں کو اگر کوئی حرمت والے مقاموں میں مار ڈالے تو اس پر کچھ گناہ نہیں (بعض نے فی الْحُرْمِ روایت کیا ہے یہ اور زیادہ صاف ہے۔ حُرْمٌ۔ وہ مقام جہاں شکار کھیلنا وہاں کے درخت اکھیڑنا وہاں کے جانوروں کو چھیڑنا منع ہے۔ جیسے مکہ معظمہ کا حرم یا مدینہ طیبہ کا حرم۔ اور حل باقی مقامات جہاں شکار وغیرہ درست ہے۔)

- ۱۔ کسی چیز کو اس کے محل سے ہٹا دینا ظلم ہے۔ (م)
- ۲۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرماتا۔ (م)
- ۳۔ میں (اللہ) بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ (م)

ہو گیا۔

حَرَمْتُهُنَّ اَيَّةٌ وَ اَحْلَتْهُنَّ اَيَّةٌ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا اگر کوئی دو لونڈیوں کو جو آپس میں بہنیں ہوں ایک ساتھ رکھے تو اس کا کیا حکم ہے انھوں نے کہا) ایک آیت سے تو اس کی حرمت نکلتی ہے (اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ سے) اور دوسری آیت سے حلت نکلتی ہے (اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے)۔ (ابن عباسؓ نے یہ بھی کہا کہ جَمْعُ بَيْنِ الْاُخْتَيْنِ جو آزاد عورتوں میں حرام ہے تو اس کی علت یہ نہیں ہے کہ ان میں آپس میں قرابت ہے ورنہ ایک بہن کی طلاق یا موت کے بعد بھی دوسری بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا جیسے ماں کے بعد بیٹی سے نکاح نہیں ہو سکتا یا بیٹی کے بعد ماں سے بلکہ اس کی علت خاوند کی قرابت ہے ان کے ساتھ اور لونڈیوں سے یہ قرابت نہیں ہو سکتی اس وجہ سے لونڈیوں میں ”جمع بین الاختین“ جائز ہو گیا۔)

فَاَرْسَلَ اِلَيَّ نَاقَةٌ مُحَرَّمَةٌ۔ انھوں نے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی۔

الَّذِيْنَ تُذَرُّ كُهُمُ السَّاعَةُ تُبْعَثُ عَلَيْهِمُ الْحِرْمَةُ۔ جن لوگوں پر قیامت آئے گی یعنی آخری زمانہ والوں پر ان پر شہوت غالب ہوگی (حلال و حرام کی کچھ قید نہ رکھیں گے۔ زنا اور لواطت میں مصروف رہیں گے۔ بعض نے کہا حِرْمَةُ جانوروں کی شہوت سے خاص ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں: اِسْتَحْرَمْتُ الشَّاةَ۔ یعنی بکری نہ کرکھا جاتی ہے۔

كَانَ عِيَاضُ ابْنُ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيُّ حَرَمِيًّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ عياض بن حمار مجاشعی آنحضرتؐ کے حرمی تھے (جب وہ حج کو آتے تو آنحضرتؐ کے کپڑے پہن کر طواف کرتے آپ ہی کا کھانا کھاتے۔ عرب میں دستور تھا کہ باہر والے جب حج کو آتے تو حرم کے رہنے والوں یعنی قریش کے کسی شخص کے کپڑے پہن کر طواف کرتے اسی کا کھانا کھاتے اس کی حرمی کہتے یہ منسوب ہے حرم کی طرف۔ نہا یہ میں ہے کہ یہ نسبت لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اگر کپڑے وغیرہ کو حرم کی طرف نسبت دیں گے تو یوں کہیں گے: ثَوْبٌ حَرَمِيٌّ۔ حرم کا کپڑا۔

حَرِيْمُ الْبَيْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا۔ کنویں کا احاطہ (جہاں پر کنویں والا مٹی وغیرہ ڈالے اور کوئی دوسرا وہاں کنواں نہیں کھود سکتا) چالیس ہاتھ ہے (یعنی ہر طرف چالیس چالیس ہاتھ بعض نے کہا ہر طرف دس دس ہاتھ تو چاروں طرف چالیس ہاتھ ہوا۔ اس حدیث سے حنفیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ جو حوض وہ درودہ ہو اس کا پانی نجاست کرنے سے نجس نہیں ہوتا حالانکہ یہ مطلب اس حدیث سے نہیں نکلتا)۔

حَرَامِيٌّ۔ عوام کی اصطلاح میں چور کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع حَرَامِيَّةٌ ہے۔

فِي حَرِيْمٍ نَخْلِهِ۔ اس کے درخت کے احاطے میں۔ حُرْمَتُ عَلَيْنَا دُعَاؤُهُ۔ مشہور روایت بہ فتحہ حا اور ضمہ را ہے۔ حُرْمَتُ بھی ہو سکتا ہے مگر مردی نہیں ہے۔

حَرَمَةُ اللّٰهِ عَلَيَّ النَّارِ۔ یعنی دوزخ میں ہمیشہ رہنا اس کے لئے حرام کر دے گا (اب یہ ان حدیثوں کے خلاف نہ ہوگی جن میں بعض گناہ گاروں کا دوزخ میں جانا پھر شفاعت سے نکالے جانا مذکور ہے)۔

بَدَرْنِي عَبْدِي حُرْمَتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةِ۔ میرے بندے نے جلدی کی اپنے آپ کو خود ہی مار لیا میں نے اس پر بہشت حرام کر دی ہے (یعنی بغیر عذاب کے بہشت میں جانا حرام کر دیا۔ یا مراد وہ شخص ہے جو خود کشی کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہو گا یا یہ بطور تغلیظ فرمایا)۔

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا۔ مسلمان کی جان اور مال کی حرمت توڑنا ایسا ہے جیسے اس دن کی اس شہر اس مہینے میں حرمت توڑنا۔ ایک حدیث میں ہے: الْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكَ۔ (آپ نے کعبہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ) مومن کی حرمت تجھ سے بھی زیادہ ہے۔

لَكِنَّا حُرْمٌ۔ لیکن ہم لوگ حرام باندھے ہوئے ہیں۔ اَلَا اِنَّا حُرْمٌ۔ خبردار ہو جا ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں (اس وجہ سے تیرے شکار کا تحفہ واپس کر دیا۔ باقی ہم تجھ سے ناراض نہیں ہے شاید اس نے یہ شکار آنحضرتؐ کے لئے کیا ہو

گا۔ بعض کہتے ہیں کہ شکار مطلقاً محرم کے لئے حرام ہے خواہ وہ اس کے لئے نہ کیا گیا ہو۔

حَرَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ - اللہ نے کعبہ کو اسی دن سے حرمت والا کر دیا جس دن آسمان اور زمین کو بنایا (اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس وقت کعبہ کہاں تھا اور دوسری حدیث میں اس کے خلاف مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم نے اس کو حرام کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے طوفان کے ایک مدت کے بعد کعبے کو اسی بنیاد پر بنایا جہاں پر حضرت آدم نے بنایا تھا اور اس کی اگلی حرمت ازسرنو قائم کی جو لوگوں کے دلوں سے جاتی رہی تھی۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جس دن آسمان اور زمین بنائے اسی دن سے لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا کہ ابراہیم بحکم الہی یا آدم بحکم الہی اس کو حرام کہیں گے)۔

حُرْمٌ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصَّهْرِ سَبْعٌ - سات رشتے نسبی حرام کئے گئے۔ اسی طرح سات رشتے سرالی (نسبی سات رشتے تو اس آیت میں مذکور ہیں حُرْمَتُ عَلَيَّكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ آخَرَتُكُمْ اور سرالی سات رشتے بیوی کی بہن پھوپھی خالہ بھتیجی بھانجی ماں بیٹی)۔

أَحْرَمُ مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ - میں مدینہ کو حرم مقرر کرتا ہوں۔ جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرم کیا تھا (اور امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے کہ امام حسین کا بھی حرم ہے چاروں طرف سے پانچ فرسخ تک ایک روایت میں ایک ایک فرسخ ہر طرف ایک روایت میں ۲۵ ہاتھ سر کی طرف سے اور پچیس ہاتھ پاؤں کی طرف سے۔ امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ امام حسین کا حرم چار میل تک ہے)۔

لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا أَغْظَمُوا هَذِهِ الْحُرْمَةَ - لوگ ہمیشہ خیریت کے ساتھ رہیں گے جب تک (اس حرمت کو) قائم رکھیں گے۔

إِذَا تَزَوَّجَ مُحْرَمَةٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ - (بعض نے مُحْرَمَةٌ بعض نے محرمتہ پڑھا ہے۔ اول صورت میں یہ معنی ہوں گے) ”کوئی شخص احرام والی عورت سے نکاح کر لے اس

کو خبر نہ ہو“ (اور دوسری اور تیسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ) ”کوئی شخص اس عورت سے بے خبری میں نکاح کرے جس سے نکاح حرام ہے“۔

حُرْمَتُهَا فِي الْآخِرَةِ - وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا (مگر جب توبہ کر لے)۔

بَعَثَ إِلَيَّ بِقِصْعَةٍ لَّمْ يَأْكُلْ مِنْهَا فَقَالَ أَحْرَامٌ - (آپ نے ابویوب انصاری کے پاس ایک پیالہ کھانے کا بھیجا خود اس میں نہیں کھایا۔ انھوں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے (یعنی آپ پر اس کا کھانا حرام ہے۔ ابویوب کا یہ مطلب نہ تھا کہ مطلقاً حرام ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ ابویوب کے پاس اس کو کیسے بھیجتے)۔

إِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ - میں نے مدینہ کو حرم مقرر کیا (اہل حدیث اور شافعی اور مالکی کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ کے حرم کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ کا ہے اور امام ابوحنیفہ نے اس میں خلاف کیا ہے)۔

فِي الْحَرَامِ يُكْفَرُ - جو کوئی کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے وہ کفارہ دے (یعنی قسم کا کفارہ)۔

مَنْ حَرَّمَهَا - جو شخص اس میں عبادت کرنے سے محروم رہے (وہ بڑے ثواب سے محروم رہا)۔

أَهْلُ بَيْتِي مَنْ حُرِّمَ الصَّدَقَةُ - میرے اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ کا مال حرام ہے۔

إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا - مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔ حُرْمَتُ الْخَمْرِ - میں نے شراب کو حرام کر لیا ہے (یعنی میں نہیں پیتا)۔

وَاللَّهُ لَقَدْ حَرَّمْنَاهُ - خدا کی قسم ہم نے ان کو محروم کر دیا (اس سے روک دیا)۔

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ - مجاہدین کی عورتوں کی حرمت (وہ یہ ہے کہ ان کی طرف بد نظر نہ کرے ان کی عزت اور خاطر داری کرے ان کے کام کاج کر دے ان پر احسان کرے)۔

حَرَامٌ عَلَى قُرْبَى - جو قرآن شریف میں آیا ہے اس

قول کا رد ہوا کہ کوئی مکہ کو ہدی بھیجے اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حالت احرام میں حرام ہیں۔

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ - جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے (توحید پر یقین رکھتا ہو) اسی طرح رسالت اور دوسرے اصول شرع کا انکار نہ کرتا ہو) اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کو حرام کر دے گا (یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جو کافروں اور مشرکوں کے لئے موضوع ہے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا)۔

صَيْدُ وَجَحٍ حَرَّمَ - وج کا شکار کرنا حرام ہے (وج طائف کے پاس ایک مقام کا نام ہے شاید آنحضرتؐ نے اس کو کسی مصلحت سے محفوظ کر دیا ہوگا)۔

مَنْ حَرَّمَ الثَّوَابَ - جو شخص ثواب سے محروم رہا۔
اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ - عمارت میں حرام کا پیہ خرچ کرنے سے بچے رہو (ایسی عمارت ضرور تباہ ہوگی)۔
حَرَّمَ الصَّلَاةَ عَلَى الْحَائِضِ يَحْرِمَتِ الصَّلَاةُ - حائضہ عورت پر نماز حرام ہے۔

لَا وَزَعٌ كَالْكَفِّ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ - اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان سے باز رہنے کے برابر کوئی پرہیز گاری نہیں ہے۔

الْجُنُبُ الْمَيِّتُ يُغْسَلُ غُسْلًا وَاحِدًا لِأَنَّهُمَا حُرْمَتَانِ اجْتَمَعَتَا فِي حُرْمَةٍ وَاحِدَةٍ - مردہ اگر جنبی مرا ہو تب بھی اس کو ایک ہی غسل کافی ہے کیونکہ دو فرض یا دو تکلیفیں ایک فرض یا ایک تکلیف میں جمع ہو گئیں۔

أَلَا إِنَّ بَكَّةَ حَرَامًا حَرَّمَهَا اللَّهُ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِّنْ نَّهَارٍ - دیکھو مکہ حرمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو حرمت والا کیا ہے وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی صرف ایک ساعت دن میں حلال کیا گیا تھا (پھر ویسا ہی حرام ہو گیا)۔

حَرَمَدٌ - کالی مٹی بہت کالی۔

فَرَأَى مَغَارَ الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوبِهَا فِي عَيْنِ ذِي خُلْبٍ وَثَاطِ حَرَمَدٍ - اس نے آفتاب کے ڈوبنے کی جگہ

کے معنی بعض نے واجب رکھے ہیں۔ یہ حَرَمٌ بمعنی وَجَب سے ہے تو ترجمہ یوں ہوگا۔ جس بستی کو ہم تباہ کر دیں اس کا پھر لوٹ کر دنیا میں نہ آنا لازمی اور ضروری ہے۔

حُرْمَةٌ - اس کو بھی کہتے ہیں جس کا اہتمام کرنا واجب ہو اور اس میں کوتاہی حرام ہو اور اصطلاح عوام میں عورت کو بھی حُرْمَةٌ کہتے ہیں۔

حَوْنِمٌ - عورتوں کو اور کنبے والوں کو جو آدمی کی حمایت کرتے ہیں (اس کی جمع حُرْمٌ اور أَحْرُمٌ اور أَحَارِيمٌ آئی ہے)۔

وَمَنْ يُعْظِمِ حُرْمَتِ اللَّهِ - یعنی جو اللہ تعالیٰ کے فرائض اور حراموں کی عظمت کرے (مطلب یہ ہے کہ فرائض بجا لائے اور حرام کاموں سے بچا رہے۔ محیط میں ہے کہ حُرْمَتِ اللَّهِ میں وہ سب چیزیں داخل ہیں جن کی ہتک حرمت منع ہے۔ یعنی جن کی تعظیم ہماری شریعت میں قائم رکھی گئی ہے۔ مثلاً صفا و مروہ، حجر اسود، کعبہ، حرم، قبور انبیاء اور اولیاء اور صالحین اور مومنین۔ اور سب سے زیادہ حرمت مومن کی ہے خصوصاً اس مومن کی جو صالح اور متقی اور عالم باعمل ہو)۔

لَا تَحْرِمْنِي بَرَكَهَ مَا أُعْطِيتَنِي وَلَا تَفْتِنَنِي فِيمَا أَحْرَمْتَنِي - جو چیز تو نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اس کی برکت سے مجھ کو محروم مت کر اور جس چیز سے تو نے مجھ کو محروم کیا ہے (یعنی مجھ کو نہیں دی) اس کے شوق میں مجھ کو مت مبتلا کر۔

أَعْرَابِيٌّ مُحَرَّمٌ - ایک اکھڑ دیہاتی۔
دِمَاؤُكُمْ وَ أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ - تمہارے مال اور تمہارے خون ایک دوسرے پر حرام ہیں (یعنی کسی کے مال یا جان کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ بعض نے کہا اپنا مال اور جان بھی خود اپنے اوپر اسی طرح حرام ہے یعنی مال کو بے فائدہ برباد نہ کرنا چاہئے اسی طرح جان کو ناحق کھوانا یا بلا وجہ خطرے میں ڈالنا)۔

فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ - (میں نے آپ کے قربانی کے جانوروں کے گلے کے ہارے آنحضرتؐ نے ان کو مکہ روانہ کر دیا) پھر آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی (اس سے ابن عباسؓ کے

جب وہ ڈوبتا ہے دیکھی ایک کائی دار چشمے اور کالی کچڑ میں (یہ تیج کا شعر ہے)۔

حَرَوْنٌ یَا حَرَوْنٌ یَا حَرَوْنٌ یَا حَرَوْنٌ - جانور کا اڑ جانا، قیمت میں کمی بیشی نہ کرنا۔

کَمَا یَخْلُخُ الْحَرَوْنُ لِحَامَهُ - جیسے شریر (اڑیل) گھوڑا اپنی لگام نکال ڈالتا ہے۔

حَرَوْنٌ - ایک مشہور بستی ہے اس کی نسبت حَرَوْنَانِیُّ ہے اور عام لوگ حَرَوْنِیُّ کہتے ہیں۔ (امام ابن تیمیہ جو پیشوائے اہل حدیث ہیں اور جن کی جلالت و امامت پر اکثر علمائے حدیث کا اتفاق ہے اسی شہر کی طرف منسوب ہیں)۔

حَرَوْنِیُّ - کم ہونا۔

اِحْرَاءٌ - کم کرنا۔

تَحَرَّیْ - سوچنا، تلاش کرنا، قصد کرنا۔

فَمَا زَالَ جِسْمُهُ یَحَرِّیْ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حَتَّى لَحِقَ بِہٖ - حضرت صدیق آخضرؓ کی وفات کے بعد روز بروز لاغر ہوتے جاتے تھے (کیونکہ حضورؐ کی مفارقت کا ان کو حد درجہ صدمہ تھا) یہاں تک کہ آپؐ سے مل گئے۔

حِرَاءٌ عَلَیْہِ قَوْمُهُ - آپ کی قوم کے لوگ قریش آپ پر غصے تھے۔

إِنَّ هَذَا لَحَرَوْنٌ إِنْ خُطِبَ أَنْ یُنْکَحَ - یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر کسی لڑکی کا پیغام بھیجے تو نکاح ہو جائے۔

حَرَوْنٌ بِکَذَا - (عرب لوگ کہتے ہیں) وہ اس کام کے لائق ہے (ایسا ہی حَرَوْنِیُّ اور حَرَوْنِیُّ سب کے معنی لائق)۔ جیسے جَدِیْرٌ اور خَلِیْقٌ لیکن حَرَوْنِیُّ کا تشنیہ اور جمع آتا ہے اور مَوْنٌ بھی۔ حَرَوْنٌ اور حَرَوْنِیُّ مذکر اور مؤنث اور تشنیہ اور جمع سب میں استعمال کیا جاتا ہے)۔

إِذَا كَانَ الرَّجُلُ یَدْعُو فِی شَبَابِہٖ ثُمَّ أَصَابَہُ أَمْرٌ بَعْدَ مَا کَبَرَ فَبِالْحَرَوْنِیِّ أَنْ یُسْتَجَابَ لَہٗ - جب کوئی شخص جوانی میں اللہ کی یاد کرتا رہے اس سے دعا مانگتا رہے پھر بڑھاپے میں اس پر کوئی مصیبت آئے تو اس کی دعا قبول ہونے

کے لائق ہے۔

بِالْحَرَوْنِیِّ أَنْ یَكُونَ کَذَا - (عرب لوگ کہتے ہیں) ایسا ہونے کے لائق ہے۔

حِرَاءٌ - ایک پہاڑ ہے مکہ میں (جس کو اب لوگ جبل نور کہتے ہیں) وہاں آنحضرتؐ نبوت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔

تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ - شب قدر ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں ڈھونڈو۔

لَا تَتَحَرَّوْا بِالصَّلَاةِ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَغُرُوبَهَا - سورج نکلنے اور ڈوبنے وقت نماز کا قصد نہ کرو یا قصد کر کے اس وقت نماز نہ پڑھو (اگر آنکھ اس وقت کھلے جب سورج نکل رہا ہو تو فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس نے قصد کر کے نماز میں تاخیر نہیں کی۔ بعض نے کہا ہے کہ دیر کرے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ اسی طرح جب ٹھیک دوپہر ہو تو اس وقت بھی قصد نماز نہ پڑھے لیکن امام مالکؒ اس کو جائز رکھا ہے اور امام شافعیؒ نے خاص جمعہ کے دن دوپہر کے وقت نماز جائز رکھی ہے۔

مَسْرُوقٌ تَابِعِیُّ ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھ رہے تھے۔ کسی نے کہا اس وقت تو دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ پھر تو اس وقت نماز عمدہ چیز ہے جس سے دوزخ سے پناہ ملتی ہے)۔

لَمْ یَكُنْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یُقَرِّبُہٗ بِحِرَاءٍ - زید بن خالد اپنی بارگاہ میں اس کو مقرب نہیں کرتے تھے۔

لَا أَرَاکَ بِحَرَوْنِیِّ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) میں تجھ کو اپنی بارگاہ میں نہ دیکھوں (تو حَرَوْنِیُّ کے معنی میں ہے)۔

تَحَرَّیْ إِذَا طَلَبَ مَا هُوَ الْآخِرِیُّ - جب اس کام کو کرنا چاہے جو شایان ہے تو سوچے۔

فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا - میں برابر ادھر توجہ کرتا گیا (ازار کو اونچا کرتا گیا)۔

فَالْحَرَوْنِیُّ أَنْ یَنْقَلِبَ مِنْہُ کَفَافًا - اس سے برابر برابر چھوٹ جانا غنیمت ہے (یعنی خلافت اور حکومت ایک بار گراں

ہے اور اس کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے بعد اگر ثواب ملے نہ عذاب تب بھی غنیمت ہے۔)

رَمَاهُ اللَّهُ بِأَفْعَى حَارِيَّةٍ - اللہ تعالیٰ اس پر پرانا بوڑھا سانپ جس کو افعی کہتے ہیں مسلط کرے۔

حَارِيَّةٌ - وہ افعی جو بوڑھا ہو کر اور بھی زیادہ زہریلا ہو گیا ہو اس قسم کا سانپ بڑا خبیث سخت زہریلا ہوتا ہے۔)

كَانَ يَتَحَنَّنُ بِحِرَاءَ - آنحضرتؐ حراء پہاڑ میں عبادت کرتے (حراء بہ کسرہ را اور مد ایک مشہور پہاڑ ہے مکہ کے پہاڑوں میں سے)۔

مَنْ تَحَرَّى الْقَصْدَ خَفَّتْ عَلَيْهِ الْمُؤْنُ - جو شخص میانہ روی اختیار کرے گا (اعتدال کی راہ چلے گا اسراف اور فضول خرچی سے بچا رہے گا) اس پر سب سامان ہلکے رہیں گے (وہ ہر ایک ضرورت کو آسانی سے پورا کر لے گا)۔

حَوْرَاءٌ - ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب (خارجی لوگ وہیں جمع ہوئے تھے)۔

الْحَرُورِيُّ هُوَ الَّذِي يَبْرَأُ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَيَشْهَدُ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ - حروری وہ شخص ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیزار ہو اور ان کے کفر کا قائل ہو (معاذ اللہ! اس پاجی کو دل میں شرمانا چاہئے کہ جو شخص مسلمانوں کا امیر اور اسلام کا حامی ہو جب وہی کافر ہوا تو تجھ کو اسلام کہاں سے نصیب ہوا؟)۔

مَحْرِيٌّ اور مَحْرَاةٌ اور مَحْرِيٌّ - سب کے ایک ہی معنی ہی یعنی لائق۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الزَّاءِ

حَزْبٌ - پہنچنا، سخت ہونا، یکا یک آ پڑنا، دیوبچ لینا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَحَزَّبَ الْقَوْمُ - لوگ کئی گروہ ہو گئے (ان میں پھوٹ پڑ گئی، کئی جماعتیں ہو گئیں)۔

حَازِبٌ - وہ کام یا شغل جو تجھ پر آن پڑے۔
طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبِي مِنَ الْقُرْآنِ - میرا حزب قرآن کا

آ پہنچا (حزب کہتے ہیں قرآن یا اور کسی وظیفہ کے کسی حصہ کو جس کا پڑھنا آدمی روزانہ مقرر کرے)۔

اصل میں حَزْبٌ کے معنی پانی پلانے کی باری کے ہیں۔
سَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَحْزِبُونَ الْقُرْآنَ - میں نے آنحضرتؐ کے اصحاب سے پوچھا، تم کس قدر قرآن روز پڑھا کرتے ہو؟ (معمولاً اس کی مقدار کتنی ہوتی ہے)۔

اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ - یا اللہ ان فوجوں کو شکست دے ان کے پاؤں اکھیر دے۔

يَوْمُ الْأَحْزَابِ - غزوہ خندق کا دن (اس کو یوم الاحزاب اس لئے کہتے ہیں کہ ابوسفیان اس جنگ میں عرب کے مختلف قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔ کہتے ہیں قریش کے کافر دس ہزار تھے اور تھاہمہ اور غطفان کے ایک ہزار اور ہوازن اور بنو قریظہ اور بنو نضیران کے علاوہ تھے۔ باین ہمہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جن کی تعداد پندرہ سو یا سترہ سو تھی فتح دی، کافروں پر ایک آندھی بھیجی اور وہ پریشان ہو کر بھاگ نکلے)۔

وَتَحْزِبُهُمْ لِهَلَكَةٍ - تم ان کو ہلاک کرنے کے لئے جمع کرتے ہو۔

كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى إِذَا حَزَبَهُ مُهِمٌّ صَلَّى - آنحضرتؐ پر جب کوئی فکر کا کام آ پڑتا تو آپ نماز شروع کر دیتے (کیونکہ نماز یاد الہی ہے اور اس سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے تمام فکریں دور ہو جاتی ہیں اور نماز میں دعا بھی ہوتی ہے)۔

نَزَلَتْ كَرَاهِيَةُ الْأُمُورِ وَحَوَازِبُ الْخُطُوبِ - بڑی کمزور باتیں اور سخت مصیبتیں آ پڑیں۔

يُرِيدُ أَنْ يُحْزِبَهُمْ - (عبداللہ بن زبیرؓ چاہتے تھے کہ ان کو اپنے گروہ میں کر لیں یا ان کو مضبوط اور قوی کریں یا ان کے کئی گروہ کر دیں)۔

وَطَفِقْتُ حَمْنَهُ تَحَازِبُ لَهَا - اور حمہ نے اپنی بہن کے طرف داروں میں شریک ہونا شروع کیا۔ مشہور روایت

کر اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے۔ اس محل میں ایک لونڈی کو رکھا تھا جس کا نام حَزْوَرہ تھا اس کے نام سے یہ مقام موسوم ہو گیا شافعی نے کہا بعض لوگ اس کو حَزْوَرہ بہ تشدید کہتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔

حَزْ - کاٹنا یا گوشت کاٹنا۔

إِلَّا حَزْلَهُ حَزَّةً - مگر اس کے لئے ایک گوشت کا مچہ

کاٹ دیتا۔

اِحْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - آپ نے بکری کے شانے میں گوشت کاٹ کر کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (بعض نے کہا حَزْ کہتے ہیں اس کاٹنے کو جس سے چیز دو ٹکڑے نہ ہو جائے) کہتے ہیں:

حَزَزْتُ الْعُودَ أَحْزُهُ حَزًّا - میں نے لکڑی کو کاٹا۔

إِلَّا تُمْ حَوَّازُ الْقُلُوبِ - گناہ دل پر اثر ڈالنے والے ہیں (جودل میں چبھتے ہیں) یہ جمع ہے حَزَّ کی۔ (ایک روایت میں حَوَّازُ الْقُلُوبِ ہے۔ بہ تشدید واؤ۔ یعنی گناہ دل پر چھا جانے والا غالب آنے والا ہے۔ ایک روایت میں حَزَّازُ الْقُلُوبِ ہے۔ یہ مبالغہ ہے حَزَّ کا)۔

وَفَلَانٌ اخَذَ بِحُزَّتِهِ^۱ - فلاں شخص اس کا گوشت تھامے ہوئے ہے۔ یعنی گردن پکڑے ہوئے ہے۔

لَقِيتُ عَلِيًّا بِهَذَا الْحَزِيْزِ - میں حضرت علی سے اس اوتار میں ملا (اس کی جمع حَزَّانِ آتی ہے) کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

إِذَا تَوَقَّذْتَ الْحُزَّانُ وَالْمَيْلُ - جب زمین کے اوتار (نشیبی حصے) اور مینار روشن ہو جاتے ہیں۔

حَزَاةً - درد دل جو غصے یا تکلیف سے ہو۔ اس کی جمع حَزَاات ہے۔ محیط میں ہے:

حَزَّازٌ - جو چیزوں میں چبھے اور دل کا درد اور کھانا جو پیٹ میں ترش ہو جائے۔

حَزَقٌ - گوز لگانا، نچوڑنا، کھینچنا، باندھنا، دبانا۔

تَحَارِبُ بہ رائے مہملہ ہے یعنی اپنی بہن کے حمایت میں لڑنا شروع کیا (وہ بھی بہتان لگانے والوں میں شریک ہو گئیں۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت حضرت عائشہؓ کو چھوڑ دیں تو ان کی بہن پر آنحضرت کا التفات بہت ہو جائے گا ان کی مثال بالکل ایسی ہوئی کہ مدعی ست گواہ چست)۔

وَتَحَارَبَتْ - اور گردہ گردہ ہو گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُدْنِيْ اِنْ حُزِبْتُ - یا اللہ تو میرا بچاؤ ہے اگر میں لڑائی میں دبایا جاؤں (ایک روایت میں حُزِبْتُ ہے رائے مہملہ ہے)۔

حَزْرٌ - انداز کرنا، آنچہ کرنا، تخمینہ کرنا، ترش رو ہونا، کھٹا ہونا۔

لَا تَأْخُذْ مِنْ حَزَرَاتِ اَنْفُسِ النَّاسِ شَيْئًا - (آنحضرت ﷺ نے زکوٰۃ کے تحصیل دار سے فرمایا) دیکھو! لوگوں کے ان مالوں میں سے جن کو وہ دلوں سے پسند کر کے اپنے لئے رکھ چھوڑتے ہیں کچھ نہ لینا (یعنی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز جن کر زکوٰۃ میں نہ لینا بلکہ اوسط درجہ کا مال لینا حَزَرَاتِ جمع ہے حَزْرَۃ کی بمعنی عمدہ چیز جو آدمی پسند کر کے اپنے لئے رکھے)۔

لَا تَأْخُذُوا حَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ - لوگوں کے مالوں میں سے بہتر اور عمدہ چیزیں (زکوٰۃ میں) مت لو۔

حَتَّى يُحْزَرَ - جب تک اس کا اندازہ (تخمینہ) نہ کیا جائے۔ (مَایُوزُن سے یہی مراد ہے۔ کیونکہ میوہ جب درخت پر ہو تو اس کا تولنا ممکن نہیں۔ بعض نے حَتَّى يُحْزَرَ روایت کیا ہے۔ جب تک وہ کھلے (کھلیان) میں اکٹھا نہ کیا جائے)۔

حَزْوَرَةٌ - ایک مقام کا نام ہے صفا اور مروہ کے درمیان۔ وہاں بازار لگا کرتے تھے۔

الْمَنْحَرُ مَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ الْحَزْوَرَةُ - قربانی کرنے کا مقام صفا اور مروہ کے درمیان یعنی حَزْوَرہ ہی کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وکیع بن سلمہ نے ایام جاہلیت میں وہاں ایک عالی شان محل بنایا تھا لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس پر چڑھ

لَا رَأْيَ لِحَازِقٍ - اس شخص کی رائے کچھ نہیں ہے جس کا جوتا تگ ہو اس کا پاؤں دبار ہا ہو۔

لَا يُصَلِّي وَهُوَ حَاقِنٌ أَوْ حَاقِبٌ أَوْ حَازِقٌ - آدمی اس وقت نماز نہ پڑھے جب پیشاب یا پاخانہ کا تقاضا ہو یا اس کا جوتا تگ ہو پاؤں دبار ہا ہو (کیونکہ ایسی حالتوں میں اطمینان اور خشوع نہ ہو سکے گا جو نماز کا جزو اعظم ہے)۔

كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ - سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے پرندوں کے دو جھنڈ صف باندھے ہوئے (ایک روایت میں خرقان ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

كَانَ يُرَقِّصُ الْحَسَنَ أَوْ الْحُسَيْنَ وَ يَقُولُ حُزُقَهُ حُزُقَهُ تَرَقُّ عَيْنٌ بَقَّةً - آنحضرتؐ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو نچا رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے ”ارے حزقہ حزقہ ارے عین بَقَّةً اوپر چڑھ یہ سن کر وہ چڑھے یہاں تک کہ اپنے پاؤں آپ کے سینہ مبارک پر رکھے)۔

حُزُقَهُ - ناتوان جو ضعف سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو۔ (بعض نے کہا پست قامت بزرگ شکم - عَيْنٌ بَقَّةً یعنی مچھر کی آنکھ مطلب یہ ہے کہ چھوٹی آنکھ والا - یہ پیار سے فرمایا)۔
اجْتَمَعَ جَوَارِ فَارِنٌ وَ أَشْرُنٌ وَ لَعِبْنُ الْحُزُقَةِ - چند چھوکریاں جمع ہوئیں انھوں نے خوشی منائی، اترائیں ”حُزُقَهُ“ کھیلیں (یہ ایک کھیل ہے بچوں کا)۔

حَزُقٌ غَيْرُ حَزُقٍ غَيْرٍ فَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُمْ بَقِيَّةٌ - (جب حضرت علیؑ کے ساتھیوں نے خارجیوں کو قتل کر ڈالا تو واپس آ کر کہنے لگے اب خوش ہو جائیے ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا تو آپؑ نے فرمایا) یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے اب بھی ان میں سے کچھ لوگ باقی ہیں (مطلب یہ ہے کہ ابھی خارجیوں کا کام تمام نہیں

ہوا جیسے تم سمجھے ہو) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ”گدھے کا پاد گدھے کا پاد یا گوز خر گوز خر“ (یعنی جو تم کہتے ہو وہ ایک لغو اور غلط بات ہے)۔

حَزُلٌ - جمع ہونا جیسے اخْزُءُ لَالٌ - عرب لوگ کہتے ہیں: اخْزَالُ الْبُعَيْرُ - جب وہ اونچا ہو جائے۔
وَعَمَرُ مُحْزِلٌ فِي الْمَجْلِسِ - حضرت عمرؓ اپنے اعضاء سمیٹے ہوئے مجلس میں بیٹھے تھے (بعض نے کہا اکڑوں بیٹھے تھے) (جیسے کوئی جلدی میں کرتا ہے)۔

حَزْمٌ - باندھنا، لگام کسنا، ہوشیاری کرنا، سخت یا بلند زمین۔
الْحَزْمُ سُوءُ الظَّنِّ - حزم کیا ہے بدگمانی کرنا (یعنی کسی پر بھروسہ نہ کرنا، بلکہ اپنی چوکی رکھنا - اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمانوں کی نسبت بدگمانی کرے کیونکہ یہ بموجب نص قرآنی منع ہے اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آدمی کو ہوشیار رہنا چاہئے، اپنی جان و مال کی حفاظت کا بخوبی بندوبست کرنا چاہئے - کیونکہ دل کا حل بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا - ممکن ہے کہ ظاہر میں ایک آدمی اچھا اور نیک معلوم ہو مگر اس کے دل میں بے ایمانی اور خیانت بھری ہو جیسے سعدیؒ فرماتے ہیں:

نگہدار و آں شوخ در کیسہ در
کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ برے

لَا خَيْرَ فِي حَزْمٍ بَغَيْرِ عَزْمٍ - اگر صرف ہوشیاری ہو اور ہمت اور جرأت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں (کیونکہ ایسا آدمی دنیا کا کوئی اہم کام پورا نہ کر سکے گا - ہر بات میں وہ ڈرتے ہی ڈرتے اپنی عمر تمام کر دے گا - نہیں پوری چوکی کر کے پھر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر کام شروع کر دینا چاہئے ہرچہ بادا بادا کشتی در آب انداختیمؒ

أَخَذْتُ بِالْحَزْمِ - (حضرت ابو بکر صدیقؓ کیا کرتے

۱ بہت زیادہ گمان سے اجتناب کرو۔

۲ اس کی اس طرح حفاظت کر جس طرح موتی کو جیب میں رکھ کر اس کی حفاظت کرتا ہے کیونکہ تم ساری مخلوق کو جیب کترا دیکھتے ہو۔ (م)

۳ ہم نے کشتی دریا میں ڈالی دی ہے اب جو ہو سو ہو۔ (م)

اس خیال سے کہ کہیں تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلے اور تر فوفت ہو جائیں وہ جلد ہی عشاء کے بعد وتر پڑھ لیتے تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تم نے ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا۔

مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَ دِينِ أَذْهَبَ لِلْبِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ۔ میں نے عقل اور دین میں نقصان والیوں میں سے ہوشیار شخص کی عقل کھونے والا تم عورتوں سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (آدمی کتنا بھی ہوشیار اور محتاط ہو وہ عورتوں کے چرتر میں آ جاتا ہے ان کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے)۔

سُئِلَ مَا الْحَزْمُ فَقَالَ تَسْتَشِيرُ أَهْلَ الرَّأْيِ ثُمَّ تُطِيعُهُمْ۔ آپ سے پوچھا گیا ”حزم“ کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو عقل مند لوگوں سے مشورہ لے پھر ان کی بات مانے (ان کی رائے پر عمل کرے) اگر عمل نہ کرے تو صرف مشورہ لینے سے کوئی عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔

نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ۔ آنحضرتؐ نے بغیر کمر بند کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کمر بند سے یہاں وہ کپڑا مراد ہے جو کمر پر باندھ لیا جاتا ہے یہ حکم اس وقت آپؐ نے دیا تھا جب لوگ صرف تہ بند باندھتے تھے پا جامہ کا رواج نہ تھا۔ اگر تہ بند پر کمر بند نہ باندھا جائے تو کبھی ستر کھل جاتا ہے اور نماز باطل ہو جاتی ہے)۔

نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ حَتَّى يَحْتَزِمَ۔ آپؐ نے اس سے منع فرمایا کہ بغیر کمر باندھے کوئی نماز پڑھے۔

أَمَرَ بِالتَّحْزِمِ فِي الصَّلَاةِ۔ نماز میں کمر باندھنے کا حکم دیا۔

فَتَحْزَمَ الْمُفْطَرُونَ۔ (ایک جہاد میں کچھ لوگ روزہ دار تھے کچھ بے روزے) جن لوگوں کا روزہ نہ تھا انھوں نے کمر کسی (اور سارا کام کاج کیا روزہ داروں کو تکلیف نہ دی)۔

حُزْمَةٌ عَلَى ظَهْرِهِ۔ لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر۔ حُزْنٌ۔ رنج۔ غم۔ صدمہ۔

كَانَ إِذَا حَزَنَهُ أَمْرٌ صَلَّى۔ آنحضرتؐ کو جب کوئی رنج پیش آتا تو آپ نماز شروع کر دیتے (سبحان اللہ خدا کی یاد

ہر رنج کی دوا ہے) اہل عرب کہتے ہیں:

حَزْنَنِيْ اور أَحْزَنَنِيْ۔ فلاں شخص نے مجھ کو رنج دیا میں محزون ہوں اور مُحْزَنٌ نہیں کہتے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ يُحْزِنُهُ۔ جو شخص جہاد کو جاتا ہے تو شیطان اس کو رنج دلاتا ہے (دل میں ڈالتا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر کیوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے)۔

أَرَادَ أَنْ يُغَيِّرَ سَمَّ جَدِّهِ حَزْنٌ وَ يُسَمِّيَهُ سَهْلًا فَأَبَى وَقَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّائِيْ بِهِ أَبِي قَالَ سَعِيدٌ فَمَا زَالَتْ فِينَا تِلْكَ الْحُزُونَةُ۔ سعید کے دادا کا نام حزن تھا (حزن کہتے ہیں سخت اور دشوار گزار بنجر زمین کو)۔ آنحضرتؐ نے ان کا نام بدل کر سہل رکھنا چاہا (سہل حزن کی ضد ہے یعنی ملائم اور ہموار زمین جہاں آدمی کو آرام ملے) لیکن انھوں نے منظور نہ کیا کہنے لگے میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے (معلوم نہیں اس وقت ان کو کیا سوچھی یہ بھی ایک شیطانی وسوسہ تھا) ارے آنحضرتؐ پر لاکھوں باپ تصدق ہیں اگر ہفتاد پشت نے ہمارا ایک نام رکھا ہو اور آنحضرتؐ اس کو بدلنا چاہیں تو ہم فوراً بدل ڈالیں۔ باپ دادا کے نام کا ذکر تک نہ کریں (سعید کہتے ہیں پھر اس کی سزا یہ ملی کہ ہمارے خاندان میں برابر سختی رہی (ہمیشہ ایک نہ ایک مصیبت میں مبتلا ہوتے رہے اور پیغمبر صاحب کا کہنا نہ سنو)۔ كِبْرَةُ الْحَزْنِ۔ آپؐ نے حزن نام برا جانا (کیونکہ اس کے معنی سخت اور ناملائم کے ہیں)۔

وَلَا يُحْزِنُكَ اللَّهُ يَا وَلَا يُحْزِنُكَ اللَّهُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرے گا (ایک روایت میں وَلَا يُحْزِنُكَ اللَّهُ ہے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو رونا نہیں کرے گا۔

مَحْزُونٌ اللَّهْزِمَةُ۔ لہزمہ سخت تھا (لہزمہ اس ہڈی کو کہتے ہیں جو کان کے تلے اٹھی ہوتی ہے یعنی جبرے کی ہڈی)۔ أَحْزَنَ بِنَا الْمَنْزِلُ۔ ہماری وجہ سے گھر سونا ہو گیا۔ (اداس ہو گیا) یا مقام سخت ہو گیا یا اس مقام نے ہم پر سختی سوار کر دی کیونکہ ہم وہاں اترے۔

حَزْنٌ۔ بہ فتحہ حا اور زا بہ معنی حُزْنٌ ہے حُزَانَةٌ آدمی کے اہل و عیال۔

حَزُوٌّ - پرندوں کو ڈانٹنا، کہانت (پیشین گوئی) کرنا،

اندازہ -

تَحْزِيٌّ کے بھی وہی معنی ہیں جو حَزُوٌّ کے ہیں -

كَانَ حَزَاءً - ہرقل بادشاہ روم پیشین گو تھا (اپنے گمان

سے آئندہ واقع ہونے والی بات بتاتا تھا) -

نہا یہ میں ہے کہ ایسے شخص کو حَازِیُّ بھی کہتے ہیں - یہ

حَزُوْتُ الشَّيْءِ أَحْزُوهُ سے نکلا ہے اور جو کوئی کھجور کا اندازہ

کرے اس کو بھی حَازِیُّ کہتے ہیں اور حَزَاءُ نجومی کو بھی کہتے

ہیں - کرمانی نے کہا ہرقل علم نجوم جانتا تھا اور اسی علم سے اس کو

معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اس وقت پیدا ہوئے جب علویین کا

قرآن برج عقرب میں ہوا -

كَانَ لِفِرْعَوْنَ حَازٍ - فرعون کے پاس بھی ایک نجومی یا

کاہن تھا -

حَزَاءٌ يَأْخُذُ - ایک بوٹی ہے کرفس کے مشابہ لیکن اس

کا پتہ ذرا چوڑا ہوتا ہے اس کا ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینا

معدے کو فائدہ بخشتا ہے -

الْحَزَاءُ يَشْرِبُهَا أَكَايِسُ النِّسَاءِ لِلطُّشَةِ - حَزَاءُ

کو عقل مند عورتیں زکام کے لئے پیتی ہیں -

يَشْتَرِيهَا أَكَايِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِيَةِ وَالْإِقْلَابِ -

اس کو عقل مند عورتیں آسب دور کرنے اور بچوں کی موت کو دفع

کرنے کے لئے خریدتی ہیں (ان کا خیال یہ تھا کہ حَزَاءُ کا بخور

لینے سے آسب بھاگ جاتا ہے یعنی عرب کی جاہل عورتوں کا یہ

اعتقاد تھا کہ زکام کی بیماری جنون کے سبب پیدا ہوتی ہے) -

حَزُوٌّ يَأْخُذُ - وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو (گبرو

پٹھا) -

حَزَاوِرَةٌ - حَزُوٌّ کی جمع ہے -

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عِلْمَانَا حَزَاوِرَةٌ - ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اس حال میں

کہ ہم گبرو پٹھے تھے -

كُنْتُ غُلَامًا حَزُوًّا فَصِدْتُ أَرْبَابًا - میں ایک گبرو

پٹھا تھا (جوانی کے قریب) تو میں نے ایک خرگوش کا شکار کیا -

حَزُوْرَةٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں باب حناطین کے

پاس -

إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

وَاقِفٌ بِالْحَزُوْرَةِ مِنْ مَكَّةَ - انھوں نے آنحضرتؐ سے سنا

آپ مکہ میں ”حَزُوْرَه“ میں ٹھہرے ہوئے تھے -

حَزِيٌّ - یہ معنی حَزُوٌّ ہے -

تَحْزِيَةٌ - میوے کا اندازہ کرنا -

أَحْزَى - بلند ہوا، ڈرا، جان لیا -

بَابُ الْحَاءِ مَعَ السِّينِ

حَسَبٌ يَأْخُذُ حَسْبَانًا يَأْخُذُ حَسَبًا يَأْخُذُ حَسْبَةً

حَسَابَةً - گنا، شمار کرنا -

مَحْسَبَةٌ اور مَحْسَبَةٌ اور حَسْبَانٌ کے معنی گمان کرنے

کے بھی آئے ہیں - اس کا فعل حَسَبَ يَحْسِبُ ہے - اللہ

تعالیٰ کا ایک نام حَسِيبٌ بھی ہے - یعنی کافی - یہ أَحْسَبُنِي

سے نکلا ہے - یعنی مجھ کو کافی ہوا - عرب لوگ کہتے ہیں أَحْسَبْتُهُ

اور حَسَبْتُهُ میں نے اس کو اتنا دیا کہ وہ بس بس کرنے لگا (یعنی

راضی اور خوش ہو گیا) -

يَحْسِبُكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ - تجھ

کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کفایت کرتا ہے - ایک روایت

میں بِحَسْبِكَ ہے معنی وہی ہیں -

الْحَسْبُ الْمَالُ وَالْكَرْمُ التَّقْوَى - اب تو حَسْبُ

مال داری ہے اور کرم پرہیزگاری کا نام ہے (اصل میں حسب

باپ دادا کی شرافت کا نام تھا - حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مال

دار آدمی گو اس کے باپ دادا شریف نہ ہوں شریف گنا جاتا

ہے اس کی عزت کی جاتی ہے اور مفلس محتاج آدمی گو اس کے

باپ دادا کیسے بھی شریف ہوں اس کی کوئی عزت نہیں کرتا) -

طبی نے کہا حَسْبُ آدمی کے فضائل اور اس کے باپ

دادا کے فضائل کو اور کرم تمام وجوہ خیر اور شرف کا جمع کرنا - تو

آنحضرتؐ نے اس حدیث میں لوگوں کے رسم و رواج کے

موافق ان دونوں لفظوں کے معنی بیان فرمائے - لوگوں کے

نزدیک جو مال دار اور صاحب ثروت ہو وہی صاحب حسب گنا جاتا ہے اور اسی کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اللہ کے نزدیک کریم یعنی بزرگ اور شریف وہی ہے جو پرہیزگار ہو۔ جیسے قرآن میں ہے: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ^۱

مؤلف کہتا ہے جو اہل اللہ ہیں وہ اب بھی کسی دنیا دار کی اس کی دولت کے سبب تعظیم اور تکریم نہیں کرتے اور عالم باعمل اور درویش اور سید کی بے انتہا تعظیم کرتے ہیں۔

حَسَبُ الْمَرْءِ دِيْنُهُ وَ كَرَمُهُ خُلُقُهُ۔ آدمی کا حسب اس کی دین داری ہے (بے دین اور فاسق کو صاحب حسب نہ کہیں گے) اور کرم آدمی کے اخلاق اور عادات ہیں۔

حَسَبُ الْمَرْءِ دِيْنُهُ وَ مُرُوَّتُهُ خُلُقُهُ۔ آدمی کا حسب اس کا دین ہے اور مروت اچھے اخلاق کا نام ہے۔

حَسَبُ الرَّجُلِ نَقَاءُ ثَوْبِيْهِ۔ آدمی کا حسب (دنیا داروں کے نزدیک) یہ ہے کہ اس کے دونوں کپڑے (پا جامہ اور چادر) صاف ستھرے ہوں (کیونکہ یہ دلیل ہے اس کے غنا اور تو نگری کی۔ ہمارے زمانہ میں بھی تعظیم اور تکریم لباس ہی پر رہ گئی ہے)۔

تَنْكِحُ الْمَرْأَةُ لِمِيْسَمِهَا يَالْحُسْبَانِ۔ عورت سے اس کے حسن و جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے وَ حَسْبِهَا اور اس کی مال داری کی وجہ سے (بعض نے کہا حَسَب سے یہاں اچھے اخلاق مراد ہیں)۔

اِذْخِيْرْتَنَا بَيْنَ الْمَالِ وَ الْحَسْبِ فَاِنَّا نَخْتَارُ الْحَسْبَ۔ (ہوازن کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب آپ ہم کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ ہم یا تو مال و اسباب (جو مسلمانوں نے لوٹ لیا تھا) واپس لے لیں یا اچھے امر کو اختیار کریں تو ہم اچھے ہی کام کو اختیار کرتے ہیں (یعنی ہمارے قیدی واپس دے دیجئے کیونکہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو قید سے چھڑانا بہ نسبت مال و اسباب حاصل کرنے کے کہیں اچھا ہے۔ بعض نے کہا حَسَب سے یہاں مراد اپنے رشتہ داروں اور

عزیزوں کا شمار ہے۔ یہ حَسَاب سے نکلا ہے۔ کیونکہ عربوں کی عادت تھی کہ فخر کے وقت اپنے باپ دادا کے فضائل اور مناقب شمار کرتے)۔

اَرْبَعٌ فِيْ اُمْتِيْ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ الْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَ الطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ۔ میری امت میں چار باتیں رہیں گی جو جاہلیت کی باتیں ہیں۔ حَسَب پر فخر کرنا دوسروں کے نسب پر طعن و تشنیع کرنا۔

كَيْفَ حَسْبُهُ فَيْكُمْ۔ (ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا) بھلا یہ تو بتاؤ! اس پیغمبرؐ کا نسب یعنی خاندان تم میں کیسا ہے؟

يُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهِ۔ وہ اپنی قوم کے عالی خاندانوں میں سے بھیجا جائے گا (تاکہ اس کی فہمائش کا لوگوں پر اثر پڑے)۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان کے ساتھ خالص خدا کی رضا مندی کے لئے رمضان کے روزے رکھے (اصل میں احتساب کے معنی شمار کرنا جب کوئی عمل خالص خدا کے لئے کیا جائے اس میں ریا اور دکھاوے کی نیت نہ ہو اسی وقت وہ نیک اعمال میں محسوب ہوتا ہے اور نہ وہ حساب میں شریک ہوتا بلکہ النوا وبال ہوتا ہے۔

حِسْبَةٌ۔ اسم ہے بمعنی احتساب۔

عِدَّةٌ۔ بمعنی اعتداد (فرض احتساب اور حسب اعمال صالحہ میں اسی کا نام ہے کہ خالص خدا کی رضا مندی ملحوظ رکھے اور ناموری وغیرہ دنیا کے اغراض اس میں شامل نہ ہوں)۔

اِحْتَسِبُوا اَعْمَالَكُمْ فَاِنْ مَنْ اِحْتَسَبَ عَمَلَهُ كُتِبَ لَهُ اَجْرُ عَمَلِهِ وَ اَجْرُ حِسْبَتِهِ۔ اپنے نیک اعمال خالص خدا کی رضا مندی کے لئے کرو جو محض خلوص کے ساتھ نیک کام کرے گا اس کا کام لکھ لیا جائے گا اور خلوص کا ثواب بھی (اس کے نامہ اعمال میں) لکھا جائے گا (مزید برآں)۔

مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَهُ۔ جس شخص کا بچہ مر جائے وہ اس مصیبت کو صبر کر کے اپنے نیک اعمال میں شریک کرالے۔

اہل عرب کہتے ہیں: اِحْتَسَبَ فُلَانٌ اِبْنَالَهُ۔ جب کسی کا جوان بچہ مر جائے اور اگر صغیر سنی میں مر جائے تو کہتے ہیں:

اِفْتَرَطَ فُلَانٌ اِبْنَهُ۔ صاحب نہایہ نے کہا احتساب کا لفظ متعدد حدیثوں میں آیا ہے۔

اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اَثَارَكُمْ۔ تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (تمہارے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے)۔

كَانَ الْخُمْسَ يَحْتَسِبُوْنَ عَلٰی النَّاسِ۔ قریش کے لوگ دوسرے ملک والوں کو (جو حج یا طواف کے لئے آتے) اپنے کپڑے ثواب کی نیت سے دیتے (وہ قریش کے کپڑے پہن کر طواف کرتے)۔

اِنْ شَاءَ ت اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْكَ۔ حضرت عائشہؓ یہ کر سکتی ہیں اگر چاہیں کہ اللہ محض ثواب کے لئے تیرے ساتھ سلوک کریں (مگر ولاء ان کو نہیں ملے گی)۔

اَنْفَقَ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا۔ جس شخص نے خرچ کیا اور اس کی نیت کسی واجب یا مستحب حق کو ادا کرنے کی ہے (یعنی ضروری اور نیک کاموں میں خرچ کیا نہ کہ لہو و لعب اور ذاتی عیش و عشرت میں)۔

اِحْتَسَبُوا وَ صَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ۔ انھوں نے خالص خدا کی رضا مندی کے لئے عمل کیا اور صبر کیا نہ عقل اور دانش مندی کی وجہ سے (عرض کیا) پروردگار یہ کیسے ہوگا؟ جب ان میں عقل اور دانش مندی نہیں رہے گی؟ ارشاد ہوا کہ میں اپنی دانائی اور علم میں سے ان کو ایک حصہ دوں گا)۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْسَانًا۔ جو رمضان کے مہینے میں بہ حالت ایمان خالص خدا کی رضا مندی کے لئے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے قیام کرے (قیام رمضان سے مراد تراویح کی نماز ہے)۔

فَتَحْتَسِبُہُ۔ وہ عورت اپنے بچے کو جو مر گیا اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی امانت سمجھے (اس کے ثواب اور اجر کی متوقع رہے)۔

وَلَکَ مَا اَحْتَسَبْتَهُ۔ تجھ کو وہی ملے گا جس کی تو نے امید رکھی۔

مَنْ اَذِنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا۔ جس نے سات برس تک خالص خدا کے لئے (نہ ماہوار کی طمع سے) اذان دی۔

فَیَمُکُّثُ فِیْہِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا۔ وہ وہاں صبر کر کے اپنے تئیں خدا کے سپرد کر کے ٹھہرا رہے۔

اِشْتَرٰی فِتَاہُ بِکَذَا دِرْہَمًا وَ بِالْحَسَبِ وَ الطَّیْبِ۔ ایک غلام اتنے روپیوں کے بدل اور احسان اور خوشی کے ساتھ خریدا (یعنی طلحہ نے اس کو رضا مندی اور خوشی طرفین کے ساتھ مول لیا۔ یہ بیعنامہ کا مضمون تھا)۔ یہ حَسْبَتُہ سے نکلا ہے بمعنی اَکْرَمَتُہ۔ بعض نے کہا یہ حُسْبَانَةُ سے ماخوذ ہے جو چھوٹے گدے کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَبْتُ الرَّجُلَ۔ میں نے اس کو تو شک پر بٹھلایا۔ مَا حَسَبُوا ضَیْفَهُمْ۔ انھوں نے اپنے مہمان کی خاطر داری نہیں کی (یا جب تک اپنے مہمان کی خاطر داری کرتے رہیں)۔

كَانُوا یَتَحَسَّبُوْنَ الصَّلٰوةَ فِیْجِیْبُوْنَہَا بِلَادَاعٍ۔ صحابہ نماز کی فکر میں رہتے تھے بن بلائے یونہی نماز کے لئے آجاتے تھے (ایک روایت میں فِیْتَحِیْنُوْنَ الصَّلٰوةَ یعنی نماز کے وقت کود کھتے رہتے تھے)۔

یَتَحَسَّبُوْنَ الْاَخْبَارَ۔ خبروں کی ٹوہ لگاتے رہتے تھے (یعنی لڑائیوں میں دشمن کی نقل و حرکت اور مقام اور تعداد اور سامان وغیرہ سب باتوں کی خبر لینے میں مصروف رہتے جو بڑا ضروری امر ہے)۔

لَا تَجْعَلْہَا حُسْبَانًا۔ یا اللہ اس ہوا کو عذاب مت کر۔ اِحْتَسَبْتُ الْمُتَوَفٰی۔ میں نے میت پر ثواب کی امید رکھی صبر کر کے۔

حَسَبٌ۔ وہ عمدہ کام جو خود کسی شخص نے یا اس کے باپ دادا نے کیا ہو۔ اس کو حَسَبٌ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ افتخار کے وقت شمار کیا جاتا ہے اور حَسَبٌ بہ سکون سین۔ اس کا شمار کرنا۔ اور عَدُّ شمار کرنا۔ اور عَدُّ شمار کیا گیا۔

وَحِسَابُہُمْ عَلٰی اللّٰہِ۔ اور ان کا مجاہدہ اللہ پر ہے (یعنی ان کے دلوں کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ ہمارا کام ظاہر کو

دیکھنا اور اس کے موافق عمل کرنا ہے۔)

لَعَلَّ رَحْمَةً رَبِّي تَأْتِي عَلَيَّ حَسْبُ الْعِصْيَانِ -
شاید میرے مالک کی رحمت گناہوں کے شمار پر آئے (جتنے گناہ اتنی ہی رحمتیں) بقول امیر

مجرموں کو دیکھ کر آغوش رحمت میں امیر
بے گناہوں کو قیامت میں پشیمانی ہوئی

فَحَسْبُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدِّينِ - میں نے ان پر جو
قرض تھا اس کا حساب کیا۔

حَسْبُكَ مَنَّا شَدْتُكَ رَبِّكَ - بس بس آپ نے
اپنے مالک سے جتنی دعا کی وہ کافی ہے (یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ
نے آنحضرتؐ سے عرض کیا جب غزوہ بدر کی رات کو آپؐ نے
بڑے الحاح اور عاجزی کے ساتھ دعا کی۔ اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ
حضرت صدیق اکبرؓ کو آنحضرتؐ سے زیادہ وعدہ خداوندی پر
اطمینان تھا، نہیں بلکہ آنحضرتؐ کا مقصود اس قدر الحاح کے
ساتھ دعا کرنے سے یہ تھا کہ صحابہ خوب مطمئن ہو جائیں کیونکہ
آنحضرتؐ کا ایک بار دعا کرنا حصول مطلوب کے لئے وہ کافی
سمجھتے تھے۔ بھلا اتنے بار کی دعا وہ بھی ایسے الحاح اور عاجزی
کے ساتھ کیونکر رد ہو سکتی ہے)۔

بِحُسْبَانٍ كَحُسْبَانِ الرَّجُلِي - ایک کھوٹی (یعنی
قطب پر) وہ گھوم رہے ہیں جیسے چکی کی کھوٹی ہوتی ہے اس کے
گھومنے پاٹ گھومتا ہے۔ (ابن عباسؓ نے کہا: "حُسْبَانٌ" سے
حساب مراد ہے یعنی متعین اوقات پر وہ گھومتے ہیں وہ وقت
مقررہ پر ٹھیک ہر منزل میں آتے ہیں کبھی ایک لمحہ کی بھی تقدیم و
تاخیر نہیں ہوتی۔ سبحان اللہ یہ خدائی انتظام اور بشری انتظام میں
فرق ہے۔ بشر کتنا بھی انتظام کرے کسی نہ کسی دن ضرور کچھ خلل
ہو جاتا ہے)۔

فَاتَى بِكُرْسِيِّ حَسْبُ قَوَائِمُهُ حَدِيدًا وَ تَرَكَ
خُطْبَتَهُ - ایک کرسی لائی گئی میں سمجھتا ہوں اس کے پائے آہنی
(لوہے کے) تھے (آپ اس پر بیٹھ گئے) اور خطبہ چھوڑ دیا
(کیونکہ اسلام کی تعلیم میں دیر نہ کرنا چاہیے) وہ خطبہ پر مقدم
ہے۔ (ایک روایت میں حَسْبُ کی جگہ خِلْتُ ہے۔ معنی

وہی ہیں۔ ایک روایت میں بِكُرْسِيِّ حَسْبُ ہے یعنی لکڑی کی
ایک کرسی لائی گئی۔ ایک روایت میں خُلْبُ ہے یعنی خرے کی
چھال کی۔ مجمع میں ہے کہ ٹھیک روایت حَسْبُ ہے اور شاید وہ
کرسی کالی لکڑی کی ہوگی تو راوی نے اس کو لوہا سمجھا)۔

لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسِبَنَّ أَنَا مِنْ أَجْلِكَ
ذَبَحْنَا - آنحضرتؐ نے "لا تحسبن" بہ کسرہ سین فرمایا نہ بہ فتح
سین۔ یعنی یہ مت سمجھو کہ ہم نے یہ جانور تمہارے لئے ذبح کیا
(گویا ہم نے تمہارے لئے تکلیف کی ایسا خیال مت کرو)۔

حَسْبَ مَا ذَكَرَهُ - جیسا اس نے بیان کیا اسے موافق
کہتے ہیں۔

حَسْبُ الْحُكْمِ - حکم کے موافق اور فتح سین یعنی
حَسْبُ الْحُكْمِ بھی درست ہے۔

حَسْبُ ابْنِ آدَمَ لُقَمَاتُ - آدمی کو (زندگی قائم رکھنے
کے لئے) چند لقمے کافی ہیں (بہت کھانے کی ضرورت نہیں نہ
بہت سامان کی)۔

أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضَعَا - میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ
نے بطور تواضع یہ ارشاد فرمایا۔

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ وَ عَائِشَةُ -
سارے جہان کی عورتوں کے بدل تجھ کو حضرت مریم اور حضرت
عائشہ کی فضیلت پہچانا کافی ہے (اگر اور عورتوں کی فضیلت نہ
پہچانے تو نہ پہچانے کیونکہ یہ دونوں تمام جہان کی عورتوں کی
سردار ہیں)۔

حَسْبِي حَسْبِي - بس یہ عنایت حق تعالیٰ کی میرے
لئے کافی ہے۔ اب اس صدمہ کا کوئی غم نہیں رہا۔

أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي - میں تجھ سے اپنی اس مصیبت کا
اجر چاہتا ہوں۔

حَسْبُكَ الْآنَ - بس اب پڑھنا موقوف کر۔
حَسْبَةُ - امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی کہتے ہیں۔
حَسْبِيَهُ اللَّهُ - اللہ اس کے اعمال کا حساب لینے والا ہے
(اس کے اعمال کے موافق اس کو بدلہ دینے والا ہے ظاہر میں تو
ہم اس کو اچھا سمجھتے ہیں)۔

اِذَا مَسَّ جِلْدَكَ الْمَاءُ فَحَسْبُكَ - جب (غسل میں) تیرے بدن سے پانی چھو جائے تو وہ تجھ کو کافی ہے (یعنی بدن کا ملنا اور رگڑنا فرض نہیں ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک یہ فرض ہے اور ایک جماعت محدثین بھی انہی کے ساتھ متفق ہے)۔

لَا حَسَبَ اَبْلَغَ مِنَ الْاَدَبِ - کوئی شرف ادب سے بڑھ کر نہیں ہے۔

الْمُؤْمِنُ يُتَلَّى عَلَيْهِ حَسَبُ دِينِهِ - مومن کی آزمائش اتنی ہی ہوتی ہے جیسا اس کا دین ہے (جس قدر دین و ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی آزمائش سخت ہوتی ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ فَاَلَا مَثَلٌ لِّمَنْ اَلَا مَثَلٌ^۱۔

مَنْ سَبَقَتْ اَصَابِعُهُ لِسَانُهُ حُسْبٌ لَّهُ - اگر تسبیح پڑھتے وقت انگلیاں زبان سے آگے بڑھ جائیں (مثلاً کوئی دو بار سبحان اللہ کہے اور انگلیوں سے تین یا چار دانے ہٹالے) تو اس کو دانوں کے شمار میں ثواب ملے گا (دانوں ہی کے شمار کے موافق نامہ اعمال میں لکھا جائے گا)۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ - یا اللہ جہاں سے مجھ کو گمان ہے وہاں سے اور جہاں سے گمان نہیں وہاں سے مجھ کو روزی دے (جیسے قرآن میں ہے وَ يَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)^۲۔

نَحْسِبُ بِاَصَابِعِهِ - ہم آپ کے انگلیوں کے شمار کو دیکھ رہے تھے (یعنی آپ فَصَلَيْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ فرما رہے تھے ہم دیکھ رہے تھے کہ کہاں تک آپ انگلیوں پر شمار کرتے ہیں)۔

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْعُ الرِّغَابِ لَا يَعْلَمُ حُسْنَ اَجْرِهَا اِلَّا اللّٰهُ - سب کاموں میں افضل بڑے بڑے اونٹ دوہیل (اللہ کی راہ میں) بخشا ہے (صدقہ دینا) ان کے ثواب کا

شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حَسَدٌ يَّاحْسُوذٌ يَّاحْسَاذَةٌ - ہولنا، جلنا، رشک کرنا۔ (جس کو غبطہ کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حسد اور غبطہ (رشک) میں یہ فرق ہے کہ حسد میں دوسرے شخص کے زوال نعمت کی خواہش ہوتی ہے اور رشک صرف اس نعمت کی آرزو کرنے کو کہتے ہیں)۔

لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ يَافِيْ اثْنَيْنِ - ہر بات کے لئے حسد کرنا برا ہے مگر دو باتوں دو خصلتوں پر حسد ہو سکتا ہے (یعنی رشک)۔

حَسْدَلٌ - چھڑی یا جوں۔

حَسْرٌ - کھولنا۔

حُسُوْرٌ - کھل جانا۔ جیسے اِنْحَسَارٌ ہے۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسُرَ الْفَرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات کی ندی ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گی (یعنی سونے کا خزانہ اس میں سے نمود ہوگا)۔

فَحَسَرَ ثَوْبَهُ مِنَ الْمَطَرِ - آپ نے اپنا کپڑا کھول دیا تاکہ بارش کا پانی بدن پر گرے۔

فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَ صَلَّى - جب سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) تو دو سورتیں پڑھیں اور نماز پڑھی (یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ گہن جاتا رہا سورج صاف ہو گیا)۔

حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا - (آپ نماز میں کھڑے رہے) یہاں تک کہ سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) (طیٰبی نے کہا آپ نے سورج گہن میں بردے آزاد کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح ہر ایک صدقہ کا حکم ہے جو خوف کے وقت کرنا چاہئے کیونکہ صدقہ اور خیرات کرنا بلیات اور عذاب کو دفع کرتا ہے)۔

فَحَسَرَ مَنْ ذَرَاْعِيْهِ - آپ نے اپنی دونوں بائیں

۱۔ سب سے سخت آزمائش کا سامنا انبیاء کو ہوتا ہے پھر جو ان سے نچلے درجے کا ہے پھر جو ان سے نچلے درجے کا ہے۔ (م)

۲۔ اور وہ (اللہ) اسے ایسی جگہ سے رزق مہیا کرے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ (م)

کھول دیں۔

فَتَحَسَّرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ - وہ کھلے منہ اس کے سامنے بیٹھی۔

مَا مِنْ لَيْلَةٍ إِلَّا مَلَكَ يَحْسُرُ عَنْ دَوَابِّ الْغَزَاةِ الْكَلَالِ - ہر شب کو ایک فرشتہ مجاہدین کے جانوروں کی تھکن دور کرتا ہے (ایک روایت میں یَحْسُرُ ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے)۔

أَبْنُو الْمَسَاجِدِ حُسْرًا - مسجدوں کو کھلا ہوا بناؤ! (ان پر برج، گنبد اور کنگورے وغیرہ بنانا ضروری نہیں۔ ایک روایت میں جُمًّا ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ امام سیوطی نے کہا یہ حدیث کامل ابن عدی اور تاریخ ابن عساکر میں یوں ہے۔

أَبْنُو الْمَسَاجِدِ حُسْرًا وَ مُقْنَعِينَ - یعنی مسجدوں کو ننگے سر رہ کر اور سر ڈھانپ کر بناؤ (اصل میں حُسْرُ جمع ہے حَاسِرٌ کی۔ حاسر اس کو کہتے ہی جس پر نہ زرہ ہو نہ خود کیونکہ مسلمانوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کی مسجدیں کھلی دیواروں کی ہوں ان پر کنگورے اور برج وغیرہ نہ ہوں)۔

كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى الْحُسْرِ - ابو عبیدہ بن الجراح جس دن مکہ فتح ہوا ان لوگوں کی کمانڈ کرتے تھے جو بلا زرہ اور بلا خود تھے۔

فَأَخَذْتُ حَجْرًا فَكَسَرْتُهُ وَ حَسَرْتُهُ - میں نے ایک پتھر لیا اور درخت کی ڈالی کو توڑ کر اس کا پوست نکالا۔

(یہ حُسْرُ الْغُصْنِ سے نکلا ہے یعنی شاخ کا پوست نکالا بعض نے حَسَرْتُهُ روایت کیا ہے یعنی اس کو کچل کر باریک اور نرم کیا۔)

حُسْرَةٌ - اس چھلکے کو کہتے ہیں جو دانہ پر ہوتا ہے۔

أَدْعُوا اللَّهَ وَلَا تَسْتَحْسِرُوا - اللہ سے دعا کرتے رہو تھک کر بیٹھ نہ جاؤ (نا امید نہ ہو جاؤ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت مقرر ہے دوسرے مومن کی دعا ضائع نہیں جاتی دنیا میں نہ سہی تو آخرت میں اس کا فائدہ ملے گا)۔

وَلَا يَحْسِرُ صَابِحُهَا - اس کا پانی پلانے والا نہیں تھکتا (کیونکہ وہ اس کو زمین پر کھلے پانی پر لے جاتا ہے کنویں سے بھر

کر پلانے کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

الْحَسِيرُ لَا يُعْقَرُ - جو جانور (غازی کا) ماندہ ہو جائے (کام نہ دے سکے) تو اس کو زخمی نہ کیا جائے (اس ڈر سے کہ دشمن اس کو لے لے گا) بلکہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔

حَسَرَ أَخِي فَرَسًا لَهُ بَغِيْنُ التَّمْرِ - میرے ایک بھائی نے اپنا ایک گھوڑا عین التمر میں (جو ایک مقام کا نام ہے) تھکا ڈالا (تو حسر لازم اور متعدی دونوں آیا ہے اور أَحَسَرَ متعدی ہے)۔

يَخْرُجُ لِي أَخِي الزَّمَانِ رَجُلٌ يُسَمِّي أَمِيرَ الْعُصْبِ أَصْحَابَهُ مُحْسِرُونَ - اخیر زمانہ میں ایک شخص نکلے گا جس کو امیر العصب (جماعتوں کا سردار) کہیں گے اس کے ساتھی حقیر گئے جائے گے لوگ ان کو ستائیں گے (یا وہ خستہ اور راندہ ہوں گے)۔

بَطْنُ مُحْسِرٍ - ایک نالہ ہے منا اور مزدلفہ کے درمیان اس کو مُحْسِرُ اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا تھا۔

فَلَمْ أَرِيسْتَجِيبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ - (کوئی اس طرح نہ کہے کہ میں نے پروردگار سے بہت دعا کی) میں نہیں سمجھتا وہ میری دعا قبول کرے گا اور تھک کر بیٹھ رہے (دعا کرنا چھوڑ دے)۔

اسْتَحْسَارٌ - کہتے ہیں دعا اور سوال سے باز رہنے کو۔

حَسَرْتُهُ - میں نے اس کو تیز کیا۔

حَتَّى تَحْسَرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ - یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے غصہ دور ہو گیا۔

حُسْرٌ - بے ہتھیار لوگ نہتے۔

حَسَرَ الْوَزَارَ عَنْ فَيْحِهِ - اپنی ران پر سے لنگی سرکادی (ران کھول دی)۔

حُسْرَةٌ - افسوس اور رنج۔

الْإِحْسَارُ الْفَاقَةُ - احسار کے معنی محتاجی۔

يَالَهَا حُسْرَةٌ عَلَيَّ كُلِّ ذِي غَفْلَةٍ - ہائے افسوس ہر غفلت کرنے والے پر (آخرت میں کیسا پشیمان ہوگا)۔

حَسَرْتُ الْعِمَامَةَ مَنْ رَأَيْتُ - میں نے عمامہ سر پر سے اتار لیا (سر کھول دیا) -
تَحَسَّرُ - افسوس اور نوح -

انْحَسَرَتْ الْأَفْهَامُ - عقلیں تھک کر ماندہ ہو گئیں جیسے
كَلَّتِ الْعُقُولُ - حاسر مرد بے ہتھیار جس پر زرہ اور خود نہ ہو -

حَسِرٌ - در ماندہ افسوس کرنے والا -
حَسٌ - قتل کرنا، استیصال کرنا، جلا ڈالنا، جاننا، ادراک کرنا حواس سے معلوم کرنا -

حِسٌّ اور اِحْسَاسٌ - حواس سے معلوم کرنا، آہٹ پانا -
حَاسَةٌ - دیکھنے، سننے، سوچنے، چھکنے اور چھونے کی قوت -
اس کی جمع حَوَاسٌ ہے - جو پانچ ہیں - باصرہ، سامعہ، شامہ، زائقہ اور لامہ -

مَتَى أَحْسَسْتُ أُمَّ مِلْدَمٍ - تو نے بخار کب پایا (کب سے تجھ کو بخار معلوم ہوا؟) -

فَسَمِعَ حِسٌّ حَيَّةٍ - ایک سانپ کی سرسراہٹ سنی (اس کے رنگینے کی آواز محسوس کی) -

إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لِّحَاسٍ - شیطان بہت آہٹ پانے والا بہت چاٹنے والا ہے -

لَا تَحْمَسُوا وَلَا تَجَسُّسُوا - ٹوہ نہ لگاؤ تفتیش نہ کرو (یہ حدیث کتاب الجیم میں گزر چکی ہے) -

هَلْ حَسْتُمَا مِنْ شَيْءٍ - تم نے کچھ آہٹ پائی (کوئی چیز دیکھی) -

اصل میں حَسْتُمَا تھا - ایک سین تخفیف کے لئے گرا دی -

حَسَسْتُ اور أَحْسَسْتُ - میں نے آہٹ پائی - (دونوں کے معنی ایک ہیں) -

فَإِنَّهُ يَقْطَعُ الْحِسَّ - ستو درد کو مٹا دیتا ہے (یعنی زچگی کے درد اور تکلیف کو) -

حُسُوهُمْ بِالسَّيْفِ حَسًا - ان کو تلوار سے نیست و نابود کر دو (کاٹ ڈالو) جیسے قرآن میں ہے "إِذْ تَحْسُونَهُمْ بِأَذْنِهِ" - عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَّ الْبُرْدُ الْكَلَاءَ - پالے (سردی) نے گھاس کو جلا ڈالا (تباہ کر دیا) -

لَقَدْ شَفَى وَ حَاوَحَ صَدْرِي حُسُكُمُ أَيَّاهُمْ بِالنِّصَالِ - میرے سینے کے ٹھکونکو کو اس سے تسلی ہو گئی جو تم نے ان کو تیر مار مار کر تمام کر دیا (یعنی میرے دل کی بھڑاس نکل گئی) -

كَمَا أَذَا لَوْكُمُ حَسًا بِالنِّصَالِ - جیسے انھوں نے تم کو تیر مار مار کر تباہ کیا تھا -

إِذَا حَسَّهُ الْبُرْدُ فَقَتَلَهُ - ٹڈی کو جب سردی لگی، سردی نے اس کو مار ڈالا -

فَبَعَثْتُ إِلَيْهِ بَجَرَادٍ مَّحْسُوسٍ - میں نے آپ کے پاس ایک ٹڈی بھیجی جو سردی سے مر گئی تھی - (بعض نے کہا مَحْسُوسٌ سے یہ مراد ہے کہ آگ پر بجھنی ہوئی) -

إِذْ فَنُونِي فِي ثِيَابِي وَلَا تَحْسُوا عَنِّي تُرَابًا - مجھ کو میرے کپڑوں میں گاڑ دو اور مجھ پر سے مٹی مت جھٹکو -

عرب لوگ کہتے ہیں: حَسَّ الدَّابَّةُ - جانور پر سے مٹی جھاڑی -

يَحْسُ عَنْ ظُهُورِ دَوَابِّ الْغَزَاةِ الْكَلَالِ - (ہر رات کو ایک فرشتہ) غازیوں کے جانوروں کی پیٹھ پر سے مٹی جھاڑ کر ان کی تکان رفع کرتا ہے (سبحان اللہ جہاد کے جانوروں کی یہ فضیلت ہے تو مجاہدین کا کیا درجہ ہوگا؟) -

وَضَعَ يَدَهُ فِي الْبُرْمَةِ لِيَأْكُلَ فَاخْتَرَقَتْ أَصَابِعُهُ فَقَالَ حَسٌ - آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ہانڈی میں ڈالا کھانے کے لئے، آپ کی انگلیاں جلنے لگیں، فرمایا "حَسٌ" (یہ وہ کلمہ ہے جسے عرب لوگ دفعۃً کوئی تکلیف پہنچنے پر کہتے ہیں - ہماری زبان والے انویاف کہتے ہیں) -

مَحْسَّة - کھریا (جس سے جانور کی مالش کرتے ہیں)۔

فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حَسَّةً - جب ابو بکرؓ نے آپ کی حرکت اور چلنے کی آواز سنی (آہٹ پائی)۔

حَسَفَ - جاری ہونا، صاف کرنا، ہنکانا، رانوں میں صحبت کرنا، کانٹا سانپ کا کینچلی چھوڑنے کی آواز نکالنا۔

يَا اسْلَمُ حَتَّ عَنْهُ قِشْرُهُ قَالَ فَاَحْسِفُهُ ثُمَّ يَأْكُلُهُ - (حضرت عمرؓ اپنے غلام اسلم سے کہتے تھے) اسلم کھجور پر سے چھلکا صاف کرو! اسلم نے کہا میں اس کو صاف کر دیتا تھا (پوست نکال ڈالتا تھا) اس وقت وہ کھاتے - عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَفْتُ التَّمْرَ - بہ معنی حَتَّ یعنی اس کا پوست نکال کر اس کو صاف کیا۔

رَأَيْتُ جِلْدَهُ يَتَحَسَفُ تَحَسَفَ جِلْدُ الْحَيَّةِ - میں نے دیکھا ان کی کھال اس طرح نکلتی تھی جیسے سانپ کی کینچلی نکلتی ہے۔

حَسَكٌ - غصہ ہونا، جانور کا دانہ چبانا۔
حَسَكٌ - ایک قسم کی گھاس ہے۔ اس کے پتے کے پاس ایک کانٹا سا شاخہ سخت ہوتا ہے۔

حَسَكَةٌ - "حَسَكٌ" کا مفرد (محیط میں ہے حَسَكٌ جنگ کا ایک ہتھیار ہے (یعنی سہ شاخہ گوجھرو) جو لوہے وغیرہ سے بنا کر میدان جنگ میں بچھا دیتے ہیں۔ اس پر آدمی یا گھوڑا چلے تو اس کے پاؤں میں گھس جاتا ہے)۔

حَسَكٌ اور حَسِيكٌ - غضب ناک۔
تَيَاسَرُوا فِي الصَّدَاقِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطِيَ الْمَرْأَةَ حَتَّى يَبْقَى ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ عَلَيْهَا حَسِيكَةٌ - مہر کم رکھا کرو! (اتنا کہ مرد کو اس کا ادا کرنا ناگوار نہ ہو کیونکہ) جب مہر گراں ہوتا ہے تو (مرد عورت کو ادا کرتا ہے لیکن اس کے دل میں عورت پر غصہ رہتا ہے۔

حَسِيكَةٌ - عداوت، دشمنی، کینہ۔
أَمَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ بَلْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ فَحَسَكٌ أَمْرَاسٌ - بلحارث بن کعب قبیلے کے یہ لوگ تو ایک کانٹا ہیں

أَصَابَ قَدَمُهُ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَسٌ - ان کا پاؤں آنحضرتؐ کے پاؤں پر پڑا، آپ نے فرمایا "حَسٌ" (افو)۔

قَطَعْتُ أَصَابِعَ طَلْحَةَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ حَسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ لَرَفَعْتُكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ - طلحہ کی انگلیاں احد کے دن کاٹی گئیں (کافروں نے آنحضرتؐ پر وار کیا تھا لیکن طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر روک لیا، ان کی انگلیاں کٹ گئیں ایک ہاتھ بے کار ہو گیا) انھوں نے (درد کی وجہ سے) حَسٌ کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تو (تلوار لگتے وقت) بسم اللہ کہتا تو تجھ کو فرشتے اٹھا لیتے لوگ دیکھتے رہتے۔

كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمٌ فَطَلَبْتُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ أَوْ يُعْطِينِي مِائَةَ دِينَارٍ فَطَلَبْتُهَا مِنْ حَسِيٍّ وَبَسِيٍّ - (ایسا ہوا) میری ایک چچا زاد بہن تھی اس سے صحبت کا خواست گار ہوا، وہ کہنے لگی ہرگز نہیں جب تک تو مجھے سوا شرفیاں نہ دے۔ آخر میں نے جہاں سے بنا ادھر ادھر سے سوا شرفیاں تلاش کیں (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

جِيءُ بِهِ مِنْ حَسَكٍ وَبَسَكٍ - یعنی ادھر ادھر جہاں سے بنے لے کر آیا جہاں سے چاہے لے کر آ)۔
إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَحْسُ لِلْمُنَافِقِ - مومن منافق پر رحم کرتا ہے اس کے لئے اس کا دل کڑھتا ہے (وہ جانتا ہے یہ مومن ہے) (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

حَسَسْتُ يَا حَسَسْتُ لَهُ - مجھ کو اس پر رقت آئی۔
فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ أَحَسَّ - جب آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا (یعنی میرا پیچھے پیچھے آنا)۔

أَسْقَى فَرَسَهُ وَ أَحْسَهُ - اپنے گھوڑے کو پانی پلایا اس کی مالش کی (کھریا چلایا)۔

مَنْ أَحَسَّ الْفَتَى الدُّوسِيَّ - جس نے یا کسی نے دوس کے جوان کو دیکھا ہے؟ (دوس ایک قبیلہ ہے مشہور)۔
سَنَّةٌ حَسُوسٌ - قحط کا سال (جو سب کھا جائے)۔

تجربہ کار (جنگ آزمودہ بڑے لڑنے والے) کانٹے سے یہ مراد ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں بڑے سخت ہیں، ان کو زیر کرنا دشوار ہے۔

إِنَّكُمْ مُصَرَّ دُونَ مُحْسِكُونَ - تم تو باندھے گئے اور کانٹے لگائے گئے ہو (یعنی بخیل اور مسک ہو روپیوں کو تھیلیوں میں بند کر کے رکھا ہے جو کوئی مانگے اس کو کانٹے آتے ہو کانٹے کی طرح اس کو ستاتے ہو)۔

حُسَيْنُكَ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں وہاں یہودی رہا کرتے تھے۔

فَوَقَعَتْ حَسَكَةُ النِّفَاقِ فِي قُلُوبِ الْقَوْمِ - نفاق کا کاٹنا ان لوگوں کے دلوں میں پڑ گیا۔

حَسَمٌ - جڑ سے کاٹنا، کاٹ کر بھون دینا خون بند کرنے کے لئے۔

إِنَّهُ كَوَاهُ فِي أَكْحَلِهِ ثُمَّ حَسَمَهُ - آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ کی ہفت اندام کی رگ پر داغ دیا پھر اس کو آگ سے بھون ڈالا۔

إِقْطَعُوهُ ثُمَّ أَحْسِمُوهُ - اس کا (یعنی چور کا) ہاتھ کاٹ ڈالو۔ پھر اس کو تل دو (تاکہ اس کا خون بند ہو جائے)۔

عَلَيْكُمْ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ مَحْسَمَةٌ لِلْعِرْقِ - تم روزہ رکھنا لازم کر لو اس سے شہوت کی رگ کٹ جاتی ہے۔

فَلَهُ مِثْلُ تَوْرِ جَسَمًا - وہاں حسما کی طرح ٹیلے (بے چھوٹے ٹکڑے) ہیں۔

حُسُومًا - پے در پے یا منحوس۔

لَا تَجْعَلْ بَرْدَهُ عَلَيْنَا حُسُومًا - اس کی سردی ہم پر منحوس مت کر۔

حُسَامٌ - کانٹے والی تلوار۔

حُسْنٌ - خوبصورتی، جمال۔

حَاسِنٌ اور حَسَنٌ اور حَسِينٌ اور حَسَانٌ اور حُسَانٌ - خوبصورت مرد۔

حَسَنَةٌ اور حَسَنَاءُ اور حَسَانَةٌ - خوبصورت عورت۔

الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ - احسان یہ

ہے کہ اللہ کی پرستش اس طرح (ادب اور حضور قلب کے ساتھ کرو) جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے (ابن اثیر نے کہا احسان سے یہاں اخلاص مراد ہے اور یہ ایمان اور اسلام کے صحت کی شرط ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اسلام کا کلمہ زبان سے پڑھے یا کوئی نیک کام کرے لیکن اس میں اخلاص نہ ہو تو اس کا ایمان صحیح ہو گا نہ وہ محسن کہلائے گا۔

كُنَّا عِنْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ ظُلُمَاءٍ جَنْدِسٍ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ فَسَمِعَ تَوَلُّوْلَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَنَادِيهِمَا يَا حَسَنَانِ يَا حُسَيْنَانِ فَقَالَ الْحَقُّ بِأَمْكُمَا - (حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) ایسا ہوا کہ ایک بار ہم ایک اندھیری سخت تاریک رات میں آنحضرتؐ کے پاس تھے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی وہی تھے۔ اتنے میں آپ نے حضرت فاطمہؓ کا شور سنا، وہ پکار رہی تھیں ”یا حسنان یا حسینان“ آپ نے فرمایا جاؤ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ (حسنان اور حسینان بطریق تغلیب کہا، جیسے عمران ابو بکر اور عمر کو اور شمسان اور قمران چاند سورج کو)۔

أَذْكُرُ مَقْتَلَ بَسْطَامَ بْنِ قَيْسٍ عَلَى الْحَسَنِ - (ابو رجاء نے کہا، جن کی عمر ایک سو اٹھائیس برس کی ہوئی) مجھ کو بسطام بن قیس کا حسن پر مارا جانا یاد ہے (حسن ایک ریت کا ٹیلہ ہے مشہور)۔

قَامَ إِلَى شَيْءٍ فَأَخْسَنَ وَضُوءَهُ - آپ ایک پرانی مشک کی طرف اٹھے اور اچھی طرح وضو کیا (یہ دوسری روایت کے خلاف نہیں ہے جس میں اس طرح ہے کہ آپ نے ہلکا وضو کیا کیونکہ ہلکا وضو آداب اور سنن کے ساتھ اس وضو سے کہیں بہتر ہے جس میں خلاف سنت مبالغہ ہو)۔

فَإِنَّ إِقَامَةَ الصُّفُوفِ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ - صفوں کا قائم کرنا نماز کا حسن ہے (یعنی اس کی وجہ سے نماز کامل ہوتی ہے) دوسری روایت میں یوں ہے:

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ - صفیں برابر کرو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز قائم کرنے

میں داخل ہے (یعنی اس کا ایک جز ہے)۔

رَجُلٌ حَسَنٌ - خوبصورت مرد۔

فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ - اس کا اسلام اچھا ہوا (یعنی شرک

سے پاک اخلاص کے ساتھ)۔

أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فَلَا يُؤْخَذُ بِهَا - جو شخص اچھی

طرح چلے (یعنی نفاق اور شرک سے بچا رہے) اس پر ان اعمال

کا مواخذہ نہ ہوگا (جو اس نے کفر کی حالت میں کئے)۔ نووی نے

کہا اس پر اجماع ہے کہ اسلام لانے سے کفر کے زمانے کے

سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔

إِلَّا وَيُحَسِّنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ - مگر اللہ کے ساتھ اچھا گمان

رکھتا ہو کہ وہ رحیم و کریم ہے سب گناہ معاف کر دے گا (اس

حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مرتے وقت آدمی کو اپنے مالک کے

ساتھ نیک گمان کرنا اور اس کے رحم و کرم کا امیدوار رہنا نجات

کی دلیل ہے اور حالت صحت میں خوف اور رجاء دونوں بہتر

ہیں)۔

فَتُطَهَّرُ فَتُحَسِّنُ الطُّهُورَ - پھر تو وضو کرے اور اچھا

وضو سنن اور آداب کے ساتھ یا تو نجاست سے طہارت کرے

پھر اچھا وضو کرے۔

أَحْسِنُ إِلَيْهَا - تو اس عورت (یعنی غامدیہ کے پاس جس

نے آنحضرتؐ کے پاس آکر زنا کا اقرار کیا تھا) اچھا سلوک کر

(اس کو ستا نہیں اس خیال سے کہ اس نے حرام کاری کی اور ہم کو

بدنام کیا)۔

حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا - یہاں تک کہ سورج

اچھی طرح نکل آئے (یعنی بلند ہو جائے اور خوب چمکنے لگے)۔

لَا يَذَرِي حَسَنٌ مِّنْ هِيَ - حسن بن مسلم راوی کو معلوم

نہیں وہ عورت کون تھی۔

خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءٌ - تم میں بہتر وہی لوگ

ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کریں۔

اطْلُبُوا الْحَوَائِجَ إِلَى حَسَنِ الْوُجُوهِ - اپنی غرض

ان لوگوں کے پاس لے جاؤ جن کے چہرے خوبصورت ہوں

(کیونکہ ظاہری حسن و جمال باطنی حسن و جمال کا نمونہ ہے)۔ اکثر

بد صورت آدمی بد خلق بھی ہوتا ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے

کہ جو لوگ وجاہت والے صاحب قدرت ہوں ان کے سامنے

اپنی حاجتیں پیش کرو)۔

فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ - اس کا کفن اچھا کرے (یعنی پاکیزہ

سفید اور صاف کپڑے کا کفن دے یا اس کو خوشبو لگا کر معطر

کرے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کفن میں اسراف

کرے۔ شال دو شالے کم خواب کا کفن دے کیونکہ دوسری

حدیث میں صاف وارد ہے کہ گراں قیمت کفن مت دو)۔

حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ - (مسلمانوں کے

ساتھ) اچھا گمان رکھنا ایک اچھی عبادت ہے (جس پر ثواب

اور اجر ملے گا)۔

حَسَنَاتُ الْأَبْوَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ - اچھے عام

لوگوں کی نیک باتیں (جو ان کے حق میں گناہ نہیں ہیں) مقرب

اور نزدیک والوں کے لئے برائیاں ہیں (بقول شخصے "نزدیکان

راہش بود جیرانی")۔

يُحَسِّنُ الرَّجَاءُ - اللہ سے اچھی امید رکھے (کہ وہ

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ہے سب گناہ بخش دے گا)۔

وَلَبِسَ أَحْسَنَ ثِيَابِهِ - اپنے اچھے کپڑے پہنے (یعنی

سفید پاکیزہ جمعہ کے دن یہ سنت ہے)۔

فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ أَحْسَنَ النَّاسِ - میں نے دیکھا ایک

شخص جو سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت تھا (یعنی حضرت

یوسفؑ اور سب لوگوں سے مراد آنحضرتؐ کے سوا دوسرے لوگ

کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ تمہارے پیغمبر سب پیغمبروں

سے زیادہ خوش آواز اور سب سے زیادہ خوش رو تھے اور ہر پیغمبر

خوش آواز اور خوش رو بھیجا گیا ہے)۔

الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْبَرِيُّ مِنَ الْخِيَانَةِ يَنْتَظِرُ مِنَ

اللَّهِ إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ - مسلمان بندہ جو چور نہ ہو وہ اللہ سے

دو میں سے ایک بھلائی کا انتظار کرتا رہتا ہے (یا تو موت آئے

گی تو اللہ کے پاس بہتر سے بہتر سامان ملے گا یا زندہ رہے گا تو

روزی ملے گی)۔ دین کے ساتھ صاحب دولت اور اہل و عیال

بنے گا۔

حُسْنی - ایک باغ کا نام تھا جو حضرت فاطمہ پر وقف کیا گیا تھا۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا سُبُلَ مَا هَذَا الْإِحْسَانُ فَقَالَ أَنْ يُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَلَا يُكَلِّفَهُمَا أَنْ يَسْتَلَانِيهِ شَيْئًا مِمَّا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ - آپ سے پوچھا گیا - اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے ”وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا“ تو احسان سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یہ ہے کہ ان کے ساتھ اچھی طرح گزارہ کرے (ادب اور عاجزی سے پیش آئے کوئی سخت کلمہ منہ سے نہ نکالے) اور ان کو کسی چیز کے مانگنے کی ضرورت نہ آنے دے (بلکہ بغیر سوال کے ان کی تمام ضروریات کا بندوبست رکھے)۔

حَسَنُ بِالْقُرْآنِ صَوْتُكَ - قرآن خوش آوازی کے ساتھ پڑھ۔

حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ - قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

لِكُلِّ شَيْءٍ حَلِيَّةٌ وَحَلِيَّةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ - ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ - اللہ تعالیٰ خوش آواز کو پسند کرتا ہے۔

حَسُونٌ - ایک چھوٹی چڑیا ہے خوش آواز۔ اس کو ابوالحسن بھی کہتے ہیں۔

حَسُوٌّ - چسکی لے لے کر پینا۔
تَحْسِيَّةٌ أَوْ إِحْسَاءٌ أَوْ مُحَاسَاةٌ - چسکی لے کر پلانا۔
مَنْ تَحَسَّى - جو شخص گھونٹ گھونٹ پئے۔

مَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرْقُ فَالْحُسُوءُ مِنْهُ حَرَامٌ - جس شراب کا ایک فرق (ایک پیاناہ ہے سولہ رطل کا) نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔

حُسُوءَةٌ أَوْ حَسُوءَةٌ - دونوں کہہ سکتے ہیں - محیط میں ہے کہ بہ فتح حازیاہ فصیح ہے اور نہایہ میں ہے کہ حُسُوءَةٌ گھونٹ اور حَسُوءَةٌ ایک بار گھونٹ لینا۔

إِذَا أَخَذَهُ الْوَعْكَ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ - جب آپ کو بخار آتا تو ہریرہ بنانے کا حکم دیتے (کیونکہ وہ سریع البھضم

جید الغذا ہے)۔

نہایہ میں ہے حَسَاءٌ وہ ہریرہ جو آٹے، پانی اور گھی سے بنایا جائے۔ کبھی اس میں شربتی بھی ڈالی جاتی ہے۔

وَحَسُوٌّ وَالْمَرَقُ - حضرت علیؑ اور آنحضرتؐ نے کھانا کھایا اور شور باگھونٹ گھونٹ پی گئے۔

مَا التَّلْبِينَةُ قَالَ الْحَسُوُّ بِاللَّبَنِ - تلبینہ کیا ہے؟ کہا ہریرہ دودھ کے ساتھ۔

حَسِيٌّ يَأْخُسِيٌّ - پانی کا جو ہر جو نرم مرطوب زمین میں کھود لیتے ہیں۔

ذَهَبَ يَسْتَعْدِبُ لَنَا الْمَاءُ مِنْ حَسِيِّ بَنِي حَارِثَةَ - وہ گئے ہمارے لئے بنی حارثہ کے جہرے سے میٹھا پانی لانے کے لئے۔

إِنَّهُمْ شَرِبُوا مِنْ مَاءِ الْحَسِيِّ - انھوں نے جہرے کا پانی پیا۔ نہایہ میں ہے:

حَسِيٌّ - بہ کسرہ حا چھوٹا گڑھا جس میں پانی نکل آئے (بعض نے کہا حَسِيٌّ وہاں ہوتا ہے جہاں نیچے کی زمین پتھریلی ہو اور اوپر ریت ہو تو ریت بارش کا پانی چوس لیتی ہے اور پتھریلی زمین پر وہ جمع رہتا ہے)۔

هَلْ حَسْتُمَا مِنْ شَيْءٍ - (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔
حس - میں خطاب نے کہا یہ حَسِيْتُ الْخَبَرِ سے نکلا ہے میں نے اس کو جان لیا (بعض نے کہا: حَسْتُمَا اصل میں حَسْتُمَا تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا پھر وہ یا گر گئی۔ اسی طرح حَسِيْتُ بھی اصل میں حَسِيْتُ تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا واللہ اعلم)۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الشَّيْنِ

حَشْحَشَةٌ يَتَحَشَّشُ - اٹھنے کے لئے حرکت کرنا، متفرق ہو جانا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:-

سَمِعْتُ حَشْحَشَةً وَحَشْحَشَةً - میں نے لوگوں کے سرکنے کی آواز سنی۔

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَلَيْنَا قَطِيفَةٌ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ تَحْشَحْشُنَا فَقَالَ مَكَانُكُمَا -
(حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے ہم ایک چادر اوڑھے پڑے تھے۔ (آپ کو دیکھ کر) ہم نے حرکت کی (اٹھنا چاہا) آپ نے فرمایا۔ ٹھہرو اپنی جگہ رہو۔

حَشْدٌ - پورا اگ انا جلدی سے بلانے پر آ جانا ایک کام کے لئے جمع ہونا اکٹھا کرنا۔

اِحْشِدُوا يَا اُحْشِدُوا فَإِنِّي سَاقِرٌ عَلَيْكُمْ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ - تم اکٹھا ہو جاؤ یا لوگوں کو جمع کرو میں ابھی تم کو قرآن کی تہائی پڑھ کر سناؤں گا (مراد سورہ اخلاص ہے وہ ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے)۔

حَشْدٌ - لوگوں کی جماعت۔

اِحْتَشَدَ الْقَوْمُ - لوگ جمع ہوئے تیار ہوئے۔

مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ - آنحضرتؐ کی لوگ خدمت کرتے تھے آپ کے پاس جمع ہوتے تھے (یعنی آپ مخدوم اور مرجع خلافت تھے)۔

إِنِّي أَخَافُ حَشْدَهُ - (حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ کی نسبت فرمایا) یوں تو وہ خلافت کے لائق ہیں مگر میں ان کے گروہ سے ڈرتا ہوں۔ (یعنی بنی امیہ سے ایسا نہ ہو کہ ان کی خلافت میں بنی امیہ کو بہت قوت حاصل ہو جائے۔ ساری حکومتیں انہی کو مل جائیں کیونکہ حضرت عثمانؓ کنبہ پرور ہیں۔ جو ڈر حضرت عمرؓ نے ظاہر کیا تھا وہی ہوا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں تمام عہدوں پر بنی امیہ کو مامور کیا۔ آخر لوگ ناراض ہوئے اور فتنہ پردازوں نے بغاوت کر دی۔ جس کے بعد آج تک پھر مسلمان متفق نہیں ہوئے)۔

حَاشِدٌ - مستعد اور تیار جو خستہ اور مماندہ نہ ہو۔ اس کی جمع حُشْدٌ ہے۔

حُشْدٌ وَ رُقْدٌ - مستعد اور خوب دینے والے (لوگوں سے سلوک کرنے والے)۔

أَمِنْ أَهْلِ الْمَحَاشِدِ وَالْمَخَاطِبِ - کیا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو فوج جمع کر سکتے ہیں لوگوں کو خطبہ سناتے ہیں

(لکچر دیتے ہیں)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشْدَلَةٌ - یعنی اس کی ضیافت اچھی کی۔

فَلَمَّا حَشَدَ النَّاسُ قَامَ خَطِيبًا - جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے۔

حَشْرٌ - باریک کرنا، جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شہر بدر کرنا، ہلاک کرنا، تباہ کرنا، جلا وطن ہونا۔

إِنَّ لِي أَسْمَاءً وَعَدَّةً فِيهَا وَ أَنَا الْحَاشِرُ - میرے کئی نام ہیں ان میں سے ایک آپ نے حاشر فرمایا (یعنی لوگ میدان حشر میں آپ کے پیچھے چلیں گے کیونکہ آپ کا دین آخری دین ہے یا سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے اٹھوں گا اور لوگ میرے بعد اٹھیں گے میرے قدم پر)۔

انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثِ جِهَادٍ أَوْنِيَّةٍ أَوْ حَشْرٍ - اب ہجرت کا تو زمانہ جاتا رہا (گزر گیا جب سے مکہ فتح ہوا) مگر جہاد (قیامت تک باقی ہے یا اگر جہاد میسر نہ ہو تو) جہاد کی نیت اور ملک سے چلے جانا (جب وہاں بدعات ہوں یا فسق و فجور) یا لڑائی کے لئے اٹھ کھڑے ہونا (جب کافر چڑھائی کریں)۔

نَارٌ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ - ایک آگ جو لوگوں کو حشر کی زمین کی طرف (یعنی ملک شام کی طرف) لے جائے گی۔

وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ - باقی ماندہ لوگوں کو آگ اکٹھا کر دے گی ہانک لے جائے گی۔

وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ - (آخری زمانہ میں مدینہ بالکل ویران ہو جائے گا۔ سب لوگ وہاں سے نکل جائیں گے)۔ آخر میں دو گڈریے نکلیں گے (بعض نے کہا اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے۔ ایک زمانہ میں مدینہ کے اکثر باشندے وہاں سے چل دیئے تھے مگر پھر دوبارہ آباد ہوا)۔

آخِرُ مَنْ يُحْشَرُ - اخیر میں جس کا حشر ہوگا (یعنی اخیر میں وہ مرے گا۔ بعض نے کہا اخیر میں جو مدینہ میں آئے گا)۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ - تین طرح پر لوگوں کا حشر ہوگا (یہ حشر وہ ہے جو قیامت کے قریب مدینہ سے

ملک شام کی طرف ہوگا۔ نہ آخرت کا حشر اس لئے کہ آخرت میں تو سب پایادہ ہوں گے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ بعض نے کہا آخرت میں کئی حشر ہوں گے ایک تو قبر سے نکلنے وقت اس وقت تو سب پایادہ ہوں گے دوسرے اس کے بعد اس میں بعض کو سواریاں ملیں گی بعض پیدل ہی چلیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے پیغمبر کی کیا مراد ہے۔

فَارْتَسَوْا النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ۔ ایک آگ جو لوگوں کو حشر گاہ میں لے جائے گی (یعنی ملک شام کی طرف۔ بعض نے کہا اس آگ سے ریل مراد ہے اور اس کا ظہور اس زمانہ میں ہو رہا ہے کیونکہ یہ ریل شام کے ملک سے حجاز کی طرف بن رہی ہے واللہ اعلم)۔

إِنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ اشْتَرَطُوا أَنْ لَا يُعْشَرُوا وَلَا يُحْشَرُوا۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے انھوں نے اس شرط پر اسلام قبول کیا تھا کہ ان سے زکوٰۃ نہ لی جائے (یعنی وہ یمنی) اور جہاد کے لئے وہ نہ بلائے جائیں۔ (آنحضرتؐ نے یہ شرط قبول کر لی اور فرمایا عنقریب وہ زکوٰۃ بھی دیں گے جہاد بھی کریں گے۔ انھوں نے یہ شرط بھی چاہی کہ نماز معاف ہو جائے لیکن آپؐ نے یہ شرط منظور نہیں کی اور فرمایا ”وہ دین کس کام کا جس میں نماز نہ ہو“۔ بعض نے کہا لَا يُحْشَرُونَ سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے مال زکوٰۃ کے تحصیل دار کے پاس نہیں لائیں گے بلکہ تحصیل دار ان کے ٹھکانوں پر جا کر زکوٰۃ وصول کر لے۔ نجران والوں نے بھی یہی شرط کی تھی۔)

أَنْ لَا يُحْشَرُوا وَلَا يُعْشَرُوا۔ (ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔)

لَا يُعْشَرُونَ وَلَا يُحْشَرُونَ۔ عورتوں سے وہ یمنی نہ لی جائے نہ ان کو جہاد کے لئے بلایا جائے (کیونکہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے)۔

لَمْ يَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ۔ اس بلی کو چھوڑا بھی نہیں کہ وہ زمین کے کیڑے کھا لیتی (حشرات الارض

سے زمین کے چھوٹے جانور مراد ہیں۔) جسے گوہ و چوہا وغیرہ۔ بعض نے کہا زمین کے وہ کیڑے جو ہر پلے نہیں ہوتے)۔ حَشَرَةٌ۔ اس کا مفرد ہے۔

لَمْ أَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الْأَرْضِ تَحْرِيمًا۔ حشرات الارض کی حرمت میں نے نہیں سنی (جیسے گوہ، جنگلی چوہا وغیرہ۔ یہ سب حلال ہیں)۔

فَكَسَرْتُهُ وَحَشَرْتُهُ۔ میں نے ایک پتھر لے کر اس کو توڑا اور باریک نرم کیا۔

يُحْشَرُ النَّاسُ اثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَ ثَلَاثَ عَلَى بَعِيرٍ۔ لوگ حشر کئے جائیں گے۔ کسی اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی پر تین۔

يُحْشَرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ۔ آگ ان کو بندروں اور سوروں کے ساتھ حشر کرے گی۔ حَشْرَجَةٌ۔ موت کا خراٹا۔

وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَ حَشَرَ الصَّدْرُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ۔ (موت کو تو ہر شخص ناپسند کرتا ہے میرا مطلب یہ ہے) جب تکلی بندھ جائے (آنکھیں پھرا جائیں) اور سینے میں دم اٹک کر خرخر شروع ہو (یعنی موت کا خراٹا ہونے لگے) اس وقت جو کوئی اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرے گا۔ (حضرت عائشہؓ اپنے والد بزرگوار کے پاس اس وقت گئیں جب وہ مرنے کے قریب تھے اور یہ شعر پڑھا:

لَعَمْرُكَ مَا يُغْنِي الشَّرَاءُ وَلَا الْغِنَى إِذَا حَشَرَ جَنَّتْ يَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ قسم آپ کی عمر کی نہ مال داری کچھ کام آتی ہے نہ تو نگرہی جب خراٹا شروع ہو جائے اور سینہ تنگ ہو جائے (انھوں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے)۔

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ۔ (حضرت ابو بکر صدیقؓ کی یہی قراءت ہے)۔

رَأَى رَجُلًا يَحْتَشُّ فِي الْحَرَمِ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو حرم کی سوکھی گھاس کاٹ رہا تھا۔

جَاءَتْ ابْنَةُ أَبِي ذَرٍّ عَلَيْهَا مَحْشٌ صُوفٍ - حضرت ابو ذرؓ کی بیٹی آئیں وہ ایک پرانی کملی اوڑھے ہوئی تھیں (جس میں گھاس وغیرہ باندھتے ہیں)۔

إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ - دیکھو ان پاخانوں میں جن اور شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں (یہ حُش سے نکلا ہے جو اصل میں باغ کو کہتے ہیں پھر پاخانے کو کہنے لگے اس لئے کہ عرب لوگ اکثر باغوں میں پاخانہ کیا کرتے تھے)۔

فَجَاءَتْ بِحَشِيْشَةٍ - وہ حشیشہ لے کر آئی (حشیشہ وہ کھانا جو گیہوں سے پیس کر بناتے ہیں اور اس میں گوشت یا کھجوریں ڈالتے ہیں)۔

حَشِيْشَةٌ - بھنگ کو بھی کہتے ہیں۔

إِنَّهُ دُفِنَ فِي حَشٍ كَوْكَبٍ - حضرت عثمانؓ حش کو کب میں دفن کئے گئے (یہ ایک باغ تھا مدینہ میں بقیع سے باہر کو کب اس باغ کے مالک کا نام تھا)۔

أَدْخَلُونِي الْحَشَّ فَوَضَعُوا اللَّجَّ عَلَى فُقْيٍ - مجھ کو باغ میں لے گئے اور تلوار میری پیٹھ پر رکھی (حش یا حش کی جمع حشآن اور حشوش اور حشون آتی ہے)۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْلَى فِي حِشَانٍ - آنحضرت ﷺ نے باغوں میں پاخانہ کیا۔

نَهَى أَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِي مَحَاشِيَهُنَّ - آپ نے عورتوں کے دبر میں جماع کرنے سے منع فرمایا (یہ جمع ہے مَحْشَة کی یعنی دبر) (کون)۔

مَحَاشُ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ - عورتوں کی کونین (دبر) تم پر حرام ہیں۔

نَهَى عَنْ إِيَّانِ النِّسَاءِ فِي حُشُوشِهِنَّ - عورتوں کی دبر میں آپ نے جماع کرنے سے منع فرمایا (اکثر اہل سنت اور امامیہ کا یہی قول ہے۔ لیکن بعض صحابہ اور ائمہ سے اس کی اباحت منقول ہے۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "فَاتُوا

حَشًّا - سوکھ جانا شل ہو جانا، ڈورنا، سلگانا، ہلانا، کاٹنا، درست کرنا، بڑھانا، دینا، گھاس ڈالنا۔

وَ إِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحْشُهَا - کیا دیکھتا ہوں اس کے پاس آگ ہے وہ اس کو سلگا رہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں: - حَشَشْتُ النَّارَ - میں نے آگ سلگائی)۔

وَيْلُ أُمِّهِ مَحْشٌ حَرْبٌ لَوْ كَانَ مَعَهُ رَجَالٌ - (آنحضرتؐ نے ابو بصیر کے حق میں فرمایا) ارے اس کی ماں کو خرابی اگر اس کے ساتھ لوگ ہوتے تو یہ لڑائی بھڑکانے والا ہے۔

مَحْشٌ - وہ پھٹکنی لوہے کی جس سے آگ سلگاتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں: -

حَشَّ الْحَرْبَ - اس نے جنگ بھڑکا دی یعنی آتش جنگ) بہادر شخص کو بھی مَحْشٌ کہتے ہیں۔

نِعْمَ مَحْشٌ الْكُتَيْبَةُ - فوج کو لڑائی کے لئے بھڑکانے والا کیا اچھا ہے۔

وَ أَطْفَاءَ مَا حَشَّتْ يَهُودُ - (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا یہود نے جو آتش جنگ سلگائی تھی اور انھوں نے بجھا دی۔

دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَنِي بِمَحْشَةٍ - آنحضرت ﷺ میرے پاس آئے (یہ حضرت زینبؓ کہتی ہیں) اور مجھ کو آگ ہلانے کی لکڑی سے مارا۔

كَمَا أَرَا لَوْ كُمْ حَشًّا بِالنِّصَالِ - جیسے تم کو تیروں سے سلگا کر ہٹایا۔

كَانَ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ يَحْشُ عَلَيْهَا - وہ بکریوں کے اپنے ایک چھوٹے گلے (مندے) میں تھا جس کے لئے گھاس کاٹا کرتا تھا (بعض نے کہا صحیح یُحْشُ ہے۔ یعنی لکڑی سے مار کر پتے جھاڑتا تھا۔ جیسے قرآن میں ہے وَ أَهْشُ بِهَا عَلَى غَنِيمِي ۚ۔

حَرُّكُمْ اَنْتِي شَيْتُمْ لَعْنِي اَيْنَ شَيْتُمْ - وہ کہتے ہیں یہ حدیثیں ضعیف ہیں اس لئے نص قرآنی کا معارضہ نہیں کر سکتیں۔

فَلَمَّا مَاتَ حَشٌّ وَلَدَهَا فِي بَطْنِهَا - جب اس کا پہلا خاوند مر گیا تو بچہ سوکھ کر پیٹ میں رہ گیا (یہ عورتوں نے حضرت عمرؓ سے کہا) جب ایک عورت کا خاوند مر گیا تھا اس نے چار مہینے دس دن عدت کر کے دوسرے سے نکاح کر لیا اور ساڑھے چار مہینے میں بچہ جنا۔ آپ نے عورتوں کو بلا کر دریافت کیا یہ کیا بات ہے؟

عرب کے باشندے کہتے ہیں۔

أَحْشَبُ الْمَرْأَةِ فَهِيَ مُحَشٌّ - عورت کے پیٹ کا بچہ سوکھ گیا۔

حُشٌّ - کہتے ہیں اس بچہ کو جو ماں کے پیٹ میں مر جائے۔
إِنَّ رَجُلًا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى تَبُوكَ فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ أَوْ امْرَأَتُهُ كَيْفَ بِالْوَدِيِّ فَقَالَ الْغَزْوُ أَنْمِي لِلْوَدِيِّ فَمَا مَاتَ مِنْهُ وَدِيَّةٌ وَلَا حَشٌّ - ایک شخص نے (آنحضرتؐ کے ساتھ) جنگ تبوک میں جانا چاہا اس کی ماں یا بیوی کہنے لگی اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی کون خبر لے گا؟ اس نے جواب دیا جہاد کرنے سے تو درخت اور زیادہ بڑھیں گے (آخر وہ شخص جہاد میں گیا خدا کی قدرت دیکھو) ایک درخت بھی نہیں مرا نہ سوکھا (سب تر و تازہ رہے)۔

فَانْفَلَقَتِ الْبَقْرَةُ مِنْ جَاذِرِهَا بِحُشَاشَةٍ نَفْسِهَا - گائے قصائی کے پاس سے اپنی نیکی ہوئی جان لے کر بھاگ نکلی۔

حُشَاشَةٌ - وہ رمت یعنی تھوڑا سا حصہ جان کا جو کسی بیمار اور زخمی میں باقی رہ جائے۔

حَشَفَ يَدُهُ - اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔

أَيُضْلَحُ مَكَانُ الْحِشِّ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا - کیا پاخانے کی زمین کو مسجد بنا سکتے ہیں؟

لَبِئْسَ حَشَاشُ نَارِ الْحَرْبِ أَنْتُمْ - تم آتش جنگ کے برے ایندھن ہو۔ کذا فی مجمع البحرین۔
حَشَفٌ - خراب کھجور سوکھی ہوئی۔

حَشَفٌ - سوکھی روٹی۔

رَأَى رَجُلًا عَلَّقَ قِنُوقَهُ حَشَفٍ تَصَدَّقَ بِهِ - ایک شخص کو دیکھا جس نے ایک خراب کھجور کا خوشہ خیرات کے طور پر (مسجد میں) لٹکا دیا (تاکہ مسکین لوگ کھائیں) جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسجد ہی میں رہتے تھے۔

فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَّةُ - اگر کوئی سپاری (ذکر کا سرا جہاں تک ختنہ ہوتا ہے) کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہوگی۔

مَالِي أَرَاكَ مُتَحَشِفًا - کیا سبب ہے میں دیکھتا ہوں تم پرانی ازار پہنے ہو یا اونچی سمٹی ہوئی (ازار کو اچھی طرح لٹکاؤ! انھوں نے کہا ہمارے صاحب یعنی آنحضرتؐ ایسی ہی ازار پہنتے تھے۔ یہ سوال جواب ابان بن سعید اور حضرت عثمانؓ میں ہوا)۔

حَشَفَةٌ - مفرد ہے حَشَفٌ کا یعنی ایک خراب کھجور۔

سَمِعْتُ حَشَفَةً - میں نے ایک خفیف حرکت سنی۔

حَشَفَةٌ - اس چٹان کو بھی کہتے ہیں جو سمندر میں پانی سے اوپر اٹھی ہوئی ہو۔

أَحْشَفًا وَسُوءَ كَيْلَةٍ - ایک تو خراب کھجور اوپر سے تول میں فرق (یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں "کڑوا کر پلا اوپر سے نیم چڑھا")۔

لَا تَدْعُ أُمَّتِي السَّحُورَ وَلَوْ عَلَى حَشَفَةٍ - میری امت سحری کھانا نہ چھوڑے کچھ نہ ملے تو ایک خراب کھجور ہی سہی۔

حَشَكٌ - بہت چھلنا، جمع ہونا، جمع کرنا۔

حَشَكٌ - چھاتی میں بہت دودھ بھر جانا، زور سے کھینچنا۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي قَبْلَ حَشَكِ النَّفْسِ - یا اللہ! میری سانس زور سے کھینچنے جانے سے پہلے مجھ کو بخش دے (یعنی موت سے پہلے)۔

حَشَمٌ - شرمندہ کرنا، سخت ست سنانا۔

حَشَمٌ - غصہ ہونا۔

حُشُومٌ - ڈھونڈنا، منقبض ہونا، کھانا، موٹا ہونا۔

شَكُّوا إِلَيْهِ إِنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا - انھوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی ان کے بال بچے نوکر چاکر ہیں۔

حُشْوَةٌ اور حِشْوَةٌ۔ بہ ضمہ اور کسرہ حا آنتوں کو کہتے ہیں۔

إِنَّ حُشْوَتَهُ خَرَجَتْ۔ آپ کے اندر کی چیزیں نکل گئیں۔

مَحَاشِي النِّسَاءِ حَرَامٌ۔ عورتوں کے دہر حرام ہیں (یہ جمع ہے مُحَشَاةٌ کی مُحَشَاةٌ کہتے ہیں پیٹ کے سب سے نیچے کے مقام کو جہاں کھانا رہتا ہے اس سے دہر مراد لیا۔ بعض نے کہا یہ مُحَشِي کی جمع ہے۔ یعنی وہ کپڑا جو عورتیں اپنی سرین یا پستان پر اس کو بڑا کرنے کے لئے باندھتی ہیں۔ یہ بھی کنایہ ہے دہر سے)۔

فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا اِحْتَشَتْ۔ اگر مستحاضہ عورت کچھ خون وغیرہ دیکھے تو اپنی شرم گاہ میں کوئی چیز جیسے روئی وغیرہ رکھ لے (تا کہ خون باہر نہ بہے اور کپڑے خراب نہ ہوں)۔

حَشْوٌ۔ روئی کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اندر بھری جاتی ہے۔

مَنْ يَعْذُرُنِي مِنْ هَؤُلَاءِ الضَّيَاطِرَةِ يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ يَتَقَلَّبُ عَلَى حَشَايَاهُ۔ میرے سامنے ان موٹے موٹے چوڑ والوں کا کون عذر بیان کرتا ہے یہ لوگ (جہاد سے) پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اپنے بستر پر لوٹتے رہتے ہیں۔ حَشَايَا جمع ہے حَشِيَّةٌ۔ کی بہ معنی فرش۔

لَيْسَ أَخُو الْحَرْبِ مَنْ يَضَعُ خُورَ الْحَشَايَا عَنْ يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ۔ وہ شخص جنگی (سپاہی) نہیں ہے جو نرم نرم بچھونے (اور تکیے) دائیں بائیں طرف رکھے (اس سے جنگ کی تکلیفیں کیسے سہی جائیں گی)۔

فَأُحْرِقَ فَحَشِي بِهِ جُوحُهُ۔ بوریہ جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

وَاحْشِ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ۔ فجر کی دو سنتوں کو رات کی نماز میں گھسیڑ دے (یعنی تہجد رات کے اخیر میں ادا کر، اس طرح کہ تہجد سے فارغ ہوتے ہی صبح صادق ہو جائے اور تو فجر کی سنتیں پڑھ لے)۔

الْحَائِضُ يَحْتَشِي بِالْكَرْسَفِ۔ حائضہ عورت

حَشَمٌ۔ اصل میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو اس کے لئے غصہ ہوں یا وہ ان کے لئے غصہ ہو مثلاً نوکر چاکر غلام خدمت گار ہمسائے وغیرہ۔ ”خَدَمٌ“ اس سے خاص ہے (یعنی نوکر چاکر لونڈی غلام)۔

إِنِّي لَا اِحْتَشِمُ أَنْ لَا أَدْعَ لَهُ يَدًا۔ مجھے اس سے شرم آتی ہے کہ میں چور کے لئے ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں۔

اِحْتَشِمُ۔ یہ حِشْمَةٌ سے نکلا ہے۔ بہ معنی حیا اور شرم (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

هُوَ يَتَحَشَّمُ الْمَحَارِمَ۔ وہ شخص حرام کاموں کے کرنے میں شرم کرتا ہے یعنی ان سے بچتا ہے)۔

جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشْمَهُ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے متعلقین کو جمع کیا (یعنی بچوں، خادموں اور غلاموں وغیرہ کو)۔

يَحْتَشِمُهُمْ وَيَحْتَشِمُونَهُ۔ وہ ان کا لحاظ کرتا ہے اور وہ اس کا لحاظ کرتے ہیں۔

حَشَنٌ۔ کثرت استعمال سے دودھ کا میل لگ جانا۔ حِشْنَةٌ۔ کینہ اور عداوت۔

مِنْ حِشَانَةٍ۔ ایک بدبودار مشک سے (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

حَشِنَ السِّقَاءُ يَحْشَنُ۔ جب مشک بدبودار ہو جائے۔ (ایک مدت تک نہ دھونے کی وجہ سے)۔

حُشَّانٌ۔ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محلہ کا نام تھا۔ قبور شہداء کے رستے پر۔

تَحَشَّنَ الرَّجُلُ۔ اس نے کمایا۔

اِحْشَانٌ اِحْشِنَانًا۔ غصہ ہوا۔

حَشْوٌ۔ بھرنا۔

حَشَا۔ اندر کے اعضاء (جیسے دل، جگر، شش وغیرہ)۔

ثُمَّ شَقَّابْطُنِي وَ أَخْرَجَا حُشَوَتِي۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرا پیٹ چیرا اور آنتیں نکالیں (یا جو پیٹ کے اندر برے اخلاق اور خراب خواہشیں تھیں، جیسے مکرو فریب، حسد و بغض وغیرہ ان کو نکال ڈالا، نہایہ میں ہے)۔

شرمگاہ میں پھاہار کھے۔

حَشَى - پیٹ کے اندر کی چیزیں - سانس پھول جانا - مشک میں اندر کی طرف دودھ کی تہہ جم جانا، کنارہ، کونا۔

خُذْ مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ - زکوٰۃ میں ان کے چھوٹے چھوٹے جانور لے (یہ جمع ہے حَاشِيَّة کی - یعنی کنارہ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ عمدہ عمدہ جانور زکوٰۃ میں نہ لے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)۔

اِتَّقِ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ - ان کے عمدہ مالوں سے بچا رہ۔
كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَقَامِ - آنحضرتؐ مقام ابراہیمؑ کنارے میں نماز پڑھتے (یعنی طواف کا دو گنا وہاں ادا کرتے)۔

لَوْ كُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ لَنَزَلْتُ مِنَ الْكَلَاءِ الْحَاشِيَةِ - اگر میں جنگل والوں میں سے ہوتا تو گھاس کے کنارے پر رہتا۔

مَا لِيْ اَرَاكَ حَشِيَّاءَ رَابِيَةً - مجھ کو کیا ہوا میں تجھ کو دیکھتا ہوں - تیری سانس پھول رہی ہے دم چڑھ رہا ہے۔
عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَشٍ وَ حَشِيَّانٌ يَامْرَأَةً حَشِيَّةً وَ حَشِيَّاءً - جس کا دوڑنے سے دم چڑھنے لگے یا غصے میں باتیں کرنے سے سانس پھول جائے۔

وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُّؤْمِنِيْهَا - وہاں کے مومن کو بھی نہ چھوڑے اس کو ایذا دینے سے پرہیز نہ کرے۔

فَحَاشَاكَ مِنَ الْوَضْمِ - وہ عیب سے پاک ہے۔
حَاشَا اور حَشَى اور حَاش - سب کے ایک معنی ہیں - یعنی پاک ہے۔

حَاشَا لِلّٰهِ - معاذ اللہ۔

حَاشَا - استثناء کے لئے بھی آتا ہے - جیسے:

قَامَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا يَا حَاشَا زَيْدٌ - لوگ کھڑے ہوئے زید کے سوا۔

اُسَامَةُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَا حَاشَا فَاطِمَةَ - یعنی اسامہ بن زید سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے، بجز فاطمہ

کے۔

لَا اَدْرِىْ اَيُّ الْحَشَا اَخَذَ - میں نہیں جانتا وہ کس جانب گیا۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الصَّادِ

حَصْبٌ - کنکر مارنا، چیچک نکلنا۔

اِنَّهُ اَمَرَ بِتَحْصِيْبِ الْمَسْجِدِ - آنحضرتؐ نے مسجد میں کنکریاں بچھانے کا حکم دیا (کیونکہ کنکریوں کی وجہ سے کیچڑ نہیں ہونے پاتی - نمازیوں کے کپڑے اور بدن تھوک وغیرہ سے آلودہ نہیں ہوتے - یہ اس زمانہ میں تھا جب مسجد کا صحن کچا ہوتا تھا)۔

اِنَّهُ حَصَّبَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ هُوَ اَغْفَرُ لِلنَّخَامَةِ - مسجد میں کنکریاں بچھوائیں اور فرمایا ان کی وجہ سے بلغم وغیرہ (جو لوگ تھوکتے ہیں) اچھی طرح چھپ جاتا ہے۔ (لوگ تھوک کر کنکریوں میں دبا دیتے ہیں) (دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد میں تھوکنہ گناہ ہے - اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دبا دے - کنکریوں میں چھپا دے)۔

نَهَى عَنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فِي الصَّلَاةِ - نماز میں کنکریوں کو برابر کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا (اس وقت لوگ کنکریوں پر نماز پڑھتے کوئی فرش وغیرہ نہ ہوتا تو سجدہ کرتے وقت ہاتھ سے کنکریوں کو برابر کرتے تاکہ پیشانی اور ناک میں وہ چھیں نہیں - آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ یہ ایک فعل عبث ہے نماز میں - نہ یہ میں ہے کہ اگر دوبار ایسا کرے تو نماز باطل ہو جائے گی)۔

اِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فَوَاحِدَةً - اگر کنکریوں کا برابر کرنا ایسا ہی ضروری ہو جس کے بغیر چارہ نہ ہو تو خیر ایک بار کر سکتا ہے۔

فَاَخْرَجَ مِنْ حَصْبَائِهِ فَاِذَا يَأْقُوْتُ اَحْمَرُ - آنحضرتؐ نے حوض کوثر کی تہہ سے کنکریاں وغیرہ نکالیں دیکھا وہ سرخ یا قوت کی کنکریاں تھیں (سبحان اللہ اس کے پاس نہ الماس کی کمی ہے نہ یا قوت کی نہ پکھراج کی نہ نیلم کی نہ زمر کی

اگر چاہے تو سب پتھروں کو دم بھر میں الماس اور یا قوت کر دے۔

يَا لَخُزَيْمَةَ حَصْبُوا - اے خزیمہ کے لوگو! محصب میں ٹھہرو۔ (مُحَصَّبٌ ایک کنکریلا مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان۔ منیٰ سے لوٹتے وقت وہاں اترنا اور ٹھہرنا مستحب ہے۔ اس کو ابطح بھی کہتے ہیں)۔

لَيْسَ التَّحَصُّبُ بِشَيْءٍ - محصب میں اترنا کچھ ضروری نہیں یا محصب میں سونا (کیونکہ آنحضرتؐ ایک ساعت کے لئے وہاں اترے تھے مگر لوگوں کے لئے اس کو سنت نہیں کیا۔ جس کا جی چاہے وہاں اترے اور جس کا جی نہ چاہے نہ اترے۔ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ محصب میں اترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے۔)

مُحَصَّبٌ - اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر منیٰ میں کنکریاں مارتے ہیں۔ اسی طرح ”حصاب“ بھی۔

رَأَى رَجُلَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَحَصَبَهُمَا - (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے) دو آدمیوں کو دیکھا کہ باتیں کر رہے ہیں اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے تو ان پر کنکریاں ماریں (ان کو خاموش کرنے کے لئے)۔

إِنَّهُمْ تَحَاصَّبُوا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى مَا أَبْصَرَ أَدِيمُ السَّمَاءِ - لوگوں نے مسجد میں ایک دوسرے پر کنکریاں پھینکیں یہاں تک کہ آسمان نہیں دکھائی دیتا تھا (اتنی گرد اڑی)۔

أَصَابَكُمْ حَاصِبٌ - (حضرت علیؓ نے خارجیوں سے فرمایا) تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا (تم بچنے والے نہیں)۔

أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ فِي مُجَدَّرَيْنِ وَ مُحَصَّبَيْنِ - ہم عبداللہ کے پاس آئے ہم میں سے کچھ لوگوں کو چپک اور سیتلا نکل آئی تھی۔

حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ - جب محصب میں

اترنے کی رات آئی۔

فَحَصَّبُوا الْبَابَ - دروازے پر کنکریاں ماریں (اس خیال سے کہ شاید آنحضرتؐ تراویح کے لئے نکلنا بھول گئے)۔

فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يُحَصِّبُهُمْ - کنکریوں کی طرف جھکے ان کو کنکریاں مارنے کو۔

أُحْصِبَ وَجُوهُهَا - ان کے منہ پر کنکریاں مارو۔ وَلَمْ نَزِدْ عَلَى أَنْ مَسَعْنَا أَيْدِينَ بِالْحَصْبَاءِ - ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کر لئے (نہ وضو کیا نہ پانی سے ہاتھ دھوئے حالانکہ ہم نے گوشت روٹی کھایا تھا)۔

حَاصِبٌ - آندھی۔

حَصَبٌ - ایندھن۔

فَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ - آپ نے محصب میں ایک نیند لی (محصب سے وہی مقام مراد ہے جو منیٰ اور مکہ کے راستہ میں ملتا ہے۔ آنحضرتؐ نے مغرب اور عشاء وہیں پڑھی۔ اس کے بعد ذرا دیر سو رہے۔ مجمع البحرین میں ہے۔ لیلۃ الحصبہ ایام تشریق کے بعد ہوتی ہے تو یوم الحصبہ چودھواں دن ذی الحجہ کا ہے اور اس پر دلیل لی حضرت علیؓ کے قول سے کہ جس تمتع کرنے والے کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھے اگر یہ نہ ہو سکے تو یوم الحصبہ کی صبح کو اور دو دن اس کے بعد روزہ رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَصِبَ فُلَانٌ يَأْخُصِبُ جِلْدُهُ - جب اس کے چپک نکل آئے۔

حَصَصَ - کھلنا، ظاہر ہونا، قرار پکڑنا، ثابت ہونا، ہلانا، جمانے کے لئے۔

لَا أَنْ أَحْصِحَصَ فِي يَدَيَّ جَمْرَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْصِحَصَ كُغَبَتَيْنِ - (حضرت علیؓ نے کہا) اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے ہلاؤں تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا۔ اس سے

کہ چوسر کے پانسے ہلاؤں (چوسر کھیلوں) چوسر کھیلنا حرام ہے اس کو اکثر صحابہؓ نے مکروہ رکھا ہے۔ مگر عبداللہ بن مغفلؓ اپنی بیوی کے ساتھ چوسر کھیلا کرتے بغیر شرط کے اور سعید بن مسیب نے بھی اس کی اجازت دی جب شرط نہ ہو۔ میں کہتا ہوں شطرنج کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر بغیر شرط کے کھیلی جائے محض تفریح طبع کے لئے تو اس میں اختلاف ہے لیکن شرط لگا کر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر یا شطرنج میں ایسا مصروف رہے کہ نماز کا وقت مکروہ یا فوت ہو جائے یا جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو ایسی چوسر یا شطرنج سب کے نزدیک ایک شیطانی کام اور حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر کے مہرے مورت ہوں تب بھی ان کا رکھنا حرام ہے کیونکہ وہ مجسم مورتیں ہیں جن کی حرمت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ صرف بچیوں کی گڑیاں مورتوں کی تعریف میں نہیں آتیں کیونکہ حضرت عائشہؓ گڑیاں سے کھیلا کرتی تھیں اور آنحضرتؐ نے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔ اسی طرح گانا اور بجانا تفریح کے طبع کے لئے مختلف فیہ ہے اور عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں بقول رائج جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ گانے والی جوان اجنبی عورت یا مرد خوبصورت نہ ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ البتہ اپنی لونڈی یا بیوی یا کوئی محرم عورت گائے بجائے تو اس کا سننا بھی بعض صحابہؓ سے منقول ہے اور اکثر سے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے۔ امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اور احناف نے ہر قسم کے مزامیر کو بجز دف کے حرام رکھا ہے اور ایک جماعت محدثین نے دوسرے مزامیر کو بھی دف پر قیاس کیا ہے اور مباح قرار دیا ہے۔

إِنَّهُ أَتَى بَعَيْنٍ فَأَدْخَلَ مَعَهُ جَارِيَةً فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ مَا صَنَعْتَ قَالَ فَعَلْتُ حَتَّى حَضَحَصَ فِيهَا فَسَالَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا فَقَالَ خَلِّ سَبِيلَهَا يَا مُحَضَّحُ - سرہ بن جندبؓ (جو معاویہؓ کی طرف سے حاکم تھے) ان کے پاس ایک نامرد شخص لایا گیا (جو اپنی بیوی سے صحبت نہیں کر سکتا تھا) انھوں نے معاویہؓ کو لکھا کہ اس بارے میں کیا کیا جائے؟ انھوں نے جواب میں لکھا کہ ایسا کرو بیت المال کے پیسے سے ایک لونڈی خریدو اور اس شخص کی آزمائش کرو۔

سرہ نے معاویہؓ کے حکم کے موافق (ایک لونڈی کو اس کے ساتھ سلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص سے پوچھا کہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا میں نے خوب ہلایا یہاں تک کہ تھم گیا (یعنی ذکر کو فرج میں خوب حرکت دی یہاں تک کہ انزال ہو گیا) پھر انھوں نے لونڈی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی اس نے کچھ نہیں کیا۔ آخر سرہ نے اس شخص سے کہا چل ہلانے والے اپنی جو رو کو آزاد کر (میاں اور بیوی میں جدائی کرا دی)۔

حَصَدٌ يَأْخُصُّدُ يَأْخُصُّدُ - کاٹنا۔ مرجانا۔ خوب بٹے جانا۔

أَخَصَدَ الزَّرْعُ - کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا۔

اسْتَحَصَدَ - غصہ ہوا اور بمعنی أَخَصَدَ ہے۔

نَهَى عَنْ حَصَادِ اللَّيْلِ - رات کو کھیت یا میوہ کاٹنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں یہ نیت ہوتی ہے کہ محتاج لوگ اس وقت نہیں آئیں گے۔ بعض نے کہا رات کو ڈر ہوتا ہے کہیں کوئی زہریلا جانور ایذا نہ پہنچائے)۔

فَإِذَا الْقَيْتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَحْصِدُوهُمْ حَصْدًا - جب تم کل صبح ان سے اس لئے ملو کہ ان کو کاٹ کر تمام کر دو (خوب قتل کرو)۔

وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ السِّنْتِهِمْ - بھلا لوگوں کو ناکوں کے بل دوزخ میں کون سی باتیں ڈالیں گی یہی ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں (جن میں کفر و شرک جھوٹ و بہتان اور غیبت ہو)۔

حَتَّى نَسْتَحْصِدَ يَأْخُصُّدُ - یہاں تک کہ ایک بارگی اکھڑ جائے جیسے سوکھا ہوا کھیت یا ایک بارگی کاٹنے کے لائق ہو جائے اور جڑ سے نکال لیا جائے۔

يَأْكُلُونَ حَصِيدَهَا - اس کا کٹا ہوا کھاتے ہیں۔

حَصِيدٌ - بمعنی مُحْصُودٌ ہے۔

حَصْرٌ - تنگی کرنا۔ روکنا۔ گھیر لینا۔

حَصْرٌ - دل تنگ ہونا۔ بخیلی کرنا۔ پڑھتے پڑھتے رک جانا۔ بات نہ کر سکرنا۔ عورت سے صحبت نہ کر سکرنا۔

الْمُحْصَرُ بِمَرَضٍ لَا يَجِلُّ حَتَّى يَطُوفَ - جو شخص

حج یا عمرے سے روک دیا جائے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک طواف نہ کر لے۔

اِحْصَارٌ - کہتے ہیں روکنے اور قید کرنے کو۔

فَلَمَّا رَأَتْ عَلِيًّا جَالِسًا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصْرَتْ وَبَكَتْ - جب حضرت فاطمہؑ نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ وہ آنحضرتؐ کے بازو بیٹھے ہیں (ان کو معلوم ہوا کہ میرا نکاح ان سے ہونا ہے تو وہ دم بخود رہ گئیں اور رو دیں ان کو اس وجہ سے رنج ہوا کہ حضرت علیؑ کے پاس دنیا کا مال و اسباب نہ تھا۔ ایک مفلس شخص سے میں بیاہی گئی)۔

فَرَفَعَتِ الرِّيحُ ثَوْبَهُ فَإِذَا هُوَ حَصُورٌ - (آنحضرت کی لونڈی ماریہ کو لوگ ایک قبطنی سے متہم کرتے تھے آپ نے حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ اس قبطنی کو قتل کر دیں) اتفاق سے ہوا چلی اس کا کپڑا اٹھ گیا، دیکھا تو وہ حصور ہے (حضور اس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو یا اس کو عورتوں کی طرف رغبت ہی نہ ہو۔ اس حدیث میں حصور سے محبوب مراد ہے یعنی ذکر کرنا۔ اس قبطنی کے ذکر اور نصیب سب کٹے ہوئے تھے۔ محض بیچڑا تھا اس وجہ سے حضرت علیؑ نے اس کو چھوڑ دیا معلوم ہوا شریر لوگ ناحق اس بیچارے پر اتہام لگاتے تھے کہ وہ ماریہ سے ملوث ہے)۔

أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَ أَجْمَلُهُ حَجٌّ مَبْرُورٌ ثُمَّ لُزُومُ الْخُصُورِ - عورتوں کے لئے بہتر اور عمدہ جہاد حج مبرور ہے (جس میں کوئی خطا یا لغزش نہ ہو جس کے بعد پھر آدمی گناہوں سے باز رہے) اس کے بعد بوریوں پر جئے رہنا (اپنے گھروں میں پڑے رہنا اللہ کی یاد کرنا)۔

تُعَرِّضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ عَوَضَ الْحَصِيرِ - فتنے گمراہی کی باتیں دلوں کو ایسا گھیر لیتی ہیں جیسے بوریہ گھیر لیتا ہے۔ بعض نے کہا ”حصیر“ سے یہاں وہ رگ مراد ہے جو پہلو سے پیٹ تک جاتی ہے۔ بعض نے کہا حصیر ایک نقشی نہایت خوبصورت کپڑا ہے جب اس کو پھیلاؤ تو دل میں کھب جاتا ہے فتنوں کو اس سے مشابہت دی وہ بھی دلوں میں کھب جاتے

ہیں۔

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ كَانَ النَّاسُ يَرُدُّونَ مِنْهُ أَرْجَاءً وَإِذْ رَحِبَ لَيْسَ مِثْلَ الْحَصِيرِ الْعَقِصِ - (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) میں نے معاویہ سے بڑھ کر بادشاہت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔ لوگ جب ان کے پاس آتے تو گویا ایک کشادہ وسیع میدان کے کناروں پر آئے (ان کا دل کشادہ اور بڑے دینے والے آدمی تھے) وہ اس بخیل بدخلق کی طرح نہ تھے (یہ عبداللہ بن زبیر کی طرف اشارہ کیا)۔

وَقَدْ حَلَّ سَفْرَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي مُؤَخَّرَةِ الْحَصَارِ - ایک دسترخوان کو کھولا جو حصار کے اخیر میں لٹک رہا تھا (حصار ایک قسم کا تکیہ یا گدہ جس کے دونوں کنارے اونچے کر کے اونٹ پر ڈال دیتے ہیں پھر اس پر سوار ہوتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَصَرْتُ الْبُعِيرَ - میں نے اونٹ پر حصار رکھا۔
حِصَارٌ - بالکسر پناہ کو کہتے ہیں جس کی آڑ میں دشمن سے حفاظت ہو۔

وَفِي يَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْصَرَةٌ - آنحضرتؐ کے ہاتھ میں محصرہ تھا (محصرہ کوڑا یا لکڑی جس کو آدمی ہاتھ میں رکھتے ہیں)۔

فَخَرَجْتُ مُحَاصِرًا مَرُوانَ - میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ دے ہوئے نکلا۔

حَاصِرُ الْعَدُوِّ - میں نے دشمن کو گھیر لیا۔

حَصِيرٌ - قید خانہ کو بھی کہتے ہیں۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ کے نزدیک اگر بیماری حج کرنے سے روک دے تو اس کو اِحْصَارٌ کہیں گے۔ اگر دشمن وغیرہ روک دے تو اس کو صَدٌّ کہیں گے)۔

هَلَكَ الْمَحَاصِيرُ وَ نَجَّى الْمُقَرَّبُونَ - محاصرہ تباہ ہوئے میں نے پوچھا محاصرہ کیا؟ فرمایا جلدی کرنے والے لوگ۔

حَصٌّ - مونڈنا لے جانا دور کرنا حصہ ملنا۔

مُحَاصَّةٌ - حصہ رسد تقسیم کرنا۔

فَجَاءَتْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ - ایک برس ایسا آیا جو سب کچھ لے گیا (یعنی قحط کا سال جو سب مال ختم کر گیا)۔
إِنَّ ابْنَتِي تَمْعَطُ شَعْرُهَا وَ أَمْرُونِي أَنْ أَرْجِلَهَا بِالْخَمْرِ فَقَالَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ فَالْقَى اللَّهُ فِي رَأْسِهَا الْحَاصَّةَ - ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا۔ میری بیٹی کے بال گر گئے ہیں لوگ کہتے ہیں شراب لگا کر اس کے سر میں کنگلی کر انھوں نے کہا، اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ اس پر بالخورہ کی بیماری بھیجے گا (جس سے بالکل بال گر کر پھر پیدا ہی نہ ہوں گے)۔

أَفَلْتُ وَأَنْحَصَّ الذَّنْبُ - (ہوایہ کہ معاویہ نے غسان کے ایک شخص کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا اور اس کے جان کی تین دیتیں (اس کے وارثوں کے لئے) ٹھہرا دیں (یعنی یہ کہا کہ اگر تو مارا گیا تو تین گنا دیت ہم دیں گے) اس سے یہ کہا کہ تو وہاں پہنچتے ہی شاہ روم کے سامنے اذان دے دینا! اس نے ایسا ہی کیا۔ روم کے سرداروں نے اس کو مار ڈالنا چاہا لیکن شاہ روم نے منع کیا اور کہا معاویہ کا مطلب یہ ہے کہ میں دغا کر کے اس کو مار ڈالوں (کیونکہ اپنی کارنا بڑی دغا بازی ہے) تو وہ اس کے بدلہ جتنے لوگ ہم میں سے امن لے کر اس کے ملک میں گئے ہیں ان کو مار ڈالے خیر وہ شخص لوٹ کر (مع الخیر) معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے جب اس کو دیکھا تو کہنے لگے (تو بچ کر نکل بھاگا مگر دم کٹ گئی) (اس نے کہا ہرگز نہیں دم بالوں میں موجود ہے۔ یہ ایک مثل ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

أَفَلْتُ وَأَنْحَصَّ الذَّنْبُ - (جب کوئی آدمی ہلاکت کے موقع پر پہنچ کر پھر بچ نکلتا ہے) بچ کر نکل بھاگا، مگر دم کٹ گئی۔

لَا يُحَصُّ شَعِيرَةٌ - ایک جو بھی کم نہ ہوگا۔

ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَحْصَاءٌ - یہ تحریف ہے صحیح اَعْصَاء ہے۔
إِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْأَذَانَ أَذْبَرَ وَلَهُ حُصَاصٌ - شیطان جب اذان سنتا ہے تو پیٹھ موڑ کر دم ہلاتا ہوا کان کھڑے کر کے بھاگتا ہے یا زور سے بھاگتا ہے یا پادتا ہوا بھاگتا ہے (یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے کیونکہ شیطان ایک جسم ہے اس

کے دم اور کان وغیرہ سب ہوں گے اور پادتا بھی ہوگا۔ اب جس احمق نے شیطان کے وجود کا انکار کیا ہے وہ اس حدیث کا کیا جواب دیتا ہے؟)۔

وَلَا تُحَاصِّنَا بِذُنُوبِنَا - ہمارے گناہوں کے موافق عذاب کا ایک حصہ ہمارے لئے مت ٹھہرا (بلکہ اپنے فضل و کرم سے معاف فرمادے)۔

حُصٌّ - زعفران یا ورس یا موتی۔

يَوْمَ أَحْصَ - صاف دن (جس میں ابرو وغیرہ نہ ہو)۔

حَصَفٌ - دور کرنا، پختہ عقل ہونا۔ (جیسے حَصَافَةٌ ہے)۔

أَحْصَفٌ - جلدی سے گزر گیا ایک کام کو مضبوط کیا۔

لَا يُمَضِّي أَمْرَ اللَّهِ إِلَّا بَعِيدُ الْغُرَّةِ حَصِيفُ الْعُقْدَةِ - (حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ کو لکھا) اللہ کا وہ حکم چلائے جو نافل نہ ہو اور پختہ عقل پختہ تدبیر والا ہو۔

حَصَفٌ - کھلی خارش۔

حَصَلٌ - غلہ کو کھلیان میں اکٹھا کرنا۔

حَصَلٌ - فوطوں میں پتھری پڑنا، مٹی یا کنکر کھانا۔

حُصُولٌ يَامَحْصُولُ - حاصل ہونا، ثابت ہونا، ٹھہرنا، پائے جانا، مالک ہونا، جوڑنا، محفوظ کرنا۔

بِذَهَبَةٍ لَّمْ تُحْصَلْ مِنْ تَرَابِهَا - کچھ سونا بھی ابھی مٹی میں سے صاف نہیں کیا گیا تھا۔

تَحْصِيلٌ - حاصل کرنا، پوست میں سے مغز نکالنا یا بالی میں سے گیہوں نکالنا۔

حَوْصَلَةٌ - پرندے کا پوٹا جس میں کھانا بھر لیتا ہے۔

حَيْصَلٌ - بیگن، بادنجان۔

سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَوَاصِلِ الَّتِي تُصَادُّ بِبِلَادِ الشَّرْكِ - میں نے پوچھا حواصل کا کیا حکم ہے؟ جس کا شکار مشرکوں کے ملک میں کیا جاتا ہے۔

حَوَاصِلٌ - ایک مشہور پرندہ ہے۔ اس کا پوٹا بڑا ہوتا ہے یہ ملک مصر میں بہت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید رنگ دوسرے سیاہ رنگ، لیکن سیاہ رنگ بدبودار ہوتا ہے۔

اللَّهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِي - یا اللہ! میری شرم گاہ کو بچائے رکھ (حرام کاری اور بدکاری سے)۔

حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ - اپنے مالوں کو زکوٰۃ دے کر بچائے رکھو (تلف ہونے اور ضائع ہو جانے سے)۔

حَصُوْ - روکنا۔

حَصِيَتِ الْأَرْضُ - زمین میں کنکریاں بہت ہو گئیں۔

حَصِيٌّ - کنکریاں مارنا۔

إِحْصَاءٌ - گننا، یاد کرنا، سمجھنا۔

مُحْصِيٌّ - یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ کیونکہ اس نے ہر شے کو اپنے علم میں محفوظ کر لیا ہے اور ہر ایک کا شمار وہ جانتا ہے چھوٹی ہو یا بڑی۔

مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص ان ناموں کو یاد کر لے یا ان پر ایمان رکھے یا اللہ کی کتاب اور احادیث میں سے ان کو نکالے وہ بہشت میں جائے گا (بعض نے کہا احصا سے یہ مطلب ہے کہ ان ناموں کا تصور رکھے۔ مثلاً اللہ سمیع ہے یعنی سب کچھ سنتا ہے تو اس کا احصایہ ہے کہ کوئی بات کفر یا گناہ کی منہ سے نہ نکالے۔ اسی طرح بصیر ہے یعنی سب کچھ دیکھتا ہے اس کا احصایہ ہے کہ کوئی کام خلاف شرع اور فسق و فجور کا نہ کرے)۔

لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ - میں تیری تعریف کا حوصلہ نہیں رکھتا تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا۔

أَكَلُ الْقُرْآنِ أَحْصِيَّتٌ - کیا سارا قرآن تجھ کو یاد ہے۔

أَحْصَاهَا حَتَّى نَرْجِعَ - جب تک ہم لوٹیں اس کی حفاظت کر۔

اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ - سیدھی روش رکھو حق پر قائم رہو اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے کہ پوری پوری سیدھی روش رکھو (بلکہ کچھ نہ کچھ قصور تم سے ضرور ہو جائے گا) اور یہ جان لو کہ تمہارے نیک کاموں میں نماز سب سے بہتر ہے (تو نماز کا ضرور خیال رکھو اس کو وقت پر آداب اور شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ بعض نے کہا لَنْ تُحْصُوا کا مطلب یہ ہے کہ تم اس استقامت کا ثواب شمار نہ کر سکو گے اتنا بے حساب ثواب ہے)۔

حَاصِلٌ اور مَحْصُوتٌ - دونوں کے ایک معنی ہیں۔ یعنی خلاصہ کلام اور اصل مطلب (بعض نے کہا حاصل یہ ہے کہ اجمال کے بعد تفصیل کرے اور محصول اس کا عکس یعنی تفصیل کے بعد اجمال۔

مَحْصُوتٌ - اس کو بھی کہتے ہیں جو حاکم اموال تجارت یا زراعت پر مقرر کرتا ہے یعنی لگان اور ٹیکس کو جیسے حَصِيلَةٌ - حَصْلِبٌ - مٹی۔

وَحَصْلِبُهَا الصُّوَارُ - بہشت کی مٹی مشک ہوگی۔

حِصْنٌ - عورت کا پاک دامن ہونا، شوہر والی ہونا، حاملہ ہونا۔

حَصَانَةٌ - روکنا۔

حَصِيْنٌ - محفوظ، روکا گیا۔

أَحْصَنَ - نکاح کر لیا، اسی سے ہے۔

مُحْصِنٌ اور مُحْصِنَةٌ - یعنی جس مرد یا عورت کا نکاح ہو چکا ہے۔

حِصَانٌ - نر گھوڑا یا عمدہ گھوڑا (نہا یہ میں ہے کہ شرعاً إِحْصَانٌ یہ ہے کہ آدمی مسلمان پاک دامن آزاد ہو نکاح کر چکا ہو)۔

مُحْصِنٌ اور مُحْصِنٌ - مرد کو کہیں گے۔

مُحْصِنَةٌ اور مُحْصِنَةٌ - عورت کو کہیں گے۔

حِصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرَبِيَّةٍ - (یہ حضرت حسان نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا) پاک دامن سنجیدہ ان پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا۔

تَحَصَّنَ فِي مَحْصَنٍ - ایک محل یا قلعہ میں اس نے پناہ لی۔

لَمْ تُحْصَنْ يَالْمُ تُحْصِنُ - ابھی وہ محصنہ نہیں ہوئی۔

حِصَانٌ مَرْبُوطٌ - ایک نر گھوڑا بندھا ہوا تھا۔

الْحِصْنُ الْحَصِيْنُ - مضبوط اور مستحکم قلعہ اور مشہور کتاب ہے جزری محدث کی جس میں آنحضرتؐ کی دعائیں جمع ہیں۔

أَسْأَلُكَ بِدِرْعِكَ الْحَصِيْنَةِ - میں تیری مضبوط زرہ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيَهَا - یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے جن کو میں محفوظ رکھتا ہوں (تمہارے نامہ اعمال میں لکھواتا جاتا ہوں) تاکہ ان کا پورا پورا بدلہ تم کو ملے۔

مَا اُحْصِيَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں شمار نہیں کر سکتا جتنی بار میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ سنا (یعنی بہت بار سنا)۔

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَاحْصَاةٌ - جو شخص خانہ کعبہ کا اچھی طرح آداب اور سنن کے ساتھ طواف کرے اور سات پھیرے کرے یا سات دن پے در پے کرے۔

لَا تُحْصِي فَيُحْصِي - تو روپیہ پیسہ مت جوڑ رکھ ایسا کرے گی تو اللہ بھی جوڑ رکھے گا (تجھ کو بے حساب نہ دے گا) یا روپیہ پیسہ گن گن کر فقیر کو نہ دے، یونہی بے شمار خیرات کر۔ اگر ایسا کرے گی تو اللہ بھی تجھ کو گن گن کر تھوڑا تھوڑا دے گا یا آخرت میں گن گن کر تیرے اعمال کا حساب لے گا۔

بَيْعُ الْحَصَاةِ - وہ بیع یہ ہے کہ بالغ اور مشتری میں یہ طے پائے کہ جب ایک فریق دوسرے کی طرف کنکری اٹھا کر پھینکے تو بیع لازم ہوگئی۔ بعض نے کہا یہ ہے کہ آدمی بکریوں کے گلہ پر کنکر مارے جس بکری کے کنکر لگے وہی بک گئی۔

اُحْصِيْهِمْ عَدَدًا - ان کو گن گن کر ہلاک کر (یعنی ان سب کو تباہ کر)۔

لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَا حْصَاةَ - اگر گنے والا اس کو گنا چاہے تو گن لے۔

اُحْصُوا كَمْ يَلْفُظُ الْاِسْلَامَ - گنو تو کتنے لوگ ان میں اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں (یعنی مسلمان ہیں)۔

فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ - آپ نے اس پر سات کنکریاں ماریں۔

يُكْتَبُ بِكُلِّ حَصَاةٍ - ہر کنکری بارتے وقت تکبیر کہتے ہیں۔

هَٰؤُلَاءِ يَكُتُّ النَّاسُ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ اِلَّا حَصَا اَنْسَابِهِمْ - آدمیوں کو اوندھا دوزخ میں کون سی بات گرائے گی۔ ان کی زبانوں کی تیزیاں۔ (مشہور روایت)

حَصَائِدُ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

حَدِيثًا لَّمْ تُحْصِهْ - جس بات کو تو بخوبی نہیں جانتا۔

حَصَى - عقل کو بھی کہتے ہیں۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِي - میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ اتنے بار کرتے دیکھا جن کو شمار نہیں کر سکتا۔ (یعنی مسواک)

اُحْصُوا شُعْبَانَ لِرَمَضَانَ - شعبان کے دن یاد رکھو گنتے جاؤ! رمضان (کی آمد) معلوم کرنے کے لئے۔

وَكَيْفَ لَا نُحْصِيَهَا - ہم کیونکر ان کا شمار نہیں کر سکتے (یعنی بخوبی شمار کر سکتے ہیں)۔

باب الحاء مع الضاد

حَضَبٌ - الثنا، اٹھانا، لکڑیاں لگانا، روشن کرنا۔

حَضَبٌ - جلانے کی لکڑی۔

حَطَبٌ وَ امْرَاةٌ تَحْضِبُ بِقَدْرِهْ - ایک عورت اپنی ہانڈی تلے آگ سلگا رہی تھی۔

حَضَجٌ - زیادتی کرنا، سلگانا، مارنا۔

فَهَمَّتْ بَغْلَتُهُ مَا ارَادَ فَاَنْحَضَجَتْ - (جنگ حنین میں آنحضرت ﷺ نے مشرکوں پر کنکریاں مارنا چاہیں) آپ جس خنجر پر سوار تھے وہ آپ کا ارادہ سمجھ کر (غصے سے) پھر گیا (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

اِنْحَضَجَ - یعنی غصے سے اپنے تئیں زمین پر دے مارا اور

اِنْحَضَجَ مِنَ الْغَيْظِ - یعنی غصے سے پھٹ گیا)۔

لَا اَدْعُهُمَا فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَنْحَضَجَ فَلْيَنْحَضَجْ - ابوالدرداءؓ نے کہا میں تو عصر کے بعد دو نفل رکعتیں پڑھنا نہیں چھوڑوں گا جس کا جی چاہے کہ غصے سے پھٹ جائے وہ پھٹ جائے۔

حَضَجْرَةٌ - بھرنا۔

حَضَا جُرٌّ - بجو کا نام ہے۔

حَضَجُورٌ - موٹا۔

وَقَدْ أَحَاطُوا بِحَاضِرِ فَعْمٍ - انھوں نے ایک قبیلے کو گھیر لیا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا (اس میں کثرت سے لوگ تھے)۔

هِجْرَةُ الْحَاضِرِ - اس مکان سے ہجرت۔
تَحْضُرُنِي مِنَ اللَّهِ حَاضِرَةٌ - اللہ کی طرف سے میرے پاس فرشتوں کی ایک جماعت آتی رہتی ہے۔
فَإِنَّهَا مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ - صبح کی نماز میں فرشتے شریک اور حاضر رہتے ہیں۔

إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضِرَةٌ - دیکھو ان پاخانوں میں جن شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں۔
مَا بِحَضْرَتِكُمْ - جو ما حاضر ہو (یعنی تکلف نہ کرو جو موجود ہو وہ سامنے رکھو)۔

كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ - ہم ایک پانی کے قریب تھے۔
وَالسَّبْتُ أَحْضَرُ إِلَّا أَنَّ لَهُ أَشْطُرًا - (آنحضرتؐ نے دنوں کا ذکر کیا فرمایا) ہفتہ کا دن بہت برا ہے مگر اس میں برائی کے ساتھ بھلائی بھی ہے۔

بعض نے أَحْضَرُ بہ خائے معجمہ روایت کیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

فَلَانٌ حَلَبَ الدَّهْرَ أَشْطُرَةً - فلاں شخص نے زمانہ کی بھلائیاں برائیاں سب دیکھیں۔

كُفِّنَ فِي ثَوْبَيْنِ حَضُورَيْنِ - آنحضرتؐ کو حضور کے دو کپڑوں میں کفن دیا گیا (حضور ایک بستی ہے یمن میں)۔

حَضِيرٌ - ایک میدان کا نام ہے۔

فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ - وہ دوڑنے لگا میں بھی دوڑا۔

فَخَرَجْتُ أَحْضَرُ - میں دوڑتا ہوا نکلا۔

حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ - جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں (جو مسجد کے دروازے پر آنے والوں کے نام اور وقت لکھتے جاتے ہیں) یہ کراما کا تبین کے سوا دوسرے فرشتے ہیں ان کا کام یہی ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے آنے والوں کو لکھا کریں۔

حَضَجَرٌ - بڑے پیٹ والا۔

حَضْحَضَةٌ - حرکت کی آواز۔

سَمِعْتُ حَضْحَضَةَ الْمَاءِ - میں نے پانی کے حرکت کی آواز سنی۔

حَضَرٌ - گھر میں رہنا یہ ضد ہے سَفَرٌ کی۔

حُضُورٌ اور حَضَارَةٌ - حاضر رہنا۔

ثُمَّ كَحَضِرِ الْفَرَسِ - پھر گھوڑے کی دوڑ کی طرح (عرب لوگ کہتے ہیں۔

أَحْضَرَ الْفَرَسُ -

أَقْطَعَ الزُّبَيْرُ حُضْرَ فَرَسِهِ بِأَرْضِ الْمَدِينَةِ - آپ نے حضرت زبیرؓ کو ان کے گھوڑے کی دوڑ کے برابر مدینہ میں زمین بطور مقطعہ دے دی تھی۔

فَانْطَلَقْتُ مُسْرِعًا أَوْ مُحْضِرًا - میں تیز چلایا دوڑتا چلا۔

لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ - شہر والا دیہات والے کا مال نہ بیچے (اس کا دلال نہ بنے) بلکہ خود اس کو بیچنے دے۔ بعض نے کہا لوگ دیہات سے غلہ وغیرہ لے کر بستی میں آتے تھے بستی والے کیا کرتے تھے ان سے کہتے تھے تم اپنا مال ہمارے پاس چھوڑ جاؤ ہم مہنگا بیچ دیں گے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں بستی والوں کو تکلیف دینا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ ممانعت کھانے پینے کی چیزوں میں ہے لیکن دوسری چیزوں کی ممانعت میں شک ہے۔ بعض نے کہا ممانعت عام ہے ہر قسم کے مال و اسباب کو شامل ہے۔

كُنَّا بِحَاضِرِ يَمْرُبْنَا النَّاسُ - ہم پانی کے ایک چشمہ پر تھے لوگ ہمارے اوپر سے گزرا کرتے تھے (جہاں سے پانی پھوٹتا ہے۔ یعنی چشمہ کو ”منہل“ اور ”محضر“ کہتے ہیں۔ ان کی جمع ”مناہل“ اور ”محاضر“ آتی ہے۔ اور کبھی ”حاضر“ کے معنی اس جگہ کے آتے ہیں جہاں لوگ رہتے ہیں۔ یعنی مَحْضُورٌ کے معنی میں)۔

هُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ - يَابَهُ كَسْرَةً حَايَا بِهِ ضَمَّةً حَايَا بِحَضْرِ
الْعَدُوِّ - یعنی دشمن کے سامنے۔

أَسْرَعُوا إِلَى حَضَائِرِهِمْ - جلدی سے اپنے خرموں کی
طرف چلے (یعنی کھجور کے کھلیان کی طرف)۔

اسْتَحْضَرَ ذَابْتَهُ - اپنے جانور کو منگوا یا یا حاضر کیا۔
إِذَا احْتَضَرَ الْمَرْءُ وَجْهَهُ كَمَا يُوجِّهُ فِي الْقَبْرِ -
جب آدمی مرنے کے قریب ہو تو اس کا منہ ادھر پھرا دیں جس
طرف قبر میں پھرایا جاتا ہے (یعنی قبلہ کی طرف)۔

كُلُّ شَيْءٍ حَاضِرٌ - سب چیز تیار اور موجود ہے (محیط
میں ہے کہ یہ مولد لوگوں کا محاورہ ہے۔ یعنی حاضر کو بہ معنی تیار
استعمال کرنا)۔

مَحْضَرٌ - وہ کاغذ جس پر لوگوں کی گواہیاں لکھی جائیں۔
حَسَنُ الْمُحَاضَرَةِ - وہ شخص جو علم مجلس خوب جانتا ہو
صحبت کے آداب میں ماہر ہو۔

حُضُورٌ - حاضر کی جمع۔
حَضِيرَةٌ - وہ مقام جہاں لوگ بات چیت اور دل
بہلانے کے لئے جمع ہوا کریں (یعنی کلب) یا وہ میدان جس
میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔

حَضَرِيٌّ - شہری (یہ ضد ہے بدوی کی یعنی گنوار کی)۔
حَضْرَمَةٌ - بات میں غلطی کرنا، ملانا، خلط ملط کرنا۔

يَسِيرُ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضَرِ مَوْتٍ -
ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک چلا جائے گا۔ (کوئی اس کو نہ
چھیڑے گا راستہ میں ایسا امن ہوگا)۔

حَضَرِ مَوْتٍ - بہ فتح میم یا بہ ضمہ میم ایک شہر کا نام ہے
عدن کے پورب کی طرف اور صحیح یہ ہے کہ حضرموت ایک قطعہ
ملک ہے جس میں کئی شہر ہیں ”مکلی“ اس کا ساحل ہے۔ مجمع
البحرین میں ہے کہ وہاں اصحاب فیل پر کنکریاں ماری گئی تھیں وہ
مر گئے اس لئے اس کا نام ”حضرموت“ ہوا۔ بعض نے کہا
حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر نے وہیں انتقال فرمایا اور وفات
کے وقت انہوں نے کہا ”حَضَرِ الْمَوْتِ“ اس وجہ سے اس کا
یہی نام مشہور ہو گیا۔

كَانَ يَمْشِي فِي الْحَضَرَمِيِّ - آپ حضرموت کی
جوتی پہن کر چلتے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

فِي لِسَانِهِ حَضْرَمِيَّةٌ - اس کی زبان میں لکنت ہے۔
(یعنی ہکلا پن)۔

حَضٌّ - ترغیب دینا، ابھارنا، برا بیختہ کرنا۔
تَحْضِيضٌ - ابھارنا، رغبت دینا۔

جَاءَتْهُ هَدِيَّةٌ فَلَمْ يَجِدْ لَهَا مَوْضِعًا فَقَالَ ضَعُ
بِالْحَضِيضِ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ الْكُلِّ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ -
آنحضرت کے پاس کچھ (کھانا) تحفہ آیا آپ نے اس کے
رکھنے کے لئے کوئی (میز یا تخت وغیرہ اونچی) جگہ نہ پائی تو فرمایا
نیچے ہی (زمین پر) رکھ دے۔ میں تو (اللہ کا) غلام (بندہ) ہوں
غلام کی طرح کھانا کھاتا ہوں (زمین پر بیٹھ کر)۔

حَضِيضٌ - پستی (اس کا مقابل اونچ ہے)۔
مَا عِنْدَهُ حَضَضٌ وَلَا بَضَضٌ - اس کے پاس کوئی چیز
نہیں ہے۔

تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ إِلَى حَضِيضٍ - اس پہاڑ کے
پتھر دامن میں گر پڑے (یعنی پہاڑ کے نشیب میں جہاں زمین
ہوتی ہے)۔

إِنَّ الْعَدُوَّ بِعُرْغَرَةِ الْجَبَلِ وَنَحْنُ بِالْحَضِيضِ -
دشمن تو پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور ہم نیچے زمین پر ہیں۔

حَضٌّ اور حَضِيضٌ اور حَضِيضِيٌّ - سب کے وہی معنی
ہیں جو حَضٌّ کے ہیں۔

فَأَيْنَ الْحَضِيضِيٌّ - پھر ابھارنا کہاں گیا؟
لَا بَأْسَ بِالْحَضَضِ - رسوت کے استعمال میں کوئی
قباحت نہیں۔

كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً أَوْ حَضَضًا - جیسے وہ دوا کا طالب
ہے یا رسوت کا۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالْحَضَضِ يَابِالْحَضَضِ -
روزہ دار کو رسوت آنکھوں میں لگانا کچھ منع نہیں۔

إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ عَلَى الْحَضِيضِ وَ يَنَامُ عَلَى
الْحَضِيضِ - زمین ہی پر کھاتے تھے اور زمین ہی پر سوتے تھے۔

حروف تحفیض چار ہیں: هَلَا اور اَلَا اور لَوْلَا اور لَوْ مَا۔
مُحَاضَّة۔ ایک دوسرے کو رغبت دلانا۔ تَحَاضُّونَ اسی

سے ہے۔

حَضْنٌ۔ گود میں لینا، پالنا، انڈے سینا۔

اِنَّهُ خَرَجَ مُحْتَضِنًا اَحَدَ ابْنَيْ اِبْنَتِهِ۔ آنحضرتؐ
برآمد ہوئے اپنے ایک نواسے کو گود میں لئے ہوئے (امام حسن یا
امام حسین کو)۔

حَضْنٌ۔ پہلو کو کہتے ہیں (ہر آدمی میں دو ”حَضْن“ ہوتے
ہیں)۔

اُخْرِجْ بِذِمَّتِكَ لَا اَنْفُذُ حَضْنِيكَ۔ میں تیری پناہ
میں نکلوں گا۔ تیرے پہلو میں نہیں چھوڑوں گا۔

كَانَ مَا حُشِحْتُ مِنْ حَضْنِي ثَكْنًا۔ جیسے ثکن پہاڑ
کے دونوں پہلوؤں سے بھگایا گیا۔

عَلَيْكُمْ بِالْحَضْنَيْنِ۔ تم لشکر کے دونوں کنارے
سنجھالے رہو۔

عَجِبْتُ لِقَوْمٍ طَلَبُوا الْعِلْمَ حَتَّى اِذَا نَالُوا مِنْهُ
صَادُوا حُضَانًا لِابْنَاءِ الْمُلُوكِ۔ ان لوگوں پر مجھ کو تعجب
ہوتا ہے جو علم کو طلب کرتے تھے جب علم کو حاصل کیا تو (بجائے
اس کے کہ لوگوں کو تعلیم کریں اس پر عمل کریں) بادشاہزادوں کے
اتالیق بن گئے (ان کی پرورش کرنے لگے) ان کی صحبت میں
رہنے لگے)۔

حُضَانٌ۔ ”حَاضِنٌ“ کی جمع ہے۔ یعنی پرورش کرنے
والا، کھلانے والا (اسی سے ”حَاضِنَةٌ“ ہے یعنی کھلائیہ دایہ)۔

حُضَانَةٌ۔ حُضَانٌ کا مصدر ہے۔

يُرِيدُونَ اَنْ يَحْضُنُونَا مِنْ هَذَا الْاَمْرِ۔ یہ انصاری
بھائی چاہتے ہیں کہ ہم کو خلافت سے علیحدہ کر دیں (خود خلیفہ
بنیں یہ حَضْنْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْاَمْرِ سے نکالا ہے۔ یعنی میں
نے اس شخص کو کام سے علیحدہ کیا)۔

اِنْ نَعِيْمًا يُرِيدُ اَنْ يَحْضُنَنِي اَمْرُ اِبْنَتِي۔ (نعیم کی
بیوی نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) نعیم چاہتا ہے کہ میری بیٹی کا
مقدمہ (شادی وغیرہ کا) خود کر لے (مجھ سے کوئی رائے وغیرہ

نہ لے یہ سن کر آپ نے نعیم سے فرمایا، اس کو علیحدہ مت کر اس
سے مشورہ لے)۔

لَا تَحْضُنْ زَيْنَبَ عَنْ ذٰلِكَ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ
نے کہا) زینب اس سے علیحدہ نہیں رکھی جائے گی (بلکہ اس کی
بھی رائے لی جائے گی)۔

فِي اَغْنِزِ حَضَنِيَّاتٍ۔ چند بکریوں میں جو ”حَضْن“ کی
ہوں۔ (حَضْن ایک پہاڑ ہے نجد میں وہاں کی بکریاں مشہور
ہیں۔ بعض نے کہا لال کالی بکریاں مراد ہیں۔ بعض نے کہا
حَضْن وہ بکری جس کا ایک تھن دوسرے تھن سے بڑا ہو۔ علی بن
محمد حَضْنِي حَدِيثُ کا راوی ہے۔ اسی طرح اسحاق حَضْنِي امام
رضا کا خادم تھا)۔

باب الحاء مع الطاء

حَطَأٌ۔ مارنا، گوز لگانا، جماع کرنا۔

فَحَطَأَ فِي حَطَأٍ۔ آپ نے مٹھی سے ایک مار لگائی۔

حَطَأٌ بِكَ اِذْتَشَا وَرُتْمًا۔ جب تم نے مشورہ کیا تو
اس نے تمہاری رائے سے تم کو ہٹا دیا۔

حَطَبٌ۔ لکڑیاں جمع کرنا، چغل خوری کرنا، مدد کرنا، اغوا
کرنا۔

اَمْرٌ بِحَطَبٍ فَيُحَطَبُ۔ میں جلانے کی لکڑیوں کے
لئے حکم دوں وہ جمع کی جائیں یا توڑی جائیں۔

تَحْطِيبٌ اور اِحْطِطَابٌ۔ بھی لکڑیاں جمع کرنا۔

حَمَالَةُ الْحَطَبِ۔ چغل خور لگانے بچھانے والی۔

حَاطِبُ اللَّيْلِ۔ وہ شخص جو اچھی بری سب طرح کی
باتیں کرے یا اپنی کتاب میں صحیح اور غلط سب طرح کی روایتیں
بھردے۔

حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ۔ مشہور صحابی ہیں۔

حَطَابٌ۔ لکڑ ہارا۔

اَرْضٌ حَطِيبَةٌ۔ وہ زمین جہاں لکڑی بہت ہو۔

عَائِدٌ مِّمَّا اَحْتَطَبْتُ عَلٰی ظَهْرِيْ۔ میں ان گناہوں
سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے اپنی پیٹھ پر اکٹھا کئے ہیں یا

لا دے ہیں۔

حَطَابَةٌ۔ وہ لوگ جو لکڑیاں چنتے ہیں۔

حَطَّ۔ اوپر سے نیچے اترنا، نزع گھٹ جانا، کم کر دینا،

معاف کر دینا، چھوڑ دینا۔

حِطَّةٌ اور حِطِيْطِي۔ اسم مصدر ہے (اللہ تعالیٰ نے

اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ ”حِطَّةٌ“ کہتے ہوئے جاؤ یعنی ہمارے

گناہ اتار دے، معاف کر دے۔ ان کو ٹھٹھا سو جھا وہ کیا کہنے

لگے۔ حِنْطَةٌ فِي شَعْبَةٍ یعنی گیہوں جو میں۔

الْحِطِيْطَةُ۔ وہ رقم جو قرضہ یا قیمت میں سے کم کر دی

جائے۔

حُطَّ حُطًّا يَحِطُّ حُطًّا حُطًّا۔ سب طرح صحیح

ہے یعنی معاف کر دے۔

مَنْ ابْتَلَاهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ فَهُوَ لَهُ حِطَّةٌ۔ جس شخص

کو اللہ جسم کی کسی بیماری میں مبتلا کرے تو وہ اس کے لئے

گناہوں کا اتار (کفارہ) ہوگی۔

فَقَالَ بِيَدِهِ فَحَطَّ وَرَقَهَا۔ (آنحضرتؐ ایک سوکھے

درخت کی ٹہنی کے نیچے بیٹھے) اور ہاتھ سے ایسا کیا کہ اس کے

پتے جھاڑ دیئے۔

إِذَا حَطَطْتُمْ الرِّحَالَ فَشُدُّوا السُّرُوحَ۔ جب تم

کجاوے (اونٹوں پر سے) اتار چکے (حج کر چکے) تو اب زین

کسو (جہاد کی تیاری کرو)۔

فَحَطَّتْ إِلَى الشَّابِّ۔ وہ عورت جو ان کی طرف

جھکی۔ (اس کو پسند کیا گو وہ مفلس تھا)۔

إِنَّ الصَّلَاةَ تُسَمَّى فِي التَّوْرَةِ حَطُوطًا۔ توراۃ

شریف میں نماز کو حطوط فرمایا ہے (یعنی گناہوں کو اتارنے

والی)۔

حَطَمٌ۔ توڑنا۔

أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةِ۔ تیری وہ زرہ کہاں گئی جو

تلواروں کو توڑ دیتی ہے؟ (ایسی مضبوط ہے کہ تلوار اس پر پڑتی

ہے تو ٹوٹ جاتی ہے۔ بعض نے کہا ”حطمیہ“ سے مراد یہ ہے کہ

چوڑی اور بھاری۔ بعض نے کہا یہ منسوب ہے حطمہ بن محارب

کی طرف جو زرہیں بنایا کرتا تھا یہ آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، جب انہوں نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے کہ میں شادی کا سامان کروں)۔

شَرُّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ۔ برا چرواہا وہ ہے جو اونٹوں پر

ظلم کرتا ہے سختی کرتا ہے (چرواہے سے آپؐ کی مراد بادشاہ اور

حاکم ہے اور اونٹوں سے آدمی)۔

حُطَمَةٌ اور حُطَمٌ۔ ظالم چرواہا۔

كَانَتْ قُرَيْشٌ إِذَا رَأَتْهُ فِي حَرْبٍ قَالَتْ إِحْذَرُوا

الْحُطَمَ إِحْذَرُوا الْقُطَمَ۔ جب قریش کے لوگ حضرت علیؓ کو

جنگ میں دیکھتے تو کہتے ”اس ظالم سے بچو اس کاٹنے والے

سے بچو۔“ (سبحان اللہ! حضرت علیؓ کی شجاعت اور سپاہ گری ایسی

ہی تھی)۔

قَدْ لَفَّهَا اللَّيْلُ بِسَوَاقٍ حُطَمٍ۔ رات نے اس کو

ایک ظالم ہانکنے والے کے ساتھ ڈھانپ لیا۔

حُطَمَةٌ۔ دوزخ کا ایک طبقہ ہے (بعض نے کہا وہ چوتھا

بلند ہے۔ اس کو حطمة اس لئے کہا کہ آگ وہاں بہت جوش پر

ہے گویا ایک کو ایک توڑ رہی ہے۔ جیسے دریا میں ایک موج

دوسری موج کو توڑ دیتی ہے)۔

رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ میں نے

دوزخ کو دیکھا اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے۔

تَدْفَعُ مِنْ مَنَى قَبْلَ حُطَمَةِ النَّاسِ۔ منی سے لوٹ

جائیں اس سے پہلے کہ لوگوں کا ہجوم ہو ایک کو ایک ہٹائے اور

توڑے۔

إِذَا يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ۔ اس وقت لوگ تم کو پیس

ڈالیں گے، کچل دیں گے۔

حَطِيمٌ۔ کعبہ کا وہ مقام جو حجر اسود اور دروازے کے

درمیان ہے یا حجر اسود اور زمزم کے درمیان۔ یا مقام ابراہیم

اور دروازے کے درمیان اور مشہور یہ ہے کہ حطیم اس خالی جگہ کو

کہتے ہیں جو میزابِ رحمت کے تلے کعبہ سے باہر چھوڑ دی گئی

ہے۔ اس کو حطیم اس لئے کہا کہ توڑ کر وہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔

بعض نے کہا اس لئے کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ طواف کے

حَطَوُ - زور سے ملانا -

أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَفَايَ فَحَطَانِي حَطَوَةً - آنحضرتؐ نے میری قفا (پشت گردن) تھامی اور اس کو ایک جھونکا دیا (زور سے ہلایا) (بعض نے حَطَانِي حَطَاً روایت کیا ہے - اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں) -

باب الحاء مع الظاء

حَظَرٌ - منع کرنا، روکنا -

لَا يَلْبِغُ حَظِيرَةُ الْقُدْسِ مُذْمِنُ خَمْرٍ - جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ بہشت میں نہیں جاسکتا (حظيرة القدس سے مراد بہشت ہے - اصل میں حظیرہ اس احاطہ کو کہتے ہیں جس میں بکریوں کا مندرہ اونٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں ان کو ہوا اور سردی سے بچانے کے لئے) -

لَا حِمَى فِي الْأَزَاكِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَاكَ فِي حَظَارِي - پیلو کے درخت محفوظ نہیں ہو سکتے - ایک شخص نے کہا یہ درخت میری زمین میں ہے (یعنی جس کو میں نے آباد کیا ہے) مطلب یہ ہے کہ گوزمین تو نے آباد کی ہے اس وجہ سے تو اس کا مالک ہو گیا مگر جو درخت پیلو کے اس میں پہلے سے موجود تھے ان کا تو مالک نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ جانوروں کے عام چراگاہ تھے) -

لَقَدْ اخْتَضَرْتُ بِحَظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ - (ایک عورت نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے دعا فرمائیے میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں ارشاد ہوا) تو نے تو دوزخ سے مضبوط آڑ کر لی (اب دوزخ کی آگ تجھ تک نہیں پہنچ سکتی) -

يَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْأَرْضِ عَلَى الْمُسَاقِفِي سَدَّ الْحَظَارِ - زمین کا مالک مساقاة کرنے والے پر یہ شرط لگا سکتا ہے کہ باغ کی دیوار بند رکھے یا باڑ لگائے (حظار اس باڑ کو کہتے ہیں جو باغ کے گرد لگائی جاتی ہے) -

لَا يُحْظَرُ عَلَيْكُمُ النَّبَاتُ - تم پر روک نہیں ہو سکتی

کپڑے وہاں ڈال جاتے وہ پڑے پڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے - بعض نے کہا حطیم اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ عرب لوگ جب کسی بات پر قسم کھا کر عہد و پیمان کرتے تو ایک کوڑا یا جوتی یا کمان اس عہد کی یادگار میں وہاں رکھ دیتے) -

بَعْدَ مَا حَطَمَتِ النَّاسُ يَابَعْدَ مَا حَطَمْتُمُوهُ - جب لوگوں نے اس کو توڑ ڈالا یعنی بوڑھا کر دیا (سارے گھر کی فکریں اس پر ڈال کر) -

فَجَعَلَ يَتَحَتَّمُ عَلَيْهِ غَيْظًا - وہ لگا غصہ سے اس پر جوش مارنے -

كُنَّا نَخْرُجُ سَنَةَ الْحَطَمَةِ - ہم قحط کے سال نکلتے -
قَالَ لِلْعَبَّاسِ أَحْبَسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَظْمِ الْجَبَلِ - آنحضرتؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا ابوسفیان کو اس مقام پر کھڑا کر دو جہاں پہاڑ ٹوٹا ہے (اور رستہ تنگ ہو گیا ہے کیونکہ ایسے مقام پر فوج کے لوگوں کا ہجوم ہوگا اور ابوسفیان پر رعب پڑے گا) ایک روایت میں:

عِنْدَ حَظْمِ الْجَبَلِ - ہے جہاں پہاڑ کی سونڈ نکلی ہے - ایک روایت میں:

عِنْدَ حَظْمِ الْخَيْلِ - یعنی جہاں پر سواروں کا ہجوم ہوا ایک کو ایک روند رہا ہو) -

حُطَامُ الدُّنْيَا - دنیا کا مال و اسباب -
حُطَامٌ - سوکھی چیز کو بھی کہتے ہیں جو ریزہ ریزہ ہو جائے -

حُطَامٌ - شیر جیسے حَطَوْمٌ ہے -
حَاطُوْمٌ - قحط کا سال -

إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِمْهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ - آنحضرتؐ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پھر ان کو نہ توڑتے یہاں تک کہ ان کو منہ پر پھیر لیتے (گویا جو برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہاتھ پر اتری اس کو پہلے منہ پر پھیرایا کیونکہ وہ سب اعضاء سے اشرف ہے) -

لَا سَهْمٌ لِلْحَظْمِ - اس گھوڑے کو حصہ نہیں ملے گا جو بوڑھا ہو کر بالکل ٹوٹ گیا ہو -

جہاں چاہو وہاں کھیتی کرو۔

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا - پروردگار کی دین رک نہیں سکتی۔

مَحْظُورٌ - حرام کو کہتے ہیں۔

حَظَرْتُ الشَّيْءَ - میں نے اس کو حرام کر دیا۔

كِتَابُ الْحَظَرِ وَالْإِبَاحَةِ - اس کتاب میں حرام و حلال کا بیان ہے۔

كَانَ يَجْعَلُهُ فِي حَظِيرَةٍ مِّنْ قَصَبٍ يَحْبِسُهُ فِيهَا - (جو شخص ایلا کرتا پھر طلاق نہ دیتا (بیچاری عورت کو تکلیف دینے کے لئے) تو حضرت علیؑ اس کو سینٹھوں کے ایک احاطہ میں قید کر دیتے۔

الَّتَابِتُ عَلَى سُنَّتِي مَعِيَ فِي حَظِيرَةِ الْقُدُسِ - جو شخص میری سنت پر قائم رہے (تکلیفوں پر صبر کرے) وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔

حَظِيرَةُ الْمَحَارِبِ - بیت المقدس۔

فَقَدْ أَحْظَرَ عَلَى نَفْسِهِ الرِّزْقَ - اس نے اپنے اوپر روزی بند کر دی۔

أَنْ يُحْظَرَ لَهَا حِطَارٌ - اس کے لئے ایک باڑ بنائی جائے۔

حَظٌّ - نصیبہ - بخت - قسمت - مزہ اٹھانا - سرور اور خوشی - مِنْ حَظِّ الرَّجُلِ نَفَاقُ أَيْمِهِ وَمَوْضِعُ حَقِّهِ - آدمی کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس کے خاندان کی بے شوہر عورت سے نکاح کرنے کی لوگ رغبت کریں اور اس کا روپیہ جس کے ذمہ آتا ہو اس کے لئے مکر جانے کا موقع نہ ہو یعنی کامل دستاویز اور ثبوت رکھتا ہو۔

مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ - جو شخص مسجد میں جس غرض سے آئے وہی اس کا حصہ ہے (یعنی اگر عبادت کی نیت سے آئے تو ثواب پائے گا۔ اگر دنیوی غرض سے آئے تو ثواب نہیں مل سکتا)۔

فَذَلِكَ حَظُّهُ - (اگر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور لغو کام کرے مثلاً لوگوں کی گردنیں پھاندے ان کو ایذا دے) تو

اس کا حصہ یہی ہے۔

لِتَكُونَ حَظُّهُ مِنَ النَّارِ - ہر آدمی کے لئے جو دوزخ میں جانا لکھا ہے تو بخار اس کا بدل ہو جائے گا (بخار گویا دوزخ کی آگ کا بدل ہو جائے گا)۔

مَنْ أَرَادَ بِالْعِلْمِ الدُّنْيَا فَهُوَ حَظُّهُ - جو شخص دین کا علم حاصل کرے اس سے دنیا کمانا چاہے گا تو اس کا نصیب وہی ہوگا (آخرت میں اجر نہیں ملے گا)۔

مَنْ أَنْشَدَ شِعْرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ حَظُّهُ - جو شخص جمعہ کے دن شعر شاعری کرے تو اس کا حصہ وہی ہوگا (یعنی اس کو ثواب نہ ملے گا)۔

إِحْطَاطٌ - بہ معنی مزہ اٹھانے کے (عربی زبان میں مستعمل نہیں ہے) عوام میں مشہور ہے۔ البتہ مَحْظُوظٌ اور حَظِيظٌ مستعمل ہے بمعنی صاحب نصیب اور متمول۔

حَظُوْ - مزہ اٹھانا۔

إِحْطَاءٌ - مزہ دینا احسان کرنا۔

إِحْطَاطٌ - مزہ اٹھانا۔

حُظُوَّةٌ اور حُظُوَّةٌ اور حُظِيَّةٌ - چھوٹا تیر بے پیکاں جس سے بچے کھلتے ہیں۔

فَحَظَانِي بِهَا حَظِيَّاتِ ذَوَاتِ عَدَدٍ - (طلحہ نے جوتی لی) اس سے مجھ کو چند بار مارا (ایک روایت میں طائے مہملہ سے ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَظَاهُ بِالْحُظُوَّةِ جِيسَ عَصَاهُ بِالْعَصَا - اس کو لکڑی سے مارا۔

فَأَيُّ نِسَاءٍ هَ كَانَ أَحْظَى مِنِّي - (آنحضرتؐ نے شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال ہی میں مجھ سے صحبت کی) پھر آپ کی کون سی بیوی مجھ سے زیادہ صاحب نصیب تھی (تو ان جاہلوں کا خیال باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ شوال میں اگر نکاح کیا جائے تو عورت و مرد میں محبت نہیں ہوتی)۔

وَمَا يُقَرِّبُ مِنْكَ وَ يُحْظِي عِنْدَكَ - (یا اللہ میں تجھ سے وہ چیز مانگتا ہوں جو مجھ کو تیرے نزدیک کرے) (اس کی وجہ سے مجھ کو تیرا قرب حاصل ہو) اور میری مراد پوری کرے یا

مجھ کو مزادے۔

باب الحاء مع الفاء

حَفَدٌ - پھرتی سے کام کرنا، جلد کرنا، خدمت کرنا۔

حَافِدٌ - خدمت گار۔ اس کی جمع حَفَدَةٌ خدمت گاران۔

حَفِيدٌ - نواسا، پوتا۔

مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ لَا عَابِسٌ وَلَا مُفْنِدٌ - آنحضرتؐ

مخدوم تھے (لوگ آپؐ کے فرمان کی فوراً تعمیل کرتے) اور مرجع خلافت (آپؐ کے پاس لوگ جمع ہوتے) نہ آپؐ ترش روتھے نہ بے فائدہ بک بک کرنے والے۔

وَالْيَكْ نَسْعَى وَ نَحْفِدُ - ہم تیری ہی طرف

دوڑتے ہیں اور تیری ہی خدمت کے لئے لپکتے ہیں۔

أَخْشَى حَفْدَهُ - (حضرت عمرؓ نے کہا! حضرت عثمانؓ

بے شک خلافت کے لائق ہیں مگر) میں ان کی کنبہ پروری سے ڈرتا ہوں (وہ اپنے عزیز واقارب کی بہت پاس داری اور حمایت کرتے ہیں)۔

يَحْفِدُونَ فِي مَصَالِحِكُمْ - وہ تمہاری بہتریوں کے

لئے کوشش کرتے ہیں۔

تُقْتَلُ حَفْدَتِي بِأَرْضِ خُرَاسَانَ - میرے نواسے

خراسان کے ملک میں مارے جائیں گے (مراد امام رضا علیہ السلام ہیں)۔

حَفَرٌ - دودھ کے دانت گرنا، کھودنا، انتہا تک جاننا، دبلا

کرنا، جماع کرنا، دانت خراب ہو جانا، ان میں کیڑا لگ جانا۔ جیسے حَفَرٌ ہے۔

وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ بِنْدَ امْتِكَ عِنْدَ الْحَافِرِ ثُمَّ

لَا تَعُوذُ إِلَيْهِ أَبَدًا - (میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا، توبہ

نصوح کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا گناہ پر شرمندہ ہونا، گناہ ہوتے

ہی) اور شرمندگی کے ساتھ فوراً اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہنا،

پھر وہ گناہ کبھی نہ کرنا۔ (عرب لوگ ”عند الحافر“ یا

”عند الحافرة“ کو فوراً کے معنی میں استعمال کرتے ہیں کیونکہ

”حافر“ گھوڑے کو کہتے ہیں اور گھوڑا ان کے نزدیک سب

مالوں میں نفیس ہے۔ وہ ہمیشہ نقد بیچا جاتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں:

النَّقْدُ عِنْدَ الْحَافِرِ - یعنی گھوڑے کے پاس نقد روپیہ

موجود ہے)۔

إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ يُتْرَكُ عَلَى حَالَتِهِ حَتَّى يُرَدَّ إِلَى

حَافِرَتِهِ - یہ کام اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اپنی

پہلی بنا پر آجائے۔

أَمْوَ أَخَذُونَ بِهَا عِنْدَ الْحَافِرِ - کیا فوراً ان کاموں پر

ہم سے مواخذہ ہوگا؟

حَفَرُ أَبِي مُوسَى - ابو موسیٰ کے کنویں (جو انہوں نے

بصرہ سے مکہ تک کھدوائے تھے)۔

حَفَرٌ - ایک مقام کا نام ہے ذوالحلیفہ اور ظل کے

درمیان۔

حَفِيرٌ - قبر۔

حَفَرٌ - ایک نہر کا نام ہے اردن میں۔ وہاں نعمان بن

بشیر اترے تھے۔

حَفَارٌ - گورکن۔

مِحْفَرٌ اور مِحْفَارٌ اور مِحْفَرَةٌ - کدال یا سبل یا پکاس

(متنبی شاعر کہتا ہے:

الشِّعْرُ مَيْدَانٌ وَ الشُّعْرَاءُ فُرْسَانٌ فَرُبَّمَا اتَّفَقَ

تَوَارِدُ الْخَوَاطِرِ كَمَا قَدْ يَقَعُ الْحَافِرُ عَلَى الْحَافِرِ -

یعنی شعر ایک میدان ہے اور شاعر لوگ گھوڑے کے سوار ہیں

کبھی ایسا ہوتا ہے ایک ہی شعر دو شاعروں کے دل میں آ جاتا

ہے، جیسے کبھی ایک گھوڑے کی سم وہیں پڑتی ہے جہاں دوسرے

گھوڑے کی سم پڑ چکی ہے)۔

تَوَدِّيكَ إِلَى حَفَرَتِكَ - وہ تجھ کو تیرے رُڑھے

(قبر) تک پہنچادے گی۔

الرَّهَانُ فِي الْحَافِرِ - گھوڑے میں شرط کرنا درست

ہے (اسی طرح ہرسم والے جانور مثلاً گدھے، خیر وغیرہ میں)۔

لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَضْلٍ أَوْ حَفٍّ أَوْ حَافِرٍ - آگے

بڑھنے کی شرط کرنا درست نہیں، مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں۔

حَفَزٌ - ہلانا، برا بیختہ کرنا، پیچھے سے دھکیلنا، جماع کرنا،

مارنا گھیرا دینا جلدی میں ڈالنا۔

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ حَفْزُ الْمَوْتِ - قیامت کی ایک نشانی ناگہانی موت بھی ہے (بہت لوگ مرگ مفاجات میں مبتلا ہوں گے)۔

وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ - ان کی سانس پھول گئی (جلدی جلدی چلنے لگی چونکہ وہ رکوع کی حالت میں دوڑتے ہوئے صف میں آکر مل گئے)۔

اِحْتَفَزَ لِأَمْرٍ - ایک کام کے لئے کمر کسی تیار ہوا۔
وَهُوَ مُحْتَفِزٌ - آپ جلدی کی حالت میں بیٹھے تھے (یعنی اکڑوں نہ اطمینان سے)۔

وَفِي فَحْذِيهِ جَنَاحَانِ يَحْفِزُ بِهِمَا رِجْلَيْهِ - براق کی دونوں رانوں میں دو پنکھ تھے ان کی وجہ سے وہ اپنے پاؤں جلد جلد چلاتا تھا۔

فَجَعَلَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ - آپ کھجور تقسیم کرنے لگے اور جلدی کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے (مستجبل اور مستوفز اور محفز) سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی اکڑوں بیٹھے تھے جلدی اٹھنا چاہتے تھے)۔

ذَكَرَ عِنْدَهُ الْقَدْرُ فَاحْتَفَزَ - ابن عباسؓ کے سامنے تقدیر کا ذکر آیا تو وہ گھبرا گئے (رنجیدہ ہوئے)۔ بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ اپنی سرین پر بیٹھ گئے جیسے اٹھنا چاہتے تھے)۔

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِزْ إِذَا جَلَسَتْ وَ إِذَا سَجَدَتْ وَلَا تُخَوِّى كَمَا يُخَوِّى الرَّجُلُ - عورت جب نماز پڑھے تو جلسہ اور سجدہ میں سمٹ کر رہے اور مرد کی طرح نہ پھیلائے (یعنی جیسے مرد سجدے میں اپنا پیٹ رانوں سے علیحدہ رکھتا ہے اور بازو پہلو سے جدا رکھتا ہے)۔

كَانَ يُوسَعُ لِمَنْ أَتَاهُ فَإِذَا لَمْ يَجِدْ مُتَسَعًا تَحَفَّزَ لَهُ تَحَفُّزًا - احف کیا کرتے تھے کہ جو کوئی ان کے پاس آتا اس کے لئے جگہ کشادہ کرتے۔ اگر کشادگی کا موقع نہ ہوتا تو خود سمٹ جاتے تاکہ وہ فراغت سے بیٹھ جائے۔

فَاحْتَفَزْتُ - میں سمٹ گیا (چھوٹا ہو کر)۔ مہری میں سے گھس گیا)۔

لَا تَلْشَمُ وَلَا تَحْتَفِزُ - نماز میں منہ پر گھونگٹ مت ڈال اور نہ اعضا کو سمیٹ (یہ حکم مرد کے واسطے ہے اور عورت کے لئے اس کے خلاف حکم ہے)۔

فَهِيَ تَحْتَفِزُ بِالْغِنَاءِ سُكَّانَهَا - وہ مال دار بنا کر اپنے رہنے والوں کو ہانک رہی ہے (یعنی دنیا)۔

حَفْشٌ - بہنا، دوڑنا، ہاتھوں کو زمین پر مارنا، جمع ہونا، چھیلنا، نکالنا، ہانکنا۔

هَلَّا قَعَدَ فِي حَفْشِ أُمِّهِ - اپنی ماں کے قطنی (چھوٹا صندوقچہ) میں کیوں نہ بیٹھ رہا (پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں، یہاں حفش سے مراد اس کا چھوٹا گھر ہے)۔ یہ آپ نے ابن تلبیہ سے فرمایا جو زکوٰۃ کا تحصیلدار تھا، جب لوٹ کر آیا تو بعض چیزوں کی نسبت کہنے لگا یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملی ہیں)۔
دَخَلْتُ حَفْشًا - (جاہلیت کے زمانے میں عورت جب حائضہ ہوتی تو) ایک چھوٹی کوٹھری میں چلی جاتی (اور برے سے برے اپنے کپڑے پہن لیتی)۔

حِفْظٌ - پہرہ دینا، نگہبانی کرنا، یاد کر لینا۔

إِحْفَاطٌ - غصہ دلانا۔

إِحْتِفَاطٌ - غصہ ہونا۔

أَرَدْتُ أَنْ أُحْفِظَ النَّاسَ - میں نے یہ چاہا کہ لوگوں کو غصہ دلاؤں۔

فَبَدَرْتُ مِنِّي كَلِمَةً أَحْفَظْتُه - میری زبان سے ایک کلمہ جلدی میں ایسا نکلا کہ ان کو غصہ آ گیا۔

فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ - جب انصاری شخص کو غصہ دلایا (بعض نے کہا وہ زہری کا کلام ہے)۔

لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو کوئی ان ناموں کو یاد کر لے وہ بہشت میں جائے گا (اس کی شرح ”احصاہا“ میں گزر چکی ہے)۔

اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ - يا الله! عباس کی اولاد کو محفوظ رکھ اور ان کی نسل میں خلافت باقی رکھ۔

وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ - جن لوگوں کو اللہ نے تحریف سے بچائے رکھا، انہوں نے جان لیا۔
يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ - وہ فرشتے اللہ کے حکم سے اس کو بچاتے رہتے ہیں۔

لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ - وضو پر وہی محافظت کرتا ہے (ہر وقت با وضو رہتا ہے جو مومن ہو)۔
اِحْفَظُوا بَكُتْبِكُمْ - اپنی کتابوں کو محفوظ رکھو۔
إِنْ أَسْعَدَ الْقَلْبُ بِالرِّضَاءِ نَسِيَ التَّحْفِظَ - جب آدمی قضاے الہی سے راضی ہو جاتا ہے تو پھر احتیاط اور چوکسی چھوڑ دیتا ہے، بھول جاتا ہے۔

مِنْ دَعَائِمِ النِّفَاقِ الْحَفِیْظَةُ - نفاق کے ستونوں میں ایک غصہ بھی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُسْتَحْفِظِينَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يَا عَلٰی الْمُسْتَحْفِظِينَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ - یا اللہ! آل محمد میں جو امانت کے محفوظ رکھنے والے ہیں یا جن کو تو محفوظ رکھے (برائیوں سے) ان پر اپنی رحمت اتار (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد ائمہ اہلبیت ہیں کیونکہ انہوں نے دین اور شریعت کو محفوظ رکھا)۔

حَفٌّ - سوکھ جانا، بالوں کا بے روغن ہونا، گھوڑے کے دوڑنے کی آواز، مونڈنا، گروانا، گھیر لینا۔

فَيَحْفُظُونَهُمْ بِأَجْنَحَتِهِمْ - وہ فرشتے اپنے پنکھوں سے ان کو گھیر لیتے ہیں (ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں)۔

مَنْ حَفَنَّا أَوْ رَفَنَّا فَلْيَقْتَصِدْ - جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے یا ہم سے محبت رکھے تو بیچ کی چال چلے (میانہ روی اختیار کرے) افراط و تفریط اور غلو و مبالغہ سے بچے (عرب لوگ کہتے ہیں:

مَالَهُ حَافٌ وَلَا رَافٌ -

اور کہتے ہیں:

حَفِظْتُهُ كَمَا أَنْكَ هَنَا - میں نے اس کو ایسا یاد رکھا، جیسے یہ بات کہ تو اس جگہ موجود ہے (یعنی محسوس امر کی طرح مجھ کو اس کا یقین ہے)۔

ذَكَرَ أَشْيَاءَ حَفِظْتُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا - آپ نے کئی باتیں بیان کیں (اس میں سے) کچھ مجھ کو یاد ہیں کچھ یاد نہیں رہیں (بعض نے کہا یہ شک ہے۔ یعنی میں نہیں جانتا کہ مجھ کو یاد رہیں یا نہیں یاد رہیں)۔

أَوْ تَحْفَظْتُهُ مِنْ إِنْسَانٍ - (یہ علی بن مدینی راوی کا شک ہے۔ یعنی سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا، تم نے جب یہ حدیث عمرو سے سنی) تو اس سے پہلے تم نے یہ حدیث اور کسی سے یاد کی تھی؟

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا - جو شخص میری امت کی چالیس حدیثیں یاد کر کے پہنچا دے (یہ حدیث ضعیف ہے، مگر فضائل اعمال میں ایسی حدیثوں کو قبول کیا ہے۔ بعض نے کہا کہ چالیس حدیثوں کو یاد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ مع اسناد اور مع معرفۃ رواۃ اور معرفۃ صحت وضعف ان کو یاد کر لے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے اس کو علم کی حد فرمایا)۔

كَانَ فِي حِفْظِ مَنْ اللَّهِ مَا ذَامَ عَلَيْهِ خُرُفَةٌ - وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک ایک چھٹرا بھی اس کی پڑے گا اس کے تن پر رہے گا۔

مَنْ حَفِظَهَا يَأْمَنُ حَافِظًا عَلَيْهَا - جو شخص نمازوں کی محافظت کرے (یعنی ان کو بھلائے نہیں اور جملہ شرائط اور آداب کے ساتھ اپنے وقت پر ادا کرے)۔

فَاَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحِينَ - تو میری جان کو بھی اسی طرح محفوظ رکھو جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

اِحْفَظِ اللَّهَ تَجِدُهُ تُجَاهَكَ - تو اللہ کے حکموں کا خیال رکھ (فرائض کو بجالا اور حرام کاموں سے بچا رہ) اللہ کو اپنے سامنے پائے گا (یعنی وہ تجھ کو دنیا اور آخرت دونوں کی آفتوں سے محفوظ رکھے گا)۔

ذَهَبَ مَنْ كَانَ يَحْفَهُ وَ يَرْفُهُ - اب اس کا کوئی سراہنے والا بچہ کرنے والا نہیں رہا۔

إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ - ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں۔
ظَلَّلَ اللَّهُ مَكَانَ الْبَيْتِ ضَمَامَةً فَكَانَتْ حِفَافِ الْبَيْتِ - اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ جہاں تھا وہاں پر ابر کا سایہ کر دیا۔ وہ کعبہ کے گرد اگرد ہو گیا (محیط میں ہے کہ حِفَافِ بہ کسرہ حامد رہے اور بمعنی جانب بھی آتا ہے)۔

حِفَافُ الْجَبَلِ - پہاڑ کے دونوں کنارے۔
كَانَ أَضْلَعَ لَهُ حِفَافٌ - حضرت عمرؓ کے سر کے بال گر گئے تھے بچ میں سر کھلا تھا گردا گرد بال تھے۔

لَمْ يَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ إِلَّا عَلَى حَفَفٍ - آنحضرتؐ نے کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا ہمیشہ تنگی ہی میں عمر گزاری۔ (بعض نے کہا حَفَفٌ یہ ہے کہ کھانے والوں کے موافق کھانا ہو اور ضَفَفٌ یہ ہے کہ کھانے والے بہت ہوں کھانا تھوڑا ہو)۔

هُوَ حَافُ الْمَطْعَمِ - (عراق کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور اب تک (خشک غذا کھاتے ہیں) آپ کی طاقت کیسے قائم رہے گی؟)۔

كَيْفَ وَجَدْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ رَأَيْتُ حُفُوفًا - تم نے ابو عبیدہ بن جراح کو کس حال میں دیکھا؟ انہوں نے کہا تنگی اور ضیق میں (باوجود یکہ فوج عظیم کے سردار تھے اور ایک بڑے ملک کے حاکم تھے مگر گزران اس طرح کرتے تھے جیسے بہت غریب لوگ کرتے ہیں مسلمانوں کا ابتدا سے یہی وتیرہ رہا انہوں نے سادی غذاؤں پر قناعت کی موٹا جھوٹا لباس پہن لیا۔ اس وجہ سے اپنے دشمنوں پر غالب آئے جو عیش و نشاط میں مصروف رہتے تھے پھر جب مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کی روش چھوڑ دی عیش و نشاط اور مکلفات میں مصروف ہوئے تو دشمنوں نے ان سے سب کچھ چھین لیا جو ان کے بزرگوں نے خون بہا کر کمایا تھا)۔

حَفَّ بَعْضُهُمْ - بعض نے گھیر لیا (ایک روایت میں حَضَّ ہے یعنی برا بیچتہ کیا۔ ایک میں حَظَّ ہے یعنی ایک نے دوسرے کو گھٹایا اترنے کے لئے اشارہ کیا)۔

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ - بہشت تو ان باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ (محنت، مشقت، عبادت اور جہاد کی تکالیف وغیرہ جب یہ باتیں اختیار کرو نفس کی خواہشات اور اس کی تمناؤں کو ختم کرو تب کہیں بہشت تک رسائی ہوگی۔ ایک روایت میں حُجِبَتْ ہے)۔

حُفَّتِ الدُّنْيَا بِالشَّهَوَاتِ يَا حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ - دنیا یا دوزخ شہوتوں (خواہشوں) سے گھری ہوئی ہے۔ (جب خواہش پرستی کرتے رہو گے تو دوزخ تک رسائی ہوگی)۔

حَفِيفٌ - درخت کے پتے ہلنے یا گھوڑے کے دوڑنے کی آواز۔

مَحْفَظَةٌ - محافظہ شدہ۔

حَفْلٌ - جمع ہونا، بہت ہونا، بھر کر ہونا۔

حُفُولٌ اور حَفِيلٌ بھی حَفْلٌ کے مترادف ہیں۔

مَنْ اشْتَرَى مُحْفَلَةً وَ رَدَّهَا فَلْيُرَدِّ مَعَهَا صَاعًا - جو شخص ایسا جانور خریدے جس کے تھنوں میں دودھ بھر دیا گیا ہو (جانور کے مالک نے اس کو کئی روز سے نہ دوبا ہو اس خیال سے کہ دودھ بہت سا جمع ہو جائے اور خریدار دھوکا کھائے اس کو بہت دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت پر خرید لے) اور اس کو پھیر دے (جب خریدار کو معلوم ہو کہ بائع نے اس کو چکمہ دیا) تو ایسا کرے وہ جانور واپس کر دے اس کے ساتھ ایک صاع (غلہ یا کھجور) بھی دے (تا کہ بائع کے دودھ کی قیمت ادا ہو جائے)۔

النَّهْيُ لِلْبَايِعِ أَنْ لَا يُحْفَلَ الْإِبِلَ وَ كُلَّ مُحْفَلَةٍ - بائع کو اس کی ممانعت کہ اونٹنی کے تھنوں میں دودھ جمع کر لے یا اور کسی جانور کے تھنوں میں (جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ) جس کا دودھ جمع کیا جاسکتا ہو۔

لِلَّهِ أُمُّ حَفَلَتْ لَهُ وَ دَرَّتْ عَلَيْهِ - بڑی شان والی ہے وہ ماں جس نے عمر کے لئے دودھ اپنی چھاتی میں بھرا پھر ان کو پلایا (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف کی)۔
هِيَ حَافِلٌ - وہ بہت دودھ والی ہے۔

بطور تحفہ کے بھیجا (حُسن ایک بستی کا نام ہے ملک مصر میں)۔
حُفْنَةٌ - بہ ضمہ حاء بہ معنی حُفْنَةٌ - (بعض نے کہا مٹھی اور حُفْنَةٌ گڑھے کو بھی کہتے ہیں)۔

حُفُو - دینا اور نہ دینا جڑ سے نکالنا، خوب تراشنا، احسان کرنا، ننگے پاؤں چلنا۔

إِخْفَاءُ - مبالغہ کرنا، خوب تراشنا، بہت پوچھنا، بہت مانگنا۔

إِنَّ عَجُوزًا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَهَا فَأُحْفَى وَقَالَ إِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِينَا فِي زَمَنِ خَدِيجَةَ - ایک بڑھیا آنحضرتؐ کے پاس آئی آپؐ نے اس کا حال پوچھا اور اچھی طرح پرسش کی، فرمانے لگے یہ بڑھیا ہمارے پاس خدیجہؓ کے زمانہ میں آیا کرتی تھی۔

إِنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ - صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا اور بہت پوچھا (انتہا کر دی)۔

تَحْفِيٌّ - کوشش کرنا۔

حَفِيٌّ الْأَلْطَافِ - بڑی مہربانیاں کرنے والا (بعض نے حَفِيٌّ الْأَلْطَافِ پڑھا ہے یعنی پوشیدہ طور پر احسان کرنے والا)۔

فَأَنْزَلَ أُوَيْسَانَ الْقُرَيْنِيَّ فَأُحْتَفَاهُ - اویس قرنی کو اتارا ان کی خاطر کی (حال پوچھا)۔

إِنَّ الْأَشْعَثَ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ بِغَيْرِ تَحَفٍّ - اشعث بن قیس نے حضرت علیؓ کو سلام کیا انہوں نے مختصر جواب دیا (مزاج پر سی وغیرہ کچھ نہیں کی)۔

لَزِمْتُ السَّوَاكَ حَتَّى كَذْتُ أُحْفَى فَمَيَّ - میں نے مسواک لازم کر لی (کثرت سے مسواک کرنا شروع کیا) یہاں تک کہ قریب تھا میرے دانت نہ رہیں خالی منہ رہ جائے (دانت گھس جائیں)۔

أَمَرَ أَنْ تُحْفَى الشَّوَارِبُ يَا أَبَا نُحْفَى الشَّوَارِبِ - آپؐ نے حکم دیا مونچھوں کو خوب کتروانے کا۔

أَحْفُوا الشَّوَارِبَ يَا أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا

حُفْلًا بَطَانًا - دودھ بھری ہوئیں پیٹ پھولی ہوئیں۔
وَذَفَقَتْ فِي مَحَافِلِهَا - اور جمع ہونے کی جگہوں میں بہہ گئی۔

مَحَافِلٌ - جمع ہے مُحْفِلٌ کی - یعنی جمع - اسی طرح - مُحْتَفِلٌ - جمع ہونے کا مقام۔

تَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ - (قیامت کے قریب اچھے اچھے لوگ گزر جائیں گے) اور کچرا (کوڑا) رہ جائے گا جیسے کھجور کا کچرا رہ جاتا ہے (یعنی برے لوگ رہ جائیں گے)۔
لَا يَحْتَوِيهِ مُحْتَفِلٌ - اس کو اچھا مستعد آدمی بھی نہیں گھیر سکتا۔

إِحْتَفَلٌ - مبالغہ کیا اچھی طرح کیا۔

الْمَوَاطِنُ الْحَفِلَةُ - لوگوں سے بھرے ہوئے مقامات (ایک روایت میں حَفِيلَةٌ ہے، معنی وہی ہیں)۔

الْعُرُوسُ تُكْتَحِلُ وَتُحْتَفِلُ - دلہن سرمہ لگائے اور اپنے آپ کو آراستہ اور تیار کرے۔

نَهَى عَنِ التَّصْرِيبَةِ وَالتَّحْفِيلِ - (دونوں کے ایک معنی ہیں) یعنی جانور کے تھن میں دودھ جمع کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ دھوکا دینا ہے)۔

مُصْرَاةٌ بِمَعْنَى مُحْفَلَةٌ -

حَفْنٌ - دونوں ہتھیلیاں بھر کر لینا۔

حَفْنَةٌ - ایک لب دونوں ہتھیلیاں بھر کر۔

إِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِّنْ حَفَنَاتِ اللَّهِ - ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے لبوں میں سے ایک لب ہیں (یعنی باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر پروردگار کی عظمت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے اس کی ایک لب ہیں)۔ دوسری روایت میں حَشِيَّةٌ مِّنْ حَشِيَّاتِ رَبَّنَا ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔ اہل حدیث نے اس قسم کی احادیث میں تاویل نہیں کی بلکہ ان کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے بغیر تشبیہ اور تکلیف کے اور یہی مذہب رائج ہے)۔

أَهْدَى إِلَيْهِ مَارِيَّةٌ مِّنْ حَفْنٍ - مقوقس (اسکندریہ کے بادشاہ) نے ماریہ قبطیہ کو حُسن سے لے کر آنحضرتؐ کے پاس

اللحمی۔ مونچھوں کو خوب کتر واؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو (مسلمانوں نے آنحضرتؐ کی پیروی چھوڑ کر کافروں کا شیوہ اختیار کیا ہے یعنی داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا۔ خصوصاً ترک اور ایرانیوں نے تو داڑھی منڈانا لازم کر لیا ہے۔ ان میں شاذ و نادر ہی اشخاص داڑھی والے نظر آتے ہیں اب مونچھوں کا کتر وانا یہ ہے کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے۔ امام مالکؒ نے کہا ”مونچھ منڈانا مثلاً ہے ایسا کرنے والے کو سزا دینا چاہئے“ حقیقت میں مونچھ منڈانے سے آدمی بد صورت ہو جاتا ہے اسی طرح مونچھیں بہت بڑھانے سے سنت کا طریق یہ ہے کہ مونچھ اتنی کتر وائے کہ ہونٹ کا کنارہ کھلا رہے۔ بعض نے کہا جڑ سے کتر وانا افضل ہے اور ڈاڑھی بالکل چھوڑ ہی دے یا ایک مٹھی سے جو زیادہ ہو وہ کتر وادالے۔ بعض نے کہا ایک مشت اور دو انگشت سے جو زیادہ ہو اس کو کتر وا سکتا ہے۔ اور امامیہ کے نزدیک ایک مٹھی سے زیادہ داڑھی رکھنا مکروہ ہے لیکن ڈاڑھی منڈانا بالاتفاق حرام یا مکروہ ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ اُخْتَفِينَا اِذَا - (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم سے فرمائے گا اپنی اولاد میں سے دوزخ کا حصہ نکال! وہ عرض کریں گے پروردگار کتنے آدمی نکالوں؟ تب ارشاد ہوگا ہر سینکڑے میں سے نواوے آدمی! صحابہؓ نے عرص کیا) یا رسول اللہ ﷺ پھر تو ہم مٹ گئے (بالکل برباد ہو گئے)۔

اَنْ تَحْضُدُوْهُمْ حَضْدًا وَّ اَخْفَا بَيِّدِهٖ - ان کو بالکل کاٹ کر پھینک دو (قتل کر ڈالو) اور آپ نے اپنا ہاتھ جھکایا (صاف کرنے کا اشارہ کیا)۔

كَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَيَّ وَيُخْفِيَ عَنِّي - میں نے ابن عباس کو لکھا کہ مجھ کو لکھو (نصیحت کرو) مگر بعض باتیں رہنے دو (جن کے سننے کی میں طاقت نہیں رکھتا! بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے خوب لکھو تو عَنِّي بمعنی عَلَيَّ ہو گا ایک روایت میں يُخْفِيَ عَنِّي ہے خائے مجھ سے یعنی اس کتابت کا حال مخفی رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو)۔

اِخْفَاءُ - کے معنی دینے اور نہ دینے دونوں کے آئے ہیں۔

اِنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَقَالَ لَهُ حَفُوْتُ - ایک شخص نے آنحضرتؐ کے پاس تین بار سے زیادہ چھینکا تو آپ نے فرمایا۔ بس اب تو نے ہم کو روک دیا (کیونکہ تین بار کے بعد پھر چھینک کا جواب دینا ضروری نہیں ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ السَّلَفِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ النَّزَاكِيَاْتُ فَقَالَ لَهُ اَرَاكَ قَدْ حَفَوْتَنَا ثَوَابَهُ - ایک شخص نے اگلے لوگوں میں سے کسی کو سلام کیا اس نے جواب میں یہ کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الزاکیات تب یہ شخص بولا واہ تم نے تو ہمارے سلام کا ثواب ہی کھو دیا (کیونکہ جواب اس سے بہتر دیا یا تم نے سارا ثواب لوٹ لیا)۔

لِيُخْفِيَهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَنْعَلَهُمَا جَمِيعًا - یا تو دونوں جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلے یا دونوں پہن کر چلے (مگر ایک جوتی پہن کر اور ایک ننگا پاؤں رکھ کر چلنا اچھا نہیں۔ کیونکہ اس طرح کرنے میں پاؤں میں موج آ جانے اور پھسلنے کا ڈر ہوتا ہے اور بدتمیزی بھی ہے)۔

مَا لَمْ تَضْطَبِحُوا اَوْ تَغْتَبِقُوا اَوْ تَحْتَفِنُوا بِهَا بَقْلًا فَشَانُكُمْ بِهَا - (مردار کب حلال ہے؟) جب صبح کچھ نہ پاؤ شام کچھ نہ پاؤ اور کوئی ترکاری (یا میوہ) بھی زمین پر نہ پاؤ تو پھر تمہیں اختیار ہے (مردار کھا سکتے ہو)۔

ایک روایت میں مَا لَمْ تَحْتَفِنُوا ہے بغیر حمزہ کے ایک میں مَا لَمْ تَحْتَفِنُوا ہے جیم مجمہ سے ایک میں مَا لَمْ تَحْتَفِنُوا ہے۔ ایک میں مَا لَمْ تَحْتَفِنُوا ہے۔

اِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً غُرَاةً غُرْلًا - تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے۔

اِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَا سَتُخْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ - اگر میں شہر آؤں گا تو تجھ سے اس بات کو خوب پوچھوں گا۔

رَاَيْتُهُ بِكَ حَفِيًّا - میں دیکھتا ہوں آنحضرتؐ تجھ پر مہربان ہیں (تیرے حال پر توجہ فرماتے ہیں)۔

حَفِيَاءُ - ایک موضع ہے مدینہ سے کئی میل پر۔ حَتَّى حَفِيْتُ رَجُلًا فَحَمَلَهُ أَبُو بَكْرٍ عَلَيَّ

ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقْبِهِ - پھر ایک تسمہ اسی رسی میں سے نکالا جو اونٹ کے پٹھے پر باندھی جاتی ہے یا پالان کے آخری حصہ یعنی ہتھیبہ میں سے (یا ہتھیبہ وہ تھیلی جو پالان کے آخر میں رہتی ہے اس میں آدمی اپنا توشہ وغیرہ رکھتا ہے)۔

فَخَرَجَ بَنِي إِلَى غَزْوَةٍ مُوتَةٍ مُرِدٍ فِي عَلَى حَقْبِيَّةٍ رَحْلِهِ - (حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں میں یتیم تھا، عبد اللہ بن رواحہ میری پرورش کرتے تھے) وہ غزوہ موتہ میں مجھ کو اپنے ساتھ اونٹ کے ہتھیبہ پر بٹھا کر نکلے۔

فَأَحْقَبَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى نَاقَةٍ - عبد الرحمن نے حضرت عائشہؓ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کر لیا۔

أَحْقَبَ زَادَهُ خَلْفَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ - اپنا توشہ اونٹنی پر اپنے پیچھے ہتھیبہ پر رکھا۔

الْإِمْعَةُ فِيكُمْ الْيَوْمَ الْمُحَقَّبُ النَّاسَ دِينَهُ يَالَّذِي يَحْقَبُ دِينَهُ الرَّجَالُ - امعہ آج تم میں وہ شخص ہے جو اپنے دین کو لوگوں کے تابع بناتا ہے (جس طریقہ پر لوگ چلیں وہ بھی چلتا ہے) اندھا دھند ان کی تقلید کرتا ہے خود کچھ نہیں سوچتا نہ غور و فکر کرتا ہے۔

كَانَ نَفْجَ الْحَقْبِيَّةِ - زبیر کے سرین اونچے اٹھے ہوئے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں:

انْتَفَجَ جَنْبَا الْبَعِيرِ - اونٹ کے دونوں پہلو اٹھ گئے۔
أَحْقَبَ - نصیبین کے جن جو آنحضرتؐ کے پاس آئے تھے ان میں سے ایک کا نام تھا۔ کہتے ہیں یہ پانچ جن تھے۔
خسا - مسا - شامہ - باصہ - احقب -

وَأَعْبَدُ مَنْ تَعَبَّدَ فِي الْحَقْبِ - جن لوگوں نے سال بہ سال عبادت کی ان سب میں زیادہ عبادت کرنے والا۔
حَقْبٌ - جمع ہے حَقْبَةٌ بہ کسرہ حا کی، بمعنی سال اور حَقْبٌ بہ ضمہ حا اسی سال کا ہوتا ہے۔ اس کی جمع حَقَابٌ اور أَحْقَابٌ اور أَحْقَبٌ آتی ہے۔

وَكُنَّا كُنْدَ مَانِي جَذِيمَةَ حَقْبَةٍ - ہم جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے؟ (جذیمہ کے مصاحبوں کا قصہ مشہور ہے)۔

كَاهِلِهِ إِلَى فَمِ الْغَارِ - (ہجرت کی رات میں آنحضرتؐ انگلیوں کی نوکوں پر پنچوں کے بل چلے تاکہ مشرک قدموں کا نشان نہ پاسکیں) یہاں تک کہ آپ کے پاؤں تھک گئے (کیونکہ آپؐ ننگے پاؤں تھے اور آپ کو ننگے پاؤں چلنے کی عادت نہ تھی دوسرا رات کا وقت زمین پتھریلی اور شاید رستہ بھی بھول گئے ہوں یا عمدہ دوسرے چکر کے راستے سے گئے ہوں) چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ رات بھر چلتے رہے) آخر حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو اپنے کاندھے پر بٹھا کر غار کے منہ تک لے گئے۔

وَسْتَنْبِكَ ابْنُكَ النَّازِلَةُ بِكَ فَأَحْفَهَا السُّؤَالِ - آپ کی صاحبزادی جو آپ کے پاس آتی ہیں آپ کو خبر کر دیں گی آپ ان سے خوب پوچھئے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)۔

كَانَ أَبِي يُحْفِي رَأْسَهُ إِذَا جَزَّه - میرے والد جب سر کے بال تراشتے تو جڑ سے تراشتے۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الْقَافِ

حَقْبٌ - پیشاب یا پاخانہ رک جانا - اسی طرح:

حَقْنٌ - پیشاب روکنا۔

لَا رَأْيَ لِحَاقِبٍ وَلَا لِحَاقِنٍ - پاخانہ یا پیشاب جس کا رکا ہوا ہو اس کی رائے کچھ نہیں (کیونکہ ایسی حالت میں اس کی فکر صائب نہیں ہو سکتی)۔

نَهَى عَنْ صَلَوةِ الْحَاقِبِ وَالْحَاقِنِ - آنحضرتؐ نے پیشاب یا پچخانہ روکے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

حَقْبُ أَمْرِ النَّاسِ - لوگوں کے کام رک گئے۔ یہ حَقْبُ الْمَطَرِ سے نکلا ہے۔ یعنی پانی رک گیا۔

رَكِبْتُ الْفُحْلَ فَحَقِبَ - میں اونٹ پر چڑھا، پھر اس کا پیشاب رک گیا (بعض نے کہا: حَقْبٌ کہتے ہیں اس رسی کو جو اونٹ کی کمر پر باندھی جاتی ہے۔ یہ رسی اس کے ذکر پر لگ جاتی ہے تو اس کا پیشاب بند ہو جاتا ہے تو حَقْبٌ - کے معنی یہ ہیں کہ رسی اس کے ذکر پر لگ گئی)۔

اِحْتَقَبَ - کمایا - حَقَائِبُ جمع ہے حَقِيبَةٌ کی -

حدیث میں ہے: يُقَاصَانِ بِحَقَائِبِ الْبُيْرِ^۱ -
(اسماعیل بن حقہ حدیث کا راوی ہے) -

حَقَقَةٌ - جانور کو بہت چلانا یہاں تک کہ تھک جائے -
شَرُّ السَّيْرِ الْحَقَقَةُ - بہت برا چلنا یہ ہے کہ آدمی
تھک جائے یا جانور کو اتنا چلائے کہ وہ خستہ ہو جائے -

بعض نے کہا حَقَقَةٌ یہ ہے کہ ایک ساعت ٹھہرے پھر
چلے پھر ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے یا جانور کو اسی طرح
چلائے یہ جملہ مطرف نے بھی اپنے بچے سے کہا تھا - ان کا
مطلب یہ تھا کہ ایسی عبادت کس کام کی جس کے بعد آدمی
بالکل خستہ ہو جائے ایسی عبادت کرنی چاہئے جو آسانی کے
ساتھ ہمیشہ ہو سکے -

حَقْدٌ یا حَقْدٌ یا حَقِيدَةٌ - دل میں کینہ رکھنا - چھپی
دشمنی -

حَقْدٌ - پانی کا رک جانا کان میں سے بال نکلنا بند ہو
جانا چربی دار ہونا - جمع حَقُودٌ اور حَقَائِدٌ اور أَحْقَادٌ ہے -
حَقُودٌ - بڑا کینہ رکھنے والا -

حَقَرٌ یا حَقَرِيَّةٌ یا مُحَقَّرَةٌ - ذلیل ہونا ذلیل کرنا -

تَحْقِيرٌ - ذلیل کرنا -

اِسْتِحْقَارٌ - ذلیل جاننا ذلیل سمجھنا -

حَاقُورَةٌ - چوتھا آسمان -

حُجَارَةٌ - ذلت -

عَطَسَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَقَرْتُ وَ نَقَرْتُ - ایک
شخص آپ کے پاس چھینکا آپ نے فرمایا تو ذلیل اور خوار
ہوا -

لَا يَحْقِرُهُ - اس کو حقیر نہ سمجھے غرور نہ کرے -

تَحْقِرُونَ صَلَواتُكُمْ بِصَلَواتِهِمْ - تم ان کی نماز کے
سامنے اپنی نماز کو حقیر جانو گے -

سَيَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْقِرُونَ - تم عنقریب

شیطان کی اطاعت کرو گے ان گناہوں میں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو
(مثلاً فتنہ و فساد اور خانہ جنگی وغیرہ) -

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِّجَارَةٍ - کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو
حقیر نہ سمجھے (اس کے بھیجے ہوئے حصہ کو نظر حقارت سے نہ دیکھے
منہ سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالے جس سے اس کی حقارت ہوتی
ہو) -

اتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ - ایسے گناہوں
سے بچو جن کو تم چھوٹا اور حقیر سمجھتے ہو (ایسا نہ ہو جناب احدیت کو
وہی ناگوار ہوں اور تم ہلاک ہو جاؤ) -

حَقِفٌ - ٹیڑھی ریتی لانی (اس کی جمع أَحَقَافٌ اور
حِقَافٌ اور حُقُوفٌ اور حَقَائِفٌ اور حِقَقَةٌ ہے) -

عرب لوگ کہتے ہیں: اِحْقُوفِ الشَّيْءَ - جب کوئی
شے ٹیڑھی ہو جائے -

حُقُوفٌ - سونے کے لئے جھک جانا -

فَإِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ - دیکھا تو ایک ہرن ٹیڑھا ہو کر سو رہا
ہے -

فِي تَنَائِفِ حِقَافٍ يَافِي تَنَائِفِ حَقَائِفٍ - خشک
ریتلے میدانوں میں (بعض نے کہا:

حَقِفٌ - قبہ کو بھی کہتے ہیں اور قرآن میں أَحَقَافٌ سے
قوم عاد کے گنبد مراد ہیں مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی) -
حَقٌّ - غلبہ کرنا واجب کرنا بیچ سر میں مار لگانا یقین کرنا
ثابت ہونا اونٹ کا چوتھے سال میں لگنا -

حِقَّةٌ - بھی "حَقٌّ" سے ہے وہ اونٹ جو تین سال کا ہو کر
چوتھے سال میں لگے -

حَقٌّ - اللہ کا نام بھی ہے کیونکہ حقیقتہ موجود وہی ہے باقی
سب چیزوں کا وجود مثل عدم کے ہے جو زوال پذیر ہے -

حَقٌّ - باطل کی ضد ہے -

مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ - جس نے مجھ کو خواب میں
دیکھا اس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت

نہیں بن سکتا)۔

أَمِينًا حَقًّا أَمِينٍ - امانت دار کا امانت دار۔

وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ - اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے (حق سے مراد یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس ثواب کا وعدہ اپنے بندوں سے کیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہو گا لیکن حق کے یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی شے واجب یا لازم ہے جس کے خلاف وہ نہیں کر سکتا۔ اس کو تو سب قدرت ہے چاہے تو تمام مومنوں کو آگ میں ڈال دے اور سب کافروں کو بہشت میں بھیج دے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ ایسا نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا بھی تردد ہوا جو دعا میں اس طرح کہنا مکروہ جانتے ہیں: أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ يَا بِحَقِّ مُوسَىٰ يَا بِحَقِّ عِيسَىٰ۔ مگر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حق سے ان دعاؤں میں وہی مراد ہو جو اوپر ہم نے بیان کیا یعنی ثواب موعود یا حق سے حرمت مقصود ہو)۔

الْحَقُّ بَعْدِي مَعَ عُمَرَ - میرے بعد پھر حق عمر کے ساتھ رہے گا (جو بات وہ کہیں گے حق ہوگی)۔

لَيْتَكَ حَقًّا حَقًّا لَيْتَكَ تَعْبُدًا وَرِفًا - میں تیری اطاعت اپنے اوپر لازم کر لیتا ہوں جو سراسر حق ہے میں تیری اطاعت بندگی اور غلامی کے ساتھ کرتا ہوں (حضرت محمد ﷺ کو بڑے شان والے پیغمبر تھے مگر اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام تھے۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے اب افسوس ان جاہلوں پر ہے جو کہتے ہیں حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا حبیب اور خلیل اور پیغمبر کہو! مگر بندہ اور غلام نہ کہو! حالانکہ اللہ کی بندگی اور غلامی کا تو آنحضرتؐ نے جا بجا اقرار کیا ہے اور آپ نے صاف صاف اپنی امت کو وصیت کر دی ہے کہ کہیں حضرت عیسیٰؑ کی طرح تم مجھ کو چڑھانہ دینا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں)۔

إِنَّ اللَّهَ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ - اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کا حق دلا دیا ہے اب وارث کے لئے وصیت جائز نہ

ہوگی۔

الصَّلَاةُ وَاللَّهُ إِذَا وَلَا حَقٍّ - نماز ہاں خدا کی قسم جو شخص نماز کو چھوڑ دے اس کا اسلام میں کچھ حصہ نہ رہا (یہ حضرت عمرؓ نے اس وقت فرمایا جب وہ زخمی پڑے تھے لوگوں نے نماز کے لئے انہیں جگایا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے "خیر! خدا کی قسم نماز کا حق تو میں ادا کر لوں گا" مگر کیا اس کے بعد اور کوئی حق مجھ پر نہیں ہے؟ نہیں مجھ پر ہزاروں حقوق ہیں جن کو میں ادا نہیں کر سکتا)۔

لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ ضَيْفٌ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ - مہمان کی مہمانی شب میں کرنا لازم اور ضروری ہے جس شخص کے گھر میں یا زمین میں کوئی مہمان صبح کرے تو اس کی مہمانی اس پر قرضہ ہے (یعنی مروت کے لحاظ سے ضرور اور لازم ہے اور جو کوئی مہمانی نہ کرے اس کی آدمیت میں خلل ہے)۔

أَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ مَحْرُومًا فَإِنْ نَصَرَهُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ قَبْرِي لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ - اگر کوئی شخص شب میں کسی قوم کے پاس جا کر اترے پھر صبح ہو جائے اور کوئی اس کی مہمانی نہ کرے تو اس کی مدد ہر مسلمان پر لازم ہے یہاں تک کہ وہ شخص ایک شب کی مہمانی کے موافق اس کے کھیت یا جائداد میں سے لے سکتا ہے (گو اس کا اذن نہ ہو کیونکہ وہ اپنا حق وصول کر سکتا ہے۔ خطاب نے کہا یہ اس شخص کے لئے ہے جس کو ہلاکت کا ڈر ہو اس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں وہ دوسرے کا مال بغیر اس کی اجازت کے لے سکتا ہے مگر اتنا جس سے زندگی قائم رہ سکے اب اگر اس نے اتنا مال لے کر صرف کیا تو اس کا عوض ادا کرنا اس پر لازم ہوگا یا نہیں؟ اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے اور ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ لازم نہ ہوگا)۔

مَا حَقُّ أَمْرِئٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ - ہر مسلمان مرد کے لئے اس سے زیادہ

ہوشیاری کی کوئی بات نہیں کہ وہ دوراتیں اس طرح نہ گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو (کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں، معلوم نہیں موت کس وقت آ جائے۔ اس حدیث میں وصیت سے یہ مراد ہے کہ آدمی کو کسی کا دینا ہو یا کسی کی امانت اس کے پاس ہو یا اللہ تعالیٰ کا کوئی حق اس پر واجب ہو تو اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، ایسا نہ ہو کہ دفعۃً مر جائے اور زبان سے کہنے کا موقع نہ ملے۔ باقی وارثوں کے لئے وصیت کرنا وہ تو میراث کی آیت سے منسوخ ہو گیا۔ البتہ غیر وارث کے لئے ثلث مال تک اگر وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ بھی لکھ کر رکھ چھوڑے)۔

فَبَعَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَانِ فِي وَلَدٍ - دو آدمی آئے وہ دونوں ایک بچہ میں جھگڑ رہے تھے (ایک کہتا تھا اس بچہ کی پرورش میرا حق ہے، دوسرا کہتا تھا نہیں میرا حق ہے)۔
مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي - میرے بچے کے مقدمہ میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے۔

أَتَحَاقُّنِي بِخَطْبِكَ - (اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ سے فرمایا) کیا تو مجھ سے اپنے گناہ کے بارے میں جھگڑتا ہے؟۔
إِنَّ لَهُ كَذًّا وَكُذًّا لَا يُحَاقُّهُ فِيهَا أَحَدًا - اس کو اتنا اتنا ملے گا کوئی اس سے اس میں جھگڑا نہ کرے۔

مَتَى مَا تَغْلُوا فِي الْقُرْآنِ تَحْتَقُّوا - تم کب تک قرآن میں تکرار کرتے رہو گے وہ کہے میں حق پر ہوں یہ کہے میں حق پر ہوں۔

إِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ نَصَّ الْحَقَاقِ فَلِغَضَبَةِ أُولَى - جب عورت جوانی کی حد کو پہنچ جائے تو اس کا عصبہ (مثلاً باپ، دادا، چچا، بھائی اس کا زیادہ حق دار ہے) وہی اس کا ولی ہوگا اور جب تک نابالغ رہے تو ماں کی پرورش میں رہے گی۔ وہی زیادہ حق دار ہے)۔

اصل میں حَقَّاق کے معنی جھگڑا۔ یعنی ہر فریق کا یہ کہنا کہ

میں حق پر ہوں اور یہاں اس سے مراد جوانی ہے کیونکہ بچپن میں آدمی خصوصیت کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا کہ نَصُّ الْحَقَاقِ سے یہ مراد ہے کہ اس حد کو پہنچ جائے جب اس پر اللہ اور لوگوں کے حقوق واجب ہوتے ہیں۔ وہ بھی جوانی ہی کی طرف اشارہ ہے۔ بعض نے کہا ”نَصُّ الْحَقَاقِ“ سے مراد یہ ہے کہ عورت اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی شادی بیاہ تصرف وغیرہ اپنے حق میں جائز اور نافذ ہو۔ یہ بھی جوانی ہی میں ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ”نَصُّ الْحَقَاقِ“ ہے، مطلب وہی ہے۔

فَلَانٌ حَامِي الْحَقِيقَةِ - (عرب لوگ اس جملہ کو اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے لوگوں کی جن کی حمایت اس پر واجب ہو حمایت کر سکے)۔

لَا يَبْلُغُ الْمُؤْمِنُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى لَا يَعْيبَ مُسْلِمًا بَعْيبٌ هُوَ فِيهِ - کوئی آدمی ایمان کی کنہہ اور حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک دوسرے مسلمان کا وہ عیب بیان کرنا نہ چھوڑے جو خود اس میں موجود ہو۔ (جیسے انجیل شریف میں ہے ”دوسرے کی آنکھ کا تنکہ دیکھتے ہو اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے؟“)

مرا پیر دانائے مرشد شہاب
دو اندر زفرمود بروی آب
یکے آنکھ بر خویش خود ہیں مباح
دوم آنکھ بر غیر بد ہیں مباح
مِنْ وَرَاءِ حَقَاقِ الْعُرْفُطِ - عرفط کے نوجوان درختوں کے پیچھے سے۔

مَا أَخْرَجْنِي إِلَّا مَا أَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوعِ - (ابو بکر صدیقؓ ٹھیک دوپہر کو مسجد کی طرف نکلے لوگوں نے پوچھا تم اس وقت کیوں نکلے؟ انہوں نے کہا مجھ کو حقیقی اور سخت بھوک نے نکالا۔) (یعنی کھانے کی تلاش میں نکلا ہوں۔ بعض نے کہا یہ ”حَاقٌ يَحْقِيقُ“ سے بہ تخفیف قاف ہے، یعنی بھوک کے گھیر لینے

۱۔ میرا پیر بڑا عقلمند ہادی اور چمکنے والا ستارہ ہے۔ اس نے دریا کے کنارے مجھے دو نصیحتیں کی ہیں ایک یہ کہ اپنے آپ میں اترا یا نہ کرو اور دوسری یہ کہ دوسروں کو بری نظر سے نہ دیکھا کرو۔ (م)

کی وجہ سے نکلا ہوں)۔

وَتَحْتَقُونَهَا إِلَى شَرْقِ الْمَوْتَى - تم نماز میں اتنی دیر کرو گے ایسے تک وقت میں پڑھو گے جتنا وقت مردے کو اُچھو ہونے سے اس کے مرنے تک ہوتا ہے (جب اس کی سانس اٹک جاتی ہے یہ عین موت کے قریب ہوتا ہے مشور روایت تَحْنِقُونَهَا ہے - خائے معجمہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ - عورتوں کو بالکل بیچ رستے سے نہ چلنا چاہئے (بلکہ ایک کنارے سے)۔

مَا حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّى اسْتَغْنَى الرَّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ - بنی اسرائیل پر عذاب کا وعدہ اس وقت پورا ہوا جب مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو لے کر بے پرواہ ہو گئیں (مرد لواطت میں اور عورتیں مساحقہ (چپٹی) میں مصروف ہو گئیں)۔

لَقَدْ تَلَفَيْتُ أَمْرَكَ وَهُوَ أَشَدُّ انْفِصَاجًا مِنْ حَقِّ الْكُھُولِ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تیرا کام درست کیا جب وہ مکڑی کے جالوں سے بھی زیادہ بودا اور کمزور تھا۔

إِنَّهُ زَرَعَ كُلَّ حَقٍّ وَلَقِيَ - اس نے ہر نرم اور بلند زمین میں کھیتی کی (سب آباد کر دی)۔

إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ - مگر اسلام کے حق سے (جیسے کسی کا خون کرے یا حد کا کام کرے مثلاً زنا وغیرہ یا کسی کا مال تلف کر دے یا نماز چھوڑ دے)۔

الْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ - (اذان کے لئے) وضو کرنا ضروری سنت ہے۔

فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ - اللہ کا حق اور زیادہ پورا کرنے کے لائق ہے۔ (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کا حق بندوں کے حق پر مقدم کیا جائے گا بلکہ جہاں حق اللہ اور حق العباد جمع ہوں تو پہلے حق العباد ادا کیا جاتا ہے اس لئے کہ بندے محتاج ہیں اور اللہ غنی ہے مطلب یہ ہے کہ جب تو بندوں کا حق ادا کرنے کا خیال رکھتا ہے تو اللہ کا حق ادا کرنے کا ضرور خیال ہونا چاہئے کیونکہ اللہ کا احسان بندوں کے احسانات سے کہیں زیادہ ہے)۔

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيتَ - بندوں کی ساری باتوں میں یہ بات بہت بجا اور بہت درست ہے کہ پروردگار جو تو عنایت فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں (كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ نَجِّجٌ فِي جَمَلِهِ مَقْرَضٌ هُوَ) یعنی ہم سب تیرے بندے ہیں)۔

أَحَقُّ عَلَى الْإِمَامِ - کیا آپ سمجھتے ہیں امام پر یہ حق ہے؟

فَتَسْتَحَقُّونَ قَاتِلَكُمْ - تب تمہارا دعویٰ قاتل پر ثابت ہو جائے گا تم اس سے قصاص یا دیت لینے کے مستحق ہو جاؤ گے۔
إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ - مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی حقوق ہیں (مثلاً ضرورت کی چیزیں ہانڈی، برتن، کلباڑی، سبل، پھاوڑا، دست پناہ، پھکنی، توا، آگ، پانی، وغیرہ مانگنے پر دینا مہمان کی خاطر داری کرنا، ایک دن ایک رات تک)۔

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرُ - سب وقتوں سے زیادہ بندے کی دعا قبول ہونے کا وقت رات کا پچھلا درمیانی حصہ ہے۔

فَاعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ - اونٹ کا جو حصہ زمین میں ہے وہ اس کو دو (ساعت بہ ساعت اس کو چھوڑ دیا کرو تا کہ زمین میں چرتا رہے اپنا پیٹ بھر لیا کرے گا اور قحط کے دنوں میں اونٹ پر سفر کرو تو قحط زدہ مقامات سے جلد نکل جاؤ تا کہ اونٹ دبیلے نہ ہونے پائیں (سبحان اللہ شریعت محمدی نے کوئی بات نہیں چھوڑی جانوروں تک کی بھی راحت رسانی کی تجویزیں اس میں کی گئی ہیں اور آنحضرتؐ کا وجود باوجود جس طرح آدمیوں کے لئے رحمت تھا اسی طرح جانوروں کے لئے بھی - صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا)۔

إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوهُ - جب کوئی ان سے حق بات کہتا ہے تو اس کو قبول کر لیتے ہیں (نصیحت کرنے سے ناراض نہیں ہوتے)۔

ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَرِقَابِهَا - پھر اللہ کا جو حق ان جانوروں کی پیٹھ اور گردن میں ہے ان کو نہیں

بھولا (پیٹھ میں حق یہ ہے کہ تھکے ماندہ شخص کو سوار کر لینا، گردنوں میں حق یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح پرورش کرنا ان کے کھانے پینے کی فکر رکھنا، طاقت کے موافق ان سے محنت لینا اور ان پر بوجھ لادنا)۔

حَاقَّقْتُهُ فَحَقَّقْتُهُ - میں نے اس سے جھگڑا کیا، پھر میں غالب آیا جیسے خَاصَمْتُهُ فَحَصَمْتُهُ۔

حَقُّ الطَّرِيقِ - راستہ پر چلا۔

حَقٌّ - موت۔

الإِقَامَةُ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ - اقامت یعنی تکبیر امام کا حق ہے (جب امام نماز کے لئے اٹھے یا نکلے اس وقت تکبیر کہی جائے)۔

أَسْأَلُكَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ - میں تیرے ان حقوق کے وسیلے سے جو تیرے بندوں پر ہیں سوال کرتا ہوں۔

وَبِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ - اور مانگنے والوں کا جو حق تجھ پر ہے اس کے وسیلے سے (اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے)۔

الْعَيْنُ حَقٌّ - نظر بد لگنا سچ ہے (واقعی اس سے اثر ہوتا ہے اب تو "مسمریزم" کا جو عمل نکلا ہے اس سے یہ امر پایہ

ثبوت کو پہنچ گیا کہ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ان لوگوں کا خیال باطل نکلا جو حدیث کے خلاف اثرات نظر بد کو ایک ڈھکوسلا سمجھتے تھے)۔

حَقٌّ - کے کئی معنی آتے ہیں ایک تو حکمت کے ساتھ پیدا کرنے والا دوسرا وہ چیز جو حکمت کے ساتھ پیدا کی گئی ہو یا بنائی

گئی ہو تیسرا صحیح اعتقاد اور قول جو واقع کے مطابق ہو یا وہ قول اور فعل جو وقت اور مصلحت کے موافق ہو چوتھا واجب اور لازم

پانچواں مضبوط اور مستحکم چھٹا یقین اور اذعان - ساتواں حقیقت اور ماہیت۔

لَا تُدْرِكُهُ الْعُقُولُ بِمُشَاهَدَةِ الْعَيَانِ وَلَكِنْ تُدْرِكُهُ الْعُقُولُ بِحَقَائِقِ الْإِيمَانِ - اللہ تعالیٰ کو عقلیں آنکھوں سے دیکھ کر نہیں دریافت کر سکتیں (اور محسوسات کی

طرح) بلکہ ایمان کی حقیقتیں پہچان کر (اس ایمان کی ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جاتا ہے جیسے اس

بات پر کہ ایک دو کا یا دو چار کا نصف ہے - ایک بزرگ فرماتے ہیں اگر کوئی کہے کہ تجھ کو اس امر کا یقین ہے کہ فلاں شخص تیرا

باپ تھا تو میں کہوں گا نہیں، مگر اس امر پر مجھ کو پورا یقین ہے کہ ہمارا پروردگار موجود ہے اور اس نے اپنی طرف سے پیغمبروں کو

دنیا میں بھیجا اور قیامت اور شریعت کی سب باتیں برحق ہیں - اس قسم کا یقین ایمان کا نور ہے جو سچے مومنوں کے دل میں اللہ

تعالیٰ ڈالتا ہے - اہل بدعت اور اہل باطل کو یہ یقین ساری عمر نصیب نہیں ہوتا)۔

إِذَا اسْتُحْقِقْتُ وَلَايَةَ اللَّهِ - جب تو اللہ تعالیٰ کی ولایت کا سزاوار ہوتا ہے۔

لَا تَتَعَرَّضُوا لِلْحُقُوقِ - بلا وجہ اپنے آپ کو اللہ یا لوگوں کے حقوق میں مت پھنساؤ (یعنی ایسے کام مت اختیار کرو جن میں لوگوں کے حقوق تم پر پیدا ہوں بلکہ ایسے کاموں سے

بھاگتے رہو اگر زبردستی پھنس جاؤ! مثلاً کوئی زبردستی تم کو عدالت کا حاکم کر دے تو صبر کرو اور اللہ سے مدد مانگو)۔

حَقْلٌ - حقلہ ہونا (یہ ایک بیماری ہے جو اونٹ یا گھوڑے کو ہو جاتی ہے - گھاس کے ساتھ مٹی کھا جانے سے پیدا ہوتی

ہے - جس کی وجہ سے پیٹ میں درد ہوتا ہے)۔

مُحَاقَلَةٌ - زمین کو گیہوں کے عوض کرایہ پر لینا یا کھیتی کو اس کی پختگی معلوم ہونے سے پیشتر بیج ڈالنا یا تہائی یا چوتھائی

پیداوار پر بٹائی کرنا یا گیہوں کو جو بالی کے اندر ہوں صاف گیہوں کے بدل اندازہ کر کے بیج ڈالنا۔

نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ - آنحضرتؐ نے محافلہ سے منع فرمایا (اس کے معنی اوپر گزر چکے)۔

مَا تَصْنَعُونَ بِمُحَاقِلِكُمْ - تم اپنے کھیتوں کو کیا کرو گے (یہ حَقْل سے نکلا ہے - بمعنی کھیتی کرنا۔

كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَحْقِلُ عَلَى أَرْبَعَاءَ لَهَا سِلْقًا - ہم میں ایک عورت تھی جو اپنی نالیوں پر چقندر بوتي تھی (یا

شالجم)۔

أَكْثَرَهُمْ حَقْلًا - سب سے زیادہ کھیتی والے (مجمع البحرین میں ہے کہ مُحَاقَلَةٌ کی تفسیر ایک روایت میں یوں آئی

کی برکت سے ان کو فائدہ ہو)۔

قَامَتِ الرَّجْمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَانِ - رَجْمُ (یعنی رشتہ ناتا) کھڑا ہوا اور پروردگار کا ”حقو“ تھام لیا (نہایہ میں ہے کہ یہ مجاز اور تمثیل ہے کیونکہ رجم کو رحمان کی ایک شاخ قرار دیا اور شاخ اپنی جڑ کی پناہ لیتی ہے جیسے بچہ اپنے ماں باپ کی پناہ لیتا ہے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

عَذْتُ بِحَقْوِ فَلَانٍ - یعنی میں نے اس کی پناہ لی)۔

مؤلف:- کہتا ہے یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور سلف نے اس قسم کی حدیثوں میں تاویل نہیں کی بلکہ ان کو اپنے ظاہر پر رکھا اور یہ کہا ہے کہ پروردگار کی آنکھ ہاتھ چہرہ قدم ساق اور حقو سب کچھ ہیں مگر جیسے اس کی ذات مقدس کے لائق ہیں اور یہی طریقہ اسلم ہے۔

تَعَاهَدُوا هَمَانِيَكُمْ فِي أَحْقِيكُمْ - اپنی ہمیانیوں کو کمر میں محفوظ رکھو (ہمیان وہ تھیلی جس میں روپے رکھتے ہیں)۔ لَا تَزْهَدْنَ فِي جَفَاءِ الْحَقْوِ - موٹی ازار پہننے سے نفرت نہ کرو (یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں سے فرمایا تاکہ ان کی پردہ پوشی کامل طریقہ پر ہو سکے)۔

مَا حَسَدْتُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا عَلَى الطُّسَاءِ وَ الْحَقْوَةِ - (شیطان کہتا ہے) میں نے آدمی کی کسی بیماری پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا پیٹھے اور پیٹ کے درد پر کیا (کیونکہ اس بیماری میں شہادت کا درجہ اس کو ملتا ہے)۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الْكَافِ

حَكَا - باندھنا - (جیسے احتیگاء ہے)۔

إِحْكَا - چھنا۔

فِي الْحُكَاةِ مَا أَحْبُّ قَتْلَهَا - حکمہ کا مارڈالنا میں پسند نہیں کرتا (وہ ایک جانور ہے۔ چھپکلی کے مشابہ جو ایذا نہیں دیتا۔ بعض نے کہا ”چھپکلی“ ہی کو کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ حگاء حنفہ کا زہرہ ہمزہ)۔

حَكَّرَ - ظلم کرنا، بدسلوکی کرنا، ضبط کرنا۔

حَكَّرَ - مستقل ہونا۔ روکنا۔

ہے کہ سوکھی کھجور کو تر کھجور کے بدل یا تازے انگور کو منق کے عوض بیچنا اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کمی یا بیشی کا احتمال ہے)۔

حَوْقَلٌ - بوڑھا ہو گیا، جماع کے قابل نہیں رہا۔

حَيْقُلٌ - جس میں بھلائی نہ ہو۔

حَقْنٌ - باز رکھنا، روکنا، محفوظ رکھنا۔

حَاقِنٌ - جس کا پیشاب رکا ہوا ہو۔

حَقْنَةٌ - ایک درد ہے پیٹ کا۔

حُقْنَةُ يَاحْتِقَانٌ - ”ایک عمل“ جس کو ڈاکٹر اسنما کہتے ہیں (یعنی دو امقعد کی راہ سے ڈالنا)۔

لَا رَأَى لِحَاقِنٍ - یہ ایک مثل ہے جس کا پیشاب رکا ہوا ہو وہ کیا رائے دے گا؟ وہ تو بے قرار اور مضطرب ہوگا۔

لَا يُصَلِّينَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ حَاقِنٌ يَاحَقْنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ - کوئی تم میں پیشاب رو کے ہوئے نماز نہ پڑھے جب تک (پیشاب کر کے) ہلکا نہ ہو جائے (کیونکہ نماز کا بڑا جز خشوع اور خضوع ہے اور ایسی حالت میں کیا خشوع خضوع ہو سکتا ہے)۔

فَحَقْنٌ لَهُ دَمَةٌ - اس کا خون محفوظ رکھا (اس کو مارے جانے سے بچایا)۔

تُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَ ذَاقِنَتِي - آنحضرتؐ نے میری دگدگی اور ٹھنڈی کے درمیان وفات پائی (میں آپ کا سراپنی چھاتی سے لگائے ہوئے تھی)۔

الْإِيمَانُ يُحْتَقَنُ بِهِ الدَّمُ - ایمان سے جان بچتی ہے۔

مِحْقَنَةٌ - عمل کا آلہ۔

حَقْوٌ - وہ مقام جہاں ازار باندھتے ہیں۔ اس کی جمع

أَحْقٍ اور أَحْقَاءُ اور حَقِيٌّ اور حَقَاءُ ہے۔

حَقْوٌ - ازار کو بھی کہتے ہیں۔

أَعْطَى النِّسَاءَ اللَّاتِي غَسَلْنَ ابْنَتَهُ حَقْوَهُ وَقَالَ اشْعُرْنَهَا إِيَّاهُ - آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنا تہہ بند دیا اور فرمایا یہ ان کے کفن کا اندر کا کپڑا کرو (تاکہ ان کے جسم سے لگا رہے اور اس

اِحْتِكَارٌ اور تَحَكُّرٌ۔ غلہ کا رکھ چھوڑنا اس نیت سے کہ مہنگا ہونے پر بیچیں گے۔
مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا۔ جس نے کھانے کی چیزیں روک رکھیں۔

نہی عن الحُكْرَةِ۔ احکار سے منع فرمایا۔
حُكْرٌ۔ کے بھی وہی معنی ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَشْتَرِي الْعِيْرَ حُكْرَةً۔ حضرت عثمانؓ قافلے کا سب غلہ خرید لیتے یا یوں ہی ڈھیر لگا کر خرید لیتے۔
اِذَا وَرَدَنَ الْحَكْرَ الْقَلِيلَ فَلَا تَطْعُمُهُ۔ جب کتے تھوڑے سے پانی پر (جو گڑھے میں جمع ہو جاتا ہے) آتے جاتے ہیں (اس میں سے پانی پیتے رہیں) تو وہ پانی مت پی (اس لئے کہ قلیل پانی میں احتمال ہے کہ ان کا زہر سرایت کر گیا ہو گو وہ ناپاک نہ ہوگا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے)۔
مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔ جو شخص انکار کرے وہ گنہگار ہے (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ غلہ کی گرانی کے وقت بہت سا غلہ خرید کر کے اس نیت سے رکھ چھوڑے کہ جب اور گراں ہوگا تو بیچیں گے اگر اس کے گاؤں یا کھیت سے غلہ آئے یا ارزاں میں خریدے اور اس کو رکھ چھوڑے یا گرانی میں اس نیت سے خریدے کہ اسی وقت اس کو بیچ ڈالے گا تو یہ احتکار نہ ہوگا نہ وہ گناہ گار ہوگا)۔

لَاَنْ يَلْقَى اللّٰهُ الْعَبْدُ سَارِقًا اَحِبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَلْقَى اللّٰهُ وَقَدْ احْتَكَرَ الطَّعَامَ۔ اگر بندہ چور ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ احتکار کرنے والا ہو کر ملے اس نے غلہ کا احتکار کیا ہو۔

الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَ الْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ۔ غلہ باہر سے لانے والا روزی دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اس کو برکت دے گا) چونکہ وہ خلق اللہ کی آسائش اور پرورش چاہتا ہے اور غلہ روک رکھنے والا ملعون ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ ارزانی میں چالیس دن تک غلہ روک رکھنا احتکار ہے اور مہنگائی اور قحط میں تیس دن تک روک رکھنا بھی احتکار ہے اور گیہوں، جو، انگور، کھجور، گھی اور تیل کو مزید فائدہ کی غرض سے رد کرنے میں خاص

احتکار ہے۔ میں کہتا ہوں اس کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ ہر ایک اناج جس کو لوگ کھاتے ہوں اس کا روک رکھنا احتکار ہے۔
جیسے، چاول۔ جوار۔ باجرہ۔ سانوان۔ کودون۔ منڈوان اور روغن دانہ وغیرہ وغیرہ۔

مَرَّ بِالْمُحْتَكِرِينَ فَاَمَرَ بِحُكْرَتِهِمْ اَنْ تُخْرَجَ اِلَى بَطْنِ الْاَسْوَاقِ حَيْثُ تَنْظُرُ الْاَبْصَارُ اِلَيْهَا۔ آنحضرتؐ احتکار کرنے والوں پر گزرے۔ فرمایا ان لوگوں نے جو غلہ روک کر رکھا ہے اس کو بازاروں کے درمیان نکال کر لاؤ جہاں پر سب لوگ اس کو دیکھیں (اور ان لوگوں پر لعنت پھٹکار کریں)۔

حُكْرٌ۔ گھی شہد جس کو بچے چاٹتے ہیں۔
حَكٌّ۔ رگڑنا، ملنا، کھجنا، چھیلنا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

مَا حَكَّ جِلْدَكَ مِثْلُ ظُفْرِكَ۔ تیری کھال کو تیرے ہی ناخن کی طرح کوئی نہیں کھجاسکتا (مطلب یہ ہے کہ اپنی مدد آپ کرو اپنی فکر آپ کرو! دوسروں کے بھروسے پر بیٹھے رہنا بڑی غلطی ہے)۔

اَلَا اِنَّكُمْ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكُمْ وَ كَرِهْتُمْ اَنْ يُّطْلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکتا ہو اور تو لوگوں کو اس کی خبر ہو جانا پسند نہ کرتا ہو۔

اَلَا اِنَّكُمْ مَا حَاكَ فِيْ الصَّدْرِ اِنْ اَفْتَاكَ الْمَفْتُوْنُ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتویٰ دے دے کہ یہ گناہ نہیں ہے۔

اَيَّاكُمْ وَالْحَكَاكَاتِ فَاِنَّهَا الْمَائِثُ۔ تم ان باتوں سے بچے رہو جو دل کھجلاتی ہیں (یعنی دل پر اثر کرتی ہیں) وہی گناہ ہیں۔

حَتّٰى اِذَا تَحَاكَّتِ الرُّكْبُ قَالُوْا مِثْنًا نَّبِيٌّ وَ اللّٰهُ لَا اَفْعَلُ۔ (ابو جہل لعین کہنے لگا) جب گھٹنے کھنٹوں سے لگ گئے (یعنی ہم اور بنی ہاشم شرف و فضیلت میں برابر ہو گئے) تو اب بنی ہاشم (اپنی فضیلت یوں جتانے لگے) کہنے لگے ہم میں ایک پیغمبر ہوا (تم کو یہ شرف کہاں ملا؟) خدا کی قسم میں تو کبھی

کے زمانہ میں پڑھ لی تھیں۔ (بعض نے کہا محکم سے مراد یہاں وہ ہے جو تشابہ کی ضد ہو)۔

إِنَّهُ كَانَ يُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَ كُنَّاهُ بِأَبِي شُرَيْحٍ - ابو شریح کی کنیت پہلے ابو الحکم تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا حکم تو اللہ کا نام ہے اور ان کی کنیت ابو شریح رکھی۔

آيَةُ مُحْكَمَةٍ - ایک وہ آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) (مجمع البحار میں ہے کہ ”مُحْكَمَاتٌ“ وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف ہو اور ”مُتَشَابِهَاتٌ“ وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف نہ ہو)۔

إِنَّمَا اللَّهُ الْحِكْمَةُ - اللہ نے اس کو حکمت دی (یہاں حکمت سے مراد قرآن ہے)۔

إِنَّمَا اللَّهُ الْحِكْمَةُ وَالْكِتَابُ - اللہ نے اس کو حکمت دی (یعنی دانائی اور عقل یا علم یا کاموں کو مضبوطی اور درستی سے کرنا یا فکر سلیم جس میں خطا نہ ہو۔ کتاب سے مراد قرآن ہے)۔

حکمت اس علم کو بھی کہتے ہیں جس میں ہر موجود کے احوال اور خصائص اور حقیقت اور ماہیت سے بحث کی جاتی ہے جہاں تک بشری طاقت کام کرتی ہے اسی طرح انسان کے مفید اور مضر باتوں کی اور اصلاح تمدن اور زندگی کی آسائش کے ساتھ گزارنے کے اصول و تدابیر کی اس میں تعلیم ہوتی ہے، حکیم اس شخص کو کہیں گے جو یہ علم جانتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو، اگر عمل نہ کرے تو وہ حکیم نہیں ہے صرف عالم ہے۔ انبیاء کا مرتبہ حکیموں سے بڑھ کر ہے اور انبیاء کے بعد پھر سب سے اعلیٰ مرتبہ حکیموں کا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حکیموں کا علم انہی باتوں تک پہنچتا ہے جو محسوس اور عقل انسانی کی حدود میں ہیں اور انبیاء ان باتوں کو بھی جانتے ہیں جو عقل کی رسائی سے برتر ہیں۔

وَإِلَيْكَ حَاكِمُتُ - میں اپنے جھگڑوں میں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں (تیرے ہی سامنے اپنے مقدمہ لے جاتا ہوں) نہ جاہلیت والوں کی طرح بتوں یا کاہنوں کے سامنے)۔

وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ - ان میں ایک شخص ہے

ماننے والا نہیں (نہ مان کم بخت اپنا منہ کالا کر)۔

أَنَا جَذِيْلُهَا الْمُحْكَمُ - میں اس مقدمہ کی وہ لکڑی ہوں جس سے خارش زدہ اونٹ اپنے آپ کو رگڑ کر اپنی کھلی دفع کرتے ہیں (یعنی بڑے بڑے اہم کاموں میں میری رائے سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں میری طرف رجوع کرتے ہیں) کتاب الجہیم میں بھی اس کی تفسیر گزر چکی ہے)۔

إِذَا حَكَمْتُ فُرْحَةً دَمِيئُهَا - (یہ عمرو بن عاصؓ کا قول ہے) جب میں کسی زخم کو کھجاتا ہوں تو اس کو خون آلودہ کر دیتا ہوں (یعنی ہر کام میں اس کی انتہا کو پہنچ جاتا ہوں)۔

أَمَرَ بِدَفْنِ حِكْمَةِ يُلْعَبُ الصَّبِيَّانُ بِهَا - حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بچوں کے ایک کھلونے کو جس کو ”حکمہ“ کہتے ہیں (وہ ہڈی سے رگڑ کر مورت کے طور پر بنایا جاتا ہے) گاڑ دینے کا حکم دیا (بچے کیا کرتے ہیں اس کو اٹھا اٹھا کر دور پھینکتے ہیں جو کوئی جا کر اس کو لے لے وہ جیت لیتا ہے)۔

حِكْمَةُ - خارش اور کھلی کو بھی کہتے ہیں۔ مگر ”حکمہ“ سوکھی کھلی اور ”جرب“ وہ کھلی جو دانوں کے ساتھ ہو۔

حُكْمٌ - فیصلہ کرنا۔ پھر جانا، فساد سے روکنا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام حکیم بھی ہے کیونکہ وہ بڑا قاضی اور فیصلہ کرنے والا ہے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ وہ چیزوں کو مضبوطی اور درستی کے ساتھ بناتا ہے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ وہ حکمت والا ہے۔ حکمت کہتے ہیں موجودات کی حالت نفس الامر کے موافق پہچاننے کو۔ صاحب نہایہ نے کہا، حکمت افضل اشیاء کی معرفت افضل علوم سے اور حکیم اس کو بھی کہتے ہیں جو باریک باریک کاریگریاں کرے اور نادردنادر چیزیں بنائے۔

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ - یعنی قرآن تمہارے لئے اور تمہارے اوپر حکومت کرنے والا ذکر ہے۔ (بعض نے کہا حکیم کے معنی یہاں ”محکم“ کے ہیں یعنی جس میں اختلاف اور اضطراب نہیں ہے، بعض نے کہا اس میں حکمتیں اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں)۔

قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں نے مفصل کی سورتیں آنحضرتؐ ہی

جس کا نام حکیم ہے (بعض نے کہا حکیم سے حکمت والا مراد ہے)۔
يَنْزِلُ حَكْمًا عَدْلًا - حضرت عیسیٰ (قیامت کے قریب) حاکم بن کر اتریں گے انصاف کریں گے (یعنی شریعت محمدی کے موافق حکم دیں گے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور وہ زندگی میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور مالکؒ نے کہا کہ وہ تینتیس کی عمر میں مر گئے مرنے سے ان کی مراد یہ ہوگی کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے یا حقیقتاً مر جانا مراد ہو تو اللہ تعالیٰ اخیر زمانہ میں پھر ان کو زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا کیونکہ حضرت عیسیٰ کے قیامت کے قریب اترنے میں متواتر حدیثیں وارد ہیں۔

مؤلف:- کہتا ہے کہ اکثر علماء کا کیا بلکہ کل علمائے امت محمدی یہاں تک کہ علمائے نصاریٰ کا بھی اس پر اجماع ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور متواتر حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ دجال کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور مالکؒ کا یہ قول شاذ ہے اور عجب نہیں کہ راوی کو اس میں شبہ ہو گیا ہو اس نے غلطی سے مالک کے کلام کا یہ مطلب سمجھا ہو اگر یہ قول ثابت بھی ہو تو وہ تاویل کرنا ضروری ہے جو اد پر منقول ہوئی اور اگر مالک وہ بات کہیں جو صحیح حدیثوں کے برخلاف ہو تو ان کا قول ہرگز تسلیم کے لائق نہ ہوگا، جیسے اور علماء کا جو خطا سے معصوم نہیں ہیں۔ بہر حال مالک نے اس امر کا انکار نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب پھر دنیا میں آئیں گے۔ اب جو شخص نزول عیسیٰ کا منکر ہو وہ بدعتی اور گمراہ ہے بلکہ اس پر کفر کا خوف ہے اور افسوس اس پنجابی کے حال پر جو اپنے کو عیسیٰ کہتا ہے، کبھی مریم، کبھی مثیل عیسیٰ، کبھی مرد بنتا ہے، کبھی عورت۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت کرے اور اس کے اغوا سے ہر ایک مسلمان کو محفوظ رکھے، وہ یقیناً ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے جن کے ظاہر ہونے کی خبر آنحضرتؐ دے چکے ہیں۔

مجمع البحار میں ہے کہ باجی نے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ۹۷۰ھ میں اتریں گے لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ روایت غلط تھی اس کی غلطی ظاہر ہو چکی کیونکہ اس وقت جب میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں رجب کی دوسری تاریخ یوم دو شنبہ ۱۳۲۵ھ ہے اور اب تک حضرت عیسیٰؑ نہیں اترے نہ ابھی تک شام اور قسطنطنیہ پر نصاریٰ قابض ہوئے ہیں، گو مسلمانوں کی اکثر حکومتیں دوسروں نے چھین لی ہیں اور باستثنائے سلطان روم اور شاہ ایران مسلمانوں کا کوئی مختار بادشاہ نہیں رہا ہے۔

فَلَا تُنْزِلُهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ بَلْ عَلَى حُكْمِكَ - تو ایسا کر قلعہ کے کافروں کو اپنے حکم پر اتار اللہ کے حکم پر مت اتار (یعنی ان سے یوں کہہ اگر تم اس امر پر راضی ہے کہ میں جو تمہارے بارے میں مناسب سمجھوں گا ویسا حکم دوں گا تب تو اتر آؤ۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم اللہ کے حکم پر اترتے ہیں تو یہ شرط منظور نہ کر اس لئے کہ اللہ کا حکم تجھے کیا معلوم)۔

وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِيهِمْ - یہ اس لئے کہ سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے یہودیوں کے بارے میں حکم دیا تھا (وہ حکم یہ تھا کہ ان میں سے جو ان مرد قتل کر دیئے جائیں بچے عورتیں لونڈی غلام بنیں)۔

إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ لِحُكْمًا يَاحْكُمُهُ - بعض اشعار حکمت کے بھی ہوتے ہیں (جن میں مفید مضامین ہوتے ہیں) دانائی کی باتیں، نصیحتیں وغیرہ۔ تو عموماً ہر شعر کو برا نہیں کہہ سکتے اور آنحضرتؐ نے بھی اشعار سنے ہیں چنانچہ ایک بار حسانؓ نے آپ کو اشعار سنائے)۔

الصَّمْتُ حُكْمٌ وَقَلِيلٌ فَاعِلُهُ - خاموشی حکمت ہے لیکن اس کے کرنے والے کم ہیں (اکثر لوگ بے ہودہ اور بے ضرورت بکواس کیا کرتے ہیں اور بعض تو غیبت، بہتان، فحش گوئی اور دروغ بیانی میں بھی باک نہیں کرتے)

نیا موزد بہائم از تو گفتار
تو خاموشی پیاموز از بہائمؑ

فَلَا نَ عَالِيَ الْحَكْمَةِ - وہ شخص عالی شان ہے۔
وَ أَنَا أَخِذْتُ بِحَكْمَةِ فَرَسِهِ - میں آپ کے گھوڑے کی
لگام تھامے ہوئے تھا۔

حَكْمِ الْيَتِيمِ كَمَا تُحَكِّمُ وَ لَذَكَ - یتیم کو بھی بری
باتوں سے اسی طرح بچا جس طرح اپنی اولاد کو بچاتا ہے (اس
کی تعلیم و تربیت میں بھی اپنی اولاد کی طرح کوشش کر) (بعض
نے کہا اس کی جائداد کی اصلاح کے لئے اسی طرح فکر کر جس
طرح اپنی اولاد کی جائداد میں اصلاح اور درستی کرتا ہے)۔

فِي أَرْضِ الْجَوَارِحَاتِ الْحُكُومَةِ - زخموں کی دیت
میں حکومت کرنا چاہئے (یعنی جن زخموں کی دیت مقرر نہیں ہے
اس میں حاکم یہ کرے کہ اگر ایسا زخم کسی صحیح سالم غلام کو پہنچایا
جاتا تو اس کی قیمت کتنی کم ہو جاتی، اسی نسبت سے دیت
دلانے۔ مثلاً ایک غلام کی قیمت سو روپے تھی، اگر اس کو ایسا زخم
لگتا تو اس کی قیمت نوے روپیہ رہ جاتی تو دیت کا دسواں حصہ
زخمی کرنے والے کو دینا ہوگا)۔

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي حَتَّى حَكْمِ
وَحَاءٍ - میں اپنی امت کے ان لوگوں کی شفاعت کروں گا جو
کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ حکم اور حواء قبیلوں
کی بھی شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلے بڑے شریر مشہور
تھے)۔

فَقَدْ أَحْكَمَ اللَّهُ مِنْهُ - اللہ تعالیٰ نے اس کو جہاد میں
آنے سے روک دیا۔

نَطَقُوا فَكَانَ نُطْقُهُمْ حِكْمَةً - اولیاء اللہ بات
کرتے ہیں تو حکمت کی بات کرتے ہیں (جو دنیا اور آخرت
دونوں میں مفید ہوتی ہے)۔

لَيْسَ كُلُّ كَلَامِ الْحِكْمَةِ اتَّقَبُلُ - میں حکمت کی ہر
بات قبول نہیں کرتا (بلکہ بات کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہوں
اگر اس کی نیت میری رضا جوئی کی ہے تب اس کی بات قبول
ہوتی ہے اس پر ثواب ملتا ہے)۔

أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَمْلَأَ قَلْبِي عِلْمًا وَ حُكْمًا - میں
اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ میرا دل علم اور حکمت سے بھر

الْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ وَ الْحُكْمُ فِي الْأَنْصَارِ -
خلافت اور حکومت تو قریش کے لوگوں میں رہے گی لیکن فیصلہ
کرنا انصار میں ہوگا۔ (اکثر فقہاء انصاری صحابہ ہوئے ہیں۔
جیسے معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت وغیرہم)۔

بَكَ حَاكَمْتُ - میں اپنا مقدمہ تیرے سامنے لاتا
ہوں، تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں یا تیری ہی مدد کے بھروسہ پر میں
مخالفوں سے بحث اور تقریر کرتا ہوں۔

إِنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُحَكَّمِينَ يَالْمُحَكَّمِينَ - بہشت ان
لوگوں کے واسطے ہے جن کو کافر لوگ کہیں یا تو تم کافر ہو جاؤ یا
قتل ہو، وہ قتل ہونا ناگوار کریں پر کفر پر راضی نہ ہوں یا بہشت
ان لوگوں کے واسطے ہے جو اپنے نفس سے آپ انصاف کرتے
ہیں (بری باتوں سے نفس کو روکتے ہیں) ”من آثم کہ من دأثم“
سب بندگان خدا سے زیادہ اپنے تئیں گناہ گار اور قصور وار سمجھتے
ہیں، کبر و غرور نہیں کرتے، اتراتے نہیں)۔

لَا يَنْزِلُهَا إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ أَوْ مُحَكَّمٌ
فِي نَفْسِهِ - بہشت میں ایک گھر ہے، اس میں وہی شخص جانے
پائے گا جو پیغمبر ہو یا صدیق یا شہید یا وہ شخص جس کو دو باتوں میں
اختیار دیا گیا ہو، مرنا قبول کرے یا کفر کرنا، اور وہ مرنا قبول
کرے مگر کفر پر راضی نہ ہو۔

فَأَحْكَمَ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ - اللہ تعالیٰ نے اس سے منع
فرمایا (یہ احکامات سے نکالا ہے بمعنی مَنْعْتُ) (بعض نے کہا:

حَكَمْتُ الْفَرَسَ يَا أَحْكَمْتُهُ يَا حَكَمْتُهُ - یعنی
میں نے گھوڑے کو روک لیا)۔

مَا مِنْ أَدْمِيٍّ إِلَّا وَفِي رَأْسِهِ حَكْمَةٌ - ہر ایک آدمی
کے سر پر ایک حکمت ہے (حکمہ لگام کا وہ لوہا جو گھوڑے کی
ناک پر رہتا ہے اور اس کی ٹھڈی کے تلے جس طرح جانور اس
کی وجہ سے سوار کی مخالفت نہیں کر سکتا اسی طرح جب اللہ چاہتا
ہے تو آدمی کو بھی اس کی وجہ سے برائی سے روک دیتا ہے)۔

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَ اللَّهُ حَكْمَتَهُ - بندہ
جب عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ اور بڑھادیتا ہے۔
عرب لوگ کہتے ہیں:-

دے۔

حِکْمَ جمع ہے حِکْمَةُ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ حکمت دو قسم کی ہے ایک عملی جس کا تعلق عمل سے ہے۔ جیسے علم اخلاق، تدبیر منزل، علم حساب، علم المعادن، علم الارض، علم الحرب، سیاست مدن، طب، جراثیم، علم الماء، علم الهواء، علم البرق، علم البخار، علم المناظر، علم المثلث والمسطحة، علم الزراعة والتجارة وغیرہ۔ دوسری حکمت نظری، جس کا تعلق صرف علم سے ہے۔ مثلاً آٹھوں موجودات کا علم کہ وہ کیا ہیں خدائے تعالیٰ فرشتے، نفس، ہیولی، صورت، جسم، عرض، مادہ۔ میں کہتا ہوں کہ ایک موجود رہ گیا، یعنی جن)۔

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا۔ حکمت کی بات مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز ہے جہاں وہ اس کو پائے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے (یعنی مسلمانوں کو علم حاصل کرنے میں سب قوموں سے زیادہ کوشش کرنا چاہئے وہ ان کا سرمایہ ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان علوم و فنون حاصل کرنے میں سب قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں حالانکہ یہ ان کے بزرگوں کی میراث تھی جس کے حاصل کرنے میں ان کو دوسرے سب لوگوں سے زیادہ سبقت کرنا تھی یہ جو فرمایا جہاں وہ اس کو پائے اس میں یہ تعلیم ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرنی چاہئے، کوئی کافر یا ذلیل سے ذلیل شخص کے پاس بھی اگر علم کی کوئی بات ہو تو ہم کو اس کا شاگرد بن کر وہ بات سیکھ لینی چاہئے)۔

الْكَلِمَةُ الْحَكِيمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيمِ۔ حکمت کی بات حکیم کی کھوئی ہوئی چیز ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ حکیم یا حکم یا خالد یا مالک یا ضرار یہ نام رکھنے مکروہ ہیں کیونکہ یہ جاہلیت کے زمانوں کے نام تھے۔ حکیم بن حزام مشہور صحابی ہیں اور ام الحکم معاویہ کی بہن تھیں)۔

لَا حَكِيمَ إِلَّا عَنْ تَجَرِبَةٍ۔ حکیم جب ہی ہوتا ہے جب تجربہ ہو (صرف علم سے کچھ نہیں ہوتا)۔

حَكْمِي۔ بات کرنا۔
حِكَايَةٌ۔ نقل کرنا، مشابہت کرنا، گرہ مضبوط کرنا اور چغلی

کھانا۔

مُحَاكَاةٌ۔ مشابہت۔

فَمَحَكِي نَبِيًّا ضَرَبَهُ قَوْمُهُ۔ ایک پیغمبر کی نقل بیان کی جس کو اس کی قوم نے مارا تھا۔

مَا سَرَّيْنِي أَنِّي حَكَيْتُ فُلَانًا وَإِنَّ لِي كَذًا وَكَذَا۔ مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں فلاں شخص کی نقل کروں (جیسے بھانڈ کیا کرتے ہیں یا تھیٹر والے) گو مجھ کو اتنا اتنا مال دیا جائے۔

بعض نے کہا یہ مُحَاكَاةٌ سے ہے بہ معنی غیبت یعنی میں کسی کی غیبت کو پسند نہیں کرتا گو مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دیا جائے۔
طبی نے کہا مُحَاكَاةٌ بھی غیبت میں داخل ہے جو حرام ہے وہ کیا ہے کسی کی نقل کرنا۔ مثلاً لنگڑاتے ہوئے یا سر جھکائے ہوئے منہ ٹیڑھا کرنا۔

أَلَا أَخْكِي لَكُمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ۔ کیا میں تم کو آنحضرتؐ کا وضو نہ بتلاؤں (یعنی جس طرح آنحضرتؐ وضو کرتے تھے اسی طرح وضو کر کے)۔

كُلُّ كُفْرٍ مَّا جَدَّ مَّا خَلَا حَاكِيٌّ أَوْ حَجَّامٌ۔ ہر ذات والا اچھا ہے سوا بت تراش اور چغل خور کے (بعض نے کہا حَاكِيٌّ سے چغل خور اور بھانڈ مراد ہے اور حَجَّامٌ سے چھپنے لگانے والا)۔

باب الکاف مع اللام

حَلٍ حَلٍ يَحَلُّ يَحَلُّ حَلٌ۔ ایک کلمہ ہے جس کو عرب لوگ اونٹ کو ہانکنے کے وقت یا اس کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

حَلًا۔ سرمہ لگانا، مارنا، پچھاڑنا، چھیلنا۔

تَحْلِيَةٌ اور تَحْلِيٌّ۔ روکنا دور کرنا ہانک دینا۔

يَرُدُّ عَلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ رَهْطٌ فَيُحْلَنُونَ عَنِ الْحَوْضِ۔ قیامت کے دن کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے (حوض کوثر سے پینے کے لئے) لیکن وہ حوض پر سے ہانک دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو دھکیل دیں گے) (ایک روایت میں

فَيُحْلَوْنَ ہے معنی وہی ہیں ایک میں فَيُحْلَوْنَ ہے ایک میں فَيُحْلَوْنَ ہے جلاوطن سے۔)

سَأَلَ وَقَدْ مَا لِإِبِلِكُمْ خِمَاصًا قَالُوا حَلَّانَا بَنُو ثَعْلَبَةَ فَاجْلَاهُمْ۔ (حضرت عمر کے پاس لوگ کہیں سے پیغام لے کر آئے) انہوں نے پوچھا کہ تمہارے اونٹوں کو کیا ہوا بھوکے معلوم ہوتے ہیں۔ کہنے لگے بنو ثعلبہ نے ہم کو ہانک دیا (ہمارے اونٹوں کو پانی تک نہیں پینے دیا) آخر حضرت عمر نے بنو ثعلبہ کو ان کے ملک سے باہر نکال دیا۔

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّتْهُمْ عَنْهُ بِذِي قُرْدٍ۔ (سلمہ ابن اکوع نے کہا) میں آنحضرت کے پاس آیا آپ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے ڈاکوؤں کو ہانک دیا تھا (جو آنحضرت کے اونٹ لے کر بھاگ گئے تھے)۔

حَلَّتْهُمْ اَصْلٌ فِي حَلَاءٍ تَهُمُّ تَهْمُ كُيَا سَ بَدَل دِيَا بِرِخْلَافِ قِيَا سَ جِيسَ قَرَاثٌ فِي قَرِيثٌ كَهْتِ هِي۔

غَيْرُ مُحْلَيْنِ عَنْ وَرْدٍ۔ پانی پر آنے سے ہانکے نہ جائیں گے (بعض نے غَيْرُ مُحْلَيْنِ روایت کیا ہے اِجْلَاءً سے بمعنی ملک بدر کرنا)۔

حَلَبٌ يَحْلَبُ يَحْلَابُ۔ دودھ دوہنا۔

حَلَبٌ اَوْ حُلُوبٌ۔ جمع ہونا۔

مَالُهُ حَلَبٌ وَلَا جَلَبٌ۔ نہ اس کے پاس اونٹنیاں ہیں نہ اونٹ۔

وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ۔ دودھ والے جانوروں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر (جہاں پینے کے لئے وہ لائے جائیں) ان کا دودھ دوہا جائے (اور غریب لوگوں کو پلایا جائے)۔

قَدْ تَحَلَّبَ تَذِيْهَا تَسْعِي۔ اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر دودھ بہہ رہا تھا۔ دوڑ رہی تھی (اپنے بچہ کو قیدیوں میں ڈھونڈ رہی تھی)۔

فَإِنْ رَضِيَ حَلَابُهَا أَمْسَكَهَا۔ اگر اس جانور کے دودھ پر راضی ہو جائے (یعنی جتنا دودھ دودھ دے) تو اس کو رکھ

لے۔

حَلَابٌ۔ اس برتن کو بھی کہتے ہیں جس میں دودھ دوہا جاتا ہے۔

كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِشَيْءٍ مِّثْلَ الْحَلَابِ۔ آنحضرت ﷺ جب غسل کرتے تو پہلے ایک برتن لیتے، اتنا بڑا جیسا دودھ دوہنے کا برتن ہوتا ہے۔ امام بخاری نے حَلَابٌ کو ایک قسم کی خوشبو سمجھا۔ بعض نے کہا، ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ حَلَابٌ ہے جو معرب ہے بمعنی گلاب کی خوشبو۔ مگر گلاب و غسل کے شروع میں استعمال کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ پانی سے بہہ جائے گا۔ دوسرا صحیح بخاری کے کل نسخوں میں یہ لفظ بہ حائے ہٹی روایت کیا گیا ہے۔ کرمانی نے کہا ”جلاب“ کی روایت غلط ہے۔

فَاجْنِي بِالْحَلَابِ۔ میں دودھ لے کر آتا۔

إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ۔ دودھ والا جانور زکوٰۃ میں لینے سے بچا رہ۔

وَلَا حَلُوبَةٌ فِي الْبَيْتِ۔ گھر میں کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی۔

أُبَغِنِي نَاقَةً حَلْبَانَةً رَكْبَانَةً۔ میرے لئے ایک اونٹنی ڈھونڈ جو دودھ دیتی ہو اور سواری کے کام بھی آئے۔

الرَّهْنُ مَحْلُوبٌ۔ جو جانور گروی ہو تو گرویدار (یعنی مرتھن) اس کا دودھ دوہ سکتا ہے (اور اپنے استعمال میں لاسکتا ہے یہ اس کا عوض ہوگا جو مرتھن اس جانور کا دانہ چارہ اور اس کی داشت اور نگرانی کرے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرتھن کو اپنی محنت اور نگرانی کے معاوضہ میں شئی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا درست ہے اور یہ ربوا میں داخل نہیں۔ مثلاً مکان مرہونہ میں مرتھن بغرض حفاظت اور نگرانی رہ سکتا ہے اور یہ عوض ہوگا اس کا جو مرتھن اس مکان کی صفائی اور درستی اور مرمت میں خرچ کرے)۔

وَنَسْتَحْلِبُ الصَّبِيرَ۔ اور ابر سے ہم پانی چاہیں۔

كَانَ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ جَلَسَ جُلُوسَ الْحَلَبِ۔ آنحضرت جب کھانے کے لئے بلائے جاتے تو اس

طرح بیٹھتے جیسے کوئی دودھ دوہنے کے لئے بیٹھتا ہے (یعنی گھٹنوں کے بل)۔

أَحْلَبُ فَكُلْ - اکڑوں بیٹھ رکھا۔

لَا تَسْقُونِي حَلَبَ امْرَأَةٍ - عورت کا دودھ ہوا دودھ مجھ کو مت پلاؤ (کیونکہ اہل عرب میں عورتوں کا دودھ دوہنا معیوب ہے۔ ابن جوزی نے کہا ابراہیم حربی نے کہا عورتیں جب دودھ دوہتی ہیں تو کبھی ان کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو وہ اچھی طرح طہارت نہیں کرتیں ان کے ہاتھ یا کپڑے میں پیشاب لگ جاتا ہے اور وہی ہاتھ یا کپڑا جانور کے تھن پر لگا دیتی ہیں اس لئے آپ نے عورتوں کے دوہے ہوئے دودھ سے نفرت کی۔ سبحان اللہ ہمارے آقا کے مزاج میں کتنی نفاست اور طہارت تھی۔ افسوس ان مسلمانوں پر ڈھیر نیوں اور چمار نیوں کے ہاتھ لگی ہوئی سیندھی پیتے ہیں یہ تو گودرگو ہے ایک تو سیندھی خود حرام دوسرے اس کی پلانے والی میلی کچیلی نجس ناپاک عورت جس کو دیکھ کر ہی نفرت پیدا ہوتی ہے)۔

هَلْ يُوَاقِفُكُمْ عَدُوُّكُمْ حَلَبَ شَاةٍ نَثُورٍ - کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر ٹھہر سکتا ہے جتنی دیر میں ایک کھلے تھن والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔ ("نَثُور" وہ بکری جس کے تھن کا سوراخ کشادہ ہو اور دودھ کی دھارا اس میں سے موٹی نکلے)۔

ظَنَّ أَنَّ الْأَنْصَارَ لَا يَسْتَحْلِبُونَ لَهُ - سعد بن معاذ یہ سمجھے کہ انصاری لوگ ان کی مدد کے لئے جمع نہ ہوں گے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْلَبَ الْقَوْمُ يَا اسْتَحْلَبِ الْقَوْمُ - جب لوگ جمع ہو جائیں (اصل میں إِحْلَابٌ کے معنی دودھ دوہنے میں مدد کرنا)۔

رَأَيْتُ عُمَرَ يَتَحْلَبُ فُوهُ فَقَالَ أَشْتَهِي جَوَادًا مَقْلُوءًا - میں نے عمرؓ کو دیکھا ان کی رال بنے کو تھی منہ میں پانی آ گیا تھا کہنے لگے جی چاہتا ہے بھنی ہوئی مڈی کھاؤں۔

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْحَلَبَةِ لَا شَتَرُوهَا وَلَوْ بَوَازِنَهَا ذَهَبًا - اگر لوگ جانیں جو فائدہ میتھی میں ہے تو سونا

دے کر اس کے ہموزن خرید کریں۔ (مؤلف کہتا ہے حقیقت میں میتھی بڑی فائدہ مند چیز ہے میں تو ساری ترکاروں میں میتھی کی بھاجی بہت پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ رافع قبض، مدربول دافع درد، بواسیری ہے۔ بعض نے کہا "حلبہ" ایک جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل ہے اور عرج اور قناد کو بھی حلبہ کہتے ہیں)۔

أَحْلَبَ الرَّجُلُ - جب اس کی اونٹنی مادہ بنے (جیسے أَجْلَبَ الرَّجُلُ - جب اس کی اونٹنی نر بنے)۔

الْإِسْلَامُ يَسِيرُ الْمَضْمَارِ جَامِعُ الْحَلَبَةِ - اسلام کے دین کا میدان (جہاں پر دوڑ ہوتی ہے) چھوٹا ہے (یعنی دنیا) اور سب گھوڑوں کو اکٹھا کرنے والا ہے (یعنی قیامت کے دن)۔

يُسَمَّى الَّذِي يَلْبِي السَّابِقَ فِي الْحَلَبَةِ مُصْلًى - جو گھوڑا آگے بڑھ جانے والے گھوڑے کے نزدیک ہی ہوتا ہے (شرط میں اس کو مُصْلًى کہتے ہیں) کیونکہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے پٹھوں کے محاذی رہتا ہے)۔

مَحْلَبٌ - دودھ دوہنے کا مقام۔

حَلَّتْ - مونڈنا ادا کرنا۔

حَلِيَّتٌ اور حَلِيَّتٌ اور حَلِيَّتٌ اور حَلِيَّتٌ - ہینگ۔
حَلَجٌ - گوز لگانا، ذرا ذرا چلنا، روئی میں سے بنولے نکال کر اس کو صاف کرنا (اسی سے "حَلَاَجٌ" یعنی روئی صاف کرنے والا۔ حسین بن منصور حلاج یا منصور بن حلاج تمیمی ایک شخص گزرا ہے جو الوہیت کا دعویٰ کرتا تھا۔ "انا الحق" کہتا تھا۔ آخر علماء کے فتوے سے قتل کیا گیا)۔

دَعُ مَا تَحْلَجُ فِي صَدْرِكَ وَ تَحْلَجُ - جو چیز تیرے سینے میں چبھے اور خلش پیدا کرے اس کو چھوڑ دے (یعنی جس چیز میں شک ہو کہ درست ہے یا نادرست اس کا چھوڑ دینا بہتر ہے)۔

لَا يَتَحَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ - تیرے دل میں کوئی کھانا نہ چبھے (یعنی جو کھانا حلال ہے جیسے مرغی وغیرہ) اس کے کھانے میں تردد مت کر۔ ایک روایت میں لَا يَتَحَلَّجَنَّ ہے خائے معجمہ سے)۔

حَتَّى تَرَوْهُ يَخْلُجُ فِي قَوْمِهِ - یہاں تک کہ اس کو دیکھو اپنی قوم کی محبت میں جلدی کر رہا ہے (ایک روایت میں یَخْلُجُ ہے)۔

مِخْلَج - وہ لکڑی جس سے روئی دھنکتے ہیں۔

حَلَسَ - برابر بارش ہوتی رہنا، زکوٰۃ میں جانور کے بدل نقد پیسہ لینا۔

حَلَسَ - جھول اڑھانا، اقامت کرنا۔

عَدَمْنَهَا فِتْنَةً الْأَخْلَاسِ - ان فتنوں میں سے ایک اخلاس کا فتنہ شمار کیا۔ (یہ حِلَس کی جمع ہے۔ یعنی وہ کملی جو پالان کے تلے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے۔ جیسے یہ کملی اونٹ کی پیٹھ پر برابر پڑی رہتی ہے ویسے ہی یہ فتنہ بھی لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں برابر قائم رہے گا)۔

جَبْرِيلُ سَاقِطٌ كَالْحِلَسِ الْبَالِي مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ - جبریل خدا کے ڈر سے پرانی کملی کی طرح پڑے ہوئے ہیں (ایک روایت میں كَالْحِلَسِ اللَّاطِيءِ ہے۔ یعنی چپکی ہوئی کملی کی طرح)۔

كُونُوا أَخْلَاسَ بُيُوتِكُمْ - اپنے گھروں کی کملیاں بن جاؤ (مطلب یہ ہے کہ گھروں میں پڑے رہو باہر نہ نکلو)۔

كُنْ حِلَسَ بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيكَ يَدُ خَاطِئَةٍ أَوْ مَنِيَّةٍ قَاضِيَةٍ - اپنے گھر کی کملی بنا رہا یہاں تک کہ گنہگار ہاتھ تجھ پر آن پڑے (کوئی ظالم آ کر تجھ کو قتل کر ڈالے) یا موت جو فیصلہ کرے (قصہ ہی چکا دے)۔

قَامَ إِلَيْهِ بَنُو فَزَارَةَ فَقَالُوا يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ نَحْنُ أَخْلَاسُ الْخَيْلِ فَقَالَ نَعَمْ وَ نَحْنُ فُرْسَانُهَا - بنی فزارہ کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔ اے خلیفہ رسول ہم تو گھوڑوں کی پیٹھوں کے زرے ہیں (یعنی ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہیں۔ یہ انہوں نے شیخی سے کہا اپنی سپاہ گری جتانے کو) حضرت عمرؓ نے کہا ہاں ٹھیک ہے اور ہم لوگ گھوڑوں کے سوار ہیں (تم سائیس ہو جو گھوڑے کی خدمت کرتے ہو)۔

اسْتَحْلَسْنَا الْخَوْفَ - ہم کو تو ڈر لازم ہو گیا (ہر وقت خوف کی حالت رہتی ہے)۔

عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَ أَقْتَابِهَا - (حضرت عثمانؓ نے جنگ عسرة میں کہا: جب مسلمانوں کو سواری اور خرچہ کی بڑی تکلیف تھی) سوانٹ مع ان کی جھولوں اور پالالوں کے میں دیتا ہوں (آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کی اس ہمت کو دیکھ کر فرمایا مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَجَلَ بَعْدُ - یعنی عثمانؓ پر اب کچھ نقصان نہیں اگر وہ اس کے بعد پھر کوئی نفل عبادت نہ کریں کیونکہ یہ عبادت تمام نفل عبادتوں کے واسطے کافی ہو گئی۔ یا عثمانؓ کو اب کوئی برا عمل جو اس کے بعد کریں کچھ نقصان نہ کرے گا (کیونکہ یہ نیکی ان کی بارگاہِ الہی میں مقبول ہو گئی اور بہشت کے سزاوار بن گئے۔ اب اگر بالفرض کوئی خطا بھی ان سے صادر ہو تو وہ معاف ہو جائے گی اس پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)۔

أَلَمْ تَرَ الْجَنِّ وَ إِبْلَاسَهَا وَ لُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَ أَخْلَاسَهَا - کیا تو نے جنوں کو اور ان کی ناامیدی کو اور اپنی اونٹنیوں اور کملیوں سے مل جانے کو نہیں دیکھا (مطلب یہ ہے کہ جن جا بجا متفرق ہو گئے ہیں اپنی سواریوں پر سوار ہو کر چل دیئے ہیں اب آسمان کی خبر لانے سے ناامید ہو گئے ہیں گویا ان کا جو کام تھا وہ بند ہو گیا اپنے اپنے ٹھکانوں کو چل دیئے)۔

مُحْلَسٌ أَخْفَافُهَا شَوْكًا مِّنْ حَدِيدٍ - ان کے سموں میں لوہے کے کانٹے جوڑ دیئے جائیں گے (تا کہ وہ اپنے مالکوں کو روندیں جو دنیا میں زکوٰۃ نہیں دیتے تھے)۔

فِي شَرِّ أَخْلَاسِهَا - برے سے برے کپڑوں میں (خراب کپڑوں کو حِلَس قرار دیا جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں)۔

كُنْ حِلَسَ الْبُيُوتِ مِصْبَاحَ اللَّيْلِ - گھر کی کملی اور چراغ بن جا (یعنی گھر ہی میں پڑا رہ باہر مت نکل)۔

كُنْ حِلَسًا مِّنْ أَخْلَاسِ الْبُيُوتِ - گھر کی کملیوں میں سے ایک کملی بن جا۔

حِلَسٌ - بہادر دلیر۔

حَلَفْتُ يَا حَلَفْتُ يَا مَحْلُوفُ يَا مَحْلُوفَةُ يَا مَحْلُوفَاءُ - قسم کھانا۔

مَحَالِفَةٌ - آپس میں قول و قرار عہد پیمان کرنا۔

اِنَّهٗ خَالَفَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ - آنحضرتؐ نے قریش کے مہاجرین اور انصار میں عہد و پیمان کرا دیا (یعنی بھائی چارہ دوستی اور محبت کا عہد)۔

خَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ بَيْنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فِیْ دَارِنَا مَرَّتَیْنِ - آنحضرتؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان ہمارے گھر میں دو بار بھائی چارہ کرایا۔

لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ - اسلام میں وہ معاہدہ نہیں ہے جو جاہلیت کے زمانے میں ہوا کرتا تھا (ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور غارت کرنے کے لئے تیسرے قبیلے سے دوستی اور عہد کرتا) اسلام میں ایسی دوستی اور عہد سے ممانعت ہوئی لیکن اب بھی اگر مظلوم کی مدد کرنے یا حق بات کو جاری کرنے کے لئے مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ سے معاہدہ کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

وَجَدْنَا وَلَایَةَ الْمُطَیِّبِی خَیْرًا مِّنْ وَلَایَةِ الْاَخْلَافِی - (حضرت ابن عباسؓ نے کہا) ہم نے تو مطیبی یعنی ابوبکر صدیقؓ کی حکومت کو احلافی یعنی حضرت عمرؓ کی حکومت سے بہتر پایا (اس کا قصہ یہ ہے کہ عبد مناف کے بیٹوں نے عبدالقادر کے لوگوں سے بعض کام لینے چاہے جیسے کعبہ کی دربانی، حاجیوں کو پانی پلانا وغیرہ۔ عبدالدار کے لوگوں نے انکار کیا، اب ہر فریق نے اپنے اپنے دوست قبیلوں سے معاہدہ کیا۔ چنانچہ عبدالدار کی طرف جو قبائل تھے ان کو احلاف کہتے تھے۔ وہ چھ قبیلے تھے عبدالدار، حمز، مخزوم، عدی، کعب، سہم۔ حضرت عمرؓ بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے۔ ادھر عبد مناف کے لوگوں نے کیا کیا، ایک پیالہ خوشبو سے بھرا ہوا لائے اور اپنے دوست قبیلے والوں سے کہا، اس میں ہاتھ ڈبو کر عہد کرو۔ تین قبیلے ان کے شریک ہوئے اسد زہرہ اور تیم۔ انہوں نے ہاتھ ڈبوئے اور مسجد میں عہد موکد کیا، ان کو مُطَیِّبِیْن کہنے لگے، یعنی خوشبو لگائے گئے۔ ابوبکر صدیقؓ ان لوگوں میں تھے)۔

لَمَّا صَاحَتِ الصَّابِحَةُ عَلٰی عُمَرَ قَالَتْ وَ اَسَیْدَ الْاَخْلَافِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ وَالْمُحْتَلَفِ عَلَیْہُمْ

یَعْنِی الْمُطَیِّبِیْنَ - جب رونے والی عورت حضرت عمرؓ پر یوں رونے لگی ”ہائے احلاف کے سردار!“ تو ابن عباسؓ نے کہا، بے شک اور ان لوگوں کے بھی سردار جن کے مقابلہ میں حلف لیا گیا تھا، یعنی مطیبین کے (عبداللہ بن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے بعد پھر دو فریق کہاں رہے۔ حضرت عمرؓ جیسے احلافی گروہ کے سردار تھے ویسے ہی مطیبین کے بھی سردار تھے کیونکہ دونوں فریق مومن تھے اور آپ امیر المومنین تھے)۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا - جو شخص سمجھ بوجھ کر ایک کام پر قسم کھائے، پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے۔

اُخَالِفُکَ مِنْذُ الْیَوْمِ - میں آج کے دن تم سے قسم کھا رہا ہوں (اور تم مجھ کو منع نہیں کرتے، حالانکہ تم نے آنحضرتؐ سے اس کی ممانعت سنی ہے)۔

مَا اَمْضٰی جَنَانُہٗ وَ اَحْلَفَ لِسَانُہٗ - اس کا دل کیسا مضبوط ہے، اس کی زبان کیسی تیز ہے؟

اَنَا الَّذِیْ فِی الْحُلَفَآءِ - (عتبہ بن ربیعہ جب جنگ بدر میں عبیدہ بن حارث کے سامنے آیا اور انہوں نے پوچھا تو کون ہے تو کہنے لگا) میں وہ ہوں جو حلفاء میں رہتا ہے (حلفاء ایک مشہور بھاجی ہے۔ بعض نے کہا بانس بن مطلب یہ ہے کہ میں شیر ہوں کیونکہ شیر سایہ اور ٹھنڈ کی وجہ سے بانسوں کے جنگل میں رہتا ہے)۔

اِذْنٌ یَّحْلِفُ فِیْہُ بِمَا لَی - جب تو وہ قسم کھا کر میرا مال اڑالے گا۔

اِنَّ بَنِیْ کَنَانَةَ خَالَفَتْ قُرَیْشًا - بنی کنانہ نے قریش کے لوگوں سے معاہدہ کیا۔

لَا تَخْلِفُوْا بِاَبَائِکُمْ - اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ (نہ خدا کے سوا اور کسی مخلوق کی۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے۔ جس نے غیر خدا کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے اَفْلَحَ وَ اَبِیْہِ اِنْ صَدَقَ - تو شاید یہ اس ممانعت سے پہلے کی ہے اور دوسرا یہ کہ یہ قسم نہیں ہے بلکہ محاورہ ہے عرب کا جو بغیر ارادہ قسم کے زبان سے نکل جاتا ہے اور ایسی

وہ واقعہ حرہ میں گم ہو گیا اس کی نعش بھی نہیں ملی اور آنحضرتؐ کو بھی اس کے دجال ہونے کا گمان تھا۔ یہاں سے یہ نکلتا ہے کہ جس امر کا گمان غالب ہو آدمی اس کے بارے میں قسم کھا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی اپنے باپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ پائے کہ اس کے اتنے روپیہ فلاں شخص کے پاس جمع ہیں تو وہ اس پر قسم کھا سکتا ہے۔

بِالْحَلْفِ الْفَاجِرِ - جھوٹی قسم کے ساتھ۔

لَا تُحَدِّثُوا حَلْفًا فِي الْإِسْلَامِ - اسلام میں کوئی نیا عہد بیان نہ نکالو (جیسا جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور فتنہ مچانے کے لئے تیسرے سے عہد و پیمان کرتا لیکن جو عہد پیمان مظلوم کی مدد یا نیک کام کے لئے ہو وہ تو اسلام کی وجہ سے اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا)۔

بِعَجْرِيَّةٍ حُلَفَاءِ كَ - تیرے حلفاء کے تصور میں (تو پکڑا گیا ہے)۔

حُلَفَاءَ - حلیف کی جمع ہے۔ یعنی وہ لوگ جن سے عہد و پیمان کیا گیا ہے۔

مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - جو شخص لات و عزی کی قسم کھائے وہ لا الہ الا اللہ کہے (از سر نو تجدید ایمان کرے لات و عزی کی طرح وہ سب چیزیں ہیں جن کی مشرکین تعظیم اور عبادت کیا کرتے تھے اور ہماری شریعت میں ان کی تعظیم مطلقاً نہیں رہی لیکن اگر ہماری شریعت میں بھی ان کی تعظیم باقی رہی ہو۔ مثلاً کوئی حجر اسود یا کعبہ یا زمزم یا مقام ابراہیم یا صفا و مروہ کی قسم کھائے اسی طرح اولیاء اللہ یا انبیاء اللہ یا مومنین کی یا ان کی قبروں کی تو وہ کافر نہ ہوگا گو گنہگار ہوگا۔ ابن اثیر نے کہا ایسی قسموں میں کفارہ لازم نہ ہوگا بلکہ استغفار کافی ہے)۔

أَمَّا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَّكُمْ - دیکھو میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تم کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

ذُو الْحُلَيْفَةِ - ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل دور پر۔

حَلَقٌ - حلق پر مار لگانا (جیسے فاؤڈل پر مار لگانا) بھرنا

اندازہ کرنا، کاٹنا، موٹنا۔

تَحْلِيقٌ - حلقہ کرنا، موٹنا، بلند ہونا۔

قسم لغو ہے جیسے ہندوستان میں بھی لوگ عام بول چال میں یوں کہتے ہیں: اجی نہیں تمہارے سر کی قسم، تمہاری جان کی قسم اور ایسا کہنے سے ان کا قصد قسم کھانے کا نہیں ہوتا۔ شریعت میں اسی قسم کا اعتبار ہے جو عمد اور قصد تعظیم کی نیت کے ساتھ کھائی جائے اور اسی کو حلف کہتے ہیں۔ ایسی قسم اللہ کے سوا اور کسی کی کھانا منع ہے مثلاً جیسے ہمارے زمانہ میں بعض گمراہ لوگ اپنے پیر یا استاد کی قسم کھاتے ہیں یا پیغمبرؐ کی یا اور کسی ولی کی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے)۔

مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ - جو کوئی شخص جھوٹ موٹ بھی اسلام کے سوا اور کسی دین کو اختیار کرنے کی قسم کھائے (مثلاً یوں کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں اور پھر وہ کام کرے گو اس کی نیت یہودی ہو جانے کی نہ ہو) تب وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اس نے کہا (یعنی یہودی ہو جائے گا اس لئے کہ زبان سے اس نے خود کو یہودی قرار دیا اور اسلام کے لئے جیسے دل کی تصدیق شرط ہے ویسے ہی زبان سے اقرار کرنا بھی ضروری ہے)۔

مجمع البحار میں ہے اگر لات و عزی کی قسم کھائے اور دل میں ان کی تعظیم کی نیت ہو تو کافر ہو جائے گا اور جو تعظیم کی نیت نہ ہو تو کافر نہ ہوگا مگر گنہگار ہوگا اس لئے کہ جھوٹ بولا کیونکہ جو چیز معظم نہ تھی، قسم کھا کر اس کو معظم کیا۔ امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس کو اختیار کیا ہے کہ صرف لات و عزی کی قسم کھانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب ان کی تعظیم کی نیت نہ ہو مگر اس وقت بھی یہ ظاہراً کفر ہے گو عند اللہ کفر نہ ہو اور اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی لات و عزی کی قسم کھائے وہ لا الہ الا اللہ کہے یعنی تجدید ایمان کرے اور پورا بیان اس کا ہم نے کتاب المہدی میں کیا ہے۔

وَالْحَلِيفَتَيْنِ - دو قبیلے جو باہم عہد رکھتے ہیں (یعنی اسد اور غطفان)۔

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ حَلَفَ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَالُ - عبد اللہ بن عمرؓ قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے (کیونکہ

ہیں حَلَقَةٌ اور حَلَقَةٌ، لیکن شبانی نے کہا حَلَقَةٌ تو خَالِق کی جمع آئی ہے اور مفرد نہیں آیا۔

لَا تُصَلُّوا خَلْفَ النَّيَامِ وَلَا الْمُتَحَلِّقِينَ - سوتے ہوئے شخصوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہ ان لوگوں کے پیچھے جو حلقہ باندھے بیٹھے ہوں۔

الْجَالِسُ وَسَطُ الْحَلَقَةِ مَلْعُونٌ - حلقہ کے بیچ میں (مرکز کی طرح) بیٹھے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض آدمیوں کی طرف اس کی پیٹھ ہوگی وہ برامانیں گے اس پر لعنت کریں گے برا بھلا کہیں گے)۔ (طبی نے کہا مراد یہ ہے کہ کوئی شخص وہاں آئے جہاں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے ہوں اور یہ حلقہ میں جگہ نہ پا کر ان کے بیچ میں جا کر بیٹھ جائے تو اس سے آپ نے منع فرمایا۔ بعض نے کہا بھانڈ مراد ہے جو بیچ میں بیٹھ کر نقلیں کرتا ہے لوگوں کو ہنساتا ہے یا شعلہ دے دکھاتا ہے)۔

لَا حِمَى إِلَّا فِي ثَلَاثٍ وَ ذَكَرَ مِنْهَا حَلَقَةُ الْقَوْمِ - تین مقام محفوظ ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک لوگوں کا حلقہ بیان کیا (ان کو یہ حق ہے کہ کسی کو گردنیں پھاند کر اندر نہ آنے دیں)۔ نَهَى عَنْ حَلَقِ الذَّهَبِ - سونے کے چھلے پہننے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی مردوں کو)۔

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلَقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلَقَةً مِّنْ ذَهَبٍ - جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا ایک چھلہ پہنائے وہ اس کو سونے کا چھلہ پہنائے (محبوب سے مراد بیٹا بیٹی بیوی وغیرہ ہے اور بعض نے عورتوں کے لئے بھی سونا پہننا درست نہیں رکھا ہے)۔

فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذْمٍ يَأْجُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَ حَلَقَ بِاصْبَغِيهِ الْإِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا وَ عَقَدَ عَشْرًا - آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنا وزن ہو گیا اور آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنایا۔ انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی کا یعنی دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ یہ ہے کہ کلمے کی انگلی کی نوک انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنائے)۔

كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضاءَ مُحَلَّقَةً - آنحضرت عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج سفید اور بلند ہوتا۔ (اس میں زردی نہ آتی)۔

حَلَقَ الطَّائِرُ فِي كَيْدِ السَّمَاءِ يَفِي جَوِّ السَّمَاءِ - پرندہ آسمان میں چڑھ گیا (ازہری نے کہا شروع دن میں تخلیق کے معنی سورج کا بلند ہونا اور اخیر دن میں نیچے گرنا)۔ مَحَلَّقٌ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ - اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُحَلَّقَاتِ - جو پرندے آسمان میں اڑ رہے ہوں (ابھی پکڑے نہ گئے ہوں) ان کی بیچ سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں وہ پرندہ پکڑا جاتا ہے یا نہیں اسی طرح مچھلی کی بیچ دریا میں یا میوے کی بیچ درخت پر جب وہ کچا ہو یا گیہوں یا چاول یا اناج کی بیچ جب وہ بالی میں ہو اور پختہ نہ ہوا منع ہے)۔

فَهَمَمْتُ أَنْ أَطْرَحَ نَفْسِي مِنْ خَالِقٍ - میں نے قصد کیا اپنے تئیں اونچے پہاڑ سے گرا دوں (خودکشی کر لوں)۔ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِقَمِيصٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَحَبَ النَّاسُ فَحَلَّقَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ إِلَى وَقَالَ تَزَوَّدْ مِنْهُ وَاطْبُوهُ - حضرت عائشہ نے آنحضرت کی قمیص لوگوں کے پاس بھیجی وہ اس کو دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے (آنحضرت کو یاد کر کے)۔ سبحان الله!

در نماز خم ابروئے تو یاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بہ فریاد آمد
ابو بکر صدیقؓ نے وہ قمیص اٹھا کر میری طرف پھینکی اور کہا اس کو تہہ کر کے رکھ دے۔

نَهَى عَنِ الْحَلَقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ - نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے آپ نے منع فرمایا (ایک روایت میں عَنِ التَّحَلُّقِ ہے جوہری نے کہا حَلَقَةٌ کی جمع حَلَقٌ ہے بہ فتحہ حا۔ بعض نے کہا مفرد حَلَقَةٌ ہے۔ بعض نے کہا دونوں صحیح

مَنْ فَكَّ خَلْقَهُ فَكَكَّ اللَّهُ عَنْهُ خَلْقَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - جو شخص دنیا میں کسی بردے کو آزاد کرے (اس کے گلے سے حلقہ غلامی نکال ڈالے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ایک حلقہ نکال ڈالے گا (یعنی جن مصیبتوں میں وہ پھنسا ہوگا ان میں سے ایک مصیبت کو اس سے دفع کر دیا جائے گا)۔

وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْوَاءُ وَالْبَيْضَاءُ وَالْحَلَقَةُ - جتنی اشرفیاں روپے اور ہتھیار ہیں وہ سب آنحضرتؐ کے ہیں (بعض نے کہا حلقہ سے زرہ مراد ہے)۔
إِنَّ لَنَا أَغْفَالَ الْأَرْضِ وَالْحَلَقَةَ - جو زمینیں خالی ہیں (بخیر یا افتادہ) اور ہتھیار یہ سب ہمارے ہیں۔

تُنْزَعُ مِنْكُمْ الْحَلَقَةُ - تم سے ہتھیار لے لئے جائیں گے۔

لَيْسَ مِنْهُ مَنْ صَلَّقَ أَوْ حَلَقَ - وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو (مصیبت کے وقت) چلائے یا بال منڈائے۔
لَعْنٌ مِنَ النِّسَاءِ الْحَالِقَةِ وَالسَّالِقَةِ وَالْخَارِقَةِ - آں حضرتؑ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو (مصیبت کے وقت) بال منڈا ڈالتی ہیں، چلا چلا کر روتی ہیں (نوحہ کرتی ہیں) کپڑے پھاڑ ڈالتی ہیں (بعض نے کہا:

حَالِقَةُ - سے وہ عورت مراد ہے جو اپنے منہ کے رویں کو زینت کے لئے منڈاتی ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ - یا اللہ حج اور عمرے میں سر منڈانے والوں کو بخش دے (تین بار آپؐ نے سر منڈانے والوں کے لئے دعا کی اور ایک بار بال کترانے والوں کے لئے) توجہ اور عمرے میں سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہوگا۔ باقی اور اوقات میں بال رکھنا افضل ہے اور سر منڈانا بھی جائز ہے لیکن بعض نے سر منڈانا مکروہ رکھا ہے کیونکہ وہ خارجیوں کی نشانی ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ - ان کی نشانی منڈھے ہوئے بال ہیں۔

ذَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ الْبُغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ - تم میں بھی اگلی امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آگئی وہ کیا ہے آپس کی دشمنی دیکھو یہ خصلت تباہ کرنے والی ہے (اس

کی وجہ سے ساری قوم تباہی میں پڑ جائے گی)۔

إِنَّهُ قَالَ لِصَفِيَّةَ عَقْوَى حَلَقَى - آنحضرتؐ نے ام المومنین صفیہؓ کو فرمایا (جب ان کو عین کوچ کے قریب حیض آ گیا تھا) خدا اس کو زخمی کرے اس کے حلق میں درد پیدا کرے (اکثر روایتوں میں یوں ہی ہے اور لغت کی رو سے یوں مشہور ہے عَقْرًا حَلَقًا اور تعجب کے مقام پر بھی کہا جاتا ہے اسی طرح منحوس اور موذی عورت کے لئے بھی)۔

مُؤَلَّفٌ - کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ عقر سے بانج ہونے کے معنی میں مستعمل ہو اسی طرح حلقی بہ معنی ”مخلوقہ“ اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا ”اری بانج سرمنڈی“ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی اور اس فقرہ سے بددعا دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اہل عرب خفگی کے وقت عورتوں کو ایسا کہتے ہیں۔

لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْحُلَقَانَةِ فَفَقَطَعُ مَا ذَنْبَ مِنْهَا - جب شراب حرام ہوئی تو ہم کیا کرتے تھے اس گدر کھجور میں سے جس کی دو تہائی پک جاتیں اتنی نکال کر پھینک دیتے جتنی پکی ہوتی (اور باقی کا نبیذ بناتے) کیونکہ گدر اور پکی کھجور دونوں کو ملا کر اس کی نبیذ بنانے سے آپؐ نے منع فرمایا تھا اس لئے کہ اس میں جلدی نشہ آ جاتا ہے۔ نہایت یہ میں ہے کہ کھجور دُم کی طرف سے پکنی شروع ہوتی ہے اس کو تَذْنُوبُہ کہتے ہیں جب آدھی پک جاتی ہے تو اس کو مُجَزَّع اور جب دو تہائی پک جاتی ہے تو اس کو حُلَقَان کہتے ہیں)۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يَنَالُونَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلَقَانِ - کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے جو مسکدہ اور گدر کھجور کھا رہے تھے (بعض نے کہا ثَعْدُ وہ کھجور گدر۔ جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو یا بالکل پک گئی ہو یعنی رطب۔ بعض نے کہا نرم گدر کھجور)۔

حَتَّى يَأْخُذَ بِخَلْقَةِ الْبَابِ - یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا کڑہ تھام لے گا۔

تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا يَحْلِقُهَا - اپنے ہاتھ کو چھلکی کی طرف جھکاتی تھی یا بالیوں یا چھلوں کی طرف (ایک روایت میں حَلْقِهَا ہے یعنی اس مقام کی طرف جہاں طوق پہنا جاتا ہے)۔

سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ - خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے

(کیونکہ صحابہؓ کے زمانے میں صحابہ کا طریق یہ تھا کہ حج یا عمرے یا اور کسی ضرورت سے سرمنڈاتے اور ان خارجی مردودوں نے ہمیشہ ہر وقت سرمنڈانا لازم کر لیا تھا۔ بعض نے کہا ”تخلیق“ سے مراد داڑھی اور سر اور سارے بدن کے بالوں کا منڈانا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خوارج ڈاڑھیاں نہیں منڈاتے تھے۔ بعض نے کہا تخلیق سے مراد خون ریزی ہے اور قتل عام۔ یہ تو خارجیوں کا اصلی کام تھا۔ انہوں نے سارے مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل سمجھ رکھا تھا۔ بس اپنے ہی گروہ کو مسلمان سمجھتے تھے جیسے ہمارے زمانے میں بعض نام کے مسلمان فروعی ادنیٰ باتوں پر مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھ لیتے ہیں اور غور نہیں کرتے کہ حقیقت میں شرک کیا چیز ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے بعض نے یہ دلیل لی ہے کہ بے ضرورت سرمنڈانا مکروہ ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نشانی ہر کام ہو سکتا ہے حرام ہو یا مباح۔ مگر ہمارے علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر بالوں کی خدمت اور نگرانی کر سکتا ہو یعنی کنگی تیل وغیرہ تب تو بال رکھنا مستحب ہے اور اگر نہ کر سکتا ہو تو سرمنڈانا افضل ہے۔)

مؤلف:- کہتا ہے نووی کا یہ کلام مسلم نہیں ہے۔ جب آنحضرتؐ نے خارجیوں کی ایک دنیاوی نشانی بتلائی تو اس کا اقل درجہ ہے کہ وہ فعل مکروہ ہو کیونکہ گمراہ لوگوں کی مشابہت کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا دنیاوی بات نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ حج اور عمرے اور دوسری حالتوں کے علاوہ سرمنڈانا مکروہ ہے اور اس سے آدمی کا چہرہ بدنما بھی معلوم ہوتا ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ اگر بالوں کی خدمت نہ ہو سکے تو ان کو کتر واکر چھوٹے چھوٹے رکھے جڑ سے گھٹانے کی کوئی ضرورت نہیں جو خدمت ہو سکے تو بالاتفاق بالوں کا رکھنا بہتر اور سنت ہے اور جس شخص نے بال منڈانا لازم کر لیا ہے یا خواہ مخواہ لوگوں کو سرمنڈانے کی ترغیب دیتا ہے وہ جاہل ہے۔

بِسِمَائِهِمُ التَّحَالُفُ - خارجیوں کی نشانی سرمنڈانا ہے (انہوں نے سرمنڈانا اپنا شعار کر لیا تھا تا کہ لوگ ان کو بڑا زاہد پرہیزگار اور تارک الدنیا سمجھیں اور اس لئے عبادت بھی بہت کرتے تھے رات دن قرآن خوانی اور تہجد گزاری میں مصروف

رہتے مگر کیا فائدہ ایمان کا اصلی رکن ان میں نہ تھا۔ یعنی اللہ اور رسول کی محبت۔ جن لوگوں کو رسول اللہؐ نے مومنین کا پیشوا بنایا تھا وہ ان کو کافر سمجھتے تھے۔)

حَلَاقِيَهُمْ - ان کے حلقوں میں (یعنی قرآن ان کے حلقوں میں رہ جائے گا، نیچے نہیں اترے گا۔ طیبی نے کہا خارجیوں کی نشانی جو تخلیق بتلائی اس سے غرض یہ ہے کہ وہ سر کے بال مونڈھنے میں مبالغہ کریں گے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ سرمنڈانا برا ہے کیونکہ اگر اچھی بات کو گمراہ لوگ اختیار کر لیں تو وہ بری نہیں ہو جاتی جیسے خارجیوں کا نماز اور روزہ اچھی طرح ادا کرنا بیان فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا برا ہے۔ بعض نے کہا تخلیق سے یہ مراد ہے کہ وہ حلقے باندھ باندھ کر لوگوں کو بھلائیں گے۔ اسی طرح تحالقی سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے کا سر مونڈیں گے۔)

اِنَّكُمْ اَهْلُ الْحَلَقَةِ وَالْحُصُونِ - تم تو ہتھیاروں اور قلعوں والے لوگ ہو۔

مَرَّ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلَقَةٍ - معاویہ ایک حلقہ پر گزرے (یعنی لوگوں پر جو ایک دائرہ میں گھیرا بنائے بیٹھے ہوئے تھے۔)

نَهَانَا عَنْ الْحَلَقِ - ہم کو حلقے باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا (یعنی جمعہ کے دن مسجد میں نماز سے پہلے۔)

وَ اَنْ يَّتَحَلَّقُوا قَبْلَ الْجُمُعَةِ - اور اس سے منع فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے ہم حلقے باندھ کر بیٹھیں (طیبی نے کہا کیونکہ یہ ہیئت نمازیوں کی بیت کے خلاف ہے اور اکثر حلقوں میں لوگ بات چیت کرتے ہیں تو خطبہ نہ سنیں گے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مذاکرہ علمی کے لئے بھی جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے باندھ کر مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے۔ جمعہ کے دن آدمی کو مسجد میں جاتے ہی تحیۃ المسجد کا دو گانہ پڑھنا چاہئے اس کے بعد ذکر الہی کرتا رہے اور خطبہ سننے کے لئے خاموش بیٹھے یا سنت اور نفل پڑھے۔ البتہ نماز کے بعد پھر حلقہ باندھ کر بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔)

قَرَأْنَا حَلَقًا عَزِيزًا - آپ نے ہم کو دیکھا ہم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

لَا خَلَالَهُ حِينَ حَلٍّ - احرام سے باہر آتے وقت جب آپ نے احرام کھولا عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَلٌّ - وہ شخص جو احرام نہ باندھے ہو۔
أَحَلَّ الرَّجُلُ - احرام کھل گیا یا حرم کی سرحد سے نکل کر حل میں آ گیا یا حلال مہینوں میں داخل ہوا۔

أَحَلَّ بِمَنْ أَحَلَّ بِكَ - جو شخص احرام کا خیال نہ کر کے حلال شخص کی طرح تجھ سے لڑے تو بھی اس سے حلال بن جا (اس کا مقابلہ کر یا جو شخص تیری حرمت بگاڑنا چاہے تو بھی اس کی حرمت بگاڑ)۔

مَنْ حَلَّ بِكَ فَاحْلِلْ بِهِ - جو شخص تیری وجہ سے تجھ کو مار کر یا تجھ سے لڑ کر (حلال بن جائے تو بھی اس کی وجہ سے حلال بن جا) (بعض نے کہا مطلب یہ ہے اگر کوئی درندہ یا چور وغیرہ تجھ پر حملہ کرے تو بھی اس پر حملہ کرنے میں اس کو دفع کرنے میں دریغ مت کرگو تو احرام باندھے ہو)۔

حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اِعْتَمَرَ - (عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرنا چاہئے وہ کہا کرتے تھے جب صفر کا مہینہ آیا تو اب) عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ درست ہوا۔

لَسْتُ أُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ وَهِيَ لِشَارِبٍ حَلٌّ - میں زمزم کے پانی سے غسل کرنے کی اجازت نہیں دیتا البتہ پینے والے کو اجازت ہے پئے۔

وَ اِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ - مکہ میرے لئے صرف ایک گھڑی دن کے لئے حلال کیا گیا (یعنی فتح کے دن جب آپ زور کے ساتھ اس میں داخل ہوئے بغیر احرام کے)۔

تَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَ تَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ - نماز کی تحریم تکبیر ہے (جب یہ تکبیر کہی تو نماز کے منافی سب کام حرام ہوئے جیسے بات کرنا، ہنسنا، کھانا پینا) اور اس کی تحلیل سلام ہے (جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو اب سب کام جو نماز کے منافی ہیں حلال ہو گئے) (اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جیسے تکبیر تحریمہ فرض ہے ویسے ہی لفظ سلام بھی مگر حنفیہ نے اول کو تو فرض

فَصَاغَ خَاتَمًا حَلَقَةً فِضَّةً - آپ نے ایک انگٹھی بنوائی، چاندی کا چھلہ۔

مَحَالِقٌ - کھر کھرے سخت کبل جن سے بال اکھڑ جائیں۔
اِتَّقُوا الْحَالِقَةَ - اس خصلت سے بچو جو دین ایمان کو مونڈ ڈالتی ہے (تباہ کر دیتی ہے)۔

كَأَنِّي بِهِمْ حِلْقٌ يَتَحَدَّثُونَ - میں نے مردوں کو دیکھا وہ حلقے حلقے باندھے باتیں کر رہے ہیں۔

إِنَّهُ ابْنُ مَنْ حَلَقَ رَأْسَ مَنْ تَرَوْنَ - وہ اس شخص کا بیٹا ہے جس نے ان لوگوں کا جن کو تم دیکھتے ہو سر مونڈھا (یعنی قتل کیا)۔

حَوْلَقَةً - لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ جیسے بِسْمَلَةِ بسم اللہ کہنا۔

حَلَقَمَةً - گلا کا ٹٹا یعنی زرخرہ (نلا)۔

حُلُقُومٌ - حلق۔ اس کی جمع حَلَاقِيمٌ۔

يَمْنَعُ النَّاسَ فِي أَمْصَارِهِمْ وَيَأْمُرُ بِهَا فِي حَلَاقِيمِ الْبِلَادِ - حجاج ظالم شہروں میں تو لوگوں کو جمعہ پڑھنے سے روکتا ہے (کہتا ہے جب تک میں نہ نکلوں کوئی جمعہ نہ پڑھے اور شہروں کے آخری کنارے میں جمعہ کا حکم دیتا ہے۔ یہ امام حسن بصری کا قول ہے)۔

حَلَكٌ - بہت کالا ہونا۔ جیسے حُلُكَةٌ ہے۔

وَ تَرَكَتِ الْفَرِيشَ مُسْتَحْلِكًا - (ایسا سخت قحط ہوا) اونٹنی کو جلا کر کونکہ کر دیا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

أَسْوَدُ حَالِكٌ - یعنی کالا بھجنگ بہت کالا)۔

حَلٌّ - کھولنا، توڑنا۔

حُلُولٌ - اترنا۔

حَلٌّ - حلال ہونا، آدمی کا احرام سے باہر آنا۔ حرم کے علاوہ اور دوسرے مقامات۔

طَبِئْتُهُ لِحِلِّهِ وَ جَرَمِهِ - میں نے آنحضرت ﷺ کے اس وقت خوشبو لگائی جب آپ احرام نہیں باندھے تھے (حلال تھے) اور جس وقت آپ احرام باندھنے لگے (دوسری روایت میں یوں ہے۔

رکھا ہے اور دوسرے کو فرض نہیں رکھا۔

لَا يَمُوتُ لِمُؤْمِنٍ ثَلَاثَةٌ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَجَلَّةَ الْقَسَمِ - جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں (اور وہ صبر کرے) تو اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں مگر صرف قسم اتارنے کے لئے (قسم سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول مراد ہے وَ إِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا تَمَّ فِيهَا كَوْنُهَا فِيهَا هِيَ جَوْ دُوزَخٍ مِنْ نَارٍ) سے نہ گزرے یا دوزخ میں نہ جائے ایک روایت میں فَيَلْجَأُ النَّارَ)۔

مَنْ حَرَسَ لَيْلَةً مِّنْ وَارِءِ الْمُسْلِمِينَ مُتَطَوِّعًا لَمْ يَأْخُذْهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يَرِ النَّارَ تَمَسَّهُ إِلَّا تَجَلَّةَ الْقَسَمِ - جو شخص ایک رات بھی اپنی خوشی سے (ثواب سمجھ کر) مسلمانوں کے عقب میں پہرہ دے (دشمن کو تارکتر ہے) تو شیطان اس کو پکڑ نہ سکے گا اور وہ دوزخ کی آگ کو اپنے بدن سے چھوٹی ہوئے بھی نہیں دیکھے گا مگر صرف قسم اتارنے کے لئے (اس پر سے گزر جائے گا)۔

وَقَعُوهُنَّ الْأَرْضَ تَحْلِيلًا - ان کا زمین پر گرنا کم ہے۔ قَوْمِي إِلَيْهَا فَتَحْلِلِيهَا - (حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کی نسبت یوں کہا اس کا (پلو) دامن کتنا لمبا ہے۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تو نے اس کی غیبت کی) اٹھ اس سے معاف کرا (اللہ اکبر۔ اتنی ذرا سی بات بھی غیبت میں داخل ہوئی۔ غیبت سخت گناہ ہے جو بندوں کا حق ہے بن معاف کرائے ساقط نہیں ہو سکتا۔ دوسرے بڑے بڑے گناہ جیسے لواطت، زنا، شراب خواری اللہ کے حق ہیں جو توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن غیبت ان سب سے زیادہ سخت ہے۔ پر ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے اس سے پرہیز کرنا بہت کم کر دیا ہے اللہ رحم کرے)۔

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ مِّنْ أَخِيهِ فَلْيُستَحِلِّه - جس شخص پر ان کے بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو جو ظلم سے اس نے لے لیا ہو (مثلاً اس کا مال دغا اور فریب سے یا جبراً یا چوری سے لے لیا ہو یا اس کی غیبت کی ہو یا اس کو برا کہا ہو یا اس کو ناحق ستایا ہو یا اس کی بیوی یا لونڈی پر نظر بد کی ہو یا اس سے فعل

شنیعہ کیا ہو) تو وہ (دنیا ہی میں) اس سے معاف کرا لے۔

حِلًّا أَمَّ فُلَان - ارے فلاں کی ماں اپنی قسم کھول ڈال (یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ایک عورت سے فرمایا جس نے قسم کھالی تھی کہ میں اپنی لونڈی کو آزاد نہیں کروں گی)۔

حِلًّا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِيمَا تَقُولُ - (عمر بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے کہا) اے امیر المؤمنین! آپ جو فرماتے ہیں اس (قول) سے اپنے آپ کو آزاد کرو (یعنی ایسا کرو کہ آپ کا کلام صحیح ہو جائے اور کسی کو ایذا بھی نہ ہو)۔

ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ - جب اس کا فر کی طاقت جاتی رہی تو اس نے میرا بھینچنا چھوڑ دیا (یہ ابو قتادہ کا کلام ہے)۔

وَ اتَّحَلَّلَ - (حضرت انسؓ سے لوگوں نے کہا تم نے جو آنحضرتؐ سے سنا ہے اس میں سے کچھ ہم سے بیان کرو) انھوں نے کہا کچھ بیان کروں (اور کچھ نہ بیان کروں)۔

سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْحَالُ الْمُؤْتَحِلُ - آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا عمل کہ قرآن کی تلاوت سرے سے شروع کرے پھر ختم کر کے پھر شروع کر دے (جیسے مکہ کے قاری کیا کرتے ہیں۔ جب قرآن شریف ختم کرتے ہیں تو پھر سورہ فاتحہ اور آلہم (البقرہ) مفلحون تک پڑھتے ہیں)۔ (بعض نے کہا حال مرتحل سے یہ مراد ہے کہ غازی ایک جہاد سے فارغ ہو کر دوسرا جہاد شروع کرے)۔

أَحِلُّوا لِلَّهِ يَغْفِرُ لَكُمْ - شرک کی تنگی سے نکل کر توحید کی فراغت میں آؤ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخش دے گا (ایک روایت میں أَحِلُّوا لِلَّهِ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کرو)۔

لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ - اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت کی (حلالہ یہ ہے کہ کسی عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اب کوئی شخص اس سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وطی کر کے پھر اس کو طلاق دے دے گا تا کہ وہ عورت اگلے شوہر کے لئے پھر حلال ہو جائے)۔

لَا أُوتَى بِحَالٍ وَلَا مُحَلِّلٍ إِلَّا رَجُمْتُ - میرے

حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔ اس کے لئے میری سفارش واجب ہوگئی (یا میری سفارش اس پر اتر آئے گی اس کو ڈھانپ لے گی)۔

لَا يَحِلُّ الْمُصْرُضُ عَلَى الْمُصْحِ - بیمار تندرست کے پاس نہ اترے (اس لئے کہ کہیں تندرست بیمار ہو جائے تو وہ یہ سمجھنے لگے کہ اس کی بیماری مجھ کو لگ گئی حالانکہ بیماری لگنا (عدوی ہماری شریعت میں کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَا يُنْحَرُ حَتَّى يَبْلُغَ مَحِلَّهُ - ہدی کا جانور نہ کھائے جب تک اپنے ٹھکانے تک (یعنی حرم تک) یا اپنے وقت تک (یعنی یوم النحر تک) نہ پہنچے (تو مَحِلُّ زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے)۔

هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا - (آنحضرت حضرت عائشہ کے پاس آئے پوچھا کچھ کھانے کو تمہارے پاس ہے؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں تھوڑا گوشت نسیہ لونڈی نے جو اس کو صدقہ میں ملا تھا ہم کو تحفہ کے طور بھیجا ہے اور آپ تو صدقہ کھا نہیں سکتے؟) فرمایا وہی گوشت لا دو! صدقہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ گیا (یعنی جب نسیہ تک پہنچا تو صدقہ پورا ہو گیا۔ اب نسیہ نے جو ہم کو بھیجا تو اس کی حیثیت ہدیہ کی ہوگئی لہذا اس کا کھانا ہمارے لئے درست ہے)۔

إِنَّهُ كَرِهَ التَّبَرُّجَ بِالزَّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا - عورتوں کو اپنا بناؤ سوائے اپنے ٹھکانے کے (یعنی خاوند اور محرم مردوں کے علاوہ) دوسرے مردوں کے سامنے ظاہر کرنا برا سمجھا۔
خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ - بہت کفن یمنی جوڑا ہے۔
حُلَّةٌ - دو کپڑے ایک قسم کے۔

لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَ أَعْطَيْتَهُ مُعَافِرِيكَ أَوْ أَخَذْتَ مُعَافِرِيَّهِ وَ أَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ - اگر تم ایسا کرتے کہ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنی لنگی اس کو دے دیتے یا اس کی لنگی تم لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دے دیتے تو تمہارا بھی جوڑا ہو جاتا اس کا بھی جوڑا ہو جاتا (اب تو نہ تمہارا جوڑا مکمل ہے نہ اس کی چادر ایک وضع کی اور لنگی دوسری وضع کی دونوں

پاس جب کوئی ایسا شخص آئے گا جس نے حلالہ کیا ہو یا وہ شخص جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہو تو میں دونوں کو سنگسار کروں گا (یہ کسی صحابی کا قول ہے انہوں نے تشدید کے طور پر یہ کہا تاکہ لوگ حلالہ کرنے اور کرانے سے باز رہیں)۔

لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ خَرَمَتْ عَلَيْهِ - (کسی نے مسروق سے پوچھا اگر ایک لونڈی کسی کے نکاح میں ہو وہ اس کو دو طلاق دے دے اس کے بعد خرید لے تو کیا وہ اس کو حلال ہوگی؟ انہوں نے کہا) نہیں حلال نہیں ہوگی مگر جب اسی طریق سے حلال ہو جس طریق سے حرام ہوئی تھی (یعنی اس لونڈی سے کوئی دوسرا نکاح کرے اور اس کو دو طلاق دے)۔

أَنْ تَزَانِيَ خَلِيلَةَ جَارِكَ - (بڑا گناہ یہ ہے کہ) تو اپنے ہمسایہ کی جو رو یا لونڈی سے زنا کرے (اگرچہ زنا ہر ایک عورت سے گناہ ہے مگر ہمسایہ اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور بھی زیادہ بڑا گناہ ہے کیونکہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا فرض ہے)۔

إِنَّهُ يَزِيدُ فِي الْحَلَالِ - حضرت عیسیٰ (جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) حلال کام زیادہ کریں گے (نکاح کریں گے آپ کی اولاد ہوگی حضرت عیسیٰ نے آسمان کی طرف اٹھائے جانے تک کوئی نکاح نہیں کیا۔ تہجد تو کل اور درویشی میں بسر کی)۔

فَلَا يَحِلُّ لِلْكَافِرِ يَجْدُرِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ - قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ اتریں گے تو جس کافر کو آپ کے سانس کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائے گا اس کا مرنا واجب ہو جائے گا۔

لَا يَحِلُّ - بہ معنی یَجِبُ کے ہے۔ جیسے وَ حَرَامٌ عَلَى قَرِيْبَةٍ فِي حَرَامٍ بِمَعْنَى وَاجِبٌ کے ہے (جیسے پہلے حق تعالیٰ نے آپ کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا اسی طرح مارنے کا معجزہ عنایت ہوگا۔ دجال جب آپ کی خبر سنے گا تو ڈر کی وجہ سے بھاگتا پھرے گا باب لد کے پاس جو ملک شام میں ہے آپ اس کو پالیں گے اور وہ مردود آپ کے دم کے اثر سے فوراً واصل جہنم ہوگا)۔

بے جوڑ۔ ہوا یہ تھا کہ انھوں نے دو چادریں ایک قسم کی خریدیں اور دو چادریں دوسری قسم کی اور ہر ایک میں سے ایک فرد اپنے پاس رکھی ایک اپنے غلام کو دی کیونکہ انھوں نے آنحضرتؐ سے یہ سنا تھا کہ غلام کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ جو تم پہنو۔ اس لئے بے جوڑ لباس انھوں نے گوارا کیا مگر حدیث کے خلاف کرنا پسند نہ کیا۔ آفریں صد آفریں صحابہ کرام کی متابعت پر۔

إِنَّهُ رَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَدْ اِئْتَزَرَ بِأَحَدِهِمَا وَازْدَادَ بِالْأُخْرَى - ایک شخص کو چادروں کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا، ایک کی اس نے لنگی کی تھی اور دوسرے کی چادر۔
فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ - ایک سرخ جوڑے میں (یہ خالص سرخ نہ تھا بلکہ اس میں سرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں)۔

عَلَى عَبْدِهِ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ - ان کا غلام ایک جوڑا پہنے تھا اور خود بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھے (میں نے اس کا سبب پوچھا کیونکہ یہ رسم و رواج کے خلاف ہے۔ اکثر قاعدہ یہ ہے کہ میاں بھاری قیمت کے کپڑے پہنتے ہیں اور لونڈی غلام نوکر چاکر ہلکی قیمت کے)۔

إِنَّهُ بَعَثَ ابْنَتَهُ أُمَّ كَلْثُومٍ إِلَى عُمَرَ لَمَّا خَطَبَهَا فَقَالَ لَهَا قَوْلِي لَهُ إِنَّ أَبِي يَقُولُ لَكَ هَلْ رَضِيتِ الْحُلَّةَ - حضرت علیؑ نے اپنی صاحب زادی حضرت ام کلثوم کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا جب حضرت عمرؓ نے ان کا پیغام دیا (یعنی ان کے ساتھ نکاح کر دیا) اور صاحبزادی سے کہا تم حضرت عمرؓ سے کہنا اس جوڑے سے تم خوش ہو (جوڑے سے مراد بیوی کو لیا۔ جیسے قرآن میں ہے ”هَن لِبَاسَ لَكُمْ وَانْتُمْ لِبَاسَ لِهَن“ اب رافضی لوگ جو حضرت عمرؓ کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں وہ اس حدیث میں غور کریں اگر حضرت عمرؓ معاذ اللہ حضرت علیؑ کے نزدیک ظالم غاصب اور برے ہوتے تو کبھی آپ اپنی عزیز صاحبزادی کو جو آنحضرتؐ کی نواسی تھیں، ان کی زوجیت میں نہ دیتے اور نہ ایسے کلمات محبت آمیزان کی

نسبت فرماتے۔ اگر یہ کہیں کہ حضرت علیؑ نے تقیہ کے طور پر یہ فرمایا تو خیر۔ مگر بیٹی کو ان کے نکاح میں تقیہ کے طور پر دینا کیا معنی؟ کسی کی مجال تھی کہ شیر خدا کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی نواسی کو جبری طور پر لے لیتا۔ یہ ساری افترا پردازی محض بے وقوفی اور کم عقلی پر مبنی ہے جس پر ادنیٰ ادنیٰ اطفال دبستان بھی تہقہہ لگائیں گے اور تعجب تو ان بے حیاؤں بے شرموں اور دیوثوں پر آتا ہے جو معاذ اللہ اہل بیت علیہم السلام سے اس واقعہ پر یہ نقل کرتے ہیں اَوَّلُ فُرُجٍ غَضِبَ مِنْهُ - بھلا اہل بیت علیہم السلام کیا ان نامردوں کی طرح بے غیرت اور بے حیا تھے لعنت خدا کی ان پر۔ اہل بیت علیہم السلام میں کن کا خون تھا، آنحضرتؐ کا اور حضرت علیؑ کا جو شجاعت، بہادری، جلالت اور سپاہ گری میں ساری دنیا سے بڑھ کر تھے۔ دیکھو امام حسینؑ نے اپنا اور اپنے سارے عزیز و اقربا بلکہ اطفال خورد سال کا بھی مرنا گوارا کیا مگر یزید ملعون کے سامنے ذلت کے ساتھ حاضر ہونا یا اس کی اطاعت اور غلامی کرنا گوارا نہ کیا۔ تعجب تو صاحب مجمع البحرین پر آتا ہے۔ اس مرد خدا نے کتاب الالف میں بذیل لغت اسایہ لکھ مارا کہ حضرت عمرؓ جب بیوی ام کلثوم کے ساتھ صحبت کا قصد کرتے تو ایک بھتیجی ان کی صورت پر نمودار ہوتی وہ اس سے صحبت کرتے۔ جیسے حضرت آسیہ سے فرعون جب صحبت کرنا چاہتا تو ایک شیطان ان کی صورت پر نمودار ہوتی اور اس سے مقاربت کرتا۔ ارے ظالم کہاں وہ ظالم اور کافر فرعون اور کہاں امیر المومنین حضرت عمرؓ جن کی ذات بابرکات پر آج تک مسلمانوں کو فخر ہے۔ تجھ کو یہ جھوٹا قصہ لکھتے وقت شرم بھی نہ آئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور پھر طرہ یہ کہ ایسے جھوٹے قصہ کو امام حسنؑ کو طرف منسوب کیا۔ لعنة الله على الكاذبين۔
فَجَاءَ بِفَضِيلٍ مَّخْلُوبٍ - (زکوٰۃ کا تحصیل دار) ایک اونٹ کا پاٹھا لے کر آیا جو بالکل دبلا تھا (اس کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں)۔ (ایک روایت میں مَخْلُوبٍ ہے خائے معجمہ سے۔ معنی وہی ہیں)۔

۱۔ وہ (عورتیں) تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ (م)

۲۔ پہلی شرمگاہ جو ہم سے غصب کی گئی۔ ام کلثومؓ کا حضرت عمرؓ سے نکاح مراد ہے۔ (م)

إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ - (صحیح و حَلَّلَهُ ہے
واو عطف سے یعنی) جب پورا قرضہ ادا نہ کرے کچھ معاف
کرا لے کچھ ادا کرے۔

فَلْيُحَلِّلْهُ الْيَوْمَ - آج اس حق سے نکل جائے (ادا کر
کے یا معاف کرا کے۔ معاف کرانے میں تفصیل کا بیان کرنا
ضرور نہیں ہے۔ بعض نے کہا ضروری ہے)۔

إِذَا بَلَغَتِ الصُّبْحُ حَلَّتْ - جب وہ صہبا (ایک مقام
کا نام ہے) میں پہنچیں تو حیض سے پاک ہوئیں۔

فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ يَامُحُلُّوهُمْ -
جب ایک گھڑی رات گزر جائے اس وقت ان کو چھوڑ دو۔
أَخْرِقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تُحَلَّلْ أَوْ كَبْتُهُنَّ -
مجھ پر سات ایسی مشکیں بہاؤ جن کے سر بندھن نہ کھولے گئے
ہوں (ان کے پانی میں لوگوں کے ہاتھ نہ لگے ہوں)۔

تَحَلَّلْتُهَا - میں اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔
لَا يَحِلُّ مِنْهُ شَيْءٌ حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ
مَحِلَّهُ - کوئی شے جو احرام میں حرام تھی اس پر حلال نہ ہوگی
جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے۔

الشَّيْطَانُ يَسْتَجِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يُذَكِّرْ اسْمُ
اللَّهِ عَلَيْهِ - جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہی جائے شیطان اس کے
کھانے پر قادر ہو جاتا ہے (کھانے والے کے ساتھ شیطان
بھی اس میں سے کھاتا ہے۔ اس میں کوئی عقلی استبعاد نہیں اکثر
محدثین فقہاء اور متکلمین کا یہی قول ہے کہ حقیقتاً شیطان کا کھانا
مراد ہے تاویل کی ضرورت نہیں ہے)۔

هَذَا الْمَحِلُّ أَوْ هَذَا الْمَنْزِلُ - (دونوں کے ایک
معنی ہیں)۔

مَحِلٌّ - بہ کسرہ حا اور بہ فتح حادونوں طرح مستعمل ہے۔
قَبْلَ حَلِّهِ - اس کا وقت آنے یا واجب ہونے سے
پیشتر۔

تَحُلُّ الشَّفَاعَةُ يَاتِحِلُّ الشَّفَاعَةُ - اس کی سفارش
واقع ہوگی یا اس کی سفارش کی اجازت دی جائے گی۔
ثُمَّ لَا أَحِلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ - میں تو

اللَّهُمَّ إِنَّ الْمَرْءَ يَمْنَعُ رَحْلَهُ فَاْمْنَعْ جَلَالَكَ -
(یہ عبدالمطلب کی دعا ہے جو انھوں نے اس وقت کی جب
اصحاب فیل کعبہ کو ڈھانے آئے تھے) اے بارخدا یا آدمی اپنے
گھر کو بچاتا ہے (جہاں تک ہو سکتا ہے) تو بھی اپنے گھر میں
(یعنی حرم میں) رہنے والوں کو بچا۔

إِنَّهُمْ وَجَدُوا نَاسًا أَحِلَّةً - انھوں نے چند لوگوں کو پایا
جو حلال تھے (یعنی احرام نہیں باندھتے تھے) یہ حلال بہ فتح حایا
حلال بہ کسرہ حا کی جمع ہے۔

لَمْ تُخَوِّنْهُ إِلَّا خَالِيلُ - اس کو تھنوں نے کمزور اور دبلا
نہیں کیا (مطلب یہ ہے کہ اس کا دودھ نہیں دوہا گیا تو وہ موٹی
تازی ہے یہ اخلیل کی جمع ہے جو ذکر فرج اور تھن سب کے
سوراخ کو کہتے ہیں)۔

أَحْمَدُ إِلَيْكُمْ غَسَلَ الْإِخْلِيلَ - میں تم سے ذکر کو
دھونے کی تعریف کرتا ہوں۔

إِنَّ حُلَّ لَتَوَطَّى النَّاسَ وَ تُؤَذَى وَ تَشْغَلُ عَنْ
ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى - (عرفات سے لوٹتے وقت جب لوگوں کا
ہجوم ہوتا ہے) اونٹ کو حل حل کہہ کر ڈانٹنا (تاکہ تیز چلے)
لوگوں کو کچل دیتا ہے تکلیف دیتا ہے اللہ کی یاد سے باز رکھتا
ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اس وقت اونٹ کو ڈانٹنا اور خواہ مخواہ تیز
چلانا تکلیف دہ ہے تو اس سے باز رہنا چاہئے۔ اللہ کی یاد میں
مصروف رہ کر آہستہ ہی آہستہ چلانا بہتر ہے تاکہ کسی بندہ خدا کو
ایذا نہ پہنچے)۔

فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ - حضرت علیؑ اس وقت تک حلال
نہیں ہو سکتے جب تک آنحضرتؐ حلال نہ ہوں (کیونکہ انھوں
نے احرام باندھتے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرتؐ نے کی
تھی)۔

لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ - میں (مکہ پہنچتے وقت) حلال نہیں ہوا
تھا (کیونکہ میں نے تمتع نہیں کیا تھا بلکہ قرآن کیا تھا)۔

يَقْبَلُوا ثَمْرَةَ خَائِطِي وَ يُحَلِّلُوا أَبِي - میرے باغ
کا میوہ لے لیں اور میرے باپ کو (قرضہ کے بارے)
سبکدوش کریں۔

أَهْلُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ - ہر قوم کے عقلمند اور مدبر لوگ جن کی طرف اس قوم والے ہر ایک مشکل میں رجوع کرتے ہیں ابن اشیر نے کہا، جیسے اکابر، علماء اور سرداران فوج وغیرہ۔

أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَ حَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ - دونوں آیتیں جو ہمیں ہوں ان دونوں کا رکھنا ایک آیت و أَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ کی رو سے حرام ہے اور ایک آیت أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ کی رو سے حلال ہے۔

وَلَمْ تَحِلَّ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي - یعنی لوٹ کے مال مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے درست نہیں ہوئے (بلکہ لوٹ کے مال کو ایک جگہ اکٹھا کرتے پھر آسمان سے آگ اترتی وہ اس کو جلا دیتی)۔

أَحَلَّتْ لِي الْفَنَائِمُ - میرے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے (مجمع البحرین میں ہے کہ بیوی کو حلیۃ اور شوہر کو حلیل اس لئے کہتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے لئے حلال ہوتا ہے یا ہر ایک دوسرے پر اترتا ہے یا ہر ایک دوسرے کی ازار کھولتا ہے)۔

فَحَلَّلْنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي - مجھ کو جہاں تو روکے وہیں میرا احرام کھول دے۔

مَنْ أَكَلَ مِنَ الْحَلَالِ الْقَوْتَ صَفَا قَلْبُهُ وَ رَقَّ وَ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ وَلَمْ يَكُنْ لِدَعْوَتِهِ حِجَابٌ - جو شخص حلال روزی کھائے گا اس کا دل صاف اور نرم ہوگا آنکھوں میں آنسو رہیں گے اس کی دعا میں کوئی آڑ نہ ہوگی (سیدھی پروردگار تک پہنچے گی)۔

مُحَلِّلٌ - ایک تو نکاح میں ہوتا ہے۔ یعنی حلالہ کرنے والا جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ ایک گھوڑ دوڑ میں ہوتا ہے یعنی تیسرا شخص جو دونوں شرط کرنے والوں کے درمیان رہتا ہے وہ اگر جیت جائے تو شرط کا روپیہ لے لیتا ہے اور اگر ہار جائے تو کچھ نہیں دیتا۔

اپنی اونٹنی کی کوئی گرہ نہیں کھولوں گا (جو چلانے کے لئے باندھی ہے یعنی کہیں نہیں اتروں گا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں)۔

الْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللَّهِ - اللہ کے حرم کو حلال کرنے والا وہاں کے درخت کاٹنے والا یا وہاں کے جانور مارنے والا وہاں خون خرابہ کرنے والا بن احرام باندھے داخل ہونے والا۔

الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي - میری اولاد کی ایذا رسانی کو روار کھنے والا (ان کو مارنے والا یا ستانے والا)۔

التَّارِكُ لِسُنَّتِي - میری سنت کو ترک کرنے والا (ان دونوں پر آپ نے لعنت کی۔ طیبی نے کہا کہ آنحضرت کی سنت کو اگر اہانت کر کے ترک کرے تو وہ کافر ملعون ہے اور اگر سستی اور کاہلی سے ترک کرے تو اس پر لعنت تغلیظاً ہے وہ صرف گناہ گار ہوگا)۔

قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ - زکوٰۃ کے وجوب کا وقت آنے سے پہلے۔

فَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ أَنْ يُذْرِكَ إِلَّا الشِّرْكَ - کوئی گناہ اس کو چار طرف سے گھیر نہیں سکتا اس کو تباہ اور برباد نہیں کر سکتا سوائے شرک کے۔

مَحَلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي - اے اللہ! تو جہاں مجھ کو روک دے گا وہیں میں حلال ہو جاؤں گا (احرام کھول دوں گا)۔

مَنْ كَسِرَ أَوْ عَرَجَ أَوْ مَرَضَ فَقَدْ حَلَّ - جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں یا اور کوئی عضو جائے یا لنگڑا ہو جائے یا بیمار ہو جائے تو وہ احرام سے باہر آ سکتا ہے (گو اس نے احرام باندھتے وقت یہ شرط نہ کی ہو)۔

فَتَلَقَّا هَارِجُلٌ فَتَحَلَّلَهَا - ایک مرد اس سے ملا اور صحبت کی اس سے۔ (ایک روایت میں میں فَتَحَلَّلَهَا ہے جیم سے یعنی اس سے جھول ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے جماع کیا)۔

۱۔ تم پر دو بہنوں کا جمع کرنا (حرام ہے)۔ (م)

۲۔ یا جو تمہاری ملک بیمن ہیں (وہ تمہارے لیے حلال ہیں)۔ (م)

مَنْ تَحَلَّمَ كُلَّمْ أَنْ تَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ - جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے (جو نہ دیکھا ہو مگر کہے کہ میں نے دیکھا) تو اس کو قیامت کے دن دو جو میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا (اور یہ اس سے نہ ہو سکے گا - آخر عذاب ہو گا حالانکہ بیداری میں بھی جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اس لئے کہ خواب نبوت کا ایک جز ہے اور اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے جو بندوں پر جھوٹ باندھنے سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَلَمَ - خواب دیکھا - اور:

تَحَلَّمَ - جھوٹا خواب بنا لیا -

حَلَمْتُ أَنْ قُطِعَ رَأْسِي - میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے (وہ ڈھلکتا جا رہا ہے) میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں، نووی نے کہا، شاید آنحضرت کو یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ پریشان خواب ہے یا شیطان کا کھیل ہے ورنہ خواب کی تعبیر دینے والے کہتے ہیں اگر خواب میں اپنا سر کٹا دیکھے تو دیکھنے والے کی حالت میں تغیر ہو گا یا اپنے بالادست حاکم سے جدائی ہوگی یا حکومت جاتی رہے گی - البتہ اگر دیکھنے والا غلام ہو تو آزاد ہو گا یا بیمار ہو تو صحت یاب ہو گا یا قرض دار ہو تو قرض ادا ہو گا یا حج نہ کیا ہو تو حج کرے گا یا معصوم اور رنجیدہ ہو تو اس کا رنج و غم دور ہو گا) -

فِيهِ إِهَاءَةٌ وَحِلْمٌ - اشج میں آہستگی اور بردباری یا عقل ہے -

مَجْلِسُ حِلْمٍ - عقل مندی کی ایک مجلس (ایک روایت میں بہ ضمہ ہے) -

يُصْبِحُ جُنْبًا مِّنْ غَيْرِ حِلْمٍ - آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی (بلکہ جماع سے) - نووی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبروں کو احتلام نہیں ہو سکتا اس لئے کہ وہ شیطان کا کھیل ہے) -

فَهَلْ عَلِمَ الْمَرْأَةُ إِذَا اخْتَلَمَتْ - عورت کو بھی اگر احتلام ہو تو کیا اس کو غسل کرنا چاہئے؟ (احتلام خواب میں جماع کی لذت حاصل کرنا خواہ انزال ہو یا نہ ہو) -

ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهُ وَقَالَ حَلْ - پھر اپنی اونٹنی کو اٹھایا اور حل کہا - (اس کلمہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) -

لَمْ يَحُلْ فِي الْأَشْيَاءِ - پروردگار نے کسی چیز میں حلول نہیں کیا -

تَحْلِيلٌ - گلانا، حلال کرنا -

حِلْمٌ - بردباری، درگزر کرنا، معاف کرنا -

حَلَمٌ - خواب دیکھنا، لڑکے کا جوان ہونا -

حُلْمٌ - خواب -

حُلْمٌ - خواب میں جماع کرنا -

حَلَمٌ - خراب ہو جانا، کیڑے یا جوئیں پڑ جانا -

حَلِيمٌ - اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے

(یعنی وہ اپنے بندوں کے گناہوں اور قصوروں پر جلدی غصہ نہیں کرتا، جیسے ہلکے مزاج والوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ کسی ادنیٰ بات پر بھی مشتعل اور برا بیخفتہ ہو جاتے ہیں) -

يَلْبِسُنِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَحْلَامِ وَ النَّهْيُ - (جماعت

کی نماز میں) میرے قریب (یعنی صف اول میں) وہ لوگ تم میں سے رہیں جو عقل و تمیز والے ہیں یا جو بردبار، متین اور عقل مند ہیں -

حُلُومُهُمْ كَحُلُومِ الْأَطْفَالِ - ان کی عقلیں بچوں کی

عقلوں کی طرح ہوں گی -

لَمْ تَكُنِ الْأَحْلَامُ مِنْ قَبْلُ وَ إِنَّمَا حَدَّثَتْ - پہلے

لوگوں کو خواب نظر نہیں آتے تھے پھر خواب دکھائی دینے لگے -

حَلِيمَةُ سَعْدِيَّةٌ - آنحضرت کی انا تھیں -

أَمْرُهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا - (آنحضرت

نے حضرت معاؤ کو) یہ حکم دیا (کہ جزیہ میں) ہر جوان مرد سے (سالانہ) ایک اشرفی لی جائے -

غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ حَالِمٍ يَامُحْتَلِمٍ -

جمعہ کے دن نہانا ہر جوان مرد پر واجب ہے -

الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَ الْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ - اچھا اور نیک

خواب اللہ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے -

أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ - پریشان خوابوں کے گٹھے -

اَوْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ - کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟
(ام المؤمنین ام سلمہؓ کو تعجب ہوا کیونکہ ہر عورت کو احتلام نہیں ہوتا - شاذ و نادر کسی عورت کو ہوتا ہے) -

لَا حِلْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِیْبَةٍ - بردباری یا عقل آدمی میں اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تجربہ ہو (زمانہ کا سرد و گرم بھینلا ہو اس پر واقعات گزرے ہوں) -

لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُو عَشْرَةٍ - عقل مند جب ہی ہو گا جب لغزشیں ہوں اور ٹھوکریں کھائے (تو آئندہ کے لئے آدمی ایسی باتوں سے پرہیز کرتا ہے بقول شخصے بن کھوئے کچھ حاصل نہیں ہوتا "بسیار باید تا پختہ شود خامے بہ")

تَدْعُ الْحَلِیْمَ حَیْرَانٍ - عقل مند آدمی کو حیران پریشان بنا کر چھوڑ دے گا -

حَلَمَةُ الثَّدْيِ - چھاتی کی بھٹنی -

حَلَمَةٌ - چھوٹی یا بڑی جوں -

كَانَ ابْنُ عُمَرَ یَنْهَى اَنْ تُنَزَّعَ الْحَلَمَةُ عَنْ ذَاتِیْهِ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس سے منع کرتے تھے کہ ان کی سواری کے جانور کی جوں یا چھڑی نکالی جائے (یعنی احرام کی حالت میں) -

فِی حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ رُبْعٌ دِیْتِهَا - عورت کی چھاتی کی بھٹنی اگر کوئی کاٹ ڈالے تو چوتھائی دیت دینا ہوگی -
بَضَّتِ الْحَلَمَةُ - بھٹنی نے خوب دودھ بہایا (بعض نے کہا حَلَمَةُ ایک بھاجی ہے) -

قَضَى فِی الْاَرْنَبِ یَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ بِحُلَامٍ - حضرت عمرؓ نے اس خرگوش کے بدلہ میں جس کو احرام والا شخص مار ڈالے ایک بکری کا بچہ دینے کا حکم دیا -

حُلَانٌ - بکری کا بچہ (ایک روایت میں اگلی حدیث کے سلسلہ میں بِحُلَانٍ ہے - معنی وہی ہیں) -

ذُبِحَ عُثْمَانُ كَمَا یُذْبَحُ الْحُلَانُ - حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے اس طرح ذبح کر ڈالا جیسے بکری کا بچہ ذبح کرتے

ہیں (کیا معنی کہ ان کے خون کا بدلہ نہیں لیا گیا) -

نَهَى عَنْ حُلُوِّ اَنْ الْكَاهِنِ - آنحضرتؐ نے کاہن کی شیرینی سے (یعنی جو اس کو اجرت کے طور پر ملے نقدی ہو یا جنس کی شکل میں) منع فرمایا (کیونکہ وہ ایک حرام کام کی اجرت ہے تو حرام ہوگی جس طرح قحبہ عورت کی خرچی - کاہن وہ شخص جس کے پاس جن یا شیطان آتے ہوں اس کو خبریں دیتے ہوں جیسے کشف اور سیخ - کاہن آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھے یا وہ علامات اور پوچھنے والے کے حالات پر غور کر کے کسی بات کی پیشین گوئی کرے - اس کو "عراف" بھی کہتے ہیں - فال کھولنے والا اور چور کو دریافت کرنے والا گئی ہوئی چیز کا ٹھکانہ بتانے والا یہ سب عراف ہیں - کاہن عراف اور نجومی ان سب کی اجرت حرام ہے) -

حَلُوْا یَا حُلُوْا یَا حَلَاوَةً - شیریں ہونا میوے کا پک جانا -

حُلُوٌ - بیٹھا -

حَلَاوَةٌ یَا حَلَاوَةً - بیٹھائی -

كَانَ یُحِبُّ الْحَلَوَاءَ وَ الْعَسَلَ - آنحضرتؐ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے -

اَحْلَسَ مِنَ الْعَسَلِ - شہد سے زیادہ بیٹھا لطیف اور مزیدار -

وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ - وہ ایمان کی شیرینی پائے گا -
الدُّنْیَا قَدْ تَنَدَّتْ وَ اَحْلَوْلَتْ - دنیا نئی ہو گئی اور بہت شیریں ہو گئی -

حَرَامٌ عَلَی قُلُوْبِكُمْ اَنْ تَجِدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تَزْهَدَ فِی الدُّنْیَا - تمہارے دلوں پر ایمان کی شیرینی حرام ہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے نفرت کریں (اور آخرت سے رغبت اس وقت ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی) -

حَلٰی - زیور پہنانا آراستہ کرنا شیریں ہونا حاصل کرنا -

کی ہے کہ لوہے کا زیور پہننا حرام نہیں ہے اور یہ بھی تنزیہی (ہے)۔

مَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبِي زُورٍ۔ جو شخص اپنے تئیں اس بات سے آراستہ کرے جو اس کو نہیں (مثلاً عالموں کا لباس پہن کر مولوی بنے اور علم وغیرہ کچھ نہیں ہے یا صوفیوں کی وضع بنا کر درویش اور زاہد بنے یا شیخی سے یہ بیان کرے کہ میرے پاس فلاں فلاں سامان موجود ہے یا میں روزا ایسے ایسے لطیف اور عمدہ کھانے کھاتا ہوں حالانکہ اس کو خشک روٹی کا بھی مقدور نہ ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے (قمیص میں دوہری آستینیں لگا لے تا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ دو قمیص تلوں پر پہنے ہیں)۔

إِنَّ الْحَلِيَّةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوءِ۔ (ابو ہریرہؓ کیا کرتے تھے کہ ہاتھوں کو بازوؤں تک اور پاؤں کو آدھی پنڈلی تک دھوتے تھے۔ یعنی وضو میں اور کہتے تھے) قیامت کے دن زیور وہیں تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو پہنچے۔

يَبْلُغُ الْحَلِيَّ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ۔ زیور وہیں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے۔

تَصَدَّقَنَّ وَلَوْ مِنْ حُلِيَّتِكَ۔ صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں میں سے ہو (یعنی زیورات میں سے بھی تصدق کرو یہ بطریق استحباب ہے کیونکہ زیور میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے)۔

فَحَنَيْتُهُمْ عَنْهُ۔ میں نے پانی پر سے ان کو ہانک دیا (یہ بھی ایک روایت ہے بغیر ہمزہ کے اور لغت کی رو سے فَحَلَاءُ تُهُمْ حَجَّ ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

لَا يُحَلِّي مِنْهُ بَطَائِلُ۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ لَمْ يَحَلَّ مِنْهُ بَطَائِلُ۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ حَلِيٌّ فِي عَيْنِي۔ میری آنکھ میں شیریں ہے اور: حَلِيٌّ فِي لَمِيٍّ۔ میرے منہ میں شیریں ہے۔

لَيْسَ فِي الْحَلِيَّ زَكَاةٌ۔ زیور جن کو عورتیں پہنتی ہیں ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (کیونکہ وہ دوسرے ضروری سامان کی طرح ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے برتن سواری کے گھوڑے

حَلِيَّتِ الدُّنْيَا فِي أَعْيُنِهِمْ۔ دنیا ان کی آنکھوں میں اچھی معلوم ہوئی۔

وَحَلِيٌّ وَأَفَّاخٌ۔ حلّی اور بابونہ۔ (حلّی ایک قسم کی گھاس ہے۔ جب تک تر رہتی ہے تو اس کو نصیٹ کہتے ہیں جب سوکھ جاتی ہے تو حلّی کہتے ہیں۔ جب سفید ہو جاتی ہے تو اس کو طَرِيفَةٌ کہتے ہیں)۔

فَسَلَقْنِي لِجَلَاوَةِ الْقَفَا۔ مجھ کو گدی کے عین وسط سے لٹا دیا (کسی طرف جھکا یا نہیں)۔

محیط میں ہے کہ خَلَاءٌ سوکھی گھاس اور خَلَاءٌ ہری گھاس۔

وَهُوَ نَائِمٌ عَلَى خَلَاوَةِ الْقَفَا۔ خضر گدی کے بچاؤ پر (یعنی چت پڑے ہوئے) سو رہے تھے۔

مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حَلِيَّةَ أَهْلِ النَّارِ۔ (آنحضرتؐ نے ایک شخص کو لوہے کا چھلہ پہنے دیکھا فرمایا) مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تو دوزخیوں کا زیور پہنے ہے (دوزخ میں دوزخیوں کو لوہے کے طوق اور بیڑیاں پہنائے جائیں گے۔ بعض نے کہا لوہے کو دوزخیوں کا زیور اس لئے کہا کہ اس میں بدبو ہوتی ہے)۔

حَلِيٌّ۔ ہر ایک زیور کو کہتے ہیں۔ اسی طرح حَلِيَّةٌ لیکن حَلِيٌّ کی جمع حُلِيٌّ یا حَلِيٌّ آتی ہے اور حَلِيَّةٌ کی حَلِيٌّ جیسے لَحِيَّةٌ کی لَحِيٌّ اور کبھی حَلِيٌّ بھی کہتے ہیں بہ ضمہ حا۔

حَلِيَّةٌ۔ صورت اور صفت کو بھی کہتے ہیں اور ہیئت، شکل، اعضاء اور رنگ وغیرہ کو۔ (نہا یہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو پیتل کا چھلہ پہنے دیکھا تو فرمایا۔ مجھ کو کیا ہوا میں تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں کیونکہ بت اکثر پیتل کے بناتے ہیں اور اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ لوہے یا پیتل کے زیور پہننا مکروہ ہے۔ اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ کچھ تو بھی ڈھونڈ کر لالو ہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ تو یہ مبالغہ کے طور پر ہے۔ یعنی کوئی شے بھی ذرا بھی قیمتی لے کر آ۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ لوہے کی انگوٹھی لے کر آ جیسے کہتے ہیں، اچی کچھ تو دو خاک کی ایک مٹھی ہی سہی۔ بعض نے اس حدیث سے یہ دلیل

وغیرہ)۔^۱

فَطَارَ الْحُلِيُّ وَالْحُلُّ مِنْ جَسَدِهِ۔ (جب آدم نے اس ممنوع درخت میں سے کھایا) تو بہشتی زیورات اور جوڑے سب ان کے جسم پر سے اڑ گئے (غائب ہو گئے اور وہ ننگے رہ گئے)۔ مجمع البحرین میں ہے:

حَلَوَاءٌ۔ بالمد اس کی جمع ہے حَلَاوِیٌّ بہ تشدید یا اور حَلَوِیٌّ بالقصر کی جمع حَلَاوِیٌّ ہے۔

فَهُوَ لِحُلُوبِهِمْ هَاضِمٌ۔ وہ ان کے حلوے کو ہضم کر جاتا ہے (یعنی ان کی شیریں کلامی کا کوئی اثر اس کے دل پر نہیں رہتا)۔

حُلَوَانٌ۔ ایک شہر ہے عراق میں بغداد سے پانچ منزل پر۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الْمِيمِ

حَمَاءٌ۔ کائی نکالنا۔

حَمًا اور حَمًّا۔ پانی میں کائی مل جانا۔

حَمِيٌّ عَلَيْهِ۔ اس پر غصے ہوا۔

حَمًا اور حَمًّا اور حَمًا اور حَمُوٌّ۔ خاوند کا عزیز جیسے دیور یا جیٹھ وغیرہ۔

حَمًّا اور حَمَاءَةٌ۔ کائی کالی مٹی۔

كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيَّةٍ۔ جیسے دانہ کائی میں جمتا ہے (ایک روایت میں حَمِيلَةٌ ہے یعنی پانی جو کچرا کوڑا بہا کر لاتا ہے)۔

فِي عَيْنِ حَمِيَّةٍ۔ کائی دار چشمے میں۔

حَمْتُ۔ بہانا۔

حَمَّتِ اللَّهُ عَلَيْهِ رَحْمَتَهُ۔ اللہ اپنی رحمت اس پر بہائے۔

حَمْتُ۔ بگڑ جانا، سڑ جانا۔

حُمُوتَةٌ۔ سخت گرمی اس کی ماضی حَمْتُ ہے۔

فَإِذَا حَمِيَتْ مِنْ سَمَنِ۔ دیکھا تو گھی کا ایک کپہ ہے (کرمانی نے کہا حَمِيَتْ وہ چمڑے کا تھیلہ جس پر بال نہ ہوں۔ موٹے آدمی کو بھی اس سے مشابہت دیتے ہیں)۔

أَقْتُلُوا الْحَمِيَّتَ الْأَسْوَدَ۔ کالے کتے کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابوسفیان سے کہا جب اس نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے)۔

تَحْمِيْجٌ۔ تیز نظر گھورنا۔

مَالِي أَرَاكَ مُحَمَّجًا۔ مجھ کو کیا ہے میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں تو گھور رہا ہے یا تیری آنکھ کھلی رہ گئی ہے (جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے۔ محیط میں ہے کہ تَحْمِيْجٌ آنکھ کے اندر بیٹھ جانے کو بھی کہتے ہیں اور دبلا ہونے کو اور غصے سے چہرہ کا رنگ بدل جانے کو)۔

إِنَّ شَاهِدًا كَانَ عِنْدَهُ فَطَفِقَ يُحَمِّجُ إِلَيْهِ النَّظَرَ۔ ایک گواہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے قریب تھا انہوں نے اس کو گھورنا شروع کیا (بعض نے غلطی سے اس کو بہ تقدیم جیم سمجھا ہے۔ لیکن زمخشری نے کہا وہ بھی ایک لغت ہے)۔

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُؤْسِهِمْ مُحَمِّجِينَ۔ یعنی ٹکٹکی باندھنے والے اور ایک طرف کو نظر جمائے ہوئے سر جھکائے ہوئے۔

حَمَحَمَةٌ۔ دانہ دیکھ کر گھوڑے کا ہنہانا۔ (نہا یہ میں ہے کہ ”جمہ“ صہیل سے کم آواز گھوڑے کی)۔

قَامَتْ تَحْمِيْحُمُ۔ گھوڑی کھڑی ہو گئی ہنہاتی ہوئی۔

حَمْدٌ يَا مُحَمَّدٌ يَا مُحَمَّدٌ يَا مُحَمَّدٌ۔

تعریف کرنا۔ شکر کرنا۔ راضی ہونا۔ حق ادا کرنا۔ بدلہ دینا۔

أَحْمَدُ اللَّهِ إِلَيْكَ۔ میں تیرے پاس اللہ کی تعریف یا اس کا شکر کرتا ہوں۔

حَمِيْدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی

^۱ صحیح احادیث کے مطابق زیورات کی زکاۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ ملاحظہ ہو: ابوداؤد (۱۵۶۳-۱۵۶۵) نسائی (۲۳۲۳) وغیرہ۔ (م)

^۲ اس کا مجرد ”جم“ ہے۔ مگر وہ مستعما نہیں ہے صرف باب تفعیل سے مستعمل ہے۔ (م)

ہماری عبادت قبول کر، تیرا شکر اس بات پر کہ تو نے ہم کو اپنی عبادت یا حمد کی توفیق دی۔

أَحْمَدُ إِلَيْكُمْ غَسْلُ الْأَخْلِيلِ - میں ذکر یا دیر کا دھونا، اس کی تعریف تم سے بیان کرتا ہوں۔

حُمَادِيَاثُ النِّسَاءِ غَضُّ الْأَطْوَافِ - عورتوں کی انتہائی خوبی یہ ہے کہ ان کی نگاہ نیچی ہو (شرگیں ہوں عرب لوگ کہتے ہیں:

حُمَادَاكَ أَنْ تَفْعَلَ اور قُصَارَاكَ أَنْ تَفْعَلَ - یعنی انتہا یہ ہے کہ تو ایسا کرے گا، حد درجہ یہ ہے کہ تو یہ کرے گا)۔

فَحَمْدُ اللَّهِ وَ أَثْنِي عَلَيْهِ - اللہ کی تعریف کی اس کی ستائش بیان کی (بعض نے کہا، حمد کے معنی خوبیاں بیاں کرنا اور ثناء یہ کہ برائیوں اور عیبوں سے اس کو پاک کہنا)۔

حَمِيدٌ مَجِيدٌ - تعریف کیا گیا بزرگی والا۔
أَنَا مُحَمَّدٌ - میں تعریف کیا گیا ہوں (یعنی اچھی خصلتوں والا ہوں جو قابل ستائش ہیں۔ ابن عربی نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں، اسی طرح حضرت محمد کے بھی ہزار نام ہیں اور ایک عجیب امر یہ ہے کہ حضرت محمدؐ سے پہلے عرب میں کسی کا نام محمد نہیں ہوا تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ لوگوں کو کسی اور کے پیغمبر موعود ہونے کا اشتباہ نہ ہو)۔

أَحْمَدُ لِلَّهِ عَلَى صَادِقٍ - میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میرا صدقہ چور کے ہاتھ میں گیا (اگر چور سے بھی بدتر کسی شخص کے ہاتھ میں جاتا تو کیا کرتا؟)۔

لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ - جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے، یعنی اس کے ذکر سے۔ اس صورت میں اس کا اور دوسری حدیث کا، جس میں لَا يُبْدَأُ بِاسْمِ اللَّهِ ہے، ایک ہی مطلب ہو گا۔ بعض نے کہا لَا يُبْدَأُ بِاسْمِ اللَّهِ کی روایت ثابت نہیں ہے جب بھی ”حمد اللہ“ سے یہاں ذکر اللہ مراد ہوگا کیونکہ آپ نے ہر قل کو جو نامہ لکھا تھا، اس کے شروع میں صرف بسم اللہ ہے)۔

تعریف کیا گیا۔ بہ معنی محمود۔ حمد حام ہے اور شکر خاص ہے کیونکہ حمد صفات ذاتیہ اور داد و دہش دونوں پر ہوتی ہے اور شکر صفات ذاتیہ پر نہیں ہوتا بلکہ داد و دہش، نعمت اور احسان پر، بعض نے کہا حمد بھی ایک طرح سے خاص ہے کیونکہ حمد صرف زبان سے ہوتی ہے اور شکر ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ بہت سے اعضاء سے ہو سکتا ہے۔

أَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللَّهُ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهُ - تعریف کرنا شکر کی چوٹی ہے۔ اللہ کا شکر اس بندے نے نہیں کیا جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔ (جیسے اخلاص ایمان کی چوٹی ہے)۔

سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ - تو پاک ہے تیری تعریف کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں یا تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔

لِوَاءِ الْحَمْدِ بِيَدِي - تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (جس کی وجہ سے قیامت کے دن میں سب لوگوں میں مشہور و ممتاز ہوں گا)۔

وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمُحْمُودَ الَّذِي وَ عِدَّتُهُ - یا اللہ! حضرت محمد ﷺ کو وہ مقام عنایت کر جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کا شکر یہ ادا کریں (یعنی شفاعت کا مقام، شفاعت ہی کی وجہ سے لوگوں کو میدانِ حشر کی تکالیف سے نجات ملے گی اور وہ سب آپ کے شکر گزار ہوں گے)۔

أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ - بعد حمد و ثناء کے میں تیرے ساتھ ہو کر اللہ کی تعریف کرتا ہوں (الی کے معنی یہاں مع کے ہیں۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کا شکر تجھ سے بیان کرتا ہوں)۔

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ - اللہ کی جو کوئی تعریف کرے تو وہ سنتا ہے (اس کی دعا قبول کرتا ہے اس کی خواہش پوری کرتا ہے یہ نہیں کہ اس کی تعریف کرنا بے کار ہو)۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ - پروردگار! ہماری دعا قبول فرمایا

اَنْ يَأْكُلَ الْاَكْلَةَ فَلْيُحْمَدْهُ - ایک لقمہ کھائے اور اللہ کا شکر کرے۔

وَالْقِرَاءَةُ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ - آپ نماز میں قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ آہستہ سے کہتے تھے)۔

اُمْتُهُ الْحَمَّادُونَ - اس کی امت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے (یہ بشارت بالکل صحیح نکلے۔ مسلمان ہر نماز میں بار بار ”الحمد للہ“ پڑھتے ہیں بلکہ ساری نماز اللہ کی تعریف سے پر ہے)۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاصِلِ الْحَمْدُ بِالنِّعَمِ وَالنِّعَمُ بِالشُّكْرِ - سب تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہے جو نعمتوں کے ساتھ تعریف ملاتا ہے (یعنی پہلے نعمتیں دیں پھر اپنی تعریف کرائی اور پھر شکر کے ساتھ نعمتیں ملائیں۔ یعنی جب بندوں نے شکر کیا تو اور زیادہ نعمتیں دیں)۔

اَلْمَيِّتُ يُبْدَأُ بِيَدَيْهِ فَيَغْسِلُهَا بِثَلَاثِ حَمِيدِيَّاتٍ بِمَاءِ السِّدْرِ - میت کے پہلے دونوں ہاتھ تین بڑے لوٹوں سے دھلائیں جن میں پیری کا پانی ہو۔

حَمِيدٌ - بڑا لوٹا۔

حَمِيدَةٌ - امام موسیٰ کاظم کی والدہ کا نام تھا۔ ان کا لقب مُصَفَّاءُ بھی تھا۔

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ - حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مشہور بیٹے ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ کے قتل میں وہ شریک تھے لیکن انہوں نے قتل نہیں کیا صرف داڑھی ان کی پکڑی تھی۔

آخر اس جرأت کی ان کو سزا ملی۔ عمرو بن عاصؓ نے ان کو مصر میں قتل کیا اور ان کی نعش بھی گدھے کی کھال میں ڈال کر جلا دی۔ اس کے علاوہ جو حکایتیں رافضی بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد سے منحرف تھے یا حضرت علیؓ کو بلا فصل خلیفہ جانتے تھے یہ سب غلط ہیں۔ البتہ حضرت علیؓ نے ان کی پرورش کی تھی کیونکہ ان کی والدہ اسماء بنت عمیس سے حضرت علیؓ نے نکاح ثانی کیا تھا۔

حَمْرٌ - چھلکا اتارنا، پوست نکالنا، مونڈھنا، غصہ ہونا،

گدھے کی طرح نادان ہو جانا۔
أَحْمَرٌ - سرخ۔

بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ - میں گورے اور کالے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں (یعنی عجم اور عرب سب لوگوں کی طرف۔ بعض نے کہا، جن اور آدمی مراد ہیں)۔

اُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ - مجھ کو دونوں خزانے دیئے گئے سرخ اور سفید (سرخ روم کا خزانہ وہاں سونے کا سکہ بہت رائج تھا اور سفید ایران کا خزانہ وہاں چاندی کا سکہ بہت رائج تھا)۔

غَلَبْنَا عَلَيْكَ هَذِهِ الْحُمَرَاءُ - ان سرخ لوگوں نے ہم کو تمہاری طرف سے مجبور کر دیا (یعنی عجمی لوگ آپ کے مزاج میں دخیل ہو کر ہم پر غالب ہو گئے ہیں۔ یہ لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا تھا۔ اہل عرب غیر ممالک کے لوگوں کو ”حمراء“ اور ”حمر“ اور ”حمران“ کہتے ہیں)۔

اَهْلَكَهُنَّ الْاَحْمَرَانِ - ان عورتوں کو دو چیزوں نے ہلاک کر دیا جو سرخ ہیں ایک تو زعفران اور دوسرے سونے نے (یعنی زیور اور خوشبو پر مرقی ہیں)۔

اَصْفَرَانٌ - بھی سونے اور زعفران کو کہتے ہیں اور اَحْمَرَانِ گوشت اور شراب کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے اَبْيَضَانِ پانی اور دودھ کو اور اَسْوَدَانِ پانی اور کھجور کو۔

لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيْ هَذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْمَوْتِ الْاَحْمَرِ - اگر تم جانو کہ اس امت کے کتنے لوگ لال موت سے (یعنی قتل سے) مر رہے ہیں؟

مَوْتُ اَحْمَرٌ - سخت موت کو بھی کہتے ہیں۔

كُنَّا اِذَا اَحْمَرَ الْبَاسُ اِتَّقَيْنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم - جب جنگ بہت سخت ہو جاتی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بچاؤ کرتے (آپ ہم لوگوں سے آگے تھے اور دشمن کے سامنے ہم آپ کی آڑ میں رہتے۔ سبحان اللہ! آفریں صد آفریں آپ کی شجاعت اور بہادری پر)۔

اَصَابَتْنا سَنَةٌ حُمْرَاءُ - ہم پر قحط کا سال آیا کیونکہ قحط

کے دنوں میں آسمان کے کنارے سرخ ہو جاتے ہیں)۔

خُذُوا شَطْرَ دِينِكُمْ مِنَ الْحُمَيْرَاءِ - اپنا آدھا حصہ دین کا، حمیرا سے سیکھو (یعنی حضرت عائشہؓ سے آنحضرتؐ پیار کی راہ سے کبھی حضرت عائشہؓ کو حمیرا کہا کرتے کیونکہ وہ سرخ و سفید تھیں، آدھا دین ان سے حاصل کرو۔ اس لئے کہ دین کے نصف احکامات مردوں سے متعلق ہیں نصف عورتوں سے، تو عورتوں کے متعلق احکامات ام المومنینؓ سے حاصل ہوئے۔ تو گویا آدھا دین حاصل ہوا)۔

خَوَجْتُ فِي سَنَةِ حُمُرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَال - حلیمہؓ سعدیہ (آنحضرتؐ کو لے کر) اس سال نکلیں جو قحط کا سال تھا۔ اس نے اونٹوں کو دبلا کر دیا تھا (چارہ کی کمی کے سبب)۔

أَرَاكَ أَحْمَرَ قَرَفًا - میں تجھ کو ڈھڈھاتا سرخ دیکھتا ہوں۔

الْحُسْنُ أَحْمَرُ - خوبصورتی تو سرخی ہی میں ہے (یا خوبی یہ ہے کہ آدمی مشقت اور تکلیف میں صبر کرے یا خوبصورتی موت ہے یعنی عاشق کے لئے)۔

فَوَضَعْتُهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِّنْ جَوَيْدٍ - انہوں نے اس کو ڈالیوں کی ایک تپائی پر رکھا (تین لکڑیوں کو بیچ میں سے باندھ باندھ کر سہ پائی بنالیں تو اس کو ”حمارہ“ کہتے ہیں)۔

قَدِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ عَلَى حُمُرَاتٍ - ہم مزدلفہ کی رات میں آنحضرتؐ کے پاس گدھوں پر سوار ہو کر آئے۔

حِمَارٌ - گدھا - حُمُرٌ - حمار کی جمع ہے - حُمُرَاتٌ - حمار کی جمع الجمع ہے۔

كَانَ يَرُدُّ الْحِمَارَةَ مِنَ الْخَيْلِ - جو لوگ گدھے پر سوار ہوتے تھے (جہاد میں) ان کو گھوڑے سواروں میں شامل نہیں کرتے تھے (ان کو اسپ سواروں کا حصہ نہیں ملتا تھا) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑے گدھوں کی طرح محض لد و ہوتے دوڑ نہ سکتے ان کے سواروں کو اسپ سواروں کا حصہ نہ ملتا)۔

كَانَتْ لَنَا ذَا جَنْ فَحِمَرْتُ مِنَ الْعَجِينِ - ہمارے

گھر میں ایک بکری پلی ہوئی تھی، وہ آٹا کھا کھا کر بیمار ہو گئی۔

حَمَرٌ - ایک بیمار سی ہے جو جانور کو بہت دانہ کھلانے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

يُقَطِّعُ السَّارِقُ مِنْ حِمَارَةِ الْقَدَمِ - چور کا پاؤں ٹخنے پر سے کاٹا جائے۔

كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ مِنْ حِمَارَةِ الْقَدَمِ - اپنے پاؤں ٹخنے پر سے دھوتے تھے (محیط میں ہے کہ ”حمارہ“ قدم کا وہ حصہ جو اونچا ہے انگلیوں کے اوپر اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہ تخفیف راہ ہے لیکن نہایہ اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بہ تشدید میم ہے)۔

فِي حِمَارَةِ الْقَيْظِ - سخت گرمی میں (اور بہ تخفیف راہ بھی آیا ہے اس کی جمع حِمَارٌ ہے)۔

نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ حُمْرَةً - ہم آنحضرتؐ کے ساتھ اترے (اتنے میں ایک حمہرہ آئی) حمہرہ ایک پرندہ ہے چڑیا کی طرح - طیبی نے کہا اس کا سر سرخ ہوتا ہے - منتہی الارب میں ہے کہ حُمْرَةٌ بہ تخفیف میم بھی مستعمل ہے)۔

مَا تَذَكَّرُ مِنْ عَجُوزٍ حُمُرَاءِ الشَّدَقَيْنِ - اجی آپ کیا ذکر کر رہے ہیں ایک بڑھیا کا جس کے (دانت گر کر) سرخ سرخ سوڑھے رہ گئے تھے (یعنی حضرت خدیجہؓ کا یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے کہا، جب آپ حضرت خدیجہؓ کو یاد کر رہے تھے)۔

أُسْكُتُ يَابْنَ حُمُرَاءِ الْعِجَانِ - ارے لال چوت والی کے بچے چپ رہ (اصل میں ”حجان“ وہ مقام ہے جو قبل اور دبر کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اہل عرب میں گالی دیتے وقت یہ کلمہ بولا جاتا ہے۔ یہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو کہا جو موالی میں سے تھا۔ یعنی عجمیوں میں سے۔ کہتے ہیں لایفرق بین الہجان والہجین و بین العجان والعجین - اس کو اچھے برے کی تمیز نہیں اسیل اور کم ذات اور چوت اور آٹا دونوں میں فرق نہیں کرتا)۔

وَأَيَّاكَ أَنْ تُحَمِّرَ أَوْ تُصَفِّرَ فَتُفْتِنَ - مسجد کو لال

زرد رنگوں سے مت رنگ ایسا کر کے لوگوں کو بلا میں ڈالے کہ وہ اس کی رنگ آمیزی اور نقش و نگار کی طرف نماز میں متوجہ ہوں۔

حُمُرُ النَّعَمِ - سرخ سرخ چار پائے یعنی عمدہ جانور یا سرخ سرخ اونٹ۔ (عرب میں یہ سب دنیا کے مال و اسباب میں بہتر شمار کئے جاتے ہیں)۔

حُمُرُ الْوُجُوهِ - سفید منہ سرخی آمیز (جو بہترین رنگ ہے یعنی گلابی)۔

رُبْعَةُ أَحْمَرٍ - آنحضرتؐ میانہ قامت سرخ رنگ تھے (سرخ سے مراد گندم گوں رنگ ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے اور حافظ شیرازی نے جو ایک غزل میں سیہ چردہ سے آپؐ کے رنگ کو تعبیر کیا ہے۔ یہ غلط ہے اور بے ادبی کا ارتکاب ہے)۔

أَحْمَرُ الشَّجَرِ - درخت سوکھ گیا۔
لَجَعَلْتَنِي يَهُودَ حِمَارًا - یہود مجھ کو گدھا بنا دیتے۔ (یعنی جادو کے زور سے یا گدھے کی طرح ذلیل کر دیتے یا جادو کر کے میری عقل و حواس کو خراب کر دیتے میں گدھے کی طرح نادان ہو جاتا)۔

الْأَحْمَرَةُ - گوشت شراب خوشبو۔
حَامِرٌ - گدھے والا۔

حِمَارُهُ - گدھے والے (جیسے بَغَالَهُ خچر والے اور جَمَالُهُ اونٹ والے اور فَيَالَهُ ہاتھی والے اور ثَوَارُهُ نیل والے اور خِيَالُهُ گھوڑے والے)۔

هُوَ أَكْفَرُ مِنْ حِمَارٍ - (یہ ایک مثل ہے۔ حمار ایک شخص تھا چالیس برس تک خدا کا قائل رہا۔ اس کے دسویں بیٹے شکار کو نکلے اور بجلی گر کر ہلاک ہو گئے۔ اس روز سے غصہ میں آ کر کافر ہو گیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا)۔

حِمَارِيَّةٌ - فرائض کا مشہور مسئلہ ہے اس کو حَجَرِيَّةٌ اور يَمِيَّةٌ بھی کہتے ہیں۔

حُمُرٌ اور حَوْمَرٌ - اہلی (تمر ہندی)۔

أَحْمَرُ ثَمُودَ - ثمود کا وہ شخص جس نے اونٹنی کو زخمی کیا اس کا نام قدار بن سالف تھا۔

لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ - اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھا سکیں۔

حِمَارَانِ - وہ پتھر جن پر دودھ سکھایا جاتا ہے۔
مِحْمَرٌ - کم ذات گھوڑا۔

رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ - میں نے آپؐ کو سرخ جوڑا پہنے دیکھا (سرخ رنگ کا لباس مرد پہن سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے کوئی جائز کہتا ہے کوئی ناجائز کہتا ہے اگر دھاریدار ہو یا اس کا سوت رنگا گیا ہو تب جائز ہے۔ بعض نے کہا سرخ رنگ صرف کم کا مردوں کے لئے منع ہے دوسرے سرخ رنگ جائز ہیں۔ ابن جریر طبری نے کہا مطلقاً جائز ہے مگر ثقاہت اور مردوت کے خلاف ہے۔ نووی نے کہا جمہور صحابہ اور تابعین کم کے رنگ کو بھی مرد کے لئے جائز سمجھتے ہیں مگر بعض نے تنزیہاً مکروہ رکھا ہے)۔

الْفَقْرُ هُوَ الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ - محتاجی ایک سخت موت ہے۔

أَهْلَكَ الرَّجَالَ الْأَحْمَرَانِ - مردوں کو دو سرخ رنگ کی چیزوں نے خراب کیا گوشت اور شراب نے۔

سَيُصَيِّبُنِي مِنَ الْحُمَيْرَاءِ مَا لَمْ يَعْلَمْ النَّاسُ مِنْ صَنِيعِهَا - (امام حسنؑ سے امامیہ نے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا) مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ ایذا پہنچے گی جو لوگوں کو ان کا حال دیکھ کر معلوم نہیں ہوئی (یعنی جس کی لوگوں کو ان سے توقع نہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ اس طرح سے پیش آئیں گے)۔
فَإِنَّهُ إِسْمٌ يُبْغِضُهُ اللَّهُ - (امام ابو عبد اللہ نے فرمایا) حمیراء وہ نام ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا (تو نے اپنی بیٹی کا نام حمیراء رکھا ہے اس کو بدل دے)۔

يَحْمُودٌ - گورخر۔
حَمِيرٌ - ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا۔
حَمَزٌ - تیزی کا ثنا تیز کرنا۔

حَمَازَةٌ - سخت اور مشکل ہونا - کھانا ہونا -

رُمَانٌ حَامِزٌ يَحَامِضُ - کھانا -

أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَحْمَزُهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا جو سخت اور مشکل ہو (جس میں تکلیف اور مشقت زیادہ ہو)۔ یہ کلیہ نہیں ہے اسی طرح ہر شخص کی حالت جدا ہے، کسی پر روزہ سخت ہوتا ہے، کسی پر جہاد بہت سخت ہوتا ہے۔ تو ہر شخص کے لئے وہی عمل افضل ہوگا جو اس کے لئے بہت سخت ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

فَلَانٌ حَامِزُ الْفَوَادِ يَحْمِزُ الْفَوَادِ - وہ مضبوط دل کا آدمی ہے)۔ (محیط میں ہے کہ حامز الفواد کے معنی یہ ہیں کہ تیز ذہن، ظریف)۔

كُنَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبَةٍ كُنْتُ اجْتَفَيْتُهَا - انس کہتے ہیں کہ) آنحضرت نے میری کنیت ایک بھاجی پر رکھ دی جس کو میں چنا کرتا تھا (اس بھاجی میں تیزی تھی تو آپ نے اسی مناسبت سے انس کی کنیت ”ابو حمزہ“ رکھ دی)۔

حَمَزَةٌ - ایک بھاجی کا نام ہے جو زبان کو کاٹتی ہے۔

شَرِبَ شَرَابًا فِيهِ حَمَازَةٌ - ایک شربت پی جس میں تیزی تھی (زبان کو لگتی تھی)۔

حَمَزَةٌ - آنحضرت کے چچا کا نام ہے جن کی قبر احد میں ہے وہ جنگ احد میں شہید ہوئے۔ بڑے بہادر تھے۔

حَمَسٌ - بھونا، غصہ دلانا۔

حَمَسٌ - دین میں یا لڑائی میں سخت ہونا۔

حَمَاسَةٌ - بہادری، سختی۔

تَحْمِيسٌ اور اِحْمَاسٌ - غصہ دلانا، برا بیچتہ کرنا۔

هَذَا مِنَ الْحَمَسِ فَمَا بَالُهُ خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ - یہ شخص تو قریش میں سے ہے۔ تو حرم سے باہر کیوں نکلا؟۔

(اہل قریش کو ”حمس“ کہتے تھے جو اِحْمَس کی جمع ہے، بہ معنی سخت اور تیز، یہ لوگ بھی اپنے دین میں بڑے سخت تھے ان کی عادت تھی کہ جب حج کرتے تو مزدلفہ سے آگے نہ جاتے اور

دوسرے تمام لوگ آگے جا کر عرفات میں ٹھہرتے یہ مزدلفہ ہی میں پڑے رہتے اور کہتے، ہم اہل اللہ ہیں اس لئے اللہ کے حرم سے باہر نہیں جاتے۔ دوسری بیوقوفی یہ کرتے کہ حج سے جب لوٹ کر آتے تو گھروں میں دروازوں سے نہ جاتے بلکہ اوپر سے پھاند کر یا کسی اور طرف سے آتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ان دونوں باتوں کا رد فرمایا)۔

أَحَامِسُ بھی اِحْمَس کی جمع ہے۔ بمعنی بہادر اور دلیر۔
حَمَسَ الْوَعْيَ وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتَ - جنگ سخت ہوگئی اور موت کا بازار گرم ہو گیا۔

أَمَّا بَنُو فَلَانٍ فَمُسَكٌ أَحْمَاسٌ - فلاں لوگ تو آزاد اور بہادر ہیں۔

دِيَوَانُ الْحَمَاسَةِ - اشعار کا مجموعہ ہے جس کو ابو تمام نے تالیف کیا ہے اس میں عرب شعراء کے منتخب اشعار جمع ہیں۔
حَمِيسٌ - تنور۔

حَمَسٌ - جمع کرنا، غصہ دلانا، برا بیچتہ کرنا۔

حُمُوشَةٌ - باریکی۔

حَمَسٌ - غصہ ہونا، سخت ہونا۔

إِنْ جَاءَ بِهِ حَمَسُ السَّاقِينِ فَهُوَ لِشَرِيكَ - اگر اس عورت کا بچہ پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تب تو شریک کا نطفہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَمَسُ السَّاقِينِ يَأْخُضُ السَّاقِينِ - یعنی پتلی اور باریک پنڈلیوں والا)۔

كَأَنِّي بِرَجُلٍ أَضْلَعُ أَصْمَعَ حَمَسَ السَّاقِينِ قَاعِدٌ عَلَيْهَا وَهِيَ تُهْدَمُ - جیسے میں دیکھ رہا ہوں ایک گنجا (جس کی چند یا پر بال نہ ہوں) چھوٹے چھوٹے کان والا پتلی پنڈلیوں والا کعبہ پر بیٹھا ہے وہ گرایا جا رہا ہے (یعنی قیامت کے قریب ایسا ہوگا)۔

فِي سَاقِيهِ حُمُوشَةٌ - آنحضرت کی پنڈلیاں پتلی تھیں۔

فَإِذَا رَجُلٌ حَمَسُ الْخَلْقِ - یکا یک ایک شخص دکھائی دیا، جس کے اعضاء دبلے پتلے تھے۔

رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ صِفِّينَ وَهُوَ يُحْمِسُ أَصْحَابَ -
میں نے حضرت علیؑ کو صفین کے دن دیکھا آپ اپنے لوگوں کو
غصہ دلا رہے تھے ان کو جنگ پر ابھار رہے تھے۔ (عرب لوگ
کہتے ہیں:

حَمْسُ الشَّرِّ - شر اور فساد بہت سخت ہو گیا۔

أَحْمَشُ النَّارِ - میں نے آگ بھڑکا دی۔

رَأَيْتُ إِنْسَانًا يُحْمِسُ النَّاسَ - میں نے ایک آدمی
کو دیکھا جو غصہ کے ساتھ لوگوں کو ہانک رہا تھا۔

أَقْتُلُوا الْحَمِيَّةَ الْأَحْمَشَ - اس موٹے تازے
غصہ ناک شخص کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابوسفیان کو کہا، گویا اس کی
خدمت کی)۔

وَلَا حَمِيَّةَ تُحْشِمُكُمْ - تم میں حمیت بھی نہیں ہے جو
غصہ دلائے۔

حَمَضَ - حُمُوضٌ - سمٹ جانا، ورم دب جانا، تھم جانا۔

كَانَ لَهُ ثَدْيَةٌ مِثْلَ ثَدْيِ الْمَرَأَةِ إِذَا مُدَّتْ
امْتَدَّتْ وَ إِذَا تَرَكَتْ تَحْمَضَتْ - ذوالثدیہ (خارجیوں
کے گروہ میں تھا) اس کا ایک پستان عورت کی طرح تھا۔ اس کو
کھینچتے تو لمبی ہو جاتی اور جب چھوڑ دیتے تو سمٹ جاتی)۔

حَمِيضَةٌ - چوری کی بکری۔

حَمِضَ - چنا۔

حِمَضَ - ایک شہر ہے شام میں۔

حَمَضَ - کھنا ہونا (جیسے حُمُوضَةٌ ہے)۔

حَمَضَ - نمکین اور کڑوی بھاجی وہ اونٹ کا میوہ ہے جس
کو وہ شیریں بھاجی کھاتے کھاتے اس سے نفرت کر کے کھاتا
ہے گویا تبدیل ذائقہ کرتا ہے۔

أَحْمَضُوا - (عبداللہ بن عباسؓ لوگوں سے کہتے جب وہ
حدیث و قرآن کے سیکھنے سے فارغ ہو کر بات چیت کرنا
چاہتے) اچھا اب نمکین کھاؤ (تھوڑی دیر باتیں کر کے دل بہلاؤ
ظرافت اور حکایت میں مشغول ہو)۔

الْأُذُنُ مَجْجَاةٌ وَلِلنَّفْسِ حَمُضَةٌ - کان تو پھینک
دینے والا ہے (یعنی سن لیتا ہے پھر اس کو محفوظ نہیں رکھتا اور

دوبارہ سننا چاہتا ہے) اور نفس میں خواہش ہے (جیسے اونٹ کو
نمکین اور کڑوی بھاجی کی خواہش ہوتی ہے)۔

وَأَبْقَلَ حَمُضَهَا - مکہ کی کڑوی بھاجی نکل آئی۔

بَيْنَ سَلَمٍ وَ أَرَاكِ وَ حُمُوضٍ وَ عَنَاكِ - سلم
اراک اور کڑوی بھاجی اور ریتی کے درمیان (سلم اور اراک
دونوں درخت ہیں)۔

سُئِلَ عَنِ التَّحْمِيضِ - عید اللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا
تحمیض جائز ہے؟ (انہوں نے کہا، تحمیز کیا؟ لوگوں نے کہا
عورت کے دبر میں جماع کرنا۔ انہوں نے فرمایا کیا کوئی
مسلمان ایسا کرتا ہے؟ اہل عرب کہتے ہیں۔

أَحْمَضْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْأَمْرِ - میں نے اس شخص کو
اس کام سے پھر دیا کہ یہ ماخوذ ہے أَحْمَضْتُ الْإِبِلَ سے یعنی
اونٹ میٹھی میٹھی بھاجیاں کھا کر اس سے نفرت کر کے اب کڑوی
اور کھلی بھاجی کھانے لگے۔

تَحْمِيضٌ - کے معنی ران میں بھی جماع کرنے کے
آئے ہیں)

حَمُطٌ - پوست نکالنا۔

تَحْمِيْطٌ - سایہ کرنا، چھوٹا کرنا، خفیف مار لگانا۔

تَحْمُطٌ - کینہ رکھنا۔

حَمِيْطٌ يَحْمِيْطُ طِي - ہمارے پیغمبر صاحب کا نام ہے
اگلی آسمانی کتابوں میں (مجمع البحار میں حَمُطًا لکھا ہے)۔

حُمُقٌ يَحْمُقُ يَحْمَاقَةٌ - بیوقوف ہونا۔

تَحْمِيْقٌ - احمق بنانا۔

يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ - تم میں سے
ایک شخص جاتا ہے اور حماقت کی خصلت پر سوار ہوتا ہے (یعنی
بیوقوفی کا کام کرتا ہے)۔

نہا یہ میں ہے کہ ”حمق“ اور ”حماقت“ یہ ہے کہ کسی چیز کو
اس کے موقع پر نہ رکھ کر دوسری جگہ رکھنا حالانکہ اس کی خرابی
جانتا ہو (یعنی جان بوجھ کر بے موقع بات کہنا یا کسی چیز کو بے محل
کہنا)۔

لَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِيْ أَحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ - (ابن

حَمْلٌ يَأْخُضُ لَانٍ - اٹھانا، خیانت کرنا، اغوا کرنا، حلم کرنا، حاملہ ہونا، لاد دینا، ضامن ہونا، حفظ کرنا، نقل کرنا، عمل کرنا، ایک چیز کو دوسری چیز کا حکم دینا۔

تَحْمُلٌ - دوسرے کی شہادت یا روایت کو اٹھانا اور کسی شخص سے بیان کرنے کے لئے۔

الْحَمِيلُ غَارِمٌ - ضمانت دار ذمہ دار ہے (یعنی کفیل اور ضامن، جس کی کفالت یا ضمانت کرے اس کا ذمہ دار ہے، اس کو دینا ہوگا)۔

كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا فِي السَّلَامِ بِالْحَمِيلِ - عبداللہ بن عمرؓ بیع سلم میں ضمانت لینے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے (یعنی مسلم الیہ سے اگر ضمانت لے لی جائے کہ وقت پر مال ادا کر دے گا تو اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

يَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ - (وہ مسلمان جو دوزخ سے نکالے جائیں گے) اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے پھرے میں اگتا ہے، جلد بڑھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کے جسم بہت جلد حالت اصلی پر آ کر صاف و شفاف اور بے داغ ہو جائیں گے)۔

كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَسَائِلِ السَّيْلِ - جیسے دانہ ندی کے بہاؤ میں اگ آتا ہے (حمائل، حمیل کی جمع ہے، حمیلہ تلوار کے تسمہ کو بھی کہتے ہیں اور چھوٹے مصعبہ کو بھی حمائل عرف عام میں کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اکثر گلے میں لٹکا لیا جاتا ہے)۔

يُضْغَطُ الْمُؤْمِنُ فِيهِ ضَغْطَةٌ تَزُولُ مِنْهَا حَمَائِلُهُ - مومن قبر میں ایسا دبوچا جائے گا کہ اس کے فوطوں کی رگیں اپنے مقام سے سرک جائیں گی (دوسری روایت میں یوں ہے پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جائیں گی، یا اللہ! تو ہی مالک ہے اور تیرا ہی آسرا ہے تو ہی ہر مشکل میں ہماری فریاد سننے والا اور رحم کرنے والا ہے)۔

الْحَمِيلُ لَا يُوْرَثُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ - جو طفلک معصوم دارالاسلام میں لایا جائے (اس کے ماں باپ یا عزیز واقربا کا حال معلوم نہ ہو یا جو مجہول النسب ہو) پھر کوئی بر بنائے قرابت

عباسؓ نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ نجدہ حروری حماقت میں پڑ جائے گا تو میں اس کو خط نہ لکھتا۔

أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ - بھلا بتلا اگر وہ عاجز ہو جائے اور حماقت کا کام کرنے لگے۔

اسْتَحْمَقَ الرَّجُلُ - احمق ہو گیا۔

اسْتَحْمَقْتُهُ - میں نے اس کو احمق بیوقوف پایا۔ (جیسے اسْتَنَوَقَ الْجَمَلُ - اونٹ سائنڈنی ہو گیا (تیز دوڑنے لگا) کرمانی نے کہا:

عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ - کا مطلب یہ ہے کہ وہ رجعت کرنے سے عاجز رہ گیا یا اس کی عقل جاتی رہی تو یہ طلاق میں مغل نہ ہوگا)۔

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ - میں نے ابن عباس سے کہا، یہ بوڑھا احمق معلوم ہوتا ہے (جس نے چار رکعتی نماز میں بائیس تکبیریں کہیں تھیں) (یعنی تکبیر تحریمہ اور تشہد اولیٰ سے قیام کی تکبیر سمیت - معلوم ہوا کہ اس وقت ان تکبیرات کا رواج زیادہ نہ تھا، بعض لوگ کہتے ہوں گے، بعض نہ کہتے ہوں گے جب تو اس شخص کو خبر نہیں ہوئی کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں و باستثنائے تکبیر تحریمہ کہ وہ فرض ہے)۔

يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ مُجَانَبَةُ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ - مسلمان کو احمق سے پرہیز کرنا لازم ہے (اس کی صحبت سے بھاگنا چاہئے "ز جاہل گریزندہ چوں تیر پاش") وہ کبھی بہتر بات (اور صائب رائے) نہ دے گا (بلکہ ایسی اصلاح دے گا کہ اور آدمی آفت میں گرفتار ہو)۔

زَوَّجُوا الْأَحْمَقَ وَلَا تَزَوِّجُوا الْحَمَقَاءَ فَإِنَّ الْأَحْمَقَ يَنْجُبُ وَالْحَمَقَاءُ لَا تَنْجُبُ - احمق مرد سے نکاح کر دو لیکن احمق عورت سے نکاح مت کرو کیونکہ احمق نجیب ہوتا ہے اور احمق عورت نجیب نہیں ہوتی (اکثر بدکار ہوتی ہے ہر شخص اس کو پھسلا لیتا ہے)۔

النَّوْمُ بَعْدَ الْعَصْرِ حُمَقٌ - عصر کے بعد سونا حماقت ہے (اس سے عقل میں فتور آتا ہے)۔

الْبَقْلَةُ الْحَمَقَاءُ - خرفہ کا ساگ۔

اس کے تر کے کا دعویٰ کرے تو بغیر گواہوں کے اس کی تصدیق نہ کی جائے گی اور جب تک کسی کی وراثت ثابت ہو اس کا ترکہ اس کے موالی ہی لیں گے۔

لَا تَحِلُّ الْمُسْنَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةِ رَجُلٍ تَحْمِلُ حَمَالَةً۔ سوال کرنا تین آدمیوں کے لیے درست ہے۔ ایک تو اس شخص کے لئے جس نے ضمانت کا بوجھ اٹھایا ہو (مقتولین کی دیت کا ضامن ہو گیا ہو یا اور کسی قرضہ کا اور اس کی ساری جائیداد اس میں پھنس جائے)۔

وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحْمِلُ مِنَ الْإِثْمِ۔ مجھے آرزو رہ گئی کہ میں کعبہ کو عبد اللہ بن زبیر کی بنا پر چھوڑ دیتا اور اس کے گرانے اور بنانے کے گناہ کا بوجھ ان ہی پر رہتا (یہ عبد الملک بن مروان نے کہا۔ ارے خبیث اگر تو کعبہ کو عبد اللہ بن زبیر کی بنا پر چھوڑ دیتا تو اس سے کیا بہتر تھا۔ عبد اللہ بن زبیر اس کے توڑنے میں گنہگار نہیں ہوئے کیونکہ انہوں نے آنحضرت کی مرضی کے موافق جو حضرت عائشہؓ سے انہیں معلوم ہوئی تھی اس کو بنا دیا۔ اور تو گنہگار ہوا اس لئے کہ اول تو بغیر ضرورت کے کعبہ کی عمارت کو توڑا دوسرے محض ضد اور نفسانیت کی وجہ سے اس کو پیغمبر ﷺ کی رائے کے خلاف کر دیا)۔

تَحْمَلْتُ بِعَلِيٍّ عَلَى عُثْمَانَ فِي أَمْرِ۔ میں نے ایک امر میں حضرت علیؓ کی سفارت حضرت عثمانؓ سے کرائی۔

إِذَا أَمَرْنَا بِالصَّدَقَةِ أَنْطَلِقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَتَحَامِلُ۔ ہم لوگوں کو جب خیرات کرنے کا حکم دیا جاتا تو ہم میں سے کوئی کیا کرتا (جب اس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ نہ ہوتا) بازار میں جاتا اور وہاں حمالی کر کے یعنی اجرت پر بوجھ اٹھا کر کچھ پیدا کرتا پھر اس کو خیرات کرتا (سبحان اللہ ایسی ہی خیرات مقبول ہے جو محنت مزدوری حلال کی کمائی سے کی جائے)۔

كُنَّا نَحَامِلُ عَلَى ظُهُورِنَا۔ ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھایا کرتے (مزدوری کرتے)۔

إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحَتْهُ فَتَصَدَّقْتُ بِهِ۔ جب وہ

جانور بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گیا (بڑا ہو گیا) تو میں نے اس کو کاٹا اور خیرات کر دیا۔

أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ۔ (حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا) مجھ کو میرے دوستوں نے آنحضرتؐ کے پاس سواری مانگنے کے لئے بھیجا۔

مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ۔ میں نے تم کو سوار نہیں کیا (کہ میری قسم جھوٹی ہو) بلکہ اللہ نے تم کو سواری دی۔

وَأَسْتَشْنِيْتُ حُمْلَانَهُ۔ (حضرت جابرؓ نے کہا کہ میں نے وہ اونٹ آنحضرتؐ کے ہاتھ بیچ ڈالا) اور مدینہ پہنچنے تک اس پر سوار رہنے کی شرط کر لی (معلوم ہوا کہ بیچ میں ایسی شرط درست ہے۔ لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا یہ حدیث ان پر حجت ہے)۔

هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْرٍ۔ یہ بوجھ بہتر ہے نہ کہ خیر کا بوجھ (جو کھجور کا ہوتا ہے یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب صحابہ مسجد نبویؐ کی تعمیر کے سلسلے میں مٹی پتھر وغیرہ اٹھا رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ خیر کی بار برداری اس کام کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے وہ دنیا کا ایک مال ہے جو قابل زوال ہے اور یہ بوجھ جس کے اٹھانے میں تم اپنی جانیں کھپا رہے ہو اور اس کا جواز آخرت میں ملے گا وہ ساری دنیا سے افضل ہے۔ بھلا خیر کی کھجوروں کا تھیلہ کیا حقیقت رکھتا ہے)۔

حِمَالٌ۔ بالکسر یا تو مصدر ہے جس کے معنی اٹھانے کے ہیں یا جمع ہے حِمْلٌ بالکسر کی یعنی بوجھ۔

فَأَيْنَ الْحِمَالُ۔ لادنے کی منفعت کدھر گئی (بعض نے کہا ضمانت کدھر گئی؟)۔

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے (یعنی مسلمانوں پر ان کے اسلام کی وجہ سے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (بلکہ کافر مطلق ہے اگر اور کسی دشمنی یا وجہ سے اٹھائے تو یہ تغلیظاً فرمایا تاکہ لوگ مسلمانوں کی خون ریزی سے پرہیز کریں۔ اس حدیث میں وہ شخص داخل نہیں ہے

جو امام وقت کے ساتھ ہو کر اہل بدعات یا بغاۃ پر ہتھیار اٹھائے کیونکہ اس کا اذن تو خود قرآن شریف سے ثابت ہے۔

إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا۔ جب پانی دو پکھال ہو تو وہ نجاست نہ اٹھائے گا۔ یعنی نجاست کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دے گا (مطلب یہ ہے کہ نجس نہ ہو گا جیسے دوسری روایت میں صاف لَمْ يَنْجَسْ ہے۔ شافعیہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے مگر قلتین کی مقدار کیا ہے اس میں بڑی بحث ہے اور حنفیہ کی طرف سے اس حدیث میں بڑے بڑے اشکالات کئے گئے ہیں اور حق یہ ہے کہ ان اشکالوں کو مان بھی لیں تب بھی قلتین کا مذہب وہ درودہ کے مذہب سے کہیں قوی رہتا ہے جس پر کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی اور صحیح ترمذیہ اہل حدیث کا ہے کہ ہر پانی پاک ہے جب تک نجاست کی وجہ سے اس کا کوئی وصف نہ بدلے، قلیل ہو یا کثیر اور آخر میں حنفیہ اور شافعیہ کو بھی یہی قول اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کیا معنی اگر دو پکھال پانی میں دو ہی پکھال پیشاب یا پاخانہ ڈال دیئے جائیں۔ یا وہ درودہ حوض میں اتنا ہی پیشاب یا پاخانہ ملا دیا جائے تو کیا حنفیہ اور شافعیہ اس کو پاک کہیں گے اس سے وضو اور غسل جائز سمجھیں گے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

لَا تَنَاطَرُوا هُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ خَمَلٌ ذُو وَجُوهِ۔ ان گمراہ فرقوں سے قرآن کی آیتیں لا کر بحث نہ کرو اس لئے کہ قرآن مختلف معانی کا حامل اور ذو معنی ہو سکتا ہے (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے۔ حقیقت میں قرآن مجمل ہے اور اس کی تفسیر حدیث شریف ہے۔ بغیر حدیث کے جو کوئی صرف قرآن سے دین حاصل کرنا چاہے تو وہ ہدایت کے بجائے سخت گمراہی میں جا پڑے گا۔ خارجی، رافضی اور معتزلہ تمام گمراہ فرقے قرآن ہی سے سند لیتے ہیں اور اپنے مشرب کے موافق آیتوں کا مطلب نکالتے ہیں۔ ان میں اور اہل سنت میں یہی فرق ہے کہ اہل سنت قرآن کے معنی حدیث رسول اللہؐ، صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفاسیر کے موافق کرتے ہیں اور احادیث اور اقوال صحابہ اور تابعین ایسے صاف ہیں کہ ان میں ان گمراہ فرقوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔ اسی لئے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ان گمراہ فرقوں پر

حدیث کے تیر چلاؤ!۔

لَإِنَّهَا كَانَتْ حُمُولَةً النَّاسِ۔ بستی کے گدھوں کو آپ نے اس لئے حرام کر دیا کہ لوگ ان پر بوجھ لادتے ہیں (اگر ان کا کھانا جائز کر دیا جاتا تو لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی)۔ حُمُولَةٌ۔ بہ فتح حا، جس پر لوگ بوجھ لادیں جیسے: رَكُوبَةٌ۔ جس پر سواری کریں۔

وَالْحُمُولَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَا غِيَةَ۔ جواوٹ غلہ لاتے ہیں ان کا تو شمار نہیں وہ لغو ہیں۔

مَنْ كَانَتْ لَهُ حُمُولَةٌ يَأْوِي إِلَى شَبَعٍ فَلْيَضْمِ رَمَضَانَ حَيْثُ أَذْرَكَهُ۔ جس کے ساتھ کھانے (سامان خورد و نوش) کے بارہوں اور وہ سیر ہو کر منزل میں رہتا ہو تو وہ رمضان کا روزہ رکھے جہاں پر رمضان شروع ہو جائے۔ (کیونکہ ایسے شخص کو روزے میں کوئی تکلیف نہیں ہے ہر ضروری شے اس کے پاس موجود ہے) (محیط میں ہے)۔

حُمُولَةٌ جَمْعٌ هِيَ حِمْلٌ بِالْكَسْرِ، یعنی بوجھ اور تاتا کید جمع کے لئے اور نہایہ میں ہے:

حُمُولٌ۔ بغیر تاتا کے وہ اونٹ ہیں جن پر ہودے لگے ہوں خواہ ان میں عورتیں ہوں یا:

وَ أَعَانَ عَلَى الْحُمُولَةِ۔ اور بار بردار جانوروں کی بوجھ لادنے میں مدد کرے۔

حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ۔ میں نے ایک شخص کو لہ گھوڑے پر سوار کر دیا (یعنی اس کو سواری کے لئے گھوڑا دے دیا)۔

فَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ۔ انہوں نے اس کو اپنے دل میں رکھا (غصہ ہو کر)۔

وَاحْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔ ان کو قوم نوازی (کے جذبہ) نے غصہ دلایا (ایک روایت میں اجْتَحَلَتْهُ ہے یعنی جاہل بنا دیا)۔

يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا۔ لادنے میں اس کی مدد کرے۔

حَمَلَ عَلَى مَائَةٍ وَ أَعْطَى مَائَةً۔ سواوٹ پر سوار کر دیا، سواوٹ دیئے (یعنی مجاہدین کو کہ ان پر سوار ہو کر جہاد کریں)۔

كَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حُمُولَتُهُمْ - آپ کو یہ برا معلوم ہوا کہ بوجھ لادنے کے جانور فنا ہو جائیں (اس لئے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا)۔

لَا أَجِدُ حُمُولَةً - میرے پاس تو بار برداری کے جانور نہیں ہیں۔

اتَّخَفَانِ حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا يُطَاقُ - (حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور حذیفہؓ سے کہا) کیا تم کو یہ ڈر ہے کہ تم نے عراق کی زمینوں پر طاقت سے زیادہ دہارہ مقرر کیا ہے؟ (یعنی دہارہ سنگین ہے)۔

حَمَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُمَّلُ يَتَنَازَرُ - میں آنحضرتؐ کے پاس اٹھا کر لایا گیا (شاید بیماری ہوں گے خود نہ چل سکتے ہوں گے) جوئیں (سارے سر میں) پھیل رہی تھیں۔

حَمَالَةُ الْحَطَبِ - لگانے بجھانے والی چغل خور۔ (مراد ام جمیل ہے ابولہب کی بیوی اور معاویہؓ کی پھوپھی)۔

وَنَحْمِلُهُمَا - ہم ان دونوں (زانی اور زانیہ کو) سوار کرتے ہیں (ساری بستی میں پھراتے ہیں ذلیل کرنے کے لئے) (ایک روایت میں وَنَحْمِلُهُمَا ہے - یعنی ان کے منہ کوئلہ سے کالے کرتے ہیں)۔

حَتَّى هَمَّ بِنَاحِرِ حَمَائِلِهِمْ - یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کاٹ ڈالنے کا قصد کیا۔

فَحَمَلْتُ بِهِ حَمَلًا حَتَّى آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مجھے بہت برا معلوم ہوا میں آنحضرتؐ کے پاس آیا۔

أَنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ - تو اس پر حملہ کرے۔

حَمْلٌ - بہ فتحہ حا - جو عورت کے پیٹ میں ہو۔

حِمْلٌ - بہ کسرہ حا - جو پیٹھ پر ہو۔

حَمْلٌ - بکری کا بچہ جو پہلے سال میں ہو۔

مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - جو شخص تین بار (کاندھے دے کر) جنازہ اٹھائے۔

غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنُهُ عَلَى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذِهِ - اپنے

پیٹ کے کسی حصے کو ران پر نہیں رکھا (بلکہ پیٹ کو ران سے بالکل جدا رکھا - یعنی سجدے میں)۔

وَلَقَدْ حَمَلْتُ عَلَى مِثْلِ حُمُولَةِ الرَّبِّ - مجھ پر بھی ویسا ہی بوجھ ڈالا گیا جیسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ پر (شب معراج میں) ڈالا تھا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَهَذِهِ حُمْلَانُكَ - یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور یہ سب تیرا سامان ہے۔

أَنْ لَا يَتَحَمَّلَ عَلَى الْأَصْدِقَاءِ - مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ اپنے دوستوں پر سارا بوجھ نہ ڈالے (بلکہ کچھ بوجھ اپنے اوپر بھی رکھے) (ایک روایت میں أَنْ لَا يَتَحَامَلَ لَهُمْ ہے - یعنی ان کے لئے تکلف نہ کرے اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالے - مجمع البحرین میں ہے کہ حَمْلٌ بہ فتحہ حا اور مِمَّ حَامِلٌ کی جمع بھی ہے - اسی سے یہ ہے)۔

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ اور حَمَلَةُ الْعَرْشِ - یعنی قرآن اٹھانے والے فرشتے اور عرش اٹھانے والے فرشتے)۔

إِنَّ هَهُنَا عِلْمًا جَمًّا لَوْ أَصَبْتُ لَهُ مَحْسَلَةً - (حضرت علیؓ نے کہا) یہاں علم تو بہت ہے اگر میں اس کو اٹھانے والے پاؤں (جو یاد رکھ سکیں) تو بتلا دوں۔

لَمْ أَجِدْ حَمَالَةً يَتَحَمَّلُونَهُ - میں نے ایسی کوئی بات نہیں پائی جس کو وہ لوگ اٹھائیں (نقل کریں)۔

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلَى شِسْعٍ نَعَلَ حَمَلَهُ اللَّهُ عَلَى نَاقَةِ دِمَكَاءَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهِ - جو شخص کسی مومن کو جوتی کا ایک تسمہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا اس کو ایک تیز سانڈنی پر سوار کرے گا۔

حَمَلَقَةٌ - آنکھیں کھول کر گھورنا۔

حَمَلَاقُ الْعَيْنِ - آنکھ کے پلک کا اندر کا حصہ یا سفیدی - حَمَالِيقُ جَمْعُ ہے۔

فَمَسَحَ بِأَصْبَعِهِ حَمَالِيقَ عَيْنَيْهِ - اپنی انگلیوں سے آنکھ کے نیچے کے مقاموں کو جو سرمہ سے کالے ہو جاتے ہیں پونچھا۔

حَمٌّ - روشن کرنا، سلگانا، گلانا، گرم کرنا، مقدر کرنا، فکر

میں ڈالنا، قصد کرنا۔

حُمُّ الْأَمْرِ۔ اس کام کا فیصلہ ہو گیا، یا یہ کام قریب آ گیا۔

حَمَمٌ۔ کالا ہونا، کوئلہ ہونا، گرم ہونا۔

تَحْمِيمٌ۔ ڈاڑھی نکلنا، سر کے بال اگ آنا، کوئلہ سے کالا کرنا، حمام کرنا۔

مَرَّ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُودٍ۔ ایک یہودی پر سے گزرے جس کا منہ کوئلہ سے کالا کیا تھا، اس کو کوڑے لگائے گئے تھے۔

حُمَمَةٌ۔ کوئلہ۔ اس کی جمع حُمَمٌ ہے۔

نَهَى عَنِ الْإِسْتِجَاءِ بِهِ۔ کوئلہ سے استنجا کرنے کو آپ نے منع فرمایا (کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے) معلوم نہیں کہ کوئلہ ان کی خوراک کیونکر بنتا ہے شاید ان کے جانوروں کی خوراک ہو، گوبر اور لید کی طرح، یا خوراک سے کوئی اور طریقہ منفعت مراد ہو۔

إِذَا مِتُّ فَأَخْرِقُونِي بِالنَّارِ حَتَّى إِذَا صِرْتُ حُمَمًا فَاسْحَقُونِي۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر جب جل کر کوئلہ ہو جاؤں تو اس کو پیس ڈالنا۔

حُدِي مَنِيَّ أَخِي ذَا الْحُمَمَةِ۔ میری طرف سے میرے کالے بھائی کو لے لے۔

كَانَ إِذَا حَمَمَ رَأْسُهُ بِمَكَّةَ خَرَجَ وَاعْتَمَرَ۔ جب ان کا سرمہ میں کالا ہو جاتا (اس پر بال اگ آتے) تو نکل کر عمرہ کر لیتے (محرم کے مہینہ کا انتظار نہ کرتے، بلکہ ذی الحجہ ہی میں عمرہ بھی کر لیتے)۔

كَانَ إِذَا حَمَمَ شَعْرُهُ بِالْمَاءِ۔ جیسے پانی سے ان کا سر کالا کیا گیا ہے (کیونکہ جب بال پریشان ہوتے ہیں تو ان کی سیاہی نمودار نہیں ہوتی، پانی سے دھوئے جائیں تو کالک نمودار ہو جاتی ہے، ایک روایت میں حَمَمٌ ہے، جیم معجم سے، یعنی پانی سے بالوں کا جوڑا بندھ گیا ہے)۔

الْوَافِدُ فِي اللَّيْلِ الْأَحْمِ السُّودِ۔ کالی بھنگ رات میں آنے والا۔

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ مَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ حَمَمَهَا إِتَاهَا۔ عبدالرحمن نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (اہل عرب متعہ دینے کو تَحْمِيمٌ کہتے ہیں)۔

إِنَّ أَقْلَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا هَمًّا أَقْلَهُمْ حَمًّا۔ سب سے کم فکر اور رنج دنیا میں ان لوگوں کو ہے جن کے پاس سامان (مال و متاع) کم ہے (جتنا دنیا کا سامان زیادہ ہو اتنی ہی فکر زیادہ ہوتی ہے)۔ لاحول ولا قوة الا باللہ۔ دنیا بھی کیا خراب چیز ہے۔ بقول شاعر

اگر دنیا نباشد درد مندیم
وگر باشد بہ فکرش پای بندیم
جِنَّاكَ فِي غَيْرِ مُحَمَّةٍ۔ ہم تمہارے پاس کسی ضروری حاجت کے لئے نہیں آئے (عرب لوگ کہتے ہیں: أَحَمَّتِ الْحَاجَّةُ۔ جب وہ لازم اور ضروری ہو جائے زحشری نے کہا:

أَحَمَّ الشَّيْءُ۔ کے معنی نزدیک آگئی۔ اس کا وقت آن پہنچا)۔

إِذَا التَّقَى الزَّخْفَانِ وَعِنْدَ حُمَةِ النَّهْصَاتِ۔ جب دونوں جیس گتہ جائیں اور جب تکلیفوں کی شدت ہو۔

حُمَّةٌ۔ ہر چیز کا بڑا حصہ (اصل اس کی حَمٌّ سے ہے بہ معنی حرارت یا حُمَةُ السِّنَانِ سے ہے۔ بمعنی بھالے کی نوک)۔

مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ الْحُمَةِ۔ عالم کی مثال گرم چشمہ کی سی ہے (جس میں نہا کر بیمار لوگ شفا پاتے ہیں)۔ اسی طرح عالم سے پوچھ کر دل کی بیماریوں کی دوا کرتے ہیں)۔

أَخْبِرُونِي عَنْ حُمَةِ زُغَرٍ۔ زغر کے چشمہ کا حال بیان کرو (زغر ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں)۔

كَانَ يَغْتَسِلُ بِالْحَمِيمِ۔ گرم پانی سے غسل کرتے تھے۔

لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحِمِّهِ۔ جہاں پر آدمی غسل کرتا ہو (یعنی حمام یا غسل خانہ) وہاں پیشاب نہ کرے۔

(ابن اثیر نے کہا مراد وہ حمام یا غسل خانہ ہے جہاں پانی بہنے کا راستہ نہ ہو یا زمین سخت ہو وہاں پیشاب کرنے سے یہ خیال ہو کہ پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر اس کے جسم یا کپڑوں پر پڑ جائیں گی)۔

إِنَّهُ كَانَ يَكُونُ الْبَوْلُ فِي الْمُسْتَحَمِّ - حمام میں پیشاب کرنا برا سمجھتے تھے۔

إِنَّ بَعْضَ نِسَائِهِ اسْتَحَمَّتْ مِنْ جَنَابَةِ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِمُّ مِنْ فَضْلِهَا - آنحضرت کی ایک بی بی نے جنابت سے غسل کیا، پھر آنحضرت تشریف لائے ان کے غسل سے جو پانی بچا تھا اس سے غسل کرنے لگے۔

كُنَّا بِأَرْضٍ وَبِئْسَ مُحَمَّةً - ہم ایک ملک میں تھے جو دہائی اور بخاری تھا (یعنی وہاں لوگوں کو بخار بہت آتا تھا - شاید ملیریس، مرطوب، کثیف اور نشیبی ملک ہوگا) (یہ حُمّی سے نکلا ہے بہ معنی بخار)۔

حَمَاءٌ - موت یا موت کی قضا و قدر (یہ حُمّ کذا سے نکلا ہے، یعنی ایسا مقدر تھا)۔

هَذَا حَمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلَّيْتُ - یہ موت کی تقدیر تھی جو پوری ہو گئی۔

كَانَ يُعْجِبُهُ النَّظَرُ إِلَى الْأَتْرُجِ وَالْحَمَامِ الْأَحْمَرِ - آنحضرت کو ترنج اور سرخ کبوتر کی طرف دیکھنا اچھا معلوم ہوتا تھا (ابوموسیٰ نے ہلال بن علاء سے نقل کیا کہ:

حَمَامٌ أَحْمَرٌ - سے سیب مراد ہے اور کہا کہ یہ معنی میں نے کسی اور سے نہیں سنے)۔

اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَحَامَتِي أَذْهَبُ عَنْهُمْ الرَّجْسَ - یا اللہ! یہ میرے گھر والے اور خاص لوگ ہیں ان سے پلیدی دور کر دے!

حَامَةٌ - آدمی کے خاص عزیز و اقربا، دوست وغیرہ (ایسے ہی حَمِيمٌ - دل سوز دوست عزیز وغیرہ)۔

انْصَرَفَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْ وَفْدٍ ثَقِيفٍ إِنِّي حَامَتِهِ - ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے ان میں سے

ہر شخص اپنے خاص دوستوں اور عزیزوں میں لوٹ گیا۔

إِذَا بَيَّيْتُمْ فَقُولُوا حَمَّ لَا يُنْصَرُونَ - جب تم پر کافر شب خون ماریں تو تم یہ کہو ”حَمَّ لَا يُنْصَرُونَ“ یعنی یا اللہ ان کو مدد نہیں ملے گی (بعض نے کہا، جن سورتوں کے شروع میں ”حَمَّ“ ہے ان کو دوسری سورتوں پر فضیلت ہے، تو اس جملہ کے پڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اللہ کی رحمت اور مدد مسلمانوں کے لئے جلد اترے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کافر تم پر شب خون ماریں تو تم ”حَمَّ“ کہو ان کی مدد نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے گا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ شب خون کے وقت تم اپنے لوگوں کو دشمن کے لوگوں سے پہچاننے کے لئے یہ شعار (مخفی اصطلاح) مقرر کرو۔

نَذَكْرُنِي حَمَّ وَالرُّمُحُ شَاجِرٌ - تو مجھ کو حَمَّ ایسے وقت میں یاد دلاتا ہے جب نیزہ چل رہا ہے (جنگ ہو رہی ہے۔ یہ شرح نے محمد بن طلحہ سے کہا، یوم الجمل میں محمد بن طلحہ جو کوئی ان کو مارنے آتا اس کو حَمَّ کی قسم دیتے آخر شرح نے ان پر حملہ کیا، محمد بن طلحہ نے ہر چند حَمَّ کی قسم دی مگر شرح نے نہ چھوڑا، مار ہی ڈالا اور یہ مصرعہ پڑھا۔ ابن عباس نے کہا، حَمَّ اللہ کا نام ہے)۔

وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حَمَّ - اور دو سورتیں ان سورتوں میں سے جن کے سرے پر ”حَمَّ“ ہے۔

فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجِلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ - ہم نے سنگسار کرنے کے بدلہ منہ کالا کرنا، کوڑے مارنا اختیار کیا۔

تَوَفَّى حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ - ام المومنین ام حبیبہ کا ایک عزیز فوت ہو گیا۔

كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي حَمَامٍ - گویا حمام میں جا رہا ہے (بالکل سردی اور ہوا محسوس نہیں ہوئی، یہ آنحضرت کی دعا کی برکت تھی، جب لوٹ کر آیا تو سردی معلوم ہوئی)۔

عَادُوا حَمَمًا - کوئلہ ہو گئے ہوں گے۔

أَحَدْتُ نَفْسِي بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُونَ حُمَمَةً أَحَبَّ إِلَيَّ - میرے دل میں ایسا خیال گزرتا ہے کہ کوئلہ بن جانا اس سے بہتر مجھ کو معلوم ہوتا ہے (مگر یہ خیال گزرنا اس سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے۔ مراد وہ شیطانی دوسو سے ہیں جو شیطان

قِيلَ لِلْحَسَنِ طَابَ حَمِيمُكَ فَقَالَ وَيَحْكُ
أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ الْحَمِيمَ الْعَرَفِيُّ - امام حسنؑ سے کہا گیا آپ
کا حمیم اچھا ہوا انہوں نے کہا ہاتھ تیرے کی تجھ کو معلوم نہیں کہ
”حمیم“ پسینے کو کہتے ہیں۔

حُمُّ الرَّجُلِ فَهُوَ مَحْمُومٌ - آدمی کو بخار آ گیا اس کو
بخار ہے۔

أَحْمَهُ اللَّهُ - اللہ اس پر بخار ڈالے۔

حَمْنٌ - چھوٹی چھوٹی جوئیں (جیسے حَمْنَانٌ ہے)۔

كَمْ قَتَلْتَ مِنْ حَمْنَانَةٍ - تو نے کتنی جوئیں ماریں
نہا یہ میں ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی جوں کو قَمَقَامَةً کہیں گے اس
سے بڑی کو حَمْنَانٌ - اس سے بڑی کو قَرَادٌ - اس سے بڑی کو
حَلْمَه اس سے بڑی کو غُلٌّ اور طَلْحٌ - ایک قسم کے چھوٹے
انگور کو بھی جو طائف میں ہوتا ہے حَمْنَانٌ کہتے ہیں)۔

أَرْضٌ مَحْمَنَةٌ يَامُحْمَنَةَ - وہ زمین جہاں جوئیں بہت
ہوں۔

حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ - ام المومنین حضرت زینبؓ کی
بہن تھیں اور حضرت عائشہؓ کے واقعہ افک میں شریک تھیں۔

حَمُوٌ - حرارت یا خاوند کا بھائی، عزیز باپ وغیرہ جیسے
حَمْنًا اس کا مَوْنَت حَمَاءٌ یعنی خاوند کی عزیز عورت مثلاً
دیورانی، جٹھانی، نند وغیرہ - محیط میں ہے کہ عورت کے باپ یا
بھائی یا چچا کو بھی حَمُوٌ کہتے ہیں اس کی جمع اَحْمَاءٌ ہے مغرب
میں ہے کہ اَحْمَاءٌ خاص خاوند کے عزیزوں کو کہتے ہیں۔

لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِمُعَيَّبَةٍ وَإِنْ قِيلَ حَمُوَهَا أَلَا
حَمُوَهَا الْمَوْتُ - کوئی شخص اس عورت کے ساتھ جس کا خاوند
حاضر نہ ہو تنہائی نہ کرے۔ لوگوں نے کہا اگر خاوند کا رشتہ دار ہو
(مثلاً خسر - دیور - جیٹھ وغیرہ) فرمایا اس کی تنہائی سے تو موت
بہتر ہے (اس کی تنہائی تو غیر شخص کی تنہائی سے بھی زیادہ مضر
ہے - سچ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے غیر شخص کو تو ایک بارگی غیر
عورت کا پھسلا لینا یا اس پر ہاتھ ڈالنا مشکل پڑے گا، مگر دیور
جیٹھ وغیرہ آسانی سے اس کو قابو میں لے آئیں گے۔ ہر چند
خسر محرم ہے مگر اس کی تنہائی کو بھی بہو کے ساتھ آپ نے پسند

گمراہ کرنے کے لئے دل میں ڈالتا ہے، یہ دوسو سے اب تک
کبھی میرے دل میں بھی گزرتے ہیں، مگر آنحضرت کی
حدیث یاد کر کے مجھ کو تسلی رہتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ایسے
دوسو سے گزرنا خالص ایمان کی دلیل ہے اور یہ حدیث کہ اللہ کا
شکر ہے کہ اس نے شیطان کی دشمنی کو دوسو سے ہی میں روک
دیا، اس سے زیادہ اس کو کوئی قدرت اپنے ایمان دار بندوں
پر نہیں دی)۔

سَوْدَاءُ كَانَتْهُمْ الْحُمَمُ - آدم کی اولاد نکالی مثل
کالے کوئلے کے۔

لَمْ يَتْرُكْ حَمِيمًا - کوئی دل سوز عزیز نہیں چھوڑا۔
حَمَمُ الْفَرْخُ - اب چوزے کے پر نکل آئے (یعنی
ترغیب کے بعد ترغیب کہتے ہیں زرد پر نکلنے کو)۔
ذَاتُ حُمَّى - بخار والی۔

لِلْحَمَامَاتِ مِنْ ذُنُوبِنَا - ہمارے خاص خاص (بڑے)
گناہ۔

الْعَالِمُ كَالْحَمَّةِ - عالم گرم چشمے کی طرح ہے (مؤلف
کہتا ہے یہ گرم چشمہ کئی مقاموں میں ہے، ایک تو طبریہ میں
دوسرے ملک ہند میں سوہنا نامی مقام پر جو نواح دہلی میں ہے
تیسرا بیدر کے قریب دکن میں)۔

نَهَى أَنْ يُسْتَشْفَى بِمَاءِ الْحَمَامَاتِ - حمام کے
پانی سے علاج کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا (یعنی یہ سمجھ کر کہ
حمام کے پانی سے شفا ہوگی، حالانکہ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں
ہے۔ دوا اور حمام وغیرہ سے کیا ہوتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے
کہ حمام کے پانی سے مراد مشہور حمام ہے نہ کہ ”حمہ“ یعنی گرم
چشمے کا پانی، اس سے آپؐ نے منع نہیں فرمایا اور صدوق کے کلام
سے یہی مفہوم ہوتا ہے)۔

مَاءُ الْحَمَامِ سَبِيلُهُ سَبِيلُ الْمَاءِ الْجَارِي إِذَا
كَانَ لَهُ مَارَةٌ - حمام کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہے۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الْحَمِيمِ - گرم
پانی سے وضو کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

حَمِيمٌ - گرم اور سرد دونوں معنوں میں آتا ہے۔

نہیں فرمایا۔ اب جان لینا چاہئے کہ اس حدیث میں تنہائی کی ممانعت ہے لیکن اگر دوسری عورتیں وہاں موجود ہوں یا خاوند حاضر ہو تب یہ لوگ عورت کے پاس جاسکتے ہیں اور پردہ شرعی اسی قدر ہے کہ ہاتھ اور منہ اور دونوں قدموں کے سوا اور سب اعضاء کو عورت ان لوگوں سے چھپائے رہے البتہ خسر کا حکم اور محارم کا سا ہے اس کے سامنے سر یا سینہ عورت کھول سکتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث میں حَمُو سے مراد خاوند کے دوسرے عزیز ہیں باپ اور بیٹوں کے علاوہ۔

الْجَوْتُ رَجُلًا مِنْ اَحْمَائِي - میں نے اپنے سرالی رشتہ داروں میں سے ایک شخص کو نوکر رکھا۔

يَجِدُ حُمُوتَهَا اَرْبَعِينَ سَنَةً - اس رنج کی سختی چالیس برس اٹھائے گا۔

حَمِيٌّ يَاحِمَايَةَ يَاحِمِيَّةَ - روکنا، دفع کرنا، مدد کرنا، پرہیز کرنا۔

حَمِيَّةٌ - پرہیز۔

حُمِيًّا - غصہ کی سختی۔

حَمِيَّةٌ - غیرت۔

حُمَّةٌ - ڈنک، زہر۔

رَخَصَ فِي الرُّقِيَّةِ مِنَ الْحُمَةِ - آنحضرتؐ نے سانپ بچھو وغیرہ کے منتر کرنے کی اجازت دی (یعنی ہر ڈنک دار جانور کے ڈنک کا منتر کرنے کی اجازت دی جس کے ڈنک میں زہر ہو۔ مراد وہی منتر ہے جس میں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں۔ اگر منتر میں شرک و کفر کے الفاظ ہوں تو کسی حال میں درست نہیں ایسے منتر کرانے سے مر جانا سو درجہ مسلمان کے لئے بہتر ہے)۔

وَتَنْزَعُ حُمَةً كُلِّ دَابَّةٍ - ہر جانور کا زہر نکال لیا جائے گا۔

لَا رُقِيَّةَ اِلَّا عَنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ - منتر یا بد نظری سے ہے یا ڈنک مارنے سے (یعنی ان دو چیزوں میں منتر زیادہ مفید

ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اور بیماریوں کے لئے منتر نہیں ہو سکتا)۔

لَا حِمِيَّ اِلَّا لِلّٰهِ وَ لِرَّسُولِهِ - چراگاہ کا محفوظ رکھنا کسی کو جائز نہیں، مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کو (یا جو رسولؐ کا قائم مقام ہو جیسے خلیفہ اور امام۔ جاہلیت کے زمانے میں ہر ایک قبیلہ کا رئیس کیا کرتا، ایک کتے کو بھونکواتا اور جہاں تک اس کی آواز پہنچتی اتنی زمین کو خاص اپنے جانوروں کے لئے محفوظ کر لیتا۔ اس میں اور کوئی شخص نہ چرا سکتا، تو آنحضرتؐ نے اس بری رسم کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ چراگاہ میں ہر ایک شخص اپنے جانوروں کو چرانے کا مجاز ہے البتہ اللہ اور رسولؐ کے لئے کوئی چراگاہ محفوظ ہو سکتی ہے جیسے جہاد کے گھوڑوں اور جانوروں کے لئے یا زکوٰۃ کے جانوروں کے لئے اور حضرت عمرؓ نے نقيع کو ایسے ہی جانوروں کے لئے محفوظ کر لیا تھا۔

لَا حِمِيَّ فِي الْاَزَاكِ فَقَالَ اَبْيَضُ اَرَاكَةَ فِي خِطَارِي - پیلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا (ہر شخص کا اونٹ اس کو کھا سکتا ہے۔ مراد وہ درخت ہے جو جنگل اور غیر مملوکہ زمین میں ہو) یہ سن کر ابیض بولا ایک پیلو کا درخت میری زمین میں ہے۔ دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپ سے پوچھا گیا، پیلو کا درخت محفوظ ہو سکتا ہے؟ فرمایا اتنا حصہ محفوظ ہو سکتا ہے جہاں تک اونٹوں کے منہ نہ پہنچیں، یعنی بالائی حصہ جو جانوروں کے کام نہیں آ سکتا یا مطلب یہ ہے کہ پیلو کے وہ درخت محفوظ ہو سکتے ہیں جو آبادی سے دور یا ایسے دشوار گزار مقامات پر واقع ہوں کہ وہاں تک جانور نہ جاسکتے ہوں۔ ابن اثیر نے کہا کہ یہ درخت جس کو ابیض نے پوچھا تھا احتمال ہے کہ پہلے سے اس کی مملوکہ زمین میں موجود ہو، ایسا درخت اس کی ملک نہیں ہو سکتا، گوزمین اس کی ملک میں آگئی ہو لیکن وہ درخت جو کوئی اپنی مملوکہ زمین میں بوئے وہ بالاتفاق مالک کے لئے محفوظ ہوگا)۔

عَتَبْنَا عَلَيْهِ مَوْضِعَ الْغَمَامَةِ الْمُحَمَّمَةِ - (حضرت

محفوظ مقام میں گھس جائے۔ مطلب یہ ہے کہ مباح کاموں میں مبالغہ کرنا اور عیش و عشرت کی عادت ڈالنا خوب نہیں ہے۔ ایسا آدمی رفتہ رفتہ حرام کام بھی کرنے لگتا ہے۔

ظَهَرَ الْمُؤْمِنُ حِمَى - مومن کی پیٹھ محفوظ ہے (کوئی اس کو بے وجہ شرعی ستا نہیں سکتا)۔

مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ أَحْمُوهُ - جو شخص اپنا دین نہ بدلے (اسلام پر قائم رہے) اس کی حمایت کرتے رہو۔

حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ - میں نے ان لوگوں کو پانی سے روک دیا (پینے اور پلانے نہ دیا)۔

لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى وَ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ - ہر بادشاہ کی ایک محفوظ جگہ ہوتی ہے (جہاں پر دوسروں کے جانے کی یا شکار کرنے کی یا جانور کو چرانے کی ممانعت ہوتی ہے) اور اللہ کی محفوظ جگہ حرام کام ہیں (ان کے کرنے کی ممانعت ہے)۔

إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے (ایسی دنیا نہیں دیتا جس کی وجہ سے وہ پروردگار سے غافل ہو جائے دنیا کا وہ مال و اسباب جن سے آدمی خدا کی رضا مندی کا طلب گار ہو درحقیقت دنیا نہیں ہے)۔

حَامٌ - وہ نراونٹ جس کے پوتے پر سواری شروع ہو گئی ہو (عرب زمانہ جاہلیت میں ایسے اونٹ کو آزاد کر دیتے پھر اس سے سواری نہ لیتے)۔

أَحْمَى - محفوظ مقام جہاں کوئی نہ جاسکے۔
لَمْ يُدْخِلِ الْجَنَّةَ حِمِيَّةً غَيْرُ حِمِيَّةٍ حَمَزَةٍ - کوئی حیمیت بہشت میں نہیں لے جائے گی سوا حمزہ کی حیمیت کے۔ (ان کو اس وقت حیمیت آئی جب ابو جہل نے آنحضرتؐ کو گالیاں دی تھیں یا جب اوجھڑی آپؐ کی پیٹھ پر ڈالی گئی تھی۔ یہ محض خاندانی حیمیت تھی کیونکہ حمزہ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے)۔

جَعَلَ اِثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمَى - آنحضرتؐ نے مدینہ طیبہ کے گرد بارہ میل تک محفوظ کر دیا (کوئی وہاں شکار نہ کرے وہاں کے درخت نہ کاٹے)۔

عائشہ نے کہا) ہم کو حضرت عثمانؓ پر غصہ آیا کہ انہوں نے اس مقام کو محفوظ کیا جو ابر کے پانی سے سرسبز ہوتا ہے (ایسے مقام کی پیداوار میں سب لوگوں کا حصہ ہے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْمَيْتُ الْمَكَانَ فَهُوَ مُحْمَى - میں نے جگہ کو محفوظ کر لیا اب وہ محفوظ ہے۔

هَذَا اِشْيَاءُ حِمَى - یہ محفوظ چیز ہے (رزروڈ انگریزی زبان میں)۔

حَمَيْتُهُ حِمَايَةً - میں نے اس کی حمایت کی (یعنی حملہ سے محفوظ رکھا۔ حملہ کرنے والے کو دفع کیا)۔

أَلَانَ حِمَى الْوَطِيسُ - اب تنور گرم ہوا (خوب لڑائی شروع ہوئی)

وَ قِذْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ - ان لوگوں کی ہانڈی تو گرم ہے: ابل رہی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کی عزت اور شوکت باقی ہے)۔

فَحِمَى مِنْ ذَلِكَ أَنْفًا - ان کو حمیت اور غیرت اس بات سے آگئی۔

أَحْمَى سَمْعِي وَ بَصْرِي - (یہ حضرت زینب کا قول ہے)۔ میں اپنے کان اور آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کان سے جو سنوں اور آنکھ سے جو دیکھوں اسی کو بیان کرتی ہوں یہ نہیں کرتی کہ ان پر جھوٹ بولوں یعنی جھوٹ کہہ دوں کہ میں نے ایسا سنا ہے یا دیکھا ہے)۔

لَا بُقْيَا لِلْحَمِيَّةِ بَعْدَ الْجَرَائِمِ - جب آدمی حرام کام کرنے لگا تو پھر حمیت کہاں رہی۔

يُقَاتِلُ حِمِيَّةً - اور آدمی حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے (جیسے کوئی شخص اس کی عزت لینا چاہے خواہ یہ عزت شخص ہو یا قومی یا ملکی)۔

فَحِمَى الْوَحَى - پھر وحی پے در پے (یعنی کثرت سے) آنے لگی۔

مَنْ حَامَ حَوْلَ الْحِمَى - جو شخص محفوظ مقام کے گرد پھرے (وہاں اپنے جانوروں کو چرائے۔ وہ کچھ عجب نہیں کہ

رال ملے ہوئے برتن اور چوبیس برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔

حَنْتٌ - گناہ یا نیکی، باطل سے حق کی طرف جانا یا حق سے باطل کی طرف، قسم توڑنا۔

تَحَنَّتْ - راتوں کو عبادت کرنا۔

الْيَمِينُ حَنْتٌ أَوْ مَنَدَمَةٌ - قسم کھانے کے بعد یا اس کا توڑنا ہے یا شرمندہ ہونا (اگر نہ توڑے تو شرمندہ ہوگا کہ ناحق قسم کھا کر ایک لذت سے محروم رہا)۔

مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحَنْتَ - جس شخص کے تین بچے خوردسال مر جائیں (اصل میں حنٹ گناہ یا طاعت کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس عمر تک پہنچنے سے پہلے جب ان پر قلم جاری ہو یعنی ان کے گناہ اور نیکیاں لکھی جائیں)۔

كَانَ يَأْتِي جِرَاءَ فَيَتَحَنَّتُ فِيهِ - آنحضرتؐ حرام میں آیا کرتے (جو ایک پہاڑ ہے مکہ سے قریب) اور وہاں عبادت کیا کرتے (حق تعالیٰ کا دھیان گیان)۔ اصل میں تَحَنَّتْ کے معنی گناہ سے نکلا، جیسے تَأْتَمَّ تَحَرَّجَ یعنی وہ کام کیا جس کی وجہ سے گناہ سے نکل گیا)۔

لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَتْ - اگر حضرت سلیمانؑ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم جھوٹی نہ ہوتی۔

كُنْتُ أَتَحَنَّتُ يَا أَتَحْنَتْ - میں گناہ اپنے اوپر سے اتارتا تھا۔

كُنْتُ أَتَحْنَتْ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ - میں جاہلیت کے زمانہ میں ان کاموں کو عبادت اور موجب قربت الہی سمجھتا تھا۔ وَلَا أَتَحْنَتْ إِلَيَّ نَذْرِي - میں اپنی قسم سے گناہ میں مبتلا نہیں ہوتی۔

تَكْثُرُ فِيهِمْ أَوْلَادُ الْحَنْتِ - ان میں زنا کی اولاد بہت ہوگی (ایک روایت میں الْحَنْتِ ہے)۔

حَنْجَرَةٌ - حلق۔ اس کی جمع حَنَاجِرٌ۔

صَرَبَ حَنْجَرَةً رَجُلٌ فَذَهَبَ صَوْتُهُ - ایک شخص کے حلق پر مار لگائی اس کی آواز نکلی موقوف ہو گئی (فرمایا پوری

الْقَرْضُ حِمَى الزَّكَاةِ - قرض زکوٰۃ کی روک ہے (جب تک وصول نہ ہو اس پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی) یا جس آدمی کے پاس نصاب زکوٰۃ موجود ہو لیکن وہ قرض دار ہو تو اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی)۔

عَجِبْتُ لِمَنْ يَحْتَمِي مِنَ الطَّعَامِ مَخَافَةَ الدَّاءِ كَيْفَ لَا يَحْتَمِي مِنَ الذُّنُوبِ مَخَافَةَ النَّارِ - مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو بیماری کے ڈر سے کھانے میں پرہیز کرتا ہے اور دوزخ کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا۔

حَمِيَّاطًا - آنحضرت ﷺ کا نام ہے۔ اگلی کتابوں میں یہودیوں نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ حرام کاموں سے منع کریں گے۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ النُّونِ

حَانُوتٌ - شراب کی دوکان جیسے حَالَّةٌ یا ہر دوکان یا پیشہ اس کی جمع حَوَانِيتٌ اور حَانَاتٌ - (اہل عراق شراب کی دوکان کو مَاخُور کہتے ہیں۔ اس کی جمع مَوَاحِشِرٌ ہے)۔

• إِنَّهُ حَرَّقَ بَيْتَ رُوَيْشِدِ الثَّقَفِيِّ وَكَانَ حَانُونًا تُعَاقَرُ فِيهِ الْخُمُرُ وَتُبَاعُ - حضرت عمرؓ نے رویشد ثقفی کا گھر جلا دیا، وہ شراب (ساز) کی دوکان (کی مانند) تھا جہاں (طرح طرح کی) شراب بنا کرتی اور بیچی جاتی۔

حَنْتَمٌ - سبز لاکھی گھڑے۔

حَنْتَمَةٌ - سبز لاکھی گھڑا (پھر ہر گھڑے کو کہنے لگے جو مٹی کا پکا کر بنایا جائے۔ ایسے برتن میں آنحضرتؐ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ اس کی چکنائی کی وجہ سے اس میں نشہ جلد آ جاتا ہے)۔

إِنَّ ابْنَ حَنْتَمَةَ بَعَجَتْ لَهُ الدُّنْيَا مَعَهَا - (عمرو بن عاصؓ نے کہا) حنتمہ کے بیٹے کے لئے دنیا نے اپنی آنتیں چیر کر رکھ دیں (حنتمہ حضرت عمر فاروقؓ کی والدہ کا نام تھا۔ وہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں اور ابو جہل کی چچا زاد بہن تھیں)۔

نَهَى عَنِ الْإِنْبَادِ فِي الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُرْقَتِ وَالنَّقِيرِ - آنحضرتؐ نے کدو کی توبنی اور سبز لاکھی گھڑے اور

دیت دینا ہوگی)۔

بَلَغَتْ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ - دل حلق تک آ گئے (یعنی ڈر کی وجہ سے - اردو کا محاورہ اس طرح ہے کہ کلیجے منہ تک آ گئے)۔

لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ - ان لوگوں کا قرآن حلق سے آگے نہیں بڑھے گا (اللہ تک نہیں چڑھنے کا) یا حلق کے نیچے نہیں اترے گا (دل تک نہیں پہنچے گا)۔

حَنَجْرَةٌ - حلقوم جس میں سانس آتی جاتی ہے یعنی نزرہ اور جس نلی میں سے کھانا پانی اترتا ہے اس کو مَرِئِیٰ کہتے ہیں۔
حَنَدِسٌ - اندھیری رات تاریکی (اس کی جمع حَنَادِس ہے۔

حَنَدَسَ اللَّيْلُ - رات اندھیری ہو گئی۔

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ ظُلُمَاءَ حَنَدِسٍ - ہم آنحضرت ﷺ کے پاس ایک تاریک بہت اندھیری رات میں بیٹھے ہوئے تھے۔

وَقَامَ اللَّيْلُ فِي حَنَدِسِهِ - رات کی تاریکی میں کھڑی ہوئی۔

حَنَذًا يَتَحَنَذُ - ایک گڑھے میں گرم پتھر اوپر سے رکھ کر بھوننا۔

أَتَيْ بِضَبٍّ مَحْنُودٍ - ایک بھنا ہوا گھوڑ پھوڑ (گودہ) آپ کے پاس لائے۔

بِعُجْلٍ حَنِيدٍ - ایک بھنا ہوا پھٹرا۔

عَجَلْتُ قَبْلَ حَنِيدِهَا بِشَوَاءٍ هَا - تو نے جلدی سے مہمانی کردی اور دم پخت اور بھونے ہوئے گوشت کا انتظار نہیں دکھلایا (عربوں کے نزدیک جلدی مہمانی کر دینا جو ماہر ہو وہ سامنے رکھ دینا تعریف کی بات ہے۔ یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی مسئلہ کا فوراً جواب دے دے اوقات گزاری نہ کرے۔ مجمع البحار میں ہے کہ گھوڑ پھوڑ کے حلال ہونے پر علماء کا اجماع ہے صرف اصحاب ابو حنیفہ سے اس کی کراہت منقول ہے، بعض سے حرمت بھی منقول ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ حرمت کی روایت کسی سے صحیح ہوئی ہو۔ انتھی

نَقْلًا عَنِ الطَّبِيبِ - عرب لوگ کہتے ہیں۔

خُبْرٌ سَمِيذٌ وَجَدْتِي حَنِيدٌ - میدے کی روٹی اور دم پخت حلوان)۔

حَنَازٌ - سورج کا ایک نام ہے۔

حَنَذَ الْفَرَسَ - یہ ہے کہ گھوڑے کو دوڑا کر اس کو دھوپ میں کھڑا کر دیا اوپر سے دھری جھول ڈال دی تاکہ اس کو پسینہ آ جائے۔ یہ ماخوذ ہے حَنَازُ الْخَيْلِ سے۔

حَنَذٌ - ایک مقام ہے مدینہ کے قریب۔

حَنَرٌ - بنانا یا موڑنا۔

حَنِيرَةٌ - بن چلہ کی کمان یا ہر ٹیڑھی چیز۔ اس کی جمع حَنَائِرٌ ہے۔

لَوْ صَلَّيْتُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَالْحَنَائِرِ مَا نَفَعَكُمْ حَتَّى تُحِبُّوا إِلَ الرَّسُولِ - (حضرت ابوذر غفاریؓ نے کہا) اگر تم اتنی نمازیں پڑھو کہ جھک کر کمانوں کی طرح جاؤ تب بھی تم کو فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہ رکھو گے (مطلب یہ ہے کہ بغیر محبت خدا اور رسول کثرت عبادت سے فائدہ نہ ہوگا۔ خارجی لوگ عبادت بہت کرتے تھے مگر آں حضرت کے اہل بیت سے دشمنی رکھتے تھے آخر مردود اور مخذول ہوئے۔ حب اہل بیت درحقیقت حب پیغمبر اور حب خدا ہے حب خدا اور رسولؐ کے ساتھ تھوڑی سی عبادت بھی نجات کے لئے کافی ہے)۔

حَنْشٌ - ہانک دینا، پھیر دینا، شکار کرنا۔

حَنْشٌ - مکھی، سانپ، حشرات الارض، چھپکلی، گرگٹ وغیرہ۔

حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي فَمِ الْحَنْشِ - یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈال دے گا (کسی زہریلے جانور کا زہر نہ رہے گا یہ اس وقت ہوگا جب دجال مارا جا چکا ہوگا اور دنیا میں ازسرنوا من و امان قائم ہوگا)۔

أَخْلَفَ بِمَا بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ مِنْ حَنْشٍ - دونوں کالے پتھر یلے میدانوں کے بیچ میں جتنے کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) ہیں ان کی قسم کھاتا ہوں۔

حَنْطُ - ٹھنڈی سانس لینا، سرخ ہونا۔

حَنْطُ - وقت آ جانا۔

حُنُوطُ - کھیت کاٹنے کا وقت آ جانا۔ رُمٹ سفید اور پختہ ہو جانا۔ رُمٹ ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے۔

تَحْنِيطُ - خوشبو لگانا۔

حُنُوطُ - خوشبو جو مردوں کے بدن یا کپڑوں میں لگائی جاتی ہے۔

وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَحْذِيهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ - ثابت بن قیسؓ نے (جب میلہ کذاب سے جنگ درپیش تھی) اپنی رانیں کھولیں وہ خوشبو لگا رہے تھے (مرنے کی تیاری کر رہے تھے) آفریں صحابہ کرام کی شجاعت پر۔

أَيُّ الْحِنَاطِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْكَافُورُ - میت کی کون سی خوشبو تم پسند کرتے ہو (عطانے) کہا کافور۔

إِنَّ ثَمُودَ لَمَّا اسْتَيْقَنُوا بِالْعَذَابِ تَكْفَنُوا بِالْأَنْطَاعِ وَتَحَنُّطُوا بِالصَّبْرِ لئَلَا يَجِيفُوا وَيُنْشُوا - قوم ثمود کو جب یقین ہو گیا عذاب کا (اب بچنے والے نہیں) انہوں نے چمڑوں کے کفن پہن لئے اور ایلو ابدن پر مل لیا تاکہ سڑیں نہیں اور بد بودار نہ ہوں۔

حَنْطُ ابْنِ عُمَرَ - ابن عمرؓ کو خوشبو لگائی۔

لَا تَحَنُّطُوا - خوشبو نہ لگاؤ!

لَا تَسْلِمَ وَلَدَكَ حَنَاطًا فَإِنَّهُ يَحْتَكِرُ الطَّعَامَ عَلَى أُمَّتِي - اپنے بچہ کو بنے (گیہوں بیچنے والے) کے سپرد مت کرو وہ میری امت پر غلہ کا احتکار کرے گا (احتکار کے معنی اوپر گزر چکے ہیں "حکر" میں)۔

حَنْطُ يَا حَنْطُ يَا حَنْطَاءُ يَا حَنْطَاءُ - بعض نے حَنْطُ طائے مہملہ سے نقل کیا ہے:- مَڈَا یا خنافس کا تر (خنافس، خفسہ کی جمع ہے ایک کالا کیڑا بد بودار)۔

سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ قَتَلْتُ قُرَادًا أَوْ حَنْطًا فَقَالَ تَصَدَّقْ بِتَمْرَةٍ - ایک شخص نے سعید بن مسیب سے پوچھا میں نے (احرام کی حالت میں) ایک جوں کو مار ڈالا - یا یوں کہا ایک حنظل کو انہوں نے کہا - ایک کھجور خیرات کر دے۔

(حنظل کے معنی مَڈَا)۔

مَنْ قَتَلَ قُرَادًا أَوْ حَنْطًا وَهُوَ مُحَرَّمٌ تَصَدَّقْ بِتَمْرَةٍ أَوْ تَمْرَتَيْنِ - جو شخص جوں یا حنظل کو مار ڈالے احرام کی حالت میں تو ایک یا دو کھجور خیرات کرے۔

حَنْفٌ - جھکنا۔

حَنْفٌ - سیدھا ہونا - پاؤں ٹیڑھا ہونا۔

تَحْنُفٌ - حضرت ابراہیمؑ کے دین پر ہونا، بتوں کی پرستش سے الگ ہونا، عبادت کرنا۔

حَنِيفٌ - اسلام کی طرف مائل یا جو حضرت ابراہیمؑ کے طریق پر قائم ہو یا جو یہود اور نصاریٰ کے طریق کے مخالف ہو یا مسلمان یا گناہوں سے پاک (جیسے اس حدیث میں خَلَقْتُ عِبَادِي حَنِفًا - میں نے اپنے بندوں کو گناہوں سے پاک و صاف پیدا کیا) پھر دنیا میں آ کر وہ گناہوں میں آلودہ ہو گئے۔

بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ السَّهْلَةِ - میں سیدھی اور آسان شریعت دے کر بھیجا گیا۔

قَالَ إِنِّي أَحْنَفُ - وہ کہنے لگا میں احنف ہوں (یعنی ایک پاؤں کی انگلیاں دوسرے پاؤں کی طرف گئی ہیں)۔

وَكَانَ حَنِيفًا - ان کی تلوار حنفی تھی (یہ منسوب ہے احنف بن قیس کی طرف اور قیاس یہ تھا احنفیاً)۔

دَيْنُ مُحَمَّدٍ حَنِيفٌ - حضرت محمد ﷺ کا دین سیدھا (عقل کے مطابق اور صحیح درست ہے)۔

أَحَبُّ دِينِكُمْ إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ - سب دینوں میں اللہ کو دین حنیف پسند ہے (جس میں سچی توحید ہو بت پرستی اور شرک کا شائبہ نہ ہو)۔

السَّوَاكُ مِنَ الْحَنِيفِيَّةِ - مسواک کرنا دین حنیف میں سے ہے (یعنی اس کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے)۔

أَبُو حَنِيفَةَ - مشہور مجتہد ہیں ان کے اجتہاد پر عمل کرنے والوں کو "حنفی" کہتے ہیں۔

حَنِيفَةٌ - ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

حَنْقٌ - سخت غصہ ہونا۔

لَا يَصْلُحُ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِمَنْ لَا يَحْنُقُ عَلَى جَوْرِهِ - یہ خلافت اسی شخص کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ کرے (عرب لوگ کہتے ہیں:

مَا يَحْنُقُ عَلَى جِرَّةٍ وَمَا يَكْظُمُ عَلَى جِرَّةٍ - یعنی اس کا دل صاف ہے - حسد اور بغض اور مکر و فریب نہیں رکھتا (اصل میں جِرَّة اس کو کہتے ہیں جو اونٹ جگالی کرتے وقت پیٹ سے نکالتا ہے اور اخناق پیٹ کا لگ جانا) -

اِحْنَاق - پیٹ کا لگ جانا -

اَحْنَقَ الرَّجُلُ - کینہ درہوا -

إِنَّ مُحَمَّدًا أَنْزَلَ يَثْرِبَ وَ إِنَّهُ حَنِقَ عَلَيْكُمْ - (یہ ابو جہل کا قول ہے) محمدؐ مدینہ میں جا کر ٹھہرے ان کو تم پر بہت غصہ تھا -

مَا كَانَ ضَرْكَ لَوْ مَنَنْتَ وَ رَبَّمَا مَنَّ الْفَتْرَى وَ هُوَ الْمُغِیْظُ الْمُحْنَقُ - (یہ قتیلہ کا شعر ہے) اگر تو احسان کرتا تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوتا، کبھی جواں مرد اس وقت میں احسان کرتا ہے جب اس کو غصہ دلایا جاتا ہے -

اِحْنَاق - غصہ دلانا -

مُحْنَق - جس کو غصہ دلایا گیا -

وَازِدَا دُؤَا حَنْقًا - اور زیادہ ان کو غصہ آیا -

حَنْكَ - گھوڑے کے منہ میں رسی ڈالنا، سمجھنا، مضبوط کرنا - سمجھ دار کرنا -

تَحْنِيكَ - کچا چبا کر بچہ کے منہ میں دینا -

حَنْكَ - ٹھوڑی کے نیچے -

اِحْتِنَاكَ اور تَحْنُكَ - ڈھاننا باندھنا -

لَمَّا وَلَدَتْهُ وَ بَعَثَتْ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَ تَمْرًا وَ حَنْكَهُ بِهِ - جب ام سلیم کے بچہ پیدا ہوا تو اس کو آنحضرتؐ کے پاس بھیجا، آپ نے ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی (کرمانی نے کہا بچہ کو پیدا ہونے کے وقت کھجور یا کوئی میٹھی چیز چٹانا مستحب ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ چٹانے والا کوئی نیک اور صالح آدمی ہو اور چٹاتے وقت بچہ کے لئے دعا کرے - اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بچہ کو نیک

لوگوں کے پاس لے جانا مستحب ہے اور جس دن پیدا ہوا اسی دن نام رکھ دینا بھی درست ہے اور نام نیک اور صالح لوگوں سے رکھوانا بہتر ہے) -

إِنَّهُ كَانَ يُحْنِكُ أَوْلَادَ الْأَنْصَارِ - آنحضرتؐ انصار کے بچوں کی تحنیک کرتے (یعنی کچا چبا کر ان کے منہ میں دیتے) -

قَدْ حَنَّكَكَ الْأُمُورُ - (طلحہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) تم کو تو دنیا کے واقعات نے تجربہ کار بنا دیا (ہوشیار کر دیا) - وَالْعِضَاءُ مُسْتَحْنِكًا - درخت جڑ سے اکھڑا ہوا - أَسْوَدُ حَانِكَ - بہت کالا - جیسے "أَسْوَدُ خَالِكَ" - حَنٌّ - روکنا، پھیرنا، مشتاق ہونا، آواز نکالنا، رحم کرنا - (جیسے حَنَان ہے) -

فَحَنَّ الْجِدْعُ إِلَيْهِ - (مسجد میں ایک کھجور کی کڑی تھی آنحضرتؐ اس پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا کرتے تھے جب منبر تیار کیا گیا تو آپ اس پر چڑھے) اس کڑی نے آواز نکالنا شروع کیا (آپ کے فراق میں رونے کی سی آواز نکالی - یہ حَنِين سے ماخوذ ہے) -

حَنٌّ قَدْ حَنَّ لَيْسَ مِنْهَا - یہ ایسے پانے کی آواز ہے جو اپنے ہم جنس پانسوں میں سے نہیں ہے (آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے قسم کا ہے - یہ حضرت عمرؓ نے کہا جب ولید بن عقبہ کہنے لگا، کیا میں قریش کے لوگوں میں مارا جاؤں گا - نہا یہ میں ہے کہ یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میں فلاں خاندان میں سے ہوں اور وہ اس میں سے نہ ہو - یا ایسی بات کا دعویٰ کرے جو اس میں نہ ہو) -

وَأَمَّا قَوْلُكَ كَيْتٌ وَ كَيْتٌ فَقَدْ حَنَّ قَدْ حَنَّ لَيْسَ مِنْهَا - (یہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کو لکھا) تمہارا یہ کہنا کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں تو یہ اس پانے کی آواز ہے جو اپنے ہم جنس پانسوں میں سے نہیں ہے -

لَا تَنْتَزِ وَ جَنَّ حَنَانَةً وَ لَا مَنَانَةً - ایسی عورت سے نکاح مت کر جو اپنے پہلے خاوند کی طرف مائل ہو اس کا رونا

روتی ہو (کیونکہ وہ تجھ سے محبت نہ کرے گی) اور جو بات بات پر احسان جتاتی ہو (اچھی کم ظرف)۔

وَاللّٰهُ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَا تَخِذْنَهُ حَنَانًا - (ورقہ بن نوفل ادھر سے گزرے جہاں پر امیہ بن خلف حضرت بلالؓ کو تکلیف دے رہا تھا صرف وجہ یہ تھی کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے تو یہ منظر دیکھ کر ورقہ نے کہا) خدا کی قسم! اگر تم اس کو مار ڈالو گے تو میں اس کی قبر کو خدا کی رحمت اترنے کا مقام سمجھوں گا (یعنی اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبر کی طرح اس کی قبر کو متبرک سمجھوں گا) اس پر ہاتھ پھیروں گا؛ اس روایت میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ورقہ بن نوفل تو آنحضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہی گزر گئے تھے اور بلالؓ کو تو اس وقت تکلیف دی گئی جب وہ مسلمان ہو چکے تھے اس لئے شاید راوی نے غلطی سے کسی اور شخص کے بجائے ورقہ کا نام لے دیا۔

اتَّخَذْتُمُ الْوَلِيدَ حَنَانًا - (آنحضرت ﷺ بی بی ام سلمہ کے پاس گئے وہاں ایک بچہ تھا جس کا نام ولید تھا۔ آپؐ نے فرمایا) تم نے یہ نام ولید محبت اور شفقت سے نہیں رکھا اس کا نام بدل دو (دوسری روایت میں ہے کہ ولید فرعون کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ غرض آپؐ نے ولید نام کو پسند نہیں فرمایا)۔

حَنَانِيكَ يَا رَبِّ - پروردگار! میں تیری رحمت ایک کے بعد ایک مانگتا ہوں (متواتر تیری رحمتیں چاہتا ہوں)۔
حَنَانٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی بہت رحم اور شفقت کرنے والا۔

اِنَّ هٰذِهِ الْكِلَابَ الَّتِي لَهَا اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ مِنَ الْحَيْنِ - یہ چار آنکھوں والے کتے حن میں سے ہیں (حن ایک قبیلہ ہے جن میں سے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَجْنُونٌ مَّحْنُونٌ - دیوانہ ہے، کبھی کبھی ہوش آتا ہے پھر دیوانہ ہو جاتا ہے (سعید بن مسیب نے کہا) حن کا لے کتے محیط میں ہے کہ حن خالص سیاہ کتے یا کم ذات جن یا جنوں کے کتے یا جن اور انس کے درمیان ایک مخلوق ہے اور عالم الحن دوسرا عالم جیسے اگلے زمانہ کے لوگ گمان کرتے تھے کہ تین عالم

ہیں ایک عالم الحن - دوسرے عالم الحن - اور تیسرے عالم البن یعنی آخری عالم جس میں ہم لوگ ہیں، میں کہتا ہوں کہ ہند کے مشرک اس کو کلجک کہتے ہیں۔

الْكِلَابُ مِنَ الْحَيْنِ فَإِذَا غَشِيَتْكُمْ عِنْدَ طَعَامِكُمْ فَالْقُوا لَهُنَّ فَإِنَّ لَهُنَّ أَنْفُسًا - کتے حن میں سے ہیں جب کھاتے وقت وہ تمہارے آس پاس آ جائیں تو ان کو بھی (تھوڑا کھانا) ڈال دو کیونکہ ان کی نظر لگتی ہے۔ ان کا بھی دل ہے۔

بِهَ حِنَّةٍ - اس کو جنون ہے (جیسے بہ حِنَّةٍ دونوں کے ایک معنی ہیں)۔

حُنَيْنٌ - ایک مقام کا نام ہے جو نواح طائف میں واقع ہے اس مقام پر ۸ھ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔
حَنُونٌ - مہربان۔

حُنَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ - بڑا حکیم گزرا ہے۔
وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الْحَنَانِ وَالْمَنَّانِ فَقَالَ الْحَنَانُ هُوَ الَّذِي يُقْبَلُ عَلَيَّ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ وَالْمَنَّانُ هُوَ الَّذِي يَبْدَأُ بِالنَّوَالِ قَبْلَ السُّوَالِ - حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ ”حنان“ اور ”منان“ کے کیا معنی ہیں (جو اللہ کے نام ہیں انھوں نے کہا) حنان وہ جو اس شخص پر متوجہ ہو جو اس سے رو گردانی کرے اور منان وہ جو مانگنے سے پہلے دے (بن مانگے عطا کرے)۔

رَجَعَ بِخُفْيِ حُنَيْنٍ - یہ ایک ضرب المثل ہے عرب ہیں حنین نامی ایک موپی تھا اس نے موزے کی ایک جوڑی بنائی جس کو ایک گنوار مول لینے آیا بڑی دیر تک قیمت کے بارے میں گفتگو کرتا رہا پھر چھوڑ کر چل دیا۔ حنین کو اس کے اس طرز عمل پر غصہ آیا اس نے کیا ترکیب کی وہ جوڑا لے کر اس گنوار کی راہ میں جدھر سے وہ اپنے گھر جانے والا تھا ایک ایک موزہ کسی قدر فاصلے سے راستہ میں ڈال دیا اور خود کمین گاہ میں پوشیدہ ہو رہا۔ جب وہ گنوار وہاں پہنچا تو ایک موزہ پڑا دیکھ کر کہنے لگا یہ موزہ بالکل حنین کے موزے کے مشابہ ہے اگر اس کا جوڑ بھی ہوتا تو میں لے لیتا آگے بڑھ کر دیکھا تو دوسرا بھی پڑا

میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔

لَقَدْ مَنَعْتَنِي الْقُدْرَةَ مِنْ ذَوِي الْحَنَاتِ - مجھ کو دشمنوں پر قدرت پانے سے روک دیا (یہ معاویہ کا قول ہے) حُنُو - موڑنا، پھیرنا۔

حُنُو - مہربانی، شفقت کرنا۔

حَنَايَة - موڑنا جھکانا۔

لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ - کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ (رکوع کے لئے) نہ جھکاتا (حَنَا يَحْنُو يَحْنَا يَحْنِي سے نکلا ہے دونوں کے ایک معنی ہیں)۔

إِذَا رَمَعْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَفْرُشْ ذِرَاعِيهِ عَلَيْهِ فَحِذْيِهِ وَلْيَحْنَا - (نہایہ میں ہے وَلْيَحْنَا اگر حائے ہٹی سے ہے تو اس کے معنی جھکا دے اور اگر جیم سے ہے تو اس کے معنی اوںدھا ہو جائے، دونوں کا مطلب قریب قریب ہے۔ اور ہم نے اس لفظ کو صحیح مسلم میں جیم سے اور کتاب الجمع للحمیدی میں حائے ہٹی سے پڑھا ہے پورا ترجمہ یوں ہے کہ) جب کوئی تم میں سے رکوع کرے تو اپنی بانہوں کو اپنی رانوں پر بچھا دے اور پیٹھ جھکا دے۔

فَرَأَيْتُهُ يَحْنِي عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ - میں نے اس یہودی کو دیکھا وہ عورت پر جھکا جاتا تھا اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا (خطابی نے کہا یَحْنِي بھی مروی ہے جیم معجم سے اور محفوظ یَحْنِي ہے حائے ہٹی سے حَنَا يَحْنُو حُنُو سے)۔

لَا يَحْنِي عَلَيْكَ بَعْدِي إِلَّا الصَّابِرُونَ - میرے بعد تم پر وہی لوگ مہربانی کریں گے جو صابر ہوں گے (یہ حَنَا عَلَيْهِ يَحْنُو سے اور أَحْنَى يَحْنِي سے نکلا ہے)۔

أَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَذَّيْنِ الْحَايِيَةِ عَلَيَّ وَلَدَهَا كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ بدل گیا ہو (محنت کرتے کرتے، کوٹے پیٹے پکاتے) اپنی اولاد پر مہربان ہو (اولاد کی پرورش کے خیال سے ان کی محبت سے دوسرا نکاح نہ کرے) قیامت کے دن دونوں اس طرح ملے جلے ہوں گے (آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا)۔

ہے جب تو وہ اونٹ سے اتر اور اس کو باندھ کر پہلا موزہ لینے گیا۔ حنین نے کیا کیا، جھٹ کین گاہ سے نکل اونٹ پر سوار ہوا اور یہ جاوہ جا، گنوار جب لوٹ کر آیا تو اونٹ نہ دار صرف ایک موزہ پڑا ہوا ہے۔ ناچار دونوں موزے لے کر اپنے گھر آیا، لوگوں نے پوچھا کیا لایا؟ تو کہنے لگا بِخُفْيِ حُنَيْنٍ - حنین کے دو موزے ملے اور کچھ نہیں۔ اس روز سے مثل مشہور ہو گئی، جب کوئی سفر سے بے نیل مرام آتا ہے تو کہتے ہیں رَجَعَ بِخُفْيِ حُنَيْنٍ - مجمع البحرین میں ہے کہ حنین ایک سخت آدمی تھا اس نے اپنے آپ کو اسد بن ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا بنایا اور عبدالمطلب کے پاس دولال موزے پہنے ہوئے آیا، ان کو چچا چچا کہہ کر بولا کہ میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں، انھوں نے کہا ارے جا بھی میں تجھ میں ہاشم کا حلیہ نہیں پاتا، وہ آخر لوٹ کر چل دیا اور لوگوں سے کہنے لگا رَجَعَ حُنَيْنٌ بِخُفْيِهِ اس روز سے یہ مثل مشہور ہو گئی۔

تَحَنَّنُوا عَلَى آيَاتِ الْمُسْلِمِينَ - مسلمان یتیموں پر رحم کرو۔

لَا يَحْنُ أَحَدُكُمْ حُنَيْنَ الْأَمَةِ - تم میں سے کوئی لونڈی کی طرح رونے کی آواز نہ نکالے یا کوئی لونڈی کی طرح اپنے گھر جانے کا مشاق نہ ہو۔

قُلُوبُ شَيْعَتِنَا تَحْنُ إِلَيْنَا - ہمارے گروہ کے لوگوں کے دل ہمارے مشاق ہوں گے۔

حَنَّة - حضرت مریم کی والدہ کا نام تھا جو عمران کی بیوی تھیں۔

حَنَانَةٌ - نجف کے پاس ایک مقام ہے۔

حِنَّة - عداوت اور دشمنی۔

لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ ذِي الظَّنِّ وَالْحِنَةِ - جس پر تہمت ہو یا جس سے دشمنی ہو اس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

حِنَّة - ایک لغت ہے اِحْنَةً میں بہ معنی عداوت۔

إِلَّا رَجُلٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ حِنَّةٌ - مگر وہ شخص جو اپنے بھائی مسلمان سے دشمنی رکھتا ہو۔

مَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْعَرَبِ حِنَّةٌ - مجھ میں اور عرب لوگوں

أَخْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ وَأَزْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ - (قریش کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں ہیں) اولاد سے بڑی محبت کرنے والیاں اور خاوند کا بڑا خیال رکھنے والیاں۔

إِيَّاكَ وَالْحَنُوءَ وَالْإِفْعَا - نماز میں حنوة اور افعا سے بچا رہ (حنوة کہتے ہیں اس کو کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکائے اور پیٹھ کو کمان کی طرح کر دے اور افعا کتے کی نشست)۔

لَوْ صَلَّيْتُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَالْحَنَائَا - اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمانوں کی طرح (خم) ہو جاؤ (یہ حَنِیَّةٌ یا حَنِیٌّ کی جمع ہے فعل بہ معنی مفعول، یعنی جھکی ہوئی، مڑی ہوئی)۔

فَحَنَّتْ لَهَا قُوسَهَا - انھوں نے اپنی کمان کو موڑا، یعنی اس میں چلہ لگایا کیونکہ چلہ لگانے سے کمان مڑتی ہے) اور: حَنَّتْ بِتَشْدِيدٍ نُونٌ بھی ہو سکتا ہے، یعنی کمان میں آواز نکلی۔

فَإِذَا قُبُورٌ بِمَحْنِيَّةٍ - جہاں نالے کا موڑ ہے وہاں کچھ قبریں دکھائی دیں۔

شَجَّتْ بِذِي شَبَمٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّحْنِيَّةٍ - (یہ کعب بن زبیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے) یعنی وہ شراب نالے کے موڑ پر سرد پانی میں ملایا گیا (موڑ پر پانی اکثر صاف اور ٹھنڈا ہوتا ہے)۔

إِنَّ الْعَدُوَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَمَنُوا فِي أَخْنَاءِ الْوَادِي - حنین کے دن دشمن نالے کے مڑاؤ میں چھپ رہا۔

مَلَائِمَةٌ لِأَخْنَائِهَا - اس کے موڑوں کے لئے نرم۔
فَهَلْ يَنْتَظِرُ أَهْلُ بَصَاظَةِ الشَّبَابِ إِلَّا حَوَائِيَّ الْهَوَمِ - جوانی کی رونق والے کیا اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ بڑھاپے کی ٹیڑھا کرنے والیاں ان پر آن پڑیں (یعنی وہ پیری کے منتظر ہیں)۔

أَيْنَحْنِي لَهُ - کیا جب اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو اس کے لئے جھک جائے؟ (فرمایا نہیں) کیا اس سے گلے ملے (فرمایا نہیں) کیا اس سے ہاتھ ملائے؟ فرمایا ہاں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کے وقت جھکنا جیسے گہمی لوگوں کا معمول ہے، خلاف سنت ہے۔ صرف السلام علیکم کہنا اور ہاتھ ملانا بس یہی سنت ہے۔ نووی نے کہا کہ گلے ملنا یا چہرے پر بوسہ دینا

مکروہ ہے مگر جو سفر سے آئے اس سے گلے مل سکتا ہے اور اس کے چہرے پر بوسہ دے سکتا ہے۔ جیسے آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالبؓ کے ساتھ کیا تھا۔ نووی نے یہ بھی کہا کہ گو بعض اہل علم اور اہل صلاح نے بھی سلام کے وقت جھکنا اختیار کر لیا ہے مگر ان کا یہ فعل ہرگز قابل استناد نہیں ہے)۔

أَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْعِطْرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّسَاءُ وَالْحِنَاءُ - چار باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں، خوشبو لگانا، مسواک کرنا، عورتیں رکھنا اور مہندی لگانا (یعنی مہندی کا خضاب کرنا) محیط میں ہے:

حِنَاءٌ - بہ تشدید نون مشہور درخت ہے اس کے پتے انار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ دور سے بہت اچھی خوشبودی ہے، (یعنی مہندی) مگر بہ تخفیف نون لغت کی رو سے صحیح نہیں ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ بہ تخفیف نون بھی ایک لغت ہے اور اس حدیث میں علماء کے تین قول ہیں، ایک یہ کہ صحیح الْحِنَاءُ ہے راوی نے غلطی سے اس کو الْحِنَا کر دیا۔ اور ختنہ بے شک پیغمبروں کی سنت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے اب تک چنانچہ حضرت عیسیٰؑ مختون پیدا ہوئے تھے دوسرا یہ کہ الْحَيَاءُ ہے یعنی شرم، تیسرا یہ کہ الْحِنَاءُ ہے اور یہ تخفیف ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ مہندی یا تو ہاتھ پاؤں کو لگنا مراد ہو گا یا بالوں میں، ہاتھ پاؤں کو مہندی لگانا تو مرد کے لئے بہتر نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو پوشیدہ ہو۔ رہا بالوں کا خضاب مہندی سے کرنا، تو اس کا رواج اگلی امتوں میں بالکل نہ تھا اور کسی اگلے پیغمبر سے یہ منقول نہیں ہوا کہ وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ تخفیف کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ دعویٰ کہ مہندی کا خضاب اس امت کے لئے خاص ہے، اس پر کوئی دلیل نہیں ہے انتہی)۔

إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَاءُ - آپ کے جہاں پر کوئی در دیا زخم ہوتا تو اس پر مہندی لگاتے۔

وَلَا تَحْنِي - مستحاضہ عورت مہندی نہ لگائے (اصل میں تَحْنِي تھائی تھا، ایک تے کو تخفیف کے لئے گرا دیا۔ ایک روایت

لوگ کہتے ہیں۔

تَحَوُّبٌ مِنَ الْإِثْمِ - گناہ سے بچایا، گناہ اپنے اوپر سے اتار دیا (جیسے تَحَنُّتٌ)۔

اتَّقُوا اللَّهَ فِي الْحَوْبَاتِ - اللہ سے ان محتاج عورتوں کے مقدمہ میں ڈرتے رہو (جن بے چاریوں کی کوئی فریاد سننے والا نہیں، وہ ہر بات میں تمہاری محتاج ہیں ان پر رحم کرو اور بے وجہ ان کو نہ ستاؤ!) یہاں حَوْبَةٌ کے معنی احتیاج کے ہیں مضاف مخدوف ہے یعنی ذات الحوبات۔

إِلَيْكَ أَرْفَعُ حَوْبَتِي - میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں۔

إِنَّ طَلَّاقَ أُمِّ أَيُّوبَ لَحَوْبٌ - (ابوایوب نے اپنی بیوی ام ایوب کو طلاق دینا چاہی تو آنحضرتؐ نے فرمایا) ام ایوب کو طلاق دینا تو ایک گناہ ہے یا ایک وحشت اور جہالت کا کام ہے (ام ایوب بڑی نیک اور پارسا عورت تھیں، وہ اپنے شوہر کو بھی نیکی کی طرف توجہ دلاتی تھیں، ایسی عورت کا چھوڑ دینا بے شک ایک بد نصیبی اور جہالت ہے)۔

مَا زَالَ صَفْوَانُ يَتَحَوَّبُ رِحَالَنَا مِنْذُ اللَّيْلَةِ - رات سے صفوان ہمارے کجاووں کے پاس روتا چلاتا رہا (دعا کرتا رہا)۔

حَوْبَةٌ أَوْ حَيْبَةٌ - رنج اور غم کو بھی کہتے ہیں۔

حَيْبَةٌ عَلَى حَيْبَةٍ - نامرادی پر رنج۔

إِبْنُونَ تَائِبُونَ لِزَيْنَبَ حَامِدُونَ حَوْبًا حَوْبًا - لوٹنے والے توبہ کرنے والے اپنے مالک کا شکر کرنے والے ارے چل ارے چل (یہ اونٹ کی طرف خطاب ہے۔ حَوْبٌ کہہ کر رز اونٹ کو ڈانٹتے ہیں، جیسے اونٹنی کو حل کہہ کر)۔

فَعَرَفَ أَنَّهُ يُرِيدُ حَوْبَاءَ نَفْسِهِ - تب انھوں نے پہچان لیا کہ وہ خاص اپنے دل کی جان مراد لیتے ہیں۔

حَوْبَاءٌ - روح۔

أَيُّتُكُنَّ تَنْبَحُهَا كِلَابُ الْحَوَابِ - تم میں سے کون سی بی بی ہے جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے؟ (حواب ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان۔ حضرت عائشہؓ جنگ

میں وَلَا تُحَيِّيْ ہے یعنی تحیۃ المسجد نہ پڑھے۔ ایک میں وَلَا تُحَيِّيْ ہے۔ ایک میں وَلَا تُجَبِّيْ ہے یعنی گوٹ مار کر یا گھٹنوں پر نہ بیٹھے)۔

لَا بَصِيرَةَ لَهُ فِي أَحْنَائِهِ - اس کو اپنی اطراف اور جوانب پر کچھ خیال نہیں ہے۔

أَخْنَى النَّاسِ ضُلُوعًا عَلَيْكَ - سب سے زیادہ تجھ پر مہربان۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الْوَاوِ

حَوْبٌ يَا حَوْبٌ يَا حَابٌ يَا حَوْبَةً يَا حَيَابَةً - گناہ گاری۔

إِحْوَابٌ - گناہ گار ہونا۔

تَحْوِيْبٌ - اونٹ کو ڈانٹنا۔

تَحَوُّبٌ - رنجیدہ ہونا، درد مند ہونا، ہائے ہائے کرنا، جیسے اسْتَحْوَابٌ ہے۔

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ - پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میرا گناہ بخش دے۔

اغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا يَا حَوْبَنَا - ہمارے گناہ بخش دے۔

الرَّبِّيَا سَبْعُونَ حَوْبًا - سو دھواری ستر گناہ ہے (یا ستر طرح کے گناہوں پر شامل ہے)۔

تَوْبًا تَوْبًا لَا تُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا - لوٹ کر آئے لوٹ کر آئے کوئی گناہ ہم پر مت چھوڑ (سب معاف کر دے) یا توبہ توبہ کوئی گناہ ہمارا باقی مت رکھ۔

إِنَّ الْجَفَاءَ وَالْحَوْبَ فِي أَهْلِ الْوُبْرِ وَالصُّوفِ - سختی اور گناہ گاری اونٹ اور بکری والوں میں ہے (یعنی قبائل کے لوگوں میں جو جنگل میں رہتے ہیں یہ اکثر اجڑا اور سخت دل ہوتے ہیں)۔

الْكُ حَوْبَةٌ - (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی، آپؐ نے فرمایا) تیرے پاس گناہ کا سامان ہے (یعنی ایسی چیزیں ہیں جن کی اگر تو نگرانی چھوڑ دے تو گناہ گار ہو۔ مثلاً اہل و عیال، ماں اور نانی وغیرہ) عرب

(غَفَرَ لَهُمُ اللَّهُ وَ رَضِيَ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ)۔

حُوْتُ - گرد گھومنا۔

مُحَاوَنَةٌ - پھسلانا، فریب دینا، مشورہ کرنا۔

حُوْتُ - مچھلی (بعض نے کہا بڑی مچھلی کو حوت اور چھوٹی کو سمک کہیں گے)۔

بُرُجُ حُوْتُ - ایک برج ہے آسمان میں۔

صَاحِبُ الْحُوْتُ - حضرت یونس کا لقب ہے۔ ان کو مچھلی نگل گئی تھی۔

جَنُتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْمُ الظَّهْرَ وَعَلَيْهِ خَمِيضَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ - (صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یوں ہی ہے اور مشہور روایت جَوْنِيَّةٌ ہے، یعنی کالی چادر حُوَيْتِيَّةٌ کے معنی نہیں معلوم ہوئے، ایک روایت میں حَوْتَكِيَّةٌ ہے، یہ نسبت ہے حَوْتُک کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا یا معنی یہ ہی کہ چھوٹی چادر، کیونکہ حَوْتَكِي اس شخص کو کہتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو)۔

حَوُجٌ - محتاج ہونا۔ جیسے اِحتِیَاج اور اِحوَاج ہے۔

تَحْوِیْجٌ - کج کرنا، اپنا طریقہ چھوڑ دینا۔

إِنَّهُ كَوَىٰ أَسْعَدَ بْنَ ذَرَّارَةَ وَقَالَ لَا أَدْعُ فِي نَفْسِي حَوْجَاءَ مِنْ أَسْعَدَ - آنحضرتؐ نے اسعد بن زرادرہؓ کو داغ دیا اور فرمایا میں اسعد سے اپنے دل کی کوئی خواہش اٹھا نہیں رکھوگا (جہاں تک ممکن ہوگا ان کی دوا کروں گا)۔

إِنْ تَسْجُدْ بِالْآخِرَةِ مِنْهُمَا آخِرَىٰ أَنْ لَا يَكُونَ فِي نَفْسِكَ حَوْجَاءٌ - (قنادہ نے کہا) اگر تو (سورۃ تم سجدہ میں) دوسری آیت کے اخیر (یعنی لَا يَسْأَلُونَ) پر سجدہ کرو تو تیرے دل میں کوئی خلش نہ رہے گی (یہ نسبت اس کے کہ پہلی آیت کے اخیر یعنی تَعْبُدُونَ پر سجدہ کرے، کیونکہ سجدہ کی تاخیر میں کوئی قباحیت نہیں اور تقدیم جائز نہیں ہے)۔

مَا تَرَكَتُ مِنْ حَاجَةٍ وَلَا وَاجِبَةٍ إِلَّا أَتَيْتُ - یا رسول اللہؐ میں نے دل کی کوئی خواہش اور آرزو باقی نہیں رکھی (تمام گناہ کئے ہیں سر سے پاؤں تک گناہوں میں مبتلا ہوں، واجبہ اتباع ہے حاجہ کا، جیسے کہتے ہیں روٹی روٹی پروردگار میں بھی

جمل میں وہیں جا کر ٹھہری تھیں، وہاں کے کتے ان پر بھونکے تھے۔ یہ حدیث آنحضرتؐ کا ایک معجزہ ہے۔ آپ نے پیش تر سے خبر دے دی تھی کہ ایک بی بی میری خلیفہ وقت سے لڑنے جائیں گی اور حواب میں جا کر ٹھہریں گی اور وہاں کے کتے ان پر بھونکیں گے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ جب مقام حواب میں پہنچیں، تو انھوں نے اسی حدیث کو یاد کر کے واپس آنا چاہا مگر تقدیر کا لکھا نہیں ملتا۔ آخر بصرہ پہنچیں اور وہاں جنگ میں مبتلا ہوئیں)۔

الْحَقُّ اللَّهُ بِهِمُ الْحَوْبَةُ - اللہ نے ان پر محتاجی ڈال دی۔

أَوَّلُ شَهَادَةٍ بِالزُّورِ فِي الْإِسْلَامِ شَهَادَةُ سَبْعِينَ رَجُلًا حِينَ انْتَهَوْا إِلَى مَاءِ الْحَوَابِ فَنَبَحَهُمْ كِلَابُهَا - (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) پہلی جھوٹی گواہی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی، وہ ستر آدمیوں کی گواہی تھی، جب لوگ حواب کے چشمہ پر پہنچے تو وہاں کے کتے ان پر بھونکے، (ان کی صاحبہ یعنی حضرت عائشہؓ نے لوٹ آنے کا قصد کیا، کہنے لگیں، میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم میں سے ایک بی بی پر حواب کے کتے بھونکیں گے، وہ میرے وصی علی بن ابی طالب سے لڑنے کے لئے نکلے گی، آخر ستر آدمیوں نے ان کے سامنے گواہی دی کہ یہ چشمہ حواب کا چشمہ نہیں ہے اور یہ گواہی پہلی جھوٹی گواہی تھی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی۔ معاذ اللہ! ان جھوٹوں نے حضرت عائشہؓ کو مغالطہ دے کر لڑا دیا ورنہ آپ لوٹ آتیں اور جنگ جمل واقع نہ ہوتی، کہتے ہیں عین جنگ شروع ہوتے وقت حضرت علیؑ نے حضرت زبیرؓ کو بھی وہ حدیث یاد دلائی جو آنحضرتؐ نے ان سے فرمائی تھی کہ ”ایک روز تم علیؑ سے لڑو گے، انھوں نے بھی یہ حدیث یاد کر کے میدان جنگ سے لوٹ جانا چاہا، مگر اتنی دیر میں مروان اور چند دوسرے جذباتی نوجوانوں نے جنگ شروع ہی کر دی اور مروان نے ایک تیر مارا جس سے حضرت طلحہؓ شہید ہوئے جو آنحضرتؐ کے بڑے جان نثار صحابی اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ پھر تو دونوں طرف کے لوگ لڑ پڑے اور جو تقدیر میں لکھا تھا وہ پورا ہوا:

ایسا ہی ہوں کہ کوئی گناہ میں نے باقی نہیں چھوڑا جو نہ کیا ہو، اب تیری بخشش کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے۔

انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَلَا تَدْعُ حَاجًا وَلَا حَظْبًا وَلَا تَأْتِنِي خُمُسَةُ عَشَرَ يَوْمًا - تو ایسا کر اس جنگل میں جا اور کوئی کانٹا اور سوکھی جلائے کی لکڑی مت چھوڑ (اس کو کاٹ کر لا اور بیچ) پندرہ دن تک میرے پاس مت آ (ہر روز یہی کرتا رہے۔ سبحان اللہ آنحضرتؐ نے اس کو ایک پیشہ پر لگا دیا اور سوال کے لئے ہاتھ پھیلائے سے روک دیا)۔

مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ إِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ - آدمی کی سمجھ داری یہ ہے کہ پہلے اپنی حاجت پوری کر لے (استنجایا کھانے پینے کی) پھر نماز پڑھے (تاکہ نماز میں دل اور طرف نہ لگا رہے)۔

حَاجَةٌ كِي جَمْعُ حَاجٍ هِيَ - جیسے رَاحَةُ كِي رَاحٍ اور حَاجٌ كِي علاوہ حَاجَاتٍ اور جَوَاجٍ اور حَوَائِجُ بھی آئی ہے۔ جیسے عَادَةٌ كِي عَوَائِدُ: عرب لوگ کہتے ہیں:

مَالِي فِيهِ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ يَمَالِي فِيهِ حَوِيَجَاءُ وَلَا لَوِيَجَاءُ - یعنی مجھ کو اس کی کوئی ضرورت یا کوئی احتیاج نہیں اور کہتے ہیں:

مَا فِي صَدْرِي حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ - میرے دل میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ اور کہتے ہیں:

كَلَّمْتُهُ فَمَارَدٌ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ - میں نے اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اچھا برا کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ جیسے کہتے ہیں:

فَمَارَدٌ بَيْضَاءُ وَلَا سَوْدَاءُ - اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدْعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ - جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا (فریب، دغا بازی، غیبت، اتہام، گالی گلوچ) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کیا احتیاج ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (کیونکہ

کھانا پینا تو آدمی کے لئے جب وہ روزہ دار نہ ہو، مباح ہے اور یہ باتیں ہمیشہ حرام ہیں) اس نے کیا کیا کہ مباح کام کو تو چھوڑا اور حرام میں پڑ گیا، اس کی مثال ایسی ہی ہوئی جس طرح ایک شخص مینہ سے ڈر کر بھاگا اور نالے کے نیچے کھڑا ہو گیا یا بچھو سے

ڈر کر اڑدھے کے منہ میں گھس گیا)۔

مَنْ لَمْ يَمْنَعُهُ مِنَ الْبَيْتِ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ - جو شخص کھلی ضرورت کے سوا کعبہ جانے سے رکا رہے (کھلی ضرورت یہ کہ خوراک اور سواری کا خرچ نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بلا معقول عذر مکہ جانے اور حج کرنے سے باز رہے)۔

انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ فَقَضَى حَاجَتَهُ - میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک کام کے لئے چلا، انھوں نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی پاخانہ کیا)۔

إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کے کام میں رہ گئے (آپؐ کے ساتھ نہ جاسکے وہ کام یہ تھا کہ آپؐ کی صاحبزادی بیمار تھیں لہذا آپؐ حضرت عثمانؓ کو مدینہ ہی میں چھوڑ گئے ان کی تیمارداری کے لئے اور غزوہ میں ساتھ نہ لیا)۔

لَا يَخْرُجُ إِلَّا لِحَاجَةٍ - اعتکاف کرنے والا حاجت ہی کے لئے نکلے (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ)۔

أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ - تم کو حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے (حاجت عام ہے ہر ایک ضرورت کو شامل ہے اور بعض نے اس کو پاخانہ سے خاص کیا ہے۔ میں کہتا ہوں اور بھی ایسی ضرورتیں ہیں کہ ان کی وجہ سے عورتوں کو گھر سے نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی سودا لانے والا نہ ہو اور بھوک پیاس لگے یا گھر میں آگ لگ جائے یا کوئی دشمن ایسا آجائے جس سے بھاگنے کی ضرورت پڑے، مثلاً چور سانپ، اژدہا وغیرہ)۔

قَامَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَاتَى حَاجَتَهُ - آنحضرتؐ رات کو اٹھے اور رفع حاجت کے لئے گئے (زہری نے کہا حاجت سے پیشاب پاخانہ مراد ہے)۔

كَانَ إِذَا أَرَادَ قِضَاءَ الْحَاجَةِ - آپ جب پاخانہ کرنا چاہتے۔

حَوْذٌ - گھیر لینا، محافظت کرنا، جلد چلانا۔

فَمَنْ فَرَّغَ لَهَا قَلْبَهُ وَحَادَ عَلَيْهَا بِحَدُودِهَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ - جو شخص نماز کے لئے اپنے دل کو (دنیا کے خیالوں اور وسوسوں سے) خالی کرے اور نماز پر تمام شرائط اور آداب کے

ساتھ محافظت کرے وہ مومن ہے۔

كَانَ وَاللَّهِ أَحْوَذِيًّا - خدا کی قسم! حضرت عمرؓ بڑے دانش مند سیاسی آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے)۔

إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ - (جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں جماعت سے نماز نہ ہو) تو شیطان ان پر غالب آ گیا ہے۔

أَغْبَطُ النَّاسِ الْمُؤْمِنُ الْخَفِيفُ الْحَاذِ - سب سے زیادہ رشک کے قابل وہ مسلمان ہے جو ہلکی پیٹھ رکھتا ہو (زیادہ اہل و عیال کا بوجھ نہ رکھتا ہو) فراغت قلب کے ساتھ ایک گوشہ میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتا ہو۔

آں کسی کہ بخانہ نیم نانے دارد

در گوشہ شہر آشیانے دارد

نہ خادم کس بود نہ مخدوم کے

انصاف بکن کہ چہ خوش جہانے دارد

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ فِيهِ الرَّجُلُ نَحْفَةً الْحَاذِ كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ أَبُو الْعَشْرَةِ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا اس آدمی پر رشک کریں گے جس کی پیٹھ ہلکی ہوگی (جو زیادہ ذمہ داریاں اور اہل و عیال نہ رکھتا ہوگا)۔ جیسے ان دنوں میں اس پر رشک کرتے ہیں جو دس بچوں کا باپ ہو۔

غَمِيرٌ حَوْذَانٌ - حوذان سے ڈھکا ہوا (حوذان ایک بھاجی ہے جس کے پھول زرد ہوتے ہیں)۔

حَوْرٌ - لوٹنا، ترقی کے بعد تنزل، اینڈ ہونا (جس مال کی نکاسی نہ ہو) حیران ہونا، دھونا، سفید کرنا۔

حَوْرٌ - آنکھ کی سفیدی اور سیاہی خوب گہری ہونا یا کالی آنکھ ہونا (اس سے حَوْرٌ ہے جو جمع ہے حَوْرَاءُ کی یعنی کالی آنکھ والیاں)۔

الْزُبَيْرُ ابْنُ عَمَّتِي وَ حَوَارِيٌّ مِنْ أُمَّتِي - زبیرؓ میرے پھوپھی کے بیٹے ہیں اور میرے حواری ہیں میری امت میں

(حواری کے معنی خاص دوست اور مددگار جیسے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو بھی حواری کہتے تھے)۔ بعض نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو حواری اس لئے کہتے تھے کہ وہ دھوبی تھے کپڑوں کو سفید کرتے تھے۔ بعض نے کہا وہ رئیس تھے ہمیشہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے بعض نے کہا اس لئے کہ وہ لوگوں کے دل سفید یعنی نورانی کیا کرتے تھے)۔

الْخُبْرُ الْحَوَارِيُّ - سفید میدہ کی روٹی (محیط میں ہے کہ حَوَارِيُّ سفید سفید (نہا یہ میں ہے جو کئی بار چھانا جائے)۔

إِلَّا كَانَ لَهُ أَصْحَابٌ مِّنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ - حواری اور اصحاب کے ایک معنی ہیں یعنی رفیق ساتھی اور مددگار۔

النَّقِيُّ الْحَوَارِيُّ - میدہ سفید۔

حَوْرَانِيَّةٌ - ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں۔

حَوَارِيَّاتٌ - گوری سفید عورتیں۔

تَحَاوَرٌ اور مُحَاوَرَةٌ - آپس میں گفت و شنید کرنا، دویا زیادہ آدمیوں کا۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحَوْرِ الْعَيْنِ - بہشت میں کالی آنکھ والی عورتوں کا جگمگٹھا (جمع) ہے۔

تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ - ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں بڑھاؤ کے بعد گھٹاؤ سے (عزت میں ہو یا مال و متاع میں یا اہل و عیال میں)۔ بعض نے کہا کام بن کر بگڑ جانے سے یا جماعت میں شریک ہو کر پھر نکل جانے سے۔ اصل میں۔

حَوْرٌ بَعْدَ الْكُورِ کہتے ہیں عمامہ باندھ کر پھر توڑنے کو۔ ایک روایت میں بَعْدَ الْكُورِ ہے مطلب وہی ہے۔

حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا إِنَّا كُمَا بِحَوْرٍ مَّا بَعَثْتُمَا بِهِ - جب تک تمہارے بیٹے جس کے لئے تم نے ان کو بھیجا ہے اس کا جواب لے کر آئیں (پانا امید ہو کر آ جائیں)۔

يُوشِكُ أَنْ يُرَى الرَّجُلُ مِنْ شَبَجِ الْمُسْلِمِينَ قَرَأَ

۱۔ جو شخص گھر میں آدھاناں رکھتا ہو اور شہر کے کسی کنارے اس کی رہائش بھی ہو اور وہ کسی کا خادم ہو نہ مخدوم تو انصاف سے بتاؤ پھر اس سے بھی خوش قسمت کوئی ہو سکتا ہے؟ (م)

لے لے۔ اے اللہ! ایسے لوگوں سے بچائے رکھا۔ یہ دجال کے پیش خیمہ ہیں اور عنقریب دنیا میں دجال آنے والا ہے۔

لَوْ عَيَّرْتُ رَجُلًا بِالْوَضْعِ لَخَشِيتُ أَنْ يُحْوَِرَ بَنِي دَاوُدَ۔ اگر میں کسی شخص کو کمینہ کہہ کر گالی دوں تو مجھ کو ڈر ہے کہ اس کی برائی خود مجھ پر ہی لوٹ آئے (میں ہی کمینہ ہو جاؤں)۔
ظَنَّ أَنْ لَنْ يُحْوَِرَ۔ وہ سمجھا کہ قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

كَوَى أَسْعَدَ عَلَى عَاتِقِهِ حَوْرَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرادہ کو گول داغ لگایا ان کے کندھے پر۔

فَحَوْرَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيدَةٍ۔ آنحضرتؐ نے ایک لوہے کو پھیرا اور پھر وہیں لے آئے تو داغ دائرہ کی شکل میں گول بن گیا اسی سے ہے حور یعنی وہ خط جس پر کوئی چیز گھومتی ہے۔

وَفِي رُكْبَتَيْهِ حَوْرَاءَ۔ (آنحضرتؐ کو جب ابو جہل کے مارے جانے کی خبر دی گئی تو آپؐ نے فرمایا میں نے جب دیکھا تھا) تو اس کے دونوں گھٹنوں پر ایک سفید داغ تھا (قاعدہ ہے کہ داغ کا مقام سفید پڑ جاتا ہے) لوگوں نے دیکھا تو وہ داغ اس کے گھٹنوں پر موجود تھا۔

وَالْكَبْشُ الْحَوْرِيُّ۔ اور سفید مینڈھا (جو دوسرے برس میں لگا ہو کیونکہ یہ عمدہ مال ہوتا ہے جو زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا)۔

دَغٌ مُحَاوَرَةٌ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ۔ جس شخص میں عقل نہ ہو اس سے گفتگو مت کر۔

فَلَمْ يُحْوَِرْ لِلْحُسَيْنِ۔ اس نے امام حسینؑ کو کوئی جواب نہیں دیا (یہ آخار سے نکلا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

كَلَّمْتُهُ فَمَا أَخَارَ جَوَابًا۔ میں نے اس سے بات کی لیکن اس نے جواب ہی نہیں دیا۔

حَوَارٍ۔ اونٹنی کا بچہ جب تک اپنی ماں کے ساتھ رہے جب ماں سے جدا ہو جائے تو اس کو فصیل کہیں گے۔

حُورٌ۔ ہلاکت (یہ جمع ہے حائر کی یا حور اور حوراء کی)۔

الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَهُ وَابْدَأَهُ لَا يُحْوَِرُ فَيُكْمِ إِلَّا كَمَا يُحْوَِرُ صَاحِبُ الْحِمَارِ الْمَيِّتِ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمانوں کے بڑے خاندان سے ایک شخص کو دیکھو گے جس نے قرآن آنحضرتؐ کی زبان پر پڑھا ہوگا وہ اس کو دوبارہ پڑھے گا اور پڑھائے گا لیکن کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا۔ نہ تم کو کچھ فائدہ دے گا جیسے مردار گدھے کا مالک مردار گدھے سے کوئی فائدہ نہیں کما سکتا۔

فَلَمْ يُحْوَِرْ جَوَابًا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔
مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ حَارَ عَلَيْهِ۔ جو شخص دوسرے شخص کو کافر کہے حالانکہ وہ کافر نہ ہو تو کہنے والے پر کفر لوٹ آئے گا۔ دوسری روایت میں یوں ہے۔

فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا۔ یعنی دونوں میں سے ایک کافر ہو چکا (جس شخص کو کافر کہا وہ اگر حقیقتاً کافر ہے ورنہ کہنے والا اس

حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہئے جو ذرا سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر یا مشرک کہہ دیتے ہیں جب تک اچھی طرح کفر اور شرک کا یقین نہ ہو کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر نہ کہنا چاہئے۔ اہل

حدیث نے اس باب میں بڑی احتیاط کی ہے اور اہل قبلہ یعنی روافض، خوارج، معتزلہ وغیرہم کی تکفیر نہیں کی۔ نووی نے کہا یہ

حدیث اس شخص پر محمول ہے جو مسلمان کو کافر کہنا درست سمجھے ایسا شخص سو کافر ہو چکا۔ یا مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر مسلمان کو کافر

کہنے کا گناہ لوٹ آئے گا اور ایک عیب اس پر لگ جائے گا۔ مؤلف کہتا ہے جو شخص اصول اسلام کا منکر ہو مثلاً ملائکہ جن اور

شیاطین یا حشر اجساد یا معجزات انبیاء یا بہشت یا دوزخ کا یا آیات قرآنی کی ایسی تاویلیں کرے جیسے باطنیہ لوگ کیا کرتے تھے۔

مثلاً شیطان سے قوت بہیمیہ مراد لے اور فرشتے سے قوت ملکیہ اور درفت سے شہوت نفس تو ایسا شخص بالاتفاق کافر ہے اور اس

کے بارے میں جو شک کرے یا اس کو اہل قبلہ میں سے قرار دے وہ بھی کافر ہے۔ اس پر تمام سلف کا اجماع ہے اور ہمارے زمانہ

میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا ہے جس کو نیچری کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو حدیث شریف کو واجب العمل نہ سمجھے بلکہ

تمام احادیث کو ناقابل اعتبار خیال کر کے صرف قرآن شریف کو

حَوْزٌ - جمع کرنا، ملا لینا، تیز ہانکنا یا نرم ہانکنا، آہستہ چلنا، مالک ہونا، جماع کرنا۔

إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ جَمِيعُ الْأَمَامَةِ كَانَ يَحَوْزُ الْمُسْلِمِينَ - ایک مشرک جو پورا ہتھیار بند تھا مسلمانوں کو ہانک رہا تھا (ان کا پیچھا کر رہا تھا)۔

إِلَّا نُمَّ حَوَازُ الْقُلُوبِ - گناہ دلوں کو سمیٹ لیتا ہے ان پر غالب آ جاتا ہے، ان کا مالک بن جاتا ہے (نہا یہ میں ہے کہ شمر نے اس حدیث کو اسی طرح بہ تشدید وادّٰ روایت کیا ہے اور مشہور حَوَازُ الْقُلُوبِ ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

فَتَحَوْزَ كُلُّ مَنَّهُمْ فَصَلَّى صَلَوةً خَفِيفَةً - ان میں سے ہر شخص الگ الگ ہو گیا اور ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی (ایک روایت میں فَتَحَوْزَ ہے، یعنی جیم معجمہ ہے، یعنی جلدی جلدی ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی)۔

فَحَوْزَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ - میرے بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا (ایک روایت میں فَجَوَزَ ہے)۔

وَمَا يُؤْمِنُكَ أَنْ يَكُونَ بَلَاءٌ أَوْ تَحَوْزَ - (یہ حضرت عمرؓ نے خندق کے دن حضرت عائشہؓ سے کہا) تم کو کیا اطمینان ہے آج کوئی بلا آئے یا لوگ ایک طرف کو چل دیں)۔

وَقَدْ انْحَاَزَ عَلَى حَلَقَةٍ نَشِبَتْ فِي جَرَا حَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ - ابو عبیدہ ایک زرہ کے چھلہ پر اوندھے ہو گئے، جو احد کے دن آنحضرتؐ کے زخم میں گھس گیا تھا (پوری طاقت سے دانتوں سے پکڑ کر اس کو باہر نکالا)۔

كَانَ وَاللَّهِ أَحْوَزِيًّا - قسم خدا کی حضرت عمرؓ بڑے دانش مند پولیٹیکل آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا)۔ ایک روایت میں أَحْوَذِيًّا ہے ذال معجمہ سے)۔

فَحَمَى حَوْزَةَ الْإِسْلَامِ - انہوں نے اسلام کے ناکوں کو محفوظ کیا (یعنی حدود اور نواحی کو) عرب لوگ کہتے ہیں - فَلَانٌ مَّانِعٌ لِّحَوْزَتِهِ - وہ اپنی حد کا محافظ ہے یا اپنی جائیداد کا۔

فَمَا تَحَوْزَ لَهُ مَنُ فِرَاشِهِ - (آنحضرتؐ عبد اللہ بن رواحہؓ کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے) آپ ان کے بستر سے نہیں سرکے (صدر مقام سے نہیں ہٹے کیونکہ بیمار کی عیادت میں یہی سنت ہے کہ اس کو تکلیف نہ ہو)۔ اگر آپ علیحدہ جا کر بیٹھتے تو عبد اللہ بن رواحہ کو اپنا بستر چھوڑ کر وہاں آنا پڑتا)۔

وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ قَدْ حَاَزَهَا - آپ صفیہؓ کو لے کر آئے ان کو چن لیا (مال غنیمت میں سے)۔

مَا أَحْتَازَهَا دُونُكُمْ - آپ نے اس مال کو خاص اپنے لئے نہیں جوڑا (بلکہ تمہارے لئے ہی رکھا)۔

تَحَوْزُ الْمَرْأَةُ ثُلُثَ مِيرَاثِ عَتِيقِهَا وَ لَقِيطِهَا - عورت اپنے آزاد کئے ہوئے بردے کے اور جس کو اس نے رستہ میں پڑا پا کر پال لیا ہو اس کے تہائی مال کی مستحق ہوگی (فتنی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے)۔

حَتَّى تَحَوْزَهُ إِلَى رَحْلِكَ - یہاں تک کہ تو اس کو اپنی فرودگاہ پر لے جائے (اپنے ٹھکانے اور رہنے کے مقام پر)۔

مَا حَوْزُنَا - ہمارا ٹھکانا کہاں ہے؟ (جہاں کا قصد ہے)۔

الْإِمَامُ مِنَّا مَنْ مَنَعَ حَوْزَتَهُ - امام ہم لوگوں میں وہ ہے جو اپنے ملک کو محفوظ رکھے (یعنی اسلامی ملکوں کو کافروں سے بچائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے)۔

حَيِزٌ - مکان یا اس کے متعلقات اور جوانب۔

إِنْخَاذُ عَنْهُ - اس سے عدل کیا۔

حَوْزِيٌّ - عقلمند، سیاسی، مدبر۔

حَوْسٌ - گھومنا، ڈھونڈنا، گھس جانا (جیسے جَوْسٌ ہے)۔

حَوْسٌ - بہادر ہونا۔

تَحَوْسٌ - بہادری کرنا۔

فَحَاسُوا الْعَدُوَّ ضَرْبًا - دشمن کو گھس گھس کر ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارا، یا پے درپے ان پر مار لگائی (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

رَجُلٌ أَحْوَسٌ - بہادر آدمی۔

تَحَوُّشٌ - علیحدہ ہو جانا، شرم کرنا۔

تَحَاوُّشٌ - بچ میں کرنا۔

اِنْحِیَاشٌ - جمع ہونا، بھاگ جانا، پرواہ کرنا۔

وَلَمْ يَتَّبِعْ حَوْشِيَّ الْكَلَامِ - وحشی اور مشکل کام کے پیچھے نہیں لگا (بعض نے کہا یہ وحش کی طرف منسوب ہے جو جنوں کا شہر ہے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

رَجُلٌ حَوْشِيٌّ الْفُؤَادِ - یہ وحشی دل کا آدمی ہے۔

مَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَقْتُلُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَنْحَاشُ لِمُؤْمِنِهِمْ - جو شخص میری امت کے لوگوں کو مارنے کے لئے نکلے نہ اچھے کو چھوڑے نہ برے کو اور مومن کے مارنے سے نہ گھبرائے یا اس سے نہ بھاگے (بلا تحقیق و تفتیش مسلمانوں کا قتل شروع کر دے)۔

وَإِذَا بَيَّاضُ يَنْحَاشُ مَنِيٍّ وَ اِنْحَاشٌ مِنْهُ - یکا یک ہی ایک سفیدی معلوم ہوئی، وہ مجھ سے بھاگ رہی تھی میں اس سے بھاگ رہا تھا۔

إِذَا عِنْدَهُ وَلَدَانِ فَهُوَ يَحْوِشُهُمْ وَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ - اس کے پاس بچے ہیں، وہ ان کو جمع کر رہا ہے ان کی اصلاح کر رہا ہے۔

إِنَّ رَجُلَيْنِ أَصَابَا صَيْدًا أَقْتَلَهُ أَحَدُهُمَا وَ أَحَاشُهُ الْآخَرُ عَلَيْهِ - دو شخصوں نے ایک شکار پکڑا، ایک نے تو اس کو قتل کیا اور دوسرے نے اس کو قاتل کی طرف بھگایا (گھیر کر اس کے پاس لایا)۔

رَأَى كَلْبًا فَقَالَ أَحْيِشُوهُ عَلَيَّ - ایک کتا دیکھا تو کہا اس کو گھیر کر میرے پاس لاؤ!۔

قُلْ اِنْحِیَاشُهُ - اس کا حرکت کرنا اور تصرف کرنا کم ہو گیا۔

فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ - میں نے اس میں علیحدگی اور شرم دیکھی یا فطرت اور دانائی (نہا یہ میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں)۔

اِحْتَوَشَ الْقَوْمُ عَلَى فَلَانٍ - جب اس کو اپنے بچ

بَلْ تَحَوُّسُكَ فِتْنَةٌ - فتنہ تجھ کو اپنے اوپر چڑھالے گا، تجھ سے مل جائے گا (یہ حضرت عمرؓ نے ابوالعدیس سے کہا)۔

رَأَى فُلَانًا وَهُوَ يَخْطُبُ امْرَأَةً تَحْوُسُ الرِّجَالَ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دے رہا تھا جو مردوں میں گھومتی رہتی (اس پر بدکاری کا قوی گمان تھا)۔

أَلَمْ أَرَجَارِيَةَ أَخِيكَ تَحْوُسُ النَّاسِ - کیا میں نے تیرے بھائی کی لونڈی کو نہیں دیکھا جو مردوں میں گھستی پھرتی ہے (ان کے ساتھ خلا ملا کرتی ہے)۔ یہ حضرت عمرؓ نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے فرمایا (ایک روایت میں تَحْوُسُ النَّاسِ ہے جیم معجم سے، معنی وہی ہیں)۔

وَإِنَّهُ يَحْوُسُ ذُرَارِيَهُمْ - دجال ان کے بال بچوں میں گھس پڑے گا۔

فَجَعَلَ فَتًى مِنْهُمْ يَتَحَوَّسُ فِي كَلَامِهِ فَقَالَ كَبِّرُوا كَبِّرُوا - (حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کے پاس کچھ لوگ آئے) ان میں سے ایک جوان شخص بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے لگا (حالانکہ اس سے زیادہ بزرگ لوگ ان میں موجود تھے) عمر بن عبدالعزیزؓ نے کہا: بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو (بزرگوں کو بات کرنے دو!)۔

عَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّسَ الْقَوْمِ - میں نے اس میں قوم کی بہادری اور جرأت دیکھی (ایک روایت میں تَحَوُّشٌ ہے شین معجم سے)۔

يَتَحَوَّسُ وَيَتَمَكِّثُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا - مرد (جب صحبت کرے) تو عورت سے اچھی طرح اختلاط کرے اور ٹھہرا رہے (انزال کو روکے) تاکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی انزال ہو (ورنہ عورت کی خواہش پوری نہ ہوگی)۔

حَوْشٌ - چار طرف سے آنا، جمع کرنا، ہانکنا۔

تَحْوِيشٌ - جمع کرنا۔

مَحَاوِشَةٌ - ترغیب، تحریریں۔

میں کر لیں (اور تَحَوُّشُوا یعنی علیحدہ ہو گئے ہٹ گئے)۔
حَاشَ لِلّٰہِ - بہ معنی معاذ اللہ یعنی اللہ پاک ہے۔ اس
قیاس پر حَاشَ لَکَ نہیں کہتے بلکہ حَاشَاکَ اور حَاشَا لَکَ
کہتے ہیں۔

كَانَ يُصَلِّي فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ - آنحضرتؐ مقام
ابراہیم کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے (حاشیہ ہر ایک چیز کا
کنارہ اسی سے ہے حاشیۃ الثوب اور حاشیۃ الكتاب اور
حاشیۃ النسب چچا اور ان کی اولاد)۔

مَنْ تَلِنَ حَاشِيَتَهُ يَعْرِفُ صَدِيقَهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةُ -
جس کا حاشیہ نرم ہوگا اس کا دوست اس کی محبت پہنچانے کا۔

مَرِئِي نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ أَنْ يَسْتَنْجِينَ بِالْمَاءِ
وَيُبَالِغْنَ فَإِنَّهُ مُطَهَّرٌ لِلْحَوَاشِي وَ مُذْهَبٌ لِلْبَوَاسِيرِ -
مسلمان عورتوں سے کہہ کہ پانی سے استنجا کریں اور اچھی طرح
کریں کیونکہ پانی مقعد کے کناروں کو صاف کر دیتا ہے بوا سیر کو
دور کرتا ہے (جب مقعد کے کنارے خوب صاف نہیں کئے
جاتے تو مادہ کی عفونت کی وجہ سے بوا سیر کی بیماری پیدا ہوتی
ہے)۔

خُذْ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ - زکوٰۃ میں چھوٹے جانور
لے (جیسے ابن مخاض اور ابن لبون)۔

إِنَّ اللَّهَ لَيُرِيدُ عَذَابَ أَهْلِ الْأَرْضِ لَا يُحَاشِي
مِنْهُمْ أَحَدًا - اللہ تعالیٰ زمین والوں کو عذاب دینا چاہتا ہے
ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا۔

مُحَاشَاةٌ - مستثنیٰ کرنا نکال ڈالنا۔
حَوْضٌ - سینا، گرد پھرنا، تنگی کرنا، تنگ ہونا۔

ثُمَّ قَالَ حُصَّةٌ - پھر (درزی سے) کہا اس کو سی دے۔
كُلَّمَا حِصَّتْ مِنْ جَانِبٍ تَهْتَكُ مِنْ الْخَوِّ -
جب ایک طرف سے سیا جاتا ہے تو دوسری طرف سے پھٹ جاتا
ہے۔

حَوْصَاءٌ - ایک مقام کا نام ہے وادی القرئی اور تبوک
کے درمیان۔ آنحضرتؐ تبوک کو جاتے وقت وہاں ٹھہرے تھے
ابن اسحاق نے کہا یہ ضاد مجملہ سے ہے۔

عَيْنٌ حَوْصَاءٌ - تنگ آنکھ۔

حَوْضٌ - آنکھ کی تنگی۔

حَوْصَلَةٌ - پرندے کا معدہ (پوٹا) پیٹ کے نیچے کا حصہ
مثانہ تک۔

يُخَضِّبُونَ بِهَذَا كَحَوَاصِلِ الْحِمَامِ - وہ کبوتر کے
پوٹوں کی طرح (کالا) خضاب کریں گے (اس حدیث سے
بعض نے کالا خضاب مکر وہ رکھا ہے)۔
حَوْضٌ - حوض بنانا، جمع کرنا۔

تَحْوِيضٌ - گرد گھومنا۔

اسْتَحْوَضَ - جمع ہونا، حوض بنانا۔

لَمَّا ظَهَرَ لَهَا مَاءُ زَمْزَمَ جَعَلَتْ تَحْوِضُهُ - حضرت
ہاجرہ کے سامنے جب زمزم کا پانی نمودار ہوا تو وہ اس کا حوض
بنانے لگیں (اس خیال سے کہ کہیں پانی بہہ کر ختم نہ ہو جائے)
ایک روایت میں تَحْوِطُهُ ہے یعنی اس کے گرد مینڈ اٹھانے
لگیں۔

فَتَحْفَنُ - چلو بھر بھر کر لینے لگیں (ایک میں فتحفن ہے
یعنی گڑھا کھودنے لگیں)۔

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا - قیامت کے دن ہر پیغمبر (اور
اس کی امت کے لئے) ایک حوض ہوگا۔

مَنْبَرِيٌّ عَلَى حَوْضِي - قیامت کے دن میرا یہ منبر
حوض کوثر پر رکھ دیا جائے گا (یا حوض پر ایک منبر رکھا جائے گا میں
اس پر بیٹھوں گا)۔

حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ - میرا حوض قیامت کے دن
ایک مہینے کی راہ تک ہوگا۔

إِنْ لَمْ تَجِدْ مَوْضِعًا فَلَا تُجَاوِزِ الْحَيَاضَ عِنْدَ
وَادِي مُحَسِّرٍ - اگر کہیں جگہ نہ ملے تو وادی محسر کے حوضوں
سے آگے مت بڑھ۔

أَنَا ابْنُ ذِي الْحَوْضَيْنِ - (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے)
میں دو حوض والوں کا بیٹا ہوں (یعنی عبدالمطلب اور ہاشم کا)
دونوں قحط کے زمانہ میں غریبوں کے لئے کھانے کا حوض بنایا
کرتے تھے)۔

حَوْضُ الْحِمَارِ - (گالی ہے) یعنی بودانا مرد!

حَوْطٌ - حفاظت کرنا - بچانا، خاطر داری کرنا -

حَاطٌ - اترنا -

حُطٌ حُطٌ - خیال رکھ، حفاظت کر -

تَحْوِیْطٌ - دیوار بنانا گردا گرد -

إِحَاطَةٌ - گھیر لینا -

أَحِيطَ بِهِ - ہلاک ہوا -

مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِكَ يَعْنِي أَبَا طَالِبٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحْوَطُكَ وَ يَغْضَبُ لَكَ - آپ اپنے چچا ابوطالب کے کیا کام آئے؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے (کافروں کی ایذا سے آپ کو بچاتے تھے) آپ کی وجہ سے غصہ کرتے (بلکہ لڑنے کے لئے مستعد ہوتے - چنانچہ اپنے قصیدہ میں کفار قریش کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں ”تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم محمد کو یونہی حوالے کر دیں گے ابھی تو ہم نے ان کے لئے تیر اور برچھے نہیں چلائے۔“)

وَتَحِيطُ دَعْوَتُهُ مِنْ وَرَائِهِمْ - اس کی دعائے طرف سے ان کو گھیر لے گی -

حَاطَهُ اور أَحَاطَ بِهِ - اس کو گھیر لیا -

أَحْطْتُ بِهِ عِلْمًا - میں اس کو خوب جانتا ہوں -

وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا - اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم سے گھیر لیا ہے (یعنی ہر چیز کو خوب بہ طور کمال جانتا ہے) -

فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَ عَلَيْهِ خَمِيصَةٌ - دیکھا تو آپ ایک باغ میں ہیں ایک کمل اوڑھے ہوئے -

حَائِطٌ - اس باغ کو کہتے ہیں جس کے گرد حصار کی دیوار ہو - اس کی جمع حَوَائِطُ ہے -

عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ - دن کو باغ والے اپنے باغوں کی خود حفاظت کریں (ان کو جانوروں سے بچائیں، جانوروں والے ذمہ دار نہ ہوں گے - البتہ رات کو جانور والوں پر لازم ہے کہ اپنے جانوروں کو روک کر رکھیں کسی کے باغ یا کھیت میں نہ جانے دیں، ورنہ نقصان کا بدلہ دینا ہو

گا) -

يَحْوَطُهُمْ بِنَصِيحَةٍ - خلوص کے ساتھ ان کی نگہبانی کرے -

وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي - میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا -
خُذْ بِالْحَائِطَةِ لِدَيْنِكَ - اپنے دین کے کاموں میں احتیاط پر عمل کر (مثلاً ایک کام کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف ہے تو اس کا نہ کرنا یہی احتیاط ہے مثلاً مس ذکر سے وضو ٹوٹنے میں اختلاف ہے تو دوبارہ وضو کر لینا یہی احتیاط ہے) -
أَنَا أَحْوَطُ حَوْلَهُ - میں تو اس کے گرد پھر رہا ہوں (یعنی اسی فکر میں ہوں) -

وَأَجْعَلُنِي فِي حَيَاطَتِكَ - مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھ -

حَيَاطَةُ الْإِسْلَامِ - اسلام کی حفاظت -

كُنْتُ أَحْوَطُهُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - میں آنحضرتؐ کے لئے ان کی حفاظت کرتا تھا -

هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ حِيطَةً مِنْ وَرَائِهِ - آدمی کے کہنے والے اس کو سب لوگوں سے زیادہ ہر طرف سے بچانے والے ہیں -

وَهُوَ يَعْمَلُ فِي حَائِطٍ لَهُ - امام عبد اللہ اپنے ایک باغ میں کام کر رہے تھے -

حَائِطٌ - اصل میں حَاوِطٌ تھا وادیا ہو گئی اور یاء کو ہمزہ سے بدل دیا - اس کی جمع حِيطَانٌ بھی آئی ہے -

الْإِحْتِبَاءُ حِيطَانُ الْعَرَبِ - گوٹ مار کر بیٹھنا (جیسے عرب کے لوگ بیٹھا کرتے ہیں کہ ہاتھوں کو دونوں پنڈلیوں پر حلقہ کر لیتے ہیں یا ایک کپڑے سے دونوں پنڈلیاں کمر پر سے لے جا کر باندھ لیتے ہیں) عربوں کی دیواریں ہیں (جس طرح دیوار سے ٹیک لگا کر آدمی بیٹھتے ہیں تقریباً اسی طرح اس میں بھی ٹیک ہو جاتی ہے، گویا زمین کی کرسی ہے) -

كَانَ لِفَاطِمَةَ سَبْعُ حَوَائِطٍ - حضرت فاطمہؑ کے سات باغ تھے -

بَحْرٌ مُحِيطٌ - بحر اوقیانوس -

خَوْف - کنارے پر ڈال دینا، خبر گیری کرنا، حاجت پوری کرنا۔

سُلِطَ عَلَيْهِمْ مَوْتُ طَاعُونَ يَخَوْفُ الْقُلُوبَ - ان پر طاعون کی ایسی موت ڈالی جائے گی جو دلوں کو ہلا دے گی (خوف کی وجہ سے بھاگنے لگیں گے) یہ خافہ سے نکلا ہے بہ معنی جانب اور کنارہ۔ اس کی جمع خافات بہ تشدید فا اور خاف آتی ہے۔ بعض نے يَخَوْفُ الْقُلُوبَ باب تفصیل سے روایت کیا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے۔

سُلِطَ عَلَيْهِمْ طَاعُونَ يَخَوْفُ الْقُلُوبَ - یعنی ان پر ایک شیطان مسلط کیا جائے گا جو دلوں کو ہلا دے گا۔

خَوْفُ الْقُلُوبِ وَ خَوْفُهَا - دلوں کو ہلا دیا اور ڈرا دیا۔

لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ نَزَلَ النَّاسُ خَافَةَ الْإِسْلَامِ - جب حضرت عمر قتل کئے گئے تو لوگ اسلام کے کنارے پر جا اترے (یعنی مسلمانوں پر ہر چہار طرف سے مصیبتیں آنا شروع ہوئیں حضرت عمر کی ذات کیا تھی گویا مسلمانوں کا بچاؤ تھی)۔

كَانَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ فِي الْبَحْرِ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى مِخَافِ السَّفِينَةِ فَدَفَعَهُ عُمَارَةُ - عمارہ بن ولید اور عمرو بن العاص دونوں سمندر میں سوار ہوئے عمرو کشتی کے کنارے پر بیٹھے تھے عمارہ نے کیا کیا ان کو دھکیل دیا۔ (ایک روایت میں مِنْجَافِ ہے)۔

تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَى خَوْفٍ - جب آنحضرت نے مجھ سے نکاح کیا اس وقت میں خوف پہنے تھی (خوف وہ کپڑا جس میں آستینیں نہیں ہوتیں چھوٹی پچیاں اس کو پہنتی ہیں۔ بعض نے کہا چمڑے کے تسموں کو ملا کر لڑکی کو کپڑوں کے اوپر پہناتے ہیں اسی کا نام خوف ہے محیط میں ہے کہ چمڑے کے چار چار انگل کے تسمہ بنا کر اس بچی کو پہناتے ہیں جو جوان نہ ہوئی ہو اس کو خوف کہتے ہیں۔ مطلب حضرت عائشہ کا یہ ہے کہ میں نکاح کے وقت بہت کم سن تھی)۔

خَافَتُهُ قَبَابُ اللَّوْلُو - اس حوض کے دونوں کناروں پر موتی کے قباہ ہیں۔

فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتِهِ - وہ اس کے دونوں کناروں پر اگیں گے (نشوونما پائیں گے)۔

عَلَيْكُمْ بِخَافَاتِ الطَّرِيقِ - عورتو! تم راستہ کے کنارے کنارے چلنا لازم کرلو! (تا کہ مردوں سے مڈ بھیڑ نہ ہو)۔

خَوْق - جھاڑنا، ملنا، چکنا کرنا۔

خَاقِ بِهِ - اس کو گھیر لیا۔

تَخَوِّقٌ - تنگ کرنا، ٹیڑھا کرنا، کاٹ دینا۔

خَوَاقَةٌ - کوڑا کچرا۔

سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا مَخْوَقَةً رُؤُسُهُمْ - (ابو بکر صدیق نے جب مجاہدین کو شام کی طرف روانہ کیا تو کہا) تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے سر بیچ میں سے منڈے ہوں گے (یعنی گول گردے کی طرح چار طرف بال بیچ میں سے صاف چکنے)۔

خَوْلٌ - گھومنا، گزرنا، پورا ہونا، بدل جانا، ٹیڑھا ہونا۔ ہوشیاری، قوت، قدرت، گردا گرد سال، بچاؤ، حیلہ۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - (یہاں حَوْلُ کے معنی حرکت کے ہیں) یعنی حرکت اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے (بعض نے کہا یہ حِيلَةٌ سے ہے یعنی برائی دفع کرنے کا حیلہ اور بھلائی حاصل کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ مؤلف کہتا ہے اس کلمہ کی شرح خود حدیث میں موجود ہے۔ یعنی گناہ سے بچنا اور نیکی کی قدرت ہونا اللہ ہی کی توفیق سے ہے)۔

اللَّهُمَّ بِكَ أَصُولُ وَ بِكَ أَحُولُ - یا اللہ! تیری ہی مدد سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (دشمن کو) دفع کرتا ہوں (یا حرکت کرتا ہوں یا حیلہ کرتا ہوں)۔

بِكَ أَصَاوِلُ وَ بِكَ أَحَاوِلُ - اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

وَنَسْتَجِیْلُ الْجَهَامَ - اور ہم ابر کی حرکت کو دیکھتے رہتے ہیں (ایک روایت میں نَسْتَجِیْلُ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

حَائِل - وہ عورت جس کو حمل نہ ہو۔

حَائِل - وہ عورت جس کو حمل ہو۔

إِنَّ جِبْرِيلَ أَخَذَ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَأَدْخَلَ
فَافِرْعَوْنَ - حضرت جبریل نے کیا کیا (جب فرعون غرق ہوا)
سمندر کی کچھڑ (نرم نرم مٹی جو تہہ میں ہوتی ہے، بعض نے کہا کالی
کالی کچھڑ) اس کے منہ میں گھسیڑ دی (اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ
اس وقت آہ وزاری کرے اور پروردگار کو اس پر رحم آ جائے)
سبحان اللہ ہمارا مالک جب اس قدر رحم فرمانے والا ہے کہ فرعون
جیسے کافر، گردن کش اور مغرور پر جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا،
اس کے رحم و کرم کی توقع ہوتی ہے تو ہم گنہگار اس کے رحم و کرم
سے کیونکر محروم رہیں گے)۔

حَالُهُ الْمِسْكُ - حوض کوثر کی کچھڑ مشک ہے۔

اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا - یا اللہ ہمارے ارد گرد
جنگلوں اور کھیتوں میں (پانی برسا، ہم پر نہ برسا۔
تُلقِیْ حَوَالَيْنَا - ہمارے ارد گرد برسا۔

حَوَالِيهِ - حَوَالَهُ - حَوَالِيهِ - حَوْلَهُ - سب کے معنی گرد
گرد آس پاس - جوہری نے کہا:

حَوَالِيهِ - بہ کسر لام درست نہیں ہے۔

إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ نَزَلُوا فِي مِثْلِ
حَوْلَاءِ النَّاقَةِ مِنْ ثَمَارٍ مُتَهَدَلَةٍ وَانْهَارٍ مُتَفَجِّرَةٍ - یہ
ہمارے بھائی کوفہ والے ایسے ملک میں اترے ہیں جو اونٹنی کی
حولاء کے مانند ہے، میوے لٹکے ہوئے نہریں بہتی ہوئیں
(”حولاء“ وہ جھلی جس کے اندر زرد پانی ہوتا ہے اوپر سرخ اور
سبز دھاریاں ہوتی ہیں وہ پیدائش کے وقت اونٹنی کے پیٹ سے
بچہ کے ساتھ نکلتی ہے)۔

قَلْبَانِي فَإِنِّكُمَا لَتَقْلِبَانِ حَوْلًا قَلْبًا إِنَّ وُقَى كَيْفَ
النَّارِ - (معاویہ نے مرتے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا) میری
کروٹ بدللو! تم ایسے شخص کو پلٹاؤ گی جو بڑا عاقل زمانہ ساز ہے
اگر وہ آگ کے داغ سے بچایا گیا (یعنی اگر دوزخ کے عذاب
سے نجات ملی تب تو میں بڑا ہنرمند عاقل اور زمانہ ساز آدمی
ہوں اور اگر عذاب میں پڑ گیا تو پھر میری عقلمندی اور زمانہ

فَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ - وہ قلعہ میں جا کر ٹھہرے (یعنی
بھاگ کر اور اپنی جگہ چھوڑ کر) ایک روایت میں فَجَالُوا ہے
جَوَلَانٌ سے۔

إِذَا ثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضَرَاطَ -
جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا اپنے مقام
سے سرک جاتا ہے (یا بھاگنے کی تیاری کرتا ہے)۔

مَنْ أَحَالَ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص اپنا دین بدل دے
(یعنی کفر کو چھوڑ کر اسلام اختیار کر لے) وہ بہشت میں جائے
گا۔

فَاحْتَا لَتَهُمُ الشَّيْطَانُ - شیطانوں نے ان کا حال
بدل ڈالا۔

فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا - پھر وہ ڈول بدل کر چرسہ (بڑا
ڈول) ہو گیا۔

أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَ أَحْوَالٍ - نماز میں تین بار
تبدیلیاں ہوئیں۔

رَأَيْتُ خَذَقَ الْفَيْلِ أَخْضَرَ مُحِيلًا - میں نے ہاتھی
کا لینڈ سبز رنگ بدلتا ہوا دیکھا۔

نَهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِعَظْمِ حَائِلٍ - آنحضرتؐ نے گلی
ہوئی (بوسیدہ) ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

حَائِلٌ - کے معنی متغیر اور مُحِيلٌ جن پر ایک سال گزر چکا
ہو، حَوْلٌ سے ماخوذ ہے، بہ معنی سال۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُلْقِحٍ وَ مُحِيلٍ - تیری
پناہ ہر حاملہ کرنے والے اور ہر بانجھ سے۔

مُحِيلٌ - اس کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہوا۔ عرب
لوگ کہتے ہیں۔

أَحَالَتِ النَّاقَةُ - یعنی اونٹنی خالی ہے (اس کو حمل نہیں
ہے)۔

أَحَالَ الرَّجُلُ إِبْلَةً - اس نے اپنے اونٹوں کو خالی رکھا
(گا بھن نہیں کرایا)۔

وَالشَّاءُ عَاذِبٌ حَيَالٌ - بکریاں گا بھن نہ تھیں (ان کو
حمل نہ تھا)۔

سازی سب بے کار ہے)۔ ایک روایت میں حَوْلًا قُلْبًا آیا ہے معنی وہی ہیں۔

وَكَانَ حَوْلًا قُلْبًا۔ وہ بڑا چتر ازمانہ ساز (زمانہ کے ساتھ نبھا کرنے والا) تھا۔

فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَ يُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔ ان کافروں نے (جب اوجھڑی آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی) ہنسنا اور ایک نے دوسرے پر جھکنا شروع کیا۔

فِي الْأَرْضِ الْمُسْتَحِيلَةِ۔ ٹیڑھی اور ترچھی زمین میں۔

إِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ مَبْنًى۔ میرے اور مسجد کے درمیان سیلاب حائل ہو جاتے ہیں (یعنی جب برسات ہوتی ہے تو میرے اور مسجد کے درمیان پانی کے نالے چلتے ہیں ان کی وجہ سے میں مسجد تک نہیں جاسکتا)۔

الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ۔ ہمارے اور آسمان کی خبر میں جو چیز حائل ہوئی۔

وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيْطَانِ وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ۔ شیطانوں اور آسمان کی خبروں میں روک ہو گئی ہے۔

صَلَوَتَانِ تَحُولَانِ عَنْ وَقْتَيْهِمَا۔ دو نمازیں ہیں جو اپنے وقت معمول (افضل وقت) سے سرکائی جاتی ہیں۔

يُحَوِّلُ الْمَاءَ۔ پانی کو ہٹا رہا تھا (یعنی کنویں سے نکال رہا تھا)۔

كَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقَامَ لَهُ۔ آپ کے آس پاس جو رئیس اور سردار لوگ تھے وہ سب آپ کے مطیع ہو گئے تھے (ایک غسان کا رئیس مطیع نہیں ہوا تھا)۔

حَوْلَ رِذَاءٍ۔ آپ نے استسقاء کی نماز میں چادر کو الٹا (اس طرح سے کہ داہنے ہاتھ میں چادر کا بایاں کنارہ نیچے کا تھا ما اور بائیں ہاتھ میں چادر کا داہنا کنارہ نیچے کا اور پیٹھ کے پیچھے دونوں ہاتھوں کو پلٹا تو جو کنارہ داہنے ہاتھ میں تھا وہ داہنے کندھے پر آ گیا اور جو بائیں ہاتھ میں تھا وہ بائیں کندھے پر آ گیا اور چادر کا داہنا کنارہ بایاں اور بایاں داہنا اوپر کا حصہ نیچے

اور نیچے کا اوپر ہو گیا۔ اس طرح سے چادر کو الٹنے سے دراصل یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ حق تعالیٰ موسم کو بھی اسی طرح پلٹ سکتا ہے اور تعجب ہے حنفیہ پر کہ صحیح حدیث وارد ہونے کے باوجود انہوں نے چادر کا الٹنا استسقاء میں مستحب نہیں رکھا اور اندازہ اور قیاس سے ایک وجہ بیان کر دی ایسی اٹکل پچو باتیں دین میں کیا کام آ سکتی ہیں)۔

يُحَوِّلُ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ۔ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے (یعنی گدھے کی طرح اس کو نادان بنا دے) خطابی نے کہا اگر اس امت میں مسخ ہو سکتا ہے تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول رہ سکتی ہے)۔

يَرْفَعُونَ رُؤُسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ۔ جب مومن اپنا سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ پھر اپنی (اگلی) صورت میں پلٹ گیا ہے (یعنی جس صورت میں پہلے انہوں نے اس کو دیکھا تھا اہل حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے جیسی اس کی ذات مقدس کے لائق ہے اور وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے اور قیامت میں ایک صورت میں ظاہر ہو گا پھر دوسری صورت میں جیسے اس صحیح حدیث سے ثابت ہے اور متکلمین خواہ مخواہ ایسی حدیثوں کی تاویل کے درپے ہو گئے ہیں اور جہمیہ نے تو اس قسم کی حدیثوں کا انکار ہی کر دیا ہے۔ ان کا پیشوا جہم بن صفوان تو قرآن شریف میں بھی تصرف کرنا اور استوا کی آیتیں قرآن سے مٹا ڈالنا چاہتا تھا۔ خذہم اللہ تعالیٰ)۔

حَوَّلَتْ رُسُلِي اللَّيْلَةَ۔ میں نے اپنی بیوی سے گزشتہ رات میں دوسری طرف سے جماع کیا (یعنی دبر میں دخول کیا یا پشت کی طرف سے فرج میں)۔

اللَّهُمَّ ذَا الْحِيلِ الشَّدِيدِ۔ یا اللہ! بڑی طاقت والے۔

أَوْقَدْ فَعَلُوْهَا حَوَّلُوا مَقْعِدِي إِلَى الْقِبْلَةِ۔ (لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے بیان کیا کہ بعض لوگ قبلہ کی طرف شرم گاہ کرنا (پیشاب یا پاخانہ میں) برا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا) سچ! کیا انہوں نے ایسا کیا؟ اچھا میری چوکی قبلہ کی طرف

کردو (معلوم ہوا کہ یہ کراہت صحرا اور میدان میں ہے جہاں پاخانہ کا کوئی مقام بنا ہوا نہ ہو لیکن شہر اور بستی میں یا اس بیت الخلاء میں جو بنا ہوا ہو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

وَتَحَوَّلَ عَافِيَتِكَ - یا اللہ! تیری پناہ تیری تندرستی پلٹ جانے سے (یعنی جو تندرستی اور سلامتی تو نے ہم کو عطا فرما دی ہے اس میں کمی اور انحطاط سے ہم پناہ چاہتے ہیں)۔

حُلْتُ دُونَ النَّفُوسِ - تو آدمی اور اس کے دل کے بچ میں حائل ہے یا تو نے دلوں کے گرد حرکت کی ان کو گھیر لیا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كُنْزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ - لا حول ولا قوۃ الا باللہ بھشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ حَوْلُ کے معنی حرکت کے یا قدرت کے دونوں ہو سکتے ہیں اور صدوق نے کتاب التوحید میں روایت کیا ہے کہ حَوْلُ کے معنی یہاں تحویل اور انتقال کے ہیں)۔

حَاوَلْتُ الشَّيْءَ - میں نے اس کا قصد کیا۔

حَوَالَةُ اور إِحَالَةٌ - قرضہ دوسرے پر اتار دینا (اب مدیون کو محیل اور رب الدین کو محتمل اور محتمل لہ اور جس پر اتارا اس کو محتمل علیہ کہیں گے)۔

رَجُلٌ مُّخْتَالٌ - حیلہ باز آدمی ہے۔

فِيحْتَالُ أَحَدُنَا - ہم میں سے کوئی حیلہ کرتا (کوشش اور سعی کرتا)۔

إِسْتَحَالَ - محال ہو گیا ناممکن ہو گیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ^۱ - (یہ اس وقت کہنا چاہئے جب آدمی پر کوئی مصیبت آئے اور نعمت کے وقت الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّلِحَاتُ)^۲۔

وَيَصُدُّنِي عَمَّا أُحَاوِلُ لَدَيْكَ - میں جو تیرے پاس کرنے کا قصد کرتا ہوں اس سے مجھ کو روکتا ہے۔

مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ - (یا اللہ!) مومن کا مرتبہ

تیرے پاس کیا ہے؟

لَمْ يَسْبِقْ لَهُ حَالٌ - پروردگار کی جو صفات ذاتیہ ہیں جیسے سمع، بصر، علم، قدرت، حیوۃ وغیرہ) ان میں کوئی ایک دوسرے سے پہلے نہیں ہیں (بلکہ سب اس کی ذات کی طرح قدیم اور ازیلی ہیں)۔

تَحْوِيلٌ - محدثین کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ ایک سند چھوڑ کر دوسری سند بیان کرنا۔ اس کا اشارہ ج ہے۔

حَوْلَقَهُ - لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ جیسے بِسْمَلَةِ بسم اللہ کہنا حَمْدُ لَہُ الحمد للہ کہنا۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے گناہ سے بغیر اس کے بچائے بچ نہیں سکتے اور اس کی عبادت اس کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتے۔

حَوْمٌ - گرد گھومنا، ہمیشہ ایک چیز پر جمے رہنا، پیاسا ہونا، قصد کرنا، منڈلانا۔

اللَّهُمَّ ارْحَمْ بَهَائِمَنَا الْحَائِمَةَ - اے اللہ! ہمارے چوپایوں پر جو پیاسے ہو کر پانی کے لئے گھوم رہے ہیں رحم کر!

مَا وَلِيَ أَحَدٌ إِلَّا حَامَ عَلَى قَوَابِئِهِ - جہاں کسی کو حکومت ملی اس نے اپنے رشتہ داروں پر عنایت شروع کی (اکثر حاکم اور والی ایسا ہی کیا کرتے ہیں لیکن شاذ و نادر بعض ایسے بھی گزرے ہیں جنہوں نے انصاف کیا اور اپنے رشتہ داروں کی کوئی حمایت نہیں کی اور ایسے تو بہت ہی کم ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے رشتہ داروں کو مطلق کوئی خدمت نہیں دی جیسے حضرت عمر فاروقؓ)۔

كَانَهَا أَخَاشِبُ بِالْحَوْمَانَةِ - گویا وہ سخت زمین میں پہاڑ ہیں۔

كَانَ عُمَرُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ يَحُومُ وَلَا يَرُدُّ - عمر بن ابی ربیعہ (شاعر) منڈلاتا تھا لیکن پانی پیتا نہ تھا (مطلب یہ ہے کہ شعروں میں رندی اور فسق و فجور کی باتیں کرتا مگر ان کاموں کو نہ کرتا اور ازیں قبیل حافظ شیرازی کا کلام بھی ہے

۱ ہر حالت میں خدا کا شکر ہے۔ (م)

۲ تمام تعریفیں اس اللہ کریم کے لئے ہیں جس کی نعمت (توفیق) سے تمام نیکیاں انجام پاتی ہیں۔ (م)

ظاہر میں زندانہ مگر خود حافظ صاحب کو کہتے ہیں کہ وہ بڑے متقی، پرہیزگار اور درویش تارک الدنیا تھے۔ واللہ اعلم۔
حَوَايَةُ يَاحَيٍّ - جمع کرنا، مالک ہونا، مشتمل ہونا۔

إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ حَوَاءٌ - یہ میرا بچہ جس کے لئے میرا پیٹ طرف تھا (وہ اس میں رہتا تھا)۔

فَوَاللَّهِ إِلَى حَوَاءٍ ضَخْمٍ - ہم نے کچھ جھنڈ مکانوں میں پناہ لی جو پانی پر بنے ہوئے تھے۔ گنجان تھے۔

حَوَاءٌ - وہ گھر جو پانی پر بنے ہوں، ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ اس کی جمع اَحْوِيَةٌ ہے۔

وَيُطْلَبُ فِي الْحَوَاءِ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ فَمَا يُوجَدُ - برے گاؤں میں کوئی لکھنے والا ڈھونڈیں گے تو نہیں ملے گا۔

كَانَ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بَعَاءَةً أَوْ كَسَاءً ثُمَّ يُرْدِفُهَا - آپ حضرت صفیہؓ کے لئے (اونٹ پر) کھل کا ایک گدا بناتے پھر ان کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے (نہا یہ میں ہے کہ تَحْوِيَةُ اس کو کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کے گرد اگر ایک کھل کا دائرہ بنائیں پھر اس پر سوار ہو جائیں (دائرہ بنانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اس کا کوہان چھبے نہیں پیٹھ برابر سطح ہو جائے) اس کا اسم حَوِيَّةٌ ہے اور جمع حَوَايَا ہے۔

رَأَيْتُ الْحَوَايَا عَلَيْهَا الْمَنَائِيَا فَوَاضِحٌ يَشْرَبُ تَحْمِيلُ الْمَوْتِ النَّاقِعِ - میں نے اونٹوں کے اوپر گول گدھے دیکھے ان پر موتیں ہیں (یعنی مرنے والے اور مارنے والے لوگ سوار ہیں) مدینہ کے پانی کھینچنے والے اونٹ بڑی موت لادے ہوئے ہیں۔

وَلَدْتُ جَذِيًّا أَسْفَعَ أَحْوَى - وہ ایک بچہ جنی جو سرخ سیاہ تھا۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْحَوُّ - بہتر گھوڑے کیت سیاہ رنگ ہیں۔ (یعنی تیلیا کیت جن کی سرخی پر سیاہی ہوتی ہے)۔

حَوٌّ - جمع ہے أَحْوَى کی۔

أَيْنَ مَا تَحَاوَتْ عَلَيْكَ الْفُضُولُ - (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں اپنے مال

میں سے زکوٰۃ ادا کر دوں پھر تو اور کوئی خرچ مجھ پر لازم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا) جو مال تیرے پاس ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے وہ کہاں جائے گا؟ (یعنی اس کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر، غریبوں کے ساتھ سلوک کر۔ یہ حکم استحباً ہے) ایک روایت میں تَحَاوَاتٌ ہے ہمزہ سے یہ شاذ لغت ہے۔

حَتَّى حَكَمَ وَحَاءٌ - (میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں) یہاں تک کہ حکم اور حواء کی بھی میں شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں جو بڑے شریر مشہور تھے)۔

حَوَايَا - آنتیں۔

تَحْوَى - لپٹ گیا۔

حَائِئٌ - وہ پانی جس کے بہنے کا راستہ نہ ہو۔

حَوَاءٌ - حضرت آدمؑ کی بیوی کا نام تھا۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں، پھر انہیں کے قریب دفن کی گئیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ جدہ میں حضرت حوّا کی قبر ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے)۔

حَوٌّ - ظاہر۔

لَوٌّ - مخفی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں۔

فَلَانٌ لَا يَعْرِفُ الْحَوَّ مِنَ اللَّوِّ - فلاں شخص ظاہر بات کو مخفی بات سے تمیز نہیں کرتا۔)

حَوْءُ الْوَادِي - وادی کا کنارہ۔

حَوِيٌّ - چھوٹا حوض۔ (محیط میں ہے کہ حَوَاءُ أَحْوَى کا مونٹ ہے اور حَوَاءُ ایک بھاجی ہے جس کی نیل زمین پر پھیلی ہوتی ہے اس کا رنگ بھیڑیے کا سا ہوتا ہے۔ میدانی نے کہا، عرب لوگ حَوُّ کو بہ معنی نَعَم اور لَوُّ کو بہ معنی لَا استعمال کرتے ہیں)۔

حَيَّةٌ - سانپ (کیونکہ وہ لپٹا ہوا ہوتا ہے یا اس لئے کہ وہ مدت تک زندہ رہتا ہے)۔

تَحْوِيَّةٌ - قبضہ کرنا۔

تَحْوَى - منقبض ہونا، گول ہونا۔

حَاوِيٌّ - گھیرنے والا۔ ایک مشہور طب کی کتاب کا نام

ہے جو محمد بن زکریا رازی کی تصنیف ہے۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الْيَاءِ

حَبِيبَةُ يَحْوِبَةُ - رنج اور غم، ذلت اور محتاجی حال۔

لَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أَرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حَبِيبَةٍ - جب ابو لہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اس کو خواب میں دیکھا برے حال میں (ایک روایت میں خَبِيبَةُ ہے خائے معجمہ سے۔ یعنی بڑی نامراد اسی اور محرومی میں۔ اس خواب کا تہ یہ ہے کہ اس نے خواب ہی میں ابو لہب سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ بولا میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں مگر پیر کے دن عذاب میں کچھ تخفیف ہوتی ہے اتنا سا پانی (یعنی جتنا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے بیچ گھائی میں آ جائے) مجھ کو پینے کے لئے مل جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضرت محمد کی پیدائش کی خبر سن کر ثویبہ کو اس خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ کرمانی نے کہا اس روایت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کافر کو اعمال صالحہ سے اتنا فائدہ ہوگا کہ عذاب میں تخفیف ہو جائے گی مگر دوزخ سے نجات نہیں ہو سکتی۔ مؤلف کہتا ہے کرمانی کا یہ استدلال عجیب ہے کیونکہ اول تو مومنین کا خواب کوئی حجت شرعی نہیں ہو سکتا۔ پھر ابو لہب کے گھر والوں کا خواب جو کافر تھے کیونکر حجت ہو سکتا ہے۔ دوسرے اس استدلال کے لئے صحیح حدیث ابو طالب کی موجود تھی وہ کافی تھی۔ ایک کافر کے خواب سے دلیل لینے کی کوئی حاجت نہ تھی اور بعض عالموں نے اس روایت سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی ہے ان پر بھی یہی اعتراض ہوتا ہے اور اسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے مجلس میلاد کے جواز پر دوسری حدیثوں سے دلیل لی اور اس خواب سے استدلال نہیں کیا۔

حَبِيدٌ يَحْبِيدَانِ يَمْحَبِيدٌ يَحْبُوذُ يَحْبِيدَةُ يَحْبِيدُودَةٌ -

علیحدہ ہو جانا، جھک جانا، عدول کرنا۔

تَحْبِيدٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا، ایک کونے میں رکھنا۔ جیسے

مُحَابِدَةٌ اور حَيَادٌ ہے۔

فَطَارَ طَائِرٌ فَحَادَتْ - ایک پرندہ اڑا (اس کو دیکھ کر گھوڑا بدکا اور) راہ سے الگ ہو گیا (مڑ کر دوسری طرف چلا)۔
فَإِذَا جَاءَ الْقِتَالُ قُلْتُمْ حَبِيدِي حَيَادٌ - جب لڑنے کا وقت آیا تو تم کہنے لگے حَيَادِ الگ ہو جا (یہ ایک مثل ہے زبان عرب میں اور خطاب آفت کی طرف کیا جاتا ہے پھر ہر ایک موقع پر کہنے لگے۔ جب کسی شخص کو علیحدہ رہنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ جوہری نے کہا یہ عربوں کے اس قول کی طرح ہے فَبِحَبِي فَيَا ح - اے فیا ح (جو ایک غار کا نام ہے) کشادہ ہو جا۔

هِيَ الْجَعُودُ الْكَنُودُ الْحَيُودُ الْمَيُودُ - (یہ حضرت علیؑ نے دنیا کی مذمت میں فرمایا۔ یعنی دنیا انکار کرنے والی ناشکری علیحدہ ہو جانے والی حرکت کرنے والی ہے) کوئی اس مردود سے دل نہ لگائے اس کو ایک حال پر قرار نہیں آج اس کے پاس کل دوسرے کی گود میں جا کر بیٹھتی ہے۔

فَحَدَّثَ عَنْهُ فَأَغْتَسَلَتْ - میں آپ سے علیحدہ ہو گیا اور غسل کیا۔

حِمَارٌ حَبِيدِي - کلیل کرنے والا گدھا۔
وَحَبِيدٌ مَّالُهُ حَبِيدٌ - وہ یگانہ روزگار ہے اس کا کوئی نظیر نہیں۔

فَإِذَا جَاءَ الْقِتَالُ كُنْتُمْ حَبِيدِي - جب جنگ کا وقت آیا تو تم کلیل کرتے ہوئے بھاگے (لڑنے سے جان چڑائی)۔
الْحَائِدِينَ عَنْ دِينِ اللَّهِ - اللہ تعالیٰ کے دین سے الگ ہو جانے والے۔

مَالِكَ يَا وَحِيدٌ أَمِنَ الْمَوْتَ تَحِيدٌ - اے وحید تجھ کو کیا ہو گیا ہے موت سے بھاگتا ہے (قرآن میں ہے "ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحْمِيدُ" وہاں بھی یہی معنی ہیں)۔

إِنَّ اللَّهَ أَحَادٌ عَنْهُ فِي النَّارِ حُلَّتَيْنِ - اللہ نے دوزخ میں اس سے دو چیزوں کو دور کیا (پاؤں میں بیڑیاں نہ پڑیں گی اور گلے میں طوق نہ ڈالا جائے گا)۔

حَيْدَرُ - شیر -

حَيْدَرَةُ - شیر ہلاکت -

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ حَيْدَرَةُ بَابُهَا - میں علم کا شہر ہوں اور حیدرہ (یعنی جناب علی مرتضیٰ) اس کا دروازہ ہیں (جو دروازے کی طرف سے آئے گا وہی شہر میں داخل ہوگا مطلب یہ کہ دین کا علم بغیر اتباع اور محبت اہل بیت کے حاصل نہیں ہو سکتا) -

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَةَ - (یہ حضرت علیؑ کا رجز ہے جو آپ نے جنگ خیبر میں مرحب یہودی کے مقابلہ پر پڑھا تھا - جب آپ پیدا ہوئے تھے تو آپ کی والدہ نے آپ کا نام حیدرہ یعنی شیر رکھا تھا) میں وہ ہوں کہ میرا نام میری ماں نے حیدرہ رکھا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں ہی تیرا قاتل ہوں چونکہ مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر اس کو ہلاک کر رہا ہے) -

حَيْرٌ يَا حَيْرَةً يَا حَيْرًا - ایک چیز کو دیکھ کر بے ہوش ہونا رستہ بھول جانا -

تَحْيِيرٌ - حیرت میں ڈالنا -

تَحْيِيرٌ - حیران ہونا، گھومنا، جمع ہونا، بھر جانا، ایک جگہ ٹھہر جانا -

فَوَجَلَّ حَائِرٌ بَائِرٌ - ایک مرد تو پریشان حیران ہے - بَائِرٌ اتباع ہے حائر کا - جیسے کہتے ہیں روٹی و روٹی -

فَيَذْهَبُ حَيْرِيٌّ ذَهْرٌ يَا حَيْرِيٌّ ذَهْرٌ يَا حَيْرِيٌّ ذَهْرٌ يَا حَيْرِيٌّ ذَهْرٌ - جب تک دنیا رہے اس وقت تک اس کا اجر چلتا رہتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں -

لَا آتِيهِ حَارِيٌّ ذَهْرٌ يَا حَيْرٌ ذَهْرٌ - اب میں جب تک زمانہ کی مدت ہے اس کے پاس نہیں آؤں گا) (یعنی کبھی نہیں آؤں گا) -

تَحَارٌ فِيهِ الْقَطَا - وہاں قطا (جو ایک پرندہ ہے تیز پرواز) بھی حیران ہو جاتا ہے -

فَيُجْعَلُ فِي مَحَارَةٍ أَوْ سُكْرُجَةٍ - اس کو کسی پیپی یا اچار دانی میں رکھیں -

حَارَةٌ - وہ محلہ جہاں مکانات ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں -

حَيْرَةٌ - مشہور شہر تھا کوفہ کے عقب میں (اس وقت تک ایک گاؤں کی حیثیت سے موجود ہے) -

حَيْرَتَانِ - حیرہ اور کوفہ یہ تغلیب ہے - جیسے شَمْسَانِ اور قَمَرَانِ چاند اور سورج کے لئے (نہا یہ میں ہے کہ حَيْرَةٌ ایک مشہور محلہ ہے نیشاپور میں) -

حَائِرُ الْحُسَيْنِ - امام حسینؑ کے روضہ کا احاطہ - عَمِلَ لِابْرَاهِيمَ حَيْرًا وَ جَمَعَ فِيهِ الْحَطَبَ - ابراہیم کے لئے اس نے ایک احاطہ بنوایا اور اس میں جلانے کی لکڑیاں جمع کیں -

حَدَّثَنِي قَبْلَ الْحَيْرَةِ بِعَشْرِ سِنِينَ - بارہویں امام کے غائب ہونے سے دس برس پہلے اس نے مجھ سے بیان کیا - حیرت امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا غائب ہونا -

حَيْرُومٌ - سینہ کمر - اس کی جمع حَيَارِيْمٌ ہے (اور حضرت جبرئیل کے گھوڑے کا نام ہے) -

أَقْدُمُ حَيْرُومٌ - ارے حیروم آگے بڑھ -

أَشْدُّ حَيَارِيْمَكَ لِلْمَوْتِ فَإِنَّ الْمَوْتَ لَا قِيَا وَلَا تَجْزَعُ مِنَ الْمَوْتِ إِذَا جَلَّ بَوَادِيْكَ (یہ شعر حضرت علیؑ نے اس صبح کو پڑھا جس میں آپ شہید ہوئے) اپنی کمریں موت کے لئے باندھ لے (تیار ہو جا) کیونکہ موت ضرور آنے والی ہے اور جب موت تیرے مقام میں آن پڑے تو اضطراب نہ کر (اس لئے کہ اضطراب سے کوئی فائدہ نہیں، موت رکنے والی نہیں تو دل کو مضبوط رکھنا اور راضی برضا رہنا چاہئے) -

حَيْسٌ - ملانا اور اس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو کھجور گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے -

إِنَّهُ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِحَيْسٍ - آپ نے اپنی ایک بیوی کا ولیمہ حیس سے کیا (معلوم ہوا کہ ولیمہ میں گوشت کا ہونا ضروری نہیں بلکہ ہر ایک نمکین اور شیریں کھانے پر ولیمہ ہو سکتا ہے) -

فَحَاسُوا حَيْسًا - پھر انہوں نے حیس بنایا۔

لَا يُجِنَّا الْكَعْ وَلَا الْمَحْيُوسُ - ہم لوگوں سے یعنی اہل بیت سے وہ محبت نہ رکھے گا جو کمینہ کم ذات ہوگا اور وہ جس کا باپ غلام اور ماں لونڈی ہو (مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کے مخالف اور دشمن وہی ہوں گے جو پاجی یا لونڈی اور غلام زادے ہیں)۔

حَيْشٌ - گھبرانا یا گھبرادینا - بدک کر بھاگنا۔

إِنَّ قَوْمًا أَسْلَمُوا فَقَدِمُوا إِلَى الْمَدِينَةِ بِلَحْمٍ فَتَحَيَّشَتْ أَنْفُسُ أَصْحَابِهِ مِنْهُ وَ قَالُوا لَعَلَّهُمْ لَمْ يُسَمُّوا فَسَأَلُوهُ فَقَالَ سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُّوا - کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ میں گوشت لے کر آئے آپ کے اصحاب نے دلوں میں اس گوشت سے نفرت کی اور کہنے لگے شاید انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو۔ آپ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ لو اور کھاؤ (کیونکہ مسلمان کے ساتھ یہی گمان رکھنا چاہئے کہ اس نے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوگا اور تحقیقات کی ضرورت نہیں۔ اس پر بھی وہم دور کرنے کے لئے کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے۔ ایک روایت میں فَتَحَيَّشَتْ ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)۔

مَا هَذَا الْحَيْشُ وَالْقُلُ - (حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی زید سے کہا جب مرتد لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے وہ بلائے گئے) یہ اضطراب اور لرزہ کیسا؟ (یعنی گھبراتے کیوں ہو بے تامل لڑو)۔

إِنَّهُ دَخَلَ حَائِشَ نَخْلٍ - آنحضرت ﷺ عمنجان (گھنے) درختوں میں کھجور کے تشریف لے گئے (وہاں حاجت پوری کی) صاحب مجمع البحار نے اس باب میں الْحَيَاشِ اور حُشْتُ اور أَحْشْتُ کا ذکر کیا ہے۔ یہ مسامحہ ہے کیونکہ ان کا مادہ حُشٌّ ہے۔

حَيْضٌ - عدول کرنا، ہٹ جانا۔ ایک کونے میں چلے جانا (جیسے حَيْضَةُ اور حَيْوُصٌ اور مَحِيضٌ اور مَحَاضٌ اور حَيْضَانٌ ہے) محیط میں ہے کہ حلفاء (شرکاء جنگ) جب لڑائی میں ہٹ جائیں یا پسپا ہو جائیں تو ان کو حَاضُوا کہیں گے اور

اگر حرفاء (دشمن جن سے مقابلہ ہو) پسپا ہو جائیں تو ان کو اِنْهَزُوا کہیں گے)۔

فَحَاصُ الْمُسْلِمُونَ حَيْضَةٌ - مسلمان پسپا ہو گئے ان کے پاؤں اکھڑ گئے (بھاگ نکلے) (ایک روایت میں فَجَاضَ حَيْضَةٌ ہے۔ جیسے پہلے گزر چکا)۔

لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَحَدٍ حَاصِ الْمُسْلِمُونَ حَيْضَةٌ قَالُوا قُتِلَ مُحَمَّدٌ - جب احد کا دن ہوا تو مسلمان ایک بارگی بھاگ نکلے کہنے لگے حضرت محمد ﷺ شہید ہوئے (یہ خبر شیطان نے اڑادی تھی آپ شہید نہیں ہوئے تھے بلکہ زخم کھا کر ایک گڑھے میں گر گئے تھے آپ کے سر مبارک اور رخسار پر چوٹ آ گئی تھی اور سامنے کے نیچے کے دانتوں میں سے داہنا دانت بھی شہید ہو گیا تھا جس کی وجہ سے خون جاری تھا)۔

فَحَاصُ النَّاسِ - لوگ جھک پڑے یا بھاگ نکلے۔

حَيْضَةٌ مِّنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ - یہ فتنہ کی دوڑوں میں سے ایک دوڑ ہے (جو ہماری طرف آگئی)۔

هُوَ الْمَوْتُ نَحَاطِصُهُ وَلَا بُدَّ مِنْهُ - (مطرف بن عبد اللہ طاعون کے زمانہ میں نکل بھاگے لوگوں نے ان سے کہا یہ کیا کرتے ہو۔ چونکہ طاعون سے ڈر کر بھاگنا منع ہے انہوں نے کہا) طاعون کیا ہے موت ہے موت سے بھاگنے کے لئے حیلہ کرتے ہیں جس کے بغیر چارہ نہیں (ہر آدمی چاہتا ہے حتی المقدور موت سے بچا رہے)۔

جَعَلْتُمْ عَلَيْهِ الْأَرْضَ حَيْصَ بَيْصٍ - تم نے زمین کو اس پر حیس بیص کر دیا (یعنی اس کو فکر اور تردد میں ڈال دیا) عرب لوگ کہتے ہیں۔

وَقَعَ فِي حَيْصَ بَيْصٍ - وہ تردد (یعنی چہ کنم میں پڑ گیا) (بعض حَيْصٍ بَيْصٍ بعض حَيْصٍ بَيْصٍ بعض حَيْصٍ بَيْصٍ بھی کہتے ہیں سب لغات آئی ہیں)۔

مَحِيضٌ - چھٹکارا، بھاگنے کی جگہ۔

حَيْصَاءُ - بے شرم عورت۔

حَيْضٌ - وہ خون جو جوان عورت کے رحم سے نکلتا ہے حالت صحت مزاج میں معمول کے موافق۔ اگر غیر معمولی طور پر

نکلے تو وہ بیماری ہے جس کو 'استحاضہ' کہتے ہیں۔

حَائِضٌ اور حَائِضَةٌ - وہ عورت جس کو حیض آتا ہے جیسے مُوَضِّعٌ اور مُرْضِعَةٌ - دودھ پلانے والی عورت اور طَالِقٌ اور طَالِقَةٌ - طلاق والی عورت - (عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَاضَتِ الْمَرْأَةُ تَحِيضٌ حِيضًا وَ مَحِيضًا - عورت کو حیض آ گیا۔

لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ - جو عورت جوان ہو جائے (حیض کی عمر کو پہنچ جائے) اب اس کی نماز بغیر سر بندھن کے (دوپٹہ کے) درست نہیں۔

حَائِضٌ - کی جمع حِيضٌ اور حَوَائِضُ ہے۔

تَحِيضِي فِي عِلْمِ اللَّهِ سِتًّا أَوْ سَبْعًا - اللہ جانتا ہے یا اللہ نے تجھ کو بتلایا تو ایسا کر کہ چھ دن یا سات دن حیض کے سمجھ لے (اکثر عورتوں میں حیض کی مدت یہی ہوتی ہے)۔

إِنَّ حِيضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ - تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑی ہے۔

حِيضَةٌ - بہ کسرہ ح اسم مصدر ہے اور حِيضَةٌ کے معنی ایک بار حیض آنا (یعنی حیض کی ایک باری)۔

لَيْتَنِي كُنْتُ حِيضَةً مُلْقَاةً - (حضرت عائشہؓ نے فرمایا) کاش میں (آدی نہ ہوتی) حیض کا ایک لٹہ ہوتی جو پھینک دیا جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ حِيضَةٌ اور مَحِيضَةٌ حیض کا لٹہ - اس کی جمع مَحَائِضُ ہے)۔

تُلْقَى فِيهَا الْمَحَائِضُ - بضاء کے کنوئیں میں حیض کے لٹے ڈالے جاتے ہیں۔

إِنَّ فُلَانَةً اسْتَحِيضَتْ - فلاں عورت کو استحاضہ ہو گیا۔

إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ - میں ایک عورت ہوں جس کو استحاضہ کی بیماری ہے (صاحب مجمع البحار سے مسامحہ ہوا) انہوں نے حوض کو اس باب میں لکھا 'حالانکہ حوض اجوف وادی ہے وہ دوسرے باب سے ہے اور حیض اجوف یا کی ہے)۔

فِي فَوْرِ حِيضَتِهَا - حیض کی شدت کی حالت میں۔
تُصِيبُهُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ - اس کو حیض کا خون لگ جائے۔

إِنَّ حِيضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ - (بعض نے اس کو بہ فتحہ حابھی پڑھا ہے۔ طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ) تیرا ہاتھ تجس نہیں ہے یا تیرا حیض تیرے اختیار میں نہیں ہے۔

إِنَّمَا ذَلِكَ عَوَقٌ وَ لَيْسَتْ بِالْحِيضَةِ - یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے (ایک روایت میں بِالْحِيضَةِ ہے بہ کسرہ ح)۔

يُخْرِجُونَ الْحَيْضَ مِنَ الْبُيُوتِ - یہودی لوگ حائضہ عورتوں کو (حیض آتے وقت گھروں سے نکال دیتے) (کرمانی نے کہا جانوروں کو بھی حیض آتا ہے جیسے بچو چمگاڈر خرگوش، کتیا، اونٹنی کو) (میں کہتا ہوں ایک امامیہ مذہب والے کہنے لگے کہ خرگوش حرام ہے چونکہ اس کو حیض آتا ہے وہاں انخان نامی ایک سنی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا حیض تو بکری کو بھی آتا ہے اور اگر حیض نجاست کی وجہ سے حرمت کی علت ہو تو پاخانہ یا پیشاب بھی جو جانور کرے وہ بھی حرام ہونا چاہئے اور دوسرا یہ کہ جب وہ جانور حیض سے پاک ہو اس حالت میں کیوں حرام ہو)۔

فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي^۱ - بہ کسرہ ح ابھی مشہور ہے اس روایت میں اور بہ فتحہ حابھی ہو سکتا ہے)

ذَوَاتِ الْخُدُودِ وَالْحَيْضِ - (آنحضرتؐ نے عید کے دن سب عورتوں کو نکلنے اور عید گاہ میں جانے کا حکم دیا یہاں تک کہ) پردے والیوں اور حیض والیوں کو بھی (حیض والیاں نماز میں شریک نہ ہوں لیکن دعا میں شریک ہوں اور مسلمانوں کی جماعت کو بڑھائیں)۔

ثَلَاثُ حِيضٍ - بہ کسرہ ح اور فتحہ یا حیض کی جمع ہے۔
فَإِذَا أَقْبَلَ حَيْضُكَ يَا حَيْضُكَ - جب تیرا حیض آئے (ایسے ہی دوسری روایت میں فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكَ

یعنی تیرے حیض کے دن آجائیں۔

يُلْقَى فِيهَا الْحَيْضُ وَالتَّنُّ - بضاعہ کے کنویں میں حیض کے لئے اور بدبودار گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں (ہوتا یہ تھا کہ کنواں نالہ کے نشیب میں بہاؤ کی جانب واقع تھا لوگ اس کے پاس اترتے پھر یہ چیزیں بہہ کر اس میں چلی جاتیں)۔
إِتَّقِ الْحَيْضَةَ - حیض سے بچ (یعنی حیض کی حالت میں صحبت نہ کر)۔

رَفَعْتُهَا حَيْضَتُهَا فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ - جس عورت کا حیض بند ہو جائے وہ نو مہینے عدت کرے (نو مہینے تک ٹھہری رہے کیونکہ اس مدت میں یا تو بہ سبب پیدائش اولاد عدت ختم ہو جائے گی یا عدم پیدائش اولاد کی صورت میں یہ یقین ہو جائے گا کہ حیض بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے ایسی حالت میں تین مہینے بجائے تین حیض کے ہیں)۔

أَقَلُّ الْحَيْضِ لِلْعَبَارِيَةِ الْبَكْرِ وَالثَّيْبِ ثَلَاثٌ وَ أَكْثَرُ مَا يَكُونُ عَشْرَةُ أَيَّامٍ فَإِذَا زَادَ فِيهِ مُسْتَحَاضَةً - کنواری یا شوہر دیدہ عورت کے حیض کا زمانہ کم سے کم تین دن میں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اس سے زیادہ اگر خون آئے تو وہ مستحاضہ ہے (یعنی اس کو استحاضہ کی بیماری ہے) (یہ حدیث کئی صحابہؓ سے مروی ہیں لیکن سب طریقے ضعیف ہیں کوئی بھی حجت لینے کے لائق نہیں)۔

وَعَدَّتُهَا حَيْضَتَانِ - لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔
لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِلْحَائِضِ وَلَا جُنُبٍ - میں حائض اور جنبی کے واسطے مسجد میں آنا جائز نہیں رکھتا۔
لَا يَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ - حائض اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔
حَيْعَلَةٌ - حتیٰ علی الصلوٰۃ یا حتیٰ علی الفلاح کہنا۔
حَيْعَلَتَيْنِ - یہی دونوں کلمے۔

حَيْفٌ - ظلم کرنا۔

تَحَيْفٌ - کم کرنا۔

حَائِفٌ - ظالم۔ اس کی جمع حَافَةٌ اور حَيْفٌ ہے۔

حَتَّى لَا يَطْمَعَ شَرِيفٌ فِي حَيْفِكَ - کوئی شریف

تجھ سے رعایت کی طمع نہ کرے (یعنی اپنی شرافت کی وجہ سے وہ یہ نہ چاہے کہ تو اس کی جانب داری کرے گا اور پھر وہ اس وجہ سے ظلم پر کمر بستہ ہو)۔

أَنَا مَعَاشِرُ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَشْهَدُ عَلَى حَيْفٍ - ہم پیغمبر لوگ ظلم کے اوپر گواہ نہیں بنتے (مثلاً کوئی ایک لڑکے کو وہ مال دے جو دوسرے لڑکوں کو نہ دے یا خلاف سنت نکاح کرے یا طلاق دے یا سود کا معاملہ کرے)۔

الْحَيْفُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكِبَائِرِ - وصیت میں بے اعتدالی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے (مثلاً ایسی وصیت جس سے وارثوں کی حق تلفی ہو)۔

حَقٌّ يَأْخُذُكَ يَا حَقِيقَانِ - گھیر لینا لازم ہونا اترنا۔
أَخْرَجَنِي مَا أَجَدُ مِنْ حَاقِ الْجُوعِ يَا حَقِيقَ الْجُوعِ - مجھ کو بھوک کی ضرورت نے باہر نکالا۔

تَخَوُّفٌ مِنَ السَّاعَةِ الَّتِي مَن سَارَ فِيهَا حَاقٌ بِهِ الضَّرُّ - اس ساعت سے ڈرو جس میں اگر کوئی سفر کرے تو اس کو نقصان پہنچتا ہے۔

حَيْكٌ - مٹکنا، تختہ، چبھنا، اثر کرنا، کاٹنا، کھٹکنا۔
إِلَاثْمٌ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ - گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے (چبھے) آدمی کو برا معلوم ہو، دل میں رنج اور افسوس پیدا کرے (اہل عرب کہتے ہیں)۔

مَا يَحِيكُ كَلَامُكَ فِيهِ - تیری بات اس پر اثر نہیں کرتی۔

فَمَا حَيَّا كَتُهُمُ يَا حَيَّا كَتُكُمُ هَذِهِ - یہ تمہارا مٹکنا ہے۔
رَجُلٌ حَيَّاكَ - بڑا مٹکنے والا اتر کر چلنے والا ہے۔
حَيَّاكَ حَوْكٌ - سے بھی آیا ہے جس کے معنی بنا۔
حَائِكٌ - جولاہا (اس کی جمع حَائِكَةٌ اور حَوَكَةٌ)۔

ذَكَرَ الْحَائِكُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ إِنَّهُ مَلْعُونٌ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ الَّذِي يَحْوُكُ الْكَذِبَ عَلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ - امام ابو عبد اللہ کے پاس جولاہے کا ذکر آیا کسی نے کہا وہ ملعون ہے آپ نے فرمایا جولاہا ملعون نہیں ہے بلکہ حائک جو ملعون ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے

رسول پر جھوٹ بنے (افترا کرے)۔

الْمُسْلِمُونَ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ لِبَعْضٍ إِلَّا الْبَحَانِكُ
وَالْحَجَّامُ - مسلمان سب ایک دوسرے کے جوڑ ہیں (ہر
مسلمان شریف ہے اور مسلمان عورت کا کفو ہے) مگر جولاہا اور
کچھنے لگانے والا۔

حَيْلٌ - قوت اور طاقت - بہ معنی حَوْلٌ ہے۔
حِيُولٌ - تغیر۔

حَالَتِ الْفَرَسُ - گھوڑی نر کی طلب گار ہوئی۔

اللَّهُمَّ يَا ذَا الْحَيْلِ الشَّدِيدِ - اے خداوند! قوت
والے۔

فَصَلَّى كُلُّ مَنَّا حَيْالَهُ - ہر شخص نے اپنے منہ کے
سامنے نماز پڑھ لی۔

حَيْلِ حَيْلٍ - بکری کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

كَانَ فِرَاشِي حِيَالِ مُصَلِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میرا بچھونا آنحضرت کی جائے نماز کے بازو تھا
(صاحب مجمع البحار نے مسامحہ کیا جو اس باب میں خال اور
يَحْتَالُ کو ذکر کیا وہ اجوف وادی ہے حَوْلٌ سے جیسے اوپر بیان
ہو چکا ہے)۔

لَا حَيْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - ایک لغت ہے لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ میں۔

حَيْنٌ - وقت نزدیک آنا - (جیسے حَيْنُونَةٌ ہے)۔

اذان کی حدیث میں ہے:

كَانُوا يَتَحَيَّنُونَ وَقْتُ الصَّلَاةِ - لوگ نماز کا وقت
(اندازہ سے) معلوم کر لیتے (اس وقت اذان کا دستور نہ ہوا
تھا)۔

حَانَتِ الصَّلَاةُ - نماز کا وقت آ پہنچا۔

عَلَى حَيْنٍ فُرْقَةٌ - لوگوں میں پھوٹ کے وقت (ایک
روایت میں خَيْرٌ فُرْقَةٍ ہے یعنی بہتر گروہ پر)۔

لَا تَحَيَّنُوا بِصَلَوَتِكُمْ طُلُوعَهَا - طلوع آفتاب کے
قریب نماز کا وقت (مقرر) نہ کرو۔ یا نماز کے لئے سورج نکلنے کا
انتظار نہ کرو۔

تَحَيَّنُوا نُوقُكُمْ - اپنی اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کا
وقت ٹھہرا لو (ہر روز ایک بار اسی وقت پر دوہا کرو)۔

كُنَّا نَتَحَبَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ - ہم سورج ڈھلنے کے
منتظر رہتے (یعنی کنکریاں مارنے کے لئے)۔

هَذَا حَيْنُ الْمَنْزِلِ - یہ اترنے کا وقت ہے (ایک
روایت میں خَيْرُ الْمَنْزِلِ ہے یعنی یہ اترنے کا اچھا مقام
ہے)۔

حَيْنَهُ تَحْيِينًا - اس کا وقت مقرر کیا یا اس کی ہلاکت کا
ارادہ کیا (اس صورت میں یہ حَيْنٌ سے ماخوذ ہوگا - بہ معنی
ہلاکت اور موت کا وقت) عرب لوگ کہتے ہیں:

إِذَا حَانَ الْحَيْنُ حَارَتِ الْعَيْنُ - جب موت کا وقت
آ جاتا ہے تو آنکھ حیران ہو جاتی ہے۔

حَائِنَةٌ - آفت اور مصیبت۔

حَانَةٌ - شراب خانہ (حَانَاتُ اس کی جمع ہے)۔

حَيَوَةٌ - زندگی (جیسے مَحْيَا)۔

حَيَاءٌ - شرم۔

الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ - حياءِ ایمان کا ایک جز ہے
(کیونکہ ایمان کے دو حصے ہیں - اوامر بجالانا اور نواہی سے باز
رہنا - حياءِ اور شرم بھی آدمی کو نواہی سے باز رکھتی ہے اس لئے
ایمان کا ایک جز ہوئی)۔

يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ - اپنے بھائی کو حياءِ کے باب
میں نصیحت کر رہا تھا (اس کو حياءِ اور شرم بہت تھی یہ نصیحت کر رہا
تھا کہ اس قدر حياءِ مت کیا کر)۔

الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ - حياءِ ایمان کی ایک شاخ
ہے۔

فَإِنَّ الْحَيَاءَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ - حياءِ سے بھلائی ہی
پیدا ہوگی (اور نیک بات سے باز رہنا حياءِ نہیں ہے بلکہ عجز
ہے - عمران بن حصین صحابی اس پر خفا ہوئے کہ وہ تو حدیث
شریف بیان کر رہے تھے دوسرا شخص لگا حکیموں کا قول بیان
کرنے حکیموں کا قول کوئی حجت نہیں ہے اسی طرح مجتہدوں یا
فقیہوں کا قول - حدیث کے مقابلے میں کسی مجتہد کا قول لانا

اور موت کسی حال میں تم سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک زندہ ہوں تمہارے ہی شہر میں رہوں گا اور مروں گا بھی تو تمہارے شہر میں)۔

وَ اَمَّا الْاٰخِرُ فَاسْتَحْيِي - دوسرے نے شرم ٹی (آنحضرتؐ سے یا لوگوں سے یا مجلس سے اٹھ کر چلے جانے سے)۔

لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيِي - جو شخص علم حاصل کرنے میں شرم کرے اس کو کبھی علم حاصل نہ ہوگا (کیونکہ وہ بیوقوف ہے شرم برے کام میں کرنا چاہئے نہ کہ تحصیل علم میں ہر ایک شخص کو خواہ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ یا کمسن یا کافر یا فاسق ہو اگر ایسی ایک بات معلوم ہو جو ہم کو معلوم نہیں ہے تو بلا تامل اس کے شاگرد بن کر ہم کو وہ حاصل کرنا چاہئے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ - سچی بات میں اللہ تعالیٰ شرم نہیں کرتا (یعنی اس میں شرم کرنے کا اس نے حکم نہیں دیا)۔

ثُمَّ يُحْيِيْ اَوْ يُخَيِّرُ - پھر اس کو سلام کر کے رخصت کیا جائے یا اختیار دیا جائے۔

مَنْ اَحْيٰى مَوَاتًا فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ - جو شخص کسی بنجر زمین کو (جو کسی کی ملک نہ ہو) آباد کرے تو وہ (خود) اس کا زیادہ حق دار ہے۔

اٰخِيُوْا مَا بَيْنَ الْعِشَائِيْنَ - مغرب اور عشاء کے درمیان عبادت کرتے رہو یا جاگتے رہو (ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز فوت ہو جائے)۔

سَدُّ مِيْزَرَةٍ وَّ اَحْيَا لَيْلَةٍ - اپنا تہہ بند مضبوط باندھتے اور شب بیداری کرتے۔

يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - آپ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج تیز ہوتا (صاف سفید اس میں زردی نہ آئی ہوتی)۔

حَيَّاكَ اللّٰهُ وَ بَيَّاكَ - (فرشتوں نے حضرت آدمؑ سے کہا) اللہ تعالیٰ تم کو زندہ اور سلامت رکھے (یا خوش و خرم رکھے یا تم پر سلامتی رکھے)۔

مناسب نہیں اگر صحابہ کرام سنتے تو ایسا ہی غصہ کرتے جیسے عمران نے کیا)۔

اِنَّكَ لَتَسْتَحْيِيْ يٰلَتَسْتَحْيِيْ - (دویاؤں سے یا ایک یا سے) یعنی تو شرم کرتا ہے۔

اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ - (اگلے پیغمبروں پر جو کلام اتر اٹھا اس میں سے یہ فقرہ اب تک لوگوں میں باقی ہے) جب تو بے شرم ہو جائے تو جو جی چاہے کہ (یہ امر تہدید اور توبیخ کے لئے ہے جیسے کہتے ہیں جب تجھے خدا کا ڈر ہی نہیں تو پھر جو جی چاہے کر۔ بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کام کا کرنا موجب شرم نہ ہو مثلاً وہ اچھا ہو تو اس کو بے دھڑک کر اور جاہلوں کی ملامت سے مت ڈر۔ مثلاً بیوہ کا نکاح ثانی کرنا جو توں سمیت نماز پڑھنا دو نمازوں کو جمع کرنا بازار سے سودا خود اٹھا کر لے آنا اپنا جوتا یا کپڑا خود سی لینا پیوند دار کپڑا پہننا حدیث شریف پر عمل کرنا مجتہدین کا جو کلام حدیث کے خلاف ثابت ہو اس کو ترک کرنا اور پائتا بہ یا عمامہ پر مسح کر لینا)۔

حَيِّيْ سَيِّئًا - ہمارا پروردگار بڑی شرم والا پردہ پوش ہے (تم کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کسی مسلمان کی پردہ دری نہ کرنا چاہئے)۔

اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ - چار باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں اور ان میں سے حیاء یعنی شرم کا بھی بیان کیا اور خوشبو لگانا (معطر رہنا بعض نے حنا روایت کیا ہے یعنی مہندی لگانا۔ طیبی نے کہا شاید یہ تصحیف ہے کیونکہ مردوں کو ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا حرام ہے۔ البتہ ڈاڑھی میں مہندی کا خضاب کرنا مسنون ہے مگر یہ اگلے پیغمبروں کا طریق نہ تھا)۔

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ - میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے ہے (یعنی زندگی میں جو اعمال خیر کروں وہ بھی خالص خدا کی رضامندی کے لئے اور مروں بھی ایمان اور توحید پر)۔

اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ - (یہ آنحضرتؐ نے انصار سے فرمایا) زندگی بھی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے مرنے کے ساتھ ہے (یعنی زندگی

الْحَيَاتِ لِلَّهِ - ساری کورنشیں اور آداب اللہ ہی کے لئے ہیں (یعنی تمام انواع تعظیم)۔

تَمَامُ تَحْيَاتِكُمْ الْمُصَافِحَةُ - تمہاری تحیت کا کمال مصافحہ ہے (بس مصافحہ سے بڑھ کر اور کوئی کام نہ کرنا چاہئے مثلاً معافقہ یا بوسہ وغیرہ)۔

حَيَاةُ اللَّهِ - اللہ اس کو زندہ یا خوش و خرم رکھے۔

أَسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا وَحَيًّا رَبِيعًا - ہم پر ایسا پانی برسا جو ہماری تکلیف رفع کرے اور ایسی بارش جس سے ارزانی ہو جائے۔

يُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَا - ان دوزخیوں پر زندگی کا پانی بہایا جائے گا (مشہور روایت مَاءُ الْحَيَا ہے)۔

فَيُلْقُونَ فِي نَهْرِ الْحَيَا يَفِي نَهْرِ الْحَيَا - وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے۔

عَيْنُ الْحَيَا - آب حیات جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور حضرت یوشع کی مچھلی وہی پانی پڑنے سے زندہ ہو گئی تھی کہتے ہیں یہ پانی ظلمات میں ہے جہاں سکندر نے جانے کا قصد کیا تھا اور خضران کے زہنما تھے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

حضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

مگر یہ سب قصے اور کہانیاں ہیں جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور خود خضر کی نسبت ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ مر گئے واللہ اعلم)۔

إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكَلْبِ الْحَيِّ - زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

لَا أَكُلُ السَّمِينِ حَتَّى يُحْيَا النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُحْيَوْنَ - (یہ حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو فربہ گوشت (چربیدار) اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک لوگوں پر خوب بارش نہ ہو یا وہ زندہ نہ ہو جائیں (یعنی آباد اور خوش و خرم سبحان اللہ خلیفہ ہو تو ایسا ہوا) ایسے خلیفہ اور حاکم کو فوج کی کیا ضرورت ہے ساری رعیت اس کی فوج ہے)۔

كَرِهَ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا الدَّمَ وَالْمَرَارَةَ وَالْحَيَاءَ وَالْغُدَّةَ وَالذَّكْرَ وَالْأُنْثَيْنِ وَالْمَثَانَةَ - بکری میں سات چیزوں کو آپ نے مکروہ سمجھا (ان کا کھانا اچھا نہیں) خون پھیپھڑا (جس میں صفرا جمع رہتا ہے)، فرج، غدود، ذکر، نصیب اور مثانہ۔

فَدَنَوْتُ مِنْهُ لِأَرْكَبَهُ فَأَنْكَرَنِي فَتَحْيَا مِنِّي - (آنحضرتؐ نے معراج کی حدیث میں فرمایا) میں براق کے نزدیک گیا اس پر سوار ہونے کے لئے تو اس نے مجھ کو نیا اور اجنبی پا کر مجھ سے شرم کی (یعنی جھجکا)۔

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ - نماز کی طرف آؤ اور کامیابی کی طرف آؤ۔ یا نماز کی طرف جلدی آؤ اور کامیابی جلد حاصل کرو۔

وَإِذَا ذُكِرَ الصَّلْحُونَ فَحَيَّ هَلَا بَعْمَرٍ - جب اچھے اور نیک لوگوں کا تذکرہ آئے تو پہلے حضرت عمرؓ سے پہل کرو (آپ نیکوں کے سردار تھے دنیا میں کوئی نیکی اس سے زیادہ نفس پر شاق نہیں ہے کہ اپنے اور اپنے عزیزوں کا کچھ خیال نہ کرے اور غیروں کی راحت رسانی اور آرام دہی مقدم رکھے اپنے اور پرائے سب کے مقابل حق بات کہے۔ یہ صفت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں بدرجہ کمال موجود تھی)۔ یہ کلمہ حَيَّ اور هَلَا دو کلموں سے مرکب ہے۔ حَيَّ کے معنی ”آ“ اور هَلَا يَاهَلَا ”جلدی کر“۔

سَمِعْتُ الْحَيَّ يَتَحَدَّثُونَ - میں نے اپنے قبیلہ سے سنا وہ باتیں کر رہے ہیں (اب عرب کے لوگ حَيَّ حَيَّ اس موقع پر کہتے ہیں جب کوئی کام شروع کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً کھانا سامنے دکھا ہو تو کہتے ہیں حَيَّ حَيَّ یعنی کھانا شروع کرو!)۔

إِنَّ الرَّجُلَ لَيُسْأَلُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ عَنْ حَيَّةِ أَهْلِهِ - آدمی سے اس کے سب گھر والوں کی پرسش ہوگی یہاں تک کہ جو جانور زندہ اس کے گھر میں ہے (مثلاً گائے بکری گھوڑا گدھا بلی طوطا وغیرہ) ان کی بھی پرسش ہوگی (کہ تو

ہے جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ ان کو خالی پھیر دے، جب تک ان میں کچھ بھلائی نہ رکھے۔ (مطلب یہ ہے کہ مومن کا اپنے پروردگار کے سامنے ہاتھ پھیلانا خالی نہیں جاتا یا تو دنیا ہی میں مراد پوری ہوتی ہے یا پھر آخرت میں اس کا اجر ملے گا)۔

إِذَا ذَكَرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَا بَعْلِيَّ - جب نیکوں کا ذکر آئے تو پہلے حضرت علیؓ کا ذکر کرو (آپ تمام اولیاء کے سردار تھے چنانچہ آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں)۔
يَحْيَى - (علیہ السلام) مشہور پیغمبر ہیں، وہ حضرت عیسیٰ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

نے اس کے کھانے پینے کی خبر رکھی یا نہیں؟)۔
اللہ تعالیٰ کا ایک نام حَیّ بھی ہے یعنی زندہ اور قیُّوم سب کو سنبھالنے والا۔

خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ - اپنی صحت میں بیماری کے لئے سامان کر اور زندگی میں موت کے لئے (موت کے بعد پھر کوئی کام نہیں آئے گا، لہذا جو کچھ توشہ آخرت کے لئے درکار ہے وہ اپنی زندگی ہی میں جمع کر لے)۔

إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هُمَا صَفْرًا حَتَّى يَضَعَ فِيهِمَا خَيْرًا - اللہ تعالیٰ بڑا شرم کرنے والا، کرم کرنے والا ہے۔ اس کو شرم آتی



خ

کتاب الحاء خ

کے پاس چند نیک کام جمع کر رکھے ہیں (وہی ان کو خوب جانتا ہے اور مجھ کو ان کا بدلہ ملنے کی پوری توقع ہے) میں وہ شخص ہوں مسلمانوں میں چوتھا شخص (مجھ سے پہلے صرف تین شخص مسلمان ہوئے تھے) اور فلاں بات فلاں بات۔

وَلَفَظْتُ لَهُ خَبِيئَةً - اور زمین نے اپنی چھپی ہوئی چیز ان کے لئے نکال دی (یعنی کھیتی یا خزانے) یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا۔

لَمْ أَرَكَ لِيَوْمٍ وَلَا جِلْدَ مُخْبَأَةٍ - میں نے آج کے دن کی طرح (کوئی خوبصورت بدن) نہیں دیکھا پردے والی کنواری لڑکی کی بھی کھال ایسی (نازک اور خوش رنگ اور عمدہ) نہیں دیکھی۔

وَأَمَرَ الْخَيْضَ أَنْ يَعْزِلْنَ الْمُصَلِّي وَالْمُخْبَأَةَ - آنحضرتؐ نے عید کے دن حائضہ اور پردہ والی عورت کو بھی نکلنے کا (عید گاہ میں جانے کا) حکم دیا اور حیض والی عورتوں کو نماز کی جگہ سے الگ رہنے کا۔ ابن اثیر نے کہا یہ حکم اس لئے دیا کہ بے فائدہ مردوں سے کیوں مڈ بھڑ کریں نہ اس وجہ سے کہ حائضہ کو عید گاہ میں جانا حرام ہے کیونکہ عید گاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو ثواب کے مجموعوں اور وعظ و علم کے جلسوں میں شریک ہونا مستحب ہے۔

أَبْغَضُ كُنَائِسِي إِلَى الطُّلْعَةِ الْخُبَاءَةِ - میری سب بہوؤں میں (بیٹوں کی جوروں میں) میں اس بہو کو بہت ناپسند کرتا ہوں جو اکثر نکلے کبھی چھپ جائے۔

مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخُبَاءِ - اللہ کو وہ

خ - ساتواں حرف ہے حروف تہجی میں سے حساب جمل میں اس کا عدد چھ سو ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْبَاءِ

خَبَأَ - ڈھانپنا، چھپانا۔

تَخْبِيئَةً - چھپانا۔

اِخْتِبَاءً - چھپنا۔

خَبَأَ اور خَبِيئَةً - پوشیدہ چیز۔

قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبَأً - آنحضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا) میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے (یعنی دل میں ٹھان لی ہے دیکھیں تو بتاتا ہے یا نہیں)۔ ایک روایت میں خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئَةً ہے۔

ابْتَغُوا الرِّزْقَ فِي خَبَايَا الْأَرْضِ - کھیتی میں اپنی روزی تلاش کرو، کھیتی کو خبا یا الارض اس لئے کہتے ہیں کہ بیج زمین میں ڈال کر اس کو چھپا دیتے ہیں۔

اِزْرَعْ فَإِنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَتَمَثَّلُ بِهَذَا الْبَيْتِ تَتَّبِعُ خَبَايَا الْأَرْضِ وَادْعُ مَلِيكَهَا لَعَلَّكَ يَوْمًا أَنْ تُجَابَ وَ تُرْزَقَا - (عروہ بن زبیر نے کہا) کھیتی کر کیونکہ عرب اس شعر کو پڑھا کرتے تھے زمین میں بیج کو چھپانا اسی کو اختیار کر اور زمین کے مالک سے دعا کرتا رہ شاید وہ ایک دن تیری دعا قبول کرے اور تجھ کو روزی دے۔

اِخْتَبَأْتُ عِنْدَ اللَّهِ خِصَالًا إِنِّي لَرَابِعُ الْإِسْلَامِ وَكَذَا وَكَذَا - (حضرت عثمان نے کہا) میں نے اپنے مالک

عبادت بہت پسند ہے جو پوشیدہ ہو۔

هَذَا مِنَ الْمُخَبَّاتِ مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي - یہ ان پوشیدہ باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھ کو سکھلائیں۔

خَبَاءٌ - بردزن کِسَارِ خیمہ اس کی جمع اَخْبِیۃ ہے۔

صُعُوا إِلَى الْمَاءِ فِي الْخَبَاءِ - میرے لئے ڈیرے میں پانی رکھو۔

اتى خَبَاءٌ فَاطِمَةَ - آنحضرت حضرت فاطمہ کے گھر پر آئے۔

خَبٌ - لمبا ہونا، بلند ہونا، دوڑنا، روکنا، مکر کرنا، جوش مارنا، بہکانا۔

تَخْبِيبٌ - فریب دینا، بگاڑ دینا۔

اِخْبَابٌ - دوڑانا۔

خَبٌ - مکار، فریبی، دغا باز۔

كَانَ إِذَا طَافَ خَبٌ ثَلَاثًا - آنحضرت جب طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں پو یہ چلتے (ذرا دوڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے جس کو رمل کہتے ہیں)۔

مَادُونُ الْخَبِّ - آنحضرت سے پوچھا گیا جنازہ لے کر کون سی چال چلیں فرمایا (ذرا پو یہ سے کم)۔

هَلْ تَخْبُونُ أَوْ تَصِيدُونَ - کیا تم دوڑتے ہو یا شکار کرتے ہو (مطلب یہ ہے کہ بکریاں چرانے والے کو پانی پلاتے وقت ان کے پیچھے دوڑنا نہیں پڑتا اور اونٹ والے کو دوڑنا پڑتا ہے)۔

لَمَّا رَكِبَ الْبَحْرَ أَخَذَ هُوَ خَبٌ شَدِيدٌ - جب حضرت یونس سمندر میں سوار ہوئے تو دریا کو بڑا جوش آیا۔

خَبٌ اور خَبَابٌ - بکسرہ خا جوش مارنا، حرکت اور اضطراب کرنا۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌ وَلَا خَائِنٌ - بہشت میں وہ نہیں جائے گا جو مکار چغل خور یا خائن چور ہو۔

الْمُؤْمِنُ غَرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌ لَنِيمٌ - مومن سادہ دل کریم ہوتا ہے اور بدکار مکار زخیل ہوتا ہے۔

خَبٌ - بفتح خا اور خَبٌ بکسرہ خا مکار، فریبی، دغا باز اور

چغل خور کو کہتے ہیں۔ یعنی جُورُز کو۔

مَنْ خَبَبَ امْرَأَةً أَوْ مَمْلُوكًا عَلَى مُسْلِمٍ فَلَيْسَ مِنَّا - جو شخص کسی مسلمان کی جو رو یا لونڈی کو بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یہ تعلیظ فرمایا تا کہ مسلمان ایسی حرکتوں سے باز رہیں)۔

خَبَابٌ - مشہور صحابی ہیں ارت کے بیٹے۔

خَبْتُ - کشادہ اور نرم زمین۔ اِخْبَاتٌ اور خُبُوت اس کی جمع ہے۔

خَبِيبٌ - حقیر چیز۔

اِخْبَاتٌ - نرم ہموار زمین میں جانا، عاجزی اور تواضع کرنا، گڑ گڑانا۔

وَأَجْعَلْنِي لَكَ مُخَبَّتًا - تو مجھ کو عاجزی کرنے والا گڑ گڑانے والا کر دے۔

فَيَجْعَلُهَا مُخَبَّتَةً مُنِيْبَةً - وہ اس کو عاجزی کرنے والی اللہ کی طرف رجوع ہونے والے بنادے۔

إِنْ رَأَيْتَ نَعْجَةً تَحْمِلُ شُفْرَةً وَ زِنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِيشِ فَلَا تَهْجُهَا - اگر تو ایک مینڈھی دیکھے جو چھری اور آگ کی پتھری (چقماق) لئے خبت الجمیش میں جا رہی ہے (یعنی کباب لگانے کے کل سامان کے ساتھ) تو بھی اس کو مت چھیڑ۔ (خبت الجمیش ایک جنگل کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ جمیش اصل میں اس زمین کو کہتے ہیں جس میں کچھ نہ آگے)۔

تَغَيَّرَ وَخَبْتُ - (جب ابو عامر راہب کو یہ خبر پہنچی کہ انصار نے آنحضرت سے بیعت کر لی تو اس کا مزاج) بدل گیا (جھنجھلایا) اور بگڑا اٹھا۔

خَبِيبٌ اور خَبِيبٌ اور خَبِيبٌ - سب کے معنی قریب قریب ہیں یعنی حقیر اور خسیس اور ذلیل۔

إِنَّهَا سَاعَةٌ تَكُونُ فِيهَا الْخَبْتَةُ - (مکھول نے ایک شخص کو عصر کے بعد سوتا ہوا پایا اس کو ایک لات لگائی اور کہنے لگے) اس وقت سونے سے شیطان دیوانہ بنا دیتا ہے۔ اصل میں یہ لفظ خَبَطَ تھا طائے مہملہ سے لیکن مکھول کی زبان میں لکنت تھی

انہوں نے طا کے بدل تا کہا، محیط میں ہے کہ خُبثۃ اور خُبثۃ تواضع اور عاجزی۔

خُبثٌ اور خَبَائِثٌ یا خَبَائِثٌ۔ پلید ہونا ناپاک ہونا۔

اِخْبَاتٌ۔ پلیدوں کو یار بنانا یا پلید مال کمانا یا پلیدی سکھانا۔

اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا۔ جب پانی دو پکھال ہو جائے تو پھر نجاست نہیں اٹھائے گا (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوگا۔ جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے)۔

نَهَى عَنْ كُلِّ دَوَاءٍ خَبِيثٍ۔ آنحضرتؐ نے ہر پلید دوا سے منع کیا یا بد ذائقہ اور بد مزہ دوا سے (پلید حرام دوا جیسے شراب، سور، مردار وغیرہ اور بد ذائقہ دوا سے اس لئے منع کیا کہ بیمار کو اس سے کراہت پیدا ہوتی ہے)۔

مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔ جو شخص اس پلید درخت میں سے کھائے (یعنی پیاز لہسن گندنا میں سے) حافظ نے مولیٰ کو بھی اس پر قیاس کیا ہے (وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے) جب تک بد بو اس کے منہ میں باقی ہے وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔

مَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ۔ رنڈی کی خرچی پلید ہے، کتے کی قیمت پلید ہے، چھپنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے (دوسری روایت میں نجومی اور پنڈت کی شیرینی کا بھی ذکر ہے۔ اسی طرح فال کھولنے والی کی اجرت ان سب کو آنحضرتؐ نے پلید یعنی حرام فرمایا لیکن چھپنے لگانے کی اجرت کو اکثر علماء نے مکروہ سمجھا ہے حرام نہیں رکھا، کیونکہ چھپنے لگانا ایک مباح کام ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حجام کو اجرت دی۔ اگر حرام ہوتی تو آپ کیوں دیتے اب اگر رنڈی یا نجومی اپنی کمائی کو لے جا کر اس کے بدلے کوئی چیز خریدی تو وہ کمائی بالیج کے حق میں حلال سمجھی جائے گی کیونکہ تبدل ملک سے اس کا حکم بدل جاتا ہے اسی طرح اگر رنڈی یا نجومی وہ مال کسی کو ہبہ کرے یا رنڈی اور نجومی مر جائے اور وہ مال بطور وراثت کسی کے ہاتھ آئے تب

بھی حلال سمجھا جائے گا۔ البتہ اگر رنڈی یا نجومی اس حرام کمائی میں سے کسی کو کچھ کھلانا چاہے اور کھانے والے کو معلوم ہو کہ یہ اسی حرام کمائی کا ہے تو اس کا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ حرام مال ہے اب اگر حرام مال حلال مال میں مل جائے تو اگر حرام غالب ہے تو اس کا حکم حرام کا ہوگا۔ اگر حلال غالب ہے تو وہ مال مشتبہ ہے اس سے بھی پرہیز کرنا تقویٰ ہے اور اگر حرام و حلال دونوں برابر ہیں تب بھی حرمت کو ترجیح ہوگی۔ بعض نے کہا حلت کو بعض نے کہا وہ بھی مشتبہ ہوگا۔

مترجم:- کہتا ہے اس زمانہ میں ہمارے اکثر مال مشتبہ ہیں اور خالص حلال کمائی جس میں کوئی شبہ ہو بہت کم ہے میں تو اکثر یہ کیا کرتا ہوں کہ مشتبہ مال اداۓ قرض میں دے دیا کرتا ہوں مثلاً سو روپیہ کسی سے قرض لے لئے تو اب وہ روپیہ حلال ہیں اس کی ادائیگی میں وہ سو روپیہ دے دیئے جو بطور مشتبہ ہمارے پاس تھے اسی طرح مال مشتبہ کو دوسرے مصارف میں اٹھاتا ہوں جو علاوہ کھانے پینے اور پہننے کے پڑتے ہیں جیسے مکانات کے ٹیکس کرایہ ریلوی اجرت، تار برقی اور پوسٹ اجرت اخبارات وغیرہ میں اور حلال مال کو اپنی خوراک اور پوشاک میں صرف کرتا ہوں اس پر بھی بہت سے اموال حرام اور شبہ کے کے ہم نے اپنے اوپر خرچ کئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی کے طالب ہیں وہ ارحم الراحمین ہے)۔

فَأَصْبَحَ يَوْمًا وَهُوَ خَبِيثُ النَّفْسِ۔ ایک دن صبح کو ہر قل (شاہ روم) بد مزاج تھا (پڑ چڑا اس کی طبیعت صاف نہ تھی)۔

لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي۔ کوئی تم میں یوں نہ کہے میرا مزاج خبیث ہے (یعنی متلاتا اور سست اور گراں ہے) آپ نے خبث کے لفظ کو برا جانا گو اس کا معنی عرب کے محاورہ میں گرانی مزاج بھی ہے)۔

لَا يُصَلِّيَنَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُدَافِعُ الْاِخْبَاتِينَ۔ کوئی تم میں سے پیشاب یا پانچخانہ رو کے ہوئے نماز نہ پڑھے (کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں دل نہیں لگے گا) ایک روایت میں وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاِخْبَاتَانِ ہے مطلب وہی ہے۔

كَمَا تَنْفِي الْكَيْزُ الْخُبْتُ - جیسے بھی (سونے اور چاندی کے) میل کو نکال ڈالتی ہے۔ بعض نے الْخُبْتُ بضمہ خا اور سکون پاڑھا ہے۔

لَادَاءُ وَلَا خِبْثَةٌ وَلَا غَائِلَةٌ - (آنحضرت ﷺ سے عداء بن خالد نے ایک بردہ خریدا تو آپ نے یوں لکھا) اس میں نہ بیماری (عیب) ہے نہ حرام فروشی (مثلاً وہ آزاد شخص ہو یا امان لے کر آیا ہو اس کو زبردستی غلام بنا لیا ہو) اور نہ دغا بازی (مثلاً بھاگنے والا یا فسق و فجور کرنے والا ہو)۔

يَا خِبْثَةٌ - (یہ حجاج مردود نے انسؓ کو کہا) اے خبیثہ یعنی خبیث مردود خود تمام جہاں کا خبیث تھا برے اخلاق کو بھی خبیث کہتے ہیں۔

كَذَبَ مَخْبَثَانِ - خبیث جھوٹ بولا نہا یہ میں ہے کہ مخبثان مبالغہ پر دلالت کرتا ہے اور مذکر اور مونث دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے مگر محیط میں ہے کہ عورت کے لئے مخبثانہ کہتے ہیں۔

خَبَابٌ كُلُّ عَيْدَانِكَ مَضَضْنَا فَوَجَدْنَا عَاقِبَتَهُ مُرًّا - (امام حسن بصریؒ نے دنیا کے حق میں فرمایا) ارے خبیث تیری ہر ایک شاخ کو ہم نے چبایا اخیر میں اس کا انجام تلخ ہی پایا (کیا عمدہ اور حکیمانہ کلام ہے مجھ کو بھی ابتدائے عمر میں ایک مدت تک یہی خیال رہا کہ دنیاوی لذات بھی اچھے ہیں مگر بعد میں جب عمر زیادہ ہوئی اور تجربہ اور غور و فکر میں ترقی ہوئی تو معلوم ہوا کہ دنیا کی لذت اس قابل نہیں کہ اس کو لذت کہا جائے بلکہ ہر ایک لذت میں اندر تلخی بھری ہوئی ہے اوپر سے طمع کی طرح ایک لذت کا غلاف چڑھا ہوا ہے سادہ دل نادان آدمی اس کو لذت سمجھ کر دھوکے میں آ جاتا ہے پھر جب تلخی نمود ہوتی ہے تو نادام اور شرمندہ ہوتا ہے دیکھو سب سے بڑھ چڑھ کر دنیاوی لذتیں یہ ہیں مزے دار عمدہ مرغیں اور شیریں کھانے سرد اور ٹھنڈی شربت اور پانی خوب صورت عورتیں نشہ اب ہر ایک کی تلخی کو ملاحظہ فرمائیے مزے دار اور شیریں اور مرغیں کھانوں سے جگر اور معدہ ضعیف ہو جاتا ہے آدمی قبض، بواسیر، تونج اور بخار کے عوارض میں گرفتار ہوتا ہے۔ سرد برف کے پانیوں اور

شربتوں سے اخیر میں دانت گر جاتے ہیں کھلے سوج جاتے ہیں معدے کی طاقت کم ہو جاتی ہے مسوڑھوں میں ہمیشہ درد اور ورم ہوتا رہتا ہے کبھی لقوہ عارض ہوتا ہے خوبصورت عورتیں معاذ اللہ کثرت جماع اور عیاشی بے انتہا عوارض اور بیماریاں پیدا کرتی ہے عمر کم ہو جاتی ہے دماغی قوی کمزور ہو کر آدمی دیوانہ اور پاگل بن جاتا ہے سوزاک اور آتشک جذام میں مبتلا ہوتا ہے۔ پناہ بخدا؛ نشہ تو تمام خرابیوں اور بیماریوں کی جڑ ہے نشہ باز آدمی کسی کام کا نہیں رہتا ساری کمائی اس میں جاتی ہے جو روپے فاقے مرتے ہیں اخیر میں خود بھی جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر راہی عالم بقا ہوتا ہے اور اکثر فالج، رعشہ اور استسقاء کی تکلیفیں اٹھاتا رہتا ہے۔ ایسی زندگی سے موت بھلی لا حول ولا قوۃ الا باللہ)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ - میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطانوں اور شیطانیوں یعنی بھتنوں اور بھتینوں سے شریر دیوؤں اور شریر پریوں سے۔ بعض نے یوں پڑھا ہے۔ مِنَ الْخُبْثِ بہ سکون با ترجمہ یہ ہوگا تیری پناہ پلید کام اور پلید خصلتوں سے (پانچا نہ جاتے وقت اس دعا کے پڑھنے کا اس لئے حکم دیا کہ آدمی پانچا نہ میں ذکر الہی نہیں کر سکتا اور وہ مقام اکثر نجس ہوتا ہے شیطان اور پلید ایسے ہی مقاموں میں جمع ہوتے ہیں)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ - تیری پناہ پلید نجس خبیث خبث سے خبث وہ شخص جس کے یار و مددگار سب خبیث ہوں یا جو لوگوں کو بری اور خبیث باتوں کی تعلیم کرے۔

فَالْقُوا فِي قَلْبِ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ - آخر بدر میں جو کافر مارے گئے ان کی لاشیں ایک اندھے ناپاک پلید کرنے والے کنوے میں ڈال دی گئیں۔

إِذَا كَثُرَ الْخُبْتُ - جب برائی بہت ہو جائے (فسق و فجور کا بازار گرم ہو تو بروں کے ساتھ اچھے بھی تباہ ہوں گے) بعض نے کہا خبث سے زنا مراد ہے یا اولاد زنا۔

أَتَى بِرَجُلٍ مُخْدَجٍ سَقِيمٍ وَجَدَ مَعَ أُمِّهِ يَخْبُثُ

خَبَرٌ - حکایت، نقل اور اہل حدیث کی اصطلاح میں حدیث کو کہتے ہیں۔

خُبْرٌ اور خُبْرَةٌ - آزمانا، چکنا کرنا۔

خُبْرٌ اور خُبْرٌ اور خُبْرَةٌ اور خُبْرَةٌ اور مَخْبَرَةٌ اور مَخْبَرَةٌ - کسی چیز کی حقیقت (ماہیت) معلوم کرنا۔ اسی سے ہے اللہ تعالیٰ کا نام خَبِيرٌ کیونکہ وہ ہر چیز کی حقیقت جانتا ہے یا ماکان اور مایکون سے خبردار ہے۔

بَعَثَ عَيْنًا مِّنْ خَزَاعَةٍ يَتَخَبَّرُ لَهُ خَبَرٌ قُرَيْشٍ - آنحضرتؐ نے خزاعہ قبیلہ کے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ قریش کی خبر معلوم کرے (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں تَخَبَّرَ وَ اسْتَخَبَرَ - یعنی خبر دریافت کی لوگوں سے پوچھی)۔

نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ - آنحضرتؐ نے بٹائی سے منع کیا (یعنی نصف یا ربع پیداوار یا اس کے ایک حصے پر معاملہ کرنا)۔ خُبْرَهُ - حصہ کو بھی کہتے ہیں اسی سے مُخَابَرَةٌ نکلا ہے بعض نے کہا یہ خَبِيرٌ سے ماخوذ ہے چونکہ آنحضرتؐ نے خیر والوں سے یہی معاملہ کیا تھا کہ آدمی پیداوار وہ لیں آدمی آپ کو دیں۔ بعض نے کہا یہ خبر سے نکلا ہے یعنی نرم زمین۔

فَدَفَعْنَا فِيْ خَبَارٍ مِّنَ الْأَرْضِ - ہم ایک نرم زمین میں پھینکے گئے۔ نووی نے کہا مخابرة اور مزارعت میں یہ فرق ہے کہ مخابره میں تخم عامل کا ہوتا ہے نہ مالک زمین کا اور مزارعت میں تخم مالک زمین کا ہوتا ہے۔

لَوْ تَرَكْنَا الْمُخَابَرَةَ - کاش ہم مخابره نہ کرتے (تو بہتر ہوتا) کیونکہ آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا۔

لَا تَرَى بِالْخَبْرِ يَا خَبَرٌ بَأْسًا - ہم مخابره میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے، نووی نے کہا مشہور بکسرہ خا ہے۔

وَنَسْتَخْلِبُ الْخَبِيرَ - اور خبیر (جو ایک گھاس ہے) ہم چھیل رہے تھے۔ (اسْتَخْلَبَ کھرپے (مِنْجَلٌ) سے چھیلنا اسی سے ہے تَخْلِبُ یعنی کھرپا (گھاس چھیلنے کا ہتھیار درانیتی) نہایہ میں ہے کہ خبیر اونٹ کے بال اور کھیت وغیرہ کو بھی کہتے ہیں)۔

لَا اكْمُلُ الْخَبِيرَ - میں سالن لگی ہوئی روٹی نہیں کھاتا۔

بُهِا - آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کے اعضاء میں نقصان تھا (سلیم الاعضاء نہ تھا) اور بیمار تھا وہ ایک لونڈی سے برا کام کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

انْظُرُوا اِلَى هَذَا الْخَبِيثِ - اس خبیث کو دیکھو (یہ انہوں نے حاکم وقت کو کہا جب وہ خلاف سنت کام کر رہا تھا معلوم ہوا کہ حاکم اگر خلاف شرع کام کرے تو اس پر انکار کرنا درست ہے)۔

اعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخَبِيثِ الْمُخْبِتِ - اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔

لَا تَعُوْذُوا الْخَبِيثِ مِنْ اَنْفُسِكُمْ - شیطان کو اپنے نفسوں پر عادت مت دلاؤ (اس کے بہکانے میں مت آؤ ورنہ اس کو عادت ہو جائے گی وہ ہر وقت بہکایا کرے گا)۔

لَا يُغَضُّنَا اِلَّا مَنْ خَبَثَتْ وَلَا دَتُهُ - اہل بیت سے وہی دشمنی رکھے گا جس کی پیدائش ناپاک ہوگی (کم بخت ولد الحیض ہوگا یا نطفہ شیطان)۔

خَبَجٌ - پادنا، گوز لگانا۔

خَبَجٌ - پاؤ گوز۔

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَّى الشَّيْطَانُ وَلَهُ خَبَجٌ - جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو شیطان پادنا ہوا بھاگتا ہے۔ ایک روایت میں خَبَجٌ حائے مہملہ سے ہے یعنی پیٹ پھولا ہوا۔

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ خَرَجَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ خَبَجٌ كَخَبَجِ الْحِمَارِ - جو شخص آیت الکرسی (اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم اخیر تک) پڑھے تو شیطان گدھے کی طرح گوز لگاتا ہوا نکل جاتا ہے (اس کے پاس سے چلا جاتا ہے)۔

خَبْخَبَةٌ - پیٹ لٹک جانا، فریب دینا۔

خَبَجُوا عَنْكُمْ مِنَ الظَّهِيْرَةِ - (عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی دوپہر کو ذرا ٹھنڈا ہونے دو۔

اِبْلٌ مُّخَبَّخَةٌ - موٹے اچھے اونٹ یا بہت اونٹ۔

تَخَبَّخَ الرَّجُلُ - اس کا بدن لٹک گیا (سٹاپے کے بعد دبلا ہو گیا)۔

بَقِيعُ الْخَبْخَبَةِ - ایک مقام ہے مدینہ میں۔

خُبْرَه اور خَبِيرُ - ناخورش (سالن) کو بھی کہتے ہیں
بعض نے کہا خَبِيرُ گوشت وغیرہ -

أَخْبَرُ طَعَامَكَ - (عرب لوگ کہتے ہیں) اپنے کھانے
کو چکنا کر اور کہتے ہیں أَتَانَا بِخُبْرَةٍ وَلَمْ يَأْتِنَا بِخُبْرَةٍ - روٹی تو
لے کر آیا مگر سالن نہ ارد -

فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ - (جب تم میں سے کوئی کسی مسلمان
بھائی سے محبت رکھے) تو اس کو خبر کر دے کہ مجھ کو تجھ سے محبت
ہے (اس کی نصیحت قبول کرے اگر وہ اس کا کوئی عیب بیان
کرے تو خفا نہ ہو بلکہ خوش ہو - دوست وہی ہے جو اپنے دوست
کو اس کی بری بات سے خبر کر دے ورنہ ہر بات کو بجا اور
درست کہنے والا دوست نہیں ہے بلکہ خوشامدی تباہ کرنے والا
ہے) -

حَدَّثَنَا كُلُّهُ بِالْخَبَرِ - سفیان نے ہم سے یہ ساری
حدیث اخبرنا کہہ کر بیان کی نہ عن عن کے ساتھ -

مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي - میں نہیں
جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا نہ تو نے مجھ کو (آج تک) خبر دی
تائے تانیث کے بعد ایک یا کو بڑھا دیا ہے -

لَا تُخْبِرُنَا - (ابن عاص نے پوچھا ارے حوض والے
یہ تو بتا اس حوض پر درندے جانور (پانی پینے کو) آتے ہیں یا نہیں
حضرت عمرؓ نے کہا) ہرگز مت بتاؤ - (چونکہ ہر پانی پاک ہے
جس کا کوئی وصف نہ بدلا ہوا ایسے سوالات کی ضرورت نہیں) -

أَعْمَى اللَّهُ عَلَى هَذَا خُبْرَهُ - اللہ تعالیٰ نے اس کا علم
اندھا کر دیا (یعنی اس کو بے علم بنا دیا) -

عَلَى الْخَبِيرِ بِهَا سَقَطَتْ - تیرا سابقہ اس شخص سے پڑا
جو اس بات سے واقف ہے (یعنی تو نے واقف کار سے پوچھا جو
اس بات کو جانتا ہے) -

إِرْتَضَاهُ اللَّهُ بِخُبْرَتِهِ - اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو اپنا
علم دینے کے لئے پسند فرمایا -

خَبِيرٌ - ایک مشہور بستی ہے مدینہ سے چار منزل پر اور
درہ خیبر ایک درہ (وادی) ہے ہندوستان اور افغانستان کی
سرحد پر - مجمع البحرین میں ہے کہ مغابرہ میں کوئی قباحت نہیں اور

آنحضرتؐ نے تنازع کی وجہ سے اس سے منع کیا تھا -
وَجَدْتُ النَّاسَ أَخْبَرُ تَقْلَهُ - (یہ ابوالدرداء کا قول
ہے) میں نے لوگوں کو ایسا پایا جہاں تو ان کی آزمائش کرے ان
کو برا سمجھے گا -

خَبْرٌ - مارنا، تیز ہانکنا، روٹی پکانا، روٹی کھلانا -
خُبْرٌ - روٹی -

خَبَّازٌ - نانبائی، نان فروش -
اِخْتَبَّازٌ - روٹی بنانا -

خُبَّازِيٌّ يَخْبُزُ - مشہور بھاجی ہے لعاب دار اس کا
پھول سفید سرخی آمیز ہوتا ہے -

خُبْرَةُ الْمُسَافِرِ - مسافر کی روٹی جو گرم راکھ پر ڈال کر
الٹ پلٹ کی جاتی ہے - اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری زمین
کو ایک روٹی بنا دے گا جس کو مؤمن کھائیں گے -

خُبْرَةٌ وَاحِدَةٌ - ایک ٹکڑا -
فَيَدْعُوهُ خُبْرَةً - وہ سر کو کچل کر ایک روٹی کی طرح کر
دیں گے -

خَبْطٌ - پتے جھاڑنا، زور سے مارنا، روندنا، بے راہ چلنا،
بے ترتیب چلنا -

نَهَى أَنْ يُخْبَطَ شَجَرُهَا - آنحضرتؐ نے مکہ اور مدینہ
کے درختوں کے پتے جھاڑنے سے منع فرمایا (یعنی جہاں تک
حرم ہے وہاں کے درختوں کے) -

خَبَطٌ - نہا یہ میں ہے بہ فتح با اور خا، وہ پتے جو درخت
سے جھاڑے جائیں جیسے مُخْبُوطٌ ہے -

فَأَصَابَهُمْ جُوعٌ فَكَأَلُوا الْخَبَطَ - (ابو عبیدہ ایک لشکر
لے کر نکلے راہ میں کھانے کو کچھ نہ رہا) بھوک لگی تو درختوں کے
پتے کھا گئے (اس لشکر کا نام حبش الحبط ہو گیا، بعض نے کہا خط
ایک مقام کا نام ہے جہینہ قبیلہ کا جہاں آنحضرتؐ نے یہ لشکر بھیجا
تھا) -

لَقَدْ رَأَيْتَنِي بِهَذَا الْجَبَلِ أَخْطَبُ مَرَّةً وَ أَخْطَبُ
أُخْرَى - (حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے خود اپنے تئیں اس پہاڑ
میں دیکھا کبھی تو جلانے کی لکڑیاں چٹنا کبھی (چارے کے لئے)

درختوں کے پتے جھاڑتا۔

فَضَرَبْتُهَا ضَرْبُهَا بِمُخْبِطٍ فَاسْقَطْتُ جَنِينًا۔ اس کی سوکن نے پتے جھاڑنے کی لکڑی سے اس کو مارا اس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا (اس کا حمل ساقط ہو گیا)۔

هَلْ يَضْرَأُ الْخَبْطُ فَقَالَ لَا إِلَّا كَمَا يَضُرُّ الْعِضَاءُ الْخَبْطُ۔ آنحضرتؐ سے کسی نے پوچھا کیا رشک سے بھی کچھ نقصان ہوتا ہے (رشک وہ کہ دوسرے کی نعمت کی تمنا کرے مگر اس کا زوال نہ چاہے اور حسد یہ کہ اس کا زوال چاہے) آپ نے فرمایا نہیں ایسا نقصان ہوتا ہے جیسے جنگلی درخت کا پتے جھاڑنے میں (یعنی خفیف نقصان ہوتا ہے ذرا ثواب میں کمی آ جاتی ہے مگر بالکل تباہی نہیں ہوتی جیسے جنگلی درخت کے پتے جھاڑو تو کچھ نقصان تو ہوتا ہے مگر درخت جڑ سے نہیں مٹا پھر پتے نکل آتے ہیں)۔

أَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان مرتے وقت مجھ سے کھیلے مجھ کو پاگل بنادے (میں کلمہ تو حید نہ پڑھ سکوں)۔ لَا تَخْبَطُوا خَبْطَ الْجَمَلِ۔ اونٹ کے پاؤں پہلے نہ اٹھاؤ (یعنی سجدے سے اٹھتے وقت)۔

خَبَّاطُ عَشَوَاتٍ۔ اندھیروں میں چلنے والا (روشنی بھی ساتھ نہ ہوا ایسا آدمی کہیں کنوے میں گر پڑے گا یا کسی درندہ جانور پر جا پڑے گا غرض ہلاک ہوگا)۔

يَخْبِطُ فِي عَمِيَاءٍ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ اندھے پن میں خبط کر رہا ہے جب کوئی جہالت کا کام کرے اور کہتے ہیں يَخْبِطُ خَبْطَ عَشَوَاءٍ وَيَرْكَبُ مَتْنِ عَمِيَاءٍ۔ وہ اندھی اونٹنی کی طرح بے راہ چلتا ہے اور اندھے جانور کی پشت پر سوار ہے۔

قَدْ كُنْتُ تَقْرِي الضَّيْفَ وَ تُعْطِي الْمُخْبِطَ۔ (ابن عامر سے مرض موت میں لوگ کہنے لگے) تو تو مہمان کی مہمانداری کرتا تھا اور جس شخص سے جان پہچان نہ ہو اس سے سلوک کرتا تھا (بے سابقہ معرفت لوگوں کو دیتا) اس کو مشابہت دی رات کے وقت پتے جھاڑنے والے سے)۔

خَبْطٌ۔ کہتے ہیں بے انتظامی کے ساتھ کوئی کام کرنا یا بے معنی بے ترتیب بے مناسبت باتیں کرنا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ خَبْطٌ ہاتھوں کا مارنا جیسے رخ پاؤں مارنا خبط ایک مقام کا بھی نام ہے جیسے آپ روایت میں كَانَ أَبِي يُنْزِلُ الْحِصْبَةَ قَلِيلًا وَهُوَ دُونَ خَبْطٍ وَ حَرْمَانٍ۔ یعنی میرے باپ مھب میں تھوڑی دیر ٹھہرتے وہ خبط اور حرمان کے پاس ہے۔

خَبْلٌ۔ خراب کرنا، قید کرنا، روکنا، تقصیر کرنا، بے قرار ہونا، دیوانہ ہونا، شل ہونا۔

إِخْبَالٌ۔ عاریت دینا۔

إِنْ تَسْتَخْبِلُ يَخْبِلُ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اگر تو اس سے کچھ مانگے تو وہ بخیلی کرے۔

مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ۔ جو شخص قتل کیا جائے یا اس کے اعضاء کو نقصان پہنچایا جائے (مثلاً ہاتھ یا پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا آنکھ پھوڑ دی جائے)

خَبْلُ الْحُبِّ قَلْبُهُ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) عشق نے اس کا دل بگاڑ دیا۔

رَجُلٌ خَبْلٌ يَمْخَبِلُ۔ جو شخص قتل کیا جائے یا اس کا کوئی عضو بیکار کر دیا جائے۔

بَنُو فَلَانٍ يُطَالِبُونَ بِدِمَائِهِ وَ خَبْلٍ۔ فلاں قبیلہ والے اپنے خون اور نقصان کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

خَبْلٌ أَوْ خَبْلٌ۔ جنون اور دیوانگی۔

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ الْخَبْلُ۔ قیامت کے سامنے فساد ہو گا (کشت و خون آب و ہوا کی خرابی)۔

شَكْتُ إِلَيْهِ رَجُلًا صَاحِبَ خَبْلٍ يَأْتِي إِلَى نَخْلِهِمْ فَيُفْسِدُهُ۔ انصارؓ نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ایک مفسد شخص ان کے کھجور کے درختوں پر آتا ہے ان کو خراب کر ڈالتا ہے۔

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص شراب پیے (اور توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت کے دن) دوزخیوں کے پیپ لہو کی تلچھٹ (جو

ان کے زخموں سے ٹپکے گی) پلائے گا۔ اصل میں خیال کہتے ہیں فساد اور خرابی کو جیسے قرآن میں ہے مَا زَا دُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا۔ خواہ یہ فساد افعال میں ہو یا اقوال میں یا عقول میں یا اجسام میں۔

وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوْا اُخْبَالًا۔ اور ایک ہمارا رفیق جو اس کے خرابی میں کمی نہیں کرتا۔

جِئْتُ لَا تُكْسِرَ مَسْجِدَ الْخَبَالِ۔ (کچھ لوگوں نے خواہ مخواہ ضد سے کوفہ کے پشت پر ایک مسجد بنائی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) میں اس لئے آیا ہوں کہ فساد کی مسجد توڑ دوں (جیسے آنحضرتؐ نے مسجد ضرار کو توڑا اور جلادیا تھا)۔

خَبْنٌ۔ یا خَبَانٌ۔ موڑنا، سینا، چھپانا۔
مَنْ اَصَابَ بِفِيْهِ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذِ خُبْنَةٍ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔ جو شخص (پرائے باغ میں سے) جب اس کو حاجت ہو (مثلاً سخت بھوکا ہو) منہ سے کچھ کھالے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں (اس کو کچھ سزا نہ ہوگی) مرتا کیا نہ کرتا بشرطیکہ کپڑے میں چھپا کر کچھ نہ لے جائے)۔ اصل میں خُبْنٌ کہتے ہیں ازار کے تہ اور کپڑے کے کنارے کو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اُخْبِنَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص اپنی پلو میں کچھ چھپالے (ازار کا پلو ہو یا چادر کا) محیط میں ہے کہ خُبْنٌ اس کو بھی کہیں گے جو کھانا آدمی اپنے بغل یا آستین میں چھپالے۔

فَلْيَاكُلْ مِنْهُ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً۔ اس میں سے (یعنی گرے پڑے میوے میں سے) کھالے لیکن کپڑے میں چھپا کر نہ لے جائے۔ (بعض نے اس حدیث کو عام رکھا ہے مضطر اور غیر مضطر کے لئے اور باغ میں سے کھانا لینا درست رکھا ہے بعض نے اسکو مضطر سے خاص کیا ہے۔ فتنی نے کہا اگر یہ حدیث مضطر سے خاص ہوتی تو گرے پڑے کی قید بیکار ہو جاتی ہے کیونکہ مضطر کو تو درخت سے توڑ کر بھی کھانا درست ہے)۔

خَبُوْ۔ یا خُبُوْ۔ ٹھہر جانا، بجھ جانا، قرآن میں ہے کُلَّمَا خَبَتْ رِذْنَاهُمْ سَعِيْرًا۔ جب ان کی لوبجھ جائے گی ہم اس کو

اور بھڑکا دیں گے۔

اُخْبَاءٌ۔ بجھا دینا۔

خِبَاءٌ۔ خیمہ، ڈیرہ۔

فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقَوَّضَ۔ پھر آپ نے اپنے ڈیرے کو اکھیڑنے کا حکم دیا وہ اکھیڑا گیا، نہایہ میں ہے کہ خِبَاءٌ عربوں کا گھر جو اونٹ یا بکری کے اون کا ہوتا ہے، دو چوبہ اور سہ چوبہ اس کی جمع اُخْبِيَّةٌ ہے۔

أَهْلُ خِبَاءٍ أَوْ اُخْبَاءٍ۔ یہ راوی کی شک ہے کہ مفرد کا صیغہ کہا یا جمع کا۔

شَهَادَةُ الْمُخْتَبِيْ۔ چھپ کر گواہ بننے والے کی گواہی، باقی حدیث اس باب کی خُبَا میں شروع باب میں گذر چکی ہیں، نہایہ اور مجمع میں ہے کہ خِبَاءٌ بالوں کا نہیں ہوتا اور مجمع البحرین میں ہے کہ بالوں کا بھی ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ التَّاءِ

خَتْ۔ پے در پے نیزہ مارنا اور ایک مقام کا نام ہے۔

خَتَتْ۔ سستی، کاہلی، بدن کی ناتوانی۔

اِنَّهُ اِخْتَاتَ لِلضَّرْبِ حَتَّى خِيفَ عَلَيْهِ۔ شمر نے کہا روایت یوں ہی ہے، اور مشہور اِخْتٌ ہے، اِخْتَاتٌ سے بمعنی شرم کرنا، منتہی الارب میں ہے اِخْتٌ فَلَانَا اس کا حصہ کم کیا۔

مُخْتَبِيْ يَامُخِتٌ۔ چھوٹا، منکسر بننے والا یہ خَبِيْتُ سے ہے بمعنی خسیس، اور حقیر۔

خُتِيْ۔ ایک شہر کا نام ہے باب الابواب میں۔

خَتْرٌ۔ یا خُتُوْرٌ۔ بگڑنا، خراب ہونا، دعا کرنا۔

خَاتِرٌ اور خَتَارٌ اور خَتِيْرٌ اور خُتُوْرٌ اور خَتِيْرٌ۔ دعا باز، فریبی۔

مَآخِرَ قَوْمٍ بِالْعَهْدِ اِلَّا سَلِطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوْ۔ جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے (دعا بازی) تو دشمن ان پر غالب کر دیا جاتا ہے (میں نے بچشم خود معائنہ کیا ۱۸۵ء میں نانا راؤ تا

ایسے ہیں جو علم کو زبان درازی اور فریب کے لئے سیکھتے ہیں (تاکہ لوگوں میں اپنی لیاقت ظاہر ہو جاہلوں کو دھوکا دیں بڑے مولوی کہلائیں)۔

يَخْتَلُ الرَّجُلُ لِيَطْعَنَهُ - وہ چھپ کر ایک شخص کے فکر میں تھا اس کو برچھا مارے ابراہیم بن محمد حنفی حدیث کا ایک راوی ہے۔

ختم - اخیر تک پہنچنا ساری کتاب پڑھ یا لکھ ڈالنا مہر کرنا فارغ ہونا۔

امِينُ خَاتِمِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - آمین کیا ہے گویا پروردگار کی مہر ہے (جیسے خط پر مہر کر دو تو کوئی کھول نہیں سکتا) اس طرح آمین کہنے والے کو کوئی ستا نہیں سکتا ہر آفت اور بلا سے محفوظ رہتا ہے۔

نَهَى عَنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِدَيِّ سُلْطَانٍ - آنحضرتؐ نے انگٹھی پہننے سے منع فرمایا (یعنی بلا ضرورت محض زیب و زینت کے لئے) مگر اس شخص کے لئے جو حکومت رکھتا ہو (اس کو کاغذوں پر مہر کرنے کی ضرورت پڑتی ہو) طبی نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے اور انگٹھی پہننا جائز ہے یا محمول ہے اس شخص پر جو بے فائدہ اور بے ضرورت محض زیب و زینت کے لئے پہنے۔

نَهَى أَنْ اتَّخَذْتُمْ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ - آنحضرتؐ نے مجھ کو منع کیا کہ میں اس انگلی (یعنی بیچ کی انگلی) اور اس انگلی (اس کے پاس والی انگلی) میں انگٹھی پہنوں (کراہت مردوں کے لئے ہے عورتوں کو ہر انگلی میں پہننا درست ہے)۔

فِي أَغْنَاهُمْ الْخَوَاتِيمُ - ان کے گردنوں میں ہار ہوں گے (نشانی کے لئے) یہاں خواتیم سے سونے وغیرہ کے وہ زیور مراد ہیں جو گردن میں پہنائے جاتے ہیں)۔

يَخْتِمُ بِقُلِّ هُوَ اللَّهُ - وہ کیا کرتا تھا (ہر رکعت میں اپنی قرأت) قل ہو اللہ پر ختم کرتا (یعنی اخیر میں قل ہو اللہ پڑھ لیتا)۔

نیتا اور اس کے ساتھیوں نے انگریزوں کے ساتھ عہد کر کے پھر دغا بازی سے ان کو مار ڈالا آخر اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کو ان پر غالب اور مسلط کر دیا اور اس کی نظیریں تاریخ میں سینکڑوں ہیں۔ نواب سراج الدولہ حاکم بنگالہ نے بھی عہد شکنی کی آخر دشمن اس پر غالب آئے۔

الْعَاقِلُ عَفُورٌ وَالْجَاهِلُ خَتُورٌ - عقل مند خطاؤں کو معاف کرتا ہے اور جاہل دغا بازی کرتا ہے (آخر خود ذلیل اور خوار ہوتا ہے)۔

خَتْلٌ يَخْتَلِقُ - فریب کرنا مکاری کرنا۔
مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَعْطَلَ السُّيُوفُ مِنَ الْجِهَادِ وَأَنْ تُخْتَلَ الدُّنْيَا بِالْذِّينِ - قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تلواریں بیکار رکھی جائیں گی کوئی ان سے جہاد نہیں کرے گا اور دین کے پردے میں دنیا حاصل کی جائے گی (ظاہر میں دین داری دکھلائیں گے بڑے درویش پیر مرشد مولوی مقدس بنیں گے تاکہ لوگ ان کے معتقد ہوں اور دل میں دنیا کمانا مقصود ہوگا) اس ہمہ شکل از برائے اکل لعنت خدا کی ایسے مولویوں اور مشائخوں پر جو اپنی تقدس کی روٹی کھائیں اور جاہلوں کو دام فریب میں لائیں۔ سچے فقیر اور مولوی کی میں ایک نشانی بتائے دیتا ہوں اس سے تمیز کر لو اگر وہ فقیر یا مولوی محنت مزدوری کر کے اپنی روٹی کماتا ہے اور دنیا داروں کی ذرا بھی زیادہ خاطر داری یا ان سے ملنے کی فکر نہیں کرتا تب تو وہ سچا مولوی اور فقیر ہے ورنہ جو فروش گندم نما ہے خدا اس کی صحبت سے بچائے رکھے)۔

خَتْلُ الذِّئْبِ الصَّيْدِ - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) بھیڑیے نے فریب دیا یعنی جانور کو پکڑنے کے لئے چھپ کر بیٹھا۔

يَخْتَلُ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا - آپ چھپ کر ابن صیاد کی کوئی بات سننا چاہتے تھے۔

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِلْإِسْطَالَةِ وَالْخَتْلِ - کچھ طالب العلم

فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ -
آنحضرتؐ نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی (یہ انگوٹھی سونے کی
تھی جو پہلے آپؐ نے پہنی تھی پھر نکال ڈالی اور زہری نے اس
روایت میں دہم کیا جو چاندی کی انگوٹھی نکال کر پھینک دینے کا
ذکر کیا حالانکہ دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ چاندی کی
انگوٹھی آپؐ وفات تک پہنے رہے جس کے نگینہ پر یہ نقش تھا -
محمد رسول اللہ -

نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ - آنحضرتؐ نے (مردوں کو)
سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا - (نوی نے کہا لیکن چاندی
کی انگوٹھی بالاتفاق مردوں کے لئے جائز ہے اور بعض نے بے
ضرورت کے اس کا پہننا بھی مکروہ رکھا ہے لیکن بادشاہ اور حاکم
کے لئے جائز رکھا ہے) -

أَنْظُرُوا لَوْ خَاتَمٌ - دیکھ ایک انگوٹھی ہی سہی - (وہی لے
کر آ) -

أَوْ لِيُخْتَمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِكُمْ - نہیں تو اللہ تعالیٰ
تمہارے دلوں پر مہر کر دے گا (اس میں ایمان کا نور نہ جاسکے گا
کفر جم جائے گا) -

لَا تَفْتَحُ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ - دیکھ مہر کو ناحق نہ توڑ (یعنی
حرام طور پر ازالہ بکارت مت کر) -

أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ أَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ - میں
تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں
(بعض نے کہا امانت سے آدمی کے بال بچہ مال اسباب جن کو
وہ وطن میں چھوڑ جاتا ہے مراد ہے) -

أُوتِيَتْ جَوَامِعُ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمُهُ - میں جامع کلمے
(جن کے لفظ تھوڑے ہوں معنی بہت) اور آخری کلمے (یعنی
قرآن جو اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے جو دنیا میں اترا) دیا گیا -
أُعْطِيَتْ خَوَاتِيمُ الْبَقَرَةِ - میں سورۃ بقرہ کی اخیر کی
آیتیں (یعنی اَمَّنَ الرَّسُولُ سے اخیر تک) دیا گیا -

فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ - میں نے مہر نبوت کو دیکھا
(وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح آپؐ کے کندھے پر تھی - ایک
روایت میں ہے آپؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؑ فرماتی ہیں

جب آپؐ پیدا ہوئے تو فرشتے نے آپؐ کو پانی میں تین غوطے
دے دیے پھر سفید حریر کی ایک تھیلی نکالی اس میں ایک مہر تھی وہ آپؐ
کے کندھے پر لگا دی - بعض نے کہا یہ پیدائش کے ساتھ ہی
آپؐ کے کندھے پر تھی ایک روایت میں ہے اس میں یہ لکھا تھا تو
جدھر چاہے ادھر جاتجھ کو اللہ کی مدد ہے) -

وَالْقِرَاءَةُ بِالْخَوَاتِيمِ - سورتوں کی آخری آیتیں پڑھنا -
ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيمِ - پھر آپؐ نے سورۃ
آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں پڑھیں - (یعنی اِنَّ فِي خَلْقِ
السَّمَوَاتِ سَآئِرَاتٍ) -

خَاتَمٌ - بے فتحہ تا اور کسرہ تا دونوں آنحضرتؐ کے نام
ہیں -

خَتَمَ اللَّهُ حَتَّى لَا تَعْقِلَ وَلَا تَعْبَى خَيْرًا - اللہ نے مہر
کر دی اب نہ تجھے عقل رہے گی نہ تو اچھی بات کو یاد رکھے گا
(ذہن اور حافظہ دونوں خراب ہو گئے) -

قَالَ لِمَنْ عَلَيْهِ خَاتَمٌ شَبَّهَ مَالِي أَجْدُ مِنْكَ رِيحَ
الْأَضْنَامِ - ایک شخص کو پیتل کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو فرمایا ارے
میں تجھ میں سے بتوں کی بو پاتا ہوں (بت اکثر پیتل کے
بنائے جاتے ہیں) اور ایک شخص کو خاتم حدید لوہے کی انگوٹھی
پہنے دیکھا تو فرمایا ارے میں تجھ کو دوزخیوں کا گہنا پہنے دیکھتا
ہوں -

التَّخْتُمُ بِالْيَاقُوتِ يَنْفِي الْفَقْرَ - یا قوت کی انگوٹھی
پہننا محتاجی کو دور کرتا ہے (نہا یہ میں ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو
شاید یا قوت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہو کہ اس کا پہننے
والا مال دار ہو جائے یا مطلب یہ ہے کہ یا قوت کی انگوٹھی والا
مال دار ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ اس کو بیچ ڈالے) -

میں :- کہتا ہوں ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات
میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے اسناد میں محمد بن عبد اللہ
شیبانی کذاب اور وضاع ہے - ابن عدی اور ابن حبان نے کہا
یہ حدیث باطل ہے اسی طرح یہ حدیث تَخْتُمُوا بِالْعَقِيقِ فَإِنَّهُ
يَنْفِي الْفَقْرَ یہ بھی باطل اور موضوع ہے -

اللَّهُمَّ اسْتَوْدِعْكَ خَاتِمَةَ عَمَلِي - یا اللہ میں اپنا

آخری عمل تیرے سپرد کرتا ہوں۔

مَنْ خَتِمَ لَهُ بِقِيَامِ لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔ جس شخص کا آخری کام شب بیداری اور شب میں عبادت ہو پھر وہ مر جائے تو بہشت پائے گا۔

أَسْلَمَ دَرَاهِمَ فِي خَمْسَةِ مَخَاطِيمَ حِنْطَةٍ أَوْ شَعِيرٍ۔ ایک شخص نے روپیہ دے کر گہبوں یا جو کے پانچ مخا تیم کے لئے سلم کی (مخا تیم سے یہاں اناج کے تھیلے مراد ہیں جن پر مہر کر دی جاتی ہے اور ان کا وزن معین ہوتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ آنحضرت کی مہر نبوت ایک سب کی طرح تھی۔ واللہ اعلم۔

خَوَاتِيمُ۔ اصطلاح جفر میں ان سات حرفوں کو کہتے ہیں جو ملا کر نہیں لکھے جاتے یعنی ا د ذ ر ز و لا۔

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ۔ کتاب کا آخری حصہ۔
خَتْنٌ۔ کاٹنا، ختنہ کرنا۔

خُتُونٌ اور مُخَاتَنَةٌ۔ دامادی کا رشتہ لگنا۔

خَاتُونٌ۔ شریف عورت۔ اس کی جمع خَوَاتِیْنُ ہے۔
خِتَانٌ۔ ختنہ کرنا۔

إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب دونوں ختنے ملے جائیں (یعنی حشفہ فرج میں داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعض صحابہ اس طرف گئے ہیں کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ہوتا) ختنہ ساتویں دن مستحب ہے امام مالک اور اکثر علماء کے نزدیک ختنہ سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے۔ مرد اور عورت دونوں کا ختنہ سے مقصود یہ ہے کہ جماع کی لذت کم ہو جائے یا پیشاب کے بعد طہارت اچھی طرح ہو سکے۔

فَقَالَ لَهُ خَتْنُهُ إِنَّ لَكَ فِي غَنَمِي مَا جَاءَتْ بِهِ قَالِبَ لَوْنٍ۔ حضرت موسیٰ سے ان کے ختن (سر نے حضرت شعیبؑ) کہنے لگے جو بکری ہمارے یہاں بے رنگ پیدا ہو (ماں

باپ کے رنگ کے خلاف) وہ بھی تیری ہے۔ عرب لوگ ختن کہتے ہیں جو رو کے رشتہ داروں کو اس کی جمع اخْتَانٌ آتی ہے جیسے خاوند کے رشتہ داروں کو اَحْمَارٌ کہتے ہیں اور صِہْرٌ اور اَصْہَارٌ دونوں کو شامل ہے یعنی سرالی رشتہ دار۔

خَاتَنَةٌ۔ اس سے سرالی رشتہ کیا۔

عَلَى خَتْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت علیؑ آنحضرت کے داماد تھے۔

أَيَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى شَعْرِ خَتْنَتِهِ۔ کیا آدمی اپنے خوش دامن (ساس) کے بال دیکھ سکتا ہے (گو اس کا محرم تو ہے مگر قرآن میں ولا یبدین زینتھن میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان میں داماد کا ذکر نہیں ہے اس لئے ابن جبیر نے کہا میں اس کی اجازت نہیں دیتا)۔

وُلِدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتُونًا مَقْطُوعَ الشَّرَّةِ۔ آنحضرت ختنہ کئے ہوئے آنول کئے ہوئے پیدا ہوئے (ایک روایت ایسی ہی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ شق صدر کے وقت فرشتوں نے آپ کا ختنہ کیا تھا تیسری روایت میں ہے کہ عبدالمطلب نے ساتویں دن آپ کا ختنہ کیا کعب احبار نے کہا تیرہ پیغمبر مَخْتُون پیدا ہوئے ہیں، مجمع البحرین میں ہے کہ چودہ پیغمبر حضرت آدمؑ حضرت شیثؑ اور حضرت نوحؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ اور حضرت یوسفؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت سلیمانؑ اور حضرت زکریاؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت خظلہ بن صفوان اصحاب الرس کے پیغمبر اور حضرت محمد ﷺ)۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الشَّاءِ

خَشْرٌ۔ مزاج بھاری ہونا، جی متلانا، غلیظ ہونا۔

خَشْرٌ۔ گھر میں ٹھہرے رہنا، شرم کرنا۔

أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَائِرُ النَّفْسِ۔ آنحضرت کا (ایک دن) صبح کے وقت مزاج

بھاری تھا (یعنی خوش اور ہلکے نہ تھے)۔

مَالِي أَرَى ابْنِكَ خَائِرَ النَّفْسِ - (آنحضرتؐ نے ام سلیم سے فرمایا) آج کیا ہے تیرا بچہ خوش مزاج نہیں ہے (بلکہ اداس معلوم ہوتا ہے) انھوں نے کہا اس کی چڑیا مر گئی۔

ذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي رَأَيْنَا مِنْ خُثُورِهِ - تم نے اس کی بد مزاجی جو دیکھی تھی بیان کی۔

خُثَارَةُ النَّفْسِ - مزاج کی گرانی۔ محیط میں ہے کہ خُثَارَهُ بچا ہوا دودھ کا حصہ جو غلیظ ہو جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں ذَهَبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ خُثَارَتُهُ۔ اچھا اچھا صاف تو ختم ہو گیا اور غلیظ تلچھٹ رہ گیا۔

خُثْلٌ - بڑے پیٹ والا۔

خُثْلَةٌ اور خُثْلَةٌ - ناف اور مثانے کے درمیان کا مقام یعنی پیٹرو۔

أَحَبُّ صَبِيَانِنَا الْعَرِيشُ الْخُثْلَةُ - ہم کو بہت پسند اپنے بچوں میں وہ ہیں جن کے پیٹرو اچھے کشادہ ہیں۔

خُشْيٌ - جانور کا گوبر کرنا۔

خُشْيٌ - جانور کا گوبر۔ محیط میں ہے کہ خُشْيٌ گائے اور ہاتھی کے گوبر کو کہیں گے۔ نہایہ میں ہے کہ اصل میں خُشْيٌ گائے کے گوبر کو کہتے تھے پھر اونٹ کی میٹگی کو بھی کہنے لگے چنانچہ ابوسفیان کی حدیث میں ہے فَآخَذَ مِنْ خُشْيِ الْإِبِلِ فَفَشَّهُ اونٹ کی میٹگی لی اس کو چورا کیا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْجِيمِ

خَجٌّ - دھکیلنا، چیرنا، جماع کرنا، پاؤں سے مٹی اڑانا۔

فَبَعَثَ اللَّهُ السَّكِينَةَ وَهِيَ رِيحٌ خَجُوجٌ فَتَطَوَّقَتْ بِالْبَيْتِ - اللہ تعالیٰ نے سکینہ کو بھیجا وہ ایک زور کی ہوا ہے (آندھی ہے تیزی کے ساتھ آئے اور کج ہو کر نکل جائے) اس نے خانہ کعبہ کو طوق کی طرح گھیر لیا ایک روایت میں فَتَطَوَّقَتْ مَوْضِعَ الْبَيْتِ ہے یعنی خانہ کعبہ کے مقام کو لپیٹ لیا۔

السَّكِينَةُ رِيحٌ خَجُوجٌ - یہ طہرانی کی روایت ہے۔ فَكَانَتْ خَجُوجٌ - گویا وہ تیز آندھی ہے۔

كَانَ فِي سَفِينَةٍ أَصَابَتْهَا رِيحٌ فَخَجَّتْهَا - وہ ایک کشتی میں سوار تھا تیز ہوائے اس کشتی کو موڑ دیا (پھر ادا کیا)۔

خَجَلٌ - شرم کرنا، دہشت پانا، چپ ہو جانا، بھاری ہونا، لمبی اور گنجان ہونا، حیران ہونا۔

إِذَا جُعْتُ دَقْعُتٌ وَإِذَا شَبِعْتُ خَجِلْتُ - جب تم بھوکی ہوتی ہو (محتاج) تو مٹی میں منہ لگا دیتی ہو اور جب سیر ہوتی ہو تو سست ہو جاتی ہو یا حیران رہ جاتی ہو یا مگر اپنا کرنے لگتی ہو (اتراتی ہو) غرور کرتی ہو۔

فَاتَى عَلَى وَادٍ خَجَلٌ - وہ ایک نالے میں آیا جو بہت سرسبز اور گنجان تھا (وہاں گھاس خوب لمبی اور گنجان تھی)۔

خَجَلُ الْوَادِي وَالنَّبَاتِ - (یہ عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں) جب وہاں خوب گھنے جھاڑ ہوں اور مکھیاں شور مچا رہے ہوں۔

خَجَلٌ - شرمندہ، نادم۔

خَجَالَةٌ - بہ معنی شرمندگی جو عوام استعمال کرتے ہیں صحیح نہیں ہے بلکہ صواب خَجَلَةٌ یا خَجَلٌ ہے۔

فَإِنَّ ذَلِكَ يُخَجَلُ - ایسا کرنا مہمان کو شرمندہ کرتا ہے (یعنی مہمان سے پہلے کھانے سے ہاتھ اٹھالینا)۔

خَجِيٌّ - چلنے میں پاؤں سے مٹی اڑانا، شرم کرنا۔

إِخْجَاءٌ - بہت جماع کرنا۔

خَجْرَاءٌ - وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو۔

تَخْجِيَةٌ - جھکانا۔

كَالْكُورِ مُخْجِيًا - بہ تقدیم خبر جیم ایک روایت میں ایسا ہی ہے اور مشہور بہ تقدیم جیم برخا ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الدَّالِ

خَدَبٌ - مارنا، کاٹنا، جھوٹ بولنا۔

خَدَبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ رَاعِي غَنَمٍ - حضرت عمرؓ لے بھاری بھر کم آدمی تھے جیسے چرواہے ہوتے ہیں۔

وَبَيْنَ نَسْعِيهِ خَدَبًا مُلْبِدًا - اس کے دونوں تسموں کے درمیان ایک بھاری موٹی چیز ہے اس پر خوگیر پڑی ہوئی ہے

(مراد اس کا کوہان ہے یا پٹھا)۔

لَا تُكْحَنُ بَنُو جَارِيَةِ خَدَبَةٍ - میں بہہ کا (یعنی بچہ کا) ایک موٹی چھوکری سے بیاہ کروں گی (یہ کہہ کر وہ اپنے بچے کو کھلا رہی تھی)۔

فِي لِسَانِهِ خَدَبٌ - وہ زبان دراز ہے۔

سَيْفٌ خَدَبٌ - کاٹنے والی تلوار۔

خَدَابٌ - بمعنی کَذَابٌ یعنی جھوٹا۔

خَدَبٌ - دودھ بہت دوہنا۔

خَيْدَبٌ - کھلا رستہ۔

أَخْدَبٌ - لمبا۔

خَدَاجٌ - نقصان مدت پوری ہونے سے پہلے زچگی ہونا۔

خَدِيجٌ اور مُخَدَجٌ - ناقص اور ناقص۔

كُلُّ صَلَاةٍ لَيْسَتْ فِيهَا قِرَاءَةٌ فَهِيَ خَدَاجٌ - جس نماز میں قرأت نہ ہو وہ ناقص ہے۔

كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خَدَاجٌ - جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

خَذَجَتِ النَّاقَةُ - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹنی نے

وقت سے پہلے بچہ جنا گو اس کے اعضا پورے ہو گئے ہوں اور

أَخَذَجَتِ النَّاقَةُ اس وقت کہتے ہیں جب ایسا بچہ جنے جس کے اعضا پورے نہ ہوئے ہوں گو عمل کی مدت پوری ہو۔

حدیث (كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا آخٍ) میں ذات کا لفظ

محذوف ہے۔ یعنی ذات خداج نقصان والی ہے یعنی ناقص ہے

یا مبالغہ کے طور پر مصدر کا اطلاق کر دیا جیسے کہتے ہیں زَيْدٌ عَدْلٌ

يَا فَاِنَّمَا هِيَ اِقْبَالٌ وَّ اِدْبَارٌ - اور زکوٰۃ کی حدیث میں ہے فِی

كُلِّ ثَلَاثَيْنِ بَقْرَةٍ تَبِيعَ خَدِيجٌ - ہر تیس گایوں میں ایک برس

کی ایک گائے ہے جو ناقص الحلقہ گائے کی طرح چھوٹی ہوتی

ہے یعنی بہ نسبت شنی اور رباعی کے۔

اِنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَدَجٍ

سَقِيمٍ - آنحضرت کے پاس ایک ناقص الحلقہ شخص لایا گیا جو

بیمار بھی تھا۔

اِنَّهُ مُخَدَجٌ الْيَدِ - وہ ذوالئد یہ ناقص ہاتھ والا ہوگا (لنجا

ہوگا)۔

تُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَلَا تُخَدِّجُ التَّحِيَّةَ لَهُمْ - تو ان کو سلام

کرے اور سلام میں کمی نہ کرے (بلکہ پورا سلام کرے)۔

خَدِيجَةٌ - آنحضرت کی پہلی بیوی کا نام تھا پہلے وہ

ابوہالہ کے نکاح میں تھیں ان سے دولڑکے پیدا ہو چکے تھے ہالہ

اور عتیق پھر آنحضرت نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر

چالیس برس چھ مہینے کی تھی اور آنحضرت کی عمر اکیس سال کی تھی

ان کے بطن سے آنحضرت کی چار لڑکیاں زینب اور رقیہ اور ام

کلثوم اور فاطمہ ہوئیں اور ایک صاحب زادہ قاسم نامی پیدا

ہوئے اور بعض کہتے ہیں تین صاحب زادے قاسم طیب اور

طاہر لیکن تین صغرن میں گذر گئے مجمع البحرین میں ہے کہ

مردوں میں سب سے پہلے حضرت علیؑ ایمان لائے اور عورتوں

میں حضرت خدیجہؓ مگر یہ صحیح نہیں ہے مردوں میں سب سے پہلے

ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے اور بچوں میں حضرت علیؑ اور عورتوں

میں حضرت خدیجہؓ - ایک روایت میں یوں ہے کہ قاسم رقیہ

زینب اور ام کلثوم آنحضرت کی نبوت ملنے سے پہلے پیدا ہوئے

تھے اور نبوت کے بعد طیب طاہر اور فاطمہ ایک روایت میں ہے

کہ نبوت کے بعد صرف حضرت فاطمہ پیدا ہوئیں واللہ اعلم۔

خَدَّ - نشان کرنا زمین میں خندق بنانا اس کو چیرنا۔

تَخْدِيْدٌ - کم ہونا، دبا ہونا، کر جانا، دبا کر دینا۔

أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ - کھائی والے (خندق والے) یہ

نجران کے نصاریٰ تھے زرعة بن کعب ذونواہس حمیری جو یمن کا

بادشاہ تھا اس نے ان سے کہا تم نصرانی مذہب چھوڑ کر یہودی ہو

جاؤ انھوں نے نہ مانا تب اس نے ایک خندق کھودی اس میں

آگ روشن کی اور ایک ایک کر کے ان کو اس میں چھوڑ دیا۔ اللہ

تعالیٰ نے ان کا ذکر سورۃ بروج میں فرمایا اور ان نصرانیوں کو

مومنین فرمایا چونکہ اس وقت مذہب عیسوی وہی سچا مذہب تھا۔

اُخْدُوْدٌ کی جمع اُخْدُوْدٌ آئی ہے۔

أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَجْرِي فِيْ غَيْرِ اُخْدُوْدٍ - بہشت کی

نہریں بن نالیوں کے بہ رہی ہیں (دنیا کی ندیوں کی طرح نہیں

ہیں جو نالی کے اندر بہتی ہیں)۔

پردے میں کو نچا مارتی، دوسری روایت میں یوں ہے اگر وہ یہ سن کر پردے کو ٹھونگا مارتی (گویا یہ ناراضی کی نشانی ہوتی، اگر سکوت کرتی تو رضامندی سمجھی جاتی)۔

خَادِرٌ - شیر جو اپنے گوی میں رہتا ہے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں خَدَرَ الْأَسَدُ یا أَخَذَرَ شِیرَ اپنے گوی میں چلا گیا۔
إِنَّهُ رَزَقَ النَّاسَ الطَّلَاءَ فَشَرِبَهُ رَجُلٌ فَتَخَدَّرَ - حضرت عمرؓ نے لوگوں کو طلا پلایا۔ طلا انگور کا وہ شیرہ جو پک کر اس کے دو تہائی جل گئے ہوں) ایک شخص نے جو پیا اس کو نشہ ہو گیا (یعنی اعضا میں سستی آ گئی نہ وہ نشہ جو شراب میں ہوتا ہے)۔

خَدَرْتُ رَجُلَهُ فَقِيلَ لَهُ مَا لِرَجُلِكَ قَالَ اجْتَمَعَ عَصَبُهَا قِيلَ لَهُ أَذْكَرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَبَسَطَهَا - عبد اللہ بن عمرؓ کا پاؤں سن ہو گیا لوگوں نے پوچھا تمہارے پاؤں کو کیا ہوا؟ انھوں نے کہا اس کے پٹھے جڑ گئے لوگوں نے کہا تم کو جو شخص سب لوگوں میں زیادہ محبوب ہو اس کو یاد کرو۔ انھوں نے کہا یا محمد! اسی وقت پاؤں پھیلایا (پاؤں کھل گیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ غائب کی ندامت مطلقاً منع نہیں ہے نہ وہ شرک ہے جیسا کہ بعض تشدید والے سمجھتے ہیں محیط میں ہے کہ عربوں کا یہ اعتقاد تھا کہ جس کا کوئی عضو سن ہو جائے اور وہ جس سے زیادہ محبت رکھتا ہو اس کا نام لے تو وہ عضو کھل جاتا ہے اور یہ مضمون خود حدیث میں وارد ہے جس کو جزری نے حصن حصین میں ذکر کیا ہے کہ جس کا پاؤں سن ہو جائے وہ احب الناس کو یاد کرے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ابو بکر صدیقؓ کا پاؤں سن ہوا تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ!۔

خَدَرُ الرَّجُلِ وَالْيَدِ - جس کے ہاتھ پاؤں سن ہوں۔
أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى تَخْرُجَ الْبُكْرُ مِنْ خَدَرِهَا - آنحضرتؐ نے ہم کو عید کے دن نکلنے کا حکم دیا یہاں تک کہ فرمایا کنواری لڑکی بھی اپنے پردے سے نکلے (اور عید گاہ کو جائے تاکہ مسلمانوں کی جماعت زیادہ معلوم ہو کافروں پر

خُدُّ الْعَذْرَاءِ - شہر کوفہ کا لقب ہے۔
خُدُّ - رخسارہ (گال) کو بھی کہتے ہیں۔
خُدُوْدُ - (جمع ہے خُدُّ کی) بمعنی طریقت اور جماعت اور لمبی نالی۔

خُدَّةٌ - لمبا گدھا، جمع اس کی خُدَدٌ ہے۔
مِخْدَةٌ - تکیہ، جمع اس کی مِخَادٌ ہے۔
يُخَدِّانِ الْأَرْضَ بِأَقْدَامِهِمَا - دونوں اپنے پاؤں سے زمین کو چیرتے ہوئے (یعنی منکر اور نکیر جو قبر میں آئیں گے)۔

لَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ مُضْغَةٌ لَحْمٍ إِلَّا تَخَدَّدَتْ - شیطان کے منہ پر گوشت کا کوئی ٹوٹھرا ایسا نہیں رہے گا جو پھٹ نہ جائے (ترخ نہ جائے)۔

خَدَرٌ - حیران ہونا، گلہ سے الگ ہو جانا، پردے میں رکھنا، اقامت کرنا۔

خَدَرٌ - سن ہونا۔
خَدَرٌ - پردہ۔
تَخْدِيرٌ - سن کر ناشل کرنا۔

مُخَدِّرٌ - وہ دوا جو تحدیر کرے جیسے افیون بھنگ تمباکو وغیرہ۔

خَدِرُوْهُ - عضو جو سن ہو گیا ہو۔
خَدَرٌ - شب، تاریک۔

كَانَ إِذَا خُطِبَ إِلَيْهِ إِحْدَى بَنَاتِهِ أَتَى الْخَدَرَ فَقَالَ إِنَّ فَلَانًا خَطَبَكَ إِلَيَّ فَإِنْ طَعَنْتُ فِي الْخَدْرِ لَمْ يَزُوجْهَا - آنحضرتؐ کی صاحب زادی سے نکاح کرنے کا جب کوئی پیغام دیتا تو آپ کیا کرتے اس پردے کے پاس آتے جو گھر کے ایک کونے میں پڑا رہتا ہے اور اس میں کنواری لڑکیاں رہتی ہیں اور فرماتے فلاں شخص نے میرے پاس تیرا پیغام بھیجا ہے اگر وہ یہ سن کر پردے کے اندر بھاگ جاتی تو آپ اس کا نکاح نہ کرتے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر وہ

نمود ہیں (وہ یہ دیکھ کر گھبرائیں اور بیمار ہو گئیں) (ایک بیٹا تھا وہ بھی ایسا لاڈلا) اور اسی بیماری میں گذر گئیں۔

خَدَّاش - بکسرۃ خا ایک شخص کا نام ہے۔

خَدَّعْ یا خَدَّعْ - فریب دینا، داؤں کرنا اسی سے ہے۔

مُخَدَّعْ - خزانہ کیونکہ وہ چھپا کر رکھا جاتا ہے۔

الْحَرْبُ خَدْعَةٌ یا خَدْعَةٌ یا خَدْعَةٌ - یعنی لڑائی ایک

ہی داؤں سے ختم ہو جاتی ہے جو داؤں کہاتا ہے مارا جاتا ہے اب اس کو بچنے کا موقع نہیں رہتا یا لڑائی درحقیقت مکر و فریب کا نام ہے جس کی تدبیر غالب آئی وہی جیتا، فوج و لشکر سے بھی کچھ نہیں ہوتا اگر تدبیر عمدہ نہ ہو یا لڑائی لوگوں کو دھوکے میں ڈالتی

ہے، فریب دیتی ہے وہ جاتے اور خیال سے ہیں اور وہاں مارے جاتے ہیں، دل کی مراد پوری نہیں ہوتی، یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب نعیم بن مسعود کو اس لئے بھیجا کہ وہ

قریش، غطفان اور یہود میں جو تینوں مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک ہو گئے تھے بگاڑ کر ادے۔ افسوس کہ مسلمانوں کے پیغمبر نے چودہ سو برس پہلے جو حکمت جنگ کی بیان فرمائی اس کو

مسلمانوں نے چھوڑ دیا، دوسروں نے اختیار کر لیا وہ اسی حکمت پر چلتے ہیں انھوں نے کیا کیا اول دنیا کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی، ایک ایک کے دوست بن کر اس کو دوسرے سے علیحدہ کیا پھر دونوں کو چٹ کیا۔ ان کبخت مسلمانوں کو یہ عقل نہیں آتی کہ

کہیں سب یہود یا پارسی ناتھ بھی تمہارے دوست اور ہی خواہ ہو سکتے ہیں اور افسوس تو ان مسلمانوں پر ہوتا ہے جو یہودیوں اور پانارہیوں کو اپنے گھریا ریاست کا مختار بناتے ہیں، ارے بعض تو تمہارے جانی دشمن ہیں البتہ نصاریٰ غنیمت ہیں ان کو مسلمانوں سے تعصب نہیں، یا اللہ بچاؤ اور ان بیوقوف مسلمانوں سے ہم کو الگ رکھو۔

صَلُّوْهَا فِیْ مَخْدَعِهَا - عورت کی نماز اپنے خزانہ کی

کوٹھری میں (کوٹھری میں پڑھنے سے افضل ہے)۔

فَیَخْدَعُوْنَ الْاَلْبَابَ - وہ عقلوں کو دھوکا دیں گے یعنی

عقل والوں کو۔

تَكُوْنُ قَبْلَ السَّاعَةِ سِنُوْنَ خَدَّاعَةً - قیامت سے

رعب پڑے)۔

اِشْتَرَطَ اَنْ لَا یَاْخُذَ ثَمَرَةَ خَدِرَةٍ - انھوں نے شرط کر لی کہ سڑی ہوئی کھجور جو اندر سے کالی ہو نہیں لیں گے۔

حَتّٰی تَخْرُجَ الْحِیْضُ ذَوَاتُ الْخُدُوْر - (عید کے دن) حیض والی عورتیں پردہ نشین بھی نکلیں (عید گاہ کو جائیں)۔

خُدْرَه - انصار کا ایک قبیلہ ہے اسی میں سے ہیں ابو سعید

خدری۔ امام زین العابدین نے فرمایا کہ ابو سعید خدریؓ آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے تھے اور سیدھے رستہ پر تھے۔

خَدَّشْ - چھیلنا، عیب کرنا، پھاڑنا۔

تَخْدِیْشْ - خوب پھاڑنا۔

خَدَشَةٌ - کھال کا چھلنا، اور وہ زخم جس میں سے خون نہ بہے اور کبھی اعتراض اور شبہ کو بھی خَدَشَہ کہتے ہیں کیونکہ وہ قلب کو چھیلتا ہے۔ تسکین نہیں ہوتی۔

تَخْدِ شَہَاہِرَةً - ایک بلی اس کو نوچ رہی تھی۔

فَخَدَّشَ شِقَّةً یَاْجِحِشَ شِقَّةً - آپ کے ایک جانب کا جسم چھل گیا۔

فَنَاجَ مُسْلِمٌ وَ مَخْدُوْشٌ وَ مَخْدُوْشٌ - کوئی تو صحیح سالم رہ کر پل صراط سے پار ہو جائے گا اور کسی کا جسم چھل جائے گا (زخمی ہو گا لیکن پار ہو جائے گا) اور کوئی دوزخ میں گر پڑے گا (وہ گیا گذر آیا اللہ بچاؤ تیرا ہی آسرا ہے)۔

جَاءَتْ مَسْأَلَتُهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خُدُوْشًا فِیْ وَجْهِہ - جو شخص پیشہ رکھ کر سوال کرے گا) اس کا سوال قیامت کے دن اس کے منہ کے زخم بنیں گے (اس کا منہ چھلا ہوا ہوگا)۔

خَدُوْشٌ - جمع ہے خَدَّشْ کی، مجمع البحرین میں ہے کہ خَدَّشْ کَدْح سے زیادہ اور خَمَش سے کم ہے۔

فِیْہِ کُلُّ شَیْءٍ حَتّٰی اَرْضُ الْخَدَّشِ - اس میں سب چیزوں کا بیان ہے یہاں تک کہ کھال چھیلنے کی دیت کا بھی بیان ہے۔

فَاِذَا اَثَرُ السِّکِّیْنِ خُدُوْشًا فِیْ حَلْقِہ - (حضرت ہاجرہ نے جب سنا کہ ان کے بیٹے اسمعیلؑ کو باپ ذبح کر رہے ہیں وہ دوڑتی گئیں) دیکھا تو ان کے حلق پر چھری کے کچھ کھونچے

پہلے کچھ سال ایسے آئیں گے جو لوگوں کو فریب دیں گے (بارش ہوگی مگر پیداوار نہ ہوگی یا بارش کم ہوگی یا بے ہنگام ہوگی مثلاً شروع شروع میں خوب ہوئی لوگوں نے تخم ڈال دیا اب بارش رک گئی ساری پیداوار جل کر خراب ہوگئی)۔

اِخْتَجَمَ عَلَى الْاِخْذِ عَيْنٍ وَالْكَاهِلِ - آپ نے گردن کی دونوں رگوں اور دونوں کندھوں کے بیچ میں کچھنے لگائے۔

فَقَطَّ السَّحَابُ وَخَدَعَتِ الضَّبَابُ وَجَاعَتِ الْأَعْمَابُ - ابر نے پانی نہیں برسایا اور گھوڑ پھوڑ چھپ گئے (کیونکہ لوگ قحط کی وجہ سے ان کو پکڑنے کے پیچھے لگے) اور جنگل کے رہنے والے (دیہاتی لوگ) بھوکے ہو گئے۔

اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ ادْخُلِ الْمُخْدَعُ - اس نے کہا (یا رسول اللہ اگر فتنہ کے زمانہ میں جب مسلمان آپس ہی میں لڑنے لگیں) کوئی میرے گھر میں گھس آئے آپ نے فرمایا تو چور کوٹھری میں (جس میں خزانہ مال متاع رہتا ہے) چلا جا (یعنی بہر حال اپنے تئیں بچالے لیکن اس سے مقابلہ مت کر) فتنی نے کہا جنگ میں کافروں سے مکر اور فریب کرنا بالاتفاق درست ہے (مثلاً ان کو ایسے مقام پر گھیر کر لانا جہاں پر فوج چھپی ہوئے ہو یا سرنگ تیار ہو یا ان کے آپس میں پھوٹ کرا دینا یا ان کے افسران فوج اور سپاہیوں کو ملا لینا) مگر عہد کر کے عہد شکنی درست نہیں کیونکہ یہ دغا بازی ہے اور وہ کسی طرح اسلام میں جائز نہیں ہے البتہ ان کو اطلاع دے کر اب ہم میں اور تم میں عہد نہیں رہایا عہد ٹوٹ گیا جنگ کرنا درست ہے۔

الْجَاهُ أَنْ لَا تُخَادِعُوا اللَّهَ فَيُخْدَعَكُمْ - تمہاری نجات اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے فریب نہ کرو (ظاہر میں پرہیزگاری دل میں چوری) لوگوں نے کہا اللہ سے کیونکر فریب کرے گا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کام کا حکم دیا اس کو بجالائے لیکن اللہ کی رضا مندی کے سوا اور کچھ نیت ہو یعنی ریا کی اس سے بچو ریا کیا ہے شرک ہے ریا کرنے والو کو قیامت کے دن چارناموں سے پکاریں گے یا کافر یا فاجر یا غدار یا خاسر تیرا عمل بیکار گیا تیرا ثواب مٹ گیا اب آج تجھ کو کچھ نہیں ملے گا تو نے

جس کے لئے یہ کام کیا تھا اسی سے اپنا ثواب مانگ۔
هَيْهَاتَ لَا يُخْدَعُ اللَّهُ عَنْ جَنَّتِهِ - بھلا یہ کہاں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو فریب دے کر کوئی بہشت حاصل کرے (وہ تو دلوں کے حال سے بھی واقف ہے) (اس سے فریب کہاں چل سکتا ہے)۔

إِيَّاكَ وَالْخَدِيعَةَ - مکر اور فریب سے بچا رہ۔
أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَاحِبِ خَدِيعَةٍ - یا اللہ مکر سے تیری پناہ۔

اللَّهُمَّ خَدِّعْ عَنْهُمْ سُلْطَانَهُ - یا اللہ اس کا زور ان پر پھاڑ ڈال (اس کا زور توڑ دے)۔

رَجُلٌ خَدَعَهُ - وہ مرد جو دوسروں کو فریب دے۔

رَجُلٌ خَدَعَهُ - جس کو لوگ فریب اور چکمہ دیں۔

دِينَارٌ خَادِعٌ - کھوٹی اشرفی۔

اِنْخَدَعَتِ السُّوقُ - بازار پھینکی پڑ گئی۔

خَدَاعٌ - بڑا مکار۔

خَدَلٌ - موٹا ہونا۔

خَدَلٌ - موٹا پر گوشت۔

وَالَّذِي رُمِيتُ بِهِ خَدَلٌ جَعْدٌ - جس شخص کے ساتھ یہ عورت بدنام کی جاتی ہے وہ پر گوشت پنڈلیوں والا گھونگھڑ بال والا ہے کرمانی نے کہا خَدَلٌ اور خَدَلٌ بھی مروی ہے۔
خَدَلَجٌ - موٹا پر گوشت۔

اِنْ جَاءَتْ بِهْ خَدَلَجُ السَّاقِينِ - دیکھو اگر اس کا بچہ موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

خِدْمَةٌ يَخْدُمُهُ - تابعداری اطاعت۔

خَادِمٌ - تابعدار نوکر مرد ہو یا عورت۔

خَادِمَةٌ - خدمت کرنے والی عورت خَدَامٌ اور خَدَمٌ جمع ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّ خَدَمَتَكُمْ - شکر اللہ کا جس نے تمہارا رشتہ اتفاق توڑ دیا۔ اصل میں خَدْمَةُ گول تسمہ جو اونٹ کے پاؤں میں باندھ دیا جاتا ہے خَدْمَةُ خلخال (پازیب) کو بھی کہتے ہیں۔

اِخْدَاءٌ - تھوڑا تھوڑا چلنا۔

تَخَذِنِي عَلَى يَسْرَاتٍ وَهِيَ لَاهِيَةٌ - پاؤں پر دوڑتی ہے اور وہ غافل ہے۔

خَذِيوْنِي - بادشاہ وزیر اور سردار اب مصر کے حاکم کو کہتے ہیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الدَّالِ

خَذَاءٌ - يَأْخُذُوهُ يَأْخُذَاءُ - عاجزی کرنا اطاعت کرنا۔

اِسْتِخْذَاءٌ کا بھی یہی معنی ہے۔

خَذَعٌ - کاٹنا جیسے تَخْذِيعٌ ہے۔

فَخَذَعَهُ بِالسَّيْفِ - اس کو تلوار سے کاٹنا یا تلوار سے

مارنا نہایہ میں ہے خَذَعٌ گوشت کا کاٹنا بغیر جدا کئے۔

خَذَفٌ - دونوں کلمے کی انگلیوں میں کنکری رکھ کر مارنا یا

کنکری کی گوبچن بنا کر اس سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا (جیسے بچے کھیلا کرتے ہیں)۔

نَهَى عَنِ الْخَذْفِ - آنحضرتؐ نے خذف سے منع کیا

(کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے اور نقصان کا ڈر ہے کسی کی آنکھ میں لگے تو آنکھ پھوٹ جاتی ہے)۔

عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ - خذف کی کنکریوں

کے برابر (جج میں) کنکریاں مار۔

لَمْ يَتْرُكْ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا مِذْرَعَةً

صُوفٍ وَ مِخْذَفَةً - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی مال

اسباب نہیں چھوڑا صرف ایک ان کا کرتہ اور ایک توبرہ چھوڑا

(آپ کے درویش تھے نہ آپ نے شادی کی نہ کوئی گھر بنایا نہ

دنیا کا کوئی سامان جمع کیا) مجمع البحرین میں ہے کہ خذف یہ ہے

کہ کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر اندر کے جانب رکھے اور

کلمے کی انگلی سے اس کو پھینک کر مارے۔ امام موسیٰ کاظم سے ایسا

ہی مروی ہے۔

خَذَقٌ - ہلنا، بیٹ کرنا، بعض نے کہا باز کا بیٹ کرنا،

جانور کو آنکس سے مارنا تاکہ جلدی چلے۔

مَخْذَفَةٌ - مقعد گانڈ۔

لَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَدَمِ نِسَاءٍ كُمْ شَيْءٌ - ہم

میں اور تمہاری عورتوں کے پازیبوں میں کوئی چیز حائل نہ رہے۔

خَدَمٌ جمع ہے خَدَمَةٌ کی اسی طرح خَدَامٌ بھی۔

كُنَّ يَذْلُحْنَ بِالْقَرَبِ عَلَى ظُهُورِهِنَّ يَسْقِينَ

أَصْحَابَهُ غَارِيَةً خَدَامُهُنَّ - عورتیں پانی کی مشکیں اپنی

پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے لارہی تھیں اور (جنگ احد میں) آپ

کے اصحاب کو پانی پلا رہی تھیں ان کی پازیبیں کھلی ہوئی تھیں

(مرد دیکھ رہے تھے)۔

إِنَّهُ كَانَ عَلَى حِمَارٍ وَ عَلَيْهِ سَرَاوِيلٌ وَ خَدَمَتَاهُ

تَذُبْذَبَانِ - سلمان فارسیؒ ایک گدھے پر سوار تھے پانچامہ پہنے

تھے ان کی دونوں پنڈلیاں (یا پانچامہ کے پانیچے) ہل رہے

تھے۔

أَرَى خَدَمَ سَوْقِيهَمَا - میں ان کی پنڈلیوں کی پازیبیں

دیکھ رہا تھا (یعنی ان عورتوں کی جو مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں)۔

إِسْأَلِي أَبَاكَ خَادِمًا يَقْنَبُكَ حَرَمًا أَنْتَ فِيهِ -

(حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہؑ سے کہا) تم اپنے والد سے ایک

لوٹدی یا غلام مانگ لو وہ تم کو اس تکلیف سے بچا دے جس میں تم

ہو (یعنی گھر کے کام کاج، کوٹنا، پینا، پکانا وہ کر لے)۔

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ - اپنی جو رد کو

طلاق دیا اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (متعہ سے مراد وہ

سلوک ہے جو خاوند عورت سے کرتا ہے جب اس کو صحبت سے

پہلے طلاق دے دے)۔

خِذْنُ يَأْخُذِيْنِ - دوست - آشنا۔

مُخَادَنَةٌ - دوستی لگاؤ۔

فَشَرُّ خَلِيلٍ وَ أَلَمٌ خَدِيْنِ - برادر دوست اور کمینہ آشنا

ہے۔ خِذْنٌ - چغل خور۔

لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ الْغِنَاءِ الَّذِي يُخَادِنُ

عَلَيْهِ - گویے کی گواہی درست نہیں جو گانا کر لوگوں کو دوست

بناتا ہے ان کو اپنے پاس جماتا ہے۔

خَادَنْتُ الرَّجُلَ - میں نے اس سے دوستی کر لی۔

خَذِيٌّ - دوڑنا۔

أَذْكُرُ خَذْقَهُ - معاویہ سے پوچھا تم ہاتھیوں کا آنا یاد ہے جو کعبہ کو گرانے کے لئے آئے تھے انھوں نے کہا (مجھ کو ہاتھی کا لینڈ یاد ہے۔ اس روایت پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ معاویہ عام الفیل کے بیس برس بعد پیدا ہوئے انھوں نے اس کا لینڈ کہاں سے دیکھا، صحیح روایت یہ ہے کہ قباث بن اشیم سے پوچھا تم بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ انھوں نے کہا بڑے تو رسول اللہ ﷺ ہیں (ادب سے انھوں نے اپنے تئیں آنحضرت سے بڑا کہنا پسند نہ کیا) البتہ عمر میں میں آپ سے زیادہ ہوں اور میں نے ہاتھی کا لینڈ دیکھا جو سبز تھا اس کا رنگ بدل گیا تھا۔ ایک روایت میں خَذَقَ الطَّائِرِ ہے تو مراد ابابیل کی بیت ہوگی جو اصحاب الفیل کو مارنے کے لئے بھیجے گئے تھے صاحب البحار نے اس باب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے - رَامَ الْمُتَخَذِلِقُونَ - حالانکہ یہ مسامحہ ہے صحیح الْمُتَخَذِلِقُونَ ہے حائے ہطی سے - یہ خذلقہ سے نکلا ہے بمعنی بڑا مارنا، عقل مندی دکھلانا جو چیز اپنے پاس نہیں ہے اس کو کہنا ہے -

خَذَلْ - یا خَذَلَانِ یا خَذَلَانِ - کسی کو دشمن کے سپرد کر دینا اس کی مدد نہ کرنا، محروم کرنا، ذلیل و خوار کرنا، پیچھے رہ جانا -
الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لَا يَخْذُلُهُ - ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس کو چھوڑ نہ دے (بلکہ دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد اور حمایت کرے) -

اللَّهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یا اللہ جو کوئی حضرت محمد کے دین کو ذلیل کرنا چاہے تو اس کو ذلیل کر -

لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ - جو کوئی ان کو ذلیل کرنا چاہے گا یا ان کی مدد چھوڑ دے گا تو ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا (بلکہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا - مراد اہل حدیث اور اہل سنت کا گروہ ہے ہر زمانہ میں اس گروہ کو مٹانے کے لئے مخالفوں نے بہت کوشش کی مگر یہ گروہ نہ مٹا اور قیامت تک رہے گا - ہمارے زمانہ میں تو اللہ کی تائید سے اہل حدیث کی جماعت روز بروز رو بہ ترقی ہے اور مخالفین کی تعداد گھٹتی جاتی ہے) -

خَذَلَان - اشاعرہ کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو گناہ کرنے کی قدرت دے یا اس کو گناہ سے نہ بچائے -
خَذَمَ - جلدی سے کاٹنا، پیچہ مارنا، کٹ جانا -

تَخَذِيمٌ - کاٹنا -
اِخْذَامٌ - تھم جانا - نشہ کرنا -
خُذَامَةٌ - قطعہ ٹکڑا -

خَذَمَ - کاٹنے والی جیسے خَذُومٌ ہے -

كَانَكُمْ بِالتُّرْكِ وَقَدْ جَاءَ تَكُمْ عَلَى بَرَازَيْنِ مُخَذَّمَةِ الْأَذَانِ - گویا تم ترکوں سے مقابلہ کر رہے ہو وہ ترکی گھوڑوں پر جن کے کان کٹے ہیں سوار تم سے لڑنے کو آئے ہیں (یہ پیشین گوئی آپ کی سچی ہوئی ترکوں نے عربوں سے جنگ کی اور خلافت عباسیہ کو تباہ کیا) نہایہ میں ہے کہ تلوار کو مُخَذَّمٌ کہتے ہیں چونکہ وہ کاٹتی ہے -

إِذَا أَذْنَتْ فَاسْتَرْسِلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاخْذِمَ - جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کہہ اور جب تکبیر کہہ تو جلدی جلدی ایک روایت میں فَاخْذِمَ ہے حائے ہطی سے -

أَتَى عَبْدُ الْحَمِيدِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْعِرَاقِ بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ قَدْ قَطَعُوا الطَّرِيقَ وَخَذَمُوا بِالسُّيُوفِ - عبدالحمید کے پاس جو عراق کے حاکم تھے تین شخص لائے گئے جنھوں نے رہزنی کی تھی اور لوگوں کو تلوار سے مارا تھا -

بِمَوَاسِي خَذِمَةٍ - تیز کاٹنے والے استروں سے -
فَضْرَبْنَا حَتَّى جَعَلْنَا يَتَخَذَمَانِ الشَّجَرَةَ - دونوں وار کرنے لگے اور درخت کو (جو بیچ میں حائل تھا) کاٹنا شروع کر دیا -
مِخْذَمٌ - آنحضرت کی ایک تلوار کا نام تھا کذا فی مجمع البحرین -

خَذَى - ڈھیلا ہونا، لٹک جانا -
اسْتِخْذَاءٌ - عاجزی کرنا -

إِذَا كَانَ الشَّقُّ أَوْ الْخَرَقُ أَوْ الْخَذَارُ فِي أُذُنِ الْأُصْحَبَةِ فَلَا بَأْسَ - اگر قربانی کے جانور کا کان چرایا پھٹا ہو یا لٹکا ہو تو کوئی قباحت نہیں -
خَذَى - گدھا چونکہ اس کے کان لٹکے ہوتے ہیں -

خَرَبُ الْمَدِينَةِ يَخْرَبُ الْمَدِينَةَ - مدینہ کے کھنڈر۔
مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اخْرَابُ الْعَامِرِ وَ عِمَارَةُ
الْخَرَابِ - قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ آباد مقاموں کا
ویران ہونا اور ویران کا آباد ہونا یا اچھے آباد مقام کو ویران کرنا
ویران کو آباد کرنا جیسے مسرف اور عیش پسند امیروں کی عادت
ہوتی ہے کہ مکان ہوتے ہوئے اپنے بزرگوں کے آباد گھروں کو
منحوس سمجھ کر خالی اور ویران کر دیتے ہیں اور ویران مقاموں کو
آباد وہاں نئے نئے گھر بناتے ہیں۔

كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَ خَرَبٌ يَا
خَرَبُ يَخْرَبُ يَخْرَبُ - اس جگہ کھجور کے درخت تھے مشرکوں
کی قبریں تھیں، کھنڈر تھے یا کھیت تھے۔

فِي آيِ الْخُوبَتَيْنِ يَأْفِي آيِ الْخُورَتَيْنِ يَأْفِي آيِ
الْخُصْفَتَيْنِ - (ایک شخص نے پوچھا عورتوں کے دبر (گانڈ)
میں جماع کرنا کیسا ہے فرمایا) جس سوراخ میں دونوں سوراخوں
میں سے تو چاہے (یعنی خواہ فرج میں دخول کرو یا دبر میں اپنی
بیوی یا لونڈی سے ہر طرح اختیار ہے) ایک سنی صاحب شیعہ
صاحب سے کہنے لگے کہ تمہارے یہاں وہی فی الدبر درست
ہے انہوں نے کہا خود قرآن میں ہے فاتوا حرثکم انی شتم
سنی صاحب کہنے لگے حرث کے لفظ سے خود معلوم ہوتا ہے کہ فرج
مراد ہے اور دبر تو فرث یعنی پلیدی ہے شیعہ صاحب نے کہا اچھا
تو بغل یاران میں اگر جماع کرے تو اس کو بھی سنی حرام کہیں گے
کیونکہ وہ حرث نہیں ہے۔ تب سنی صاحب لا جواب ہو گئے۔

مُؤَلَّفٌ - کہتا ہے امام شافعی جو پہلے حلت وطی فی الدبر
کے قائل تھے انہوں نے بھی امام محمد کو اسی تقریر سے الزام دیا اور
اصل یہ ہے کہ جیسے جمہور اہل سنت کے نزدیک وطی فی الدبر
نا جائز ہے اسی طرح جمہور امامیہ بھی اس کو ناجائز کہتے ہیں اور
سنیوں کا یہ اعتراض شیعوں پر کہ ان کے نزدیک وطی فی الدبر
جائز ہے محض لغو ہے اس لئے کہ بعض اکابر اہل سنت اور صحابہ
سے بھی اس کا جواز منقول ہے۔

كَانَنِي بِحَبَشِيٍّ مُخْرَبٍ - گویا میں ایک حبشی کو دیکھ رہا
ہوں جس کا کان چھیدا ہوا ہے (اس کان میں سوراخ ہے)۔

رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ بِالْخَذَوَاتِ - میں نے ابو بکر صدیقؓ
کو خذوات میں دیکھا وہ ایک مقام کا نام ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الرَّاءِ

خَوْءٌ - يَخْرَاءَةٌ يَخْرَاءَةٌ يَخْرَاءَةٌ - پانخانہ کرنا، گھنا۔
عرب لوگ کہتے ہیں خَرِثْتُ بَيْنَهُمُ الضُّبُعُ - بچوں نے ان کے
درمیان بگ دیا۔ یعنی ان میں آپس میں دشمنی ہو گئی۔

خُورَةٌ يَخْرَأُ - گوہ جیسے خُورَانٌ اور خِرَاءٌ ہے مَخْرَأَةٌ
اور مَخْرَأَةٌ اور مَخْرَأَةٌ - پانخانہ یا مقعد (گانڈ)۔

إِنَّ نَبِيَّكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ -
تمہارے پیغمبر تم کو ہر بات سکھلاتے ہیں یہاں تک کہ گھنا بھی۔
ایک روایت میں بہ فتح خاء ہے لوزی نے کہا خِرَاءَةٌ بہ کسرہ خاء
کے ساتھ پانخانہ پھرنا اور بغیر ہا کے یعنی خِرَاءٌ يَخْرَاءُ - گوہ۔
يُذْهِدُ الْخِرَاءَ بَأَنفِهِ - اپنی ناک سے گوہ دھکیلتا ہے
(کھانے کے لئے بل میں لے جاتا ہے)۔ مجمع البحرین میں
ہے کہ مَخْرُوءَةٌ اور مَخْرُوءَةٌ اور مَخْرُوءَةٌ - پانخانہ کا مقام
(مقعد)۔

أَمَرَ بِرَجُلٍ فَلَوَتْ فِي مَخْرُوءَةٍ - ایک شخص کو حکم دیا
اس پر گوہ پھینکا گیا۔

خَرَبٌ - گانڈ پر مارنا یا گانڈ مارنا، سوراخ کرنا، چیرنا۔
ویران کرنا، چور ہونا، چرانا، ویران ہونا۔

خَرَبٌ - کان چیرنا۔
تَخْرِيْبٌ اور اخْرَابٌ - خراب کرنا، ویران کرنا، برباد
کرنا۔

الْحَرَمُ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِخَوْبَةٍ يَخْوِبَةُ
يَا خَوْبَةٍ - حرم اس کو پناہ نہیں دیتا جو مجرم ہو یا عیب یا چوری یا
قصور کر کے بھاگا ہو، ایک روایت میں بِخَوْبِيَّةٍ ہے یعنی شرم
اور رسوائی کا کام کر کے یا بِخَوْبِيَّةٍ یعنی ایک رسوائی کا کام کر
کے، ایک روایت میں بِخَوْبِيَّةٍ یعنی قصور کر کے، اصل میں
خَوْبَةٌ اور خَوْبَةٌ اونٹ کی چوری کو کہتے تھے پھر ہر چوری اور
قصور کو کہنے لگے۔

يُخَرَّبُ الْكُفَّةَ ذُو الشُّيُوعَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ - كعبہ کو دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا۔

كَأَنَّهُ أَمَةٌ مَخْرَبَةٌ - جیسے وہ لونڈی ہے کان چھیدی ہوئی نہایہ میں ہے کہ کان میں جو سوراخ کیا جائے یعنی نُقْبَہ اس کو خُرْبَہ کہتے ہیں بہ ضمہ خائے معجم۔

يُقَلِّدُهَا خُرَابَةٌ - (عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا اگر کوئی قربانی کے جانور کی تقلید کرنا چاہے اور جوتی لٹکانے میں بخلی کرے) انہوں نے کہا تو شہ دان کا چھلہ لٹکا دے۔

خُرَابَةٌ يَا خُرَابَةٌ - جو چھلہ پتھر اور خرما کی چھال سے گول بنایا جاتا ہے اس میں ایک سوراخ کر کے رسی باندھ دیتے ہیں اور تار گول سوراخ کو خر بہ کہیں گے۔

وَلَا سَتَرَتِ الْخُرْبَةُ - اس نے عیب نہیں چھپایا (یعنی ستر)۔

أَنَا الْخُرُوبَةُ وَ سَكَّتْ - (حضرت سلیمان جہاں نماز پڑھتے وہاں ہر روز ایک درخت اگ آتا وہ اس سے پوچھتے تو کون سا درخت ہے وہ کہتا میں فلا نا درخت ہوں فلا نے ملک میں اگتا ہوں بیماری کی دوا ہوں جب آپ کے حکم سے درخت کاٹا جاتا اور ایک تھیلی میں رکھ کر اس پر لکھ دیا جاتا کہ یہ فلاں بیماری کی دوا ہے اخیر میں نبوتہ اگا خشخاش کا درخت بعض نے کہا اور ایک درخت ہے اس کا پھل سیب کی طرح بکٹھا ہوتا ہے بعض نے کہا خر نوب کا درخت ہے اس کا پھل سیب کی طرح ہوتا ہے لیکن بدمزہ آپ نے اس سے پوچھا تو کون سا درخت ہے کہنے لگا) میں خر وہ ہوں اور خاموش ہو رہا (حضرت سلیمان نے کہا اب یہ مسجد ویران ہوگی اور میری بادشاہت جاتی رہے گی اس کے چند روز بعد ہی حضرت سلیمان کی وفات ہوئی)۔

خُرَيْبَةُ - ایک محلہ ہے بصرہ میں۔

خُرَيْبَتُ خَيْبَرٍ - خیبر ویران ہوا یا ویران ہو (یہ پیشین گوئی ہے یا بدعا کرمانی نے کہا بطور تقاول کے آپ نے یہ فرمایا کیونکہ یہودی لوگ سبل پھاؤڑا کدال وغیرہ لے کر نکلے تھے جو گرانے کے سامان ہیں)۔

وَيَمُرُّ بِالْخُرْبَةِ - دجال ایک کھنڈر پر گزرے گا۔

خُرْبُزٌ - خر بوزہ جس کو بطخ کہتے ہیں۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرُّطْبِ وَالْخُرْبُزِ - میں نے آنحضرت کو دیکھا آپ تازی کھجور اور خر بوز ملا کر کھاتے (یہ عین حکمت تھی کھجور خر بوزہ کی اصلاح ہے جیسے منقی سب کی)۔

خُرْبَشَةُ - بگاڑنا، خراب کرنا۔

كَانَ كِتَابُ فُلَانٍ مُخْرَبَشًا - اس کا لکھا ہوا بگڑا ہوا تھا نہایہ میں ہے کہ خُرْبَشَہ اور خُرْمَشَہ بگاڑنا، مشوش کرنا۔ خُرْبَصَةُ - خوب چرنا، لے جانا، ایک چیز کو دوسری چیز سے تمیز دینا، جوان عورت پر گوشت۔

مَنْ تَحَلَّى ذَهَبًا أَوْ حَلَّى وَلَدَهُ مِثْلَ خُرْبَصِيصَةٍ - جو شخص سونا پہنے یا اپنے لڑکے کو پہنائے گو خر بصیصہ کے برابر۔ (خر بصیصہ ریتی میں جو چھوٹا ذرہ چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے ٹڈے کی آنکھ کی طرح)۔

إِنَّ نَعِيمَ الدُّنْيَا أَقْلٌ وَ أَصْغَرُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ خُرْبَصِيصَةٍ - دنیا کی نعمتیں اللہ کے نزدیک خر بصیصہ سے بھی زیادہ کم اور حقیر ہیں محیط میں ہے کہ خر بصیصہ زیور کا ایک دانہ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں: مَا عَلَيْهَا خُرْبَصِيصَةٌ اس عورت کے جسم پر ایک خر بصیصہ بھی نہیں ہے یعنی کچھ زیور نہیں ہے اردو میں یوں کہتے ہیں ایک چاندی کا چھلہ تک نہیں ہے۔

خُرْبَقَةُ - جلدی چلنا، گوز لگانا، چیرنا، کاٹنا، بگاڑنا۔ خُرْبَقٌ - کٹلی۔

خُرْبَاقٌ - ایک صحابی کا نام تھا جن کو ذوالیدین بھی کہتے تھے۔

خُرْتُ - سوراخ کرنا، پہچاننا۔

خُرَيْتٌ - ملک کو خوب پہچاننے والا۔

خُرْتَةٌ - سوراخ - روزن۔

كَأَنَّمَا اتَّخَفَسُ مِنْ خُرْتِ ابْرَةٍ - (عمر بن عاص مرتے وقت کہنے لگے ایسا معلوم ہوتا ہے) جیسے میں سوئی کے ناکہ میں سے سانس لے رہا ہوں، یعنی سانس کا رستہ ایسا تنگ ہو گیا ہے سانس اٹک رہی ہے۔

لئے کہ وہ اس غلام کا ضامن اور جواب دار تھا اگر وہ ہلاک ہو جاتا تو اسی کا نقصان ہوتا، شریح جو کوفہ کے قاضی تھے انہوں نے ایک مقدمہ میں ایسا ہی فیصلہ کیا کہا عیب دار غلام کو پھیر دے اور جو کچھ اس نے کمائی کی ہے وہ ضمان کی وجہ سے تیری ہی ہے۔

طَبِيبٌ رِيحُهَا طَبِيبٌ خَرَّاجُهَا - تَرْجُحُ کی بو بھی عمدہ ہے اور اس کا مزہ بھی عمدہ ہے، مزے کو گویا خراج سے تشبیہ دی جو زمین سے حاصل ہوتا ہے۔

يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ وَ أَهْلُ الْمِيرَاثِ - کسی جائیداد کے شرکا جو تقسیم نہ ہوئی ہو اسی طرح ترکہ کے وارث جو تقسیم نہ ہوا ہو آپس میں اپنا حصہ دوسرے شریک یا وارث کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں گویا اپنے حصے کی مقدار معلوم نہ ہو یا اس پر قبضہ نہ ہوا ہو مگر اجنبی شخص کے ہاتھ اس وقت تک نہیں بیچ سکتے جب تک جائیداد کی مقدار معلوم اور معین اور اس پر قبضہ نہ ہو جائے عطا نے اس کی تفسیر یوں روایت کی ہے کہ شرکاء تجارت کر سکتے ہیں مثلاً مال شرکت میں سے ایک شریک دس دینار نقد لے لے اور دوسرا دس دینار کا مقابلہ لے لے جو کسی پر قرض ہوں۔

فَاخْتَرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ - کئی کھجوریں اپنے تیر دان میں سے نکالیں۔

إِنَّ نَاقَةَ صَالِحٍ كَانَتْ مُخْتَرَجَةً - حضرت صالح کی اونٹنی (جو ان کی دعا سے پتھر سے نکلی تھی) مخترجہ تھی (یعنی بختی اونٹ کی طرح)۔

دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ يَوْمَ الْخُرُوجِ فَإِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَائُورٌ عَلَيْهِ خُبْزُ السَّمَرَاءِ وَ صَحْفَةٌ فِيهَا خَطِيفَةٌ وَ مِلْبَنَةٌ - سید ابن غفلہ نے کہا میں عید کے دن حضرت علیؑ کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں ان کے سامنے ایک دسترخوان رکھا ہے اس پر گہیوں کی روٹی بن چھنے آئے کی دہری ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں خطیفہ ہے (ہریہ دودھ اور آٹے کا) اور ایک چمچہ ہے۔ (سبحان اللہ کیا حکیمانہ غذا تھی آنحضرتؐ اور صحابہ بن چھنے آئے کی روٹی کھایا کرتے تھے جس کو خشکار کہتے ہیں طبیب بھی روٹی سریع لہضم اور عمدہ غذا ہے۔ اور حواریؓ یعنی میدہ کی روٹی سخت مضر، مسدود اور باعث قویج اور بوا سیر ہے مگر ہمارے زمانہ

فَاسْتَأْجَرَ رَجُلًا هَادِيًا خَرَيْتًا - ایک شخص کو اجرت پر ٹھہرایا جو رستہ بتانے والا، جنگل کے رستے خوب پہچاننے والا تھا، بعض نے کہا کہ سوئی کے نا کے برابر جو رستہ تھا اس کو بھی پہچاننے والا (یہ شخص بنی دیل قبیلے کا تھا ابو بکر صدیقؓ نے ہجرت کے وقت اس کو رستہ بتانے کے لئے مقرر کیا تھا)۔ مجمع البحرین میں ہے اس کی جمع خرائیت ہے۔

سَمِيعٌ لَا بُخْرَبَ - اللہ تعالیٰ ہر بات کو سنتا ہے بغیر سوراخ کے (یعنی اس کے کان اور کان کے سوراخ ہماری طرح نہیں ہیں)۔

خُرْبِيٌّ - گھر کا سامان۔

خَرْنَاءُ - موٹی گوشت لٹکی ہوئی۔

خَرْنَاءُ - لال چوٹی۔

جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيٍّ وَ خُرْبِيٍّ - آنحضرتؐ کے پاس قیدی آئے اور گھر کے سامان (چکی چولہا چوکی وغیرہ)۔

خُرُوجٌ يَخْرُوجُ - پیداوار، محصول جو بادشاہ یا زمین کا مالک لیتا ہے آمدنی جیسے خَرَاَجٌ يَخْرُوجُ یا خَرَاَجٌ - بحرکات ثلثہ بر خائے معجمہ۔

خَرَاَجٌ - بہ ضمیمہ خاء ذیل یا ورم

خَوْرَجٌ - خورجی اور خرچہ کو بھی کہتے ہیں۔

خَرُوجٌ اور مَخْرَجٌ - نکلنا۔

تَخْرِيجٌ اور اخْرَاجٌ - نکالنا۔

مُخَارَجَةٌ - وہ معاملہ جو مالک غلام سے کرتا ہے کہ ہر مہینے اتنا دیا کرے۔

خَارِجٌ - نکلنے والا اور جس کا قبضہ جائیداد پر نہ ہو۔

الْخَرَاَجُ بِالضَّمَانِ - آمدنی اسی کو ملے گی جو جائیداد کا ضامن اور جواب دار ہے مثلاً ایک غلام خریدا اس کو کام میں لگایا کچھ منفعت کمائی اب اس میں ایسا عیب نکلا جو بائع نے مشتری کو نہیں بتلایا تھا اور مشتری نے اس عیب کی وجہ سے وہ غلام بائع کو پھیر دیا تو مشتری اپنی قیمت بائع سے واپس لے لے اور غلام کی کمائی جو مشتری کے پاس ہوئی وہ مشتری ہی کی ہوگی، کس

کے امیر اور امرا جاہل محض وہ میدہ کی روٹیاں گلگلے اور پوڑیاں بڑے مزے سے اڑایا کرتے ہیں، کھالینا تو سہل ہے لیکن فضلہ نکالنا مشکل ہے۔ بقول شخصے

تَوَاں بَحْلَقُ فَرْدَ بَرْدَنِ اسْتِخْوَانِ دَرِشْتِ

وَلے شَکْمِ بَدَرِ دِجُوں بِہِ مِیچِدِ اَنَدَرِ نَافِ

قدم الخروج قبل الولوج پر ان کو کچھ التفات نہیں ہے، چوہے کی طرح چوہے دان میں پھنس جاتے ہیں پھر اپنی بے عقلی پر روتے، چلاتے اور بلبلاتے ہیں۔

لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا - (طاعون جہاں ہو وہاں سے نکلنا اس حالت میں منع ہے) جب بھاگنے کی نیت سے نکلے (اگر کوئی اور ضرورت کی وجہ سے نکلے تو وہ گنہگار نہ ہوگا)۔

كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ - ابو بکر صدیقؓ کا ایک غلام تھا وہ ان کو روزانہ آمدنی دیا کرتا (انہوں نے اس پر تین صاع غلہ یا کھجور کے روزانہ مقرر کر دیئے تھے ایک بار وہ کاہن کی اجرت میں جو کھانا ملا تھا لے کر آیا۔ ابو بکرؓ نے اس کو کھالیا جب ان کو معلوم ہوا کہ یہ کھانا کہانت کی اجرت کا تھا تو قے کر کے نکال ڈالا)۔

بَلَّغْنَا مَخْرُجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ہم کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرتؐ مدینہ کی طرف نکلے۔

خَوَارِجُ - ایک فرقہ ہے گمراہ فرقوں میں سے۔ ان کی سات شاخیں ہیں اباضیہ، محکمیہ، حبشیہ، ازرقہ، بخدات، صفریہ اور عبادرہ۔ یہ سب گناہ کبیرہ کرنے والے کی تکفیر کرتے ہیں، عبد اللہ بن عمرؓ ان کو تمام مخلوقات سے بدتر کہتے، اس لئے کہ انہوں نے ان آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتری تھیں، مسلمانوں پر چپ دیا اب جو کوئی امام اور حاکم اسلام کے مقابلہ میں بغاوت کرے اس کو بھی خارجی کہتے ہیں۔

مُؤَلَّفٌ - کہتا ہے جو کوئی شرک اصغر کے کاموں پر مسلمانوں کی تکفیر کرے یا ان کو قتل کے لائق سمجھے یا ان کو قتل کرے وہ بھی خارجی ہے گو ظاہر میں اہل حدیث ہونے کا دعویٰ

کرے۔ شرک اصغر یہ ہے کہ آدمی توحید کا عقیدہ رکھ کر بعض ایسے کام کرے جو شرک کیا کرتے ہیں مثلاً باپ دادا کی قسم کھانا، قبروں پر روشنی کرنا، قبر کو بوسہ دینا، قبر پر غلاف چڑھانا، تعزیہ بنانا، عبدالحسین یا عبدالحسینؑ یا عبد الغوثؑ اس قسم کے نام رکھنا، غیر خدا کی ندا کرنا مثلاً یا رسول اللہؐ یا علیؑ یا حیدر کرار بشرطیکہ ان کو قادر مختار نہ جانے بلکہ صرف محبت کی وجہ سے پکارے وغیرہ وغیرہ۔

أَوْ مُخْرِجِيٍّ - کیا وہ مجھ کو نکال دینے والے ہیں۔

يَأْخُذُ عَلَيْهَا خَوْجًا - وہ اس پر اجرت لے۔

كَذَا بَيْنَ يُخْرِجَانِ بَعْدِي - (دو جھوٹے جو میرے بعد نکلیں گے) یعنی میرے بعد ان کو عروج ہوگا ورنہ وہ آپ کی حیات میں نکل چکے تھے)۔

مِنْ بَيْرٍ خَارِجَةٍ يَافِيٍّ خَارِجَةٍ يَافِيٍّ خَارِجَةٍ - یعنی اس کنویں سے جو باغ کے باہر تھا یا خارجہ کے کنویں سے (جو ایک شخص کا نام ہے)۔

خَوْرَجَ بِهِ خَوْرَاحَ - اس کنویں کو ایک پھوڑا نکل آیا۔

يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهِمَا النَّهْرَانِ - اس کے جڑ میں سے دو نہریں نکل اور فرات کی نکلتی ہیں (مطلب یہ ہے کہ وہاں بھی دنیا کی نیل اور فرات کی طرح دو نہریں ہیں جن کا نام یہی ہے بعض نے کہا ان نہروں کا مادہ سدرۃ المنتہی سے آ کر پہاڑوں میں رکھا گیا اور یہ نہریں ان میں سے پھوٹیں)۔

نُرِيدُ أَنْ نَخْرِجَ ثُمَّ نَخْرِجَ عَلَى النَّاسِ - ہم نے یہ چاہا حج کریں پھر خارجی مذہب اختیار کریں۔

فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ بُرَّةٍ فَاخْرِجْ - جس کے دل میں گیبوں کے ایک دانہ برابر ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لے۔

مَا تَقَرَّبَ عَبْدٌ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ - اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ بندے کے لئے اس کے کلام سے زیادہ کچھ نہیں ہے جو اس میں سے نکلا ہے (یعنی تلاوت قرآن سے بڑا ذریعہ تقرب خداوندی کا ہے) بعض نے کہا منہ کی ضمیر بندے

میں جوتے بونیں) اور آدھا حصہ پیداوار کا دیا کریں۔

إِذَا دَخَلْتَ الْمَخْرَجَ - جب تو پانچخانہ جائے۔

رَجُلٌ مَاتَ فِي بَيْتِ مَخْرَجٍ - ایک شخص پانچخانہ کے سنڈاس میں گر کر مر گیا۔

ذِكْرُ الْخَوَارِجِ عِنْدَ عَلِيٍّ - حضرت علیؑ کے سامنے خارجیوں کا ذکر آیا (کیا وہ کافر ہیں؟ فرمایا کفر سے بھاگ کر تو انھوں نے خروج اختیار کیا ہے پھر کہا کیا منافق ہیں؟ فرمایا منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں یہ تو اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں، صبح اور شام اسی کی یاد میں رہتے ہیں، انہیں ان لوگوں پر آفت آئی، شیطان نے بہکا دیا، اندھے اور بہرے ہو گئے (کسی کی بات نہیں سنتے، بس جو اپنے لوگ کہیں اسی کو مانتے ہیں، دوسرے مسلمانوں کی نہ تقریر سنتے ہیں نہ ان کی کتابیں دیکھتے ہیں یہ بھی ایک جہالت اور بے عقلی ہے)۔

خُرُودَلَّةٌ - کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، پھینکنا، گرنا، رائی کا داد۔
فَمِنْهُمْ الْمُؤَبَّقُ بِعَمَلِهِ وَ مِنْهُمْ الْمُخْرُودَلُّ يَا الْمُخْرُودَلُّ - (پل صراط پر) گزرنے والوں سے کوئی تو اپنے (برے) عمل کی وجہ سے ہلاک ہو گا اور کوئی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا یا دوزخ میں گرا دیا جائے گا، کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے لَحْمٌ مِّنَ الْقَوْمِ مَغْفُورٌ خَرَادِيْلٌ - لوگوں کا گوشت جو مٹی میں ملا ہوا ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا ہے۔
وَ مِنْهُمْ مَنْ يُخْرُودَلُّ يَا يُخْرُودَلُّ يَا يُجْرُودَلُّ - یعنی کوئی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا کوئی ہلاکت کے قریب ہو جائے گا۔
جُرُودَلَّةٌ ہلاکت کے قریب پہنچنا۔

مِنْقَالٌ حَبَّةٌ أَوْ خُرُودَلٌّ مِّنْ إِيْمَانٍ - ایک دانہ یا ایک رائی کے برابر ایمان، طیبی نے کہا یہ قلت کی تمثیل ہے حقیقتاً وزن مراد نہیں ہے کیونکہ ایمان جسم نہیں ہے۔

میں :- کہتا ہوں قیامت میں ایمان بھی اور اعمال کی طرح اگر مجسم ہو تو کیا بعید ہے ایمان سے یہاں ثمرۃ ایمان مراد ہے یعنی یقین، اور اطمینان قلبی۔

خُرُودِيْقٌ - شور بایہ مغرب ہے خورد گیک کا۔

دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ

کی طرف پھرتی ہے یعنی جو بندے کی زبان سے نکلتا ہے مراد ذکر الہی قرآن ہے)۔

وَ أَخْرَجْتَنَا مِنْهُ مَمْلُوءَةً - ہماری خورجیاں اس سے بھری ہوئی تھیں۔

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ - چار آدمی دوزخ سے نکلیں گے (اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے پھر حکم ہو گا ان کو دوزخ میں لے جاؤ)۔

خَارَجٌ غُلَامَةٌ - اس نے اپنے غلام پر ایک محصول مقرر کیا (کہ روزانہ یا ماہانہ اتنا دیا کرو)۔

خَوْرَجٌ فَظَنُّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ - آپ صفوں میں سے نکلے اس وقت آپ کو خیال آیا کہ عورتوں کو میری آواز نہیں پہنچی۔

مَا الْمَخْرُجُ مِنْهَا - اب اس سے چھٹکارے کی کیا صورت ہے۔

فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوُّوا الصُّحُفَ - جب (جمعہ کے دن) امام باہر نکلے (خطبہ سنانے کو) اس وقت (لکھنے والے فرشتے) تختیوں کو لپیٹ دیتے ہیں (اس حدیث سے نکلتا ہے کہ امام کو ایک علیحدہ مقام میں رہنا مستحب ہے اور صرف خطبہ شروع کرتے وقت مسجد میں آنا چاہئے)۔

خَارِجَةُ بْنُ جِمْنَانَ - ایک شخص کا نام تھا جو عمرو ابن عاص کے مشابہ تھا صورت میں وہ ان کے دھوکے میں مارا گیا (عمرو بن عاص بچ گئے اسی طرح معاویہ بھی کچھ زخمی ہو کے بچ گئے، لیکن حضرت علیؑ کی قضا آن پہنچی تھی آپ شہید ہوئے یہ تین مردود خارجیوں نے صلاح کی تھی کہ معاویہ اور عمرو بن عاص اور علیؑ کو مار ڈالیں تو قصہ جھگڑا تمام ہو)۔

خَوَارِجٌ مَّقَاسِمَةٌ - بٹائی جس کا رواج اگلے زمانہ میں تھا۔
خَوَارِجٌ تَوْطِيفٌ - نقدی ٹھہراؤ جس کا رواج اب اکثر حکومتوں میں ہے۔

يَوْمُ الْخُرُوجِ - قیامت کو بھی کہتے ہیں۔
فَخَارَجَهُمْ عَلَى أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضَ لَهُمْ - آپ نے خیبر کے یہودیوں سے یہ معاملہ کیا کہ زمین وہی رکھیں (اس

كَانَ يَبِيعُ الْخُرْدِيقَ - آنحضرتؐ کو ایک غلام نے دعوت دی جو شور باپچا کرتا تھا (وہ ہمیشہ آنحضرتؐ کی دعوت کیا کرتا آپ قبول فرماتے) فراء شاعر کہتا ہے -

قَالَتْ سُلَيْمَى اشْتَرِ لَنَا دَقِيقًا
وَاشْتَرِ شَحِيمًا نَتَّخِذُ خُرْدِيقًا

سلیمی نے کہا تھوڑا آٹا ہمارے لئے اور چربی مول لے ہم شور باپنا کریں گے۔

خُرْدُ يَخْرُورُ - اوپر سے نیچے گزرنا۔

خَوْرِيْرٌ - آواز کرنا، خرائٹ لینا۔

بَايَعْتُهُ عَلَى أَنْ لَا أَخْرَّ إِلَّا قَائِمًا - میں نے آنحضرتؐ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ جب گروں گا تو (اسلام پر قائم رہ کر) یعنی ایمان ہی پر مروں گا یا ہر معاملہ درستی کے ساتھ کروں گا نہ میں غبن کروں گا نہ کسی کو غبن کرنے دوں گا۔

إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَاهُ - اس کے گناہ گر جائیں گے ایک روایت میں جَرَتْ خَطَايَاهُ ہے یعنی وضو کے پانی کے ساتھ بہ جائیں گے۔

خَوْرَتْ مِنْ يَدَيْكَ - تو اپنے ہاتھوں آپؐ گرا (یعنی قصور کیا اس کی وجہ سے ذلیل ہوا سزا پائی) بعض نے کہا تو شرمندہ ہوا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں خَوْرَتْ عَنْ يَدَيْ - یعنی میں شرمندہ ہوا۔

مَنْ أَدْخَلَ إِصْبَعِيْهِ فِيْ أُذُنِيْهِ سَمِعَ خَوْرِيْرَ الْكُوْثَرِ - جو شخص اپنی انگلیاں کانوں میں گھسیڑے وہ کوثر کی آواز سنے گا (یعنی کوثر کے جوش کی آواز کی طرح ایک آواز اس کے کان میں آئے گی)۔

وَإِذَا أَنَا بَعِيْنُ خَوْرَاةٍ - میں یکا یک ایک جوش مارنے والے چشمے پر پہنچا۔

خَوْرَارٌ - ایک مقام کا نام ہے جھفہ کے قریب۔ وہاں آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا تھا۔

فَخَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ - حضرت ایوبؑ پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک بڑا گچھ اوپر سے آگرا۔

يَخْرُ فِيْهَا أَبْعَدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -

(قرآن کی ایک آیت کی تاویل آدمی اپنی رائے اور خواہش سے کرتا ہے اور) اس کی وجہ سے اتنا نیچے گر جاتا ہے اس سے بھی زیادہ جتنی زمین آسمان سے نیچے ہے۔

خَوْرُ خَوْرَةٍ - خرائٹا جو سوتا ہوا آدمی نکالتا ہے یا جس کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔

خَوْرٌ - ستالی ڈال کر سینا۔

يَخْوُرَانِ فِيْ بَيْتٍ - ایک گھر میں جوتہ سی رہے تھے یا موزہ۔

خَوْرٌ - نگینہ الماس کا ہو یا یا قوت کا یا عقیق کا یا اور کسی جواہر کا یا کالج کا۔

خَوْرَةٌ - لشکر اس کی جمع خَوْرٌ ہے۔

خَوْرِيْرٌ - ایک درد ہے جس میں سویاں کو نچنے سا معلوم ہوتا ہے۔

مِخْوَرٌ - ستالی جوتہ سینے کا آلہ۔

سَافِرٌ بِمِخْوَرِيْكَ - اپنے جوتے سینے کا آلہ سفر میں ساتھ رکھ۔

خَوْرُسٌ - گونگا ہونا، خاموش ہونا، ابر کا بن آواز ہونا اسی طرح پہاڑ کا۔

هِيَ صُمْتَةٌ الْبَصْبِي وَ خُوْرَمَةُ مَرْيَمَ - کھجور بچوں کو چپ کرانے کی چیز ہے (جب وہ روئے ایک کھجور دے دی تو خاموش ہو رہتے ہیں) اور حضرت مریمؑ کی اچھوانی ہے (اچھوانی وہ کھانا جو زچہ کوز چگی کے بعد دیا جاتا ہے)۔

خَوْرُسٌ - وہ کھانا زچگی کے وقت لوگوں کو کھلایا جائے۔

أَفِيْ غُرُسٍ أَوْ خَوْرُسٍ أَوْ إِعْذَارٍ - (حضرت حسان بن ثابتؓ کو جب کوئی دعوت دیتا تو پوچھتے) کیا شادی کی دعوت ہے یا زچگی کی یا ختنہ کی (بس ان تینوں میں سے کوئی دعوت ہوتی تو قبول کرتے ورنہ قبول نہ کرتے)۔

لَا وَلِيْمَةٌ إِلَّا فِيْ خَمْسٍ وَعَدَّ مِنْهَا الْخَوْرُسَ - دعوت پانچ طرح کی ہے اور ان میں سے ایک زچگی کی دعوت کو بیان کیا۔

وَلَوْ شِئْتُ لَأَخْرَسْتُنِيْ - اگر تو چاہتا تو مجھ کو گونگا بنا

دیتا (میں زبان کے گناہ نہ کر سکتا)۔

خَوَاسَان - ایک مشہور دلایت ہے بلاد عجم میں۔
خَوَسِيّ یا خَوَاسِيّ یا خَوَاسَانِيّ - تینوں طرح نسبت آئی ہے۔ محیط میں خَوَاسِيّ اور خَوَسِيّ کو بھی زیادہ کیا ہے۔
خَوَس - مشہور۔

خَوَاس - مشہور بیچنے والا یا بنانے والا۔ خَوَس جمع ہے خَوَس -

خَوَس - ٹھونس دینا، مارنا، کمانا۔

إِنَّهُ أَفَاضَ وَهُوَ يَخْرِشُ بَعِيرَهُ بِمُخَجِّنِهِ - ابوبکر صدیق (عرفات سے) لوٹے وہ اپنے اونٹ کو ٹیڑھے منہ کی چھری سے مار رہے تھے۔

لَوْ رَأَيْتُ الْعَيْرَ تَخْرِشُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا مَسِيَّتُهُ - اگر میں گور خر دیکھوں جو مدینہ کے دونوں کناروں میں کھانا ڈھونڈ رہا ہو تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں (کیونکہ مدینہ حرم ہے مکہ کی طرح، بعض نے کہا خَارَشَةُ خَرَّاشَا سے ماخوذ ہے بمعنی لینے اور حاصل کرنے کے۔ ایک روایت میں تَجْوِشُ جیسے اوپر گزر چکا۔ حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ تَجْوِس ہے جس سے بمعنی کھانے کے۔

كَانَ أَبُو مُوسَى يَسْمَعُنَا وَنَحْنُ نَخَارِشُهُمْ فَلَا يَنْهَانَا - ابوموسیٰ اشعری سنتے رہتے ہم گاؤں والوں سے اپنی مہمانی کا کھانا زبردستی لیتے وہ ہم کو منع نہ کرتے۔

مِخْرَشَةُ اور مِخْرَاش - وہ لکڑی جس سے موچی چمڑے پر لکیر کرتا ہے اس کو مِخْطُّ بھی کہتے ہیں اور مِخْرَاش اور مِخْرَاس ٹیڑھے منہ کی لکڑی کو بھی کہتے ہیں۔

ضَرَبَ رَأْسَهُ بِمِخْرَاشٍ - اس کے سر پر ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے مارا۔

خَوَس - گھر کا کم قیمت سامان، جمع خَوَسُ ہے۔
خَوَاشِه - چورہ جو کسی چیز کے چھیلنے یا رگڑنے میں گرے۔

تَخَارَشَتِ الْكِلَابُ - کتے ایک دوسرے پر بھڑک اٹھے (لڑنے کے لئے چلے)۔

خَوَصَ - جھوٹ بولنا۔ گمان سے ایک بات کہنا، اندازہ کرنا، انچنہ کرنا، بند کر دینا، درست کرنا۔

خَوَصَ - بھوکا ہونا سردی کے ساتھ۔

تَخَوِيصُ - سوراخ کر کے جوڑنا۔

اخْتِرَاصُ - جھوٹ بولنا۔

خِرَصَ - چھلہ، نیزہ، تھیلی۔

خِرَاصُ - جھوٹا، کذاب۔

اخِرَصَ - شاخ، نیزہ، چھلہ اس کی جمع خِرَصَانُ ہے۔

أَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلْتُ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ خُرْصًا مِّنَ النَّارِ - جو عورت اپنے کان میں سونے کا بالادھا لے تو اتنا ہی بالادھا آگ کا اس کے کان میں پہنایا جائے گا (نہا یہ میں ہے کہ یہ اس وقت کی حدیث ہے جب عورتوں کو بھی سونا پہننے کی ممانعت تھی بعد اس کے یہ ممانعت منسوخ ہو گئی اور عورتوں کو سونا پہننا درست ہو گیا، بعض نے کہا وہ عورت مراد ہے جو زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔

مُؤَلَّفٌ - کہتا ہے یہ تو جیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اول تو زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے دوسرے اگر آنحضرت کا یہ مطلب ہوتا تو سونے کی تخصیص کیوں فرماتے تو صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے، بعض نے کہا مراد وہ عورت ہے جو فخر اور تکبر کی راہ سے پہنے اس صورت میں حدیث منسوخ نہ ہوگی۔

فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخُرْصَ وَالْخَاتَمَ - کوئی عورت چھلہ اور انگٹھی (صدقہ کے طور پر) ڈالنے لگی (جب آپ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو صدقہ کی ترغیب دی)۔

إِنَّ جُرُوحَ سَعْدِ بْنِ بَرٍّ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلَّا كَالْخُرْصِ - سعد کا زخم چنگا ہو گیا ایک چھلہ کے برابر باقی رہا۔

أَمَرَ بِخُرْصِ النَّخْلِ وَالْكُومِ - آنحضرت نے کھجور اور انگور کا انچنہ کرنے کا حکم دیا (یعنی اندازہ کرنے کا کہ کس قدر

دست لانا، خوشہ منہ میں ڈال لینا پھر ٹہنیاں منہ سے نکال کر پھینکنا۔

كَانَ يَأْكُلُ الْعِنَبَ خَرْطًا۔ اس کے معنی ابھی گذر چکے ہیں۔

إِنَّكَ لَخَرُوطٌ۔ (ایک شخص کو حضرت علیؑ کے پاس لے کر آئے جس کی امامت سے لوگ ناراض تھے مگر وہ امام بن جاتا تھا آپ نے فرمایا) تو بڑا جڈ جاہل آدمی ہے۔

خَرْوُطٌ۔ اصل میں اس کو کہتے ہیں جو حماقت کے ساتھ بہادری کرے خواہ مخواہ ہر بات میں کود پڑے اپنے تئیں مشکلات میں پھنسائے۔

فَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ۔ اپنی تلوار سونت لی (نیام سے نکال لی)۔

خَرَطَ عَلَيْنَا الْإِحْتِلَامُ۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے کپڑے میں منی دیکھی تو فرمایا) اجی یہ احتلام تو ہم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

خَرَطَ دَلْوَهُ فِي الْبَيْرِ۔ اپنا ڈول کنوے میں چھوڑ دیا۔

خَرَطَ الْبَازِيَّ۔ باز چھوڑا۔

خَرَطْتُ الْعُودَ۔ میں نے لکڑی کو سونتا۔

خَرَّاطٌ۔ لکڑی کو تراشنے والا برابر اور چکنا کرنے والا اردو میں خرا دانا کہتے ہیں۔

خَرَطُ الْقِتَادِ۔ قناد ایک کانٹے دار درخت ہے اس کا سونتا مشکل ہے اس طرح مشکل کام کو خراط القناد کہتے ہیں۔

خَرِبُطٌ۔ تھیلی۔

خَرُوطٌ۔ جھوٹ کو بھی کہتے ہیں۔

خَرْطَمَةٌ۔ سونڈ پر یا ناک پر مارنا، ناک بہوں چڑھانا، غصہ ہونا۔

خَرْطُومٌ۔ سونڈ ناکڑا، تیز شراب جو جلدی نشہ کرے۔

خِيفَاتُهُمْ مَخَرْطَمَةٌ۔ دجال کے ساتھی جو لوگ ہوں گے ان کے جوتوں کی نوکیں مڑی ہوئی ہوں گی ایسے جوتے پہنے ہوں گے جیسے بعض ملکوں میں بنتے ہیں ان کے سرے مڑے

میوہ درختوں پر سے نکلے گا)۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں كَمْ خَرْصٍ أَرْضِكَ۔ تیری زمین کے پیداوار کا کیا تخمینہ ہے۔

إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ الْعِنَبَ خَرْصًا۔ آنحضرتؐ انگور کو خرص کے طور پر کھاتے (یعنی کچھ منہ میں رکھ لیتے پھر باریک ٹہنیاں اس کے منہ سے نکال کر پھینکتے) ایک روایت میں خَرْطًا ہے معنی وہی ہے یا یہ معنی ہے کہ سونت کر کھاتے اس کو ٹہنیوں سے جدا کر کے۔

بَابُ خَرْصِ التَّمْرِ۔ اس باب میں کھجور کے انچہ (اندازے) کا بیان ہے۔

رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔ آپ نے اندازہ کر کے عرایا کی اجازت دی (عرایا یہ ہے کہ کوئی آدمی ایک یا دو یا چند درخت کھجور کے کسی مسکین کو دے پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے تنگ ہو کر ان درختوں کے میوے کا اندازہ کر کے اتنے ہی خشک میوے کا بدل ان درختوں کے میوے کو مسکین سے خرید لے)۔

تُخْرِصُ ثُمَّ تُؤْذِي زَكْوَتُهُ زَبِيئًا۔ انگور کا انچہ کر لیا جائے پھر جتنا انچہ کیا جائے اسی حساب سے منقی (سوکھا انگور) زکوٰۃ میں دیا جائے۔

أُخْرِصُوهَا يَا أُخْرِصُوهَا۔ اس کا انچہ (اندازہ) کر لو (کہ کتنی کھجور نکلے گی)۔

كُنْتُ خَرْصًا۔ میں بھوکا تھا سردی کا مارا ہوا۔

خَارِصٌ۔ کا بھی یہی معنی ہے۔

إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَ دَعُوا الثَّلَثَ۔ جب تم اندازہ کرو تو (جتنا زکوٰۃ کا مقدار ٹھہرے اس کے) دو تہائی لو ایک تہائی مالک مال کو چھوڑ دو (یہ احتیاط ہے اس لئے کہ شاید اندازہ میں غلطی ہوئی ہو اور حنفیہ نے مطلق انچہ کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں سود حرام ہونے سے پہلے کی ہیں اور عتاب کی حدیث جس میں اندازے کا ذکر ہے ان کا رد کرتی ہے کیونکہ عتاب فتح مکہ کے دنوں میں اسلام لائے تھے اور سود اس سے پہلے حرام تھا)۔

خَرْطٌ۔ سونتا، چھیلنا، چھوڑنا، جماع کرنا، گوز لگانا،

(ہوئے)۔

خَوَاطِيمُ الْقَوْمِ - قوم کے سردار اور عمائد۔

خَرُوعٌ - چیرنا۔

خَرُوعٌ - ضعیف ہونا، دہشت پانا، ٹوٹ جانا۔

خَوَاعَةٌ اور خُرُوعٌ - جوڑوں کا ڈھیلا اور نرم ہونا، پھٹ

جانا، چر جانا، ریزہ ریزہ ہو جانا۔

اخْتِرَاعٌ - چیرنا، نئی نکالنا، پیدا کرنا۔

إِنَّ الْمُغِيبَةَ يُنْفِقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالٍ زَوْجَهَا مَا لَمْ

تَخْتَرِعَ مَالَهُ - جس عورت کا شوہر غائب ہو (اس کا پتہ نہ

معلوم ہو کہاں ہے) تو خاوند کی جائیداد میں سے اس کو خرچہ دیا

جائے گا جب تک وہ اس کو تباہ نہ کرے یا اس میں خیانت نہ

کرے۔

لَوْ سَمِعَ أَحَدُكُمْ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ لَخَرِعَ - اگر تم میں

سے کوئی قبر کا دب چنا سنے تو دہشت میں آ جائے۔

لَوْلَا إِنَّ قُرَيْشًا تَقُولُ أَذْرَكَهُ الْخَرُوعُ لَقُلْتُهَا -

(ابو طالب مرتے وقت کہنے لگے) اگر قریش کے لوگ یہ نہ کہیں

کہ ابو طالب ڈر گیا (دہشت پا گیا) تو میں کلمہ (لا الہ الا اللہ)

کہہ لیتا۔

لَا يُجْزَى فِي الصَّدَقَةِ الْخَرُوعُ - زکوٰۃ میں ناتواں

کمزور جانور دینا درست نہیں (یا دودھ پیتا ہوا کم عمر)۔

خُرُوعٌ - ایک درخت ہے اس کا پتہ چکنا اس کے پھل

میں سے تیل نکلتا ہے، سدو اور قونج کے لئے بہت مفید ہے کیونکہ

وہ مسہل اور مزلق ہے (ہندی میں اس کو ارنڈی اور فارسی میں

بید اور انجیر کہتے ہیں)۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اخْتَرَعَ الْخَلْقَ بِمَشِيَّتِهِ - شکر

اس اللہ کا جس نے مخلوقات کو اپنی مشیت سے پیدا کیا۔

خَرُوفٌ - چنا جیسے مَخْرُوفٌ اور خَوَافٌ اور خَوَافٌ -

پوناس (خریف) کا پانی پڑنا، سٹھیا جانا، بیوقوف ہو جانا۔

خَرُوفٌ اور خَرَاْفَةٌ - بوڑھا ہونا، دہشت پانا، سٹھیا جانا۔

اخْوَافٌ - کھجور کا ٹٹے کا وقت آ جانا۔

مُخَارَفَةٌ - فصل خریف پر معاملہ کرنا۔

تَخْرِيفٌ - بیوقوف بنانا۔

عَائِدُ الْمَرِيضِ عَلَى مَخَارِفِ الْجَنَّةِ حَتَّى

يُوجِعَ - بیمار پرسی کرنے والا جب تک لوٹے گویا وہ بہشت کے

کھجور کے باغوں میں ہے۔

مَخَارِفٌ - جمع ہے مَخْرَفَةٍ کی وہ ریش جس کے دونوں

طرف کھجور کے درخت ہوں بعض نے کہا مَخْرَفَةٌ رستہ تو

مطلب یہ ہوگا کہ وہ بہشت کے رستوں پر ہے دوسری روایت

میں یوں ہے اگر چہ شام کو عیادت کرے اس سے رد ہوتا ہے ان

لوگوں کا جنہوں نے شام کو عیادت کرنا مکروہ جانا ہے۔

تُرْكُكُمْ يَأْتِرُ كُتُكُمُ عَلَى مِثْلِ مَخْرَفَةِ النَّعَمِ - میں

نے تم کو اونٹوں کے چلنے کے رستے پر چھوڑا ہے (یعنی صاف اور

کشادہ رستے پر)۔

إِنَّ لِي مَخْرَفًا وَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ صَدَقَةً - میرا ایک

باغ ہے کھجور کا میں نے اس کو خیرات کر دیا (اللہ کی راہ میں دے

ڈالا)۔

فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا - میں نے اس کے بدل کھجور کا

ایک باغ مول لیا، بعض نے مَخْرَفًا روایت ہے کرمانی نے کہا

مِخْرَافٌ اور مَخْرَفٌ باغ۔

عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي خَرَاْفَةِ الْجَنَّةِ - بیمار پرسی کرنے

والا بہشت کے میوے چن رہا ہے ایک روایت میں عَلَى

خُرُوفَةِ الْجَنَّةِ ہے ایک روایت میں لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ

ہے یعنی اس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملے گا۔

النَّخْلَةُ خُرُوفَةُ الصَّائِمِ - کھجور روزہ دار کا میوہ ہے۔

(روزہ اسی پر کھولنا مستحب ہے)۔

إِنَّهُ أَخَذَ مَخْرَفًا فَأَتَى عَذَقًا - آپ نے ایک کھلیان

لیا (جہاں میوہ کاٹ کر اکٹھا کیا جاتا ہے) اور عَذَقُ کے پاس

آئے (عَذَقُ کھجور کی ڈالی)۔

إِنَّ الشَّجَرَ أَبْعَدُ مِنَ الْخَارِفِ - درخت میوہ چننے

والے سے دور ہے۔

وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ - اس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملے

گا۔

مِخْرَف - زمبیل کو بھی کہتے ہیں جس میں کھجور رکھی جاتی ہے۔

خُرُفَةُ الْجَنَّةِ - بہشت کا باغ۔

بُوعِدَ مِنَ النَّارِ سِتِّينَ خَرِيفًا - وہ دوزخ سے ساٹھ برس کے رستہ پر دور کیا جائے گا (پہلے عرب لوگ فصل حریف سے سال کا حساب کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے سن ہجری قائم کیا۔

فُقَرَاءُ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا - میری امت کے محتاج لوگ مال داروں سے چالیس برس پہلے بہشت میں چلے جائیں گے (مال داروں سے حساب و کتاب ہوتا رہے گا) معاذ اللہ مال کیا ہے وبال جان ہے دنیا میں الگ فکر اور تشویش رہی اور آخرت میں اس کا محاسبہ دینا پڑا۔

إِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَدْعُونَ مَالِكًا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا - دوزخ والے مالک کو (جو دوزخ کا داروغہ ہے) چالیس برس تک پکارتے رہیں گے (وہ جواب نہ دے گا)۔

مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْخَازِنِ مِنْ خَزْنَةِ جَهَنَّمَ خَرِيفٌ - دوزخ پر فرشتے مقرر ہیں ان کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک برس کی راہ ہے (اتنے جسامت رکھتے ہیں)۔

لَكِنْ غَذَا هَالِبٌ خَرِيفٌ - اس کو چکنے دودھ کی غذا ملی ہے دودھ اکثر فصل خریف میں چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانوروں کو ہر چارہ ملتا ہے۔ بعض نے کہا خریف سے تازہ دودھ مراد ہے۔

إِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا خَرَفُوا فِي حَائِطِهِمْ - جب تو لوگوں کو دیکھے میوہ چننے کے وقت وہ اپنے باغ میں رہ گئے ہیں جیسے صاف ہوا گرمی میں رہ گئے اور شتوا سردی میں رہ گئے اور آخرف اور آصاف اور آشتی کے معنی یہ ہیں کہ خریف میں گویا گرمی میں یا سردی میں۔

ذُوذُ نَاتِي عَلَىٰ فِي خُرُفٍ - وہ اونٹ جو خریف کی فصل میں ہم ان کو پکڑ لیتے ہیں (ان پر چڑھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا مسلمان کی گئی ہوئی چیز دوزخ کی چنگاری ہے)۔

إِنَّمَا أَبْعَثُكُمْ كَالْكِبَاشِ تَلْتَقِطُونَ خُرُفَانَ بَنِي إِسْرَائِيلَ - (یہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا) میں تم کو مینڈھے (عالم فاضل) بنا کر بھیجتا ہوں تاکہ تم بنی اسرائیل کے نوجوان اور نادانوں کو چن لو۔

مَا أَحَدٌ ثَنَكَ حَدِيثُ خُرَافَةٍ - (حضرت عائشہؓ سے کسی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کرو انھوں نے کہا) کیا حدیث بیان کروں خرافہ کی حدیث بیان کروں (خرافہ ایک شخص تھا بنی عذرہ کا اس کو جن اٹھا کر لے گئے تھے وہ جنوں کے عجیب عجیب قصے بیان کرتا لوگ اس کو جھٹلاتے جب سے عربوں کا محاورہ یہ ہو گیا کوئی لغو اور وہی دور از قیاس بات کہے تو اس کو حدیث خرافہ کہتے ہیں اسی سے ہے خرافات یعنی وہابی بے معنی اور نامعقول باتیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ خرافہ کا واقعہ سچا تھا معانی الاخبار میں ہے کہ خریف ستر برس کا ہوتا ہے ایک روایت میں ہے خریف ہزار عام کا اور ہر عام ہزار برس کا ایک روایت میں ہے میں نے آپ سے پوچھا خریف کیا ہے فرمایا ایک کونا ہے بہشت کا جہاں سوار چالیس برس تک چلتا رہے گا)۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا - جو شخص جہاد کی حالت میں روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر خریف کی راہ دوزخ سے دور کر دے گا۔

خُرُوفٌ - بھیڑ کا زبچہ اس کی جمع خُرُفَانٌ - خُرُفَجَةٌ - کسی چیز کو بہت لے لینا۔

خُرُفُجٌ اور خُرَافُجٌ اور خُرُفَاجٌ - چین اور آرام عیش و عشرت۔

خُرُفُجٌ - مونا۔
إِنَّهُ كَمَرَةُ السَّرَاوِيلِ الْمُخَرُفَجَةِ - انھوں نے کشادہ ازاروں کو برا سمجھا (جن کے پائینچے پشت قدم تک آجائیں) عرب لوگ کہتے ہیں عیشِ مُخَرُفَجٌ بڑی کشادہ اور آرام کی زندگی۔

خُرُوقٌ - جھوٹ بولنا، مخراق سے کھیلنا، جھوٹ بنانا، طے کرنا، پھاڑنا، چیرنا، تراش لینا۔

نَهَى أَنْ يُضْحَى بِشُرُقَاءٍ أَوْ خُرُقَاءٍ - آنحضرتؐ

نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان پھٹا ہو یا اس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

كَانَهُمَا خُرُقَانِ مِنْ طَيْرِ صَوَافٍ يَخُرُقَانِ يَخُرُقَانِ - (سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی) جیسے پرندوں کے دو جھنڈ قطار باندھے ہوئے۔

فَجَاءَتْ خُرُقَةٌ مِنْ جَرَادٍ - مڈیوں کا ایک جھنڈ آن پہنچا (اس نے ان کا شکار کیا ان کو بھونا)۔

الْوَفْقُ يُمْنٌ وَ الْخُرْقُ شُومٌ - نرمی اور ملائمت مبارک ہے اور جہالت اجڈ پن منحوس ہے۔

تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لَآخُرَ ق - تو کسی کاری گر کی مدد کرے یا ایسے شخص کے لئے کچھ بنا دے جو کوئی کام ہنر نہ جانتا ہو محض گاؤدی ہو بے ہنر۔

فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِئَهُنَّ بِخُرُقَاءَ مِثْلَهُنَّ - مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ایک اور عورت ان کی طرح پھوہڑ بے ہنر لے کر آؤں (جیسے میری بہنیں تھیں)۔

فَجَاءَتْ خُرُقَةٌ مِنَ الْخِيَاءِ - (جب حضرت فاطمہؓ کا آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے نکاح کر دیا تو ان کو بلایا) وہ شرماتی ہوئیں یا دہشت زدہ حیران پریشان ہو کر آئیں دوسری روایت میں ہے مارے شرم کے وہ اپنی چادر میں الجھتی اور گرتی آئیں۔

فَرَقَعَ فَخْرَقَ - وہ گر کر مر گیا۔
الْبُرْقُ مَخَارِيقُ الْمَلَكَةِ - بجلی کیا ہے فرشتوں کے کوڑے ہیں۔ یہ مخراق کی جمع ہے۔

مَخْرَاقٌ - کپڑے کو لپیٹ کر اس کا کوڑا بنا کر بچے ایک دوسرے کو مارتے ہیں ابن عباس نے کہا بجلی نور کا کوڑا ہے جس سے فرشتے بادلوں کو ڈانٹتے ہیں (کہ ادھر چلو ادھر چلو جہاں حکم ہوتا ہے)۔

فَإِنَّ السَّيْفَ وَ الشَّتَمَ مَخْرَاقٌ لَا عِبَ - (جاہلوں کا قاعدہ ہے جب حجت دلیل اور بحث میں عاجز ہوتے ہیں تو مار دھاڑ پر مستعد ہوتے ہیں تلوار اٹھاتے ہیں گالیاں دیتے

ہیں) تلوار اور گالی کھیلنے والے کا مخراق ہے۔

إِنَّ أَيْمَنَ وَفْتِيَةَ حَلُّوا أَرْزَهُمْ وَ جَعَلُوهَا مَخَارِيقَ - ایمن اور چند نو جوانوں نے کیا کیا اپنی ازاریں کھول کر ان کے کوڑے بنائے (اور لگے ایک دوسرے کو مارنے) آنحضرتؐ نے فرمایا (یہ کیسے بے شرم ہیں) نہ ان کو اللہ سے شرم ہے نہ اس کے رسولؐ سے انھوں نے پردہ کیا ام ایمن (جو آپؐ کی کھلائی تھیں) کہنے لگیں یا رسول اللہ ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں (اللہ تعالیٰ ان کا گناہ بخش دے) آپؐ نے کچھ دیر کے بعد ان کے لئے بخشش کی دعا فرمائی۔

عِمَامَةُ خُرُقَانِيَّةٌ - کپڑا لپیٹ کر جو عمامہ باندھا جائے جیسے گاؤں والے باندھتے ہیں ایک روایت میں خُرُقَانِيَّةٌ ہے بہ فتح و ضمہ حائے ہلی۔

خُرُقَاءَ - ایک عورت ریٹہ بنت سعد کا لقب ہے۔

مَعَهُ مَخَارِيقُ - اس کے ساتھ ریشمی کپڑا تھا۔

مَخْرَاقٌ - بڑا گویا تھا مشہور ہارون رشید کے زمانہ میں۔

أَخْرَقَ - احمق۔

خُرْمٌ - کاٹنا کم ہونا کم کرنا تجاوز کرنا سوئی کا ناکہ توڑنا وعدہ خلاف کرنا۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَةِ خُرُمَاءَ - میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپؐ لوگوں کو ایک اونٹنی پر بیٹھے خطبہ بنا رہے تھے جس کا کان چھدا ہوا تھا۔

أَخْرَمَ - وہ جس کے کان میں سوراخ ہو یا اس کے ناک کی نوک کاٹ ڈالی گئی ہو۔ خرماء اس کا مؤنث ہے۔

كِبْرَةٌ أَنْ يُضْحَى بِأَلْمُخْرَمَةِ الْأَذُنِ - آپؐ نے کان کٹی بکری کی قربانی کرنا مکروہ سمجھا یہاں مخرمہ سے کان کٹی مراد ہے یا وہ بکری جس کے کان میں بہت سوراخ ہوں یا جس کا کان کئی جگہ سے پھٹا ہوا ہو۔

فِي الْخُرُمَاتِ الثَّلَاثِ مِنَ الْأَنْفِ الدِّيَةُ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا ثَلَاثُهَا - ناک کے تینوں پردوں میں پوری دیت لازم ہوگی ہر ایک میں تہائی دیت۔

خَزْنَاءُ - ایک مقام کا نام ہے ملک مصر میں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الزَّاءِ

خَزَبٌ - موٹا ہونا، سوچ جانا۔

خَزَجٌ - موٹا ہونا۔

خُزْخُزٌ - سخت پٹھے والا۔

خُزْخُزٌ اور خُزْخُزٌ - قوی، زور آور۔

خُزْخُزُ الْمَاءِ - پانی پر سبزی آگئی (کائی چھا گئی)۔

خُزْزٌ - گوشہ چشم سے دیکھنا، بھاگنا۔

خُزْزٌ - آنکھ کا چھوٹا ہونا - احوال ہونا۔

تَخْزِيرٌ - تنگ کرنا۔

حَبَسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

خَزِيرَةٍ - (عتبان نے) آنحضرت کو حلیم کھانے کے لئے روک

رکھا، خزیرہ گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کو پانی میں ڈال

کر جوش دیں جب وہ پک جائے تو اس پر آٹا چھڑک دیں اگر

گوشت نہ ہو تو اس کو عصیدہ کہیں گے۔ بعض نے کہا خزیرہ

آٹے اور چربی کا حریرہ، بعض نے کہا اگر آٹا ہو تو حریرہ ہے اگر

بھوسی ہو تو وہ خزیرہ ہے۔ بعض نے کہا خزیرہ دودھ سے بنتا ہے۔

كَأَنِّي بِهِمْ خُنْسُ الْأُنُوفِ خُزْزُ الْعُيُونِ - گویا میں

ان کو دیکھ رہا ہوں چپٹی ناکیں چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔

فَصَعِدَ عَلَى خَيْزُرَانَ السَّفِينَةِ - (شیطان حضرت

نوح کی کشتی میں گھس گیا، آپ نے فرمایا ارے دشمن خدا کے

نکل) آخر وہ کشتی کے سکان پر چڑھ گیا، ہر جھکی ہوئی مڑی ہوئی

شاخ کو بھی خیزران کہتے ہیں، محیط میں ہے کہ خیزران ایک ہند کا

درخت ہے اس کی جمع خَيَازِرُ ہے اور خیزران ہر نرم لکڑی،

نیزے، کڑبی اور نرکل کو بھی کہتے ہیں، اسی سے شاعر کہتا ہے كَأَنَّا

عِظَامُهَا مِنْ خَيْزُرَانَ - اس کی ہڈیاں (ایسی نرم ہیں) جسے

خیزران کی ہیں، اور فرزوق شاعر نے امام زین العابدین کی

ہتھیلی کی تعریف میں کہا ہے خَيْزُرَانٌ رِيحُهُ عَبَقٌ - ان کے

ہتھیلی خیزران ہے جس کی خوشبو مہک رہی ہے (خیزران بید کے

درخت کو بھی کہتے ہیں)۔

مَا خَرَمْتُ مِنْ صَلَوةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا - (جب کوفہ والوں نے حضرت عمرؓ سے سعد کے نماز کی شکایت کی تو انھوں نے کہا) میں تو آنحضرتؐ جیسی نماز پڑھتا تھا اس میں کوئی کمی نہیں کی۔

لَمْ أَخْرِمْ مِنْهُ حَرْفًا - میں نے ایک حرف بھی اس میں سے کم نہیں کیا۔

لَا أَخْرِمُ عَنْهَا - میں اس میں کمی نہیں کروں گا۔

يُرِيدُ أَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ - آپ کا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جائے گا (یعنی اس زمانے والے سب گذر جائیں گے) سو برس پران میں سے کوئی زندہ نہ رہے گا، آپ کا مطلب یہ نہیں تھا کہ سو برس کے آخر پر دنیا میں کوئی نہ رہے گا قیامت آجائے گی)۔

كَذْتُ أَنْ أَكُونَ السَّوَادَ الْمُخْتَرِمَ - میں تو قریب تھا اس گروہ میں ہو جاؤں جو تباہ اور برباد ہو گیا۔

خَوْنِيمٌ - ایک ٹیلہ ہے مدینہ اور روحا کے درمیان آپ بدر سے لوٹتے وقت اسی پر سے ہو کر آئے تھے۔

حَيْثُ تَعْلَمُ مِنْ مَخَارِمِ الطُّرُقِ - (ہجرت کے سفر میں ابادس اسلمی آپ پر سے گذرے انھوں نے آپ کو اور ابوبکرؓ کو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور ایک رستہ بتلانے والا ساتھ کر دیا، اس سے کہہ دیا) تو جو رستے پہاڑوں اور ریتوں کے جانتا ہے ان میں سے ان کو لے جا۔ یہ مخرم بہ کسرہ راہ کی جمع ہے بعض نے کہا مخرم وہ مقام ہے جہاں پر پہاڑ کی بنی ختم ہو۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرِمِ - اللہ کا شکر اس نے مجھ کو برباد شدہ گروہ میں سے نہیں کیا۔

لَا يَأْمَنُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَخْتَرِمَ - آدمی موت یا تباہی سے بے ڈر نہیں ہو سکتا (موت کا کھٹکے ہر وقت لگا ہے مگر غفلت کا پردہ چھایا ہوا ہے اسی میں کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے ورنہ دنیا کا قائم رہنا دشوار ہو جائے)۔

خَوْمِيَّةٌ - وہ گروہ جو تناسخ کا اور اباحت کا قائل ہے یہ ماخوذ ہے خَوْم سے یعنی جو عیش و عشرت میں خوش ہو۔

خَمِزُور - بھی وہی خیزران -

خَزُور - جوان، قوی، سخت -

خَنِزِير - سور - خنازیر اس کی جمع

خنازیر - ایک بیماری بھی ہے جو خلق میں ہوتی ہے -

خَوَّجَتْ بِجَارِيَةٍ لَهَا خَنَازِيرُ فِي عُنُقِهَا - ایک

لوٹدی لے کر نکلی اس کے گلے میں خنازیر کے زخم تھے -

لَا تَنَاجِحُوا الزَّوْجَ وَالْخُزْرَ - زنگیوں اور خزر سے

نکاح نہ کرو - خزر ایک قوم ہے ترکوں کی یافت بن نوح کی اولاد

میں -

الْحِظْوَا الْخُزْرَ وَاطْعَنُوا الشُّزْرَ - (یہ حضرت علیؑ

نے جنگ صفین میں فرمایا) یعنی گوشہ چشم سے یا آنکھ کو چھوٹا کر

کے دیکھو اور داہنے بائیں برچھے چلاؤ -

خَمِزَرَان - مہدی باللہ خلیفہ کی ماں کا بھی نام تھا جو لونڈی

تھی اور امام محمد بن علی جوادی کی والدہ کا بھی نام تھا وہ بھی ام ولد

تھیں - قبط میں سے جہاں کی ماریہ قبطیہ آنحضرتؐ کی حرم تھیں -

خَزْ - ٹھونسنا، مارنا، اور ایک کپڑا ہے جو اون اور ریشم ملا

کر بنا جاتا ہے اور خالص ریشمی کپڑے کو بھی کہتے ہیں -

نَهَى مِنْ دُكُوبِ الْخَزْرِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهِ - آپ

نے خز پر سواری کرنے سے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا، نہایہ

میں ہے کہ اگر خز سے وہ کپڑا مراد ہو جس میں اون اور ریشم

دونوں ہوتے ہیں تب تو یہ نہی تنزیہی ہوگی کیونکہ اس خز کا پہننا

مباح ہے صحابہ اور تابعین نے اس کو پہنا ہے اور جو خز سے صرف

ریشمی کپڑا مراد ہو تب یہ نہی حرمت کے لئے ہوگی اس لئے کہ

خالص ریشمی کپڑا مردوں کو پہننا حرام ہے اور دوسری حدیث

میں جو آیا ہے يَسْتَحِلُّونَ الْخَزْرَ وَالْحَرِيرَ اس میں وہی

خالص ریشمی کپڑا مراد ہے - ایک روایت میں يَسْتَحِلُّونَ

الْحَرَّ ایک روایت میں يَسْتَحِلُّونَ الْحَرَّحَ ہے یعنی شرم گاہ

کو حلال کر لیں گے (مطلب یہ ہے کہ زنا کچھ عیب نہ سمجھیں

گے) -

بُونَسَا مِنْ خَزْرٍ - ایک لمبی ٹوپی خز کی -

جمع البحرین میں ہے کہ خز ایک ذریائی جانور ہے اس کی

اون سے کپڑے بنائے جاتے ہیں - حدیث میں ہے الْخَزْرُ

بِكَلَابِ الْمَاءِ - خز پانی کے کتے ہیں -

خُزْرٌ - زرخروش جمع خُزْرَانٌ - خُزْرَانٌ خزیچنے والا جیسے

بَزْرَانٌ کپڑا بیچنے والا -

مَخْزَرَةٌ - خرگوشوں کا مقام -

خَزْعٌ - کاٹنا، پیچھے رہ جانا -

تَخْزِيعٌ - کاٹنا -

تَخْزُوعٌ - پیچھے رہ جانا -

إِنَّ كَعْبَ ابْنَ الْأَشْرَفِ عَاهَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُقَاتِلَهُ وَلَا يُعِينُ عَلَيْهِ ثُمَّ عَدَرَ

فَخَزَعَ مِنْهُ هِجَاءٌ لَهُ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ - کعب بن اشرف نے

(جو یہودیوں کا سردار تھا) آنحضرتؐ سے یہ عہد کیا کہ آپ

سے نہیں لڑے گا اور نہ آپ کے مقابلہ میں (دشمن کی مدد کرے

گا) لیکن اس نے عہد شکنی کی اور آنحضرتؐ کی جھوٹ کرنے لگا (یا

اس کی جھوٹ جو اس نے آنحضرتؐ کی اس کا عہد کاٹ دیا)

آخر آپؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا -

فَتَوَزَّعُوْهَا أَوْ تَخَزَّعُوْهَا - انھوں نے اس کو بانٹ لیا

ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، اسی سے ہے خذاعہ جو ایک قبیلے کا نام ہے

کیونکہ وہ مکہ میں جدا جدا رہتے تھے اور جیسے عرب لوگ کہتے ہیں

تَخَزَّعْنَا الشَّيْءَ - ہم نے اس کو بانٹ لیا تقسیم کر لیا - مجمع

البحرین میں ہے کہ پہلے جرہم قبیلہ مکہ میں آباد تھا انھوں نے

شرارت شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بیماری بھیجی اور خذاعہ

قبیلہ کو ان پر غالب کیا انھوں نے جرہم کو مار کر نکال دیا اس کے

بعد خذاعہ قبیلہ کا قبضہ بیت اللہ پر رہا یہاں تک کہ قصی بن کلاب

پیدا ہوا اس نے خذاعہ والوں کو حرم سے نکالا اور بیت اللہ پر اپنا

قبضہ کیا -

خَزْ عَيْلٌ يَّاخُزْ عَيْلٌ يَّاخُزْ عَيْلٌ - باطل اور لغو -

خُزْ عَيْلُهُ - مسخرہ پن کی بات کرنے والا -

خَزْ عُلَّةً - لنگڑا نا جیسے خَزْ عَالٌ -

خَزَفٌ - ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا -

خَزَفٌ - ٹھیکرا -

خَزَاف - کہار۔

التَّلْدُكُ بِالْخَزَفِ يَبْلَى الْجَسَدَ - ٹھیکرے سے

بدن کا ملنا بدن کو پرانا کرتا ہے۔

خَزَقٌ - کو نچنا، مارنا، گھس جانا، پار نکل جانا۔

كُلُّ مَا خَزَقَ وَ أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلُ -

(عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم بی گانسی کا تیر جس میں

لوہے کی نوک نہیں ہوتی عربی میں اس کو معراض کہتے ہیں)

اس سے شکار مارتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ جانور میں

نوک کی طرف سے گھس جائے تو اس کو کھا اور اگر عرض کی

طرف سے پڑے (اور جانور اس کی چوٹ سے مر جائے) تو

اس کو مت کھا۔

سَهْمٌ خَازِقٌ يَخَاسِقُ - (عرب لوگ کہتے ہیں) تیر

گھس جانے والا۔

فَإِذَا كُنْتُ فِي الشَّجَرَاءِ خَزَقْتُهُمْ بِالنَّبْلِ - جب

میں گنجان جھاڑی میں ہوتا تھا ان کو تیر سے مارتا۔

لَا تَأْكُلُ مِنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ إِلَّا أَنْ يَخْزُقَ -

معراض کا شکار مت کھا مگر جب وہ جانور میں (نوک کی طرف

سے) گھس جائے۔

خَزَقَ الطَّائِرُ - (عرب لوگ کہتے ہیں) پرندے نے

بیٹ کی۔

اِخْتَزَقَ السَّيْفُ - تلوار سونت لی۔

خَزَلٌ - کاٹنا، روکنا۔

خَزَلٌ - پیٹھ ٹوٹ جانا۔

تَخَزَلٌ - بھاری ہو کر چلنا۔

اِخْتَزَالَ - اپنی اکیلی رائے پر چلنا، چوری کرنا۔

وَقَدْ دَقَّتْ دَاقَةٌ مِنْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِنُونَا مِنْ

أَصْلَانَا - تم میں سے ایک گروہ نکلا وہ یہ چاہتا تھا کہ ہم کو جڑ سے

کاٹ دے یعنی اکیلا کر دے ہماری جماعت سے ہم کو الگ لے

جائے۔

أَرَادُوا أَنْ يَخْتَزِلُوهُ دُونَنَا - ان کا مطلب یہ تھا کہ

اس کو ہم سے جدا کر کے اکیلا کر دیں۔

اِنْخَزَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَنِ ذَلِكَ الْمَكَانِ -

عبد اللہ بن ابی اس جگہ سے اکیلا ہو کر نکل گیا۔

الَّذِي مَشَى فَخَزَلَ - جو شخص چلا بھاری پن کے ساتھ

(یعنی اتراتا ہوا)۔

مَشِيَّةُ الْخَيْزَلِي يَمْشِيَّةُ الْخَوْزُلِي - ناز و انداز کی

چال اتر کر چلنا۔

لَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ دُونَكَ - ان کی حاجتیں تجھ

تک پہنچنے سے مت کاٹ (یعنی ان کی مرادیں اور حاجتیں پوری

کر)۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الدُّنْيَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اخْتَزَلَهَا مِنْ

أَيَّامِ السَّنَةِ - اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چھ دن میں بنایا پھر ان چھ

دنوں کو تین سو ساٹھ دنوں میں سے سال کے نکال لیا (تو سال

کے تین سو چوبیس دن رہ گئے)۔

اِخْتَزَلَ مَنْزِلُهَا مِنْ دَارِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ - اس کا گھر

امام ابو عبد اللہ کے محل سے علیحدہ کر دیا۔ جیسے عرب لوگ کہتے

ہیں اِنْخَزَلَ الشَّيْءُ يَهْزِكُ كَتَّى عَلِيٍّ هُوَ كَتَّى -

اِنْخَزَلَ عَنَّا وَ اِعْتَزَلَ - ہم سے علیحدہ اور جدا ہو گیا۔

خَزَمٌ - سوراخ کرنا، اونٹ کی ناک میں چھلہ

ڈالنا۔

تَخْزِيمٌ - اونٹ کی ناک میں چھلہ ڈالنا یا سوراخ کرنا

چھلہ ڈالنے کے لئے۔

لَا خِزَامَ وَلَا زِمَامَ فِي الْإِسْلَامِ - اسلام میں ناک

میں چھلے ڈالنا یا ہنسی میں سوراخ کرنا (جانوروں کو تکلیف دینا)

نہیں ہے (جیسے بنی اسرائیل کیا کرتے تھے جب جانوروں کی

ناک چھیدنا منع ہوا تو آدمی کی ناک چھیدنا کہاں سے جائز ہو

گا۔ جیسے ہند کی عورتیں کیا کرتی ہیں)۔

وَ أَنَّهُ خَزَمَ أَنْفَهُ بِخِزَامَةٍ - ان کی ناک میں ایک

چھلہ ڈالا جاتا۔

مُرُهُمْ أَنْ يُعْطُوا الْقُرْآنَ بِخِزَامِهِمْ - ان کو حکم دے

کہ اپنی ناک کے چھلے قرآن کو دے دیں (یعنی ہر بات میں

قرآن کی پیروی کریں) ایک روایت میں يُعْطُوا بفتح یا ہے تو

ترجمہ یہ ہوگا قرآن کو اچھی طرح پورے طور سے سنبھالیں جیسے اونٹ نکیل پکڑ کر تھاما جاتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَصْنَعُ صَانِعَ الْخَزْمِ وَ يَصْنَعُ كُلَّ صَنْعَةٍ - اللہ تعالیٰ خزم کے درخت سے جو رسی بنائی جاتی ہے اس کے بنانے والے کا بنانے والا ہے اور ہر کاری گری اور صنعت کا بھی بنانے والا ہے خزم ایک درخت ہے جس کی ڈاڑھی یا پتوں سے رسیاں بناتے ہیں اور مدینہ میں ایک بازار کا نام بھی محیط میں ہے خزم گوگل کی پتوں بولتے ہیں۔

سُوقُ الْخَزَائِمِينَ - وہاں رسیاں بٹنے والے رہتے ہوں گے مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بندوں کا خالق ہے اور بندوں کے افعال کا بھی وہی خالق ہے اور رد ہے معتزلہ کا جو بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں۔

يَقُوذُ إِنْسَانًا بِخَزَامِهِ - ایک آدمی کوری میں کھینچ رہا تھا (جیسے اونٹ کو کھینچتے ہیں)۔

خَزُونٌ - جوڑنا، جمع کرنا، بد بودار ہونا جیسے خَزُونٌ خَازِنٌ - خزانچی۔

خَزَانَةٌ - جوڑنا، اور دل عیال اطفال عوام اصطلاح میں جہاں پر کوئی چیز محفوظ رکھی جائے جیسے خزن، گودام۔

خَزِينَةٌ - جہاں پر روپیہ اثرنی وغیرہ رکھے جائیں خَزَائِنُ اس کی جمع ہے۔

مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ - رات کو کیا کیا خزانے اترے یعنی رحمت کے یا عذاب کے یا کسری اور قیصر کے خزانے مراد ہیں۔

أُوتِيَتْ خَزَائِنُ الْأَرْضِ - میں زمین کے خزانے دیا گیا۔

خَزَائِنُ اللَّهِ - اللہ کے اسرار اور پوشیدہ علوم۔
يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا مِمَّا يَعْنيهِ - اپنی زبان کو محفوظ رکھے مگر اس بات سے جو کام آئے (یعنی وہی بات زبان سے نکالے جس میں فائدہ ہو)۔

خَازِنٌ - زبان کو بھی کہتے ہیں۔

خَزَنَ لِسَانَهُ - اپنی زبان کو محفوظ رکھا (لوگوں کے عیب

بیان کرنے سے)۔

خَزُونٌ - رسوائی ذلت جیسے خَزُونٌ ہے۔

خَزَايَةُ اور خَزُونٌ - شرمندگی، ندامت۔

مُخَازَاةٌ - ذلیل و خوار اور شرمندہ کرنا۔ جیسے اخْزَاةٌ ہے۔

مَوْحَبًا بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى - اے قاصدو تم اچھی کشادہ جگہ میں آئے نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (یعنی اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے قید اور قتل کی رسوائی سے بچ گئے)۔

غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِينَ - نہ رسوا نہ شرمندہ۔

لَا يُعِينُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِخَزِيَّةٍ - حرم مجرم قصور وار کو پناہ نہیں دیتا نہ اس کو جو شرم کا کام کر کے بھاگا ہو۔

فَأَصَابَتْهَا خَزِيَّةٌ لَمْ تَكُنْ فِيهَا بَرْدَةٌ أَتَقِيًا وَلَا فَجْرَةٌ أَقْوِيَاءَ - ہم کو ایسی رسوائی ہوئی (ہم ایسی خصلت کے مرتکب ہوئے) نہ اس میں ہم نیک پرہیزگار رہے نہ بالکل بدکار (زودار)۔

وَلَا تُخْزُوا الْخُورَ الْعَيْنَ - بڑی آنکھوں والی حوروں کو شرمندہ نہ کرو (جہاد میں کوتاہی کر کے کیونکہ حوریں تم کو دیکھ رہی ہیں اگر نامردی اور بودا پن کرو گے تو تمہاری حوریں جو بہشت میں تمہارے لئے رکھی گئی ہیں دوسری حوروں میں شرمندہ ہوں گی)۔

خَزُونٌ - کا معنی ہلاکت اور بلا میں پڑنا بھی آیا ہے۔

أَخْزَاهُ اللَّهُ - اللہ اس کو ذلیل و خوار کرے۔ ایک روایت میں خَزَاهُ اللَّهُ یعنی اللہ اس پر قہر کرے (یعنی شراب پینے والے پر)۔

مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ - اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی فضیحت (رسوا) نہیں کرے گا ایک روایت میں مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرے گا۔

الْإِسْلَامُ الْمُخْزِيَّةُ - ذلت کی صلح (جو دشمن سے دب کر ہو)۔

اللَّهُمَّ اخْزِ عَبْدَكَ فِي بِلَادِكَ - یا اللہ اپنے بندے کو اپنے شہروں میں فضیحت کر یا ہلاک اور تباہ کر۔

وَلَمْ يُخْزِهِمْ فِي بُعُوْثِهِمْ - ان کو ان کے لشکروں میں ذلیل نہیں کیا (یعنی پورے سامان اور مناسب تعداد میں اس کو روانہ کیا نہ یہ کہ بے سرو سامان یا کم تعداد میں اور دشمن سے لڑ کر ذلت اٹھائی)۔

مُخْزِيَّةٌ - بری خصلت، مُخْزِيَا تِ اس کی جمع اسی طرح مُخْزِيٌّ بری خصلتیں اور بری عادتیں۔

ذُو مُخْزِيَّةٍ فِي الدِّينِ - دین میں بری خصلت والا۔
الْكَاذِبُ عَلَى شَفَاةِ مَخْزَاةٍ - جھوٹا شخص ذلت کے کنارے کھڑا ہے (اب ذلیل ہوا اب خوار ہوا)۔

خَزِينٌ - بدبودار گوشت۔

خَزْنَةٌ - جو جوڑ کر رکھا جائے جیسے روپیہ پیسے وغیرہ۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ السِّينِ

خَسَنًا يَا خُسُوًا - تھک جانا، دور ہونا، ذلت کے ساتھ چپ رہنا، ڈانٹنا، دھکارنا، ہش ہش کرنا۔

مُخَاسَاةٌ - آپس میں پتھر بازی۔

اِنْخِسَاءٌ - دور ہونا۔

فَخَسَا تِ الْكَلْبُ - میں نے کتے کو لکارا، ڈانٹا، دور کیا۔

اِخْسَنُوا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ - چلو کم بختو اس میں پرے رہو بات نہ کر (چپ رہو خبردار)۔

خَاسِيٌّ - ذلیل راندہ در ماندہ۔

اِخْسَاءٌ فَلَنْ تَعُدَّ وَقَدْ رَكَ - اے جاتو اپنے حوصلے سے بڑھ نہیں سکتا (یہ آنحضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا تھا بعض نے اے چپ یاؤت)۔

وَ اِخْسَا شَيْطَانِيْ - میرے شیطان کو ہانک دے (مجھ سے دور کر دے)۔

خُسْرٌ - یا خُسْرٌ یا خُسْرٌ یا خُسْرٌ یا خُسْرٌ یا خُسْرًا یا خُسَارًا خُسَارَةٌ - رستہ گم کرنا، ہلاک ہونا، سوداگری میں ٹوٹا ہونا، تول کم کرنا، ضایع کرنا۔

تَخْسِيرٌ - نقصان دینا، راستہ بھلا دینا، ہلاک کرنا۔

اِخْسَارٌ - تول میں فرق کرنا۔

خَنَاسِرَةٌ - کمینے، پاجی لوگ۔

خِنْسِيرٌ - بخیل، کمینہ۔

خَسٌّ - حقیر کرنا، حقیر ہونا، کم کرنا، کم ہونا۔

اَرَادَ اَنْ يَّرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهٗ - (ایک جوان عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی کہنے لگی میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا) وہ چاہتا ہے کہ اس کا کمینہ پن میری وجہ سے رفع کرے (یعنی اس کو میری وجہ سے عزت اور شرافت پیدا ہو)۔

خَسِيْسٌ - دنی اور حقیر کم ذات کو کہتے ہیں۔

خَسِيْسَةٌ اور خَسَاسَةٌ - پاجی پن جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رَفَعْتُ خَسِيْسَتَهٗ يَارَفَعْتُ مِنْ خَسِيْسَتِهٖ - میں نے اس کا پاجی پن اٹھا دیا یعنی اس کو شرف اور بزرگی دی۔

اِنْ لَّمْ تَرْفَعْ خَسِيْسَتَنَا - اگر ہماری حقارت کو تم نے رفع نہیں کیا۔

مِنْ اَخْسَرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ - بہشتیوں میں ادنیٰ درجہ والے۔

خَسٌّ - ایک خوشبودار گھاس ہے مشہور۔

اِسْتَخْسَهُ - اس کو خسیس سمجھا۔

خَسَفَتْ - زمین میں گھس جانا، دھس جانا، سورج اور چاند یا صرف چاند کا گہن، پھوڑنا پھاڑنا، کاٹنا، گر جانا، کم ہو جانا، دبلا ہو جانا۔

خَسَفَتِ الشَّمْسُ - سورج گہنایا۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ - سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ الدِّلَّةَ وَ سِيَمَ الْخَسَفِ - جو شخص جہاد چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور نقصان اس کے لازم ہو جائے گا (کیا سچی حدیث ہے جب سے مسلمانوں نے جہاد چھوڑ دیا ذلیل اور خوار ہو گئے)۔

خُشْبَانُ ہے۔

إِنَّ جِبْرَائِيلَ قَالَ لَهُ إِنَّ شَيْئًا جَمَعْتُ عَلَيْهِمُ
الْأَخْشَبِينَ فَقَالَ دَعْنِي أُنْذِرُ قَوْمِي - (جب آنحضرتؐ کو
قریش کے لوگوں نے بہت تنگ کیا تو) حضرت جبریل
آنحضرتؐ سے کہنے لگے اگر آپ کہیے تو میں مکہ کے دونوں
طرف کے دو پہاڑوں (یعنی جبل بوقریس اور جبل احمر) کو ان پر
چپکا دوں (وہ اس میں پچی ہو کر رہ جائیں) آنحضرتؐ نے
فرمایا نہیں مجھ کو اپنی قوم کو ڈرانے دو سبحان اللہ آپ کی ذات
رحمۃ للعالمین تھی۔

أَخْشَبُ - (نہایہ میں ہے کہ) ہر غلیظ سخت پہاڑ کو کہتے
ہیں۔

لَا تَزُولُ مَكَّةُ حَتَّى يَزُولَ أَخْشَبَاهَا - مکہ مٹنے والا
نہیں (قیامت تک آباد رہے گا) یہاں تک کہ اس کے دونوں
طرف کے پہاڑ نہ سرکیں۔

عَلَى حَرَا جَبْعٍ كَأَنَّهَا أَخْشَبُ - لمبی اونٹنیوں پر
سوار گویا وہ پہاڑیاں تھیں۔

كَأَنَّهَا أَخْشَبُ بِالْحَوْمَةِ - گویا وہ سخت زمین کی
پہاڑیاں ہیں۔

الْوَضُوءُ فِي الْمَخْضَبِ وَ فِي الْخَشْبِ يَأْفِي
الْخُشْبُ - کڑے میں یا لکڑے کے برتن یا برتنوں میں وضو
کرنے کا بیان۔

عُمْدَةُ خُشْبِ النَّخْلِ - اس کے ستون بھجور کی لکڑیوں
کے تھے۔

لَا يَمْنَعُ جَارَهُ أَنْ يَغُورَ خُشْبَهُ يَأْخُشِبَةً - کوئی اپنے
ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑیاں گاڑنے سے (ان پر چھت ڈالنے
سے) منع نہ کرے (اکثر لوگوں نے ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن
طحاوی کی روایت میں یوں ہے لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے
کیونکہ اس میں مکان کا کوئی نقصان نہیں بلکہ دیوار کی اور زیادہ
حفاظت ہے۔ اب مسلمانوں میں ایسی نفسانیت پھیل گئی ہے کہ
معاذ اللہ اگر کوئی ہمسایہ دیوار کے پیچھے مکان بنانا چاہتا ہے تو اس
پیچھے کو اپنی دیوار پر عملہ نہیں رکھنے دیتے۔ کہتے ہیں سیری

خَسَفَ لَهُمْ عَيْنُ الشَّعْرِ - امر القیس نے شاعروں
کے لئے شعر کا چشمہ کھودا (اسی نے شعر گوئی کا رستہ آسان کر دیا
تو سب شاعروں میں اس کا درجہ بڑا ہے)۔

أَخْسَفَتْ أَمَّ أَوْ شَلَّتْ - تو نے خوب گہرا پانی نکال دیا
تھوڑا سا پانی۔

خَسِيفٌ - کہتے ہیں اس کنوے کو جس میں خوب گہرا پانی
ہو اور پتھروں میں کھودا جائے۔

فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْسِفَ بِقَوْمٍ أَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ
قَلْبُ ذَلِكَ الْعِرْقِ - جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دھنسانا چاہتا
ہے تو اس فرشتے کو (جو کوہ قاف کی رگ پر متعین ہے) حکم دیتا
ہے کہ اس رگ کو الٹ دے (تب وہ ملک دھنس جاتا ہے)۔

يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسَفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ - میری
امت میں دھنسا اور صورت بدلنا اور پتھر برسنا ہوتا رہے گا۔

سَامَهُ خَسَفًا - اس کو ذلیل کیا مغلوب کیا۔
خَسَا - طاق۔

هَذَا خَسَا وَ هَذَا زَكَا - (عرب لوگ کہتے ہیں) یہ
طاق ہے اور یہ جفت ہے۔

مَا أَدْرِي كَمْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْسَا أَمْ زَكَا - میں نہیں جانتا میرے
باپ نے مجھ سے آنحضرتؐ کی کتنی حدیثیں بیان کیں طاق عدد
میں یا جفت عدد میں۔

الْعَدَدُ إِمَّا خَسَا وَ إِمَّا زَكَا - جیسے العدد اما فردو
اما زوج عدد یا طاق ہے یا جفت۔

خَسَا - اصل میں خَسُوْ تھایہ ناقص وادی ہے اس کی
جمع أَخَاسِي ہے لیکن خَسِي ناقص یا ئی اس سے تَخَاسِي ہے
یعنی کنکریاں ایک دوسرے کو مارنا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الشَّيْنِ

خَشَبٌ - ملانا، صاف کرنا، تیز کرنا، صیقل کرنا، بے
سوچے شعر کہنا۔

خَشَبٌ - لکڑیوں اس کی جمع خَشَبٌ اور خُشْبٌ اور

(حد فاصل) چھوڑ تم دوسری دیوار اٹھاؤ حالانکہ سیری چھوڑنے میں دونوں کو خرابی ہے اکثر وہاں کچرا کوڑا جمع ہوتا ہے اور عفونت پھیلتی ہے دوسرے پانی برابر نہیں بہتا اور دونوں کی دیواروں کو ضرر ہوتا ہے)۔

خُشْبُ بِاللَّيْلِ صُحْبُ بِالنَّهَارِ - (ان منافقوں کا حال یہ ہے) رات کو لکڑیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں دن کو) (بازاروں اور رستوں میں) چلاتے پھرتے ہیں۔

خُشْبُ - ایک وادی کا بھی نام ہے مدینہ سے ایک رات کی راہ پر بعض اس کو ذُو خُشْبُ کہتے ہیں۔

وَكَانَ يُسَمِّي الْخُشْبَ الْخُشْبَانَ - (کہتے ہیں حضرت سلمان فارسی کی زبان بوجہ ان کے عجی ہونے کے سمجھ میں نہیں آتی تھی) وہ خُشْبُ کو خُشْبَانَ کہتے (نہا یہ میں ہے کہ یہ روایت منکر ہے کیونکہ خُشْبَانَ خُشْبُ کی جمع عربوں کی زبان میں مستعمل اور صحیح ہے اس صورت میں سلمان کا کہنا فصیح ٹھہرانا کہ غیر فصیح)۔

كَانَ يُصَلِّي خَلْفَ الْخَشَبَةِ - عبد اللہ بن عمر خشبی لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے:

خشبیہ ایک فرقہ ہے شیعوں میں سے جو مختار بن ابی عبید کے ہمراہ تھے بعض نے کہا ان کو خشبیہ اس لئے کہتے ہیں کہ انھوں نے اس لکڑی کو جس پر امام زید بن علی بن حسین علیہم السلام سولی دیئے گئے تھے حفاظت میں رکھا تھا مگر یہ توجیہ عمدہ نہیں اس لئے کہ امام زید کو عبد اللہ بن عمر کے مرنے کے بہت دنوں بعد سولی دی گئی تھی اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیعہ یا خارجی یا معتزلی کے پیچھے جن کی اہل حدیث نے تکفیر نہیں کی نماز پڑھ لینا درست ہے اس طرح ہر بدعتی کے پیچھے اسی طرح متعصب مقلدین کے پیچھے گو کراہت میں کلام نہیں۔

إِخْشَوْ شُبُورًا وَ تَمَعَّدُوا - سخت اور کھر کھرے رہو (یعنی موٹے جھوٹے کپڑے پہنو غذا بھی سادی اور سخت کھاؤ جیسے تمہارے باپ دادا اگلے عربوں کی عادت تھی سپاہیانہ گذر اوقات کرتے تھے) معد بن عدنان (اپنے دادا) کے طرز پر رہو

(وہ جنگی صحرائی آدمی تھا یہ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو نصیحت کی افسوس کہ مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کا طرز چھوڑ کر خوش خوراک اور خوش پوشاکی اختیار کی عیش و عشرت میں پڑ گئے عورتوں کی طرح زیب و زینت کرنے لگے باریک باریک چکن جالیاں اور ململ پہننے لگے۔ اے پھٹے منہ ان عادات او خصائل پر مسلمانی کا دعویٰ کیا تم کو شرم نہیں آتی کہ تمہارے مخالفین تم پر ہنستے ہیں اور باریک کپڑے پہنے ہوئے تمہیں دیکھ کر قہقہے اڑاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ زنانے ہیں مرد نہیں مرد ہوتے تو زین نویت وغیرہ موٹے کپڑے پہنتے)۔

خَشْخَشَةُ - کسی چیز کے دوسری چیز سے رگڑنے کی آواز جیسے ہتھیاروں یا زیور وغیرہ کی لڑکھڑاہٹ سے جو آواز پیدا ہوتی ہے۔

خَشْخَشَ النَّبَاتُ - گھاس سوکھ گئی۔

خَشْخَاشٌ - ایک مشہور درخت ہے۔

مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَةَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا بَلَالٌ - میں جب بہشت میں گیا تو میں نے وہاں ایک آواز کھڑکھڑاہٹ کی سنی پوچھا کون ہے؟ فرشتوں نے کہا بلال ہیں (تو بلال تم کیا عمل کرتے ہو انھوں نے عرض کیا میں جب وضو کرتا ہوں تو اس کے بعد دو رکعتیں تحسینۃ الوضو کی پڑھ لیتا ہوں آپ نے فرمایا جب ہی تم کو یہ درجہ ملا)۔

خَشْرٌ - دسترخوان پر کچھ بچا ہوا چھوڑنا حرص کرنا۔

خَشْرٌ - نامردی سے بھاگنا۔

خَاشِرٌ - دلی اور پست ہمت۔

إِذَا ذَهَبَ الْخَيَارُ وَ بَقِيَ خُشَارَةٌ كَخُشَارَةِ الشَّعِيرِ - جب اچھے لوگ چلے جائیں اور بھوسا رہ جائے جیسے جو کا بھوسا۔

خَشْرَمٌ - شہد کی مکھیوں کا گروہ یا بھڑوں کا گروہ۔

لَتَرْكَبَنَّ سَنَنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ سَلَكَوْا خَشْوَمَ ذَبْرٍ لَسَلَكْتُمُوهُ - تم اگلے لوگوں کے رستوں پر چلو گے دست بہ دست یہاں تک کہ اگر وہ لوگ شہد کی مکھیوں یا زنبوروں کے (چھتے) مقام پر چلے ہیں تم بھی چلو

قدر و منزلت نہیں)۔

فِي أَنْفِهِ خَشَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ - اس کی ناک میں سونے کی کاڑی تھی (یہ ابوجہل کا اونٹ تھا آنحضرتؐ نے قربانی کے لئے اس کو بھیجا تا کہ مشرک لوگ جلیں)۔

فَانْقَادَتْ مَعَهُ الشَّجَرَةُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ - درخت آپ کا ایسا تابعدار جیسے ناک میں لکڑی ڈالا ہوا اونٹ۔
خُشُّوا بَيْنَ كَلَامِكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - اپنے باتوں کے درمیان لا الہ الا اللہ کو گھسیڑتے جاؤ (یعنی بیچ میں اکثر کلمہ توحید پڑھا کرو تا کہ فضول تقریروں اور بیہودہ باتوں کا کفارہ ہو جایا کرے)۔

فَخَرَجَ رَجُلٌ يَمْشِي حَتَّى خَشَّ فِيهِمْ - ایک شخص نکلا اور چلتے چلتے ان میں گھس گیا۔

خَشَّاشُ الْمِرَاةِ وَالْمَخْبَرِ - (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) یعنی دبلے ہلکے جسم والے۔
وَعَلَيْهِ خَشَاشَتَانِ - ان پر دو چادریں تھیں ایک روایت میں خَشَّشَتَانِ ہے یعنی کھڑکنے والی دو چادریں جیسے نئے کپڑے جو چکنے اور کلف دار ہوتے ہیں کھڑکھڑاتے ہیں۔
فَأَصْبَتْ خَشَّاءً - (میں نے احرام کی حالت میں ایک ہرن کو تیر مارا) وہ کان کے پیچھے جواٹھی ہوئی ہڈی ہوتی ہے اس پر لگا۔

خَشِيشُ الْحَيَّةِ - سانپ کی سرسراہٹ۔
خَشَاءٌ - وہ زمین جہاں کیچڑ ہو اور کنکر پٹی ہو اور جہاں شہد کی کھیاں ہوں۔

فَسَمِعْتُ خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ - میں نے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ سنی ذکر صاحب مجمع البحرين فی هذا الباب وقد ذكرنا من قبل -

خَشَعَةٌ - وہ بیہ جوزمین سے ملا ہوا ہو اس کی جمع خُشَعٌ ہے بعض نے کہا مُرْمٌ کا بیہ (یعنی سخت مٹی کا) نہ اس کو پتھر کہہ

گے (مطلب یہ ہے کہ تم غور و فکر اور عقل سے کام لینا چھوڑ دو گے یہود اور نصاریٰ کی اندھا دھند تقلید شروع کر دو گے ہمارے زمانہ میں بالکل یہ حال ہے مسلمان لباس اور اکل و شرب اور تمام امور میں جو معاشرت سے متعلق ہیں نصاریٰ کی پیروی کر رہے ہیں اور کچھ غور نہیں کرتے کہ یہ امور ان کے ملک طبیعت اور آب و ہوا کے مناسب ہیں یا نہیں اور طرہ یہ ہے کہ جو سامان خریدتے ہیں وہ بھی غیر ملک کا بنا ہوا حکومت یوں گئی اب جو کچھ کمائی یا بزرگوں کی بچی بچائی دولت رہ گئی تھی وہ بھی دوسروں کی نذر ہو رہی ہے غرض ہند کے مسلمان خسرالدنیا والاخرۃ ہو رہے ہیں اللہ رحم کرے)۔

خَشَّ - اندر جانا، تھوڑی بارش۔

خَشَّاش - اونٹ کی ناک میں جو لکڑی ڈالتے ہیں۔

إِنَّ امْرَأَةً رَبَطَتْ هِرَّةً فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَتَدْعُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ - ایک عورت نے ایک بلی کو باندھ دیا نہ اس کو کھانے کو دیا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی (آخر بلی بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر گئی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو دوزخ میں ڈالا۔ یہ بے رحمی کی سزا اس کو ملی) ایک روایت میں خَشِيشِ الْأَرْضِ ہے معنی وہی ہے ایک روایت میں خَشِيشِ ہے حائے حلی سے جو سوکھی گھاس کو کہتے ہی مگر یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بلی گھاس نہیں کھاتی بعض نے خَشِيشِ بعض نے خَشِيشِ روایت کیا ہے جو تصغیر ہے خَشَّاشِ کی بعض نے کہا خَشَّاشِ بہ فتحہ خا چھوٹے چھوٹے پرندے)۔

لَمْ يَنْتَفِعْ بِيٍّ وَلَمْ يَدْعُنِي أَخْتَشَ مِنَ الْأَرْضِ - نہ مجھ سے فائدہ اٹھایا (مجھ کو ذبح کر کے کھایا) اور نہ مجھ کو چھوڑا کہ میں زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی۔

هُوَ أَقْلٌ فِي أَنْفُسِنَا مِنْ خَشَاشَةٍ - وہ ہمارے دلوں میں زمین کے کیڑوں مکوڑوں سے بھی کم ہے (اتنی بھی اس کی

۱۔ بلکہ اب تو مسلمان معیشت، سیاست، تعلیم و ثقافت ہر میدان میں کفار (یہود و نصاریٰ) کی مشابہت کر رہے ہیں جس کے نقصانات کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں)۔ (اللہم اھدنا اجمعین)۔ (م)

سکیں نہ مٹی)۔

خُشْعَہ - وہ بچہ جو ماں کا پیٹ چیر کا نکالیں جب ماں مر گئی ہو۔

خُشُوعٌ - بمعنی خضوع عاجزی اور فروتنی۔ بعض نے کہا خُشُوعٌ آواز اور نگاہ میں ہوتا ہے جیسے خضوع بدن میں کلیات میں ہے خضوع دل کی عاجزی اور آہ و زاری اور خشوع ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے عاجزی ظاہر کرنا کہتے ہیں۔

إِذَا تَوَاضَعَ الْقَلْبُ خَشَعَتِ الْجَوَارِحُ - جب دل میں تواضع ہوگا تو اعضاء میں خشوع ہوگا۔

كَانَتِ الْكُعْبَةُ خُشْعَةً عَلَى الْمَاءِ فَدَحِيتُ مِنْهَا الْأَرْضُ - کعبہ پانی پر ایک ٹیلہ (بٹہ) تھا اسی سے زمین پھیلائی گئی (یعنی ابتداء آفرینش عالم میں زمین ایک بٹہ کی طرح پانی پر تیر رہی تھی اللہ تعالیٰ نے اسی کو پھیلا دیا ایک روایت میں خَشْفَةٌ ہے یعنی وہ پتھر کا بٹہ جو زمین پر اٹھ آتا ہے ابن جوزی نے کہا لال ٹیلہ ایک روایت خَشْفَةٌ حائے ہٹی اور فاسے اس کا ذکر اوپر گزر چکا محیط میں ہے کہ خَشْفَہ وہ ٹیلہ نرم پتھر کا جس کے گرد اگر نرم زمین ہو یا دریا میں جو پتھر کا بٹہ اٹھا ہوا ہوتا ہے۔

أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَشَعْنَا - آنحضرتؐ نے ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے یہ سنتے ہی ہم عاجزی کرنے لگے (رونی صورت بنائی ایک روایت میں خُشَعْنَا ہے۔ یعنی ہم ڈر گئے گھبرا گئے)۔

لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ بَيْنَ خُشُوعِهِ وَ سُجُودِهِ - رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ برابر نہیں کرتا۔ (رکوع اور سجدہ اطمینان کے ساتھ ٹھہر کر نہیں کرتا)۔

خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَ بَصَرِي - تیرے لئے میرے کان اور آنکھ عاجزی کر رہے ہیں۔

خَشَعَ فِي صَلَاتِهِ وَ دُعَائِهِ - اپنی نماز اور دعا میں خشوع کیا یعنی دل لگا کر نماز پڑھی اور دعا کی۔

لَوْ خَشَعَ قَلْبُهُ لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهُ - (ایک شخص کو آنحضرتؐ نے دیکھا نماز میں اپنی ڈاڑھی سے کھیل رہا تھا تو

فرمایا) اگر اس کا دل خشوع کرتا تو اس کے اعضا بھی خشوع کرتے۔ (قاعدہ ہے جب نماز میں دل مالک کی طرف متوجہ ہوتا ہے نمازی یہ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے کہ میں اس شہنشاہ کے سامنے کھڑا ہوں جو میری ہر ایک حرکت بلکہ دل کے خیال کو بھی دیکھ رہا ہے تو دل پر پروردگار کی ایک ہیبت چھا جاتی ہے اور سارے اعضا مردے کی طرح بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں)۔

الْخُشُوعُ أَنْ لَا يَلْتَفِتَ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا وَلَا يَعْرِفَ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ - حضرت علیؑ نے فرمایا نماز میں خشوع یہ ہے کہ داہنے بائیں طرف نگاہ نہ دوڑائے (سجدے کے مقام پر نظر جمائے رہے) اور یہ نہ پہچانے کہ اس کے داہنے طرف کون ہے بائیں طرف کون ہے۔

فَقَالَ بِخُشُوعِ اللَّهِ أَكْبَرُ - خشوع کے ساتھ اللہ اکبر کہا (اس اللہ اکبر کی تاثیر ہی اور ہوتی ہے دل اس کی آواز سے پھٹ جاتے ہیں)۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک بار مہنر پر آ کر اتنا ہی کہا لا الہ الا اللہ سامعین سب بے ہوش ہو گئے دوسرے لوگ دیر سے وعظ و نصیحت کر رہے تھے مگر سامعین پر کچھ اثر نہیں ہوتا تھا)۔

خُشَعٌ - خاشع کی جمع ہے۔

خُشُوعٌ - ایک نہر ہے ملک مادر اء النہر میں۔

خَشْفٌ - آواز کرنا جیسے خَشْفَةٌ جلدی چلنا پھوڑنا۔

پھینک دینا۔

خَشْفٌ - خارشتی ہونا۔

خُشُوفٌ اور خَشْفَانٌ - رات کو چلنا زمین میں گھس جانا جم جانا سخت ہونا غائب ہونا۔

سَيْفٌ خَاشِفٌ - کاٹنے والی تلوار۔

خُشْفٌ - خراب اون۔

خَشْفٌ - سخت برف۔

خُشُوفٌ - ہر کام میں گھسنے والا بہادر دلیر۔

قَالَ لِبَلَالٍ مَا عَمَلُكَ فَإِنِّي لَا أَرَانِي أَدْخُلُ

کا بانسہ توڑ ڈالا صدوق نے کہا خیشوم وہ پردہ جو دونوں نتھوں کے درمیان حائل ہے۔

الْخَضَابُ، يُلَيِّنُ الْأَخْيَاشِيمَ - خضاب ناک کے بانسوں کو نرم کر دیتا ہے۔

خَشْنٌ - يَا خَشَانَةً يَا مَخْشَنَةً يَا خَشُونَةً - سختی -

تَخْشِينٌ - سخت کرنا -

فَإِذَا بِكَتَيْبَةٍ خَشْنَاءَ - اچانک ایک سخت لشکر نمود ہوا۔ (یعنی بہت سامان اور ہتھیار والا)۔

إِخْشُوشَنٌ - خوب سخت ہو یا سخت لباس پہنا۔

إِخْشُوشُوا - موٹے سخت کپڑے پہنا کرو۔

نَشْنِشَةٌ مِّنْ أَخْشَنَ - پہاڑ کا ایک پتھر ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ کو کہا)۔

أَخِيشَنٌ فِي ذَاتِ اللَّهِ - اللہ کے باب میں بہت سخت۔

ذُنُبُوا خَشَانَةً - سخت زمین میں سخت نالیاں بنائیں۔

إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَخْشَنُ الثِّيَابِ - اتنے میں ایک شخص آیا جو سخت اور کھر کھرے (موٹے) کپڑے پہنے تھا۔

أَخْشَنُ الْجَسَدِ أَخْشَنُ الْوَجْهِ - بدن بھی سخت منہ بھی سخت۔

خَشْنٌ - سخت ہوا۔

مَنْزِلٌ خَشْنٌ - بڑا سخت مقام ہے یہ کنایہ ہے تکلیف اور سختی کی زندگی سے۔

خَشْنٌ - جمع ہے خَشْنٌ کی - یعنی سختی۔

رَجُلٌ أَخْشَنٌ - بے مروت سخت مزاج کا آدمی اکل کھرا جگ سے برا۔

خَشِيٌّ - يَا خَشِيٌّ يَا خَشِيَّةٌ يَا خَشَاءٌ يَا مَخْشَاءٌ يَا مَخْشِيَّةٌ يَا خَشِيَّانَ - ڈرنا، بچنا، امید رکھنا، جانا، برا سمجھنا۔

حَتَّى خَشِيْتُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ أَسْهَلَ لَكَ عِنْدَ نَزْوِلِهِ - (ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا تم نے موت کی بہت دعا کی) یہاں تک کہ مجھ کو امید ہے جب موت تم پر آئے گی تو بہت آسان ہوگی۔

الْجَنَّةُ فَاسْمَعُ الْخَشْفَةَ فَانْظُرْ إِلَّا رَأَيْتُكَ - بلال تم کیا عمل کرتے ہو میں جب جنت میں گیا میں نے ایک کھر کھڑا ہٹ سنی دیکھا تو تم ہو۔

خَشْفُهُ - حس و حرکت آہٹ۔

فَسَمِعْتُ أُمِّيْ خَشْفَ قَدَمِيْ - میری ماں نے میرے پاؤں کی آہٹ سنی۔

إِنَّهَا كَانَتْ خَشْفَةً عَلَى الْمَاءِ - کعبہ ایک پتھر کا بڑا تھا پانی پر۔

لَوْ كُنْتُ قَتَلْتُهُ كَانَتْ ذِمَّةً خَاشَفَتْ فِيْهَا - اگر تو اس کو قتل کر ڈالتا تو گویا تو نے اپنے اقرار کو توڑا (عہد شکنی کا گناہ تجھ پر ہوتا)۔

خَاشَفَ إِلَى الشَّرِّ - (عرب لوگ کہتے ہیں) اس نے برائی کی طرف جلدی کی۔

وَلِيَّ خِشْفَانٍ - میرے پاس ہرن کا ایک بچہ تھا۔

خُشَافٌ - چمکاؤ۔

خُشْمٌ - ناک توڑنا۔

خُشْمٌ - بد بودار ہونا، ناک پھیلی ہونا۔

خُشْمٌ - عزت آبرو۔

خُشَامٌ - شیر بڑی ناک والا۔

خُشْمُهُ - نشہ۔

خَيْشُومٌ - ناک کا اوپر کا حصہ (بانسہ)۔

أَخْشَمٌ - جس کی ناک بند ہو اس کو خوشبو بد بو کا احساس نہ ہو۔

لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ أَخْشَمٌ - اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی ناک بند ہوگی۔

خُشَامٌ - بھی بمعنی أَخْشَمٌ آتا ہے۔

إِنَّ مَرْجَانَةَ وَلِيدَتَهُ أَتَتْ بِوَلَدٍ زَنَّا فَكَانَ عُمَرُ يَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَيَسْلُبُ خُشْمَهُ - حضرت عمرؓ کی لونڈی مرجانہ نے زنا سے ایک بچہ جنا حضرت عمرؓ اس بچہ کو اپنے کاندھے پر اٹھاتے اور اس کی ناک کی رینٹ پونچھتے۔

فَدَقَّ اللَّهُ مِنْ هَذَا خَيْشُومَهُ - اللہ نے اس کی ناک

دَافَعَ النَّاسَ وَ خَاشَى بِهِمْ - (جب خالد بن ولیدؓ نے موتہ کی لڑائی میں جھنڈا سنبھالا تو) لوگوں کو ہٹایا ان کو بچا دیا (یعنی دشمن کی ضرب سے الگ ہو گئے)۔

خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي - مجھے اپنی جان کا ڈر ہو گیا (کہاں مرجاتا ہوں یہ وحی کی شدت اور رعب کی وجہ سے آپ کو ڈر ہوا) بعض نے کہا آپ کو یہ ڈر ہوا یہ کوئی بیماری تو نہیں ہے یا آسب تو نہیں ہے۔

يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ - ڈرتے ہوئے کہیں قیامت آگئی ہو اس میں اشکال یہ ہوتا ہے کہ قیامت کی تو کئی نشانیاں مقرر ہیں وہ ابھی ظاہر نہیں ہوئی تھیں پھر آپ کو قیامت کا کیونکر ڈر ہوا، بعض نے یہ جواب دیا ہے کہ شاید اس وقت تک آپ کو قیامت کی نشانیاں نہ بتلائی گئی ہوں مگر یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ سورج گہن کا واقعہ ہجری میں ہوا تھا، بعض نے کہا یہ راوی نے اپنے گمان سے کہا کہ آپ کو قیامت کا ڈر ہوا یہ جواب بھی عمدہ نہیں ہے۔ صحیح جواب یہ ہے کہ گو قیامت کی نشانیاں مقرر ہیں مگر اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ان نشانیوں سے پہلے ہی جب چاہے قیامت قائم کر دے۔ دوسری توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ ساعت سے قیامت مراد نہیں ہے بلکہ لوگوں پر عذاب اترنے کا وقت اور ان کے ہلاک ہونے کا زمانہ اور یہ ہر وقت ممکن ہے اس لئے سورج گہن جو ایک خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ہے اس کو دیکھ کر آپ خدا کے عذاب سے ترساں اور لرزاں ہوئے)۔

خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيَّكُمْ - مجھ کو ڈر ہوا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے (یعنی تہجد میں جماعت اور مسجد کی شرط نہ ہو جائے کیونکہ شب معراج میں پانچ نمازیں طے ہو گئی تھیں اس سے زیادہ فرض نہیں ہو سکتی تھیں)۔

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقِ خَشِيَةِ الصَّدَقَةِ - دو جدا جدا مالوں کو زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھا نہ کیا جائے (اس کی تفسیر کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)۔

خَشَوْا أَنْ يَفْتَطَعُوا - وہ ڈرے کہیں دشمن ان کو اپنے لوگوں سے کاٹ نہ دے (مار کر جدا کر دے)۔

خَشِيَ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ - وہ ڈرے کہیں آپ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے بعد عثمان کا نام نہ لے دیں (کہ وہ سب سے افضل ہیں تو انھوں نے کہا پھر آپ فرمایا میں تو مسلمانوں میں کا ایک شخص ہوں یہ حضرت علیؓ نے عاجزی اور انکساری کی راہ سے فرمایا بزرگوں کا یہی شیوہ ہے اپنے تئیں سب سے حقیر جانتے ہیں)۔

فَخَشَوْا عَيْنَهَا - وہ اس کے نظر سے ڈرے۔
إِنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَى أَحَدٍ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ - اگر مجھ کو ڈر تھا کہ کسی کے گھر میں ایسا خلاف شرع کام کیا جائے گا تو تم سے یہ ڈر نہ تھا (تمہاری نسبت مجھ کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ تمہارے گھر میں ایسے خلاف شرع کام ہوں گے)۔

لَا تَخْشَيْنَ - تم ڈرو نہیں یہ عورت اور اس کے ساتھیوں کی طرف خطاب کیا۔

خَشِيَةٌ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ - اس ڈر سے کہ کہیں بائع فسخ بیع نہ کرے (یعنی اس نیت سے کہ بائع یا مشتری فسخ عقد نہ کر سکے جلدی سے اس مجلس سے سرک جانا اور انھ جانا بہتر نہیں ہے۔ اس سے صاف نکلتا ہے کہ حدیث میں تفرق سے تفرق بالا بدان مراد ہے اور حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو خیار مجلس کو ثابت نہیں کرتے حالانکہ اس میں سراسر طرفین کی بہتری اور بہبودی ہے)۔

لَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجَلَتْ لَنَا - ہم کو یہ ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا صلہ دنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو (دنیا کی یہ نعمتیں اور لذتیں دیکھ کر جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو عنایت فرمائیں) سبحان اللہ صحابہ پر دین داری اور خدا ترسی ختم تھی، طبی نے کہا جو کوئی دنیا کی نعمتوں میں غرق ہو کر خدا کو بھول جائے دینی احکام کو بالائے طاق رکھے دنیاوی مصالح پر جان دے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کو نیکیوں کا بدلہ حق تعالیٰ نے اس کو دنیا ہی میں دے دیا اب آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں رہا لیکن جو کوئی اللہ کی نعمتوں سے لذت اٹھائے اور خود بھی کھائے، غریبوں کو کھلائے اور دین کے احکام پر قائم رہے دینی مصلحت کو دنیاوی فائدے پر مقدم رکھے اور دنیا سے دین کے کام درست کرے تو اس کے لئے ہم دنیا اور ہم آخرت ربنا آتنا فی

حَمِيرًا۔ ہمارے پاس خراب قسم کی کھجور تھی جو ہم اپنی اونٹوں اور گدھوں کو چارے میں کھلاتے۔ بعض نے کہا خَصَاب وہ کھجور کا درخت ہے جس میں بہت میوہ آئے۔

إِذَا سَافَرْتُمْ بَارِضِ الْخَصْبِ۔ تم ایسے ملک میں سفر کرو جہاں پیک اچھی ہو چارے پانی کی کثرت ہو۔ لَا يَخْصَبُ خُوانٌ لَا مِلْحَ فِيهِ۔ جس خوان پر نمک نہ ہو وہ اچھا عیش کا خوان نہیں۔

أَخْصَبُ اللَّهِ الْمَوْضِعَ۔ اللہ اس مقام کو آباد کرے (وہاں خوب پیک ہو)۔

خَصْرٌ۔ ٹھنڈا ہونا۔

مُخَاصَرَه۔ ہاتھ میں ہاتھ دے کر چلنا یا ساتھ چلنا۔

تَخْصُرُ۔ کمر پر ہاتھ رکھنا۔

إِخْتِصَارٌ۔ ہاتھ میں چھڑی لینا کلام میں سے کچھ حذف کر کے اس کو مختصر کرنا اگر حذف نہ کرے تو اس کو اقتصار کہیں گے کمر پر ہاتھ رکھنا۔

خِصَارٌ۔ ازار۔

خَرَجَ إِلَى الْبَقِيعِ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ لَهُ۔ آنحضرت بقیع کی طرف تشریف لے گئے آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔

الْمُتَخَصِرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ النُّورُ۔ ایک روایت میں الْمُتَخَصِرُونَ ہے یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے چہروں پر جو اپنے نیک اعمال پر نیکادے ہوں گے نور ہوگا درر اور محیط میں ہے کہ مُتَخَصِرُونَ سے رات کو نماز پڑھنے والے مراد ہیں کیونکہ جب وہ ہاتھ باندھے باندھے تھک جاتے ہیں تو کمر پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں۔

میں:- کہتا ہوں یہ توجیہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

فَإِذَا اسْلَمُوا فَاسْأَلْهُمْ قُضِبَتْهُمْ الثَّلَاثَةُ الَّتِي إِذَا لَخِصَرُوا بِهَا سَجَدَ لَهُمْ۔ جب وہ مسلمان ہو جائیں تو ان سے وہ تینوں چھڑیاں مانگ لے جن کو لے کر وہ نکلتے تھے تو لوگ

الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار)۔

عَيْنٌ بَكَتُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ۔ جو آنکھ خوف خدا سے روئے۔

فَخَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا۔ ایسا نہ ہو میں ڈرا کہیں شیطان تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ ڈالے (کہ آنحضرت اتنی رات کو ایک غیر عورت کے ساتھ جا رہے ہیں اور اس بدگمانی کی وجہ سے تمہارا ایمان جاتا ہے۔ فتنی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ علما اور مشائخین کو تہمت کے امور سے بچنا چاہئے اور اگر کہیں ایسا موقع ہو تو رفع تہمت کے لئے اس کی شرح کر دیں تا کہ دوسرے عوام لوگ ان کی تقلید کر کے ناجائز امور میں گرفتار نہ ہوں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ خشیۃ اور خوف لغت کے رو سے ایک ہیں مگر اہل باطن کے نزدیک خشیۃ کا مرتبہ بڑا ہے جو بزرگوں کو حاصل ہوتا ہے ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کی ہیبت ایسی طاری ہو جاتی ہے کہ وہ گناہ سے بچے رہتے ہیں اور اسی لئے فرمایا انما يخشى الله من عباده العلماء۔^۱

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الصَّادِ

خِصْبٌ۔ ارزانی ہونا اچھی طرح زندگی گزارنا۔ أَخْصَبَتِ الْأَرْضُ۔ زمین میں خوب پیک ہوئی ہے یہ ضد ہے جَدَبَتْ کی یعنی گرانی ہے پیک بالکل نہیں ہے۔ أَخْصَبُ الْقَوْمُ۔ لوگ اچھے حال میں ہیں کھاتے پیتے۔

مَكَانٌ مُخْصِبٌ وَ خَصِيبٌ۔ یہ مقام ارزانی کا مقام ہے یا یہاں پیداوار اچھی ہے قحط نہیں ہے۔

أَرْضٌ خِصْبَةٌ يَخْصِبُهَا سِتَالُكٌ۔

خِصَابٌ۔ کھجور کا درخت۔

وَ إِنَّمَا كَانَتْ عِنْدَنَا خِصْبَةٌ نَعْلِفُهَا إِبِلَنَا وَ

ان کو سجدہ کرتے تھے (یہ چھڑی گویا شاہی نشان تھی لوگ اس کو دیکھ کر سجدہ کرتے تھے اور فرمانبرداری ظاہر کرتے)۔

وَ اخْتَصَرَ عَنْزَتَهُ - اپنی برچھی کو چھڑی بنایا۔

يَنْكُثُ بِمُخَصَّرَتِهِ - اپنی چھڑی سے زمین کرید رہے

تھے۔

مُخَصَّرَهُ - چھڑی یا کوڑا جس پر ٹیکا لگائیں اس کی جمع

مخاصِرُ ہے۔

نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا - آنحضرتؐ نے

کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ دوسری روایت میں

مُتَخَصِّرًا ہے اس کا بھی یہی معنی ہے، بعض نے کہا مختصراً کا یہ

مطلب ہے کہ لکڑی پر ٹیکا دے، بعض نے کہا سورت کی آخری

آیتیں پڑھنا جیسے اکثر ناواقف ہمارے زمانہ میں کیا کرتے

ہیں۔ بعض نے کہا سجدے کی سورت پڑھنا اور سجدے کی آیت

چھوڑ جانا۔

نَهَى عَنْ اخْتِصَارِ السَّجْدَةِ - آنحضرتؐ نے

سجدے کے اختصار سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ سورت کی وہی

آیتیں پڑھے جن میں سجدہ ہے باقی آیتیں چھوڑ دے یا سجدہ

والی سورت کی سب آیتیں پڑھے اور سجدے کی آیت چھوڑ

دے یا سجدے کی آیت پڑھ کر آگے بڑھ جائے اور سجدہ نہ

کرے)۔

الْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ - نماز میں

کمر پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کا آرام لینا ہے (دوزخیوں سے مراد

یہودی ہیں، مطلب یہ ہے کہ یہودی نماز میں ایسا کیا کرتے ہیں

اور وہ اہل نار ہیں یا قیامت کے دن میدان حشر میں ایسا کریں

گے یعنی کھڑے کھڑے تھک کر کمر پر ہاتھ رکھ لیں گے اور یہ

مطلب نہیں ہے کہ دوزخ میں ان کو کمر پر ہاتھ رکھنے سے آرام

ہوگا کیونکہ دوزخیوں کو دوزخ میں کبھی آرام نصیب نہ ہوگا)۔

الْخُصْرُ فِي الصَّلَاةِ - نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔

يَلْعَبَانِ تَحْتَ خُصْرِهِمَا بِرُمَانَتَيْنِ - اس کے کمر کے

تلے دو اناروں سے (یعنی اس کی چھاتیوں سے) کھیل رہے

تھے، بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ عورت کے سرین بہت بڑے

تھے جب وہ چپ لیٹتی تو سرین (چوڑ) زمین سے اتنے اٹھے

رہتے کہ اس کے تلے سے انار نکل جاتا اور دونوں بچے دو

اناروں سے اس طرح کھیلتے کہ ایک ادھر سے انار پھینکتا دوسرا

ادھر سے۔

فَاتَاهُ ذُو الْخُوَيْصَرَةِ - ذوالخویصرہ ایک شخص کا لقب

تھا، بعض نسخوں میں عبد اللہ بن ذی الخویصرہ ہے لیکن

اکثر نسخوں میں عبد اللہ ذوالخویصرہ ہے تو عبد اللہ اس کا نام تھا

اور ذوالخویصرہ لقب تھا۔

اخْتَصَرَهُ نَعِيمٌ - نعیم نے اس روایت کو مختصر بیان کیا

ہے۔

فَخَرَجَ مُخَاصِرًا مَرَوَانَ - مروان سے محاصرت کئے

ہوئے چلے، نہایت یہ میں محاصرت کے معنی یہ لکھے ہیں کہ ایک آدمی

دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر چلے اور ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کی کمر

پر ہو۔

وَأَمَدُهُ خَوَاصِرٌ - خوب کوھیں پھولی ہوئیں (چر کر کھا

پی کر)۔

فَأَصَابَنِي خَاصِرَةٌ - میرے کمر میں درد شروع ہوا۔

بعض نے کہا گردے کا درد مراد ہے۔

إِنَّ نَعْلَهُ كَانَتْ مُخَصَّرَةً - آنحضرتؐ کا جوتا بیچ میں

سے باریک اور پتلا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: كَشَحَ مُخَصَّرٌ

پتلی کمر۔

رَجُلٌ مُخَصَّرٌ - یعنی پتلی کمر والا۔

خُصْرٌ - پاؤں کا درمیانی حصہ جو چلنے میں زمین سے نہیں

لگتا جس کو انمض کہتے ہیں اور کمر یعنی وہ باریک حصہ جسم کا جو

سرین کے اوپر ہوتا ہے اس کی جمع خُصُورٌ ہے۔

تَوَضَّعَ الْجَرِيدَةُ لِلْمَيِّتِ دُونَ الْخَاصِرَةِ -

مردے کی قبر پر کھجور کی شاخ اس کی کمر کے قریب لگائی جائے۔

خِنْصَرٌ - چھنگلیا، اس کی جمع خنصر ہے۔

خَصٌّ اور خُصُوصٌ اور خُصُوصَةٌ اور خُصُوصِيَّةٌ اور

خُصُوصِيَّةٌ اور خُصِيصِيٌّ اور خُصِيصَاءُ اور خُصِيصَةٌ اور

تَخِصَّةٌ - خاص کرنا فضیلت دینا۔

(نفل روزوں کے لئے) کچھ دنوں کو خاص کرتے انھوں نے کہا نہیں (صرف شعبان میں آپ بہ نسبت اور مہینوں کے نفل روزے زیادہ رکھتے کیونکہ سفر وغیرہ کی وجہ سے آپ کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی فرصت نہ ملتی تو ان سب کو شعبان میں جمع کر لیتے)۔

إِنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةٌ - خاص مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔

فَسَقَّتُهُ تَخْصُّهُ بِهِ - وہ انھوں نے خاص آنحضرت کو پلایا دوسرے مہمانوں کو نہیں پلایا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آدمی کسی مہمان کو کوئی مخصوص کھانا بھی کھلا سکتا ہے جو دوسرے مہمانوں کے سامنے اس نے نہ رکھا ہو)۔

خَاصَّةٌ أَحَدِكُمْ - تم میں سے کسی کی خاص بات یعنی موت۔

خَصَّ رَسُولُهُ بِخَاصَّةٍ - اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لئے ایک خاص حکم رکھا ان کو مال غنیمت یا فنی حلال رکھا۔

لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَلَا تَخْصُّوا يَوْمَهُ - (عبادت کے لئے شب جمعہ کو اور روزے کے لئے) جمعہ کے دن کو خاص نہ کرو (بلکہ اگر جمعہ کے دن روزہ رکھو تو پنجشنبہ یا ہفتہ کے دن بھی روزہ رکھ لو) اس حدیث سے یہ نکلا کہ صلوٰۃ الرغائب جو خاص شب میں پڑھی جاتی ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ علماء نے اس کو مکروہ سمجھا ہے امام سیوطی نے کہا صلوٰۃ الرغائب کی فضیلت میں جو حدیث نقل کی جاتی ہے وہ موضوع او باطل ہے اس طرح مغرب کے بعد بارہ رکعتیں نفل پڑھنے کی حدیث بھی موضوع ہے اور عوام اس کو صلوٰۃ الاوائین کہتے ہیں)۔

لَا يَوْمٌ رَجُلٌ فَيَخْصُّ نَفْسَهُ بِالذَّعَاءِ - کوئی شخص امام بن کر خاص اپنے لئے دعا نہ کرے (بلکہ اپنے اور مقتدیوں کے لئے ملا کر دعا کرے مثلاً نماز میں جو دعا پڑھے اس میں جمع کا صیغہ کہے۔ جیسے اللھم اغفر لنا وارحمنا اور یوں نہ

خُصُّوْصٌ - خاص ہونا اپنے لئے کوئی چیز لے لینا۔

خَصَّاصٌ اور خَصَّاصَةٌ اور خَصَّاصَاءٌ - محتاج ہونا۔ تَخْصِيصٌ - خاص کرنا۔

وَهُوَ يُصْلِحُ خَصَّالَهُ - وہ اپنا جھوپڑا درست کر رہے تھے۔

خُصَّ - وہ گھر جو لکڑی بانس کڑی وغیرہ سے بنا لیا جائے۔ اس کو خص اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں خصاص یعنی روزن سوراخ رہتے ہیں۔

فَالْقَمَّ غَيْنُهُ خَصَّاصَةُ الْبَابِ - اس نے کیا دروازے کی ڈرار پر اپنی آنکھ لگا دی (اس میں سے جھانکنے لگا)۔

كَانَ يَخْرُجُ رَجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَّاصَةِ - کچھ لوگ نماز میں کھڑے کھڑے مارے بھوک کے (نا توانی سے) گر پڑتے تھے۔

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الذَّجَالِ وَكَذًّا وَكَذًّا وَخَوِيصَةً أَحَدِكُمْ - چھ چیزوں سے پہلے جلدی جلدی نیک عمل کر لو ان میں دجال کا بیان کیا یہاں تک کہ فرمایا اور اپنی خاص حالت سے پہلے یعنی موت سے پہلے (جس کا اثر ہر انسان کی ذات خاص پر ہوتا ہے اور تصغیر کا صیغہ تحقیر کے لئے کیونکہ موت کا واقعہ بہ نسبت ان واقعوں کے جو اس کے بعد ہونے والے ہیں حشر و نشر حساب کتاب وغیرہ بہت حقیر ہے) بعض نے کہا خویصۃ سے مراد گھریاں بال بچوں کی فکر ہے۔

وَلَكَانَ عَلَيْهِ بِخَوِيصِيَّةٍ - اپنے فائدے کے کام میں مصروف ہوتا ان کاموں میں جن کا فائدہ عام لوگوں (پبلک) کو ہے یہ کیوں اپنا وقت صرف کرتا۔

وَخَوِيصَتُكَ أَنْسٌ - آپ کا خاص خادم انس ہے (اس کے لئے بھی دعا فرمائیے) تصغیر اس واسطے کی کہ انس اس وقت کمسن تھے۔

هَلْ يَخْصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا - آنحضرت

کہے اللہم اغفر لی بعض نے کہا مراد دعائے قنوت ہے جس کو سن کر مقتدی آمین کہتے جاتے ہیں اس میں مفرد کا صیغہ کہنا خیانت ہے تو دعائے قنوت میں یوں پڑھے اللہم اھدنا فیمن ہدیت و عافنا فیمن عافیت، باقی وہ دعا جو شروع نماز میں یا دونوں سجدوں یا تشہد میں پڑھی جاتی ہے اس میں مفرد کا صیغہ کہنا درست ہے خود آنحضرتؐ سے ثابت ہے کہ آپ شروع میں اللہم باعد بینی و بین خطایا الخیر تک پڑھتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اللہم اغفر لی وارحمنی و اھدنی۔

بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ سلام کے بعد جو امام دعا کرے اس میں جمع کا صیغہ کہے اور مفرد کا صیغہ کہنا جیسے اللہم اغفر لی وغیرہ جالوں کا شیوہ ہے بعض نے کہا تخصیص سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ دوسروں کے لئے نفی کرے جیسے ایک گنوار نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں یوں دعا کی تھی اللہم ارحمینی و محمداً ولا ترحم معنا احداًؑ یہ بالاتفاق حرام اور منع ہے۔

وَيَخُصُّنَا بِخَصِيصًا۔ ہم کو ایک خاص بات سے خاص کرے۔

عَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودُ۔ یہودیو! جو تم کو خاص لازم ہے۔

اِخْتَصَّنَا ذُوْنَ النَّاسِ۔ خاص ہمارے لئے نہ دوسرے لوگوں کے لئے۔

الْخُصُّ لِمَنْ اِلَيْهِ الْقِمَطُ۔ جھوپڑا اسی کا ہوگا جس کی طرف سی باندھنا ہے (یعنی جو اس کو باندھ بوندھ کر تیار کرے)۔

خَصِفٌ۔ سینا، ٹانگنا۔

خِصَافٌ۔ بچہ جننا۔

تَخْصِيفٌ۔ بدخلق ہونا آدھے بال بورھے آدھے کالے ہونا۔

فَمَرَّ بِبَيْرٍ عَلَيْهَا خَصْفَةٌ فَوَقَعَ فِيهَا۔ ایک کنوے پر سے گزرا اس پر کھجور کا بوریا (جو کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے) ڈھنکا تھا وہ کنوے میں گر گیا (کیونکہ اس کی مینائی میں قصورتھا)۔

كَانَ لَهُ خَصْفَةٌ يَحْجُرُهَا وَ يُصَلِّي عَلَيْهَا۔ آنحضرتؐ کے پاس کھجور کی چھال کا ایک بوریا تھا آپ کبھی اس کا حجرہ بنا لیتے اور کبھی اس پر نماز پڑھتے (حجرہ بنا لیتے یعنی اس کو مسجد میں کسی جگہ کھڑا کر کے ایک آڑ کر لیتے کہ دوسرے لوگ ادھر سے گزر نہ سکیں)۔

اِنَّهٗ كَانَ مُصْطَجِعًا عَلٰی خَصْفَةٍ۔ آپ ایک کھجور کے بورے پر لیٹے ہوئے تھے۔

اِنْ تَبَعَا كَسَا الْبَيْتِ الْمُسُوْحُ فَاَنْتَفَضَ الْبَيْتُ وَ مَزَقَهُ عَنْ نَفْسِهِ ثُمَّ كَسَاهُ الْخَصِفُ فَلَمْ يَقْبَلْهُ ثُمَّ كَسَاهُ الْاَنْطَاعَ فَقَبِلَهَا۔ تبع حمیری (جو یمن کا بادشاہ تھا) اس نے پہلے کعبے کو مکمل کا غلاف پہنایا (یعنی موٹے مکمل کا جو بالوں سے بنایا جاتا ہے) کعبہ کو لرزہ ہوا اس نے وہ غلاف پھاڑ ڈالا پھر موٹے کپڑے کا غلاف پہنایا اس کو بھی کعبہ نے قبول نہیں کیا، آخر چمڑوں کا غلاف پہنایا اس کو کعبہ نے قبول کیا (اس حدیث میں خَصِفٌ سے مراد موٹا کپڑا ہے گویا اس کو بورے سے مشابہت دی جو کھجور کے چھال سے بنا جاتا ہے۔

وَهُوَ قَاعِدٌ يَخْصِفُ نَعْلَهُ۔ آپ بیٹھے ہوئے اپنا جوتا ٹانگ رہے تھے۔

خَاصِفُ النَّعْلِ۔ جوتا ٹانگنے والے (یہ حضرت علیؑ کی صفت ہے) سبحان اللہ ہمارے پیغمبر صاحب اپنے ہاتھ سے اپنا جوتا ٹانگ لیتے، کپڑا اسی لیتے، حضرت علیؑ مرتضیٰ بھی ایسے ہی

۱۔ الہی! مجھے (اکیلے کو) بخش دے۔

۲۔ یا اللہ! ہمیں ان کے ساتھ ہدایت سے نواز جنہیں تو نے ہدایت بخشی ہے اور ہمیں ان کے ساتھ عافیت عطا فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی ہے۔

۳۔ یا اللہ! مجھ پر اور محمدؐ پر رحم فرما ہمارے علاوہ کسی اور پر رحم نہ فرما۔ (م)

نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہوگی۔

عَشْرُ خِصَالٍ - دس خصلتیں۔

مُنْطَوِي الْخَصِيْلَةِ كَمِيشِ الْاَزَارِ - خصلہ و بلا ازار اور پراٹھی مضبوط بندھی ہوئی۔

خَصِيْلَه - بازوؤں رانوں پنڈلیوں پر جو گوشت ہوتا ہے۔

وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي تِسْعَ خِصَالٍ الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا لَا يَعْلَمُونَ وَمَا لَا يُطِيقُونَ وَمَا اضْطَرُّوا إِلَيْهِ وَمَا اسْتَكْبَرُوا عَلَيْهِ وَالطَّيْبَةُ وَالْوَسْوَسةُ فِي التَّفَكُّرِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَا لَمْ يُظْهَرْ بِلِسَانِ أَوِيْدٍ - نوباتیں اللہ تعالیٰ نے میری امت کو معاف کر دی ہیں (ان پر آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا) ایک تو چوک دوسرے بھول تیسرے نادانستگی (بے علمی کی وجہ سے کوئی کام کر بیٹھنا) چوتھے ناطاقتی (ایک کام کی طاقت ہی نہ ہو مثلاً کوئی روزہ نہ رکھ سکے بیمار یا ناتوانی کی وجہ سے) پانچویں لا چاری (مثلاً بھوک سے مر رہا ہو اور حرام مردار کھالے) چھٹی زبردستی (کوئی شخص جبر سے اس کو شراب پلا دے یا کلمہ کفر کہنے پر مجبور کرے) ساتویں بدشگونی (گو دوسری حدیث میں اس کو شرک کہا ہے لیکن یہ بڑا شرک نہیں جس سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور بہت کم آدمی اس سے بچتے ہیں اکثر لوگ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہہ بیٹھتے ہیں یہ مکان ہم کو منحوس ہوا یہ شادی نامبارک ہوئی) آٹھویں اللہ کی مخلوقات میں فکر کرتے وقت دل میں جو وسوسہ آئے (شیطان دل میں برے خیالات ڈالتا ہے کہتا ہے اجی یہ راز کسی پر نہیں کھلا کوئی نہیں جانتا خدا کی مرضی کیا ہے شریعتیں وغیرہ سب آدمیوں نے بنالی ہیں اور خدا پر چپ دی ہیں بھلا خدا سے کوئی مل سکتا ہے کیا خدا کسی سے بات کرتا ہے) نویں حسد (کسی کی ترقی دینی یا دنیوی پر آدمی کو رشک آ ہی جاتا ہے اور بعض دلوں کو دوسرے کی ترقی ناگوار بھی ہوتی ہے) بشرطیکہ زبان یا ہاتھ سے اپنا ظاہر نہ کرے (مثلاً اس شخص کو جس کی ترقی سے ناگوار ہے برا کہنے لگے گالیاں دینے لگے یا ہاتھ پاؤں سے اڑتا مارے تب تو حسد کا گناہ اس پر لکھ دیا جائے گا اور منہ لائق ہوگا)۔

کرتے اور ایک ہمارے زمانہ کے مسلمان ہیں جن کو اپنے ہاتھ سے وضو کرنا بھی دشوار ہے بھلا بازار سے سودا لے آنا یا کوئی چیز اٹھا کر لے چلنا اس میں تو ان کی عزت جاتی ہے ناک کٹ جاتی ہے مگر غلامی کرنے میں ان کو کچھ غیرت نہیں آتی یہ عجیب عزت ہے دنیا میں کوئی بے عزتی اور بد نصیبی اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ آدمی کسی شخص کا محکوم ہو اس کا تابعدار بن کر اپنی زندگی گزارے)۔

مِنْ قَبْلِهَا طُبْتُ فِي الظَّلَالِ وَفِي

مُسْتَوْدِعٍ حَيْثُ يُخَصَفُ الْوَرَقُ

(یہ حضرت عباس کا شعر ہے آنحضرت کی تعریف میں)

یعنی اس سے پہلے آپ سایوں میں بسر کرتے تھے اور ایسے مقام یعنی بہشت میں جہاں پتے جوڑے جاتے ہیں (مراد حضرت آدم کا واقعہ ہے جب انھوں نے اپنے جسم میں بہشت کے پتے چپکا لیے تھے)۔

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْحَمَّامَ فَعَلَيْهِ بِالْغَشِيْرِ وَلَا يُخَصَفُ - جب کوئی تم میں سے حمام میں جائے تو جانگیا (ازار) پہن لے اور شرم گاہ پر ہاتھ نہ رکھے (یعنی شرم گاہ کو چھپانے کے لئے)۔

لَا بُاسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْخَصْفَةِ - کھجور کے بورے پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔

خَصَافٌ - جو تانائے والا۔ (موچی)

خَصْلٌ - یا خِصَالٌ بڑھ جانا غالب ہونا۔ کاٹنا۔

تَخْصِيْلٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

خَصْلَةٌ - عادت اچھی ہو یا بری یا اچھی عادت اور خوشہ اور تیر نشان پر پڑنا۔

خُصْلَةٌ - خوشہ کانٹے دار لکڑی بالوں کا گچھ۔

فَإِذَا أَصَابَ خُصْلَةٌ قَالَ أَنَابَهَا أَنَابَهَا - عبداللہ تیر لگاتے تھے جب نشانہ پر لگتا تو کہتے وہ مارا وہ مارا اصل میں نصل کا معنی تیر اندازی میں غالب ہونا۔

تَخَاصَلُ الْقَوْمُ - تیروں کی شرط کی۔

كَانَتْ فِيهِ خُصْلَةٌ مِّنْ خِصَالِ النِّفَاقِ - اس میں

خَيْرُ خَصَالِ الرِّجَالِ شَرُّ خَصَالِ النِّسَاءِ -
مردوں کی بہتر خصلتیں (مثلاً شجاعت سخاوت) عورتوں کے حق میں بری خصلتیں ہیں (کیونکہ عورت اگر بہادر اور دیدہ دلیر ہوگی تو غیر مردوں سے ملنے ان سے آشنائی اور دوستی لگانے میں اس کو کچھ باک نہ ہوگا اسی طرح اگر خبی ہوگی تو مرد کی کمائی محفوظ نہ رکھے گی سب دے دلا کر پتھر کر دے گی) اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت اپنے محل اور موقع پر شجاعت یا سخاوت نہ کرے بلکہ مراد بے محل سخاوت اور شجاعت ہے جیسے کہتے ہیں حلوانی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ باقی عورت اپنے ذاتی مال میں سے یا خاوند کی اجازت اور مرضی سے جو سخاوت کرے وہ تو ہر حال میں اچھی ہے۔

خَصَلَتَانِ مُعَلَّقَانِ فِيْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِينَ صِيَامُهُمْ وَ قِيَامُهُمْ - مسلمانوں کی دو باتیں نماز اور روزہ مؤذنوں کے گرنوں میں لٹکی ہوئی ہیں (مؤذن ان کے ذمہ دار ہیں کیونکہ اکثر عورتیں اور عوام مرد بھی اذان کے اعتبار پر روزہ کھول لیتے ہیں نماز پڑھ لیتے ہیں)۔

خَصْمٌ - جھگڑے میں غالب آنا، دشمن، مقابل، فریق، اس کی جمع خُصُومٌ ہے۔
خُصُومٌ اور خَصِيْمٌ اور خَصِمٌ - جھگڑنے والا، لڑنے والا جیسے مُخَاصِمٌ ہے۔

اَزَاكَ سَاهِمِ الْوَجْهِ اَمِنْ عِلَّةٍ قَالَا وَلَكِنْ السَّبْعَةُ الدَّنَائِيْرُ الَّتِي اُتِيْنَا بِهَا اُمْسٍ نَسِيْتُهَا فِيْ خُصْمِ الْفَرَاشِ فَبِئْسَ وَلَمْ اَقْسِمُهَا - بی بی ام سلمہ نے آنحضرت سے عرض کیا (میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر (رنگ بدلا ہوا) ہے کیا کچھ بیماری ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں (بیماری نہیں ہے) بات یہ ہے کہ وہ سات اشرفیاں جو کل میرے پاس آئیں تھیں میں ان کو پچھونے کے کوئے یا کنارے میں بھول گیا اور رات گزر گئی میں نے ان کو تقسیم نہیں کر دیا (تو ایک رات بھی بے ضرورت جو دنیا کا مال اسباب میرے پاس رہ گیا اس فکر سے میرے چہرے کا رنگ بدل گیا ہے ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ مواخذہ کرے کہ پیغمبر کو دنیا کا مال متاع جوڑ کر رکھنے

سے کیا علاقہ؟ سبحان اللہ! جو لوگ آنحضرت کی نبوت میں شک کرتے ہیں ان کے شک رفع کرنے کے لئے یہ حدیث کافی ہے ایسے خصائل بجز سچے پیغمبر کے کسی جھوٹے مکار شخص میں نہیں ہو سکتے)۔

لَا يُسَدُّ مِنْهُ خُصْمٌ اِلَّا انْفُتَحَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ اٰخَرُ - یہ عجیب مقدمہ ہے اس میں ایک کنارہ بند ہوتا ہے تو دوسرا کنارہ اس کا ہم پر کھل جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ کسی طرح فساد رفع نہیں ہوتا، کوئی صورت صلح اور اتفاق کی نہیں نکلتی، یہ سہل بن سعد نے تحکیم کے بعد کہا جب اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا)۔

مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِيْ خُصْمٍ اِلَّا انْفُجِرَتْ - تمہارے اس مقدمہ میں جب ہم نے کوئی کنارہ درست کرنا چاہا تو وہ اور زیادہ بہہ نکلا (بعوض فساد بند ہونے کے اور زیادہ فساد پھوٹ نکلا)۔

خُصْمَانُ - مدعی اور مدعى علیہ۔
وَبِكْ خَاصِمٌ - تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہوں (تو جو دلیلیں مجھ کو سوجھاتا ہے انہی سے مخالفین کی بحث میں قائل کرتا ہوں یا تیری ہی تائید سے دشمنوں سے جنگ کرتا ہوں)۔

اَللّٰهُ الْخَصَامُ - سخت جھگڑاؤں کا لڑنے والا - لڑاکا۔
اِخْتَصَمَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ - بہشت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا (یہ جھگڑا حقیقتاً تھا اللہ تعالیٰ نے بہشت اور دوزخ کو زبانیں دی ہیں بعض نے تاویل کی ہے)۔
فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى - اوپر والے کس باب میں جھگڑتے ہیں (یعنی فرشتے)۔

اَلْخُصْمُ الْمُتَحَوِّصُ - وہ دشمن جو خواہ مخواہ حق بات کو رد کرنا اور اپنے فریق مقابل کو مشکل میں پھنسانا اس کو منظور ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر دنیا طلب مولویوں کی عادت ہے کہ اپنی بات کی سچ کئے جاتے ہیں اور دوسرا سچی بات کہے جب بھی اس کو نہیں مانتے - لم اور لا نسلم کیے جاتے ہیں - فتنی نے کہا جو شخص قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر غی راہوں کی طرف اور فلاسفہ

شہوت اور ادا دیتے یا عورتوں سے بالکل الگ رہتے)۔
 لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصَصِيَ - جو شخص خصی بنے وہ ہم میں سے
 نہیں ہے (مسلمانوں کے طریق پر نہیں ہے)۔
 سَأَلَتْهُ عَنِ الْخَصِيِّ يَبُولُ - میں نے پوچھا خصی جو
 پیشاب کرے۔

سَأَلَتْهُ عَنِ الْخَصِيَّانِ - میں نے خصی اوگوں کو پوچھا
 ابو عبیدہ نے کہا میں نے خصیہ بکسرہ خابہ معنی فوطہ کے نہیں سنا
 تشنیہ خصیان آیا ہے باسقاطا اور خصیان بھی۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الضَّادِ

خَضَبٌ - رنگنا سبز ہونا سبزی نکلنا۔
 ہنسی حتی خَضَبَ دُمُعُهُ الْخَصِيَّ - روئے یہاں
 تک کہ آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں (یا رنگ گئیں اس طرح
 سے کہ روتے روتے آنکھوں سے خون نکلنے لگا اور کنکریاں
 رنگیں ہو گئیں)۔

اجْلَسُونِي فِي مَخْضَبٍ فَاغْسِلُونِي - مجھ کو ایک
 گڑگال میں بٹھاؤ اور نہلاؤ۔

لَمْ يَخْضَبِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
 آنحضرت نے خضاب نہیں کیا (کیونکہ آپ کو سفیدی بہت کم
 تھی)۔

رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَخْضَبُ بِالْحِنَاءِ - میں نے امام
 باقر کو دیکھا وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے۔

يَخْضِبُونَ بِهَذَا الْحَوَاصِلِ الْحَمَامِ - اس کا
 خضاب کریں کہ کالا کبوتروں کے پاؤں کی طرح۔

كَانَ يَخْضَبُ بِالْحِنَاءِ وَالْكُتْمِ - مہندی اور دوسرے کا
 خضاب کرتے تھے (یعنی صرف مہندی یا صرف دوسرے کا کیونکہ
 دونوں کے ملانے سے تو بال سیاہ ہو جاتے ہیں اور بعض نے
 سیاہ خضاب بھی جائز رکھا ہے لیکن ایک حدیث میں ہے
 اجْتَنِبُوا السَّوَادَ لِعَنِيَ كَالْاَخْضَابِ كَرْنِ سِجِّ رَهْوَا وَمَمْنِ

اور سوسطائیہ کی طرح عقلی ڈھکوسلے یا لفظی مناقشے پیش کرے
 اور ہر بات میں شک اور شبہ نکالے۔

إِذَا خَاصَمَكُمُ الشَّيْطَانُ فَخَاصِمُوا بِمَا
 ظَهَرَ أَكُم مِّنْ قُدْرَةِ اللَّهِ - جب شیطان تم سے جھگڑا کرے
 (تمہارے دل میں شبہ ڈالے) تو تم بھی اس سے اللہ کی وہ
 قدرت جو ظاہر ہے بیان کر کے جھگڑا کرو یعنی اس کے وجود کی
 دلیلیں پیش کرو بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر خدا نہ ہوتا تو اتنا بڑا یہ
 کارخانہ اس حکمت اور خوبی کے ساتھ کیونکر چلتا نہ کسی بات کا
 انتظام ہوتا نہ پابندی اوقات ہوتی)۔

خِصَاءٌ - خصیے نکال لینا۔
 اخْصَاءٌ - خصی کرنا ایک ہی علم سیکھنا عرب لوگ کہتے
 ہیں أَجْهَلُ مِنْ خَاصِي الصَّيْرِ گدھے کو خصی کرنے والے
 سے زیادہ جاہل ہے۔

اغْفَلُ مِنْ خَاصِي الْمُخَنَّثِينَ - مخنثوں کو خصی کرنے
 والے سے بھی زیادہ غافل ہے۔ ہوا یہ کہ سلیمان بن عبد الملک
 نے اپنے عامل کو لکھا اُخْصِ مِنْ عِنْدَكَ مِنَ الْمُخَنَّثِينَ
 یعنی جتنے مخنث تیرے ملاقات میں ہوں ان کا شمار کر۔ اتفاق
 سے اُخْصِ کی جا پر ایک نقطہ لگ گیا تھا اس نے اس کو اُخْصِ
 پڑھا اور سب کو خصی کر ڈالا اس روز سے یہ مثل ہو گئی۔

خُصِيَّةٌ - فوطہ اس کی جمع خُصِيٌّ اور خُصِيٌّ ہے۔
 خُصِيٌّ - جس کے فوطے نکال لئے گئے ہوں۔ اس کی جمع
 خُصِيَّةٌ اور خُصِيَّانَ ہے۔

فَاخْتَصِمَ عَلِيٌّ ذَلِكَ أَوْ ذَرُوهُ - بات تو یہ ہے کہ ہر
 ایک امر اللہ کی تقدیر سے ہوتا ہے اب اس پر تجھ کو اختیار ہے خصی
 بن جایا رہنے دے۔ ایک روایت میں فَاخْتَصِرْ ہے یعنی
 سکوت اور تسلیم اختیار کر۔

لَوْ أَذِنَ لَهُ لَأَخْطَبْنَا - اگر آپ اس کی اجازت
 دیتے تو ہم خصی بن جاتے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خصیے نکلوا
 ڈالتے کیونکہ یہ حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوا کھا کر اپنی

اسے اس توجیہ کی ضرورت نہیں اس لئے کہ حدیث کے ظاہری الفاظ پر دوسری احادیث شاہد ہیں کہ مہندی اور دوسرے دونوں کے اختلاط سے بالوں
 کو رنگنا مستحب بلکہ افضل ہے۔ (م)

ہے کہ یہ نہیں تمیز یہی ہو۔

خَضَاب - رنگ۔

خَضْخَضَة - بلانا، ہاتھ سے منی نکالنا۔

خَضْخَضٌ - ایک دو جو خارشتی اونٹوں پر ملی جاتی ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْخَضْخَضَةِ فَقَالَ هُوَ خَيْرٌ مِنَ الزَّوْنَا وَ

نِكَاحِ الْأَمَةِ خَيْرٌ مِنْهُ - ابن عباسؓ سے پوچھا گیا زلق لگانے

(ہاتھ سے ذکر کو دبا دبا کر منی نکالنا) کیسا ہے انھوں نے کہا یہ زنا

سے بہتر ہے (کیونکہ زنا گناہ عظیم ہے گوزلق لگنا بھی طبا بہت برا

ہے اس سے آدمی نامرد ہو جاتا ہے) اور لونڈی سے نکاح کرنا

اس سے بہتر ہے (یعنی اگر آزاد عورت سے نکاح کرنے کا

مقدور نہ ہو تو لونڈی بیاہ لے یا لونڈی خرید لے اگر اولاد پیدا

ہونے سے اندیشہ کرتا ہو تو عزل کر سکتا ہے)۔

فَخَضْخَضَ لَهُ فَشَرِبَهُ - انھوں نے بلایا پھر پی لیا۔

سَأَلَتْهُ عَنِ الْخَضْخَضَةِ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ مِنَ

الْفَوَاحِشِ وَ نِكَاحِ الْأَمَاءِ خَيْرٌ مِنْهُ - میں نے پوچھ زلق لگانا

کیسا ہے انھوں نے کہا یہ تو فواحش (بڑے بے شرمی کے) کاموں

میں سے ہے اور لونڈی سے نکاح کر لینا اس سے بہتر ہے۔

خَضْدٌ - توڑنا یا موڑنا۔

السَّفَرُ وَ خَضْدُهُ - سفر اور اس کی تھکان۔ اصل میں

خضد کہتے ہیں نرم چیز کے توڑنے کو اس طرح کہ ٹوٹے نہیں اور

کبھی کاٹنے کے معنی بھی آتے ہیں۔

تَقَطَّعَ بِهِ ذَابُكُهُمْ وَ تَخَضَّدَ بِهِ شَوْكُهُمْ - اس

سے ان کی دم کاٹ دے (ان کا آخری شخص بھی ہلاک ہو جائے

کوئی نہ بچے) اور ان کی شوکت توڑ دے (ان کی شان اور

عزت مٹ جائے)۔

حَرَامُهَا عِنْدَ أَقْوَامٍ بِمَنْزِلَةِ السِّدْرِ الْمَخْضُودِ -

اس کا حرام مال بعض لوگوں کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسے بیری

کا ٹٹا نکالی ہوئی (حلوائے بے دودھ مزے سے اس کو اڑاتے

ہیں)۔

يُرَشَّحُونَ خَضِيدَهَا - اس کے ٹوٹے ہوئے کو

جوڑتے ہیں (یعنی اس کی خرابی کو درست کرتے ہیں)۔

بِالنِّعَمِ مَخْنُودٌ وَ بِالذَّنْبِ مَخْضُودٌ - نعمتوں میں

غرق دم کٹا ہوا (یعنی بے حجت اور بے دلیل)۔

تَأْتِيهِمْ ثِمَارُهُمْ لَمْ تَخْضُدْ - ان کے میوے ان کے

پاس اس طرح آتے ہیں کہ ان میں گھٹاؤ یا دباؤ نہیں ہوتا (یعنی

تازے تازے خوب شگفتہ آتے ہیں)۔ بعض نے لَمْ تَخْضُدْ

روایت کیا ہے یعنی مرجھائے نہیں ہوتے یہ خَضْدُ الثَّمَرَةِ

سے نکلا ہے یعنی میوہ رکھے رکھے سوکھ گیا مرجھا گیا۔

إِنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُجِيدُ الْأَكْلَ فَقَالَ إِنَّهُ

لِمَخْضُدٍ - ایک شخص کو دیکھا جو اچھی طرح کھا رہا تھا کہنے لگے

یہ مخضد ہے یعنی بہت کھانے والا یا جلد کھانے والا۔

إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ هَذَا لِمَخْضُدٌ - تمہارے چچا کا یہ

بیٹا بڑی جلدی کھانے والا ہے یا بڑا کھاؤ ہے۔

خَضِرٌ - کاٹنا۔

خَضِرٌ - سبز ہونا، لہلہانا۔

تَخْصِيرٌ - سبز کرنا، برکت دینا۔

مُخَاضَرَةٌ - سبز میوہ پکنے سے پہلے بیچ ڈالنا۔

إِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يُقْتَلُ حَبَطًا أَوْ يُلْمُ إِلَّا أَكَلَهُ

الْخَضِرُ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا

اسْتَقْبَلَتْ عَيْنِ الشَّمْسِ فَتَلَطَّتْ وَ بَالَتْ ثُمَّ وَتَعَتْ وَ

إِنَّمَا هَذَا الْمَالُ خَضِرٌ حُلُوٌّ وَ نِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ

لِمَنْ أُعْطِيَ مِنْهُ الْمُسْكِينُ وَالْيَتِيمُ وَابْنُ السَّبِيلِ - جو

چارہ رقیق اگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ تو جانور کو (پیٹ بچلا

کر) مار ڈالتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے مگر وہ جانور جو

ہری ہری دوب کھائے اور جب کھوٹیں پھول جائیں تو سورج

کی طرف منہ کرے اور (جگال کرتے کرتے) بگے موتے پھر

چرے (تو ایسا جانور محفوظ رہتا ہے اس کی جان بچ جاتی ہے مگر

جو جانور حرص سے خوب کھائے اور ہضم کرنے کے لئے جگالی

میوے پر کوئی آفت آجائے اور خریدار کاروپہ مفت برباد ہو)۔
 اِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مَخْضَرٌ - یہ شرط لگائی کہ سبز کچی کھجور جو گر
 پڑے وہ اس کو نہ ملے گی۔

لَيْسَ فِي الْخَضِرَوَاتِ صَدَقَةٌ - سبز ترکاریوں اور
 میووں میں زکوٰۃ لازم نہ ہوگی۔

اَتَيْتُ بِقَدْرِ فِيْهِ خَضِرَاتٌ - ایک ہانڈی آپ کے
 سامنے لائی گئی جس میں کچی ترکاریاں تھیں۔

اَيَّاكُمْ وَ خَضِرَاءَ الدَّمَنِ - تم اس سبزے سے بچو جو
 گندی جگہوں میں پیدا ہوتا ہے۔ (حالانکہ ایسے مقاموں کا
 درخت خوب زوردار اور برا بھرا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس
 عورت سے نکاح نہ کرو جو صورت اچھی رکھتی ہو مگر اس کی سیرت
 خراب ہو برے اور نجس خاندان کی ہو۔

مَوْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كِتَبَةِ
 الْخَضِرَاءِ - آنحضرت ایک کالاشکر لئے ہوئے نکلے (کالے
 لشکر سے یہ مراد ہے کہ لوہے میں غرق چونکہ لوہا کالا ہوتا ہے تو
 اس کو کالاشکر کہا اور عرب لوگ خضرۃ کا اطلاق سیاہی پر بھی
 کرتے ہیں گواصل معنی خضرۃ کا سبز ہے)۔

اِنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَرَاَهَا خَضِرَاءٌ فَطَلَّقَهَا - انھوں نے
 ایک عورت سے نکاح کیا دیکھا تو وہ کالی تھی اس کو طلاق دے دیا۔
 اُبَيْدَتْ خَضِرَاءُ قُرَيْشٍ - قریش کی سبزی یعنی ان کی
 جماعت تباہ کر دی گئی۔

فَاُبَيْدُوا خَضِرَاءَ هُمْ - ان کی جماعت تباہ کر دو۔
 مَا اَظْلَمَتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا اَقْلَبَتِ الْغُبَرَاءُ اَصْدَقُ
 لَهْجَةٍ مِّنْ اَبِيْ ذَرٍّ - ابو ذر سے بڑھ کر سچی زبان کے آدمی پر
 نہ آسمان نے سایہ کیا نہ زمین نے اس سے بڑھ کر سچے آدمی کو
 اٹھایا۔

خَضِرَاءٌ - آسمان اور غمراہ زمین۔
 وَ اِبَادَةُ خَضِرَانِهِمْ - ان کی جماعتوں کا برباد کرنا۔
 مِّنْ خَضِرٍ لَّهُ فِيْ شَيْءٍ فَلْيَلْزِمُوْهُ - جس کو کوئی نعمت

پایخانہ پیشاب نہ کرے وہ ہلاک ہو جاتا ہے) دیکھو یہ دنیا کا
 مال سبز برا بھرا شیریں ہے (نظروں میں اچھا معلوم ہوتا ہے مگر
 جو آدمی حرص کر کے اس کو لینا شروع کرے اور حلال حرام کی قید
 اٹھا دے اس کے لئے تباہی دھری ہوتی ہے بقول شخصے۔

ہمہ اندر زمن بتو این است
 کہ تو طفلی و خانہ رنگین است
 اور یہ دنیا کا مال اس مسلمان کا اچھا رفیق ہے جو اس میں
 سے مسکین یتیم اور مسافر کی مدد کرے۔

الدُّنْيَا حُلُوَّةٌ خَضِرَةٌ - دنیا شیریں اور بری بھری ہے
 (تروتازہ اور شیریں ظاہر میں لیکن اس کے اندر زبر بھرا ہوا ہے
 یا دنیا سبز برے میوے کی طرح ہے جو جلدی سے خراب ہو جاتا
 ہے سو کھ جاتا ہے۔

الْغَزْوُ حُلُوَّةٌ خَضِرٌ - جہاد شیریں اور برا بھرا ہے (اس
 میں فائدہ ہی فائدہ ہے اگر مارے کئے تو بہشت ملی جو زندہ
 رہے تو غازی ہوئے مال غنیمت ہاتھ آیا جو حلال طیب ہے)۔
 اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِمْ فَتٰی ثَقِيْفِ الدِّيَالِ يَلْبَسُ
 فُرُوْتَهَا وَ يَأْكُلُ خَضِرَتَهَا - (جب حضرت علی لوگوں کی بے
 وفائی سے تنگ آ گئے تو یوں دعا کی) یا اللہ ان پر ثقیف کے ایک
 مغرور جوان کو مسلط کر دے (مراد حجاج بن یوسف ثقفی ہے) جو
 دنیا کا نرم اور اچھا کپڑا پہنے اور عمدہ برا بھرا کھانا کھائے
 (مطلب یہ کہ عیاش اور خود پسند ہو۔ یہ دعا جناب مرتضوی کی
 قبول ہوئی ان پر حجاج مسلط ہوا کہتے ہی کہ جس سال آپ نے
 یہ دعا کی اس سال حجاج پیدا ہوا)۔

تَجَنَّبُوا مِّنْ خَضِرَائِكُمْ ذَوَاتِ الْوَيْحِ - ان بری
 ترکاریوں سے بچو جن میں بدبو ہوتی ہے (جیسے پیاز لمسن گندنا
 اور جوان کے مشابہ ہے مطلب یہ ہے کہ کچا ان کو مت کھاؤ اگر
 پکا کر کھائے جب بوجائی رہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

لَهْنِي عَنِ الْمُخَاضِرَةِ - آنحضرت نے سبز برے
 میووں کے (جو ابھی کچے ہوں) بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ شاید

دی جائے (اللہ تعالیٰ اس کو عنایت کرے کوئی معاش ماہوار یا جاگیر یا منصب وغیرہ تو اس کو تھامے رہے) لگے لگائے ذریعہ رزق کو نہ چھوڑے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔

اِذَا ارَادَ اللّٰهُ بَعْدَ شَرِّ اَخْضَرْلَهٗ فِي اللَّيْلِ وَالطَّيْنِ حَتَّى يَنْبِىَ - اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی برائی چاہتا ہے تو اینٹ مٹی میں عمارت بنانے کی اس کو توفیق دیتا ہے (وہ اپنی کمائی بے ضرورت تعمیرات میں صرف کرتا ہے)۔

كَانَ الْخَضِرَاءُ الشَّمْطُ - آنحضرتؐ کے سفید بال (خوشبو وغیرہ لگانے سے) سبز ہو گئے۔

الْبَحْرُ الْأَخْضَرُ - سبز سمندر (گوکہ پانی کا کوئی رنگ نہیں ہے مگر آفتاب کے شعاع سے یہ سمندر سبز معلوم ہوتا ہے اس لئے اس کو بحر اخضر کہتے ہیں۔ اسی طرح بحر احمر اور بحر اسود وغیرہ)۔

الْخَضِرُ - مشہور بزرگ ہیں جن سے ملنے کے لئے حضرت موسیٰؑ گئے تھے اور ان کا قصہ قرآن میں مذکور ہے ان کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر ان کو ولی کہتے ہیں بعض فرشتہ ان کا نام بلیاء ہے اور کنیت ابوالعباس بعض نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھے اس طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ خضر مر گئے یا اب تک زندہ ہیں امام بخاری اور ایک طائفہ علماء اس طرف گئے ہیں کہ خضر آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے ہی مر گئے تھے ورنہ وہ آنحضرتؐ کے پاس ضرور حاضر ہوتے مگر اکثر علماء اور حضرات صوفیہ اس طرف گئے ہیں کہ خضر زندہ ہیں۔ نووی نے کہا حضرات صوفیہ اور صالحین کا ان کی حیات پر اتفاق ہے اور بہت سے بزرگوں نے ان سے ملاقات کی ہے ان کی حکایتیں مشہور ہیں اور خضر نوحؑ کی اولاد میں سے ہیں ان میں اور حضرت نوحؑ میں سات پشت کا فاصلہ ہے ان کے والد بادشاہ تھے واللہ اعلم۔

وَأَنفَا خَضِرَةٌ - ان کا رنگ سبز پڑ گیا ہے دبیلے پن سے یا ان کے شوہر عبدالرحمن کے مارنے کی وجہ سے۔

بَابُ الْخَضِرِ فِي الْمَنَامِ - اگر خواب میں سبز رنگ کی چیزیں دیکھے۔

هَذَا الْمَالُ خَضِرٌ خَلَوٌ - یہ دنیا کا مال ہرا بھرا اور شیریں ہے ایک روایت میں خَضِرَةٌ ہے معنی وہی ہے۔

كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خَضِرِ الْجَنَّةِ - اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے سبز کپڑے پہنائے گا۔

لَيْسَ فِي الْخَضِرِ يَافِي الْخَضِرِ زَكَاةٌ - بری ترکاریوں یا میووں میں زکوٰۃ لازم نہ ہوگی (جسے کھیرا گڑی خربوزہ آم وغیرہ میں)۔

فَمَا أَفْبَحَ الْخَضِرَاءُ وَالْغُبَرَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ - آسمان اور زمین کیسے برے ہیں یا رسول اللہ۔ مجمع البحرین میں ہے (خضر کا نام ایلیا بن لمکان بن قانع بن ارفخشذ ابن سام بن نوحؑ بعض نے کہا الیاس بن لمکان بن ارفخشذ ابن سام بن نوحؑ بعض نے کہا ایلیا بن عامیل بن شالخین بن اریا بن علقما بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم بعض نے کہا ارمیا بن حلتا جو بارون کے خاندان میں تھے اور صحیح یہ ہے کہ ان کا نام میا بن لمکان تھا جیسے اوپر گذرا اور منقول ہے کہ انہوں نے آب حیات پی لیا اس وجہ سے وہ دجال کے نکلنے تک زندہ رہیں گے اور دجال جس شخص کو مار کر جلائے گا وہ وہی شخص ہیں واللہ اعلم۔

خَضِرَمَةٌ - بچ بیچ میں کرنا نہ ادھر نہ ادھر۔

خَضِرْمٌ - بہت پانی والا کنواں یا سمندر یا دریا اور ہر چیز جو بہت ہو یا کچی یا سردار اس کی جمع خَضَارِمٌ اور خَضَارِمَةٌ اور خَضِرْمُونٌ ہے۔

مُخَضَّرٌ - وہ شخص جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا ہو۔

خَطْبُ يَوْمِ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةِ مُخَضَّرَمَةٍ - آنحضرتؐ نے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ایک کان کئی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ پڑھا۔ نہایہ میں ہے کہ جاہلیت کے زمانہ کے لوگ اپنے جانوروں کے کان کتے کرتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ اس مقام سے نہ کانٹو جہاں جاہلیت کے زمانہ میں کانٹا کرتے تھے۔

إِنْ قَوْمًا بَيَّتُوا اللَّيْلَ وَ سَيِّقَتْ نَعْمَتُهُمْ فَادْعُوا أَنَّهُمْ مُسْلِمُونَ وَ أَنَّهُمْ خَضِرُوا خَضِرَةَ الْإِسْلَامِ - کچھ لوگوں پر رات کو چھاپہ مارا گیا ان کے جانور بانگ لگے (مسلمانوں نے چھاپہ مارا جانور لوت لئے) پھر وہ دعویٰ کرنے

لگے کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کا زمانہ ہم نے پایا ہے۔
رَجُلٌ مُخَضَّرٌ النَّسَبِ - وہ شخص (جس کا نسب ثابت نہیں بلکہ) دونوں ہے۔

لَحْمٌ مُخَضَّرٌ - اس گوشت کا حال معلوم نہیں نہ کہ ہے یا مادہ کا۔

مخضرم - وہ شاعر جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا ہو کذا فی مجمع البحرین۔

خَضَعٌ - گردن جھکی ہونا۔

خُضُوعٌ - عاجزی، فروتنی، ذلت، انکسار، سکون، ساکن کرنا۔ بعض نے کہا خضوع جسم میں ہوتا ہے جیسے خشوع قلب میں یا نگاہ میں یا اصوات اور حرکات میں۔

خُضُوعٌ اور خاضِعٌ - عاجز منکسر المزاج۔ اس کی جمع خُضَعٌ ہے۔

خُضَعَةٌ - جو ہر شخص سے تواضع اور انکسار کرے۔

نَهَى أَنْ يَخْضَعَ الرَّجُلُ لِغَيْرِ امْرَأَتِهِ - آنحضرت نے اس سے منع کیا کہ آدمی اپنی جوڑو کے سوا دوسری اجنبی عورت سے پیار کی باتیں کرے (کیونکہ ایسا کرنے سے اس عورت کے دل میں بری خواہش پیدا ہونے کا احتمال ہے)۔

إِنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي زَمَانِهِ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ وَقَدْ خَضَعَا بَيْنَهُمَا حَدِيثًا فَضَرَبَهُ حَتَّى شَجَّهُ فَاهْدَرَهُ عُمُرٌ - حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایسا ہوا ایک مرد غیہ عورت کے ساتھ پیار کی باتیں کر رہا تھا (بڑی نرمی اور محبت سے) ایک شخص نے اس مرد کے سر پر مار لگائی اس کو زخمی کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کے زخم کا کوئی بدلہ نہیں دلایا (کیونکہ وہ ایک ناجائز کام کر رہا تھا رستے میں اور ایسی حالت میں ہر ایک مسلمان اس کو تنبیہ کر سکتا تھا)۔

خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ - اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سن کر عاجزی کرنے لگتے ہیں ایک روایت میں خُضْعَا ہے وہ خاضع کی جمع ہے (مراد فرشتے ہیں) احکام الہی صادر ہوتے وقت فرشتے مارے ڈر کے پرندے کی طرح اپنی پنکھ بچھا دیتے ہیں اور لرز نے لگتے ہیں ان کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ معلوم نہیں کیا ارشاد صادر

ہوتا ہے یا قیامت کا حکم دیا جاتا ہے جب ارشاد صادر ہو چکتا ہے تو ماتحت کے فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں کیا حکم صادر ہوا وہ کہتے ہیں حق ارشاد ہوا بجا اور درست ہے جب ان کو تسلی ہوتی ہے یعنی معمولی احکام صادر ہوئے کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ اس حدیث میں صاف یہ صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز ہے فرشتے اس کو سنتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَضَعْتُهُ فَخَضَعُ مِیْنِی لَیْ اَسْ کَوْتَهَا یَا وَهْ تَهْمُ یَا۔

اِنَّهٗ کَانَ اَخْضَعَ - وہ جھکے ہوئے شخص تھے (یعنی زیر)۔

وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكَم - ہر ایک مغرور تمہاری فضیلت کے سامنے جھک گیا (اس کو دہنا پڑا)۔

خَضَلٌ - تر ہونا، گیلیا ہونا جیسے اخضال ہے۔
اخضال - تر کرنا۔

اِنَّهٗ حَطَبُ الْاَنْصَارِ فَبَكُوا حَتَّى اَخْضَلُوا لِحَاهُمْ - آنحضرت نے انصاریوں کو خطبہ سنایا وہ رو دیں یہاں تک کہ اپنی ڈاڑھیاں تر کر لیں۔

یَا غَمْرُ الْخَیْرِ جَوْنِبِ الْجَنَّةِ - ایک گنوار نے حضرت عمرؓ کی یوں تعریف کی (اور نیک آدمی نہ تھے وہ بہشت کا بدلہ ہے۔ بکری غمور حَتَّى اَخْضَلَتْ لِحْیَتَهُ - یہ سن کر آپ رو دیے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں (آنسوؤں سے) تر ہو گئی۔

بکری حَتَّى اَخْضَلَتْ لِحْیَتَهُ - نجاشی رونے لگا یہاں تک کہ اس کی ڈاڑھیں تر ہو گئی۔

خَضَلْنِی فَنَازَعَمَک - اپنے بال کے ٹکوں کو (پتھوں کو) تر کر کے (یعنی تین پانی سے ان کو) بھگو لے (تا کہ بالوں کی پریشانی جاتی رہے)۔

مُخَضَّوَصِلَةٌ اَعْصَانِیَا - اس دن ایساں خوب گیلی تھیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَخْضَرُ صِلِ الشَّیْءُ اَخْضَرُ صِلَا لَیْہِ خَیْرٌ خَیْرٌ تَرَبُّوْغِی۔

خَضَلٌ یا خَضَلٌ - موتی کو بھی کہتے ہیں جو صاف چمک دار ہو۔

حَصَلَ - اچھی آرام کی گزران -

يَوْمُ حُصْلَةٍ - بیش و آرام کا دن -

تَزَوُّجِيْ هَذَا عَلَى أَنْ يُعْطِيَنِي حُصْلًا نَبِيْلًا -

اس نے مجھ سے اس سے مہر پر نکاح کیا تھا کہ مجھ کو صاف شفاف بڑا موتی دے گا -

دُرَّةٌ حُصْلَةٌ - ایک صاف چمک دار موتی -

حُصْمٌ - کاٹنا، کھانا - بعض نے کہا حُصْمٌ منہ بھر کر کھانا اور قُصْمٌ اس سے کم ہے چنانچہ ایک اعرابی نے کہا هَذَا بَلَدٌ مُّقْصَمٌ وَ لَيْسَ بِبَلَدٍ مُّحْصَمٍ - یہ شہر منہ بھر کھانے والا نہیں ہے بلکہ اس سے کم (یعنی یہاں ارزانی نہیں ہے -) بعض نے کہا

حُصْمٌ بری اور تر چیز کا کھانا جیسے گلڑی کھیرا اور قُصْمٌ سوکھی چیز کا -

فَقَامَ إِلَيْهِ بَنُو أُمَيَّةٍ يُخَصِّمُونَ مَالَ اللَّهِ حُصْمَ الْإِبِلِ نَبْثَةَ الرَّبِيعِ - بنو امیہ اس طرف کھڑے ہوئے اور اللہ کے مال کو اس طرح منہ بھر کر کھانے لگے جیسے اونٹ رنچ کی پیداوار کو کھاتا ہے خوب منہ بھر بھر کر -

تَأْكُلُونَ حُصْمًا وَ نَأْكُلُ قُصْمًا - تم تو منہ بھر بھر کر کھاتے ہو اور ہم تھوڑا تھوڑا کھاتے ہیں -

وَ اخْصَمُوا فَسْتَقْصِمُوا - (ابو ہریرہ مروان پر سے گزرے وہ ایک عمارت بنوا رہا تھا انھوں نے کہا خوب مضبوط عمارتیں بنواؤ اور لمبی لمبی آرزوئیں کرو) اب منہ بھر بھر کر کھاؤ

قریب ہے وہ زمانہ جب تھوڑا تھوڑا کھائے گا (یعنی تمہاری سلطنت جاتی رہے گی ایسا ہی ہوا بنی امیہ کا خاتمہ چھ اوپر ایک سو سال میں ہو گیا اور سلطنت عباسیوں کو ملی رہے نام اللہ کا کسی قوم کی بادشاہت دنیا میں ہمیشہ نہیں رہی) -

بَنَسَ لِعَمْرٍوَ اللَّهِ زَوْجَ الْبِرِّ وَالْمُسْلِمَةِ حُصْمَةً حُطْمَةً - عورت کا وہ خاوند برائے جو منہ بھر کر کھانے والا پیو ہو یا جو منہ بھر کر کھانے والا ہو اور اپنے کاموں کا بندوبست نہ کرے (نا افاق ہو) -

الدَّانِ نَيْرُ السَّبْعَةِ نَسِيْتُهَا فِي حُصْمِ الْفِرَاشِ - میں سات اشرفیاں بچھونے کے کونے میں بھول گیا -

میں :- کبتا ہوں لغت میں حُصْمٌ کے معنی کونے کے نہیں

آئے اور یہ راوی کی غلطی ہے صحیح خصم افساد مہملہ ہے جیسے اوپر گذر چکا -

نَقِيعُ الْخُصَمَاتِ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں -

حُصْمٌ - سختی، سرداری بڑا دریا -

يَأْكُلُونَ مَالَ اللَّهِ حُصْمًا - اللہ کا مال خوب منہ بھر بھر کر ڈھستے ہیں -

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الطَّاءِ

خَطَأٌ - پھینک دینا -

خَطَأٌ - چوک جانا اس کی ضد صواب -

خَطَأٌ اور خَطَاةٌ - گناہ کرنا، غلطی کرنا -

تَخَطُّطَهُ - کسی کی خطا بیان کرنا -

الْخَطَاءُ - خطا کرنا -

قَتِيلُ الْخَطَاءِ - جو شخص خطا سے مارا جائے اس کی دو

صورتیں ہیں ایک خطا فی الفعل مثلاً ایک شیر کو مارنا چاہتا تھا اتفاق سے گولی ایک آدمی کو لگ گئی یا ایک شخص کو جس کے قتل

کرنے کی نیت نہ ہو ایک تھپڑ یا گونسہ یا بید لگائے اتفاق سے وہ مر جائے یا چلتے چلتے نادانستہ اس پر پیر رکھ دے وہ مر جائے

دوسری خطا فی المحل وہ یہ کہ آدمی کو دور سے شیر یا بھڑیا سمجھ کر مارے یہ قتل خطا ضد ہے قتل عمد کی یعنی دیدہ و دانستہ بقصد قتل کسی کو مارنا اور اس کا ہلاک ہو جانا اب خواہ یہ قتل آلہ جارحہ مثلاً

تلوار تیر جمبیہ بندوق وغیرہ سے ہو یا پتھر او ہے اور موتی نگرئی وغیرہ سے ہو جس سے آدمی غالباً مر جاتا ہے خواہ کنوئیں میں گرا

کر یا آگ میں جلا کر یا زبرد سے کر مارے ہر حال میں وہ قتل عمد ہے اور چونکہ نیت ایک مخفی امر ہے اس لئے علمائے قاتل کے فعل

کو اس کی نیت پر دلیل قرار دیا ہے مثلاً جب آلہ جارحہ تیر یا تلوار یا برچھے یا بندوق یا بھاری پتھر یا مولے لے کر کسی پر حملہ

کرے تو یہی سمجھا جائے گا کہ قاتل کی نیت قتل کی تھی اور وہ قتل عمد ہو گا اور اگر بید یا کوڑے یا جوتے یا لات یا پتلی چھڑی سے

کسی پر حملہ کرے اور اتفاق سے وہ مر جائے تو یہ قتل خطا گنا

عرب لوگ کہتے ہیں اَخْطَاءُ نَوُكٍ - تمہاری کارتی نے غلطی کی (یعنی تمہارا قیاس غلط نکلا پانی دانی کچھ نہ پڑا یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی شخص اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو اس کی کوشش بے کار جائے ایک روایت میں خَطَّ اللہ نَوَّءَ ہا ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

إِنَّ اللہَ خَطَّاءٌ نَوَّءَ ہا - (حضرت عثمان سے بھی کسی نے یہی مسئلہ پوچھا انھوں نے بھی یہی کہا جو ابن عباس نے کہا) اللہ نے اس کی کارتی غلط کر دی (یعنی اس کا جو مطلب تھا اپنے خاوند سے الگ ہو جانا وہ اللہ تعالیٰ نے پورا ہونے نہ دیا)۔

وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِهَا كُلِّ خَاطِئَةٍ مِّنْ نَّبْلِهِمْ - (لوگوں نے کیا کیا ایک شخص کی مرغی لی اس کو نشانہ بنایا اور) مرغی والے سے کہا کہ جو تیرا نشان پر نہ لگے وہ تیرا ہے۔

فَاَخْطَا بِدِرْعٍ حَتَّى اُذْرِكَ بِوِذَائِهِ - آنحضرت نے سورج گہن کے دن (گھبراہٹ میں) کسی بی بی کا کرتہ اپنی چادر کے بدلہ لے لیا چوک کر پھر آپ کے پاس آپ کی چادر لے کر گئے (کرتہ واپس لائے) - ایک روایت میں فَخَطَا بِدِرْعٍ یہ خطو سے ہے یعنی کرتہ لے کر چلے۔

الْبَسَ مَا شِئْتُ مَا اَخْطَا تُكَ خَصَلْتَانِ سَرَفَ وَ مَخِيلَةً - جو تیرا جی چاہے وہ پہن بشرطیکہ دو خصلتیں تجھ سے دور رہیں ایک تو اسراف دوسرا تکبر (اگر تکبر اور غرور نہ ہو تو عمدہ لباس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ بہتر ہے تاکہ لوگ درویش اور ابد نہ سمجھیں بقول شخص درویش صفت باش و کلاہ تری پوش)۔

اغْفِرْ خَطَايَايَ وَ عَمْدِي - میرے وہ گناہ جو بھول چوک سے ہوئے اور جو قصد اکے سب کو بخش دے۔

اَصْبَتْهُ بَعْضًا وَ اَخْطَاَتْ بَعْضًا - (آنحضرت نے ابو بکر صديق سے فرمایا جب انھوں نے خواب کی تعبیر بیان کی) تم نے کچھ تعبیر ٹھیک دی کچھ غلط - (وہ غلطی یہ تھی کہ انھوں نے گھی اور شہد دونوں کی تعبیر قرآن سے کی حالانکہ ایک سے

جائے گا اور امام ابو حنیفہ نے دوسرے تمام اماموں کے برخلاف عمد اور خطا کے بیچ میں ایک قتل شبہ عمد نکالا ہے اور وہ پتھر یا بھاری چیز مثلاً موٹی لکڑی وغیرہ سے مارنے کو عمد نہیں کہتے بلکہ شبہ عمد کہتے ہیں لیکن بندوق یا توپ یا تفنگچہ وغیرہ سے جو قتل ہو وہ بالاتفاق سب اماموں کے نزدیک قتل عمد ہے اس لئے کہ بندوق توپ اور تفنگچہ آلہ جارحہ ہے جو گوشت کو چیر دیتا ہے اور پھاڑ ڈالتا ہے صرف وزن کے سبب سے نہیں مارتا البتہ غلیل سے اگر مارے تو وہ حنیفہ کے نزدیک قتل عمد نہ ہوگا اور دوسرے اماموں کے نزدیک اگر غلیل اتنی بھاری ہو جس کے ضرب سے آدمی غالباً مر جاتا ہے تو وہ قتل عمد ہوگا ورنہ قتل خطا ہوگا - امام مالک فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ شبہ عمد کیا ہے قتل دو ہی طرح کا ہے عمد یا خطا۔

عرب لوگ کہتے ہیں خَطِيءٌ فِي دِينِهِ خَطَاٌ - جب کوئی گناہ کی بات کرے - اور اَخْطَا فُلَانٌ جب کسی شخص سے غلطی ہو جائے اس کا قول یا فعل صواب نہ ہو بعض نے کہا خطی جب کہیں گے جب عمد غلط بات کہے یا کرے اور اَخْطَا جب عمد نہ کہے بلکہ اس کو صواب سمجھ کر کہے یا کرے۔

تَلَدُّهُ اُمُّهُ فَيَحْمِلُنَ النِّسَاءُ بِالْخَطَايَيْنِ - دجال کو اس کی ماں جب جنے گی اس وقت عورتیں گناہ گاروں کو اپنے پیٹ میں اٹھائیں گی (جو پیدا ہو کر دجال کی پیروی اختیار کریں گے یہ اس لغت پر ہے جیسے کہتے ہیں اَكْلُوْنِي الْبِرَاغِيْثَ) خَطَاٌ اللہ نَوَّءَ ہا اَلَا طَلَقْتُ نَفْسَهَا - (ایک شخص نے ابن عباس سے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو اختیار دے (چاہے اپنے تئیں طلاق دے لے چاہے خاوند کے پاس رہنا اختیار کرے) وہ کیا کرے اپنے خاوند سے یوں کہے تجھ پر تین طلاق ہیں ابن عباس نے کہا) اللہ تعالیٰ نے اس کی کارتی غلط کر دی اس نے اپنے تئیں کیوں نہیں طلاق دے لیا (اصل میں نوء کہتے ہیں ستاروں کے جمع آنے کو جن سے عرب لوگ بارش کی پیشین گوئی کیا کرتے تھے)۔

۱ یعنی فاعل ظاہر خواہ تثنیہ جمع ہو خواہ واحد فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ آئے گا مگر شاذ و نادر اس کے برعکس بھی منقول ہے یعنی فاعل جمع (جو فعل کے بعد ظاہر ہو) کے لئے فعل جمع آجائے جیسے يَحْمِلُنَ النِّسَاءُ اور اَكْلُوْنِي الْبِرَاغِيْثَ يتعاقبون فيكم ملائكة (م)

قرآن دوسرے سے حدیث بیان کرنا چاہئے تھا یا غلطی یہ تھی کہ انہوں نے جلدی کر کے خود تعبیر کرنا شروع کر دیا چاہئے یہ تھا کہ آنحضرت کو تعبیر بیان کرنے دیتے پھر آنحضرت نے باوصف ابوبکر صدیق کے اصرار اور قسم دینے کے ان کی غلطی بیان نہیں کی کیونکہ ایسے امور کا افشا مناسب نہ سمجھا اور قسم کھلانے والے کی قسم کو سچا کرنا اس وقت بہتر ہے جب اس میں کسی خرابی کا اندیشہ نہ ہو، بعض نے کہا ابوبکر کی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے تیسرے شخص کی نسبت یہ بیان کیا کہ پھر وہ سی جڑ گئی اور وہ اوپر چلے گئے حالانکہ حضرت عثمان کی جو خلافت ٹوٹی پھر نہیں جڑی بلکہ وہ شہید ہوئے اور جناب علی مرتضیٰ خلیفہ ہوئے۔

میں :- کہتا ہوں یہ غلطی نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت عثمان خلافت کی رسی توڑنے والے تھے۔ ان کا یہ قصد ہو گیا تھا کہ خلافت سے اپنے تئیں الگ کر لیں مگر انہوں نے صبر کیا اور خلافت نہ چھوڑی یہاں تک کہ شہید ہوئے تو رسی جڑ جانے سے یہی مراد ہے۔

مَنْ احْتَكَمَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔ جو شخص غلہ خرید کر روک رکھے (یعنی مہنگائی اور برائی کے وقت میں اس نیت سے کہ جب اور مہنگا ہوگا تو بیچوں گا) تو وہ گناہ گار ہے۔

يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ تَخْطِئُونَ۔ میرے بندو تم گناہ کرتے ہو۔

خَرَجَ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا۔ جس گناہ کی طرف آنکھ سے دیکھا وہ نکل گیا۔

الَا حَوَثَ خَطَايَاہ۔ مگر اس کے گناہ گرجاتے ہیں۔

اَخْطِئْتُهَا رَجُلٌ۔ ایک شخص کو چوک سے کھجور نہ ملی۔

كُلُّ بَنِي اٰدَمَ خَطَاؤُنَ۔ سب آدمی خطا کار ہیں۔

لَوْلَمْ تَخْطِئُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے (پھر اس سے بخشش چاہیں گے وہ بخشے گا کیونکہ بغیر اس کے صفت غفاری کا ظہور نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اس کی تمام

صفات کا ظہور ہو اور اسی لئے دنیا میں اسلام اور کفر دونوں قدم

بقدم چل رہے ہیں اور بادی اور مضل دونوں کا ظہور ہو رہا

ہے۔

(ہے)۔

كُلُّ بَنِي اٰدَمَ خَطَاةٌ وَ خَيْرُ الْخَطَايَيْنِ التَّوْبَةُ۔

ہر آدمی خطا وار ہے اور بہتر خطا وار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں

(خطا کے بعد اپنے مالک کی طرف رجوع ہوتے ہیں) اس سے

گزر کر اگر معافی مانگتے ہیں بزرگوں نے کہا ہے کہ جو عبادت اور

نیکی غرور اور تکبر پیدا کرے اس سے سو درجہ وہ گناہ بہتر ہے جس

کے بعد عاجزی، نیاز، توبہ اور استغفار ہو۔)

كُنْتُ اَلْعَبُّ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ

فَجَاءَ بَنِي فَخَطَابِي خَطْوَةً۔ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا

ایک دروازے کی آڑ میں چھپ گیا آپ میرے پاس آئے

اور ایک مار میرے دونوں کندھوں کے بیچ میں لگائی یا ایک چپت

لگائی (یہ صاحب مجمع البحار کا مسند ہے اس کو خطو میں ذکر کرنا

تھا ہر شخص وادی ہے)۔

مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ بِرَأْيِهِ فَاَصَابَ فَقَدْ

اَخْطَا۔ جس نے اللہ کی کتاب میں اپنی عقل سے کوئی بات کہی

(اور آنحضرت اور صحابہ کی تفسیر کا خیال نہ کیا) اس نے اگر ٹھیک

بھی کہا جب بھی غلطی کی (کیونکہ اس کا اصول سرے سے غلط تھا

اور جو چیز غلط پر مبنی ہو وہ غلط ہے۔ تمام گمراہ فرقوں کا یہی قاعدہ

ہے کہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کر کے خراب ہو رہی ہیں اگر

حدیث شریف اور صحابہ کی پیروی تفسیر میں لازم جائے تو بھی

گمراہ نہ ہوں)۔

الرَّجُلُ يَأْتِي بِهَارِيَّةٍ وَهِيَ طَامِثٌ خَطَا۔ کوئی

چوک کر اپنی اونڈی سے اس حالت میں صحبت کرے جب وہ

حائضہ ہو۔

حُطِبَ يَاحُطْبَةُ يَاحُطْيِي۔ شادی کا پیغام دینا، تقریر

کرنا، خطبہ سنانا۔

خُطَابَةٌ۔ خطیب ہونا۔

نَهَى اَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خُطْبَةِ اَخِيهِ۔

آنحضرت نے اس سے منع کیا کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی

کے پیغام پر پیغام بھیجے (یعنی جہاں اس نے شادی کا پیغام دیا ہو

وہاں پیغام بھیجے البتہ اگر اس کا پیغام نا منظور ہو گیا ہو تو پھر یہ اپنا

پیغام بھیج سکتا ہے، بعض نے کہا یہ ممانعت اس حال میں ہے جب مرد اور عورت دونوں ایک پیغام پر راضی ہو گئے ہوں، مگر بھی ٹھہر گیا ہو اب صرف عقد باقی ہو لیکن اس سے پہلے اگر پیغام بھیجے تو قباحت نہیں۔

خطبہ - بہ کسرۃ خاشادی کا پیغام اور خطبہ بضمہ خالکچر اور تقریر۔

اِنَّهُ لَمَحْرُؤٌ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُخْطَبَ - وہ تو اس لائق ہے کہ اگر کہیں شادی کا پیغام بھیجے تو اس کا پیغام منظور کیا جائے۔ خطب اور اخطب - دونوں کا معنی پیغام قبول کیا۔ مَا خَطْبُكَ يَا مَاشَانُكَ - تمہارا مطلب کیا ہے کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو۔

جَلَّ الْخُطْبُ - یہ تو بڑا کام ہو گیا، بڑی شان والا کام ہے۔

الْخُطْبُ يَسِيرٌ - (حضرت عمرؓ نے ابر کے دن میں یہ سمجھ کر کہ غروب ہو گیا روزہ کھول لیا فرمایا) یہ مقدمہ سہل ہے آسان ہے کچھ مشکل نہیں، صرف ایک روزہ قضا کا رکھ لیں گے۔

اَمِنْ اَهْلِ الْمَحَاشِدِ وَ الْمُخَاطِبِ - کیا تو محفل والوں میں اور خطبہ سنانے والوں میں سے ہے (یعنی تو ان لوگوں میں ہے جو لوگوں کو جمع کرتے ہیں ان کو لکچر سنا کر فتنہ اور فساد پر برا بیچتے کرتے ہیں)۔

خَطَبَ عَلِيٌّ - حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا۔

تَرَكَ عَلِيٌّ الْخُطْبَةَ - (جب آنحضرتؐ نے اس پیغام سے اپنی ناراضی ظاہر فرمائی) تو حضرت علیؓ نے یہ پیغام چھوڑ دیا۔

فَمَا كَانَ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ - ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ دونوں نے (آنحضرتؐ کی وفات پر) جو خطبہ دیا اس سے فائدہ ہی فائدہ ہوا (حضرت عمرؓ بڑے سیاسی اور

پولٹیکل سردار تھے انھوں نے پہلے اس خیال سے کہ کہیں اسلام کے مخالفین ایک دم کوئی فساد نہ کر بیٹھیں، آنحضرتؐ کی وفات کو چھپا لیا اور فرمایا کہ آپ زندہ ہیں اور عنقریب اٹھ کر منافقوں کی گردنیں اڑائیں گے، جب ایک گونہ اطمینان ہو گیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اصل حال لوگوں پر کھول دیا، اور آنحضرتؐ کی وفات ظاہر کر دی)۔

بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخُطْبَةِ - پیغام چھوڑ دینے کے نسبت عذر بیان کرنا (تاکہ عورت کے ولی کے دل میں کوئی رنج نہ رہے)۔

وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ - آپ نے اس سے بھی منع کیا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دے (تو لازماً ہے اگر لای خطب برفعہ با پڑھیں تب معنی یہ ہوگا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے اگر بہ جر با پڑھیں تب نہیں کا صیغہ ہوگا معنی وہی ہے)۔

لَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتَرَكَ - کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ اس کا نکاح ہو جائے (پھر تو پیغام بھیجنے کا موقع ہی نہیں رہا) یا وہ پیغام چھوڑ دے (تب یہ پیغام بھیج سکتا ہے، بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر اس لئے پیغام نہ بھیجے کہ خود اس سے نکاح کرے یہاں تک کہ وہ اس پیغام کو چھوڑ دے تو حتیٰ کی کے معنی میں اور أَوْ اِلَى کے معنی میں ہے)۔

وَ اَنَا خَطَبْتُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوا - میں لوگوں کی طرف سے اس وقت بات کروں گا جب (وہ مارے ڈر کے) خاموش ہوں گے (یعنی قیامت کے دن ان کی طرف سے پروردگار کی بارگاہ میں عذر معذرت اور عرض معروض کروں گا دوسرے کسی کو اس کی جرأت نہ ہوگی)۔

خُطْبَةُ - بکسرۃ خامرد کی طرف سے شادی کا پیغام اور اِخْتِطَابُ عورت کے ولی کی طرف سے پیغام۔

انہوں نے قصد انہیں چھپایا بلکہ حقیقتاً حضرت عمرؓ یہ سمجھ رہے تھے کہ آپؐ فوت نہیں ہوئے مگر جب ابو بکرؓ نے قرآن مجید کی آیات تلاوت فرمائیں تو عمرؓ کو یقین ہو گیا کہ آپؐ فوت ہو چکے ہیں اور عمرؓ نے اپنے سابقہ دعوے سے رجوع کر لیا۔ (م)

آنا۔

وَاللّٰهُ مَا يَخْطُرُ لَنَا جَمَلٌ - قسم خدا کی کوئی اونٹ ہمارا دم نہیں بلاتا تھا (ایسا سخت قحط تھا کہ جانور سب دبے ہو کر ان کی دمیں لٹک گئی تھیں)۔

وَاللّٰهُ لَقَدْ قَتَلْتُهُ وَ اِنَّهُ لَا عَزْزٌ عَلٰی مِنْ جُلْدَةٍ مَا بَيْنَ عَيْنَيْيْ وَلٰكِنْ لَا يَخْطُرُ فَمِحْلَانِ فِيْ شَوْلٍ - (عبدالملک بن مروان نے جب عمرو بن سعید کو قتل کیا تو کیا کہنے لگا) قسم خدا کی میں نے اس کو مار ڈالا اور وہ مجھ کو اس پوست سے بھی زیادہ عزیز تھا جو میرے دونوں آنکھوں کے بیچ میں ہے مگر بات یہ ہے کہ دونوں اونٹ ایک اونٹنی پر دم نہیں بلا سکتے (اس سے جماع کرنے کے لئے بلکہ جو زبردست ہو گا وہ دوسرے کو مار کر ہٹا دے گا)۔

فَخَرَجَ يَخْطُرُ بِسَيْفِهِ - مرحب یہودی اپنی تلوار بلاتا ہوا (بڑے ناز اور تکبر سے) نکلا (اس کو دعویٰ تھا کہ مجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا آخر شیر پیشہ شجاعت حضرت علی مرتضیٰ نے اس مردود کو ایک ہی ضرب میں واصل جہنم کیا)۔

خَضَارَةٌ كَمَا الْجَمَلِ الْفَبِيْقِ - (یہ حجاج مردود نے اس منجنيق کی تعریف میں کہا جو اس نے کعبہ پر لگائی تھی) ایسی جلد داہنے بائیں مارتی ہے جیسے زبردست ذات والا اونٹ اپنی دم جلدی جلدی بلاتا ہے۔

(میں :- کہتا ہوں اگر حجاج مردود کوئی ایک فائرنگ مشین گن کو دیکھتا جو اس زمانہ میں ایجاد ہوئی ہیں تو اپنی منجنيق کو بازیچہ اطفال خیال کرتا)۔

حَتّٰی يَخْطُرُ الشَّيْطَانُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهِ - یہاں تک کہ شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ ایک روایت میں يَخْطُرُ ہے اِخْطَارَ سے یعنی آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں آ کر اس کو دوسرے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے۔

فَيَخْاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَا لِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ - پھر اپنی جان اور مال دونوں کو خطرے میں ڈالے اور کوئی چیز لے کر نہ لوٹے (یعنی جان اور مال دونوں اللہ کی راہ میں تصدق ہوں)۔

خَطَبَ عَلَى الْمَنْبَرِ خُطْبَةً - آپ نے منبر پر خطبہ

پڑھا۔

عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ - آنحضرتؐ نے ہم کو نکاح کا خطبہ یوں سکھلایا الحمد للہ نحمدہ و نستعينه اخيرتك علماء نے کہا ہے کہ نکاح کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے کیونکہ آنحضرتؐ سے کوئی خطبہ بیٹھ کر پڑھنا منقول نہیں ہوا البتہ حج میں آپؐ نے اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ سنایا کیونکہ اونٹ پر کھڑا ہونا ممکن نہیں اب تک مہذب لوگوں میں یہی قاعدہ ہے کہ ہمیشہ لکچر کھڑے ہو کر دیا کرتے ہیں اور آنحضرتؐ کی سنت بھی یہی ہے اور جن لوگوں نے اس کو نصاریٰ کا طریق سمجھا ہے وہ جاہل ہیں۔

أَخْطَبَ الرَّجُلُ - وہ خطیب ہو گیا (لکچرار)۔

خَطِيبٌ وَفِدَا الْمُؤْمِنِينَ - مسلمانوں کی طرف سے جو پیغام لاتے ہیں ان کے سردار اصل میں خطیب القوم وہ شخص جو کسی جماعت میں بڑا ہو اور بادشاہ اور حاکم سے وہی غرض معروض کرے۔

خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ - ہم کو آنحضرتؐ نے وعظ سنایا۔
خَطِيبُ الْأَنْبِيَاءِ - حضرت شعیبؑ کو کہتے ہیں وہ بڑے فصیح اور بلند شخص تھے۔

خَطَابِيَه - ایک گمراہ فرقہ ہے مسلمانوں میں سے جو اپنے ہم مذہب لوگوں کے فائدے کے لئے جھوٹی گواہی دینا درست جانتا ہے۔

سَأَلَهُ رَجُلٌ أَوَّخَرُ الْمَغْرِبِ حَتّٰی تَشْتَبِكَ النُّجُومُ فَقَالَ خَطَابِيَه - ایک شخص نے پوچھا کیا میں مغرب میں اتنی دیر کروں کہ تارے کہن جائیں؟ کہا تو خطابیہ میں سے ہے۔

خَطَرٌ يَخْطُرَانِ يَخْطِيرُ - دم اٹھانا اور گرانا داہنے بائیں رانوں پر مارنا (یہ اونٹ اس وقت کرتا ہے جب خوب کھا پی کر سیر ہوتا ہے) برچھا اٹھانا اور جھکانا مارنے کے لئے منک کر چلنا۔

خُطُورٌ - دل میں کوئی بات گذرنا یا بھولنے کے بعد یاد

أَلَا رَجُلٌ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ - کیا کوئی شخص ہے جو اپنی جان خطرے میں ڈالے (یعنی جہاد کے لئے نکلے)۔

لِمَا فِيهِ مِنَ الْمَخَاطِرَةِ - کیونکہ اس میں خطرہ ہے (پیداوار ہو یا نہ ہو)۔

دُرَّةٌ خَطِيرَةٌ - قدر والا موتی، یہ خطر سے نکلا ہے بہ معنی قدر و منزلت۔

قَامَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُصَلِّي فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ - ایک دن آنحضرت نماز پڑھتے کھڑے تھے اتنے میں آپ کے دل میں کچھ خیال آیا منافق کیا کہنے لگے آپ کے دو دل ہیں (اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کی تکذیب کی)۔

أَلَا هَلْ مُشَمَّرٌ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا - دیکھو بہشت حاصل کرنے کے لئے کون مستعد ہوتا ہے (کمر باندھتا ہے اپنا کپڑا اٹھا کر) اس لئے کہ بہشت کی ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہے (کوئی نعمت یا کوئی دولت بہشت کا بدلہ نہیں ہو سکتی اگر ساری دنیا کا مال و اسباب جمع کریں تو بہشت کے ایک کوزے کی قیمت نہ ہوگا کیونکہ دنیا فانی ہے اور بہشت ہمیشہ باقی ہے)۔
فَكَانَ لِعُثْمَانَ مِنْهُ خَطَرٌ وَلِعَبْدِ الرَّحْمَنِ خَطَرٌ - حضرت عثمانؓ کو بھی اس میں حصہ ملا اور عبدالرحمن بن عوفؓ کو بھی (دونوں کو فائدہ ہوا)۔

إِنَّ هُنَالَا يَعْنِي الْمَجُوسَ قَدْ أَخْطَرُوا لَكُمْ رِثَةً وَ مَتَاعًا وَ أَخْطَرْتُمْ الْإِسْلَامَ فَنَافِحُوا عَنْ دِينِكُمْ - ان پارسوں نے تمہارے پاس مٹیریل مال و اسباب (دنیا کا) گرو رکھا اور تم نے اپنا دین اسلام ان کے پاس گرو کر دیا تو اپنے دین کی حمایت کرو (اس کو بچاؤ مال و اسباب پر لات مارو)۔

جُرُّوا لَهُ الْخَطِيرَ مَا أَنْجَرُ - عمار کے لئے رسی کھینچو جہاں تک کھینچ سکے (یعنی جہاں تک ممکن ہو ان کی پیروی کرو)۔

إِنَّ أَغْظَمَ النَّاسِ قَدْرًا الَّذِي لَا يَرَى لِلدُّنْيَا خَطَرًا - سب لوگوں میں بڑی قدر والا وہ ہے جو دنیا کی کوئی

قدر نہ سمجھے (بلکہ دنیا کو حقیر اور بے حقیقت سمجھے دنیا داروں کی وقعت اس کی آنکھ میں بالکل نہ ہو سچے فقیر کی بھی پہچان یہی لکھی ہے کہ وہ دین دار عالموں اور درویشوں کی تو تعظیم و تکریم ان کے مرتبہ کے موافق کرے پر دنیا دار امیروں اور نوابوں کی طرف ذرا بھی اس سے زیادہ مخاطب نہ ہو جتنا عام محتاج لوگوں کی طرف ہوتا ہے نہ دنیا کی وجہ سے ان کی کچھ بھی تعظیم و تکریم اور خاطر داری کرے)۔

مَا أَجَلَ خَطَرُكُمْ - تمہارا درجہ کتنا بڑا ہے۔
مَا أَنَا وَمَا خَطَرِي - میں کیا اور میرا مرتبہ کیا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے میں کیا چیز ہوں)۔

لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ خَطَرٌ وَلَا لِصَالِحَتِهِنَّ - عورت کی قدر و منزلت نہیں ہے نہ اس کی جوان میں نیک بخت ہے اس کی قدر یہی سونا اور چاندی ہے۔

أَحَبُّ الْخَطَرِ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَيْنِ وَ أَبْغَضُ الْخَطَرِ فِي الطَّرُقَاتِ - اکڑ کر اتر کر ناز کے ساتھ چلنا جنگ کی صفوں میں عمدہ ہے اور رستوں میں اس طرح چلنا برا ہے۔

مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ وَلِلَّهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَخْطُرُ بَيْنَ قَبَاطِي مِنْ نُورٍ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات اللہ کی راہ میں اور اللہ کے واسطے کرے گا (نہ دنیا کی غرض سے) وہ قیامت کے دن نور کے سفید کپڑوں میں اتراتا ہوا اور مٹکتا ہوا آئے گا۔

الْخَطَرَاتُ لَا تَحْذُهُ - اللہ تعالیٰ کو خطرے اور خیالات نہیں گھیر سکتے وہم بھی نہیں گھیر سکتا (بلکہ اس کی شان یہ ہے اے برتر از خیال و قیاس گمان و وہم۔ وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم)۔

أَوْ خَطَرَ بِهَا مَنِيَّ خَطَرَاتٍ - یا جو میرے دل میں اس کے سبب سے وسوسے گزرے۔

خَاطَرَ بِنَفْسِهِ - اپنی جان کو بلاکت میں ڈالا یا اپنی رائے پر نازاں ہوا جیسے اسْتَبَدَّ بِرَأْيِهِ بس اپنی عقل پر چلا۔

بَنَسَ الْخَطَرُ لِمَنْ خَاطَرَ اللَّهَ - اس شخص کے لئے بڑا خطرہ ہے جس نے اللہ کے مقابلہ میں اپنی تئیں خطرے میں ڈالا (شرک اور کفر میں مبتلا ہوا اس کی عبادت سے غافل رہا) - رَجُلٌ خَطِيرٌ - شریف اور مرتبہ والا آدمی -

خَطَرٌ - قدر اور منزلت -

خَطْرَفَةٌ - جلدی چلنا، یا قدم بڑھا کر رکھنا، مارنا، لٹک

جانا -

وَ اِنَّ الْاِنْدَالَاتِ وَ التَّخَطُّوفِ مِنَ الْاِنْفِخَامِ وَ التَّكْلُفِ - سیدھے چلے جانا بڑے بڑے قدم رکھ کر یا حد سے گذر کر اپنے تئیں آفت میں جھونکنا اور تکلیف میں ڈالنا ہے - عرب لوگ کہتے ہیں -

تَخَطُّوفُ الشَّيْءِ - جب کوئی اس سے بڑھ جائے گذر جائے - جوہری نے کہا -

خَطَرَفُ الْبَعِيرِ - طائے معجمہ سے ایک لغت ہے خَذَرَفَ میں اس کا معنی جلدی جلدی چلا بڑے بڑے قدم رکھ کر -

خَطٌّ - لکھنا، جماع کرنا، تھوڑا کھانا، نشان کرنا، سبزہ رخسارے پر آنا کھودنا -

تَخْطِيطٌ - لکیریں کرنا، تھوڑا کھانا -

اِخْتِطَاطٌ - سبزہ گالوں پر آنا، لکیریں پڑنا -

خَاطٌ - جادوگر رمال کیونکہ وہ لکیریں کرتا ہے -

كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَاَفَقَ خَطَّهُ عِلْمٌ مِثْلَ عِلْمِهِ - دوسری روایت میں یوں ہے: فَمَنْ وَاَفَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ - پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (حضرت ادریس یا حضرت دانیال علیہما السلام) لکیریں کیا کرتے (یعنی ریت میں اس لئے اس علم کو علم رمل کہتے ہیں) اب جو کوئی ان کی طرح لکیریں کرے تو وہ ان کی طرح (آئندہ ہونے والی بات) جان لے گا یا اس کی لکیریں صحیح ہوں گی (لیکن ان کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں رہا اور یہ علم دنیا سے اٹھ گیا اس لئے ہم کو ایسا کرنا جائز نہیں - حربی نے کہا یہ علم بھی کہانت کی ایک قسم ہے جو ہماری شریعت میں حرام ہوگئی - ابن اثیر نے کہا علم رمل تو

ایک مشہور علم ہے (جیسے علم تفسیر اور جفر) اور لوگوں نے اس علم میں متعدد کتابیں لکھی ہیں جو اب تک موجود ہیں اور اکثر اس علم سے دل کی بات پہچان لیتے ہیں اور دوسری ہونے والی باتیں اور ان کا پہچانا ٹھیک ہوتا ہے ابن عباسؓ نے کہا خط سے حدیث میں مراد یہ ہے عربوں میں جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے وہ یہ تھا کہ کوئی بھی حاجت والا آتا اور اس علم والے کے سامنے شرینی کے طور پر کچھ رکھتا (نقد یا جنس) وہ کہتا بیٹھ میں تیرے لئے لکیریں کرتا ہوں پھر ایک لڑکا سلائی لے کر آتا اور نرم زمین میں بے گنتی جلدی جلدی لکیریں کرتا پھر ان کو ایک سرے سے مٹا شروع کرتا اگر اخیر میں دو لکیریں رہ جاتیں تو یہ علامت اس کی ہوتی تھی کہ حاجت والا اپنے مطلب میں کامیاب ہوگا، اگر ایک لکیر رہ جاتی تو یہ ناکامی کی علامت ہوتی -

میں :- کہتا ہوں فال کھولنا بھی اسی قسم میں سے جیسے ہمارے زمانہ کے ملا اور درویش جاہلوں کو ٹھگ کر ان کے لئے فال کھولتے ہیں کہیں خانوں پر ان سے انگلیاں رکھواتے ہیں کہیں لکیریں کرواتے ہیں کہیں قرآن میں کہیں دیوان حافظ میں فال دیکھتے ہیں اور شیعوں نے جو استخارہ تسبیح پر نکالا ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے اس لئے کہ اخیر میں دو دودانے اسقاط کرتے جاتے ہیں اگر ایک دانہ رہ جاتا ہے تو کہتے ہیں استخارہ اچھا آیا اور اگر دورہ جاتے ہیں تو کہتے ہیں اس کا انجام اچھا نہ ہوگا، اسی طرح بعض شیعہ ذات الرقاق کا استخارہ کرتے ہیں، پرچوں پر فعل لا تفعل کہتے ہیں یہ اس کے مشابہ ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ تیروں پر فال کھولا کرتے، بہر حال ہماری شریعت میں یہ سب فعل لغو کر دیئے گئے اور جفر، نجوم، رمل اور فال ان سب علموں کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا حرام کر دیا گیا اور اصل یہ ہے کہ یہ سب علم بے کار ہیں کیونکہ ان سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یقینی نہیں ہوتی اور اکثر غلط نکلتی ہے اور صاحب نہایہ کا یہ کہنا کہ اکثر ٹھیک نکلتی ہے بالکل ٹھیک نہیں ہے میں نے جفر، نجوم اور رمل والوں کا اکثر امتحان لیا ہے اور ان کی باتوں کو بالکل جھوٹ پایا ہے، ایک بڑے رمال صاحب جن کو لوگ بے نظیر جانتے تھے اور دل کی بات بتلا دینے کا دعویٰ

انھوں نے تم پر ایک بھلائی کی بات پیش کی ہے تو اس کو مان لو۔
 إِنَّهُ وَرَثَ النِّسَاءِ خِطَطُهُنَّ دُونَ الرِّجَالِ۔
 آنحضرتؐ نے عورتوں کو جداگانہ اور خاص مقطعے دیئے (زمین کے ٹکڑے جن پر نشان کر دیئے گئے تھے) ان میں مردوں کی مداخلت نہیں رکھی۔ یہ جمع ہے خطہ بکسرہ خاکی۔ یعنی مقطم جس کے حدود پر خط کر دیا جاتا ہے۔

خَطُّ الْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ۔ بصرے اور کوفہ کی حدود۔
 فَأَخَذَ خَطِيًّا۔ پھر اس نے ایک خط کا برچھ لیا۔

خَطٌّ۔ وہ کنارہ سمند کا جو عمان اور بحرین کے پاس ہے وہاں برچھے اچھے بنتے ہیں۔ شرح السنہ میں ہے کہ اصل میں برچھے ہند کے ملک میں اچھے ہوتے ہیں لیکن ہندوستان کے سوداگر لوگ انہیں خط پر لاتے جو عرب کا بندر ہے وہاں سے عرب کے سارے ملکوں میں جاتے۔

حَتَّى سَمِعَ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ۔ یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی۔ غطیط اور غطیط دونوں کے معنی قریب قریب ہیں سونے میں جو آواز نکلتی ہے۔

خَطُّ اللَّهِ نَوْءٌ هَا۔ اللہ اس کی کارتی سوکھی کرے اصل میں یہ غطیط ہے ماخوذ ہے غطیطہ اس زمین کو کہتے ہیں جو ایسی دو زمینوں کے درمیان واقع ہو جن پر بارش ہو اور اس پر بارش نہ ہو۔

نَرَعَى الْخَطَائِطَ وَنَرُدُّ الْمَطَائِطَ۔ ہم خالی زمینوں پر جن پر بارش نہیں ہوئی تھی چرار ہے تھے یا راستوں میں چرار ہے تھے اور پانی کے کنٹوں پر چرار ہے تھے (یعنی پلار ہے تھے)۔

فِي الْأَرْضِ الْخَامِسَةِ حَيَّاتٌ كَسَلَسِلِ الرَّمْلِ وَكَالْخَائِطِ بَيْنَ الشَّقَائِقِ۔ پانچویں زمین میں اتنے اتنے لمبے سانپ ہیں جیسے ریتی کی زنجریں ہوتی ہیں اور جیسے پہاڑوں کی شکاف میں رستے ہوتے ہیں۔

فَخَطَطْتُ بِزُجْجِ الْأَرْضِ۔ میں نے برچھے کے نیچے کی طرف جو لوہا لگا رہتا ہے اس سے زمین پر لکیر کی یعنی اس کو زمین پر لگا دیا اور اوپر کی انی ہاتھ میں چھپالی تاکہ کسی کو برچھ کی چمک نہ دکھائی دے دوسری روایت میں فحططت ہے جائے

کرتے تھے جلسہ عام میں بڑے ذلیل اور خوار ہوئے اور میرے دل کی بات نہ بتلا سکے ہمارے زمانہ میں تو کوئی شخص ابن صیاد کے رتبہ کا بھی نظر نہیں آیا جس نے آنحضرتؐ کے دل کی بات کچھ لگتی لگاتی تو بتلا دی تھی اور کہہ دیا تھا ہوا لدخ اور یہی وجہ ہے کہ حکماء نے ان علموں کو یعنی جفر، نجوم اور رمل وغیرہ کو حکمت سے خارج کر دیا ہے کیونکہ یہ علم درحقیقت علم نہیں ہیں بلکہ نرے ڈبونگ ہیں اور ہماری شریعت میں جس استخارے کی اصل ہے وہ یہی ہے جو حصن حصین میں منقول ہے کہ دعا پڑھ کر سورہ ہے اللہ تعالیٰ اس کو کسی نہ کسی طرح بتلا دے گا یا اگر وہ کام اس کے حق میں اچھا ہے تو اس کی توفیق دے گا ورنہ روک دے گا اس مقام پر یہ بھی جان لینا چاہئے کہ علم نجوم جس کا سیکھنا حرام ہے وہ علم ہے جس سے آئندہ ہونے والی باتیں معلوم ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے باقی رہا ستاروں کا علم جس سے جہاز رانی کی جاتی ہے اور راستہ پہچانا جاتا ہے اس کا سیکھنا جائز بلکہ ضروری ہے۔

ذَهَبَ بِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَدَعَا بِطَعَامٍ قَلِيلٍ فَجَعَلْتُ أُخْطِطُ لِيَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (عبداللہ ابن انیس کہتے ہیں) آنحضرتؐ مجھ کو اپنے گھر پر لے گئے اور تھوڑا سا کھانا منگوایا (اس وقت وہی موجود ہوگا) میں کھانے میں لکیریں کرتا رہا میرا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ سیر ہو جائیں (اس لئے ظاہر میں لکیریں کر کے آنحضرتؐ کو یہ دکھاتا کہ میں کھا رہا ہوں)۔

أَيْلَامُ ابْنِ هَذِهِ أَنْ يَفْصِلَ الْخُطَّةَ۔ کیا اس کا بیٹا اس کام پر ملامت کیا جائے گا کہ جب اس کو کوئی حادثہ پیش آئے (کوئی مشکل مقدمہ) تو وہ اس کا فیصلہ کرے خطہ بضمہ خا حال کام، مقدمہ اور رائے۔

لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا۔ یہ قریش کے کافر مجھ سے جب کسی ایسے امر کی درخواست کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی تعظیم ہو (مثلاً خانہ کعبہ کی یا حرم کی) تو میں ان کی درخواست منظور کر لوں گا۔

إِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةٌ رُشِدٌ فَأَقْبِلُوا۔ دیکھو

حطی سے تو ترجمہ یوں ہوگا میں نے اس کے نیچے کا لوہا زمین سے لگا دیا (تاکہ برچھ نیچا رہے اور کسی کو دور سے نظر نہ آئے۔)

خَطَّ خَطَطًا - آنحضرتؐ نے کئی لکیریں کیں۔

إِذَا اخْطَأَ الْقَاضِي فِيهِنَّ خُطَّةً - جب قاضی ان میں سے کوئی خصلت چھوڑ دے۔

خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے زمین پر لکیریں کیں (یعنی ہمارے سمجھانے کے لئے)۔

فَخَطَّ لِي مَسْجِدًا - آپ میرے لئے مسجد کا مقام معین کر دیجئے (اس پر نشان کر دیجئے تاکہ میں ہمیشہ وہیں نماز پڑھا کروں) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے)۔

يَخْطُ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ - آپ اپنے پاؤں سے زمین پر لکیر کر رہے تھے۔ (ناطاتی کی وجہ سے ان کو اٹھا نہیں سکتے تھے نہ ان پر زور دے سکتے تھے بلکہ دو صاحبوں پر آپ ٹیکا دے ہوئے مشکل سے چلے تو پاؤں آپ کے زمین پر گھسٹ رہے تھے وہ دونوں صاحب حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ تھے یہ مرض موت کا ذکر ہے)۔

لَا صُورَةَ وَلَا تَخْطِيطَ وَلَا تَحْدِيدَ - اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت نہیں (یعنی مخلوقات کی طرح کوئی معین صورت نہیں بلکہ جس صورت میں چاہے وہ جلوہ کر سکتا ہے) نہ اس میں خط ہیں (یعنی اضلاع جیسے جسم میں ہوتے ہیں) نہ اس میں حدیں ہیں (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں میں ہے اہل سنت کی کتابوں میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جس سے صورت یا خط یا حد کی نفی نکلتی ہو بلکہ کئی حدیثوں میں صورت کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کیا گیا ہے)۔

إِنَّ قَوْمًا يَصِفُونَ اللَّهَ بِالصُّورَةِ وَالتَّخْطِيطِ - بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے صورت اور خطوط ثابت کرتے ہیں۔

مَسْجِدُ الْكُوفَةِ خُطَّةُ آدَمَ - کوفہ کی مسجد آدمؑ کی نشان

کی ہوئی ہے۔ یا خُطَّةُ آدَمَ یعنی آدمؑ نے اس کا نشان کیا تھا۔
خَطَفَ - اچک لے جانا۔

خَطَفَانِ - جلدی چلنا۔

اِخْتِطَافٌ - بمعنی خطف۔

اِخْطَفْتُهُ الْحُمَى - اس کا بخار جاتا رہا۔

لَيَسْنِهِنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ أَبْصَارِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ - لوگ اپنی نگاہیں نماز میں اوپر اٹھانے سے باز رہیں (یعنی نماز میں آسمان کی طرف نہ دیکھیں) ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی۔ (اندھے بن جائیں گے)۔

إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطِفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا - اگر تم دیکھو کہ ہمارا گوشت پرندے اچک اچک لے جا رہے ہیں (یعنی ہم مارے جائیں اور پرندے ہمارا گوشت اڑائیں) جب بھی تم اپنی اس جگہ سے نہ سرکنا (یہ آپؐ نے عبد اللہ بن جبیر اور ان کے ساتھیوں سے احد کے دن فرمایا) ایک روایت میں تَخْطِفُنَا ہے ایک میں تَخْطِفُنَا ہے۔

فَخَطَفَتْ رِدَائَهُ - ان گنواروں نے یا درخت نے آپؐ کی چادر اچک لی۔

إِذَا يَخْطِفُكُمُ النَّاسُ - اس وقت تو لوگ تم کو اچک لے جائیں گے (تم پر ہجوم ہوگا)۔

تَخْطِفُ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ - ان کے عملوں کے موافق لوگوں کو اچک لیں گے (آگے اس کی تفصیل ہے کہ کافر تو کٹ کر دوزخ میں گر پڑے گا ہلاک ہوگا اور گناہ گار کوئی پھل چھلا کر بچ کر جائے گا، کوئی دوزخ میں گر پڑے گا پھر وہاں سے نجات پائے گا)۔

فَإِنَّ لِلْجَنِّ انْتِشَارًا وَخُطْفَةً - اس وقت جنات پھیل پڑتے ہیں اور (جو پائیں وہ) اچک لے جاتے ہیں۔

يَخْطِفُهَا الْجِنُّ - اس کو جن اچک لیتا ہے۔ (فرشتوں سے سن کر بھاگ آتا ہے)۔

يَخْطِفُونَ السَّمْعَ - سنی ہوئی بات اڑا لیتے ہیں۔

نَهَى عَنِ الْمُجْتَمَةِ وَالْخُطْفَةِ - آنحضرتؐ نے اس

جانور کے کھانے سے منع کیا جس کو نشانہ بنایا ہو (اس کو ایک مقام پر باندھ کر لٹکایا ہو لوگ اس پر تیروں یا گولیوں کا نشانہ لگائیں) اسی طرح اس گوشت کے کھانے سے جو زندہ جانور کے بدن سے کاٹ لیا گیا ہو (جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اونٹ کا کوبان یا دبے کی چکتی کاٹ کر کھایا کرتے، بعض نے کہا خُطْفَہ سے یہ مراد ہے کہ بھیڑ یا جو جانور کا کوئی عضو کاٹ کر لے گیا ہو پھر لوگ اس کو پالیں تو اس کے کھانے سے منع فرمایا)۔

لَا تُحَرِّمُ الْخُطْفَةَ وَالْخُطْفَتَانِ - جیسے لا تحرم المصّة والمصتان ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی (یعنی رضاع کی حرمت)۔

فَجَحَّشْتُهُ وَجَعَلْتُهُ خَطِيفَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ام سلیمؓ نے جو کو کوٹا اور اس کا ہریہ آنحضرتؐ کے لئے بنایا۔ (خطیفہ دودھ آٹا ملا کر بنایا جاتا ہے گاڑھا گاڑھا لوگ اس کو چاٹ چاٹ کر کھاتے ہیں)۔

فَإِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ فِيهَا خَطِيفَةٌ وَ مِلْبَنَةٌ - ان کے سامنے ایک پیالہ رکھا تھا اس میں خطیفہ تھا اور ایک چمچ۔

نَفَقْتُكَ رِيَاءً وَ سُمْعَةً لِلْخُطَافِ - جو تو دکھلانے اور لوگوں کے سنانے کو (اپنی ناموری اور شہرت کے لئے) خرچ کرے وہ شیطان کے لئے ہے (اس میں کچھ ثواب نہ ہوگا شیطان کو خُطَاف اس لئے کہتے ہیں کہ وہ فرشتوں کی بات اچک لیتا ہے۔ بعض نے خطاف بضمہ خا روایت کیا ہے تو یہ خاطف کی جمع ہوگا اور خطاف کوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

لَآ اَكُوْنَ نَفَضْتُ يَدِي مِنْ قُبُورِ بَنِي اَحَبِّ اِلَيَّ مَنْ اَنْ يَقَعَ مِنْ بَيْضِ الْخُطَافِ فَيَنْكَسِرَ - اگر میں اپنے بیٹوں کو قبروں میں گاڑ کر ہاتھ جھٹکوں تو یہ مجھ کو اس سے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خطاف کے انڈے اوپر سے گر کر ٹوٹ جائیں (خطاف ایک چڑیا ہے کالے رنگ کی یہ عبداللہ بن مسعودؓ نے رحم اور شفقت کی راہ سے کہا)۔

فِيهِ خَطَاطِيفٌ وَ كَلَالِيْبٌ - وہاں آنکڑے اور کوڑے ہوں گے (میڑھے منہ کے جو گناہ گناروں اور کافروں کو گھسیٹ لیں گے)۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ الْخُطَافِ - آپ نے خطاف کے مارنے سے منع فرمایا، مجمع البحرین میں ہے کہ خطاف بہ ضمہ خا و تشدید ط ایک مشہور چڑیا ہے جس کو زوار البند کہتے ہیں اور عصفور الجنة بھی، یہ چڑیا دور دراز سفر کرتی ہے اس لئے کہ آدمیوں کے پاس رہنا چاہتی ہے۔ حیوة الحيوان میں ہے کہ حضرت آدم جب جنت سے نکالے گئے تو ان کو وحشت ہوئی اللہ نے خطاف کو بھیجا وہ ان کے پاس رہنے لگی ان کی وحشت دور کرنے کے لئے۔

تَسْبِيحُ الْخُطَافِ قِرَاءَتُهُ الْحَمْدُ - خطاف سورۃ فاتحہ پڑھتی ہے یہی اس کی تسبیح ہے۔

خَطَلٌ - بڑبڑ کرنا، بیہودہ بہت باتیں کرنا۔

أَخْطَلٌ - بیہودہ بکا۔

تَخَطَّلٌ - اکڑ کر چلا۔

خَاطِلٌ - بہ معنی باطل ہے۔

فَوَرَّكِبَ بِهِمُ الزَّلَّلُ وَ زَيْنَ لَهُمُ الْخَطَلُ - ان کے ساتھ غلطی پر سوار ہوا اور بیہودہ بات کو ان کے لئے اچھا بتلایا۔

خَطَلَاءٌ - لمبی چھاتیوں والی عورت۔

أُذُنٌ خَطَلَاءٌ - لٹکا ہوا کان۔

خَطِلٌ - احمق بے وقوف - ایسے ہی ذوالخطل۔

خَطْمٌ - ناک پر مارنا۔

خِطَامٌ - مہار جو ناک میں ڈالی جاتی ہے۔

تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا عَصَا مُوسَى وَ خَاتَمُ

سُلَيْمَانَ فَتُجَلَّى وَجْهُ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا وَ تَخْتِمُ أَنْفَ

الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ - (قیامت کے قریب) ایک جانور زمین

میں سے نکلے گا (وہ ایک فرشتہ ہوگا بہ صورت جانور کے) اس

کے ساتھ حضرت موسیٰ کی لاٹھی ہوگی اور حضرت سلیمان کی مہر وہ

کیا کرے گا مومن کا منہ تو لاٹھی سے روشن کر دے گا اور کافر کے

ناک پر لکیر کر دے گا (یعنی نشان کر دے گا) یہ خَطَمْتُ الْبَغِيرِ

سے ہے یعنی میں نے اونٹ پر نشان کیا ناک سے لے کر ایک

رخسارے تک خط کر دیا)۔

تَأْتِي الدَّابَّةُ الْمُؤْمِنَ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ تَأْتِي

الْكَافِرَ فَتُخَطِّمُهُ - وہ جانور (دابة الارض) مسلمان کے

پاس آئے گا تو اس کو سلام کرے گا اور کافر کے پاس آ کر اس کے منہ پر نشان کر دے گا۔

وَأَمَّا الْكَافِرُ فَتَخْطُمُهُ بِمِثْلِ الْخُحِّ الْأَسْوَدِ - لیکن کافر اس کے ناک پر کالے کوئلہ کی طرح نشان کر دے گا۔

فَخْطَمَ لَهُ الْخُرَّاءُ دُونَهَا - پھر ایک اور خطام اس پر ڈال دے گا۔ نہایہ میں ہے کہ خطام اس رسی کو کہتے ہیں جو چھال یا بال سے بنائی جاتی ہے اس کے ایک کنارے کو چھلہ کی طرح کر کے دوسرا کنارہ اس میں باندھ دیتے ہیں وہ حلقہ کی طرح ہو جاتی ہے پھر وہ اونٹ کی ناک پر موڑ کر رکھ دی جاتی ہے لیکن وہ لمبی ڈوری باریک جو اونٹ کی ناک میں ڈالی جاتی ہے اس کو زمام کہتے ہیں۔

يُبْعَثُ اللَّهُ مِنْ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ سَبْعِينَ أَلْفًا هُمْ خِيَارُ مَنْ يُنَحِّتُ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدْرُ - اللہ تعالیٰ بقیع غرقہ (مدینہ کے قبرستان) میں سے ستر ہزار ایسے آدمیوں کو اٹھائے گا جو ان سب لوگوں میں بہتر ہوں گے جن کے ناک پر سے مٹی سر کے گی (یعنی زمین پھٹ کر وہ اس میں سے نکلیں گے)۔

مِنْ خَطْمِهَا - اس کی ناک سے۔

لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ وَثَوْبُهُ عَلَى أَنْفِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ خَطْمُ الشَّيْطَانِ - کوئی شخص ناک پر کپڑا رکھ کر نماز نہ پڑھے یہ شیطان کی خطام ہے۔

لَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ عُمَرُ لَا يُكْفَنُ إِلَّا فِيْمَا أَوْصَى بِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا وَصَّيْتُ الْخُحَّ عَلَى أَنْفِنَا - جب ابو بکر صدیق کی وفات ہو گئی تو حضرت عمرؓ نے کہا خدا کی قسم ان کو وہی کفن دیا جائے گا جس کی انھوں نے وصیت کی ہے (انھوں نے مرتے وقت کہا تھا کہ مجھ کو میرے دو پرانے کپڑوں میں کفن دے دینا اور نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو دے دینا کیونکہ مردے کے بہ نسبت زندے کو نئے کپڑے کی زیادہ حاجت ہے) یہ سن کر عائشہؓ نے کہا خدا کی قسم ہماری ناکوں پر ابھی نکیلیں (مہاریں) نہیں ڈالی گئیں ہیں۔ (یعنی تم ہمارے کچھ مالک نہیں بن گئے ہو کہ ہم ہر بات تمہاری مان لیں)۔

مَا تَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ إِلَّا وَ أَنَا أَخْطُمُهَا - میں جب کوئی بات کرتا تو بڑی مضبوطی کے ساتھ (خوب احتیاط سے ایسا

نہ ہو مجھ سے غلطی ہو جائے)۔

خَبَأْتُ لَكُمْ خَطْمَ شَاةٍ - میں نے تمہارے لئے بکری کی ایک سری چھپا رکھی ہے (اصل میں خطم کا معنی پرندے کی چونچ اور ہر جانور کی ناک اور منہ کا آگے کا حصہ)۔

شَغَلْنِي عَنْكَ خَطْمٌ - مجھے ایک اہم کام نے مشغول رکھا (میں جلدی سے تیرے پاس نہ آ سکا) بعض نے کہا خطم کا معنی روکنا یعنی ایک کام نے مجھ کو روک رکھا تھا۔

كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخُطْمِي - آنحضرتؐ اپنا سر خطمی سے دھوتے تھے (خطمی ایک مشہور نبات ہے جس کا پھول سرخ ہوتا ہے اور کبھی سفید بھی ہوتا ہے)۔

وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَنِزِي بِذَلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ - اور آپؐ جنبی ہوتے اس پر اکتفا کرتے یعنی اس پانی پر جس سے خطمی دھوتے اور جنابت کے غسل کی نیت کر لیتے اب خاص غسل کے لئے پھر دوسرا پانی سر پر نہ ڈالتے (جیسے بعض لوگوں کو عادت ہے کہ سر کی کھلی یا خطمی دھو کر پھر غسل کی نیت سے علیحدہ سر پر پانی ڈالتے ہیں)۔

بِخُطْمِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ - نکیل تھامی یا باگ (راوی کو شک ہے)۔

أَحْبَسُ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ خُطْمِ الْجَبَلِ - ابوسفیان کو وہاں کھڑا کرو جہاں پہاڑ کی بنی ختم ہوئی ہے (یعنی کنارے پر) ایک روایت میں خطم الجبل حائے حطی سے جیسے اوپر گزر چکا ہے ایک روایت میں عِنْدَ خُطْمِ الْخَيْلِ ہے۔ یعنی جہاں سواروں کی ٹڈ بھیر ہوتی ہے)۔

قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ - اس کی ناک پر نشان ہو گیا ایک روایت میں خطم أنفہ ہے حائے حطی سے تو معنی یہ ہوگا اس کی ناک ٹوٹ گئی۔

غَسَلَ الرَّأْسَ بِالْخُطْمِي يَنْفَى الْفَقْرَ - خطمی سے سرد ہونا محتاجی کو دور کرتا ہے۔

كَانَ خِطَامُ جَمَلِهِ لَيْفًا - آنحضرتؐ کے اونٹ کی نکیل کھجور کے چھال کی تھی۔

تَوَفَّى عُفَيْرٌ سَاعَةً قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ قَطْعَ

خیرات میں جلدی کرو اس لئے کہ بلا خیرات سے آگے نہیں بڑھ سکتی (اس کو لاگاہ نہیں سکتی)۔

قَصَرَ اللَّهُ خَطْوَكَ - اللہ تیری چال کم کر دے۔
يَخْطُو فِي مَشْيِهِ - اپنی چال میں اترارہا تھا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الظَّاءِ

خُطُو - ٹھوس ہونا۔

لَحْمُهُ خَطَا بَظًا - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اس کا گوشت ٹھوس ہے (یعنی لگتا ہوا تھل تھل نہیں ہے)۔
خَاظِي الْبُضِيع - ٹھوس گوشت والی (یہ سجاج کی صفت ہے جو میلہ کذاب کی جو رو تھی اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا آخر کو میلہ سے شادی کر لی اور دونوں کا جوڑ ہو گیا اس کی حکایت مشہور ہے)۔

فَرَسٌ خَطَبَ بَظًا - گھٹے ہوئے گوشت کا گھوڑا۔
اِمْرَاةٌ خَطِيَّةٌ بَظِيَّةٌ - عورت گھٹی ہوئی بدن کی۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْفَاءِ

خُفُوْتُ - ٹھہر جانا، تھم جانا، خاموش ہو جانا، ناگہاں مر جانا۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَافِتِ الزُّرْعِ يَمِيلُ مَرَّةً وَ يَعْتَدِلُ أُخْرَى - ایک روایت میں كَمَثَلِ خَافِتِ الزُّرْعِ ہے ایک میں خَامَةِ الزُّرْعِ ہے یعنی مومن کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جو ابھی چھوٹی اور کمزور ہو (لمبی اور پختہ نہ ہوئی ہو) وہ کبھی جھک جاتی ہے (جب زور کی آندھی چلتی ہے یا پانی نہیں ملتا) پھر سیدھی ہو جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن پر دنیا کی آفتیں اور مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ ان کو جھیل لیتا ہے اور صبر کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور وہ خوش و خرم ہو جاتا ہے برخلاف کافر اور بے ایمان کے وہ کیا کرتا ہے کہ جہاں سخت مصیبت آئی بس اپنی جان کھو بیٹھتا ہے خود کشی کر لیتا ہے)۔

نَوْمُ الْمُؤْمِنِ سُبَاتٌ وَ سَمْعُهُ خَفَاتٌ - مومن کا سونا

خِطَامُهُ ثُمَّ مَرَّ يَرْكُضُ حَتَّى اتَى بِرَبْنِي خُطْمَةً بِقُبَا فَرَمَى بِنَفْسِهِ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهُ - جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی سواری کا گدھا جس کو عفیر کہتے تھے اپنی خطام تڑا کر دوڑتا ہوا بھاگا اور بیر خطمہ پر جو قبا میں ہے اپنے تئیں ڈال دیا وہیں اس کی قبر ہو گئی خطمہ انصار کا ایک خاندان ہے عبداللہ بن مالک بن اوس کی اولاد۔

مَخْطُمٌ يَامَخْطُمُ - آدمی کی ناک۔

خَطُو - پاؤں کھول کر چلنا۔ دور کرنا۔

تَخْطِيَّةٌ - کسی کو خطا وار بنانا، دور کرنا۔

تَخْطِيٌّ - پھاندنا، تجاوز کرنا۔

خُطْوَةٌ - دو قدم کا درمیانی فاصلہ۔ خُطَوَاتٌ اور خُطَوَاتٌ اور خُطَوَاتٌ جمع۔

خُطْوَةٌ - بمعنی خُطْرَةٌ اور ایک بار قدم اٹھانا اور پیمائش کے حساب میں خطوہ چھ قدم کا ہوتا ہے۔

رَأَى رَجُلًا يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ - ایک شخص کو دیکھا جو لوگوں کی گردنیں پھاند رہا تھا (یعنی ان کی گردنیں دو قدم کے بیچ میں کرتا پھاند جاتا)۔

وَ كَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ - اور مسجدوں کی طرف بہت قدم اٹھانا۔

خُطَوَاتُ الشَّيْطَانِ - شیطان کی راہیں اس کے مذہب اور طریقے، کرمانی نے کہا امام کو جمعہ کے دن گردنیں پھاندنا درست ہے اسی طرح اس شخص کو جس کو کوئی جگہ بدون گردنیں پھاندے خالی نہ ملے کیونکہ یہ لوگوں کا قصور ہے کہ انھوں نے اپنے آگے خالی جگہ چھوڑ کر پیچھے کی جگہ بھر لیں اور سنت یہ ہے کہ شروع سے صفیں پوری بھرتے ہوئے آگے اور کوئی جگہ خالی نہ چھوڑے تاکہ بعد میں آنے والے کو پھاندنے کی ضرورت ہی نہ پڑے (کرمانی نے کہا یہ فعل یعنی گردنیں پھاندنا مکروہ تحریمی ہے بعض نے کہا تزیہی)۔

لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً - کوئی قدم نہ اٹھائے گا۔

بَادِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا -

کیا ہے اونگھ ہے (اس کو غفلت کی نیند نہیں آتی) اور اس کا سننا آہستہ ہے (یعنی چپکے چپکے سے باتیں کرتا ہے نہ زور زور سے چلا کر)۔

سَمِعُهُ خَفَاتٌ وَفَهْمُهُ تَارَاتٌ - مسلمان کا سننا آہستہ ہے اور سمجھنا بار بار ہے (ہر ایک معاملہ سے اس کو سمجھ آتی جاتی ہے)۔

رُبَّمَا خَفَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْآنِهِ وَرُبَّمَا جَهَرَ - آنحضرتؐ کبھی تو آہستہ قرأت کرتے اور کبھی پکار کر۔

أَنْزَلْتُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا فِي الدُّعَاءِ - یہ آیت کہ صلوٰۃ میں نہ پکار نہ آہستہ پڑھ دعا کے باب میں اتری ہے (یعنی دعا بیچ کی آواز سے کیا کرنے بالکل آہستہ نہ بہت زور سے چلا کر بعض نے کہا مراد نماز کی قرأت ہے)۔

كَانَ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُخَافَتَةً - (جنارے کی نماز میں سورہ فاتحہ آہستہ سے پڑھتے تھے)۔

نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ كَاذٍ يَمُوتُ تَخَافَتًا - میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ خاموشی کے ساتھ مرنے کے قریب تھا۔ تَخَافَتٌ - کا معنی بہ تکلف اپنے تئیں خاموش کرنا بے قراری نہ کرنا۔

خَفَتَ فَصَارَ كَالْفَرُخِ - بالکل ناتوان چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔

خُفُوْتُ أَطْرَافِي - میرے اعضا کا سکون۔ مَاتَ خُفَاتًا مِّنَ الْهُوْلِ - ہول کے مارے ناگہانی مر گیا۔

خَفُجٌ - جماع کرنا، تھکن سے پنڈلی کا بیمار ہو جانا۔ خَفُجٌ - اونٹ کی ایک بیماری ہے۔

فَإِذَا هُوَ يَرَى التُّيُوءَ مِنْ تَنَبُّ عَلَى الْغَنَمِ خَافِجَةً - وہ کیا دیکھتا ہے بکرے بکریوں پر چڑھ رہے ہیں آواز کر رہے ہیں ابن اثیر نے کہا جافجۃ بھی ہو سکتا ہے۔

میں :- کہتا ہوں خج کے معنی فح اور تکبر کے آئے ہیں اسی

سے ہے جَفَاحٌ بہ معنی متکبر اور مغرور۔

خَفَرٌ - پناہ دینا، حفاظت کرنا، بچانا، عہد شکنی کرنا، دغا کرنا، عہد پورا کرنا۔

خَفَرٌ اور خَفَارَةٌ - شرم کرنا۔

خَفِيرٌ - حامی اور بچانے والا راستہ میں نگہبانی کرنے والا اب تک عرب میں قاعدہ ہے کہ مسافر اجرت دے کر حفاظت کے لئے ایک شخص کو اپنے ساتھ لیتا ہے جو اپنی سرحد سے بہ حفاظت اس کو پار کر دیتا ہے اس کو خفیر کہتے ہیں۔

خُفَارَةٌ اور خُفْرَةٌ اور خُفَارَةٌ - ذمہ لینا نگہبانی کا اقرار کرنا۔

إِخْفَارٌ - عہد شکنی کرنا، ذمہ توڑ ڈالنا۔

مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَإِنَّهُ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرَنَّ اللَّهُ فِي ذِمَّتِهِ - جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ (دن بھر) اللہ کی حمایت میں ہے تو اللہ کی حمایت مت توڑو (اس کو مت ستاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم کو سزا دے گا کیونکہ اس نے جس شخص کی حمایت کا ذمہ لیا تھا تم نے اس کو چھینا)۔

مَنْ ظَلَمَ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَدْ أَخْفَرَ اللَّهَ - جس شخص نے کسی مسلمان پر ظلم کیا (اس کا حق مارا اس کو ناحق ستایا) تو اس نے اللہ کا ذمہ توڑا (اللہ نے جس کو اپنی حفاظت میں لیا تھا اس کو چھیڑا اب اللہ اس سے ضرور بدلہ لے گا)۔

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي خَفَرَةِ اللَّهِ - جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے (اللہ ان کا نگہبان ہے)۔

الْدُّمُوعُ خَفَرُ الْعُيُونِ - آنسو آنکھوں کی پناہ ہیں (یعنی جب اللہ کے ڈر سے آنکھوں سے آنسو نکلیں تو آنکھیں دوزخ سے بچی رہیں گی)۔

حَيٌّ خَفِرٌ - حیا دار اور بہت شرم والا ہے۔

غَضُّ الْأَطْرَافِ وَخَفَرُ الْأَعْرَاضِ - نیچی نگاہ والیاں اپنی عزتیں بچانے کے لئے شرم کرنے والیاں - ایک روایت میں اعراض بہ کسرۃ ہمزہ ہے۔

ہونا، یارات کو دیکھنا دن کو نہ دیکھنا۔ اسی سے ہے خُفَّاش بہ معنی چگاڑ، چونکہ اس کو دن کو دکھائی نہیں دیتا رات کو دیکھتی ہے اور اُخْفَشُ تین نحو یوں کا لقب ہے اکبر اوسط اور اصغر۔

كَانَهُمْ مِعْزَىٰ مَطِيرَةٍ فِي خَفَشٍ - گویا وہ ناتواں بکریاں ہیں بارش میں (بارش اور سردی میں بکری بالکل سکڑ کر ضعیف اور ناتواں بن جاتی ہے)۔

قَاتَلَكَ اللَّهُ أُخْفِشَ الْعَيْنَيْنِ - (عبدالملک ابن مروان نے حجاج کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے چھوٹی آنکھوں والے۔ اُخْفِشُ اُخْفَشُ کی تصغیر ہے۔

خَفَضَ - آہستہ چلنا، جھکانا، ذلیل کرنا، اقامت کرنا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام خَافِضُ بھی ہے، یعنی بڑے بڑے گردن کشوں اور مغروروں کو نیچا دکھانے والا ذلیل کرنے والا۔

إِنَّ اللَّهَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَ يَرْفَعُهُ - اللہ تعالیٰ پلڑے کو جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے (جس کو چاہتا ہے بہت روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے)۔

يَرْفَعُ أَقْوَامًا وَ يَخْفِضُ آخَرِينَ - بعض لوگوں کا درجہ بلند کرتا ہے بعض کا کم کرتا ہے (کسی کو ترقی کسی کو تنزلی، کسی کو اقبال کسی کو ادبار)۔

فَرَفَعَ فِيهِ وَ خَفَضَ - آپ نے دجال کو کبھی بڑھایا کبھی گھٹایا (اس کے فتنہ اور فساد کو بڑا بیان کیا اور اس کی ذات کو ذلیل کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ نے دجال کا حال بیان کرتے وقت کبھی آواز کو بلند کیا کبھی آہستہ کیا یعنی پکار کر بیان فرماتے پھر آرام لینے کے لئے آہستہ گفتگو کرتے۔

فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَدِينَةَ بِهِشَ إِلَيْهِمُ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ يَبْكُونَ فِي وَجُوهِهِمْ فَأَخْفَضَهُمْ ذَلِكَ - جب بنی تمیم کے قاصد مدینہ میں داخل ہوئے تو عورتیں اور بچے ان کے سامنے روتے ہوئے پہنچے اس سے وہ نرم ہو گئے ابو موسیٰ نے کہا صحیح فَأَخْفَضَهُمْ ہے یعنی ان کو اس پر غصہ آیا۔

و رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ - اور آنحضرتؐ ان کو دھیمہ کر رہے تھے (ان کا غصہ

فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ - اللہ کی امان اور ذمہ کو نہ توڑو (اس میں خیانت نہ کرو)۔

يَخْرُجُ الْبَعِيرُ بِغَيْرِ خَفِيرٍ - اونٹ بغیر خفیر کے نکلے گا (راہ میں ایسا امن و امان ہوگا کہ خفیر کی ضرورت نہ رہے گی) خفیر وہ شخص جو رستہ میں حفاظت کا ذمہ لے کر قافلہ یا مسافر کے ساتھ نکلتا ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا۔

كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ - ہم کو برا معلوم ہوا کہ تمہارا ذمہ توڑیں تم نے جس کو پناہ دی ہے اس کو ستائیں۔

فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا - جس نے مسلمان کا ذمہ توڑا (مثلاً ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اور دوسرے مسلمان نے اس کو چھڑانا چاہا)۔

فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ - کیونکہ اگر تم اپنے موں کو توڑو (تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اللہ کا ذمہ توڑو۔ اس لئے جب کسی کافر کو امان دو تو یوں کہو میں نے تیرا ذمہ لیا اور یوں نہ کہو تو اللہ کے ذمہ میں ہے)۔

خَفَرَ - ذمہ توڑا۔

إِذَا خُفِرَتِ الذِّمَّةُ نُصِرَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ - جب ذمہ توڑا جائے (عہد شکنی کی جائے) تو مسلمانوں کے مقابلہ میں مشرکوں کی مدد ہوگی (اللہ ان کو غالب کر دے گا اور دغا باز مسلمان ذلیل و خوار ہوں گے۔ اس حدیث کا تجربہ متواتر ہو چکا ہے اور بح ۱۸۵ء میں جن مسلمانوں نے دغا سے نصاریٰ کو مارا، عہد کا خیال نہ کیا آخر وہ خود ذلیل و خوار اور دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے۔ نواب سراج الدولہ نے انگریزوں کے ساتھ عہد کر کے پھر ان کو دغا سے مار ڈالا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ملک و مال اور عزت سب برباد اور آج تک ان کی اولاد بھیک مانگتی پھرتی ہے)۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا يَكُونُ خَفِيرًا لِّي مِنْ نِقْمَتِهِ - سب تعریف اس پاک پروردگار کی ہے ایسی تعریف جو اس کے عذاب سے میری خفیر ہو (مجھ کو بچائے)۔

خَفَشَ - مارنا۔

خَفَشَ - ناتواں اور کمزور ہونا، آنکھ چھوٹی ہونا، بینائی کم

فرد کر رہے تھے)۔

إِذَا خَفَضْتُ فَأَشِمِّي - جب تو عورتوں کا ختنہ کرے تو تھوڑا سا کاٹ (کاٹنے میں مبالغہ مت کر) - خَفَضُ عورتوں کے لئے جیسے خَتَانِ مردوں کے لئے اور ختنہ کرنے والے کو خَافِضُ بھی کہتے ہیں۔

خَفِضِي عَلَيْكَ - ذرا اپنے تئیں سنبھال (اتنا رنج مت کر)۔

بِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَ يَرْفَعُ - اس کے ہاتھ میں ترازو ہے وہ جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے (کسی کو زیادہ دیتا ہے کسی کو کم جیسے تولنے والا ترازو کے پلڑے جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے)۔

خَفْتُ - يَخْفَةُ يَخْفَةً - ہلکا ہونا۔

إِنَّ بَيْنَ أَيْدِينَا عَقَبَةً كَنُودًا لَا يَجُوزُهَا إِلَّا الْمُخَفَّفُ - ہمارے سامنے ایک سخت اور دشوار گزار گھاٹی ہے اس کو وہی پار کرے گا جو ہلکا ہوگا (گناہوں کا بوجھ اس کے سر پر نہ ہوگا یا دنیا کا زیادہ ساز و سامان نہ رکھتا ہوگا)۔

نَجَا الْمُخَفَّفُونَ - جو لوگ ہلکے ہیں (دنیا کا زیادہ بکھیرا نہیں رکھتے) انھوں نے ہی چھٹکارا پایا۔ (کیونکہ ان کو حساب و کتاب کی دقت نہ ہوگی)۔

لَمَّا اسْتَخْلَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَزْعُمُ الْمُنَافِقُونَ أَنَّكَ اسْتَقْلَيْتَنِي وَ تَخَفَفْتَ مِنِّي - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غزوہ تبوک میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا (ان کو مدینہ میں چھوڑ گئے) تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ منافق لوگ کہتے ہیں آپ نے مجھ کو گراں سمجھا (اپنے ساتھ رکھنا آپ پر بار ہوا) آپ کو برا معلوم ہوا اس لئے آپ مجھ کو مدینہ میں چھوڑ کر) ہلکے اور سبکدوش ہو گئے (دوسری روایت میں یوں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں آپ نے فرمایا علی تم اس سے خوش نہیں ہو تم کو میرے ساتھ وہ نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی

جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو کوہ طور کو جاتے وقت بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے ویسے ہی تم بھی میرے بھائی ہو اور میں تم کو مدینہ میں اپنا خلیفہ کر کے جاتا ہوں)۔

إِنَّهُ كَانَ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ - عبد اللہ بن مسعود بالکل ہلکے پھلکے تھے (یعنی دنیا کا مال و اسباب زیادہ نہیں رکھتے تھے)۔

خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَ اخْفَافُهُمْ حُسْرًا - آپ کے اصحاب میں سے جوان اور ہلکے پھلکے لوگ (جن کے پاس دنیا کا ساز و سامان نہ تھا) یوں ہی بے ہتھیار نکل کھڑے ہوئے۔ ایک روایت میں خَفَافُهُمْ ہے ایک میں اخْفَافُهُمْ ہے معنی وہی ہے یہ سب خفیف کی جمعیں ہیں۔

خَفْتُ - بمعنی خفیف۔

خَفْتُ - موزہ اونٹ کا پاؤں اس کی جمع اخْفَاف اور خَفَاف ہے۔

خَفِيفُ الْيَدِ - چور۔

قَدْ ذَنَا مِنِّي خُفُوفٌ مِّنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ - تم لوگوں میں سے میرے ہلکے ہونے کا وقت نزدیک آن پہنچا (یعنی میری وفات قریب آگئی)۔

قَدْ كَانَ مِنِّي خُفُوفٌ - میں جلدی چلا۔

لَمَّا ذُكِرَ لَهُ قَتْلُ أَبِي جَهْلٍ اسْتَخَفَّهُ الْفَرَحُ - جب ابو جہل کے مارے جانے کی خبر آپ کو دی گئی تو آپ خوشی کے مارے اچھل پڑے (کیونکہ وہ مردود دشمن خلافت تھا اور اپنی قوم کو برباد کرنا چاہتا تھا)۔

لَا تَغْتَابَنَّ عِنْدِي الرَّعِيَّةَ فَإِنَّهُ لَا يُخِمِّي - میرے سامنے رعیت کی غیبت مت کیا کرو مجھ کو ایسی باتوں سے غصہ نہیں آتا (یہ عبد الملک نے اپنے مصاحبوں سے کہا اور سچ کہا جو مصاحب بادشاہ کے پاس رعیت کی برائی کیا کریں وہ بدخواہ ملک ہیں ان کو فوراً باہر کرنا چاہئے) نمک حلال اور خیر خواہ وہ لوگ ہیں جو بادشاہ اور رعیت میں محبت پیدا کریں نہ وہ جو نفرت اور عداوت ڈالیں۔

ہوگی۔ ہمارے زمانہ میں مسلمان حاکموں نے بھی دوسروں کی تقلید سے ان چیزوں کا ٹھیکہ دینا اور ان کا محاصل کھانا اختیار کیا ہے حالانکہ یہ ہماری شرع میں منع ہے۔

غَلِيظَةُ الْخُفِّ - غلیظ پاؤں والی (حالانکہ خف اونٹ کے پاؤں کو کہتے ہیں مگر مجازاً آدمی کے قدم کو بھی خف کہہ دیا)۔
خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ - حضرت داؤد پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا (وہ جانور پر زین لگانے سے پہلے اس کو تمام کر لیتے) یہ ان کا معجزہ تھا، طبی نے کہا یہ طی زمان تھا جسے ملی مکان۔ بعض کے لئے اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے اور ہم اس کو بغیر فیض الہی کے سمجھ نہیں سکتے۔

میں :- کہتا ہوں ہم میں سے کسی کو یہ درست نہیں ہے کہ قرآن کو جلد جلد پڑھ ڈالے دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ تین دن سے کم میں قرآن کا ختم کرنا بہتر نہیں ہے۔

وَضُوءٌ اخْفِيفًا - ہلکا وضو کیا (ایک ایک بار اعضا کو دھویا یا پانی عادت سے کم بہایا)۔

يُخَفِّفُهُ عَمْرُو - عمرو اس کو ہلکا بیان کرتے تھے۔ (یعنی خفیف دھویا یا ایک ہی بار دھویا، مگر پورے عضو کو دھویا)۔

إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلْ اَعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَلَا يَسْتَخَفِّنْكَ أَحَدٌ - جب تو کسی کو اچھے کام کرتے دیکھے تو یوں کہہ عمل کئے جاؤ اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ لے گا اور جلدی کر کے ہلکا نہ بن (جلد یہ قیاس قائم نہ کر لے کہ وہ ولی اور خدا کا مقبول بندہ ہے ممکن ہے کہ اس کا خاتمہ برا ہو یا وہ ریا کی نیت رکھتا ہو)۔

دوسری روایت میں ہے فَلَا تُزَكُّوا عَلَى اللَّهِ أَحَدًا (اللہ کے نزدیک کسی کو مقبول اور پاک بندہ نہ سمجھو اور حضرت عثمان بن مظعون کو ایک عورت نے بہشتی قرار دیا تھا تو آنحضرتؐ نے اس پر انکار کیا اور فرمایا تجھ کو کیا معلوم قسم خدا کی میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو معلوم نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا قرآن میں ہے وَمَا اَدْرِي

ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید
حیف باشد کہ جز کو گوید

كَانَ إِذَا بَعَثَ الْخُرَّاصَ قَالَ خَفِّفُوا الْخُرَّاصَ فَإِنَّ فِي الْمَالِ الْعَوِيَّةَ وَالْوَصِيَّةَ - آنحضرتؐ جب انچہ کرنے والوں کو بھیجتے (یعنی میوہ اور پیداوار کا اندازہ کرنے والوں کو) تو فرماتے دیکھو ہلکا انچہ کرنا (یعنی جتنا میوہ واقعی نکلنے والا ہو اس سے کم آ نکنا) اس لئے کہ میوے میں سے کچھ مفت غریبوں کو کھانے کے لئے دیا جاتا ہے کچھ کی وصیت کی جاتی ہے۔

خَفِّفُوا عَلَى الْأَرْضِ - (سجدے میں) زمین پر ہلکے رہو (یعنی سارا بوجھ بدن کا پیشانی پر نہ ڈالو کہ اس پر نشان پڑ جائے) ایک روایت میں خَفُّوا ہے۔

إِذَا سَجَدْتَ فَتَخَافْ - جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی نرمی سے زمین پر رکھ (اس پر زور نہ دے) ایک روایت میں فَتَجَافْ ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ نَصْلِ أَوْ حَافِرٍ - تین چیزوں میں آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست ہے ایک اونٹ میں دوسری تیر میں تیسری گھوڑے میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے اس میں بھی ہر ایک مسلمان کو یہ فکر کرنی چاہئے کہ ہماری بندوق اور توپ سب سے زیادہ دور مارے اور جلد مارے)۔

نَهَى عَنْ حِمَى الْأَرَاكِ إِلَّا مَا لَمْ تَنْلُهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ - آنحضرتؐ نے پیلو کے درخت کو محفوظ کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ وہ اونٹوں کا چارہ ہے غریبوں کو تکلیف ہوگی) مگر اتنا حصہ پیلو کا جہاں اونٹ کا منہ نہیں پہنچ سکتا (اوپر کا حصہ) محفوظ ہو سکتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ عامہ خلایق کے احتیاج کی جو چیزیں مثلاً جنگل کی گھاس لکڑیاں پانی وغیرہ ان کو محفوظ کرنا یا ان کا تہہ کسی کو دینا درست نہیں، مسلمان حاکموں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ اس میں رعایا کو سخت تکلیف

ما یفعل بی ولا بکم^۱ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ ہم کسی شخص کو قطعی طور سے بہشتی یا اللہ کا مقبول بندہ یا اس کا ولی یا محبوب نہیں کہہ سکتے البتہ جن لوگوں کو اللہ یا اس کے رسول نے قطعی بشارت بہشت کی دی ہے جیسے عشرہ مبشرہ، امام حسن و امام حسین اور حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ بلال وغیرہ ان کو بہشتی کہہ سکتے ہیں، زرکشی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صرف کسی کے اچھے اعمال دیکھ کر ان کی نسبت عمدہ قیاس قائم نہ کر لے جب تک اس کو اچھی طرح نہ آزمالے کہ وہ شریعت کا پورا پیرو ہے یا نہیں، معلوم ہوا کہ کثرت ریاضت و عبادت اور اعمال خیر اسی وقت فائدہ دیتے ہیں جب آدمی اعتقاد اور عمل دونوں میں شریعت محمدی یعنی کتاب و سنت کا پیرو ہو ورنہ ہندو اور نصرانی درویش بے حد ریاضتیں اور محنتیں کرتے ہیں اس سے کیا ہوتا ہے قرآن اور حدیث کی پیروی کے ساتھ تھوڑی سی عبادت میں آدمی وہ درجہ پا سکتا ہے جو خلاف شرع چلنے والوں کو عمر بھر کی ریاضت اور محنت میں بھی میسر نہیں آتا۔

وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ - آپ کو وہ بہت پسند تھا جو لوگوں پر ہلکا ہو یعنی آسان عمل، معلوم ہوا کہ رخصت پر چلنا کوئی برا امر نہیں ہے اور جن لوگوں نے تلفظ رخصت سے منع کیا ہے ان کا کلام بے دلیل ہے۔

أَخَفُّ الْحُدُودِ - سب سزاؤں میں ہلکی۔

فِي خِفَةِ الطَّيْرِ وَ أَحْلَامِ السَّبَاعِ - پرندوں کی طرح ہلکا پن (جدھر جی میں آیا ادھر اڑ گئے۔ سوچتے ہیں نہ فکر کرتے ہیں) اور درندوں کے اخلاق (ہر ایک کو پھاڑ کھانا چاہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ خفیف العقل اور کثیر الغضب ہوں گے)۔

يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّ - آپ نماز میں بچے کا رونا سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے۔ (چھوٹی سورت پڑھ کر ختم کر دیتے۔ سبحان اللہ آنحضرت کو اپنی امت سے ایسی الفت اور محبت تھی)۔

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ - دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں (یعنی مختصر ہیں آدمی جلدی سے اس کو پڑھ لیتا ہے لیکن اعمال کے ترازو میں بھاری ہوں گے ان کا ثواب بہت ملے گا اللہ کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم)۔^۲

كَانَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ - آنحضرت ہم کو ہلکی نماز پڑھنے کا حکم دیتے، ہلکی سے یہ غرض نہیں ہے کہ رکوع اور سجدہ وغیرہ برابر نہ کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سورتیں چھوٹی پڑھے بہت لمبی قرأت نہ کرے کہ لوگوں کو تکلیف ہو جیسے دوسری روایت میں ہے۔ مَا رَأَيْتُ أَحَفَّ صَلَوةً مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَتَمَّهَا - میں نے آنحضرت سے زیادہ ہلکی اور اس پر پوری نماز پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا (ہلکی سے مطلب ہے کہ مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھتے اور لمبی لمبی دعائیں نماز میں نہ کرتے اور پوری سے یہ مطلب ہے کہ تمام ارکان سنن اور آداب نماز کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرتے اور رکوع اور سجدے میں اور دونوں سجدوں کے درمیان اور رکوع سے سر اٹھا کر بقدر تین تسبیح کے توقف کرتے ہمارے زمانہ میں اکثر لوگوں نے اللہ ان کو نیک توفیق دے یہ عادت کر لی ہے کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں اسی طرح رکوع سے سر اٹھا کر بالکل توقف نہیں کرتے اور بعض تو غضب ہی کرتے ہیں کہ ایک سجدے سے سر اٹھا کر پورا بیٹھے بھی نہیں بلکہ پرندے کی طرح ٹھونگیں لگاتے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ ایسی نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہے نماز تو ثواب کے لئے ہے ایسی نماز سے تو اور عذاب کا خوف ہے، بعض بیوقوف یہ سمجھتے ہیں کہ نفل رکعتیں جتنی زیادہ پڑھو اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا اور بے تمیزی سے جلدی جلدی بہت سی رکعتیں پڑھ لیتے ہیں، کیا اس سے فائدہ؟ اگر تم دو رکعتیں آداب و شرائط اور اطمینان کے ساتھ خضوع اور خشوع سے پڑھو تو وہ ایسی سورتوں سے بہتر ہیں جن کو بے احتیاطی کے ساتھ خلاف سنت ادا کرو۔ نماز کوئی کھیل تھوڑا ہے کہ جس نے جلدی سے ادا کر لیا یا بہت سا ادا کر لیا وہ تعریف کے قابل ہوا)۔

۱ اور میں (محمد) بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کچھ ہوگا۔ (م)

۲ میں اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہوں، میں عظمت والے رب کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ (م)

ہیں قرآن کا حکم موزوں پر مسح کرنے سے مقدم ہے یعنی زیادہ واجب الاتباع ہے چونکہ ان کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے حالانکہ یہ ان کا ظلم ہے متواتر روایتوں سے موزوں پر مسح آنحضرتؐ سے منقول ہے۔

لَمْ يُعْرِفَ لِلنَّبِيِّ خُفًّا إِلَّا خُفًّا أَهْدَاؤَ لَهُ النَّجَاشِيُّ - آنحضرتؐ کے پاس کوئی موزہ ہو یہ معلوم نہیں ہوا سو اس موزے کے جو نجاشی نے آپؐ کو تحفہ بھیجا تھا۔

لَوْلَا الْخِفَافُ إِلَى التَّجْمِيرِ - اگر اونٹ کنکریاں مارنے کے لئے نہ جاتے۔

خَفَقَ - حرکت کرنا، ملنا، غائب کرنا، چوڑی چیز سے مارنا، آواز دینا، غائب ہونا۔

أَيُّمَا سَرِيَّةٍ غَزَتْ فَأَخْفَقَتْ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ - فوج کے جو ٹکڑی جہاد کرے لیکن خالی لوٹ کر آئے (اس کو لوٹ کا مال نہ ملے) تو اس کو دو ہر اثواب ملے گا۔

إِخْفَاقٌ - کا معنی لڑائی میں سے خالی لوٹ کر آنا کچھ لوٹ میں نہ ملنا، اونگھ کے وقت سر ہلانا، پرندے کا پنکھ مارنا۔

يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي خَفَقَةٍ مِنَ الدِّينِ وَ إِذْبَارِ مِنَ الْعِلْمِ - دجال اس وقت نکلے گا جب دین مضطرب اور ضعیف ہو جائے گا (بے دینی اور الحاد اور نیچریت کا غلبہ ہوگا) دین کا علم پیٹھ موڑ لے گا (لوگ قرآن اور حدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے دنیا کمانے کی فکر میں غرق ہوں گے)۔

كَانُوا يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ - صحابہ عشا کی نماز کا انتظار یہاں تک کرتے تھے کہ نیند کے غلبہ سے ان کی ٹھوڑیاں سینوں پر گر پڑتی تھی یا ان کے سر اونگھ سے ہلنے لگتے تھے۔

إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ حِينَ يُولُونُ عَنْهُ - جب مردے کو دفن کر کے لوگ لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ کرمانی نے کہا اس حدیث سے جوتوں سمیت قبروں کے درمیان جانا درست نکلتا ہے اور دوسری روایت میں جو ہے ارے دو جوتیوں والے اپنی جوتیاں اتار تو یہ کراہت پر محمول ہے۔

أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَخْفَفُ - میں نماز میں بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں (تاکہ اس کی ماں پریشان نہ ہو) سید نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر امام کسی شخص کی آہٹ پائے جو نماز میں شریک ہونا چاہتا ہو تو رکوع کو لمبا کر سکتا ہے تاکہ وہ رکعت پالے اس لئے کہ جب دنیاوی اغراض سے نماز کو لمبا اور چھوٹا کرنا جائز ہو تو دینی غرض کے لئے بطریق اولیٰ جائز ہوگا مگر امام مالک نے اس کو مکروہ جانا ہے۔

مَنْ اسْتَخَفَّ بِصَلَوَتِهِ لَا يَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ لَا وَاللَّهِ - جو شخص نماز کو خراب کرے (اس کو آداب اور شرائط کے ساتھ ادا نہ کرے یا وقت پر نہ پڑھے اس کو بے حقیقت اور ہلکا سمجھے) وہ کبھی قسم خدا کی حوض کوثر پر نہ آسکے گا (فرشتے اس کو آنے نہیں دیں گے پیاس سے تڑپتا رہے گا)۔

إِنَّ شَفَاعَتَنَا لَا تَنَالُ مُسْتَخِفًّا بِالصَّلَاةِ - ہم اہل بیت کی سفارش اس شخص کے لئے نہ ہوگی جو نماز کو ذلیل اور ہلکا سمجھے (اس کا خیال نہ رکھے) یہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔

تَخَفَّفُوا تَلَحُّقُوا - گناہوں سے ہلکے رہو تم بھی اگلے بندوں سے مل جاؤ گے۔

اسْتَخَفَّفْتُهَا - میں نے اس کو ہلکا پایا، ایک روایت میں اسْتَحَقَّقْتُهَا ہے دو قافوں سے یعنی میں نے اس میں خوب تامل کیا، خوب غور کیا، اس کو لائق پایا۔

الرَّهَانُ فِي الْخَفِّ - اونٹ دوڑانے میں شرط کر سکتے ہیں۔

لَمْ تَرْفَعْ رَأْسَكَ خُفًّا إِلَّا كُتِبَ لَكَ كَذًا - تیری سائنڈنی جب کوئی قدم اٹھائے گی تو تیرے لئے اتنا ثواب لکھا جائے گا۔

صَدَقَةُ الْخَفِّ - اونٹ کی زکوٰۃ۔

سَبَقَ الْكِتَابُ الْخَفَيْنِ - اللہ کی کتاب موزوں پر مسح کرنے سے آگے کی ہے (یعنی موزوں پر مسح آنحضرتؐ نے سورہ مائدہ اترنے کے بعد کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن میں جو پاؤں دھونے یا اس پر مسح کرنے کا حکم ہے یہ اس حالت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں امامیہ نے اس کے معنی یہ کئے

میں:- کہتا ہوں اس حدیث سے بھی سماع موتی کا ثبوت ہوتا ہے۔^۱ محققین اہل حدیث سب اس کے قائل ہیں لیکن معتزلہ اور چند حنفی فقیہوں نے اس کا انکار کیا ہے جن کا قول احادیث صحیحہ کے برخلاف لائق تسلیم نہیں ہے۔

فَضَرَبَهُمَا بِالْمُخَفَقَةِ - حضرت عمرؓ نے کوڑے سے (دُرے سے) ان کو مارا۔

سُئِلَ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَ الْخَفَقُ وَالْخِلَاطُ - ان سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے کہا ذکر کو فرج میں غائب کر دینے سے یعنی دخول سے اور عورت مرد کے مل جانے سے یعنی جماع سے۔

مَنْكِبَا إِسْرَافِيلَ يَحْكُمَانِ الْخَافِقَيْنِ - اسرافیل علیہ السلام کے دونوں کندھے آسمان زمین سے لڑکھڑاتے ہیں رگڑا کھاتے ہیں یا مشرق اور مغرب سے لڑکھڑاتے ہیں۔

خَوَافِقُ السَّمَاءِ - چاروں سمتیں جدھر سے چاروں ہوائیں نکلتی ہیں۔

كَانَتْ رُؤُسُهُمْ تَخْفِقُ خَفَقَةً أَوْ خَفَقَتَيْنِ - ان کے سر ایک باریادو بار نیند سے ہل جاتے تھے۔

مَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ أَوْ الْخَفَقَةِ الْوُضُوءَ - جس شخص نے سر ہلانے یا اونگھنے سے وضو کرنا لازم نہیں سمجھا۔

مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ - مجاہدین کی ٹکڑی یا فوج کی ٹکڑی جو خالی لوٹ کر آئی اس کو لوٹ کا مال نہ ملے۔

مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - آسمان اور زمین کے کناروں میں۔

إِذَا غَلَبِي خَافِقٌ - ایک ہرنی دیکھی جو نیند سے جھک گئی تھی (اونگھ رہی تھی)۔

رَايَاتُ سُودَ تَخْفِقُ - کالے جھنڈے جو ہل رہے ہوں گے۔

وَلَمْ يَكُنْ إِلَّا كَلِمَةٍ مِنْ خَفَقَةٍ أَوْ مِيْضٍ مِنْ رُقِيَةٍ - اونگھ کا ایک جھونکا یا بجلی کی ایک چمک اتنا زمانہ نہیں

گذرا۔

إِمَامُ الْجَمَاعَةِ أَسْمَعَ خَفَقَ نَعَالِهِ - امام نے اپنے جوتیوں کی آواز سنائی۔

خَفَقَ قَلْبُ الرَّجُلِ خَفَقَانًا - آدمی کا دل گھبرا رہا ہے مضطرب ہو رہا ہے۔

مَا أَطْرَدَ الْخَافِقَانِ - جب تک زمین کے دونوں کنارے مشرق اور مغرب باقی رہیں۔

سَقِيًا مُتَتَابِعًا خَفَوَقَهُ - ایسا پانی کہ اس کی حرکت پے درپے رہے (یعنی برابر برستار ہے)۔

رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ مُخْفِقٌ وَهُوَ مُحْرَمٌ - میں نے امام محمد باقر کو دیکھا وہ احرام کی حالت میں ایک چمکتی چادر پہنے تھے یہ خَفَقَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ سے ماخوذ ہے۔

خَفَقَ الطَّائِرُ - پرندہ اڑ گیا۔

خَفَقِيُوْ - تیز سانڈی۔

خَفِيقُ الرِّيحِ - ہوا کی آواز۔

خَفُوْ - ہلکی چمک بجلی کی۔

خَفَاءٌ يَخْفِيَةُ يَخْفِيَةُ - چھپ جانا۔

خَفِيٌّ أَوْ خَفِيٌّ - ظاہر کرنا، باہر نکالنا۔

إِخْفَاءٌ - چھپانا، چھپ جانا، ظاہر کرنا۔

تَخْفِيَةُ - چھپانا۔

خَفِيَ عَلَيْهِ - یہ بات اس پر پوشیدہ رہی۔

خَفِيَ لَهُ - یہ بات اس پر کھل گئی۔

إِخْتِفَاءٌ - ظاہر کرنا، کھولنا۔

إِسْتِخْفَاءٌ - چھپ جانا۔

سَأَلَ عَنِ الْبُرْقِ أَخْفُوا أَمْ وَمِيْضًا - بجلی کو پوچھا ہلکی چمک تھی یا زور کی۔

مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَخْتَفُوا بَقْلًا - جب تک صبح یا شام تم کو پینے کو دودھ بھی نہ ملے یا ترکاری نہ نکال

یعنی جب اللہ چاہے میت کو کوئی بات سنا دے ورنہ یہ مطلب نہیں کہ میت ہر وقت سن سکتی ہے یا وہ جواب بھی دیتی ہے جیسے جاہل لوگوں کا نظریہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُورِ“۔ (اے نبی!) آپ قبر والوں کو نہیں سنا سکتے۔ (م)

سکویہ اخْتِفَاء سے ہے بمعنی اظہار کے جو ضد ہے اخفا کی ایک روایت میں تَجْتَفِنُوا ایک میں تَحْتَفِنُوا ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

كَانَ يُخْفِي صَوْتَهُ بِأَمِينٍ - آمین آہستہ سے کہتے تھے۔ ایک روایت میں يَخْفِي بفتح یا خَفِيَ يَخْفِي سے معنی وہی ہے۔

اَكَادُ أَخْفِيهَا - میں بھی ایک قرأت اَكَادُ أَخْفِيهَا ہے۔

إِنَّ الْحَزَاةَ تَشْتَرِيهَا اَكَا لَيْسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِيَةِ وَالْإِقْلَابِ - حزات (جو ایک بوٹی ہے) اس کو چتری عورتیں جنوں کے لئے اور اولاد کے نہ جینے کے لئے خریدتی ہیں۔

لَا تُحْدِثُوا فِي الْقُرْعِ فَإِنَّهُ مُصَلَّى الْخَافِيْنَ - جو نکلنا زمین کا بیج میں صاف ہوتا ہے (اس کے گرد اگر دکھاس ہوتی ہے) اس میں پانچا نہ نہ کرو وہ جنوں کے نماز کی جگہ ہے۔

لَعَنَ الْمُخْتَفِيَّ وَ الْمُخْتَفِيَّةَ - آنحضرتؐ نے کفن چور مرد اور کفن چور عورت پر لعنت کی۔

مَنْ اخْتَفَى مَيِّتًا فَكَأَنَّمَا قَتَلَهُ - جس نے مردے کا کفن چرایا تو گویا اس کو قتل کیا (اتنا گناہ اس پر ہوگا جتنا قاتل پر ہوتا ہے)۔

السُّنَّةُ أَنْ تُقْلَعَ الْيَدُ الْمُسْتَخْفِيَّةُ - اسلام کا طریق یہ ہے کہ چور یا کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ وَلَا يُقَطَّعُ الْيَدُ الْمُسْتَعْلِيَّةُ - اور جو شخص زور زبردستی سے کوئی چیز چھین لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (بلکہ اس کو دوسری سزا دی جائے گی)۔

سَقَطَتْ كَأَنِّي خِفَاءً - میں اس طرح گر پڑا جیسے کملی گر جاتی ہے ایک روایت میں جُفَاءً ہے بمعنی غُشَاءً بہیا کا کچرا کوڑا پھین جو اوپر رہتا ہے۔

وَالرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ - آنحضرتؐ اس وقت (مکہ میں) چھپے ہوئے تھے (کافروں کے فتنے کے ڈر سے آپ ایک مکان میں پوشیدہ رہتے تھے)۔

أَخْفِ عَنَّا - (سراقہ بس تو یہ کر) ہمارا حال پوشیدہ رکھ (جو کوئی ادھر سے ہمارے جانے کا حال پوچھے تو اس سے بیان

نہ کر)۔

خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ - بہتر یاد الہی وہ ہے جو پوشیدہ ہو (پوشیدہ سے مراد یہ ہے کہ زبان سے اتنا آہستہ ذکر کرے کہ خود ہی سنے دوسرے لوگ نہ سنیں؛ صوفیہ نے کہا ہے ذکر خفی یہ ہے کہ دل سے اللہ کو یاد کرے زبان تک نہ ہلائے مگر علماء ظاہر نے اس کو معتبر رکھا، بعض نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جہاں تک آدمی پوشیدہ رہے اس کا نام مشہور نہ ہو وہی اس کے لئے بہتر ہے ناموری اور شہرت کوئی عمدہ چیز نہیں ہے۔

إِنَّ مَدِينَةَ قَوْمٍ لَوْ طَحَمَلَهَا جَبْرِيلُ عَلَى خَوَافِيْ جَنَاحِهِ - حضرت لوطؑ کی قوم کے شہر (سدوم) کو حضرت جبریلؑ نے اپنے پنکھ کے چھوٹے پروں پر اٹھا لیا (چھوٹے پروں کو خَوَافِيْ اور بڑے پروں کو قَوَادِم کہتے ہیں)۔

وَمَعِيَ خَنْجَرٌ مِّثْلُ خَافِيَةِ النَّسْرِ - میرے پاس ایک خنجر تھا گد کے برابر یعنی چھوٹا سا۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ - اللہ تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار مال دار پوشیدہ ہو (اللہ تعالیٰ نے جو اس کو کھانے کو دیا ہو اس کو آرام سے کھا کر اپنے گھر میں عبادت الہی میں مصروف رہے دنیا داروں اور امیروں کے دربار اور ملاقات سے بچا رہے ایک روایت میں الْخَفِيُّ ہے حائے حسی سے یعنی مہربان اور رحم دل ہونا طہ والوں اور غریبوں سے سلوک کرتا ہو بعض نے کہا غنی سے مراد مال دار نہیں ہے بلکہ دل کا تو نگر مراد ہے یعنی دنیا کی پرواہ اور خواہش نہ رکھتا ہو۔

إِنَّهُ خَفِيَ عَلَيْهِمْ مَكَانُهَا - شجرة الرضوان کا مقام لوگوں پر چھپ گیا (ان کو بہ تحقیق معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کون سا درخت تھا آخر کو یوں ہی ایک درخت اپنے گمان سے معین کر لیا جب حضرت عمرؓ نے سنا کہ لوگ اس کی زیارت کو آتے جاتے ہیں تو اس کو کٹواؤ الا کٹواؤ الے کی دو جہیں تھیں ایک تو یہ کہ شرک کا زمانہ قریب گذرا تھا حضرت عمرؓ کو ڈر ہوا کہیں رفتہ رفتہ جاہل لوگ اس کی پرستش نہ کرنے لگیں جیسے ہندو مشرک پیدل تلخی وغیرہ درختوں کی پرستش کرتے ہیں دوسری یہ کہ وہ درخت

بالیقین معین نہیں ہوا تھا حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ یہ دوسرا کوئی درخت ہو اور لوگ ناحق اس کو متبرک سمجھیں جو متبرک نہیں ہے اور غلطی میں گرفتار رہیں۔

الْحَائِنُ مَنْ لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ - خَائِنٌ وَهُوَ شَخْصٌ هُوَ كَيْ لَا يَلْجَأُ كَهْلِي نَهْ (ظاہر میں بڑی قناعت اور بے پرواہی دکھلائے اندر ہی اندر لوگوں کا مال ہضم کرے)۔

كَأَنَّهُا تُخْفِي ذَلِكَ - انھوں نے یہ کلام آہستہ کہا (کہ صرف اس عورت نے سنا دوسرے حاضرین نے نہیں سنا یعنی یہ کہ خون کے مقام پر وہ خوشبو لگا)۔

وَهُوَ مُسْتَخْفٍ - اس وقت امام حسن بصریؒ (حجاج ظالم کے ڈر سے) پوشیدہ رہتے تھے۔

تَصَدَّقَ إِخْفَاءً حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا أَنْفَقَ يَمِينُهُ - اتنا چھپا کر خیرات کی کہ بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہیں ہوئی جو داہنے ہاتھ نے خرچ کیا (یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا ترجمہ یہ ہے کہ بائیں طرف اس کے جو لوگ بیٹھے ہوں ان تک کو خبر نہ ہو)۔

فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ - اگر تم پر دجال کا کوئی حال پوشیدہ رہے (تم دھوکے میں آ جاؤ) تو یہ تو تم پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا (کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار معاذ اللہ کانا نہیں ہے کیونکہ کانا ہونا ایک عیب ہے اور وہ ہر عیب سے پاک ہے)۔

مَا تَخْفَى مَشْيَتُهَا مِنْ مَشْيَتِهِ - ان کی چال سے تمیز نہیں ہو سکتی (یعنی دونوں کی چال ڈھال بالکل ملتی جلتی تھی)۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْقَافِ

حَقٌّ - بمعنی شق زمین کی دڑاڑ اس کی جمع أَخْقَاقٌ اور خُقُوقٌ اس کی جمع أَخَقِيقٌ ہے۔

حَقِيقٌ - آواز عرب لوگ کہتے ہیں حَقَّ الْفَرْجِ جب جماع کے وقت عورت کی فرج آواز دے۔

فَوَقَّصْتُ بِهِ نَاقَتَهُ فِي أَخَقِيقٍ جُوذَانَ - اس کی اونٹنی نے اس کو پھینک دیا چوہوں کے دڑاڑوں میں نہایہ میں

ہے أَخَقِيقٌ أَخْقُوقٌ کی جمع ہے جیسے أَخَادِيدُ أَخْدُودٌ کی اور حَقٌّ فِي الْأَرْضِ اور خَدٌّ فِي الْأَرْضِ دونوں کے ایک معنی ہیں، بعض نے کہا یہ لَخَاقِيقٌ ہے اس کا مفرد لَخْقُوقٌ ہے۔

لَا تَدْعُ خُقًا مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا لَقًا إِلَّا زَرَعَتَهُ - زمین کا کوئی سوراخ اور کوئی شکاف نہ چھوڑ اس میں کھیتی کر - حَقٌّ - سوکھا گڑھا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ اللَّامِ

خَلًا يَخْلًا يَخْلُو - بیٹھ جانا، اڑ جانا۔

إِنَّهُ بَرَكْتُ بِهِ رَاحِلَتَهُ فَقَالُوا خَلَاتِ الْقُصَوَاءُ فَقَالَ مَا خَلَاتِ الْقُصَوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخَلْقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ - ایسا ہوا صلح حدیبیہ میں آنحضرتؐ کی اونٹنی جس کا نام قصوا تھا (وہ نہایت عمدہ اور تیز روسانڈنی تھی) ایک ہی ایک بیٹھ گئی (چلنے سے رک گئی اڑ گئی) لوگ کہنے لگے دیکھو قصوا اڑ گئی آپ نے فرمایا نہیں قصوا نہیں اڑی اور اس کی عادت اڑنے کی نہیں ہے مگر اس کو اس نے روک دیا جس نے ہاتھی کو روک دیا تھا (یعنی ابرہہ کے ہاتھی کو جس کا نام محمود تھا جو کعبہ ڈھانے کی غرض سے آ رہا تھا)۔

خَلًا - خاص اونٹنی کے اڑنے کو کہتے ہیں جیسے الْحَاحِ اونٹ کے اڑنے کو اور حِوَانٌ گھوڑے وغیرہ جانور کے اڑنے کو صحاح میں ہے کہ خَلًا الْجَمَلُ نہیں کہیں گے بلکہ أَلَحَّ الْجَمَلُ اور حَرَنَ الْفَرَسُ یعنی اونٹ اڑ گیا اور گھوڑا اڑ گیا ایک روایت میں خَلَّتِ الْقُصَوَاءُ ہے یہ مخفف ہے خَلَاتُ کا۔

كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زَرْعٍ فِي الْأُلْفَةِ وَالرَّفَاءِ لَا فِي الْفُرْقَةِ وَالْخِلَا - (عائشہ) میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے لئے (ابو زرع اپنی بیوی ام زرع کو بہت چاہتا تھا لیکن اخیر میں اس نے ام زرع کو چھوڑ دیا تھا) یعنی الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق میں۔

مَا خَلَاتُ وَلَا حَرَنَتْ - یہ گھوڑی نہ اڑی نہ رک گئی۔ خَلَاكُمْ ذَمٌّ - تم سے برائی دور ہو گئی (تمہارا عذر معقول ہے)۔

خَلَا۔ کلمہ استثناء ہے جیسے مَا خَلَا۔

خَلْبٌ یا خِلَابٌ یا خِلَابَةٌ۔ باتیں بنا کر کسی کو دھوکہ دینا اس کا دل ملا لیا جیسے ٹھگ کیا کرتے ہیں۔ عرب لوگوں میں ایک مثل ہے اِذَا لَمْ تَغْلُبْ فَاخْلُبْ۔ جب تو جنگ کر کے غالب نہ ہو سکے تو باتیں بنا کر اپنا کام نکال لے (یعنی مکر و فریب سے کام نکال لے)۔

قَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّ خُلْبٍ قَوَائِمُهُ مِنْ حَدِيدٍ۔ (آنحضرتؐ خطبہ سنارہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا آپ منبر پر سے اترے اور) ایک کرسی پر بیٹھ گئے جو خرما کی چھال سے بنی ہوئی تھی اس کے پائے لوہے کے تھے (محیط میں ہے کہ خُلْبٌ اور خُلْبٌ کھجور کا گابھا اس کا مغز یا پوست یا اس کی رسی جو باریک بنی جائے (باند کی طرح) اور چیچپاتی کیچڑ یا کالی کیچڑ)۔

وَأَمَّا مُوسَىٰ فَجَعَلَهُ آدَمُ عَلَىٰ جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ۔ موسیٰ علیہ السلام گھونگھر بال والے گندم گوں آدمی ہیں ایک لال اونٹ پر سوار جس کی نکیل کھجور کے رسی کی ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نالم برزخ میں روح کو ایک اور جسم ملتا ہے جو صورت اور شکل میں اس کے دنیاوی جسم کی طرح ہوتا ہے یا یہ روح خود اپنی دنیاوی جسم کی شکل پر بن جاتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو ایک روح کی شناخت دوسری روح سے ناممکن ہوتی)۔

بَلِيفٌ خُلْبَةٍ۔ چھال یعنی اس کی رسی۔

كَانَ لَهُ وَسَادَةٌ خَشُوهَا خُلْبٌ۔ آپ کے پاس ایک تکیہ یا گدہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خُلْبَهَا۔ اگر مرد نے عورت کو فریب دیا ہو تو اس کا مہر واپس کر دے۔

لَا خِلَابَةَ۔ مکر اور فریب کا معاملہ نہیں ہے (یعنی اگر تو مجھ کو اس بیع میں دھوکا دے تو یہ بیع لازم نہ ہوگی میں معاملہ فسخ کر دوں گا یا مجھ کو فسخ کرنے کا اختیار ہے) ایک روایت میں لَا خِيَابَةَ ہے ایک میں لَا خِلَابَةَ شاید اس کے زبان سے لام کا حرف نہ نکلتا ہوگا، تلا ہوگا تو وہ لام کو یہ یا ذال کہنے لگا۔

نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ۔ آنحضرتؐ نے ہر ایک پنچہ والے پرندے منع فرمایا یعنی جو پنچہ سے شکار کرتا ہو مثلاً باز بحری شکرہ الوچیل مد وغیرہ۔

إِنَّ بَيْعَ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ۔ تھن دودھ بھرے ہوئے جانوروں کا بیچنا ایک طرح کا فریب دینا ہے (یعنی جانور کا دودھ نہ دوہنا اس کے تھن میں دودھ بھرنے دینا جب خوب بھر جائے تو اس کو بیچنا یہ فریب دینا ہے اس لئے کہ مشتری اس کو بہت دودھ والا جانور سمجھ کر منگے داموں میں مول لے گا)۔

إِذَا لَمْ تَغْلُبْ فَاخْلُبْ۔ جب تو اپنے زور سے غالب نہ ہو سکے تو حیلہ اور فریب کر (یعنی تدبیر سے کام لے تدبیر تلوار اور تیر سے بڑھ کر ہے)۔

اللَّهُمَّ سَقِيَا غَيْرَ خُلْبٍ بَرَفُهَا۔ یا اللہ ایسے ابر سے پانی برسا جس کی چمک فریب دینے والی نہ ہو۔

خُلْبٌ۔ اس ابر کو کہتے ہیں جو چمکے اور گرے پانی برسنے کی امید دے لیکن پھر نہ برے اور کھل جائے۔

كَانَ أَسْوَعَ مِنْ بَرَقِ الْخُلْبِ۔ دھوکہ دینے والے ابر کی چمک سے بھی زیادہ تیز تھا (دھوکہ دینے والا ابر پانی سے خالی ہوتا ہے تو ہلکے پن کی وجہ سے بہت جلد حرکت کرتا ہے)۔

نَسْتَخْلُبُ الْخَبِيرَ۔ ہم خبیر کو (جو ایک گھاس ہے) کھرپے سے کھرچ رہے تھے۔

فِي عَيْنِ ذِي خُلْبٍ۔ ایک کالے کیچڑ والے چشمہ میں (یہ تیج کے شعر میں ہے اس سے ابن عباس نے یہ دلیل لی کہ قرآن شریف میں فِي عَيْنِ حَمِيَّةٍ صحیح ہے یعنی سیاہ کیچڑ والے چشمہ میں سورج ڈوبتا ہے حضرت عمر کہتے تھے نہیں فِي عَيْنِ حَامِيَّةٍ صحیح ہے یعنی گرم چشمہ میں۔

خُلْبٌ۔ اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو وعدہ کرے مگر پورا نہ کرے گویا وہ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔

لَيْسَ تَبَاعُذُهُ تَكْبُرًا وَلَا عَظَمَةٌ وَلَا دُنُوهُ خَدِيعَةٌ وَلَا خِلَابَةٌ۔ مسلمان آدمی کا دور رہنا تکبر اور بڑائی کی وجہ سے نہیں ہوتا اور نہ اس کا نزدیک آنا مکر اور فریب کی نیت سے ہوتا

دیکھو اپنی قوم کی محبت میں جلدی کرتا ہے ایک روایت میں یخلج ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

فَحَنَّتِ الْخَشْبَةُ حَنِينَ النَّاقَةِ الْخُلُوجِ - وہ لکڑی رونے کی آواز اس طرح نکالنے لگی جیسے وہ اونٹنی جس کا بچہ اس سے چھین لیا جائے روتی ہے۔

نَاقَةُ خُلُوجِ - وہ اونٹنی جس کا بچہ اس کے پاس سے ہٹا دیا جائے اس کا دودھ کم ہو جائے۔

اُخْتَلَجُوا - وہ میرے پاس سے ہٹا دیئے گئے۔ مجھ سے چھین لئے گئے۔

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مُخْتَلَجًا فَسَوَّكَ اَنْ لَا تُكْذِبَ فَاَنْسُبُهُ اِلَى اَقْبِهِ - جب آدمی اپنے دھیال سے نکال لیا گیا ہو (اس کا باپ بالیقین معلوم نہ ہو کون ہے) اور تو چاہے کہ جھوٹ نہ بولے تو اس کو اس کے نہیال کی طرف نسبت دے (اس کی ماں کا بیٹا کہہ کیونکہ ماں کا بیٹا ہونا یقینی ہے)۔

لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ - تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے (جب تک اس کی حرمت کا یقین نہ ہو شک اور شبہ کی وجہ سے اس کے کھانے میں تردد و مت کر مطلب یہ ہے کہ ہندوؤں کی طرح اسلام میں کھانے پینے کا پرہیز نہیں ہے کہ ذرا کسی کا ہاتھ لگ گیا تو کھانا چھوٹ ہو گیا بلکہ مسلمان ہر قوم کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتا ہے بشرطیکہ یہ یقین نہ ہو کہ اس میں کوئی حرام چیز ملائی گئی ہے یا جس برتنوں میں پکایا گیا ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی کافر حرام چیز پکائے مثلاً گلا گھونٹی مرغی یا مردار یا سور یا کھانے میں شراب ملائے تو اس کو بھی کھا لے)۔

اِنْ تَخَلَجَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعُهُ - اگر تیرے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اس کو چھوڑ دے (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے جب ان سے پوچھا گیا کیا محرم شکاری جانور کا گوشت کھا سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ کچھ کھانا فرض تھوڑی ہے اگر دل میں کوئی کھانا کھٹکے تو نہ کھائے اپنے تئیں شک اور تردد میں پھنسانا کیا ضروری ہے یہ اس حدیث کے موافق ہے کہ حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور دونوں کے بیچ میں شبہ کی

ہے) بلکہ مسلمان ان صفات سے یعنی مکر و فریب اور تکبر و غرور سے پاک ہوتا ہے۔

خَلَجٌ - کھینچ لینا، چھین لینا، اشارہ کرنا، بلانا، مشغول کرنا، مارنا، جماع کرنا۔

خَلَجٌ - ہڈیوں میں درد ہونا تھکن یا بیماری کی وجہ سے۔

اِنَّهُ صَلَّى صَلَوةً فَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاةِ وَجَهَرَ خَلْفَهُ قَارِئٌ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنْ بَعْضَهُمْ خَالَجِيْنَهَا - آنحضرت نے ایک نماز پڑھی اس میں پکار کر قرأت کی اور آپ کے پیچھے (مقتدیوں میں سے) ایک شخص نے بھی قرأت کی تو آپ نے (نماز کے بعد) فرمایا میں یہ سمجھا جیسے کوئی میرا قرآن چھینے لیتا ہے (مجھ کو پڑھنا مشکل ہو گیا اس روز سے آپ نے یہ حکم دیا کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت گویا اس کی قرأت ہے وہ قرأت نہ کرے صرف سورہ فاتحہ پڑھ لے کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کے نماز درست ہی نہیں ہوتی) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ امام کے پیچھے قرأت منع ہے کیونکہ آپ نے پکار کر پڑھنے پر انکار فرمایا نہ پڑھنے پر بلکہ حدیث سے الٹا ہی نکلتا ہے کہ صحابہ آنحضرت کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔

لَيَرَدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ اقْوَامٌ ثُمَّ لَيُخْتَلَجَنَّ ذُوْنِيْ - کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پھر وہاں سے ہٹا دیے جائیں گے (فرشتے ان کو پکڑ کر کھینچ لیں گے وہاں سے دور کر دیں گے)۔

يَخْتَلِجُوْنَهُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ - بہشت کے دروازے پر اس کو کھینچ لیں گے۔

فَاَخْتَلَجَهَا مِنْ حَجْرِهَا - عمار نے اس کو بی بی ام سلمہ کی گود سے چھین لیا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لَا شَطَانَهَا - اللہ تعالیٰ نے موت کو اس کی رسیاں کھینچنے والی بنایا۔

تَنَكَّبَ الْمَخَالِجَ عَنْ وَضْعِ السَّبِيلِ - چھوٹی چھوٹی گلیوں کو بڑے رستے (شاہراہ سے) جدا کر دیا ہٹا دیا۔

حَتّٰى تَرَوْهُ يَخْلُجُ فِيْ قَوْمِهِ - یہاں تک کہ تم اس کو

چیزیں ہیں جو کوئی ان سے بچا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بچایا
(اخیر تک)۔

مَا اخْتَلَجَ عِرْقُ إِلَّا وَيُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ - کوئی رگ جو
پھڑ کے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے گناہ معاف کرے گا۔

إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ أَبَا مَرْوَانَ
كَانَ يَجْلِسُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
تَكَلَّمَ اخْتَلَجَ بَوَاجْهِهِ فَرَأَاهُ فَقَالَ لَهُ كُنْ كَذَلِكَ فَلَمْ
يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتَّى مَاتَ - حکم بن ابی العاص بن امیہ جو
مروان کا باپ تھا وہ کیا کرتا آنحضرت کے پیچھے بیٹھتا جب
آپ کوئی بات کرتے تو وہ اپنی ٹھنڈی اور ہونٹ ہلاتا
(آنحضرت کی نقل کرتا آپ سے مذاق کرتا معاذ اللہ) ایک بار
ایسا ہوا کہ آنحضرت نے اسی چال میں اس کو دیکھ لیا فرمایا ایسا
ہی رہ تو وہ مرتے دم تک اسی حال میں رہا (اس کے منہ اور
ٹھنڈی میں رعشہ پیدا ہو گیا۔ اہل اللہ سے ہنسی ٹھٹھہ کرنے کی سزا
ملی ایک روایت میں یوں ہے دو مہینے تک اسی حال میں رہا پھر
ذرا افاقہ ہوا تو مرگی کا عارضہ ہو گیا پھر افاقہ ہوا تو رعشہ پیدا ہو
گیا اس کا گوشت گل گیا طاقت سلب ہوگی غرض اسی حال میں مرا
اس کا بیٹا مروان بموجب الولد سرلابیہ باپ سے بڑھ کر نکلا اس
کے کرتوت سے حضرت عثمانؓ شہید ہوئے مسلمانوں میں وہ فتنہ
پھیلا کہ آج تک اس کا نتیجہ بد اٹھا رہے ہیں طلحہ کو اسی نے شہید
کیا اور تعجب ہے ان لوگوں سے جو ایسے لوگوں کو خلیفہ رسول
سمجھیں اور آنحضرت کے محبوب خاص اور نواسے شہزادے امام
حسین کو باغی اور طاغی قرار دیں اگر یہی اسلام ہے تو ایسے اسلام
کو دور ہی سے سلام ہے)۔

إِنَّ نِسْوَةَ شَهِدَنَ عِنْدَهُ عَلَى صَبِيٍّ وَقَعَ حَبًا
يَتَخَلَّجُ - چند عورتوں نے شریح قاضی کے پاس ایک بچہ پر
گواہی دی کہ وہ زندہ گرا ہل رہا تھا۔

تَخَلَّجَ فِي مَشِيَّتِهِ خَلَجَانِ الْمُجْنُونِ - اس طرح
ہلتا ہوا چلا جیسے دیوانہ ہلتا ہوا چلتا ہے۔

إِنَّ فَلَانًا سَاقَ خَلِيجًا لَهُ مِنَ الْعَرِيضِ - اس نے
ایک نہر نکالی عریض سے (عریض ایک نالہ ہے مدینہ کے

قریب) محیط میں ہے کہ خلیج جغرافیہ والوں کی اصطلاح میں
سمندر کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو دور تک خشکی میں چلا جائے
(جیسے خلیج فارس، اسکدر ونہ، خلیج سویس وغیرہ)۔

كَانَ ثِمَّةُ خَلِيجٍ - وہاں ایک گہرا نالہ تھا۔
لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ صَارَعَتْ فِيهِ
النَّصْرَانِيَّةُ - تیرے دل میں ایسا کوئی کھانا نہ چھپے جس میں تو
نصاری کی مشابہت سمجھے (یعنی کھانے پینے میں نصاری یا اور کسی
دوسرے قوم والوں کی مشابہت سے کچھ نہ ڈرنا چاہئے کیونکہ
کھانا پینا پہننا وغیرہ دین سے کچھ تعلق نہیں رکھتا مطلب یہ ہے
کہ اہل کتاب کے پکائے ہوئے کھانے بشرطیکہ وہ کوئی حرام چیز
نہ پکائیں یا ان کے یہاں جو اقسام کھانے کی تیار کی جاتی ہیں
ان سب کا کھانا مسلمانوں کو درست ہے۔ بعض نے کہا مطلب
یہ ہے کہ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے اگر تو ایسا کرے گا تو
نصاری کی مشابہت کرے گا کیونکہ نصاری کے درویش
(راہب) ہر شخص کا کھانا کھانے میں تامل کرتے ہیں جیسے ہندو
تامل کرتے ہیں)۔

لَوْلَا عَهْدُ عَهْدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَيَّ لَأَوْرَدْتُ الْمُخَالِفِينَ خَلِيجَ الْمَنِيَّةِ - اگر
آنحضرت نے مجھ سے ایک عہد نہ کیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت
کے گھاٹ پر اتارتا (ان کا کام تمام کر دیتا۔ اصل میں خلیج
گہرے نالے کو کہتے ہیں اور اس نہر کو جو بڑی نہر سے نکالی
جائے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

إِنَّ الْحِكْمَةَ تَكُونُ فِي صَدْرِ الْمُنَافِقِ فَتَخْتَلِجُ فِي
صَدْرِهِ حَتَّى تَخْرُجَ فَتَسْكُنَ إِلَى صَوَاحِبِهَا فِي صَدْرِ
الْمُؤْمِنِ - (حضرت علیؓ نے فرمایا حکمت کی بات (یعنی علم)
جہاں ہو وہاں سے حاصل کر یہ نہیں کہ علم حاصل کرنے میں شرم
کرے اگر کافر کے پاس ہو تو اسی سے حاصل کرے مراد دنیوی
علوم و فنون ہیں) بات یہ ہے کہ منافق کے دل میں حکمت کی
بات کھٹکتی رہتی ہے یہاں تک کہ نکل کر حکمت کی دوسری باتوں
کے ساتھ مل کر مومن کے دل میں آ کر ٹھہر جاتی ہے دم لیتی ہے
(مطلب یہ ہے کہ مومن کا سینہ علم کا خزانہ ہے مومن ہر

طرف سے علم حاصل کر کے اپنے سینہ کو علم کا گنجینہ بناتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔ منافق کیا کرتا ہے اگر علم کی کوئی بات حاصل بھی کر لیتا ہے تو اس پر عمل نہیں کرتا نہ وہ اس کے دل میں جمتی ہے آخر اس کے دل میں سے نکل کر مومن کے دل میں جا کر قرار پکڑتی ہے۔

اِخْتِلَاجُ - ایک بیماری ہے یعنی پھڑکنا۔

خَلَجَتْهُ اُمُورُ الدُّنْيَا - دنیا کے کاموں نے اس کو مشغول کر دیا، پھنسا دیا۔

تَخَالَجَ فِي صَدْرِي مِنْهُ شَيْءٌ - اس کی طرف سے مجھے کچھ شبہ ہے۔

هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَلْنَجِ تَقْشِيرُهُ لِحَاءً عَنْ لِحَاءٍ حَتَّى تَصِلَ اِلَى جَوْهَرِهِ - جو شخص اپنے باپ دادا پر فخر کرتا ہو (خود کوئی جوہر نہ رکھتا ہو) اس کی مثال خلنج کی سی ہے (جو ایک درخت ہے) تو اس کو چھیلتا جاتا ہے ایک پوست کے اندر دوسرا پوست (مغز کا نام نہیں) بڑی مشکل سے کہیں مغز تک پہنچتا ہے۔ خَوْلُنَجَانُ - ایک مشہور دوا ہے حریری نے کہا فی صِحَافِ الْخَلْنَجِ خَلْنَجُ كَيْسِ الْبِلَالِ -

خَلْخَلَةٌ - حرکت کرنا، پھول ہونا۔

تَخْلُخُلُ - ضد ہے تکاشف کی یعنی پھول ہونا۔ (اجزا کا الگ الگ ہونا بیچ میں خال جگہیں ہونا)۔

بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ - ان کی پازیبیں دکھلائی دے رہی تھیں، خلخل کی جمع ہے وہ ایک زیور ہے جو عورتیں پاؤں میں پہنتی ہیں جیسے خلخال۔

خَلْدٌ - یا خُلُودٌ - ٹھہرنا، اقامت کرنا، ہمیشہ رہنا، باقی رہنا، چپک جانا، مل جانا۔

اِخْلَادٌ - مائل ہونا، جھک جانا۔

مَنْ دَانَ لَهَاوَا اِخْلَدَ اِلَيْهَا - جو شخص دنیا کا بندہ ہو جائے اس کی طرف جھک جائے اسی سے قرآن میں اِخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ یعنی زمین کی طرف جھکا یہ سمجھا کہ مجھ کو ہمیشہ زندہ رہنا ہے یا ارض سے دنیا مراد ہے یا برے کام۔

خُلُودٌ لَا مَوْتَ - تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے تم کو

موت نہیں آئے گی یہ خالد کی جمع ہے۔

خَلْدَةٌ - بالا اسی سے ہے وَلَدَانٌ مَخْلَدُونَ یعنی چھو کرے کانوں میں بالے پڑے ہوئے، بعض نے کہا ہمیشہ اسی حال میں رہنے والے یعنی ہمیشہ امر دہی بے ریش و بردت رہنے والے۔

خَلْدٌ - دل۔

خُلْدٌ - بہشت۔

دَارُ الْخُلْدِ - آخرت۔

خَلْسٌ - یا خَلِيسَى - اچک لے جانا جیسے خَطَفٌ اور اِخْتِلَاسٌ ہے۔

نَهَى عَنِ الْخَلِيسَةِ - آپ نے اس جانور کے کھانے سے منع فرمایا جو درندے کے منہ سے (مثلاً شیر بھیڑیے چیتے بور بچے کے منہ سے) چھڑایا جائے اور ذبح کرنے سے پہلے مر جائے۔

لَيْسَ فِي النُّهْبَةِ وَلَا فِي الْخَلِيسَةِ قَطْعٌ - جو مال لوٹ لیا جائے یا زبردستی اچک لیا جائے اس میں ہاتھ نہ کاٹ جائے گا، ایک روایت میں وَلَا فِي الْخَلِيسَةِ بے معنی وہی ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْخَلْسِ - آپ سے پوچھا گیا زبردستی چھین لینے کا کیا حکم ہے۔

بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ مَرَضًا حَابِسًا اَوْ مَوْتًا خَالِسًا - نیک اعمال میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم کو ایسی بیماری آ لگے جو نیک عمل کرنے سے روک دے یا اچانک موت آن پڑے (غفلت میں تم کو لے کر چل دے اس وقت پچھتاتے رہ جاؤ)۔

سِرُخْتِي تَاتِي فَتِيَاتٍ قُصُصًا وَ رِجَالًا طُلُصًا وَ نِسَاءً خُلُصًا - تو چلا جا یہاں تک کہ ایسی عورتوں سے ملے جن کے سینے ابھرنے ہوئے ہیں اور ایسے مردوں سے جن کے رنگ خاکی ہیں (گرد آلود) اور ایسی عورتوں سے جو گندم گوں ہیں یا سانولی۔ یہ خلص سے نکلا ہے بمعنی گندم گونی۔

صَبِيٌّ خِلَاسِيٌّ - یعنی سانولا لڑکا نہ گورا نہ کالا گیہواں

رنگ، عرب لوگ کہتے ہیں خَلَسْتُ لِحَيْتِهِ اس کی ڈاڑھی کھجڑی ہوگئی (کچھ سفید کچھ کالی)۔

هَذَا أَوَانٌ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ۔ اب وہ وقت آن پہنچا جب علم روک دیا جائے گا (یعنی نبوت کا خاتمہ ہوا اب آسمان سے وحی آنی بند ہو جائے گی)۔

هُوَ اخْتِلَاسٌ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ نماز میں ادھر ادھر نگاہ ڈالنا شیطان کا اچکا پن ہے (وہ آدمی کی نماز میں سے ایک حصہ یعنی خضوع خشوع اچک لے جاتا ہے)۔

لَا يَقْطَعُ الْمُخْتَلِسُ۔ اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔
الزَّعَارَةُ وَهِيَ الْخُلْسَةُ۔ زعارة یعنی اچک لے جانا۔
وَأَخْلَسْتُ الزَّهْرَاءَ۔ آپ نے زہراء کو بھی اچک لیا (یعنی ان کو بھی اپنے پاس بلا لیا یہ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کے انتقال کے بعد فرمایا آنحضرتؐ کی طرف خطاب کیا)۔

خُلْسَةُ۔ ایک بار اچکنا، مجمع البحرین میں ہے کہ اختلاس پوشیدہ ایسا مال اچک لینا جو محفوظ اور بند نہ ہو اور استلاب علانیہ چھین کر بھاگنا لڑائی نہ کرنا۔

خَلَصَ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

خَلَصَ۔ دوست بمعنی خل اور صَدِيقُ ہے۔

خَلَاصٌ۔ رہائی اور چھٹکارا۔

خَلَوْصٌ اور خَالِصَةٌ۔ اپوٹ تھرا صاف بے آمیزش

ہونا۔

إِخْلَاصٌ۔ صاف کرنا بے ریا کام کرنا خالص خدا کی رضامندی کے لئے جیسے تَخْلِيصٌ ہے۔

خُلَاصَةٌ یا إِخْلَاصٌ۔ صاف کیا ہوا گھی اور مختصر چنا ہوا

کلام۔

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ۔ قل ہو اللہ احد کیونکہ اس میں

خالص خدا کی صفات کا ذکر ہے اور کوئی بیان نہیں یا جو کوئی اس کو پڑھے اس نے خالص توحید کی۔

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَوْمُ الْإِخْلَاصِ قَالَ يَوْمٌ يَخْرُجُ إِلَى الدَّجَالِ مِنَ الْمَدِينَةِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَ مُنَافِقَةٍ فَيَتَمَيِّزُ الْمُؤْمِنُونَ مِنْهُمْ وَ يَخْلَصُ بَعْضُهُمْ مِنْ

بَعْضُ۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ خالص کا دن کون سا دن ہے؟ فرمایا وہ دن جب مدینہ سے ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کے پاس چل دیں گے (جو مدینہ کے باہر ٹھہرا ہوگا) اور سچے مسلمان منافقوں سے جدا ہو جائیں گے ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے (معلوم ہوا کہ منافق اس امت میں ہمیشہ باقی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کا شریک ہو جائے گا جس شخص کو دل سے خدا اور رسول پر ایمان نہ ہو اس کو عاقبت کا ڈرنہ ہو لیکن ظاہر میں برادری کے ڈر سے یا دوسرے مسلمانوں کے شرم سے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرے وہ منافق ہے۔ ہمارے زمانہ میں اس قسم کے نام کے مسلمان کثرت سے ہو گئے ہیں، خصوصاً جب سے ہجرت اور الحاد کا بازار علی گڑھی تعلیم کے طفیل سے گرم ہوا ہے اللہ رحم کرے) اس گروہ کے بعض افراد تو ایسے ہیں جن میں کچھ شرم و حیا باقی ہے اور وہ اپنے الحاد کو چھپائے رکھتے ہیں اور شرما شرمی سے مسلمانوں کے ساتھ نماز روزے میں شریک ہو جاتے ہیں اور بعض افراد تو ایسے دیکھنے میں آئے کہ ان کو علانیہ مسلمانوں سے نفرت ہے وہ جس گاؤں یا بستی میں جاتے ہیں شریف خاندانی اور ذی علم مسلمانوں سے ملاقات تک نہیں کرتے لیکن اگر کوئی ٹٹ پونجیا چٹہ کار ہاف کاسٹ ہی سہی وہاں ہو تو اس سے ضرور ملتے ہیں اس کے ساتھ صحبت گرم رکھتے ہیں، خدا اور رسول اور قرآن سے ان کو کچھ غرض نہیں، نماز روزے کا یہ حال ہے کہ پیدائش سے لے کر وفات تک نماز کو جانتے بھی نہیں کیا چیز ہے رمضان کا مہینہ آئے اور چلا جائے ان کو خبر بھی نہیں ہوتی، عید اور جمعہ کی نماز تک کو وہ مسجد میں آنا عار سمجھتے ہیں، یہ لوگ مسلمان کیسے ہیں، یکے کافر ہیں اور جو کوئی ان کو مسلمان سمجھے یا مسلمانوں کی طرح ان کے جنازے کی نماز پڑھے یا ایصال ثواب یا فاتحہ کرے یا مسلمانوں کے مقبرے میں ان کو گاڑے اس کے بھی اسلام میں گفتگو ہے، بائے مسلمانوں کی کم بختی وہ ایسے افراد کو مسلمانوں میں شریک کرتے ہیں اگر ان کو کوئی عالی عہدہ مل جائے تو چند جھوٹے مسلمان جو حقیقت میں منافق ہیں جمع ہو کر ان کو مبارک باد دیتے ہیں، ان کے سامنے اذرس پیش کرتے

ہیں ان کے ترقی اور اعزاز کو اسلام کے نیشن کی ترقی اور اعزاز خیال کرتے ہیں۔

فَلْيَخْلُصْ هُوَ وَلَدُهُ لِيَتَمَيَّزَ مِنَ النَّاسِ - وہ اور اس کا لڑکا الگ ہو جائے۔

خَلِّصُوا نَجِيًّا - الگ ہو کر صلاح کرنے لگے۔

إِنَّهُ قَضَىٰ فِي حُكُومَةٍ بِالْخَلَاصِ - حضرت علیؑ نے ایک مقدمہ میں یہ فیصلہ کیا کہ مشتری اپنی شمن بائع سے پھیر لے جب وہ چیز جو بیچی گئی تھی ایک اور شخص کی ملک نکلی۔

قَضَىٰ فِي قَوْسٍ كَسَرَهَا رَجُلٌ بِالْخَلَاصِ - شریع قاضی نے ایک کمان میں جس کو ایک شخص نے توڑ ڈالا تھا یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس کی قیمت بھر دے۔

عَلَىٰ أَرْبَعِينَ أَوْ قِيَّةً خَلَاصٍ - چالیس اوقیہ کھری پر (جن میں کھوٹ نہ ہو)۔

فَلَمَّا خَلَصْتُ بِمُسْتَوًى - جب میں ایک ہموار میدان میں پہنچا۔

فَلَمَّا خَلَصْتُ - جب میں دوسرے آسمان پر پہنچا، عرب لوگ کہتے ہیں خَلَصَ فُلَانٌ إِلَىٰ فُلَانٍ - فلاں شخص فلاں شخص کے پاس پہنچ گیا۔

خَلَصَ - کا معنی نجات پایا بھی آیا ہے۔
أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ - میں اس پیغمبر تک پہنچ سکوں گا (یہ ہر قل کا کلام ہے)۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تَضْطَرِبَ الْكِبَاتُ نِسَاءً دُوسِ عَلٰی ذِي الْخَلَصَةِ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دوس قبیلے کی عورتیں ذی الخلصہ پر اپنے چوڑ نہ مٹکائیں گی (ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا یمن میں - مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب پھر لوگ اسلام سے پھر کر مشرک بن جائیں گے اور ان کی عورتیں اس بت خانہ کا طواف کر کے اپنے چوڑ وہاں مٹکائیں گی، کرمانی نے کہا خلصہ ایک بت خانہ تھا فارس میں اس کو کعبہ یمانی کہتے تھے گویا اس کعبہ کی نقل بنائی تھی، نہا یہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے جریر بن عبد اللہ کو بھیج کر اس بت خانہ کو غارت کرایا تھا)۔

فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ - وہ اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا (ان میں نکل بھاگے گا - ایسا نہ ہو اس کا نام مجاہدین میں شمار کیا جائے اور جہاد کے لیے اس کو جانا پڑے)۔

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مُّخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيلَ مَا إِخْلَاصُهَا قَالَ أَنْ تَحْجِزَهُ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ - جس نے خلوص سے لا الہ الا اللہ کہا وہ بہشت میں جائے گا لوگوں نے کہا خلوص کا کیا معنی؟ آپ نے فرمایا خلوص یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان سے رکاوٹ رکھے (یہ کلمہ توحید اس کو حرام کاموں سے روکے، اگر صرف کلمہ زبان سے پڑھتا ہے لیکن بے خوف و خطر حرام کام کرتا رہتا ہے تو اس میں خلوص نہیں ہے)۔

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ - مگر تیرے اخلاص والے بندوں پر میرا زور نہیں چلے گا - امام غزالی نے کہا جو شخص بہشت کے حظوظ حاصل کرنے اور دوزخ کی تکلیفوں سے بچنے کے لئے عبادت کرتا ہے وہ مخلصین میں نہیں ہے بلکہ علتی ہے لیکن اس کی بہ نسبت مخلص ہے جو دنیا کی نقد اور فانی لذات کا خواہاں ہے۔

میں :- کہتا ہوں کئی صوفیہ نے اسی طرح امام غزالی کے موافق کہا ہے لیکن مجھ کو اس سے اتفاق نہیں ہے ہر کوئی عبادت آخر کسی غرض کے لئے کرتا ہے بے غرض عبادت کرنے کا جو دعویٰ کرے وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا، ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے: دوزخ سے ڈر کر اور بہشت کی خواہش سے، البتہ یہ صحیح ہے کہ اخلاص کے درجات ہیں اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی خالص دیدار الہی اور قرب حضرت شاہنشاہی کا خواہاں ہو کیونکہ یہ بہشت کی نعمتوں میں سب سے اعلیٰ نعمت ہے مومنین کو حاصل ہوگی اور یہ بھی ایک درجہ ہے کہ آدمی دنیا کی فانی لذتوں سے منہ موڑ کر آخرت کی باقی اور پائدار لذتیں مثلاً حور و قصور و غلمان وغیرہ کا طالب ہو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اس لئے کہ جب آدمی بہشت کا خواہاں ہو تو گویا دیدار الہی کا بھی خواہاں ہو اس لئے کہ بہشت کی لذتوں میں بڑی لذت یہی ہو

گی، یا اللہ تو ہم کو اور اپنے سب مومن بندوں کو اس نعمت سے شرف فرما۔ آمین۔

مجمع البحرین میں ہے کہ اخلاص یہ ہے کہ آدمی نیک عمل سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا مندی کا خواہاں ہونہ شہرت چاہے نہ ناموری نہ لوگوں کی تعریف اور ثناء یہ سب باتیں اس کے نزدیک محض لغو اور بے حقیقت ہوں۔ ایک بزرگ سے منقول ہے ان سے کسی نے کہا تم کو ریا کا ڈر نہیں ہے انہوں نے کہا اللہ کے سوا ہے کون جس کو میں ریا کروں گا۔ عارفین خدا اللہ تعالیٰ کے دھیان میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ ان کو سوا خدا کے کچھ سوچتا ہی نہیں تو وہ ریا کس کے لئے کریں گے۔ وحدت شہود کے یہی معنی ہیں کہ جیسے تارے آفتاب نکلنے کے بعد دکھائی نہیں دیتے گو موجود رہتے ہیں اسی طرح اللہ کے سوا اور سب چیزیں نظر سے اور دل سے غائب غلہ ہو جائیں۔

معانی الاخبار میں ہے کہ مخلص وہ ہے جو بندوں سے کسی بات کا طالب نہ ہو اور جو کچھ اس کو مل جائے اس پر خوش اور مگن رہے اور جب اس کے پاس کوئی چیز بچ رہے تو اللہ کی راہ میں اس کو دے ڈالے۔

إِنِّي لَا أَخْلَصُ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ مِنْ إِزْدِخَامِ النَّاسِ - میں لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے حجر اسود تک نہیں پہنچ سکتا۔

وَلَمْ يَخْلَصْ إِلَى الصَّعِيدِ - اور مٹی تک نہیں پہنچ سکے۔

خَلَطَ - ملا دینا، جیسے مزج بعض نے کہا مزج خاص ہے ان چیزوں سے جو رقیق ہوں جیسے پانی شراب وغیرہ اور خلط عام ہے۔

لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ - نہ جانوروں کو ملا دینا چاہنے نہ گڑھے میں لے جانا چاہنے کہ زکوٰۃ کے تحصیل دار کی ان پر نظر نہ پڑے (ملا دینے سے جانوروں کی یہ غرض ہوتی ہے کہ زکوٰۃ کم دینا پڑے مثلاً ہر چالیس بکریوں میں ایک سو بیس

بکریوں تک زکوٰۃ کی ایک بکری واجب ہے۔ اب تین شخص جن کے پاس چالیس بکریاں ہوں یہ کریں کہ زکوٰۃ کا تحصیل دار جب آئے تو اپنی بکریاں ملا کر اکٹھی کر دیں تاکہ ایک یہ بکری زکوٰۃ میں لے جائے اگر الگ الگ رکھتے تو تین بکریاں لے جاتے)۔

وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ - اگر مال دو آدمیوں کا ایک جگہ ملا ہوا ہو تو وہ اپنے حصہ رسد کے موافق زکوٰۃ ایک دوسرے سے مجرالیں (مثلاً) ایک شریک کی چالیس گائیں تھیں ایک کی تیس اور دونوں کے جانور ملے جلے تھے اور زکوٰۃ کے تحصیل دار نے ایک مسنہ لیا ایک تبیعہ (تبیعہ ایک سال کی بچھیری جو دوسرے سال میں لگی ہو اور مسنہ اچھی پوری گائے) تو مسنہ والا اس کی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے پھیر لے اس طرح تبیعہ والا ۱۴/۷ اپنے شریک سے اسی طرح اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور زکوٰۃ والا دو بکریاں سو والے کی لے لے تو وہ ۱۱/۳ ان کی قیمت کی پچاس بکریوں والے شریک سے مجرالے اور زکوٰۃ والا پچاس والے بکریوں میں سے دو بکریاں لے لے تو وہ ۲/۳ ان کی قیمت کے سو والے شریک سے مجرالے۔

نَهَى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ أَنْ يُبْذَا - آنحضرتؐ نے دو طرح کے میوؤں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا (مثلاً گدر اور پنختہ کھجور کو ملا کر یا منقی اور تازے انگور کو ملا کر یا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگو لے کیونکہ اس میں نشہ جلدی سے آ جاتا ہے اب امام مالک اور احمد نے ایسے نبیذ کو مطلقاً حرام رکھا ہے گو اس میں نشہ نہ آئے اور اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ لیکن بعض علماء نے اس کو جائز رکھا ہے جب تک اس میں نشہ پیدا نہ ہو اور نبی کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے۔)

مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا إِلَّا أَهْلَكَتُهُ - جس مال میں زکوٰۃ مل جائے (یعنی اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا مال اسی میں ملا رہے) تو وہ مال تباہ ہو جائے گا (مالک مال کو

۱۔ محیط میں ہے کہ وراط یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ بیس بکریاں کسی اپنے دوست کو دے دے میں اپنے پاس رکھے تاکہ زکوٰۃ کا تحصیل دار زکوٰۃ نہ لے سکے کیونکہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (م)

نقصان ہوگا اس کا تجربہ ہو چکا ہے بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ کا تحصیل دار زکوٰۃ کے مال میں خیانت کرے اور اس کا کوئی حصہ اپنے مال میں شریک کر لے بیت المال میں داخل نہ کرے تو اس کا مال تلف ہو جائے گا وہ زکوٰۃ کا روپیہ جو اس نے چوری سے رکھ لیا ہے اس کے مال کو بھی تلف کر دے گا۔

الشَّرِيكُ أُولَى مِنَ الْخَلِيطِ وَالْخَلِيطُ أُولَى مِنَ الْجَارِ - شفعہ میں شریک کا حق خلیط پر مقدم ہے اور خلیط کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے (مطلب یہ ہے کہ شریک کے ہوتے ہوئے خلیط کو شفعہ کا حق نہ ہوگا اور خلیط کے ہوتے ہوئے ہمسایہ کو حق نہ ہوگا۔ شریک وہ جو جائیداد بیعہ میں حصہ دار ہو اور خلیط وہ جو جائیداد کے خارجی حقوق میں مثلاً رستے ہی یا پانی لینے میں شریک ہو)۔

رَجَعَ الشَّيْطَانُ يَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ - شیطان لوٹ کر آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے لپیٹھونا چاہتا ہے (ادھر ادھر کے دنیاوی خیالات اس کے دل میں ڈالتا ہے نماز کو خراب کرتا ہے)۔

مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَ الْخَفَقُ وَالْجَلَاطُ - آپ سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے آپ نے فرمایا ذکر کو فرج میں گھسیڑنے اور غائب کرنے اور جو رومرد کے ملنے سے (یعنی جماع سے)۔

لَيْسَ أَوْانَ يَكْثُرُ الْخِلَاطُ - یہ بہت جماع کرنے کا وقت نہیں ہے۔

وَكَانَ الْمُدَّعِي حَوْلًا قَلْبًا مَخْلُطًا مَرِيئًا - (دو شخص معاویہ کے پاس آئے ایک نے دوسرے پر مال کا دعویٰ کیا لیکن مدعی بڑا لپاٹا بات پٹنے والا اور دھوکہ دینے والا چترا نکلا۔

مَخْلُطٌ - اس شخص کو کہتے ہیں جو چیزوں کو ملا کر لوگوں پر ملتنبس کر دے ان کو دھوکہ دے۔

وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ مَخْلُطٌ - ہم میں سے ایک اس طرح کا (سوکھا) پانچنا کرتا جیسے

بکری کرتی ہے (سوکھی مینگیاں) اس میں لپٹاؤ چپک بالکل نہ ہوتی (کیونکہ وہ جو کی خشک روٹی کھاتے تھے یا درختوں کے پتے اس لئے پانچنا نہ میں تری اور لتھڑا پن نہ ہوتا)۔

أَمَّا أَنَا فَلَا أَخْلِطُ حَلَالًا بِحَرَامٍ - (ایک شخص نے اپنی جو رو کو حیض کی حالت میں تین طلاق دے دیں شریعہ قاضی نے کہا) میں تو حرام اور حلال کو نہیں ملاؤں گا (یعنی اس حیض کی جس میں اس نے طلاق دیا عدت میں محسوب نہیں کروں گا کیونکہ اس کے کچھ حصے میں وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حلال تھی کچھ حصہ میں حرام)۔

وَوَظَنَ النَّاسُ أَنَّ قَدْ خُولِطُوا وَمَا خُولِطُوا وَلَكِنْ خَالَطَ قُلُوبَهُمْ هَمٌّ عَظِيمٌ - لوگ یہ سمجھیں کہ ان کی عقل میں فتور آ گیا ہے حالانکہ فتور نہیں آیا بلکہ ان کے دلوں میں ایک بڑی فکر بیٹھ گئی ہے (وہ کیا آخرت کی فکر اس لئے دنیا دار لوگ ان کو دیوانہ سمجھتے ہیں)۔

اخْتَلَطَ فِيْ آخِرِهِ - اخیر میں اس کی عقل میں فتور آ گیا تھا (جیسے بڑھاپے میں اکثر آدمیوں کی عقل سٹھیا جاتی ہے)۔

كُنَّا نُورِثُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلَاطُ مِنَ التَّمْرِ - ہم کو آنحضرتؐ کے زمانہ میں ملوان کھجور ملا کرتی (یعنی اچھی بری سب ملی جلی مخلوط)۔

بَيْعُ الْخِلَاطِ - ملوان کھجور کی بیع۔
مُهْلَتُونَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُ شَيْءٌ - حج کا احرام باندھنے والے اس میں اور کچھ (عمرہ) نہیں ملانے والے ایک روایت میں مُهْلَتَيْنِ ہے۔

خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ - تیرا کام سب گول مول ہو گیا (یعنی شیطان کبھی تجھ کو ٹھیک بات بتلاتا ہے کبھی غلط)۔

مِنْ خُلَاطِ السُّوءِ - خلاط بہ ضمرہ خاوند شدید لام جمع ہے خلاط کی اور خلاط بکسرہ خاوند تخفیف لام مصدر ہے خَالَطَ کا معنی مل جانا جیسے اِخْتِلَاطٌ اور خَلِطٌ اور خُلِطٌ اور خُلُطَةٌ اور خَلِيطٌ اور خَلِيطِي ہیں سب کے معنی مل جانا۔

خُلِطَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ - اس کا کام سب گول مال ہو گیا۔

سے نکالنا اور خُلَع مہلت اور آہستگی کے ساتھ نکالنا۔
خُلَع - عورت سے کچھ مال ٹھہرا کر اس کے بدل اس کو
طلاق دینا - ایسے یہ مُخَالَعَة ہے۔

لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ - جب مدینہ والوں نے یزید
کی بیعت سے نکل جانا چاہا (اس کی بیعت توڑنا چاہی) ہوا یہ کہ
مدینہ والوں نے یزید کے فسق و فجور کا حال سن کر صلاح و
مشورے کے لئے ایک مجلس کی اس میں عبد اللہ بن عمر کو بھی بلا
بھیجا اور بعد صلاح و مشورے کے یہ قرار دیا کہ یزید کی بیعت توڑ
دی جائے اس وقت تو عبد اللہ بن عمر خاموش رہے لیکن مجلس سے
اٹھ کر اپنے گھر آ کر انھوں نے اپنے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ
میں تو یزید سے بیعت کر چکا ہوں میں تو اس کی بیعت نہیں
توڑوں گا اور جو کوئی یزید کی بیعت توڑ کر دوسرے کسی سے بیعت
کرے اس سے مجھے کوئی تعلق نہیں ہے یزید کو جب یہ خبر پہنچی تو
اس نے ہمتی مسلم بن عقبہ ایک لشکر بھیج کر مدینہ والوں کو تباہ کیا
صد ہا ہزار ہا آدمیوں کو قتل کا یا حرم محترم کی بے حرمتی کرائی اس
واقعہ کو واقعہ حرہ کہتے ہیں جس کی آنحضرتؐ نے پہلے ہی سے خبر
دے دی تھی صرف عبد اللہ بن عمر اور ان کے متعلقین محفوظ رہے
چونکہ انھوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی یزید کے بعد پھر
عبد اللہ بن عمرؓ نے نہ مروان سے بیعت کی نہ عبد اللہ بن زبیرؓ سے
نہ امام حسینؓ سے اس لئے کہ کسی پر لوگوں کا اتفاق نہیں ہوا تھا
جب امام حسینؓ اور عبد اللہ بن زبیر شہید ہو گئے اور عبد الملک بن
مروان کی خلافت جم گئی اور سب کا اتفاق اس پر ہو گیا اس وقت
عبد اللہ بن عمرؓ نے اس سے بیعت کر لی۔

مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ لَا حُجَّةَ لَهُ - جو
شخص مسلمان بادشاہ یا خلیفہ کی اطاعت سے (بلا وجہ شرعی) نکل
جائے (ناحق بغاوت اور سرکشی پر کمر باندھے) وہ اللہ تعالیٰ
سے ایسے حال میں ملے گا کہ اس کو (عذاب سے بچنے کے لئے)
کوئی دلیل نہ ہوگی۔

وَقَدْ كَانَتْ هَذِيلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي

أَخْلَاطٌ - سب قسم کے لوگ ملے جلے اچھے برے نیک
معاش بد معاش یا مختلف قوموں اور قبیلوں کے لوگ۔

إِذَا خَالَطَ وَجِبَ الْغُسْلُ - جب مرد عورت سے مل
گیا (دخول کیا) تو غسل واجب ہو گیا۔

مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيْطٌ وَ تَنْزِيلٌ - چمکنے والے ریتوں
کا ملا دینا اور ہٹا دینا۔

الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى
إِذَا هُمْ - مومن وہ ہے جو لوگوں سے خلط رکھے (ملتا جلتا رہے)
اور ان کی ایذا دہی پر صبر کرے (کسی کو نہ ستائے یہ بہت بڑا
درجہ ہے جو انبیا اور صدیقین کو حاصل ہوتا ہے عام لوگ جو اس
کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے عزالت اور گوشہ گیری بہتر
ہے)۔

وَلَا يُخَالِطُهُ الظُّنُونُ - اس کے علم میں گمان اور شک کا
نام نہیں (بلکہ اس کا علم سارا یقینی ہے وہ جزئیات اور کلیات
سب کو بہ تحقیق جانتا ہے کیونکہ اس نے سب کو بنایا ہے اور سب
چیزیں اس کے سامنے حاضر ہیں وہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو نہ
جانے یہ عجیب بات ہے صاحب البیت ادری بما فی
البیت)۔

مُخَلِّطٌ - امامیہ کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو
حضرت علیؓ سے محبت رکھے مگر ان کے دشمنوں پر تبرانہ کرے اور
اس کو بھی کہتے ہیں جس کا ایک مذہب نہ ہو کبھی کچھ اعتقاد رکھے
کبھی کچھ۔

خَلَطَ فِي كَلَامِهِ - پریشان تقریر کی گڑبڑ یعنی بیہودہ
بکا۔

خَلِطٌ مَلِطٌ - وہ شخص جس کا نسب صاف نہ ہو۔

رَجُلٌ خَلِطٌ - بیوقوف شخص۔

خَلَاطَةٌ - فساد عقل بیوقوفی۔

خُلَطَاءٌ - شریک جمع ہے خلیط کی۔

خُلَعٌ - اتارنا نکالنا جیسے نَزَعٌ - بعض نے کہا نَزَعٌ جلدی

الْجَاهِلِيَّة - ہذیل قبیلے نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص کو خلیع کر دیا تھا (یعنی اس کی حفاظت سے دست بردار ہو گئے تھے) عرب میں قاعدہ تھا کہ کسی شخص سے عہد کر کے اس کی حفاظت کے ذمہ دار بن جاتے تھے اگر وہ کوئی تصور کرتا تو اس کا تاوان بھرتے اس شخص کو حلیف کہتے پھر جب اس سے الگ ہو جاتے جو عہد کیا تھا وہ توڑ دیتے تو اس کو خلیع کہتے امام اور خلیفہ بھی جب معزول ہو جائے تو اس کو خلیع کہتے ہیں گویا خلافت کا جامہ اس پر سے اتار لیا گیا۔

إِنَّ اللَّهَ سَيَقْبِضُكَ فَمِیْضًا وَ إِنَّكَ تَلَاصُ عَلَى خَلْعِهِ - اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائے گا اور لوگ تجھ سے یہ چاہیں گے اس کا اتارنا (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا مراد خلافت کا کرتہ ہے)۔

إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي - میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ میں اپنی ساری جائیداد سے باہر ہو جاؤں (سب خیرات کر دوں) توبہ میں یہ بھی ہے اس کا معنی یہ ہے کہ توبہ کا ایک جز میں نے یہ بھی قرار دیا ہے یا توبہ قبول ہونے کا شکریہ میں یہ کرتا ہوں کہ سارا مال اپنا خیرات کر دیتا ہوں۔

تَخْلَعُ فِي الشَّرَابِ الْمُسْكِرِ - نشہ لانے والی شراب پینے میں مصروف ہو گیا، غرق ہو گیا، اس کی عادت کر لی۔

فَكَانَ رَجُلٌ مِنْهُمْ خَلِيعٌ - ایک شخص ان میں آزاد تھا، پینے کھانے والا یا شہدہ خبیث جس سے اس کے عزیز واقربا سب بیزار تھے سب نے اس کو الگ کر دیا تھا۔

الْمُخْتَلَعَاتُ هُنَّ الْمُتَنَافِقَاتُ - خلیع کرنے والی عورتیں وہی منافق عورتیں ہیں (مراد وہ عورتیں ہیں جو صرف خواہش نفسانی سے بلا ضرورت اور بلا وجہ معقول اپنے خاوند سے الگ ہونا اور دوسرا خاوند کرنا چاہیں)۔

خَالِعٌ - اس عورت کو کہیں گے جو خلیع کرے اب اس میں اختلاف ہے کہ خلیع فسخ نکاح ہے یا طلاق بائن ہے بہر حال خلیع کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی البتہ نیا عقد کر سکتا ہے کبھی خلیع کو طلاق بھی کہتے ہیں۔

إِنَّ امْرَأَةً نَشَزَتْ عَلَى زَوْجِهَا فَقَالَ عُمَرُ أَخْلَعُهَا - ایک عورت نے اپنے خاوند سے شرارت کی حضرت عمرؓ نے اس کے خاوند سے فرمایا تو اس کو طلاق دے دے۔

مِنْ شَرِّمَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ شُخَّ هَالِغٍ وَ جُبْنٍ خَالِعٌ - آدمی کو جو باتیں دی جاتی ہیں (خدا کی طرف سے اس کے دل میں ڈالی جاتی ہیں) ان میں دو بہت بری ہیں ایک تو لالچ ہائے ہائے کرانے والی (رات دن آدمی اس کی وجہ سے رنج ہی میں رہتا ہے کتنا ہی مال و دولت ملے مگر نیت نہیں بھرتی طمع میں گرفتار رہتا ہے دوسرے لوگوں پر حسد کرتا ہے) دوسری نامردی دل نکال دینے والا (ذرا سی بات میں اس کا دل دہل جاتا ہے سینہ دھڑ دھڑ کرنے لگتا ہے گویا دل باہر نکلا پڑتا ہے۔ حقیقت میں آنحضرتؐ نے کیا عمدہ ارشاد فرمایا کمبخت طمع اور بزدلی سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے یہی طمع او بزدل جب کسی قوم میں سما جاتی ہے بس وہ ذلیل ہو جاتی ہے دوسری قومیں اس پر غالب ہو جاتیں ہیں طمع ہی کی وجہ سے آدمی اپنے بھائیوں سے حسد کرنے لگتا ہے اس سے نا اتفاقی پھیلتی ہے اور نا اتفاقی قوم کے خرابی کی جڑ ہے اب اس پر طرہ بزدلی آج کل بند کے مسلمانوں میں یہ دو خصلتیں کوٹ کوٹ کر بھردی گئی ہیں۔ اس قسم کے مسلمان اگر صدیوں تک تعلیم پاتے رہیں گے اور ہر ایک ان میں فیلسوف کامل ہو جائے گا تو بھی جب تک نا اتفاقی اور بزدلی کو ترک نہ کریں گے اور عمدہ اخلاق اختیار نہ کریں گے کتابوں کی ورق گردانی اور ایم اے بی اے ال ال ڈی بننے سے ان کو کبھی فلاح قومی نصیب نہ ہوگی)۔

نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَفْجُوكُ - جو تیری نافرمانی کرے اس کو ہم نکال دیتے ہیں اس سے ہم الگ ہو جاتے ہیں۔

فَاخْلَعُ نَعْلَيْكَ - اپنی جوتیاں اتار ڈال (یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا تھا اہل سنت کی اکثر روایتوں میں یہ ہے کہ وہ جوتیاں مردار گدھے کی کھال کی تھیں، امام جعفر صادقؑ سے بھی یہی منقول ہے شیعہ کہتے ہیں کہ امام نے یہ تقیہ کے طور پر سنیوں سے ڈر کر تفسیر کی اور سعد بن عبد اللہ

خُلُوفٌ اور خُلُوفَةٌ۔ بدبودار ہونا، بگڑ جانا، پہاڑ پر چڑھ جانا، پیوند لگانا۔

يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُولَهُ۔ اس علم کو پیچھے آنے والے گروہ میں سے اچھے اور نیک لوگ اٹھائیں گے (غلو کرنے والوں کی تحریف کو میٹیں گے اور غلط کاروں کی غلطیوں کو رفع کریں گے اور جاہلوں کی تاویلوں کو رد کریں گے یعنی ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایسے نیک اور اچھے عالموں کو پیدا کرے گا جو غلو اور تشدد کرنے والوں کو رد کریں گے اور سچی اور حق بات کو ظاہر کر دیں گے نہ افراط کریں گے نہ تفریط)۔

نہا یہ میں ہے کہ خَلْفٌ اور خَلْفٌ ہر پیچھے آنے والے کو کہتے ہیں مگر بہ تحریک لام کا استعمال اچھے شخص کے لئے کیا جاتا ہے اور بہ تسکین لام نالائق اور برے شخص کے لئے۔

سَيَكُونُ بَعْدَ سِتِّينَ سَنَةً خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ۔ ساٹھ برس کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوں گے جو نماز کو تباہ کریں گے (یہ یزید کے حکومت کا زمانہ ہے اس کے بعد اکثر خلفائے بنی امیہ ایسے ہی گذرے جو نماز کو اپنے وقت پر نہیں پڑھتے اور کوئی کوئی ان میں سے تو ایسا بد معاش نکلا کہ نشہ میں نماز پڑھاتا تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِ خُلُوفٌ۔ اس کے بعد ایسے گروہ آئیں گے۔

اللَّهُمَّ أَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلْفًا۔ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عنایت فرما (جتنا وہ خرچ کرے اتنا ہی مال اس کو اور دے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ خَلْفَ اللَّهِ لَكَ خَلْفًا بِخَيْرٍ اور أَخْلَفَ اللَّهُ عَلَيْكَ خَيْرًا۔ یعنی اللہ تجھ کو نیک بدل دے۔ بعض نے کہا أَخْلَفَ اللَّهُ وَهَابًا کہیں گے جس چیز کا بدل ہو سکتا ہے جیسے مال اور اولاد وغیرہ کے تلف میں اور خَلْفَ اللَّهِ وَهَابًا کہیں گے جس کا بدل نہیں ہو سکتا جیسے ماں باپ کے مرجانے پر اور کبھی خَلْفَ اللَّهِ عَلَيْكَ وَهَابًا کہتے ہیں جب کسی شخص کا کوئی عزیز مر جاتا ہے۔

وَأَخْلَفُهُ فِي عَقِبِهِ۔ اس کے بعد تو اس کی جانشینی کر (یہ میت کی دعا میں آنحضرتؐ نے فرمایا یعنی اس کے مرجانے پر تو

مٹی نے قائم سے اس کی تفسیر پوچھی تو انھوں نے فرمایا کہ نَعْلَيْكَ سے مراد حضرت موسیٰؑ کی بیوی ہے ان کو اپنی بیوی سے بڑی محبت تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ محبت اپنے دل سے نکال کیونکہ اگر جو تیاں مراد ہوتیں تو حضرت موسیٰؑ کی نماز ان میں جائز تھی یا نہیں اگر جائز تھیں تو اس وادی میں ان کو پہن کر جانا کیوں منع ہوا اگر ناجائز تھی تو حضرت موسیٰؑ پر یہ الزام آتا ہے کہ ان کو اتنا سا مسئلہ بھی معلوم نہ تھا اور انھوں نے اپنی نماز خراب کی۔

میں:- کہتا ہوں قائم سے یہ روایت صحیح نہیں ہے اگر نعل سے بیوی مراد ہوتی تو اللہ تعالیٰ بہ صیغہ مفرد نعلک فرماتا نہ بصیغہ تشنیہ کیونکہ حضرت موسیٰؑ کی دو بیویاں نہ تھیں اور جس وقت یہ حکم ہوا اس وقت تک حضرت موسیٰؑ پیغمبر ہی نہیں ہوئے تھے اس کے علاوہ نماز یہودیوں کے مذہب میں جو تیاں اتار کر ادا کی جاتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ یہودی جو تیاں اتار کر نماز پڑھتے ہیں تم اس کے خلاف کرو جو تیوں سمیت نماز پڑھو اور کوئی وجہ نہیں کہ امام جعفر صادق قرآن کی تفسیر میں تقیہ کرتے یہ کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا کہ جس کی وجہ سے ان کو مخالفین کی ایذا دہی کا ڈر ہوتا اس لئے یہ ساری تقریر جو صاحب مجمع البحرین نے کی ہے محض افتراء پر دازی معلوم ہوتی ہے۔

خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهِ۔ اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی۔

خَلِيعِي۔ ایک شاعر تھا مشہور۔

خَلَاعَةٌ۔ ہتک اور عزت ریزی۔

خِلْعَةٌ۔ وہ لباس جو عزت کے طور پر آدمی کو پہنایا جائے۔

خِلْعَةٌ اور خِلْعَةٌ۔ بہتر مال کو بھی کہتے ہیں۔

خَلِيعَةٌ۔ آزاد عورت۔

خَلْفٌ۔ پیچھے اور بعد آنے والا گروہ غلط بات نالائق لڑکا۔

خِلَافَةٌ اور خَلِيفَتِي۔ قائم مقام ہونا۔

خَلْفٌ۔ قائم مقام اچھا نیک لڑکا، عوض اور بدل۔

اس کا کام کاج چلا)۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ - تم میری سنت اور خلفاء راشدین (ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم) کی سنت کو اپنے اوپر لازم کرلو (حالانکہ خلفائے راشدین کا فعل سنت نہیں ہو سکتا مگر اس کو بھی سنت اس لئے کہ خلفاء راشدین بہت سے ایسے سنتوں کو بجالائیں گے جن کا علم لوگوں کو نہ ہوگا کہ وہ آنحضرت کی سنت ہیں تو ان کو مجازاً خلفاء کی سنت کہہ دیا، بعض نے کہا وہ کام جو خلفائے راشدین نے اپنے اجتہاد اور رائے سے نکالے ان کو بھی آپ نے سنت فرمایا اس خیال سے کہ آئندہ لوگ ان کی مخالفت نہ کریں اور دین میں خرابی نہ پڑے۔

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا عَصُوصًا - خلافت راشدہ جس میں سراسر دین داری اور حق پرستی ہوتی ہے تیس برس تک رہے گی پھر تو کٹنی بادشاہت ہے (دین اور استحقاق سے کوئی غرض نہ رہے گی جو زبردست ہو اور حاکم بن بیٹھا اس حدیث کے رو سے معاویہ اور ان کے بعد والے حاکم سب بادشاہ گئے جائیں گے نہ کہ خلیفہ۔

لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً - اسلام کا دین بارہ خلیفوں کے زمانہ تک عزت کے ساتھ رہے گا (ان خلیفوں کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور امامیہ نے بارہ اماموں کو مراد لیا ہے اور اہل سنت کے علماء کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ اللہ ہی کو معلوم ہے کہ یہ بارہ خلیفہ کون کون تھے بہر حال پانچ خلیفہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی تو ان بارہ میں سے تھے اب سات باقی رہے ممکن ہے کہ وہ فاصلہ کے ساتھ پیدا ہوں اور ان میں سے کچھ گذر گئے ہوں کچھ باقی ہوں، امام مہدی علیہ السلام سے بارہ کی تعداد پوری ہو جائے، بعض نے کہا یہ بارہ خلیفہ وہ ہیں جو امام مہدی کی اولاد میں ان کے بعد ہوں گے واللہ اعلم)۔

الْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ - خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی (یہ حدیث متواتر ہے اور اس پر صحابہ اور تمام مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قریش کی خلافت جائز نہیں ہے البتہ غیر

قرشی قرشی خلیفہ کا نائب اور صوبہ ہو سکتا ہے)۔

فَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ - اللہ تعالیٰ تم کو حکومت دینے والا ہے (دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو)۔
تَسْمَعُنِي أُوْخَالِفُكَ - تو سنتا ہے میں تیرا خلاف کرتا ہوں: ایک روایت میں أُوْخَالِفُكَ حائے حلی سے ہے یعنی تجھ سے قسم کھاتا ہوں۔

لَوْ اسْتَخْلَفْتُ - کاش میں خلیفہ کر جاؤں یا اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں تو بہتر ہو (اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیفہ کی تصدیق کرنا اور عبد اللہ بن مسعود جو کہیں اس کو مان لینا حدیفہ تو آنحضرت کے خاص راز دار تھے اور عبد اللہ بن مسعود دین کے بڑے عالم تھے)۔

تَكْفُلُ اللَّهُ لِلْغَازِي أَنْ يُخْلِفَ نَفَقَتَهُ - اللہ نے غازی کے لئے یہ ذمہ لیا ہے کہ اس کا سب خرچہ واپس دلائے گا۔

اللَّهُمَّ اخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهُ - یا اللہ ابوسلمہ سے بہتر مجھ کو خاوند عنایت فرما۔ (یہ بیوی ام سلمہ نے اپنے شوہر کے مرنے کے بعد دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام جہاں سے بہتر خاوند عنایت فرمایا وہ آنحضرت ﷺ کی بیوی بنیں)۔

فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ - وہ اپنے بچھونے کو جھٹک لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں اس کے بعد کیا چیز اس کے بچھونے پر آگئی (شاید کوئی زہریلا کیڑا آن کر بیٹھ گیا ہو اور بن جھاڑے اس پر لیٹ جائے تو وہ کاٹ کھائے)۔

فَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ - ان کے پیچھے ہی عبد اللہ بن زبیر اندر پہنچے۔

وَ اخْلَفَهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ - جو لوگ اس کے مرے پیچھے (دنیا میں) باقی رہ گئے ہیں ان میں تو اس کا جانشین بن (ان کی حفاظت کر، ان کا کام چلا جیسے میت اپنی زندگی میں کام چلاتا تھا)۔

وَ اجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ - (یا اللہ تو عباس اور ان کے فرزند کو بخش دے) اور خلافت ان کے پس ماندوں میں قائم رکھ (یہ دعا آنحضرت کی قبول ہوئی، عباسیوں نے کئی

مدینہ میں ہجرت کی تھی اُس لیے وہ مکہ میں مرنا برا سمجھے۔
 أَخْلَفْتُ بَعْدَ أَصْحَابِي۔ کیا میں اپنے ساتھیوں کے
 بعد پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی دوسرے صحابہ آپ کے ساتھ مدینہ میں
 جائیں گے اور میں مکہ میں پڑا رہوں گا وہیں مرجاؤں گا)۔

لَعَلَّكَ أَنْ تُخْلَفَ۔ تو شاید زندہ رہے (اور اللہ تیری
 وجہ سے بعض کو فائدہ پہنچائے بعض کو نقصان) ایسا ہی ہوا سعد بن
 ابی وقاصؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدت تک زندہ رہے
 عراق کا ملک انھوں نے فتح کیا بہت سامان غنیمت حاصل کیا
 مسلمانوں کو فائدہ پہنچایا کافروں کا خوب نقصان کیا۔
 فَخَلَفْنَا فُكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ۔ ہم کو پیچھے کر دیا ہم
 چاروں کے اخیر میں تھے۔

حَتَّى أَنْ الطَّائِرَ لَيَمُرَّ بِجَنَابَتِهِمْ فَمَا يُخْلَفُهُمْ۔
 پرندہ ان کے فوج کی ٹکڑیوں پر سے گزرے گا تو ان سے آگے
 نہ بڑھ سکے گا (یہ نہ ہوگا کہ پرندہ ساری فوج سے آگے نکل
 جائے اور فوج اس کے پیچھے رہ جائے اس قدر بے شمار فوج
 ہوگی)۔

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ
 قُلُوبُكُمْ۔ نماز میں صفیں برابر کرو آگے پیچھے مت رہو ایسا کرو
 گے تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ پڑ جائے گی (کیونکہ
 اختلاف ظاہری اختلاف باطنی کا سبب پڑے گا دوسری روایت
 میں ہے صفیں برابر رکھو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کے قائم
 کرنے کا ایک جز ہے افسوس ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے
 نماز میں صف برابر کرنے کا خیال بالکل چھوڑ دیا ہے کوئی آگے
 رہتا ہے کوئی پیچھے سنت یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کا پایا پاؤں
 دوسرے کے داہنے پاؤں سے اور داہنا پاؤں دوسرے کے
 بائیں پاؤں سے اور کندھا کندھے سے ملا رہے بیچ میں کوئی
 خالی جگہ نہ چھوٹے اور جب تک آگے کی صف پوری نہ بھر لے
 اس وقت تک پیچھے کی صف میں کوئی کھڑا نہ ہو۔ بعض اماموں
 کے نزدیک اگر آگے کی صف میں جگہ ہوتے ہوئے کوئی پیچھے
 کھڑا ہو تو اس کی نماز درست ہی نہ ہوگی اور مکروہ تو سب کے
 نزدیک ہوگی)۔

سو برس تک خلافت کی اخیر خلیفہ مستعصم باللہ ہلاکوں کے ہاتھ
 سے مارا گیا سارا بغداد لوٹا گیا جلایا گیا ہزاروں آدمی مارے
 گئے اس روز سے خلافت کا نام و نشان جاتا رہا اور ہر ایک
 مسلمان حاکم بجائے خود خود مختار بن بیٹھا اور انا ولا غیر کی
 دعویٰ کرنے لگا۔

قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذُرِّيَّاتِهِمْ۔ دجال ان کے پیچھے ان
 کے بال بچوں میں آن پہنچا۔

أَخْلَفْتُ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هَذَا۔ تو نے ایک
 غازی کے پیٹھ پیچھے ان کے جو رو بچوں کے ساتھ ایسا سلوک
 کیا۔

كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ
 نَيْبٌ كَنَيْبِ النَّيْسِ۔ جہاں ہم اللہ کی راہ میں (جہاد کے
 لئے نکلے) تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ کر بکرے کی سی آواز نکالتا
 ہے، نیب کہتے ہیں اس آواز کو جو بکرا بکری پر چڑھتے وقت نکالتا
 ہے۔

فَخَلَفْتَنِي بِنِزَاعٍ وَ حَرْبٍ۔ میرے پیچھے لڑتی غصہ
 کرتی رہ گئی۔ اگر خَلَفْتَنِي بہ تشدید لام ہو تو ترجمہ یوں ہوگا مجھ
 کو لڑتا بھڑتا غصہ کرتا چھوڑ گئی۔

خَيْرُ الْمَرْعَى الْأَرَاكُ وَالسَّلْمُ إِذَا أَخْلَفَ كَمَا
 لَجِينَا۔ بہترین چارہ (اونٹوں کا) اراک اور سلم ہے جب
 دوبارہ پتے نکالتا ہے تو اس کا کوٹ کر آٹے میں ملا کر اچھا چارہ
 بنتا ہے (عرب لوگ اس کو لجین بہ فتح لام کہتے ہیں اور لجین بہ
 ضمہ لام چاندی کو کہتے ہیں)۔

حَتَّى أَلِ السُّلَامَى وَ أَخْلَفَ الْخُزَامَى۔ یہاں
 تک کہ ہڈیوں میں مغز آ گیا اور خزامی (ایک درخت ہے اس
 میں خوشبودار پھول ہوتے ہیں) میں پتے نکل آئے یہ خَلْفَةٌ
 سے نکلا ہے۔ یعنی وہ پتہ یا پھل جو اگلے پتے اور پھل کے بعد
 نکلے۔

أَتَخْلَفُ عَنْ هِجْرَتِي۔ کیا میں اپنی ہجرت کو خراب کر
 کے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی مکہ میں مروں گا چونکہ صحابہ نے
 آنحضرتؐ کی رفاقت اختیار کی تھی اور مکہ کو اللہ کے واسطے چھوڑ کر

لَتُسَوَّوْنَ صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ
وُجُوْهِكُمْ۔ اپنی صفیں برابر رکھو نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے
مونہوں میں اختلاف ڈال دے گا (محبت کے بدلے آپس میں
بغض و نفاق پھیلے گا یا قیامت کے دن تمہارا منہ پیچھے کی طرف کر
دے گا یا تمہاری صورتیں دنیا ہی مسخ کر دے گا معاذ اللہ۔ طیبی
نے کہا دلوں سے منہ مراد ہیں یعنی ہر ایک کی رائے اور مت جدا
گانہ ہو جائے گی اتفاق کے بدل اختلاف پڑے گا)۔

إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ۔ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے
کبھی پورا نہ کرے (یہ منافق کی نشانی ہے)۔

خُلِفَ۔ بہ ضمہ لام اسم مصدر ہے بہ معنی وعدہ خلافی۔
خِلْفَةٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ
الْمِسْكِ۔ روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو
سے بہتر ہے اور پسندیدہ ہے۔

خِلْفَتُهُ اور خُلُوفُ۔ منہ کی بو بدل جانا (اصل میں خلفہ
اس روئیدگی کو کہتے ہیں جو دوسری روئیدگی کے بعد ہو پھر اس بو کو
کہنے لگے جو دوسری بو کے بعد پیدا ہو)۔

لِخُلُوفٍ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ
الْمِسْكِ۔ ترجمہ وہی ہے۔

وَمَا أَرْبُكَ إِلَى خُلُوفٍ فِيهَا۔ تجھے عورت کے منہ کی
بوسو نگھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے (یہ حضرت علیؑ نے فرمایا جب
ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا روزہ دار کو اپنی عورت کا بوسہ لینا
درست ہے)۔

لَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يَتْرُكْ أَهْلَهُ خُلُوفًا۔ ہم
جانتے ہیں کہ محمد ﷺ نے اپنے گھر والوں کو بے وارث اور بے
وسیلہ نہیں چھوڑا عرب لوگ کہتے ہیں حَتَّى خُلُوفٌ یہ قبیلہ بن
مردوں کا ہے۔ یعنی اس میں نری عورتیں ہی عورتیں ہیں۔

لَنَسْرُوكَنَّهَا خُلُوفًا۔ ہم اس قبیلہ کو بن مردوا کر دیں
گے (اس کے مرد سب مار ڈالیں گے نری عورتیں رہ جائیں
گی)۔

وَنَفَرْنَا خُلُوفَ۔ ہمارے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں
(غائب ہیں یہاں موجود نہیں ہیں)۔

فَاتَيْنَا الْقَوْمَ خُلُوفًا۔ ہم ان لوگوں کے پاس آئے
دیکھا تو نری عورتیں ہی عورتیں ہیں۔

إِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ۔ ہمارے بال بچے غائب ہیں۔
وَنَفَرْنَا خُلُوفًا۔ بہ نصب یہ حال ہے جو قائم مقام خبر
کے ہے معنی وہی جو اوپر گزر چکے کرمانی نے کہا خلوف خالف
کی جمع ہے بہ معنی پانی کے لئے گیا ہو یا غائب یعنی ہمارے مرد
پانی لانے کو گئے ہوئے ہیں یا غائب ہیں ہم کو یہاں چھوڑ گئے
ہیں۔

الذِّیَّةُ كَذَا وَ كَذَا خِلْفَةٌ۔ دیت میں اتنی حاملہ
اونٹنیاں دینا ہوں گی۔

خِلْفَةٌ۔ پیٹ والی اونٹنی اس کی جمع خِلْفَاتٌ اور
خِلَافٌ ہے۔

خِلِفْتُ۔ حاملہ ہوئی۔

أَخْلَفْتُ۔ بدل گئی۔

ثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ هُنَّ أَحَدُكُمْ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ
خِلْفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ۔ تین آیتیں ایسی ہیں اگر کوئی ان کو
پڑھے تو وہ اس کے لئے تین گنا بھن موٹی بڑی اونٹنیوں سے بہتر
ہیں۔

لَمَّا هَدَمُوْهَا ظَهَرَ فِيْهَا مِثْلُ خِلَافِ الْإِبِلِ۔
قریش کے لوگوں نے جب کعبہ کو گرایا (اس کو دوبارہ بنانے کے
لئے) تو اس کے نیچے (نیو میں) اتنے بڑے بڑے پتھر نکلے جیسے
پیٹ والی اونٹنیاں۔

فَتَرَكْتُ أَخْلَافَهَا قَائِمَةً۔ میں نے ان کے تھن اٹھے
ہوئے چھوڑ دئے۔ یہ خلف کی جمع ہے بہ معنی تھن، بعض نے کہا
تھن کا وہ مقام جو دودھ دہنے والا انگلیوں سے تھامتا ہے۔

لَوْلَا حَدَثَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَبْنَيْتُهَا عَلَى
أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفَيْنِ فَإِنَّ قُرَيْشًا
إِسْتَقْصَرَتْ مِنْ بَنَائِهَا۔ (عائشہ) اگر تیری قوم کے کفر کا
زمانہ ابھی تازہ نہ گذرا ہوتا تو میں کعبہ کو اس پایہ پر اٹھاتا جو
حضرت ابراہیمؑ نے رکھا تھا اور اس میں دو پشتیں رکھتا (دو
دروازے تو ہر دروازے کے مقابل ایک پشت ہوتی) کیونکہ

بیعت کر لی اب ابوبکر صدیقؓ کی بیعت پر کل صحابہ کا اجماع ہو گیا سوائے ایک سعد بن عبادہ کے جو انصار کے رئیس تھے وہ خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہیں مر گئے) رافضی جو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کے طور پر ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کر لی تھی یہ بالکل عقل سلیم اور قیاس کے برخلاف ہے اگر تقیہ منظور ہوتا تو شروع ہی سے بیعت کر لیتے اتنے دنوں خاموش کیوں بیٹھے رہتے علاوہ اس کے ابوسفیان قریش کا رئیس اس وقت موجود تھا اس نے حضرت علیؓ سے کہا دیکھو خلافت قریش کے ایک ذلیل خاندان میں چلی گئی اس وقت اگر تم اٹھ کھڑے ہو تو میں یہ میدان سوار اور پیادہ فوج سے بھر دیتا ہوں لیکن حضرت علیؓ نے لڑنا اور مخالفت کرنا گوارا نہ کیا ایسی حالت میں تقیہ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ بات یہ ہے کہ رافضی خود بزدلے اور نامردے لوگ ہیں اور المرء یقیس علی نفسه حضرت علیؓ شیر خدا کی جن کی شجاعت اور بہادری سارے ملک عرب میں مسلم تھی اور بڑے بڑے بہادر آپ کا لوہا مان گئے تھے اپنی طرح سمجھتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اِنَّ رَجُلًا اَخْلَفَ السَّيْفَ يَوْمَ بَدْرٍ - ایک شخص نے بدر کے دن اپنی تلوار پر ہاتھ ڈالا۔ اس کو نکالنا چاہا لیکن اس کا ہاتھ ترکش پر پڑا عرب لوگ کہتے ہیں۔ خَلَفَ لَهُ بِالسَّيْفِ جب پیچھے سے آن کر تلوار مارے۔

وَجَدْتُ عُمَرَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ - (میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا) دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے ہیں میں بھی ان کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا انھوں نے مجھ کو اپنے پیچھے سے گھما کر داہنی طرف کر لیا (جیسے آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عباسؓ کو داہنی طرف کر لیا تھا)۔

فَاَخْلَفَ بِيَدِهِ وَ اَخَذَ يَدْفَعُ الْفُضْلَ - آپ اپنا ہاتھ پیچھے لے گئے اور فضل بن عباسؓ کا منہ (اس عورت کی طرف سے) پھیرنے لگے۔

قریش نے اس کو چھوٹا کر دیا۔ ایک روایت میں خَلْفَيْنِ بہ کسرہ خا ہے یعنی دو کنگورے چھاتیوں کی طرح۔

وَجَعَلْتُ لَهُ خِلْفًا - اس میں پیچھے کی طرف بھی ایک دروازہ رکھتا یا ایک کنگورہ اس میں بناتا (گنبد)۔

ثُمَّ اُخَالِفَ اِلَى رَجَالٍ فَاحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ - پھر میں پیچھے کی طرف سے ان کی طرف جاتا (جو نماز کے لئے مسجد میں نہیں آئے) ان کے گھر جلا دیتا۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے میں ظاہر میں تو نماز قائم کرتا (ان کو معلوم ہوتا میں مسجد میں ہوں) اور غفلت میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دیتا، بعض نے یوں ترجمہ کیا میں جماعت سے پیچھے رہ جاتا اور ان لوگوں کے پاس جا کر ان کے گھر جلا دیتا، نووی نے کہا یہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والے منافق لوگ تھے کیونکہ مومن کی یہ شان نہیں کہ ایک ہڈی کی طمع میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہونا چھوڑ دے اور نماز سے عشا کی یا جمعہ کی نماز یا ہر نماز مراد ہے۔

میں:- کہتا ہوں اس حدیث سے تعزیر بالنار کا جواز نکلتا ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔

مَامِنْ رَجُلٍ يُخَالِفُ اِلَى امْرَاةٍ رَجُلٍ مِّنَ الْمُجَاهِدِينَ - جو کوئی مجاہد کے پیچھے (جب وہ جہاد کے لئے گیا ہو) اس کی جورو کے پاس جائے۔

وَ اَخَالِفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ - اور (سقیفہ میں جہاں خلافت کا مشورہ ہو رہا تھا) حضرت علیؓ اور زبیرؓ ہمارے پیچھے رہ گئے (یعنی سقیفہ میں نہیں آئے) ان کا نہ آنا اس وجہ سے تھا کہ وہ آنحضرتؐ کی وفات کے رنج و الم میں غرق اور آپ کی تجہیز و تکفین کی فکر میں تھے باوجود اس کے حضرت علیؓ کو یہ ناگوار ہوا کہ ان کے بغیر شریک کئے لوگوں نے اتنے بڑے کام کا فیصلہ کر لیا اور شروع شروع میں چھ مہینے تک انھوں نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت نہیں کی جب حضرت فاطمہؓ کا انتقال ہو گیا تو انھوں نے ابوبکر صدیقؓ کو اپنے گھر بلا کر معذرت کی اور ان سے

مِنْ مَخْلَافٍ خَارِمٍ وَ يَامٍ - خارم اور يام (دونوں قبیلے ہیں) کے پرگنوں میں سے۔

وَبَعَثَ كُلًّا مِنْهُمَا إِلَى مَخْلَافٍ - ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک پٹی کا حاکم کیا۔

تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت ہمارے پیچھے رہ گئے۔

إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تَخْلَفَكُمْ - جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ (اگر بیٹھے ہو) یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے کر دے (یعنی آگے نکل جائے) اکثر علما کے نزدیک یہ حکم ابتدا میں آپ نے دیا تھا پھر منسوخ کر دیا، بعض نے کہا منسوخ نہیں ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ حکم وجوباً ہے یا استحباباً اور علت یہ ہے کہ جنازہ دیکھ کر موت یاد آتی ہے اور موت ایک ہول ناک امر ہے اور قاعدہ ہے کہ ہول کے وقت آدمی اپنی حالت بدل دیتا ہے بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جاتا ہے، بعض نے کہا اگر جنازہ مسلمان کا ہے تو یہ کھڑا ہونا اس کی تعظیم کے لئے ہے اگر کافر کا ہے تو اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کی تعظیم کے لئے ہے مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ آپ نے قیام تعظیمی سے منع فرمایا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ عجمیوں کی طرح (ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے) مت کھڑے ہوا کرو اس پر بھی بعض علماء نے دین دار عالم یا متشرع درویش کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز رکھا ہے اور نبی کو تنزیہ کے لئے سمجھا ہے یا یہ مطلب رکھا ہے کہ ہر کس و نا کس کے لئے کھڑا نہ ہوا کرو اس کی عادت نہ کر لو جیسے ہند کے جنوبی ملکوں میں دستور ہے حیدر آباد میں تو ایسے جاہل مسلمان بستے ہیں کہ اگر کوئی ان کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہو تو برا مانتے ہیں ناراض ہوتے ہیں۔

ہائے جہالت بھی کیا بری شی ہے اگر ذرا بھی دین کا علم رکھتے تو نہ کھڑے ہونے سے خوش ہوتے اور کھڑے ہونے سے منع کرتے جیسے آنحضرت ﷺ نے منع کیا اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ جب آئے تو آپ نے انصار سے فرمایا قوموا الی سیدکم تو اس سے قیام تعظیم تصور نہ تھا بلکہ سعد زخمی اور ناتوان تھے مطلب یہ تھا کہ کھڑے ہو اور ان کو سواری

قَالَ لَهُ أَعْرَابِيٌّ أَنْتَ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَالَ فَمَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الْخَالِيفَةُ بَعْدَهُ - ایک گنوار شخص ابو بکر صدیق کے پاس آیا کہنے لگا کیا تم رسول خدا ﷺ کے خلیفہ ہو۔ (خلیفہ کہتے ہیں قائم مقام اور جانشین کو اس کی جمع خلفاء اور خلائف ہے) انھوں نے کہا نہیں تب اس نے پوچھا پھر کون ہو؟ کہنے لگے میں آنحضرت کے بعد پیچھے رہ جانے والا ہوں (میری قسمت ایسی نہ تھی کہ آپ کے ساتھ جاتا پیچھے رہ گیا ہوں)۔

خَالِفَهُ - اس شخص کو کہتے ہیں جس میں کچھ بھلائی اور تو نگری نہ ہو یہ ابو بکر صدیق نے براہ تواضع فرمایا، آفرین صد آفرین ان پر، بعض نے کہا خالیفہ وہ جو بہت خلاف ہو۔

إِنِّي لَا خُسْبُكَ خَالِفَةَ بَنِي عَدِيٍّ - (جب سعید بن زید مسلمان ہو گئے تو خطاب حضرت عمر کے والد نے یا اور کسی نے ان کے گھر والوں میں سے ان سے کہا) میں سمجھتا ہوں تم بالکل بنی عدی کے خلاف ہو یا پیچھے رہ جانے والے بے خبر شخص ہو تم میں کوئی بھلائی اور عمدہ صفت بنی عدی کی نہیں ہے۔

أَيُّمَا مُسْلِمٍ خَلَفَ غَازِيًا فِي خَالِفَتِهِ - جو مسلمان کسی غازی کی قائم مقامی کرے اس کے بعد اس کے گھر والوں کی خبر رکھے جن کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔

لَوْ أَطَقْتُ الْأَذَانَ مَعَ الْخَلِيفَةِ لَا ذَنْتُ - اگر خلافت کے کام اس قدر کثرت کے ساتھ مجھ کو نہ ہوتے اور میں اذان دے سکتا تو میں خود ہی اذان دیا کرتا (اذان دینے کی ایسی فضیلت ہے)۔

خَلِيفَتِي - بمعنی خلافت مگر اس میں کثرت کا معنی ہے جیسے رَمِيًّا اور دَلِيًّا ہے۔

خَلِيفَهُ - ایک پہاڑ کا بھی نام ہے مکہ میں۔

مَنْ تَحَوَّلَ مِنْ مَخْلَافٍ إِلَى مَخْلَافٍ فَعَشْرُهُ وَصَدَقْتُهُ إِلَى مَخْلَافِهِ الْأَوَّلِ إِذَا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوَلُ - جو کوئی ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں چلا جائے تو اس کا عشر اور صدقہ اس پہلے ضلع میں لیا جائے گا وہیں شریک رہے گا جب اس پر ایک سال پورا گذر جائے۔

پر سے اتار لو۔ اگر تعظیم کے لئے قیام مقصود ہوتا تو یوں فرماتے قوموا لیسیدکم۔

الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّعُ وَهُوَ الْمُخَالَفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔ (اشتمال اور) التحاف اور توشیح یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے یعنی جو کنارہ داہنے کندھے پر ہو اس کو بائیں بغل کے نیچے اور جو بائیں کندھے پر ہو اس کو داہنے بغل کے نیچے سے لے جا کر دونوں کناروں کو سینے پر باندھ لے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ رکوع کرتے وقت نمازی کی نگاہ اپنے ستر پر نہ پڑے اور رکوع یا سجدے میں کپڑا گرے نہیں۔

خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔ دونوں کندھوں پر جو دونوں کنارے تھے ان میں مخالفت کی (یعنی وہی توشیح جس کا ذکر ابھی گذرا)۔

إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلَفْنَا۔ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (وہ جہاد کے لئے ہمارے ساتھ نہیں آئے)۔

قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ خَلْفَ عَصِمٍ۔ عاصم کے گئے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا (یعنی لعان کا حکم اتر ا)۔

فَخَالَفُوهُمْ۔ تم یہود اور نصاریٰ کا خلاف کرو۔ (وہ خضاب نہیں کرتے تم خضاب کرو)۔

خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يَصْلُونَ فِي نِعَالِهِمْ۔ تم یہودیوں کا خلاف کرو (جو توں سمیت نماز پڑھو) وہ جوتے پہنے ہوئے نماز نہیں پڑھتے۔ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اہل کتاب سے ہر ایک رسم و رواج میں مخالفت کرنا بہتر ہے کیونکہ اسلام ایک علیحدہ نیشن ہے ہم ان کے مقلد کیوں بنیں اور وہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آپ اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے وہ اس زمانہ کی ہے جب اسلام مغلوب تھا اور مشرکین مسلمانوں پر غالب تھے تو آپ اہل کتاب کا دل ملانے کے لئے مشرکوں کی بہ نسبت اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند

فرماتے تھے پھر جب سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت دی تو اب نہ مشرکوں کی موافقت کی احتیاج رہی نہ اہل کتاب کی موافقت کی۔ ہم کو ہر ایک بات میں اپنی علیحدہ وضع مقرر کرنا چاہئے ہماری نیشن کی عزت اسی میں ہے اور بڑے بے شرم ہیں وہ لوگ جو ہر ایک بات میں اہل کتاب کی تقلید کر کے یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کی نیشن ان کی نیشن میں غرق ہو جائے۔

وَلَمْ يُذَكِّرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ۔ دادا کو باپ کی طرح ترکہ دلانے میں ابو بکر کا خلاف کسی صحابی سے منقول نہیں ہوا (بلکہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر سکوت کیا گویا اجماع سکوتی ہو گیا)۔

إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ۔ جب عید کا دن ہوتا تو آپ عید گاہ کو ایک رستے سے جاتے اور دوسرے رستے سے پلٹ کر آتے (تاکہ دونوں رستوں کے لوگ مسلمانوں کی شوکت کو دیکھیں۔ وہاں کی مخلوقات ان کی عبادت کے گواہ بن جائیں دونوں رستے آباد اور درست رہیں)۔

وَلَا تَعِدُّهُ فَتُخْلَفُهُ۔ وعدہ کر کے پھر اس کا خلاف نہ کر اسی خیال سے کہ شاید وعدہ پورا نہ ہو سکے اس کے ساتھ ان شاء اللہ ملا لینا ضروری ہے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے وعدہ کرتے وقت یہ نیت نہ رکھ کہ اس کے خلاف کرے گا کیونکہ یہ منافقوں کا شیوہ ہے۔ جمہور علماء وعدے کو پورا کرنا مستحب سمجھتے ہیں اور اس کا خلاف کرنا سخت مکروہ جانتے ہیں اور بعض علماء نے واجب کہا اور وہی صحیح ہے کیونکہ قرآن میں اس کے لئے امر کا صیغہ وارد ہے اور وعدے کا خلاف کرنا منافق کی نشانی قرار دی گئی ہے)۔

أَمْرٌ بَيْنَ رُشْدِهِ فَاتَّبِعْهُ وَ أَمْرٌ بَيْنَ غِيٍّ فَاجْتَنِبْهُ وَ أَمْرٌ أُخْتَلِفَ فِيهِ فَكُلُّهُ۔ تین طرح کے کام ہیں ایک تو وہ جس کا اچھا ہونا صاف صاف معلوم ہے (اس میں کسی کا اختلاف نہیں) اس کو بجالا (جیسے نماز، روزہ، صدقہ، خیرات، رحم، شفقت، صبر وغیرہ) دوسرے وہ جس کا برا ہونا صاف صاف معلوم ہے (سب کے نزدیک وہ کام برا ہے مثلاً زنا، چوری،

۱۔ قوموا لیسیدکم اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ جبکہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے: قوموا الی سیدکم اپنے سردار کی طرف لپکو۔ یعنی آگے بڑھ کر انہیں سواری سے نیچے اتار دو چونکہ وہ زخمی تھے۔ (م)

شراب خواری، قمار بازی، جھوٹ، غیبت، طوفان ظلم و تعدی، ناحق ایذا دہی) اس سے بچا رہ۔ تیسرے وہ کام جس میں اختلاف ہے (کوئی اس کو جائز کہتا ہے کوئی ناجائز مثلاً مجلس میلاد اموات سے تو سب قبروں پر جا کر دعا کرنا) اس کو خدا کے سپرد کر (نہ اس کو جائز کہہ نہ ناجائز اور اس کام سے الگ رہ) احتیاط اور تقویٰ یہی ہے۔ بعض نے کہا ماختلف فیہ سے مراد مشابہ آیتیں ہیں یا قیامت وغیرہ ان کا علم اللہ ہی کے سپرد کر خواہ مخواہ ان کی تفسیر اپنے دل سے مت کر۔

اِنَّمَا هَلَك مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ۔ تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے وہ اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئے (جب ان میں نا اتفاقی پیدا ہوئی تو دشمن غالب آئے ان کو تباہ اور برباد کر دیا۔ طبی نے کہا مراد وہ اختلاف ہے جو کفر اور بدعت تک پہنچائے لیکن فروع مسائل میں اختلاف کرنا اور اظہار حق کے لئے مناظرہ کرنا اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے۔

میں:- کہتا ہوں مراد آنحضرت کی اس اختلاف سے وہ اختلاف ہے جس سے دشمنی پیدا ہو اور اس کی وجہ سے قوم پر خرابی آئے دشمن غالب ہو جائیں محبت اتفاق اور ہمدردی کے ساتھ جو اختلاف ہو وہ ضرر نہیں کرتا جیسے صحابہ اور تابعین کا طریق تھا کوئی رفع یدین کرتا کوئی نہ کرتا، کوئی آمین پکار کر کہتا، کوئی آہستہ کوئی سینہ پر ہاتھ باندھتا، کوئی ناف پر کوئی آٹھ رکعت تراویح پڑھتا، کوئی بیس رکعت کوئی جوتے اتار کر نماز پڑھتا، کوئی جوتے سمیت اور اس اختلاف کے ساتھ آپس میں وہ ہمدردی اور محبت تھی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر جان دیتا تھا اس کو اپنا بھائی سمجھتا تھا اب ہمارے زمانہ میں اس کو اللہ کا غضب سمجھنا چاہیے مسلمانوں پر یہ آفت آئی ہے کہ جہاں ایک ذرا سے مسئلہ میں اختلاف ہوا تو لگے دوسرے کو کافر اور فاسق کہنے اس کی جان کے دشمن بن گئے بلکہ کافروں کے ساتھ ہو کر اس کو نقصان پہنچانے کی فکر میں ہو گئے یہ صریح بے ایمانی ہے اور اللہ اور اس کا رسول ایسے نام کے مسلمانوں سے سخت بیزار ہے میں نے اپنی آنکھ سے بعض لکھے پڑھے لوگوں کو دیکھا، معلوم نہیں ان کی عقل پر کیا پردہ پڑا ہے کہ وہ حدیث پر عمل

کرنے والوں کو مسلمانوں کے زمرے سے خارج سمجھتے ہیں اور یہ غور نہیں کرتے کہ اگر حدیث پر عمل کرنے والے مسلمان نہ ہوں تو تمام صحابہ، تابعین اور تبع تابعین ۴۰۰ ہجری تک جب تک تقلید شخصی کا رواج نہ تھا زمرہ اہل اسلام سے خارج ہوئے جاتے ہیں، بالفرض تقلید شخصی جائز یا واجب بھی ہو تب بھی اس کے تارک کا فر یا فاسق نہیں ہو سکتے اس لیے کہ یہ وجوب اختلافی ہوگا جیسے وتر کا وجوب یا ایفاء وعدے کا وجوب اور واجب اختلافی کا ترک کرنے والا ہرگز قابل ملامت نہیں ہو سکتا، اسی طرح بعض اہل حدیث میں سے جاہل اور ان پڑھ لوگ حنفی اور شافعی لوگوں کو اہل اسلام سے خارج سمجھ کر ان سے اخوت اسلامی کا برتاؤ نہیں کرتے۔ جہاں تک ہو سکتا ہے ان سے دشمنی کرتے ہیں اماموں اور مجتہدوں کے حق میں ناشائستہ اور بد تہذیبی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں یہ دونوں فریق سخت سزا دہی کے اور لعنت ملامت کے قابل ہیں، حنفی اور شافعی غایت درجہ یہ ہے کہ ایک بدعت میں گرفتار ہیں وہ بھی بدعت اختلاف اور بدعت اختلافی کی وجہ سے آدمی کا فر یا فاسق نہیں ہو سکتا جیسے کوئی مجلس میلاد کرے یا بزرگوں کی زیارت کے لئے سفر کرے ایسا شخص بالاتفاق مسلمان اور ہمارا بھائی ہے، بہر حال اب تو بھی مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہئے جب چار طرف سے ان کو ملحدوں نے گھیر لیا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام دنیا میں باقی نہ رہے ایسے سخت وقت میں جتنے مسلمان اصول اسلام کے قائل ہیں مثلاً خدائے واحد کو مانتے ہیں، رسالت کو برحق سمجھتے ہیں، فرشتوں اور اللہ کی کتابوں کو مانتے ہیں، حشر اجساد اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں، ان کو آپس میں بھائیوں کی طرح برتاؤ کرنا چاہئے اور ایک کو دوسرے کی مدد اور ہمدردی کے لئے مستعد رہنا چاہئے البتہ جو لوگ اصول اسلام کا انکار کرتے ہوں مثلاً نیچری اور دہری وغیرہ ان کو جماعت اسلام سے خارج کر دینا چاہئے اور کافروں کی جماعت میں شریک سمجھنا چاہئے، تمام علمائے امت محمدی کو اس زمانہ میں یہ اصول متحضر رکھنا اور عوام کو اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہئے۔

مسائل قیاسی میں مجتہدوں کا اختلاف) رحمت ہے اس کی وجہ سے لوگوں پر آسانی ہوگی سارے سر کا مسح نہ ہو سکا تو چوتھائی سر کا کر لیا یا اس سے بھی کم کا، ظہر عصر مغرب عشاء کو علیحدہ علیحدہ نہ پڑھ سکے تو دو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا، موزوں کا مسح جب تک چاہے بلا تحدید اور توقیت کرتے رہے جیسے امام مالک کا قول ہے، کثر العمال میں اس حدیث کو یوں بھی روایت کیا ہے اِخْتِلَافُ عُلَمَاءِ اُمَّتِي رَحْمَةً مگر یہ روایت صحیح نہیں معلوم ہوتی، نہ اس کی سند کا حال معلوم ہے۔

خَلَفَ فَمَةُ - اس کے منہ کی بدبو بدل گئی۔

نَوْمَةُ الصُّحَى مَخْلَفَةٌ لِلْفَمِ - دن چڑھے سونا منہ کو بدبودار کرتا ہے۔

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً - خلافت (میرے بعد) تیس برس تک ہے، ابو بکر صدیقؓ کی دو برس تین مہینے نو دن، حضرت عمرؓ کی ساڑھے دس برس پانچ دن، حضرت عثمانؓ کی بارہ دن کم بارہ برس، حضرت علیؓ کی تین مہینے کم پانچ برس، امام حسنؓ کی ۴۰ ہجری میں اخیر رمضان سے لے کر نصف جمادی الاولیٰ ۴۱ ہجری تک یہ سب ملا کر تیس برس ہوئے۔

اِنْ اَسْتَخْلَفَ فَقَدْ اَسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي - اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں (تو یہ بھی ہو سکتا ہے) مجھ سے جو بہتر تھے (ابو بکر صدیقؓ) وہ خلیفہ کر گئے تھے۔ نووی نے کہا خلافت کئی طرح سے صحیح ہو سکتی ہے ایک یہ کہ خلیفہ خود کسی کو خلیفہ بنا دے، دوسرا یہ کہ اہل حل و عقد، یعنی علماء، عمائد اور امراء اپنی رائے سے کسی کو خلیفہ مقرر کریں۔ تیسرا یہ کہ خلافت مشورے پر چھوڑ دی جائے، جیسے حضرت عمرؓ نے کہا تھا اور خلیفہ مقرر کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

میں :- کہتا ہوں یہ ایسا فرض ہے کہ صحابہ نے اس کو آنحضرتؐ کی تجہیز و تکفین پر مقدم کیا تھا اور افسوس ہے کہ مسلمان اس زمانہ میں اس ضروری فرض کو ترک کر رہے ہیں بلکہ اس کی کچھ پرواہ تک نہیں کرتے اور فضول باتوں کے لئے ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں کسی نے گانا سن لیا تو بس اس کو فاسق کہہ دیا، کسی نے شادی یا عید یا خوشی کی رسم میں باجہ بجوایا تو

فَتَخْتَلِفُ اَصْلَاغُهُ - اس کی پسلیاں الٹ پلٹ ہو جائیں گی (ادھر کی پسلیاں ادھر آجائیں گی ایسا قبر دبوچے گی)۔

اَكْمَرُهُ اِلَاخْتِلَافٌ - میں اختلاف کو برا جانتا ہوں (یعنی وہی اختلاف جو نفسانیت کی راہ سے ہو اور ایک دوسرے کی تفصیل یا تفسیق کی طرف مودی ہو جیسے ابھی ہم اوپر بیان کر آئے ہیں)۔

يَخْتَلِفُ اِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ - جو بنی قریظہ کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔

اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ - جب تم قرآن میں کچھ اختلاف کرو (یعنی اعراب اور حرکات و سکنات وغیرہ میں جیسے حجاز اور بنی تمیم وغیرہ کے محاوروں میں اختلاف ہے)۔

فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا - ہم نے آپس میں اختلاف کیا، کہ ہر کلمہ ۳۳ بار کہنا چاہئے یا کل ۳۳ بار یا سینکڑے کو تکبیر سے پورا کرنا چاہئے یا اور کسی کلمہ سے۔

هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ - اللہ نے یہی جمعہ کا دن یہود اور نصاریٰ کے لئے مقرر فرمایا تھا لیکن انھوں نے اختلاف کیا (یہود نے ہفتہ کا دن پسند کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن ہم مسلمانوں کو اللہ نے اسی دن کی توفیق دی جو اس نے عبادت کے لئے مقرر کیا تھا۔ بعض نے کہا اللہ نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن عبادت کا مقرر کریں تو یہود نے ہفتہ کا دن عبادت کے لئے ٹھہرایا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن پسند کیا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے عالم کی خلقت شروع کی اور مسلمانوں نے جمعہ کا دن اختیار کیا اس لئے کہ اللہ نے جمعہ ہی کے دن آدمی کو بنایا)۔

سَأَلْتُ رَبِّي عَنْ اِخْتِلَافِ اصْحَابِي - میں نے پروردگار سے پوچھا میرے صحابہ جو اختلاف کریں (یعنی مسائل فروعیہ میں تو یہ اختلاف مضر نہیں ہے جس صحابی کی تقلید کرو ممکن ہے)۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِي رَحْمَةً - میری امت کا اختلاف (یعنی

اس کو بدعتی قرار دے کر اس سے ملاقات ترک کر دی ان بیوقوفوں کو اتنی خبر نہیں ہے کہ گانا یا بجانا تو ایک طائفہ علماء کے نزدیک جائز ہے مگر تم جو فرض کو ترک کر رہے ہو اس پر شرمندہ نہیں ہوتے۔ دوسرے کی آنکھ کا تنکہ دیکھتے ہو پر اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا، واہ کیا انصاف ہے اس پر دعوے مسلمانوں کیا زیب دیتا ہے۔

إِنْ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذْبُتُمْ وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حَدِيثَهُ فَصَدَّقُوهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَأَقْرَأُوهُ۔ اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ کر جاؤں پھر تم اس کی نافرمانی کرو تو تم کو عذاب ہوگا (اس لئے کہ تم نے پیغمبر کی نافرمانی کی اور پیغمبر کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے) تم ایسا کرو کہ حدیفہ جو حدیث تم سے بیان کرے اس کی تصدیق کرو اور عبد اللہ بن مسعود قرآن میں جو پڑھائے اس کو پڑھو (ان کی قرأت صحیح ہے کیونکہ انہوں نے آنحضرت کی زبان سے قرآن سیکھا تھا اور اسی لئے جب حضرت عثمان نے سب لوگوں سے ان کے مصحف لے لئے تو عبد اللہ نے اپنا مصحف نہیں دیا اس لئے کہ ان کو اس کی صحت پر پورا اطمینان تھا)۔

فَإِنَّتُمْ الْيَوْمَ أَشَدَّ اخْتِلَافًا۔ آج تم لوگوں میں خود سخت اختلاف ہے (مراد وہ فتنے ہیں جو صحابہ میں ہوئے)۔
مِمَّنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلِفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ فِي أَهْلِهِ۔ جو کوئی بیٹھ رہنے والوں میں سے کسی مہاجر کے گھر والوں میں اس کا قائم مقام بنے (اس کے گھر کے کام کا ج کرے)۔

تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللَّهُ۔ تو پرانا کرے (کپڑے کو پہن کر) اور اللہ اس کے بدل دوسرا کپڑا تجھ کو پہنائے۔
اسْتَخْلَفَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔ آنحضرت (جب غزوہ تبوک میں جانے لگے تو) عبد اللہ ابن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے مدینہ میں) اپنا خلیفہ کر گئے (اور حضرت علی کو خلیفہ نہیں کیا

حالانکہ ان کو بھی مدینہ میں چھوڑ گئے تھے اس لئے کہ گھر کے سب کاروبار ان کے سپرد کئے تھے۔ اب شیعہ کا استدلال اس حدیث سے کہ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى حضرت علی کی خلافت بلا فصل پر صحیح نہ ہوگا کیونکہ ابن ام مکتوم کو حضرت علی کے ہوتے ہوئے آپ نے اپنا خلیفہ کیا معلوم ہوا کہ حدیث سے خلافت بلا فصل مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تشبیہ ہے حضرت موسیٰ اور ہارون کے ساتھ جیسے حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو کوہ طور جاتے وقت اپنا جانشین کیا تھا ویسا یہ آنحضرت نے بھی تبوک کو جاتے وقت اپنے گھر والوں کی حفاظت اور نگرانی کے لئے حضرت علی کو اپنا جانشین بنایا البتہ یہ صحیح ہے کہ اس حدیث سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے کیونکہ اس کے بعد یہ ہے الا انہ لا نبی بعدی اور اس لئے محققین اہل حدیث نے تفضیل شیخین میں جمہور کی مخالفت کی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے نزدیک کون افضل ہے کیونکہ نصوص متعارض ہیں۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ سَيَجْعَلُهَا لِلَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ سے حضرت ابو بکر صدیق کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے اور لو کان بعدی نبی لکان عمر سے حضرت عمر کی فضیلت اب اللہ ہی اور اس کا رسول خوب جانتا ہے کہ کون ان تینوں میں افضل ہے)۔

فَرَجُلٌ أَتَىٰ قَوْمًا فَسَالَهُمْ بِاللَّهِ فَمَنْعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بَاغِيَانِهِمْ فَاعْطَاهُ سَرًّا۔ ایک وہ شخص جو لوگوں کے پاس آیا اور اللہ کے نام پر ان سے کچھ مانگا لیکن انہوں نے کچھ نہ دیا پھر ایک شخص ان لوگوں میں سے ان سے آگے بڑھ گیا اور پوشیدہ جا کر مانگنے والے کو کچھ دے دیا۔ ایک روایت میں فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ یعنی ان کی نگاہوں سے آگے بڑھ گیا اور تنہائی میں اس کو جا کر کچھ دیا۔

وَاخْلَفَ عَلِيٌّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِّي بِخَيْرٍ۔ اور ہر غائب

۱۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (م)

۲۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے متقی شخص ہی سب سے معزز ہے۔ عنقریب ایسا شخص اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا۔ (م)

۳۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔ (م)

خَلَقْتُ الْأَدِيمَ ثُمَّ فَزَيْتُهُ فِي نَفْسِي وَجَعَلْتُ فِيهِ حَقِيصَةً كَمَا أَنْدَازَهُ كَرَلِیَا پھر اس کو کاٹ ڈالا۔

خَلَقَ اور خُلُوقٌ۔ چکنا، ہموار کرنا، پرانا ہونا۔

خَلَقَ۔ پرنا، اس کی جمع اخلاق ہے۔

خُلُقٌ۔ عادت، طبیعت، خصلت، وہ قوت جس سے افعال بہ سہولت صادر ہوں بن سوچے اور فکر کئے ہوئے اس کی جمع بھی اخلاق ہے۔

خَالِقٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ سب اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے اس نے پیدا کرنے سے پہلے ان کا اندازہ کر لیا تھا یعنی تقدیر۔

هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ۔ خارجی لوگ سب آدمیوں اور جانوروں میں بدتر ہیں، بعض نے کہا خلق اور خلیقہ دونوں کا ایک معنی ہے، یعنی سب مخلوقات میں بدتر ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ خارجی تمام مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل جانتے ہیں اور جن سے اسلام نکلا انہی کو کافر سمجھتے ہیں۔ آنحضرتؐ کے آل اولاد ہی کے دشمن ہیں کبھی خدا غارت کرے۔

لَيْسَ شَيْءٌ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔ اعمال کے ترازو میں خوش خلقی سے زیادہ کوئی نیکی بھاری نہ ہوگی (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے)۔

أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ۔ جو بات اکثر لوگوں کو بہشت میں لے جائے گی وہ خوش خلقی اور پرہیزگاری ہے (خوش خلقی سے خلقت خدا خوش ہوتی ہے اور پرہیزگاری سے پروردگار کی خوشی ہوتی ہے جب یہ دونوں باتیں آدمی میں ہوں تو پھر کیا ہے بیڑا پار ہے)۔

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔ مومنین میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خوش خلق ہو۔

إِنَّ الْعَبْدَ لَيُذْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔ آدمی خوش خلقی کی وجہ سے اس شخص کا مرتبہ پاتا ہے جو روزہ رکھتا ہو اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہو۔

چیز پر بہتری کے ساتھ میرا خلیفہ بن (یعنی اس کی حفاظت اور نگرانی کرتا وہ)۔

وَأَخْلَفَ لِي خَيْرًا مِنْهَا۔ اس سے بہتر مجھ کو بدل دے۔

وَاخْتَلَفَ۔ عہدہ اور ولید میں ضربین مختلف ہوئیں یعنی ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا۔

إِنَّ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلْفٍ عُذْوٌ لَا۔ ہم اہل بیت کے لوگوں میں ہر زمانہ میں یعنی ہر گروہ میں جو ہمارے بعد آئیں گے چند اچھے شخص پیدا ہوں گے عرب لوگ اچھے لڑکے کو خَلْفٌ صِدْقٍ کہتے ہیں بہ فتح لام اور برے نالائق لڑکے کو خَلْفٌ سُوءٍ۔ کان لام۔

شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَهَا اخْلَافٌ كَاخْلَافِ الْبَقَرِ۔ بہشت میں ایک درخت ہے اس کے تھن گائے کے تھنوں کی طرح ہیں۔

يُخْلَفُ ثَنِيَّةٌ عِنْدَ ثَقَةٍ۔ اس ہڈی کی قیمت ایک معتبر ایمان دار شخص کے پاس چھوڑ دے (وہ اس سے ویسا ہی جانور خرید کر مکہ میں قربانی کے لئے بھیج دے) بَلَا اخْتِلَافٍ الذَّاتِ وَلَا اخْتِلَافٍ الْمَعْنَى اس کی ذات میں اختلاف نہیں ہے نہ ماہیت میں۔

مَنْ اخْتَلَفَ إِلَى الْمَسَاجِدِ أَصَابَ إِحْدَى الشَّمَانِ۔ جو شخص مسجد میں (نماز کے لئے) آتا جاتا رہے اس کو آٹھوں بہشتوں میں سے ایک بہشت ملے گی۔

كُنْتُ اخْتَلَفُ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى۔ میں ابن لیلیٰ کے پاس آتا جاتا رہتا۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي السَّفَرِ۔ یا اللہ میرے سفر میں جانے پر میرے گھر بار بال بچوں میں تو ہی میرا خلیفہ ہے (تو ہی ان کا محافظ و نگہبان ہے)۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَابِعَ الْخُلَفَاءِ۔ تم پر سلام ہے اے چوتھے خلیفہ (یہ حضرت خضرؑ نے حضرت علیؑ سے فرمایا جب وہ آنحضرتؐ کے ساتھ مدینہ کے ایک رستہ میں جا رہے تھے)۔ خَلَقَ۔ پیدا کرنا اندازہ کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں

بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ - میں اس لئے
(پیغمبر بنا کر) بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کروں
(شریعت محمدی کیا ہے تمام اچھے اخلاق کا مجموعہ ہے جن سے
آدمی کی دنیا اور آخرت دونوں بن جاتی ہیں۔ بعض بیوقوف
کم عقل شریعت کی باتوں کی حکمت اور غایت تک نہیں پہنچ
سکتے تو ان کو بے ضرورت سمجھتے ہیں اگر نظر غائر سے دیکھیں تو
شریعت محمدی کی سب باتیں عقل سلیم اور فطرت مستقیم کے
موافق ہیں اور ہم نے کتاب ہدیۃ المہدی میں ان حکمتوں کو
بیان کر دیا ہے۔ تمام حکما، فلاسفہ اور اگلے عقل مند لوگ اس پر
متفق ہیں کہ دنیا میں دو ہی علم ایسے ہیں جن کی آدمی کو سخت
ضرورت ہے باقی علوم و فنون صرف تفریح طبع ہیں، ایک علم
اخلاق دوسرے علم طب، کیونکہ آدمی دو چیزوں سے مرکب
ہے روح اور جسم روح کی حفظ صحت اور تکمیل علم اخلاق سے
ہوتی ہے اور جسم کی صحت اور تکمیل علم طب سے۔ شریعت محمدی
بالذات تکمیل روح کے لئے آئی ہے اور قرآن اور احادیث
میں یہ علم بھرا ہوا ہے اور کہیں کہیں احادیث میں طب کے
مسائل بھی مذکور ہیں۔ ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے
بچوں کے لیے ان دونوں علموں کی تعلیم ضروری اور مقدم
سمجھیں، یہ بھی جان لینا چاہئے کہ علم اخلاق یا علم طب اس
وقت آدمی کو مفید ہوتے ہیں جب ان پر عمل کرے اور ان کے
قواعد کے موافق اپنی زندگی گزارے ورنہ صرف پڑھ لینے یا
کتابوں کے ورق الٹنے سے آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ
ایسا آدمی جاہل سے بھی بڑھ کر قابل ملامت اور سرزنش ہے
کیونکہ اس نے جان بوجھ کر اپنے تئیں تباہ کیا، ایک حکیم سے
پوچھا حکمت کس کو کہتے ہیں اس نے کہا علم اور عمل دونوں کو
اب جو شخص علم رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا وہ حکیم نہیں ہے
اور نہ وہ عزت اور عظمت کے لائق ہے۔ ہمارے زمانہ میں
بعض نوجوان کم عقل مسلمانوں کو یہ خط ہو گیا ہے کہ تعلیم کی
ترقی پر وہ جان دیتے ہیں اس میں شب و روز مصروف ہیں

لیکن تربیت اور تحسین اخلاق کی طرف ان کو مطلق توجہ نہیں
ہے اس قسم کی تعلیم خود متعلمین اور نیز حکومت کے حق میں سم
قاتل سے کم نہیں ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک
بد معاش خونی آدمی کو ہتھیاروں سے مسلح کر دیا وہ اور زیادہ
ڈاکہ اور خون ریزی کرے گا یا ایک مکار خائن شخص کو بچنے کی
بہت سی تدبیریں سکھا دیں وہ اور زیادہ خیانت، چوری اور
مردم آزاری کرے گا لاجل ولاقوۃ الا باللہ)۔

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ - آنحضرتؐ کا خلق قرآن تھا
(تمام افعال، عادات اور اطوار آپ کے قرآن کے موافق
تھے) بس قرآن اور صحیح بخاری اگر آدمی سمجھ کر پڑھ لے اور ان
پر عمل کرے تو کافی ہے اب زیادہ کتابوں کی ضرورت نہیں ہے
یہی دو کتابیں وہ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ معتبر اور
صحیح ہیں، بعض نے اس حدیث کے معنی یہ کیے ہی کہ قرآن میں
آپ کا صاحب اخلاق حمیدہ ہونا مذکور ہے جیسے فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰی
خُلُقِيْ عَظِيْمٌ۔

مَنْ تَخَلَّقَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ
نَفْسِهِ شَأْنُهُ اللَّهُ - جو شخص لوگوں کو اپنا ایسا خلق دکھلائے جو اللہ
تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس کے نفس میں نہیں ہے (مثلاً دل میں تو
حسد، تکبر، خیانت، چوری، بے صبری، حرص اور طمع بھری ہو مگر
لوگوں میں اپنے نیک نفسی، عاجزی، بے طمعی، دیانت اور امانت
ظاہر کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو عیب دار کر دے گا۔ (اس کا
عیب ایک نہ ایک دن لوگوں پر کھول دے گا دنیا بھی عجب پرکھیا
ہے اچھا آدمی آخر اچھا ہی رہتا ہے اور مرنے کے بعد بھی
قیامت تک لوگ اس کی ثنا اور تعریف کرتے رہتے ہیں مگر جھوٹا
خائن بے ایمان آدمی کتنی ہی پرہیزگاری جتلائے آخر لوگوں پر
اس کا حال کھل جاتا ہے)۔

خُلُقًا وَ خُلُقًا - صورت اور سیرت۔

لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ - ان کا آخرت
میں کوئی حصہ نہیں ہے (بس دنیا ہی میں ان کو جو ملا وہ ملا)۔

سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں جیسے اس کی ذات پاک کو لائق ہیں کیونکہ اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ درست نہیں ہو سکتا، دوسری آیت میں بھی فرمایا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ دوسرا یہ کہ قدرت سے تو سب پیدا ہوئے ہیں یہاں تک کہ شیطان بھی پھر حضرت آدم کو فضیلت کیا ہوئی اور یہاں ان کی فضیلت بیان کرنا منظور ہے ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست خاص سے تیار کیں ایک آدم کا پتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا، دوسری تورات شریف اپنے ہاتھ سے لکھی، تیسری جنتہ العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے، سبحان اللہ معلوم نہیں پچھلے متکلمین کو کیا ہو گیا ہے ہاتھ اور منہ سب کی تاویل کئے جاتے ہیں اور تعجب تو کر مانی، فتنی اور ابن حجر پر ہوتا ہے کہ باوصف علم حدیث رکھنے کے ان متکلمین کے دام فریب میں پھنس گئے اور سلف کے برخلاف وہی تاویلیں کرنے لگے، امام ابو حنیفہؒ نے صاف ان متکلمین پر رد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کی تاویل قدرت سے اور من کی تاویل ذات سے نہیں کرنا چاہئے یہ قدریہ اور معزولہ کا طریق ہے اب جو اپنے آپ کو حنفی کہے اور پھر ابو حنیفہؒ کی اصول عقائد میں مخالفت کرے اس کو کیا سمجھنا چاہئے سوا اس کے کہ وہ جھوٹا ہے اور درحقیقت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے۔

خَلَقَ آدَمَ بَيْدِهِ - آدم علیہ السلام کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا۔

بَابُ تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ - اللہ تعالیٰ کا آسمانوں کو پیدا کرنا اس باب میں اس کا بیان ہے۔

أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ - سب پیدا کرنے والوں سے اچھا پیدا کرنے والا حالانکہ پیدا کرنے والا اس کے سوا کوئی نہیں ہے مگر یہ جمع بالفرض ہے یا خلق کا معنی یہاں نقشہ بنانے کا ہے۔

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خِيَارِهِمْ - اس نے سب مخلوقات کو پیدا کیا (یعنی جن وانس کو) پھر مجھ کو بہتر مخلوق میں رکھا یعنی انس میں۔

عَلَى خُلُقٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ يَخْلُقُ رَجُلًا وَاحِدًا - ایک

وَأَمَّا طَعَامٌ لَمْ يُصْنَعْ إِلَّا لَكَ فَإِنَّكَ إِنِ أَكَلْتَهُ إِنَّمَا تَأْكُلُ مِنْهُ بِخَلْقِكَ - لیکن وہ کھانا جو خاص تیرے واسطے تیار کیا جائے اگر تو اس میں سے کھائے تو اپنے دین کا ایک حصہ دے کر اس کو کھاتا ہے (یعنی اس کا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ دین فروشی ہے یہ ابی بن کعبؓ نے اس شخص سے کہا جس کو انھوں نے قرآن پڑھایا تھا اور اس نے ان کے لئے کھانا تیار کیا تھا، امام احمدؒ اور ایک طاہفہ علماء کے نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست نہیں اور امام ابو حنیفہؒ اور ایک طاہفہ علماء نے اس کو جائز رکھا ہے۔)

إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ - یہ سب بٹا ہوا ہے (یعنی جھوٹ ہے)۔

فَدَخَلَ عَلَيَّ وَ أَنَا أَخْلُقُ أَدِيمًا - حضرت علیؓ اندر آئے اس وقت میں ایک چمڑا بیت رہی تھی (اس کا اندازہ کر کے اس کو کاٹنے والی تھی)۔

أَبْلَى وَ أَخْلَفَى - پرانا کر، پھاڑ، ایک روایت میں أَخْلَفَى ہے فاسے یعنی اس کے بدل دوسرا کپڑا پہن۔

إِنْ هَذَا خَلْقٌ - یہ تو پرانا ہے۔

وَ إِنْ كَانَ خَلِيفًا - بے شک زید بن حارثہ امارت کے لائق تھا۔

أَحْيَوْا مَا خَلَقْتُمْ - جو تم نے بنایا (مورت تیار کی) اب اس کو زندہ بھی کرو (اس میں جان بھی ڈالو یہ ان سے نہ ہو سکے گا اور اس پر عذاب ہوگا)۔

ذَهَبَ يَخْلُقُ - وہ چلا پیدا کرنے (مورت بنانے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے) فتنی نے کرمانی سے نقل کیا ہے اس حدیث سے تصویر کی حرمت ثابت ہوتی ہے خواہ چھت پر ہو یا دیوار پر یا فرش پر خواہ جس کی تصویر ہو وہ شخص دنیا میں ہو یا نہ ہو (یعنی صرف فرضی تصویر ہو جب بھی ناجائز ہے)۔

فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا - جب اس کی مورت بنانے لگا۔

خَلَقْتُ بَيْدَيَّ - جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا (اس کو سجدہ نہیں کرتا ایسا تو کہاں کا بڑا آیا، اس آیت

آدمی کی عادت اور طبیعت پر یا ایک آدمی کی پیدائش پر (یعنی سب بہشتیوں کی سیرت ایک ہی طرح کی ہوگی ان میں آپس میں بغض و حسد نہ ہوگا یا سب کی صورت ایک طرح کی ہوگی، یعنی سب گورے نورانی صورت اور سب کے قد ساٹھ ساٹھ ہاتھ کے برابر ہوں گے)۔

إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَ خُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ - ہر دین والوں کی ایک غالب خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی غالب خصلت حیا اور شرم ہے (تو جس میں حیا اور شرم نہیں اس میں اسلام کی اصلی خصلت نہیں ہے)۔

إِذَا نَظَرَ إِلَى مَنْ فَضَّلَ فِي الْمَالِ وَالْخُلُقِ - جب اس کی طرف نظر ڈالے جو دولت اور حسن صورت میں اس سے بڑھ کر ہو۔

الْمَعْرُوفُ وَالْمُنْكَرُ خَلِيقَتَانِ - اچھی اور بری خصلت یا اچھا و برا کام دونوں اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں (خیر و شر سب کا خالق وہی ہے) برا کام کہتا ہے مجھ سے بچے رہو لیکن لوگ ہیں کہ اس سے لپٹے جاتے ہیں۔

وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجَلُ أَخْلُقٍ مِنَ الْمَالِ - معاویہ تو ننگا ہے اس کے پاس نکا نہیں دوسری روایت میں یوں ہے واما معاویہ فصعلوک معاویہ تو مفلس بنے قلاج ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں حَجَرٌ أَخْلُقٌ چکنا پتھر جو صاف رہے اس پر کوئی چیز اثر نہ کرے۔

لَيْسَ الْفَقِيرُ الَّذِي لَا مَالَ لَهُ إِنَّمَا الْفَقِيرُ الْأَخْلُقُ الْكَسْبُ - حقیقت میں فقیر وہ نہیں ہے جس کے پاس دنیا کا مال و اسباب نہ ہو (وہ تو بادشاہ ہے) بلکہ فقیر وہ ہے جس کی کمائی ایک ہی حال پر قائم رہے اس میں کبھی نقصان یا گھٹانا نہ ہو (کیونکہ نقصان اور گھٹانا اگر ہو اور اس پر صبر کرے تو ثواب پائے گا) مطلب یہ ہے کہ فقیری اور محتاجی دنیا کی محتاجی نہیں ہے دنیا تو چند روزہ ہے میرے بعد فقیر اور بادشاہ دونوں یکساں ہیں بلکہ درحقیقت محتاج وہ ہے جس کو آخرت میں کچھ ثواب نہ ملے ہمیشہ دنیا میں اس کی بیش و عشرت سے گذرے اس کی آمدنی میں بھی کوئی خسارہ نہ ہوا ہو ایسا آدمی آخرت میں بے نصیب

ہوگا تو درحقیقت مفلس اور محتاج وہی ہے)۔

كُتِبَ لَهُ فِي امْرَأَةٍ خَلْقَاءُ تَزَوُّجَهَا رَجُلٌ فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَنْ كَانُوا عِلْمُوا بِذَلِكَ يَعْنِي أَوْلِيَاءَ هَا فَأَعَزُّهُمْ صَدَاقُهَا لِزَوْجِهَا - عمر بن عبدالعزیز کو ان کے عامل نے ایک عورت کے مقدمہ میں لکھا جس کی فرج کا سوراخ بند تھا (اس سے جماع نہ ہو سکتا تھا) انھوں نے جواب میں لکھا اگر اس عورت کے وارثوں کو اس کا علم تھا (کہ اس کی فرج کا سوراخ بند ہے اور اس پر بھی انھوں نے اس کا نکاح کر دیا) تو وہ اس مہر کے ضامن ہوں گے جو خاوند نے دیا ہے (اس قدر روپیہ خاوند کو ان سے دلایا جائے گا)۔

خَلُوقٌ - ایک مرکب خوشبو ہے جو زعفران وغیرہ کئی چیزوں سے ملا کر بنائی جاتی ہے اس کا رنگ اکثر سرخ یا زرد ہوتا ہے بعض حدیثوں سے مرد کے لئے بھی اس کی اباحت ثابت ہے اور بعض حدیثوں سے ممانعت نکلتی ہے لیکن ممانعت کی حدیثیں زیادہ ہیں اور شاید یہ ناسخ ہیں ان حدیثوں کی جن سے اباحت نکلتی ہے وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ خلوق خاص عورتوں کی خوشبو ہے تو اس کو لگانے میں گویا عورتوں سے مشابہت کرنی ہے۔

میں - کہتا ہوں شادی میں دولہا زرد یا سرخ خوشبو لگا سکتا ہے جو اباحت خاص دولہا کے لئے ہے نہ اوروں کے لئے اور یہی وجہ ہے کہ اب تک ہند میں مہندی کی رسم ہے یعنی دولہا کو نکاح کے قریب مہندی لگاتے ہیں اس کے کپڑے زرد زعفران سے رنگتے ہیں جس کو مانجھ کہتے ہیں اور جن لوگوں نے اس کو ہندوؤں کی رسم قرار دے کر منع کیا ہے ان کو اس کی خبر نہیں کہ آنحضرتؐ کے عہد میں اس کا رواج تھا چنانچہ عبدالرحمن بن عوفؓ پر یہی رنگ دیکھ کر آپؐ نے سب پوچھا تو انھوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے۔ بعض نے کہا عبدالرحمنؓ نے خود یہ خوشبو نہیں لگائی تھی بلکہ ولہن کے ساتھ جسم اور کپڑے کے لگنے سے ان پر اس خوشبو کا نشان پڑ گیا تھا مگر اس تاویل کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

وَأَنَا مُخَلَّقٌ - مجھ پر زرد خوشبو لگی ہوئی تھی۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ النَّارَ
الْحَدِيثُ - اللہ نے بہشت کو دوزخ سے پہلے اور اطاعت کو
معصیت سے پہلے اور رحمت کو غضب سے پہلے اور خیر کو شر سے
پہلے اور زمین کو آسمان سے پہلے اور حیات کو موت سے پہلے اور
سورج کو چاند سے پہلے اور نور کو ظلمت سے پہلے پیدا کیا (یہ امام
محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)۔

وَتَخْشَوْهَا الْقَابِلَةَ بِالْخُلُوقِ - دانی اس میں خوشبو
بھردے۔

قِيَامُ اللَّيْلِ تَمَسُّكَ بِأَخْلَاقِ النَّبِيِّينَ - رات کو
عبادت کرنا پیغمبروں کی صفت ہے۔

أَكْرَهُ أَنْ آتِخِذَ ذَلِكَ خُلُقًا - میں اس کو پسند نہیں
کرتا کہ اس کی عادت کر لوں۔

مِنْ صِفَاتِ أَهْلِ الدِّينِ حُسْنُ الْخُلُقِ - دین
داروں کی صفت خوش خلقی ہے دوسری حدیث میں اس کی
تعریف یوں کی ہے کہ مزاج نرم رکھے ہر ایک سے جھک کر
عاجزی سے ملے بات ملائمت کے ساتھ کرے ہنس مکھ رہ کر
لوگوں سے ملے۔

خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَ أَجْرِيَّتُهُ عَلَى يَدَيَّ مَنْ أَحَبَّ
وَ خَلَقْتُ الشَّرَّ وَ أَجْرِيَّتُهُ عَلَى يَدَيَّ مَنْ أَرِيدُهُ - میں
نے خیر کو پیدا کیا اور جس کے ہاتھوں میں نے چاہا اس کو چلایا
(اس سے خیر کا کام کرایا) اور میں ہی نے برائی کو پیدا اور جن
کے ہاتھوں میں چاہتا ہوں اس کو چلاتا ہوں۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّعَادَةَ وَالشَّقَاوَةَ - اللہ ہی نے
نیک بختی اور بد بختی بنائی۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي - سب سے پہلے اللہ نے
میرا نور بنایا۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ - پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو
پیدا۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ - پہلے اللہ تعالیٰ
نے لوح اور قلم کو بنایا۔

خَلَّ - سوراخ کرنا، خلال خاص کرنا، کم ہونا، دہلا ہونا،

تَخَلَّقَ - زرد خوشبو لگائی۔

رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَاكَ امْرَأَةٌ - ایک شخص پر
زرد خوشبو دیکھی اس سے پوچھا کیا تیری عورت ہے (یعنی اگر
تیری عورت ہے اور اس کی خوشبو تیرے بدن یا کپڑے سے لگ
گئی ہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے تو معذور ہے)۔
الْعُمُودُ الْمُخَلَّقُ - ستون خوشبو لگا ہوا۔

وَلَا يَخْلُقُ مِنْ كَثْرَةِ الْوُجُودِ - وہ خداوند موجودات
کی کثرت سے کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ (بلکہ ہمیشہ ایک ہی حال پر
ہے اس کو تغیر نہیں ہے)۔

الْمُتَضَمِّنُ بِالْخُلُوقِ - زرد خوشبو میں لتھڑا ہوا (یعنی
ہمیشہ بے ضرورت ایسی خوشبو لگانے والا کیونکہ یہ تکبر، غرور اور
رعونت کی نشانی ہے اور عورتوں کی مشابہت ہے)۔

هُوَ كَالْجَمَلِ الْمُخَلَّقِ - وہ اچھے پورے اونٹ کی
طرح تھا (یعنی ابوجہل کعین)۔

وَ اخْلُوقْ بَعْدَ تَفَرُّقٍ - ابر پہلے تو ٹکڑے ٹکڑے تھا پھر
جمع ہو گیا برسنے کے لائق ہو گیا۔

إِنَّ الْمَوْتَ قَدْ تَعَشَّاهُمْ سَخَابُهُ وَ اخْدَقَ بِكُمْ
رَبَابُهُ وَ اخْلُوقْ بَعْدَ تَفَرُّقٍ - موت کے بادل نے تم کو
ڈھانک لیا ہے اور موت کے ابروں نے تم کو گھیر لیا ہے اور پہلے
الگ الگ تھے اب سب اکٹھے ہو گئے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں
خَلَقَ اور أَخْلَقَ بہ اور هَذَا مُخْلَقَةٌ لِذَلِكَ یعنی وہ اس کے
لائق ہے۔

وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ - سورج گہن اور
چاند گہن اللہ کے مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں (ان کو عالم
کے کون اور فساد میں کوئی دخل نہیں ہے جیسے نجومی لوگ خیال
کرتے ہیں)۔

لَا تَسْتَخْلِقُنِي ثَوْبًا حَتَّى تَرْقِعِيهِ - کسی کپڑے کو پرانا
مت سمجھ جب تک اس میں پیوند نہ لگائے (تو کپڑے میں پیوند
لگانا آنحضرتؐ اور سلف صالحین کا طریقہ ہے حضرت عمرؓ نے
لوگوں کو خطبہ سنایا اور آپؐ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے
تھے)۔

سرکہ دوست -

جَلُّ يَاجُلُّ - خاص دوست یا جانی دوست جیسے خلیل یہ خلّة سے نکلا ہے بہ معنی محبت اور برادری خلّة کا بھی وہی معنی ہے -

خلّة - خصلت عادت احتیاج - عرب لوگ کہتے ہیں الْخُلَّةُ تَدْعُو إِلَى السَّلَةِ یعنی احتیاج آدمی کو چوری پر مجبور کرتی ہے -

خَلُولَة اور خِلَالَة - بھی دوستی -

خَلَل - خراب ہونا جدا ہونا دو چیزوں کے درمیان جو جگہ خالی ہو -

أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ ذِي خُلَّةٍ مِّنْ خُلَّتِهِ - میں ہر ایک دوست کی دوستی سے الگ ہوتا ہوں (خالص خدا ہی کی دوستی رکھتا ہوں یہ مرتبہ بہت اعلیٰ ہے جو انبیاء اور خاص خاص اولیاء کو حاصل ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کسی دوست سے دلی تعلق اور محبت بجز خدا کے نہیں رکھتا یا کسی دوست پر بجز خدا کے مجھ کو اعتماد نہیں ہے یا بجز خدا کے کسی دوست پر میں اپنی حاجت پیش نہیں کرتا) -

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا - اگر میں (بجز خدا کے) کسی بشر کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر صدیقؓ کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی اور محبت جو ان کے ساتھ ہے وہ دوسروں کی محبت اور دوستی سے بڑھ کر ہے (یعنی اسلامی دوست اور محبت ان کی سب سے زیادہ ہے) -

الْمَرْءُ بِخَلِيلِهِ يَا عَلِيُّ دِينِ خَلِيلِهِ - آدمی اپنے دوست کے ساتھ رہے گا یا دوست کے مذہب ملت پر ہوگا (تو سمجھ کر دوستی کرو کافر اور فاسق سے دوستی نہ لگاؤ ورنہ تم بھی اس کے ساتھ خراب ہو گے) دوستی سے مراد دلی دوستی ہے نہ ظاہر داری اور خوش اخلاقی یہ تو ہر ایک کے ساتھ ضرورت سے کر سکتا ہے البتہ جہاں دین کا نقصان ہوتا ہو وہاں نرمی اور خوش اخلاقی بھی منع ہے - اللہ تعالیٰ مومنین کی صفت بیان فرماتا ہے أَعْوَزَ عَلَى الْكَافِرِينَ اور أَشَدَّ عَلَى الْكُفَّارِ - یعنی کافروں پر سخت اور تند غصیلے أَذْلَبَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

مومنوں پر رحم دل نرمی کرنے والے -

يَا وَيُحَهَا خُلَّةٌ لَّوْ أَنَّهَُا صَدَقَتْ - ارے خراب دوستی کاش وہ سچی ہوتی -

فَيُهْدِيهَا فِي خُلَّتِهَا - اپنے دوستوں میں اس کو تحفہ دے -

فَيُفَرِّقُهَا فِي خِلَالِهَا - آپ اس کے گوشت کو حضرت خدیجہؓ کی دوست عورتوں میں تقسیم کرتے -

اللَّهُمَّ سَادًّا الْخُلَّةَ - یا اللہ احتیاج کو رفع کرنے والے محتاج کی حاجت پوری کرنے والے -

اللَّهُمَّ اسْدُدْ خُلَّتَهُ - یا اللہ اس میت کے جن جن کاموں میں خلل رہ گیا ہو (اس کا مطلب پورا نہ ہوا ہو) تو اس کو بھر دے (پورا کر دے) اس کا نقصان رفع کر دے -

فَوَاللَّهِ مَا عَدَا أَنْ فَقَدْ نَاهَا اخْتَلَلْنَاهَا - خدا کی قسم اس کے جانے کی دیر تھی کہ ہم کو اس کی احتیاج پڑی (پھر ہم اس کو ڈھونڈنے اور طلب کرنے لگے) -

عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنْ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يُخْتَلُّ إِلَيْهِ - تم اپنے اوپر علم کو لازم کر لو معلوم نہیں کب اس کی احتیاج ہوتی ہے (کوئی علم ایسا نہیں جو بے کار ہو کبھی نہ کبھی اس کی ضرورت پڑتی ہے) -

أَتَى بِفَصِيلٍ مَّخْلُولٍ - ایک اونٹ کا بچہ لایا گیا جس کی زبان پر لکڑی لگی ہوتی تھی (جس کو خلال کہتے ہیں وہ اس لئے لگاتے ہیں کہ بچہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے بعض نے کہا مخلول سے موٹا مراد ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے حاملہ اونٹنی کے بچہ کو خَلَّ کہتے ہیں کیونکہ وہ خلال کی طرح دبلا اور نقیہ ہوتا ہے حریری کہتا ہے وَلَبِىْ مِنْهُ سُلَالَةٌ كَأَنَّهُ جَلَالَةٌ اس سے میرا ایک بچہ ہے خلال کی طرح دبلا پتلا نقیہ -

كَانَ لَهُ كِسَاءٌ فَذَكِّي فَإِذَا رَكِبَ خُلَّةٌ عَلَيْهِ - حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس فدک کی ایک کملی تھی جب آپ سوار ہوتے تو اس کے دونوں کنارے لکڑی یا لوہے سے جوڑ کر اوڑھ لیتے - (سبحان اللہ باوجود یہ کہ آپ ملک حجاز عرب اور شام کے حاکم تھے) -

خَلَّتُهُ بِالرُّمَحِ - میں نے برچھے سے اس کو کونچا۔

فَتَخَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي - لوگوں نے امیہ بن خلف کو (جس کے بچانے کے لئے میں اس پر اوندھا ہو گیا تھا) نیچے سے تلواریں کونچ کونچ کر مار ڈالا (یہ عبدالرحمن بن عوف کا قول ہے) اوپر سے اس لئے نہ مار سکے کہ عبدالرحمن بن عوف اس پر جھک گئے تھے۔

التَّخَلُّلُ مِنَ السُّنَّةِ - دانتوں میں خلال کرنا سنت ہے (کیونکہ اس میں دانتوں کی صفائی ہے)۔

تَخَلُّلٌ اور تَخْلِيلٌ - دونوں کا معنی خلال کرنا اور کبھی بالوں یا ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر انگلیاں ڈالنے کو بھی کہتے ہیں جیسے وضو میں کرتے ہیں۔

مَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفُظْ وَمَا لَاكَ فَلْيَاكُلْ - جو کھانا وغیرہ خلال کرنے سے نکلے اس کو تھوک دے اور جو زبان پھرا کر نکالے وہ کھا جائے (کیونکہ خلال سے جو نکلتا ہے کبھی اس میں خون ملا ہوتا ہے۔ طبی نے کہا اگر زبان سے جو نکالے اس میں بھی خون ملے ہونے کا یقین ہو تو اس کا بھی نگل جانا حرام ہوگا)۔

رَحِمَ اللَّهُ الْمُتَخَلِّلِينَ مِنْ أُمَّتِي فِي الْوُضُوءِ وَالطَّعَامِ - میری امت کے جو لوگ وضو اور کھانے میں خلال کرتے ہیں ان پر اللہ رحم کرے یا ان پر رحم کرے گا (کیونکہ وہ صفائی اور طہارت کی تکمیل چاہتے ہیں)۔

خَلِّلُوا بَيْنَ الْأَصَابِعِ لَا يُخَلِّلُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا النَّارَ - انگلیوں میں خلال کرو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آگ نہیں ڈالے گا (وہ دوزخ کی آگ سے بچیں گی)۔

إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلِيعَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ الْكَلَامَ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ الْكَلَاءُ بِلِسَانِهَا - اللہ تعالیٰ اس مرد کو پسند نہیں کرتا جو بڑا زبان دراز (بکی بہت باتیں بنانے والا) ہو تو باتوں کو اس طرح لپیٹے (چڑچڑ باتیں کرے) جیسے گائے گھاس کو زبان سے جلد جلد لپیٹ لپیٹ کر کھاتی ہے (زبان درازی اور طلاق لسانی کوئی عمدہ چیز نہیں ہے گو بعض دنیا دار احمق لوگ اس کو اچھا سمجھتے ہیں ایسا آدمی اکثر

جھوٹا اور حیلہ باز ہوتا ہے)۔

يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ - دجال شام اور عراق کے درمیان رستے سے نکلے گا۔ (یعنی اس راہ میں سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے ایک روایت میں مِنْ خَلَّةٍ ہے حائے مہملہ سے یعنی شام اور عراق کی جانب اور سمت سے ایک روایت میں مِنْ حِلَّةٍ ہے یعنی اپنے اترنے کے مقام سے ایک روایت میں مِنْ خَلَّةٍ ہے تو حلہ کسی مقام کا نام ہے شام اور عراق کے درمیان بعض نے کہا حلہ پتھر یا لہ اور ناہموار مقام)۔

يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ - درختوں کے اندر سے گھس آئیں گے۔

خَلَّةٌ اور خَصْلَةٌ - دونوں کا ایک معنی ہے یعنی عادت اور صفت۔

مَا هَذَا بِأَوَّلِ مَا أَخَلَلْتُمْ بِي - یہ پہلا مرتبہ نہیں ہے جو تم نے مجھ کو کمزور کر دیا (بلکہ کئی بار میری مدد نہ کر کے مجھ کو خراب اور کمزور کر دیا ہے)۔

إِنَّا نَلْتَقِطُ الْخَلَالَ - ہم گدر کھجوریں چن رہے تھے

خلال جمع ہے خَلَالَةٌ کی وہ کھجور جس کا پکنا شروع ہو گیا ہو۔

أَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ - میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں کے درمیان فتنے اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں (پے درپے بہت سے اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں بہت فتنے ہوں گے)۔

سَدُّوا الْخَلَلَ - صفوں میں جو خالی جگہیں رہ جائیں ان

کو بھر دو (جب پہلی صف پوری بھر جائے اس وقت دوسری صف شروع کرو)۔

خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا مُسْلِمٌ - دو خصلتیں ایسی ہیں جو

کوئی مسلمان ان کو بجالائے گا ان کا خیال رکھے گا۔

ضَنِينٌ بِخَلَّتِهِ - (یہ مومن کی صفت ہے) یعنی اپنی

حاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔

خِلَّةٌ - جو چیز دانتوں میں رہ جائے۔

حَلَال - وہ چیز جو دانتوں میں ڈال کر اس سے صفائی کریں۔

نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْحَلَالِ - جبریلین خلال کرنے کا حکم لے کر آئے اس کی جمع أَخِلَّة ہے۔

خَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ - مشہور نحوی ہے۔

خُلُوْا يَخْلَاءُ - خالی ہونا، مر جانا، گذر جانا، چھوڑ دینا کسی کے ساتھ تنہائی کرنا جیسے خُلُوْا اور خُلُوَّة ہے۔

تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا - میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی بہت عمر گزر گئی ہے (یعنی جہاں دیدہ اور بوڑھی ہے)۔

فَلَمَّا خَلَّاسِنِي وَ نَشَرْتُ لَهُ ذَابْطِي - جب میری عمر گذر چکی (میں بوڑھی ہو گئی جوانی ڈھل گئی) اور میں نے اپنا یہ پیٹ اس کے لئے پھیلا دیا (اس سے اولاد جنی)۔

الْيَسَّ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِيًا بِهِ - کیا تم میں سے ہر شخص چاند کو اکیلے اکیلے نہیں دیکھ سکتا (ہر شخص اس کو اس طرح دیکھ سکتا ہے گویا اس کے ساتھ تنہائی ہے) یہی مثال ہے پروردگار کے دیدار کی ہر ایک مومن اس کو فراغت کے ساتھ بغیر اڑچن اور ہجوم کے دیکھے گا)۔

لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ - میں کچھ اکیلی تو آپ کے پاس ہوں نہیں (بلکہ آپ کی تو بہت سی بیبیاں ہیں اس لئے اگر میری بہن بھی آپ کے نکاح میں آئے تو مجھ کو رنج کا ہے)۔ نہایہ میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں امْرَأَةٌ مُخْلِيَةٌ یہ عورت بے شوہر ہے یہاں مخلصیہ سے یہ معنی مراد نہیں ہے (بلکہ ام حبیبہ کا مطلب یہ ہے کہ کچھ میں نے آپ کو بیسیوں سے خالی تو پایا نہیں یعنی میں اکیلی آپ کی بیوی تھوڑے ہوں ماشاء اللہ آپ کی بہت سی بیبیاں ہیں ان میں اگر ایک میری بہن بھی ہوئی تو رنج کی کیا بات ہے بلکہ خوشی ہے کہ میری بہن کو بھی آپ کی زوجیت کا شرف حاصل ہو)۔

أَسْلَمْتُ وَ جُهِنِي لِلَّهِ وَ تَخَلَّيْتُ - (معاویہ قشیری نے پوچھا اسلام کی نشانی کیا ہے فرمایا تو یوں کہے) میں نے اپنا منہ اللہ کی رضا مندی کے لئے زمین پر رکھ دیا (اس کے حکموں کو

مان لیا) اور شرک سے جدا ہو گیا (معبودان باطل سے بیزار اور علیحدہ ہو گیا)۔

أَنْتَ خَلَوْتَ مِنْ مُصِيبَتِي - تم پر وہ مصیبت تھوڑی ہے جو مجھ پر پڑی ہے۔

خَلَوْتَ - کا معنی فارغ الہال فکروں سے پاک اور تنہا۔

إِذَا كُنْتُ إِمَامًا أَوْ خَلَوْتُ - جب تو امام ہو یا اکیلا نماز پڑھ رہا ہو (یعنی منفرد ہو)۔

إِذَا أَدْرَكْتَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَأَخْلَ وَ جُهِكَ وَ ضَمَّ إِلَيْهَا رَكْعَةً - اگر تو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پائے (ایک رکعت امام پڑھ چکا ہو اس وقت پہنچے) تو جب امام سلام پھیرے تو اکیلا رہ کر ایک رکعت اور ملا لے (گویا جمعہ مل گیا ظہر پڑھنے کی حاجت نہیں اگر ایک رکعت بھی امام کے ساتھ نہ ملے تب جماعت میں شریک ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد ظہر کی چار رکعتیں پڑھے) بعض نے فَأَخْلَ وَ جُهِكَ کا یہ معنی کیا ہے کہ اپنے تئیں آڑ میں چھپائے کسی کو معلوم نہ ہو کہ تیری ایک رکعت جاتی رہی ہے یا اپنے سامنے کسی چیز کی آڑ کر لے کیونکہ لوگ جمعہ پڑھ کر ایک بارگی لوٹیں گے تو تیرے سامنے سے نہ گذریں۔

فَخَلَّنِي عَنْهُمْ أَرْبَعِينَ عَامًا ثُمَّ قَالَ اخْسَأُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ - (جب دوزخی لوگ دارونہ کو پکاریں گے کہیں تمہارا مالک ہمارا فیصلہ کر دے تو بہتر ہے کاش ہم مرجائیں اس عذاب سے چھپت جائیں۔ وہ کیا کرے گا) چالیس برس تک ان کی طرف سے منہ پھیر لے گا جیسے کچھ سنتا ہی نہیں ان کو بکنے دے گا) چالیس برس کے بعد یہ جواب دے گا چودہ دور ہو اسی میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو۔

فَخَلَوُا فَقَالَ عُثْمَانُ - دونوں تنہائی میں گئے تب حضرت عثمان نے کہا۔

يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُقْضُوا إِلَى السَّمَاءِ - کچھ لوگ اس میں شرم کرنے لگے کہ آسمان کے نیچے اپنا ستر کھول کر پانچا نہ کریں۔

لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا - وہاں کی ہری گھاس نہ کاٹی جائے

فَقَالَتْ لَا أَرْضِي حَتَّى تَقُولَ خَلِيَّةٌ طَالِقٌ - اید
عورت نے اپنے خاوند سے کہا میری مثال تو بیان کر یعنی مجھ کو
کسی جاندار سے تشبیہ دے۔ اس نے کہا تو ہرئی ہے تو کبوتری
ہے (وہ کہنے لگی میں تو خوش نہیں ہوں گی جب تک تو یوں نہ کہے
تو بندھن سے چھٹی ہوئی ہے تو بن مہار ہے (عورت نے اپنے
خاوند کو فریب دینا چاہا اس کا مطلب یہ تھا کہ خاوند ان الفاظ کو
کہہ دے اور اس پر طلاق پڑ جائے خاوند تھے بھولے بھالے
میاں انھوں نے عورت کی خواہش کے موافق یہ الفاظ کہہ دیئے
اب مقدمہ حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا عورت یہ کہتی تھی کہ مجھ
پر طلاق پڑ گئی لیکن حضرت عمرؓ نے اس کے خاوند سے فرمایا اپنی
عورت کا ہاتھ پکڑ کر لے جا وہ تیری جو رہے کیونکہ خاوند کی نیت
طلاق کی نہ تھی اور ایسے الفاظ سے اسی وقت طلاق پڑتی ہے
جب طلاق کی نیت ہو)۔

كُنْتُ لَكَ كَابِي زَرْعٍ فِي الْأُلْفَةِ وَالرَّفَاءِ لَا
فِي الْفُرْقَةِ وَالْخَلَاءِ - آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے
فرمایا میں تیرے لئے ایسا خاوند ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع
کے لئے یعنی الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق میں (یعنی
میں ابو زرع کی طرح تجھ کو طلاق دینے والا نہیں)۔

فَهُمْ كَلَمُونِي فِي خَلَايَا لَهُمْ - انھوں نے مجھ سے
ان مقاموں کی نسبت گفتگو کی جہاں شہد کی کھیاں اپنے پیٹ خالی
کرتی ہیں۔ (شہد اگلتی ہیں چھتے لگاتی ہیں۔ ان کی درخواست یہ
تھی کہ یہ مقامات ان کے لئے محفوظ کر دئے جائیں دوسرے
لوگ وہاں کا شہد نہ لے سکیں)۔

فِي خَلَايَا الْعَسَلِ الْعَشْرِ - شہد کے چھتوں میں
دسواں حصہ لیا جائے گا۔

وَخَلَاكُمْ ذَمٌّ مَا لَمْ تَشْرُدُوا - تم سے برائی اتر گئی
جب تک بھاگو نہیں عرب لوگ کہتے ہیں اِفْعَلْ ذَلِكَ وَ
خَلَاكَ ذَمٌّ - یہ کام کر تجھ پر کوئی برائی نہیں (یعنی کچھ عیب نہیں
ہو سکتا تو معذور ہے)۔

إِنَّكَ تُنْهَى عَنِ الْغَنِيِّ وَتُسْتَحْلَى بِهِ - تو اوروں
کو تو بری بات سے منع کرتا ہے اور تنہائی میں برا کام کرتا ہے۔

(گھاس جب تک گیلی اور ہری رہے اس کو خلا کہتے ہیں پھر
جب سوکھ جائے تو وہ حشیش ہے) طیبی نے کہا امام شافعی نے
حرم کی مٹی اور پتھر بھی دوسرے مقاموں میں لے جانا مکروہ رکھا
ہے البتہ زمزم کا پانی تبرک کے طور پر لے جاسکتا ہے۔

كَانَ يَخْتَلِي لِفَرَسِهِ - عبداللہ بن عمرؓ اپنے گھوڑے
کے لئے ہری گھاس کاٹتے تھے عمرو بن مرہ کی حدیث میں ہے
إِذَا اخْتَلَيْتَ فِي الْحَرْبِ هَامُ الْأَكَابِرِ - جب جنگ میں
رئیسوں کے سر کاٹے جائیں امام مالکؒ سے کسی نے پوچھا اگر
آٹا شراب کی تلچٹ میں گوندھا جائے (یا شراب کا خمیر اس میں
ملایا جائے یا کسی اور نشہ آور چیز مثلاً سیندھی تاڑی وغیرہ کا)
انھوں نے کہا اگر تلچٹ نشر کرتا ہے تب اس آٹے کی روٹی نہ
کھانی چاہئے (ہمارے زمانہ میں بھی بہت سے علماء نے یہی
فتوے دیا ہے اور نان پاؤ کھانے سے منع کیا ہے کیونکہ اس کے
خمیر میں شراب سیندھی تاڑی ڈالی جاتی ہے مگر محققین اہل
حدیث کہتے ہیں کہ شراب ناپاک نہیں ہے صرف حرام ہے اور
جب روٹی پک گئی تو شراب مفقود ہو گئی آگ پر جل گئی اب
روٹی حلال ہے) یہ امام مالکؒ کا فتویٰ اصمعی نے معتمر بن
سلیمان سے بیان کیا تو انھوں نے یہ شعر پڑھا

رَأَى فِي كَفِّ صَاحِبِهِ خَلَاةً
فَتَعَجَّبَهُ وَ يُفْزَعُهُ الْجَرِيرُ

یعنی اونٹ نے (جو بھڑک کر نکل بھاگا تھا) اپنے مالک
کے ایک ہاتھ میں ہری ہری دوب دیکھی اور دوسرے ہاتھ میں
رسی ہری گھاس تو اس کو پسند آئی لیکن رسی دیکھ کر گھبرا گیا مطلب
معتمر کا یہ ہے کہ شراب کے خمیر کی روٹی بہت عمدہ اور ملائم پھولی
ہوئی تو ہوتی ہے اس کے کھانے کو جی چاہتا ہے مگر ادھر امام
مالکؒ کے فتوے کا ڈر ہے کہیں یہ روٹی حرام نہ ہو۔

كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُ لِرَوْجَتِهِ أَنْتِ
خَلِيَّةٌ فَكَانَتْ تَطْلُقُ مِنْهُ - جاہلیت کے زمانہ میں خلیہ طلاق
تھا یعنی جب کوئی اپنی عورت سے کہتا اَنْتِ خَلِيَّةٌ تو وہ مطلقہ ہو
جاتی - اسلام میں بھی یہ لفظ طلاق کا کنایہ سمجھا جاتا ہے اگر طلاق
کی نیت سے کہے تو طلاق پڑ جائے گی۔

واعظاں کیس جلوہ بر محراب و منبری کنند
چوں خلوت میرند آں کا ردیگری کنند
لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بَغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُؤَافِقَاهُ -
مکہ کے سوا اور کسی ملک میں اگر کوئی پانی اور گوشت پر اکتفا
کرے دوسری غذا نہ کھائے تو کبھی موافق نہ آئیں گے (اس کو
نقصان ہوگا بیمار ہو جائے گا مگر مکہ مکرمہ کی ہو میں اللہ تعالیٰ نے
یہ تاثیر رکھی ہے کہ زے گوشت اور پانی پر آدمی گذر کر سکتا ہے۔
مُؤَلَّفٌ:- کہتا ہے ایک امر کا تجربہ تو مجھ کو بھی ہوا ہے
مدینہ طیبہ میں نے کئی دنوں تک نری کھجور پر گذر کی اور پیش
وغیرہ کچھ نہیں ہوا اگر ہندوستان میں ایک وقت بھی کوئی پیٹ
بھر کر کھجور کھائے تو بیمار ہو جاتا ہے)۔

فَاسْتَخْلَاهُ الْبُكَاءُ - اس کو اکیلے رونا آ گیا۔ عرب
لوگ کہتے ہیں اَخْلَى فَلَانٌ عَلَى شُرْبِ اللَّبَنِ - وہی اکیلا
دودھ پی گیا۔

ثُمَّ حُبِبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ - پھر آپ کو تنہائی پسند ہو گئی۔
إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدَكُمْ الْخَلَاءَ -
جب جماعت کی تکبیر ہو اور تم میں سے کسی کو پانخانہ لگے (تو وہ
حاجت کے لئے چلا جائے اور جماعت کا ترک اس کے لئے
جائز ہے)۔

إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءُ - آپ جب پانخانہ میں جانے لگتے
(کیونکہ پانخانہ میں ذکر الہی درست نہیں ہے۔ بعض نے اس کو
اپنے ظاہری معنی پر رکھا اور پانخانہ میں ذکر الہی کرنا درست رکھا
ہے، بعض نے کہا دل سے ذکر کرنا درست ہے۔

میں:- کہتا ہوں فتاویٰ قیینہ جو حنفیہ کی فقہ کی معتبر کتاب
ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ پانخانہ میں قرآن پڑھنا درست ہے
حالانکہ آنحضرتؐ نے استنجا کی حالت میں سلام کا جواب تک
نہیں دیا جیسے صحیح حدیث سے ثابت ہے)۔

إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءُ وَضَعَ خَاتِمَهُ - آپ جب پانخانہ
جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار ڈالتے (اس میں محمد رسول اللہ کاندہ تھا

اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ ایسی انگشتی جس میں اللہ یا رسول کا
نام کندہ ہو اس کو پانخانہ میں نہ لے جائے یا ایسا کرے کہ اس کا
نقش اندر کی طرف مٹھی میں بند کر لے۔ اگر کسی کا نام محمد ہو اور وہ
انگشتی پر کندہ ہو تب اس کا پانخانہ میں لے جانا مکروہ نہ ہوگا
بعض نے کہا مکروہ ہوگا کیونکہ آپ کا نام نامی ہر حال میں
واجب التعظیم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ کراہت اس
پانخانہ میں ہے جو آبادی میں بنا ہوتا ہے یا جنگل میں بھی یا ہر جگہ
لیکن ظاہری یہی ہے کہ ہر حال میں مکروہ ہے۔

لِيَتَقَدَّمَ أَحَدُكُمْ وَ ذَهَبَ الْخَلَاءُ - تم میں سے کوئی
امامت کے لئے آگے یہ کہہ کر وہ پانخانہ کو گئے اس کے آگے جو
ہے فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تو یہ علت ہے لِيَتَقَدَّمَ
کی اور ذَهَبَ الْخَلَاءُ بیچ میں جملہ معترضہ ہے۔

لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو رَحِمٍ
مَحْرَمٌ - کوئی شخص کسی بیگانی عورت سے تنہائی نہ کرے مگر جب
اس کا کوئی محرم رشتہ دار موجود ہو (یا اس کا خاوند موجود ہو وہ بھی
محرم کے قائم مقام ہے یہ تنہائی حرام ہے اگر ایسا چھوٹا بچہ موجود
ہے جس سے شرم نہیں ہو سکتی تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے طبی نے
کہا خوبصورت بے ریشہ لڑکا بھی عورت کا حکم رکھتا ہے اس کے
ساتھ بھی تنہائی درست نہیں جب تک تیسرا شخص موجود نہ ہو)۔

الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ - جو شخص
لوگوں کے رستے یا ان کے سایہ لینے کی جگہ میں پانخانہ کرے۔
إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلَّى - جب رات کو بیدار ہوتے
تو پانخانہ میں جاتے۔

إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا - جب کوئی ہم میں سے اکیلا تنہا
ہو (تو فرمایا اللہ سے زیادہ شرم کرنا چاہئے۔ فتنی نے کہا خلوت
میں ضرورت سے ننگا ہونا درست ہے اور بے ضرورت مکروہ یا
حرام ہے۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَوْ مِنْ خَلْقِهِ وَ خَلْقُهُ خَلَوْ مِنْهُ - اللہ اپنی
مخلوقات سے جدا ہے اور مخلوق اس کی اس سے جدا ہے (اس

مُخَامَرَةٌ - ملانا، فریب کرنا بیچ میں، اقامت کرنا، مل جانا، گھس جانا، چھپ جانا۔

اِخْمَارٌ - چھپ جانا کینہ رکھنا، چھپا لینا، خمیر کرنا، غافل کرنا، عطا کرنا۔

تَخْمُرٌ - اوڑھنی اوڑھنا (سر بندھن)۔

خِمَارٌ - بکسرہ خا سر بندھن جس سے عورت اپنے بال چھپاتی ہے۔

خَمَارٌ - بہ فتح خا لوگوں کی کثرت۔

خُمَارٌ - بہ ضمہ خا سر گھومنا جو شراب پینے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

خَمَرُوا الْآنَاءَ وَ أَوْكِنُوا السِّقَاءَ - پانی یا دودھ کا برتن ڈھانپ دو اور مشک پر ڈانٹ لگا دو (تاکہ کیڑا وغیرہ اس میں نہ جاسکے)۔

هَلَّا خَمَرْتَهُ وَلَوْ بَعُودٍ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ - (آنحضرتؐ کے پاس دودھ کا برتن لایا گیا فرمایا) تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا اگر ڈھکنے کے لئے کچھ نہ ملتا۔

لَا تَجِدُ الْمُؤْمِنَ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ فِي مَسْجِدٍ يَّعْمُرُهُ أَوْ بَيْتٍ يَّخْمُرُهُ أَوْ مَعِيشَةٍ يُدْبِرُهَا - مسلمان کو ہمیشہ تین کاموں میں سے ایک میں تو مصروف پائے گا یا تو مسجد کی تعمیر (یا مرمت آبادی) کر رہا ہوگا یا گھر کو چھارہا ہوگا (اس کی درستی اور اصلاح میں مشغول ہو گیا) یا روٹی کمانے کی فکر میں ہوگا (مطلب یہ ہے کہ مسلمان وہی ہے جو اپنے وقت کو بیکار لہو و لعب اور کھیل کود میں ضائع نہیں کرتا بلکہ آخرت کی یاد دنیا کی اصلاح میں اپنا وقت صرف کرتا ہے اور جن کاموں میں نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا مثلاً مرغ بازی، پتنگ بازی، ناچ رنگ وغیرہ ان سے بچا رہتا ہے)۔

نَلْتَمِسُ الْخَمَرَ - ہم کوئی سر چھپانے کی جگہ ڈھونڈتے تھے (جیسے درخت مکان وغیرہ)۔

حدیث سے ان لوگوں کا خیال باطل ہوا جو معاذ اللہ حلول اور اتحاد کے قائل ہیں کہتے ہیں اللہ ہم میں ہے اور ہم اللہ میں ہیں۔ تمام سلف صحابہ اور تابعین کا یہی اعتقاد تھا کہ اللہ کی ذات بائن عن خلقہ علی عرشہ ہے)۔

فَيُخَلِّبُنِي أَدُورُ مَعَهُ - وہ مجھ کو چھوڑ دیتا ہے میں اس کے ساتھ گھومتا رہتا ہوں (جدھر وہ چاہے میں بھی ادھر جاتا ہوں)۔

لَا تُخَلِّبُنِي مِنْ يَدِكَ - مجھ کو اپنی نعمت سے خالی مت رکھ (محروم مت کر)۔

خَلَّى عَنْهُمْ - ان کو چھوڑ دیا۔

خَلُوتِ صَحْبُحَةً - جو رومرد کی تنہائی جہاں جماع سے کوئی امر مانع نہ ہو۔

سَتَعْقِبُونَ مِنِّي جُثَّةً خَلَاءَ - تم میرا جسم عنقریب جان سے خالی دیکھو گے (یعنی میں مارا جاؤں گا یہ حضرت علیؑ کا قول ہے)۔

خَوَالِي الْأَغْوَامِ - سنیں گذشتہ۔
خَلَا - حرف جر ہے جیسے حاشا اور خلا کے بعد جو لفظ آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْمِيمِ

خَمَدٌ يَخْمُودٌ - بجھ جانا۔

اِخْمَادٌ - بجھا دینا۔

خَامِدُونَ - مرے ہوئے، بجھے ہوئے۔

فَإِذَا خَمَدَتْ - جب وہ آگ دھیمی ہو جائے گی اس کی لیٹ کم ہو جائے گی۔

خَمَدَ الْمَرِيضُ - بیمار بے ہوش ہو گیا یا مر گیا۔

خَمَدَتِ الْحُمَى - بخار دب گیا۔

خَمُرٌ - ڈھانپنا، چھپانا، شراب پلانا، خمیر ملانا۔

خَمَرٌ - چھپ جانا۔

تَخْمِيرٌ - خمیر ملانا، چھپانا۔

فَابْغِنَا مَكَانًا خَمْرًا - ایک ایسی جگہ ہم کو تلاش کر دو جہاں آڑ ہو (سایہ ہو گنجان درخت ہوں)۔

حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمْرِ - یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جس پر گنجان درخت ہیں یعنی بیت المقدس کا پہاڑ۔

يَا أَخِي إِنَّ بَعْدَ الدَّارِ مِنَ الدَّارِ فَإِنَّ الرُّوحَ مِنَ الرُّوحِ قَرِيبٌ وَطَيْرُ السَّمَاءِ عَلَى أَرْفَةِ خَمْرٍ الْأَرْضِ تَقَعُ - (سلمان فارسیؓ نے ابوالدرداء صحابیؓ کو لکھا جو ان کو شام کے ملک کی طرف بلاتے تھے) بھائی جان اگرچہ میرا گھر تمہارے گھر سے دور ہے (بعد مکانی ہے) مگر جان تو جان سے نزدیک ہے (قرب روحانی حاصل ہے) اور آسمان کا پرندہ اس زمین پر اترتا ہے جہاں خوب پیداوار ہو (آب و دانہ کی افراط ہو سرسبز و شاداب ہو) سلمان کا مطلب یہ تھا کہ میں جس ملک میں ہوں وہ خوب آباد اور سرسبز ہے میں اس کو چھوڑ نہیں سکتا۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ أَخْمَرُ مَا كَانُوا - میں مسجد میں گیا وہاں خوب مجمع تھا (بہت لوگ جمع تھے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَخَلَ فِي خَمَارِ النَّاسِ وہ لوگوں کے جمناؤں میں (جھٹھے میں) گھس گیا۔

أَكُونُ فِي خَمَارِ النَّاسِ - میں لوگوں کے جھٹھے میں (چھپا ہوا) رہوں گا (کوئی مجھ کو پہچان نہ سکے گا)۔

نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ - ذرا مسجد میں سے سجدہ گاہ مجھ کو اٹھا دے۔ (یہ آنحضرتؐ نے بیوی ام سلمہؓ سے فرمایا وہ حیض کی حالت میں تھیں، خمرہ وہ چھوٹا ٹکڑا بورے کا یا کھجور کے پتوں سے بنا ہوا جس پر سجدے میں آدمی کا سرفقظ آ سکتا ہے) ایک روایت میں یوں ہے کہ چوہے نے چراغ کی جتی کھینچ کر آنحضرتؐ کے اس خمرہ پر ڈال دی جس پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک درہم برابر وہ جل گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خمرہ بڑے کو بھی کہتے ہیں ابن اثیرؒ نے شرح جامع الاصول میں کہا کہ خمرہ سجدہ گاہ جس پر ہمارے زمانہ میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں۔

میں:- کہتا ہوں اس حدیث سے سجدہ گاہ رکھنا مسنون ٹھہرا اور جن لوگوں نے اس سے منع کیا ہے اور رافضیوں کا طریق قرار دیا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے۔ میں تو کبھی کبھی اتباع سنت کے لئے پنکھ جو بورے سے بنا ہوتا ہے بجائے سجدہ گاہ کے رکھ کر اس پر سجدہ کرتا ہوں اور جاہلوں کے طعن و تشنیع کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ ہمیں سنت رسول اللہؐ سے غرض ہے کوئی رافضی کہے یا کوئی خارجی پڑا بکا کرے۔ بعض نے ناویلینی الخمرۃ من المسجد کے یہ معنی کئے ہی کہ آپ مسجد میں تھے اور بیوی ام سلمہؓ سے فرمایا کہ مجھ کو سجدہ گاہ اٹھا کر دے دے چونکہ آپ اعتکاف میں تھے اس لئے مسجد کے باہر نہ جاسکے۔

إِنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفِّ وَالْخُمَارِ - آنحضرتؐ موزے اور عمامہ پر مسح کر لیتے تھے۔ (اہل حدیث نے ہر طرح عمامہ پر مسح جائز رکھا ہے خواہ سارا مسح عمامہ پر کرے یا تھوڑے سے سر پر کر کے باقی مسح عمامہ پر پورا کرے)۔

مَا أَشْبَهَ عَيْنَكَ بِخُمْرَةِ هِنْدَ - (عمرد بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) تمہاری آنکھ ہندو سے کیسی مشابہ ہے جب وہ اوڑھنی اوڑھتی تھی۔

إِنَّ الْعَوَانَ لَا تَعْلَمُ الْخُمْرَةَ - آزمودہ کار دیرینہ عورت کو اوڑھنی اوڑھنا تھوڑا سکھاتے ہیں (وہ تو اس کو خوب جانتی ہے۔ یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی دانش مند آدمی کو کوئی عقل کی بات بتلائے)۔

مَنِ اسْتُخْمِرَ قَوْمًا أَوْلَهُمْ اخْوَارٌ وَ جِيرَانٌ مُسْتَضْعَفُونَ فَإِنَّ لَهُ مَا قَصَرَ فِي بَيْتِهِ - جس شخص نے زبردستی ان لوگوں کو غلام بنا لیا جو اصل میں آزاد تھے یا ان ناتوان لوگوں کو جنھوں نے اس کی پناہ لی تھی (یعنی جاہلیت اور کفر کے زمانہ میں) تو وہ اسلام کے زمانہ میں بھی ان پر قابض رہے گا جن کو اس نے اپنے گھر میں قید کر رکھا تھا (غلام بنا کر ان سے خدمت لے رہا تھا) مطلب یہ ہے کہ اسلام کے زمانہ میں اب نئی تحقیقات ہو کر وہ آزاد نہ ہو سکیں گے بلکہ جاہلیت کے زمانہ سے اگر وہ غلاموں کے طور پر رہے تھے تو اب بھی غلام ہی

رہیں گے)۔

مَلَّكَهُ عَلَى غُرْبِهِمْ وَ خُمُورِهِمْ۔ اس نے اس کو عربوں اور گاؤں والوں دیہاتیوں کا مالک بنا دیا (وہ اس کے رعایا بن گئے طرح طرح کے محصولات اور ٹیکس اس کو دینے لگے)۔

إِنَّهُ بَاعَ خُمُرًا فَقَالَ عُمَرُ قَاتَلَهُ اللَّهُ۔ سمرہ بن جندب نے انگور کا شیرہ (جس سے شراب بنایا جاتا ہے اس شخص کے ہاتھ) بیچا (جو اس کو شراب بناتا تھا) حضرت عمرؓ نے (یہ سن کر) کہا اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کرے (انگور کے شیرے کو مجازاً اس لحاظ سے کہ وہ شراب ہونے والا تھا خمر کہہ دیا۔ یہ بھی مکروہ ہے کہ جو شخص شراب بناتا ہو اس کے ہاتھ شیرہ بیچے اور یہ مراد نہیں ہے سمرہ بن جندبؓ نے شراب بیچا کیونکہ وہ ایک صحابی تھے شراب بیچنے کی حرمت سے واقف تھے)۔

لَا تَخْمَرُوا رَأْسَهُ۔ اس کا سرمہ ڈھانپو (تاکہ احرام کی نشانی قائم رہے اور قیامت کے دن وہ لبیک پکارتا ہوا اٹھے)۔

يَخْمَرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُورَ۔ ہانڈی اور تندور کو چھپا دے۔

هَلَّا خَمَّرْتَهُ۔ تو نے اس کو ڈھانپ کیوں نہیں دیا (کیونکہ شیطان ڈھانپا ہوا برتن نہیں کھولتا اور وبا اور طاعون کے اثرات سے ڈھانپا ہوا کھانا پانی محفوظ رہتا ہے حال کے اطبا اور حاذق ڈاکٹروں کی تشخیص سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وبا اور طاعون کے کیزے ہوا میں اڑ کر جاتے ہیں اور دوسرے مقام یا ملک میں بھی وبا اور طاعون پھیلاتے ہیں اس لئے برتن کا ڈھانپنا عین حکمت ہے اور جو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا اطباء کی تشخیص میں بھی وہی صحیح اور درست نکلا)۔

الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةِ۔ شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے (اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اور چیزوں سے شراب نہیں بنتا بلکہ مدینہ طیبہ میں اس وقت یہی پانچ شراب رائج ہوں گے آپ نے ان کو بیان فرما دیا یعنی انگور کھجور جو جوار شہد جیسے دوسری حدیث میں فرمایا الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ یعنی شراب

ان دو درختوں سے بنتا ہے کھجور اور انگور سے اور اس کی دلیل دوسری صحیح حدیث ہے کہ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور لغت میں بھی خمر عام ہے ہر نشہ لانے والے شراب کو کہتے ہیں یعنی جو عقل کو ڈھانپ لے عقل میں مل جائے اور حضرت عمرؓ نے بھی یہی فرمایا کہ الْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنی خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (نشہ لائے)۔

فَلْتَخْمَرُوا وَلْتَوَكَّبُوا۔ سر ڈھانپے اور سوار ہو جائے (گو اس نے ننگے سر جانے کی منت مانی تھی کیونکہ عورت کو سر چھپانا فرض ہے اور گناہ کے کام کی منت لغو ہے اور پیدل چلنے کی منت گویا صحیح ہے لیکن شاید اس کو پیدل چلنے کی طاقت نہ ہوگی)۔

وَهِيَ تَخْمَرُ فَقَالَ لَيْتَ لَيْتَيْنِ۔ وہ اوڑھنی اوڑھ رہی تھی فرمایا بس ایک پیچ دو پیچ نہ کر (تاکہ مردوں کے عمامہ کے مشابہ نہ ہو جائے)۔

أَمَرَهَا أَنْ يَجْعَلَ الْخِمَارَ عَلَى رَأْسِهَا وَ تَحْتَ حَنْكِهَا۔ آپ نے عورت کو حکم دیا کہ سر بندھن اپنے سر پر ڈالے اور ٹھڈی کے تلے بس ایک ہی پھیرار کھے (تاکہ مردوں کی مشابہت نہ ہو دوسرا یہ کہ کئی پھیرے کرنا اسراف میں داخل ہے)۔

شَقَّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ۔ بعض نے خُمُرًا بہ سکون میم بھی پڑھا ہے یعنی اس کو پھاڑ کر ان عورتوں کے سر بندھن کر دے جن کا نام فاطمہ ہے (فاطمہ بیس صحابی عورتوں کا نام تھا لیکن مشہور ترین تین ہیں۔ ایک تو فاطمہ زہراؓ آنحضرتؐ کی صاحب زادی دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہؓ۔ اس حدیث میں یہی تین عورتیں مراد ہیں)۔

خَمَّرَهُ عُمَرُ بِالشُّوبِ۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا (جب آپؐ پر وحی کی حالت طاری ہوئی اور یعلیٰ بن امیہ کو بلا کر یہ حالت دکھائی کیونکہ وہ وحی کی حالت دیکھنے کے مشتاق تھے اور آنحضرتؐ کی رضا مندی حضرت عمرؓ نے معلوم کر لی ہوگی اس میں یہ فائدہ بھی تھا کہ یعلیٰ کا ایمان قوی ہو جائے)۔

وَخَمْرٌ أَنْفَقَ - عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق نے اپنی ناک ڈھانپ لی، مردود بڑا لطیف مزاج بنا، آنحضرتؐ کی سواری میں گدھا تھا اس کی گرد جواڑی تو عبد اللہ نے ناک بھوں چڑھائی بھلا یہ گرد کہیں نصیب ہوتی ہے؟

آرزو دارم کہ خاک آں قدم
طویائے چشم سازم دم بدم
کَمَا تَسْلُ الشَّعْرَةَ مِنَ الْخَمِيرِ - (حسان نے آنحضرتؐ سے ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب کے جھوکی اجازت چاہی آپ نے فرمایا واہ وہ تو میرا بھائی ہے اس کی جھوکیا میری جھوکی، حسان نے عرض کیا نہیں میں آپ کو جھوکیوں سے اس طرح نکال لوں گا) جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے ابوسفیان کی جھوکیوں میں یہ شعر کہا

وَان سَنَامُ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
بَنُو بَنْتٍ مَخْزُومٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ
یعنی بزرگی اور شرف کے کوہان ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹے ہیں، بنت مخزوم سے مراد فاطمہ بنت عمر بن عائد ہی جو حضرت عبد اللہ آنحضرتؐ کے والد ماجد اور ابوطالب کی والدہ تھیں اور ابوسفیان کا باپ حارث تھا، حارث سمیہ بنت مویب کے لطن سے پیدا ہوا تھا اور مویب بنی عبد مناف کا غلام تھا اس لئے حسانؓ نے یوں جھوکی کہ تیرا باپ تو غلام تھا البتہ حضرت امیر حمزہ اور حضرت صفیہ شریفوں میں ہیں کیونکہ ان کی والدہ ہالہ بنت وہب بن عبد مناف تھیں زہرہ کی اولاد میں اسی لئے حسانؓ نے آگے یہ شعر کہا

وَمِنْ وَلَدَتِ ابْنَاءَ زَهْرَةَ مِنْهُمْ
كِرَامٍ وَلَمْ يَقْرُبْ عَجَائِزُكَ الْمَجْدُ
یعنی اور بزرگی کے کوہان زہرہ کے بیٹوں کی اولاد ہے اور تیرے بڑھئیوں کے پاس تو شرافت پھٹکی بھی نہیں بڑھئیوں سے مراد سمیہ ہے جو ابوسفیان کی دادی تھی۔
لَا أَكُلُ الْخَمِيرَ - میں خمیری روٹی نہیں کھاتا۔

خَامَرٌ بِاطْنَةٍ - اس کے دل میں سما گیا۔
كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ - ہر نشہ لانے والا شراب ہے یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے اس پر ائمہ ستہ نے لفظاً اور معنی اتفاق کیا ہے اور صاحب ہدایہؒ نے جو تخی بن معین سے اس کا ضعف نقل کیا ہے تو یہ قول تخی بن معین کا کسی نے نقل نہیں کیا، معلوم نہیں صاحب ہدایہؒ نے کہاں سے لکھ مارا ہے اور قاموس میں ہے کہ صحیح یہی ہے کہ خمر عام ہے اور انگور کے شیرے سے خاص نہیں اس لئے کہ جب شراب حرام ہوئی اس وقت مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود ہی نہ تھا۔

حَرَمَ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا وَالشُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ -
خمر تو فی ذاتہ حرام ہے اور دوسرے مشروبات اس قدر کہ نشہ لائیں، صاحب ہدایہؒ نے اسی حدیث سے امام ابو حنیفہؒ کی دلیل لی کہ شراب انگور سے خاص ہے اور دوسرے شرابوں کا جو یا جوار یا چاول یا کھجور سے بنیں اتنا پینا مباح رکھا ہے جس سے نشہ نہ ہو، مگر اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے خلاف وارد ہیں کہ ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے اور تھوڑا یا بہت ہر طرح اس کا پینا حرام ہے، امام عبد اللہ نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةِ الْعَصِيرِ مِنَ الْكُرْمِ وَالنَّقِيعِ مِنَ الزَّيْبِ وَالْبَتْعِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمُرْزُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالنَّبِيدُ مِنَ التَّمْرِ - شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے عصیر تازے انگور سے اور نقیع سوکھے انگور (منقی) سے اور تیغ شہد سے اور مرزجو سے اور نبید کھجور سے۔

إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمِ الْخَمْرَ لِاسْمِهَا - اللہ تعالیٰ نے خمر کو اس کے نام کی وجہ سے حرام نہیں کیا بلکہ اس کے اثر و اثر انجام کی وجہ سے، تو جس چیز کا اثر خمر کا اثر ہو وہ خمر ہے۔

كَانَ أَبِي يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ يَضَعُهَا عَلَى الطَّنْفَسَةِ - ابیؓ سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے اس کو چادر پر رکھ لیتے۔
مترجم:- کہتا ہے میں بھی اکثر ایسا کرتا ہوں کہ جب فرش پر نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہوں تو ایک بورے کا ٹکڑا یا پنکھ سجدے

دوسری خصوصیات کا آپ کو علم نہ ہوا ہوگا)۔

هُمْ أَعْظَمُنَا خَمِيسًا - ان کا لشکر ہم سے بڑا ہے۔

رَبَعْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ خَمْسْتُ فِي الْإِسْلَامِ -

(عدی بن حاتم نے کہا میں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں لشکر کشی کی) جاہلیت کے زمانہ میں تو چوتھائی حصہ لیا (اس زمانہ میں لوٹ کے مال میں سے سردار کو یہی حصہ ملا کرتا تھا) اور اسلام کے زمانہ میں پانچواں حصہ لیا۔

إِتُونِي بِخَمِيسٍ أَوْ لَبِيسٍ - میرے پاس پانچ ہاتھ کا کپڑا یا پہنا ہوا کپڑا لاؤ، امام بخاری کی روایت میں خَمِيسٌ صادمہملہ سے ہے یعنی چھوٹا کھل۔

خُذْ مِنِّي غَلَامَيْنِ خُمَاسِيَيْنِ - مجھ سے دو غلام پانچ پانچ بالشت قد والے لیے (نہا یہ میں ہے کہ خُمَاسِيٌّ کا مؤنث خُمَاسِيَّةٌ مستعمل ہے اور سدا سی اور سباعی مستعمل نہیں ہے محیط میں ہے کہ غلامٌ سُدَاسِيٌّ یا سُبَاعِيٌّ نہیں کہیں گے اس لئے کہ چھ بالشت کا جب قد ہو جائے تو وہ پورا مرد ہے پھر اس کو غلام نہیں کہیں گے)۔

سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنِ الْمُخَمَّسَةِ - شعبی سے فرائض کا مسئلہ جس کو خمسہ کہتے ہیں پوچھا گیا (اس کو خمسہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پانچ صحابہ نے اختلاف کیا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے - صورت مسئلہ یہ ہے ام اخت جد)۔

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ يَا خُمُوسَةَ - اسلام کی بنا پر پانچ ستونوں پر ہے۔

فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثِ خَمْسٍ - اگر تین دن میں اچھا نہ ہو جائے تو پانچ دن تک کرے (پانی کی نہر میں غوطہ لگائے)۔

إِنَّكَ وَ أَبَاكَ مِنْ شُرْطَةِ الْخَمِيسِ - تو اور تیرا باپ تو ہمارے نامی گرامی لشکر میں سے ہے (یعنی قیامت کے دن ہمارے خاص لوگوں میں سے ہوگا) شرطہ اس لشکر کو کہتے ہیں جو سب سے پہلے لڑنے کے لئے تیار ہو شُرْطِيُّ پولیس کا افسر کو توال۔

خَمْسٌ يَا خُمُوش - نوچنا، چھیلنا، کھر دینا مارنا، تھپڑ

کے مقام پر رکھ لیتا ہوں، اگرچہ ہمارے مذہب میں کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے پر بہتر یہ ہے کہ مٹی یا بورے پر سجدہ کرے۔

السُّجُودُ عَلَى الْأَرْضِ فَرِيضَةٌ وَعَلَى الْخُمْرَةِ سُنَّةٌ - زمین پر سجدہ کرنا فرض ہے اور سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا سنت ہے۔ لَا تُمْسِكْ بِخَمْرِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي - کسی آڑ پر ٹیکا مت دے نماز میں۔

خَمْرِيَّةٌ - بختیں جو چیز تجھ کو چھپالے، ٹھیکرا ہو یا پہاڑ یا درخت۔

سَأَلْتُكُمْ تَلْتَمِسُوا لِيْ خُمْرَةً فَالْقَيْتُمُونِيْ عَلَى جَمْرَةٍ - میں نے تو تم سے یہ خواہش کی کہ میرے لئے شراب ڈنڈہو تم نے مجھ کو ایک انگارے پر ڈال دیا۔

خَمَّارٌ - شراب فروش۔

خَمَّارَةٌ - شراب کی دوکان۔

خَمْسٌ - پانچواں حصہ لینا، یا پانچ کا عدد اپنی ذات سے پورا کرنا، پانچ مؤنث چیزیں۔

كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ - اور آنحضرتؐ جمعرات کے دن سفر کرنا (جہاد کے لئے یا اور کوئی نیک کام کے لئے) پسند کرتے تھے (کیونکہ جمعرات کے دن بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ تک اٹھائے جاتے ہیں - بعض نے کہا یوم الخمیس سے آپ فال نیک لیتے تھے کیونکہ خمیس لشکر کو بھی کہتے ہیں گویا فتح ہوگی اور مال غنیمت ہاتھ آئے گا اس میں سے پانچواں حصہ اللہ و رسول کا ہوگا۔

مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ - (یہ خیبر کے یہودیوں نے کہا) یعنی محمدؐ مع لشکر آن پہنچے۔ لشکر کو خمیس اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں مقدمہ، ساقہ، میمنہ، میسرہ، قلب یا غنیمت کے مال کے پانچ حصے اس میں کئے جاتے ہیں۔

إِنَّ لِيْ خَمْسَةَ أَسْمَاءَ - میرے پانچ نام ہیں (اس سے حصر مقصود نہیں ہے، احوذی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں اس طرح حضرت محمدؐ مصطفیٰ ﷺ کے بھی ہزار نام ہیں)۔ أُعْطِيتُ خَمْسًا - پانچ باتیں خاص مجھ کو ملیں (آپ کے خصوصیات بہت ہیں مگر شاید جب یہ حدیث فرمائی اس وقت

مارنا، کوئی عضو کاٹ ڈالنا، مارنا۔

مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ جَاءَتْ مَسْئَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ۔ جو شخص مال دار رہ کر سوال کرے گا اس کا سوال قیامت کے دن اس کے منہ میں کھڑونچا ہوگا یا کھڑونچے ہوں گے خموش جمع بھی ہے خموش کی۔

فَقَالَ خُمُوشًا۔ (یہ بددعا ہے) خدا کرے تیرا منہ۔ چھلے اس پر کھڑونچا لگے جیسے جڈغا اور قطعاً تیری ناک کٹے۔ كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ خُمَاشَاتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ جاہلیت کے زمانہ میں ہم میں اور ان میں جھڑپا جھڑپا رہتی تھی (ہم ان کو زخمی کرتے تھے وہ ہم کو ہم ان کا مال لوٹ لیتے تھے وہ ہمارا)۔

سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَقَالَ هَذَا مِنَ الْخُمَاشِ۔ امام حسن بصری سے پوچھا گیا اس آیت کی کیا تفسیر ہے برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے انھوں نے کہا اس سے وہ زخم مراد ہیں جن میں قصاص نہیں ہوتا۔

اِقْتَصَّ شُرَيْخٌ مِنْ سَوْطٍ وَ خُمُوشٌ۔ شرح قاضی نے کوڑے کی مار کا بدلہ دلایا اسی طرح کھڑونچے کا (یعنی اس زخم کا جس کی دیت مقرر نہیں ہے)۔

يَخْمُشُونَ وَجُوهَهُمْ۔ اپنا منہ نوچ رہے ہیں چھیل رہے ہیں۔

فِي وَجْهِهِ خُدُوشٌ أَوْ خُمُوشٌ۔ یہ راوی کی شک ہے کہ خموش کا لفظ کہا یا خدوش کا معنی ایک ہے۔

كَانَ فِي سَاقِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُوشَةٌ۔ آنحضرت کی پنڈلیاں ذرا باریک تھیں (مولیٰ اور پر گوشت نہ تھیں)۔

خَمَصٌ يَا خُمُوصٌ۔ ورم بیٹھ جانا، باریک شکم ہونا، بھوک لگنا، پیٹ خالی کرنا۔

مَخْمَصَةٌ۔ شدت کی بھوک۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُصَانِ الْأَخْمَصَيْنِ۔ آنحضرت کے دونوں انحص خالی تھے ان میں جوف نہ تھا جو چلتے میں زمین سے الگ رہتا، انحص

پاؤں وہ مقام جو ایڑی اور پنچہ کے بیچ میں ہوتا ہے۔

رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا۔ میں نے دیکھا آنحضرت بہت بھوکے ہیں۔ ایک روایت میں خَمَصًا ہے بہ فتح میم اور خا معنی وہی ہے، عرب لوگ کہتے ہیں۔

خَمَصَانٌ اور خَمِصَصٌ۔ اس شخص کو جس کا پیٹ خالی اور بھوکا ہو۔ خمیس کی جمع خَمَاصٌ آئی ہے۔

كَالطَّيْرِ تَغْدُو خِمَاصًا وَ تَرُوحُ بِطَانًا۔ پرندوں کی طرح صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں (اللہ ان کو روزی دیتا ہے وہ کچھ سمیٹ کر نہیں رکھتے)۔

خِمَاصُ الْبُطُونِ خِفَافُ الظُّهُورِ۔ خالی پیٹ اور ہلکی پیٹھ والے (یعنی ظلم اور حرام کے پیسے سے ان کا پیٹ خالی اور اس کے بوجھ اور گناہ سے ان کی پیٹھ ہلکی)۔

وَعَلَيْهِ خَمِصَةٌ جَوْنِيَّةٌ۔ آپ ایک کالی کالی اوڑھے ہوئے تھے (کتاب الجیم میں یہ حدیث گزر چکی ہے)۔

اِذْهَبُوا بِخَمِصَتِي إِلَى أَبِي جَهْمٍ۔ میری یہ (نقشی) چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ (اس کی سادی کملی مجھ کو لادو کہتے ہیں آنحضرت کے پاس دو چادریں آئی تھیں ایک سادی اور ایک بیل بوٹے کی آپ نے سادی ابو جہم کو دی اور نقشی آپ نے اوڑھی پھر نماز میں آپ کا خیال اس کے نقش و نگار پر گیا آپ نے نماز کے بعد وہ نقشی چادر ابو جہم کو بھجوا دی اور سادی چادر ان سے واپس منگوا کر خود اوڑھی)۔

فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ۔ سب سے ہلکا عذاب دوزخ میں اس شخص کو ہوگا جس کے دونوں پاؤں کے انحص میں دوا نگارے رکھ دئے جائیں گے (ان کی گرمی سے دماغ پکے گا) معاذ اللہ ایک روایت میں ہے کہ یہ شخص ابو طالب ہوں گے جنھوں نے آنحضرت کی پرورش کی اور آپ کی جان کی حفاظت کے لئے بڑی تکلیف اور سختی اٹھائی مگر مرتے وقت اپنے باپ دادا کے دین پر رہے اور ایمان نہ لائے)۔

لَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاجَ وَالطَّلِقَ وَالْخَمَائِصَ۔ آنحضرت نے سبز چادر اور طلق اور

کالی چادریں (اون کی) پہنیں۔

فَإِذَا رَأَيْتَهُ قَدْ خَمَصَ وَجْهَهُ - جب تو دیکھے اس کا منہ بیٹھ گیا (سوکھ گیا)۔

خَمُطٌ - خوشبو دار ہونا، بدبو دار ہونا، کھٹا، کڑوا سیلا بھونا، مشک میں بھرنا۔

خَمُطٌ - غصہ ہونا، مغرور ہونا، جیسے تَخَمُطُ اس کا بھی یہی معنی ہے۔

أَكْلُ خَمُطٍ - بدمزہ کیلے میوے بعض نے کہا خط پیلو کا پھل۔

فَتَخَمُطُ عُمُرُ - (رفاعہ بن رافع نے کہا پانی پانی سے ہے یعنی غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب منی نکلے یہ سن کر) حضرت عمرؓ غصے ہوئے (ان کا مذہب یہ ہوگا جو جمہور علماء کا ہے کہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے)۔

خَمَلٌ - حاشیہ کنارہ، سراجوزم تانے کا ہوتا ہے، شتر مرغ کا پر۔ خُمُولٌ - چھپ جانا، گنما ہونا۔

جَهْزٌ فَاطِمَةٌ فِي خَمِيلٍ وَ قُرْبَةٍ وَ سَادَةِ آدَمَ - آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؑ کے جہیز میں یہ چیزیں دیں ایک چادر حاشیہ دار یا کالی چادر اور ایک مشک اور ایک چمڑے کا تکیہ۔ لَهَا خَمَلٌ - اس کا سہرا تھا۔

كَسَامٌ لَهَا خَمَلٌ - حاشیہ دار کملی۔

جَارِيَةٌ عَلَى خَمْلَةٍ - ایک چھوکری حاشیہ دار چادر اوڑھے ہوئی۔ بعض نے کہا علی خَمِيلَةٍ ہے یعنی نرم ہموار زمین پر گزرا اس چھوکری سے صحبت کی۔ محیط میں ہے کہ خمیلہ وہ مقام جہاں گنجان درخت ہوں۔

دَثَارٌ مُخَمَلٌ - ابرہہ حاشیہ دار۔

وَأَرْفَعَ بِهِ بَعْدَ الْخَمَالَةِ - اور اس کی وجہ سے گنما کی کے بعد نامور کیا۔

أَذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا خَامِلًا - اللہ کی یاد آہستگی سے کرو یا عاجزی اور تضرع سے۔

خَمَالِيٌّ - دوست صادق۔

خَمَالَهُ - شتر مرغ کا پر۔

خِمْلَةٌ - بھید، باطنی خصلت۔

خِمْلَاتٌ - جمع خَمْلَةٍ، اسرار اور عیوب۔

الَّذِينَ تَرَفُّعُ الْخَمِيلَ وَ تَضَعُ الشَّرِيفَ - دنیا کینے

گنما آدمی کو بڑھاتی ہے اور شریف کو گھٹاتی ہے

(اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالاں

طوق زریں ہمہ در گردن خرمی پنم)

أَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ - آپ نے کالی چادر میں

اپنے ساتھ مجھ کو بھی اندر کر لیا۔

خَمٌ - جھاڑنا، صاف کرنا، دھونا، بدبو دار ہونا جیسے

خُمُومٌ تعریف کرنا، رونا۔

خَمٌ - گڑھا، مرغیوں کا ٹاپہ، تہ خانہ۔

مِخْمَةٌ - جھاڑو۔

أَفْضَلُ النَّاسِ الصَّادِقُ اللِّسَانِ الْمَخْمُومُ

الْقَلْبِ - سب لوگوں میں بہتر وہ ہے جو زبان کا سچا، دل کا

صاف ہو (حسد اور بغض اور کینے سے پاک ہو)۔ عرب لوگ

کہتے ہیں خَمَمْتُ الْبَيْتَ - میں نے گھر میں جھاڑو دے دی

صاف کر دیا۔

وَعَلَى الْمُسَاقِي خَمٌ الْعَيْنِ - جو شخص باغ کو

مساقت پر لے (یعنی پیداوار میں سے ایک حصہ اپنے لئے

ٹھہرائے اس کی خدمت اور نگرانی کے عوض میں) وہی چشمہ (یا

کنویں) کو بھی صاف کرائے۔

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَحِمَّ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا - جو شخص

اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کے لئے کھڑے کھڑے

بودار ہو جائیں (ان کو پسینہ آ جائے کھڑے کھڑے اس میں

سے بو نکلے) یہ طہادی کا قول ہے اور بعض نے يَسْتَحِمُّ جِيم سے

روایت کیا ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔

غَدِيرُ خَمٍ - ایک مقام ہے مدینہ اور مکہ کے درمیان

وہاں ایک چشمہ بھی ہے، آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں حضرت علیؑ کی نسبت وہیں فرمایا تھا من کنت مولاه فعلی مولاه اللہم وال من والاه وعاد من عاداہ^۱ طبیبی نے کہا غدیر خم جھ سے تین میل پر ہے وہاں پر ایک گڑھا ہے اور جھاڑ بہت ہیں، اُصمعی نے کہا غدیر خم نہایت بد ہوا مقام ہے وہاں جو پیدا ہو وہ جوانی کو بھی نہیں پہنچا البتہ اگر دوسرے کسی مقام پر چلا گیا تو خیر۔

لَحْمٌ مُّخِمٌّ - بدبودار سڑا گوشت۔

خَمَانٌ اور خَمَّان - ذلیل کمینے لوگ، خراب مال۔

حَمِيمٌ - ممدوح۔

خُمُخْمَةٌ - چھوٹا پیالہ۔

أَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْخُمُخْمَةِ - اور مشہور روایت

جُمُجْمَہ ہے جیم سے جیسے اوپر گزرا۔

خُمِّي - ایک پرانا کنواں ہے مکہ میں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ النُّونِ

خَنْبٌ - ناک کی بیماری، ضعف ناتوانی، لنگڑاپن، ہلاکت۔

خَنْبَةٌ - فساد تباہی، جسے خَنْبَانٌ خَنْبَانِ دونوں طرف

کے داہنے بائیں نتھنے۔

فِي الْخَنْبَاتَيْنِ إِذَا اخْرِمَتَا فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثُ

دِيَّةِ الْأَنْفِ - جب نتھنے کاٹ ڈالے جائیں تو ہر ایک میں ناک

کی تہائی دیت دینا ہوگی۔

خُبُّجَةٌ - یہ معرب ہے خُبک کا، اس کی جمع خَنْجٌ، منک

جس میں شراب بھر کر زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔

خَنْثٌ - ٹھٹھا کرنا، مشک کا منہ باہر کو موڑ کر اس میں سے

پانی پینا اگر اندر کی طرف موڑے تو وہ قَبْعٌ ہے۔

اِخْتَنَنَ اور خَنَنَ - دونوں بمعنی خَنْثٌ ہے یعنی مشک کو

باہر کی طرف موڑ کر اس میں سے پانی پیا۔

نَهَى عَنْ اِخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ - مشکوں کا منہ موڑ کر ان

میں سے پانی پینے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں کیڑا پتنگا منہ میں چلے جانے کا ڈر ہے شاید کوئی زہریلا جانور اندر بیٹھا ہو وہ منہ میں کاٹ کھائے علاوہ اس کے ایسا کرنے سے مشک میں بری بو پیدا ہو جائے گی اور کبھی پانی زور سے نکل کر پینے والے کا بدن اور کپڑا بھگودے گا اور کبھی اچھو ہو جائے گا، دوسری حدیث میں اس کی اجازت بھی آئی ہے اور شاید ممانعت کی حدیث بڑی مشک سے خاص ہو۔

كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَلَا يَخْتِنُهَا - مشکیزے

سے پانی پیتے لیکن اس کو موڑتے نہیں۔

فَانْخَنَتْ فِي مُجْرِي فَمَا شَعَرْتُ حَتَّى قُبِضَ -

آنحضرتؐ وفات کے قریب میری گود میں دھرے ہو گئے

(موت کی وجہ سے اعضا میں تشنج ہو گیا جوڑ ڈھیلے ہو گئے) مجھ کو

خبر تک نہ ہوئی یہاں تک آپ کی روح پرواز کر گئی۔

لَا تَرَى أَنَّ نُصَلِّيَ خَلْفَ الْمُخَنَّثِ - ہم تو منٹ کے

پیچھے نماز پڑھنا مناسب نہیں سمجھتے۔ قسطلانی نے کہا منٹ بہ فتہ

نون وہ جس کی کون مارتے ہیں اور بہ کسرہ نون جس کے اعضا

میں عورتوں کی طرح نرمی اور لچک ہو اور یہ امر کبھی خلقتہ ہوتا ہے

اور کبھی عمل کر کے اس کو زنا نہ بناتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ کے

بیجڑے ان کے فوطے اور عضو تناسل کاٹ ڈالتے ہیں یا شہوت

کی رگ کو مسل دیتے ہیں وہ نامرد بن جاتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ - اللہ کی لعنت منٹوں پر اس

حدیث میں وہی منٹ مراد ہیں جو عمل کر کے زنا نہ بنائے

جائیں۔

طَوَى الثَّوْبَ عَلَى اخْنَانِهِ - کپڑے کو اس کی شکنوں

پر تہ کر لیا۔

خَنْثٌ - زنا نہ جس کے اعضا نرم ہوں ایسے ہی خَنْثٌ

ہے۔

خُنْشِي - وہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوں۔

خَنْجَرٌ - دودھار کی چھری جو مشہور ہتھیار ہے۔

أَخَذْتُ أُمَّ سُلَيْمٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَوْ خَيْبَرَ خَنْجَرًا -
ام سلیم نے جنگ حنین یا خیبر میں ایک خنجر لیا (کہنے لگیں اگر کوئی
کافر میرے پاس آیا تو اس کا پیٹ چیر ڈالوں گی) سبحان اللہ ایک
زمانہ میں مسلمان عورتوں کی یہ بہادری اور شجاعت تھی جنگ میں
زخمیوں کی مرہم پٹی دوا علاج وہ کرتیں مجاہدین کا کھانا وہ پکاتیں
اگر کافر سخت حملہ کرتے تو جنگ بھی کرتیں۔ خولہ بنت اذور نے
جنگ یرموک میں کیسی کیسی بہادریاں کیں ہیں کہ مردوں کے بھی
دانت کھٹے کر دیئے۔

خَنْدَفَةٌ - ایک قسم کی چال دونوں پاؤں کھول کر یا جلدی
جلدی دوڑ کر چلنا۔

يَا لَخَنْدِفٍ - زبیرؓ نے ایک شخص کو سنا پکار رہا تھا ارے
خندف کہاں؟ یہ سن کر وہ تلوار لے کر نکلے اور کہنے لگے اُخْنَدِفْ
إِلَيْكَ أَيُّهَا الْمُخْنَدِفُ اے دوڑنے والے میں بھی تیرے
پاس دوڑ کر آتا ہوں۔ اصل میں خندف لقب ہے لیلی بنت
عمران کا جو الیاس بن مضر کی جوڑ تھی اور یہ جد اعلیٰ ہے قریش کا
خندف فخر اور تکبر میں شہرہ آفاق تھی جیسے حریری کہتا ہے ع
خندف فخر ہوا الخنساء، شعر ہا۔

خَنْدَقٌ - مشہور ہے وہ نالہ جو قلعوں اور شہروں کے گرد
گرد کھودا جاتا ہے۔

غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ - جنگ خندق جو ہجرت کے چوتھے
سال ہوئی اس میں ابوسفیان تمام قبائل عرب کو مسلمانوں پر
چڑھالایا تھا۔

جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ - اس میں اور دوزخ میں ایک خندق کا فاصلہ کر دے
گا جس کی گہرائی اتنی ہوگی جتنی دوزخ زمین سے آسمان ہے۔

خَنْدَقٌ - ایک نہر کا بھی نام ہے کوفہ میں۔

خَنْزٌ يَأْخُذُ - بدبودار ہونا، سڑ جانا۔

خَنْزٌ - بدبودار عورت۔

لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ مَا خَنِزَ اللَّحْمُ - اگر بنی
اسرائیل نہ ہوتے گوشت نہ سڑتا (انہوں نے کیا شروع کیا اللہ
تعالیٰ نے ہفتہ کے دن شکار کرنا یا من اور سلوی کو سینت رکھنے

سے منع فرمادیا تھا لیکن وہ سینت کر رکھنے لگے تب سے گوشت
سڑنا شروع ہو گیا، طبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب انہوں نے
گوشت سینت کر رکھا تو وہ سڑا اگر نہ سینتے تو گوشت کا ہے کو سڑتا
جیسے کہتے ہیں نہ باسی بچے نہ کتا کھائے۔

أُسْكُتٌ يَأْخُذُ - ارے گرگٹ چپ رہ (یہ حضرت علیؓ
نے اس خارجی سے فرمایا جس نے آپ کے فیصلے پر اعتراض کیا
تھا)۔

خَنْزَبٌ - ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ - یہ ایک
شیطان ہے جس کو خنزب کہتے ہیں (جو نمازی کے دل میں
وسوسہ ڈالتا ہے بہ فتحہ خا اور زاء اور بہ ضمہ خاد فتحہ زاء اور بہ کسرہ خا
اور کسرہ زاء اور بہ کسرہ خا اور فتحہ زاء چاروں طرح منقول ہے یہ
اس شیطان کا لقب ہے اصل میں خنزب کہتے ہیں گوشت کے
بدبودار پارچہ کو)۔

خَنْزُ وَانَّهُ - غرور اور تکبر، نخوت، بعض نے کہا وہ مکھی جو اونٹ
کی ناک پر بیٹھتی ہے وہ اپنی ناک اٹھاتا ہے اس کو اڑانے کے
لئے، پھر تکبر اور غرور کے لئے اس کا استعارہ ہوا جیسے کہتے ہیں وہ
تو اپنی ناک پر مکھی بھی بیٹھنے نہیں دیتا، یعنی بڑا مغرور ہے۔

خَنْسٌ - لوٹنا، پیچھے ہٹنا، سمت جانا، پیچھے کرنا، چھپانا بند
کرنا۔

فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهُ خَنْسٌ - (شیطان بندے کے دل
میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے) جب وہ اللہ کی یاد کرتا ہے تو پیچھے
ہٹ جاتا ہے۔

خَنْسٌ - شیطان کا نام ہے کیونکہ وہ گمراہ کر کے آفت
میں پھنسا کے آپ چل دیتا ہے غائب ہو جاتا ہے وہی مثل بھس
میں چنگی دے کر جما لوالگ کھڑی۔

يَخْرُجُ خُنُقٌ مِنَ النَّارِ فَتَخْنِسُ بِالْجَبَّارِينَ فِي
النَّارِ - دوزخ سے ایک گردن نمود ہوگی وہ گھمنڈی مغرور لوگوں
کو لے کر دوزخ میں غائب ہو جائے گی ایک روایت میں
فَتَخْنِسُ بِهِمُ النَّارُ ہے معنی وہی ہے۔

فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَى صَلَوتِهِ انْخَنَسَتْ - جب آپ نماز
میں مشغول ہوئے تو میں پیچھے سرک گیا۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَأَنْخَسْتُ مِنْهُ - ابو هريرهؓ نے کہا آنحضرتؐ ان سے مدینہ کے ایک رستے میں ملے ابو هريرهؓ کہتے ہیں میں آپؐ کو دیکھ کر پیچھے رہ گیا، ایک روایت میں اخنستؓ ہے معنی وہی ہے ایک روایت میں فانتجستؓ ہے ایک میں فانتجست سین مہملہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَخَنَسَ عَنِّي أَوْ حَبَسَ - میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا وہ پیچھے سرک گئے یا رک گئے (مجھ سے ملے نہیں)۔

وَحَنَسَ إِنْهَامَهُ فِي الثَّلَاثَةِ - تیسری بار میں آپؐ نے اپنا انگوٹھا بند کر لیا (اس لئے کہ کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے) ایک روایت میں وَحَبَسَ إِنْهَامَهُ ہے مطلب وہی ہے۔

كَانَ لَهُ نَخْلٌ فَخَنَسَتْ النَّخْلُ - جابرؓ کے پاس کھجور کے درخت تھے ایک سال پھل نکالنے میں درخت پیچھے ہٹ گئے (یعنی بار آور نہیں ہوئے پیوند کا کچھ اثر نہیں ہوا)۔

فَلَا أَقْسِمُ بِالْخَنَسِ - میں غائب ہو جانے والوں کی قسم کھاتا ہوں (یعنی ستاروں کی کیونکہ وہ دن کو غائب ہو جاتے ہیں رات کو نمودار ہوتے ہیں بعض نے کہا پانچ سیارے تارے مراد ہیں یعنی مشتری، مریخ، زحل، عطارد، زہرہ)۔

میں :- کہتا ہوں اگلے نجوم والوں نے سات تاروں کو سیارہ قرار دیا تھا چاند سورج، مشتری، مریخ، زحل، عطارد، زہرہ اب تحقیق سے معلوم ہوا کہ آفتاب مرکز عالم ہے اور زمین ایک سیارہ ہے دوسرے سیاروں کی طرح سورج کے گرد گھومتی ہے اور ان سات سیاروں کے سوا دور بین کے ذریعہ سے اور سیارے بھی دریافت ہوئے ہیں جیسے جونس سیریز ہرشل وغیرہ۔ اگلے حکیموں کے پاس زمانہ حال کی طرح دور بین نہ تھی انھوں نے آنکھ سے صرف سات ہی سیارے دریافت کئے تھے جیسے اگلے حکیموں نے امریکہ نہیں دیکھا تھا وہ زمین کے ربع ہی کو معمور اور مسکون سمجھتے تھے اور تین طرف سمندر میں غرق جانتے تھے مگر پانچ سو برس کے قریب ہوئے ہیں کہ امریکا دریافت ہوا اور اگلے حکیموں کا قول جو ربع مسکون کے ہی قائل تھے غلط اور باطل ٹھہرا معلوم ہوا کہ نصف

کے قریب زمین معمور ہے اور نصف سمندر میں ڈوبی ہوئی ہے۔

تَقَاتِلُونَ قَوْمًا خُنَسَ الْأَنْفِ - تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے ناکوں کے بانسے بیٹھے ہوئے اور نتھنے چوڑے چوڑے ہوں گے (مراد ترک ہیں ان کی ناکیں اکثر ایسی ہی ہوتی ہیں)۔

وَعَقَارِبُ أَمْثَالِ الْبَغَالِ الْخُنَسِ - (دوزخ میں) بچھواتنے بڑے بڑے ہوں گے جیسے خچر چوڑے چوڑے نتھنے والے۔

وَاللَّهُ لَفُطَسَ خُنَسٌ بَزْبِدٍ جَمَسٍ يَغِيبُ فِيهَا الضَّرْسُ - خدا کی قسم ٹھوس ٹھوس کھجوریں جمع ہوئے گھی کے ساتھ ان میں کچلی غائب ہو جاتی ہے (یعنی نرمی اور ملائمت اور خوش مزگی کی وجہ سے خوب منہ بھر کر کھائی جاتی ہیں دانت ان کے اندر ڈوب کر غائب ہو جاتے ہیں)۔

إِنَّ الْإِبِلَ ضَمَّرَ خُنَسٌ مَا جُشِمَتْ جَشِمَتْ - اونٹ پیاس پر صبر کرنے والے پیچھے رہنے والے جو بوجھ ان پر لا دو اس کے اٹھانے والے ہیں ایک روایت میں حُبَسَ ہے رک رہنے والے۔

خَنَسَتْهُ فَخَنَسَ - میں نے پیچھے ہٹا یا وہ ہٹ گیا۔

إِذَا وَلَدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ - جب بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو (کو نچہ مار کر) پیچھے ہٹا دیتا ہے بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ ہے یعنی شیطان اس کو کو نچہ مارتا ہے جیسے دوسری روایت میں صاف طعن کا لفظ موجود ہے اب یہ ضروری نہیں کہ بچہ پیدا ہوتے ہی کو نچہ مارے کبھی عین تولد کے وقت کو نچہ مارتا ہے کبھی تولد کے ذرا دیر بعد غرض ولادت کے دن ضرور کو نچہ لگاتا ہے جیسے ابن جریر کی روایت میں اس کی صداقت موجود ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ مریم کی والدہ نے جب مریم کو جننے کے بعد شیطان سے پناہ چاہی تو ان کی دعا کی اثر سے مریم کیونکر محفوظ رہیں کیونکہ دعا کا اثر مابعد پر ہوتا ہے نہ ماقبل پر اور یہ اعتراض اس وجہ سے پیدا ہوا کہ اس حدیث کے دوسرے طرق اور الفاظ پر معترض کو اطلاع نہ تھی۔

خَنَعَ - فسق و فجور نرمی کرنا عاجزی کرنا۔

تَخْنِيعٌ - کا ثنا -

اِخْنَاعٌ - عاجزی کرانا -

خَانِعٌ - بدکار مفعول -

خُنُوعٌ - ذلت اور خواری -

إِنَّ أَخْنَعَ الْأَسْمَاءِ مَنْ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلاَكِ -

سب ناموں میں (اللہ کے نزدیک) ذلیل اور خواریہ نام رکھنے والا ہے ملک الاملاک یا ملک الملوک (یعنی شہنشاہ امپریور کیونکہ شہنشاہ پروردگار جل شانہ ہے دوسرا کوئی شہنشاہ نہیں ہو سکتا اور جو کوئی بیوقوفی سے اپنے تئیں شہنشاہ یا امپریور کہلائے جیسے ہمارے زمانہ میں بعض دنیا کے بادشاہوں نے یہ لقب اپنے لئے اختیار کیا ہے وہ اللہ کے نزدیک بڑا ذلیل اور خوار ہوگا مرتے ہی سب شہنشاہی ناک کی راہ سے نکل جائے گی اور شہنشاہ حقیقی کے غضب میں گرفتار ہوگا ہمارے زمانہ کے بادشاہ تو خیر فقیروں نے بھی اپنے تئیں شاہ کہلانا شروع کیا ہے کوئی ان سے پوچھے کہ صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین میں ہزاروں فقراء اور تارک الدنیا گذرے ہیں ان میں کسی کو بھی شاہ صاحب کا لقب دیا گیا ہے؟ اول تو یہ لقب فقراء کے لئے نہایت نازیبا اور خلاف سنت ہے دوسرا طرہ یہ کہ شاہ سے بڑھ کر اب بعض فقراء اپنے تئیں شہنشاہ کہلاتے ہیں ان کو اس حدیث میں غور کرنا چاہئے کہ وہ بجائے عزت کے پروردگار کی بارگاہ میں سخت ذلت اٹھائیں گے) امام نووی نے کہا اِخْنَاعٌ سے مراد افجر ہے یعنی جس کا نام شہنشاہ ہو وہ فاجر اور بدکار ترین ہے ایک روایت میں اِخْنَاعٌ ہے نَحْجٌ کہتے ہیں سخت خون ریزی کو۔

وَسَمَّرْتُ إِذَا خَنَعُوا - (یہ حضرت علیؑ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی تعریف میں کہا) یعنی جب لوگوں نے فسق و فجور اختیار کیا تو تم نے کمر ہمت باندھی اور بدکاروں کو سخت سزا دی مرتدوں کو قتل کیا۔ کرمانی نے کہا شہنشاہ نام رکھنا حرام ہے۔

خَنَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِمَلِكِهِ - ہر چیز اپنے مالک کے سامنے عاجزی اور اطہار تا بعداری کر رہی ہے (کوئی بزبان قال کوئی بزبان حال)۔

خَنَفٌ - سینہ یا پیٹ کا ایک طرف سے نکل آنا دوسرے

طرف سے بیٹھ جانا۔

خُنُوفٌ - غصہ ہونا -

خِنَافٌ - جانور کا منہ پھرانا اپنے سوار کی طرف یا مہار

سے ناک موڑنا۔

أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا أَخْرَقَ بَطُونَنَا التَّمْرُ وَتَخَرَّقَتْ عَنَّا الْخُنْفُ - آنحضرتؐ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے کھجور نے ہمارے پیٹ جلا دیئے اور کتان کے موٹے اوہ خراب کپڑے جو ہم پہنتے تھے وہ پھٹ گئے (اب نہ ہمارے پاس کھانا ہے نہ کپڑا) (خُنْفٌ جمع ہے خَنِيفٌ کی ایک قسم کا موٹا کپڑا جو خراب کتان سے بنا جاتا ہے)۔

وَمَذْقَةُ كَطْرَةِ الْخَنِيفِ - اور دودھ کا ایک گھونٹ کتان کے گچھ کی طرح۔

إِنَّ الْإِبِلَ ضَمَّرَ خُنْفٌ - اونٹ پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔

خُنْفٌ - جمع ہے خُنُوفٌ کی یعنی وہ اونٹنی جو چلتے وقت اپنے ہاتھ کا کھردا ہنے یا بائیں طرف پھرائے۔

كَيْفَ تَحْلُبُهَا أَخْنَفًا أَمْ مَضْرًا أَمْ فَطْرًا - تو اونٹنی کا دودھ کس طرح دوہتا ہے چار انگلیاں لگا کر انگوٹھے کی مدد سے یا تین انگلیوں کے نوکوں سے یا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے۔

خَنِقٌ یا خَنِقٌ - گلا گھونٹنا جیسے تَخْنِيقٌ ہے۔

سَيَكُونُ أَمْرًا عَلَيْكُمْ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَيَخْنُقُونَهَا إِلَى شَرْقِ الْمَوْتَى - قریب ہے وہ زمانہ جب تم پر ایسے لوگ حاکم ہوں گے جو نماز میں اس کے وقت سے دیر کریں گے اور اس کا گلا گھونٹیں گے یہاں تک کہ مردے کے آخری اچھو یا ٹھکسے کے موافق وقت رہ جائے گا (آخری اچھو مردے کو بالکل موت کے قریب ہوتا ہے اس کا تھوک گلے میں رک جاتا ہے)۔

يَخْنُقُ نَفْسَهُ - اپنا گلا گھونٹے۔

فَخَنَقَهُ خَنْقًا یا خَنِقًا - اس کا گلا گھونٹا۔

وَعَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيْقَةٌ خَنِقَةٌ - اس پر ایک تنگ زرہ ہے

جو اس کا گلا گھونٹنے دیتی ہے۔

وَخَنْقَهُ - تنگی سے اس کا گلا گھونٹ رہی ہے۔

الْمُنْحَنَقَةُ - جو جانور گلا گھٹ کر مرے۔

الْمُنْحَنَقَةُ هِيَ الَّتِي انْخَنَقَتْ بِخَنَاقِهَا حَتَّى تَمُوتَ - منفقہ وہ جانور جو اپنا گلا پھنسا لے اور گھٹ کر مر جائے۔

خِنَاقٌ - بکسر خا گلا اور رسی جس سے پھانسی دی جائے اور خِنَاقٌ بہ ضمہ خا گلا اور ایک بیماری ہے گلے کی۔

اِخْتِنَاقُ الرَّحِمِ - ایک رحم کی بیماری ہے حیض رکھنے سے یا اور کوئی اوہ عن میں ہونے سے پیدا ہوتی ہے رحم میں تشنج ہوتا ہے اور مرگی کے سے آثار مریض پر پیدا ہوتے ہیں۔

مُخَنَّقٌ - گلے کا وہ مقام جہاں رسی ڈال کر پھانسی دیتے ہیں۔

أُطْلِبُ لِنَفْسِكَ أَمَانًا قَبْلَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَظْفَارُ وَ يَلْزَمُكَ الْخِنَاقُ - اپنے لئے اس وقت بچاؤ ڈھونڈھ جب موت اپنے ناخون تجھ میں گھسیر دے اور پھانسی کی رسی تیرے گلے سے لپٹ جائے۔

مِخْنَقُهُ - ہار یا طوق کیونکہ وہ گلے کے گرد رہتا ہے۔

خَنَّ - کاٹنا لے لینا ناک میں رونا یا ہنسنا ناک میں باتیں کرنا جیسے خَنَّخَنَّةٌ اور خَنَّةٌ ناک سے غن غن کرنا۔

أَخَنَّ - جو ناک سے باتیں کرے۔

خِنَانٌ اور خُنَانٌ - پرندے کے حلق کی بیماری یا اونٹ کا زکام۔

يُسْمَعُ خَيْنُهُ فِي الصَّلَاةِ - آپ کے باریک آواز میں رونے کی آواز نماز میں سنی جاتی تھی۔ نہایہ میں ہے کہ خَيْنٌ وہ باریک آواز رونے کی جو ناک سے نکلے۔ اور خَيْنٌ وہ باریک آواز رونے کی جو منہ سے نکلے۔

فَعَطَى أَصْحَابَهُ وَجُوهَهُمْ لَهُمْ خَيْنٌ - آپ کے اصحاب نے اپنے منہ ڈھانک لئے اور رونے کی آواز ان میں سے نکل رہی تھی۔

إِنَّكَ تَخِنُّ خَيْنَ الْجَارِيَةِ - (حضرت علیؑ نے ہمارے امام مرشد جناب امام حسنؑ سے فرمایا) تم تو ایسا روتے ہو جیسے چھو کری روتی ہے (آپ نہایت مہربان رحم کرنے والے رفیق القلب منکر المزاج تھے تمام اخلاق نبوی کوٹ کوٹ کر

آپ میں بھرے گئے تھے آپ نے دنیا کی حکومت پر لات پڑی خلافت معاویہ کو دے دی پر مسلمانوں کی خون ریزی گوارا نہ کی ہمارے وسیلہ بارگاہ پیغمبر صاحب میں دو ہی شخص ہیں ایک جناب امام حسن علیہ السلام اور دوسرے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی جو آپ ہی کی اولاد میں سے ہیں)۔

فَأَخْبَرَهُمُ الْخَبَرُ فَخَنُّوا يَبْكُونَ - خالد نے ان سے حال بیان کیا وہ ناک میں سے آواز نکال کر رونے لگے۔ قَامَ بِالْبَابِ لَهُ خَيْنٌ - دروازے پر کھڑے ہوئے رونے کی سی آواز نکال رہے تھے۔

وَلَكِنْ كُونُوا عَلَى مَخْنَتِهِ - حضرت عائشہؓ نے کہا تم احف بن قیس کے رستے پر رہو۔ اصل میں مخنہ دلیل اور طریق اور وسط دار اور احاطہ دار اور ناک کو کہتے ہیں ہوا یہ تھا کہ احف نے حضرت عائشہؓ پر واقعہ جمل کی وجہ سے چند ابیات میں ملامت کی حضرت عائشہؓ خود بڑی شاعرہ تھیں انھوں نے بھی احف کا جواب شعروں میں یہ دیا آپ کا آخری شعر یہ ہے

وَلَا تَنْطِقَنَّ فِي أُمَّةٍ بِالْخَنَا

حَنِيفِيَةٍ قَدْ كَانَ بَعْلِي رَسُولَهَا

ارے احف ایسے پاکیزہ اور سیدھی پر راہ پر چلنے والی امت کے حق میں فحش باتیں مت نکال جس امت کے پیغمبر میرے خاوند تھے۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا احف عربی زبان کیا جانے وہ تو غیر ملکی غلاموں کی اولاد ہے اور میں اپنے فرزندوں کی نالائقی کا شکوہ بارگاہ الہی میں کرتی ہوں آپ کا ایک شعر یہ بھی ہے

وَلَا تَنْسِينَ فِي اللَّهِ حَقَّ أُمُومَتِي

فَإِنَّكَ أَوْلَى النَّاسِ أَنْ لَا تَقُولَهَا

ارے احف تو میرا مادری حق مت فراموش کر تجھ کو تو ایسا کلام نہ کہنا سب سے زیادہ سزاوار تھا۔

فَسَمِعْتُ خَيْنَهُ وَهُوَ يَدْعُو - (امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ایک رات میرے والد نے دیر کی میں ان کے ڈھونڈھنے کو مسجد میں آیا دیکھا تو وہ سجدے میں ہیں اور) رونے کی آواز نکال کر دعا کر رہے ہیں۔

تَخْنَخْنُ - ناک میں باتیں کیں۔

مَخْنُونٌ - بہ معنی مَجْنُونٌ - دیوانہ۔

خُنًی - کاٹنا۔

خُنًی - فحش گوئی جیسے اخْنَاءُ ہے۔

أَخْنَى الْأَسْمَاءُ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكُ

الْأَمْلَکِ - سب سے بدترین نام اللہ کے نزدیک اسی شخص کا

ہے جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے، بعض نے کہا یہ

أَخْنَى عَلَيْهِ الدَّهْرُ سے ہے یعنی زمانہ نے اس کو تباہ اور برباد

کر دیا۔

أَخْنَى الْأَسْمَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - سب ناموں میں

زیادہ فحش قیامت کے دن۔

مَنْ لَمْ يَدَعْ الْخَنَا وَالْكَذِبَ فَلَا حَاجَةَ لِلَّهِ فِي

أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ - (جو شخص روزہ رکھ کر) فحش گوئی

اور جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو (فاقہ کرنے سے کیا فائدہ) اللہ کو

اس کی کچھ احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پانی چھوڑ دے۔

مَا كَانَ سَعْدٌ لِيُخْنِيَ بَابِنَهُ فِي شِقَةِ مَنْ تَمُر - سعد

ایسے نہیں ہیں کہ اپنے بیٹے کو کھجور کے ٹکڑے پر دے دیں اپنا

ذمہ توڑ دیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْوَاوِ

خَوْبٌ - محتاج ہونا، بھوکا ہونا، بارش نہ ہونا۔

نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَوْبَةِ - ہم تیری پناہ مانگتے ہیں

حاجت مندی اور مفلسی سے، عرب لوگ کہتے ہیں۔

أَصَابَتْهُمْ خَوْبَةٌ - جب ان لوگوں کا سارا مال تلف ہو

جائے کچھ نہ رہے۔

أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوْبَةٌ

فَاسْتَقْرَضَ مِنْ بَنِي طَعَامًا - آنحضرتؐ کو ضرورت ہوئی آپ

نے مجھ سے غلہ قرض لیا۔

خَوْتُ - باز کا شکار پر گرنا، عہد شکنی، وعدہ خلافی کرنا۔

خَوَاتٌ - بن جبیر انصاری ایک صحابی کا نام تھا۔

فَسَمِعْنَا خَوَاتًا مِنَ السَّمَاءِ - ہم نے آسمان سے

ایک بڑے پرندے کی جھڑ جھڑاہٹ کی سی آواز سنی۔

خَوَاتٌ - بہادر اور جری شخص کو بھی کہتے ہیں۔

خَوْتُ - ایک روایت میں یوں ہے أَصَابَ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوْتُةٌ - خطاب نے کہا یہ محفوظ نہیں

ہے اور صحیح خَوْبَةٌ ہے بائے موحد سے اور فتنی نے غلطی کی جو اس

کو خَوْتُ کے تحت بیان کیا تائے فوقانی سے محیط میں ہے کہ

خَوْتُ کا معنی ڈھیلا ہونا، بھر جانا، عرب لوگ کہتے ہیں۔

خَوْتُ بہ - اس سے مانوس ہو گیا اور خَوَاتٌ بمعنی جنون

استعمال کرتے ہیں۔

خَوْتُاءٌ - نازک اندام، کمسن عورت۔

خَوُخٌ - شیفٹا لو، اس کا مفرد خَوُخَةٌ اور روشن دان، ایک

قسم کا سبز کپڑا، دریچہ جو دو مکانوں کے درمیان آمد و رفت کے

لئے لگایا جائے اس پر دروازہ نصب کیا جائے، بعض نے کہا جس

پر دروازہ نصب نہ ہو صرف منفذ کر دیا جائے۔

لَا يَبْقَى فِي الْمَسْجِدِ خَوُخَةٌ إِلَّا سُدَّتْ إِلَّا

خَوُخَةُ أَبِي بَكْرٍ - مسجد میں کوئی دریچہ نہ رہنے پائے سب بند

کر دیئے جائیں مگر ابوبکر صدیقؓ کا دریچہ رہنے دو دوسری

روایت میں یوں ہے مگر علیؓ کا دریچہ رہنے دیا جائے۔

رَوْضَةُ خَاخٍ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بارہ میل

پر، بعض نے رَوْضَةُ حاج پڑھا ہے یہ غلط ہے۔

ثُمَّ خَوَقَ فِيمَا بَيْنَهُمَا كُوَّةٌ ضَخْمَةٌ شِبْهَ

الْخَوُخَةِ - پھر ان گڑھوں کے درمیان ایک سوراخ کیا جو

روشن دان (موکھ) کی طرح تھا۔

خَوَزٌ - پست زمین، دریا کی شاخ جہاں سے پانی دریا

میں گرتا ہے اور ایک مقام کا نام ہے نجد میں اور ایک دادی کا نام

ہے۔

خَوْرٌ - فسادی عورتیں۔

خَوْرَةٌ - بہترین عمدہ۔

خَوَزٌ - خوران پر مارنا، بیل کا آواز کرنا۔

يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقْرَةً لَهَا خَوَارٌ - ایک

اونٹ کو لادے ہوگا جو بڑا بڑا رہا ہوگا یا ایک گائے کو جو بھائیں

بھائیں کر رہی ہوگی۔

خَوَار - گائے کی آواز۔

فَخَوَّرَ يَخْوَرُ كَمَا يَخْوَرُ الثَّوْرُ - امیہ بن خلف گرا
بیل کی طرح آواز نکالتا ہوا۔

لَنْ تَخْوَرَ قُوَى مَا دَامَ صَاحِبُهَا يَنْزِعُ وَ يَنْزُو - جو
شخص اتنی قوت رکھتا ہو کہ کمان کھینچ سکے (تیر مارے) اور وہ
گھوڑے پر کود کر چڑھ سکے وہ ناتوان اور کمزور نہیں یہ خَوَار
يَخْوَرُ سے نکلا ہے یعنی ضعیف ہوا کمزور ہو گیا۔

أَجْبَارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ خَوَارٌ فِي الْإِسْلَامِ -
(حضرت صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) کیا جاہلیت کے
زمانہ میں تو تم سرکش اور سخت تھے اسلام میں آ کر ناتوان اور
کمزور ہو گئے (آنحضرتؐ کی وفات کے بعد عرب کے کئی قبیلوں
نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا حضرت صدیقؓ نے کہا میں ان سے
لڑوں گا، حضرت عمرؓ نے یہ رائے دی کہ تم کو تالیف قلوب چاہئے
تب حضرت صدیقؓ نے یہ فرمایا)۔

وَلَيْسَ أَخُو الْحَرْبِ مَنْ يَضَعُ خَوْرًا الْحَشَايَا
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - (عمرو بن عاصؓ نے کہا) وہ شخص
جنگی نہیں ہے جو داہنے اور بائیں نرم نرم چیزوں سے بھرے
ہوئے تکیے اور بچھونے رکھے (وہ تو آرام طلب ہو گیا اور جنگی
سپاہی وہ لوگ ہیں جو عیش و عشرت کو پسند نہیں رکھتے، موٹا کھانا
روکھا سوکھا اور سخت بچھونا ان کو کافی ہے)۔

خَارَ يَخْوَرُ خَوْرًا - بیل نے آواز کی۔

خَارَ يَخْوَرُ خَوْرًا - اس کے دبر پر مارا۔

خَارَ يَخْوَرُ يَخْوَرُ يَخْوَرُ خَوْرًا - ضعیف اور ناتوان
ہو گیا۔

خَارَتْ قُوَّتُهُ - اس کی قوت جاتی رہی۔

خَوْرَى - نیک عورت یہ مؤنث ہے أَخْيَرُ کا۔

رَجُلٌ خَوْرَى - نیک مرد۔

خَوَارَه - گائے کھجور جو بہت پھل دیتی ہو دوہیل اونٹنی
عرب لوگ کہتے ہیں نَاقَةُ خَوَارَةٍ اور نَبَاقُ خَوْرٍ - دوہیل
اونٹنیاں۔

وَإِنْ خَوَّرْتُكُمْ خَوَّرْتُكُمْ - اگر تم سے جنگ کی جاتی ہے تو
کمزور ہو جاتے ہو۔

أَرْضُ خَوَارَةٍ - نرم زمین، ہموار۔

خَوْرٌ - عادت کرنا۔

خَازِ بَازٍ - مکھی، اونٹ کے گردن کی بیماری۔

بَلَى خَوْرٌ - ایک قوم ہے جو خست اور دناءت میں
مشہور ہے اور ایک ولایت کا نام ہے جس کو خوزستان کہتے ہیں۔
حَتَّى تَقَاتِلُوا خَوْرًا أَوْ كِرْمَانَ - یہاں تک کہ خوز
اور کرمان سے لڑو کرمانی نے کہا دونوں شہر کے نام ہیں، میں کہتا
ہوں دونوں ولایت ایران میں مشہور ہیں۔

خَوْصٌ - آنکھ بیٹھ جانا۔

تَخْوِصٌ - پہلے اشرافوں سے شروع کرنا پھر کمینوں کو
دینا، سونے کے پتھروں سے آراستہ کرنا، لے لینا۔

خَوْصٌ - کھجور کے پتے، خَوْصُهُ اس کا مفرد۔

فَفَقَدُوا جَمَاعًا مِّنْ فِضَّةٍ مُّخَوَّصًا بِذَهَبٍ - ان کا
چاندی کا ایک گلاس گم ہو گیا جس پر سونے کے پتر جڑے ہوئے
تھے کھجور کے پتوں کی طرح۔

مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ مَثَلُ الْقَاجِ الْمُخَوَّصِ
بِالذَّهَبِ - نیک بخت عورت کی مثال اس تاج کی سی ہے جس
پر سونے کے پتر جڑے ہوں۔

عَلَيْهِ دِيْبَاجٌ مُّخَوَّصٌ بِالذَّهَبِ - اس پر دیبا لگا تھا
جس پر سونے کے پتر جڑے تھے۔

إِنَّ الرَّجْمَ أُنْزِلَ فِي الْأَحْزَابِ وَكَانَ مَكْتُوبًا فِي
خُوصَةٍ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَأَكَلَتْهَا شَاتُهَا - رجم کی آیت
سورہ احزاب میں اتری تھی اور حضرت عائشہؓ کے حجرے میں
کھجور کے پتے پر لکھی ہوئی تھی ان کی بکری اس کو کھا گئی۔

تَرَكْتُ الشَّمَامَ قَدْ خَاصَ - میں نے شام کو (جو ایک
گھاس ہے) دیکھا اس کے پتے نکل آئے۔ حدیث میں اس
طرح مروی ہے اور صحیح أَخُوَصٌ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں
أَخَوَصَتِ النَّخْلَةُ کھجور کے پتے نکل آئے۔

كَانَ يَزْعَبُ لِقَوْمٍ وَ يُخَوِّصُ لِقَوْمٍ - حضرت علیؓ

تَخَوُّفٌ - ڈرانا جیسے إِخَافَةٌ -

نِعْمَ الْمَرْءُ صَهِيْبٌ لَّوْلَمْ يَخَفِ اللّٰهُ لَمْ يَعْصِهِ -
صہیب کیا اچھا آدمی ہے اگر اس کو اللہ کے عذاب کا ڈر نہ ہو
جب بھی وہ گناہ نہیں کرے گا (یہ اولیاء اللہ کا درجہ ہے وہ
پروردگار کی اطاعت اور عبادت اس کی محبت کی وجہ سے کرتے
ہیں نہ صرف اس کے عذاب سے ڈر کر، گو ڈران کو بھی ہوتا ہے
بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ بالفرض اگر صہیب کو عذاب کا ڈر
نہ ہوتا تب بھی وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرتا تو جب اس کو ڈر ہے تو
کیونکر نافرمانی کرے گا) -

أَخِيفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ أَنْ تُخَيِّفَكُمْ - (زہریلے)
کیڑوں کو ڈراتے رہو (جہاں نکلیں ان کو فوراً مار ڈالو) اس سے
پہلے کہ وہ تم کو ڈرائیں -

يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ - اللہ تعالیٰ سورج گہن سے (جو
اس کے قدرت کی نشانی ہے) اپنے بندوں کو ڈراتا ہے
(کیونکہ وہ قیامت کو یاد دلاتا ہے قیامت کے قریب بھی اسی
طرح سورج تاریک ہو جائے گا - کرمانی نے جو کہا کہ اس
حدیث سے اہل بیئات کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ سورج گہن اور
چاند گہن دونوں عادی امر ہیں جو اپنے معین اوقات پر ہوتے
ہیں یہ تقریر صحیح نہیں ہے اہل بیئات کا کہنا صحیح ہے اور تجربہ اور
مشاہدے سے یہ امر ثابت ہے کہ کسوف اور خسوف کے اوقات
معین ہیں اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں ملک میں اتنا گہن
لگے گا فلاں ملک میں اتنا حدیث سے اہل بیئات کا رد مقصود نہیں
ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر کرنا ہے اس میں کیا شک ہے
کسوف اور خسوف اس کے قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں دوسرا
قیامت کو یاد دلاتے ہیں) -

أَخَافُ أَنْ يَكُونُ إِنَّمَا أَمْسَكُهُ عَلَى نَفْسِهِ - میں
ڈرتا ہوں شاید اس نے یہ شکار اپنے کھانے کے لئے پکڑا ہو (نہ
ہمارے کھانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَكُلُوا مِمَّا
أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وہ جانور کھالے جو تمہارے لئے پکڑیں) -

غَيْرُ الدَّجَالِ أَخُو فَنِي عَلَيْكُمْ - اکثر روایتوں میں
ایسا ہے اور بعض روایتوں میں بخذف نون ہے یہ نون وقایہ کا

بعض کو بہت مال دیتے تھے بعض کو کم دیتے تھے - عرب لوگ
کہتے ہیں خَوْضٌ يَتَخَوَّضُ مَا أَعْطَاكَ - جو کچھ دے وہ
تھوڑا ہی سہی وہ لے لے -

خَوْصَاءٌ - گرم ہوا اور وہ بکری جس کی ایک آنکھ کالی ہو
ایک سفید -

خَوْضٌ - ڈوبنا، پانی پر لانا، ملانا، گھولنا، گھس جانا، بلانا،
مصروف ہونا -

رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللّٰهِ - بہت سے لوگ جو
اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں (اس کو فضول اور بیجا
کاموں میں اوڑاتے ہیں یا مال کے کمانے میں حرام حلال کا
خیال نہیں رکھتے - کرمانی نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو
مسلمانوں کا مال (پبلک پراپرٹی) آپ کھا جاتے ہیں اور
مسلمانوں پر تقسیم نہیں کرتے جیسے ہمارے زمانہ کے مسلمان
بادشاہ اور رئیس ہیں) -

فَخَاضَ النَّاسُ - لوگوں نے گفتگو شروع کی -
إِنْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخْصِيَهَا الْبَحْرُ - اگر آپ ہم کو حکم
فرمائیں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں گھسیڑ دیں (تو گھسیڑ دیں
گے گو ہم نے ابتدا میں جب آپ سے بیعت کی تھی یہ شرط لگائی
تھی کہ مدینہ پر کوئی آپ کا دشمن آئے گا تو اس سے لڑیں گے مگر
جب ہم آپ پر ایمان لائے آپ کو اللہ کا پیغمبر سمجھا تو اب جو حکم
آپ دیں گے ہم بسر و چشم اس پر عمل کریں گے) -

مَخَاضُهُ - وہ پانی جس میں سے سوار اور پیدل گذر
سکیں -

مَخَاضٌ - دروزہ -
مَخِيضٌ - مسکہ یا دہی جس کو لَبَنٌ جَامِضٌ بھی کہتے
ہیں -

خَوَّاضٌ - بہرت گھسنے والا -
يَخْوُضُ الرَّجُلُ بِرَجُلَيْهِ الْمَاءَ خَوْضًا - آدمی
اپنے دونوں پاؤں پانی میں ڈبو کر چلے -

خُضْتُ الْغَمَرَاتِ - میں جنگلوں میں شریک ہوا -
خَوْفٌ يَخِيفُ يَمْخَافَةُ يَخِيفَةُ - ڈرانا، امید رکھنا -

ہے جو فعل کے بعد آتا ہے لیکن الفعل التفضیل کے بعد بھی مشابہت فعل کی وجہ سے لے آئے۔ بعض نے کہا اصل میں اخوف لی تھا لام کو نون سے بدل دیا، معنی یہ ہے کہ دجال سے زیادہ مجھ کو دوسری باتوں کا تم پر ڈر ہے۔

أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةِ الْمُضِلُّونَ۔
سب سے زیادہ جس سے مجھ کو اپنی امت پر ڈر ہے وہ گمراہ کرنے والے حاکموں (بادشاہوں اور رئیسوں کا جو بے دین ہوں ان کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں آدمی بد دین ہو جائیں گے، بعض نے کہا ائمہ سے پیشوایان دین یعنی علما اور مشائخین مراد ہیں۔ حقیقت میں یہ دونوں فرقے بڑے خوفناک ہیں ہمارے زمانہ میں یہ بلا پھیل گئی ہے مولوی مشائخ اپنے علم اور تقدس کی روٹیاں کھانے لگے ہیں اور اپنے ساتھ حسن عقیدت قائم رکھنے کے لئے اور مریدوں کا اعتقاد بڑھانے کے لئے ہزاروں طرح کے مکر اور فریب کرتے ہیں۔ خلاف شرع باتوں پر مریدوں اور معتقدوں کی خاطر سے سکوت کرتے ہیں، جانتے ہیں اگر ان کو منع کریں گے تو وہ ہم سے پھر جائیں گے پھر یہ ترنوالے کہاں سے ہاتھ آئیں گے، لعنت خدا کی ایسی مولویت اور مشائخیت پر آنحضرت کو اسی بلا کا بڑا ڈر تھا جواب عام ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ ان مولویوں اور مشائخوں کو اپنا ڈر عنایت کرے اور نیک توفیق دے روٹی کمانے کے لئے دنیا کے ذرائع کیا کم ہیں اور ہماری شریعت کے اگلے پیشوا سب ایک ایک پیشہ، حرفت اور زراعت و تجارت کر کے اپنی روٹی پیدا کرتے تھے اور خالصاً لوجہ اللہ عامہ خلافت کو بلا خوف و خطر اور بلا لحاظ و پاس دنیا داران نصیحت کیا کرتے، ان کو نہ کسی دنیا دار کی خفگی سے غرض تھی نہ خوشی سے)۔
مَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ۔ جو شخص کسی مسلمان کی طرف ڈرانے کی نظر سے دیکھے۔

لَقَدْ أَخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ۔ میں شروع نبوت کے زمانہ میں اللہ کی راہ میں ڈرایا گیا اس حال میں کہ میرے ساتھ اور کوئی ڈرایا نہیں جاتا تھا (کیونکہ اور کوئی مسلمان اور میرا شریک حال نہ تھا)۔

مَا أَخَوْفُ مَا أَخَافُ۔ سب چیزوں میں جن سے میں

ڈرتا ہوں زیادہ ڈر کی کیا چیز ہے (پھر آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا یہ چیز ہے، حقیقت میں زبان ہی تمام برائیوں اور آفتوں کی جڑ ہے)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَافَةِ الزَّرْعِ۔ مومن کی مثال کھیت کے بال کی طرح ہے، مشہور روایت خَافَةُ الزَّرْعِ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

فَيَقُولُ خِفْتُ النَّاسَ۔ پھر وہ کہے میں لوگوں سے ڈرا، فتنی نے اس حدیث غیر الدجال اخوفنی علیکم کے تحت میں کہا کہ مراد خوارج اور ظالمین کے فتنے ہیں اور ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں ایک مفتری کذاب کا فتنہ پھیلا ہے جس کے فتنے کو ہر ایک آدمی جو دین سے ذرا واقفیت رکھتا ہو برا سمجھے گا بھلا عقلا اور دین داروں کا تو کیا ذکر شیخ کی مراد اس فتنہ سے مہدی لوگوں کا فتنہ تھا جو سید محمد جو نیوری کو مہدی برحق سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی آمد و رفت آخر اسی قوم کے لوگوں نے شیخ کو اوچھین اور سارنگ پور کے درمیان شہید کیا۔

میں:- کہتا ہوں ہمارے زمانہ میں بھی انھی لوگوں نے مولوی محمد زماں خاں صاحب کو جو ایک عالم متشرع متبع سنت دین دار تھے حیدرآباد میں خاص مسجد میں بحالت تلاوت قرآن شہید کیا اور یہ اس وجہ سے کہ مولوی صاحب موصوف نے ایک کتاب موسوم بہ ہدیہ مہدویہ ان کے رد میں تالیف کی تھی اور ہمارے ہی زمانہ میں ایک شخص نمود ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا تھا اس نے کیا فتنہ نکالا کہ معاذ اللہ ہزاروں مسلمانوں کو ملحد بے دین بنا دیا گویا قرامطہ اور باطنیہ کے اتحاد کو از سر نو تازہ کیا اور ایک شخص نمود ہوا ہے جو اب تک زندہ ہے وہ علاوہ دعویٰ مہدویت کے مسیحیت اور نبوت اور وحی سب باتوں کا مدعی ہے اور بہت سے نادان اور کم علم لوگ اس کے دام مکر اور فریب میں پھنس گئے ہیں یا اللہ تو سچے مسلمانوں کو ان سب فتنوں سے محفوظ رکھ بجاہ نیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

خَوْفٌ۔ چھلہ بالا۔

خَوْقٌ۔ کشادگی۔

خَوْقَاءَ۔ احمق عورت عرب لوگ کہتے ہیں خَاق

تابعدار ہو جائیں گے (یعنی بنی امیہ خلق اللہ سے بطور غلاموں کے سلوک کریں گے)۔

أَنَّهُ كَانَ يَتَحَوَّلُنَا بِالْمَوِّ عِظَةً - آنحضرت نصیحت کر کے ہماری نگہبانی اور محافظت کرتے تھے (تاکہ ہم خراب نہ ہونے پائیں) بعض نے کہا صحیح یَتَحَوَّلُنَا ہے جائے حطی سے یعنی ہماری خوشی اور نشاط کا حال دیکھ کر ہم کو نصیحت کرتے مطلب یہ ہے کہ نصیحت میں اتنا طول نہ فرماتے کہ ہم اکتا جائیں! اصمعی نے یَتَحَوَّلُنَا روایت کیا ہے یعنی ہمارا خیال رکھتے ہماری نگہبانی کرتے۔

دَعَا خَوْلِيَّةَ يَا خَوْلِيَّةَ - اپنے شترخانہ کے داروغہ کو بلایا محیط میں ہے کہ خولی مال کا محافظ یا باغوں کا داروغہ عرب لوگ کہتے ہیں هُمَا ابْنَا خَالَةَ وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں اور یوں نہیں کہتے هُمَا ابْنَا عَمَّةَ کیونکہ پھوپھی کے بیٹے کا تو ماموں زاد بھائی ہوتا ہے نہ پھوپھی زاد۔

مُخَوِّلٌ اور مُخَوِّلٌ - جس کے ماموں شریف اور نیک ہوں جیسے مُخَالٌ اس طرح مُعَمٌّ جس کے چچا شریف اور نیک ہوں - مُعَمٌّ مُخَوِّلٌ جس کے چچا اور ماموں دونوں شریف اور نیک ہوں۔

تَخَوَّلٌ - دینا عطا کرنا۔ لَا نَخَوِّلُ عَلَيْكَ - ہم تمہارے اوپر غرور نہیں کرنے کے (بلکہ تمہاری اطاعت کریں گے) یہ حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) یہ خَالٌ يَخَوِّلُ اور اِخْتَالٌ يَخْتَالُ سے ہے یعنی تکبر کیا اور تکبر کرتا ہے۔

هُوَ ذُو مَخِيلَةٍ - وہ گھمنڈی ہے یعنی مغرور اور متکبر۔ اَدِمَ مَا خَوَّلْتَنَا - جو تو نے ہم کو عطا فرمایا ہے یا جس چیز کا تو نے ہم کو مالک بنایا ہے وہ ہمیشہ ہمارے پاس قائم رکھ (یعنی دے کر پھر چھین نہ لے)۔

وَلَكِنَّ اللَّهَ خَوَّلَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ - (اصل میں سب آدمی آزاد ہیں) لیکن اللہ نے ایک کو دوسرے کا مملوک بنا دیا۔

اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا خَوَّلَكُمْ - اللہ سے ڈرتے رہو! لونڈی

الرَّجُلُ الْمَرْأَةُ - جب اس طرح اس سے جماع کرے کہ ذکر کے حرکت کی آواز نکلے۔

الْخَاقِ بَاقٍ - فرج میں ذکر کے حرکت کی آواز۔

خَاقٍ بَاقٍ - فرج۔

أَخَوَقٌ - کاننا خاشقی۔

صَفَاةٌ خَوْقَاءَ - وسیع میدان۔

أَمَّا تَسْتَطِيعُ إِحْدَا كُنَّ أَنْ تَأْخُذَ خَوْقًا مِّنْ فِصَّةٍ فَتَطْلِيَهُ بِزَعْفَرَانٍ - کیا تم میں سے کوئی عورت اتنا بھی نہیں کر سکتی کہ چاندی کا ایک چھلہ لے اس پر زعفران لتھیرے۔

خَوِّلٌ يَا خِيَالٌ - انتظام کرنا بندوست اور نگہداشت کرنا۔

خَوْلَةٌ - ہرنی۔

خَالٌ - ماموں اس کی جمع أَخَوَالٌ اور أَخَوْلَةٌ اور خُئُولٌ اور خُئُولَةٌ ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

أَنَا خَالٌ هَذَا الْفَرَسِ - میں اس گھوڑے کا مالک ہوں۔

خَالَهُ - ماں کی بہن۔

خَائِلٌ - نگہبان۔

هُمْ إِخْوَانُكُمْ وَ خَوْلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ - وہ تمہارے بھائی (تمہاری طرح آدم کی اولاد) اور تمہارے تابعدار بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا زیر دست بنایا (ورنہ وہ اور تم برابر دونوں آدم علیہ السلام کی اولاد ہو)۔

خَوِّلٌ - خائل کی جمع ہے یہ تخویل سے نکلا ہے یہ معنی تمسک یا رعایت۔

إِخْوَانُكُمْ خَوْلُكُمْ - تمہارے غلام لونڈی نوکر چاکر تمہارے بھائی ہیں! خولکم مبتدائے مؤخر اور اخوانکم خبر مقدم ہے مطلب یہ ہے کہ ان پر شفقت اور رحم کرو! ان سے خوش خلقی سے پیش آؤ! اسی حدیث میں یہ ہے کہ جو تم کھاؤ وان کو کھاؤ اور جو تم پہنو وہ ان کو پہناؤ! اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ حکم استحباباً ہے یا وجوباً۔

كَانَ عِبَادُ اللَّهِ خَوَلًا - اللہ کے بندے غلام اور

غلاموں کے مقدمہ میں جن کا مالک اللہ نے تم کو بنا دیا ہے۔

خَوْلَانُ - ایک قبیلہ ہے یمن میں۔

خَوْمَانُ - زمین کا ناموافق ہونا۔

خَامٌ - جمع ہے خَامَةٌ کی اصل میں خَوْمَةٌ تھا یعنی مولیٰ یا خراب بد ہوا زمین یا پودا مولیٰ کا جو کھیت میں پہلے اگتا ہے یا تروتازہ درخت محیط میں ہے کہ خام کچے کو بھی کہتے ہیں اور نرے پانی کو اور اس لکڑی اور پتھر کو جو تراشے نہ گئے ہوں۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ - مومن کی مثال ایسی ہے جیسے نیا پودھا جو کھیت میں اگا ہو (وہ ہوا سے جھک جاتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے نرمی اور ملائمت کی وجہ سے ٹوٹتا نہیں اسی طرح مومن پر بھی آفتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کرتا ہے اور حق تعالیٰ کے فضل و کرم کی امید نہیں توڑتا یہاں تک کہ آفتیں دور ہو جاتی ہیں اور پھر خوش و خرم ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے۔

مَسْجِدُ الْخَوَامِينِ - مدینہ کے اطراف میں ایک مسجد

ہے۔

خَامٌ - وہ چمڑا جو دباغت نہ کیا گیا ہو۔

خَوْنٌ يَا خِيَانَةً يَا خَانَةً يَا مَخَانَةً - خیانت کرنا، عہد شکنی کرنا، ضعف اور ناتوانی۔

تَخْوِينٌ - خائن بنانا۔

تَخْوُنٌ - کم کرنا۔

اِخْتِيَانٌ - خیانت کرنا۔

خَانٌ - دکان، سرائے، مسافر خانہ اس کی جمع خانات، خان بادشاہ کو بھی کہتے ہیں۔

مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةٌ إِلَّا عَيْنٌ - پیغمبر کی یہ شان نہیں کہ چوری کی آنکھ مارے (یعنی دل میں کچھ رکھے اور ظاہر میں کچھ کرے جب آدمی نے زبان روک لی اور آنکھ سے اشارہ کیا تو یہ بھی خیانت ہوئی)۔

إِنَّهُ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ - آنحضرتؐ نے

خائن چور مرد اور خائنه چور عورت کی گواہی منظور نہیں کی (یہاں خیانت اور چوری سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ لوگوں کی امانت میں اس نے خیانت کی ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرائض اگر وہ بجا نہ لاتا ہو تب بھی وہ خائن ہے چنانچہ دین کے احکام کو بھی اللہ نے امانت فرمایا انا عرضنا الا مانه على السموات و الارض اور ان کے بجا نہ لانے کو خیانت قرار دیا جیسے فرمایا لا تخونوا الله والرسول و تخونوا اماناتكم)۔

نَهَى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا لِنَلَا يَتَخَوَّنُهُمْ - آنحضرتؐ نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے اور اپنے گھر والوں کی چوریاں تاکنے سے منع فرمایا اصل میں تخول کا معنی کم ہونا گھٹنا گویا اپنی جو رو کا گھٹاؤ چاہتا ہے۔

مَخَافَةٌ أَنْ يُخَوَّنَهُمْ - اس ڈر سے کہیں ان کو خائن نہ بنائے۔

يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ - خیانت کریں گے کوئی ان پر بھروسہ نہ کرے گا۔

قُرْبَ إِلَيْهِ خَوَانٌ يَا خَوَانٌ - آپ کے سامنے دستر خوان رکھا گیا، یہاں خوان سے مراد دستر خوان ہے اصل میں خوان اس چوکی یا میز کو کہتے ہیں جس پر کھانا رکھ کر مال دار اور عیش پسند لوگ کھاتے ہیں تاکہ کھانے میں جھکنا نہ پڑے۔

مَا اكْمَلَ عَلَى خَوَانٍ قَطُّ - آنحضرتؐ نے چوکی یا میز پر کبھی نہیں کھایا، ثعلبی نے کہا اگر چوکی یا میز پر کھانا رکھا ہو تب اس کو ماندہ کہیں گے اگر کھانا نہ رکھا ہو تو اس کو خوان کہیں گے، بعض نے کہا جب کھانا اس پر رکھا ہو تب خوان کہیں گے اور ماندہ عام ہے اگر دستر خوان پر بھی کھانا رکھا جائے اس کو بھی کہیں گے۔

فَإِذَا أَنَا بِأَخَاوِينَ عَلَيْهَا لُحُومٌ مُنْتِنَةٌ - یکا یک میں نے چند خوان دیکھے ان پر بدبودار گوشت رکھے ہوئے تھے۔

لَمْ تُخَوِّنُهُ إِلَّا خَالِيلٌ - اس کو دودھ نکلنے کے سوراخوں نے دلا نہیں کیا (یعنی باوجود یہ کہ بہت دودھ دیتی ہے لیکن مولیٰ

۱ یقیناً ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا۔ (م)

۲ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ (م)

تازی ہے)۔

يَتَحَدَّثُونَ مَخَانَةً وَ مَلَاذَةً وَ يُعَابُ قَائِلُهُمْ وَ إِنْ لَمْ يَشْغَبْ - خیانت کے ساتھ ایک کی ایک آڑ میں رہ کر باتیں کرتے ہیں ان میں بات کرنے والے پر عیب لگایا جاتا ہے گو وہ کچھ فساد نہ کرے۔

لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ - جو شخص تیری خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر بلکہ برائی کے بدلے نیکی کر یہ حسن خلق کی تعلیم ہے علماء نے کہا ہے یہ حکم استحباباً ہے اور اگر کسی شخص نے اس کا حق یا مال ظلم سے دبا لیا ہو اور حاکم کے ذریعہ سے بوجہ نہ ہونے شہادت یا ثبوت کے چارہ جوئی ممکن نہ ہو تو مظلوم کو یہ درست ہے کہ اپنے حق یا مال کے موافق ظالم کا حق یا مال دبا لے اگر اس پر قدرت پائے مگر افضل یہ ہے کہ ایسا نہ کرے اور خیانت کا بدلہ امانت دار سے کرے۔

لَمْ تَخُنْ أَنتَی - اگر حضرت حوا حضرت آدم سے خیانت نہ کرتیں (اور شیطان کے اغوا سے ان کو ممنوع درخت کھانے کی ترغیب نہ دیتیں تو کوئی عورت خیانت نہ کرتی) (انہی کی رگ نے ہر عورت میں خیانت کا مادہ پیدا کر دیا)۔

حَتَّى أَنْ أَهْلَ الْخَوَانِ لِيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَذَا يَأْمُومُنْ وَ هَذَا يَا كَافِرُ - ایک خوان پر کھانے کے لئے لوگ جمع ہوں گے تو وہ (یعنی دابة الارض جو قیامت کے قریب نکلے گا) کہہ دے گا یہ مومن ہے یہ کافر ہے ایک روایت میں اَهْلُ الْاُخْوَانِ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

وَ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ - اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے (جو ضد ہے امانت کی)۔

إِذَا تَمَنَّيْتَ خَانَ - جب اس کے پاس امانت رکھائیں تو خیانت کرے۔

خَوَّانٌ - شیر اور بہت خیانت کرنے والا اور ربیع الاول کا مہینہ جیسے خَوَّانٌ۔

خَوَّةٌ - بھائی پناہ یہ ایک لغت ہے اُخْوَةٌ میں اس کے ذکر کا یہاں موقع نہ تھا مگر صرف صاحب مجمع اور نہایہ کی متابعت سے ہم نے اس مقام میں ذکر کر دیا صاحب نہایہ نے کہا ہم نے

صرف لفظ کے لحاظ سے اس باب میں ذکر کر دیا ورنہ یہاں اس کے ذکر کا موقع نہ تھا۔

فَاخَذَ أَبَا جَهْلٍ خُوَّةً فَلَا يَنْطِقُ - ابو جہل ست ہو گیا کچھ بول نہ سکا۔

خَوَى - خالی ہونا بہت بھوکا ہونا۔

خَوَاءٌ اور خَوَايَةَ اور خَوَى اور خَوَى - سب کا معنی خالی ہونا۔

تَخْوِيَه - سجدے میں پیٹ کا زمین سے جدا رکھنا اسی طرح بازوؤں کا پسلیوں سے۔

كَانَ إِذَا سَجَدَ خَوَى - آنحضرت جب سجدہ کرتے تو تخویہ کرتے (پیٹ کو زمین سے جدا رکھتے اونچا رکھتے اور بازوؤں کو پسلیوں سے علیحدہ)۔

إِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ فَلْيُخَوِّ وَ إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتُحْتَفِزْ - جب مرد سجدے کرے تو تخویہ کرے اور عورت سجدہ کرے تو سمٹ جائے یعنی پیٹ زمین سے لگا دے اور ہاتھ پسلیوں سے ملا دے بعض نے اس حدیث میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف اور عورت مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں کیا)۔

خَوَى بِيَدَيْهِ - اپنے ہاتھ زمین سے اور بازو پسلیوں سے جدا رکھے۔

فَسَمِعْتُ كَخَوَايَةِ الطَّائِرِ - میں نے پرندے کی پھڑ پھڑاہٹ کی سی آواز سنی۔

فَإِذَا هُمْ بِدِيَارِ خَاوِيَةٍ عَلَى عُرُوشِهَا - یکا یک وہ ایسے گھروں میں پہنچے جن کے چھت گرے ہوئے تھے یہ خَوَى النَّبِیْتُ سے نکلا ہے یعنی گھر خالی ہو گیا یا گر گیا۔

نَخْلٌ خَاوِيَةٌ - کھجور کے درخت جڑ سے اکھڑے ہوئے۔

كَانَ عَلَيَّ يَتَخَوَى كَمَا يَتَخَوَى الْبَعِيرُ الضَّامِرُ عِنْدَ بُرُوكِهِ - حضرت علیؓ سجدے میں تخویہ کرتے جیسے دبلا اونٹ بیٹھتے وقت کرتا ہے (یعنی پیٹ کو زمین سے جدا اور کہنیوں کو زمین سے اٹھا ہوا رکھتے شیر کی طرح زمین پر بچھا نہیں

دیتے۔

مِنْ لَوْلَا مُخَيَّاةٌ - خول دار موتی کا بنا ہوا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْيَاءِ

خَيْبَةٌ - محرومی، نقصان، محتاجی، ناشکری، ناامیدی، نامرادی۔

تَخْيِيبٌ - ناامید کرنا، نامراد کرنا، جیسے اخَابَةٌ ہے۔

مَنْ فَازَ بِكُمْ فَقَدْ فَازَ بِالْقَدْحِ الْأَخْيَبِ - جو شخص تم پر فتح پائے اس نے جوئے میں وہ پانسہ پایا جس میں کچھ نہیں ملتا، جوئے کے تین پانسے ہیں سفیج اور میخ اور دغدہ۔

خَيْبَةٌ لَّكَ - خدا کرے تو نامراد ہو (اپنی مقصود کو نہ پہنچے)

يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ - ارے زمانہ کی خرابی، عرب لوگوں کا قاعدہ تھا کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی یا سفر یا جنگ میں مطلب حاصل نہ ہوتا تو یہ کلمے کہتے اور زمانہ کو برا کہتے، آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ زمانہ کا خالق اور مالک اور پھرانے والا اللہ ہے سب کام اس کے حکم اور ارادے سے ہوتے ہیں زمانہ کچھ نہیں کر سکتا۔

خَيْبَتْ وَ خَسِرَتْ - تو جب مراد ہوا اور ٹوٹے میں پڑ گیا (اس لئے کہ جس کو تو نے پیغمبر سمجھا تھا وہ ظالم اور خائن نکلا اور ظالم اور خائن سچا پیغمبر نہیں ہو سکتا تو اس کا تابعدار تباہ اور برباد ہوا، بعض نے خَيْبَتْ وَ خَسِرَتْ بہ تائے متکلم روایت کیا ہے یعنی جب میں نے پیغمبر ہو کر عدل و انصاف کو چھوڑ دیا اور ظلم و خیانت اپنا شیوہ کیا تو میں تباہ ہوا، اب پیغمبری کہاں سے باقی رہے گی)۔

خَيْبَتْنَا - تم نے ہم کو تباہی اور نقصان میں ڈالا نہ تم ممنوع درخت میں سے کھاتے نہ ہم بہشت سے نکالے جاتے، ان آفتوں میں کیوں گرفتار ہوتے۔

خَيْرٌ - اچھا ہونا، نیک ہونا، نیکی اور بھلائی تو خیر ضد ہے شرکی۔

خِرُوتٌ - تو اچھا ہوا۔

خَائِرٌ اور خَيْرٌ - نیک اور اچھا۔

خَارَ اللَّهُ لَكَ - اللہ نے جو تیرے لئے بہتر تھا وہ تجھ کو دیا۔

خَيْرَةٌ - بہ سکون یا اسم مصدر ہے بمعنی بھلائی اور نیکی اور خَيْرَةٌ بہ فتح یا بمعنی اختیار۔

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ - حضرت محمد ﷺ کے اچھے بندے ہیں اس کے مخلوقات میں سے یا اللہ کے چنے ہوئے برگزیدہ بندے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ - آنحضرتؐ ہم کو ہر بات میں استخارہ کرنا سکھلاتے (یعنی اللہ تعالیٰ سے اس میں بھلائی چاہنا)۔

مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ اسْتِخَارَةُ اللَّهِ وَمِنْ شَقَاوَتِهِ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللَّهِ - آدمی کی نیک بختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور بد بختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا چھوڑ دے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ - یا اللہ میں تجھ سے اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں کیونکہ تو ہر کام کا انجام جانتا ہے (یہ استخارہ کی دعا اخیر تک حصن حصین میں منقول ہے اور اہل سنت کے نزدیک یہی ایک استخارہ کا طریق ہے جو کتاب مذکور میں بیان کیا ہے۔ امامیہ کے نزدیک اور طریق بھی ہیں جیسے تسبیح کا استخارہ یا ذات الرقاع، مجمع البحرین میں ہے کہ ہر کام کے عزم کے وقت بار بار یہ کلمہ زبان سے کہے اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَخِيرُكَ خَيْرَةً فِي عَافِيَةٍ پھر اس کے بعد مشورہ کرے جو اس کے حق میں بہتر ہوگا وہی مشورہ میں قرار پائے گا) طیبی نے کہا استخیرک بعلمک کا معنی یہ ہے کہ میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے علم کی مدد لیتا ہوں۔

خَوَّلِي وَ اخْتَوَّلِي - میرا کام بھلا کر دے اور جو میرے حق میں بہتر ہو وہی میرے لئے اختیار کر۔

خَيْرُ النَّاسِ خَيْرُهُمْ لِنَفْسِهِم - جو شخص اچھا ہے (لوگوں سے بھلائی کرتا ہے) وہ اپنے ساتھ اچھائی کرتا ہے

اس کو برکات الارض فرمایا ہے اس لئے ان کو تعجب ہوا کہ خیر سے شر یعنی برائی کیونکر پیدا ہوگی)۔

خَيْرُ نِسَاءِ هَا مَرِيَمُ وَخَيْرُ نِسَاءِ هَا خَدِيجَةُ۔
ساری عورتوں میں بہتر حضرت مریم (یعنی بنی اسرائیل کی عورتوں میں) اور ساری عورتوں میں بہتر حضرت خدیجہ (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

السَّجْدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا۔ اس وقت ایک سجدہ ساری دنیا کا مال خرچ کرنے سے بہتر ہوگا (کیونکہ یہ قیامت کے قرب کا ذکر ہے جب مال و دولت کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اس کا خواہاں نہ رہے گا)۔

عَلَى خَيْرٍ فُرْقَةٍ۔ بہترین گروہ پر مراد حضرت علیؑ کا گروہ ہے ایک روایت میں علی حین فُرْقَةٍ ہے یعنی لوگوں میں پھوٹ پڑنے کے وقت۔

يَقُولُونَ مِنْ خَيْرٍ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ۔ خلق اللہ جو کلام پڑھتے ہیں اس میں جو بہتر ہے (یعنی قرآن) اس کو پڑھیں گے ایک روایت میں مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ ہے یعنی حدیث بیان کریں گے۔

فَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ۔ تو خیر کی تعبیر (جس کو میں نے خواب میں دیکھا) وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی یعنی غزوہ بدر ثانی میں جب مسلمانوں کو یہ کہہ کر ڈرایا گیا تھا کہ تم سے لڑنے کے لئے ایک فوج کثیر جمع ہوئی ہے انھوں نے کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل اللہ نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔

وَاللَّهُ خَيْرٌ۔ اللہ کا ثواب اس کی راہ میں مارا جانا دنیا کی زندگی اور دنیا کے مال متاع سے بہتر ہے۔

فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ۔ حذیفہ کو ہمیشہ یہ رنج رہا کہ ان کے باپ کو مسلمانوں نے مار ڈالا یا وہ اپنے باپ کے قاتل کے لئے ہمیشہ دعا اور استغفار کرتے رہے۔

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَأْتِي بِهِمْ مُقَيَّدًا بِالسَّلَاسِلِ۔

کیونکہ جب لوگوں سے بھلائی کرے گا تو لوگ بھی اس کے ساتھ بھلائی کریں گے۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ۔ تم میں اچھا وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو (مثل مشہور ہے اول خویش بعدہ درویش جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک نہ کرے گا وہ باہر والوں سے کیا سلوک کرے گا)۔

رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَمْ أَرِ مِثْلَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا تو بہشت کے برابر کوئی اچھی چیز میں نے نہیں دیکھی اور دوزخ کے برابر کوئی بری چیز میں نے نہیں دیکھی۔

يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى شَعْرًا مِنْكَ أَوْ خَيْرًا مِنْكَ۔ اتنا پانی ان کو تو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ بال رکھتے تھے یا تم سے بہتر تھے۔

أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں باتوں کا اختیار دیا ہے (منافقوں کے لئے استغفار اور دعا کرنے کا یا نہ کرنے کا اب یہ آیت ما کان للنبی والذین آمنوا مع ان يستغفروا للمشرکین مشرکوں کے باب میں ہے نہ منافقوں کے باب میں بعض نے کہا یہ آیت اس وقت تک نہیں اتری تھی)۔

تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ عَلَيْهِ۔ اونٹ اس حال میں آئیں گے جیسے پوری طاقت اور فرہی اور صحت کے ساتھ دنیا میں تھے۔

عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ۔ اچھے حال پر جس طرح دنیا میں تھے (خوب آباد اور میوہ دار)۔

فَيَخْرُجُ رَجُلٌ خَيْرُ النَّاسِ۔ ایک شخص نکلے گا جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا (بعض نے کہا یہ خضر ہوں گے)۔

أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ۔ کیا اچھی چیز (مال و دولت) سے برائی پیدا ہوگی (چونکہ مال کو اللہ تعالیٰ نے خیر فرمایا ہے جیسے اس آیت میں وَ إِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ اور حدیث میں

بہت اچھے وہ لوگ ہیں جو زنجیروں میں باندھ کر ان کو لے کر آئیں گے (یعنی دارالاسلام میں قید ہو کر آئیں گے پھر اللہ ان کو اسلام کی توفیق عطا فرمائے گا سو ان کے حق میں ان کے گرفتار کرنے والے ایک نعمت عظمیٰ ہوں گے اس لئے کہ اگر وہ ان کو گرفتار کر کے دارالاسلام میں نہ لاتے تو ان کو اسلام کی نعمت نہ ملتی)۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ - تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھائے۔

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهُمْ نِسَاءً - اس امت میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی بیبیاں بہت ہوں تو آنحضرتؐ ساری امت سے بہتر ہوئے اس لئے کہ آپؐ کی نو بیبیاں ایک وقت میں تھیں اور امت میں کسی کی ایک وقت میں چار بیبیوں سے زیادہ نہیں ہو سکتیں اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ جو صحابہ زیادہ بیبیاں رکھتے تھے وہ حضرت صدیقؓ وغیرہ سے افضل ہو جائیں گے کیونکہ مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جب دوسری فضیلتوں میں برابر ہوں تو ایک وجہ فضیلت تشریف ازواج بھی ہوگی اور یہ اعتراض بھی نہ ہوگا کہ خلفائے عباسیہ اور دوسرے بادشاہان ہند اور دکن نے سو سو دو سو خواصین اور بیبیاں رکھی ہیں تو وہ سب سے افضل ہوں گے کیونکہ لونڈیوں کا حکم بیبیوں کا سا نہیں ہو سکتا اور بیبیاں چار سے زائد درست نہیں ہو سکتیں پس جن بادشاہوں نے سو سو یا دو سو بیبیاں رکھی ہیں وہ درحقیقت زنا کار اور حرام کرتے ہیں ان کے لئے فضیلت کہاں سے آئی وہ تو حرام کار بدکار اور فاجر ہیں۔

خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ - دو بکریوں سے بہتر ہے کیونکہ قربانی میں گوشت کی عمدگی مطلوب ہے نہ گوشت کی کثرت البتہ آزاد کرنے میں دو بردوں کا آزاد کرنا ایک بردے کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ خَادِمٍ - یہ ذکر تمہارے لئے ایک خادم سے بہتر ہے (کیونکہ خادم کے وجود سے مخدوم میں کوئی قوت یا فضیلت حاصل نہیں ہوتی اور اس ذکر سے تم میں خود قوت پیدا ہوگی اور ثواب آخرت علاوہ)۔

لَا يَقُولُ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى - یوں نہ کہے میں یونس سے بہتر ہوں (یعنی اپنے تئیں یا مجھ کو یونس پیغمبرؑ سے افضل نہ کہے دوسری صورت کی توجیہ یوں کی ہے کہ شاید اس وقت تک آپؐ کو یہ نہ بتلایا گیا ہوگا کہ آپؐ سب پیغمبروں سے افضل ہیں یا یہ مطلب ہوگا کہ مجھ کو بھی حضرت یونسؑ پر اس طرح سے فضیلت نہ دو کہ ان کی تحقیر یا اہانت نکلے کیونکہ کسی پیغمبر کی تحقیر یا توہین کفر ہے)۔

مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ فَقَدْ كَذَبَ - جس نے یہ کہا میں یونس سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے کیونکہ غیر پیغمبر کو کیسا ہی بڑے درجہ کا ولی اور عالم اور نیک ہو پیغمبر کے درجہ کو نہیں پہنچتا اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ نبوت کا درجہ ولایت سے بڑھ کر ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے۔

لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى - مجھ کو موسیٰ سے افضل نہ کہو۔

لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ - پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو (ان دونوں حدیثوں کی بھی توجیہ وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے) بعض نے کہا لا تخیرونی کا مطلب یہ ہے کہ کثرت عمل یا محنت یا عبادت کی وجہ سے مجھ کو حضرت موسیٰؑ پر فضیلت مت دو کیونکہ یہ فضیلت اس سبب سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایت کی وجہ سے ہے۔

يَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ ذَاكَ ابْنُ آدَمَ - ایک شخص نے آنحضرتؐ کو یوں کہہ کر پکارا اے بہترین تمام مخلوقات کے! آپؐ نے فرمایا یہ ابراہیم پیغمبرؑ ہیں (یعنی اپنے زمانہ میں ابراہیم سارے مخلوقات سے بہتر تھے یا تواضع کی راہ سے آپؐ نے یہ فرمایا اس وقت تک آپؐ کو علم نہ ہوا ہوگا کہ آپؐ سب پیغمبروں سے افضل ہیں)۔

ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُ - میں اس کی یاد اس جماعت میں کروں گا جو اس کی جماعت سے بہتر ہے اس حدیث سے بعض نے یہ دلیل لی ہے کہ فرشتے مومنین سے افضل ہیں حالانکہ یہ استدلال صحیح نہیں اس لئے کہ جماعت الہی میں پیغمبروں کی ارواح اور ملائکہ مقررین بھی ہیں۔

میں بہتر ایک شخص ہے جس کا نام اولیس ہے (یعنی اللہ کے نزدیک اب جو بعض نے سعید بن مسیب کو افضل التابعین کہا ہے تو وہ علم دین کے لحاظ سے)۔

لَا مَمَّةَ أَنْتَ شَرُّهَا لَا مَمَّةَ خَيْرٍ - جس امت کے تم بدترین شخص سمجھے گئے (اور اسی وجہ سے مارے گئے لٹکائے گئے) وہ اچھی امت تھی (یعنی حجاج اور بنی امیہ کی جماعت سے تمہاری جماعت اچھی تھی)۔ یہ عبد اللہ بن عمرؓ نے عبد اللہ بن زبیر کے نقش کے پاس آ کر کہا جس کو حجاج نے سولی پر لٹکنے دیا تھا، ایک روایت میں یوں ہے لامۃ سوء بری امت تھی یہ راوی کی غلطی ہے)۔

خَيْرُهُمْ أُوَيْسٌ - اولیس ان میں سے بہترین شخص ہے حضرت عمرؓ نے ان سے دعا کی درخواست کی اور یہ کچھ عجیب نہیں، مفصوں سے دعا کی خواہش کر سکتے ہیں جیسے آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے کی۔

عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خَيْرَةُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ - شام کی سرزمین میں رہنا لازم کر لو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہتر یا برگزیدہ زمین ہے (اگر وہاں نہ رہ سکو تو یمن میں رہو)۔

فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ - پانی سے وضو کرنا بہتر ہے (یعنی واجب ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ پانی ہوتے ہوئے تیمم بھی جائز ہے)۔

خَيْرُ سُورَتَيْنِ قُرْآنًا - سورہ فلق اور ناس دونوں بہترین سورتیں ہیں جو پڑھی جاتی ہیں (یعنی استعاذہ کی غرض سے)۔

خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا آخِرُهَا - مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے (جو عورتوں کی صف سے دور ہوتی ہے) اور بدترین صف آخری صف ہے (جو عورتوں سے قریب ہوتی ہے)۔

رَكْعَتَانِ مِنَ الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا - فجر کی سنت کی دو رکعتیں ساری دنیا کے مال و متاع سے بہتر ہیں (کیونکہ دنیا کا مال و متاع فانی ہے اور ان رکعتوں کا اجر ہمیشہ قائم رہے گا)۔

وَالْخَيْرُ بَيْنَكُمْ - بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے (یہ ادب کے طور پر فرمایا ورنہ برائی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے خالق خیر و شر وہی ایک ذات الہی ہے اسلام کا یہی اعتقاد ہے اور مجوسی دو خالق ثابت کرتے ہیں ایک خیر کا خالق اس کو یزداں کہتے ہیں اور ایک شر کا خالق اس کو اہرمن کہتے ہیں)۔

كَأَذِ الْخَيْرَانِ أَنْ يَهْلِكََا - قریب تھا کہ دو بہت نیک آدمی ہلاک ہو جائیں (ان کی نیکیاں برباد ہو جائیں مراد ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں جب ان دونوں نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنی آوازیں بلند کیں ایک کہتے تھے کہ قعقاع کو سردار بنائیے دوسرے کہتے تھے اقرع کو بنائیے)۔

خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ - انصار کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ۔
أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّيْنَا - تو ہی نفس کا اچھا پاک کرنے والا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تیرے سوا اور بھی کوئی نفس کو پاک کر سکتا ہے۔

فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ - اس میں جو بھلائی تھی وہ دیکھی ایک روایت میں مِنَ الْحَبَرِ ہے یعنی خوشی دیکھی۔

خَيْرُ يَوْمٍ - یعنی ہفتہ کے دنوں میں بہتر دن ورنہ سال کے دنوں میں عرفہ کا دن افضل ہے بعض نے جمعہ کو عرفہ کے دن سے بھی افضل کہا ہے۔

فَأَنَّنِي عَلَيْهِ خَيْرًا - اس کی تعریف کی۔
وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ - اور جوڑو اس کی جوڑو سے بہتر۔ معلوم ہوا کہ بہشت کی عورتیں آدم زاد عورتوں سے افضل ہیں اور اس میں اختلاف ہے۔

مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرٌ - کسی کو اس سے بہتر بخشش نہیں ملی۔

فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ - مقتول کے وارث کو دو باتوں میں اختیار ہوگا (یا تو دیت ہے یا قصاص)۔

هِيَ خَيْرٌ نَسِيكَتِكَ - یہ تیری بہتر قربانی ہے جو اخیر میں کی (کیونکہ پہلی بکری گو صورتہ قربانی تھی مگر درحقیقت قربانی نہ تھی کیونکہ نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے)۔

خَيْرُ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ - سب تابعین

فَتَمَسَّكَ بِسُنَّةِ خَيْرٍ مِّنْ إِحْدَاثِ بَدْعَةٍ - سنت نبوی پر عمل کرنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو وہ بدعت حسنہ ہو تو پانچ خانہ کے آداب کی رعایت رکھنا یا فجر کی سنت کے بعد ذرا لیٹ جانا ایک رہا) یا مدرسہ بنانے یا ہزاروں نیازیں اور مجلس میلاد کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے)۔

خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ انْفَاقِ الذَّهَبِ - سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے افضل ہے (کیونکہ ذکر الہی تمام نیکیوں کا مقصود اصلی ہے اور پھر سب اذکار میں لا الہ الا اللہ افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)۔

خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ فِيهِ اَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي - بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور اس دن سب سے بہتر دعا جو میں نے کی اور مجھ سے پہلے اگلے پیغمبروں نے وہ یہ دعا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ اگرچہ یہ کلمہ ذکر ہے مگر جو ذکر الہی میں مشغول رہے گا حق تعالیٰ اس کی خواہش سے بڑھ کر اس کو دے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے اس لئے دعا بھی ہوئی۔

فَجَاءَ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَهُ مِنْ شَرٍّ - یہ بہتری اللہ تعالیٰ لایا اب اس کے بعد برائی ہوگی بہتری سے مراد آنحضرتؐ کی نبوت ہے اور اسلام کا ظہور اور غلبہ اس کے بعد برائی اور رفتہ گمراہی اور بدعات کا ظہور ہے۔

كُنْ خَيْرَ ابْنِي اَدَمَ - تو آدم کے دونوں بیٹوں میں اچھے بیٹے (ہانبل) کی طرح ہو جا کسی پر حملہ نہ کر قتل ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ - میں تم کو اچھی اور بری بات بتاؤں۔

اِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنٌ لِّلْكَ الْخَزَائِنِ مَقَاتِلُح - نیکی کے خزانہ میں ان خزانوں کی کنجیاں ہیں۔

اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُولُ اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ - میں نماز ہوں پروردگار فرمائے گا تو اچھی ہے۔

تَرَبَّثْتُ يٰذَاكَ خَيْرٌ - اس کا معنی کتاب التاء میں گذر چکا۔

اَعْطِهٖ جَمَلًا خِيَارًا رَّبَاعِيًّا - اس کو اچھا چنا ہوا اونٹ چار برس کا دے دے (گو اس کا حق اس سے کم درجہ کا اونٹ ہے معلوم ہوا اگر قرض دار اپنی خوشی سے قرض خواہ کو اس کے قرضہ سے بڑھ کر دے تو اس کا لینا منع نہیں)۔

لِخَيْرٍ اُنَيْسٍ - انیس کو بیچنے نے بہتر کہا (ان کی ایک شخص سے شرط ہوئی کہ جو شخص شاعری میں افضل ہو وہ اونٹوں کا ایسا منہ دے جو اس شخص کے پاس تھا آخر انیس کو بیچنے نے بہتر کہا انہوں نے وہ منہ اس سے لے لیا عرب لوگ کہتے ہیں نَافِرَتُهُ فَفَرَّتُهُ اور خَايَرَتُهُ فَخَيَرَتُهُ یعنی میرے اس کے شرط ہوئی پھر میں اس پر غالب آیا۔

الْمَبِيعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں (اس مجلس سے اٹھ نہ جائیں وہاں سے چلے نہ جائیں یہ اختیار مجلس کہلاتا ہے)۔

اَلَا بَيْعُ الْخِيَارِ - مگر جس بیع میں اختیار کی شرط کر لی جائے کہ بائع یا مشتری یا دونوں کو اتنے دن تک اختیار ہے خواہ بیع قائم رکھیں خواہ فسخ کر ڈالیں تو یہ اختیار مجلس کے بدل جانے سے فوت نہ ہوگا اس کو خیار الشرط کہتے ہیں ایک خیار العیب ہے کہ شی مبیعہ میں کوئی عیب نکلے تو مشتری کو اختیار ہوتا ہے کہ اس کو واپس کر دے اور بیع فسخ کر ڈالے۔

اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا - مگر جس بیع میں بائع مشتری کو یا مشتری بائع کو ایجاب و قبول کے بعد اختیار دے کہ چاہے تو بیع فسخ کر ڈالے اور وہ کہے نہیں میں بیع قائم رکھتا ہوں تو اب خیار مجلس نہ رہے گا اکثر ائمہ اور فقہاء اور اصحاب حدیث کا یہی قول ہے کہ خیار مجلس بائع اور مشتری دونوں کو رہتا ہے مگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خیار ثابت نہیں کیا وہ اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ تفرق سے تفرق بالا قول مراد ہے یعنی جب تک اختیار ہے کہ ایجاب کے بعد قبول نہ ہوا ہو اور یہ عجیب تاویل

۱۔ بلکہ حدیث نبویؐ ہے ”بر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے والی ہے“ اس لئے بدعتی امور میں ثواب تو کجا الناکتہ ہوگا۔ (م)

ہے گویا حدیث کا ابطال ہے کیونکہ صرف ایجاب سے تو عقد ہی پورا نہیں ہوتا اس کے بعد تو قبول کا انتظار کرنا تکمیل عقد کے لئے ضروری ہے اس کا بیان کرنا شارع کے کلام کو فضول کرنا ہے اور لطف یہ کہ اہل حدیث کے راوی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کا مطلب تفرق بالابدان سمجھا چنانچہ ان سے مروی ہے کہ جب وہ بیع کو لازم کرنا چاہتے تو عقد کے بعد چند قدم چلے جاتے تاکہ فریق ثانی کو فتح کا موقع نہ رہے۔

لِيُؤْذِنَ لَكُمْ خِيَارُكُمْ - تم میں اذان وہ لوگ دیں جو نیک ہوں کیونکہ مؤذن کے اعتماد پر لوگ روزہ افطار کر لیتے ہیں سحری کھاتے ہیں سحری موقوف کر دیتے ہیں نمازیں ادا کرتے ہیں اس لئے وہ امین اور نیک ہونا چاہئے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ اذان بلند مقامات پر دی جاتی ہے تو نیک شخص لوگوں کے عورات پر نظر نہیں ڈالے گا۔

خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو قرضہ اچھی طرح ادا کریں (وعدے پر دیں اور پورا حق دیں بلکہ کچھ زائد)۔

بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ - تم کو یہ کافی ہے کہ تمہارا شمار اچھوں میں ہوا اب سب سے اچھا ہونا اس کی ہوس کیا ضروری ہے!۔

مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا - آنحضرت ﷺ کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا (یا یہ منظور کیجئے یا یہ) تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ گناہ نہ ہو (ورنہ گناہ سے آپ بالکل کنارہ کش رہتے)۔

كُنَّا نُخَيِّرُهُ بَيْنَ النَّاسِ - ہم ان کو آنحضرت کے بعد سب لوگوں سے بہتر کہتے۔

ثُمَّ يُخَيَّرُ - پھر اس کو اختیار دیا جاتا ہے (چاہے دنیا میں رہنا قبول کرے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے)۔

فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ - میں سمجھ گئی کہ آنحضرت کو بھی (اور پیغمبروں کی طرح) اختیار دیا گیا (لیکن آپ نے آخرت اختیار فرمائی)۔

ثُمَّ يَتَخَيَّرُ - پھر اختیار کرے۔

تَخَيَّرُوا لِنُطْفِكُمْ - اپنے نطفوں کے لئے بہتر عورت تلاش کرو (یعنی شریف اور خاندانی عورت سے نکاح کرو تا کہ اولاد صالح اور نیک پیدا ہو یہ امر استحباً ہے)۔

خَيْرٌ فِي ثَلَاثٍ - تین باتوں میں اختیار دیا ان میں سے کوئی بات منظور کریں۔

إِنَّهَا خَيْرٌ فِي زَوْجِهَا - بریرہ (جب آزاد ہوئی تو اس) کو اختیار دیا گیا چاہے اپنے خاوند کے پاس (جو غلام تھا) رہے یا نکاح فسخ کر ڈالے۔

خَيْرُؤُنْبَى بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ أَوْ يُبْخَلُونِي - انھوں نے مجھ کو لاچار کر دیا دو باتوں میں سے وہ ایک بات کریں گے یا تو فحش سوالات مجھ سے کریں گے (اتنا مانگیں گے کہ میں دے نہ سکوں گا) یا مجھ کو بخیل بنائیں گے۔

إِنَّ صَبِيَّيْنِ تَحَايَرَا فِي الْخَطِّ إِلَى الْحَسَنِ - دو لڑکوں نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ فیصلہ کرانا چاہا کہ کس کی تحریر بہتر ہے۔

بَلْ كَانَ مُخَيَّرًا - بلکہ آپ کو اختیار تھا کہ دو امروں میں جو چاہیں وہ کریں (یعنی جس باب میں کوئی حکم الہی نہ اترا ہو)۔

خَوَّلَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ - میرے لئے جو امر بہتر ہو وہ تجویز فرمائیے یا رسول اللہ (ﷺ)۔

مَا أَجْدَلَنِي وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ - (جب قیامت میں غلام لونڈی کو مارنے کا مجھ سے بدلہ لیا جائے گا تو) میں اپنے اور ان کے لئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا کہ ان سے جدا ہو جاؤں ان کو آزاد کر دوں (نہ غلام لونڈی میرے پاس رہیں نہ میں مواخذہ اخروی میں گرفتار ہوں)۔

وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذَلِكَ خَيْرًا - میں نے ان سے اس باب میں ثواب اور اجر سنا ایک روایت میں خیراً ہے یعنی مرفوع حدیث سن۔

خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ مُمَسِّكٌ بِعَنْانِ فَرَسِهِ - بہتر

لوگوں میں وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے بہتر بعض نے کہا مسافروں میں یہ سب سے بہتر ہے اور دوسرا ان میں سب سے بہتر ہے جو اپنے نفس کی اصلاح میں مصروف ہیں اور تیسرا ان سب میں بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔

مِمَّا لَهُ الْخَيْرَةُ - بہ کسرۃ خا و سکون یا خا ز اللہ لک سے ہے۔

هُمْ خَيْرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ - وہ اس کی مخلوقات کے بہتر لوگوں میں سے ہیں۔

خَيْرُ الدُّعَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - سب دعاؤں میں بہتر لا الہ الا اللہ ہے۔

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ - مخلوق کو پیدا کر کے مجھ کو بہترین مخلوق میں رکھا۔

لَا يَقِفُ خَيْرٌ - اگر وہ کھڑا رہے (سامنے سے نہ گذرے) تو یہ بہتر ہے۔

خَيْرَ أَرْوَاجِهِ - آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں کو اختیار دیا چاہے دنیا اختیار کریں اور مجھ سے طلاق لے لیں اور چاہیں تو آخرت اختیار کریں اور میرے پاس رہیں فقر و فاقہ پر شکایت نہ کریں۔

خَيْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ - آنحضرت ﷺ نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔

إِذَا خَضَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُولُوا خَيْرًا - جب تم کسی مسلمان کے جنازے میں جاؤ تو اس کے حق میں بہتر بات کہو (کہ وہ اچھا آدمی تھا بڑا بھلا آدمی تھا اور اس کی برائی نہ کرو یا یوں کہو یا اللہ اس کو بخش دے اس کی مغفرت فرما اس کو عذاب سے بچا اس پر رحم کر)۔

جَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا - اللہ اس کو اچھا بدلہ دے۔

لَيْسَ الْخَيْرُ أَنْ يَكْثَرَ مَالُكَ وَوَلَدُكَ وَلَكِنَّ الْخَيْرَ أَنْ يَكْثَرَ عَمَلُكَ الْحَدِيث - خیر یہ نہیں ہے کہ تیری دولت اور اولاد زیادہ ہو بلکہ خیر یہ ہے کہ تیرے نیک اعمال

زیادہ ہوں۔

يَا سَيِّدِي أَخْبِرْنِي بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا اے میرے سردار مجھ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی بتلائیے (تو آپ نے جواب میں یوں لکھا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! جو کوئی لوگوں کو ناراض کرے اللہ کی رضا مندی اور خوشنودی کا خواہاں ہوگا اللہ اس کو لوگوں سے بچالے گا (یعنی لوگوں کی ایذا اور تکلیف دہی سے بچالے گا کوئی بھی اس کو نقصان اور ضرر نہ پہنچا سکے گا) اور جو کوئی اللہ کو ناراض کرے لوگوں کو راضی کرے گا تو اللہ اس کو لوگوں کے ذمہ سپرد کر دے گا (اس کی حمایت چھوڑ دے گا اور اپنی ذمہ داری اس سے ہٹالے گا)۔

أَنَا الْخَيْرَةُ ابْنُ الْخَيْرَتَيْنِ - میں بہتر ہوں اور بہتروں کی اولاد ہوں (دو بہتر عرب اور فارس اور بنی ہاشم عربوں میں بہتر یہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)۔

أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ - مجھ کو دونوں کاموں میں اختیار ہے۔ إِنَّ الْخَيْرَ لَطِيفٌ - حطمی بہت عمدہ چیز ہے۔ خَايِرُ بَيْنِنَا - ہم دونوں میں بتلائیے کون بہتر ہے (یہ دو لڑکوں نے حضرت علیؑ سے کہا)۔

مَنْ اسْتَخَارَ اللَّهَ رَاضِيًا بِمَا صَنَعَ اللَّهُ خَارَ اللَّهُ لَهُ - جو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے (یعنی اللہ تعالیٰ سے بہتری طلب کرے) اس کی قضا پر راضی رہ کر تو اللہ اس کے واسطے بہتر کرے گا (یعنی اس کے حق میں جس چیز کو بھی مقدر کرے) (اس پر راضی رہے) وہ چیز اس کے لئے بہتر ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ جو کرتا ہے وہ اچھا ہی کرتا ہے)۔

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ - نماز بہتر ہے سونے سے (اس میں فضیلت ہے سونے میں کوئی فضیلت نہیں اس لئے کہ یہ عبادت کا وقت ہے سونے کا وقت نہیں اور یہ الفاظ فجر کی اذان میں کہے جاتے ہیں)۔

خَيْتَعُورٌ - شیطان کا نام ہے۔

ذَلِكَ ذَيْبُ الْعَقْبَةِ يُقَالُ لَهُ الْخَيْتَعُورُ - یہ گھائی کا

معاویہ نے جناب امام حسین علیہ السلام کو لکھا تھا۔
قَدْ نَوَّقَهُ وَ خَيْسَهُ - اس اونٹ کو دوڑنے کے لئے تیار
کیا تھا اور سواری کے لئے رام کیا تھا۔

خَيْسُ الْأَسَدِ - شیر کے رہنے کا مقام اور جگہ۔
خَاسَ اللَّحْمُ خَيْسًا - گوشت بگڑ گیا، بدبودار ہو گیا۔
خَاسَتِ الثَّمَرَةُ - میوہ سڑ گیا۔

خَيْسَرِي - وہ شخص جو کھانے کی دعوت میں اس ڈر سے
نہ آئے کہ اس کو بھی کھانا پڑے گا (یعنی دعوت کا بدلہ کرنا ہوگا)
یہ خسارۃ سے نکلا ہے جس کے معنی ہلاکت اور نقصان اور گمراہی
کے ہیں (لفظ خَيْسَرِي کو اس باب میں ذکر نہیں کرنا چاہئے
بلکہ اس کو باب الخاء مع السين میں ذکر کیا جاتا مگر یاء کو رعایت کی
وجہ سے اس باب میں ذکر کیا گیا ہے)۔

خَيْشُومٌ - ناک کا آخری حصہ جو دماغ سے متصل ہے۔
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ - شیطان اس
کی ناک کے بالائی حصہ میں رات بسر کرتا ہے (جس کا نتیجہ یہ
ہوتا ہے کہ آدمی برے برے خواب دیکھتا ہے اور پریشان رہتا
ہے) امام نووی رحمۃ اللہ نے کہا کہ حقیقتاً شیطان کا وہاں رات بسر
کرنا بھی ہو سکتا ہے یا مجازی معنی مراد ہو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
وہاں اخلاط رد یہ جم جاتے ہیں ان کو شیطان فرمایا (لفظ
خَيْشُومٌ کا اس باب میں ذکر نہیں چاہئے بلکہ اس کا باب الخاء
مع الشین میں ذکر کرتے مگر یاء کی رعایت کی وجہ سے اس باب
میں ذکر کیا گیا)۔

خَيْطٌ - سینا، دھاگا، دھاری، شتر مرغ کا جھنڈا یا ٹڈی کا
جیسے خیط بالکسر۔

أَذُوا الْخَيْطَ وَالْمُخَيْطَ - دھاگا اور سوئی بھی دے
دو (مال غنیمت میں سے بغیر تقسیم کے یہ بھی اپنے پاس نہ رکھو)۔
فِي سَمِّ الْخَيْطِ - سوئی کے ناکہ میں۔

الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ - دن کی
سفیدی رات کی سیاہی سے۔

إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمُخَيْطُ - مگر جیسے سوئی سمندر میں
ڈبو کر نکال لو اتنی کمی (یہ سمجھانے کے لئے فرمایا ورنہ وہاں اتنی

بھیڑ یا ہے جس کو خیتور کہتے ہیں اصل میں خَيْتَعُورُ اس کو کہتے
ہیں جو ایک حالت پر نہ رہے گھڑی گھڑی غائب اور مضطرب ہو
جائے یا جس کی کوئی حقیقت نہ ہو جیسے سراب کہ دور سے آب
معلوم ہوتی ہے، بعض نے کہا خَيْتَعُورُ کے معنی آفت اور
مصیبت، بعض نے کہا غول بیابانی کے معنی ہیں۔

مترجم:- کہتا ہے حال کے حکیم کہتے ہیں کہ غول بیابانی کی
بھی کوئی حقیقت نہیں ہے یعنی وہ کوئی شیطان نہیں ہے بلکہ ایک
مادہ فارسفوسی ہے جو زمین سے مشتعل ہوتا ہے اور دور سے
دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ چراغ روشن ہے جب وہ اس
کے پاس جاتے ہیں اور قریب ہو جاتے ہیں تو وہ مادہ دب کر
دوسری جگہ روشن ہو جاتا ہے اسی طرح مسافر اس کے پیچھے چل
کر رستہ گم کر دیتا ہے اور پریشان ہو جاتا ہے اور سوچنے لگتا ہے
کہ ہم کس راستے میں آگئے اور حیرت کی نظر سے چاروں طرف
دیکھنے لگتا ہے اور دل میں خیال کرتا ہے کہ اب کدھر جائیں۔

خَيْسٌ يَأْخِي سَانٌ - جھوٹ بولنا، عہد شکنی کرنا۔
إِنِّي لَا أَخِيْسُ بِالْعَهْدِ - میں اپنا عہد نہیں توڑتا، عرب
لوگ کہتے ہیں خاس بعہدہ اپنا عہد توڑا۔

خَاسَ بَوْعِدِهِ - اپنا وعدہ خلاف کیا۔
إِنَّهُ بَنَى سِجْنًا فَسَمَّاهُ الْمُخَيْسَ - حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قید خانہ (جیل محبس) بنایا، اس کا نام
مخیس بہ فتح یا یا بہ کسرہ یا رکھا اور یہ شعر کہا

بَنَيْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُخَيْسًا بَابًا حَصِينًا وَ أَمِينًا
كَيْسًا - میں نے نافع کے بعد (جو پہلے جیل کا نام تھا اور وہ
بانسوں کا بنا ہوا تھا اس میں سے قیدی نکل بھاگے تھے) مخیس
بنایا اس کا دروازہ مضبوط اور داروغہ عقل مند ہے اصل میں
تَخْيِيسُ ذلیل کرنے کو کہتے ہیں تو جیل لوگوں کو ذلیل کرنے
والا ہے اگر بہ کسرہ یا مخیس پڑھیں اور اگر بہ فتح یا پڑھیں تو معنی یہ
ہوگا کہ ذلت اور رسوائی کا مقام۔

إِنِّي لَمْ أَكْسُكْ وَلَمْ أَخْسُكْ - میں نے تم کو نہ
گھٹایا (تمہاری عزت کو نہ میں نے کم کیا) نہ تم سے وعدہ خلافی
کی (تم سے جو وعدہ کیا اس کو پورا کیا) یا نہ تمہاری ذلت کی یہ

بھی کمی نہیں ہوتی)۔

مَخِيطًا فَمَا فَوْقَهَا - سوئی یا اس سے بھی کم یا اس سے

زیادہ۔

حَيَّاطِيَّة - ایک فرقہ ہے معتزل میں ہے۔

صَلَّ عَلَى مَا كَانَ فِيهَا مَعْمُولًا بِخَيْرِ طَه - جو جوہر

گاہ (چھوٹا مصلی) دھاگوں سے بنایا جائے اس پر نماز پڑھ۔

أَخَافُ عَلَى خَيْطِ عُقْبَى - مجھ کو اپنی گردن مارے

جانے کا ڈر ہے۔

خَيْبَر - مشہور مقام ہے مدینہ سے پانچ منزل پر شام

کے راستہ میں اور ایک درہ ہے سرحد ہند پر درمیان پشاور اور

کابل کے (اس کا باب یہ نہ تھا مگر صرف لفظی رعایت کی وجہ سے

یہاں یعنی اس باب میں بیان کر دیا گیا)۔

خَيْعَمٌ يَخْيَعَامَةُ - برا آدمی گانڈو ماہون۔

خَوْعَمٌ - احمق۔

لَا يُحِبُّنَا أَهْلُ الْبَيْتِ الْخَيْعَامَةُ - امام جعفر صادق

علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا

جو گانڈو (مفعول) ہوگا۔

خَيْفٌ - نالے سے بلند مقام لیکن پہاڑ کا نشیبی حصہ

منی کی مسجد کو مسجد خیف کہتے ہیں کیونکہ وہ پہاڑ کے نشیبی

حصہ میں ہے۔

نَحْنُ نَارِلُونُ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ - کل ہم بنی

کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے اور وہیں ٹھہریں گے

(اللہ کا شکر یہ ادا کرنے کو اس لئے کہ قریش نے بنی ہاشم کو وہیں

نکال دیا تھا اس حدیث میں لفظ غدا سے (جو کہ کل کے معنی میں

آتا ہے اس سے) مراد ماہ ذی الحجہ کی تیرہویں تاریخ ہے یہ

مجازاً فرمایا جیسے گزشتہ بات کو کل کی بات کہتے ہیں ورنہ تو

حقیقت میں کل کا اطلاق اس دن پر ہوتا ہے جو آج کے بعد والا

دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے یا آج کے قبل والا دن ہو

اور متصل ہو آج کے دن سے تو حدیث میں غدا کے لفظ سے

معنی مجازی مراد ہے)۔

مَضَى فِي مَسِيرِهِ إِلَيْهَا حَتَّى قَطَعَ الْخُيُوفَ -

آپ برابر اس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ خیفوں کو طے کیا۔

أَخِيفُ بَنِي تَيْم - بنی تیم کے اخیف یہ ابو بکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفت ہے اخیف اس کو کہتے ہیں کہ ایک

آنکھ نیلگوں ہو ایک کالی مجمع البحرین میں ہے کہ خیف ہمیشہ دو

پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے کہتے ہیں کہ مسجد خیف میں (جو منی

میں ہے) ہزار پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے۔

خَيْلٌ يَا خَيْلٌ يَا خَيْلَةً يَا خَيْلَةً يَا خَيْلًا يَا خَيْلَانٌ يَا

مَخِيلَةً يَا مَخَالَةً يَا خِيَالٌ يَا خَيْلُولَةً - گمان کرنا اس کا

مستقبل إخال ہے بعض نے کہا إخال ہے اور قیاس کے

موافق یہی ہے۔

خَالَ الْفَرَسُ - گھوڑا نکلڑا ہو گیا۔

نَسْتَخِيلُ الْجَهَامَ - سوکھے ابر کو (جس میں پانی نہ

ہوتا) ہم برسنے والا سمجھتے۔

إِذَا رَأَى فِي السَّمَاءِ اخْتِيَالًا تَغْيِيرَ لَوْنُهُ - جب

آسمان پر ابر نمود ہوتا بارش کے آثار ہوتے تو آپ کا رنگ بدل

جاتا (اس ڈر سے کہ شاید یہ عذاب ہو)۔

إِذَا رَأَى مَخِيلَةً أَقْبَلَ وَ أَذْبَرَ - جب پانی کا ابر آپ

دیکھتے تو آگے پیچھے ہوتے (آپ کو تردد ہوتا کہ کہیں پروردگار کا

عذاب نہ آیا ہو جیسا کہ اگلی امتوں پر ابر کی صورت میں پروردگار

کا عذاب آیا تھا)۔

مَا إِخَالَكَ سَرَقَتْ - میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری

کی ہو (نہا یہ میں ہے کہ إخال بہ کسرہ علامت مضارع زیادہ

فصح ہے اور فتح قیاس کے موافق ہے)۔

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خَيْلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ - (بعض

نے خیلَاء روایت کیا ہے یعنی) جو شخص غرور اور گھمنڈ کی راہ

سے (تکبر اور گھمنڈ کے ارادے سے) اپنا کپڑا الٹائے تو

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحم کی نگاہ سے)

دیکھے گا بھی نہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ مُخْتَالٌ يَأْفِيهِ

مَخِيلَةٌ وہ مغرور ہے اس میں غرور ہے۔

فَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ - جب آسمان پر ابر چھا جائے

جس میں گرج اور چمک ہو یعنی برسنے والا ابر عرب لوگ کہتے

کھا جب تک دو خصلتیں تجھ میں نہ ہوں ایک اسراف دوسری تکبر۔

الْبَرُّ ابْغَى لَا الْخَالُ - میں نیکی کا طالب ہوں نہ فخر اور غرور کا۔

كَانَ الْحَمِي سِتَّةَ أَمْيَالٍ فَصَارَ خَيَالٌ بِكَذَا وَخَيَالٌ بِكَذَا - محفوظِ رمنہ چھ میل کا تھا ایک خیال اس مقام پر اور ایک خیال اس مقام پر خیال کہتے ہیں ان لکڑیوں کو جن پر کالا کپڑا ڈال کر کسان کھیت میں کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ جانور اس کو آدمی سمجھ کر کھیت پر نہ گریں ایک روایت میں خَيَالٌ بِأَمْرَةٍ وَ خَيَالٌ بِأَسْوَادِ الْعَيْنِ ہے ایک خیال امرہ میں تھا ایک اسودا لعین میں یہ دونوں پہاڑ ہیں۔

يَا خَيْلَ اللَّهِ إِرْكَبِي - اے اللہ کے گھوڑوں کے سوارو سوار ہو جاؤ۔

عَلَيْهِ خِيْلَانٌ - آنحضرت ﷺ کے کندھے پر جو مہر نبوت تھی اس پر تل تھے یہ جمع ہے خال کی۔

كَانَ الْمَسِيحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَثِيرَ خِيْلَانِ الْوُجْهِ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ پر بہت تل تھے۔

زَيْدُنُ الْخَيْلُ - زید چابک سواران کا جاہلیت میں یہی نام پڑ گیا تھا چونکہ وہ گھوڑے کے بہت عمدہ سوار تھے آنحضرت ﷺ نے یہ نام بدل کر زید الخیر رکھ دیا۔

سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَخِيَالِي - تجھ کو میرے ظاہر جسم اور میرے بالمشی دل اور خیال نے سجدہ کیا۔

يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِيَهُنَّ - آنحضرت ﷺ پر جب جادو ہوا تھا تو آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنی بی بی سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ آپ نے صحبت نہ کی ہوتی بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اپنی عادت کے موافق ایسا یقین ہوتا کہ اپنی بی بی سے صحبت کریں گے جب ان کے پاس جاتے تو جادو کی وجہ سے صحبت پر قادر نہ ہوتے اسی طرح ایک کام کو سمجھتے کہ میں کر چکا ہوں حالانکہ آپ نے اس کو نہ کیا ہوتا۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌّ إِزَارُهُ

ہیں: أَخَالَتِ السَّمَاءُ آسَمَانَ پرا بر چھا گیا۔

الْخَيْلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ - تکبر اور غرور گھوڑے والوں میں ہوتا ہے۔

خَيْلٌ - گھوڑوں اور گھوڑ سواروں کو بھی کہتے ہیں۔
مِنَ الْخَيْلَاءِ مَا يُحِبُّهُ اللَّهُ - بعض غرور اللہ کو پسند ہے یعنی خیرات میں یا جہاد میں۔

بُنِسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ بُنِسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بُنِسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَاوَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبَلَى بُنِسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمَبْدَأَ وَالْمُنْتَهَى بُنِسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلُ الدُّنْيَا بِالْذِّينِ بُنِسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بُنِسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعَ يَقُودُهُ بُنِسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوَى يُضِلُّهُ بُنِسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبَ يُذِلُّهُ - وہ بندہ برا ہے جو اپنے تئیں دوسرے سے اچھا سمجھے اور غرور کرے اور دین کے کام بھلا دے (دنیا میں پھنس کر) اور شرارت اور سرکشی کرے اور اپنی پیدائش اور انجام کو بھول جائے (کہ ایک قطرہ ناچیز سے بنا ہے اخیر خاک ہو جائے گا اور وہ بندہ بھی برا ہے جو دین کے نام پر دنیا وصول کرتا ہے یا دین میں شبہات تلاش کرتا ہے) اسی طرح وہ بندہ جس کو طمع لئے لئے پھرے اور جو بندہ خواہش پر چلے اور وہ بندہ بھی برا ہے جو دنیا کی حرص کرتا ہو۔

يَخْتَلُ الدُّنْيَا بِالْذِّينِ - دین داری کے پردے میں دنیا کا طالب ہو لوگوں سے فریب کرتا ہو ظاہر میں پرہیزگار عابد زاہد بنتا ہے دل میں یہ ہے کہ روپیہ کماؤں لوگ مجھ کو بزرگ اور صالح سمجھ کر میری خدمت کریں اور جو کہوں اس کو سنیں۔

لَا تَخَلْ - غرور مت کر۔

الْوَجُلُ الَّذِي يُخَيِّلُ إِلَيْهِ - جس شخص کو نماز میں خیال پیدا ہوا کہ کوئی حدثِ دبر سے نکلا (وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز یا بونہ پائے)۔

كُلُّ مَا شِئْتَ وَالْبَسُ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ خَلَّتَانِ سَرَفٌ وَ مَخِيلَةٌ - جو چاہے وہ پہن اور جو چاہے وہ

خَيْلَاءُ - جو شخص بوڑھا ہو کر زنا کرتا رہے وہ بہشت میں نہیں جائے گا اور جو شخص اپنے ازار کو (یعنی تہبند کو) غرور اور تکبر کی راہ سے (یعنی تکبر کے ارادے سے) لٹکائے - (تو ایسا شخص بھی جنت میں جائے گا)۔

الْمُؤْمِنُ لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ وَلَا يَتَخَايَلُ عَلَى الْأَصْدِقَاءِ - مومن دشمنوں پر بھی ظلم نہیں کرتا اور دوستوں پر غرور نہیں کرتا، اکثر روایتوں میں لَا يَتَحَامَلُ ہے - یعنی دوستوں کو تکلیف نہیں دیتا ان پر بار نہیں ڈالتا۔

وَأَخْلَفْتَنَا مَخَايِلُ الْجُودِ - اور بہت برے والے ابر ہم پر سے نکل گئے انھوں نے پانی نہیں برسایا۔

خَيْمٌ يَا خَيْمَانُ يَا خَيْوُمُ يَا خِيَوْمَةً يَا خِيْمُومَةً يَا خِيَامَ - ڈر کر لوٹ جانا، نامردی، اور بزدلی کرنا، اٹھانا، مکاری کرنا۔

تَخِيْمٌ - خیمہ میں جانا۔

إِخَامَةٌ - خیمہ کھڑا کرنا۔

خَيْمَهُ - ڈیڑھ جو مشہور ہے۔

خَيْمٌ اور خَيْمَةٌ - طبیعت اور خصلت۔

خِيَامٌ - خیمہ بنانے والا۔

الشَّهِيدُ فِي خَيْمَةِ اللَّهِ تَحْتَ الْعَرْشِ - شہید

قیامت کے دن عرش کے تلے اللہ تعالیٰ کے خیمہ میں ہوگا۔

خَيْمٌ بِالْمَكَانِ - مکان میں ٹھہرا، اقامت کی۔

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَخِيْمَ لَهُ الرَّجَالُ قِيَامًا - جو شخص

یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لئے جم کر کھڑے رہیں (اس کی

تعظیم اور آداب کے واسطے) ایک روایت میں يَسْتَخِيْمُ ایک

میں يَسْتَجِمُ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔



کتاب الدال د

د

العابدین کی صفت ہے کہتے ہی کہ آپ ہر رات کو ہزار رکعت پڑھتے)۔

دَاذَاةٌ یَا دِئْدَاءَ - زور سے دوڑنا، کسی کے پیچھے چلنا، ڈھانپ دینا، ٹھہرا دینا، ہلانا، ہجوم کرنا۔

تَدَاذَاءَ - ٹھہر گیا یا ملنے لگا ڈھلک گیا، دیر کی جھک کر چلا۔ ہجوم کے ایک طرف جھک گیا۔ نَهَى عَنْ صَوْمِ الدَّادَاءِ - سخت اندھیری راتوں میں آپ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ (وہ اخیر مہینہ کی راتیں ہیں یا ۲۵-۲۶-۲۷ رات بعض نے کہا شک کا دن مراد ہے)۔ لَيْسَ عُفْرُ اللَّيَالِي كَالدَّادِي چاندنی کی راتیں اندھیری راتوں کی طرح نہیں ہیں۔ وَبُرَّ تَدَاذَاءَ مِنْ قَدُومِ ضَّانٍ - (ایک روایت میں تَدَلَّى ہے۔ یہ ابان نے ابو ہریرہ کی نسبت کہا یعنی ایک دیر ہے جو ابھی قدوم ضان (ایک پہاڑ کا نا ہے) سے ڈھلکتا ہوا آ گیا یا ہم پر گرا۔) وَبُرَّ - ایک جانور ہے بلی کے برابر اس کی دم بہت چھوٹی ہوتی ہے گھروں میں اس کو پالتے ہیں۔ صراح میں ہے کہ فارسی میں اس کو دنک اور ترکی میں سحر کہتے ہیں۔ فَتَدَاذَأَ عَنْ قَرَسِهِ اپنے گھوڑے سے گر گیا۔

دَالٌ - ناتوانی کے ساتھ چلنا، فریب دینا۔ دُولُولٌ - آفت مصیبت۔ إِنَّ الْجَنَّةَ مَحْظُورٌ عَلَيْهَا بِاللَّيْلِ بہشت سختیوں سے روکی گئی ہے (یعنی بڑی محنت اور کوشش سے ہاتھ آتی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَاوِرِ)۔^۱

دال :- حرف ثبئی میں سے آٹھواں حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد چار ہے۔

باب الدال مع الالف

دَابٌ - کوشش کرنا محنت اٹھانا ہمیشہ کرنا تیز ہانکنا جیسے دَابٌ اور دُؤَبٌ ہے۔

اِذَا بٌ - تھکانا۔ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابٌ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ - تم اپنے اوپر رات کو عبادت کو نا لازم کرلو کیونکہ یہ اگلے زمانہ کے نیک شخصوں کا طریق ہے (ان کی عادت ہے)۔

دَابِيٌّ وَدَابِيَهُمْ - میری عادت اور ان کی عادت یہی رہی۔ إِنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْنِبُهُ - (ایک اونٹ نے آنحضرت ﷺ کو سجدہ کیا آپ نے اس کے مالک سے فرمایا وہ یہ شکوہ کرتا ہے) تو اس کو بھوکا رکھتا ہے (برابر چارہ نہیں دیتا) اور اس کو تھکا ڈالتا ہے (اس سے سخت محنت لیتا ہے)۔

دَائِبَانٍ - رات دن۔ الدَّائِبُ السَّرِيعُ - سخت محنت کرنے والا جلد چلنے والا (یہ چاند کو فرمایا)۔ قُرْبٌ دَائِبٌ مُضِيعٌ - بعض لوگ سخت محنت کر کے اپنی محنت برباد کرنے والے ہیں (جب ان کا اعتقاد اور عمل سنت کے موافق نہ ہو تو سارا مجاہدہ بے کار ہے)۔

الدَّائِبُ الْمُجْتَهِدُ فِي الْعِبَادَاتِ - سخت محنت کرنے والے عبادتوں میں بہت کوشش کرنے والے (یہ امام زین

دُنْلُ یا دُوْلُ - ایک جانور ہے نیولے کے مشابہ یا بھیڑیا (ابوالسود دکنی اسی کی طرف منسوب ہیں۔)

باب الدال مع الباء

دَبْ - آہستہ چلنا جیسے بچہ چلتا ہے یا چھوٹی کی چال سرایت کرنا۔

اِدْبَابُ - آہستہ چلانا عدل و انصاف کرنا۔

دَابَّةُ الْأَرْضِ - ایک جانور ہے جس کا طول ساٹھ ہاتھ کا ہوگا اس کے پاؤں ہوں گے اور کھال پر بال ہوں گے۔ بعض نے کہا اس میں کئی جانوروں کی تھوڑی تھوڑی مشابہت ہوگی۔ قیامت کے قریب صفا پہاڑ پھٹ جائے گا اور شب مزدلفہ کو اس میں سے نکلے گا۔ لوگ منیٰ کو جا رہے ہوں گے۔ بعض نے کہا طائف کی زمین سے نکلے گا اس کے پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگشتری ہوگی۔ جو کوئی اس کو پکڑنا چاہے گا وہ پکڑ نہ سکے گا اور جو کوئی اس سے بھاگنا چاہے گا وہ بھاگ نہ سکے گا مومن کو عصا سے مارے گا اس کے منہ پر لکھ دے گا یہ مومن ہے اور کافر پر مہر لگا دے گا اس کے منہ پر لکھ دے گا یہ کافر ہے (وہ ایک فرشتہ ہوگا جانور کی صورت میں)۔

نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ - آپ نے کدو کی توہنی سے منع فرمایا (یعنی اوسین کھانے پینے سے) (کیونکہ اس میں شراب کی حرمت سے پہلے بنید بھگولیا کرتے تھے اس میں جلدی سے تیزی آ جاتی اب بھی اکثر علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک منسوخ نہیں ہے۔ نہا یہ میں ہے کہ دُبَاءُ جمع ہے دُبَاءَةٌ کی)۔

يَسْتَبَعُ الدُّبَاءُ مِنْ حَوَالِي الْقُصْعَةِ - آنحضرت ﷺ پیالہ کے کونوں میں سے کدو تلاش کر کے نوش فرما رہے تھے (کدو آپ کو بہت پسند تھا اور ہر مسلمان کو پسند ہونا چاہئے کیونکہ ان کے پیغمبر کو پسند تھا۔ امام ابو یوسف جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں ان کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ کدو آنحضرت ﷺ کو تو پسند تھا مگر مجھ کو پسند نہیں ہے انھوں نے کہا قتل کا سامان لاؤ تا کہ میں اس شخص کو قتل کروں چونکہ یہ مرتد ہو گیا ہے (یعنی کافر) یہاں سے سمجھ لینا

چاہئے کہ جو کوئی دین کی باتوں میں حدیث شریف پا کر اس کو واجب العمل نہ جانے اور اپنے امام یا پیر یا مرشد کی رائے پر قائم رہے اس کا کیا حکم ہوگا اگر امام ابو یوسف ایسے لوگوں کو دیکھتے تو ان کے لئے کیا تجویز فرماتے جب کھانے پینے کو چیزوں میں انھوں نے سنت کے خلاف ایک بات کہنے کو کتنا مکروہ جانا اور ایسا کہنے والے کو واجب القتل سمجھا)۔

اَيْتَكُنْ صَاحِبَةَ الْجَمَلِ الْأَذْبَبِ تَنْبَحُهَا كِلَابُ الْحَوَابِ - آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کاش مجھ کو معلوم ہو جاتا تم میں سے کون سی بی بی بہت بال والے ایک اونٹ پر سوار ہوگی اس پر حوآب کے کتے بھونکیں گے (حوآب ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان وہاں حضرت عائشہ جنگ جمل میں جا کر ٹھہری تھیں)۔

وَحَمَلَهَا عَلَى حِمَارٍ مِّنْ هَذِهِ الدُّبَابَةِ - اس کو ان دھیمی چال چلنے والے جانوروں میں سے ایک گدھی پر سوار کر دیا۔ عِنْدَهُ غُلَيْمٌ يُّذِئِبُ ان کے پاس ایک بچہ تھا جو ریگ ربا تھا (آہستہ چل رہا تھا)۔

نَتَّحِدُ دُبَابَاتٍ يَدْخُلُ فِيهَا الرَّجَالُ - (پوچھا قلعوں کو تم کیونکر فتح کرتے ہو انھوں نے کہا) ہم ٹاپے بناتے ہیں (لکڑی چمڑے وغیرہ کے) اس میں بیٹھ کر لوگ قلعہ کی دیوار تک چلے جاتے ہیں (یہ ٹاپے اس لئے بناتے ہیں کہ قلعہ والے اوپر سے پتھر وغیرہ ماریں تو یہ محفوظ رہیں)۔

یہ اگلے زمانہ کی جنگوں میں ہوتا تھا اب جنگ کے ایسے ایسے عمدہ آلات نکلے ہیں کہ قلعہ کیسا ہی مضبوط ہو تو پوں سے اڑا دیا جاتا ہے شیل کے گولے یعنی بم قلعہ والوں پر برستے ہیں اور وہ اندر جا کر پھلتے ہیں ہوائی جہاز (ایروپلین) ایر شپ (ایروپلین) اوپر سے گولے برساتے ہیں ہزاروں آدمیوں کی جان جاتی ہے قلعہ والے خود قلعہ چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں قلعوں کے بدلہ اب زمین میں سرنگیں کھود کر ان میں بیٹھ کر لڑتے ہیں لیکن دشمن ڈانٹا میب لگا کر سرنگ اڑا دیتا ہے اس کے آدمی سب مر جاتے ہیں)۔ اَتَّبِعُوا ذَبَّةَ قُرَيْشٍ وَلَا تُفَارِقُوا الْجَمَاعَةَ تم قریش کے طریقہ اور مذہب پر رہو جماعت کا

ساتھ نہ چھوڑو۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ذَيُّوْبٌ وَلَا قَلَاْعٌ۔ بہشت میں کٹہ اور کو تو ال نہیں جائیں گے (بعض نے کہا ذیوب کے معنی چغل خور، عرب لوگ کہتے ہیں ذَبْتُ عَقَارِبَهُ اس کی چغلیاں چل نکلیں (یعنی ان کا اثر ہوا)۔ ذَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ۔ اگلی امتوں کی بیماری رفتہ رفتہ تم میں بھی سما گئی (یعنی حسد اور بغض نا اتفاقی۔ ذَبَّة۔ وہ مقام ہے جہاں ریت بہت ہو قُمْ يَا ذَابَّةَ اللَّهُ۔ اے خدا کے دابہ اٹھ۔) امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین مولانا علی بن ابی طالب ریت اکٹھی کر کے اس پر سر رکھ کر مسجد میں سو گئے تھے اتنے میں آنحضرت ﷺ وہاں پہنچے آپ نے ان کے پاؤں پکڑ کر بلائے اور فرمایا اٹھو اے دابہ اللہ۔ ایک صحابی نے عرض کیا کیا ہم اس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ نام خاص علیؑ ہی کے لئے ہے اور علیؑ ہی وہ دابہ ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے اس آیت میں فرمایا ہے وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ۔ پھر فرمایا اے علیؑ جب زمانہ کا آخری دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک اچھی صورت میں اٹھائے گا اور تیرے پاس نشان کرنے کا ایک ہتھیار ہوگا تو اس سے اپنی دشمنوں پر نشان کر دے گا۔)

مترجم:- کہتا ہے کہ یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور اسی سے بعض شیعہ رجعت کے قائل ہوتے ہیں یعنی حضرت علیؑ قیامت سے پہلے ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے۔ مفضل بن عمران نے روایت کی ہے کہ دابہ الارض رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ظاہر ہوگا۔ امام مہدئی کے زمانہ میں سفیانی کے ظہور سے پہلے۔ يَغْلُقُ فِي رَقَبَةِ ذَابَّةٍ اِيك جَانُوْر كَغْلے ميں لُك رے۔ اَكْذَبُ مَنْ ذَبَّ وَدَرَج۔ سب زندوں اور مردوں سے بڑھ کر جھوٹا۔

ذَبِيبُ النَّمْلِ۔ چیونٹی کا ریگٹنا۔

ذَبَّة۔ کپا تیل یا گھی رکھنے کا۔

ذُبَّ۔ ریچھ اس کی جمع ذَبَبَةٌ ہے۔

ذَبْدَبَةٌ۔ ایک قسم کی آواز۔

ذَبَّة۔ ریچھنی۔

ذَبَاء۔ ٹھہر جانا مارنا۔

تَذْبِيْیٌ۔ ڈھپنا چھپانا۔

ذَبَاةٌ۔ بھاگنا۔

ذَبِجٌ۔ نقش و نگار کرنا، آراستہ کرنا جیسے تَذْبِيْجٌ ہے۔

ذَبَّاجٌ۔ وہ کپڑا جس کا تانا بانا دونوں ریشم ہوں اس کی

جمع ذَبَابِیْجٌ یا ذَبَابِیْجٌ دونوں آئی ہیں۔

كَانَ لَهُ طِيلَسَانٌ مُّذَبَّجٌ۔ ان کے پاس ایک چادر تھی

جس کے کنارے ریشمی تھے۔

مُذَبَّجٌ۔ وہ حدیث جس کی سند میں دو ہم سن اور ہم عمر

راوی ایک دوسرے سے روایت کریں۔

ذَبَّاجٌ۔ دیباچہ بیچنے والا۔

لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الذَّبَّاجَ۔ باریک ریشمی کپڑا

نہ پہنو نہ سنگین ریشمی کپڑا یہاں دیباچہ سے مراد استبرق ہے یعنی

موٹا سنگین ریشمی کپڑا۔

ذَبَّاجَةٌ۔ منہ شروع خطبہ کتاب کا کیونکہ اس کی عبارت

اکثر آراستہ ہوتی ہے اور لقب ہے محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن

حسین علیہ السلام کا جو زید یہ مذہب رکھتے تھے۔

ذَبَّاجَتَانِ۔ دونوں رخسارے۔

مجمع البحرین میں یہ حدیث نہی اَنْ يُذَبَّجَ الرَّجُلُ فِيْ

صَلُوْتِهِ اس باب میں بیان کی ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے

اس سے منع فرمایا کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکا دے (یعنی پیٹھ

سے نیچا رکھے یا پیٹھ کو اس طرح سے موڑے کہ بیچ میں کوہان کی

طرح انھی رہے حالانکہ صحیح یُذَبَّجُ ہے حائِیِ طَلِی سے جیسے کہ

آگے آتا ہے۔)

ذَبَّعٌ۔ پیٹھ پھیلا دی اور سر جھکا دیا۔

حدیث میں ہے نہی اَنْ يُذَبَّجَ الرَّجُلُ فِيْ الصَّلُوْةِ

(اس کی معنی ابھی گزر چکے ہیں۔ بعض نے ذال معجمہ سے

روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔)

ذَبُوْرٌ۔ مرجانا، لکھنا، پیٹھ موڑنا جیسے ذَبُوْرٌ ہے۔

ذَبُوْرٌ۔ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جیسے ذَبُوْرَةٌ۔ (بعض نے کہا

ذَبُوْرٌ۔ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جیسے ذَبُوْرَةٌ۔)

اس کے پاؤں کا زخم۔)

تَذْبِيرٌ - بندوبست اور انتظام کرنا۔

إِدْبَارٌ - پیٹھ موڑنا یہ ضد ہے اِقْبَالٌ کی۔

تَذْبُورٌ - سوچنا۔

كَانُوا يَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا بَرَأَ الذَّبُّوُ وَعَفَا الْأَثَرُ - جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے یعنی حاجیوں کے چلنے کا نشان جو زمین پر حج کے موسم میں پڑ جاتا ہے (بعض نے وَعَفَا الْوَبُّ روایت کیا ہے یعنی اونٹ کے بال کثرت سے نکل آئیں (یعنی جو بال پالانوں کے رگڑے سے اڑ گئے تھے وہ پھر نکل آئیں۔)

أَذْبُوتٌ وَ انْقَبَتِ - (حضرت عمرؓ نے ایک عورت سے کہا) تیرے اونٹ کی پیٹھ زخمی ہوگی اس کا پاؤں گھس گیا۔

لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابِرُوا - رشتہ ناطہ مت کاٹو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو۔ (جیسے کسی سے رنج ہوتا ہے تو اس کی طرف منہ نہیں کرتے اگر سامنے بھی آ گیا تو ادھر سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس کی طرف پشت کرتے ہیں۔)

ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَهُمْ صَلَوةَ رَجُلٍ آتَى الصَّلَوةَ دُبَارًا - تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا ایک تو اس شخص کو جو نماز کا وقت گزر جانے پر نماز پڑھے (بعض نے کہا دِبَارٌ دُبُرٌ کی جمع ہے یعنی اخیر وقتوں پر) عرب لوگ کہتے ہیں۔

فَلَا تَمَّا يَذَرِي قِبَالَ الْأُمْرِ مِنْ دِبَارِهِ - فلاں شخص اس کام کی نہ ابتدا جانتا ہے نہ انتہا (نہ اول نہ آخر نہ سر نہ پیر)۔

لَا يَأْتِي الْجُمُعَةَ إِلَّا دُبُرًا يَذْبُرُ - یعنی جمعہ کے لئے نہیں آتے مگر جب اس کا وقت فوت ہو جاتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي الصَّلَوةَ إِلَّا دُبُرًا - بعض لوگ نماز اس وقت پڑھتے ہیں جب اس کا وقت گزر جاتا ہے (یا تو بالکل فوت ہو جاتا ہے یا اخیر وقت آ جاتا ہے جو مکروہ ہے)۔

هُمْ الَّذِينَ لَا يَأْتُونَ الصَّلَوةَ إِلَّا دُبُرًا - یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کا وقت فوت ہو جانے پر نماز پڑھتے ہیں۔

لَا يَأْتِي الصَّلَوةَ إِلَّا دُبُرًا يَذْبُرُ - نماز اخیر ہی وقت پڑھتا ہے۔

وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ بَأْسًا تَقْطَعُ بِهِ دَابِرَهُمْ - ان پر ایسا عذاب بھیج کہ اخیر آدمی بھی ان کا ہلاک کر دے (سب کو تباہ برباد کر دے کوئی نہ بچے)۔

أَيُّمَا مُسْلِمٍ خَلَفَ غَازِيًا فِي دَابِرَتِهِ - جو مسلمان کسی غازی کے پیچھے (جو جہاد کے لئے گیا ہو اس کے گھربار کی خبر گیری کے لئے رہ جائے)۔

كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعْيشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَذْبُرَنَا - (حضرت عمرؓ نے کہا) مجھ کو تو یہ امید تھی کہ آنحضرت ﷺ ہمارے مرنے کے بعد بھی زندہ رہیں گے (یعنی ہم آپ کے سامنے گزر جائیں گے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں: ذَبْرُ الرَّجُلِ میں اس شخص کے مرنے پر اس کے پیچھے رہ گیا۔

أَعْتَقْتُ فَلَانًا مِّنْ دُبُرٍ - میں نے اپنے مرنے پر اس کو آزاد کر دیا ہے (یہ ذَبْرُ الْعَبْدِ سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس غلام کو مدبر کر دیا) (اپنے مرنے پر اس کو آزاد کر دیا)۔

إِنَّ فَلَانًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ - فلاں شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرنے پر آزاد کر دیا ہے۔

أَعْتَقَ عَبْدًا عَنْ دُبُرٍ - (وہی معنی ہیں اس حدیث سے امام شافعی نے یہ دلیل لی ہے کہ مدبر کی بیع درست ہے)۔

إِذَا رَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَسَبْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالذَّبَارُ عَلَيْكُمْ - تم اپنی مسجدوں میں رنگ آمیزی نقش و نگار بیل بوئے کرنے لگو اور مصحفوں پر زیور چڑھاؤ سونا چاندی اسی وقت تمہاری ہلاکت ہوگی۔ (اسلام کی تباہی کی نشانی آپ نے یہ بتلائی کہ لوگ مسجدوں کو بے ضرورت اور فخر کے طور پر آراستہ کریں گے۔ اس میں نقش و رنگ آمیزی وغیرہ کریں گے اسی طرح مصحف کے اوراق پر چاندی سونا پھیریں گے۔ جلدیں سنہری اور روپہلی بنوائیں گے اور مسجد سے جو اصل مقصود ہے یعنی نماز باجماعت کی پابندی سنت رسولؐ کے موافق نماز ادا کرنا۔ اسی طرح قرآن سے جو غرض ہے یعنی اس کے احکام پر عمل کرنا اس کو چھوڑ دیں گے۔ ہائے ہمارے زمانہ میں کفر کی ایسی گرم بازاری ہے کہ پناہ بخدا اور تو اور مسلمانوں کے بعض

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - کیا تم نے اس کو معاذ سے نہیں سنا وہ اس کو آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے تھے ثعلب نے کہا یہ یزید برہ ہے ذال معجمہ سے یعنی اس کو خوب یاد سے بیان کرتے تھے زجاج نے کہا ذہب کے معنی پڑھا ذہب پڑھنا۔

أَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الذُّبُرِ - اللہ تعالیٰ نے ان (کافروں پر جو عاصم کا سر کاٹنے کے لئے آئے تھے) پر ایک سا بان کی طرح شہد کی مکھیوں کا چھتہ بھیجا یا زبوروں بہڑوں کا (کافر اس خدائی لشکر سے جان بچا کر بھاگے عاصم کی لغش محفوظ رہی)۔

مَرَّتْ بِي ذُبِيرَةٌ فَلَسَعَتْنِي بِأُبَيْرَةٍ - (سیکنہ کم سنی میں اپنی والدہ کے پاس آئی رو رہی تھی ماں نے پوچھا کیوں روتی ہے کہنے لگی ایک شہد کی چھوٹی مکھی مجھ پر سے گزری اس نے چھوٹی سوئی سے مجھ کو کاٹ لیا (یعنی ڈنک مارا)۔

مَا أَحَبُّ أَنْ يَكُونَ ذُبْرًا لِي ذَهَبًا وَإِنِّي أَذَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ - مجھ کو یہ نہیں پسند کہ کسی مسلمان کو ستاؤں (ایذا دوں) گود بری برابر سونا مجھ کو ملے۔ ذہب سے ایک پہاڑ کا نام ہے) ایک روایت میں یوں ہے مَا أَحَبُّ أَنْ لِي ذُبْرًا مِنْ ذَهَبٍ - مجھ کو یہ پسند نہیں کہ پہاڑ برابر سونا مجھ کو ملے اور کسی مسلمان کو ستاؤں (یہ نجاشی بادشاہ حبش نے کہا تھا مسلمان کو بلا وجہ شرعی ایذا دینا سخت گناہ ہے۔ افسوس ہے کہ اگلے مسلمان پہاڑ برابر سونا ملنے پر بھی کسی مسلمان کی ایذا دہی گوارا نہیں کرتے تھے۔ ہمارے زمانہ کے نام کے مسلمان ذرا ذرا سے فائدہ کے لئے بلکہ دو حرفی خطاب کے لئے مسلمانوں کو ستاتے ہیں اُف ہے ایسی مسلمانی پر یہ لوگ درحقیقت مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافروں سے بدتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان کا منہ کالا کرے گا۔ جس شخص کو اپنی نیشن اپنی قوم اپنے مذہب اپنے دین اپنے وطن والوں سے الفت نہ ہو وہ آدمی کاٹھ سے کٹے اور سور سے بھی بدتر ہے کتے اور سور سے بھی زیادہ نجس ناپاک اور خبیث ہے۔

عَلَيْكَ بِغَسَلِ الذُّبُرِ - تو اپنے اوپر مکھیوں کا شہد لازم کر لے (بعض نے یوں روایت کیا ہے بِغَسَلِ الذُّبُرِ یعنی

نام کے مولوی جو شمس العلماء بن گئے ہیں غضب کر رہے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھ سے ایسے جھوٹے مولوی کی ایک کتاب دیکھی اس میں کیا لکھتا ہے کہ شریعت وہ احکام جو ہمارے حکام وقت کے قانون کے خلاف ہوں ان کو منسوخ سمجھنا چاہیے۔ اس سے بڑھ کر فرمائیے کہ کفر اور الحاد کیا ہوگا مسجدوں کی حالت نہ پوچھئے کوئی آمین یا رفع یدین سنت کے موافق کرے تو اس کو جاہل اور متعصب خفی مسجد والے اپنی مسجد سے نکال دیتے ہیں وہاں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں کہو کیا مسجد تمہارے باوا کا گھر ہے نماز کی خرابی ہائے کم بختی مرغ کی طرح ٹھونگیں لگاتے ہیں نہ رکوع سجدہ برابر کرتے ہیں نہ قعدہ اور قومہ میں سیدھے ہو کر سنت کے موافق ٹھہرتے ہیں۔ اذان کے بعد کہیں تھویب کرتے ہیں کہیں ترحیم کہیں تذکیر۔ نماز میں وہ سورتیں نہیں پڑھتے جو آنحضرت ﷺ پڑھا کرتے تھے گویا آنحضرت ﷺ سے ضد ہے۔ معاذ اللہ عالموں کے ہوتے ہوئے جاہل کندہ ناتراشوں کو امام بناتے ہیں۔ اے پھٹے منہ قیامت کے دن تم کو ان کرتوتوں کا بدلہ ملے گا لیکن اس وقت کی ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی۔

نَصْرْتُ بِالصَّبَا وَ أَهْلَكْتُ عَادَ بِالذُّبُرِ - مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد چھوٹا ہوا سے تباہ کئے گئے۔ (نہایہ میں ہے بعض نے کہا اس کو دبور اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے پشت سے آتی ہے کعبہ کا دروازہ مشرق کی طرف ہے تو پشت مغرب کو ہوتی اس لئے دبور مغربی ہوا ٹھہری)۔

لِمَنِ الذُّبُرَةُ يَا الذُّبُرَةُ - (ابو جہل نے بدر کے دن جب وہ زخمی ہو کر پڑا تھا عبداللہ بن مسعود سے پوچھا کہو) فتح کس کی ہوئی (اگر یوں کہیں علی مِنَ الذُّبُرَةِ - تو یہ معنی ہوں گے کس کی شکست ہوئی)۔

نَهَى أَنْ يُضْحَى بِمُقَابِلَةِ أَوْ مُدَابَرَةِ - آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ اس بکری کی قربانی کریں جس کا کان سامنے یا پیچھے سے کاٹ کر علیحدہ نہ کیا گیا ہو بلکہ لٹکتا ہوا چھوڑ دیا گیا ہو۔

أَمَّا سَمِعْتَهُ مِنْ مُعَاذٍ يُذَبِّرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

گانڈ کو دھونا لازم کر لے اور یہی صحیح ہے۔)

إِنِّي لَأَفْقِرُ الْبُكَو الضَّرْعَ وَالنَّابِ الْمَذْبُورَ - میں کمزور ناتوان اونٹ اور بوڑھی اونٹنی مانگے پر دیتا ہوں۔

لَيْسَ مِنْهَا فِي دُبُرِهِ شَيْءٌ - اس کی پیٹھ پر کوئی زخم نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ بڑا بہادر شجاع ہے۔ جنگ میں پیٹھ موڑ کر نہیں بھاگتا تو پیٹھ پر زخم کیسے آ سکتا ہے، کل زخم سامنے ہی کی طرف ہیں)۔

دُبُرُ كُلِّ صَلَوةٍ يَذْبُرُ كُلَّ صَلَوةٍ - ہر نماز کے پیچھے۔
دُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ - فرض نمازوں کے بعد۔

مُقْبِلًا غَيْرَ مُذْبِرٍ - سامنے آنے والا نہ پیٹھ موڑ کر جانے والا۔

فَيَجْعَلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الدَّبْرَةَ - اللہ تعالیٰ ان کو شکست دے گا۔

ثُمَّ يَتَذَابِرُونَ - پھر ایک کی طرف ایک پیٹھ کریں گے (یعنی اختلاف پیدا ہوگا ایک دوسرے سے منہ موڑے گا)۔
تَذَابِرُثُ الْأُمَرَاءِ - میں نے اس کام کا انجام سوچا۔
دَابِرُ الْقَوْمِ - قوم کا آخری آدمی یا قوم کی جڑ۔
دَابِرٌ - ایڑی کو بھی کہتے ہیں۔

شَرُّ الرِّوَايِ الدَّابِرِيُّ - بری رائے وہ ہے جو وقت اور موقع گزر جانے کے بعد دی جائے (ایسی بے وقت رائے کا کیا فائدہ بقول شخصے مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلمہ خود باید زو)۔
إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيرًا فَلَيْسَتْ دَابِرُهُ - اگر اور کچھ نہ ہو سکے مگر یہ کہ ریتی کا ایک ٹہہ (ٹیلہ ٹیکرہ) جماتے تو اسی کے پیچھے بیٹھے (مطلب یہ ہے کہ حاجت کے وقت کچھ نہ کچھ آڑ کر لینا ضروری ہے ایک روایت میں فَلْيُمِدَّہُ ہے یعنی اس بٹہ کو اپنے اوپر دراز کرے)۔

دَبَّرَتِ الْحَدِيثَ - اس نے اس کا ذکر اور سے بھی کیا یعنی میرے سوا دوسرے شخص سے بھی بیان کی۔

إِذَا بَارَ السُّجُودِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ إِذَا بَارَ السُّجُودِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ - ادبار السجود جو قرآن شریف میں ہے اس سے مغرب کے بعد دو رکعتیں مراد ہیں اور ادبار النجوم سے فجر سے پہلے دو رکعتیں یعنی صبح کا دو گانہ سنت کا۔
وَلَا مَقْطُوعًا دَابِرِي - میری نسل مت کاٹ (کہ میں لا ولد مروں)۔

الْمُؤَاذَرَةُ عَلَى الْعَمَلِ تَقْطَعُ دَابِرَ الشَّيْطَانِ - نیک کام پر مدد کرنا شیطان کی دہانہ مٹا ہے۔
إِيَّاكُمْ وَالتَّذَابِيرَ - ایک دوسرے کی طرف نہ پیٹھ کرنے (آپس میں رنج اور عداوت) سے بچنے رہو۔

تَذَبَّرُوا اور تَفَكَّرُوا - دونوں کے معنی سوچنا، تامل کرنا، انجام کو دیکھنا۔ (بعض نے کہا تَذَبَّرُوا انجام کو دیکھنا اور تَفَكَّرُوا دلائل میں غور کرنا)۔

دُبُسٌ - کھجور یا انگور کا شیرہ، شہد، لوگوں کی بڑی جماعت۔
دُبُسٌ - ہر کالی چیز۔
تَذْبِيسٌ - چھپنا چھپانا - جیسے تَلْبِيسٌ ہے۔

فَطَارَ دُبُسِي فَأَعْجَبَهُ - (ابوظلمہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے) اتنے میں ایک چڑیا اڑی ان کو اچھا معلوم ہوا (باغ اتنا گنجان گھنا ہوا سرسبز تھا کہ چڑیا اس میں سے نکل نہ سکی۔ ابوظلمہ یہ حالت اپنے باغ کی دیکھ کر نماز ہی میں خوش ہوئے)۔
دُبُسِي منسوب ہے دُبُس کی طرف یا دُبُس کی طرف - نہایہ میں ہے کہ دُبُسَةُ وہ رنگ جو سیاہی اور سرخی کے بیچ میں ہو۔ بعض نے کہا دُبُسِي جنگلی کبوتر - محیط میں ہے کہ ایک چڑیا ہے مائل بہ سیاہی جو قرقر کرتی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ دُبَاْسِي اور دُبُسِي ایک چھوٹی چڑیا ہے)۔

أَدْبَسُ - ایسی رنگ کا جانور جو سیاہ اور سرخ کے بیچ میں ہو۔

دَبَقٌ - چپک جانا۔
دَابُوقٌ - لاسا جس سے پرندوں کا شکار کرتے ہیں۔

كَانَ يُصَلِّي فِي الدِّبْنِ - بکریوں کے کٹھرے میں نماز پڑھ لیتے -

دُبْنَةُ - بڑا لقمہ بمعنی دُبْلَةُ -

دَبَّةٌ - وہ مقام جہاں ریت بہت ہو جیسے دَبَّةٌ (عاصم آفندی نے کہا دَبَّةٌ بھلائی کا رستہ) -

دَبَّةٌ - ایک موضع ہے بدر اور اصافر کے درمیان وہاں آنحضرت ﷺ جنگ بدر میں تشریف لے گئے تھے -

دَبِيٌّ - آہستہ چلنا، چھوٹی ٹڈی جو ابھی اڑ نہ سکتی ہو -

تَدْبِيَّةٌ - بنانا تیار کرنا -

مَدْبِيٌّ يَامَدْبُوٌّ - وہ مقام جس کو ٹڈوں نے اجاڑ دیا ہو -

أَرْضٌ مَدْبَاةٌ - جہاں ٹڈیاں بہت ہوں -

كَيْفَ النَّاسُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ دَبَّا يَأْكُلُ شِدَادُهُ ضِعَافَهُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْهِمُ السَّاعَةُ - (حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ) اس کے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا ٹڈوں کی طرح زوردار کمزوروں کو کھا جائیں گے کوئی انصاف کرنے والا نہ رہے گا قیامت تک قیامت انھی پر آئے گی -

أَصَبْتُ دَبَاةً وَ أَنَا مُحْرِمٌ قَالَ إِذْبَحْ شُوَيْهَةً - ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا میں نے احرام کی حالت میں ایک ٹڈی ماری - انھوں نے کہا ایک چھوٹی بکری قربانی کر -

دُبَاءٌ - کدو - اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے -

باب الدال مع الشاء

دَثٌّ - مارنا، پھینکنا، ہٹانا -

دَثٌّ فُلَانٌ - اس کے بدن میں تشنخ ہو گیا -

دَثَاثٌ - خفیف بارش -

دُثَّةٌ - ہلکا زکام -

دَثَاثٌ - پاڑدی (پرندوں کا شکاری) -

جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلٌ بِهِ شِبْهُ الدَّثَانِيَةِ - ایک شخص میرے پاس آیا اس کی زبان میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تشنخ ہو گیا ہے (زبان لپٹ کر رہ گئی ہے) -

دَثْرٌ - بہت سامال و اسباب -

حَتَّى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ - یہاں تک کہ نصرانی لوگ اعماق یا دابق میں اتریں گے (دابق ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں) -

دَبِيقِيٌّ - مصر کا ایک کپڑا ہے -

دَبْلٌ يَادْبُوْلٌ - زمین کو کھا دو غیرہ سے تیار کرنا، اصلاح کرنا، اکٹھا کرنا، پے در پے مارنا، بڑا کرنا -

دَبُوْلٌ جَمْعٌ هِيَ دَبْلٌ كِي بِمَعْنَى آفَتٍ أَوْ مُصِيبَةٍ أَوْ طَاعُونٍ أَوْ رَنَالِيٍّ -

ذَلَّهُ اللَّهُ عَلَى دَبُوْلٍ كَانُوا يَتَرَوْنَ مِنْهَا - اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ نالیاں بتلا دیں جن کے پانی سے وہ سیراب ہوا کرتے تھے -

مَعَهُ ذَهَبَةٌ فَجَعَلَهَا فِي دَبِيلٍ وَ الْقَمَمَهَا شَارِفًا لَهُ - (حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں زینا بن روح کے علاقہ پر سے گزرے وہ ہر شخص سے عشر لیا کرتا تھا - (یعنی دسواں حصہ مال کا محصول کے طور پر لے لیتا تھا) ان کے پاس کچھ سونا تھا انھوں نے کیا کیا اس کو ایک بڑے لقمہ میں رکھا اور اپنی اونٹنی کو کھلا دیا - (یعنی آٹے کے گولہ میں وہ سونا رکھ کر اونٹنی کو نگلا دیا) - یہ دَبْلُ اللَّقْمَةِ يَادْبُلُهَا سے نکلا ہے یعنی لقمہ کو بڑا کیا اس کو جوڑا -

فَاخَذَتْهُ الدَّبِيلَةُ - اس کے پیٹ میں پھوڑا ہو گیا (یہ تصغیر ہے دُبْلَةُ کی معنی دُمْل اور پھوڑا) -

ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدَّبِيلَةَ - ان میں سے آٹھ کو تو پیٹ کا پھوڑا تمام کر دے گا - (بعض نے کہا دَبِيلَةُ سے طاعون کا درم مراد ہے جس کو انگریزی میں پلگ کہتے ہیں) -

دَبْلَتُهُ الدَّبُوْلُ - اس کی ماں اس کو روئے (یعنی وہ مر جائے یہ بددعا ہے) -

إِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِالصَّدَقَةِ الدَّاءَ وَ الدَّبِيلَةَ - اللہ تعالیٰ خیرات کی وجہ سے بیماری اور طاعون کو دفع کرتا ہے -

دَوْبَلٌ - سو یا گدھے کا بچہ یا چھوٹا گدھا -

دَبْنٌ - بکریوں کا کٹھرہ جو بانس کا ہوا گر لکڑی کا ہو تو اس کو ذریبہ کہیں گے اگر پتھر کا ہو تو صِیرَہ کہیں گے -

ہے ملک شام میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں پہلی جنگ وہیں ہوئی تھی۔)

ذَيْبَةُ - ایک مقام ہے عدن کے قریب۔

باب الدال مع الجیم

دَجَّ - ٹپکنا، چوننا، تجارت کرنا، پرودہ لٹکانا۔

دَجَجَّ - سخت تاریکی، جیسے دُجَّة ہے۔

لَيْلٌ دَجُوجِيٌّ - بہت اندھیری رات۔

دَجِيجٌ اور دَجَجَانٌ - آہستہ چلنا۔

دَجْدَاجَةٌ - تاریک۔

تَدَجِيجٌ - ابر آنا، جیسے تَدَجِيج ہے۔

هَؤُلَاءِ الدَّاحُّ وَلَيْسُوا بِالْحَاجِّ - یہ لوگ حاجیوں

کے نوکر چاکر ہیں حاجی نہیں ہیں (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے اس وقت کہا جب کچھ لوگوں کو حج میں ایسی حالت میں دیکھا جو ان کو بری لگی۔ دَاحُّ گو صیغہ مفرد کا ہے مگر یہاں اس کا اطلاق جمع پر ہوا ہے جیسے مستکبرین سامرا تہجد و ن میں۔)

ذَاكَ مَنْزِلُ الدَّاحِّ فَلَا تَنْزِلُهُ - یہ مقام یعنی منیٰ کا

بایاں جانب نوکروں چاکروں خدمت گاروں کے اترنے کا مقام ہے (جو حاجیوں کے کام کاج کرنے کے لئے آتے ہیں نہ کہ حج کی نیت سے) وہاں مت اتر۔

مَاتَرَكْتُ مِنْ حَاجَّةٍ وَلَا دَاجَّةٍ إِلَّا أَتَيْتُ - میں

نے کسی حج کو جانے والے کو چھوڑا نہ کسی حج کر کے لوٹنے والے کو (ایک روایت میں ایسا ہی ہے حَاجَّةٌ بہ تشدید جیم۔ محیط میں ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں میں نے کوئی گناہ نہیں چھوڑا جو میرے دل نے چاہا یعنی سب طرح کے گناہ کئے۔ نہایہ میں ہے کہ مشہور روایت بہ تخفیف جیم ہے۔ یعنی کوئی کام نہیں چھوڑا نہ چھوٹا نہ بڑا۔)

خَرَجَ جَالُوتٌ مُدَجِّجًا فِي السَّلَاحِ - (بہ کسرہ جیم

اور فتحہ جیم یعنی ہتھیاروں میں غرق ہو کر پورا ہتھیار بند ہو کر جالوت نکلا یہ دَجَّ يَدُجُّ نکلا ہے چونکہ ہتھیاروں کے بوجھ سے آدمی آہستہ چلتا ہے۔ دَجَّجَتِ السَّمَاءُ سے یعنی آسمان پر ابر

دَثُرٌ - جو مال کا اچھا انتظام کرے۔

دَثُورٌ - مٹ جانا، پرانا ہونا۔

ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ - مال دار لوگ سارا

ثواب لوٹ لے گئے (کیونکہ مال والے صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ایسے ثواب کے کام کرتے ہیں جن کو مفلس نہیں کر سکتے۔

یہ جمع ہے دَثُور کی۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ مال دار جو اللہ کا شکر گزار ہو۔ وہ افضل ہے یا مفلس صبر کرنے والا۔ محیط میں ہے کہ دَثُور میں واحد، تثنیہ اور جمع یکساں ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ مَالٌ دَثُورٌ اور مَالَانِ دَثُورٌ اور أَمْوَالٌ دَثُورٌ۔ ہر ایک میں مفرد ہی کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔)

وَابْعَثْ رَاعِيَهَا فِي الدُّثُورِ - اس کے چرواہے کو ایسے

مقام میں بھیج جو سرسبز اور آباد ہو۔

أَنْتُمْ الشَّعَارُ وَالنَّاسُ الدُّثَارُ - تم از رک پکڑا ہو جو

بدن سے لگا رہتا ہے اور لوگ اوپر کے پکڑے ہیں جو پکڑے پر پہنے جاتے ہیں (جیسے چادر چغہ وغیرہ مطلب یہ ہے کہ تم خاص ہو دوسرے لوگ عام ہیں۔)

دَثُرُونِي دَثُرُونِي - (آنحضرت ﷺ پر جب وحی

اترتی تو آپ فرماتے) مجھ پر پکڑاڑا ہادو پکڑاڑا ہادو۔

إِنَّ الْقَلْبَ يَدْثُرُ كَمَا يَدْثُرُ السَّيْفُ فَجَلَاءُهُ

ذِكْرُ اللَّهِ - دل پر زنگ اس طرح سے چڑھتا ہے جیسے تلوار پر چڑھتا ہے اس کی صیقل اللہ کی یاد ہے دل پر جو غفلت کا زنگ چڑھتا ہے وہ ذکر الہی سے صاف ہو جاتا ہے دل روشن اور منور ہو جاتا ہے جیسے تلوار صیقل کرنے سے روشن ہو جاتی ہے چمکنے لگتی ہے۔)

دَثُرَ مَكَانُ النَّبِيِّ فَلَمْ يَحْجُهُ هُوْدٌ - خانہ کعبہ گر کر

اس کا نشان مٹ گیا تھا اس لئے ہودؑ پیغمبر اس کا حج نہ کر سکے۔

حَادِثُوا هَذِهِ الْقُلُوبَ بِذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّهَا سَرِيعَةٌ

الدُّثُورِ - اللہ کی یاد سے پھر دلوں کو تازہ کرو کیونکہ دلوں پر بہت

جلد میل چڑھ جاتا ہے یا دل بہت جلد غافل ہو جاتے ہیں۔

(جہاں دنیا میں مصروف ہوئے پھر غفلت چھا جاتی ہے۔)

عَزَوْهُ ذَاتِي - دامن کی لڑائی (دامن ایک مقام کا نام

چھا گیا ہے ابر آسمان کو چھپا لیتا ہے ایسے ہی ہتھیاروں نے اس کو چھپا لیا تھا۔)

الدَّجَاجَةُ - مرغیا مرغی بحرکات ثلثہ دال لیکن فتح زیادہ فصیح ہے۔)

الدَّجَاجُ - مرغی یا مرغیاں۔

دَجُورٌ - حیران ہونا، مست ہونا، آفت میں پڑنا۔

دَاجِرٌ - بھاگا۔

اِشْتَرَلْنَا بِالنَّوَى دَجُورًا يَادُجُورًا - ہمارے لئے گھٹلی کے بدل تھوڑا لوبیا خریدو۔ (بعض نے کہا دَجُورٌ بہ ضمہ میم وہ لکڑی جس پر بل (ناگر) کا لوبیا باندھا جاتا ہے۔)

اَكَلَ الدَّجُورَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ بِالْبَقَالِ - لوبیا کھایا پھر لوٹے سے ہاتھ دھویا۔

لَيْلَةُ دِيْجُورٍ - اندھیری رات۔

دَجُلٌ - جھوٹ بولنا، جماع کرنا، سیر کرنا، اقامت کرنا۔

تَدَجِيْلٌ - چھپانا، سونے کا طمع چڑھانا۔

دَجَالٌ - گوبر لید۔

دُجَالٌ - سونا، بعض نے کہا دُجَالٌ صحیح ہے۔

اِنَّ اَبَابَكْرَ خَطَبَ فَاَطَمَةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَدْتُهَا لِعَلِّيَّ وَلَسْتُ بِدَجَالٍ - ابوبکر صدیقؓ نے حضرت فاطمہ الزہرا سے نکاح کرنے کا پیغام آنحضرت ﷺ کو بھیجا، آپ نے فرمایا میں نے علیؓ سے وعدہ کیا ہے کہ فاطمہ ان کو دوں گا اور (تم جانتے ہو کہ) میں جھوٹا مکاریا زمانہ ساز نہیں ہوں (میں صاف گو سیدھا سچا وعدہ کرنے والا آدمی ہوں)۔

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُوْنَ كَذٰبُوْنَ يٰتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اَبَاؤُكُمْ - اخیر زمانہ میں کچھ لوگ مکاری جھوٹے پیدا ہوں گے تم کو وہ حدیثیں سنائیں گے یا وہ وہ باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادوں نے (کہیں گے ہم بڑے عالم یا مشائخ ہیں اور تم کو دین کی سچی بات کی طرف بلاتے ہیں حالانکہ یہ سب ان کی مکاری ہوگی درپردہ بندہ شکم ہوں گے اور

ظاہر میں دین دار بنیں گے، طالب جاہ و عظمت ہوں گے نہ تابع شریعت، بعض نے کہا موضوع حدیثیں لوگوں کو سنا کر گمراہ کریں گے۔ بعض نے کہا علم کلام کی باتیں سنا کر حالانکہ سلف نے اس علم سے منع کیا ہے، امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی شرک کے سوا دوسرے سب گناہوں میں مصروف رہے تو یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ علم کلام میں مصروف ہو۔)

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يُبْعَثَ ثَلَاثُوْنَ دَجَالُوْنَ كَذٰبُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس شخص جھوٹے دجال نہ پیدا ہو لیں ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں (تو یہ جھوٹے دجال ہوں گے جو بڑے دجال سے پہلے ظاہر ہوں گے یہ مدعی نبوت ہوں گے اور بڑا دجال مدعی الوہیت ہوگا۔ یہ جھوٹے دجال ہر ایک زمانہ میں اس امت میں گزر چکے ہیں ان میں سے ایک ہمارے زمانہ میں بھی ہے جو ملک پنجاب میں دعویٰ نبوت کر رہا ہے، بہت سے جاہل بیوقوف اس کے معتقد ہو گئے ہیں)۔

عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ - (جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھا کرے) وہ (بڑے) دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

ذَكَرَ الدَّجَالُ فَقَالَ اُنْذِرْ كُفُوْهُ - آنحضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں (کیونکہ اس کا فتنہ سخت ہوگا اور وہ کسخت ایسے زمانہ میں ظاہر ہوگا جب لوگ قحط، گرانی اور عسرت میں مبتلا ہوں گے وہ ان کے جانوں اور مالوں پر قابض ہو جائے گا اس لئے بہت سے لوگ اس کے تابع دار بن جائیں گے گو یہ ممکن ہے کہ وہ دلوں میں اس کو جھوٹا سمجھیں مگر یہ ایمان قلبی دجال کے زمانہ میں کافی نہ ہوگا)۔

مترجم:- کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں نام کے مسلمانوں کا عجیب حال ہے وہ ذرا ذرا سے فائدہ دنیوی کے لئے ناحق کے شریک ہو جاتے ہیں اور دین و ایمان اور خوف خدا کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور ان میں بہت سے ایسے ضعیف الاعتقاد

ہیں کہ ہر ایک دیوانہ اور مجنون شخص کو ولی اللہ اور مجذوب خیال کرتے ہیں اور جو کئی ذرا بھی خرق عادت کا کوئی کام کرے اور درویشی کا مدعی ہو بس ان کے نزدیک بڑا ولی کامل اور مقرب الی اللہ گنا جاتا ہے گو اس کے اعمال اور عقائد قرآن اور حدیث کے خلاف ہوں اس قسم کے مسلمان جب دجال کو دیکھیں گے کہ وہ جہاں چاہے وہاں پانی برستا ہے غلہ خوب پیدا ہوتا ہے اور جو اس کے مخالف ہیں ان پر قحط طاری ہوتا ہے تو فوراً اس کے معتقد اور مرید بن جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ جو مسلمان قرآن اور حدیث پر چلتے ہیں اور ہر شخص کی جو مدعی ولایت ہو اس طرح سے جانچ کرتے ہی کہ اس کے اعمال اور عقائد شرع شریف کے مطابق ہیں یا نہیں وہ کبھی دجال کے فریب میں نہیں آئیں گے گوجان یا مال کا نقصان اس مردود کی مخالفت سے پیدا ہو۔ اہل حدیث کے عقائد میں یہ ٹھہر چکا ہے کہ کوئی شخص اللہ کا ولی اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک قرآن و حدیث کا پیرو اور سنت نبوی کا عاشق نہ ہو گو وہ ہوا میں اڑتا رہے یا پانی پر زمین کی طرح چلتا ہے ان کو ان باتوں سے کوئی غرض ہی نہیں ہے بہت سے ہندو اور مشرک کافر فقیر بھی ایسے ہزاروں ڈھونگ لوگوں کو دکھاتے ہیں کیا وہ ایسا کرنے سے ولی سمجھے جائیں گے ہرگز نہیں۔

ان اولیاءہ الا المتقون۔^۱ ایک اگلے بزرگ ولی اللہ سے منقول ہے ان سے کسی نے کہا فلاں شخص ہوا میں اڑتا ہے انھوں نے کہا جیل کو لے بھی ہوا میں اڑتے ہیں پھر اس نے کہا کہ فلاں شخص پانی پر چلتا ہے انھوں نے کہا بطح اور مرغابی بھی پانی پر چلتے ہیں ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ تم یہ دیکھو کہ وہ شریعت محمدی اور سنت مصطفویٰ پر قائم ہے یا نہیں اگر قائم ہے تو وہ ولی ہے گو اس سے کوئی کرامت سرزد نہ ہو کیونکہ ولایت کے لئے کرامت کا صادر ہونا ضروری نہیں بلکہ اولیا اللہ نے کرامت کو حیض الرجال کہا یعنی اس کو چھپانا چاہئے۔

اعوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ - میں تیری

پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے (دجال کو بھی مسیح کہتے ہیں کیونکہ اس کی ایک آنکھ صاف سیاٹ یعنی کانی ہوگی اور حضرت عیسیٰ کو بھی مسیح کہتے ہیں اس لئے کہ آپ جس بیمار پر ہاتھ پھیر دیتے وہ بحکم الہی تندرست اور چنگا ہو جاتا)۔

بَعِيرٌ مُدَجَّلٌ - اونٹ روغن ملا ہوا یہ دُجَالہ سے نکلا ہے یعنی وہ روغن جو اونٹوں پر ان کو خارش سے بچانے کے لئے ملتے ہیں۔

سَيَكُونُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دُجَالُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ - آخر زمانہ میں مکار جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں (ایسے جھوٹے بہت سے امت میں گزر چکے ہیں جیسے مسلمانہ کذاب اور اسود غسی، سجاج، مختار بن عبیدہ ثقفی، طلحہ بن خویلد اور اسحاق جس نے اپنے آپ کو گونگا بنایا تھا اور ذکر وہ یحییٰ و متنبی شاعر اور سید محمد جو پوری اور ایک ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے جو نبوت اور مہدویت کا دعویٰ کرتا ہے۔^۲ فتنی نے کہا آٹھویں صدی کے اخیر میں ایک شخص پیدا ہوا (سید محمد جو پوری) بہت سے خمقائے ان کے تابع ہو گئے یہ احکامات باطلہ اور اعتقادات فاسدہ رکھتا ہے علمائے امت محمدی کا قتل درست جانتا ہے اور ساری امت کو کافر بتلاتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اللہ کی طرف منسوب کر دیتا ہے سید الانبیاء کی تحقیر کرتا ہے اپنے (یعنی سید محمد جو پوری کے) متبوع کو ابو بکر صدیق پر فضیلت دیتا ہے بلکہ خود سید الانبیاء پر اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کرے انتہی)۔

تُبْنِيْ مَدِيْنَةً بَيْنَ دِجْلَةٍ وَ دُجَيْلٍ - ایک شہر بنایا جائے گا (بغداد) دجلہ اور دجیل کے درمیان۔ دجیل ایک چھوٹی ندی ہے جو دجلہ سے نکلتی ہے۔

لَا يَصِلُ الدَّجَالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِيْنَةَ - دجال مکہ اور مدینہ میں نہیں جاسکے گا۔ (ان شہروں کے پاس جائے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کا رخ پھیر دے گا وہ اور طرف نکل جائے گا)۔

الدَّجَالُ لَا يَبْقَى سَهْلًا مِّنْ اَرْضِ الْاَلَا وَطْنَهُ اِلَّا

۱ اس (اللہ) کے ولی صرف متقی حضرات ہیں۔ (م)

۲ مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ (م)

سے ماخوذ ہے یعنی رات کا اندھیرا پورا ہو گیا اور ہر چیز کو چھپا لیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَجَا أَمْرُهُمْ عَلَي ذَلِك۔ ان کا کام اس پر پورا ہو گیا یا درست ہو گیا۔

مَا رَأَى مِثْلُ هَذَا مُنْذُ دَجَا الْإِسْلَامُ۔ جب سے اسلام پھیلا ایسا کام کسی نے نہیں کیا۔

مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ فِي إِسْلَامٍ دَاجٍ يَ دَامِجٍ۔ جو شخص اسلام کے عصا کو چیر ڈالے (یعنی مسلمانوں میں پھوٹ ڈالے) جب وہ پورے اسلام کے طریق پر ہوں (اور آپس میں متفق ہوں) (جماعت میں پھوٹ ڈالنا ہماری شریعت میں سخت گناہ ہے۔ اگر پھوٹ ہو گئی ہو تو پھوٹ کو رفع کرنا اور پھر ایک جماعت کر دینا نہایت ثواب ہے۔)

يُوشِكُ أَنْ تَغْشَاكُمْ دَوَاجِي ظُلُمِهِ۔ قریب ہے کہ اس کے سائبانوں کی تاریکیاں تم کو چھپالیں۔

فَلَمَّا تَوَفَّى وَشَغِلْنَا دَخَلْتُ دَاجِنٌ فَآكَلْتُ قَلْبَكَ الصَّحِيفَةَ۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا رجم کی آیت اور بڑے شخص کو) جس کی عمر دو سال تین سال سے زیادہ ہو گو جوان ہو) دس بار دودھ پلا دینے کی آیت (جس کی وجہ سے اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے) ایک ورق پر لکھی ہوئی میرے پلنگ کے تلے تھی (جب آنحضرت ﷺ نے وفات پائی اور ہم کام میں لگ گئے تو ایک پلیر و بکری آئی وہ ورق کھا گئی) (قرآن کا ورق کھا جانا کچھ عجب نہیں ہے جیسے چوہے اس کے ورق کاٹ ڈالتے ہیں اس پر پیشاب کر دیتے ہیں وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ اور لِكِتَابٍ غَزِيظٍ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ الْآيَةُ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ محافظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ نہیں سکتا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی مصحف تلف نہیں ہو سکتا اور بڑے شخص کو دودھ پلانے کی آیت مشہور نہیں ہے جیسے رجم کی آیت مشہور ہے جو بہت سے صحابہؓ کو یاد تھی صرف حضرت عائشہؓ سے اسی روایت میں اس کا ذکر ہے اور شاید یہ راوی کی غلطی ہو لیکن حضرت عائشہؓ کا مذہب یہی تھا کہ پردے کی

مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ۔ دجال کوئی نرم ملائم ہموار زمین نہیں چھوڑے گا (ہر جگہ جا کر بہکائے گا) مگر مکہ اور مدینہ میں نہیں جائے گا۔

لَيُزْرَعَنَّ الزَّرْعُ بَعْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ۔ دجال کے نکلنے کے بعد کھیتی کی جائے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ وہ امام مہدی کے بعد نکلے گا۔ یعنی پہلے امام مہدی کا ظہور ہوگا اس کے بعد دجال کا)۔

دَجْنٌ يَأْذُجُونَ۔ ابر چھا جانا زور کا مینہ برسنا تاریکی۔ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ مَثَلَ بِدَوَاجِنِهِ۔ اللہ اس پر لعنت کرے جو اپنی گھریلو بکریوں کا مثلاً کرے (ان کو خسی بنائے ان کے ناک کان کاٹے یہ جمع ہے داجن کی یعنی وہ بکری جو گھر میں پلی ہوتی ہے گھر ہی میں اس کو دانہ چارہ دیا جاتا ہے کبھی بکری کے سوا اور جانوروں کو بھی جو گھر میں پالے جاتے ہیں داجن کہتے ہیں)۔

كَانَتْ الْعُضْبَاءُ دَاجِنًا لَا تَمْنَعُ مِنْ حَوْضٍ وَلَا نَبْتٍ۔ عضباء (آنحضرت ﷺ کی سواری کی اونٹنی) گھروں میں پلی ہوئی تھی کوئی اس کو نہ روکتا جس حوض سے چاہتی پانی پی لیتی جو گھاس چاہتی وہ چر لیتی۔

تَدْخُلُ الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُ عَجِينَهَا۔ (حضرت عائشہؓ کا تو یہ حال ہے بھولی بھالی چھو کری ہیں آٹا گوندھ کر رکھتی ہیں پلیرہ بکری آ کر کھا جاتی ہے) (ان میں اتنی ہوشیاری اور چترائی کہاں سے آئی)۔

يَجْلُو دُجْنَاتِ الدِّيَا جِي وَالْبَهْمِ۔ اندھیری رات کی تاریکیوں کو اور مشکلوں کو رفع کرتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ مَسَحَ ظَهْرَ آدَمَ بِدُجْنَاءَ۔ اللہ تعالیٰ نے دجنا میں آدم کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ (دجنا ایک مقام کا نام ہے بعض نے دُحْنَاءَ حائے طی سے روایت کیا ہے)۔

إِنَّهُ بَعَثَ عُيْنِيَةَ بْنَ بَدْرِ حِينَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَ دَجَا الْإِسْلَامُ۔ آپ نے عیینہ بن بدر کو اس وقت بھیجا جب لوگ تابعدار ہو گئے تھے اور اسلام پھیل گیا تھا (یہ دَجَا اللَّيْلُ

۱۔ بلاشبہ ہم اس (کتاب) کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (م)

۲۔ یہ غالب کتاب ہے جس میں باطل کی دراندازی ممکن نہیں ہے۔ (م)

ضرورت نہ رہنے کے لئے ان کے نزدیک بڑے شخص کو دودھ پلا دینا جائز تھا)۔

أَبُو دُجَانَةَ - (ساک بن خرشہ) ایک صحابی تھے۔

باب الدال مع الحاء

دَحْ - زمین میں گاڑ دینا، جماع کرنا، گردنی دینا، دَحَامَحًا اصل میں دَعَهَا مَعَهَا تھا۔

كَانَ لَهُ بَطْنٌ مُنْدَحٌ - ان کا پیٹ کشادہ تھا۔

دَحُوْحٌ - بڑی عورت یا اونٹنی۔

بَلَّغْنِي أَنَّ الْأَرْضَ دَحَتْ مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَةِ - مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کعبہ کے تلے سے پھیلائی گئی (گویا کعبہ ناف زمین ہے)۔

فَنَامَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَدَحَّ دَحَّةً - عبید اللہ سو رہے ان کو ایک بارگی پچھاڑا گیا۔

دَحْدَحَةٌ يَادْحَدَاخٌ يَادْحَدَاخٌ - چھوٹا پست قامت لیکن موٹا۔

كَانَ قَصِيرًا دَحْدَاخًا - ابرہہ پست قامت موٹا آدمی تھا۔

إِنَّ مُحَمَّدِيَكُمْ هَذَا لَدَحْدَاخٌ - تمہارا محمدی ٹھگنا موٹا آدمی ہے۔

دَحْرُ يَادْحُورٌ يَامْدَحْرَةٌ - ہانکنا، دور کرنا، دھکے دے کر نکال دینا۔ نہا یہ میں ہے کہ دَحْرُ زور سے کسی کو ذلیل کرنے کے لئے دھکیل دینا اور دَحْقُ بابت دینا دور کرنا۔

مَا مِنْ يَوْمٍ فِيهِ إِبْلِيسُ أَذْحَرُ وَلَا أَذْحَقُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ - یعنی عرفہ کے دن سے بڑھ کر اور کسی دن میں شیطان ذلت کے ساتھ نکالا گیا دور کیا گیا نہیں ہوتا۔ (ایک روایت میں مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ ہے مطلب وہی ہے۔ ایک روایت میں أَذْحَرُ ہے خائے مجھ سے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)۔

وَيُذْحَرُ الشَّيْطَانُ - اور شیطان دھکے دے کر نکالا جاتا ہے۔

إِذْحَرُ غَبَى الشَّيْطَانُ - شیطان کو مجھ سے دور کر دے۔

دَحَسٌ - بگاڑنا، خراب کرنا، قصائی کا ہاتھ ڈالنا بکری کی کھال نکالنے کے لئے۔ بھر دینا، پھسلنا، چھپانا، اونگل بیڑا نکھنا۔

فَدَحَسَ بِيَدِهِ حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْأَبْطِ ثُمَّ مَضَى وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کی کھال میں ڈالا یہاں تک کہ بغل تک چلا گیا پھر آپ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی وضو نہیں کیا (کیونکہ بکری کی کھال نکالنے سے وضو نہیں جاتا نہ وہ نجس ہے تا کہ ہاتھ دھونا ضروری ہو)۔

جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ مَذْحُوسٍ مِنَ النَّاسِ فَقَامَ بِالنَّبَابِ - جریر بن عبد اللہ الجلی آنحضرت ﷺ کے پاس آئے دیکھا تو آپ ایک کوٹھری میں ہیں جو لوگوں سے بھری ہوئی ہے آخر وہ دروازے پر کھڑے رہے۔

وَهِيَ دَحَاسٌ - وہ گھر بھرا ہوا تھا (وہاں لوگوں کا ازدحام تھا)۔

حَقَّ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَدْحَسُوا الصَّفُوفَ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُمْ فَوْجٌ - لوگوں پر واجب ہے کہ نماز میں صفوں کو ٹھسٹھس بھر دیں بیچ میں خالی جگہیں نہ رہنے دیں۔ (علامہ بن حزمی کا یہ شعر آنحضرت ﷺ نے پڑھا۔

وَأَنْ دَحَسُوا بِالْشَّرِّ فَأَعْفُ تَكْرُمًا
وَأَنْ خَسَسُوا عَنْكَ الْحَدِيثَ فَلَاتَسْلُ
اگر وہ تیرے ساتھ اس طرح سے برائی کریں کہ تجھ کو معلوم نہ ہو یعنی پوشیدہ تو معاف کر دے اسی میں تیری عزت ہے اور اگر وہ کوئی بات تجھ سے چھپائیں تو اس کو مت پوچھ خواہ مخواہ اس کی تاک نہ لگا۔ ایک روایت میں دَحَسُوا ہے خائے مجھ سے)۔

دَحَاسٌ - ایک کیرا ہے جو مٹی میں غائب ہو جاتا ہے اس کی جمع دَحَاحِيسُ آتی ہے۔

دَحْسَمٌ يَادْحُسْمَانٌ يَادْحُسْمَانِيٌّ - کالا موٹا سخت آدمی۔

كَانَ يُبَايِعُ النَّاسَ - آپ لوگوں سے بیعت لے رہے

تھے ان میں سے ایک شخص کا لامونا تھا یا موٹا ہٹا کتا۔

دَحْصٌ - لات مارنا، کریدنا۔

فَجَعَلَ يَدْخُصُ الْأَرْضَ بِعَقْبِيهِ - لگا اپنی ایڑیوں سے زمین کھودنے۔

دَحْصٌ - کھودنا، پھسل جانا، ڈھل جانا، غلط اور باطل ہونا جیسے اِنْدِحَاصٌ ہے۔

اِدْحَاصٌ - پھسلانا، باطل کرنا، دفع کرنا۔

مَذْحِصَةٌ - بمعنی مَزْلَةٌ اور مَزْلَقَةٌ - یعنی پھسلوان مقام جہاں لوگ پھسلتے ہوں۔

حِينَ تَدْخُصُ الشَّمْسُ - جس وقت سورج ڈھل جاتا۔
نُجَبَاءٌ غَيْرُ دَحْصِ الْأَقْدَامِ - شریف اس طرح کے نہیں جن کے پاؤں پھسلتے رہتے ہیں (بلکہ اپنی بات اور عزم پر ثابت قدم ہوں)۔

دُونَ جَسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيقًا ذَا دَحْصٍ - جہنم کے پل کے پاس ایک پھسلوان رستہ ہے۔

لَا تَزَالُ تَاتِينَا بِهَنَةٍ تَدْخُصُ بِهَا فِي بَوَائِكَ - (یہ معاویہ نے عبداللہ بن عمرو سے کہا) تم ہمیشہ ایک نہ ایک بات ہمارے پاس لے کر آتے ہو اور اپنے پیشاب ہی میں اسی کی وجہ سے پھسلتے ہو (ایک روایت میں تَدْخُصُ ہے صادمہملہ سے یعنی اپنے ہی پاؤں سے اس کو کریدتے ہو)۔

فَذَا حَصَّتِ التَّلَاعُ - اس بارش نے ٹیلوں کو پھسلوان بنا دیا۔

كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمَشُّونَ فِي الطِّينِ وَ الدَّحْصِ يَا وَالدَّحْصِ - مجھ کو برا معلوم ہوا کہ میں کیچڑ اور پھسلاہٹ میں تم کو نکالوں۔

خَذْنِي مِنْ دَحْصِ الْمَزْلَةِ - مجھ کو پھسلویں کے پھسلاہٹ میں پکڑے لے (یعنی شیطان کے فریب سے بچا کر گناہ میں نہ پڑنے دے میری دنگیری کر)۔

الْحَجُّ مُذْحِصَةٌ - حج گناہ کو پھسلا دیتا ہے اس کو مٹا دیتا ہے۔

وَ إِنْ تَدْخُصِ الْقَدَمُ - اگر پاؤں پھسل جائے۔

دَحِقٌ - ہانکنا، دور کرنا، جتنا، قاصر ہونا۔

أَذْخَرُوا أَذْحَقُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ - (ترجمہ دحر میں گزر چکا)۔

عَمَدْتُمْ إِلَى دَحِيقِ قَوْمٍ فَأَجَرْتُمُوهُ - تم نے ایک قوم کے نکالے ہوئے پر توجہ کی اس کو اپنے ملک میں پناہ دی (یہ عرب کے قبائل نے انصار سے کہا)۔

سَيَظْهَرُ بَعْدِي عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مُنْدَحِقُ الْبَطْنِ - (حضرت علیؑ نے کہا) میرے بعد تم پر ایک ایسا شخص حاکم ہوگا جس کا پیٹ کشادہ ہے (بڑا کھاد و مراد معاویہ ہیں)۔

ذَاحِقٌ - غضب ناک اور احمق کو بھی کہتے ہیں ایک قسم کی زرد کھجور کو بھی۔

دَحَلٌ - کنوئیں کے اطراف میں کھودنا، خیمہ کے ایک کونے میں ہو جانا، دور ہو جانا، بھاگنا، چھپ جانا، ڈرنا، نقب جس کا منہ باہر سے تنگ ہو اور اندر سے کشادہ ہو۔

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَا تَدْخُلْ فَقَدْ أَمَنَ - (حضرت عمرؓ کا پروانہ آیا اس میں یہ لکھا تھا) ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا مت بھاگ تو گویا اس کو امان دی (رمبری نے کہا لا تدحل کے معنی بٹھی زبان میں مت ڈر)۔

أَفَادْخُلُ الْمَبُولَةِ مَعِي فِي الْبَيْتِ فَقَالَ نَعَمْ وَ اذْخُلْ فِي الْكُسْرِ - (ایک شخص نے ابو ہریرہؓ سے کہا میں سرد مزاج والا آدمی ہوں) اگر پیشاب کے لئے باہر نکلوں تو ہوا لگ جاتی ہے سردی ہو جاتی ہے کیا میں پیشاب کا ظرف اپنے ساتھ کوٹھری میں لے جاؤں انھوں نے کہا ہاں اور ڈیرے کے ایک کونے میں گھس جا جیسے سوراخ میں گھستا ہے (ایک روایت میں وَ اذْخُلْ لَهَا فِي الْكُسْرِ ہے - یعنی ڈیرے کے ایک کونے میں کشادہ مقام میں اس کو رکھ لے - محیط میں ہے کہ دَحَل کی جمع اَدْخُلْ اور اَدْخَالٌ اور دَحُولٌ اور دَحْلَانٌ آئی ہے)۔

دَحْلَاءٌ - تنگ منہ کا کنواں۔

دَحْلَةٌ - کنواں۔

دَحْمٌ - زور سے دھکیلنا، نکاح کرنا، جماع کرنا۔

هَلْ يَتَنَاقِحُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَقَالَ نَعَمْ دَحْمًا

دَحْمًا - (آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا) بہشت والے نکاح

عادت ہے کہ میدان کو پاؤں سے صاف کرتا ہے پھر وہاں انڈے دیتا ہے)

فَدَخَا السَّيْلُ فِيهِ بِالْبَطْحَاءِ - سیلاب نے وہاں کنکریاں لا کر ڈالیں۔

كُنْتُ الْأَمِيبُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِالْمَدَاحِي - میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے ہاتھ مداحی سے کھیلتا (مداحی چھوٹے چھوٹے پتھر گوگل کی گھٹلی کے برابر عرب لوگ کیا کرتے ایک گڑھا کھودتے اور یہ پتھر مارتے اگر پتھر گڑھے کے اندر گیا جب تو جیتے ورنہ ہارے)۔

سُئِلَ عَنِ الدَّخْوِ بِالْحِجَارِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ - سعید بن مسیب سے پوچھا گیا پتھر پھینکنے کا کھیل اچھا ہے انھوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں (بلکہ ایک قسم کی مشق ہے جو بعض وقت کام آتی ہے مگر یہ مشق ایسے مقام پر کرنا چاہیے جہاں کسی کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو)۔

كَانَ جَبْرِيلُ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ دَحِيَّةِ الْكَلْبِيِّ - حضرت جبریل آنحضرت ﷺ کے پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آیا کرتے (وہ ایک خوبصورت صحابی تھے)۔

دَحِيَّةٌ - فوج کا آفیسر۔

يَدْخُلُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ دَحِيَّةٍ مَعَ كُلِّ دَحِيَّةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ - بیت المعمور میں (جو آسمان کا کعبہ ہے) ہر روز ہزار ہزار داخل ہوتے ہیں ہر سردار کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں۔ (تو ہر روز چار ارب نوے کروڑ فرشتے وہاں جاتے ہیں)۔

يَوْمَ دَخَوِ الْأَرْضِ - زمین پھیلانے کے دن (پچیس ۲۵ ذیقعد امام رضا علیہ السلام اس دن روزہ سے تھے۔ فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن رحمت پھیلائی گئی یہاں یہ اشکال نہ ہوگا کہ آسمان زمین چھ دن میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر ۲۵ تاریخ کہاں سے آئی کیونکہ زمین پیدا ہونے کے کئی دن بعد پھیلائی گئی ہے)۔

ثُمَّ دَخَا الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِهِ - پھر زمین کو کعبے کے تلے سے پھیلا یا۔

کریں گے؟ فرمایا ہاں خوب خوب نکاح کریں گے یا خوب خوب عورتوں سے لگیں گے۔

إِنَّمَا تَذَحْمُونَهُنَّ دَحْمًا - تم عورتوں سے بہشت میں خوب لگو گے (ان سے صحبت کرو گے) بہشت میں اور کام ہی کیا ہے عیش و عشرت کھانا پینا جماع کرنا یا کبھی کبھی اپنی مالک حقیقی کا دیدار کرنا جو سب لذتوں سے بڑھ کر ہوگا۔ اب یہ جو انجیل مقدس میں ہے کہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی اس کا مطلب یہ ہے کہ بہشت میں جانے سے پہلے جب تک میدان محشر میں رہیں گے)۔

دَحْمَسٌ - کالا سیاہ سرکہ کی مشک، سخت گندم گوں موٹا آدمی دَحْمَسٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

دَحْمَسٌ - تاریک۔

دَحْمَسَانٌ - احمق۔

فِي لَيْلَةٍ ظُلُمَاءَ دَحْمَسَةٍ - اندھیری تاریک رات میں۔

وَفِيهِ رَجُلٌ دَحْمَسَانٌ - ان میں ایک کا نام موٹا آدمی تھا۔

دَحْنٌ - پیٹ بڑا اور قد چھوٹا ہونا۔

دَحْنٌ - مکار، خبیث، ٹھگنا، پیٹو۔

خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنْ دَحْنَاءَ وَمَسَحَ ظَهْرَهُ بِنَعْمَانَ السَّحَابِ - اللہ تعالیٰ نے آدم کو دحناء کی مٹی سے پیدا کیا۔ (دحناء ایک سرزمین کا نام ہے) ایک روایت میں دَحْنَاءُ ہے جیم معجمہ سے اور ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا نعمان سحاب میں (جو ایک وادی یا پہاڑ کا نام ہے)۔

دَخُوْ - بڑا ہو کر نیچے ٹکنا، پھیلانا، جماع، دور کرنا۔

اللَّهُمَّ يَا دَاحِي الْمَذْحُوَاتِ - یا اللہ پھیلانے والے ان چیزوں کے جو پھیلائی گئی ہیں (جیسے زمین وغیرہ) ایک روایت میں دَاحِي الْمَذْحِيَّاتِ ہے۔

لَا تَكُونُوا أَكْفَيْضَ بَيْضٍ فِي أَدَاحِيٍّ - ایسے مت ہو جیسے انڈے کا چھلکہ کھلے میدان میں (اصل میں أَدَاحِيٍّ جمع ہے أَدْحِيٍّ کی وہ مقام ہے جہاں شتر مرغ انڈا دیتا ہے اس کی

أَخَذَهُ ثُمَّ دَحَابَهُ - اس کو پکڑ کر پھینک دیا۔

باب الدال مع الخاء

دَخَّ يَدْخُ - دھواں جیسے دُخَان ہے۔

خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ هُوَ الدُّخُ - آنحضرت ﷺ

نے ابن صیاد سے فرمایا جس کو آپ گمان کرتے تھے کہ شاید دجال یہی ہو) میں نے تیرے لئے (دل میں) ایک بات چھپائی ہے (آپ نے دل میں اس آیت کا خیال کیا یوم تاتى السماء بدخان مبين) ابن صیاد نے کہ وہ دخ ہے (کبخت پوری آیت نہ بتلا سکا اڑا اڑ کر بتلا دیا جیسے کانوں اور نجومیوں کی عادت ہوتی ہے شاید آپ نے دل میں یہ آیت پڑھی ہوگی یا چپکے سے کسی صحابی کو سنائی ہوگی شیطان نے اس کو اڑا لیا اور ابن صیاد کو خبر کر دی۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو شیطان اور جن کے وجود سے منکر ہیں اور ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اولیاء اللہ کو اپنے مریدوں کے دلی حالات معلوم نہیں ہو سکتے اس لئے کہ جب ابن صیاد نے ادھوری ہی سہی دل کی بات بتلا دی تو اگر اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے کسی کے دل کا حال معلوم ہو جائے تو مقام تعجب نہیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے ایک نصرانی مسلمان بن کر آیا اور اس حدیث کا مطلب پوچھا اتقوا فراسة المومنین الحدیث آپ اس کو تنہائی میں لے گئے اور فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو نصرانیت سے توبہ کرے اور صدق دل سے مسلمان ہو جائے وہ یہ کرامت دیکھ کر فوراً مسلمان ہو گیا۔

دَخُرِيََا دُخُورًا - چھوٹا ہونا ذلیل اور خوار ہونا۔

سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ - قریب ہے کہ ذلیل ہو

کردوزخ میں داخل ہوں گے۔

دَخَسَ - گاڑنا، گھسیڑنا۔

فَدَخَسَ بِيَدِهِ حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبْطِ - آپ نے اپنا ہاتھ اس کے کھال میں بغل تک گھسیڑ دیا۔ (ایک روایت میں فَدَخَسَ ہے جیسے اوپر گزرا چکا)۔

دَخَلَ يَدْخُلُ يَدْخُلُ - اندر آنا، آمدنی، بیماری، عیب۔

دَخَلَ - عقل یا جسم کی خرابی، مکر، فریب، عیب۔

دَخَلَةُ - آدمی کا باطن۔

دَخِيلٌ - وہ کلمہ جو دوسری زبان کا ہو اور عربوں میں مستعمل ہو گیا ہو۔

إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ - جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر سونے کے لئے جائے تو اس کو اپنی تہبند کے اندر کے کنارے سے (جو بدن سے ملا رہتا ہے) تین بار جھٹک لے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے پیچھے بچھونے پر کیا چیز آگئی (شاید کوئی زہریلا جانور آ کر بیٹھ گیا ہو)۔

يَغْسِلُ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ - وہ اپنی تہبند کا اندر کا کنارہ دھوئے یعنی جس کی نظر لگی ہو۔ بعض نے کہا یہاں داخلة الازار سے اس کا جسم مراد ہے یا سرین یا شرمگاہ۔

كُنْتُ أَرَى إِسْلَامَهُ مَدْخُولًا - میں تو اس کا اسلام عیب دار دیکھتا تھا (یعنی اس میں نفاق سمجھتا تھا)۔

إِذَا بَلَغَ بَنُو أَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِينَ كَانَ دِينَ اللَّهِ دَخَلًا وَعِبَادُ اللَّهِ خَوَلًا - جب بنی امیہ کی سلطنت پر تیس برس گزر جائیں گے تو اللہ کا دین عیب دار ہو جائے گا (اس میں خلاف سنت باتیں شریک کر لیں گے) اور اللہ کے بندے غلام لونڈی بنیں گے۔

دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ - عمرہ حج میں شریک ہو گیا (یعنی عمرے کا وجوب حج کی فرضیت سے جاتا رہا) بعض نے کہا عمرے کے افعال حج میں شریک ہو گئے یعنی جب قرآن کرے تو

۱ اللہ تعالیٰ صرف اپنے انبیاء کو پوشیدہ بات کی وحی کرتا ہے اور وہ بھی جب مشیت ہو البتہ بسا اوقات نیک لوگوں کے دلوں میں اچھی بات کا لقاء

کر دیتا ہے جسے الہام کہتے ہیں۔ (م)

۲ مؤمن کی فراست سے بچو۔ (م)

ایک یہ طواف اور سعی حج اور عمرہ حج کے دنوں میں بھی ہو سکتا ہے دور جاہلیت والوں کا رد کیا جو حج کے دنوں میں عمرہ کرنا ناجائز جانتے تھے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر سکتے ہیں۔

مِنْ دُخْلَةِ الرَّحِمِ - قریبی ناطہ والوں میں سے۔

اِنَّ مِنَ النِّفَاقِ اخْتِلَافَ الْمَدْخَلِ وَالْمَخْرَجِ - یہ بھی ایک طرح کا نفاق ہے کہ آدمی کے آمدنی اور خرچ میں فرق ہو (آمدنی سے زیادہ خرچ کرے کیونکہ ایسی صورت میں قرض لینا پڑے گا اور لوگوں سے جھوٹ بولے گا) فریب کرے گا یہ سب نفاق کی خصلتیں ہیں۔

لَا تُؤْذِيهِ فَإِنَّهُ دَخِيلٌ عِنْدَكَ - (جب مومن کو اس کی شریر عورت تکلیف دیتی ہے تو بہشت کی حوریں کہتی ہیں) ارے اس کو مت ستاؤ تیرا مہمان ہے (چند روز کے لئے تیرے پاس آیا ہے ہمیشہ کے لئے تو ہمارے پاس رہنا ہے)۔

وَكَانَ لَنَا جَارًا أَوْ دَخِيلًا أَوْ رَبِيطًا - وہ ہمارا پڑوس یا ہم صحبت یا ملازم تھا۔

فَدَخَلَ عَلَيْنَا بِلْحَمٍ - ہمارے پاس گوشت لایا گیا۔
وَادْخُلْ رَبُّ الصُّرَيْمَةِ - تھوڑے اونٹ یا تھوڑی بکریوں والوں کو اندر آنے دے (یعنی محفوظ رمنہ میں ان کو چرانے سے مت روک)۔

مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں جائے گا (خواہ بلا عذاب یا چند روز عذاب پا کر)۔ (اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف تو حید بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے گو اور اصول اسلام کا انکار کرتا ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ تو حید سب شرائط کے ساتھ باعث دخول بہشت ہے اگر کوئی پیغمبر کا انکار کرتا ہو تو گویا اس نے اللہ کا انکار کیا اور اللہ کی تصدیق میں اس کے پیغمبر کی تصدیق بھی شامل ہے اسی طرح سب ضروریات دین۔ بعض نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جن کو کسی

پیغمبر کی دعوت نہیں پہنچی صرف تو حید کے اعتقاد پر مرے بیشک ایسے لوگ تو ضرور بہشت میں جائیں گے کیونکہ وہ معذور تھے اور پروردگار بغیر پیغمبر بھیجے اب نہیں کرتا جیسے دوسری آیت میں ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا۔ بعض نے کہا صرف خدا کو واحد جاننے والے بھی کسی نہ کسی دن دوزخ سے نجات پائیں گے گو مدت دراز کے بعد ہی سہی اور ہمیشہ کے لئے دوزخ میں وہی رہیں گے جو مشرک اور منافق رہ کر مریں۔ واللہ اعلم۔

قَوْلُجُثْ دَاخِلًا لَهُمْ - میں ان کے ایک اندرونی مکان میں گھس گیا۔

كَيْفَ الدُّخُولُ - دخول کیوں کر ہوگا (امام ابو حنیفہ اور امام احمد کہتے ہیں کہ جب عورت مرد میں خلوت صحیحہ ہوئی تو دخول کا حکم دیا جائے گا) (یعنی پورا مہر مرد کو دینا ہوگا) اور امام مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ جب مرد عورت سے جماع کر لے اس وقت پورا مہر واجب ہوگا اگر خلوت صحیحہ ہوئی لیکن مرد نے صحبت نہ کی اور طلاق دے دی تو نصف مہر دینا ہوگا)۔

لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا - اگر کہیں اس آگ میں (اپنے سردار کے کہنے پر) گھس جاتے تو پھر کبھی آگ سے (دوزخ سے) نہ نکلتے ہمیشہ اس میں رہتے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ مسلمان بادشاہ اور سردار کی بھی اطاعت اسی حد تک لازم ہے کہ وہ کام خلاف شرع نہ ہو اگر خلاف شرع ہو تو برائے اطاعت نہ کرے جیسے دوسری حدیث میں ہے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ - اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو ہر کام میں خواہ وہ خلاف شرع ہو حکام کی اطاعت لازم جانتا ہے انہی بیوقوفوں نے تو امام حسین علیہ السلام کو باغی قرار دیا ہے وہ کہتے ہی یزید حاکم اور خلیفہ وقت تھا اس کی اطاعت امام حسین پر لازم تھی یہ لوگ کہتے ہیں انما قتل الحسين بسيف جده۔ اور سب سے بڑھ کر احمق اور جاہل وہ شخص ہے جو بادشاہی قوانین کو رعایا کے حق میں شریعت سمجھتا ہے گو وہ قوانین

۱۔ ہر رسول بھیجے تک مذاہب نہیں دیتے۔ (م)

۲۔ حسین اپنے نانا کی توارث شہید ہوئے۔ (م)

فَسَأَلَهُ عَنْ مَدْخَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَخْرَجِهِ وَمَجْلِسِهِ - پھر ان سے یہ پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کا طریقہ گھر میں گھستے وقت اور نکلتے وقت اور بیٹھتے وقت کیا تھا - سَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِهِ - اپنے باپ سے میں نے ان کے داخل ہونے کا وقت پوچھا -

وَبَسَّعَ مَدْخَلَهُ - اس کی قبر کشادہ کر دے -
إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ يَا إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ - جب میت کو قبر میں رکھتے یا میت قبر میں رکھی جاتی -
أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ - مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے -

لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَحَدٌ بِعَمَلِهِ - کوئی شخص اپنے اعمال کے وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا (بلکہ پروردگار کے فضل و کرم اور رحمت کی وجہ سے اب یہ حدیث اس آیت ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون -^۱ کے خلاف نہ ہوگی کیونکہ آیت میں بامعاوضہ کے لئے ہے نہ سہیت کے لئے اور حدیث میں سہیت کے لئے تو نیک اعمال کا معاوضہ بہشت ہے مگر جب اللہ چاہے اس کا فضل و کرم ہو ورنہ نیک اعمال بھی بے کار ہوں گے) -
كُلُّ دَخِيلٍ فِي الْقُعُودِ - معاملات میں ایک بیرونی بات جو داخل کی گئی ہو -

لَا تَدْخُلْ عَلَيَّ - (ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے کھانے میں شریک ہوا اور بہت سا کھانا کھا گیا عبداللہ نے کہا) اب میرے پاس نہ آؤ کیونکہ انھوں نے اس کی صحبت مکروہ جانی اس لئے کہ ایسی پر خوری کافروں کی خصلت ہے دوسرا یہ کہ اس کے ایک کا کھانا دوسرے کئی مسکینوں کو کفایت کرتا تھا) -

إِذَا يُدْخَلُ عَلَيْهِمْ - جب تو عورت کے کنبہ والوں پر عیب لگے گا (اگر مرد اپنی عورت کو غسل دے) -
وَهُوَ لَا يَعْلَمُ دُخْلَهُ أَمْرًا - وہ اس کا اندرونی حال نہیں جانتا تھا -

دَخَنٌ اور دُخُونٌ - دھواں نکلا -

شرع کے خلاف ہوں معاذ اللہ ایسا شخص بالاتفاق کافر اور زمرہ اہل اسلام سے خارج ہے - بات یہ ہے کہ ہر آدمی کو دو معاملے درپیش ہیں ایک توفیما بینہ وبين الناس تو دنیاوی امور ہیں بادشاہ کی اطاعت کرنا ضروری ہے اور ایک فیما بینہ وبين الله اس میں قرآن و حدیث کی پیروی لازم ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں سے فرمایا جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو اور جو پروردگار کا ہے وہ پروردگار کو دو) -

فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا - میں پردے میں اس کے پاس چلا گیا (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کا جسم دیکھا) -

أَوْ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ - یا میں اس کو بہشت میں لے جاؤں گا - (یعنی مرتے ہی) - (کیونکہ شہید اللہ کے پاس زندہ ہے وہ مرتے ہی بہشت کی سیر کرتے ہیں یا مطلب یہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء اور صدیقین اور مقربین کے ساتھ بلا حساب و کتاب بہشت میں لے جاؤں گا) -

لَا يَدْخُلُ الْمَلَكُ بَيْنًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ - فرشتے اس کو ٹھہری میں نہیں جاتے جس میں (جاندار کی) مورت ہو یا کتا یا جنبی (جس کو نہانے کی حاجت ہو) مطلب یہ ہے کہ رحمت اور برکت کے فرشتے وہاں نہیں جاتے یا جو فرشتے مومنوں کی الفت اور محبت سے ان کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں لیکن کرائم کاتین فرشتے وہ تو اچھے اور برے کسی مقام میں آدمی سے جدا نہیں ہوتے - اسی طرح وہ فرشتے جو حکم پر مامور ہیں مثلاً جان نکالنے والے عذاب لانے والے وہ تو ضرور ہر جگہ جا کر تعمیل حکم کریں گے - مجمع البحار میں ہے کہ کتوں میں سے کھیت کا کتا اور ریوڑ کا کتا مستثنیٰ ہے اور جنبی سے وہ جنبی مراد ہے جو نہانے میں اتنی سستی کرے کہ نماز کا وقت گزر جائے اور اپنی عادت ایسی ہی کر لے اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بھی بعض اوقات جنابت سے رہتے اور سب عورتوں کے پاس جا کر ایک مرتبہ غسل فرما لیتے -

دَحْنٌ - دھوئیں دار ہونا، بدخلق، خبیث ہونا، فساد، تیرہ رنگ مائل بہ سیاہی ہونا۔

دُخْنَةٌ - دھواں دھار ہونا۔

اِنَّهُ ذَكَرَ فِتْنَةً فَقَالَ دَخْنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيَّ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي - آنحضرت ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا (جو آپ کی امت میں ہوگا) اس کا ظہور ایک شخص کے قدموں تلے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا (یعنی وہ اپنے آپ کو سید کہے گا) اور میرا امت میں فساد عظیم پھیلے گا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ ہرگز میرے لوگوں (اہل بیت) میں سے نہیں ہے۔ میرے لوگ وہی ہیں جو پرہیزگار ایماندار شریعت کے پیرو ہوں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ اس فتنہ میں صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر، شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر۔ میں کہتا ہوں یہ فتنہ وہی ہے جو ایک جنٹلمین سید نے دین محمدی میں نکالا ہزاروں مسلمانوں کو قرآن و حدیث سے برگشتہ اور ملحد بنا دیا یہ شخص اپنے آپ کو سید کہتا تھا۔ فرشتوں، جن اور شیطان کے وجود کا وہ منکر تھا، آسمان کے وجود کا بھی انکار کرتا تھا اور باطنیہ کی طرح نصوص قطعیہ کی تاویل و تحریف اس کا شیوہ تھا، معجزات کو شعبدات کی جنس سے خیال کرتا تھا میں اس شخص سے ایک ہی بار ملا تھا اور ایک ہی گفتگو میں میں نے اس کا مبلغ علم دریافت کر لیا تھا نہ وہ علوم عربیہ میں ایک مشرقی مولوی اور عالم تھا نہ انگریزی جرمنی فرانسیسی میں وہ ایک مغربی ڈاکٹر یا پروفیسر تھا بلکہ دونوں طرف کے علوم سے عاری صرف طلاقت لسانی رکھتا تھا۔ اردو نگاری میں بے شک مشاق اور ماہر تھا جاہلوں کو دام تزویر میں لانا، ان کی عقائد ایمانی کو متزلزل کر دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ اب تک اس کے معتقدین اور ثنا خواں ملک ہند میں صد ہا ہزار ہا موجود ہیں اور اس کو مسلمانوں کا خیر خواہ اور اسلام کا رفارمر جانتے ہیں۔

هَذْنَةٌ عَلَى دَحْنٍ - امن تو ہوگا مگر اندرونی خرابی کے ساتھ (یہ اس زمانہ کی حکومتوں کی طرف اشارہ ہے ظاہر میں امن اور صلح ہے، کشت و خون اور فساد کا بالکل انسداد ہے مگر دلوں کی خرابی بڑھ رہی ہے ایمان کے بدلے کفر و الحاد خلوص کے

عوض ریا اور نفاق۔ امانت کے بدل خیانت دلوں میں سمارہی ہے۔ اللہ ان سب فسادوں سے سچے مومنوں کو بچائے رکھے اور ہمارا اور سب سچے مومنوں کا خاتمہ بالخیر کرے آمین۔

نَعَمْ وَفِيهِ دَحْنٌ - کیا اس برائی کے بعد پھر بھلائی ہوگی؟ فرمایا ہاں لیکن اس میں ذرا خرابی کی ملونی ہوگی (خالص بھلائی نہ ہوگی) (لوگوں نے کہا ہے کہ برائی سے حضرت عثمانؓ کے قتل کا زمانہ اور بھلائی سے حضرت علیؓ کا زمانہ مراد ہے برائی سے خوارج کا وجود۔ میں کہتا ہوں کہ بھلائی کے زمانہ سے مراد صحابہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ ہے۔ جب خالص کتاب و سنت پر عمل ہوتا تھا۔ پھر برائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب کتاب و سنت کے طرف سے لوگوں نے بالکل منہ موڑ لیا اور مجتہدین کی تقلید اندھا دھند ساری دنیا میں پھیل گئی پھر بھلائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب حدیث والوں کو اللہ نے دوبارہ زور دیا۔ حدیث کی اشاعت ہوئی حدیث کی کتابوں کا ترجمہ کیا گیا۔ حدیث پر عمل دوبارہ شروع ہوا۔ یعنی ہمارا زمانہ لیکن اس میں ایک ذرا سی برائی بھی ملی ہوئی ہے کیا معنی؟ بعض اہل حدیث بظاہر تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر حکام وقت کی خوشامد سے حق باتوں کا اظہار نہیں کرتے۔ بعض کیا کرتے ہیں کہ تفسیر قرآن میں صحابہؓ اور سلف صالحین کا طریقہ چھوڑ کر نئے نئے معانی اور مطالب اپنی خواہش نفس کے موافق نکالتے ہیں گویا ترک تقلید کے انھوں نے یہ معنی سمجھے ہیں کہ احادیث اور آثار صحابہؓ اور تابعین کی بھی تقلید ضروری نہیں ہے جس طرح چاہو قرآن کی تفسیر کر لو۔ بعض اگلے اماموں اور مجتہدین اور پیشوایان دین پر جیسے امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ ہیں طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ بعض اولیاء اللہ کے تذلیل اور توہین کرتے ہیں۔ بعض شرک و بدعت میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جادہ اعتدال سے باہر ہو گئے ہیں، مسلمانوں کو ذرا ذرا سے مکروہ یا حرام کاموں کے ارتکاب پر کافر، مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں یہی برائی ہے جو اس بھلائی میں ملی ہوئی ہے۔ بعض اہل حدیث ایسے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کی تقلید سے تو بھاگے لیکن اب ابن تیمیہؒ، ابن قیمؒ، شوکانیؒ اور مولوی اسماعیل صاحب دہلویؒ

ہے اور یہ اس پر مبنی ہے کہ گناہ گار کا سزا سے بچ جانا اتنا معیوب نہیں ہے جتنا بے گناہ کا سزا پانا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْرَأُ بِكَ فِي نُحُورِهِمْ - یا اللہ میں تیری مدد سے ان کی دگدگیوں میں دھکا دیتا ہوں (تو ان کے شر کو مجھ سے دور کر دے)۔

إِذَا تَدَارَأْتُمْ فِي الطَّرِيقِ - جب تم رستہ میں اختلاف کرو (کہ کتنا رستہ چھوڑنا چاہیے)۔

كَانَ لَا يُدَارِي وَلَا يُمَارِي - (ایک روایت میں لَا يُدَارِي ہے دونوں طرح مستعمل ہے۔ بعض نے کہا اختلاف اور جھگڑوں کے معنوں میں مہموز ہے اور ظاہری خاطر دار کے معنوں میں غیر مہموز ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ جھگڑا اور مٹنا نہیں کرتے تھے۔

فَمَا زَالَ يُدَارِيهَا - (آنحضرت ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک چوپایہ (جانور) آیا اس نے آپ کے سامنے سے نکل جانا چاہا) آپ برابر اس کو روکتے اور ہٹاتے رہے۔ (ایک روایت میں يُدَارِيهَا ہے)۔

صَادَفَ دَرُّهُ السَّيْلَ دَرٌّ يَذْفَعُهُ - سیلاب کی ایک موج دوسرے موج کو ہٹاتی ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں کہ سَيْلٌ دَرٌّ جب ناگہانی ایک بہا آ جائے جس کا گمان نہ ہو)۔ دَرٌّ عَلَيْنَا فَلَانٌ - فلاں شخص دفعۃً ہم پر نمودار ہوا۔

إِذَا كَانَ الدَّرُّ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا - اگر عورت کی طرف سے شرارت اور سرکشی ہو تو خلع میں اس سے مال لینے میں قباحت نہیں۔

السُّلْطَنُ ذُو تَدْرَاءٍ - بادشاہ بہادر اور قوت والا ہونا چاہئے (جو دشمنوں کو دفع کرے ڈرپوک نہ ہو اپنی ذات سے میدان جنگ میں جائے نہ یہ کہ عورتوں کی طرح اپنی محل میں چھپا رہے اور سپاہیوں کو تصدق کرتا رہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے بادشاہ ایسے ہی دبدب و گھسٹر ہو گئے ہیں برخلاف نصاریٰ کے بادشاہوں کے اسی لئے اللہ نے ان کو تقریباً تمام دنیا کی سلطنت دے دی ہے۔ آنحضرت ﷺ اپنی ذات سے میدان جنگ میں تشریف لے جاتے تھے بڑے بڑے بہادر

نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تقلید اندھا دھند کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے فَرَمَنَ الْمَطَرُ وَقَامَ تَحْتَ الْمِيزَابِ يَصْلُتُ عَلَى الْأَسْعَدِ وَيَلْتَعِنُ النَقْدَ -

يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ - زمین سے دھوئیں کی طرح ایک چیز نکلتی ہے (یہ بھوک کی شدت سے ان کی آنکھوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا آسمان دھوئیں کی طرح دکھائی دیتا تھا)۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ جَوْهَرًا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ نَظَرُ الْهَيْبَةِ فَذَابَتْ أَجْزَاؤُهُ ثُمَّ ارْتَفَعَ مِنْهُ بُخَارٌ كَالدُّخَانِ فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمَوَاتِ فَظَهَرَ عَلَى وَجْهِ الْمَاءِ زَبَدٌ خَلَقَ مِنْهُ الْأَرْضَ ثُمَّ أَرَسَهَا بِالْجِبَالِ - اللہ تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کیا پھر ہیبت کی نگاہ اس پر ڈالی تو وہ گل گیا اس میں سے ایک بخارا اٹھا دھوئیں کی طرح اس سے آسمان بنے اور پانی پر کف جما اس سے زمین بنائی پھر پہاڑ اس میں گاڑے۔

باب الدال مع الدال

دَدٌ - کھیل کود مدت۔

دِدٌ - کھیل کرنے والا۔

مَا أَنَا مِنْ دِدٍ وَلَا الدُّدُ مِنِّي - میں کھیل کود کرنے والا نہیں نہ کھیل کود میرا کام ہے (اب دَدٌ کی اصل دَدِي تھی یا دَدُنْ یا یا نون محذوف ہو گیا اور کبھی پورا استعمال کیا جاتا ہے۔ دَدِي نَدِي کی طرح)۔

باب الدال مع الراء

دَرًّا يَأْذُرُ - دفع کرنا، ہٹانا، ہانکنا، ناگہاں نمود ہونا، روشن ہونا، پھیلا نا، چمکنا۔

مُدَارَاةٌ - ظاہر میں خاطر داری کرنا جیسے مُدَاخَاةٌ اور مُخَاَلَاةٌ ہے۔

أَدْرُوا الْحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ - شرعی حدود کو شبہوں سے دفع کرو (سبحان اللہ کیا عمدہ قانون کی تعلیم ہے شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جانا چاہیے۔ انگریزی قانون کا بھی ماخذ یہی حدیث

وَلْيَذَرُوا مَا اسْتَطَاعَ - جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرے۔

يَتَذَرُوا وَنَ فِي الْقُرْآنِ - قرآن میں جھگڑا کریں گے ایک آیت کو دوسری آیت سے لڑائیں گے (اور جو اس کے معنی صحابہ اور تابعین سے منقول ہیں اس کو نہ لیں گے اپنی رائے سے غلط تفسیر کریں گے)۔

بِكَ نَذَرُوا فِي نُحُورِهِمْ - تیری مار ہم ان کے سینوں میں لگاتے ہیں (یعنی دگدگیوں میں جہاں پر اونٹ کا نحر کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تو ان کو ہم پر سے ہٹا دے ان کے شر سے ہم کو بچا دے)۔

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُتَذَرَا - قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ امامت سے بھاگیں گے ایک دوسرے کو کہے گا تم امامت کرو میں امامت کے لائق نہیں (کیونکہ نماز کے مسائل سے ناواقف اور جاہل ہوں گے یہ زمانہ بھی گزر گیا۔ اب اس سے بدتر زمانہ آیا ہے۔ امام اس شخص کو بناتے ہیں جو اجہل خلق اللہ ہو نہ قرآن صحیح پڑھ سکے نہ خطبہ حلائکہ حدیث میں ہے تمہاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں بہتر ہوں یعنی قرآن کے قاری اور عالم فاضل ہوں، بعض علماء کا یہ قول ہے کہ اگر جماعت میں کوئی عالم فاضل موجود ہے اور لوگوں نے اس سے کم درجہ والے کو امام کیا تو کسی کی نماز صحیح نہ ہوگی)۔

لَا يَقْطَعُ صَلَوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَلَكِنْ إِذْرَاءُ وَمَا اسْتَطَعْتُمْ - مسلمان کی نماز کسی چیز کے سامنے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرو۔

يَتَذَرُوا وَنَ الْحَدِيثُ - اللہ کے کلام کو ایک دوسرے سے لڑائیں گے (ان کو نسخ منسوخ کی پہچان نہ ہوئی یا صحیح تفسیر جو صحابہ اور تابعین سے ماثور ہے اس سے ناواقف ہوں گے) (ہمارے زمانہ میں بعض بے وقوف ایسے پیدا ہوئے جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں نسخ نہیں ہو سکتا حالانکہ خود قرآن میں موجود ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا الْآيَةَ^۱ اور بعض

صحابہ آپ کے آڑ لیتے تھے۔ آپ دشمنوں کے سامنے رہتے تھے۔ اوائل میں شاہان روم اور ایران اور افغانستان کا بھی یہی عمل تھا مگر محمد شاہ رنگیلے بادشاہ دہلی اور سلطان عبدالجید خان والے روم کے زمانہ سے شہزادے محل میں پرورش پانے لگے آخر جو ہو اسو ہوا۔ اس وقت سے آج تک روم کے ممالک چھٹتے چلے جاتے ہیں اب جو کچھ ملک نصف سے بھی کم باقی رہ گیا ہے وہ بھی چراغ سحری معلوم ہوتا ہے یہ جزا ہے عیش کا مرانی اور لذت نفسانی کی)۔

وَقَدْ كُنْتُ فِي الْقَوْمِ ذَا تُذَرٍ فَلَمْ أُعْطِ شَيْئًا وَلَمْ أَمْنَعْ - (یہ عباس بن مرداس کا شعر ہے) یعنی میں اپنی قوم میں زوردار اور قوت دار تھا مجھ کو کوئی چیز دی نہیں جاتی تھی اور نہ میں کسی سے روکا جاتا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں جو چاہتا وہ اپنے زور کی وجہ سے لے لیتا کوئی میری مقاومت نہیں کر سکتا تھا۔ اور لوگوں کی طرح نہ تھا کہ کوئی دے تو لوں)۔

دَرَاءَ جُمُعَةٍ مِّنْ حَصَا الْمَسْجِدِ وَالْقِي عَلَيْهَا رِدَائُهُ وَاسْتَلْقَى - (حضرت عمرؓ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہو کر) مسجد کی کنکریوں کی ایک مٹھی ہٹائی (جن کے چبنے کا خیال تھا) اور چادر بچھا کر اس پر چپ لیٹ رہے (سبحان اللہ کیا سادگی حالانکہ روم، شام، ایران، مصر، حجاز، نجد، اتنے بڑے ملک کے آپ بادشاہ تھے)۔

يَا جَارِيَةُ إِذْرَئِي لِي الْوَسَادَةَ - اری چھو کری ذرا گدہ تو میرے لئے بچھا دے۔

دَرِيَّةَ أَمَامِ الْخَيْلِ - چھلا ہے سواروں کے آگے (یعنی وہ چھلا جس کو برچھ سے اٹھا لیتے ہیں) نہایہ میں ہے کہ دَرِيَّةٌ بغیر ہمزہ کے وہ جانور جس کی شکاری آڑ کرتا ہے اس جانور کو چرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے، جنگلی جانور بھی آ کر اس سے مانوس ہو کر اس کے ساتھ چرنے لگتا ہے اس وقت شکاری جا کر غفلت میں اس کا شکار کر لیتا ہے۔ اس ملک میں پاڑ دی (شکاری) پرندوں کا شکار بھی بیل کے آڑ میں کرتے ہیں۔

فَكَانَتْ نَافَّةً مُدْرَبَةً - پھر وہ ایک اچھی سدہائی ہوئی
سانڈنی ہو گئی (جو دروں اور گلیوں میں سفر کرنے سے مانوس
ہو گئی بھڑکنا اور شرارت کرنا چھوڑ دیا)۔

دُرْبَةٌ - عادت اور دلیری۔

دُرَابَةٌ - عادت۔

دَرَجٌ - کاغذ نوشتہ۔

دَرَجٌ - راستہ خط کی لپیٹ۔

دَرَجٌ - اپنے راستے گیا، ترقی کی، ہمیشہ تیز کا گوشت
کھایا۔

أَذْرَجَكَ يَا مُنَافِقُ - (ایک منافق آنحضرت ﷺ
کی مسجد میں آیا ابویوبؓ نے اس سے کہا) چل نکل اپنا راستہ
لے (جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا) یہ جمع ہے دَرَج کے بمعنی
راہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجَعَ أَذْرَجَهُ اپنے رستوں میں
لوٹ گیا۔

تَعَرَّضِي مَذَارِجًا وَ سُومِي تَعَرَّضَ الْجَوَازِ
لِلنُّجُومِ هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَاسْتَقِيمِي - (یہ عبداللہ ذی
البجادین نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنی سے خطاب کیا) سخت
گلیوں اور راستوں سے ادھر ادھر مڑ جا اور چلتی رہ جیسے جوزا
ستاروں سے مڑ جاتا ہے۔ دیکھ یہ ابوالقاسم (ﷺ) تجھ پر سوار
ہیں سیدھی رہ (شرارت مت کر)۔

لَيْسَ هَذَا بِعُشْبِكَ فَأَذْرُجِي - یہ تیرا حونجھ نہیں ہے
یہاں سے چل دے (یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے
جب کوئی اس کام میں لگے جس کو وہ نہیں جانتا یا اس کے شان
کے لائق نہیں ہے اس کی طاقت اور لیاقت سے بالاتر ہے یا
جب کوئی بے وقت اطمینان سے بیٹھ رہے حالانکہ وقت محنت اور
کوشش کرنے کا ہو۔ میں کہتا ہوں سرسید پر یہی مثل صادق آتی
ہے بے شک وہ اردو کے منشی بے بدل اور پالیٹکس مین بڑے
ماہر اور کامل تھے لیکن دینی علوم میں ان کو کافی مادہ نہ تھا نہ دنیوی
علوم اور فنون یعنی فلسفہ قدیمہ اور جدیدہ میں ایک بار میں نے

آیتیں بالاتفاق منسوخ ہیں۔ جیسے ترک قتال کی آیتیں جو
فرضیت جہاد سے پہلے اتری ہیں۔ اسی طرح یہ آیت قدموا
بین یدی نجوکم صدقة۔ اسی طرح یہ آیت کتب
علیکم الوصیة للوالدین والاقربین بالمعروف حقا
علی المتقین۔ اسی طرح یہ آیت فامسکومما فی
البیوت۔

أَمَرْتُ بِمُذَارَاةِ النَّاسِ - مجھ کو لوگوں کی خاطر داری
کرنے کا حکم ہوا۔ یعنی ہر ایک سے حسن خلق اور خندہ روئی کے
ساتھ پیش آنے کا۔ ع

آسائش و دگیتی تفسیر این دو حرف ست

بادوستاں تلتف بادشمنان مدارا

رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ مُذَارَاةُ النَّاسِ - ایمان
کے بعد عقل مندی کا بڑا کام یہ ہے کہ لوگوں کی مدارات کرے
دل جوئی اور خوش خلقی کے ساتھ ان سے پیش آئے شیرین کلامی
اپنا شیوہ رکھے دوست دشمن کے ساتھ نرمی اور ملائمت سے
بات کرے۔

دَرَبٌ يَأْذُرْبَةً - عادت کر لینا، خوگر ہو جانا، ماہر ہونا۔

لَا تَزَالُونَ تَهْزُمُونَ الرُّومَ فَإِذَا صَارُوا إِلَى
التَّدْرِيبِ وَقَفْتَ الْحَرْبُ - تم برابر نصاریٰ کو شکست دیتے
رہو گے یہاں تک کہ وہ جب بھاگتے بھاگتے صبر کرنے لگیں
گے اور ٹھہر جائیں گے تو لڑائی رک جائے گی (بعض نے
تَدْرِيب کو دروب سے رکھا ہے۔ یعنی پہاڑوں کے دروں
میں چل دیں گے)۔

دَرَبٌ - دروازہ، گلی، تنگ جو پہاڑوں کے درمیان ہوتی
ہے اس کی جمع دَرَابٌ یا دُرُوبٌ آئی ہے۔

وَأَذْرَبْنَا - اور ہم روم کی سرزمین میں داخل ہوئے۔
نہا یہ میں ہے کہ روم کے ملک میں جانے کے ہر راستہ کو درب
کہتے ہیں۔ بعض نے کہا دَرَبٌ بسکون راء جو راستہ نافذ نہ ہو اور
بفتح راء جو نافذ ہو۔

ان سے پوچھا آپ نے دینی مسائل جیسے حشر نشر و جود ملائکہ جن اور شیطان معجزات وغیرہ میں کیوں بحث کی آپ تو صرف مسلمانوں کی دنیاوی بہبودی کے خواہان اور جو یاں ہیں آپ کو دینی عقائد میں خلل ڈالنے کی کیا ضرورت داعی ہوئی؟ جواب میں فرمانے لگے میں نے ان عقائد میں اس لئے گفتگو کی کہ اس زمانہ کے تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان فلسفہ جدید حاصل کرنے کے بعد قرآن وحدیث سے بے اعتقاد ہو جاتے ہیں میں نے قرآن کو جہاں تک ہو سکا فلسفہ جدیدہ سے مطابق کر دینا چاہا تاکہ ان نئے مغربی تعلیم یافتہ مسلمانوں کا ایمان قرآن پر قائم رہے۔ میں نے عرض کیا حقیقت میں یہ بڑا کام ہے۔ بے ادبی معاف ہو حضور نے مشرقی تعلیم کہاں پائی ہے اور مغربی تعلیم کا پاس کس کالج یا یونیورسٹی سے حاصل کیا ہے کیونکہ یہ اہم کام اسی سے ہو سکتا ہے جو فلسفہ قدیم اور جدید اور سارے دینی علوم میں کافی مہارت رکھتا ہو جیسے وہ ایک مغربی علوم کا ڈاکٹر اور پروفیسر ہو ویسے ہی مشرقی علوم کا بھی پورا عالم اور فاضل ہو۔ اس پر سرسید صاحب ذرا ترش رو ہوئے میں نے بحث موقوف کرنا مناسب سمجھا اور خاموشی اختیار کی)۔

أَمَّا الْمَقْتُولُ فَدَرَجَ وَأَمَّا الْقَاتِلُ فَهَلَكَ نَسْلُهُ فِي الطُّوفَانِ - (حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا آدم کے کون سے بیٹے (ہابیل یا قابیل) کی نسل باقی رہی انھوں نے کہا کسی کی بھی نسل نہیں رہی) مقتول یعنی ہابیل تو گزر گیا (لا ولد مارا گیا) اور قاتل قابیل کی نسل طوفان میں تباہ ہوگی (اب جتنے آدمی دنیا میں وہ حضرت شیث اور حضرت نوح کی اولاد ہیں)۔

كُنَّ يَبْعَثْنَ بِالذَّرَجَةِ بِالذَّرَجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ - عورتیں حضرت عائشہؓ کے پاس ڈبیہ یا تلیدانی بھیجتیں اس میں روئی ہوتی (جوان کو شرمگاہ میں رکھی ہوتی) دَرَجَةُ جمع دَرَج کی اور دَرَجَةُ مَوْنُث ہے دَرَج کا اصل میں دَرَج کہتے ہیں اس چتھیرے کو جو اونٹنی کے فرج میں گھسیر کر چند روز اس کی آنکھ اور ناک پر پٹی باندھ دیتے ہیں اس کو دردزہ کی طرح ایک درد پیدا ہوتا ہے اس وقت اس چتھیرے کو نکال کر ایک دوسری اونٹنی

کے بچہ پر خوب ملتے ہیں اس کے بعد اس کی آنکھ کھولتے ہیں وہ اس بچہ کو سونگھتی ہے اور اپنا بچہ سمجھ کر اس کو پالتی ہے اس پر مہربانی کرتی ہے۔

دَرَجَةُ اور دَرَجَةُ - پایہ اور سیڑھی۔

فَأَصْبَحَ دَرَجَاتُ الْمَدِينَةِ - مدینہ کے بلند اطراف۔ ایک روایت میں دَرَجَاتُ الْمَدِينَةِ ہے یعنی مدینہ کے بڑے بڑے درخت۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ - بہشت میں سو درجے ہیں (یعنی سو منز لے)۔

فَدَرَجَ بُنْيُ لَهَا - ایک چھوٹا بیٹا اس کا ان کے پاس چلا گیا (یعنی خیب کے پاس)۔

مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - بہشت کے ایک منزل سے لے کر دوسری منزل تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں فاصلہ ہے (یعنی پانچ سو برس کی راہ)۔

فَارْصَدَ اللَّهُ عَلَى مَذْرَجَتِهِ - اللہ نے ان کے راستہ پر چوکی پہرہ مقرر کر دیا۔

فِي دَرَجَتِي - وہ میرے درجہ میں (یعنی بہشت میں میرا ہمسایہ ہوگا)۔

رَأَى رَأً وَسَاءَ مَنُصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ - سروں کو دیکھا جو سیڑھیوں پر نصب تھے۔

دَرَجٌ - راستہ اس کی جمع اَدْرَاج اور دَرَجَةُ سیڑھی اس کی جمع دَرَج ہے۔ اس حدیث میں یہی مراد ہے کہ یہ سرخارجیوں یا مرتدوں یا بدعتیوں کے تھے۔

فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ - وہ استدراج ہے۔ استدراج کہتے ہیں گناہ گار یا کافر کو جو دنیا کی ترقی اور بھلائی ہو جائے یا اس کی بات یا خواہش پوری ہو جائے گویا یہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے اس کو مہلت دینا ہے جس میں اور زیادہ کفر اور شرارت کرے پھر ایک دم پکڑا جائے۔ جیسے اس حدیث میں ہے إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَأَذْنَبَ ذَنْبًا أَتْبَعَهُ بِنِقْمَةٍ وَ يُذَكِّرُهُ الْإِسْتِغْفَارَ وَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ شَرًّا أَنْعَمَهُ

ٹھہرا کرو وہ درندوں کے رستے ہیں۔

دُرَّاجَہ - تیر۔

دَرْدَ - دانتوں کا گر جانا۔

اَدْرُدُ - جس کے دانت گر گئے ہوں۔ دَرْدَاءُ اس کا

مَوْنَت۔

لَزِمْتُ السَّوَاكَ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُدْرِدَنِي۔

میں نے مسواک کو لازم کر لیا یہاں تک کہ میں ڈرا کہاں میرے دانت گرا دیتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے حَتَّى خِفْتُ

لَا دَرْدَنَ۔ یہاں تک کہ مجھ کو ڈر ہوا میں پوپلا (بے دانت) ہو جاؤں گا۔

أَتَجْعَلُونَ فِي النَّبِيذِ الدَّرْدِيَّ قِيلَ وَمَا الدَّرْدِيُّ

قَالَ الرُّؤْبَةُ۔ (امام باقر نے پوچھا) کیا تم نبیز میں دردی ملا تے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا دردی کیا؟ آپ نے فرمایا روبہ

(یعنی خمیر مادی جو شیرے اور نبیز پر ڈالتے ہیں تاکہ وہ شراب بن جائے۔ اصل میں دُرْدِي تلچھٹ کو کہتے ہیں جو ہر پتلی چیز کے تلے بیٹھ جاتی ہے)۔

دُرْدِيُّنُ صُمَّة۔ ایک بہادر شخص کا نام ہے جو جاہلیت کے بہادروں میں سے تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے سو جنگیں لڑیں

اور کسی میں شکست نہیں کھائی۔

أَبُو الدَّرْدَاءِ۔ مشہور صحابی ہیں۔

دَرْدَر۔ چبایا۔

تَدْرُدُ۔ ہلنا، تھل تھل کرنا۔

لَهُ ثُدْيَةٌ مِثْلَ الْبَضْعَةِ تَدْرُدُ۔ اس کا ایک ہاتھ چھوٹی پستان کی طرح تھل تھل کر رہا ہوگا (جیسے گوشت کا لوتھڑا

تھل تھل کرتا ہے) اصل میں تَدْرُدُ تھا ایک تے تخفیف کے لئے گرا دی۔

دُرْدُر۔ دانتوں کا گڑھا (کھڈا) عرب میں ایک مثل ہے۔

أَعْيَيْتَنِي بِأَشْرٍ فَكَيْفَ بَدْرُدُر۔ تو نے مجھ کو جوانی میں تھکا مارا (میری نصیحت قبول نہ کی) تو بھلا اب بڑھاپے میں

کیا مانے گا۔ جب دانت گر کر اس کے کھڈے نمودار ہو گئے

بِنِعْمَةِ لَيْسِيَّةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَ يَتَمَادِي بِهَا۔ جب اللہ تعالیٰ

کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کے پیچھے ایک سزا لگا دیتا ہے (مثلاً دکھ بیماری نقصان مال

وجان وغیرہ) اس کو استغفار یاد دلانے کو (تاکہ وہ اپنے گناہ پر نادم ہو اور حق تعالیٰ سے بخشش چاہے) اور جب کسی بندے کی

تباہی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اور زیادہ اس کو نعمت اور آسائش دیتا ہے تاکہ استغفار بھلا دے اور وہ اسی غفلت اور

غرور میں پڑا رہے۔

كَمْ مِنْ مُسْتَدْرِجٍ يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَيْهِ۔ کتنے بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ استدراج کرتا ہے ان کا

گناہ چھپا لیتا ہے ان کو سزا نہیں ملتی۔

لَا تَسْتَدْرِجُنَا بِجَهْلِنَا۔ ہم کو جاہل رکھ کر استدراج میں مت پھنسا۔

أَدْرِجْنَا أَذْرَاجَ الْمُكْرَمِينَ۔ مجھ کو عزت یافتہ لوگوں کے درجے عطا فرما (ترقی درجات کر)۔

دَرَجَ الصَّبِيِّ دُرُوجًا۔ بچہ ذرا ذرا رنگنے لگا۔

أَكْذَبُ مِنْ ذَبِّ وَ دَرَج۔ سارے زندوں اور مردوں سے بڑھ کر جھوٹا۔

أَدْرَجْتُ الْكِتَابَ۔ میں نے خط لپیٹ دیا۔

الْمَيِّتُ يُدْرَجُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ۔ مردہ تین کپڑوں میں لپیٹا جائے۔

أَدْرِجْ صَلَوَتَكَ إِذْ رَاجَا۔ پوچھا اس کا کیا معنی ہے فرمایا رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح کہہ۔

وَأَدْرِجَهَا۔ اور رات کی نماز میں ادراج کیا یعنی ہر رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی۔

تُجْعَلُ الْمَوْتَى شِبْهَ الْمَدْرَجِ ثُمَّ يَقُومُ فِي وَسْطِهِمْ۔ مردوں کو رستے کی طرح (سیدھی لائن سے) رکھیں

پھر امام نماز جنازہ کے لئے ان کے بیچ میں کھڑا ہو (جب مردے بہت سے ہوں اور الگ الگ ہر ایک پر نماز پڑھنا نہ

ہو سکے)۔

فَإِنَّهَا مَذَارِجُ السَّبَاعِ۔ نالوں کے شکم میں رات کو نہ

(ہیں)۔

دَرْدَرِی - وہ شخص جو بے ضرورت آمدورفت کرے۔

دَر - خون دودھ غنیمت دودھ بہت ہونا، خوبی بھلائی (عرب لوگ کہتے ہیں لِلّٰہِ دَرَّةُ اس کی بھلائی اور خوبی بہت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ مدح اور دعا کے مقام پر کہتے ہیں۔ اور برائی اور مذمت کے لئے یوں کہتے ہیں لَا دَرَّ دَرَّةُ۔ اس کی نیکی بہت نہ ہو)۔

نَهَى عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ - دوہیل جانوروں کے کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (چونکہ ان کے دودھ سے آدمیوں کی پرورش ایک مدت تک ہو سکتی ہے۔ کاٹیں گے تو دو روز میں گوشت کھالیں گے پھر کیا کھائیں گے)۔

لَا يُحْبَسُ دَرُّكُمْ - دودھ والا جانور نہ روکا جائے گا (یعنی زکوٰۃ کے تحصیل دار کے پاس لانے کے لئے یا چرنے سے اس کو نہ روکیں گے اس انتظار میں کہ سب جانور جمع ہوں تو ان کا شمار کر لیا جائے)۔

غَاضَتْ لَهَا الدَّرَّةُ - اس کا دودھ بہنا کم ہو گیا۔

دِرَّہ - بکسرۃ دال کوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

فَعَلَّاهَا بِالْدَّرَّةِ - اس پر کوڑا اٹھایا مارنے کے لئے۔

أَدْرُوا الْفَحَّةَ الْمُسْلِمِينَ - مسلمانوں کی اونٹنی کو دوہیل کرو (یعنی خراج جلد بھیجو یہ حضرت عمرؓ نے اپنے عالموں کو لکھا تھا)۔

دِيمًا دِرْرًا - زور زور کے مینہ خوب برسنے والے یہ جمع ہے دِرَّة کی (عرب لوگ کہتے ہیں لِلشَّحَابِ دِرَّة - ابر خوب برس رہا ہے۔ بعض نے کہا دِرْرٌ بمعنی دَارٌ ہے جیسے قِيمٌ بمعنی قَائِمٌ دَيْنًا قِيمًا میں۔

بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يَدِرُّهُ الْغَضَبُ - آنحضرت ﷺ کے دونوں ابرو کے بیچ میں ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھول جاتی (اس میں خون بھر جاتا جیسے چھاتی میں دودھ بھر جاتا ہے)۔

رَكِبْتُ حِمَارًا دَرِيرًا - میں ایک دوڑنے والے گٹھے ہوئے بدن کے گدھے پر سوار ہوا۔

تَلَفَيْتُ أَمْرَكَ حَتَّى تَرَكَتُهُ مِثْلَ الْمُدِّرِ - (عمرو

بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تمہارے کام کا بندوبست کیا یہاں تک کہ اس کو کاٹنے والے چرخہ کی طرح کر دیا (جب وہ زور سے کاٹتا ہے تو چرخہ ٹھہرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے تمہارا کام جما دیا اس کو مضبوط کر دیا ورنہ وہ متزلزل تھا)۔ (نہا یہ میں ہے قیتی نے کہا مدر سے چھو کری مراد ہے جب اس کی چھاتیاں گول ہو جائیں ان میں سے دودھ بہنے لگے مطلب یہ ہے کہ پہلے تمہارا کام ڈھیلا لٹکا ہوا تھا میں نے اس کو درست کر دیا اب وہ سخت اور مضبوط ہو گیا جوان چھو کری کی چھاتی کی طرح جس میں دودھ بھر جاتا ہے)۔

كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ - جیسے موتی کی طرح چمکتے ہوئے ستارے کو آسمان کے کنارے میں دیکھتے ہو (فراء نے کہا کوکب درّی بڑا ستارہ چمکتا ہوا بعض نے کہا پانچ سیاروں میں سے کوئی سیارہ)۔

أَخَذَ عَيْنِيهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دَرِّيٌّ - دجال کی ایک آنکھ چمکتے ستارے کی طرح ہو گی۔

فَضْرَبَهُ بِالْدَّرَّةِ - اس کو درہ سے مارا (یعنی کوڑے سے)۔

مِدْرَارٌ - بہت برسنے والا۔

الْوَدِيُّ يَخْرُجُ مِنْ دَرِيرَةِ الْبُولِ - ودی پیشاب کے بہنے سے نکلتی ہے (ودی وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد نکل آتا ہے)۔

إِذَا انْقَطَعَتْ دِرَّةُ الْبُولِ فَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ - جب پیشاب کی ریزش موقوف ہو جائے تو اس پر پانی بہا پانی خود قطرے کو بند کر دے گا۔

كَانَ مَعَ عَلِيٍّ دِرَّةٌ لَهَا سَبَابَتَانِ - حضرت علیؓ کے پاس کوڑا تھا جس میں دو پھندے تھے۔

كَانَ عَلِيٌّ كُلُّ بُكْرَةٍ يَطُوفُ فِي أَسْوَاقِ الْكُوفَةِ سُوقًا سُوقًا وَمَعَهُ الدَّرَّةُ عَلَى عَاتِقِهِ - حضرت علیؓ ہر صبح کو کوفہ کی ایک ایک بازار میں پھرتے کوڑا کندھے پر لئے ہوئے۔

سَقِيًا دَائِمًا غَزْرُهَا وَاسِعًا دَرُّهَا - ایسا پلانا جس کا

کے مدرس (عالم) نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا (ایک روایت میں فَوَضَعَ مَذَارِسُهَا ہے معنی وہی ہیں)۔

يُرَكَّبُونَ نُجْبًا أَلَيْنَ مَشْيًا مِّنَ الْفِرَاشِ الْمَذْرُوسِ۔ بہشتی لوگ ایسی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے جن کی چال بچھائے گئے فرش سے بھی زیادہ بے تکان ہوگی۔

ذُرْسَانٌ۔ پرانے کپڑے جیسے مَذْرُوسٌ پرانا کپڑا یہ جمع ہے دُرُس کی بہ کسرہ رایا دُرُس کی بفتحہ را کبھی تلوار اور زرہ اور خود کو بھی کہتے ہیں۔

إِذْرِيسُ۔ مشہور پیغمبر ہیں (بعض نے کہا اخنوخ کا لقب ہے جو حضرت نوح کے اجداد میں سے تھے کیونکہ وہ اللہ کے احکام پڑھایا کرتے تھے اللہ نے ان پر تیس صحیفے اتارے تھے۔ علم نجوم اور حساب اور اقلیدس انہی سے نکلا کپڑوں کا سینا بھی انہوں نے نکالا۔ حکیم لوگ ان کو ہر مس اکبر کہتے ہیں)۔

تَذَاكُرُ الْعِلْمِ دِرَاسَةٌ۔ علم کا تذکرہ کرنا درست ہے۔ وَلَيَكُنِ الْقُرْآنُ مَحْفُوظًا مَّذْرُوسًا۔ قرآن محفوظ ہونا اور پڑھا جانا چاہئے۔

ذُرْعٌ۔ گردن کی طرف سے بکری کا پوست کھینچنا جدا کرنا، بکری کا سر کالا ہونا باقی بدن سفید ہونا یا سینہ سفید ہونا اور ران کالی ہونا۔

تَذْرِيعٌ۔ آگے بڑھ جانا، چلنے میں زرہ پہنانا کرتے پہنانا۔

ذِرْعٌ۔ زرہ، عورت کا کرتہ جس کا گریبان سینہ پر ہونا ہے اور وہ ممیض جس کا گریبان کندھے پر ہوتا ہے۔

فَإِذَا نَحْنُ بِقَوْمٍ ذُرْعٌ أَنْصَافُهُمْ بَيْضٌ وَأَنْصَافُهُمْ سُودٌ۔ یکا یک ہم چت کھلے لوگوں پر پہنچے جن کے آدھے بدن کالے تھے اور آدھے سفید۔

لَيَالِ ذُرْعٍ۔ ایسی راتیں جن کے سینے کالے تھے اور پٹھے سفید (یعنی آخر رات میں چاندنی اور اس سے پہلے اندھیرا)۔

جَعَلَ أَذْرَاعَهُ وَاعْتَدَهُ حُبْسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ خالدؓ نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں کر دیئے ہیں۔ (یعنی جہاد کے لئے مجاہدین کے حوالے کر دیتے ہیں)۔

بہاؤ ہمیشہ رہے اور اس کا بہنا کشادہ ہو، خوب سیراب کرتا رہے۔

إِجْعَلْ رِزْقِي دَارًا۔ میری روزی خوب بہتی ہوئی کر دے (یعنی روزانہ برابر ملتی رہے کثرت کے ساتھ)۔

وَذَرَّ غُرُوقَ بَطْنِهِ۔ اس کی پیٹ کی رگیں خوب بھری ہوئی تھیں جیسے چھاتیاں دودھ سے بھر جاتی ہیں۔

ذُرْسٌ۔ پڑھنا، حائضہ ہونا، جماع کرنا، کوٹنا، پرانا ہونا، پرانا کرنا، خارشتی ہونا۔

ذُرُوسٌ۔ مٹ جانا، پرانا ہونا۔

تَذْرِيسٌ اور إِذْرَاسٌ۔ پڑھانا۔

مُذَارَسَةٌ۔ ایک دوسرے کو پڑھانا۔

إِنْدِرَاسٌ۔ مٹ جانا۔

مَذْرَسَةٌ یا مَذْرَاسٌ۔ قرآن پڑھنے کا یا اور کتابیں پڑھنے کا مکان۔

مَذْرَسٌ۔ پڑھانے والا۔

حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمَذْرَاسِ۔ یہاں تک کہ ہم اس مکان پر پہنچے جہاں پڑھائی ہوتی تھی (یعنی یہودی تورات شریف وہاں پڑھاتے تھے اور پڑھتے تھے یہ مَفْعَلٌ بمعنی مَفْعَلٌ سے ہے جو شاذ و نادر مستعمل ہوتا ہے۔ بعض نے کہا مَذْرَاسٌ سے مَذْرَسٌ مراد ہے یعنی یہودیوں کے مدرس کے مکان پر پہنچے)۔

وَيَتَذَارَسُونَهُ فِيمَا بَيْنَهُمْ۔ آپس میں اس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ اس کے الفاظ کی تصحیح اور معانی میں بحث کرتے ہیں (اس روایت میں گو مسجد کا ذکر ہے مگر مراد تمام مقامات ہیں)۔

جِئْنَا بَيْتَ الْمَذَارِسِ۔ عالم کے گھر پر آئے جو تورات پڑھا کرتا تھا یا یہود کے مدرسہ پر آئے۔

تَذَارَسُوا الْقُرْآنَ۔ قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہو (ورنہ بھول جائے گا)۔ اصل میں دِرَاسَةٌ کا معنی ریاضت اور کسی چیز کا ہمیشہ کرتے رہنا ہے)۔

فَوَضَعَ مَذْرَاسُهَا كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ۔ یہودیوں

فَعَلَّ نَمْرَةً فَذَرَعَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ - اس نے ایک دھاری دار چادر چرائی تھی (یعنی مال غنیمت میں تقسیم سے پہلے) آخر ویسا ہی کرتے آگ کا اس کو پہنایا گیا۔

دِرْعٌ اور دُرَاعَةٌ اور مِذْرَعَةٌ اور مِذْرَعٌ - سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی عورت کا کرتہ۔ تَذَرَعْتُ - کرتہ پہنا۔

لَقَدْ رَفَعْتُ مِذْرَعَتِي هَذِهِ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَاقِعِهَا - میں نے اس کرتہ کو کئی بار نکلوایا اس میں پیوند لگائے یہاں تک کہ ٹانگے والے سے میں شرمایا گیا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔ (مجمع البحرین کے حاشیہ میں ہے کہ یہ کرتہ بہشت کا کرتہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو عنایت فرمایا تھا اور پیغمبر صاحب نے حضرت علیؓ کو دیا، حضرت علیؓ نے امام حسنؑ کو انھوں نے امام حسینؑ کو یہاں تک کہ وہ قائم علیہ السلام (امام مہدیؑ) کو پہنچا اور ان کے پاس اب تک ہے۔ انتہی - میں کہتا ہوں یہ روایت صحیح نہیں ہے اور کتب اہل سنت میں کہیں منقول نہیں ہے اگر یہ بہشت کا کرتہ ہوتا تو نہ پھٹتا نہ میلا ہوتا کیونکہ بہشت کی چیزوں میں زوال اور تغیر نہیں ہے یقیناً یہ روایت موضوع معلوم ہوتی ہے۔)

لَمْ يَتْرُكْ عَيْسَى إِلَّا مِذْرَعَةً صُوفٍ وَ مَخْذَفَةً - حضرت عیسیٰؑ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی (یعنی دنیا کے سامان اور اشیاء میں سے) مگر ایک کرتہ بالوں کا اور ایک فلاخن۔ (جس کو عرب میں مِقْلَاع کہتے ہیں)۔

دَرَقٌ - جلدی چلنا۔

تَذْرِيقٌ - نرم کرنا۔

دَرَّاقٌ - تریاک اور شراب۔

وَفِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ - آپ کے ہاتھ میں سپر تھا۔ محیط میں ہے کہ دَرَقَہ چمڑے کی ڈھال جس میں لکڑی وغیرہ نہیں ہوتی۔

دِرْقَلَه - (اس کا آگے بیان آئے گا درکل میں)۔

دَرَكٌ - مل جانا، پالینا، پچھاڑی سے جو حملہ کیا جائے۔

تپال طبقہ۔

ضَمَانُ الدَّرَكِ - جو مشتری بائع سے لیتا ہے جب وہ چیز کسی اور کی نکلے۔

اِدْرَاكٌ - وقت آ جانا، مل جانا، پالینا، میوہ کا پک جانا۔ جوان ہو جانا۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ - میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں بد بختی آ جانے سے۔

لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنُثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ - اگر آدمی نے قسم میں انشاء اللہ کہہ لیا تو پھر قسم نہ ٹوٹے گی اور اس کا مطلب حاصل ہوگا (کرمانی نے کہا دَرَكٌ بسکون را اور دَرَكٌ بفتح را دونوں طرح منقول ہے۔ نہایت میں ہے کہ دَرَكٌ نیچے کا طبقہ اور دَرَجٌ اوپر کا طبقہ اسی سے کہتے ہیں۔

دَرَكَاتُ جَهَنَّمَ اور دَرَجاتُ الْجَنَّةِ - یعنی دوزخ کے طبقے اور بہشت کے درجے۔

فِي الدَّرَكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ - دوزخ کے نیچے کے طبقے میں۔

فَإِمَّا اَدْرَكْنُ أَحَدَ فَلَيَاتِ الذِّى يَرَاهُ نَارًا - اگر کوئی دجال کا زمانہ پائے تو اس میں چلا جائے جس کو وہ آگ دیکھتا ہو یا جو آگ اس کو دکھائی دیتی ہو (اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے اَدْرَكْنُ نون کے ساتھ۔ بعض نے کہا یہ يُدْرِكْنُ ہوگا۔ راوی نے غلطی سے اَدْرَكْنُ کر دیا بعض روایتوں میں ادر کہ ہے)۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ - جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی اس نے صبح کی نماز پالی (ائمہ ثلاثہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے لیکن حنفیہ نے بخلاف اس صحیح حدیث کے محض قیاس اور رائے سے یہ کہا ہے صبح کی نماز اس نے نہیں پائی وہ قضا پڑھے اور لطف یہ ہے کہ اس حدیث کے ایک جز پر یعنی عصر کی نماز میں انھوں نے عمل کیا ہے اور ایک جز کو چھوڑ دیا ہے آدھی حدیث کو لیا آدھی کو چھوڑ دیا ایسی جرات پر تعجب ہوتا ہے)۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ - جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی (اس کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت کے موافق بھی وقت پایا مثلاً دیوانہ سیانا ہو گیا یا حائضہ

میں دیکھا یا بعض جن صحابہ مراد ہیں جو دجال کے وقت تک زندہ رہیں گے یا ملائکہ مراد ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اس وقت سے جہاد برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ میری امت کے آخری لوگ دجال سے لڑیں گے۔ بعض نے کہا یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب آپ کو یہ گمان تھا کہ دجال عنقریب نکلنے والا ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر دجال میری زندگی میں نکلا تو میں دوسری طرف سے اس سے بحث کر لوں گا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے۔

مَا لِحَقِّكَ مَنْ دَرَكَ فَعَلَىٰ خَلَاصَةٍ - تجھ کو جو نقصان آن پڑے (یعنی شی مبیعہ میں کسی اور کا استحقاق نکل آئے) تو اس سے مخلصی کرانا میرا ذمہ ہے۔

أَذْرَكْتُ خَيْرًا مِّنِّي وَمِنْكَ لَا يَخْتَصِبُ - میں نے اپنے سے اور تجھ سے بہتر شخص کو دیکھا (یعنی آنحضرت ﷺ کو) آپ خضاب نہیں کرتے تھے کیونکہ آپ کو سفیدی بہت کم آئی تھی۔ انیس بیس بال سے زیادہ آپ کے ریش مبارک میں سفید نہ تھے۔ اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ آپ کے موئے مبارک کو کسی نے خضاب کیا ہوا دیکھا تو وہ خضاب نہ تھا بلکہ خوشبو کا رنگ اس پر چڑھ گیا ہوگا جس کو آپ بہت استعمال فرماتے تھے۔

لَوْ أَذْرَكْتُ عِكْرِمَةَ لَنَفَعْتُهُ - اگر میں عکرمہ کو پاتا تو اس کو فائدہ پہنچاتا۔

قَدْ يَكُونُ الْيَأْسُ إِذْرَاكًا وَالطَّمَعُ هَلَاكًا - کبھی ناامیدی سے آدمی اپنا مطلب پالیتا ہے اور طمع سے ہلاکت ہوتی ہے (جہاں سے امید نہیں ہوتی وہاں سے فائدہ پہنچتا ہے اور جہاں سے امید نفع کی ہوتی ہے وہاں سے نقصان پہنچتا ہے)۔

عِشْتُ حَتَّىٰ أَذْرَكْتُ الْإِجَابَةَ - میں زندہ رہا یہاں تک کہ اپنی دعاء کی قبولیت کو پالیا۔

اسْتَدْرَكْتُ مَفَاتٍ يَأْتِدَارُكُنْهُ - دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی جو فوت ہو گیا تھا اس کی تلافی کی۔

دَرَاكٌ - بہت سمجھنے والا۔

پاک ہو گئی یا لڑکا بالغ ہو گیا اور ابھی ایک رکعت کے موافق وقت باقی تھا تو وہ نماز اس کے ذمہ واجب ہو گئی۔ دوسرا یہ کہ جس نے ایک رکعت بھی کسی نماز کی وقت کے اندر پالی تو اس نے گویا ساری نماز وقت پر پڑھی یعنی اس کی نماز ادا ہو گئی نہ کہ قضا۔ تیسرا یہ کہ اگر کسی نے ایک رکعت بھی امام کے پیچھے جماعت میں پالی تو اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔ چوتھا یہ کہ جس کو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت بھی امام کے پیچھے مل گئی تو اس کا جمعہ پورا ہو گیا ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیرے دے ظہر کی چار رکعتیں پڑھنا ضروری نہیں۔

أَذْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْأَمْوَالِ - اگلے مال دار لوگوں کا درجہ تم نے پالیا (اور تمہارا درجہ بعد والے نہیں پاسکتے یہ صحابہ کی فضیلت میں ارشاد ہوا)۔

مِمَّا أَذْرَكَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ - پیغمبری کا کلام جو لوگوں کو ملا (یعنی اگلے پیغمبروں کے کلاموں میں سے جو کلام لوگوں کو مل سکا ان میں ایک یہ کلام بھی ہے)۔

مَا أَذْرَكَ الصَّفْقَةَ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ - جس چیز پر عقد بیع ہوا اور اس کے ساتھ ایک دوسری چیز ہے جو اس سے جدا نہیں تو وہ بھی بیع میں داخل ہوگی (مثلاً مکان بیچا تو دروازے درتچے اور جو درخت اس میں ہیں وہ سب بیع میں داخل ہوں گے)۔

أَمَّا الرَّجُلُ فَأَذْرَكَ رِءْفَةً بِعَشِيرَتِهِ - ان صاحب کو (یعنی آنحضرت ﷺ کو) اپنے کنبے والوں کی محبت آگئی (وہ سمجھے کہ اب آپ مکہ ہی میں رہ جائیں گے اور مدینہ کو لوٹ کر نہیں جائیں گے وہاں کی سکونت ترک کر دیں گے)۔

أَذْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ - اس دن کا وظیفہ جو اس کا ناغہ ہو گیا اس کا ثواب پالے گا۔

سَيَذْرَكُهُ بَعْضُ مَنْ رَأَيْنِي - دجال کو بعض وہ لوگ دیکھ لیں گے جنہوں نے مجھ کو دیکھا ہے (یا میرا کلام سنا ہے یعنی ان کو میرا کلام پہنچا ہے مطلب یہ ہے کہ دجال کو میری امت کے مومنین بھی دیکھیں گے اور دجال کے وقت تک میرا دین قائم رہے گا۔ یا رَأَيْنِي سے یہ مراد ہے کہ جس نے مجھ کو خواب

طَعْنُ دَرَاكٍ - بڑی سخت مار برچھے کی۔

دِرْكَلَةٌ يَدِرْكَلَةٌ يَدِرْقَلَةٌ - بچوں کا ایک کھیل ہے یا ایک طرح کا ناچ ہے۔ (ابن درید نے کہا یہ لفظ حبشی زبان کا ہے)۔

مَرَّ عَلَى أَصْحَابِ الدَّرَكَلَةِ - درکلہ والوں پر گزرے۔

إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْهِ فِتْيَةٌ مِّنَ الْحَبَشَةِ يُدْرِقِلُونُ - آنحضرت ﷺ کے پاس چند حبشی لوگ آئے جو ناچتے تھے۔

دَرَمٌ يَدَرَمٌ يَدَرَمٌ يَدَرَمَانٌ يَدَرَامَةٌ - جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر چلانا، برابر ہونا، دانت گر جانا۔

سَاقًا بَحْنَدَاةً وَكَعْبًا أَدْرَمًا - پنڈلی پر گوشت اور ٹخنہ برابر (یعنی موٹی ہے تو ٹخنہ پنڈلی سے مل گیا ہے جو مٹاپے کی نشانی ہے کیونکہ ٹخنہ اٹھا ہوا ہونا دلے پن کی نشانی ہے)۔

أَدْرَمَ - جس کے دانت نہ ہوں۔

إِنْ دَرَمَ كَعْبُهَا عَظَمَ كَعْبُهَا - اگر اس کا ٹخنہ اٹھا ہوا نہ ہو اور پیڑ بڑا ہو۔

دَارِمٌ - ایک قبیلہ بنی تمیم کا جدا علی ہے اسی کے طرف دَارِمِي منسوب ہے۔

دَرْمَكَةٌ - دوڑنا، نزدیک نزدیک قدم رکھنا، چکنا کرنا، توڑنا۔

وَتَرَبُّتُهَا الدَّرْمَكُ - بہشت کی مٹی میدے کی طرح سفید اور چکنی ہے۔

فَقَدِمْتُ صَافِطَةً مِّنَ الدَّرْمَكِ - ایک قافلہ میدے کا آیا (یعنی چھنا ہوا آٹا لے کر)۔

سَأَلَ ابْنُ صَيَّادٍ عَنِ تُرَابَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ - ابن صیاد سے پوچھا بہشت کی مٹی کیسی ہے اس نے کہا میدے کی طرح سفید ہے۔

دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ - سفید میدہ ہے مشک (یعنی سفیدی اور نرمی میں تو میدے کی طرح ہے اور خوشبو میں مشک کی طرح)۔

دَرْمَقٌ أَصْلٌ فِي دَرْمَكٍ تَحَاكَفُ كَوَاقِفٌ سَ بَدَل

دیا۔

الدَّرْهَمُ يُطْعَمُ الدَّرْمَقَ وَيَكْسُو التَّرْمَقَ - روپیہ میدہ کھلاتا ہے اور نرم کپڑا پہناتا ہے۔

دَرَنٌ - میلا ہونا، لتھر جانا۔

أَدَرَنٌ - میلا ہوا یا میلا کیا۔

الْصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ تَذْهَبُ الْخَطَايَا كَمَا يُذْهَبُ الْمَاءُ الدَّرَنُ - پانچوں نمازیں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے۔

وَلَمْ يُعْطِ الْهَرَمَةَ وَلَا الدَّرَنَةَ - بوڑھی اور خارشتی بکری نہ دے یا بوڑھا اور خارشتی جانور زکوٰۃ میں نہ دیا جائے۔

إِذَا سَقَطَ كَانَ دَرِينًا - جب گر جائے تو درین ہو جائے درین سوکھی پرانی کالی گھاس۔ درین پرانے کپڑے کو بھی کہتے ہیں۔

دَرِينٌ - ایک مقام ہے۔

دَرْنِكٌ - چادر یا ایک قسم کا فرش۔ جیسے دَرْنُوكٌ اور دَرْنِيْكٌ اس کی جمع دَرَانِكٌ اور دَرَانِيْكٌ ہے۔

سَتَرْتُ عَلَى بَابِي دَرْنُوكًا - میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس کا سرا تھا۔

صَلَّيْنَا مَعَهُ عَلَى دَرْنُوكٍ قَدْ طَبَّقَ الْبَيْتُ كُلَّهُ - (عطاء نے کہا) ہم نے ابن عباسؓ کے ساتھ ایک فرش پر نماز پڑھی جو پورے گھر میں بچھا ہوا تھا (ایک روایت میں دَرْمُوكٌ ہے۔ معنی وہی ہے)۔

دَرْهَرَمَةٌ - چمکتا تارہ، ٹیڑھے منہ کی چھری۔

فَاخْرَجَ عِلْقَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ أَدْخَلَ فِيهِ الدَّرْهَرَمَةَ - ایک کالی پھلکی خون کی نکالی پھر اس کے اندر چھری چلائی۔

دَرِيٌّ يَدَرِيٌّ يَدَرِيَّةٌ يَدَرِيَانٌ يَدَرِيٌّ يَدَرِيَّةٌ - جاننا کسی تدبیر سے علم حاصل کر لینا، فریب دینا، کھانا۔

مُدَارَاةٌ - خاطر داری کرنا، چکمہ دینا۔

رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ مُدَارَاةُ النَّاسِ - ایمان کے بعد پھر عقل مندی کی بڑی بات یہ ہے کہ لوگوں کی خاطر

كُنْتُ أَدَارِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَعْضَ الْحِدَّةِ - میں ابو بکر صدیقؓ کی بعض تیزی کو ٹال دیتا تھا (وہ غصہ دلانے والی بات کہتے تو میں پی جاتا اور صبر کرتا نرمی اور ملائمت سے پیش آتا) یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔

كَانَ فِي يَدِهِ صِدْرِي يَحْكُ بِهِ - آپ کے ہاتھ میں ایک پشت خا تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلاتے تھے۔
مِذْرِيْ اور مِذْرَاةٌ - لمبی ڈنڈی دار کنگھی جس سے پیٹھ کھجاتے ہیں اور بالوں کو بھی اس سے برابر کر لیتے ہیں۔

إِنَّ جَارِيَةً لَهُ كَانَتْ تَذَرِي رَأْسَهُ بِمِذْرَاهَا - ان کی ایک لونڈی پشت خار سے اپنے سر کے بال برابر کرتی۔
تَذَرِيْ اصل میں تَذَرِيْ تھا باب افتعال سے۔

مَا أَدْرِي أَحَدٌ ثُكُمَ بِشَيْءٍ أَمْ أَسْكُتُ - میں نہیں جانتا تم سے حدیث بیان کروں یا خاموش رہوں۔

لَا أَدْرِي أَهْوَى الرَّجُلُ الْأَوَّلُ - (ایک روایت میں هُوَ الْأَوَّلُ ہے) یعنی میں نہیں جانتا یہ دوسری مرتبہ عرض کرنے والا وہی پہلا شخص تھا یا اور کوئی شخص۔

مَا أَدْرَاكَ - تجھے کہاں سے معلوم ہوا کس نے بتلایا۔
مَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَوْ مِمَّنِ اسْتَشْنَاهُ اللَّهُ أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ الْأُولَى - اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰؑ بھی بے ہوش ہو کر اٹھے ہوں گے یا آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے (الا من شاء الله فرما کر) یا دنیا میں جو ان کو بے ہوش ہوتی تھی۔ (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وَخَوَّ مُوسَىٰ صَعِقًا - وہ اس کا بدلہ ہو گئی (اب قیامت تک ان کو بے ہوشی نہ ہوگی)۔

فَلَا أَدْرِي أَبْلَغْتَ الرَّخْصَةَ مِنْ سِوَاهُ - اب مجھ کو معلوم نہیں کہ ان کے سوا اوروں کو بھی یہ رخصت ہے یا نہیں۔

وَمَا أَدْرِي وَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ - میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھ کو (تفصیل کے ساتھ)

داری کرے (ان سے نرمی اور ملائمت سے پیش آئے دوست دشمن سب سے بظاہر حسن خلق کرے اگر کوئی ایذا بھی دے تو اس پر صبر کرے اس کی سخت بات کو پی جائے)۔

لَا يُدَارِي وَلَا يُمَارِي - (ایک روایت میں یوں ہی ہے اصل میں يُدَارِي تھا ہمزے سے جیسے اوپر گزر چکا ہے) یعنی آنحضرت ﷺ کسی سے مُنَا اور جھگڑا نہیں کرتے تھے۔ (بعض نے کہا مدارا یہ ہے کہ دین کی اصلاح کے لئے یادوں کی اصلاح کے لئے دنیا کو خرچ کرے اور یہ جائز ہے اور کبھی مستحب ہوتی ہے۔ اور مداھنہ یہ ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لیے دین کو چھوڑ دینا یہ منع اور سخت گناہ ہے۔ جیسے ہمارے زمانہ کے مولوی اور درویش کرتے ہیں کہ امیروں اور مال داروں اور حاکموں اور رئیسوں کی بری اور خلاف شرع باتیں دیکھ کر ان پر سکوت کرتے ہیں اور کبھی ان کی ناراضی کے خیال سے خود بھی ان میں شریک ہو جاتے ہیں باوجود یہ کہ جانتے ہیں کہ یا باتیں خلاف شرع اور بری ہیں۔ بعض ان میں کیا کرتے ہیں کہ حکام وقت کی خوشامد کے لئے شریعت کے مسائل چھپاتے ہیں بدل دیتے ہیں ان میں تاویلیں کرتے ہیں۔ بعض کمبخت ان احکام کے ایجاد کردہ قوانین کو اپنے حق میں شرعی احکام کی طرح مقدس اور غیر قابل ترمیم اور تنسیخ قرار دیتے ہیں بلکہ شرعی احکام کا ان کو ناسخ سمجھتے ہیں اور جب تنہائی میں کوئی بندہ خدا ان کو ملامت کرتا ہے تو کیا کہتے ہیں اجی مصلحت زمانہ یہی ہے جو ہم کرتے ہیں اگر سچی بات کہیں تو نوکری اور روزگار میں خلل آتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ جن کے چندوں پر ہماری گزر ہے ہم سے الگ ہو جاتے ہیں اس ڈر سے ہم حق بات کو صاف صاف بیان نہیں کرتے ذرا گول مول کر دیتے ہیں۔ ع۔

ہم لعل بدست آید وہم یار نہ رنجد۔
غرض یہ مولوی اور درویش بندہ شکم اور خسیس چند روزہ دنیا کے فانی مزوں کے لئے اپنی عاقبت کو برباد کرنے والے ہیں اللہ ان کی صحبت سے بچائے رکھے۔

میں ہوں یا نہیں۔

لَا أَدْرِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً - میں نہیں جانتا آنحضرت ﷺ نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس (طحاوی نے کہا چالیس برس صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ایک روایت میں یوں ہے وہ سو برس تک ٹھہرا رہتا)۔^۱
لَا يَذَرُ أَيَّنَ بَاتَتْ يَذُ - اس کو معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں رہا (کیونکہ اس زمانہ میں صرف ڈھیلوں سے استنجا کرتے تھے اور اکثر رات کو ازار اتار کر سوتے تھے تو احتمال ہوتا کہ شاید ہاتھ پانچانے کے مقام پر پہنچا ہو)۔

باب الدال مع الزاء

دَرْج - (یہ لفظ لغت میں نہیں ملا مگر ایک حدیث میں یوں مروی ہے أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ هَرْجٌ وَ دَرْجٌ - شیطان پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے گنگناتا ہوا - دَرْج کے معنی معلوم نہیں ہوئے - عرب لوگ کہتے ہیں تَهَزَّجَتِ الْقَوْسُ - کمان نے آواز نکالی جب تیر اس میں سے چھٹا - بعض نے دیزج معرب ہے دیزہ کا وہ رنگ جو دو رنگوں کے بیچ میں ہو - ایک روایت میں یوں ہے لَهُ هَرْجٌ وَ دَرْجٌ - یعنی دوڑتا ہوا بڑبڑاتا ہوا ریگلتا ہوا - عرب لوگ کہتے ہیں دَرْج الصَّبِيّ - اب بچہ ریگلتے (چلنے) لگا - ایک روایت میں هَرْجٌ وَ وَرَجٌ ہے - بعض نے کہا هَرْجٌ رونے کی آواز اور دَرْجٌ بھی رونے کی آواز مگر هَرْجٌ سے کم - واللہ اعلم -)

باب الدال مع السين

دَسْرٌ - مارنا، دھکیلنا، پھینک دینا، جماع کرنا -
دَسَارٌ - کیل دونوک والا -

إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافَ عَلَيْكُمْ أَنْ يُؤْخَذَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرُّ عِنْدَ اللَّهِ فَيُدْسَرُ كَمَا يُدْسَرُ

حالات کا علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا (بلکہ جتنا اللہ تعالیٰ نے آخرت کا حال بتلایا ہے اتنا ہی معلوم ہے - بعض نے کہا یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کر دیئے اور مقامات عالیہ کی آپ کو خوشخبری دی - بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ دنیا میں آئندہ مجھ کو کیا پیش آنے والا ہے اور تم کو کیا پیش آنے والا ہے یہ مجھ کو معلوم نہیں کیونکہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہے - یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک عورت نے عثمان بن مظعونؓ کے حق میں کہا تم کو بہشت مبارک ہو - اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جو لوگ یہ کہتے کہ آنحضرت ﷺ کو علم غیب حاصل تھا وہ جھوٹے ہیں البتہ جو بات غیب کی اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا وہ آپ کو معلوم ہو جاتی اور یہ بھی نکلا کہ جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ یا رسولؐ نے قطعی بشارت بہشت کی نہیں دی ہم اس کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے تو غوث یا قطب یا محبوب الہی اس قسم کے اور الفاظ کیونکر کہہ سکتے ہیں - البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے گمان میں تو وہ ایسے تھے باقی واقعی حال ان کا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے)۔

أَمَّا هُوَ وَاللَّهُ هُوَ مَا أَدْرِى - قسم خدا کی میری گواہی تو تجھ پر میرا یہ قول ہے -

فَلَا أَدْرِى أَكَانَ كَذَلِكَ أَمْ أُحْيَى بَعْدَ النَّفْخَةِ - اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰ پہلا صور پھونکنے جانے کے بعد بے ہوش ہی نہیں ہوئے یا بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے (مجمع البحار میں ہے کہ پیغمبر مردے نہیں ہیں بلکہ زندے ہیں کیونکہ وہ شہیدوں سے مرتبہ میں بڑھ کر ہیں تو پہلا صور پھونکنے پر وہ بے ہوش ہو جائے گے مگر حضرت موسیٰ بے ہوش بھی نہ ہوں گے)۔

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِى - اس کا ذکر باب الدال مع الواو میں آئے گا -

لَا أَدْرِى أَنَا مِنْهُمْ أَمْ لَا - میں نہیں جانتا میں ان لوگوں

۱۔ مؤلف کو چالیس کے استدلال کے لئے چالیس سال والی روایت بتلانا چاہئے تھا جیسے روایت میں أَرْبَعِينَ خَرِيفًا، چالیس سال - (م)

الف سے بدل دیا) یعنی جس کو اللہ نے گمراہ کیا یا وہ شخص تباہ ہوا جس نے اپنے نفس کو خراب کیا پوشیدہ فسق و فجور کرتا رہا۔ محیط میں ہے کہ مَنْ دَسَّاهَا سے بخیل مراد ہے کیونکہ وہ اپنا مال پوشیدہ کرتا رہتا ہے اس کو زمین میں گاڑتا ہے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو اچھوں میں گھسیڑ دیا حالانکہ وہ اچھا نہیں ہے، عرب لوگ کہتے ہیں: دَسَّ نَفْسَهُ مَعَ الصَّالِحِينَ وَلَيْسَ مِنْهُمْ۔ اپنے آپ کو نیک لوگوں میں چھپا دیا حالانکہ وہ نیک نہیں ہے۔ دَاسُوسٌ - جاسوس۔

اِسْتَجَبُوا الْخَالَ فَإِنَّ الْعَرُوقَ دَسَّاسٌ - اپنا تنہیال اچھا رکھو (شریف خاندان میں نکاح کرو) اس لئے کہ رگ بڑی گھسنے والی ہے (تنہیال کا اثر اولاد میں آجاتا ہے اسی طرح باپ کا بیٹوں میں)۔

مترجم:- کہتا ہے میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جن کے باپ دادا شریف تھے مگر انھوں نے ڈبیڑنیوں، چھارنیوں، ذلیل عورتوں سے اولاد نکالی تو وہ اولاد بالکل خراب اور بد اخلاق نکلی جیسی زمین ویسی ہی پیداوار۔ عمدہ تخم بھی بری زمین میں گر کر اچھا پھل نہیں لاتا۔ اس لئے آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ شریف خاندانی عورت پر قانع رہے ایسی اولاد کس کام کی جو باپ دادا کا نام ڈباے۔

دَسِيسَةٌ - مکر اور فریب۔ دَسَائِسُ اس کی جمع ہے۔ فَدَسَّ اِنْسَانًا - اس نے ایک آدمی کو دھوکا دیا۔ دَسْعٌ - منہ بھر کر قے کرنا، دھکیلنا، بھرنا، بند کر دینا، بہت دینا۔

اَلَمْ اَجْعَلْكَ تَرْبَعٌ وَ تَدَسْعٌ - کیا میں نے تجھ کو دنیا میں رئیس نہیں بنایا تھا تو چوتھا ۴/ الیا کرتا تھا۔ (یعنی ملک کے محاصل کا یا لوٹ کا چوتھائی حصہ) اور لوگوں کو بہت بہت سامال دیا کرتا۔ عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ ضَخْمُ الدَّسِيعَةِ - وہ بڑا دینے والا ہے (بہت نخی ہے)۔

اِنَّ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِينَ اَيَّدِيَهُمْ عَلٰى مَنْ بَغٰ عَلَيْهِمْ اَوْ ابْتَغٰى دَسِيعَةً ظَلَمَ - پرہیزگار مسلمانوں کے ہاتھ ان لوگوں پر پڑتے ہیں جو ان سے سرکشی کریں یا ظلم سے

الْجُزُؤُ - مجھ کو بڑا ڈر تم پر اس بات کا ہے کہ ایک مسلمان آدمی جو اللہ کے نزدیک بے گناہ ہو وہ اس طرح قتل کے لئے دھکیلا جائے گا جیسے قربانی کا جانور ذبح یا نحر کے لئے دھکیلا جاتا ہے۔ (مطلب یہ کہ ظالم حاکم میرے بعد پیدا ہوں گے اور بے قصور مسلمانوں کا خون کریں گے جیسے یزید ملعون، حجاج مردود، تیمور لنگ اور نادر شاہ وغیرہم)۔

اِنَّمَا هُوَ اَيُّ الْعُنْبُرِ شَيْءٌ دَسْرُهُ الْبُخْرُ - غنبر ایک ایسی چیز ہے جس کو سمندر دھکیل کر کنارے پر لاتا ہے (تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے)۔

كَيْفَ قَتَلْتُ الْحُسَيْنَ فَقَالَ دَسْرَتُهُ بِالرُّمْحِ دَسْرًا وَ هَبْرَتُهُ بِالسَّيْفِ هَبْرًا - (حجاج بن یوسف ظالم شقی نے سان بن یزید نخعی سے پوچھا) تو نے امام حسین علیہ السلام کو کیونکر قتل کیا؟ وہ (مردود) کہنے لگا میں نے آپ کو برچھے سے دھکیلا اور تلوار سے کاٹ ڈالا (واہ رے ملعون نطفہ حرام ارے پیغمبر کے محبوب فرزند کو یوں ظلم سے قتل کرے اور پھر فخر یہ بیان کرے اس پر مسلمانی کا دعویٰ۔ بعض کہتے ہیں شمر ملعون نے آپ کو برچھا مارا اور سان نے تلوار لگائی جب آپ گھوڑے پر سے گر پڑے تو خولی نے سر مبارک تن سے جدا کیا۔ بہر حال آپ کے قاتل یہ تینوں ملعون ہیں شمر، سان اور خولی، یہ سب قیامت کے دن دوزخ کے کندھے ہوں گے۔ چنانچہ خود حجاج نے سان سے یہ سن کر کہا قسم خدا کی تم دونوں بہشت میں اکٹھے نہ ہو گے)۔

رَفَعَهَا بِغَيْرِ عَمَدٍ يُّدْعِمُهَا وَلَا دِسَارٍ يَنْتَظِمُهَا - اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بے ستون جو اس کو روکے رہے اور بے کیلے کے جو اس کو جوڑے رہے بلند کیا۔ دُسْرٌ کیلے دِسَارٌ کی جمع ہے۔

دَسٌّ - گھسیڑنا، زمین میں گاڑنا، پوشیدہ کرنا۔

تَدَسِيسٌ - چھپانا، پوشیدہ کرنا۔

دَسْتُهُ تَحْتَ يَدِي - اس کو میرے ہاتھ کے تلے چھپا

دیا۔

مَنْ دَسَّاهَا - (اصل میں دَسَّاهَا تھا دوسری سین کو

ان سے کچھ لینا چاہیں (زبردستی کچھ چھیننا۔)

بَنُو الْمَصَانِعِ وَ اتَّخَذُوا الدَّسَائِعَ - عمارتیں بنا لیں اور تنخواہیں ٹھہرائیں (لوگوں کے عطا یا مقرر کی جیسے یومیہ مشاہرہ سالانہ جاگیر وغیرہ۔ بعض نے کہا دَسَائِعُ سے محل مراد ہیں۔ بعض نے کہا کھانے کے بڑے بڑے کونڈے)۔

دَسْعَةُ تَمَلَاءُ الْفَمِ - منہ بھر کر تے وضو توڑ دیتی ہے (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے) اور زختری نے اس کو مرفوع حدیث کر دیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَسَعَ الْبَعِيرُ بِجَرَّتِهِ دَسْعًا - اونٹ نے منہ بھر کر اپنے پیٹ سے غذا نکالی (اونٹ جب جگالی کرتا ہے تو پیٹ سے پھر غذا منہ میں لا کر اس کو چباتا ہے)۔

فَدَسَعَ يَدَهُ بَيْنَ الْجُلْدِ وَاللَّحْمِ دَسْعَتَيْنِ - آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کے کھال میں ڈالا (اس کا پوست نکالنے کے لئے)۔

ضَخْمُ الدَّسِيعَةِ - اس کو بھی کہتے ہیں جس کے دونوں کندھوں کا جوڑ پر گوشت اور موٹا ہو۔ بعض نے کہا دَسِيعَهُ سے گردن مراد ہے۔

دَسِيعٌ - گردن کی رگ جو کندھوں کے بیچ میں ہوتی ہے۔

دَسِيعَةٌ - طبیعت خصلت۔

دَسْكَرَةٌ - شاہی محل، گانوں صومعہ برابر زمین، عیش و عشرت کا مکان۔

أَذِنَ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ - ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے محل میں آنے کی اجازت دی (وہاں ان کو اکٹھا کیا نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ خالص عربی نہیں ہے اس کی جمع دَسَاكِرٌ ہے)۔

دَسَمٌ - جماع کرنا، بند کرنا۔

دَسَمٌ - چکنائی، میل، چربی۔

دُسُومَةٌ - چکنائی۔

إِنَّ لَهُ دَسَمًا - دودھ میں چکنائی ہوتی ہے۔

بِعَصَابَةِ دَسِمَةٍ - ایک میلی یا چکنی پٹی سر پر باندھے

ہوئے (بعض نے کہا کالی۔)

خَطَبَ النَّاسَ ذَاتَ يَوْمٍ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ دَسْمَاءُ - ایک دن آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا آپ کے سر پر کالا عمامہ تھا۔

دَسِمُوا نُؤْنَتَهُ - اس کا چاہ ذقن کالا کرو (یعنی ٹھنڈی کا گڑھا) یہ حضرت عثمانؓ نے ایک بچہ کے لئے فرمایا جس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کو نظر بہت لگا کرتی۔

لَا تَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا دَسْمًا - تم اللہ کی یاد نہ کرو مگر تھوڑی۔

لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا دَسِيمًا - اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں یا اللہ کی یاد کم کرتے ہیں (یہ تَدَسِيمٌ سے نکلا ہے یعنی بچہ کے کان کے پیچھے کالا کر دینا تاکہ اس کو نظر نہ لگے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ دَسَمَ الْمَطَرُ الْأَرْضَ - بارش نے زمین کو نم کر دیا۔ (تری اندر تک نہیں پہنچی)۔

دَسِمٌ - لومڑی یا بھیڑیے کا بچہ جو کتی سے ہو۔

أَقْتُلُوا هَذَا الدَّسِمَ الْأَحْمَشَ - (ہندہ نے فتح مکہ کے دن کہا) اس کا لے کم ذات یعنی ابوسفیان کو مار ڈالو۔

إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَعُوقًا وَ دَسَامًا - شیطان کا ایک چٹاؤ ہے جس کو وہ چاٹتا ہے اور ایک کان بندھن ہے (جو آدمی کے کان پر لگا دیتا ہے وہ بچی اور ہدایت کی بات سنتا ہی نہیں)۔

وَتَدَسِمُ مَا تَحْتَهَا - مستحاضہ عورت اپنی شرمگاہ کو بند کر دے (اس پر کپڑا وغیرہ کس دے تاکہ خون باہر نہ بہے)۔

دَسَامٌ - ڈانٹ بندھن۔

باب الدال مع الشين

دَشٌّ - ہریہ بنانا۔

دَشِيشَةٌ - گیلوں کا ہریہ۔

باب الدال مع العين

دَعَبَ يَدْعَابَةً يَدْعَابَةً يَدْعَابَةً - ٹھٹھا، مذاق کرنا، مزاح کرنا، کھیلنا۔

دَعَج - خوب کالا ہونا کشادگی کے ساتھ جیسے دُعَجَة ہے۔

فِي عَيْنِيهِ دَعَج - آپ کی آنکھیں بہت کالی تھیں (یہ آنکھ کی خوبی ہے) بعض نے کہا دَعَج آنکھ کی سخت کالک جو سخت سفیدی کے ساتھ ہو۔

إِنْ جَاءَتْ بِهْ أَدْعَجْ يَأْدُعِجْ - اگر اس کا بچہ کالی آنکھ والا پیدا ہو۔

أَيْتُهُمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ - ان خارجیوں کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک بہت کالا شخص ہوگا (بعض نے کہا کالی آنکھ والا)۔
أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ مَقْرُونُ الْحَاجِبَيْنِ - آنحضرت ﷺ کی دونوں آنکھیں کالی اور اردیں پیوستہ تھیں۔

لَيْلٌ أَدْعَجُ - اندھیری رات اس کا مَوْنَت دُعَجَاء ہے۔

دُعْدَعَة - آہستگی کے ساتھ دوڑنا، بھر دینا، بکری کو بلانا۔

دُعْدَعُ - اجاڑ زمین جس میں پیداوار نہ ہو (یعنی خالی ہو جھاڑ وغیرہ نہ ہوں)۔

ذَاتُ دَعَادِعَ وَ زَعَارِعَ - اجاڑ زمینوں اور آفتوں والی۔

تَدْعُدُع - بوڑھوں کی چال چلا۔

دُعْدَاعُ - بونا، پست قد۔

مُدْعُدُع - بھرا ہوا۔

يُدْعِدُهُمُ اللَّهُ فِي بُطُونِ أَوْدِيَةٍ - اللہ ان کو نالوں کے نشیب میں دھکیل دے گا۔

دَعْرٌ - دھواں دینا لیکن روشن نہ ہونا۔

دَاعِرٌ - مفسد، شریر، خبیث۔

دَعَارَةٌ اور دِعَارَةٌ اور دَعَارَةٌ - شرارت بد خلقی، خبیث النفس۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي الْغُلْظَةَ وَالشَّدَّةَ عَلَى أَعْدَائِكَ وَ أَهْلَ الدَّعَارَةِ وَالنِّفَاقِ - (حضرت عمرؓ نے یہ دعاء کی) یا اللہ مجھ کو اپنے دشمنوں پر سخت اور شدید کر دے اور اسی طرح فساد

دُعْب - جماع کرنا، دھکیل دینا۔

كَانَ فِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَابَةٌ - آنحضرت ﷺ کے مزاج میں ظرافت تھی (کبھی آپ مزاح بھی کرتے، یہ دلیل ہے خوش خلقی اور صحت مزاج کی)۔

فَهَلَّا بَكَرًا تَدَاعِبُهَا وَ تَدَاعِبُكَ - (جابر) تو نے کنواری عورت سے کیوں شادی نہیں کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا (بڑا لطف اور مزہ رہتا)۔

وَ ذَكَرَ لَهُ عَلِيُّ لِلْخِلَافَةِ فَقَالَ لَوْلَا دُعَابَةٌ فِيهِ - (حضرت عمرؓ سے) ذکر آیا کیا حضرت علیؓ خلافت کے لائق ہیں؟ انھوں نے فرمایا بے شک اگر ان میں ظرافت نہ ہوتی (یعنی سب باتیں جو خلافت اور حکومت کے لئے ضروری ہیں ان میں جمع ہیں ایک ذرا مزاج میں ظرافت زیادہ ہے جو خلیفہ اور حاکم کے سزاوار نہیں کیونکہ اس سے رعب کم ہو جاتا ہے)۔
إِنَّكَ تَدَاعِبُنَا - تو ہم سے ہنسی مذاق کرتا ہے۔

هَذِهِ الدُّعَابَةُ أَخَوَكَ إِلَى الرَّابِعَةِ - اسی ظرافت نے تو آپ کو چوتھے درجہ میں رکھا (آخر میں تین کے بعد آپ کو خلافت ملی)۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفِيهِ دُعَابَةٌ - ہر ایک مسلمان میں ظرافت ہوتی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُدَاعِبَ فِي الْجَمَاعِ بِلَا رَفِثٍ - اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوست رکھتا ہے جو جماع میں ظرافت اور خوش طبعی کرے لیکن نخش نہ بکے۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدَاعِبُ الرَّجُلَ يُرِيدُ أَنْ يَسْرَهُ - آنحضرت ﷺ مزاح کرتے آدمی کا دل خوش کرنے کے لئے۔

دُعْشَرَةٌ - گرانا، توڑنا۔

إِنَّهُ لَيُذْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدْعِشُرُهُ - دودھ پلانے کی حالت میں عورت سے جماع کرنا بچہ کو ضعیف کر دیتا ہے وہ بڑا ہو کر جب سواری کرتا ہے تو اس کو گرا دیتا ہے (کیونکہ ناقص دودھ کا اثر اس کے قوی میں باقی رہتا ہے)۔

دُعْشَرٌ - احمق۔

اور نفاق والوں پر (ایسے لوگوں کو سخت سزائیں دوں)۔
كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ ذَاعِرٌ - بنی اسرائیل
میں ایک ناپاک شریر شخص تھا - ذاعِر کی جمع دُعَارِ آتی ہے -
فَإِنَّ دُعَارَ طَيِّ - طی قبیلے کے فساد کی لوگ یعنی لیرے
ڈاکو کہاں گئے -

عُوذٌ ذَاعِرٌ - وہ لکڑی جو دھواں دے اور جلے نہیں -

دُعْرُورٌ - بخیل، کمینہ -

دُعْسٌ - بھردینا، روندنا، مارنا، دھکیلنا -

مُدَاعَسَةٌ - بھالا مارنا -

فَإِذَا دَنَا الْعَدُوُّ كَانَتْ الْمُدَاعَسَةُ بِالرِّمَاحِ حَتَّى
تَقْصُدَ - جب دشمن نزدیک آن پہنچا تو لگے بھالے چلنے یہاں
تک کہ ٹوٹ گئے -

دِعْسٌ - روئی -

دَعُوشٌ - بہادر جری -

مَدْعُوشٌ - ذلیل اور خوار -

دَعٌ - زور سے دھکیلنا -

يَوْمَ يُدْعُونَ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ دَعَاً - جس دن دوزخ
کی آگ کی طرف زور سے دھکیلے جائیں گے -

كَانُوا لَا يُدْعُونَ عَنْهُ - لوگ آنحضرت ﷺ کے
پاس سے دھکیلے نہ جاتے (جیسے دنیا دار امیروں کی سواری میں
دھکیلے اور ہٹائے جاتے ہیں) -

اللَّهُمَّ دُعْهُمَا إِلَى النَّارِ دَعَاً - یا اللہ ان دونوں کو
دوزخ میں دھکیل دے، خوب زور سے دھکیل -

يُدْعُ الْيَتِيمَ - یتیم کو دھکیل دیتا ہے (اس پر شفقت نہیں
کرتا) -

دَعَقٌ - زور سے روندنا، دوڑانا، زور سے گھسیڑنا -

حَتَّى تَدْعُقَ الْخَيْلُ فِي الدِّمَاءِ - یہاں تک کہ
گھوڑے خون میں دوڑیں گے (ایسا بڑا فتنہ ہوگا لوگ بہت
مارے جائیں گے) -

لِلْفُقَرَاءِ الْمُدْعِقِينَ - محتاج لوگوں کے لئے جو محتاجی
کی تکلیف اٹھا رہے ہیں -

حِينَ تَدْعُقُ الْخَيُْولُ فِي نَوَاحِرِ أَرْضِهِمْ - جب
گھوڑے ان کے آمنے سامنے کی بستیوں میں زمین روندیں
گے -

دَعَكٌ - پھرانا، گھمانا -

دَعَكُ الْخَاتَمِ - انگشتی کو پھرایا -

دَعَلَجَةٌ - آنا جانا -

إِنَّ فُلَانًا وَفُلَانًا يُدْعَلَجَانِ بِاللَّيْلِ إِلَى دَارِكٍ -
فلاں اور فلاں رات کو تمہارے گھر پر آتے جاتے ہیں -

دَعَمٌ - ٹیکا لگانا، ستون لگانا -

دِعَامٌ - بمعنی عِمَادٌ یعنی اڑانا ستون -

لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةٌ - ہر چیز کا ایک ٹیکا (ستون کھبا)
ہوتا ہے (جس پر وہ قائم رہتی ہے) - (گھر کے مالک کو بھی
دِعَامَ کہتے ہیں اس لئے کہ سارے گھر کا انتظام اسی کی وجہ سے
قائم رہتا ہے) -

فَمَالَ حَتَّى كَادَ يَنْجِفِلُ فَاتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ - وہ مڑا
بھاگنے کو تھا، اتنے میں میں آ گیا اور میں نے اس کو زور دیا
(تھام لیا) -

الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ - (مشہور روایت یوں ہی ہے
بعض نے دِعَامُ الدِّينِ کہا ہے) یعنی نماز دین کا ستون ہے -
شَيْخٌ كَبِيرٌ يَدْعِمُ عَلَى عَصَا لَهُ - ایک بوڑھا
پھونس اپنی لکڑی پر ٹیکا دیتا ہوا -

إِنَّهُ كَانَ يَدْعِمُ عَلَى عُسْرَائِهِ - وہ بائیں بائیں ہاتھ
پر ٹیکا دیتا تھا، عُسْرَاءُ مَوْنُٹ ہے اعسر کا جو بائیں ہاتھ سے
کام کرتا ہو -

دِعَامَةٌ لِلضَّعِيفِ - (عمر و بن عبدالعزیز نے حضرت عمرؓ
کی تعریف میں کہا) وہ ناتوانوں کے ستون تھے (ہر ناتوان
کمزور کو ان کے عدل و انصاف پر ٹیکا تھا کوئی اس کو ستانہ سکتا
تھا - جس دن حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو خطبہ میں بھی یہ فرمایا، میں
اس لئے حاکم بنایا گیا ہوں کہ کمزور کا حق زوردار سے دلاؤں -
آفرین ایسے حاکم پر) -

دِعَامَةُ الْإِنْسَانِ الْعَقْلُ - آدمی کا ستون عقل ہے

(عقل ہی کی وجہ سے اس کے سب کام بنتے ہیں)۔

أَشْهَدُ أَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّينِ - میں گواہی دیتا ہوں تم دین کے ستون ہو (یعنی اہل بیت کرام جو کوئی ان کا مخالف ہوا ان سے منحرف ہوا اس کا دین گر گیا اب کوئی نیک عمل کام نہیں آئے گا)۔

دِعَامَةُ الْإِسْلَامِ الشَّيْعَةُ - اسلام کے ستون شیعہ ہیں (یعنی جو لوگ حضرت علیؑ اور اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں)۔
دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ خُمْسٌ - اسلام کے ستون پانچ ہیں (اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانا - نماز - روزہ - زکوٰۃ - حج - اور شیعہ کہتے ہیں کہ نماز - روزہ - زکوٰۃ - حج - امامت)۔

أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَمْتَ بِهِ السَّمَوَاتِ - میں تیرے اس پاک نام کے طفیل سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے آسمانوں کو ٹیکا دیا ہے (آسمان اس کی برکت سے قائم ہیں)۔

دَعْمَصَّةٌ - پانی میں کیڑے پڑ جانا۔

دُعْمُوَصٌ - کالا کیڑا جو پانی میں پیدا ہوتا ہے۔ یا وہ شخص جو ہر کام میں گھس جائے بادشاہوں اور رئیسوں کا تقرب حاصل کر لے۔

هُمْ دَعَامِبِصُ الْجَنَّةِ - (جو بچے کم سنی میں مرجائیں) بہشت کے کیڑے ہوں گے (بے روک ٹوک بہشت میں آتے جاتے رہیں گے)۔

دُعَاءٌ يَدْعُوِي - عاجزی سے مانگنا، مدد چاہنا، پکارنا، نام رکھنا، اتارنا، خواہش کرنا، دعوت کرنا، بلانا، جسے دَعْوَةٌ اور مَدْعَاةٌ ہے۔

دَعُ دَاعِي اللَّبَنِ - (آنحضرت ﷺ نے ضرار بن ازد کو ایک اونٹنی کا دودھ دوھنے کے لئے حکم دے کر فرمایا) دودھ اتارنے والے کو چھوڑ دے (یعنی تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دے۔ سب نہ نچوڑ لے کیونکہ یہ اور دودھ اتارے گا اور جو سب نچوڑے لے گا تو پھر تھن میں نیا دودھ مشکل سے آئے گا)۔

مَابَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ - یہ جاہلیت کے زمانہ کا

پکارنا کیسا۔ (وہ کیا کرتے تھے مشکل اور مصیبت میں لوگوں کا نام لے کر ان کو پکارتے تھے آپؐ نے اس سے منع فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو پکارنے کی ہدایت فرمائی ہو) امام ابن تیمیہ ایک جنگ میں موجود تھے مسلمان بادشاہ نے جنگ شروع ہوتے وقت یا خالد بن الولید کہا آپؐ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا یا اللہ کہہ۔

ہمارے زمانہ میں اس جاہلیت کے رسم کے پیرو بہت سے نام کے مسلمان ہو گئے ہیں اور مصیبت اور سختی کے وقت اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بزرگوں کو پکارتے ہیں کوئی ”یا علی مشکل کشا“ کہتا ہے۔ کوئی یا غوث کوئی یا مدار کوئی یا سلار کوئی یا عدروس کوئی یا حیدر کرار۔ ان بیوقوفوں سے کوئی پوچھے بھلا تم جو ان لوگوں کو پکارتے ہو یہ تمہارا پکارنا سنتے بھی ہیں یا نہیں اگر سنیں بھی تو بغیر اللہ کے حکم کے کچھ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا نہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ نِدْعَانَكُمْ وَلَا يَنْصُرُونَ۔ اور ایک جگہ فرماتا ہے وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ یعنی جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد تو کیا اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اگر بالفرض یہ تمہاری پکار ان کے کان تک پہنچ جائے تب بھی تمہارا سوال پورا نہیں کر سکتے۔ اور جگہ فرماتا ہے۔ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا۔ اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو۔ یعنی اسی کی پوجا کرو اور کسی کی پوجا نہ کرو۔

فائدہ:- دعائے شرعی یہ ہے کہ عاجزی کے ساتھ کسی کو قادر متصرف مختار جان کر پکارے اس سے فریاد کرے اس قسم کی دعاء غیر اللہ سے شرک صریح ہے۔ ایسی دعا کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے لیکن صرف پکارنا جب اس اعتقاد کے ساتھ نہ ہو بلکہ پکارنے والے کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے بغیر سب عاجز اور مجبور ہیں اور بغیر اس کے حکم کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا گو شرک نہیں ہے مگر بیوقوفی ہے اس لئے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور اولیاء اللہ بھی ہو سکتا ہے کہ زندہ ہوں مگر وہ زندگی میں بھی اسی کے سنتے تھے جو ان کے پاس رہ کر پکارے نہ یہ کہ کوسوں یا منزلوں سے اور خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کے پاس آ کر درود پڑھتا ہے تو میں سن لیتا ہوں

اور جو کوئی دور سے پڑھتا ہے تو فرشتے مجھ کو لا کر پہنچاتے ہیں پھر جب آنحضرت ﷺ دور سے نہیں سنتے تو دوسرے اولیاء کس شمار میں ہیں اس لئے ان کا دور سے پکارنے والا محض بیوقوف اور نادان ہے جیسے زید مشرق میں ہو اور کوئی اس کو مغرب سے پکارے تو لوگ ایسے شخص کو آلو اور احمق کہیں گے اور جب ہی معلوم ہو گیا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو ہم اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کو کیوں پکاریں۔ اسی سے کیوں فریاد نہ کریں جو دور نزدیک ہر جگہ اور ہر مکان سے سنتا ہے۔

فَقَالَ قَوْمٌ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ قَوْمٌ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ۔
کچھ لوگوں نے انصار کو پکارا کچھ لوگوں نے مہاجرین کو پکارا۔
(جب ایک انصاری اور ایک مہاجر میں تکرار ہو گئی ہر ایک نے اپنی اپنی قوم کو پکارا ان سے مدد چاہی آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ ناپاک باتیں چھوڑ دو)۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔ وہ شخص ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو جاہلیت کی پکار پکارے (مثلاً نوحہ کے وقت کفر کے کلمات بکے یا حرام کو حلال کر لے۔ طیبی نے کہا جاہلیت کے عربوں کا یہ طریقہ تھا کہ دشمن کے سامنے مغلوب شخص یا اُفْلَان کہہ کر پکارتا فلاں کی جگہ اس کا نام لیتا تو وہ اس کی مدد کو دوڑتا خواہ حق پر ہو خواہ ناحق پر اور اپنی قوم اور خاندان کی جا بے جا ہر طرح حمایت کرتا۔ آنحضرت ﷺ نے اسلام کے زمانہ میں اس خصلت سے منع فرمایا اور قومیت کے بے جا تکی کو روک دیا کیونکہ اسلام کی وجہ سے سارے مسلمان ایک ہی قوم ہو گئے ہیں اب ہر مسلمان ہماری قوم ہے خواہ وہ مغل ہو یا پٹھان، شیخ ہو یا سید)۔ دَعْوَى کا معنی کسی پر نالش کرنا، پکارنا، دُعاء فریاد کرنے کے معنی بھی آیا ہے۔

تَدَاعَتْ عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ۔ تم پر ساری قومیں اکٹھی ہو گئیں۔

يُوشِكُ أَنْ تَدَاعِيَ عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ كَمَا تَدَاعَى الْأَكْلَةُ عَلَى قَصْعَتِهَا۔ وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے اوپر قومیں اس طرح اکٹھی ہوں گی (تم سے لڑنے کے لئے سب اتفاق کر لیں گے) جیسے کھانے والے کونڈے پر اکٹھے

ہوتے ہیں۔

كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى بَعْضُهُ تَدَاعَى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى۔ بدن کی سی مثال ہے جہاں کوئی عضو میں بیماری آئی (کچھ درد وغیرہ ہوا) تو باقی اعضاء بھی ایک دوسرے کو بلا لیتے ہیں جاگنے اور بخار میں مبتلا ہونے کے لئے (گویا ایک دوسرے کو بخار اور بیماری کی دعوت دیتے ہیں)۔

تَدَاعَتْ الْجِبِطَانُ۔ دیواریں گر جاتی ہیں یا گرنے کے قریب ہو جاتی ہیں۔

كَانَ يُقَدِّمُ النَّاسَ عَلَى سَابِقَتِهِمْ فَيُؤْخِرُهُمْ فَأِذَا انْتَهَتِ الدَّعْوَةُ إِلَيْهِ كَبُرَ۔ حضرت عمرؓ بعض لوگوں کو اگلے لوگوں پر دینے میں مقدم کرتے تھے جب ان کی باری آتی ان سے کہا جاتا امیر المومنین آپ لیجئے تو تکبیر کہتے (عرب لوگ کہتے ہیں دَعْوَتُهُ یعنی میں نے اس کو پکارا اور دَعْوَتُهُ زَيْدًا۔ یعنی میں نے اس کا نام زید رکھا اور لَبَسْتُ فَلَانِ الدَّعْوَةُ عَلَى قَوْمِهِمْ۔ فلاں لوگ اپنے قوم والوں سے پہلے سرکاری معاش پاتے ہیں یا اپنی قوم والوں سے پہلے بلائے جاتے ہیں۔

لَوْ دُعِيتُ إِلَى مَا دُعِيَ إِلَيْهِ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ۔
اگر میں اس امر کی طرف بلایا جاتا جس کے طرف یوسف پیغمبر بلائے گئے (قید خانہ سے رہائی اور بادشاہی عہدہ کی سرفرازی) تو میں فوراً قبول کر لیتا (حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اپنی برأت ظاہر ہوئے تک دیر نہ لگاتا۔ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور استقلال کی تعریف فرمائی)۔

سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ فِي الْمَسْجِدِ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ لَا وَجَدْتُ۔ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ مسجد میں (پکار پکار کر) یوں کہہ رہا تھا میرا لال اونٹ کس نے پایا ہے اور کون اس کے مالک کو بلاتا ہے وہ اونٹ اس کے حوالہ کرنے کے لئے۔ آپؐ نے فرمایا (خدا کرے) تو اس اونٹ کو نہ پائے (یہ آپؐ نے بددعاء کی اس

عند الله الآیہ۔

مَنْ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ مِنْهُمْ نَسَبٌ - جو شخص ایسی قوم میں ہونے کا دعویٰ کرے جس میں اس کا نسب نہ ملتا ہو۔
فَأَنَّا وَلِيُّهُ فَلَا ادَّعَى لَهُ - میں اس کا ولی ہوں وہ میری طرف منسوب کیا جائے۔

دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ - اس کو ایک بلند درجہ والی خوبصورت عورت نے بلایا (یعنی حرام کاری کے لئے یا نکاح کرنے کے لئے)۔

لَمَّا ادَّعَى زِيَادٌ لَمَّا ادَّعَى زِيَادٌ لَقِيْتُ أَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ - جب زیاد بن ابیہ کے نسب کا دعویٰ کیا گیا (معاویہ نے اس کو اپنا بھائی اور ابوسفیان کا بیٹا قرار دیا) زیاد نے نسب کا دعویٰ کیا یعنی ابوسفیان کا بیٹا بنا) تو میں ابو بکرہ صحابی سے ملا (یہ ابو عثمان کہتے ہیں جو اس حدیث کے راوی ہیں) اور میں نے کہا یہ تم لوگوں نے کیا کیا اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ زیاد حضرت علیؑ کی طرف سے ملک ایران کا حاکم تھا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے بیعت کی تو معاویہ نے زیاد کو ڈرایا زیاد نے لوگوں کو خطبہ سنایا کہ کلیجے چبانے والی کا بیٹا (ہندہ کی طرف اشارہ ہے جو معاویہ کی ماں تھی) اس نے جنگ احد میں حضرت امیر حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا پھر چبانہ سکی تو تھوک دیا اور یہ غصہ اس وجہ سے تھا کہ امیر حمزہؓ نے جنگ بدر میں اس کے باپ کو مارا تھا) مجھ کو ڈراتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے ہیں۔ جب امام حسن رضی اللہ عنہ نے معاویہ سے بیعت کر لی تو معاویہ کو زیاد کی طرف سے بڑی فکر ہوئی اس لئے کہ ایران کے قلعے مضبوط، مستحکم اور خزانے بھر پور تھے جو زیاد کے قبضہ میں تھے وہ معاویہ سے بخوبی لڑ سکتا تھا۔ معاویہ تھے پولیٹیکل آدمی انھوں نے کیا تدبیر نکالی کہ مغیرہ کو زیاد کے پاس بھیجا اور بڑی مہربانی اور محبت آمیز باتیں کہلائیں آخر مغیرہ زیاد کو لے کر معاویہ کے پاس آ گئے اس وقت معاویہ

لئے کہ مسجد میں گئی ہوئی چیز کے تلاش کرنے سے اور آواز بلند کرنے سے آپ نے منع فرما دیا تھا)۔

لَا دَعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ - اسلام میں بے گانہ کی طرف اپنا نسب لگانا (غیر شخص کو اپنا باپ بنانا یا غیر قوم میں اپنے آپ کو داخل کرنا) منع ہے۔ دَعْوَةُ بِكُسرَةٍ دال جھوٹا نسب بیان کرنا (جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ لوگ فخر کے لئے اپنے آپ کو دوسرے کا بیٹا ظاہر کرتے تھے اور ان کو یہ غیرت نہیں آتی تھی کہ اپنی ماں پر زنا ثابت کرتے۔ اسلام کے زمانہ میں آنحضرت ﷺ نے یہ بری رسم موقوف فرمائی اور بچہ کو نسب اس کی ماں کے شوہر یا مالک سے قرار دیا اور زانی کے لئے پتھروں کی سزا)۔

لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كُفْرًا - جو شخص جان بوجھ کر دوسرے شخص کو اپنا باپ بتلائے (حالانکہ وہ اس کا باپ نہ ہو تو) وہ کافر ہو گیا (اگر اس کام کو جائز سمجھ کر اس نے کیا اور جو برا سمجھ کر کیا تو کافر نہیں ہوا مگر کفر کے قریب ہو گیا۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ کفر ان نعمت سے ہے یعنی اس نے ناشکری کی کہ اپنے اصلی باپ کا احسان نہ مانا دوسرے شخص کو باپ بنالیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے فَلَيْسَ مِنَّا یعنی ایسا کرنے والا ہم لوگوں یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے کافروں کی رسم اور عادت اختیار کر لی اور اسلامی اخلاق کو چھوڑ دیا)۔

الْمُسْتَلَطُ لَا يَرِثُ وَ يُدَّعَى لَهُ وَ يُدَّعَى بِهِ - جو شخص کسی اور کا بیٹا بن گیا (حالانکہ وہ اس کا نسبى بیٹا نہ ہو تو) وہ وارث نہ ہوگا (کیونکہ شریعت اسلام میں متبنی (لے پالک بیٹا) کوئی چیز نہیں ہے اس کا کچھ حق نہیں) البتہ اس کو پکار سکتے ہیں کہ فلا نے کا بیٹا یا فلا نے کا باپ (مثلاً زید نے عمرو کو بیٹا بنالیا تو عمرو کو ابن زید اور زید کو ابو عمرو کہہ کر پکار سکتے ہیں)۔ مگر افضل یہ ہے کہ اس کے حقیقی باپ بیٹے کی طرف نسبت کر کے پکاریں جیسے قرآن میں ہے ادعوهم لأبنائهم هو اقسط

نے زیاد سے کہا تو تو میرا بھائی ہے۔ زیاد نے نہ مانا تب معاویہ نے اپنی بہن جویریہ بنت ابی سفیان کو زیاد کے پاس بھیج دیا وہ اس کے سامنے بے پردہ ہو گئی اور اپنے بال کھول ڈالے اور کہنے لگی تو میرا بھائی ہے میرے باپ نے خود مجھ سے یہ بیان کیا تھا۔ آخر زیاد ابوسفیان کا بیٹا بننے پر راضی ہو گیا تب معاویہ زیاد کو لے کر جامع مسجد میں آئے اور زیاد چار گواہ بنا کر لایا انھوں نے یہ گواہی دی کہ ابوسفیان نے اس کی ماں سمیہ سے زنا کیا تھا اور زیاد سفیان ہی کا نطفہ ہے اس وقت معاویہ نے یہ فیصلہ سنایا کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہے اور میرا بھائی ہے اس پر ایک شخص نے اعتراض کیا اور کہا معاویہ تم نے یہ حدیث نہیں سنی کہ بچہ کا نسب ماں کے شوہر یا مالک سے لگتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ معاویہ نے اس کو برا بھلا کہا گالیاں دیں اور گواہی کے موافق یہ حکم نافذ کر دیا کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہی ہے اس کے بعد زیاد کو بصرہ کا حاکم بنایا۔ کرمانی نے کہا ابوبکرہ صحابی زیاد کے اخیانی بھائی تھے اس لئے ابوعثمان نے ان پر انکار کیا وہ یہ سمجھے کہ شاید ابوبکرہ بھی اس کا رروائی میں شریک اور راضی تھے حالانکہ ابوبکرہ نے جب زیاد کی یہ کارستانی دیکھی تو اس سے ملاقات ترک کر دیا اور قسم کھالی کہ عمر بھر اس سے بات نہیں کرے گا۔

مترجم :- کہتا ہے کہ اسی زیاد کا بیٹا عبید اللہ تھا جو لشکر عظیم لے کر امام حسینؑ سے لڑا اور آپ کو شہید کرایا عبید اللہ کے کرتوت سے تو یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کا باپ حرام زادہ تھا اور معاویہ کی کاروائی باطن صحیح تھی گو ظاہر شرع کے رو سے غلط اور خلاف قانون تھی اس روایت سے انصاف پسند لوگ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ معاویہ کس قسم کے آدمی تھے اور وہ خلفائے راشدین میں سے شمار ہونے کے قابل ہیں یا نہیں اہل سنت کے عقائد کے کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ معاویہ دنیاوی بادشاہوں میں سے تھے نہ کہ خلفائے راشدین میں سے اس لئے کہ خلافت راشدہ امام حسن علیہ السلام پر ختم ہو گئی اور حدیث شریف کا بھی یہ مضمون ہے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جو لکھا ہے اما خلافة معاوية فصحيحة ثابتة بعد خلع الحسن بن عليؑ تو یہ حدیث نبویؐ کے

خلاف ہے الخلافة بعدى ثلثون سنة۔ اس وجہ سے ہم حضرت شیخ کا قول قبول نہیں کر سکتے اور جب معاویہ باوجود قریشی ہونے کے خلیفہ نہ ہوئے تو اور کوئی مغل یا ایرانی یا افغانی ڈاڑھی منڈا شرع کے خلاف چلنے والا کیونکر خلیفہ المسلمین ہو سکتا ہے۔ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ اگر کفر نہ کرتا تو اس کو بادشاہ اسلام کہیں گے۔

أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ۔ میں تجھ کو اسلام کے کلمہ کی طرف بلاتا ہوں (لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دینے پر ایک روایت میں میں بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ ہے یعنی اس کلمہ کی طرف جو اسلام کا داعی ہے۔)

لَيْسَ فِي الْخَيْلِ دَاعِيَةٌ لِعَامِلٍ۔ زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو گھوڑوں میں کوئی دعویٰ نہیں ہے (یعنی گھوڑوں کی زکوٰۃ کا وہ مطالبہ نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ گھوڑوں کی نسل دار السلام میں بڑھے اور جنگ کے وقت گھوڑوں کی قلت نہ ہو۔)

الْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ وَالْحُكْمُ فِي الْأَنْصَارِ۔ خلافت قریش میں رہے گی اور حکومت (جیسے قضاء اور نیابت اور صوبہ داری) انصار میں (اس لئے کہ ان میں فقیہ بہت ہوں گے)۔

وَالدَّعْوَةُ فِي الْحَبَشَةِ۔ اور اذان دینا حبش کے لوگوں میں (اس لئے کہ حضرت بلالؓ حبشی تھے تو ان کا دل خوش کرنے کے لئے یہ فرمایا)۔

لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَا صَبَحَ مُؤْتَقًا يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔ اگر ہمارے بھائی سلیمانؑ پیغمبر کی دعائے ہوتی (کہ مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے) البتہ صبح کو وہ شیطان بندھا ہوا رہتا (جس نے نماز میں آپ کو ستایا تھا) اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھیلتے۔

سَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَى۔ میں تم سے اپنا اگلا حال بیان کروں میں اپنے دادا ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کی دعا ہوں۔ (انھوں نے یہ دعا کی تھی ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم

کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی) اور تمہارے پیغمبر کی دعا ہے آپ نے دعا فرمائی تھی یا اللہ میری امت کو (جب تو فنا کرنا چاہے تو) برچھے کی مار اور طاعون سے فنا کر (حسف اور مسخ سے ان کو بچائے رکھ)۔

فَإِنْ دَعَوْتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ - کیونکہ ان کی یعنی اہل سنت کی دعا پیچھے سے ان کی حفاظت کرتی ہے۔

أَكْثَرُ دُعَائِي وَدُعَاءِ الْأَنْبِيَاءِ بِعَرَفَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ - میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی عرفات میں اکثر یہ دعا رہی ہے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قَدِير - (حالانکہ یہ کلمہ تمجید ہے مگر اس کو بھی دعا فرمایا اس لئے کہ دعا کی طرح اس ذکر میں بھی ثواب اور اجر ہے اور) دوسری حدیث میں یوں ہے کہ جب بندہ میری ثنا اور تعریف میں مشغول ہو کر مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے تو میں مانگنے والوں میں سب سے زیادہ کے برابر اس کو دوں گا۔)

وَيُحَكِّ يَا عَمَّارُ يَدْعُو إِلَى اللَّهِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ - ہائے افسوس عمار وہ تو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا (کہے گا امام برحق کی اطاعت کرو جو موجب رضا اور تقرب الہی ہے) اور لوگ اس کو دوزخ کی طرف بلائیں گے (امام کی نافرمانی اور بغاوت کی طرف)۔ یہ آنحضرت ﷺ نے جنگ صفین کی طرف اشارہ فرمایا جس میں عمار حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں تھے اور انھی کے طرف سے لڑ کر شہید ہوئے۔ معلوم ہوا حضرت علیؓ کا گروہ حق پر اور ناجی تھا اور معاویہ کا گروہ باغی اور طاغی تھا۔ کرمانی نے کہا لیکن معاویہ کا گروہ بھی معذور تھا ان سے اجتہاد میں خطا ہوئی)۔

مترجم:- کہتا ہے یہ صریح انصاف سے چشم پوشی ہے۔ معاویہ نے اس حدیث کی کہ تقتلک الفتنۃ الباغیۃ یہ تاویل کی کہ باغیہ بغاء سے ہے بمعنی طلب یعنی الطالبۃ لدم عثمان نہ بنی سے بمعنی سرکشی اور بغاوت حالانکہ یہ تاویل خود

ایاتک الایہ) اور عیسیٰ پیغمبر کی خوشخبری ہوں۔ (جس کا بیان اس آیت میں ہے ومبشرا بوسول یاتی من بعدی اسمہ احمد)۔

مترجم:- کہتا ہے نصاریٰ نے ضد اور ہٹ دھرمی سے انجیل پاک کی اس آیت میں تحریف کر دی جس میں آنحضرت ﷺ کا نام لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت دی تھی اور اس کے بدلے فارقلیط کا لفظ رکھ دیا۔ یعنی تسلی دینے والا۔ بعض نے کہا اس کے بھی معنی سراہا ہوا کے ہیں اور یہی معنی محمدؐ کے بھی ہیں۔ برنباس کی انجیل میں صاف آنحضرت ﷺ کا نام مبارک مذکور ہے مگر پادریوں نے اس انجیل کو غیر معتبر قرار دیا اور چھپا رکھا یہ بھی ان کی ایک ہٹ دھرمی ہے جہاں اور ہٹ دھرمیاں ہیں حالانکہ برنباس خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے تھے ان کی انجیل تو غیر معتبر ہو اور دوسرے لوگوں کی جو حواری بھی نہ تھے ان کی انجیلیں معتبر ہوں اللہ تعالیٰ ان کو عقل سلیم دے کوئی ان سے پوچھے کہ جب تم موسیٰ، داؤد اور ابراہیم علیہم السلام اور بنی اسرائیل کے اگلے تمام پیغمبروں کی نبوت کو مانتے ہو تو آنحضرت ﷺ کی نبوت کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ جو کام حضرت محمد ﷺ نے دس برس میں کیا اس کا عشر عشر بھی اگلے پیغمبروں نے نہیں کیا۔ آپ امی تھے مگر ایسا کلام آپ نے سنایا کہ اب تک بڑے بڑے عالم اور فاضل اس کا لوہا مانتے ہیں اور عرب کے تمام فصحاء اور بلغا اور شاعر پڑھے لکھے لوگ اس کی سی ایک سورت نہ بنا سکے کیا یہ باتیں ایک سمجھ دار بے تعصب شخص کو آپ کی نبوت تسلیم کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

لَيْسَ بِرَجْزٍ وَلَا طَاعُونٍ وَلَكِنَّهُ رَحْمَةٌ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةٌ نَبِيَّتُكُمْ - (معاذ بن جبل جب طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو کہنے لگے) یہ طاعون پروردگار کا عذاب نہیں بلکہ (مومنوں کے لئے) پروردگار کی رحمت ہے۔ (کیونکہ اس میں جلدی سے وصال ہو جاتا ہے بہت دنوں تک بیماری

ولا تخافت بهادعا کے باب میں اتری ہے (تو صلوة سے مراد اس آیت میں دعا ہے)۔

لَوْلَا اِنِّي نُهَيْتُ لَدَعُوْتُ بِهِ۔ اگر موت کی آرزو کرنا منع نہ ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا (کیونکہ وہ بیماری کی سخت تکلیف میں مبتلا تھے)۔

يَدْعُو عَلٰی صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ۔ اخیر تک۔ آنحضرت ﷺ صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو پر جو ابو جندل کے باپ تھے اور حاث بن ہشام پر جو ابو جہل کے بھائی تھے (نام لے لے کر) بددعا کرتے تھے (اس وقت یہ آیت اتری لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔ اخیر تک۔ اور فتح مکہ کے بعد یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے)۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ۔ ہر پیغمبر کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے (اور میں نے اس کو آخرت کے لئے اٹھا رکھا ہے) (طبی نے کہا مراد وہ دعا ہے جو پیغمبر اپنی قوم کی ہلاکت کے لئے کرتے ہیں اور امت سے امت دعوت مراد ہے نہ امت اجابت۔ اب یہ جو منقول ہے کہ آپ نے مضر قبیلے پر بددعا کی تو یہ ان کی ہلاکت کے لیے نہ تھی بلکہ اس لئے کہ وہ شرارت سے باز آئیں توبہ کریں اور رحل اور ذکوان قبیلوں پر بددعا خاص ان پر تھی نہ ساری امت پر اور وہ بددعا قبول بھی نہیں ہوئی بلکہ یہ آیت اتری لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ)۔

اِنْ شِئْتَ دَعُوْتُ۔ اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کرتا ہوں (تیری آنکھیں اچھی ہو جاتی ہیں لیکن صبر کرنا بہتر اور باعث مزید اجر ہے۔ اس حدیث سے تو سل کا جواز نکلتا ہے کیونکہ اس میں یہ بھی ہے اتوجه الیل بنسبک محمد نبی الرحمة۔ اور اس پر سب علماء متفق ہیں کہ زندہ شخصوں کا جو نیک اور صالح ہوں تو سل کرنا درست ہے اور مردوں کے ساتھ تو سل کرنے میں اختلاف ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے

حدیث سے باطل ہوتی ہے کہ عمار لوگوں کو بہشت کی طرف بلائے گا اور لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بائیں گے کیونکہ طلب دم عثمان باعث دخول نار نہیں ہے بلکہ بغاوت سرکشی اور تعجب ہے کہ معاویہ باوصف عالم فاضل اور اہل لسان ہونے کے ایسی کھلی بات کو نہ سمجھے ہوں اس لئے کہ جہاں تک میری سمجھ کام کرتی ہے وہ یہ ہے کہ معاویہ طالب خلافت اور حکومت تھے اور انھوں نے حکومت حاصل کرنے کے لئے ایسی فاسد تاویل کی اور عام لوگوں کو دھوکے اور مغالطہ میں ڈال دیا اس پر بھی ہم ان کا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور ان کا سب دشتم نہیں کرتے نہ ان کی مدح و ثنا کرتے ہیں بلکہ سکوت اولیٰ سمجھتے ہیں)۔

يَقْتَتِلُ فِتْنَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةً۔ دو گروہ (میری امت کے) لڑیں گے ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ (دونوں فریق اسلام کا دعویٰ کریں گے یا دونوں حق پر ہونے کا اور مخالف کے باطل پر ہونے کا، یہ بھی معاویہ اور جناب امیرؓ کی جنگ کی طرف اشارہ ہے)۔

رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الثَّامَةِ۔ پوری دعا کے صاحب پوری اس کو اس لئے کہا کہ اسلام کے دونوں عقیدے اس میں جمع ہیں یعنی توحید اور رسالت۔

اِنَّ نِسَاءً يَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِيْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔ بعض عورتیں راتوں کو چراغ منگوا کر خون کا رنگ دیکھتیں ہیں (کہ پاک ہوئیں یا نہیں)۔ حضرت عائشہؓ نے اس پر اعتراض کیا کیونکہ رات کو خالص سفیدی کی تمیز مشکل سے ہوتی ہے ایسا نہ ہوا بھی حیض باقی ہو اور وہ اپنی آپ کو پاک سمجھ کر نماز پڑھ لیں مفت میں گناہ گار ہوں)۔

كُنَّا مَعَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ۔ ہم ایک ضیافت میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔

نَزَلْتُ فِي الدُّعَاءِ۔ یہ آیت وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَوَتِكَ

۱۔ اپنی نماز کو بلند آواز سے پڑھ نہ بالکل پوشیدہ۔ (بنی اسرائیل: ۱۱۰)

۲۔ آل عمران: ۱۲۸

۳۔ ”میری تیری طرف تیرے نبیؐ نبیؐ رحمت کے ذریعے متوجہ ہوتا ہوں“ اول تو اس حدیث کی سند پر محمد شین کا کلام ہے۔ اگر بالفرض یہ صحیح بھی تسلیم کر لیں تو اس سے دعا کروانے کا ثبوت ملتا ہے جیسے اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِي۔ آپ میرے لئے اللہ سے دعا مانگیں کہ وہ مجھے صحت دے۔ (م)

معلوم کر چکے تھے، دوم اگر بالفرض کی بھی ہو تو ان کا مطلب یہ ہوگا کہ خاتم الانبیاء کے ظہور تک نبوت ان کے خاندان میں قائم رہے اور یہ دعا پوری ہوئی۔

وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ - تجھ کو پکارنے والوں کی یعنی مؤذنوں کی آوازیں۔

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ - دعا شرعی عبادت ہے (تو وہ غیر خدا سے شرک ہوگی جیسے کوئی غیر خدا کے لئے نماز پڑھے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا اس کے نام پر جانور کاٹے لیکن دعائے لغوی یعنی ندا وہ مراد نہیں ہے اس لئے کہ وہ عبادت نہیں ہے اور غیر خدا کے لئے بھی ہو سکتی ہے ایک روایت میں الدُّعَاءُ مُخَّ الْعِبَادَةِ - ہے یعنی دعا عبادت کا مغز ہے۔

قَوْمٌ يَّعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالِدُّعَاءِ - کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے (سنت نبوی سے تجاوز کریں گے گھنٹوں ڈھیلہ سکھاتے پھریں گے پھر بھی قطرے کا وہم ان کا باقی رہے گا اور دعائیں لمبی چوڑی مقفی اور مجمع ایجاد کریں گے بے محل دعائیں کریں گے یعنی جن موقعوں پر آنحضرت ﷺ سے دعا کرنا منقول نہیں ہے۔)

ادْعُوا اللَّهَ وَ أَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ - اللہ سے دعا کرو قبول ہونے کا یقین رکھ کر یا اس کے شرائط بجا لا کر اکل حلال، صدق مقال و رعایت آداب وغیرہ۔

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ - تین آدمیوں کی دعاء رد نہیں ہوتی ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک تو روزہ دار کی۔ (افطار کے وقت) دوسرے بادشاہ عادل کی، تیسرے مظلوم کی۔ (ایک روایت میں باپ کی بیٹے کے لیے اور ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے تو وہ بطریق اولیٰ رد نہ ہوگی)۔

أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ - بہتر دعا اللہ کا شکر کرنا ہے (اس کی ثنا و صفت بیان کرنا کیونکہ قرآن میں ہے لنن شکرتم لا زیدنکمؕ تو بن مانگے اس میں مطلب حاصل

کہ وہ بھی جائز ہے۔ امام شوکانی وغیرہ محققین اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے جیسے ہم نے ہدیۃ المہدی میں بیان کیا ہے اور عثمان بن حنیف نے یہ دعا آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد ایک شخص کو تعلیم کی تھی اس سے بھی جواز نکلتا ہے۔)

دَعْوَةُ أَرْجُوْهَا الْخَيْرَ - ایک دعا جس سے مجھ کو بہت مال ملنے کی توقع ہو (اس شخص نے بڑی نعمت یہی سمجھی آنحضرت ﷺ نے اس کو رد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ بڑی نعمت بہشت میں داخل ہونا ہے۔)

واقعه:- حیدر آباد دکن میں ایک صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی اولاد میں تھے وہ بہت وظیفہ پڑھا کرتے تھے ایک بار میں نے ان سے پوچھا آپ اتنا وظیفہ کیوں پڑھتے ہیں، انھوں نے کہا دو باتوں کا مجھ کو حق تعالیٰ سے سوال ہے۔ ایک یہ کہ مجھ کو اسی لاکھ اشرفیاں مل جائیں تاکہ میں بغداد کے حوالی میں ایک نہر ہے اس کو خرید لوں۔ دوسری یہ کہ رئیس حیدر آباد یعنی نواب نظام الملک بہادر میرے پاس آیا جایا کریں۔ یہ سن کر میں نے کہا آپ تو اس لئے وظیفہ پڑھتے ہیں اور میں اس لئے پڑھتا ہوں کہ اسی لاکھ اشرفیاں مجھ کو ہرگز نہ ملیں اور نواب نظام کبھی میرے پاس نہ آئیں اس پر ایک بڑا قہقہہ ہوا۔ پھر میں نے ان سے کہا مجھ کو سخت افسوس ہے کہ آپ اتنے بڑے بادشاہ سے ایسی حقیر شی اسی لاکھ اشرفیاں طلب کرتے ہیں۔ اجی حضرت اس کی رضا مندی کا سوال کرو اسی لاکھ اشرفیاں لے کر ہم کیا کریں گے لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا - تو اللہ کا برابر والا سمجھ کر کسی کو پکارے۔

دُعَاءُ دَاوُدَ وَذَانُ لَا يَزَالُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ - (ہم کو آپ پر ایمان لانے سے) داؤد پیغمبر کی یہ دعاء روکتی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں ایک پیغمبر ہوتا رہے (یہ یہود کا جھوٹ عذر تھا۔ اول تو حضرت داؤد علیہ السلام ایسی دعا کیونکر کر سکتے تھے جب آپ تورات اور زبور میں آنحضرت ﷺ کی بشارت

ہوتا ہے)۔

لَا يَخْصُ نَفْسَهُ بِالْدُّعَاءِ - امام خاص اپنے لئے دعا نہ کرے (بلکہ اپنے اور سب مقتدیوں کے لئے)۔ بعض جاہل اماموں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ نماز کے بعد دعاء کرتے ہیں۔ اللّٰھم اغفر لی یا اللّٰھم ادخلنی الجنۃ اس سے منع فرمایا۔ امام کو صیغہ جمع کہنا چاہیے جیسے اللّٰھم اغفر لنا یا اللّٰھم ادخلنا الجنۃ)۔

لَا تَدْعُوا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ - اپنے آپ کو مت کو سو (اپنے لئے بددعا نہ کرو جیسے خدا کرے میں مرجاؤں تباہ ہو جاؤں یا میت کے حق میں بری بات مت کہو کہ اس کا وبال تم پر پڑے)۔

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ اِلَّا الدُّعَاءُ - قضاء کو پھیرنے والی دعا کے سوا کوئی چیز نہیں (مراد قضاء معلق ہے کیونکہ قضاء مبرم ٹل نہیں سکتی)۔ یا پھیرنے سے یہ مراد ہے کہ دعا سے وہ آسان ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر صبر دیتا ہے۔ یا قضاء سے مراد وہ آفت ہے جس سے آدمی کو ڈر ہو نہ کہ قضاء ربانی)۔

وَادْعُوا اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا - اللہ سے دعا کرو ہمارے بعد والوں کہ ہم میں سے کرے (یعنی ہمارے بعد جو لوگ دنیا میں آئیں وہ ہمارے طریق پر مسلمان ہوں)۔

دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يُسْتَجَابُ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا - مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے گو وہ کافر ہو۔ (بعض نے کہا کافر سے مراد ناشکر ہے کیونکہ قرآن میں ہے وما دعاء الکفرین الا فی ضللٍ بعض نے کہا یہ آیت کے خلاف نہیں ہے آیت سے یہ مراد ہے کہ کافروں کا دوزخ میں چلانا دعا کرنا بے کار ہوگا اس کی کچھ شنوائی نہ ہوگی)۔

اَعُوْذُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ - مظلوم کی بددعا سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔

وَالدُّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ - پکارنا مدد کرنا انصار میں ہے۔

دُعَاةٌ اِلٰی اَبْوَابِ جَهَنَّمَ - دوزخ کے دروازوں کی طرف بلانے والے۔ (مراد وہ امراء اور سردار ہیں جو لوگوں کو گمراہی کی طرف کھینچیں گے جیسے خوارج، قرامطہ وغیرہ میں گزر چکے ہیں)۔

اُدْعِیْ خَابِزَةً - ایک روٹی پکانے والی اور بلا لے (ایک روایت میں اُدْعُوْنِیْ ایک میں اُدْعِیْ ہے۔ یعنی میرے لئے ایک روٹی بنانے والی بلا لویا بلا لے)۔

اِجَابَةُ الدَّاعِیْ - دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا۔

وَلَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصٰی - جس نے دعوت قبول نہیں کی وہ گنہگار ہوا۔ (امام بغوی نے شرح السنۃ میں کہا دعوت قبول کرنا واجب ہے جیسے دعوت میں جانا لیکن کھانا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ بعض نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے دوسری دعوتیں قبول کرنا مستحب ہے اور بعض بزرگوں نے دعوت قبول نہیں کی جب ان سے کہا گیا کہ سلف کے مسلمان تو دعوت قبول کرتے تھے۔ انھوں نے یہ جواب دیا کہ سلف کے مسلمان یعنی اگلے لوگ محبت اور برادری بڑھانے کے لئے دعوت کرتے تھے اور تم تو فخر اور مباہاتہ کے لئے دعوت کرتے ہو)۔

مترجم:- کہتا ہے جو مسلمان اسلامی اخوت کے راہ سے اللہ کی رضا مندی کے لئے دعوت کرے اس کی دعوت قبول کرنا واجب ہے خصوصاً جب وہ ایک غریب شخص ہو لیکن ان امراء اور متکبرین کی دعوت جو فخر اور تکبر کی راہ سے ایک دوسرے پر فوقانیت جتانے کو کی جائے یا دنیوی غرض اس میں مرکوز ہو تو ایسی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے بلکہ بعض حالات میں قبول نہ کرنا بہتر ہے کسی بزرگ نے فرمایا التکبر مع المتکبرین۔ عبادت ہمارے زمانہ میں دنیا دار امیر اور نواب تو ایک طرف رہے بعض نام کے فقیروں اور درویشوں کا بھی دماغ چل گیا ہے وہ اپنے آپ کو بڑے درجہ کا شخص تصور

۱۔ (حقیقی) کافروں کی دعا بے کار ہے۔ (م)

۲۔ تکبر اہل تکبر کے ساتھ ہے۔ (م)

چالیس برس کے بعد قبول ہوئی ہیں)۔

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ - اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند کوئی بات نہیں ہے کہ اس سے دعا کی جائے (کیونکہ اس میں بندگی کا اظہار ہے تمام فقہاء اور محدثین اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور یہی حق ہے لیکن درویشوں کا ایک فرقہ اس طرف گیا ہے کہ سکوت اور رضا بقضائے الہی زیادہ افضل ہے)۔

مترجم:- کہتا ہے یہ فرقہ صریح غلطی پر ہے۔ انبیاء اللہ سے زیادہ مقرب کوئی نہیں ہے اور وہ ہمیشہ دعا اور سوال کرتے رہے البتہ جو شخص ایسے مرتبہ پر پہنچ جائے کہ اس کو پروردگار اپنا ارادہ اور منشاء معلوم کر دیتا ہو تو اس کے حق میں سکوت اس وقت تک بہتر ہوگا جب تک پروردگار کا منشاء سکوت کا ہو پھر جب دعا کا منشاء ہو تو اس کے حق میں بھی دعا کرنا افضل ہوگا۔

كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكُؤُبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ - اخیر تک۔ آنحضرت ﷺ سختی اور مصیبت میں یہ دعا پڑھتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (ایک روایت میں یوں ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ حالانکہ یہ دعا نہیں ہے بلکہ ایک ذکر ہے مگر دوسری حدیث میں ہے کہ جو میرے ذکر میں مشغول رہ کر سوال نہ کر سکے اس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دوں گا۔ تو دعا کا فائدہ اس سے حاصل ہوا اسی لئے اس کو دعا فرمایا۔ بعض نے کہا اس ذکر کے بعد جو مطلب ہو وہ پروردگار سے مانگے)۔

الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ - دعا عبادت کا مغز ہے (اس کا جوہر ہے باقی ارکان عبادت کے سب درجہ میں کم ہیں تو جب عبادت غیر خدا کی شرک ٹھہری تو غیر خدا سے دعا کرنا بطریق اولیٰ شرک ہوگا)۔

مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِيبْ لَهُ - کون مجھ سے

کرتے ہیں اور دعوت بھی انہی دنیا کے کتوں کی کرتے ہیں جن سے ان کو دنیوی منفعت حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے ایسے لوگوں کی دعوت رد کرنا اور ان کو حقیر بنانا باعث اجر ہے۔ بات یہ ہے کہ جو عالم یا درویش اپنی روئی محنت سے پیدا کرتا ہے اور دنیا داروں کی پرواہ نہیں کرتا فی الحقیقت وہی عالم اور درویش واجب التعظیم ہے اور اس کی صحبت باعث بہبودی آخرت ہے اور جو عالم یا درویش اپنے علم یا درویشی کے پردے میں دنیا کا طالب اور دنیا داروں کے طرف مائل ہے اس سے دور رہنے میں آخرت کی بھلائی ہے۔ پروردگار ایسے ریاکار اور مکار عالموں اور درویشوں سے بچائے رکھے۔

أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ - میں ان سے یہ پوچھوں کہ کافروں کو لڑائی سے پہلے جو دعوت دی جاتی ہے یعنی اسلام کی دعوت۔

حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ - جمعہ میں کسی مطلب سے حاضر ہوا۔ اِذَا دَخَلْتُ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرُّهُ يَدْعُو لَكَ - جب تو کسی بیمار کے پاس جائے تو اس سے دعا کا طالب ہو (یعنی اس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے کیونکہ بیمار کی دعا قبول ہونے کی زیادہ توقع ہے)۔

مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِثْلَهُ - جب کوئی مسلمان دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یا تو اس کا سوال پورا کرے گا یا ویسی ہی درجہ کی آفت یا مصیبت جو اس پر آنے والی ہے اس کو روک دے گا۔ (بہر حال مسلمان کی دعا بے کار نہیں جاتی)۔

مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ - بشرطیکہ گناہ کی بات کی دعا نہ کرتا ہو یا نا طہ کا ٹٹنے کی۔

مَا لَمْ يَعْجَلْ يَا مَا لَمْ يَسْتَعْجَلْ - بشرطیکہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن اللہ تعالیٰ نے قبول ہی نہیں کی (اللہ تعالیٰ کے پاس ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے بندے کو اپنے مالک سے ناامید نہ ہونا چاہیے نہ مانگنے اور دعا کرنے سے اکتا جانا چاہئے بلکہ برابر مانگتے رہنا چاہیے اور امید قائم رکھنا چاہئے دیکھو بڑے بڑے پیغمبروں کی دعائیں چالیس

دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔

إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ - جب اس نام سے اس کو پکارو تو وہ قبول کرے (مطلب پورا کرے)۔

أَسْمَعُ الدُّعَاءَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ - سب سے جلد جو دعا سنی جاتی ہے وہ دعا ہے جو رات کے درمیان میں ہو (جب لوگ سوتے ہوں اور تنہائی اور حضور میں مزہ آرہا ہو آدھی رات سے لے کر طلوع فجر تک)۔

دَفَعَ أَصْبَعَهُ الْيَمْنَى وَ دَعَا بِهَا - اپنے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت اٹھائی اس سے دعا کی۔

الدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزَلْ - دعا ہر حال میں مفید ہے اس بلا کے لئے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری۔

كَيْفَ الدَّعْوَةُ إِلَى الدِّينِ قَالَ يَقُولُ أَدْعُوكَ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى دِينِهِ - (امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا) دین کی دعوت کیونکر دیں؟ انھوں نے کہا یوں کہہ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ - تیری پناہ ان گناہوں سے جو دعا کو رد کر دیتے ہیں (قبول نہیں ہونے دیتے)۔ (امام جعفر صادق نے فرمایا وہ گناہ یہ ہیں بد نیتی، بد خصلتی، دعا کی قبولیت پر یقین نہ رکھنا، مسلمان بھائیوں سے نفاق رکھنا (ظاہر میں دوست باطن میں بدخواہ) نماز میں دیر کرنا)۔

الدُّعَاءُ الَّذِي عَلَّمَهُ جِبْرِيلُ لِيَعْقُوبَ - حضرت جبریل علیہ السلام نے جو دعا حضرت یعقوب علیہ السلام کو سکھائی (اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے ان کے دونوں بیٹوں کو ملا دیا وہ یہ ہے یا من لا يعلم احد كيف هو الا هو يا من سد السماء بالهواء وكبس الارض على الماء واختار لنفسه احسن الاسماء انتنى بفلان بن فلان - فلاں بن فلاں کی جگہ جس کا حاضر کرنا مقصود ہو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے)۔

هُوَ مِنِّي عَلَى دَعْوَةِ الرَّجُلِ - اس میں اور مجھ میں

اتفاقا صلہ ہے جہاں تک آدمی کی آواز پہنچتی ہے۔

دَعْوَى - کسی پر اتنا حق بیان کرنا۔ اس کی جمع دَعَاوَى بہ فتح و کسرہ دال۔

الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ - گواہی (بار ثبوت) ہمیشہ مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر (جب وہ منکر ہو اور مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے قانون عدالت کی جس سے ہزاروں مسئلے نکلتے ہیں مثلاً اگر مدعی علیہ مدعی کے رویہ کا اقرار کرے لیکن کہے کہ میں اس کو ادا کر چکا ہوں تو اب وہ ادا کا مدعی ہو جائے گا اور بار ثبوت اس پر لوٹ جائے گا اور اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو مدعی سے قسم لی جائے گی۔

دَعَى - جو جھوٹا دعویٰ نسب کا کرے اس کی جمع اذعیاء ہے اور منہ بولے بیٹے یعنی متبنی کو بھی کہتے ہیں۔

باب الدال مع الغين

دَعُوْ - ہٹانا، دبانا، ملانا، گھونٹنا، گھس آنا۔

دَعُوْ - تابعدار ہونا، بدخلق ہونا، گھس جانا۔

لَا تُعَذِّبَنَّ أَوْلَادَ كُنَّ بِالْدَّعُوْ - اپنی اولاد کو ان کا حلق دبا کر تکلیف مت دو (عرب لوگوں کی عورتیں جب بچوں کو حلق کی بیماری ہوتی تو انگلی اندر ڈال کر ورم کو دباتیں اور کوءے کو اوپر اٹھا دیتیں آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور دواؤں سے علاج کرنے کا حکم دیا)۔

عَلَامَ تَدْعُرْنَ أَوْلَادَ كُنَّ بِهَذِهِ الْعُلُقِ - تم اپنی اولاد کے حلق کا علاج اس طرح دابو سے کیوں کرتی ہوں۔

عُدْرَه - حلق کی بیماری۔

لَا قُطْعَ فِي الدُّعُوْ - اچک لے جانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (کیونکہ وہ چوری نہیں ہے)۔

لَا قُطْعَ فِي الدِّعَاَرَةِ الْمُعْلَنَةِ - علانیہ اچک لے جانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (دوسری سزا جو امام مناسب سمجھے دی جائے گی)۔

دَاغِرْ - ذلیل اور خوار جیسے دَاخِرْ اور صَاغِرْ۔

دَغَمٌ - ڈھانپ لینا، توڑ ڈالنا، منہ کالا کرنا، ذلیل کرنا،
ایک چیز کو دوسری چیز میں گھسیڑ دینا۔ اسی سے ہے اِدْغَامٌ یعنی
ایک جنس کے دو حرفوں کو ملا دینا، مشدّد کر دینا۔
إِنَّهُ ضَغِي بِكَبْشٍ اِدْغَمَ - آنحضرت ﷺ نے ایک
مینڈھے کی قربانی کی جس کے ناک اور ٹھڈی کے تلے سیاہی تھی
(باقی سفید چیت کبرے مینڈھے کی)۔
دَغَمٌ - سفید اور صحیح دَغَمٌ ہے عین مہملہ سے۔

باب الدال مع الفاء

دَفَاءٌ يَأْذِفُوهُ يَأْذِفَاءً - گرم ہونا، گرمی لگنا۔
اِدْفَاءٌ اَوْ تَدْفِئَةٌ - گرم کرنا۔
أَبَى بِأَسِيرٍ يُرْعَدُ فَقَالَ لِقَوْمٍ اِذْهَبُوا بِهِ فَاذْفُوهُ
فَذَهَبُوا بِهِ فَقَتَلُوهُ فَوَدَّاهُ - آنحضرت ﷺ کے پاس ایک
قیدی کو لے کر آئے وہ (سردی سے) کانپ رہا تھا آپ نے
فرمایا لے جاؤ اس کو اَذْفُوهُ یعنی گرم کرو۔ انھوں نے کیا کیا کہ
اس کو لے جا کر قتل کر دیا (وہ اَذْفُوهُ کا معنی اُقْتُلُوهُ سمجھے۔ یمن
والوں کی زبان میں اِدْفَاءٌ قتل کو کہتے ہیں) آخر آپ نے اس
کی دیت ادا کی۔
لَنَا مِنْ دَفْنِهِمْ وَ مَرَامِهِمْ - ہم ان کے اونٹ اور
بکریاں لے لیں گے اونٹوں کو دَفَاءٌ اس لئے کہا کہ ان کے
بالوں سے لوگ گرم ہوتے ہیں سردی کا بچاؤ ہوتا ہے۔
ثُمَّ يَسْتَدْفِي بِي قَبْلَ أَنْ اَغْتَسِلَ - آنحضرت ﷺ
غسل کر کے میرے جسم سے گرمی لیتے ابھی میں نے غسل نہ کیا
ہوتا (اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنبی کا جسم نجس نہیں
ہے اسی طرح اس کا پسینہ)۔
الدَّفءُ - گرمی، جانور کی نسل۔
وَ كَانَ لَا تُدْفِنُهُ فِرَاءُ الْحِجَازِ - حجاز کی پوتینیں
آپ کو گرم نہیں کرتی تھیں۔
دَفْدَفَةٌ - جلدی چلنا۔

دَغْفَقَةٌ - خوب بہانا، زور سے برسنا۔
فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا مِنْهَا وَنَحْنُ اَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً
نُدْغِفُهَا دَغْفَقَةً - ہم چودہ سو آدمی تھے ہم سب نے اس میں
سے وضو کیا اور پانی خوب بہایا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں
دَغْفَقَ الْمَاءُ - اس نے خوب پانی لٹکھایا۔
فَلَانٌ فِي عَيْشٍ دَغْفَقٍ - وہ اچھے کشادہ عیش میں ہے
(یعنی فراغت کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے)۔

دَغْلٌ يَأْذَغُلٌ - کسی چیز میں بگاڑ کا مادہ آ جانا اصل میں
دَغْلٌ گنجان جھاڑی کو کہتے ہیں کیونکہ ایسے مقام میں اکثر
بد معاش چھپے رہتے ہیں۔ دَغْلٌ کے معنی کینہ، بیر اور مکرو فریب بھی
ہو گئے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے اِتَّخَذُوا دِينَ اللَّهِ
دَغْلًا - انھوں نے اللہ کے دین کو مکرو فریب کا ذریعہ بنا لیا
(ظاہر میں عمامہ اور دستار ریش دم حمار سے زیادہ دراز اور دل
میں مکرو فریب، دنیا کمانے کی غرض معاذ اللہ)۔ عرب لوگ
کہتے ہیں اَدْغَلْتُ فِي هَذَا الْأَمْرِ - میں نے اس کام کو بگاڑ دیا
(اس میں فساد کا مادہ گھسیڑا)۔

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالْمُدْغِلِ - مسلمان فسادی نہیں ہوتا۔
(بنے ہوئے کام کو بگاڑنے والا) (اس حدیث سے ہمارے
زمانہ کے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور کسی مسلمان کے کام کو
بگاڑنے اور اس میں خرابی ڈالنے سے بچے رہنا چاہیے ورنہ ان کا
ایمان رخصت ہو جائے گا)۔

فائدہ:- میں نے سنا ہے کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ مسجد
بنانا چاہتا تھا لیکن دوسرے فریق نے محض تعصب اور نفسانیت
سے حکام وقت کو جو دوسرا دین رکھتے تھے اغوا کر کے مسجد کا بنانا
موقوف کر دیا اور مسجد کا پھاٹک کھد رہا تھا اور یہ فریق بڑی خوشی
سے اس کو دیکھ رہا تھا واہ ری مسلمانی۔

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر درپے امروز بود فردائے بل
لعنت خدا کی ایسے نام کے مسلمانوں پر۔

وَإِنْ دَفَعْتَ بِهِمُ الْهَمَالِجُ - اگرچہ ترکی گھوڑے ان کو لے کر بھاگیں۔

دَفَعَهُ - ایک قسم کی دوڑ۔

دَفِيف - نرم چال۔

دَفْرٌ - سینہ پر مار کر دھکیلنا یا بدبودار ہونا۔

دَفْرٌ - کیڑے پڑنا، ذلیل ہونا، بدبودار ہونا۔

أَلْقَى إِلَى ابْنَةِ أَخِي يَا دَفَارٍ - اری بدبودار میری بھتیجی مجھ کو دے۔ دَفَارٍ جیسے قَطَامٍ - خراب بدبودار عورت، لونڈی، پھوکری کو اس سے خطاب کرتے ہیں اور دنیا کو بھی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل اور خوار ہے۔ دنیا کو اُمُّ دَفْرٍ بھی کہتے ہیں۔

سَأَنَ كَعْبًا عَنْ وُلاَةِ الْأَمْرِ فَأَخْبَرَهُ قَالَ وَادْفَرَاهُ وَادْفَرَاهُ - (حضرت عمرؓ نے) کعبؓ سے پوچھا آخرت میں حاکموں کا کیا حال ہوگا؟ انھوں نے بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے کہا ہائے بدبوئے یا ہائے ذلت اور خواری (عرب لوگ کہتے ہیں دَفْرَةٌ فِي قَفَاهُ - اس کی گردن ناپی یعنی زور سے گردن پکڑ کر دھکیلا)۔

إِنَّمَا الْحَاجُّ الْأَشْعَثُ الْأَدْفَرُ - حاجی وہی ہے جس کا سر پریشان بدن میں سے بو آ رہی ہو (میلا کچھلا)۔

يُدْفَرُونَ فِي أَقْفَيْتِهِمْ دَفْرًا - دوزخیوں کو گردن پکڑ کر دوزخ میں دھکیل دیں گے۔

أَلْقَى عَنْكَ الْخِمَارَ يَا دَفَارٍ اتَّشَبَهْتِ بِالْحَوَائِرِ - اے بدبودار اوڑھنی سر پر سے اتار تو آزاد بیبیوں کی طرح بنتی ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی سے فرمایا)۔

دَفْرٌ اور دَفْرَةٌ - بدبودار۔

دَفْعٌ یا مَدْفَعٌ - زور سے ہٹانا۔ (بعض نے دَفْعٌ اور دَفْعٌ میں فرق کیا ہے کہ دَفْعٌ ایک امر کے آنے سے پہلے اس کے دور کرنے کو کہتے ہیں اور دَفْعٌ آنے کے بعد دور کرنے کو۔ مگر یہ فرق صحیح نہیں ہے دونوں صورتوں میں دَفْعٌ کا اطلاق ہوتا ہے دینا، ادا کرنا، بچانا، جواب دینا، رد کرنا۔

دَفْعٌ مِنْ عَرَافَاتٍ - عرفات سے چلے (گویا اپنے آپ

کو عرفات سے ہٹایا یا اونٹنی کو وہاں سے چلایا)۔

إِنَّهُ دَافِعٌ بِالنَّاسِ يَوْمَ مُوتَةٍ - خالد بن ولیدؓ نے موتہ کی جنگ جس دن ہوئی اس دن لوگوں کو بچایا۔ (ورنہ کافروں کا غلبہ ہو چکا تھا۔ مسلمانوں کے تین سردار زید بن حارثہ، جعفر طیار اور عبد اللہ بن رواحہ شہید ہو گئے تھے) ایک روایت میں رَافِعٌ بِالنَّاسِ ہے یعنی لوگوں کو ہلاکت کے مقام سے ہٹایا۔

إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا - عباسؓ اور علیؓ اگر تم چاہتے ہو تو میں آنحضرت ﷺ کو متروکہ جائیداد تم دونوں کے حوالے کئے دیتا ہوں (یعنی انتظام کرنے کے لئے اور انہی مصارف میں صرف کرنے کے لئے جن میں آنحضرت ﷺ ان کو صرف کرتے تھے نہ بطور تملیک کے، کیونکہ پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا بموجب صحیح حدیث کے)۔

أَوْ وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ إِلَى غَيْرِهِ - یا کسی چیز کو وقف کیا مگر اپنے قبضہ میں رکھا دوسرے کسی کے حوالہ نہیں کیا (تو یہ جائز ہے۔ کرمانی نے کہا اس سے ان حنفیوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں وقف اس وقت تک صحیح نہ ہوگا جب تک اس کا ولی کسی کو مقرر کر کے جائیداد اس کو تفویض نہ کر دے)۔

يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ - پہلا قطرہ خون کا گرتے ہی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (یعنی غازی کے)۔

فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ - ایک عورت اس طرح آئی جیسے کوئی اس کو دھکیل رہا ہے (یعنی جلدی جلدی دوڑتی ہوئی)۔

خَيْرُكُمْ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْتُمْ - تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنے کنبے والوں کی حمایت کرے (دشمنوں کے مقابلہ میں ان کو بچائے) مگر جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے (یعنی ناحق بات میں اور ظلم میں ان کی مدد نہ کرے یا حمایت اسی طرح کرے جس طرح جائز ہے یہ نہیں کہ فریق ثانی کو اس کے قصور سے زیادہ سزا دے)۔

مَدْفُوعٌ بِالْأَبْوَابِ - دروازوں پر سے دھکیلا ہوا۔ (کوئی اس کی قدر و منزلت نہیں کرتا اس کو حقیر جان کر جہاں جاتا ہے وہاں سے لوگ اس کو نکال دیتے ہیں)۔

میں شریف اونٹیاں ہیں جو اپنے سواروں کو بے تکان نرمی کے ساتھ لئے پھرتی ہیں۔

طَفِقَ الْقَوْمُ يَدْفُونَ حَوْلَهُ - لوگوں نے آہستہ آہستہ آپ کے گرد جمع ہونا شروع کیا۔

كُلُّ مَا دَفَّ وَلَا تَأْكُلُ مَاصِفٌ - وہ پرندہ کھا جو اڑنے میں اپنا پنکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر فاختہ وغیرہ) اور وہ پرندہ مت کھا جو اڑنے میں صرف پنکھ پھیلاتا ہے اس کو ہلاتا نہیں (جیسے چیل گدھ باز وغیرہ)۔

لَعَلَّهُ يَكُونُ أَوْفَرَ دَفَّ رَحْلِهِ ذَهَبًا وَوَرِقًا - شاید سونے اور چاندی سے اس کے کاٹھی کے کونے کو زیادہ بھاری کرنے والا ہوگا۔

دَفَّ الرَّحْلُ - کاٹھی (اونٹ کے زین) کا کونہ۔

فَصُلُّ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالْدَّفَّ - حلال اور حرام میں فرق آواز اور دف کا ہے (یعنی نکاح علانیہ کیا جاتا ہے اس میں لوگ جمع ہوتے ہیں آوازیں بلند ہوتی ہیں، باجہ بجاتا ہے کبھی گانا بھی ہوتا ہے اور حرام چپکے چپکے پوشیدہ کیا جاتا ہے)۔

دُفَّ - بضمہ اور فتح، دال مشہور باجہ ہے (اور دوسرے باجوں کو بھی بعض علماء نے دف پر قیاس کیا ہے جو تشہیر نکاح کے لئے بجائے جائیں اور نکاح اور خوشی کے رسموں میں ان کا بجانا جائز رکھا ہے اور ایک جماعت علماء نے سوائے دف کے دوسرے باجوں کا بجانا ناجائز رکھا ہے)۔

إِنَّهُ دَافَّ أَبَا جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ - عبد اللہ بن مسعود نے بدر کے دن ابو جہل کا کام تمام کیا۔ (عفراء کے بیٹوں نے تلواروں سے مار کر اس کو گرا دیا تھا کچھ جان باقی تھی عبد اللہ بن مسعود نے جا کر اس کا سر ہی کاٹ لیا۔ خس کم جہاں پاک)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں دَافَفْتُ عَلَى الْأَسِيرِ یا دَافِفْتُهُ یا دَفَفْتُهُ - یعنی میں نے قیدی کا کام تمام کیا اس کو مار ڈالا)۔

مَنْ كَانَ مَعَهُ أَسِيرٌ فَلْيَدَافِقْهُ - جس کے پاس کوئی قیدی ہو وہ اس کو مار ڈالے (یہ خالد بن ولید نے بنی جذیمہ کے قیدیوں کے لئے حکم دیا تھا)۔

فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ - آنحضرت ﷺ اور حضرت عائشہؓ دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یہ اس دعوت کا ذکر ہے جس میں ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا اگر عائشہؓ کو بھی دعوت دیتا ہے تو میں آتا ہوں ورنہ نہیں اس نے منظور کیا)۔

إِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ بِمَنْ يُصَلِّي مِنْ شَيْعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُصَلِّي - اخیر تک - یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ میں سے جو نمازی ہیں ان کی وجہ سے بے نمازیوں کی بلا دفع کرتا ہے اسی طرح زکوٰۃ دینے والوں کی وجہ سے نہ دینے والوں کی اور حاجیوں کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں کی اور اگر سب چھوڑ دیں (کوئی نماز نہ پڑھے کوئی زکوٰۃ نہ دے کوئی حج نہ کرے تو سب تباہ ہو جائیں سب پر عذاب اترے)۔

السِّلَاحُ مَدْفُوعٌ عَنْهُ - ہتھیاروں سے اس کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

مِدْفَعٌ - توپ اس کی جمع مَدَافِعُ ہے۔

دَفَّ يَدْفِيفٌ - آہستہ چلنا جیسے دَبٌّ ہے۔

إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهَا مِنْ أَجْلِ الدَّافَةِ الَّتِي دَفَّتْ - میں نے جو تم کو قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے منع کیا تھا وہ اس لئے کہ کچھ لوگ باہر والے (شہر میں) آگئے تھے میں نے یہ چاہا کہ ان غریبوں کو کھانے کے لئے گوشت ملے۔ اصل میں دَافَةُ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو آہستہ آہستہ چل رہے ہیں یہاں دیہاتی لوگ مراد ہیں۔

قَدْ دَفَّتْ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ دَافَةٌ - (حضرت عمرؓ نے مالک بن اوس سے کہا) تمہاری قوم کے کچھ لوگ ہلو ہلو (آہستہ آہستہ) ہمارے پاس آگئے۔

فَإِذَا دَفَّتْ دَافَةٌ مِنَ الْأَعْرَابِ وَجْهَهَا فِيهِمْ - جب باہر والے کچھ لوگ آجاتے تو وہ خیرات کا مال ان میں خرچ کرتے۔

لَا خَيْرَ لَهُ أَنْ دَافَةُ دَفَّتْ - میں ان کو خبر کر دیتا کہ کچھ لوگ آہستہ آہستہ آن پہنچے۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَجَائِبُ تَدْفُ بِرُكْبَانِهَا - بہشت

فَاعْطِیْ مُوسٰی فَاَسْتَدْفَتْ بِهَا - (خبیبؑ نے جن کو مکہ کے کافروں نے قید کیا تھا اپنے قتل ہوتے وقت یہ کہا مجھ کو ایک استرہ دو میں پاکی کر لوں) آخر ان کو استرہ دیا گیا انھوں نے اس سے پاکی کی (زیر ناف کے بال موٹے) - یہ دَفْتُ سے نکلا ہے بمعنی جڑ سے اکھیڑنا۔

تُغْنِیَانِ وَ تَدْفِفَانِ - وہ دونوں چھوکر یاں گا رہی تھیں اور دف بجارہی تھیں (ایک روایت میں وَ تَضْرِبَانِ زیادہ ہے یعنی ناچ رہی تھیں) (یہ چھوکر یاں کچھ فاحشہ نہ تھیں بلکہ گھریلو باعصمت لڑکیاں تھیں جو عید کے دن خوشی سے گا اور بجارہی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو جائز رکھا اور منع نہیں فرمایا بلکہ ایک روایت میں ہے کہ ابو بکرؓ نے ان کو جھڑکا تو آپ نے فرمایا جانے دے ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ دَفْتُ بضمہ دال ایک گول باجہ چھلنی کی وضع کا ایک طرف سے منڈھا ہوا۔ میں کہتا ہوں اس وقت عرب میں یہی باجہ مروج تھا اور اگر طبلہ رائج ہوتا تو قیاس یہی کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایسی خوشی کے مواقع پر اس سے بھی منع نہ فرماتے۔ بہر حال دف کے سوا دوسرے باجوں (مزامیر) کی حلت اور حرمت میں علمائے حدیث کا اختلاف ہے اور ہر ایک کے دلائل مستقل کتابوں اور رسالوں میں بیان ہوئے ہیں تو اس میں تشدد اور سختی کرنا اور خواہ مخواہ نکاح یا خوشی کے رسوم میں باجےؑ بجوانے والوں کو فاسق کہنا علم اور شرارت اور تعصب ہے اللہ تعالیٰ ایسے تعصبات اور تشددات سے بچائے رکھے جو مسئلہ بین العلماء اختلافی ہو اس میں کسی فریق کو دوسرے فریق پر زبان طعن دراز کرنا بالکل نالائق اور جہالت ہے۔

سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ فِي الْجَنَّةِ - میں نے تمہاری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (یعنی خواب میں دیکھا تم بہشت میں چل رہے ہو یہ آپؐ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔

مَوْتُ طَاعُونٍ دَفِيفٍ - طاعون کی موت نرم ہے۔

مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدُّفْتَيْنِ - کچھ نہ چھوڑا مگر جو دونوں دفتیوں کے بیچ میں لکھا گیا تھا (باقی سب متفرق پرچوں کو جلو اڑالا)۔

اِنْ كَانَ الطَّيْرُ دَفِيفُهُ اَكْثَرَ مِنْ صَفِيفِهِ اَكْلَ - اگر پرندے کا پنکھ ہلانا اس کے پھیلانے سے زیادہ ہو تو وہ کھایا جائے گا (یعنی حلال ہے)۔

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَتَنَ نَفْسَهُ بِقُدُوْمٍ عَلٰی دَفٍ - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ آپؐ ایک بسولے سے کر لیا اس کو ایک تختہ پر مار کر۔

دَفَقُ يَادُفُوْقٍ - ایک بارگی نکلنا، کود کر نکلنا، زور سے پھوٹنا، قے کرنا، مار ڈالنا۔

دُفَاقُ الْعَزَائِلِ - مشک کے سوراخوں میں سے زور سے بہنے والا منہ۔ عَزَائِلَ (اصل میں عَزَالِي تھ) مشک کے دھانے۔

مَاءٌ دَافِقٌ - کود کر نکلنے والا پانی یعنی منی۔
اَبْغَضُ كَنَائِنِيْ اِلَى التِّيْ تَمْشِيْ الدَّفَقَى - بہت ناپسند میری بہوؤں میں وہ بہو ہے جو دوڑ کر کود کر چلتی ہو۔
دَفَقْتُ فِيْ مَحَافِلِهَا - محفلوں میں کود کر آئی۔
اَصْبَحَ النَّيْلُ يَتَدَفَّقُ - دریائے نیل بھر پور ہو کر زور سے بہ رہا ہے۔

لَا يَجِبُ الْغُسْلُ اِلَّا مِنَ الدَّفَقِ - غسل جب ہی لازم ہے جب کود کر پانی نکلے۔ (یعنی منی خارج ہو)۔

دَفْنٌ - ڈھانپنا، گاڑنا، چھپانا۔
قُمْ عَنِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تُظْهِرُ الدَّاءَ الدَّفِيفَ - دھوپ میں سے اٹھ وہ اندرونی چھپی ہوئی بیماری کو اوپر لاتی ہے۔ (قاموس میں ہے دَاءٌ دَفْنٌ وہ بیماری جو پوشیدہ ہونے کے بعد پھر ظاہر ہو اور اس سے سخت خرابی پیدا ہو۔ بعض نے کہا صحیح دَاءٌ دَفْنٌ يَادَفِيفٌ ہے۔)

وَاجْتَهَرَ دَفْنُ الرِّوَاءِ - بیٹھے اور سیراب کرنے والے

اس کو گاڑ دیتا ہے (بیان نہیں کرتا) بری بات دیکھے تو فاش کر دیتا ہے (یہ دشمن کی صفت آپ نے بیان فرمائی)۔

ادْفَنُوا كَلَامَهُ تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ۔ اس کی بات اپنے پاؤں کے تلے گاڑ دو (کسی سے بیان نہ کرو)۔

دَفُو۔ زخمی پر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دینا۔

ادْفَاء۔ سینگ لے ہونا، کام تمام کرنا۔

أَبْصَرَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ شَجَرَةً دَفُوءًا تُسَمَّى ذَاتَ أَنْوَاطٍ۔ آنحضرت ﷺ نے کسی سفر میں ایک بڑا گنجان سایہ دار درخت دیکھا جس کو لوگ ذات انواط کہتے تھے۔

إِنَّهُ عَرِيضُ النَّحْرِ فِيهِ دَفَا۔ دجال چوڑے سینے والا کسی قدر جھکا ہوا ہوگا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ أَدْفَى جھکا ہوا مرد۔ بعض نے اَدْفَاءُ مہموز کہا ہے مَوْنُثُ دَفَاءُ ہے۔)

باب الدال مع القاف

دَقَّرَ۔ کھانے سے بھر جانا، تروتازہ ہونا، قے کرنا، رنجیدہ کرنا، غصہ دلانا۔

قَالَ لِأَسْلَمَ مَوْلَاهُ أَخَذْتُكَ دِقْرَارَةً أَهْلِكَ۔ حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم سے کہا تیرے خاندان والوں کی بدخصلت تجھ میں آگئی۔

رَأَيْتُ عَلَى عَمَّارٍ دِقْرَارَةً وَقَالَ إِنِّي مَمْنُونٌ۔ میں نے عمارؓ کو جانگیا پہنے دیکھا وہ کہنے لگے مجھ کو مشانہ کی بیماری ہے۔ دِقْرَارَةُ کی جمع دِقَارِيرٌ ہے۔

دَقْرُورٌ۔ پانچامہ۔

إِنَّهُ جَزَعَ الصُّفَيْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِي دَقْرَانٍ۔ (آنحضرت ﷺ جب جنگ بدر میں جارہے تھے) تو آپ نے صفراء وادی کو طے کیا پھر دقران میں اتر پڑے (صفراء وادی اور دقران دونوں مقام کے نام ہیں مدینہ اور مکہ کے درمیان)۔

دَقُورَةٌ۔ شر پھیلانا، فساد انگیزی۔

دَقَعَ۔ مطلب براری کے لے عاجزی اور گڑگڑاہٹ۔ ذلت اور محتاجی سے خاک آلودہ ہونا۔ بری گزران پر راضی

پانیوں کو جو چھپے ہوئے تھے انھوں نے کھول دیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

كَانَ لَا يَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الْإِدْفَانِ وَ يَرُدُّهُ مِنَ الْإِبْقَاءِ الْبَاقِ۔ شرح قاضی اس غلام کی واپسی کا حکم نہیں دیتے تھے جو اپنے مالک سے ایک دو روز کے لئے شہر ہی میں کہیں جا کر چھپ جائے (کیونکہ یہ ایسا عیب نہیں ہے جس سے مشتری کو واپسی کا اختیار ملے البتہ اگر قطعی شہر سے بھاگ جانے کی اس میں عادت ہو تو واپس کر دیتے)۔

حَتَّى يُدْفَنَ كَانَ لَهُ قَيْرَاطَانِ۔ جو شخص جنازے کی نماز پڑھے پھر دفن یعنی مٹی ڈالنے تک اس کے ساتھ رہے تو اس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے (اگلے قیراط کے سوا یا اس سمیت)۔

كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ یہ ہے کہ اسی کو زمین کی کنکریوں یا ریتی میں چھپا دے (تاکہ دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔ یہ اس وقت کا حکم ہے جب مسجدوں کے صحن کچے اور اس میں ریتی اور کنکر بچھے رہتے تھے لیکن ہمارے زمانہ میں جب کہ مسجدوں کے صحن کچے یا پتھر کے ہوتے ہیں وہاں تھوکنا درست نہیں اگر تھوک غلبہ کر لے اور باہر نہ جاسکے تو اپنی جوتی کے تلے یا کپڑے میں تھوک لے)۔

فَادْفَنُونِي۔ مجھ کو گاڑ دینا۔

لَوْلَا أَنْ لَا تَدْفَنُوا۔ اگر مجھے یہ ڈرنہ ہوتا کہ تم مردوں کا گاڑنا چھوڑ دو گے یا دہشت میں آکر ان کا گاڑنا بھول جاؤ گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا۔

تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّائِبَ۔ قریب ہے کہ سوار کو گاڑ دے (یعنی نظر سے چھپا دے) (ایسی تیز چال ہے)۔

لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دَفَنْتُ إِلَّا حَيْثُ مِتَّ۔ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو جہاں تو مرا تھا وہیں دفن کیا جاتا۔

دَفَنْتُ الْحَدِيثَ۔ میں نے اس بات کو چھپا دیا (کسی سے ظاہر نہیں کی)۔

مِدْفَانٌ۔ پرانی مشک۔

إِنْ رَأَى حَسَنَةً دَفَنَهَا۔ اگر کوئی اچھی بات دیکھے تو

ہونا افلاس کو بری طرح اٹھانا۔

اِنْ كُنَّ اِذَا جُعْتُنْ دَقْعَتْنِ - تم عورتوں کی خصلت ہے جب بھوکی ہوتی ہو (پیٹ کی مار پڑتی ہے) تو عاجزی کرتی ہو۔

دَقْعَاءُ - مٹی۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُّدَقِّعٍ - سوال اسی شخص کو درست ہے جس کو افلاس نے مٹی سے لگا دیا ہو (بالکل محتاج ہو بچھونا تک اس کے پاس نہ ہو)۔

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ اِلَّا فِيْ ذَيْنِ مُّوْجِعٍ اَوْ فَقْرٍ مُّدَقِّعٍ - خیرات لینا اسی وقت درست ہے جب تکلیف دینے والی قرض داری ہو یا سخت مفلسی ہو۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فَقْرٍ مُّدَقِّعٍ - تیری پناہ خاک میں ملا دینی والی محتاجی سے۔

دَوْقَعَةٌ - مفلسی، ذلت اور خواری۔

دُقَاعٌ - مٹی۔

دَيْقُوْعٌ - سخت بھوک۔

دَقٌّ - ماکر توڑ ڈالنا، کوٹنا، ٹھوکننا۔

اِسْتَدَقِ الدُّنْيَا وَاجْتَهِدْ رَايَكَ - دنیا کو حقیر سمجھ اور اپنی رائے سے سوچ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّةً وَجُلَّةً - یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے چھوٹے اور بڑے، قلیل اور کثیر۔

لَا دَقَّ وَلَا زُلْزَلَةٌ - ماپ میں نہ دبانا ہے نہ ہلانا ہے (دبانے کے یہ مطلب ہے کہ غلہ زیادہ سمائے اور بلانے سے یہ کہ کم سمائے)۔

سَلْنِيْ حَتّٰى الدَّقَّةِ - مجھ سے ہر چیز کا سوال کر یہاں تک کہ پے ہوئے نمک کا بھی (وہ بھی مجھ ہی سے مانگ)۔ (بعض نے کہا دَقُّ وہ نرم خاک جس کو ہوا اڑا کر لے جاتی ہے)۔

يُصَلِّيْ صَلَوةً دَقِيْقَةً - بلکی نماز پڑھتے تھے (نہ بہت لمبی چوڑی)۔

تَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا اَدَقَّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ نَعْدُهُمَا مِنَ الْمُؤَبَّقَاتِ - تم بعض ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری

آنکھوں میں ہلکے ہیں (تم سمجھتے ہو کہ یہ کوئی بڑے گناہ نہیں ہیں) اور ہم ان کو ہلاک کرنے والے گناہوں میں شمار کرتے ہیں۔

فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ - اپنی تلوار کی دھار پر ایک پتھر مار دے (اس کی دھار توڑ دے یا مراد یہ ہے کہ لڑائی نہ کر)۔ (اس حدیث سے ابوبکرؓ نے دلیل لی کہ جب مسلمانوں کے آپس میں فتنہ ہو تو کسی فریق کی طرف ہو کر نہ لڑے اگر کوئی اس کو مارنے آئے تو مر جائے لیکن اس پر حملہ نہ کرے۔ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ خود لڑائی کی ابتدا نہ کرے لیکن اگر اس کو کوئی مارنے آئے تو اس کو دفع کر سکتا ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ جو فریق حق پر ہو اس کی مدد کرے اور باغیوں سے لڑے قرآن شریف کی آیت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث اس حالت پر محمول ہے جب یہ معلوم نہ ہو کہ حق کس کی طرف ہے)۔

لَا بَأْسَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ بِالْذَّقِيْقِ - آنا مل کر ہاتھ یا جسم دھونے میں کوئی قباحت نہیں (جیسے بیسن وغیرہ مل کر نہاتے ہیں)۔

اِنَّمَا يَدَاقُ اللّٰهُ الْعِبَادَ فِي الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدْرِ مَا اَتَاهُمْ مِنَ الْعُقُولِ فِي الدُّنْيَا - اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بڑی باریکی سے حساب لے گا ہر ایک شخص کا اس کے موافق جتنی عقل اس کو دی تھی۔

كَفَرُ مَنْ تَبَوَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَّ اِنْ دَقَّ - جو شخص اپنے خاندان سے الگ ہو گیا (شیخ یا مغل یا پٹھان ہو کر سید بن گیا) گو تھوڑا ہی الگ ہو وہ کافر ہو گیا (یعنی ناشکرا)۔

لَا تُبَاشِرُ دَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ بِنَفْسِكَ - حقیر کام اپنے ہاتھ سے مت کر (بلکہ خادموں اور نوکروں چاکروں پر چھوڑ دے) اگر ہر ایک کام خود کرے گا تو اول تو ہونہ سکے گا دوسرا نوکر چاکر دشمن ہو جائیں گے کہ میاں ہم پر اعتبار ہی نہیں کرتے)۔

اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوْلٰى عَلٰى مَا دَقَّ وَجَلَّ - اللہ تعالیٰ ہر ایک چھوٹی اور بڑی چیز پر غالب (قادر ہے) اس کا مقابل کوئی

وہ پانی میں گمیں صرف دودھ کی قیمت اس کے پاس رہ گئی)۔
 مترجم:- کہتا ہے کہ ایک صاحب گنگا کے کنارے نہانے
 لگے انھوں نے اپنے کپڑے اتار کر باہر چھوڑے اور خود پانی
 میں گئے ایک بندر آیا ان کی ہمیانی جس میں سو روپے تھے اٹھا
 کر ایک اونچے درخت پر جوں دریا تھا چڑھ گیا اور وہاں جا کر
 ہمیانی کو منہ سے کتر ڈالا اس میں سے ایک ایک روپیہ ان
 صاحب کو دکھاتا پھر دریا میں پھینک دیتا یہاں تک کہ سو کے سو
 روپے سب پھینک دیئے اس کے بعد خالی ہمیانی ان کی طرف
 پھینک دی اور خود چلتا ہوا یہ جاوہ جا۔

باب الدال مع الکاف

ذَكَذَكَةٌ - مٹی سے بھر دینا، سوراخ بند کرنا۔
 سَهْلٌ وَ ذَكَذَكَةٌ - ملائم ہے اور برابر ریتی پچھی ہوئی
 ہے (یعنی اونچی نیچی دشوار گزار نہیں ہے)۔
 إِلَيْكَ أَجُوبُ الْقُورَ بَعْدَ الذَّكَادِكِ - میں آپ
 ہی کی طرف ہموار زمینوں کے بعد پہاڑوں کو طے کرتا ہوں۔
 ذَكَذَكَةٌ اور ذَكَذَكَةٌ وہی بمعنی ذَكَذَكَةٌ۔
 ذَكَ - کوٹنا، گرانا، مارنا، توڑنا، برابر کرنا۔
 ثُمَّ تَذَاكَكْتُمْ عَلَى تَذَاكَكَ الْإِبِلِ الْهَيْمِ عَلَى
 حِيَاضِهَا - پھر تم نے مجھ پر ایسا ہجوم کیا جیسے پیاسے اونٹ اپنے
 حوضوں پر (پانی پینے کے لئے) کرتے ہیں۔
 أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَتَذَاكَكَ النَّاسُ عَلَيْهِ - حضرت
 ابو ہریرہؓ نے کہا میں حضرت محمد مصطفیٰؐ کی شفاعت کا حال
 سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں یہ سنتے ہی سب لوگ ان پر جمع
 ہو گئے (ایک پر ایک گرنے لگے شفاعت کا بیان سننے کے لئے)۔
 إِنَّا وَجَدْنَا بِالْعِرَاقِ خَيْلًا عَرَاضًا ذُكَّاءَ - ہم نے
 عراق میں ایسے گھوڑے دیکھے جن کی پٹھیں چوڑی اور چھوٹی
 (جیسے ترکی گھوڑے ہوتے ہیں)۔

نہیں اسی لئے استوی علی العرش میں غلبہ کے معنی صحیح
 نہیں کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے اپنے عرش پر غالب تھا)۔

حُمَّى الدَّقِ - ایک قسم کا خفیف بخار جو اندرونی اعضاء
 پر کوئی آفت آنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اخیر میں آدمی کو گھلا گھلا
 کر مار ڈالتا ہے۔

تَذَقُّهُمْ الْفِتْنَةُ كَمَا تَذُقُّ النَّارُ الْحَطَبَ - فتنہ ان کو
 اس طرح پیس ڈالے گا جیسے آگ سوکھی لکڑی کو۔

مُذَقِّقٌ - کوٹنے اور دبانے کا آلہ جیسے ہاون دستہ - قیاس
 کے رو سے مُذَقِّقٌ ہونا چاہئے)۔

ذَقْلٌ - روکنا، محروم کرنا، ناک یا منہ یا گدی یا جبروں پر
 مارنا۔

ذُقُولٌ - غائب ہو جانا، داخل ہونا، جیسے ذُخُولٌ ہے۔
 هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ وَ نَشْرًا كَنَشْرِ الذَّقْلِ - کیا قرآن
 شریف کو جلدی جلدی شعروں کی طرح پڑھنے لگے اور خراب
 کھجور کی طرح اس کو پھیلانے لگے (خراب کھجور خشکی اور سختی کی
 وجہ سے جدا جدا رہتی ہے چپتی نہیں)۔

مَا نَجِدُ مِنَ الذَّقْلِ مَا يَمْلَأُهُ - ہم کو خراب کھجور بھی
 پیٹ بھر کر نہیں ملتی۔

فَصَعِدَ الْقِرْدُ الذَّقْلَ - بندر پردے کی لکڑی پر چڑھ گیا
 (یعنی اس لکڑی پر جو کشتی میں لمبی لگاتے ہیں اس سے پردہ
 اٹکاتے ہیں عربی میں اس کو شِوَاع اور صَارِي کہتے ہیں۔ اس کا
 قصہ حیوۃ الحیوان میں مذکور ہے کہ امام بیہقی نے مرفوعہ روایت کیا
 کہ دودھ میں پانی مت ملایا کرو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جو
 دودھ میں پانی ملا کر اس کو بیچا کرتا تھا اس نے ایک بندر خریدا اور
 اس کو لے کر کشتی میں سوار ہوا جب منجدار میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ
 نے بندر کے دل میں ڈالا اس نے کیا کیا اشرافیوں کی تھیلی اٹھالی
 اس کو لے کر کشتی کی لمبی لکڑی پر چڑھ گیا اور تھیلی میں سے ایک
 ایک اشرافی دریا میں اور ایک ایک کشتی میں ڈالنے لگا۔ غرض
 دودھ والے کی آدھی اشرافیاں جاتی رہیں جو پانی کی قیمت تھیں

وَعَلَى جَعْفَرٍ جُبَّةٌ خَزَّ ذُكْنَاءُ - جعفر ایک ریشمی چغہ
میلا پہنے ہوئے تھے -
ثُوبٌ أَدُكُنْ - میلا کپڑا -

باب الدال مع اللام

ذَلْتُ يَدْلِيْتُ - نزدیک نزدیک قدم رکھنا -
تَدَلْتُ اور اِنْدِلَاتْ - بن سوچے سمجھے بڑھ جانا -
اِنَّ الْاِتْدِلَاتِ وَالْتَّخَطُرُفَ - بن سوچے سمجھے بگٹ
چلے جانا اور بڑے بڑے قدم رکھنا -
ذَلَجْ - شروع رات میں چلنا جیسے اِذْ لَاج اور ذُلْجَة یا
ذُلْجَة - (عرب لوگ کہتے ہیں اَذْلَجْ جب شروع رات میں
چلے اور اِذْلَجْ جب اخیر رات میں چلے - بعض نے کہا اِذْ لَاج
رات میں چلنے کو کہتے ہیں شروع میں ہو یا آخر میں اور اس
حدیث عَلَیْکُمْ بِالذُّلْجَةِ میں یہی مراد ہے کیونکہ اس کے بعد
یہ فرمایا کہ زمین رات کو طے کی جاتی ہے اور ایک شاعر نے یوں
کہا ہے کہ - ع

اِصْبُرْ عَلَى السَّيْرِ وَالْاِذْلَاجِ فِي السَّحْرِ
وَفِي الرُّوَّاحِ عَلَى الْحَاجَاتِ وَالْبُكُورِ
تو سحر کے وقت چلنے کو بھی اِذْلَاج کہا -

فَاذْلُجُوا - پھر وہ رات کو چلے -

فَاذْلُجْنَا لَيْلَتَنَا - ہم رات بھر چلے -

عَرَسَ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ فَاذْلُجْ - رات کو لشکر کے
پیچھے اتر پڑے پھر اخیر رات میں چلے -

مَنْ خَافَ اَذْلَجْ - جو شخص دشمن کے حملہ سے اخیر رات
میں ڈرے گا وہ شروع ہی رات میں چل دے گا -

وَأَسْتَعِينُوا بِالْغُدُوَّةِ وَالرَّوْحَةِ وَ شَيْءٍ مِّنَ
الذُّلْجَةِ - کچھ سویرے صبح کو چل لو کچھ شام کو کچھ رات کو (مراد
پانچوں نمازیں ہیں - فجر کی نماز صبح کا چلنا ہے اور شام کا چلنا ظہر
اور عصر کی نماز ہے اور رات کا چلنا مغرب اور عشاء کی نماز ہے)
مطلب یہ ہے کہ جو مسافر سارے دن یا ساری رات چلا کرے
وہ تھک کر رہ جائے گا منزل مقصود کو نہ پہنچے گا برخلاف اس مسافر

نَاقَةُ ذُكْنَاءُ - ہموار پیٹھ والی اونٹنی (جس کا کوہان اٹھا ہوا
نہ ہو) -

فَدُكِّنْ - برابر کر دیئے جائیں گے -

دُكْنُہ - اونچا مکان اس کی جمع دُكْنُک ہے -

فَدُكِّنَا دُكْنَةً وَاحِدَةً - دونوں ایک بارگی توڑ کر برابر
کر دیئے جائیں گے -

دُكِّلْ - مٹی گوندھنا، روندنا -

دُكْلَةٌ - ایک رنگ مائل بہ سیاہی جیسے برچھوں کا رنگ
ہوتا ہے (حضرت علیؑ کی فضیلت میں کسی نے یہ شعر کہا ہے -

عَلِيُّ لَهٗ فَضْلَانِ فَضْلُ قَرَابَةٍ

وَفَضْلُ بِنَصْلِ السَّيْفِ وَالسُّمْرِ الدُّكْلِ

یعنی حضرت علیؑ میں دو فضیلتیں ہیں - ایک تو
آنحضرت ﷺ سے قرابت قریبہ رکھتے تھے دوسری تلوار کی

دھار اور سیاہی مائل برچھوں کی وجہ سے (یعنی فنون سپاہی گری
اور شجاعت اور بہادری میں بھی بے نظیر تھے - آپ کی ذات مجمع
کمالات تھی عالم ایسے بڑے سپاہی ایسے بڑے) -

دُكِّنْ - میلا، مائل بہ سیاہی ہونا، اوپر تلے کسی کا اسباب
جمانا -

اِنَّهَا اَوْ قَدَّتِ الْقِدْرَ حَتَّى ذَكِنَتْ ثِيَابُهَا - حضرت

خاتون جنت جناب شہزادی عالم و عالمیان فاطمہ الزہراءؑ نے
ہانڈیاں پکائیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے میلے اور کالے

ہو گئے (حضرت فاطمہؑ بوجہ خادم نہ ہونے کے گھر کے کل کام
کرتیں، چکی خود چیتیں، کھانا بھی خود ہی پکاتیں، آپ جب تک

زندہ رہیں دنیا میں کوئی عیش نہیں کیا، فراغت کا زمانہ آپ نے
نہیں پایا - آنحضرت ﷺ کے وفات کے چند مہینے بعد ہی دنیا

سے سدھاریں اور اپنے والد بزرگوار سے مل گئیں) -

فَبَقِيَ حَتَّى ذَكِنَ - وہ کرتہ ام خالد کے پاس رہا یہاں
تک کہ میلا کچھلا ہو گیا -

فَبَنَيْنَا لَهُ دُكْنًا مِّنْ طِينٍ يَّجْلِسُ عَلَيْهِ - ہم نے ان
کے لئے ایک چبوترہ بنا دیا جس پر وہ بیٹھتے تھے - دُكْنُہ اور دُكْنَانُ
اونچی جگہ -

ذُلْدَلَةٌ - ہلانا -

تَذْلُذْلٌ - ہلانا لٹک کر تھل تھل رنا -

ذُلْدَالٌ - اضطراب اور بے قراری -

يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا الذُّلْدُلُ الَّذِي يَحْمِلُ
أَسْرَارَكُمْ - اے خیمہ والوں دیکھو سیسی (سیہ) ہے جو تمہارے
بھید لے کر جا رہی ہے (سیسی اکثر رات کو نکلتی ہے اور سر کو بدن
میں چھپا لیتی ہے تو اس شخص کو سیسی سے تشبیہ دی وہ بھی چھپ کر
راز لینے کو آیا تھا) -

كَانَ اسْمُ بَغْلَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُلْدَلًا -
آنحضرت ﷺ کی سواری کے خچر کا نام دلدل تھا (آپ کی
وفات کے بعد کہتے ہیں کہ کنوئیں میں گر کر مر گیا) -

ذُلْسٌ - مکر اور فریب چونہ کاری، طلاکاری جیسے تَذْلِيصٌ
ہے -

ذُلْسٌ - تاریکی جیسے ذُلْسَةٌ ہے -

تَذْلِيصٌ - عیب چھپانا اور اہل حدیث کی اصطلاح میں
راوی کا اپنے اصلی شیخ کو چھپانا -
مُذْلَسٌ - جو کوئی تدلیس کرے -

رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ لَوْلَمْ يَنْهَ عَنِ الْمُتَعَةِ لَا تَخَذَهَا
النَّاسُ ذَوْلَسِيًّا - اللہ حضرت عمرؓ پر رحم کرے اگر وہ متعہ سے منع
نہ کرتے (اس کی حرمت برسر منبر بیان نہ فرماتے) تو لوگ متعہ کو
زنا کوئے کا حیلہ بنا لیتے (اگر کوئی زنا کرتا اور جب اس سے
مواخذہ کرتے تو کہتا میں نے متعہ کیا تھا اچھا ایک حیلہ اس کے
ہاتھ آتا) -

لَا يَجُوزُ لِعِلَّةِ التَّذْلِيصِ - جب کسی چیز میں کوئی عیب
ہو تو بائع کو اس کا چھپانا روا نہیں (بلکہ خریدار سے کہہ دینا چاہئے
اب چاہے وہ لے یا نہ لے عرب لوگ کہتے ہیں ذُلْسُ الْبَايِعِ -
بیچنے والے نے عیب چھپایا) -

ذَلْعٌ - باہر نکلنا - (عرب لوگ کہتے ہیں ذَلْعُ لِسَانِهِ اس
کی زبان (پیاں یا تھکان کی وجہ سے) باہر نکل پڑی اور باہر
نکالنا لٹک جانا -

إِنَّهُ كَانَ يَذْلَعُ لِسَانَهُ لِلْحَسَنِ - آنحضرت ﷺ

کے جو تھوڑا تھوڑا روز چلا کرے وہ ایک دن ضرور منزل مقصود پر
پہنچ جائے گا - یہی حال عبادت کا بھی ہے تھوڑی تھوڑی ہر روز
کرنا یہ نہ سکتی ہے اور آدمی اس کی وجہ سے بلند مرتبہ پر پہنچ سکتا
ہے مگر سارے دن یا ساری رات عبادت ہرگز نہیں نبھتی اور دو
چار دن کی تو کیا فائدہ پھر تھک کر بالکل چھٹ جاتی ہے مثل
مشہور ہے جو دوڑ کر چلا وہ گرا -

فَلَقَيْنَاهُ مُذْلَجًا - ہم آپ سے اس وقت ملے جب
آپ رات کو چل رہے تھے -

فَيَذْلَجُ مِنْ عِنْدِهِمَا - پھر عبدالرحمن بن ابی بکر رات
ہی کو آنحضرت ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ کے پاس سے چلے جاتے
(جب آپ غار ثور میں پوشیدہ تھے) -

تُذْلَجُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُذْلَجِ - تو رات کو چلنے والے کے
آگے چلتا ہے (یعنی عبادت سے پہلے تو ہی اس کی توفیق دیتا
ہے ورنہ بندہ کیا کر سکتا ہے) -

مُذْلَجٌ - ایک قبیلہ ہے کنانہ میں سے -

ذَلْعٌ - بوجھ کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا
لٹکانا -

كُنَّ النِّسَاءُ يَذْلَعْنَ بِالْقُرْبِ عَلَى ظُهُورِهِنَّ فِي
الْحَرْبِ - عورتیں لڑائی میں مشکیں اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے
آہستہ آہستہ چلتی تھیں - (غازیوں کو پانی پلاتی تھیں زخمیوں کی
مرہم پٹی دوا علاج کرتی تھیں اب ہمارے زمانہ کے مسلمانوں
نے عورتوں کو ایک چار دیواری میں قید رکھنا شرعی پردہ سمجھ رکھا
ہے حالانکہ یہ ایک رسمی پردہ ہے نہ کہ شرعی) -

وَمِنْهُمْ كَالسَّحَابِ الذَّلَّجِ - بعض فرشتے بڑے پانی
والے ابر کی طرح ہیں - (عرب لوگ کہتے ہیں سَحَابٌ
ذَالِجٌ - بہت پانی والا ابر - اس کی جمع ذَلَجٌ ہے) -

إِنَّ سَلْمَانَ وَ أَبَا الدَّرْدَاءِ اشْتَرِيَا لَحْمًا
فَتَذَالِحَاهُمَا عَلَى عُودٍ - سلمان فارسی اور ابوالدرداء
نے گوشت خریدا اور ایک لکڑی پر لٹکا کر اس کے دونوں کنارے
پکڑ کر لے چلے -

ذَلُوحٌ - بہت پانی والا -

حضرت امام حسنؑ کو بہلانے کے لئے اپنی زبان مبارک باہر نکالتے (تاکہ وہ زبان کی سرخی دیکھ کر خوش ہوں)۔

رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ قَدْ أَذْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ - ایک عورت نے کتے کو دیکھا جو گرمی کے دن میں پیاس کے مارے اپنی زبان باہر نکالے ہوئے تھا۔

يُبْعَثُ شَاهِدُ الزُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُذْلِعًا لِسَانَهُ فِي النَّارِ - جھوٹی گواہی دینے والا قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اپنی زبان آگ میں لٹکائے ہوئے ہوگا۔

شَارِبُ الْخَمْرِ يَجِيئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَالِعًا لِسَانَهُ يَسْئَلُ لُعَابَهُ عَلَى صَدْرِهِ - شراب پینے والا قیامت کے دن اپنی زبان باہر لٹکائے ہوئے آئے گا اس کا لعاب اس کے سینے پر بہہ رہا ہوگا۔

يَأْمَنُ ذَلْعَ لِسَانِ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَكُّجِهِ - اے وہ خداوند جس نے صبح کی زبان آفتاب کی روشنی سے نکالی۔ اَحْمَقُ ذَالِعٌ - سخت بیوقوف۔

ذَلْفٌ يَذْلَفُ يَذْلِفُ يَذْلَفَانُ - آہستہ چلنا جیسے بیڑی پہنے ہوئے شخص چلتے ہیں۔

ذَبِيبٌ - بہت ہی آہستہ چلنا۔

ذَلَفَ إِلَيْهِ - جلدی سے اس کے پاس گیا۔

ذَلْفٌ - شجاع اور بہادر۔

ذَلُوقٌ - موٹا اونٹ۔

ذَلَفَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَسَرَ لِسَامَهُ - آنحضرت ﷺ کے نزدیک آیا اور اپنا روپوش اٹھایا (جس سے ناک تک منہ چھپاتے ہیں)۔

وَلْيَذْلِفِ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ - ہر قبیلے میں سے ایک آدمی ان کے پاس پہنچے۔

فَذَلَفَتْ رَا حِلَّتُهُ كَأَنَّهَا ظَلِيمٌ - آپ کی اونٹنی جلدی سے آپ کے پاس آگئی جیسے شتر مرغ آتا ہے۔

ذَلَفَتِ الْكُتَيْبَةُ فِي الْحَرْبِ - لشکر لڑائی میں آگے بڑھ گیا۔

أَبُو ذَلْفٍ - ایک شخص کی کنیت ہے

ذَلَّقَ - باہر نکلنا، پھسلا دینا، ایک بارگی بہا دینا۔

إِنْدِلَاقٌ - اپنی جگہ سے باہر نکلنا۔

يُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ - دوزخ میں ڈالا جائے گا اس کی پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی (اور وہ ان کے گرد اس طرح گھومے گا جیسے بچی کا گدھا اس کے گرد گھومتا ہے)۔

إِنْدَلَقَ السَّيْفُ مِنْ جَفْنِهِ - تلوار اپنے نیام کے باہر نکل پڑی (اس کو کاٹ کر باہر آگئی)۔

جَنَتْ وَقَدْ أَذْلَقْنِي الْبَرْدُ - میں آیا سردی نے مجھ کو باہر نکالا۔

وَمَعَهَا شَارِقٌ ذَلْقَاءُ - حلیمہ سعدیہ آئیں ان کی سواری میں ایک اونٹنی جس کے دانت بڑھاپے کی وجہ سے گر گئے تھے اور پانی پینے میں پانی اس کے منہ سے باہر نکل آتا تھا ایسی اونٹنی کو ذَلُوقٌ اور ذَلْقَمٌ بھی کہتے ہیں۔

سَيْفٌ ذَالِقٌ يَذْلُقُ - جو تلوار سہل سے نیام کے باہر نکل آئے۔

هُوَ أَغْلَطَ مِنْ ذَالِقٍ - وہ دالِق سے بھی بڑھ کر غلطی کرنے والا ہے (دالِق ایک شخص تھا عرب میں جو بہت غلطی کیا کرتا تھا)۔

إِيَّاكُمْ تُذَلِّقُوا أَلَسَنَتَكُمْ بِقَوْلِ الزُّورِ وَالْبُهْتَانِ - تم اپنی زبانوں کو جھوٹ اور بہتان نکالنے سے بچائے رکھو۔ ذَلِكُ - ملنا، دباننا۔

ذُلُوكٌ - ڈوبنا، ڈھل جانا۔ (یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے کہیں سورج کا ڈھلنا یعنی زوال مراد ہے کہیں ڈوب جانا یعنی غروب)۔

أَعْدَلَكِ ذُلُوكُ عُجْنٍ بِخَمْرِ وَ إِنِّي لَا ظَنُّكُمْ إِلَّا الْمَغْبِرَةَ ذُرَا النَّارِ - (حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کو لکھا) میں سنتا ہوں تمہارے لئے ایک بٹنہ (بدن پر ملنے کے لئے) تیار ہوا ہے جس کو شراب میں گوندھتے ہیں میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لوگ ہو (بنی مغیرہ اور بنی امیہ یہ دونوں قبیلے قریش کے شرارت اور کفر میں مشہور تھے خالد بن

أَقْرَبُ سَمْتًا وَ دَلًّا وَ هَدْيًا - چال ڈھال خصلت

روش سب میں زیادہ مشابہ -

فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ - مجھ کو اس کی قبر تو بتلاؤ -

دَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ - (بھولے بھٹکے کو) رستہ بتا دینا

بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے -

لَا خَذُّكُمْ بِمَسْكِنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَذَلُّ - بہشتی لوگوں

میں ہر ایک اپنے مکان کو خوب پہچانتا ہوگا (بغیر بتلائے قیامت

میں اپنے ٹھکانے چلا جائے گا کیونکہ برزخ میں ہر ایک کو اس کا

ٹھکانا صبح اور شام بتلایا جاتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد

ہے يَمْشِي عَلَى الصِّرَاطِ مُدًّا - پل صراط پر ہنسی خوشی سے

اتراتا ہوا چلا جائے گا -

تَدَلَّلْتُ عَلَى زَوْجِهَا - اپنے خاوند پر ناز کرنے لگی -

يَنْقَطِعُ دُونَ نَفَادِهِ الْأَدْلَاءُ - اس کے ختم ہونے سے

پیشتر ہی راہ بتلانے والے لوگ تھک جائیں گے - یہ جمع ہے

أَدِلَّةٌ کی اور وہ جمع ہے دَلِيلٌ کی -

إِنَّ اللَّهَ قَدْ دَلَّ النَّاسَ عَلَى رُبُوبِيَّتِهِ بِالْأَدِلَّةِ -

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پہچاننے کی دلیلیں بتلا دیں (بڑی

دلیل عقل سلیم ہے اس کے بعد پیغمبر بھیجے ان کو نشانیاں دیں

انھوں نے حق تعالیٰ کی ربوبیت کھول کر بتلا دی) -

مُدًّا عَلَيْكَ - تجھ پر ناز کرنے والا -

الْمُدِلُّ لَا يَضَعُ مِنْ عَمَلِهِ شَيْءً - (یہاں ادلال

بمعنی بھروسہ کرنے کے ہے - یعنی جو اپنے نیک اعمال پر بھروسہ

کرے اور یہ سمجھے کہ میرے عمل مجھ کو نجات دلائیں گے اس کا

کوئی عمل مقبول نہ ہوگا (بھروسہ پروردگار کے فضل و کرم پر رکھنا

چاہیے - ہمارے اعمال کیا اور ہم کیا) دوسری حدیث میں وارد

ہے کہ کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا -

صحابہؓ نے عرض کیا اور آپ یا رسول اللہ (ﷺ)! فرمایا اور میں

بھی مگر اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے مجھ کو ڈھانپ لے تو یہ اور

بات ہے - اللہ اکبر جب آنحضرت (ﷺ) ایسا ارشاد فرمائیں تو

اور کسی شخص کی کیا حقیقت ہے جو اپنے نیک اعمال پر تکیہ کرے -

خداوند ایہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال رکھتے ہوں

ولید بنی مغیرہ میں سے تھے) -

أَيْدِيكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ

مُتَلَفِّجًا - امام حسن بصریؒ سے پوچھا کیا مرد اپنی عورت کا مہر

دینے میں ٹالا ٹولا کرے؟ انھوں نے فرمایا ہاں جب نادار اور

محتاج ہو - أَلْفَجَ اور أَفْلَسَ کے ایک معنی ہیں یعنی نادار ہوا -

مُتَلَفِّج - بمعنی مفلس نادار اور محتاج -

ذَلِيكَ - ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور مسکہ سے بنتا

ہے -

تَذَلُّكَ الرَّجُلُ - اپنا بدن ملانہا نے کے وقت -

سَأَلْتُهُ عَنِ الذَّلِكِ فَقَالَ نَاكِحُ نَفْسِهِ لَا شَيْءَ

عَلَيْهِ - میں نے پوچھا ذکر کو مل کر منی نکال ڈالنا کیسا ہے؟ (یعنی

استمنا بالكف) انھوں نے کہا یہ تو اپنے ساتھ خود نکاح کرنا

ہے اس میں کچھ گناہ نہیں (اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے

طَبًّا نہایت مضر ہے آدمی کو نامرد کر دیتا ہے) -

دَلَّ يَدْلُو - ناز کرنا یا لاڈ کرنا -

دَلَالَةٌ يَدْلُوْلَةٌ يَدْلِيْلِي - راہ بتلانا ہدایت کرنا -

وَ يَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِهِ أَدِلَّةً - اور آپ کے پاس

سے راہ بتلانے والے نکلتے ہیں (یعنی آنحضرت (ﷺ) کی صحبت

میں علم دین حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ بتلانے والے بن

کر نکلتے ہیں یہ حضرت علیؓ نے صحابہؓ کی صفت بیان فرمائی) -

كَانُوا يَرْتَحِلُونَ إِلَى عُمَرَ فَيَنْظُرُونَ إِلَى سَمْتِهِ

وَذَلِّهِ فَيَتَشَبَّهُونَ بِهِ - لوگ حضرت عمرؓ کے پاس سفر کر کے

آتے اور آپ کی خصلت، روش اور وضع کو دیکھتے پھر آپ کی

طرح بنتے (وہی خصلتیں اور عادتیں اختیار کرتے جو حضرت عمرؓ

کی تھیں - سبحان اللہ آپ پیشوا تھے تمام مسلمانوں کے اور مجمع

تھے خصائل اور اخلاق حسنہ کے رضی اللہ عنہ وحشر

نامعہ) -

بَيْنَا أَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ رَأَيْتُ امْرَأَةً أَعْجَبْنِي

دَلُّهَا - (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں) میں ایک بار بیت اللہ کا

طواف کر رہا تھا دفعۃً میں نے ایک عورت کو دیکھا اس کی شکل

اور چال ڈھال مجھ کو اچھی لگی (یا اس کی بات مجھ کو پسند آئی) -

ہمارے پاس تو (صرف گناہ ہی گناہ ہیں) کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کہ ہم تیری بارگاہ میں پیش کریں ہم بے توشہ اور بے زاد گناہوں کا گٹھرا لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ تو کریم اور رحیم ہے ہم ناداروں پر بھی رحم کرے۔

الْعَابِدُ الْمُدِلُّ بِعِبَادَتِهِ - جو عابد اپنی عبادت پر بھروسہ رکھتا ہو (وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری عبادت بھی کوئی چیز ہے اور مجھ کو ضرور اسی کی وجہ سے نجات ہوگی) اس کا انجام خراب ہے۔

ذَلَمٌ - کالک 'سیاہی چکنائی کے ساتھ جیسے ذَلَامٌ ہے۔ اَبُو ذَلَامَةَ - ایک شخص کا نام تھا عرب میں اس کا خچر مجمع العیوب تھا، لنگڑا، کانا، خندہ کاٹنے والا، دولتی جھاڑنے والا، غرض تمام عیب اس میں موجود تھے اسی لئے یہ مثل ہو گئی۔ اَعْيَبُ مِنْ بَغْلَةٍ اَبَى ذَلَامَةَ - یعنی ابودلامہ کے خچر سے بھی زیادہ عیب دار۔

اَمِيرُكُمْ رَجُلٌ طَوَالٌ اَذَلَمٌ - تمہارا سردار ایک لمبا کالا مرد ہے۔

فَجَاءَ رَجُلٌ اَذَلَمٌ فَاَسْتَاذَنَ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اتنے میں ایک سانولا شخص آیا اس نے آنحضرت ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی (کہتے ہیں کہ یہ شخص حضرت عمرؓ تھے)۔

لَسَعْتُهُمْ عَقَارِبُ كَأَمْثَالِ الْبُغَالِ الْبَذْلَمِ - دوزخ والوں کو اتنے بڑے بڑے بچھوکائیں گے جیسے کالے خچر۔

ذَلَمٌ - ایک قوم کا نام ہے۔

ذَلَمٌ - ہاتھی۔

ذَلَمٌ - گھبراہٹ یا رنج سے دل کا بے قابو ہو جانا، تسلی پانا۔

ذَلَمٌ - حیران ہو جانا، دیوانہ ہو جانا، عشق و محبت میں یا رنج و غم میں۔

تَذْلِيلٌ - حیران کرنا، دیوانہ بنانا۔

ذَالَةٌ - کچے دل کا۔

ذَلَّةٌ عَقْلِي - میری عقل کو پریشان کر دیا۔

ذَهَبَ دَمُهُ ذَلْهًا - اس کا خون ہدر (بے کار) ہو گیا۔

اِنَّ الْمُدْلَةَ لَيْسَ عِتْقُهُ بِعِتْقٍ - جو شخص دیوانہ ہو گیا ہو

(اس کی عقل عشق و محبت یا رنج و غم کی وجہ سے جاتی رہی ہو کسی بات کا خیال اس کو نہ رہتا ہو) اس کا آزاد کرنا صحیح نہیں ہے۔ (بعض نے مُدْلَةٌ بِصِيغَةِ اسم فاعل پڑھا ہے۔ یعنی جو شخص بے پرواہ ہو جو آئے وہ خرچ کر ڈالے)۔

ذُلُوْ - ڈول کنوئیں میں ڈالنا یا کنوئیں سے نکالنا، آہستہ چلانا۔ نرمی اور مدارا کرنا، پانی پلانا، سفارش لانا۔

تَذَلَّى - لٹک جانا، اوپر سے نیچے اترنا۔

تَذْلِيَةٌ - لٹکانا۔

اِذْلَاءٌ - توسل کرنا قربت یا حجت اور دلیل سے۔

اَذَلَّى اِلَيْهِ بِسَالٍ - اس کو روپیہ دے کر اپنا کام نکالا۔

تَذَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ - نیچے اتر آیا دو کمانوں کے فاصلہ پر، مراد حضرت جبریلین ہیں۔ (بعض نے کہا ذَنْبِي فَتَذَلَّى - کے معنی یہ ہیں نزدیک ہوا پھر یہ نزدیکی اور بڑھ گئی) (دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا اور ضمیر آنحضرت ﷺ کی طرف پھرتی ہے، مراد وہ قرب الہی ہے جو شب معراج میں آپ کو بارگاہ الہی سے حاصل ہوا تھا)۔

كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نَذَلِّي فِيهِ يَأْنِذَلِّي فِيهِ اَيَّدِينَا - ہم ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے تھے۔

وَلَنَا ذَوَالِي مُعَلَّقَةٌ - ہمارے کچے کھجور کی ڈالیاں لٹک رہی تھیں (اس انتظار میں کہ پک جائیں تو اس کو کھائیں)۔

نَطَاطَاتُ لَكُمْ نَطَاطُ الذَّلَاةِ - میں تو تمہارے سامنے ایسا جھکا (تم سے تواضع برتا) جیسے ڈول نکالنے والے جھکتے ہیں۔

اِنَّ حَبَشِيًّا وَقَعَ فِي بَيْرٍ زَمَزَمَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُذَلُّوا مَاءَ هَا - ایک حبشی زمزم کے کنوئیں میں گر پڑا (اور مر گیا) تو عبداللہ بن زبیرؓ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کا پانی نکال ڈالو (کھینچ ڈالو یہ حکم بر طریق نظافت کے تھا کیونکہ زمزم کا پانی پیا جاتا ہے نہ اس وجہ سے کہ پانی نجس ہو گیا تھا کیونکہ پانی اس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے۔ بعض نے اس روایت کی صحت میں بھی کلام کیا ہے)۔

تَذْمِیْث - نرم کرنا۔

ذَمِیْثٌ لَّیْسَ بِالْجَا فِی - آنحضرت ﷺ نرم مزاج تھے (خوش خلق) نہ اکلکھرے (سخت مزاج)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں ذَمِیْثُ الْمَكَانِ دَمَثًا۔ یعنی یہ جگہ نرم اور ہموار ہے۔

ذَمِیْث - نرم اور ملائم زمین۔

مَالَ إِلَى ذَمِیْثٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَبَالَ فِیْهِ - آپ ایک نرم زمین پر گئے وہاں پیشاب کیا (کیونکہ نرم جگہ میں پیشاب کرنے سے چھینٹے نہیں اڑتے)۔

إِذَا قَرَأْتَ آلَ حَمٍّ وَقَعْتَ فِیْ رَوْضَاتِ دَمِثَاتٍ - میں جب ان سورتوں کو پڑھتا ہوں جن کے شروع پر حَمّ ہے تو گویا میں نرم چمنوں میں جاتا ہوں (کیونکہ ان کے الفاظ اور عبارات نہایت ملائم شیریں اور فصیح ہیں)۔

فَلَبَّدَتْ الدِّمَاطُ - بارش نے نرم زمینوں کو جمادیا۔ (اب پاؤں ان میں نہیں گھستے)۔

فَاتَنِیْ دَمَثًا یَا دَمَثًا - تینوں طرح فِیْ أَصْلِ جِدَارِ فَبَالَ فِیْهِ - یعنی آپ دیوار کی جڑ میں ایک نرم جگہ پر آئے وہاں پیشاب کیا۔

مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ فَإِنَّمَا يَدْمِثُ مَجْلِسَهُ مِنَ النَّارِ - جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں تیار کرتا ہے (برابر اور ہموار کر کے وہاں اپنا ٹھکانا بناتا ہے)۔

دِمَالٌ دَمِثَةٌ - نرم ریتیاں۔

دَمِجْ یَا دَمُوجَ - گھسنا مضبوط ہونا۔

تَذْمِیْجٌ اور اِذْمَاجٌ - داخل کرنا۔

اِنْدِیْمَاجٌ - داخل ہونا بمعنی اِنْدِرَاجٌ ہے۔

مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِیْنَ وَهُمْ فِیْ اِسْلَامٍ دَامِجٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ - جس شخص نے مسلمانوں میں اس وقت پھوٹ ڈالی جب وہ ملے جلے ہوں (ان کا ایک ہی طریق ہو) تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی (اس نے کافروں کا سا کام کیا وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتفاق نہ ہو)۔

(عرب لوگ کہتے ہیں اَذْمَجَ الشَّیْءُ - اس چیز کو لپیٹ

وَقَدْ دَلُّوْنَا بِهٖ اِلَیْكَ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِهٖ - ہم تیری بارگاہ میں عباس کا وسیلہ لاتے ہیں ان کی سفارش پیش کرتے ہیں (یہ حضرت عمرؓ نے استسقاء میں فرمایا حضرت عباس کا وسیلہ لیا)۔
لَوْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلِ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَهَبَطَ عَلٰی اللّٰهِ - اگر تم نیچے والی زمین پر ایک رسی لٹکاؤ تو اللہ تعالیٰ پر اترے گی (یعنی اس کا علم اور قدرت اور تسلط ہر جگہ ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ اللہ کی ذات مقدس ہر جگہ ہے جیسے جہمیہ کا اعتقاد ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کے بعد اس کے معنی بیان کر دیئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے جیسے اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے)۔ طیبی نے کہا ترمذی کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ ہبط علی اللہ کی تاویل واجب ہے اور استوی علی العرش کی تفویض)۔

فَاَذَلْنِیْ بِهَا اِلَی فُلَانٍ بَعْدَهُ - پھر پہلے خلیفہ یعنی حضرت ابوبکرؓ اپنے بعد فلاں شخص کو خلافت دے گئے یعنی حضرت عمرؓ کو۔

فِیْمَا سَقَّتِ الدَّوَالِیُ نِصْفُ الْعُشْرِ - جو کھیت لکڑی میں چمچ لگا کر اس سے سینچے جائیں یا چرسہ وغیرہ سے جس کو نیل کھینچتے ہیں (موٹھ سے) اس میں پیداوار کا بیسواں حصہ زکوٰۃ میں لیا جائے گا (اور انیس حصے کاشت کار کو ملیں گے اور جو آسمانی بارش سے کھیتی ہو اس میں دسواں حصہ لیا جائے گا اور ۹ حصے کاشت کار کو ملیں گے۔ سبحان اللہ اگر اسلام کے قاعدوں کے مطابق حکومت کی جائے تو رعایا کیسی خوش آباد اور مال دار رہے اب تو بادشاہوں کا یہ حال ہے کہ مسلمانوں سے بھی پیداوار کے تین حصوں میں سے دو حصے یا نصف پیداوار لے لیتے ہیں اور ایک حصے یا آدھا حصہ جو کاشت کار کو بچتا ہے وہ بھی اس کو نہیں بچتا۔ اس میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے طرح طرح کے محسولات اور پٹیاں اس سے لی جاتی ہیں)۔

باب الدال مع المیم

ذَمِیْث - نرم اور ہموار ہونا۔

دَمَآئَةٌ - خوش خلقی۔

لِیَا، چھپالیا)۔

إِنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ النَّقْطَ وَالْأَطْرَافَ إِلَّا أَنْ تَذْمَجَ الْيَدُ دُمُجًا فِي الْخِصَابِ - ام المومنین نہ نب اس کو ناپسند کرتی تھیں کہ کوئی عورت رنگ کے ٹپکے لگائے (جدا جدا نقطوں کی طرح جیسے مشرک عورتیں گودنا لگاتی ہیں) یا کناروں پر رنگ لگائے (انگلیوں کے پوروں پر) وہ کہتی تھیں عورت کو اپنا ہاتھ پورا رنگ میں گھسیرونا چاہیے۔

بَلْ ائْتَمَجْتُ عَلَى مَكْنُونٍ عِلْمٍ لَوْ بُحِثَ بِهِ لَأُضْطَرَبْتُمُ اضْطِرَابَ الْأَرْضِيَّةِ فِي الطَّوِيِّ الْبَعِيدَةِ - میں ایسے چھپے ہوئے علم کو لپیٹے ہوں (یعنی مجھ میں موجود ہے) اگر میں اس کو ظاہر کروں تو تم اس طرح تڑپو گے جیسے گہرے کنوئیں میں رسیاں تڑپتی ہیں (مراد ان فتنوں کا علم ہے جو آنحضرت ﷺ نے خاص خاص لوگوں کو جیسے حضرت علیؓ، حذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ تھے بتلایا تھا۔ یا اسرار شریعت کا علم جن کا کھولنا عوام پر مناسب نہ تھا۔ دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے علم کے دو تھیلے لئے ایک تو تم لوگوں میں پھیلا دیا اور دوسرے کو اگر پھیلاؤں تو یہ زرخرہ کاٹ ڈالا جائے۔ ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے یوں مروی ہے کہ اگر میں اس دوسرے علم کو تم سے بیان کروں تو تم مجھ کو کافر بناؤ گے)۔

سُبْحَانَ مَنْ أَدْمَجَ قَوَائِمَ الذَّرَّةِ وَالْهَمْجَةِ - پاک ہے وہ خدا جس نے چیونٹی اور مکھی تک کے ہاتھ پیر بنائے ان کو مضبوط کیا۔

لَا يَبِينُ عَصْدُهُ مِنْ سَاعِدِهِ قَدْ أَدْمَجَ إِدْمَاجًا - ان کا بازو کلائی سے ممتاز نہیں ہوتا دونوں نرم اور پر گوشت ہیں۔ اَدْمَجَ الرَّجُلُ كَلَامَهُ - گول گول بات کہی۔ دَمَجَ الْكَاتِبُ سَطْرَهُ - کاتب نے سطر کو خوب برابر کیا۔

دَمَارٌ يَدُمُورٌ يَدْمَارَةٌ - ہلاک کرنا یا ہلاک ہونا۔

تَدْمِيرٌ - ہلاک کرنا۔

مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ دَمَرَ -

جس شخص نے دوسرے کے گھر میں بغیر اس کے اجازت کے جھانکا وہ ہلاک ہوا۔

مَنْ سَبَقَ طَرْفُهُ اسْتِئْذَانَهُ فَقَدْ دَمَرَ عَلَيْهِمْ - جس شخص نے اجازت لینے سے پہلے کسی گھر والوں پر نظر ڈالی اس نے گویا ان کو ہلاک کیا یعنی ان کا گناہ ہلاک کرنے کے برابر ہے۔

فَدَحَا السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَمَرَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ - سیلاب نے کنکریاں پھیلا کر اس جگہ کو مٹا دیا جہاں آنحضرت ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔ (ایک روایت میں حَتَّى دَفَّ الْمَكَانَ ہے۔ معنی وہی ہیں یعنی پانی کے سیلاب نے اس مقام کو ناپید کر دیا)۔

اللَّهُمَّ عَجِّلْ بَوَارِهِمْ وَدَمَارَهُمْ - یا اللہ ان کو جلدی ہلاک اور تباہ کر دے۔

مَنْ دَمَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ فِي مَنْزِلِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَدَمَرَهُ مُبَاحٌ لِدُمُومِنٍ - جو کوئی کسی مومن کے مکان میں بغیر اجازت گھس جائے تو اس کا مارنا درست ہے۔

تَدْمُرُ - ایک قلعہ ہے شام میں۔ (ہمارے امام شیخ الاسلام اب تیمیہؒ نے مسئلہ نزول باری میں ایک رسالہ لکھا ہے وہ اس کے طرف منسوب ہے۔ شاید یہ رسالہ اس وقت لکھا ہوگا جب آپ تدمر کے قلعہ میں قید کئے گئے تھے۔ بعض نے کہا ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں)۔

دَمَسٌ - مٹ جانا، جیسے دَرَسٌ گاڑ دینا، جماع کرنا، صلح کرنا، چھپانا، پوشیدہ خون کرنا۔

تَدْمِيسٌ - گاڑنا، جیسے مُدَامِسَةُ چھپانا۔

وَالْيَلِ الدَّامِسِ - قسم اندھیری رات کی۔

كَأَنَّمَا خَوَّجَ مِنْ دِيمَاسٍ - جیسے بند مکان یا سرنگ سے نکلا (اس نے دھوپ نہیں دیکھی یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حال میں ہے۔ یعنی اس طرح تازگی اور صفائی کے ساتھ ظاہر ہوں گے سفر کی پریشانی ان کے چہرے پر نہ ہوگی)۔

دِيمَاسٌ اور دِيمَاسٌ - وہ مکان جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچے۔ (بعض نے کہا اندھیری سرنگ اور حدیث میں اس کی

إِنَّ النَّاسَ قَدْ دَمَقُوا فِي الْخَمْرِ - لوگ شراب میں بے حد گھس پڑے۔ (یعنی بہت پینے لگے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں دَمَقَ عَلَيْهِمْ - ان پر کود پڑا یعنی بے اجازت گھس آیا۔) تَذْمِيقٌ - گھسیڑنا، آہستہ برسانا۔ يُصَيِّنُ الدَّمَ - ہم کو ہوا اور برف ستاتی ہے یہ معرب ہے دَمَہ کا۔

دَامِقٌ اور دَمُوقٌ - برا، خراب۔

دَمُكٌ - بلند ہونا۔

دَمُوكٌ - جلدی دوڑنا، چکنا ہونا۔

دَامِكَةٌ - آفت اس کی جمع دَوَامِكٌ ہے۔

دَمُوكٌ - جلدی چلنے والی۔

دَمِيكٌ - برف پورا۔

كَانَا بَيْنِيَّانِ الْبَيْتِ فَيَرْفَعَانِ كُلُّ يَوْمٍ مِذْمَاكًا - حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام خانہ کعبہ بناتے تھے ہر روز ایک ردہ اٹھاتے تھے۔ (نہایہ میں ہے کہ حجاز کے لوگ ردے کو مِذْمَاک کہتے ہیں اور عراق کے لوگ مساف یہ دَمُك سے نکلا ہے بمعنی مضبوط کرنے کے)۔

مِذْمَاكٌ - معمار اور بڑھئی کی ڈوری کو کہتے ہیں۔

كَانَ بِنَاءُ الْكُعْبَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِذْمَاكٌ بِخَارَةِ وَ مِذْمَاكٌ عِيْدَانٍ - جاہلیت کے زمانہ میں خانہ کعبہ میں ایک ردہ پتھروں کا تھا اور ایک ردہ لکڑیوں کا (یہ لکڑیاں ایک ٹوٹی کشتی کی تھیں)۔

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلَى شِسْعٍ نَعَلَ حَمَلَهُ اللَّهُ عَلَى نَاقَةٍ دَمَكَاءَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهِ - جو شخص کسی مسلمان کو ایک جوتی کا تسمہ بنا دے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا ایک دوڑنے والی سانڈنی پر سوار کرے گا۔

دَمَلٌ - درست کرنا، گوبری دینا، صلح کرانا، چنگا کرنا۔

إِنْدِمَالٌ - بھر آنا۔

دَمَلٌ اور دَمَلٌ - پھوڑا۔

كَانَ يَدْمُلُ أَرْضَهُ بِالْعُرَّةِ - وہ عرہ اپنی زمین میں

تفسیر حمام آئی ہے۔ محیط میں ہے کہ دیاس کا معنی حمام اور سرنگ اور چھپنے کی جگہ)۔

إِنَّهُ كَانَ لِلْمَجُوسِ نَبِيٌّ اسْمُهُ دَامِسْتُ - پارسیوں میں ایک پیغمبر گزرے ہیں جن کا نام دامت تھا (شاید زرتشت مراد ہیں یا اور کوئی)۔

دَمَعٌ - آنسو جیسے دَمَعٌ چکنا، بہنا۔

إِدْمَاعٌ - بھرنا۔

الشَّجَا جُ الدَّمَاعَةُ - جن زخموں سے خون بہے۔

دَمْعَةٌ - ایک آنسو۔

وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ - آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

دَمَعْتُ عَيْنًا عُمَرَ - حضرت عمرؓ کی دونوں آنکھوں

میں آنسو بھر آئے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَيْنٍ لَا تَدْمَعُ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس آنکھ سے جو آنسو نہیں بہاتی (اللہ کے ڈر سے اس کو رونا نہیں آتا کیونکہ اس کا دل سخت ہے)۔

دَمَغٌ - سر پر ایسا زخم لگانا جو دماغ تک پہنچے۔ دماغ پر مارنا، توڑنا، میٹ دینا، باطل کرنا۔

دَامِغٌ جَيْشَاتٍ الْبَاطِلِ - جھوٹ کی فوجوں کو ہلاک کرنے والے۔

الشَّجَا جُ الدَّمَاعَةُ - وہ زخم جو دماغ تک پہنچ لئے

ہوں۔

رَأَيْتُ عَيْنِي دَمِغٌ - میں نے اس کی آنکھیں ایسی دیکھیں جیسے اس شخص کی آنکھیں جس کا بھیجا نکل پڑا ہو۔ (جالینوس حکیم کہتا ہے دماغ میں تین ظرف ہیں سامنے کے ظرف میں تخیل ہے یعنی قوت تصور یہ اس کے بعد دورے ظرف میں تفکر اس کے بعد تیسرے ظرف میں حافظہ)۔

الدَّبَاءُ يَزِيدُ فِي الدَّمَاعِ - یعنی لمبا کدو (جس کو گھیا

اور لو کی کہتے ہیں) دماغ کو قوت دیتا ہے۔

دَمَقٌ - گھسیڑنا۔

دَمُوقٌ - بے اجازت گھس جانا، دانت توڑ ڈالنا، چرانا۔

گوبری دے رہے تھے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں دَمَل بَيْنَ الْقَوْمِ۔ اس نے لوگوں میں میل کرادیا) (ملاپ اور صلح)۔

اَنْدَمَلَ الْجُرُحُ۔ زخم بھر آیا۔

دَمَلَ جُرْحُهُ عَلَى بَغْيٍ فِيهِ وَلَا يَذَرِي۔ ان کا زخم بھرا یا مگر اندر چورہ گیا ان کو معلوم نہ ہوا۔

دَمَلَحَ۔ درست کرنا اچھی طرح بنانا۔

دَمَلَجَ اور دَمَلَجَ اور دَمَلُوجَ۔ چکنا پتھر بازو بند۔

دَمَلَجَ اللَّهُ لَوْءَ لَوْءَةً۔ اللہ نے موتی کیسی اچھی طرح بنایا۔ (بعض نے کہا دَمَلَجَ کنگن شیشے کا ہو یا لوہے کا۔)

دَمَلَقَ۔ گول کرنا، چکنا کرنا۔

رَمَاهُمُ اللَّهُ بِالْذَّمَالِقِ۔ اللہ تعالیٰ نے خمود کی قوم پر گول گول چکنے پتھر برسائے (یہ جمع ہے دَمَلِقٌ کی گول چکنا پتھر۔)

دَمَلَكَةُ۔ بمعنی دَمَلَقَةُ ہے۔

دَمَلُوكَ۔ چکنا گول پتھر۔

تَدَمَلَكَ۔ اٹھانا، ابھر آنا۔

دَمٌ۔ جلدی کرنا، اطلاق کرنا، کچ کرنا، روغن لگانا، برابر کرنا۔

دَمَامَةٌ۔ بد صورتی۔

كَانَتْ بِأَسَامَةَ دَمَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْسَنَ بِنَا إِذْ لَمْ يَكُنْ جَارِيَةً۔ اسامہ بن زید بد صورت آدمی تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا ہوا اس کا احسان ہے کہ یہ لڑکی نہ ہوا (ورنہ کون اس کو پسند کرنا)۔

دَمِيمٌ۔ بد صورت بد قطع۔

دَمِيمُ الصُّورَةِ دَمِيمُ السَّيْرِ۔ بد صورت، بد اخلاق۔

لَدَمَامَةٍ خُلِقَ۔ اس کی بد خلقی۔

وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ۔ وہ بد صورتی کے قریب ہے۔

لَا يُزَوِّجَنَّ أَحَدُكُمْ ابْنَتَهُ بِدَمِيمٍ۔ کوئی تم سے اپنے بیٹی کا نکاح بد صورت حقیر پست آدمی سے نہ کرے (یعنی حتیٰ

المقدور اس کے لئے اچھی شکل و صورت کا خاوند تجویز کرے تاکہ عورت مرد میں موافقت اور محبت ہو)۔

تَطْلِي الْمُعْتَدَّةَ وَجْهَهَا بِالذِّمَامِ وَ تَمْسُحُهُ نَهَارًا۔ رات کو سوگ والی عورت اپنے منہ پر ہنہ لگا سکتی ہے دن کو دھو ڈالے (یعنی اگر ضرورت ہو)۔

دَمَمْتُ الثَّوْبَ۔ میں نے کپڑے پر رنگ چڑھا دیا۔

دَمَّ الْبَيْتَ۔ گھر پر گلا وہ کیا۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي دِمَّةِ الْغَنَمِ۔ جہاں بکریوں کا گوبر چڑھا ہو (یعنی زمین پر اس کا گلا وہ چڑھ گیا ہو جیسے ان کے رہنے کی جگہ میں ہوتا ہے) وہاں نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (کیونکہ حلال جانوروں کا گوبر پاک ہے)۔ (بعض نے فِی دِمْنَةِ الْغَنَمِ روایت کیا ہے بعض نے کہا دِمْنَةُ میں نون کو میم سے بدلا اور میم کو میم میں ادغام کیا دِمْنَةُ ہو گیا۔ محیط میں ہے کہ دِمْنَةُ الْغَنَمِ بکریوں کا تھان۔ دِمْنَةُ جوں اور چیونٹی کو بھی کہتے ہیں)۔

دِمْنَةُ۔ راستہ کھلوانا۔

دَمْنٌ۔ گوبری دینا، مڑ جانا، سیاہ ہو جانا، کینہ رکھنا۔

تَدَمِينٌ اور اِذْمَانٌ۔ لازم کر لینا، ہمیشہ کرنا۔

دَمُونٌ۔ قبیح اور برا۔

دَمَانٌ۔ راکھ، گوبر، کھاد وغیرہ۔

إِيَّاكُمْ وَ خَضِرَاءَ الدِّمَنِ۔ تم گھوڑ کی سبزی سے بچے رہو (یہ جمع ہے دِمْنَةٍ کی بمعنی گھوڑ مزبلہ جہاں کوڑا کچرا نجاست وغیرہ ڈالتے ہیں اور دِمْنَةُ گھر کے نشانوں کو بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی عورت سے شادی نہ کرو جس کی صورت تو بظاہر اچھی ہو مگر سیرت خراب ہو جیسے گھوڑ پر جو سبزہ اگتا ہے وہ دیکھنے میں بہت اچھا ہرا بھرا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نجاست اور پلیدی ہوتی ہے)۔

فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الدِّمَنِ فِي السَّيْلِ۔ اس طرح اگ آئیں گے جیسے نالے میں کوڑے کچرے کے مقام پر سبزہ اگ آتا ہے (بڑے زور سے ہرا بھرا نکلتا ہے چونکہ اس کو کھاد ملتا ہے)۔

فَاتَيْنَا عَلَى جُدْجِدٍ مُتَدَمِّنٍ - پھر ہم ایک کنوئیں پر پہنچے جس کے گردا گرد گھوڑ تھا۔

كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالصَّلَاةِ فِي دِمْنَةِ الْغَنَمِ - بکریوں کے تھان میں جہاں ان کی میٹگی اور پیشاب جمار ہوتا ہے نماز پڑھنا کچھ برا نہیں سمجھتے تھے۔

مُدَمِّنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَتَنِ - جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہتا ہے وہ بت پرست کی طرح ہے۔ (یہ بطور تشدید کے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے دل میں ایمان کا نور نہیں رہے گا۔ وہ کفر کے قریب پہنچ جائے گا۔)

قَالُوا أَصَابَ الشَّمْرَ الدَّمَانُ - (جاہلیت کے زمانہ میں لوگ میوے کی پختگی سے پہلے بیج ڈالتے تھے جب ادا کرنے کا وقت آتا تو) کہتے میوہ بگڑ گیا۔ گوہر کی طرح کالا پڑ گیا (بعض نے دُمَانُ بضم دال روایت کیا ہے معنی وہی ہیں بعض نے دُمَانُ یعنی ہلاکت۔ نہایت میں ہے کہ دُمَانُ بضم دال زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ بیماریاں سب مضموم الفاء ہیں جسے سُعَالٌ اور زُكَامٌ اور نُحَازٌ اور قُشَامٌ اور مُوَاضٌ وغیرہ۔)

دَمْنٌ فَنَاءُ الْأَمِيرِ - اس نے امیر کا گھر لازم کر لیا ہے (ہمیشہ وہیں جمار ہوتا ہے)۔

يَهْجُرُونَ الدَّمَانَ - وہ کینوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔
لَيْسَ مُدَمِّنُ الْخَمْرِ الَّذِي يَشْرِبُهَا كُلَّ يَوْمٍ وَلَكِنْ يُؤْطِنُ نَفْسَهُ إِذَا وَجَدَهَا شَرِبَهَا - ہمیشہ شراب پینے والا صرف وہی شخص نہیں ہے جو روز اس کو پیا کرے بلکہ جو شراب کی عادت کر لے اس طرح کہ جب پائے پی لے وہ بھی دمن الخمر ہے (یعنی ہمیشہ شراب پینے والا)۔

دَمِي - خون نکلنا۔

تَدْمِيَةٌ - راستہ نکالنا۔

إِذْمَاءٌ - خون بہانا۔

كَانَ عُنُقُهُ جَيْدُ دُمِيَّةٍ - آنحضرت ﷺ کی گردن مبارک گویا پتلی کی گردن تھی صاف اور سفید۔ دُمِيَّةٌ - وہ پتلی جو منقش اور مزین اور اس میں خون کی طرح سرخی ہو۔ (بعض نے کہا ہاتھ دانت کی پتلی۔ عرب لوگ کہتے ہیں أَحْسَنُ مِنْ

الدُّمِيَّةِ - پتلی سے بھی زیادہ خوبصورت۔

يُحَلِّقُ رَأْسَهُ وَيُدْمِي - (عقیقہ میں بچے کا) سرمونڈا جائے پھر خون آلود کیا جائے (قائد نے کہا عقیقہ کے جانور کو جب ذبح کریں تو اس کے تھوڑے سے بال لے کر اس کی گردن کی رگوں پر رکھیں اور خون سے تر کر کے بچہ کی چند یا پر رکھ دیں تاکہ دھاگہ کی طرح خون اس کی چند یا پر بہے پھر بچہ کا سر دھو کر منڈوا ڈالیں۔ ابوداؤد نے کہا یہ ہمام راوی کا وہم ہے اور یہ جاہلیت کے زمانہ کی ایک رسم تھی جو منسوخ ہو گئی اور صحیح روایت میں بجائے يُدْمِي کے يُسَمِّي ہے یعنی بچہ کا نام رکھا جائے۔ خطابی نے کہا جب آنحضرت ﷺ نے سوکھی پلیدی کو بچہ کے سر سے دور کرنے کا حکم دیا تو اس کے سر کو خون آلود کرنے کا آپ کیوں حکم دینے لگے کیونکہ خون نجاست مغلطہ ہے انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ خون کی نجاست پر کوئی قوی دلیل نہیں ہے۔ خصوصاً حلال جانور کے خون کی نجاست پر البتہ حیض کا خون نجس ہے اور اصل اشیا میں طہارت ہے جیسے ہم نے ہدیۃ المہدی میں بیان کیا ہے۔ طبیبی نے کہا اکثر علماء نے اس فعل کو مکروہ جانا ہے۔ ایک روایت میں بجائے خون کے بچہ کا سر زعفران یا اور کسی خوشبو سے لتھیرنا منقول ہے اور بعض نے کہا يُدْمِي سے یہ مراد ہے کہ اس کا خنہ کر دیا جائے)۔

إِنِّي وَجَدْتُهَا تَدْمِي - میں نے دیکھا خرگوش کو حیض آتا ہے (جیسے عورتوں کو حیض آیا کرتا ہے) اسی وجہ سے امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے۔ مجمع البحار میں ہے بعض کے نزدیک خرگوش مکروہ ہے لیکن ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے۔)

فَجَعَلْتُهُ فِي كِنَانَتِي فَكَانَ عِنْدَهُ حَتَّى مَاتَ - (سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا میں نے جنگ احد میں ایک کافر کو تیر لگایا اس کو مار ڈالا پھر وہی تیر مجھ پر چلایا گیا میں اس کو پہچانتا تھا تین بار میں نے وہ تیر کافروں پر چلایا انھوں نے مجھ پر چلایا آخر میں نے کہا یہ تیر برکت والا ہے) میں نے اس کو ترکش میں رکھ لیا مرنے تک انہی کے پاس تھا (نہایت میں ہے کہ مُدْمِي وہ تیر جس کو خون لگ کر وہ کالا اور لال ہو گیا ہو۔ تیر انداز ایسے تیر

کو تبرک سمجھتے ہیں۔ بعض نے کہا یہ لفظ دَامِیَاء سے نکلا ہے جس کے معنی برکت کے ہیں)۔

فِي الدَّامِيَةِ بَعِيْرٌ - اس زخم میں جس میں خون نمودار ہو جائے لیکن بہہ نہیں ایک اونٹ دیت کا دینا ہوگا (ایسے زخم کو دامیہ کہتے ہیں اگر خون بہہ تو دامعہ کہتے ہیں)۔

بَلِ الدَّمُ الدَّمُ وَالْهَدْمُ الْهَدْمُ - میرا خون تمہارا خون ہے اور میرا ٹھکانا تمہارا ٹھکانا ہے یعنی ایک ہی جگہ میرا اور تمہارا مرنا اور گڑنا ہوگا اور تمہارے خون کی دیت کا میں طلب گار ہوں گا تم میرے خون کا دعویٰ کرو گے۔ مطلب یہ کہ میں اور تم آج سے ایک ہو گئے یہ آنحضرت ﷺ نے انصار سے بیعت عقبہ میں فرمایا۔ بعض نے کہا الھدم الھدم کے یہ معنی ہیں کہ میرا خون بے کار جانا تمہارا خون بے کار جانا ہے تو ہدم بمعنی ہدر کے ہے)۔

لَا نَا أَشَدُّ بُغْضًا لَّكَ مِنَ الْأَرْضِ لِلدَّمِ - (حضرت عمرؓ نے ابو مریم حنفی سے فرمایا) جس نے آپ کے بھائی زید بن خطاب کو جنگ یمامہ میں مار ڈالا تھا (میں تو تجھ سے اس سے بھی زیادہ بغض رکھتا ہوں جتنا زمین خون سے بغض رکھتی ہے) (خون زمین میں جذب نہیں ہوتا تو گویا زمین خون کی دشمن ہے)۔

وَالدَّمُ مَا هُوَ بِشَاعِرٍ - (ولید بن مغیرہ نے کہا) قسم خون کی محمدؐ شاعر نہیں ہیں۔ (جاہلیت کے زمانہ میں خون کی قسم کھایا کرتے تھے)۔

لَا وَالدَّمَاءِ - نہیں قسم قربانیوں کے خون کی (ایک روایت میں وَالدَّمِی ہے۔ یعنی قسم پتلوں کی مراد بت ہیں جن کو وہ پوجتے تھے)۔

إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دِمٍ - (ثمامہ بن اثال نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا)۔ اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جس کے خون کا بدلہ طلب کیا جائے گا۔ (ایک روایت میں ذَا دِمِ ہے یعنی ایسے شخص کو جس کا ذمہ قابل اعتبار ہے یعنی اس کے قوم کے لوگ اس کی عزت کرتے ہیں اور اس کے ذمہ کا لحاظ رکھتے ہیں۔ بعض نے کہا ذَا دِمِ کے معنی یہ ہیں

کہ واقعی وہ قتل کا سزاوار ہے کیونکہ آپ نے دشمنوں میں سے اس کو قید کیا ہے تو اس کے قتل سے آپ پر کوئی الزام نہیں)۔

إِنِّي لَا أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دِمٍ - (کعب بن اشرف کی جورو نے محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں کی آواز سن کر کہا) میں ایسی آواز سنتی ہوں جس سے خون ٹپکتا ہے یعنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بارادہ قتل آئے ہیں۔ (کیا عقل مند عورت تھی مگر کعب کی قضا آئی تھی اس نے اپنی جورو کا کہنا نہ سنا اور قلعہ پر سے اتر آیا آخر مارا گیا)۔

هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَ أَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُذَ الْيَوْمِ - یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے میں آج سارے دن اس کو چلتا رہا ہوں۔ (حضرت ابن عباسؓ سے خواب میں آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حساب کیا تو یہ وہی دن تھا جس دن حضرت امام حسین علیہ و علی آباء السلام کربلا میں شہید ہوئے تھے۔ ترمذی نے حضرت بی بی ام سلمہؓ سے روایت کی انھوں نے بھی خواب میں آنحضرت ﷺ کو پریشان حال دیکھا۔ سبب پوچھا تو فرمایا میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسین کو قتل کیا گیا اَنَا لِلَّهِ وَاَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط الف الف لعنة الله على من اذى رسول الله صلى الله عليه وسلم)۔

نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ - خون کی قیمت لینے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی خون بیچنے سے)۔ (بعض نے کہا بچھے لگانے کی اجرت مراد ہے اس صورت میں یہ نہی تنزیہی ہوگی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کچھنے لگائے اور لگانے والے کو اجرت دی)۔

هَلْ أَنْتَ إِلَّا أَصْبَعٌ دَمِيَّتٍ - تو بے کیا ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوگی (یعنی اللہ کی راہ میں اگر تو نے اتنی سی تکلیف اٹھائی تو ایسی بے قراری کیوں کرتی ہے) (یہ آپؐ نے جنگ احد میں فرمایا) اس کے آگے یہ ہے وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيَتْ - اللہ کی راہ میں تجھ کو یہ تکلیف پہنچی (تو خوشی کا مقام ہے نہ رنج کا)۔

گر نثار قدم یار گرامی نہ کنم
جوہر جان بچہ کار دگرم آیدا

كَلِمَةُ يُدْمِي - ان کے زخم سے خون بہ رہا تھا۔

غَسَلَ الْمَرْأَةُ أَبَاهَا الدَّمَ - عورت اپنے باپ کا خون دھوئے تو کیسا (یعنی جائز ہے جیسے حضرت فاطمہؑ نے جنگ احد میں حضرت ﷺ کا خون دھویا تھا)۔

كَلِمًا لَيْسَ لَهُ دَمٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ - جس جانور میں بہتا خون نہ ہو وہ اگر پانی میں گر کر مر جائے (جیسے بچھو مکھی کیڑے وغیرہ) تو کچھ قباحت نہیں (پانی گندہ نہ ہوگا)۔

ثُمَّ تَدْعُوُ بِدُعَاءِ الدَّمَ - پھر خون بند ہونے کی دعا کرے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ دعا مشہور ہے مستحاضہ عورت اگر رو بقبلہ ہو کر پڑھے تو پاک ہو جاتی ہے)۔

تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ الدَّامِيَةَ بَيْنَ كُلِّ صَلَوَتَيْنِ - جس عورت کا خون بند نہ ہوتا ہو وہ ہر دو نمازوں کے بیچ میں غسل کرے (ایک روایت میں دَامِيَةُ ہے بہ ذال معجمہ یعنی جس کے ذمہ پر نماز ہو اور اس کا خون بند نہ ہوتا ہو تو ایک غسل کرے کے دو نمازیں پڑھ لے یعنی جمع کرے پھر دوسری دو نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور ایک غسل فجر کی نماز کے لئے۔ غرض ہر روز تین بار غسل کرے)۔

باب الدال مع النون

دَنَاءٌ يَدْنَاءَةٌ - کمینہ پن۔

دَنِيئَةٌ - نقصان عیب۔

عَلَامٌ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا - ہم اپنے دین میں کیوں عیب لگائیں (دَنِيئَةُ اصل میں دَنِيئَةٌ تھا)۔

مَا فِيهِمْ دَنِيٌّ وَ إِنَّمَا فِيهِمْ أَذْنَى - بہشتیوں میں کوئی کمینہ (پاجی) نہ ہوگا البتہ کم درجہ کا ہوگا (لیکن بہشت کا کم درجہ والا بھی دنیا کے بادشاہوں سے کہیں بڑھ کر ہوگا یا اللہ ہم کو دوزخ سے بچادے اور بہشت میں پہنچادے اگر بہشتیوں کی کفش برداری بھی ہم کو نصیب ہو تو وہ ہم کو سلطنت ہفت اقلیم سے زیادہ پسند ہے۔ ہمارے اعمال کے نظر کرتے یہ بھی تیرا فضل و کرم ہے ورنہ ہم اس قابل بھی نہیں کہ بہشتیوں کی کفش برداری کیا کریں)۔

دَنْدَنَةٌ - مکھی یا زنبور کی آواز یعنی بہنہناہٹ اور گنگن

کرنا یعنی اس طرح کچھ کہنا جو دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے۔

فَأَمَّا دَنْدَنْتُكَ وَ دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَلَا نُحِبُّهَا فَقَالَ حَوْلَهُمَا دَنْدُنٌ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا تو نماز میں کیا دعا کرتا ہے؟ اس نے کہا میں ایسی ایسی دعا کرتا ہوں اور اپنے پروردگار سے بہشت کا سوال کرتا ہوں دوزخ سے اس کی پناہ چاہتا ہوں) لیکن آپ کا اور معاذ کا گنگنا ہم اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا ہم بھی بہشت اور دوزخ ہی کے گرد گنگناتے رہتے ہیں (یعنی ہماری دعاؤں کا بھی ماحصل یہی ہے بہشت کا سوال اور دوزخ سے پناہ چاہنا) ایک روایت میں یوں ہے عَنْهُمَا دَنْدُنٌ - یعنی ہم بھی انہی دونوں کے گنگناتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَنْدَنُ الرَّجُلُ - جب آدمی بار بار کہیں آئے جائے۔ نہایہ میں ہے کہ دَنْدَنُہ پست آواز سے گنگنا اور یہ هَنِيمَہ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے)۔

دَنْوٌ - مستعمل نہیں ہے بلکہ دَنْيُوٌ بمعنی چمکنا دینار بنانا۔

دَيْنَارٌ - ایک سونے کا سکہ جو آنحضرت ﷺ کے عہد میں رائج تھا۔

دَنْسٌ - میلا کچھلا ہونا بری بات سے آلودہ ہونا میل کچیل۔

دَنْسٌ - میلا کچھلا۔

تَدَنْسٌ - میلا ہونا۔

مَدَانِسٌ - عیب بمعنی معائب ہے۔

كَانَ ثِيَابَهُ لَمْ يَمَسَّهَا دَنْسٌ - اس کے کپڑوں میں جیسے میل لگا ہی نہیں۔

كَمَا طَهَّرْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ - جیسے تو نے سفید اجلے کپڑے کو میل سے پاک صاف کیا۔ دَرَنٌ اور دَنْسٌ اور وَسَخٌ - میل کچیل، غچلا پن۔

لَمْ تَدَنْسْكُمْ الْجَاهِلِيَّةُ - تم کو جاہلیت نے میلا نہیں کیا (یہ اہل بیت علیہ السلام کی تعریف میں ہے یعنی تمہارا حسب نسب پاکیزہ اور شریف ہے)۔

فَلَانٌ دَنَسُ الثِّيَابِ - اس کا فعل یا مذہب برا ہے۔

دَنَقْ يَدْنِيْقْ - سردی سے مرجانا، شفیقہ اور عاشق ہونا۔

دُنُوْقْ - باریک کاموں میں غور کرنا۔

تَدْنِيْقْ - دبایا تکلیف یا بیماری سے آنکھوں کا اندر گھس

جانا، کسی کام کی تہ کو پہنچنا، خوب غور کرنا، برابر کئے جانا۔

دَانِقْ - درم کا چھٹا حصہ۔

دَنَقْ - سوڑہ، سپستان۔

دَنِيْقْ - جو دن کو اکیلا کھائے اور رات کو چاندنی میں

کھائے تاکہ کوئی مہمان نہ دیکھے۔

لَابَاسٌ لِلَّاسِيْرِ اِذَا خَافَ اَنْ يُمَثَلَ بِهِ اَنْ يَدْنَقَ

لِلْمَوْتِ - اگر کسی قیدی کو یہ ڈر ہو کہ اس کے ناک کان کاٹے

جائیں گے تو کچھ حرج نہیں اگر وہ اپنے آپ کو ایسا بنائے جیسے

اب وہ مرنے والا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَنَقْ وَجْهَهُ - اس

کا منہ زرد ہو گیا اور دَنَقَتِ الشَّمْسُ - سورج ڈوبنے کو ہے)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الدَّانِقَ وَمَنْ دَنَقَ - اللہ تعالیٰ دانق پر لعنت

کرے اور اس پر جو دانق پر نظر رکھے (ایک ایک کوڑی پر جان

دیتا رہے)۔

دَانِقْ - دانگ کا معرب ہے اس کا وزن گیبوں کے ایک

دانہ برابر ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حقیر اور قلیل چیز پر نظر رکھے

اس کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا رہے۔

دَوَانِيْقِي - ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی کا لقب ہے اس نے

کوفہ کے گرد خندق کھدانے کے لئے ہر مزدور کو چاندی کے ایک

ایک دانق پر مقرر کیا تھا۔ دَانِقْ کی جمع دَوَانِيْقْ ہے۔

دَنّ - گنگنا، گولی، مٹھور، مٹکہ۔

اِكْسِرَ الدَّنَانِ - گولیوں کو توڑ ڈال۔ یعنی شراب کی

مٹھوروں کو عربی میں دَنّ، خَابِيَّةٌ، زَبْرٌ اور دَوُخٌ مٹی کے

بڑے برتنوں کو کہتے ہیں جن میں شراب یا سرکہ رکھا جاتا ہے۔

دُنُوْ يَدَنَاوَةٌ - نزدیک ہونا۔

دَنَا اور دَنَايَةٌ - کمینہ اور حقیر ہونا، ضعیف ہونا، نزدیک

ہونا۔

دِنِيّ - بمعنی قریب اور ضعیف ساقط۔ محیط میں ہے کہ

دِنِيّ جو کمینہ کے معنی میں ہے وہ مہوز اللام سے دَنَاءَةٌ ہے۔

سَمُّوا اللّٰهَ وَ دَنُّوا وَ سَمِتُوا - کھاتے وقت اللہ کا نام

لو اور اپنے نزدیک سے کھاؤ (دوسروں کے کھانے پر ہاتھ مت

دوڑاؤ) اور کھلانے والے کے لئے برکت کی دعاء کرو۔

عَلَامٌ نُّعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا - ہم اپنے دین میں

کمینہ پن اور بری خصلت کو کیوں جگہ دیں۔ (نہا یہ میں ہے کہ

دِنِيّ اصل میں مہوز اللام تھا اور کبھی غیر مہوز بھی۔ ضعیف اور

خسب کے معنی میں آتا ہے)۔

مَا فِيْهِمْ دِنِيّ وَ اِنَّمَا فِيْهِمْ اَدْنٰى - (اس کا ترجمہ

ابھی گزر چکا ہے)۔

الْجَمْرَةُ الدُّنْيَا - نزدیک کا جمرہ یعنی جو مٹی سے قریب

ہے جس کو عوام چھوٹا شیطان کہتے ہیں۔

دُنْيَا - اس جہاں کو کہتے ہیں کیونکہ یہ ہم سے نزدیک ہے

اور آخرت اس کے بعد ہے۔

فَاَدْنٰى بِالْقَرْيَةِ - وہ بستی کے نزدیک پہنچ گیا۔ (ایک

روایت میں فَاَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ ہے، معنی وہی ہیں، بعض نے کہا

اس کی فتح قریب ہو گئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَدْنَتْ النَّاقَةُ -

اونٹنی جننے کے قریب آ گئی۔ اَدْنَةُ - نزدیک آخر میں ہائے

سکتہ لگا دی گئی تاکہ نون کی حرکت ظاہر ہو)۔

فَدَنَوْتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقْبِيْهِ - میں آپ کے

زریک گیا یہاں تک کہ آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہوا۔

(تاکہ لوگوں کی آڑ ہو جائے)۔

اِنَّهٗ لَيَدْنُوْا اَنْتُمْ يَبٰهِيْ - وہ نزدیک ہوتا ہے پھر فخر کرتا

ہے۔

اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا - دنیا کمانے کو۔

خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا - دنیا سے اور دنیا میں جو

کچھ ہے اس سے بہتر۔

الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ اَوْ مَا وَاِلٰه

اَوْ عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ - دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ

بھی ملون ہے مگر اللہ کی یاد اور جو اس کے مثل ہے (جیسے اللہ

والوں کی صحبت) یا عالم یا علم سیکھنے والا (اللہ کی یاد اور اس کے

لَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا - دنیا کے فرزند مت بنو
(آخرت کے فرزند بنو)۔

أَذْنُوهُ مِنِّي - اس کو میرے نزدیک لاؤ۔
أَذْنِي خَيْرٌ - نشی خیر کا (جو مدینہ کے قریب ہے)۔
يُذْنِي ابْنُ عَبَّاسٍ - حضرت عمر عبد اللہ بن عباسؓ کو اپنے
نزدیک بٹھاتے تھے (دوسرے بوڑھے بوڑھے صحابہ سے ان کو
زیادہ تقرب دیتے تھے اس وجہ سے کہ ان میں علم کی فضیلت تھی۔
بزرگی بہ علم است نہ بسال)۔

بِأَذْنِي مِنْ صَدَاقِهَا - اس کے مہر مثل سے کم پر۔
أَذْنِي طَهْرَهَا - اس کی پہلی پاکی میں۔
ثُمَّ أَذْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ - پھر ان کو اپنے منہ کے نزدیک کیا
(گرد پھونکنے کے لئے)۔

وَدَنَا الْجَبَّارُ - آنحضرتؐ پروردگار کے قریب ہو گئے۔
فَتَدَلَّى - یعنی اور زیادہ قرب کے طالب ہوئے۔ یہ بھی
ایک تفسیر ہے اس آیت کی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى - بعض نے کہا دَنَا
فَتَدَلَّى کا فاعل حضرت جبریل علیہ السلام ہیں یعنی جبریل
آنحضرتؐ کے قریب ہو گئے پھر آپ کے ساتھ لٹک گئے
آپ کے وسیلہ سے ان کو اور زیادہ عروج حاصل ہوا۔
لَعْدُوَّةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا -
صبح کو یا شام کو اللہ کی راہ میں چلنا (جہاد کے لئے سفر کرنا) ساری
دنیا سے بہتر ہے۔

مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ
إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا ذَايَرَجُعُ - دنیا کی مثال
آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کوئی سمندر میں انگلی ڈال کر
نکالے پھر دیکھے اس کی انگلی میں کیا لگا رہتا ہے (اس کی انگلی میں
جتنا پانی لگا رہتا ہے اس کو جو سمندر سے نسبت ہے وہی نسبت دنیا
کو آخرت سے ہے۔ یہ بھی تمثیل ہے ورنہ دنیا کو آخرت سے اتنی
بھی نسبت نہیں کیونکہ دنیا چند روزہ اور فانی ہے اور آخرت ہمیشہ
رہنے والی اور باقی ہے)۔

مثل میں تمام نیک کا آگئے)۔

يُذْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ كَنَفَهُ - اللہ تعالیٰ (قیامت کے
دن) مومن کو اپنے نزدیک کر لے گا اور اپنا ایک کونہ اس پر ڈال
دے گا (اس کو چھپالے گا) پھر چپکے چپکے اس سے فرمائے گا تجھ کو
یاد ہے تو نے دنیا میں فلاں فلاں گناہ کیا تھا (اخیر حدیث تک)۔
لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللَّهِ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ -
اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پنکھ برابر بھی (قدر رکھتی)
ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔ (مگر پروردگار
کے نزدیک وہ محض بے قدر اور بے حقیقت ہے اس لئے کافر اور
مومن دونوں کو دنیا میں سے دیتا ہے بلکہ کافروں اور فاسقوں کو
نیک بندوں سے زیادہ دنیا کا مال و اسباب اور عیش و عشرت کا
سامان دیتا ہے)۔

إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ
زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا - سب سے زیادہ جس چیز کا مجھ کو ڈر
ہے وہ دنیا کی خوشنما چیزوں کا اور اس کی زینت اور آرائش کے
سامانوں کا جو تم کو ملیں گے (ایسا نہ ہو کہ تم ان کو خواہش میں اللہ
کے حکموں کا خیال چھوڑ دو)۔

إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَصْرَةٌ - دنیا شیریں اور ہری بھری
ہے (بظاہر بڑی خوشنما مگر اندر زہر آلود)۔

ہمہ اندر زمن بہ تو این است
کہ تو طفلی و خانہ رنگین است
حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ - دنیا کی محبت تمام
گناہوں کی چوٹی ہے (سارے گناہ دنیا ہی کی الفت کی وجہ سے
صادر ہوتے ہیں زن زرمین جہاں دیکھو یہی جھگڑے ہیں)۔
مَالِي وَلِلدُّنْيَا - مجھ کو دین سے کیا واسطہ۔

الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ - دنیا مسلمان
کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے۔
حَمَاهُ الدُّنْيَا - اس کو دنیا سے بچاتا ہے (دنیا کا مال و
دولت نہیں دیتا)۔

۱۔ تم دنیا میں اس طرح ہو جس طرح رنگین اور جگمگاتے گھر میں تم ایک بچے کی طرح ہو۔ (م)

ذَنُوتُ مِنَ اللَّهِ دُنُوًا مَا ذَنُوتُ مِنْهُ قَطُّ - میں اللہ تعالیٰ سے آج ایسا نزدیک ہوا کہ اتنا نزدیک کبھی نہیں ہوا۔

أَذْنِي صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ - اپنے دوست کو تو نزدیک کرے گا اور باپ کو دور پھینک دے گا۔ (دوستوں کے ساتھ محبت احسان اور سلوک اور باپ سے دوری اور نفرت اسی طرح جو رو کی خاطر داری کرے گا اور ماں کو نکال کر باہر کر دے گا یہ آپ نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں)۔

حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ الْبَسَاءُ وَالطَّيِّبُ - تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے دو چیزیں مجھ کو بھاتی ہیں۔ ایک تو عورتیں دوسری خوشبو۔

الدُّنْيَا دُنْيَا بِلَاغٍ وَ دُنْيَا مَلْعُونَةٌ - دنیا دو طرح کی ہیں ایک تو وہ دنیا جس سے آخرت کا سامان کیا جائے (وہ تو محمود ہے) دوسرے ملعون دنیا (جو آخرت سے اور یاد الہی سے غافل کر دے گناہ اور بدکاری میں پھنسائے)۔

كَانَتْ الدُّنْيَا بِأَسْرِهَا لِأَدَمَ وَلِابْنِ آدَمَ - دنیا سب آدم اور ان کے نیک اولاد کے لئے تھی (اب اس میں سے جو دشمنوں نے لے لی پھر لڑکر ان سے واپس ملے اس کو فنی کہیں گے اور جو بن لڑے ملے وہ انفال ہے)۔

قَطَعْتُمُ الْأَذْنَى مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَوَصَلْتُمُ الْأَبْعَدَ مِنْ أَبْنَاءِ الْحَرْبِ لِرَسُولِ اللَّهِ - لوگو تم نے جو شخص بدر والوں میں آ نحضرت ﷺ کے زیادہ قریب تھا اس سے تو قطع کیا اور جو شخص دور تھا اور آ نحضرت ﷺ سے لڑنے کے لئے آیا تھا اس سے وصل کیا۔ (مطلب یہ ہے کہ حضرت علی کی اولاد سے تو بیعت نہ کی جنہوں نے جنگ بدر میں آ نحضرت ﷺ کے دشمنوں کو مارا اور عباس کی اولاد سے بیعت کر لی جو جنگ بدر میں آ نحضرت ﷺ سے لڑنے آئے تھے)۔

باب الدال مع الواو

دَوَاءٌ يَدَاءٌ - بیماری اصل میں دَاوَاءٌ تھا۔
لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ - ہر بیماری کی ایک دوا ہے۔
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ إِلَّا جَعَلَ لَهُ دَوَاءً - اللہ تعالیٰ

نے جو بیماری اتاری اس کی ایک دوا بھی رکھی ہے (پروہ کسی کو معلوم ہے کسی کو نہیں معلوم)۔

إِنَّهُ دَاءٌ وَلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ - (ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اگر ہم شراب کو دوا میں استعمال کریں آپ نے فرمایا) شراب تو بیماری ہے دوا نہیں ہے۔
كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ - ہر ایک عیب جو آدمی میں ہوتا ہے وہ اس میں موجود ہے۔

أَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ - بخیلی سے بڑھ کر مہلک یا بدتر کون سی بیماری ہے۔

لَا دَاءَ وَلَا خَبْثَةَ - اس میں کوئی بیماری یا خرابی نہیں ہے۔

دُبُّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ - اگلی امتوں کی بیماری تم میں سرایت کر گئی (حسد بغض تکبر وغیرہ)۔

الْخَمْرُ دَاءٌ - شراب بیماری ہے (یعنی بیماری پیدا کرتی ہے) (اس کا استعمال جگر کو خراب کر دیتا ہے ریشہ اور فاج پیدا کرتا ہے گردوں کو ضعیف کر کے مرض ذیابیطس پیدا کرتا ہے آخر کار بئکل (زہری پھوڑا سرطان) نمود ہوتا ہے)۔

قَدْ مَلَّتُ أَطِبَّاءَ هَذَا الدَّاءِ الدَّوِيَّ - اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے طبیب تھک گئے۔

يَسْلُ الدَّاءِ الدَّوِيَّ - (آلو بخارا) سخت بیماری کو کھینچ لیتا ہے۔

أَمَنَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَدْوَاءِ الثَّلَاثَةِ - اللہ تعالیٰ اس کو تین بیماریوں سے بے خوف کرتا ہے۔

دَوْبَلٌ - سور کا بچہ۔
مَرَعَى الدَّوَابِلِ - سور کے بچے چراتا پھرے گا یا

گدھے کے بچے۔ (یہ معایہ نے شاہ روم کو لکھا تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے)۔

دَوُجٌ - خدمت کرنا۔
مَا تَرَكَتُ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً - میں نے کوئی چھوٹا یا

بڑا کام نہیں چھوڑا (یعنی سب طرح کے گناہ کئے۔ بعض نے کہا دَاجَةُ تَالِيعِ ہے حَاجَةُ كَا جیسے اردو زبان میں کہتے ہیں روٹی۔

دوئی، کھانا وانا، بعض نے بہ تشدید جیم پڑھا ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

دَوْخ - بڑا ہونا، لٹک آنا۔

تَدْوِیخ - بمعنی تفریق۔

إِنْدَاحَ بَطْنُهُ - اس کا پیٹ بڑا ہو گیا۔

كَمْ مِّنْ عَذْقٍ دَوَّاحٍ فِي الْجَنَّةِ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ - ابوالدحداح کے لئے بہشت میں کئی بڑے لمبے اونچے کھجور کے درخت ہیں۔

فَاتَيْنَا عَلَى دَوْحَةٍ عَظِيمَةٍ - ہم ایک بڑے درخت کے پاس آئے۔

إِنَّ رَجُلًا قَطَعَ دَوْحَةً مِّنَ الْحَرَمِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً - ایک شخص نے حرم کا ایک بڑا درخت کاٹ ڈالا۔ عبداللہ بن عمر نے اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا۔

سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاخَةَ - ایک شخص کا نام ہے (داخہ اس کی ماں تھی یا ماں کی لونڈی)۔

دَوْخ - ذلیل ہونا، خوار ہونا، غالب ہونا، سرگھومنا۔ تَدْوِیخ اور اِدْوَاخ - ذلیل کرنا۔

أَدَاخَ الْعَرَبَ وَ دَانَ لَهُ النَّاسُ - عرب لوگوں کو ذلیل کیا اور لوگوں نے ان کی اطاعت قبول کی۔

دَوْخَلَةٌ - کھجور کے پتوں کا تھیلہ، بورہ جس میں کھجور وغیرہ رکھی جاتی ہے۔ جیسے زَبِيلٌ اور قَوْصَرَةٌ - ان کے بھی یہی معنی ہیں۔

فَإِذَا سَبَّ فِيهِ دَوْخَلَةٌ رُطِبَ فَأَكَلْتُ مِنْهَا - میں کیا دیکھتا ہوں ایک پھٹیا ہے (باریک کپڑا) اس میں تازی کھجور کی ایک تھیلی ہے میں نے اس میں سے کھایا۔

دَوْدٌ - کیڑے پڑنا۔

دَوْدٌ - کیڑا۔

دَوَيْدٌ - چھوٹا کیڑا۔

دِيدَاءٌ - دوڑنا۔

إِنَّ الْمُؤَدِّينَ لَا يُدَادُونَ - مؤذن لوگوں کو مرنے کے بعد کیڑے نہیں کھاتے۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَادَ الطَّعَامُ اور آذَا اور دَوْدٌ -

فَهُوَ مُدَوْدٌ - جب کھانے میں کیڑے پڑ جائیں۔

دَاوُودٌ - ایک مشہور پیغمبر ہیں۔

إِذَا ظَهَرَ أَمْرُ الْأَيْمَةِ حُكِمَ بِحُكْمِ دَاوُودَ - جب

اماموں کی حکومت ہو جائے گی تو حضرت داود علیہ السلام کی

طرح حکومت کریں گے (گواہ نہیں طلب کریں گے)۔

دِيدَانٌ جمع ہے دَوْدِی -

دَوْرٌ یا دَوْرَانٌ - گول پھرنا۔

دِيرِبَه - اس کا سر گھومنے لگا۔

مَدَاوِرَةٌ - ساتھ ساتھ گھومنا، کسی کی خاطر داری کرنا،

بمعنی مُدَارَاةٌ ہے۔

إِدَارَةٌ - گھمانا۔

دار - محل، گھر، عمارت اور صحن سمیت اس کی جمع اَدْوَرٌ

اور دَوْرٌ اور دَوْرَانٌ اور دَوْرَاتٌ اور دِيَارَاتٌ اور اَدْوَارٌ اور

اَدْوِرَةٌ آتی ہے۔

دَارٌ - بمعنی شہر، ولایت اور قبیلہ بھی آیا ہے۔

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورٍ الْأَنْصَارِ - کیا میں تم کو

انصار کا بہتر قبیلہ نہ بتلاؤں۔

مَا بَقِيَتْ دَارٌ إِلَّا بُنِيَ فِيهَا مَسْجِدٌ - کوئی قبیلہ ایسا

باقی نہ رہا جہاں ایک مسجد نہ بنائی گئی ہو۔

أَمَرَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فِي الدَّوْرِ - آپ نے گھروں

میں یا محلوں میں مسجد بنانے کا حکم دیا۔ (جہاں محلے والے نماز

پڑھا کریں)۔

وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ دَارٍ - کیا عقیل نے

ہمارے لئے کوئی گھر بھی باقی رکھا ہے (نہیں سب بیچ کر کھا

گئے)۔

دَارُ الْقَضَاءِ - ایک گھر تھا جس کو بیچ کر عبداللہ بن عمر

نے اپنے والد کا قرضہ ادا کیا جسے وہ وصیت کر گئے تھے۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ - تم پر سلام گھر

والے مومنوں! (قبرستان کو گھر فرمایا وہ مردوں کا گھر ہے جو دار

سے اہل دار مراد ہیں)۔

دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ اَثَارُكُمْ۔ بنی سلمہ! تم اپنے گھروں میں ہی رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں (مسجد تک جاتے ہوئے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے تو دور رہنے میں تمہاری نیکیاں زیادہ لکھی جاتی ہیں)۔

فَاسْتَاذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ۔ میں پروردگار کے محل پر پہنچ کر اذن مانگوں گا (اس کا محل بہشت ہے جس کو دارالسلام کہتے ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے۔ مراد وہ بہشت ہے جہاں ہمارا پروردگار خاص تجلی فرمائے گا)۔

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُولِهَا وَعَنَا بِهَا عَلَى إِنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتْ۔ یہ رات بھی کیا تکلیف کی لمبی رات تھی مگر اس نے مجھ کو دارالکفر سے نجات بخشی۔ (نہا یہ میں ہے کہ دارۃ دار سے خاص ہے)۔

يَحْتَرِقُونَ فِيهَا إِلَّا دَارَاتُ وَجُوهُهُمْ۔ دوزخی دوزخ میں جل جائیں گے مگر (جو مومن ہوں گے ان کے) منہ کے گردے نہیں جلیں گے (کیونکہ وہ سجدہ کا محل ہے) (دوسری حدیث میں ہے کہ سجدے کے ساتوں اعضاء محفوظ رہیں گے)۔

إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ زمانہ گھوم کر اپنی اسی اصلی حالت پر آ گیا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو بنایا تھا (مطلب یہ ہے کہ عرب کے مشرکوں نے جو مہینوں کو آگے پیچھے کر دیا تھا اور سب گول مال خلط ملط ہو گیا تھا یوں ہی ہو ہوا آ خراب ہر مہینہ پھر اپنے اصلی ٹھکانے پر آ گیا۔ عرب کے کافر محرم کو پیچھے کر کے صفر کے مہینے کو محرم کر دیتے اسی طرح ہر سال محرم کو پیچھے ڈالتے آخر محرم پھر محرم میں آیا اور حساب ٹھیک ہوا تو گویا زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ کرمانی نے کہا وہ ہر سال ایک نئے مہینے میں حج کیا کرتے مثلاً ایک سال ذی الحجہ میں حج کیا تو دوسرے سال محرم میں اسی طرح کرتے کرتے جس سال آنحضرت ﷺ نے حج کیا اتفاق سے وہ ٹھیک ذی الحجہ ہی کا مہینہ پڑا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ زمانہ گھوم گھام کر اب اپنی ٹھیک حالت پر آ گیا)۔

لَقَدْ دَاوَرْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَذْنِي مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا۔ (شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے پیغمبر صاحب سے فرمایا) میں نے بنی اسرائیل پر اس سے آسان بات پھرائی لیکن وہ عاجز ہو گئے اور نہ کر سکے۔ ایک روایت میں دَاوَرْتُ ہے۔ یعنی میں نے بنی اسرائیل سے اس سے آسان بات چاہی)۔

فَيَجْعَلُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ۔ ان کو مغلوب کرے۔

دَائِرَةٌ۔ بمعنی حادثہ اور مصیبت بھی آیا ہے۔

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِی۔ اچھے ہم نشین کی مثال عطار کی سی ہے۔ یہ دارین کے طرف منسوب ہے جہاں سے خوشبو لایا کرتے تھے۔ دارین ایک موضع ہے بحرین میں جہاں مشک ہندوستان سے لایا کرتے تھے کذا قال الجوهری)۔

كَأَنَّهُ قَلْعٌ دَارِی۔ گویا وہ دارین کا پردہ ہے۔

قَلْعٌ۔ کشتی کا پردہ جس کو ہوالگ کر کشتی چلاتی ہے (عربی میں اس کو شراع بھی کہتے ہیں)۔

تَدَوَّرَ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخُمْسٍ أَوْ لِسَبْعٍ وَثَلَاثِينَ۔ اسلام کی چکی ۳۵ یا ۳۶ یا ۳۷ تک (خوب) گھومتی رہے گی (روز بروز اسلام کی ترقی ہوتی جائے گی) ۳۵ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت اور ۳۶ میں جنگ جمل اور ۳۷ میں جنگ صفین ہوئی بس اسلام کی بہار جاتی رہی اور چکی گھومتی گھومتی رک گئی۔ اس حدیث میں ایک کھلا معجزہ ہے)۔

دِيَارٌ۔ گھر میں رہنے والا۔

اسْتَذَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔ کعبے کی طرف گھوم گئے (بیت المقدس کی طرف پیٹھ ہو گئی)۔

دَارِی۔ جو ہمیشہ گھر میں رہے سفر نہ کرے۔

كَانَ مُدَوَّرَ الْوُجْهِ۔ آنحضرت ﷺ کا چہرہ انور گول تھا (اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل گول تھا کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرہ انور گول نہ تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ کسی قدر گولائی آپ کے چہرہ مبارک میں تھی تلوار کی طرح بالکل لمبا اور پتلا نہ تھا)۔

لَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ - زمانہ کے حادثوں سے نہیں ڈرتا۔

شَهِدْتُ الدَّارَ - میں اس وقت موجود تھا جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کا گھر گھیر لیا تھا۔

وَعَلَيْهِمْ دَارَتِ الرَّحَى - انہی پر چکی گھومی (یعنی اولو العزم پیغمبر وہی تھے)۔

دَوُسٌ - پاؤں سے روندنا، زور سے جماع کرنا، ذلیل کرنا، صیقل کرنا۔

دَوَّاسٌ - شیر بہادر۔

دَوَّاسَةٌ - ناک۔

دَوَيْسَةٌ - جماعت۔

دَيْسَةٌ - جہاں گنجان درخت ہوں۔

وَدَائِسٌ وَمُنَقٍ - اور اناج کو ٹٹنے والا اور چھاننے والا صاف کرنے والا (بعض نے اس کو بکسرۃ نون روایت کیا ہے یعنی آواز کرنے والا - مطلب یہ ہے کہ مواشی آواز کرنے والے)۔

فَتَجِئُونَ تَدْوُسُونَ الطِّينَ - پھر تم کیچڑ روندتے ہوئے آؤ۔

لَا تَسْلَمُ إِلَى دِيَّاسٍ - اناج روندنے والے سے بیچ سلم مت کر۔

دَوْقٌ - ملانا، پانی سے تر کرنا۔

عَرَفُكَ أَدَوْقٌ بِهِ طِيبِي - (حضرت ام سلیمؓ) آنحضرتؐ کے مبارک جسم سے پسینہ لے کر جمع کر رہی تھیں اتنے میں آپ ہوشیار ہوئے دریافت فرمایا یہ کیا کرتی ہے؟ انھوں نے کہا) آپ کا پسینہ لے رہی ہوں اس کو میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔

أَدِيفِيهِ فِي تَوْرِ مِّنْ مَّاءٍ - (حضرت سلمان فارسی نے اپنی عورت سے مرض موت میں کہا) یہ مشک پانی کے ایک کونڈے میں گھول۔

دَوْفَصٌ - سفید چکنی پیاز۔

أَكْثَرُ دَوْفَصَهَا - (حجاج نے اپنے باورچی سے کہا)

اس میں سفید پیاز زیادہ ڈال۔

دَوُكٌ يَامَذَاكَ - پینا، جماع کرنا، جیسے نیک ہے بمعنی جماع۔

ذَاكَ الْمَرْءُ فَإِنَاكَ الْمَرْءَةُ - عورت سے جماع کیا۔

دَوُكَّةٌ اور دَوُكَّةٌ - لڑائی، جھگڑا، طرح طرح کی باتیں، غور و خوض۔

فَبَاتَ النَّاسُ يَدْوُكُونَ - (آنحضرتؐ نے جنگ خیبر میں فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ محبت رکھتا ہے) تو رات بھر لوگ اسی فکر میں غلطاں و پیچاں رہے یا باتیں بناتے رہے (کہ یہ شخص کون ہے آ خر صبح کو آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا جھنڈا ان کے حوالے کیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ اللہ اور رسولؐ) سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ تیسری روایت میں یوں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں)۔ (سبحان اللہ اس حدیث سے جناب امیرؓ کی بڑی فضیلت نکلی کہ وہ محبوب ہیں اللہ اور رسولؐ کے اور خارجیوں اور ناجیوں کا منہ کالا ہوا۔ ایک روایت میں بجائے یدو کون کے یلمسکرون ہے یعنی تذکرہ کرتے رہے)۔

دَوُلٌ يَادَالَةٌ - مشہور ہونا۔

دَوْلَةٌ - لٹک جانا، انقلاب، ایک حال سے دوسرا حال ہونا، جیسے دَوُلٌ پرانا ہونا، جلدی چلنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا۔

دَوْلَةٌ - وہ مال جو ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں جائے کبھی اس کو ملے کبھی اس کو (بعض نے کہا دَوْلَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں اب دَوْلَةٌ اور دَوْلَةٌ روپیہ پیسہ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ منتقل ہوتا رہتا ہے آج اس کے پاس کل اس کے پاس)۔

إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دَوْلًا - جب غنیمت کا مال دولت سمجھا جائے (بادشاہ اور رئیس اس کو اپنے باپ کا مال سمجھیں غریب مسلمانوں میں شرع کے موافق تقسیم نہ کریں) یہ

میں ہے بعض نے کہا دَوْلَةُ بضم دال مال روپیہ پیسہ اور دَوْلَةُ بفتح دال جنگ)۔

إِنِّي لَصَاحِبُ الْكُرَاتِ وَدَوْلَةُ الدُّوَلِ - میں کئی بار آنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں۔

قَدْ آدَالَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فُلَانٍ - اللہ تعالیٰ نے ہم کو فلاں شخص پر مدد دی اور اس پر فتح یاب کیا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مُدِيلُ الْمَظْلُومِينَ - میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں، مظلوموں کو غالب کرنے والا۔

دَوَالِيكَ - بار بار لینا، جیسے حَنَائِكَ - بار بار تیری مہربانیاں۔

دَوَالَةٍ - لومڑی۔

دَوْلَجْ - چور خانہ جس میں سامان زیور اسباب وغیرہ رکھتے ہیں۔ یعنی کوٹھری کے اندر دوسری چھوٹی کوٹھری۔ نہایہ میں

ہے کہ دولج اصل میں وولج تھا پہلے داو کو تا سے بدلا پھرتا کو دال سے اب تولج اور دولج دونوں مستعمل ہیں۔ سوراخ ہویا

نالی یا غار جس میں کوئی چھپ سکے اس کو بھی کہتے ہیں۔

اتَّيْنِي امْرَأَةٌ أَبَايَعُهَا فَأَدْخَلْتُهَا الدَّوْلَجَ وَصَرَبْتُ بِيَدِي إِلَيْهَا - ایک عورت بیعت کرنے کو میرے پاس آئی میں نے اس کو چور خانہ میں گھسیڑ دیا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا (تاکہ وہ بیعت کر لے)۔ (سلمانؓ کے اسلام

کی حدیث میں بھی یہ لفظ آیا ہے۔ بعض نے کہا دولج وہ مقام ہے جہاں ہرنیں جا کر چھپ رہتی ہے)۔

دَوْمٌ يَادَوَامٌ يَادِيَوْمَةٌ - بیشکی، امتداد ثبات، جمنا، برقرار رہنا۔

نَهَى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ - تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (مجمع البحار میں

ہے کہ بہتے ہوئے جاری پانی میں جب وہ بہت ہو پیشاب نہ کرنا اولیٰ ہے۔ اگر تھوڑا ہو تو مکروہ ہے اور ٹھہرے ہوئے پانی میں

حرام ہے اگر قلیل ہو اور جو کثیر ہو تو مکروہ ہے اور کچھ بعید نہیں اگر حرام ہو)۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي ظِلِّ

نے قیامت کی نشانی بیان فرمائی۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ امانتی مال کو لوٹ کا مال سمجھیں، یعنی کھاپی جائیں صاحب مال کو

واپس نہ دیں، زکوٰۃ کو تاوان اور ڈنڈ سمجھیں، علم خدا کی رضا مندی کے لئے حاصل نہ کریں بلکہ مال، جاہ، فخر، نزاع اور

جدال کے لئے دوست سے تول کر رہیں اور باپ سے دور اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر لعنت کریں (یعنی سلف

صالحین اور ائمہ حدیث اور مجتہدین کی برائی کریں، معاذ اللہ یہ سب باتیں ہمارے زمانہ میں موجود ہیں جو قیامت کے قرب کی

نشانی ہے)۔

لَمْ تَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرَّجَالُ - مجھ سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے خود آنحضرت ﷺ سے سنی ہو

(تمہارے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان دوسرے لوگوں کا واسطہ نہ ہو)۔

نَدَاوُنَ عَلَيْهِمْ وَ يُدَاوُنَ عَلَيْنَا - ہم ان پر غالب ہوتے ہیں وہ ہم پر غالب ہوتے ہیں۔

عرب لوگ کہتے ہیں اِدِيلَ لَنَا عَلَى اَعْدَائِنَا وَ كَانَتِ الدَّوْلَةُ لَنَا - ہم اپنے دشمنوں پر فتح یاب ہوئے اور

دولت ہم کو ملی۔

نَدَاوَالُ عَلَيْهِ وَيُدَاوَالُ عَلَيْنَا - کبھی ہم اس پر غالب ہوتے ہیں کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے۔

يُوشِكُ أَنْ تَدَاوَالَ الْأَرْضُ مِنَّا - وہ زمانہ قریب ہے جب زمین کی باری ہم پر آئے گی (وہ ہمارا خون گوشت پوست

سب کھالے گی جیسے ہم آج اس کی پیداوار پھل کھا رہے ہیں اس کا پانی پی رہے ہیں)۔

وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ - ہمارے کچھ خوشے کھجور کے لٹک رہے تھے۔

الْحَرْبُ دَوَلٌ - ”جنگ دو سردارد“ کبھی اس کی فتح کبھی اس کی فتح۔

نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ - ہم باری باری اسی پیالہ میں سے کھاتے جاتے تھے۔

يُدِيلُنَا - باری باری ہم کو دولت دیتا ہے۔ مجمع البحرين

باتیں منع ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں ہوا کیونکہ دوسری روایت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں صرف پیشاب کرنے کی ممانعت آئی ہے تو حق یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے خواہ اس میں غسل کرے یا نہ کرے۔ کذا فی مجمع البحار۔

دَوَّمَ الطَّائِرُ فِي الْهَوَاءِ - پرندے نے اپنے پنکھ ہوا میں پھیلا دیئے۔

مَا دَوَّوْمَ عَلَيْهِ - جس پر ہیشگی کی جائے۔
دَائِمٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ قائم ہے اس کو کبھی تغیر اور فنا نہیں۔

فِي دَوَّامَةِ الْكُرْمِ مَحْتَبَدُهُ - آپ کی طبیعت اور سرشت کرم کے درخت کی جڑ ہے (یعنی کرم، احسان، سخاوت اور ہمت آپ کی جلی اور فطری خصلت ہے)۔

أَسْتَدِيمُ اللَّهَ عِزَّكَ - میں اللہ سے چاہتا ہوں تیری عزت ہمیشہ قائم رکھے۔

دَوْنٌ - کمزور ہونا، خسیس ہونا۔

تَدْوِينٌ - جمع کرنا۔

تَدْوَنٌ - بے پرواہ ہونا۔

دُونٌ - نقیض ہے فوق کی اور بمعنی قبل، غیر، تدام، قریب، وراء اور سوا کی بھی آتا ہے محیط میں ہے کہ دُونٌ کبھی فوق کے معنی میں بھی آتا ہے اور کبھی شریف کے معنی میں بھی۔

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ - جو شخص اپنے مال کے نزدیک مارا جائے یعنی اپنا مال بچانے کے لئے وہ شہید ہے۔

فَجَعَلْتُ عَلَى مَنْكَبِكَ دُونَ الْحِجَارَةِ - میں آپ کی ازار آپ کے کندھے پر ڈال دوں وہ پتھر کے تلے رہے (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا تھا)۔

مَا دُونَ لَحْمِهِ - گوشت کے تلے یا گوشت کے نزدیک۔
الْحَاكِمُ يَحْكُمُ بِقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجِبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ - حاکم کسی سے قصاص لینے کا حکم کرے امام کے پاس رہ کر یا امام کے سوا دوسرا کوئی حاکم ایسا حکم کرے۔

دَوَّامَةٌ - میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ ایک گنجان درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے۔ (بعض نے کہا دومہ گوگل کے درخت کو کہتے ہیں)۔

دَوَّامَةُ الْجَنْدَلِ - ایک مقام کا نام ہے (کرمانی نے کہا ایک بستی ہے تبوک کے قریب وہاں ایک قلعہ ہے، مغنی میں ہے وہاں کا بادشاہ اکیدرتھا)۔

دَوِّمِينَ يَدَوِّمِينَ - ایک بستی کا نام ہے حمص کے قریب جو ملک شام میں ہے۔

قَدْ دَوَّموُ الْعَمَائِمَ - عماموں کو اپنے سروں کے گرد پھرایا۔

ثُمَّ دَوَّوْمَ بَنِي فِي السَّمَاءِ - پھر مجھ کو آکاش میں پھرایا۔

إِنَّهَا كَانَتْ تَصِفُ مِنَ الدَّوَامِ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً فِي سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَى الرَّيْقِ - حضرت عائشہ دوران سر کی بیماری کا یہ علاج بیان کرتی تھیں کہ سات عجوہ کھجوریں سات دن صبح ہی صبح نہا رمنہ کھالے۔

نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ - ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَامَ يَدَوِّمُ - جب کوئی مدت تک قائم رہے۔

عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالْدَّامُ - تم پر ہمیشہ قائم رہنے والی موت۔ (دَامَ اصل میں دَائِمٌ تھا لیکن سَامَ کے ہم وزن کرنے کے لئے ہمزہ اڑا دیا)۔

أَحَبُّ الْعَمَلِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ - سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو وہ نیک عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے (یعنی ہر روز یا ہر ہفتہ یا ہر مہینے اس کو کیا کرے یہ نہیں کہ چند روز کیا پھر چھوڑ دیا)۔

لَا يُبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ - کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے پھر اس میں نہ نہائے۔ (بظاہر اس حدیث کا یہ مضمون نکلتا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا پھر اس میں نہانا یہ دونوں

كَمَا أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ - جیسے یہ بات معلوم ہے کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے۔

إِذَا رَكَعَ الْمُصَلِّي دُونَ الصَّفِّ - جب نماز پڑھنے والا صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کر لے (یعنی جلدی کے مارے اس خیال سے کہ کہیں امام رکوع سے سر نہ اٹھالے)۔
دَوْنُ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ - برید رویشہ کے قریب (یہ تصغیر ہے۔ دُونَ کی)۔

مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ - جو شخص دین کے آگے یعنی دین کی حمایت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ (طیبی نے کہا مثلاً کوئی کافر یا بدعتی دین کی خرابی یا توہین کرتا ہو اور یہ دین کی حمایت میں مارا جائے۔ صاحب مجمع البحار نے تَدْنُو الشَّمْسُ کو اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اس باب سے متعلق نہیں وہ دُنُو سے ہے بمعنی نزدیک ہونے کے یعنی سورج نزدیک آجائے گا۔)

مَنْ حَلَّتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدِّ - جو شخص حد کا مقدمہ حاکم تک پہنچ جانے کے بعد سفارش کرے۔

حَتَّى أَكُونُ دُونَهُ - میں اس کے آگے ہوں گا۔
أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةَ دُونَ - میں اس کو ادنیٰ درجہ کا خرچہ دیتا ہوں۔

أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ - تو لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا ہے تیرے سوا کوئی چیز ایسی چھپی ہوئی نہیں ہے یا تیرے لگ بھگ بھی کوئی شے نہیں ہے یا تجھ سے کچھ اتر کر کوئی شے نہیں ہے بلکہ ہر شے تجھ سے بہت اتری ہوئی ہے یا تیرے آگے کوئی شے نہیں ہے یا تیرے اوپر کوئی شے نہیں ہے (کیونکہ دُونَ کبھی فَوْق کے معنی میں بھی آتا ہے مگر یہ معنی سابق حدیث سے چسپاں نہیں ہوتا یعنی أَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ۔ اس لئے کہ جب دُونَ کو فَوْق کے معنی میں لیں تو تکرار لازم آتی ہے)۔

لَيْسَ دُونُهُ مُنْتَهَى - اس کے قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے (یعنی مراتب قرب الہی بے نہایت اور بے حد، بے غایت ہیں یا اس کے قرب کی کوئی حد نہیں ہے جہاں تک پہنچو وہاں)

سے بھی پروردگار اوراء الوراق اور بعید ہے یا اس کے سوا کسی اور کی طرف ہماری دعاؤں اور سوالوں کی انتہا نہیں ہے)۔

دُونَكَ هَايَا أُمِّ خَالِدٍ - لے ام خالد لے (میں نے تجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے موافق)۔

دِيَوَانٌ - وہ کتاب جس میں تنخواہ داروں اور وظیفہ خواروں کے نام ہوتے ہیں اور نامہ اعمال۔

أَوَّلُ مَنْ دُونَ الدَّوَاوِينِ عُمَرُ - سب سے پہلے مسلمانوں میں حضرت عمرؓ نے دفتر مقرر کیا (یعنی تنخواہ داروں کا کتابچہ جس میں ان کے نام مندرج کئے اور سالانہ تنخواہ ہر ایک کی اس پر لکھی گئی)۔

إِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فِي النَّفَاسِ لَمْ يُنْشَرْ لَهَا دِيَوَانٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - جب عورت زچگی میں مر جائے تو قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال نہیں کھولا جائے گا (بلکہ بے حساب و کتاب بہشت میں داخل ہوگی کیونکہ وہ شہید ہے)۔

أَجَازَ الْخُلْعِ دُونَ عَقَاصِ رَأْسِهَا - خلع ہر چیز کے بدل جائز رکھا سوائے عورت کے چونڈے کے یا یہاں تک کہ سر کے چونڈے کے بدل بھی خلع جائز رکھا۔

دَوِي - بیمار ہونا، کینہ رکھنا۔
دَوَاءٌ - بیماری دور کرنے والی چیز اس کی جمع اَدْوِيَّةٌ ہے۔
مُدَاوَاةٌ - علاج کرنا۔
اِدْوَاءٌ - بیمار کرنا۔

عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ يُدَوِي وَ يُدَاوِي - وہ بیمار بھی کرتا ہے علاج بھی کرتا ہے۔

كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ - ہر عیب اور ہر بیماری جو لوگوں میں ہوتی ہے وہ اس میں موجود ہے (یعنی وہ مجمع امراض یا عیوب ہے اس کی ہر ایک بیماری سخت درجہ کی ہے۔ جیسے کہتے ہیں ہَذَا الْفَرَسُ فَرَسٌ يَهْ گھوڑا گھوڑا ہے یا ہَذَا الْكَتَاتُ كِتَابٌ يَهْ کتاب البتہ کتاب ہے یا ہَذَا التَّفْسِيرُ تَفْسِيرٌ - تفسیر تو یہ تفسیر ہے)۔

مترجم:- کہتا ہے یہ حدیث میں نے دَوَاءٌ میں بیان کی ہے وہی اس کا اصلی مقام تھا مگر صاحب نہا یہ اور مجمع کی متابعت

الدَّارِي - (یہ حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) رات نے اس کو ایسے مرد کے ساتھ لپیٹ دیا جو تو مند بہادر یا خوب رو جنگلوں میں سے نکلنے والا ہے (یعنی سفر آزمودہ) اور جہاں دیدہ ہے اس کو جنگلوں کا حال خوب معلوم ہے)۔

نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ - اس کی آواز کی گنگناہٹ سنتے تھے یا بھنبھناہٹ (جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے)۔ ایک روایت میں دَوِيَّ ہے بضم دال معنی وہی ہیں۔

بَايَ شَيْءٍ دَوِيَّ جُرْحُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ - آنحضرت ﷺ کے اس زخم کی جو جنگ احد میں آپ کو لگا تھا کیا دوا کی گئی تھی۔

يُدَاوِينَ الْجُرْحَى - (عورتیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاد میں جاتیں)۔ زخمیوں کا علاج کرتیں۔ (طبی نے کہا یعنی اپنے محرم لوگوں کا اور خاوندوں کا یا غیروں کا بھی اس طرح کہ ان کے اعضاء کو ہاتھ نہ لگائیں مگر ضرورت سے (معلوم ہوا) کہ ضرورت کے وقت مرد کو غیر محرم عورت کا اسی طرح عورت کو غیر مرد کے جسم کو چھونا درست ہے لان الضرورات تبيح المحذورات، وما جعل عليكم في الدين من حرج اور يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر)۔

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ يَأْمُرُ بِالْعَمَلِ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ إِلَّا جَعَلَ لَهُ دَوَاءً - اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی ایک دوا نہ رکھی ہو (طبی نے کہا اس حدیث سے دوا اور علاج کا انتخاب نکلتا ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے ہم کہتے ہیں دوا کرنا بھی تقدیر میں ہے جیسے دعا اور تدبیر تقدیر کے منافی نہیں ہے اور خود شارع نے حکم دیا ہے کہ اگر کافروں سے لڑائی کرو تو لڑائی کے سامان تیار کرو قلعے اور مورچے بناؤ ہلاکت میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اونٹ کا پاؤں باندھ دے پھر اللہ پر بھروسہ کر البتہ مومن کا یہ اعتقاد ضرور ہے کہ دوا اپنے اثر میں مستقل نہیں ہے بلکہ اللہ کے حکم سے اثر کرتی ہے اگر اس کا

سے یہاں بھی بیان کر دی اسی طرح ای داء ادوی من البخل اور لا داء ولا خبثۃ اور دب اليكم داء الامم یہ حدیثیں بھی اوپر اسی لفظ میں گزر چکی ہیں۔

أَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ - بخلی سے بڑھ کر کون سا عیب ہے (بخیل آدمی میں کتنے بھی ہنر ہوں لیکن کوئی تعریف نہیں کرتا اور سخی میں کتنے ہی عیب ہوں لیکن اس کے کوئی عیب پر نظر نہیں ڈالتا جیسے سعدیؒ نے کہا ہے۔

سخاوت مس عیب را کیمیا است!

سخاوت ہمہ درد ہارادواست!

لَا دَاءَ وَلَا خَبْثَةَ - اس مال میں کوئی چھپا ہوا عیب یا دغا نہیں ہے۔

الْخَمْرُ دَاءٌ لَا دَوَاءَ - شراب ایک بیماری ہے نہ کہ دواء۔ یہاں بیماری سے مراد گناہ ہے اور عیب۔

دُبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ - اگلی امتوں کی بیماری تم میں بھی سراپت کر گئی (آہستہ آہستہ گھس آئی، مراد حسد، بغض اور دنیا کی طمع ہے)۔

إِلَى مَرُوعَى وَبَيٍّْ وَمَشْرَبٍ دَوِيٍّ - وبائی چراگاہ اور بیماری کے پانی کی طرف۔

وَكُنَّا قَطْعَنَا إِلَيْكَ مِنْ دَوِيَّةٍ سَرْنَجٍ - اور کتنے بیابان بے آب و گیاہ کشادہ میدان ہم نے آپ کی طرف قطع کئے یعنی ان کو طے کر کے آپ کے پاس آئے۔

دَوٍّ - وہ جنگل جس میں گھاس نہ ہو۔ دَوِيَّةٌ اس کی طرف منسوب ہے۔

فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ - ایک خشک بے آب و گیاہ زمین میں۔ (ایک روایت میں دَاوِيَّةٌ ہے معنی وہی ہیں ایک واو کو برخلاف قیاس الف سے بدل دیا، جیسے طئی کے نسبت میں طائئیں کہتے ہیں)۔

دَوِيٌّ مَهْلِكَةٌ - ایک ہلاکت کے خشک میدان میں۔
قَدْ لَقَّهَا اللَّيْلُ بِعُضْلِبِي أَرْوَعَ خَرَّاجٍ مِّنْ

حکم نہ ہو تو لاکھ دوا کرو کبھی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ الٹا مرض بڑھتا جاتا ہے۔

ار قضا سر نکسین صفرا فزود
روغن بادام خشکی می نمودا

قَدْ مَلْتُ أَطِبَاءَ هَذَا الدَّاءِ الدَّوِيَّ - اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے تھک گئے (یہ حضرت علیؑ نے فرمایا جب لوگوں نے ان کی رائے نہ سنی)۔

إِذَا نَزَلَ إِلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيَّ النَّحْلِ - جب آنحضرت ﷺ پر وحی اترتی تھی تو آپ کے منہ کے پاس شہد کی مکھیوں کی سی آواز سنائی دیتی تھی۔

بَابُ الدَّالِ مَعَ الْهَاءِ

دَهْدَهَةٌ يَادُهُ دَهْدَاءٌ - لڑھکانا۔

فَيَتَدَهْدَى الْحَجَرُ فَيَتْبَعُهُ فَيَأْخُذُهُ - پھر پتھر لڑھکتا ہوا چلا جاتا ہے وہ اس کے پیچھے جا کر اس کو پکڑ لیتا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَهْدِيْتُ الْحَجَرَ يَادُهُ دَهْدَهَةٌ - میں نے پتھر لڑھکایا۔

لَمَّا يُدْهَدُهُ الْجَعْلُ خَيْرٌ مِنَ الدِّينِ مَا تَوَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ - گبر یا کیرا جو گوہ وغیرہ لڑھکاتا ہے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں (کفر اور شرک پر) مرے۔

كَمَا يُدْهَدُهُ الْجَعْلُ النَّتْنُ بَانْفِهِ - جیسے گوہ کا کیرا اپنی ناک سے نجاست دھکیلتا ہے۔

دَهْدَاةٌ - چھوٹے اونٹ۔

دَهْدُوَّةٌ - وہ جو گبر یا لڑھکاتا ہے جیسے دَهْدُوَّةٌ اور دَهْدِيَّةٌ۔

دَهْرٌ - آفت اترنا، لمبا زمانہ۔ جسے دَهَارٌ اس کی جمع اَدَهْرٌ اور دُهُورٌ اور اَدَهَارٌ ہے۔

لَا تَسْبُو الدَّهْرَ فَإِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ - زمانہ کو برا مت کہو اس لئے کہ زمانہ کو جن جن کاموں کا کرنے والا تم سمجھتے ہو ان کا کرنے والا اللہ ہی ہے (زمانہ کچھ

نہیں کر سکتا) تو جب تم زمانہ کو برا کہو گے تو گویا معاذ اللہ! کہا۔

عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب ان پر مصیبتیں آتیں زمانہ کی شکایت کرتے، اس کو برا بھلا کہتے ہند اور فارس کے لوگوں کا بھی یہی دستور ہے۔ آسمان کو برا کہتے ہیں کبھی زمانہ کو کبھی ستاروں کو یہ سب بیوقوفی کی باتیں ہیں نہ آسمان کچھ کر سکتا ہے نہ زمانہ نہ ستارے برائی بھلائی سب کا پیدا کرنے والا وہی ایک خدا ہے۔

إِبْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَ أَنَا الدَّهْرُ - (بعض نے وَا أَنَا الدَّهْرُ بہ نصب را پڑھا ہے یعنی میں ہمیشہ باقی ہوں) آدم زاد زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ کیا کر سکتا ہے میں سب کچھ کرتا ہوں۔ (محیط میں ہے کہ دھوکہ بعض نے اللہ کا ایک نام قرار دیا ہے۔ کلیات میں ہے کہ دھوکہ عالم کے امتداد کا نام ہے ابتدائی وجود سے لے کر اس کی انتہا تک اور عادت باقیہ اور مدت حیات کو بھی دھر کہتے ہیں بعض نے کہا ہزار برس کو اور آفت، حادثہ، غایت اور غلبہ کے معنی بھی آئے ہیں۔ بعض نے کہا دھوکہ کے معنی آید ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ نے کہا میں نہیں جانتا دھوکہ کیا ہے۔)

وَذَلِكَ الدَّهْرُ - اور یہ یعنی گناہوں کی مغفرت ہمیشہ پر ایک فرض نماز سے ہوتی رہتی ہے۔

فَإِنَّ ذَا الدَّهْرِ أَطْوَارٌ دَهَارِيْرٌ - یہ زمانہ نئے نئے رنگ بدلتا رہا ہے (کبھی خوش کبھی رنج)۔ (جوہری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں دَهْرٌ دَهَارِيْرٌ یعنی یہ زمانہ بہت سخت ہے۔ جیسے کہتے ہیں لَيْلَةٌ لَيْلَاءٌ یہ رات بڑی کٹھن ہے یَايَوْمٌ آيَوْمٌ یہ دن بڑا سخت دن ہے۔ زنجیری نے کہا دَهَارِيْرٌ زمانہ کی گردشیں انقلابات حوادث)۔

لَوْلَا أَنَّ قُرَيْشًا تَقُولُ دَهْرُهُ الْجَزَعُ لَفَعَلْتُ - (ابو طالب نے مرتے وقت کہا) اگر قریش کے لوگ یوں نہ کہیں کہ موت کی گھبراہٹ سے یہ ڈر گیا تو میں ایسا کر لیتا (کلمۃ توحید پڑھ لیتا) عرب لوگ کہتے ہیں دَهْرُهُ جب اس پر کوئی بری بات آن پڑے اور وہ خوف زدہ ہو جائے۔

مَا ذَاكَ دَهْرُكَ - یہ آپ کی عادت یا آپ کی ہمت

یا آپ کا ارادہ نہیں ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں مَا ذَاكَ دَهْرِيَّ يَأْمَا دَهْرِيَّ بِكَذَا۔ یعنی میری ہمت اور عزیمت ایسی نہیں ہے۔

فَلَا دُهُورَةَ الْيَوْمَ عَلَى حِزْبِ إِبْرَاهِيمَ۔ اب آج کے دن ابراہیم کے گروہ پر ہلاکت اور تباہی نہیں ہو سکتی (اصل میں دُهُورَةَ کہتے ہیں اکٹھا کر کے ایک گڑھے میں پھینک دینے کو۔ مطلب یہ ہے کہ اب ان کی اولاد تباہ نہیں ہو سکتی بلکہ ان کی حفاظت اور نگہبانی کی جائے گی)۔

لَا آتِيكَ دَهْرُ الدَّاهِرِينَ۔ میں تیرے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

دَهْسٌ۔ نرم ہونا اس طرح کہ نہ وہاں ریت ہو نہ خاک۔

دَهَاسَةٌ۔ خوش خلقی۔

دَهَاسٌ اور دَهْسَاءٌ۔ بڑی سرین والی عورت۔

دَهْوَسٌ۔ شیر۔

فَنَزَلَ دَهَاسًا مِنَ الْأَرْضِ۔ (آنحضرت ﷺ جب حدیبیہ سے لوٹ کر آئے تو) ایک نرم زمین میں اترے (نہایہ میں ہے کہ دَهَاسٌ اور دَهْسٌ وہ زمین جو نرم ہو لیکن ریت کی حد تک نہ پہنچی ہو)۔

لَا حَزْنَ ضَرْسٌ وَلَا سَهْلٌ دَهْسٌ۔ نہ تو سخت دشوار گزار ہے اور نہ نرم ملائم ہے۔

دَهْسٌ۔ حیران ہو جانا، بدحواس ہو جانا۔

تَدَهَيْشٌ اور اِدْهَاشٌ۔ حیران کرنا۔ بدحواس کرنا۔

فَدَهَشْتُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ماں (ہاجرہ) دہشت زدہ بدحواس ہو گئیں۔

دَهْقٌ۔ بھر دینا، زور سے انڈیلنا۔

كَأَسًا دِهَاقًا۔ بھر پور گلاس (عرب لوگ کہتے ہیں

أَدَهَقْتُ الْكَأَسَ۔ میں نے گلاس کو پورا بھر دیا)۔

نُطْفَةٌ دِهَاقًا وَ عِلْقَةٌ مُحَاقًا۔ نطفہ خوب زور سے

بہایا ہوا اور خون گھٹا ہوا۔

دَهْقَنَةٌ۔ کسان بنانا۔

فَاتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِيْ إِنْاءٍ مِّنْ فِصَّةٍ۔ (حذیفہ نے پانی مانگا) تو گاؤں کا پٹیل (مقدم) ایک چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ (نہایہ میں ہے کہ دِهْقَانٌ یا دِهْقَانٌ گاؤں کا سردار اور کاشت کاروں کا (کنبیوں کا) بڑا)۔

تَدَهَّقَنَ الرَّجُلُ۔ گاؤں کا کسان بن گیا۔

دَهْمٌ۔ ڈھانپ لینا، کالا کرنا۔

إِدْهِمَامٌ اور اِدْهِيمَامٌ۔ کالا ہونا۔

دَهْمٌ۔ خلقت اور مہینہ کی آخری تین راتیں جن کو

مُحَاق بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ کالی اور اندھیری ہوتی ہیں۔

أَمَّا تَسْتَطِيعُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَ أَنْتُمْ الدَّهْمُ۔

(جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ دوزخ پر انیس فرشتے تعینات ہیں تو ابو جہل کہنے لگا) قریش کے لوگ کیا تم ان سے سر نہیں آسکتے حالانکہ تم اتنے زیادہ ہوتم میں سے دس آدمی ایک ایک فرشتہ پر غالب نہیں آسکتے (ارے بیوقوف ہمارے جہان کے لوگوں کو اللہ کا ایک فرشتہ کافی ہے۔ قریش کے مٹھی بھر آدمی کیا کر سکتے ہیں)۔

دَهْمٌ۔ کہتے ہیں جماعت کثیر کو۔

مُحَمَّدٌ فِي الدَّهْمِ بِهَذَا الْقَوْلِ۔ محمد ﷺ اس

جماعت میں ہیں اس ٹیلے پر۔

فَادْرَكَهُ الدَّهْمُ عِنْدَ اللَّيْلِ۔ رات کے قریب ان کو

ایک جماعت کثیر نے پالیا۔

مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِدَهْمٍ۔ جو شخص مدینہ والوں

پر آفت لانا چاہے (ان کو ستانا کسی بڑی مصیبت میں پھنسانا

چاہیے)۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مِنْ قَبْلِ أَنْ يَدْهَمَكَ النَّاسُ۔

(ایک شخص عرفات میں لوگوں سے پہلے جا پہنچا اور یوں دعا

کرنے لگا) یا اللہ تو مجھ کو بخش دے اس سے پہلے کہ لوگ تجھ پر

ہجوم کریں (تجھ کو پریشان کر دیں)۔ (نہایہ میں ہے کہ دعا میں

ایسے الفاظ کا استعمال جائز نہیں ہے مگر کسی شخص کی زبان سے

بلا تکلف ایسے الفاظ نکل جائیں تو اور بات ہے کیونکہ سادگی اور

لا علمی پر اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں کرتا وہ بڑا رحیم و کریم بادشاہ ہے

۷۵۷

مگر جاننے بوجھنے والوں کو آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ کیا تم نے اس چرواہے کا قصہ نہیں سنا جو محبت کی راہ سے پروردگار سے یوں عرض کر رہا تھا پروردگار اگر تو کبھی میرے پاس آئے تو میں تجھ کو اچھا اچھا چھاپھ دودھ پلاؤں اپنا کھل تیرے لئے بچاؤں تیرے سر کی جوئیں دیکھنے بیٹھوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو جھڑکا (کیا وہاں بات بکلتا ہے) تو بارگاہِ احدیت سے ان پر عتاب ہوا کہ وہ چرواہا ہماری محبت سے یہ باتیں کر رہا تھا ہم سن رہے تھے تم نے کیوں دخل دیا، بر حال ہر کام میں نیت پر دار و مدار ہے۔ ایک عورت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرابے کا قراہے عطر کا لاکر انڈیل دیا، حواریوں نے اس کو جھڑکا اور کہا کہ اگر یہ عطر ہم کو دے دیتی تو ہم بیچ کر کئی دن تک اپنی روٹی اس میں سے چلاتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس نیک بخت نے میری محبت سے ایسا کیا اور تم اس کو جھڑکتے ہو یہ کیا بات ہے۔ صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہ۔

لَمْ يَمْنَعْ ضَوْءَ نُورِهَا إِذْ هَمَّامٌ سَجَفَ اللَّيْلُ الْمُظْلِمُ۔ اس کے نور کی چمک کو اندھیری رات کا پردہ روک نہ سکا۔

رَوْضَةُ مُدْهَامَةٍ۔ کالی چمن بے انتہا سبز اور شاداب جس کی سبزی سیاہی تک پہنچ گئی۔

ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ۔ پھر آپ نے ایک تاریک اور اندھیرے فتنے کا ذکر کیا (یعنی فتنہ اجلاس کے بعد جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)۔

اَتَّكُمُ الدُّهَيْمَاءُ تَرْمِي بِالرُّصْفِ۔ تم پر ایک کالی بلا آئی ہے جو گرم جلتے ہوئے پتھر مار رہی ہے۔ دُهِيمَاءُ بڑی آفت سخت بلا (یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے)۔ دُهِيمَاءُ اور ذَاهِيَةٌ دونوں کے معنی آفت اور بلا کہتے ہیں دُهِيمُ ایک اونٹنی کا نام تھا جس پر سات بھائی چڑھ کر لڑنے گئے تھے ساتوں اس لڑائی میں مارے گئے ان کی لاشیں اسی اونٹنی پر لد کر آئیں۔ اس روز سے یہ مثل ہو گئی ہر آفت کو دھیم کہنے لگے۔

فَرَسٌ أَدْهَمُ۔ مشکلی گھوڑا۔

دُهِمٌ بُهِمٌ۔ کالے مشکلی گھوڑوں میں۔

فِيمَا دَهَمَ۔ اس آفت میں جو مجھ پر آئے۔

دُهِمَةٌ۔ کالک، اگر سخت کالک ہو تو اس کو جُونُ کہیں گے۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَفْرَحُ الْأَرْثَمُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جو کالا مشکلی ہو پیشانی پر اس کی سفیدی ہو اوپر کے ہونٹ میں سفیدی ہو۔

وَيَذْهَبُ بِذُرَى الْأَكَامِ شَجَرُهَا۔ ٹیلوں کی چوٹیوں پر درخت کالے ہو جائیں (یعنی گہری سبزی کی وجہ سے کالے دکھائی دیں)۔

فَجَاءَ هُمٌ دَهْمٌ۔ ان کو ایک بڑی اہم خبر آئی۔

أَدْهَمُ۔ کالا اور بیڑی کو بھی کہتے ہیں جیسے لَا حَمْلَ لَكَ

عَلَى الْأَدْهَمِ۔ میں تیرے پاؤں میں بیڑی ڈالوں گا۔

دَهْمَقَةٌ۔ توڑنا، کاٹنا، نرم کرنا، خوشبودار کرنا۔

لَوْ شِئْتُ أَنْ يَذْهَمَقَ لِي لَفَعَلْتُ۔ (حضرت عمرؓ نے

کہا) اگر میں چاہوں تو عمدہ عمدہ نرم کھانا میرے لئے تیار کیا جائے (مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی برائی کی ہے فرمایا تم نے دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑالئے اس لئے آپ نے سادی اور سخت غذا پر قناعت کی۔ اسی طرح موئے جھوٹے کپڑے پر اور دنیا کے عیش و عشرت کو پسند نہیں کیا)۔

دَهْنٌ۔ تیل لگانا، نفاق کرنا، فریب کرنا، نرمی اور ملائمت

کرنا، ترک کرنا، چکنا کرنا۔

مُدَاهَنَةٌ۔ نرمی کرنا، نفاق کرنا، ظاہر داری کرنا، یعنی ظاہر

کچھ باطن کچھ۔ جیسے اِدْهَانٌ ہے۔

دُهْنٌ۔ تیل۔

دِهَانٌ۔ سرخ زری (لال چمڑا) تلچھٹ، پہلوان، مکان

رنگ کاروغن۔

دُهْنَاءُ۔ میدان، پتھر اور ایک مقام کا نام ہے بنی تمیم کے

بلاد میں۔ بیابان۔

فَيَخْرُجُونَ مِنْهُ كَأَنَّمَا ذَهَبُوا بِالْدِهَانِ۔ وہ اس

میں سے اس طرح نکلیں گے جیسے ان پر تیل ملا گیا۔

دِهَانٌ اور اَذِهَانٌ جمع ہے دُهْنٌ کی۔

وَكُنْتُ إِذَا رَأَيْتُهُ كَانَ عَلَى وَجْهِهِ الدِّهَانُ - میں جب اس کو دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا جیسے اس کے منہ پر تیل ملا گیا ہے۔

وَالِی جَانِبِهِ صُورَةٌ تُشَبِّهُهُ إِلَّا أَنَّهُ مُدْهَانُ الرَّأْسِ - اس کے ایک طرف ایک صورت تھی جو ان کے مشابہ تھی مگر اس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا۔

نَشِيفُ الْمُدْهْنُ - گڑھا سوکھ گیا۔ (محیط میں ہے کہ مُدْهْنٌ وہ مقام جہاں پانی جمع ہو یا جس جگہ سیلاب نے گڑھا کر دیا ہو اور تیل کا شیشہ تیل نکالنے کا آلہ۔

كَانَ وَجْهَهُ مُدْهَنَةً - گویا آپ کا چہرہ صفائی اور رونق میں مُدْهَنَةٌ تھا (مُدْهَنَةٌ مَوْنَتْ ہے مُدْهْنٌ کا اکثر ایسا پانی جو پہاڑ کے گڑھے میں جمع ہوتا ہے بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے یا تیل کی طرح صاف اور چمکنا تھا ایک روایت میں مُدْهَنَةٌ ہے ذال معجمہ سے اس کا بیان آگے آئے گا)۔

كُلُّوا الزَّيْتِ وَ اَذْهِنُوا بِهِ - زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر لگاؤ۔

وَيَذْهِنُونَ فِيهَا - مزدار کی ہڈیوں میں تیل رکھتے ہیں (سر اور بدن پر لگانے کے لئے)۔

الدُّهْنُ لِلْجُمُعَةِ - ہفتہ یا ضمہ دال - پہلی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جمعہ کی نماز کے لئے تیل لگانا - اور دوسری صورت میں استعمال کا لفظ محذوف ہوگا معنی وہی ہیں کیونکہ دُهْنٌ ہفتہ دال تیل لگانے کو کہتے ہیں اور بضمہ دال تیل کو کہتے ہیں۔

يَذْهِنُ - تیل لگائے (یعنی سر اور داڑھی کے بالوں میں ان کی پیشانی دور کرے کنگھی کر کے)۔

مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ - جو شخص اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں رعایت کرے یا اللہ کے احکام میں سستی اور ملائمت کرے یعنی امر با معروف ترک کرے اس کی مثال - (طیبی نے کہا وہ شخص ہے جو قدرت رکھ کر ایسا کرے شرم کی وجہ سے بارین کی پرواہ نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی فریق کی رعایت

اور محبت سے)۔

فَاكَلْنَا وَ اَذْهَنَّا - پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور چربی سے اپنا بدن چمکنا کیا۔

قُلْ لِمَنْ تَمَرَّدَ بِالْعُصْيَانِ وَعَمِلَ بِالْاَذْهَانِ لِيَتَوَقَّعَ عَقُوبَتِي - (اے عیسیٰ) میرے بندوں سے کہہ دے جو شخص شرارت کے ساتھ میری نافرمانی کرے اور ظاہر داری پر عمل کرے (گناہ گاروں اور بدکاروں سے ملاپ رکھے) وہ میرے عذاب کا منتظر ہے۔

دُهْنٌ - ایک قبیلہ ہے یمن میں۔
الْاَذَةُ فَلَاذَةٌ - (عرب کی ایک مثل ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اب یہ چیز تجھ کو نہ ملی تو پھر کبھی نہ ملے گی۔ بعض نے کہا اس کی اصل فارسی ہے)۔

دَهْيٌ - کسی کو مکار فریبیہ کہنا۔
دَهَاءٌ - مکر و فریب حیلہ تدبیر عقل مند پالیٹن۔
دَاهِيَةٌ - آفت برا کام۔
كَانَ رَجُلًا دَاهِيًا - بڑا عقل مند چلتا پرزہ تھا۔
كَانَ مِنْ دُهَاءِ الْعَرَبِ - عرب کے حیلہ باز لوگوں میں سے تھا (داؤں کرنے والوں میں)۔
دَهْيٌ - عاقل، فرزانه، ہوشیار۔
دَوَاهِي الدُّهْرِ - زمانہ کی آفتیں بلائیں۔

باب الدال مع الياء

دِيْبَاجٌ - اوپر نزر چکا ہے باب الدال مع الباء میں۔
دِيَاثَةٌ - نرمی زبان میں التوا۔
تَذْيِيتٌ - نرم کرنا، ذلیل کرنا۔
وَذِيَتْ بِالصِّغَارِ - حقیر سمجھ کر ذلیل کیا گیا۔
بَعِيرٌ مُدَيِّتٌ - وہ اونٹ جو محنت لے کر نرم کیا گیا ہو۔
اس کی شرارت جاتی رہی ہو۔

فَاتَاهُ رَجُلٌ فِيهِ كَالِدِيَاثَةٍ وَاللَّخْلَدِ نَيْبَةٍ - ایک شخص ان کے پاس آیا جس کی زبان پیچیدہ اور گویائی کم تھی۔
تَحْرُمُ الْجَنَّةُ عَلَى الدِّيُوثِ - دیوث پر بہشت حرام

ہے (دیوث وہ شخص جو بے غیرت ہو اپنی عورت کے پاس غیر مردوں کا آنا گوارا کرے)۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ دِيُوْثٌ يَا لَا يَجْدُرِيْخُ الْجَنَّةَ دِيُوْثٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الدِّيُوْثُ قَالَ الَّذِي تَزْنِيْ اِمْرَاَتَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ بِهَا - دیوث بہشت میں نہیں جائے گا یا بہشت کی بو نہیں سونگھے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) دیوث کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کی عورت حرام کاری کرتی ہو اور اس کو معلوم ہو (وہ اس کا کچھ تدارک نہ کرے) (مجمع البحرین میں ہے کَشْحَانُ اور قَرْنَانُ بھی دیوث کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا دیوث وہ ہے جو غیر مرد کو اپنی عورت کے پاس آنے دے اور کَشْحَانُ وہ ہے جو اپنی بہنوں پر غیر مردوں کو آنے دے اور قَرْنَانُ وہ ہے جو اپنی بیٹیوں پر غیر مردوں کو آنے دے)۔

دِيُوْثٌ - تاریکی۔

تَغْرِيدُ ذَوَاتِ الْمَنْظِقِ فِي دِيَا جِيرِ الْاَوْكَارِ - بولنے والے جانوروں کا گانا گھونسلوں کے اندھیروں میں۔ دِيَا جِيرُ جمع ہے دِيُوْثُ کی۔

دِيُوْثٌ - مغلوب کرنا، تابع کرنا، جیسے دَوُوْخٌ - (بعض نے کہا دِيُوْثٌ کوئی مستعمل لفظ نہیں ہے مگر تَدْوِيُوْثٌ کو تَدْيِيُوْثٌ کر لیا واد کو یا سے بدل دیا اسی سے ہے یہ حدیث فَفَنَخَّ الْكُفْرَةَ وَ دِيَخَهَا - کافروں کو مغلوب کیا اور ان کو ذلیل کیا (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں فرمایا)۔ بعض نے کہا دِيُوْثٌ اور دَوُوْخٌ کے معنی ایک ہی ہیں یعنی مغلوب کیا مسخر کیا)۔

بَعْدَ اَنْ يُدَيِّخَهُمُ الْاَسْرُ - قید کی ذلت اٹھانے کے بعد۔ (بعض نے یُدَيِّخَهُمُ ذال معجمہ سے روایت کیا ہے)۔

دَيْدَنٌ يَادِيْدَانٌ يَادِيْنٌ - عادت اور طریقہ اور خصلت۔ فَوَجَدْتُهَا وَ دَيْدَانُهَا اَنْ تَقُوْلَ ذٰلِكَ - میں نے اس کو پایا اس کی عادت تھی یہ کہنے کی۔

دَاوِيٌّ - ایک دانہ ہے جس کو نبیذ میں ڈالتے ہیں جلدی نشہ آنے کے لئے۔

مَنْعَتُهُمْ اَنْ يَّبِيعُوا الدَّارِيَّ - میں نے ان کو دازی

بیچنے سے منع کیا۔ (محیط میں ہے دازی فاسقوں کی شراب)۔ دِيُوْثٌ - نصاریٰ کا عبادت خانہ جس کو بستی سے دور بناتے ہیں اس میں ان کے درویش رہا کرتے ہیں اس کی جمع اَدْيَاثٌ ہے۔

يَاوِيٌّ اِلَى دَيْرِهِ - اپنی دیر میں ٹھکانا لیتا ہے۔

دَيْرَانِيٌّ - دیروالا۔

دَيْسٌ - چھاتی۔

دِيَا سَةٌ - کوٹنا، روندنا، اجوف واوی ہے جو دُوْسٌ میں گزر چکا ہے اس کی ماضی مجہول دَيْسٌ آئے گی۔ صاحب مجمع نے اس کو اس باب میں بے کار ذکر کیا ہے)۔

دَيْفٌ - ملانا، خلط کرنا۔ (بعض نے کہا یہ اصل میں دُوْفٌ تھا جو اوپر گزر چکا)۔

وَتَدِيْفُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْقُطِيْعَاءِ - تم اس میں قطعیا ملاتے ہو (جو ایک قسم کی کھجور ہے)۔

دِيَكٌ - مرغ اس کی جمع دِيُوْكٌ اور اَدْيَاكٌ اور دِيَكَةٌ ہے۔

اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ - جب تم مرغ کی بانگ سنو (تو دعا کرو قبول ہونے کی امید ہے کیونکہ مرغ فرشتوں کو دیکھ کر آواز کرتا ہے۔ طبری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے اور ان سے برکت لینا درست ہے اور مرغ اپنی آواز کے لحاظ سے ذاکرین خدا کی طرف بہ نسبت دوسرے حیوانات کے زیادہ قریب ہے اور گدھے کی آواز سب جانوروں کی آواز میں بری ہے تو وہ ان لوگوں سے زیادہ قریب ہے جو اللہ کی رحمت سے دور ہیں اسی لئے گدھے کی آواز سن کر اعوذ باللہ پڑھنا وارد ہوا ہے۔ مجمع البحرین میں کعب احبار سے منقول ہے کہ مرغ یہ کہتا ہے اَذْكُرُوا اللّٰهَ يَا غَافِلُوْنَ - ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ بصورت سفید مرغ ہے جس کے پتھ زمرہ اور موتی اور یاقوت سے آراستہ ہیں اس کا ایک بازو مشرق میں ہے ایک مغرب میں اور اس کا سر عرش کے نیچے ہے اور پاؤں ہوا میں وہ ہر سحر کو اذان دیتا ہے اور آسمان اور زمین والے وہ آواز سنتے

(ہیں۔)

لَا تَسُبُّوا الدِّينَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ - مرغ کو
برامت کہو وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔

إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَلَكًا دِينًا أَبْيَضَ - اللہ تعالیٰ کا ایک
فرشتہ سفید مرغ کی صورت پر ہے (آخر حدیث تک جو ابھی
گزری۔)

دِينُكَ الْجَنِّ - ایک جانور ہے جو باغوں میں ہوتا ہے
اس کو ابو الیقظان بھی کہتے ہیں اور محمد بن عبد السلام شاعر کا لقب تھا
جو شعرائے عباسیہ میں سے تھا اس نے امام حسین علیہ السلام کے
کئی مرثیے تصنیف کئے ہیں۔

دِيمَةً - جو پانی یکساں بر سے جائے (یہ لفظ اصل میں
اجوف واوی ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے دَوْمٌ میں)۔

كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً - (حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا
آحضرت ﷺ کے عمل کا کیا حال تھا؟ انھوں نے کہا) آپ کا
عمل دائمی تھا (یعنی اس کو ہمیشہ کیا کرتے)۔

إِنَّهَا لَا تَبْتَكُمُ دِيمًا - یہ فتنے تم پر برابر آتے رہیں گے
زمین کو بھر دیں گے۔ دِيمٌ جمع ہے دِيمَةٌ کی۔

و دِيمُومَةٌ سَرْدَجٌ - ایسا دور دراز جنگل جس میں
ہمیشہ آدمی چلتا رہے تو یہ فَعْلُولَةٌ ہے۔ دَوَامٌ سے بعض نے کہا
یہ فَعْلُولَةٌ ہے دَمَمْتُ الْقَدْرَ سے میں نے ہانڈی پر راکھ مل
دی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ جنگل بھول بھلیاں ہے اس میں چلنے
والے کو کوئی نشان ہی نہیں ملتا۔

دِيمَاسٌ - اوپر دَمَسٌ میں گزر چکا ہے۔

دَيْنٌ - حساب، بدلہ، حکومت، سیرت، سلطنت، عبادت،
اطاعت، توحید، تدبیر، عادت (محیط میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں
ذَاں الرَّجُلِ - عزت والا ہوا، ذلیل ہوا، اطاعت کی، نافرمانی
کی، بری یا اچھی بات عادت کر لی، بیمار ہوا)۔

ذَاں فُلَانًا - اس کی خدمت کی، اس کے ساتھ احسان کیا
اس پر حکومت کی۔

دَيْنٌ - قرض دینا۔

دَائِنٌ - قرض خواہ۔

مَذْيُونٌ - قرض دار۔ جیسے مَدِينٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک
نام دَيَّانٌ بھی ہے۔ یعنی بدلہ دینے والا، قہار، حاکم قاضی۔
(عرب لوگ کہتے ہیں دِنْتُهُمْ فَذَانُوا - میں نے ان پر غلبہ کیا
پھر وہ میرے مطیع ہو گئے)۔

يَاسِيدُ النَّاسِ وَدَيَّانُ الْعَرَبِ - (یہ آشی نے
آنحضرت ﷺ کو مخاطب کیا) لوگوں کے سردار، عرب کو مغلوب
کرنے والے، ان کو مسخر اور تابعدار کرنے والے۔

أُرِيدُ مِنْ قُورَيْشٍ كَلِمَةً تَدِينُنْ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ -
میں قریش سے ایک کلمہ کا طالب ہوں (یعنی وہ یہ کلمہ کہیں لا الہ
آلا اللہ) جس کی وجہ سے سارے عرب لوگ ان کے تابعدار
بن جائیں گے (یہ آنحضرت ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا)۔
كَانَ عَلِيٌّ دَيَّانَ هَذِهِ الْأُمَّةِ - حضرت علیؓ اس امت
کے حاکم اور سردار تھے۔

الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ -
عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کرے (اس پر غالب آئے)
گناہوں سے بچا رہے (اور جو کام مرنے کے بعد کام آتے ہیں
ان کو کرے) (یعنی نیک کام)۔

كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِيٌّ دَيْنَ قَوْمِهِ -
آنحضرت ﷺ نبوت سے پہلے اپنی قوم قریش کے دین پر تھے۔
(اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ شرک کرتے تھے
کیونکہ پیغمبروں سے شرک صادر نہیں ہوتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ
دین کے نیک کام اپنی قوم یا قریش کے رسم و رواج کے موافق
کیا کرتے۔ مثلاً حج، طواف، ختنہ، صدقہ وغیرہ۔ بعض نے کہا
یہاں دین سے عادات اور اخلاق مراد ہیں یعنی قریش اخلاق
رکھتے تھے جیسے شجاعت، سخاوت، مہمان پروری وغیرہ)
كَالْقُرَيْشِ وَمَنْ دَانَ بَدِينِهِمْ - قریش اور جو لوگ ان کے
دین پر تھے۔

وَمَا يُدَانُ اللَّهُ بِهِ - اور دین کی ان چیزوں کا بیان جن
سے اللہ کی اطاعت کی جاتی ہے۔

أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَ أَمَانَتَكَ - میں تیرا دین
اور تیری امانت (جن کو تو اپنے وطن میں چھوڑے جاتا ہے مثلاً

اہل و عیال مال اسباب وغیرہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں (سفر میں آدمی کو محنت اور مشقت کا سامنا ہوتا ہے اور کبھی دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس دعا سے یہ مقصود ہے کہ اللہ تیرا دین محفوظ رکھے اور تجھ کو ایمان پر قائم رکھے اور عبادات بجا لانے کی توفیق دے اور وطن میں جو تیرے اہل و عیال اسباب اور مال ہیں وہ سب اللہ کی امان میں محفوظ رہیں)۔

يَمُوقُونَ مِنَ الَّذِينَ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ۔
یہ خارجی لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا۔
خطابی نے کہا مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ خوارج باوجود یہ کہ گمراہ ہیں مگر مسلمانوں کے ایک فریق ہیں ان سے نکاح کرنا اور ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے اور ان کی گواہی قبول ہے اور حضرت علیؑ سے پوچھا گیا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا کفر سے تو وہ بھاگے ہیں انھوں نے تو کفر میں یہاں تک مبالغہ کیا ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے کو بھی کافر کہتے ہیں پھر لوگوں نے کہا کیا منافق ہیں؟ آپ نے فرمایا منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں وہ تو صبح اور شام اللہ کی یاد میں مصروف رہتے ہیں۔
لوگوں نے عرض کیا پھر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ فتنے میں پڑ گئے اور اندھے بہرے بن گئے ان کو حق بات نہیں سمجھتی۔
دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ نے معاویہؓ کے ساتھیوں کو فرمایا ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے مخالف بن گئے اور ہم پر سرکشی کرنے لگے)۔

مترجم:- کہتا ہے کہ اہل حدیث نے خوارج اور روافض وغیرہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کی اور اس لئے ان کے پیچھے نماز میں اقتدا صحیح رکھی ہے گو بہتر یہ ہے کہ امام متقیؒ متورع اور خوش اعتقاد متبع سنت ہو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اچھے لوگوں کو اپنا امام کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے بیچ میں ایچی ہیں مگر جو لوگ اصول اور ضروریات دین کے منکر ہوں مثلاً حشر اجساد یا ملائکہ یا نبوت یا بہشت یا دوزخ یا وجود جن یا آسمان اور شیطان کے یا اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہوں یا کسی قطعی فرض کا انکار کرتے ہیں مثلاً نماز روزے وغیرہ کا یا کسی قطعی حرام کو حلال

جانتے ہوں مثلاً شراب یا زنا کو وہ بالاتفاق کافر ہیں اور ایسے لوگوں کی اقتدا صحیح نہیں ہے اور سلف سے یہ ثابت ہے کہ انھوں نے جن لوگوں کو کافر سمجھا ان کی اقتدا صحیح نہیں رکھی۔ امام ابو عبد اللہ بخاریؒ نے عبد اللہ بن اویس سے نقل کیا ان سے کسی نے پوچھا کیا جہمی کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا جہمی کے پیچھے کون نماز پڑھے گا۔ علی بن مدینی نے کہا کہ جہمی کے پیچھے نماز پڑھوں تو ایسا ہے جیسے یہودی یا نصرانی کے پیچھے اور تعجب ہے اس شخص سے جو کہتا ہے کہ ہر مدعی اسلام کے پیچھے اقتدا درست ہے گو وہ کفر کا اعتقاد رکھتا ہو اور دلیل لیتا ہے اس حدیث سے بنی الاسلام علی خمس شہادة ان لا اله الا الله اخیر تک۔ ہم کہتے ہیں کہ ایسی حدیثیں بہت سی وارد ہیں جن میں دین کی بعض باتوں کو بیان کیا ہے بعض باتوں سے سکوت کیا ہے جن کی ضرورت دوسری حدیثوں یا آیتوں سے ثابت ہے مثلاً ایک حدیث میں یوں ہے من قال لا اله الا الله دخل الجنة اب اگر کوئی زبان سے لا اله الا الله کہے لے اور شرک کے کام کرتا رہے شدوں اور قبروں کی پرستش کرے انبیاء اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر نشر و جود ملائکہ وہ تاوات و جن و شیاطین کا منکر ہو تو کیا وہ بہشتی ہوگا! ہرگز نہیں کیونکہ دوسری حدیثوں اور آیتوں سے اس کا دوزخی اور کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اسی حدیث کے موافق جو اس شخص نے بیان کی ہے اگر کوئی ان پانچوں باتوں پر عمل پیرا ہو لیکن حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کا منکر ہو یا فرشتوں یا حشر نشر کا انکار کرتا ہو یا زنا یا شراب کو حلال جانتا ہو تو کیا وہ مسلمان ہوگا! اس زمانہ میں یہ عجیب بلا پھیل گئی ہے کہ ہر ایک خود رائے اپنی خود رائی پر نازاں اور ایک آدھ حدیث کو لے کر دوسری حدیثوں کو بالکل چھوڑ دیتا ہے اور سلف صالحین کے اتفاق کے خلاف ایک نیا مسلک اختیار کرتا ہے ایسی آزادی سے اللہ کی پناہ اسی طرح ایسی تقلید سے جس میں اللہ اور رسولؐ کا قول چھوڑ کر پیر مرشد یا امام کی رائے پر جمار ہے دونوں شیطانی اغوا ہیں۔ اللهم شہتنا علی صراطک المستقیم۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُذِنِّيْ لِلْجَمَّاءِ مِنْ ذَاتِ الْفُرُوْنِ۔ اللہ

لَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانٌ حَافِظٌ - کوئی محافظت کرنے والا دفتر ان کو اکٹھا نہیں کرتا -

دِيْوَانٌ - وہ کتابچہ جس میں تنخواہ داروں اور مجاہدین کے نام اور ہر ایک کی ماہانہ یا ششماہی یا سالانہ تنخواہیں لکھی جاتی ہیں سب سے پہلے یہ کتابچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوایا تھا -

الدَّوَاوِينُ ثَلَاثَةٌ - قیامت میں تین قسم کے دفتر یعنی نامہ اعمال ہوں گے -

دِيْوَانٌ لَا يَعْْبَأُ اللَّهُ - ایک وہ دفتر ہوگا جس کی اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا (یعنی حقوق اللہ کا کیونکہ وہ کریم و رحیم ہے اپنے حقوق مومن کو معاف کر دے گا لیکن حقوق العباد سے پیچھا چھڑانا مشکل ہے جب تک اس کا بدلہ نہ لیا جائے یا صاحب حق کو اللہ تعالیٰ راضی نہ کر دے وہ اپنا حق معاف کر دے - کہتے ہیں کسری بادشاہ ایران نے اپنے منشیوں کو جھانکا دیکھا تو اپنے میں آپ حساب کر رہے ہیں کہنے لگا یہ دیوانے ہیں اس روز سے دفتر کا نام دیوان ہو گیا) -

حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيْوَانَ - حافظ سے مراد دیوان ہے -
فَمُحْوَا مِنَ الدِّيْوَانِ - ان کا نام دفتر سے نکال دیا گیا -

إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ دِينًا - مگر وہ اسلام کا دین لکھتے تھے (یعنی جب سے مجھ کو ہوش آیا میں نے ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا) -

نَهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ دِينًا - سونے چاندی کو سونے چاندی کے بدل ادھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا (بلکہ دونوں طرف نقد نقد ہونا چاہیے اس کو فقہا بیع صرف کہتے ہیں) -

أَحَبُّ الدِّينِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ - بہتر عبادت وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے (یعنی جس کو ہمیشہ بجالائے گو وہ تھوڑی ہو) -

جَعَلَ ذَلِكَ فِي دِينِهِ - اپنے دین میں اس کو کرے (یعنی فیما بینہ و بین اللہ اور اللہ کے سپر کرے) -

تعالیٰ بے سینگ والی بکری کا بدلہ (قیامت کے دن) سینگ والی سے لے گا (پھر حساب و کتاب کے بعد جانور سب خاک ہو جائیں گے اور آدمی اور جن بہشت یا دوزخ میں بھیجے جائیں گے) -

لَا تَسْبُوا السُّلْطَانَ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَقُولُوا اللَّهُمَّ دِنَهُمْ كَمَا يَدِينُونَنَا - بادشاہ وقت کو (جو اہل اسلام میں سے ہو) برا مت کہو اگر ایسی ہی لا چاری ہو اور ضرورت آن پڑے (مثلاً وہ سخت ظلم کرے کسی کو ناحق ستائے) تو یوں کہو یا اللہ تو اس کو ایسا ہی بدلہ دے جس طرح وہ ہمارے ساتھ سلوک کرتا ہے -
إِنَّ فَلَانًا يَدِينُ وَلَا مَالَ لَهُ - فلاں شخص قرض لیتا ہے اور اس کے پاس (قرض ادا کرنے کے لئے) کوئی جائیداد نہیں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ وَاسْتَدَانَ وَادَّانَ - تینوں کے معنی قرض لیا -)

أَدَانَ - قرض ادا کر دیا -
فَادَّانَ مُعْرِضًا - قرض تو لیا لیکن ادا کرنے کی کوئی فکر نہ کی یا جس نے اس سے کہا قرض مت لے اس کی بات کا خیال نہ کیا یا لوگوں کو ستانے کی نیت سے ان کا مال بھضم کر جانے کی نیت سے قرض لیا -

فَاصْبَحَ قَدْ دِينَ بِهِ - پھر قرضوں نے اس کو گھیر لیا (چار طرف سے قرضوں کا ہجوم ہوا) -

ثَلَاثَةُ حَقٍّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ مِنْهُمْ الْمَدْيَانُ الَّذِي يُرِيدُ الْإِدَاءَ - تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے ان میں سے ایک اس شخص کو بیان فرمایا جو قرضوں میں ڈوبا ہوا ہو - (بہت قرض دار ہو) مگر ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو (یہ نہیں کہ بھضم کرنے کی لوگوں کا مال کھا جانے کی) -

الدِّينُ بَيْنَ يَدَيِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْعُسْرُ بَيْنَ يَدَيِ الدِّينِ فِي الزَّرْعِ وَالْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ - قرضہ سونے چاندی کو ترکہ میں دینے سے پہلے ادا کیا جائے گا (یعنی میت کے مال میں سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا پھر جو بچے گا وہ وارثوں کو ملے گا اور زکوٰۃ قرضہ سے پہلے وصول کر لی جائے گی - کھیت اور اونٹ گائے بیل بکریوں میں) -

أَنَا الدَّيَّانُ - میں لوگوں کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔

إِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ - ہمارا قرض ادا کر دے (یہاں قرض سے تمام حقوق العباد مراد ہیں کسی قسم کے حقوق ہوں)۔

فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ - برابر قرض لیتا رہا۔

إِلَّا الدَّيْنَ - (شہید کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے) مگر قرضہ (یعنی حقوق العباد جن کے ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہوا اگر ادا کرنے کی نیت ہو تو ان کی مغفرت کی بھی امید ہے اللہ تعالیٰ صاحب حق کو راض کر لے گا وہ اپنا حق معاف کر دے گا)۔

يَوْمَ الدِّينِ - بدلہ کا دین یعنی قیامت کا۔
أَذْنَتْهُ أَوْ دَايَنْتُهُ - میں نے ایک میعاد مقرر کر کے ادھار اس کے ہاتھ بیچ دیا۔

أَذْنْتُ مِنْهُ - میں نے ایک مدت پر اس سے خریدا۔
ذَانِ نَفْسِهِ - اپنے آپ کو ذلی کیا۔

كَمَا تَدِينُ تُدَانُ - جیسا تو کرے گا ویسا بدلہ پائے گا۔
(کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اتر اٹھا ہوا یہ تھا کہ ایک مرد زبردستی ایک عورت سے فعل شنیعہ کیا کرتا آخر عورت نے تنگ آ کر کہا تو جب میرے پاس آئے گا تیری عورت کے پاس دوسرا مرد جائے گا یہ سن کر وہ اپنی عورت کے پاس گیا وہاں ایک غیر مرد کو پایا اس کو پکڑ کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لایا اور اپنا قصہ کہہ سنایا اس وقت حضرت داؤد پر وحی آئی اس شخص سے کہہ دو کَمَا تَدِينُ تُدَانُ - یعنی تو جیسا سلوک لوگوں سے کرے گا لوگ بھی ایسا ہی سلوک تجھ سے کریں گے)۔

الْعِلْمُ دَيْنٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ - علم

(یعنی شریعت کا علم) دین ہے تو سمجھ لو کس سے تم اپنا دین حاصل کرتے ہو (یعنی صالح اور حق پرست تتبع سنت ہے علم دین حاصل کرو نہ کہ بدعتیوں اور فاسقوں سے)۔

نَشَدْتُكَ بِالسَّبْتِ الدَّيَّانُ - (یہ حضرت علیؑ نے ایک یہودی سے کہا) میں تجھ کو ہفتہ کے دن کی قسم دیتا ہوں جو فیصلہ کرنے والا ہے۔

أَوْصِنِي لِدَيَّانِهِ - ایک یہودی نے اپنے دین پر چلنے والوں کو وصیت کی (یعنی اپنے پیروں کو)۔

مَدِينُ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ - نے حضرت لوطؑ کی بیٹی سے نکاح کیا ان کی اولاد بہت بڑھی یہاں تک کہ مدین ایک قوم ہو گئی انہی کے طرف حضرت شعیبؑ بھیجے گئے تھے۔

دِينُوا فِيمَا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ أَهْلِ الْبَاطِلِ إِذَا جَالَسْتُمُوهُمْ - جب تم اہل باطل مخالفین کے ساتھ بیٹھو تو برابر کا بدلہ کرو (یعنی زیادتی اور سختی گفتگو میں نہ کرو)۔

دِينَارٌ - عرب کی اشرف ایک مشقال سونے کی جو آنحضرتؐ کے عہد میں رائج تھی اس کی اصل دینار تھی (اس کے بیان کرنے کا یہ محل نہ تھا مگر صاحب مجمع نے یہی بیان کیا ہے کہتے ہیں کہ دنیا کا وزن ۴۸ جو کا تھا)۔

دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ - جو دینار تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور جو دینار تو کسی بردے کو آزاد کرانے میں خرچ کرے۔

لَعْنُ عَبْدُ الدَّيْنَارِ وَ عَبْدُ الدَّرْهِمِ - بندہ زر اور بندہ نقرہ پر لعنت (جس کو اللہ تعالیٰ کا کچھ ڈرنہ ہو رات دن شکم پروری اور روپیہ اکٹھا کرنے میں مصروف رہے حلال حرام کی قید اٹھا دے)۔

دِينُورٌ - ایک بستی ہے بغداد اور ہمدان کے درمیان۔





الشیخ وحید عبد السلام بالی کی چٹات، شیطان اور جادو کے موضوع پر لکھی مشہور کتاب "وقایۃ الإحسان من الجن والشیطان" کا اردو ترجمہ **جنت اور جادو کا اثر**

(قرآن و سنت کی روشنی میں)

الحمد للہ اس مشہور ترین کتاب میں قرآن الکریم اور احادیث نبوی کے دلائل کے ساتھ درج ذیل امور (عنوانات) کو واضح کیا گیا ہے۔

باب اول: جنت حقیقت ہیں کوئی خیالی چیز نہیں۔ ایمان بالغیب کی اہمیت۔ جنت کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ اگر جنت آگ سے پیدا ہوئے ہیں تو ان کے کافروں کو آگ سے عذاب کیسے ہوگا؟ جنت کی اقسام، جنت کی رہائش، جنت کی غذاء، جنت انسانوں سے ڈرتے ہیں؟ کیا جنت کی شادی ہوتی ہے اور ان سے اولاد ہوتی ہے؟ حیوانات شیطان کو دیکھتے ہیں؟ جنت کے لیے ذبح کرنا شرک ہے۔ گھر سے جنت کو کیسے نکالا جائے؟ کیا جنت لوگوں کو ایذا پہنچاتے ہیں؟

باب دوم: حقیقت مرگی اور اس کا علاج۔ جنت انسانوں میں کیسے داخل ہوتے ہیں اور کہاں ٹھہرتے ہیں، انسانی جسم میں جن کے داخلے کی علامات، جن کے داخلے کی اقسام، معالج کے اوصاف، علاج کی مرحلہ وار تفصیل۔ آپ غیر مسلم جن سے کیسے معاملات طے کریں؟ معالج کے لیے ضروری ہدایات، مرگی سے بچنے کے لیے چند نصیحتیں۔

باب سوم: جادو۔ جادو کی تعریف۔ جادو کی تعلیم و تعلم، جادو کی اقسام، جدائی ڈالنے والے جادو کی علامات، جادو کا علاج (محبت کا جادو) کی علامات اور اسباب، جادو کی جائز قسم، نظر بندی کا جادو اور اس کی علامات، نظر بندی کے جادو کا علاج، شادی میں رکاوٹ ڈالنے کا جادو اور اس کی علامات، جادو کی رکاوٹوں کا علاج اور اس کے متعلق اہم نکات، قرآنی معالج میں شرائط جادو کے مقام کی تلاش۔

باب چہارم: یہ باب شیطان کے تعارف، شیطان کے جال اور انسانوں میں اس کے داخلے کے بارے میں ہے۔

باب پنجم: لوگوں کے دل فساد زدہ کرنے کے لیے شیطان کے داخلی راستے کون سے ہیں؟

باب ششم: شیطان کے بچاؤ کی تدابیر۔ یہ آخری باب ان اذکار مسنونہ سے مزین ہے جن سے ہر مسلمان فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ کتاب آپ کے شہر کے ہر اسلامی کتب خانے میں دستیاب ہے۔ صرف 90 روپے میں بذریعہ منی آرڈر درج ذیل ایڈریس سے منگوا کر گھر بیٹھے یہ کتاب پڑھیے۔

نعمانی کتب خانہ
اردو بازار لاہور

E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Tel: 042-7321865 Mob: 0333-4229127

یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک شال یا

ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔



معجم مختصر شرح النووی ترجمہ
نہ: علامہ وحید الزمان

صحیح مسلم شریف

7422 احادیث نبوی ﷺ کا روح پرور ذخیرہ۔

• کتاب اللہ اور صحیح بخاری شریف کے بعد روئے زمین پر سب سے زیادہ مستند اور صحیح ترین کتاب مسلم شریف تسلیم کی گئی ہے جس کو امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ کے مجموعہ سے انتخاب فرما کر مرتب کیا ہے۔
• اس ایمان افروز کتاب میں ایک کالم میں عربی بمع اعراب اور اس کے مقابل کالم میں اردو زبان میں سلیس ترجمہ از علامہ وحید الزمان کے ساتھ نیچے اس کتاب کی مفصل شرح از امام نوویؒ درج کی گئی ہے۔
• صحیح مسلم شریف مع مختصر شرح النوویؒ کا زیر نظر ایڈیشن نئی کمپوزنگ اور جدت کے ساتھ درج ذیل طباعتی خوبیوں سے مزین کیا گیا ہے۔

• تمام احادیث کو جدید اردو کمپیوٹر کمپوزنگ سے آراستہ کیا گیا ہے اور راوی حدیث کے بعد متن حدیث میں سے فرمان رسول الگ فونٹ (سائل) میں لکھا گیا ہے تاکہ قاری حدیث کے لیے فرمان رسول کے الفاظ نمایاں نظر آئیں۔

• تمام احادیث کی نئے سرے سے نمبرنگ کی گئی ہے تاکہ قارئین کو دیگر کسی اردو کتاب سے حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو اس سلسلہ میں جو نمبرنگ عالمی معیار کے مطابق رائج ہے اسی کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

• اردو زبان میں شائع شدہ دیگر تراجم میں بعض احادیث سرے سے موجود ہی نہ تھیں عربی کے پرانے اصل نسخہ سے ان احادیث کا ترجمہ بھی کروادیا گیا ہے الحمد للہ اب اس نسخہ میں مکمل احادیث شامل ہیں۔

• عربی اعراب کی درستی کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر اردو زبان کے پرانے الفاظ کو جدید الفاظ میں تبدیل کیا گیا ہے۔

• انشاء اللہ العزیز یہ فوئیاں قارئین کرام کو کتاب کے نفس مضمون کو آسانی اور خوبصورتی سے پڑھ کر، سمجھ کر، عمل کرنے میں معاون ثابت ہوگی۔

نعمانی کتب خانہ حق سنوٹ
اردو بازار لاہور

E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Tel: 042-7321865 Mob: 0333-4229127



یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا
ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

